باب ہفتم

باب ہشتم

بادشاہ کا راجگان کو دھمکانا۔ پھر سائل ہونا بادشاہ کا اجمیر جانا۔ راجگان کا اوسکے شریک حال ہونا اور اپنی اپنی ریاست کا دوبارہ
حاصل کرنا۔ اجیت کا گورہ وکھیتر پر قبضہ کرنا۔ خیالات نسبت جنگ سی سالہ جو راٹھوڑ لوگون نے اپنے ملک کی آزادی کیواسطے
بمقابلہ بادشاہ کی تھی تعریف درگاداس۔

باب نہم

اجیت نے حکم دیا کہ برہمن اور سرکشان سیوالا کوہستان کو سر کرین۔ وفات بادشاہ جنگ باہمی۔ اجیت کا صوبہ دار گجرات ۷۰ لغایت ۱
مامور ہونا۔ اجیت کو حکم ہوا کہ اپنے فرزند کو روانہ دربار کرے۔ مہاراجہ شجاعت آمیز سے اور پرجیس ناگور سے اور اونکا قتل ہونا
معاونہ قتل۔ فوج شاہی مارواڑ پر حملہ آور ہوئی۔ مہاراجہ جودھپور۔ شہزادہ ابھی سنگھ کا روانہ دربار ہونا۔ اجیت کا
دہلی جانا۔ اتفاق ساتھ سید مصاحبین شاہی۔ بادشاہ کو اپنی دختر پیشکش کرنا۔ واپس آنا جودھپور مین۔ استمرار نوبہ۔
اجیت کا اپنے صوبہ داری گجرات پر جانا۔ بند و بست ضلع۔ ورشن دوارکا کے لئے۔ واپس آنا جودھپور مین۔ سیدونکا
اوسکو دربار مین طلب کرنا۔ شان سواری اتفاق اور سازش ساتھ سیدون کے۔ شاہنشاہ کا اجیت سے ملاقات کرنا
علامات بد۔ حسین علی کا دکھن سے واپس آنا خوف اور اندیشہ ہندی مخالفان سیدان و اجیت۔ اجیت کا محاصرہ محلات
اپنی فوج راٹھوڑ سے کرنا۔ قتل شاہنشاہ۔ جانشینان۔ محمد شاہ۔ اوسکا روانہ ہونا بمقابلہ آمیر۔ رئیس امیر کا پناہ لینا پاس
اجیت کے۔ احمد آباد کا لیطور جاگیر پانا۔ واپس آنا جودھپور مین۔ اجیت کا راجہ آمیر کے ساتھ اپنی دختر کی شادی کرنا۔ قتل
سیدان۔ اجیت کو اپنے اندیشہ سے آگہی ہونا۔ قبضہ کرنا اجمیر پر۔ قتل کرنا حاکم کا۔ مسماری مسجد۔ دوبارہ قایم کرنا رسوم مذہبی
ہنود۔ اجیت کا خود سری ظاہر کرنا۔ اپنے نام سے سکہ جاری کرنا۔ قایم کرنا اوزان اور گز وغیرہ آلات پیمایش۔ اور اپنی طرف سے
عدالت قایم کرنا اپنے سرداروں مین مناصب عطا کرنا۔ شاہنشاہ و الوگو حملہ مارواڑ۔ ابھی سنگھ کا لبرار کی تعین۔ راٹھوڑونکی اونکو
مقابلہ مین جانا۔ فوج شاہی کا انکار مقابلہ سے کرنا۔ راٹھوڑونکا اضلاع شاہی کو غارت کرنا۔ ابھی سنگھ کا نام دھونکل مشہور۔ ناشنی غارت
کنندہ واپس آنا جودھپور مین۔ جنگ سانبھر۔ اجیت کے جوراول جاٹ بانی بھرت پور کو پناہ دینا۔ شاہنشاہ کا نو لشکر دیا
فوج واسطے لینے معاونہ ساتھ سے جانا۔ اجمیر کا محاصرہ کرنا۔ اجمیر کی حفاظت۔ اجیت کا اجمیر دیتہ عہد کرنا۔ ابھی سنگھ کا مقام
فوج شاہی مین جانا۔ اوسکا استقبال۔ اوسکا طریق غرور آمیز۔ قتل ہونا اجیت کا اپنے فرزند کے ہاتھ سے۔ نہ فانی شاہ ہوئی
اس امر کے بیان مین صفحہ سفید یعنے سادہ ہونا یوتھی راج ادیب کا۔ خلاصہ [illegible] رسوم ستی [illegible]
کنیزونکا ارادہ ستی ہونے کا۔ عاجزی اور فہمایش ناظر اور دوست یعنے شاہ ہندی کی۔ [illegible] کی عاجزی اور فہمایش کا
بے سود ہونا۔ ادا سے رسوم۔ اختتام رسوم۔ خیالات نسبت سوانح عمری اور تاریخ اجیت۔

باب دہم

پسر کے ہاتھ سے مرنا اجیت کا باعث خرابی مارواڑ۔ قتل ولد ابھی سنگھ کا راج تلک ہونا دست خاص بادشاہ سے۔ اوسکا ۱۱ لغایت ۱
دربار سے واپس جودھپور مین آنا۔ اوسکا استقبال۔ اوسکی خیرات نسبت شاعران ہندی اور برہمنان۔ شاعران مشاہیر
کرن ناظم تواریخ نویس مارواڑ۔ ضروریات کا خیال کرنا واسطے بنانے مارڈ ی کے ابھی سنگھ کا فتح کرنا ناگور کا۔ اور اپنے بھائی بخت کو
بطور جاگیر کے دلوا دینا۔ جاگیرداران کا نذر کرنا۔ دربار مین حاضر ہونیکا حکم آنا اور فتح ریاست مین دورہ کرنا۔ چیچک نکلنی۔ دربار مین
پہونچنا۔ سرکشی صوبہ دار گجرات اور راجہ جنگلی دکھن۔ اسوقت کے دربار کا بیان۔ بیڑہ واسطے خدمت گزاری کے بمقابلہ
سرکشان منگو پیش ہونا۔ سب رئیسون کا اوسکے اوٹھانے سے انکار کرنا۔ راجہ راٹھور کا اوٹھا لینا۔ اوسکا اجمیر پہونچنا اور
دورا جمیر کو استحکام دینا۔ بمقام کوٹسنگ باہم تدبیرسے ملاقات کرنا۔ تجویز غارت گری سلطنت۔ بمقام سیرنا اپنے بھائی بخت سنگھ سے
لینا۔ جودھپور پہونچنا کیر لینے سب فوج جاگیرداران مارواڑ جمع ہوتی۔ توپون کی درستی۔ توم ہینا کا سوتیشی ہمراہیان کالیجانا۔
راجپوت فوج کا شمار ہونا۔ ابھی سنگھ کا نیبولو سے قلعہ سروہی کا لینا۔ راجہ سروہی کی اطاعت قبول کرنا اور اپنی دختر لطور علامت
صلح دینا۔ فوج سروہی کا شامل ابھی سنگھ کے ہونا۔ بمقابلہ احمد آباد روانہ ہونا۔ صوبہ دار کو واسطے اطاعت کے طلب کرنا۔ راجپوت
جلسہ مشورہ جنگ۔ بخت سنگھ کا فوج پیشین کی سرداری اختیار کرنا۔ راجہ راٹھور کا اپنے سرداران کو کیسریا باندھ کرنا۔ سربلند کی
تدابیر حفاظت۔ اوسکی توپون پر فوج انگریزی کا ہونا۔ اوسکے ہمراہ انگریزی بند [illegible] فتح راٹھور۔
سربلند خان کا حاضر ہونا۔ اوسکا گرفتار ہوکر بادشاہ کے حضور بھیجا جانا۔ ابھی سنگھ کا حکومت کرنا گجرات مین فوج راجپوت کا [illegible]

اختتام تواریخ راج روپک اور سورج پرکاش۔ ابہی سنگہ کا واپس جودہپور مین آنا۔ مالی لوٹ گجرات —

باب یازدہم

براوران مین باہم حسد پیدا ہونا۔ ابہی سنگہ کو اندیشہ بخت کی شہرت جنگ جوئی سے ہونا۔ اوسکی تدابیر۔ ترغیب وہی کرنکو ۱۲۲ لغایت ۱۲۹
جودہپور ترک کے ناگپور گیا۔ تدبیر جو بخت سنے واسطے مقابلہ اپنے بھائی کے عمل مین لائے۔ ابہے سنگہ کا حملہ اوپر
بیکانیر کے عجیب طریقہ اوسکے رئیسونکا جو رسد محصورین کو پہونچاتے تھے۔ بخت کی تدبیر واسطے سزا دینے راجہ امیر کے
ساتھ اپنے بھائی کی۔ اوسکی صلاح اور مشورہ دینا کہ غیبت بھائی کے مین حملہ جودہپور پر کرے۔ جے سنگہ آمیر والہ اوسکا اس صلاح
منظور کرنا گجرات۔ ریئسان آمیر مین اوسکا بعد گفتگو نامنظور ہونا۔ قاصد بخت کی سماعت راجہ آمیر کی حصول مطلب ہونا۔
اوسکی چٹھی طعنہ آمیز بنام راجہ ابہے سنگہ۔ ابہے سنگہ کا جواب مختصر دینا۔ جے سنگہ کا فوج کثیر جمع کرنا۔ دیگر راجگان کی شراکت
ایک لاکھ آدمی زیر دیوار دارالریاست جمع ہونا۔ کوچ بجانب سرحد مارواڑ۔ ابہے سنگہ کا محاصرہ بیکانیر اوٹھا لینا۔ بخت کا طریق
متعجب۔ قسم اپنی نیت سے لینا۔ صرف اپنے ذاتی ہمراہی لیکر بجنگ میزبان آمیر جانا۔ جنگ کنکامہ با ہونچکہ حملہ بخت سنگہ
تباہی اوسکے گردانی۔ ساتھہ سپاہی سے راجہ آمیر پر حملہ کرنا اور اوسکا حملہ بچا جانا۔ شاعر آمیر کی تعریف بخت کی کرنا۔ کرن شاعر کا
تیسرے حملہ کی انسداد کرنا۔ بخت کا رنج واسطے نقصان اوسکے آدمیون کے۔ رانا کے صلح کی تجویز کرنا۔ بخت کا اپنے
تعلقہ ناگور کا کھونا۔ راجہ آمیر کا واپس دینا۔ مرگ ابہے سنگہ۔ بیان سیرت ابہے سنگہ —

باب دوازدہم

رام سنگہ کا گدی نشین ہونا۔ اوسکی سخت مزاجی۔ اوسکے عمومی بخت کا رسوم گدی نشینی۔ مین شریک نہونا اور اپنی ۱۳۰ لغایت ۱۳۵
دائی کو اپنے عوض بھیجنا۔ رام سنگہ کا اس فعل کو بطور طعن تصور کرنا۔ اوسکا معاوضہ لینا۔ اور جاگیر جہالور ضبط کرنا —
معتبر رام سنگہ۔ رام سنگہ کا رئیس چمپاوت کو طعنہ دینا اور اوسکا دربار سے چلا جانا۔ اوسکی ملاقات ساتھہ کوشیر کے —
بخت سنگہ سے ملنا۔ کوشیر کا بخت کو اپنا قول دینا۔ جنگ باہمی۔ جنگ میرتیا۔ شکست رام سنگہ۔ بخت سنگہ کا
راجہ ہونا۔ رتن نگدی کا اپنی شمشیر سے اوسکو صدمہ پہونچانا وفاداری پروہت نسبت راجہ معزول رام سنگہ کی۔ اوسکا
دکن جانا بدرخواست اعانت مرہٹہ۔ کتابت منظوم فیمابین راجہ بخت سنگہ اور پروہت مذکور کی۔ توصیف ظاہری و باطنی بخت سنگہ
مرہٹونکا مارواڑ پر عزم کرنا۔ حملہ فرقون کا گرد بخت سنگہ کے جمع ہونا۔ بخت سنگہ کا واسطے جنگ کے جانا۔ مرہٹونکا جنگ
سے انکار کرنا۔ اوسکا مقام قیام راستہ اجمیر پر رانی آمیر کا زہر دینا۔ سیرت بخت سنگہ۔ خیالات نسبت سیرت راجپوتون کے۔ مطابقت
ساتھہ خصلت انگریزان زمانہ جہالت۔ خیالات شاعر ہندی نسبت جرایم کے۔ اشعار بدیہہ نسبت راجگان جودہپور اور
آمیر کے۔ بددعا سے ستی رانی اجیت۔ اوسکا بروی کار آنا۔ خیالات راجپوت نسبت ایسے اظہار مشیت ایزدی کے

باب سیزدہم

گدی نشینی بیجے سنگہ۔ بمقام میرتا رئیسونکا حاضر ہونا۔ دارالریاست مین جانا۔ رام سنگہ راجہ مخروج کا عہدنامہ ساتھہ مرہٹہ اور کچھوا ۱۳۶ لغایت ۱۵۲
کے کرنا۔ اشتمال ان سب سرکاری عہدنامہ کا۔ بیجے سنگہ کا اپنی قوم بمقام میرتا جمع کرنا۔ طلبی اوسکی واسطے حوالہ کر دینے
گدی کے۔ اوسکا جواب۔ جنگ۔ شکست بیجے سنگہ۔ خرابی راٹہور سیاہ چار آئینہ۔ تدبیر جنگ۔ بیجے سنگہ کا تنہا
رہجانا۔ اوسکا فرار ہونا۔ تعریف شاعر۔ قلعجات کا حوالہ رام سنگہ کے ہونا۔ قتل حاکم فوج مرہٹہ معاوضہ قتل۔ اجمیر کا حوالہ
ہونا۔ مقرر ہونا خراج چوتہ کا۔ مرہٹہ کا رام سنگہ سے علحدگی اختیار کرنا۔ اشعار بیادگار اس امر کے۔ سعادہ جی آیا۔ وفات رام سنگہ
اوسکی سیرت۔ بد انتظامی ملک مارواڑ۔ حکومت روسای راٹہور۔ قاعدہ نسبت بمقام جاگیر نوکران گستاخی پوسن بجانب
راجہ۔ راجہ کا بھرتی فوج کا کرنا۔ یہ امر جدید باعث نزول قاعدہ جاگیرداری ہونا۔ راجہ کا واسطے کم کرنے قوت امرا کے
تدبیر کرنا۔ امرا کا سازش کرنا۔ کوردھن کہیچی۔ اوسکی نصیحت راجہ کو۔ عہدنامہ مصالحت آمیز فیمابین راجہ اور اوسکے رفقا کی
برطرفی فوج نوملازم۔ سعادات راجہ کے گوروثتی۔ اوسکے کلام پیشین گوئی۔ کریا کرم کرنا۔ ضرورت مقید کرنے رئیسون کی
اور انکی نسبت حکم قتل کا دینا۔ وہی سنگہ نوکران والہ کا طریق خوف آمیز۔ اوسکے کلمات اخیر۔ خیالات نسبت اوسکے
ناقص طریق انتظام کے۔ موقوفی قاعدہ حق فرزند اکبر۔ نتیجہ اسکے۔ سبل سنگہ کا مسلح ہونا واسطے عوض لینے قتل اپنے والد کی

ج ۲

اوسکا قتل ہونا۔ انسے اوقوت ادا۔ اوسکا مقابلہ راہزنان جنگل سے جانا۔ امرکوٹ کا سندہ سے لینا۔ اور گوودار کا سیوانے سے مارواڑ اور بویکا شامل ... مقابلہ ہمایون ... شکست بمقام توانگا۔ ڈی بائن صاحب کا اول آنا۔ اجمیر کا پھر لینا اسکو ... جنگ بائن اور ... اجمیر کا ... راجہ ... ... حسن مذکورہ۔ بجے سنگہ کی عورت داشتہ کا منتخب کرنا ... سنگہ کا ... اوسکی گستاخی سے روساکا کنارہ کرنا۔ اور اونکی تدبیر کرنی واسطے خارج کرنے ... وفات بجے سنگہ۔

باب چہاردہم

۱۵۳ لغایت ۲۴۲ راجہ بھیم کا قابض گدی پر ہونا۔ پریشان اور منتشر ہونا اوسکے بعد ظالم سنگہ کا۔ بھیم کا تباہ کرنا جملہ دعویداران گدی کا سوائے مانسنگہ کے۔ محصور ہونا بیچ جھالور کے۔ قلعہ سے باہر واسطے رسد کے آنا۔ راجہ مان کا ایک گروہ کا سردار ہونا۔ اور اندیشہ گرفتاری مین پڑنا۔ رئیس ہونیکی بسبب بچنا۔ راجہ بھیم کا اپنے امراکا ناراض کرنا۔ اونکا مارواڑ سے چلا جانا۔ جالیر پر حملہ ہونا۔ جھالور کا قریب سپرد دشمن ہوجانا۔ مرگ اتفاقی راجہ بھیم۔ اوسکی وجہ غالب۔ بڈیوگ لینے ہوشیار آنی ... رہتے ہین۔ گدی نشین راجہ مان۔ سرکشی سوائی سنگہ پوکرن والا۔ سرکشی چھپا ستی۔ اظہار حمل۔ رانی راجہ بھیم۔ مشورہ ساتھہ راجہ مان کے ولادت پسران بعد مرگ پدر۔ اونکے تجویز اسے بیچ ملک رجواڑہ کے۔ پیدائش فرزند۔ اوسکا خفیہ پوکرن کو روانہ کردینا۔ اور اوسکی پیدائش کا حال خفیہ رکھنا۔ نام اوسکا دھونکل رکھنا۔ راجہ مان کا اظہار پاسداری بلا غور کرنا۔ ... پیدائش فرزند راجہ بھیم کا مشتہر ہونا جو بعد مرگ راجہ پیدا ہوا تھا۔ رئیسون کا راجہ مان سے ... دعوی ... فرزند۔ رئیس پوکرن کا دھونکل کو پناہ ابھی سنگہ لعتری والے مین بھیجا۔ سوائی کا اظہار اپنی سازش خفیہ کا۔ راجہ مان کا ... اور سوا ... اوس کا دھونکل کو بیچ ... اوسکا راجہ مارواڑ منظور ... راجہ بیکانیر کا اوسکا جانبدار ہونا۔ فوجونکا میدان جنگ مین جمع ہونا۔ کمینہ پن ہونا ... راجہ مان کو چھوڑ دینا۔ افواج کا قریب آجانا۔ راجہ مان کے رئیسونکا اوسکو ترک کرنا۔ اوسکا ارادہ خودکشی اور ترغیب سے فرار ہونا۔ اوسکا جودھپور ناحصل کرنا۔ تیاری تحفظ بسبب حامی رشتہ داران کے مشتبہ ہونا۔ اور منع کرنا کروہ حفاظت قلعہ کی نہ کرین۔ اوسکا شریک لشکر کا ہونا۔ جنہون نے جودھپور کا محاصرہ کیا تھا۔ شہر کا قبضہ مین آنا اور لوٹا جانا۔ تکالیف محاصرین۔ میرخان کی حرکات سے تفرقہ درمیان مین ہونا اور سکا مارواڑ سے فرار ہونا ... تباہی اور شہر کا محاصرہ۔ ناامیدی راجہ۔ محاصرہ جودھپور کا اوٹھا لینا۔ رئیس ... واسطے محافظت ... مال ... جودھپور پر دست اندازی ... اور ... میرخان کا نوکری راجہ مان کی قبول کرنا۔ اور جودھپور پہنچانا ساتھہ چار رئیسان راٹھور کے۔

باب پانزدہم

۲۰۴ لغایت ۱۹۰ میرخان کی تواضع وتعظیم جودھپور مین بوعدہ بے بنیاد کرنے گروہ سوائی سنگہ کے راجہ سے بگڑی بدلی۔ خان مذکور کا ناگور کو لوٹنا۔ ... روپیہ راجہ مان سے لینا۔ تباہ ہونا ... پور کا۔ حملہ اوپر بیکانیر کے۔ میرخان کی برتری مارواڑ مین۔ ناگور مین اپنے پٹھانون کی فوج بطور قلعہ داری رکھنا تقسیم اراضی درمیان اپنے سرداران ... اوپر ... قتل ہونا اندراج دیوان اور گورو دیونا تھہ کا۔ راجہ مان کی عقل مین فتور آنا۔ ... گدی اپنے فرزند چھتر سنگہ کو دینا۔ اوسکا امور خلاف مین مشغول ہونا دیوانگی راجہ مان کا تسلی پذیر ہونا۔ ... قتل کرایا۔ قوت روساء سرداری ظالم سنگہ پوکرن والا پسر سوائی کا اہتمام حکومت کا اختیار کرنا ... عہد حکومت چھتر سنگہ کے منعقد ہوا تھا۔ قوت روساء۔ وفات اوسکی گدی ... کا خاندان ... راجہ مان سے درخواست کا ہونا کہ وہ پھر حکومت اختیار کرے۔ شہادت وثبوت۔ اس امر کا اوسکی دیوانگی مصنوعی تھی۔ راجہ کی نارضامندی نسبت بعض شرائط عہدنامہ کے۔ ایک عہدہ دار انگریزی کا جے پور مین پہونچنا۔ حال دار الریاست۔ ملاقات راجہ۔ مطالب ضروری کا بیان۔ ایجنٹ کا جے پور سے جانا۔ ... راجہ مان کا ... حالت سابقہ مین آنا۔ اوسکی نہایت مرتبہ کی ... فریب اور گرفتاری گروہ ... اونکی مرگ بذلت وخواری۔ خزانہ ... کا اس ... سے جمع ہونا۔ راجہ مان کی خواہش خونریزی اوسکا رئیسون کو گرفتار نہ کرسکنا۔ حملہ اوپر بیچ کے۔ اوسکا مقابلہ ... قتل اوسکا۔ قرار ہونا رئیس پوکرن کا۔ فتح راج کا وزیر ہونا۔ راجہ مان کی گفتگو اوسکے ساتھہ۔ بیچ پر حملہ ہونا۔ اوسکا قبضہ مین آنا۔ راجہ مان کا اپنی وعدہ کا پورا نہ کرنا بسبب بے ایمانی سے۔ عمدہ طریق حاکم ملازم کا۔ بخشی جلاے وطن ہونا جملہ رئیسان مارواڑ کا۔ راجگان قرب وجوار کا

باب شانزدہم

تواریخ بیکانیر

باب اول

باب دوم

باب سوم

تواریخ جیسلمیر

باب اول

باب دوم

یوناہان — تعمیر دیوراول جسپر رئیس یونا نے فوج کشی کی — دیوراج کا اوسکو گرفتار کر کے قتل کرنا — راجہ بھٹی کا پاس ایک جوگی کے
آنا — جیلہ ہونا اوسکا — خطاب راوسے راول کا ہونا — دیوراج کا قتل قوم لانگا جنھون نے اوسکی اطاعت منظور کی — بیان قوم لانگا
دیوکرج کا فتح لودروا کا کرنا جو دارالریاست راجپوتان لودرا کا تھا — راجہ دھار سے معاوضہ ایک گستاخی کا لینا — عجیب حالات رسوم
مذہبی — فوج کشی اوپر دھار کے — واپس آنا بیچ لودروا کے — تالاب بنانا بمقام کہدال — قتل راول سوند کا گدی نشین ہونا —
اوسکا بدلا اپنے والد کے قتل کا لینا — اوسکے فرزند بچھرا کی شادی ساتھ دختر بلب سین کے بٹن انہل وارا والا کے — ہمعصر محمود غزنوی
گذرا کا ایک قافلہ تجاران اسپ — پاہو بھٹی کا فتح کرنا مقام پوگل کا قوم جوہیا سے — دوساج پسر بچھرا کی فوج کشی اوپر قوم کیچی کر
سع دیتا ہوا دران کے علاقہ کو بین جانا وہان شادی کرنا ساتھ افسر رئیس گھلوت کے — مطابقت عہد — مرگ بچھرا — گدی نشینی دوساج
فوج کشی سودا راجہ بھیر — اسکے عہد میں دریائے ساگر صحرا میں بہتا سو فوت ہوا — قول سابق پسران دوساج — منجملہ اسکے پسر خرد
لانگا بجے راے نامی کا شادی کرنا ساتھ دختر سدہ راج سولانکی راجہ انہل وارا کے — دیگر پسران دوساج جیسل و بجے راے — بھوج دیو
پسر لانگا بجے راے کا رئیس لودروا ہونا بعد وفات دوساج کے — جیسل کی سرکشی بخلاف اپنے برادرزادہ بھوج دیو کے — استطلاب
اعانت سلطان غوری سے — اوس سے جاکر بمقام ارود ملاقات کرنا — قسم درباب موافقت ساتھ سلطان کے — اعانت حاصل
کرنی واسطے اخراج بھوج دیو کے — لودروا پر حملہ ہونا اور اوسکا لوٹا جانا — قتل بھوج دیو — جیسل کا راول ہونا بھٹی کا — لودروا کو
بنظر اسکے چھوڑ دینا کہ اوسپر حملہ آسان تھا — دوسری جگہ دارالریاست تجویز کرنا — تحریرات پیشین گوئی نسبت بھسر کنڈ کے —
بنانے جیسلمیر — مرگ جیسل — گدی نشینی سالباہن دوم —

باب سوم

۱۰۶۲ م لغایۃ ۱۲۹۵ خیالات تمہیدی تواریخ قدیم بھٹی جو خالی از لطف نہین علامات اونکے قدیم رسوم او مذہب کے پھر تواریخ شروع ہوتی — جیسل بارہ
سال تک بعد انتقال دارالریاست کے زندہ رہا — سمی کیلن وارث گدی کا جلاے وطن ہونا — سالباہن اوسکے برادر خرد کا گدی
نشین ہونا — فوج کشی بمقابلہ قوم کاتھی — اونکی اصلیت قیاسی — درخواست کرنا جادو راجہ بدری ناتھ سے واسطے ایک گدی نشین
ہونے اوپر گدی خالی کے — ایام غیر حاضری سالباہن — اوسکا فرزند بیجل کا گدی نشین ہونا — سالباہن کا کہدال میں واپس
آنا اور جنگ ہونی ساتھ بلوچون کے — بیجل کا خودکشی کرنا — کیلن کا طلب ہو کر گدی نشین ہونا — اوسکی اولاد رئیس فرقہ ہونا
خضر خان بلوچ کی فوج کشی دوبارہ اوپر کہدال کے — کیلن کا اوسکے مقابلہ پر آنا اور اپنے والد کا عوض لینا — وفات کیلن اوسکے بعد چاچک دیو
کا گدی نشین ہونا — اوسکا خارج کرنا راجپوتان قوم چنا کا — شکست دینا امرکوٹ کی سودا قوم کا — جو راٹھور عرصہ قلیل سے صحرا میں
آے تھے اونکا تکلیف دہ ہونا — مطابقت سنین — وفات چاچک — اوسکے بہنیرہ کرن کا خلاف راے اوسکے بزرگ جیت سی کی گدی نشین
ہونا اور جیت سی کا جیسلمیر سے چلا جانا — ایک بڑا راجپوت کی خرابیون کی اصلاح کرنا — وفات کرن — اوسکے بعد لاکھن سین کا
گدی نشین ہونا — اوسکی سیرت سادہ مزاجی کی — اوسکے عوض اوسکے فرزند پون پال کا گدی نشین ہونا — اوسکا خارج از گدی
ہو کر جلا وطن ہونا — اوسکا نبیرہ رانگ دیو اپ کو بمقام ماروت اور پوگل کی قایم کرنا — اوپر خارج از گدی ہونی پون پال کو جیت سی کا
طلب ہو کر گدی نشین ہونا — اوسکی پناہ دہی ایک پہار راجہ مندور کی جسپر علاؤالدین نے حملہ کیا تھا — پسران جیت سی
شاہی مالگذاری مقامات ٹھٹھہ و ملتان لی لی گئی — پادشاہ نے ارادہ فوج کشی اوپر جیسلمیر کے کیا — جیت سی اور اوسکی فرزندان کی
تیاری مقابلہ کی کی — محاصرہ جیسلمیر کا — حملہ اول کا شکست کھانا — قوم بھٹی کا میدان جنگ میں فوج کا قایم رکھنا — وفات راول
جیت سی کی — محاصرہ کا جاری رہنا — اتفاقیہ دوستی فیما بین اوسکے فرزند رتن ساتھ فرزند ایک جنرل فوج محاصرین کے — مولراج کا
گدی نشین ہونا — فوج کشی ناکام — دوبارہ شکست کھانا اونکا — فوج قلعہ داری کا نہایت تنگ ہونا — اونکا مشورہ کرنا — تجویز ساکا
قایم کرنے کی — طریق مراعات دوست اہل اسلام رتن بجانب اوسکے فرزندان کے حملہ اخیر — راول مولراج اور رتن اور اوسکے
قریب رشتہ داران کا میدان جنگ میں قتل ہونا — جیسلمیر پر قبضہ ہو جانا — مسمار ہونا اور چھوڑ کر چلے جانا —

باب چہارم

۱۲۹۹ لغایت ۱۳۰۷ مہوو کی راٹھورون کا ویرانہ جیسلمیر میں آباد ہونا — خارج ہونا بباعث بھٹی رئیس دودو کے جو راول بنایا گیا تھا — اوسکا اسپان فرمند شاہ کا
لیجانا — دوسری مرتبہ فوج کشی اور ساکا باندھنا جیسلمیر کا — دودو کا قتل ہونا — فوج کشی مغل اوپر ہندوستان کے — راجگان بھٹی کا
اپنی آزادی حاصل کرنا — راول گرسی کا دوبارہ قایم کرنا جیسلمیر کا — کیہر پسر دیوراج — پیشین گوئی سے اوسکی قسمت کا ظاہر ہونا

اوسکا جنے لڑائی راول گرسی کا جسکو قوم بہیرسنے قتل کیا۔ کیہر کا راجہ ہونا۔ سماہ بم لانیی کا ستی ہونا۔ گدی نشینی اوپریسران بہیرسے منحصر ہونی ہے۔ پیغام شادی جیت ملک میواڑ سے۔ عہور کا شکست ہونا۔ برادران کا قتل ہونا کنارہ جرم یا ورنیاک امداد کیہر۔ ودہ پسران کلان کا مع اسپنے آلپسے کے چلا جانا اور آباد ہونا بمقام گراب۔ پسران راو رنینگ کا مسلمان ہونا واسطے عوض لینے اپنے والد کے قتل کر۔ اسی باعث سے اونکا محروم الارث ہونا اونکا مجانا ساتہ ابہوریا بہٹی سکے۔ کیلن پسر سوم کیہر کا آباد ہونا بیچ علاقہ منضبطہ کے اور خارج کرنا قوم داہیا کا کہدال سے لیان کا قلعو کرو تعمیر کرنا اوپر دریاے شہشہ باگاراسکے اوسپر حملہ کرنا اقوام جوہیا ادرلانگا کا۔ لب کرد کی امیرخان قری اور اوسکا شکست کہانا۔ اقوام جاہل اور سوہل کا فتح کرنا اپنی حکومت تا بہ پنج ندیہ تانا۔ راو کیلین کا شادی کرنا بیچ خاندان سماکے۔ بیان خاندان سما اوسکا قبضہ کرنا اوپر علاقہ سماکے اور دریاے سندہ اپنا سرحد علاقہ قرار دینا۔ وفات کیلن۔ گدی نشینی چاچک۔ مقام ماروت اپنا جاے قیام قرار دینا۔ سازش لب کرد کی رئیس ملتان بخلاف چاچک۔ اوسکی فوج کشی اوپر اوس ملک کے اور مال غنیمت لیکر ماروت مین واپس آنا۔ فتح ثانی۔ ایک فوج پنجاب مین چھوڑنا شکست دینا مہپال رئیس رونڈی کو۔ اسنی یا اسونی کوٹ۔ اوسکا مقام قیاسی۔ بیان تکرار ساتہ ساتمیر کے۔ اوسکے نتایج۔ اتفاق کرنا ساتہ ہیبت خان کے۔ راو چاچک کی فوج کشی اور ملی ہنکاکی۔ بیان کہو کہ یا کہگر کا۔ قوم لانگا کا اوسکی فوج کا دینا پور سے خارج کرنا۔ راو چاچک کا بیمار ہونا۔ جنگ ساتہ راجہ ملتان نشینی وارد ہونا دینا پور مین۔ رسوم مذہبی جو قبل از شروع جنگ عمل مین آئی ہین۔ پرستش شمشیر۔ چاچک کا قتل ہونا مع اوسکی ہمراہیون کے کمبہو کا جواب تک دلوانا اپنے باپ کا معاوضہ لینا۔ برسل کا پہر قایم کرنا دینا پور کا۔ اوسکا آنا کرور مین۔ فوج کشی لانگا اور بلوچ چونگی اوپر اوسکے۔ اونکو شکست دینا۔ دوبارہ تاریخ جیسلمیر کا شروع ہونا۔ راول بیرسی کے ملاقات ساتہ راو برسل کے بوقت اوسکے واپس آنے مہم پنجاب سے۔ فتح ملتان بابر کی۔ غالبا تبدیل مذہب کرنا اقوام بہٹی پنجاب راول بیرسی جیت لونکرن بھیم منوہر داس ورسل سنگہ چہ لبنت ؛

باب پنجم

۳۰۴ سنہ تا ۱۳۱۸ جیسلمیر کا جاگیر منجانب سلطنت ہند ہونا۔ تبدیلات گدی نشینی سبل سنگہ کا ساتہ فوج بہٹی کی خدمت کرنا۔ بجلدوے اوسکی خدمت گزاری کی گدی جیسلمیر کا حاصل ہونا۔ حدود جیسلمیر ہنگام فوج کشی بابر سبل سنگہ کے بعد اوسکے فرزند امر سنگہ کا گدی نشین ہونا۔ اسکا بیٹا قوم ارملک بلوچ مین لیجانا۔ میدان جنگ مین فتح نصیب ہونا۔ اپنی رعیت سے روپیہ واسطے جہیز اپنی دختر کے طلب کرنا۔ ایک رئیس کا قتل کرنا جسنے انکار روپیہ دینے سے کیا تہا۔ سرکشی جنا راجپوت رئیسان پوگل کا لینا بیکانیر کے راٹہوروں سے بابت اونکی غارت گری کے۔ اصل بنا تنازعات سرحدی۔ بہٹی لوگ اونکا فتحیاب ہونا۔ راجہ بیکانیر جیسلمیر اور بیکانیر کا مصروف ہونا بیچ تنازعات اپنے جاگیرداران کے راجہ انوپ سنگہ کا اپنے حملہ برداران سے درخواست معاوضہ ستانی بیجو بہٹی کرنا۔ حملہ اوپر جیسلمیر کے شکست حملہ آوران۔ راول کا پہر پوگل حاصل کرنا اور مقام بہیرہ کا اپنا ماتحت کرنا۔ وفات امر جسونت کا گدی نشین ہونا۔ اختتام تواریخ ہندی تنزل جیسلمیر پوگل۔ بیرا اور فلودی کا راٹہوروں کا چہین لینا۔ ان امور کا مقید گورنمنٹ انگریزی کے ہونا۔ کہدال سے کاراتک واود و پونردن کا چہین لینا۔ اکہے سنگہ کا گدی نشین ہونا۔ اوسکے عوض تیج سنگہ کا حکومت چہین لینا۔ اسکا قتل ہونا درمیان اداے رسوم لاس۔ اکہے سنگہ کا پہر گدی حاصل کرنا۔ چالیس سال حکومت بہاول خان کا کہدال سے لینا۔ راول مولراج سروپ سنگہ مہتا کا وزیر مقرر ہونا۔ اوسکی دشمنی ساتہ عمائد بہٹی کے سرکشی بخلاف مہاجن ولیعہد۔ راے سنگہ کا خارج از گدی ہوکر مقید ہونا۔ راول کا راجہ ہونا۔ انکار گدی نشینی سے۔ رہائی مولراج بذریعہ ایک راجپوتنی کے۔ قبضہ گدی پر کرنا۔ راے سنگہ کا لباس سیاہ جلا وطنی کا پانا۔ جودہپور جانا اوسکا۔ عمائد بہٹی کا اشتہاری ہونا۔ اوسکے علاقہ جات کا ضبط ہونا اور قلعجات کا مسمار ہونا۔ بعد بارہ سال کے پہر اپنے علاقہ مین آنا۔ راے سنگہ کا ایک مہاجن کا قتل کرنا واپس آنا جیسلمیر مین۔ قلعہ دیوا مین بہیجا جانا۔ سالم سنگہ کا وزیر ہونا۔ اوسکی سیرت۔ اسپنے دشمنون کے ہاتہ سے گرفتار ہونا کہ زر اور سنگہ کی علوہمتی سے زندہ رہنا۔ بذریعہ اوسکی بہاوج کے اپنے زن برادر کی تدبیر اوسکے قتل کی کرنا۔ زورآور سنگہ کو زہر دینا۔ مہتا کا اوسکو اور دیگر شہزادون کو قتل کرنا۔ قلعہ دیوا کو جلانا۔ راے سنگہ سوخت ہوکر مرجانا۔ قتل اوسکے فرزندان کا۔ فتح سنگہ کو راجہ بنانا۔ جیسلمیر خود مولراج کا بیکانیر بہاگ جانا۔ زیادہ ترین حکومت جسکا ذکر تواریخ راجپوت مین درج ہے مہمان ودرارت سکے دست درازی کی تھی۔ نظر ثانی باختصار اوپر تواریخ بہٹی کے خیالات۔

باب ششم

باب ہفتم

حالات صحرای ہند

باب اول

باب دوم

تواریخ امیر یا دھوندھار

باب اول

وہ نام جو صاحبان یورپ نے ریاستہای راجپوتانہ کا استعمال کرتے ہین۔ ڈھونڈھار ساتھ نام اپنی دار الریاست کے یعنی امبر یا جے پور کے مشہور ہے ملک کچھواہا یا اجتماع ممالک مفتوحہ قوم کچھواہہ کا ہے۔ وجہ تسمیہ ڈھونڈھار۔ اصلیت کچھواہہ۔ راجہ نل کا بنیاد نرور کی قایم کرنا۔ ڈھولاراے کا خارج ہونا۔ ڈھونڈھار کی بنیاد والنی۔ بیانات بعید از قیاس نسبت ڈھولاراے کے۔ اوسکی دغابازی نسبت اوسکے محسن یعنے مالک کھوگانو جو قوم کا مینا تھا۔ اوسکی شادی کرنا ساتھ دختر ایک رئیس قوم برگوجر کی اور اوسکا وارث ہوجانا اسپنے ملک کا ایزاد کرنا۔ اور اپنی دار الحکومت کو سمت رام گڈھ مین قایم کرنا۔ راجہ اجمیر کی دختر کے ساتھ شادی کرنا۔ اوسکا قتل ہونا بیچ جنگ میناؤن کے۔ اوسکے فرزند کانکل کا فتح ڈھونڈھار کا کرنا۔ میدل راے کا فتح کرنا آمیر اور دیگر مقامات کا۔ فتح ہندو اور گرم گدی نشین ہونا۔ خیالات نسبت خانہ بدوش اقوام اس عہد کی۔ قوم مینا ہون کی شادی کرنا ساتھ ہمشیرہ پرتھی راج دہلی والا کے۔ اوسکی قوت فوج اور اوسکا قتل ہونا بیچ مجھگالیجانے رانی قنوج کے۔ ملاسی کی گدی نشینی اوسکے داستان کا حال۔ پرتھی راج کا بارہ کوٹھڑی آمیر کا قایم کرنا۔ اوسکا قتل ہونا۔ بہارامل جو اول راجہ حاضر باش اہل اسلام ہوا تھا۔ بھگوانداس اول راجپوت تھا جسنے دختر خاندان شاہی مین دی تھی اوسکی دختر کی شادی ساتھ جہانگیر کے۔ اوسکی اولاد خسرو کا ہونا۔ گدی نشینی مان سنگہ۔ اوسکی قوت فریب اور وفات ما و بعاد۔ مہا مرزا راجہ جے سنگہ برادر راجہ مان کا گدی نشین ہونا۔ اوسکا تلافی کرنا اپنی دو صوبہ ترنگ بہنامی کا اور خدمت عظیم سلطنت بجالانا۔ اوسکے فرزند کا اوسکو زہر دینا۔ رام سنگہ۔ بشن سنگہ۔ | ۱۹ لغایت ۳۳

باب دوم

سوائے جے سنگہ کا گدی نشین ہونا۔ شریک گروہ اعظم شاہ کا ہونا۔ آمیر کا ضبط ہونا۔ جے سنگہ کا خاندان شاہی کو نکال دینا۔ اوسکی سیرت۔ اوسکا علم نجوم۔ اوسکا طریق بیچ مفسدہ سلطنت کے۔ سوالات مدد قبضہ کثرت نو جگان۔ حدود راج آمیر وقت گدی نشینی جے سنگہ۔ شہر جدید جے پور۔ فتح راجور و دیوتی۔ سوالات دین۔ سیرت راجپوت۔ جی سنگہ کی عادت دایم الخمر ہونے کی۔ بری طبیعت ساراوہ رسوم۔ اشو میدہ جگ۔ پیا گنڈہ میدا اوسکی تعریفات کا۔ اوسکی وفات۔ بعض اوسکی رانیان اور رکھنیہ عورات کا ستی ہونا۔ | ۳۴ لغایت ۴۲

باب سوم

سازش راجپوت۔ ترقی آمیر۔ گدی نشینی ایشری سنگہ۔ فساد اندرونی جو بوجہ کثرت تعدد کرنے سے پیدا ہوا۔ مادھو سنگہ جانشین۔ بابگان جاٹ۔ تخریب ریاست آمیر بوجہ جاٹان۔ جنگ۔ ترقی راجہ۔ انتزال خوف کچھواہہ بعد مرگ مادھو سنگہ۔ پرتھی سنگہ۔ پرتاپ سنگہ۔ دغابازی اوسکی دربار مین۔ جنگ خوشحالی رام اور رئیس ماچیڑی۔ مرگ فیروز فیلبان عاشق نیز رانی۔ تکرار ساتھ مرہٹہ کے۔ پرتاپ کی جانب کثرت کا ہونا اور اوسکا فتح تونگا مین پانا۔ مشکلات جو اوسکو عاید ہوئین۔ چھین لینا مرہٹہ کا جگت سنگہ۔ اوسکی بیوقوفی اور طبیعت ناگفتنی۔ اپنی طوائف رس کپور نامی کو مالی نصف آمیر کا بنانا۔ تجویز اوسکی خارج از گدی کرنے کی مگر اوسکا انسداد بہ قیمت ساتھ کچھ رسپنے کے۔ موہن سنگہ کا گدی نشینی کے واسطے پسند ہونا۔ | ۴۳ لغایت ۵۴

باب چہارم

سبب یورپ نے سب راجپوتون کے بعد دوستی انگریزی اختیار کی۔ تساہل اور التواعادت راجپوتون کے مثل اورا یشیا والون کے ہے۔ موجبات اور خیالات جنکے باعث دربار جے پور نے ہماری دوستی سے انکار کیا۔ عہدنامہ منعقد ہوا۔ وفات جگت سنگہ۔ نتیجہ ہماری مداخلت کا بیچ فریب نسبت گدی نشینی کے۔ قاعدہ وراثت پسر کلان۔ دقت جو بوجہ ناواقفیت رسوم راجپوت سو عاید ہوتی ہے۔ انفساخ قاعدہ گدی نشینی درصورت موہن سنگہ کے گدی نشین ہونے کی بوجہ خلاف ورزی قاعدہ گدی نشینی۔ طریق احکام انگریزی۔ استحقاق موہن سنگہ کی نسبت تکرار کرنا اصلی وارث بعیدہ کا۔ حیرانی اور اشتباہ ناظر اور اوسکی ہمراہیون۔ اندیشہ فساد کا انسداد ہونا ساتھ مداخلت کرنے عمل سے گمان۔ ایک رانی جگت سنگہ کی پیدائش فرزند بعد وفات پدر۔ | ۵۵ لغایت ۶۴

شیخاواٹی گروہ

باب پنجم

۲۶۸ لغایت ۳۴۸ اصلیت گروہ شیخاواٹی — اوسکا ترتیب پانا — نسل رئیسونکی بالوجی آمیر والہ سے — موکل جی — بذریعہ کرامات پیدا ہونا اوسکی فرزند کا — شیخ جی — ترقی دینے اوسکے ملک کی — راے مل — سوجا — رای سل اوسکی شجاعت — حاصل کرنا عطایات کا اکبر سے — حاصل کرنا قبضہ کھنڈیلا اور اودے پور — اوسکی مہمات اور سیرت — گردھرجی — پارہ پارہ ہونا قتل ہوکر — دوارکا داس — اوسکی جنگ حیرت افزا ساتھ شیر ببر کے — مقابلہ ہونا ساتھ خان جہان لودی کے — برسنگہ دیو — اوسکے فرزند کا چھین لینا اوسکی حکومت کا — بہادر سنگہ — اورنگ زیب کا حکم دینا واسطے مسماری مندر واقع کھنڈیلا — بہادر کا ترک کرنا اپنی دار الریاست کا — سوجان سنگہ رای سلوت کا اپنی جانبری کے واسطے فرار ہونا — اوسکا قتل ہونا — مندر کا مسمار ہونا اور شہر مین تھانہ قایم ہونا — کیسری — تقسیم ہونا ملک کا درمیان کیسری اور فتح سنگہ کے — فتح سنگہ کا قتل ہونا — کیسری کا مقابلہ کرنا حکومت شاہی کا — اور میدان مین تنہا رہکر قتل ہونا — اوسکے فرزند اودے سنگہ کا اجمیر جانا — مقام کھنڈیلا کا دوبارہ قبضہ مین آنا — اور اودے سنگہ کو بعد رہائی اوسکے ملنا — اوسکا ارادہ واسطے سزادہی رئیس منوہرپور کے مگر محروم رہنا باعث فریب رئیس مذکور کے — محصور ہونا ساتھ جے سنگہ آمیر والہ کے — کھنڈیلا کا خراج گذار آمیر ہونا —

باب ششم

۳۴۹ لغایت ۴۹۶ بندرابن داس کا شریک حال مادہو سنگہ رہنا بیچ جھگڑے باہمی آمیر کے — انقسام اراضی کا قاعدہ منسوخ ہونا — بر ہمہان کا آپکو قربان کرنا — نتیجے اسکے جو بندرابن داس کو بیچ تنازعات اندر سنگہ رئیس دوم کھنڈیلا کے حاصل ہوے — جنگ ملک باہمی — خیرات بکثرت کرنا بندرابن کا واسطے اپنی بہبیت کے — اوسکا تارک کرنا گوبند سنگہ — اوسکا قتل ہونا — نرسنگہ داس — ترقی اور غارتگری مرہٹہ — حصار کھنڈیلا — شرائط مخلصی — قتل بیجا پران جو مرہٹہ نے کیا — اندر سنگہ کا اسکے معاوضہ لینے مین مرجانا — پرتاب سنگہ — ترقی رئیس سیکر — معاملات جو درمیان پرتاب اور اوسکے شریک نرسنگہ کے واقع ہوے — پرتاب کا کل کھنڈیلا حاصل کرنا — نرسنگہ کا بجنگ حاصل کرنا اپنا حصہ کھنڈیلا — خانگی فسادات اور تکرار عام — اجتماع رئیسان سدہانی اور رای سلوت واسطے مقابلہ دست درازی آمیر — عہدنامہ فیمابین شیخاوٹ اور دربار آمیر — انفساخ اوسکا بسبب آخر الذکر — لینے دربار آمیر گروہ معلومہ حملہ کرنا اوپر گروہ شیخاوٹ — نرسنگہ کا انکار کرنا خراج گذاری دربار سے اور کھنڈیلا کا ضبط ہونا — نرسنگہ اور پرتاب کا بدغابازی گرفتار ہوکر جے پور جانا — کھنڈیلا کا شامل علاقہ خالصہ ہونا —

باب ہفتم

۴۹۷ لغایت ۶۱۶ باگہ سنگہ کا مقابلہ جھوٹے دربار امیر کا کرنا — اوسکے شریک مشہور جارج طامس صاحب کا ہونا — جنگ سخت باگہ سنگہ کا ظفر ہونا اوپر محالات مستحکم کھنڈیلا کے — اوسکی فوج قلعداری کا بھی اوسکے برادر کے تیج سنگہ پرتاب سنگہ سے قتل ہونا — باگہ سنگہ پھر محالات پر قبضہ کرنا — علاقہ کھنڈیلا کی مستاجری دربار آمیر سے دو بر ہمہان کو ملنی — انکا خارج ہونا بارونیا سے اور بارونیا کا مقابلہ دربار کا کرنا اونکا غارت گر ہوجانا — سنگرام سنگہ ہمشیرہ زادہ پرتاب کا اونکا سرغنہ ہونا — اوسکا محفوظ رہنا فریب دربار سے — اوسکی وفات — گروہ شیخاوٹ کا شریک سرکشی خلاف جودھپور کا ہونا — عہدنامہ جدید ساتھ دربار آمیر کے رہائی پرتاب اور نرسنگہ کی ہنوز — مجمع کثیر شیخاوٹ — ابھی سنگہ کا کھنڈیلا مین گدی نشین ہونا — دغابازی دربار — کا دوبارہ گوبند گڈھ اور کھنڈیلا وغیرہ کا پانا — خوشحالی رام کا پھر وزیر جے پور ہونا — خلعت بائے پیرگروہ کھنڈیلا کو عطا ہونی — ابھی اور پرتاپ کو دوبارہ دخیل اپنے بزرگون کے مکانات مین کرانا — دلایل بہ ثبوت نقص طریق جاگیرداری راجپوت کی — کھنڈیلا پر فوج کشی لچھمن سنگہ رئیس سیکر کی — تحفظ ویرانہ ہنوز — اوسکی وفات — کھنڈیلا کا حاضر ہونا پاس لچھمن سنگہ کے — ورثای شریک کا جلا وطن ہونا — قوت اور رسائی لچھمن سنگہ کی — شکست کرنا ارادہ ہاے پروہت کا — حیثیت حال لچھمن سنگہ — فروع خروہ شیخاوٹ سدہانی اوسکے علاقجات کا چھین لینا — قایم خانی اور راجپوت سے فرع کھتری خاندان ساہو کا برتری حاصل کرنا — باگہ سنگہ کھتری والہ کا

باب ہشتم

تواریخ ہاراوتی

باب اول

باب دوم

باب سوم

باب ہفتم

باب ہشتم

باب نہم

باب دہم

درباب لینے ڈانڈ کے بیچ ملک کوٹہ کے — خیالات —

باب یازدہم

جلاوطنی گوردھن داس پسر بدا صل نایب کی — اوسکا پھر ملک مالوہ مین ظاہر ہونا — اسی سبب سے دوبارہ فسادات کا ملک کوٹہ مین پیدا ہونا — فوج کا بلوہ کرکے شریک مہاراوکے ہونا — نائب کا قلعہ پر حملہ کرنا — روبفرار لانا مہاراو اور اوسکے گروہ کا اوسکا استقبال بیچ بوندی کے — مہاراو کے دوسرے بھائی کا شریک نایب کے ہونا — گوردھن داس کی کوشش واسطے شریک ہونی ساتھ مہاراو شکست خوردہ کے — مہاراو کا بوندی سے روانہ ہونا — عام رحم دلی نسبت اوسکے — اونکا بمقام بندرابن پہونچنا — فریب گوردھن داس کا — اوراہل کاران جلیل القدر ہندوستانی ملازم گورنمنٹ انگریزی جنہون نے مہاراو کو دغا دی واپس آنا بیچ ملک کوٹہ کے — بسرکردگی فوج کثیر قوم ہارا کا اپنے جھنڈے کے گرد جمع ہونیکے واسطے طلب کرنا — اوسکی خواہشین — تتمہ شرایط عہدنامہ پر غور کرنا — نائب کا طریق تکلیف رسان مہاراو کا حملہ درمیانی سے انکار کرنا — اوسکا عزم — خاص انگریزی فوج کا کوچ کر شامل ہونا ساتھ نائب کے — حملہ کرنا اوپر مہاراو کے — اوسکی شکست اور مفروری — وفات اوسکے بھائی پرتھی سنگ کی — جنگ عجیب — معافی قصورات کا اشتہار دینا — رئیسان قوم ہارا کا اپنے گھروںمین آنا — مہاراو کا کرشن کے مندر واقع میواڑ مین جانا — اتفاق واسطے اونکے واسطے آنیکے — اسکا انجام حسب مراد ہونا — خیالات نسبت ان جھگڑے باہمی کے — سیرت اور وفات ظالم سنگہ کی — ۶۹۱ لغایت ۷۱۷

روزنامچہ مصنف

باب اول

روانگی اودےپور کی گھاٹی سے — چشمہ کھیرودا — قدیم مندر سنہ شیرکا — بھارتی داراوس مین مندر جین کے کھیرودا — متعلق تواریخ تمانرغات میواڑ کارہای عظیم سنگرام سنگہ — اوسکا مقام کھیرودا کا حاصل کرنا — عجیب موقع نازک جو سنگہ وارث بیٹنے سنگرام سنگہ کا — سہولیت جسکے ساتھ ملکی اتفاق مشرق مین عمل مین آتی ہین کفایت کاشتکاری کھیرودا — عجیب خصلت کاشتکاری کاشتکاری کی — مقام ہنتیا — قطعات کلان اراضی کے جو مذہبی بخشش مین دی گئی ہین — مقامات ہنتیا اور دوندیا کا اوپر اراضی عطیہ مذہبی کے آباد ہونا — راجہ مانندھاتا — اوسکی نسبت کے اقوال — اوسکا اشتہار کرنا — اوسکو مقام ہنتیا عطا کرنا — عطیہ کا کندہ ہونا ایک ستون پر کارہای نمایان راج سنگہ کے بمقابلہ مرہٹہ — موروں سرحد ملک میواڑ — خیالات نسبت اوسکے — مصنف کی تدابیر ملکی ہنگام قیام اوسکے مقام مذکور مین — ۷۱۷ لغایت ۷۳۱

باب دوم

رئیس ہنتیا — مشکلات جو ہنتیا کی علحدہ کرنے مین اراضی خالصہ سے واقع ہوئین — بدوضعی رئیس حال مانسنگہ سکتاوت — اوسکا عال — لال جی راوت تھانادار — اصلیت خاندان دیوڑیا — مہم سنگرام سنگہ رانا میواڑ کی اوسکا فرزند چندربھان اور رانا راج — عجیب طریق جس طرح اوسنے ملک لاوا حاصل کیا — تنزل خاندان — نمونہ تحریر عطیہ اراضی — حاکم اعلے سے گفتگو مانسنگہ — قتل زبون ایک پسر راٹھور کا — اوسکا نتیجہ عجیب — ۷۳۱ لغایت ۷۴۴

باب سوم

موروں — اس بیچ ضلع کی عدم آبادی — توجہ مرہٹہ اور اونکی سپاہ تنخواہ دار ملک غیر — بدتدبیری بھاری بجانب مرہٹہ حالات قدیم موروں — اقوال نسبت قدیم شہر کی آبادی اور بربادی کی — تحریرات کندہ — مندر قوم جین — شکار — حملہ آوری ایک شیر کی — یکایک تبدیل ہونا موسم کا — کھڑا خرابی کن — حالات بزرگان — مندر بایادیبی — تحریرات عظیم — تکالیف کاشتکاران — احسانمندی لوگوں کی نسبت مصنف کتاب ہذا کی — نیکو مب — زیادتی کاشتکاران — مرلا — مسکن قوم چارن — استقبال مصنف کتاب ہذا — عجیب استحقاق قوم چارن اور اوسکی اصلیت — اقوام قدیم — نسبت آباد ہونے اس قوم کے ملک میواڑ مین — بدمعاشی کی — ٹانڈا لینے کاروان — اونکا تحفظ غارتگری اور زیادہ ستانی سے — نیمبیرا — رانی کھیڑہ — ۷۴۴ لغایت ۷۵۷

باب چہاردہم

باب پانزدہم

فہرست تصاویر





حضور شاہنشاہی نے ازراہ پرورش منظور فرمایا کہ جلد دوم تواریخ راجستان بنام نامی و اسم گرامی حضور شایع کی جاے *

بیچ اہتمام کرنے اس جلد کے میری کوشش بیچ تحریر کرنے صحیح حالات ریاستون کے جنکا اصل اصول مربی گری حضور شاہنشاہی سے ہے مصروف ہوئی ہے اور ثبوت اس امر کا کہ یہ طریق مربیانہ موافق امزجہ عوام سے ہے اس سے ہو سکتا ہے کہ جنگ و جدل اور قحط اور بے انتظامی اوسکے استحکام مین رخنہ اندازی کرنے سے مجبور رہے گو راجپوتون کا قول متفقہ اور مطلب بالاتفاق گدی حکومت سے ہے میری دعا یہ ہے کہ یہ طریق جاری اور ساری رہے اور شوق افتتاح ملک اور غلط نماے صاحب تدبیری ملک ہم لوگون کو ترغیب برباد کرنے آزادی حکومت ان ریاستون کی ندینگے جنمین سے بعض ریاست بمقابلہ ہنگامہ ہاے ده صدی کے قائم اور ثابت قدم رہی ہین *

مجھے امید یہ ہے کہ میری دعاے مربی گری حضور شاہنشاہی نسبت ان اقوام شجاع و ظلم رسیده قدیم کے گستاخی مین شمار نہ کیجائے گی اور اس مربی گری کے عوض یہ راجپوت دشمن شاہنشاہی کو اپنا دشمن تصور کر کے زیر سایہ علم بادشاہی وه کیسریا بانا کرینگے جو ایک علامت اونکی اقوام مین فتح کرنے یا قتل ہو جانے کی ہے *

خواہش دلی فدوی کی یہ ہے کہ تخت شاہنشاہی کے گرد ہمیشہ ایسے سردار نامدار حاضر رہین جو مانند ان راجپوتون کے مواقع خطرناک مین متحمل احکام اور کارگزار ہین فقط

عرض

فدوی رعایا و ملازم جان نثار جیمس ٹاڈ

تمہید

بیچ شائع کرنے اس آخر جلد تواریخ راجپوتانہ کے مین وہ امر بروے کار لایا جو مجھیر نسبت اون اقوام کے لازم تہا جنمین مین نے اپنی زیادہ تر عمر صرف کی ہے اور ہر چند ایسے امر مین کوئی شخص منظوری عوام کی نسبت میرے زیادہ قدر نہین کرسکتا مگر مین چندان خواہان اوس منظوری کا نہین ہون میری غرض یہ ہے کہ جنکا ذکر مین نے اس کتاب مین درج کیا ہے یعنے فرحت افزا باشندگان راجستان اونکی نسبت ترحم پیدا ہو ✤

مجھے یہان زیادہ بیان تواریخ ہندوستان کا بہ نسبت حالات مندرجہ تمہید جلد اول ضرور تہا اور مجھے امید ہے کہ جو درباب کتب تواریخ ماضیہ بہت کم مشابہت درمیان ہندوستان اور ملک یورپ کے ہے اور بدیت سے یہ الزام عدم موجودگی کتب تواریخ باستانی نسبت اہل ہند کے عائد ہوتا ہے یہ الزام حالات مندرجہ صدر سے دفع ہوگا اب مجھے اندیشہ یہ ہے کہ وہ حالات زائد اور فضول متصور نہون ✤

مین اپنے خیال مین باطمینان ثابت کرتا ہون کہ جو کوئی اس کتاب کی ضخامت کلان سے دل برداشتہ نہوکر تامل اور بدل اس تواریخ کو ملاحظہ کریگا وہ بلا تامل خوب واقف حالات اقوام ہنود سے ہوکر بنیاد اور ترقی ہر ایک ریاست راجپوتانہ سے اور نیز حالات وخصلت باشندگان ست جن پر آئندہ ہمارا قیام ہندوستان مین منحصر ہوگا آگہی حاصل کریگا ✤

جو کچہ حالات جدید دربارہ اصلیت اقوام صفحات ہذا مین خوانندہ ملاحظہ کرے تو بالعوض اونکے البتہ مین تجربہ بلند نظری مستدعی استحقاق بالاتر کا ہون اور نہ بابت صرف تقریر متقدمین (یعنے بباعث تحریر کرنے حالات غیر معروف نسبت اصلیت اقوام کے مین مستدعی تحسین وآفرین درجہ اعلے کا ہون) انسان کو ہر صورت مین ملاحظہ کرنا اور مختلف فرقہ ہاے مذہبی کا اثر بہیئت مجموعی انسان دیکھنا ہمیشہ باعث فرحت دلی بے اندازہ کا ہوتا ہے اور مجھے امید ہے کہ بیان خصائل مفردہ جو اس کتاب مین درج ہے حیطۂ واقفیت کو جو تردد کرنے والے اس وسیع میدان تقریر کو نسبت مختلف فرقہ ہاے انسان کے حاصل ہوسکے زیادہ تر وسعت بخشیگا جن وجوہ اور صورتون سے ان ریاستونکی ساتہ حال مین اتفاق کیا گیا ہے اونمین ہر ایک علامت سیرت عامہ قوم اور نیز ہر ایک بیان زبانی حالات عجیبہ ماضیہ جو ہمکو اونکی خصوصیت سے واقف کرکے اوس قوم کی دوستی اور پاسداری پر آمادہ کرتے ہین نہایت کارآمد ہوسکتا ہے جسقدر زیادہ ہم اونکی تواریخ کو ملاحظہ کرینگے اوسی قدر زیادہ خوب ترین وجوہ سے ہم اون کے معاملات تنازعات باہمی اور اصلیت عہود خراج گزاری اور عقائد مخفیہ اخراج ہمدیگر اور بواعث قوت اور ضعف

ہیئت مجموعی سے آگہی حاصل کرینگے اور بغیر حاصل کرنے اس واقفیت کے ہم ازروے انصاف اون کے معاملات قومی کا انفصال نہین کرسکتے اور اپنے واسطے صرف ایک طرح کی حفاظت بیچ عالم عناد قلبی عامہ پیدا کرسکتے ہین +

میری غرض اس کتاب مین یہ پیش نظر رہی ہے کہ جہان تک ممکن ہو اس مین حالات اقسام و انواع درج ہون مین سے ایک نہایت کلان ملک کو فتح اور آبادی جو ایک جزوی نفری غیر ملک سے نے حاصل کی تہی بیان کیا ہے اور شاید زیادہ تر طول کے ساتھ تصریح حالات جزوی سلطنت طویل الایام راجہ اجیت سنگہ و جنگ سی سالہ کی اس غرض سے کی ہے کہ قوت ایک ریاست خرد منجملہ ریاستہاے خرد ملک ہذا کی بحالت ظلم رسیدگی بمقابلہ قوت عظیم اپنے دشمنون کی ظاہر ہو اور یہ وہ مقام اونکی تواریخ کا ہے جسکو وہ لوگ جنکو قوت حاکمی حاصل ہو بغور ملاحظہ کرین کیونکہ اورنگ زیب کو بھی کوئی وجہ شبہہ درباب استحکام اور قیام اپنی حکومت کے مثل ہمارے نتھی مگر اب خاندان تموریہ کی حالت دیکھو کیا ہو گئی آمدنی ملک مارواڑ کی اسقدر کم جسقدر اب ہے آخر سلطنت اورنگ زیب مین ہو گئی تھی تاہم اس ریاست نے اپنی حملہ تکالیف پر سر بر ہو کر فوج جرار آراستہ کرکے افواج شاہی کو زیر و زبر کیا پس ہمکو لازم ہے کہ باعث سوء رحم اوس رنجش کو جو بسبب تظلم و تعدی سالہا سال پیدا ہوتی ہے بیکار تصور کرین اور نہ نسبت ان عالی مزاجون کے وہ طریق مدمغی اور حقارت مرعی رکھین جو ہمنے نسبت رعایاے عمل قدیم جاری رکھا ہے +

تواریخ قوم بھٹی ایک سلسلہ اشتمال درمیان اقوام ہندوستان خاص اور اقوام غربی دریاے سندہ جس کو انڈوسیتھیا کہتے ہین تصور کرنا چاہیے اور گو یہ حالات صرف سیر کرنے والے کتاب ہذا کو چندان دلچسپی نہین بخشینگے مگر جو لوگ شائق حالات قدیمہ کے ہین اونکے غوض کرنے کو اکثر حالات جدید اس سے پیدا ہونگے اور نیز اون حالات جنگل کلان سے جن مین اب تک علامات و نشانہاے شہرہاے عظیمہ موجود ہین جنکے ثبات اور قیام ابدی مین ایک وقت شبہہ نتھا +

سادہ وضعی عارفانہ اقوام جٹ سے جنکی آبادیہاے ویران شدہ پر ریاست بیکانیر بنیاد پذیر ہوئی ہے ایک صورت طوائف الملوکی کی گونا تمام پیدا ہے یہ صورت انتظام بادشاہی شرقی مین کم تھی اور اوس سے عادت طبیعی آزادی اقوام قدیم جٹ کی پایہ ثبوت کو پہونچتی ہے +

امیر اور اوسکے ہمسایہ شیخاواٹی بباعث ہماری سرحدات کے ملحق اور ملصق ہونے سے زیادہ تر قابل توجہ ہے عجیب قسم کے حقوق متکاثرہ ہیئت مجموعی شیخاواٹی کے متعلق ہین جنسے کلیتہً آگاہ ہونا حاکم کلان کو واجب اور لائق ہے تاکہ غلط فہمی سے کوئی ایسی صورت انتظام کی پیدا نہو جس سے خرابی اونکی اور ہماری متصور ہو اس گروہ کثیر سے قوم

سے کہانی بہی جس سے ہم بالکل آگاہ نہین متعلق ہین عرصہ قلیل گذرتا ہے کہ انکا ایک خانگی فساد ایسا ہوا تہا کہ اوسکو تاخت اسپنے دشمنان قدیم نیڈارون کا سمجھنے تصور کیا تہا +

قوم ہیروتی بہی نسبت شجاعت قوم ہراسکے اور نیز بوجہ سیرت عجیب و سیرت غریب اوس شخص کے جس کے حالات کی نسبت اونکی تواریخ ختم ہوتی ہے اور جن حالات سے اصل ماہیت عقل نا پسندگان اس اقلیم ایشیا کی ظاہر ہوتی ہے قابل ہمارے لحاظ کے ہین +

درباب طریق اجتماع اس جلد کے جسطرح راجپوت عذر سو رتسلسل کو ناپسند کرتے ہین اوسیطرح اون کا مورخ بہی اس غرض سے تکرار مضمون ذیل کرتا ہے تاکہ علم نکتہ چینی اسپر نصب نہو کہ اوسنے اس جلد کو حسب قواعد تاریخ تالیف نہین کیا ہے بلکہ بطور خاص بیان تحریر کیا ہے +

اخیر مین اوس عالم فاضل افسر خدا دوست اور عالی دماغ ابوالفضل کا طریق اختیار کرتا ہون جو اوسنے خاتمہ تواریخ ہند مین مرعی رکہا ہے یعنے شکر خدا کا کہ ببرکت مرحمت ایزدی تواریخ راجپوتانہ باختتام ہونچی اسکے سامان اور حالات کے جمع کرنے مین مجہے نہایت دقت عائد ہوئی تہی اور ایسی پریشانی بیچ تحقیقات تواریخ مختلفہ کے اور صحیح کرنے حالات مختلفہ راجگان راجپوتانہ کے لاحق ہوئی تہی کہ مین نے مایوس ہوکر ارادہ ترک کرنے اس امر وقت طلب کا کیا تہا مگر حکم قضا کوئی رد نہین کر سکتا مجہے امید یہ ہے کہ جن صاحبون کو حالات صحیحہ بہ نسبت احوال مندرجہ کتب ہذا دریافت ہوسے ہون وہ میری غلطی پر نظر نفرما کر میرے نتیجہ مشقت کو منظور فرمائینگے +



مقام یورک پلیس پورٹمن سکوائر

تاریخ دہم ماہ مارچ ۱۸۳۲ء +

حالات مارواڑ

باب اول

مختلف وجہ تسمیہ مارواڑ - اسناد تواریخ پاستانی - شجرہ انساب باقی - خاندان راٹھور جو ملک مذکور مارواڑ مین سکونت پذیر ہین اور جو اولاد راجگان اوّل مقام پارلی پور ہین - شجرہ ثانی - نین پال اوسکی تواریخ - فتح قنوج - قواعد خاندانہائے راجپوت - سورج پرکاش کتاب قدیم کرندہال کوحیٔ - راج روپک اکھیات حالات صغر سنی وحکمرانی اجیت سنگہ - بیجے ولاس - کہیات سوانحات عمری - دیگر کتب معتبرہ یونان واسوا یعنے اقوام سیتھیا نہد ستان [illegible] سنیرہ خاندان راٹھور بنام کام دہوج راجہ جے چند راجہ قنوج - وسعت وشان وشوکت قنوج قبل از فتح ہند تا انہدم انتظام عظیم فوج - خطاب مندالک - اعزاز خدائی راجہ مذکور - سونیر جگ جے چند - ناتمام رہنا اور نتیجے اوسکے - حالت ہندوستان - چار راج ہائے کلان ہنود - دہلی - قنوج - میوار وانہل دارا - شہاب الدین غوری - حملہ ہندوستان - غالب آنا اوپر چوہان راجہ دہلی - حملہ قنوج - بربادی قنوج بعد عرصہ سات سو برس کے - وفات جے چند - تاریخ وفات -

اسم مارواڑ غلط العام مارو واڑ ہے جو دراصل مارو ستھل یا مارو ستھان یعنے آبادی مردگان تھا اوسکو مارو دیس بھی کہتے ہین اور یہ وہ ملک ہے جسکو متقدمین مورخان اہل اسلام بنام مردیس بیان کرتے ہین شاعران ہندی اسکو مورو ہر بھی کہتے ہین جو مترادف ماروَدیس کا ہے اور رعایت وزن شعر کیلیے بعض وقت صرف مارو کہتے ہین گویہ ملک اب اوس ریاست پر محدود ہو گیا ہے جو زیر فرمان خاندان راٹھور ہے مگر سابق مین اور دراصل یہ ملک وسیع دریاے ستلج سے تابکنارہ سمندر شمار کیا جاتا تھا +

ایک مختصر شجرہ انساب راٹھور حاکمان مارواڑ کا سابق یعنے جلد اول مین تحریر ہو چکا ہے لہذا ہم اوسوقت کا مختصر حال درج کرینگے جب تک شجرہ انساب کسی خاص مقام پر اپنی اصل قائم کرے اور بلند فطرتی راٹھور لوگون کی جنکے فروع یعنے ساکھا نہایت جلد اس ملک آبادی مردگان مین مبسوط ہوے ہین - خاندان آفتاب یعنے سورج سے اپنا سلسلہ قائم کرتے ہین اور چونکہ مرکوز اور منظور یہ ہے کہ درباب اونکی اصلیت کے اونکا ہی بیان لیا جاے لہذا ہم اوسنکے قدیم حالات کا خلاصہ جنکا ذکر بعد ازین ہوگا کرینگے اور مخلوط کرکے یکجائی سب حالات مثل بیان مندرجہ تواریخ میواڑ نہین کرینگے بعض مقام پر ہم صرف ترجمہ دلچسپ مضامین کتب راٹھور کا واسطے ملاحظہ ناظرین کے

درج کرینگے +

اب ہم اون کتب اور تحریرات سے شروع کرتے ہین جنسے ہمکو یہ سب حال دستیاب ہوا ہے اول شجرہ انساب راٹھور جو ہمکو ایک یاستی یعنی جین کے گورو نے معبد بندوے سے جو ایک قدیم شہر ماروار کا ہے دیا تھا یہ شجرہ قریب پچاس فیٹ یعنے قریب سترہ گز طول مین ہے اور شروع دیوتاؤن سے کر کے پیدائش راٹھور اوس مین راجہ اندر کی استخوان پشت سے کی ہے اور گونسوا نامے راجہ پرلے پور کو والد بنا کے نام قائم کیا ہے راٹھور لوگون کو پرلے پور کے حالات سے صرف اسقدر آگہی ہے کہ مقام مذکور بجانب شمال تھا مگر خاندان مظہرہ اونکے مورث اعلے سے جو ایک راجہ نول قوم اسوایا انسی[1] تھا ہمکو ثبوت اصلیت اس خاندان راجپوت کی ستھک قوم سے ہونے کا پایا جاتا ہے +

اونکی تواریخ قدیم مین بعد بیان اصلیت کنبہ کریخ یعنی قنوج (یعنے استخوان پشت زن باکرہ) اور اصلیت کاما دہوج (یعنے دہندہ کام کا) جسکو غلطی سے کام دہج بہی کہتے ہین اور یہ لقب راجگان قنوج کا تھا شروع کر کے اون تیرہ فروع کلان راٹھور اور اونکے گوترا اور آچار اور شجرہ خاندان پر ختم ہوتا ہے (گوتم گوتر مروندنی ساکہا سوکرا چاج گورو گرہپتی اگنی ذکہانی دیوی)

ایک اور شجرہ نہایت قدیم مین شروع اوس زمانہ سلف سے ہے جسکا حال تحقیق معلوم نہین ہوتا اوس مین بہت نام درج ہین مگر کچھ سوانح اونکے ثبت نہین ہین اوسکی نزدیکی بس اسیقدر ہے کہ اوسکو قوم مذکور نہایت تعظیم سے رکہتے ہین ہم جملہ حالات جو نین پال سے پیشتر کے ہین قلم انداز کرتے ہین اس نین پال نے سمت ۵۲۶ (سنہ ۴۷۰ع[2]) مین قنوج فتح کر کے راجہ اجے پال راجہ قنوج کو قتل کیا اسوقت سے یہ فوج تمغہ دار راٹھور...

---

[1] یہ قوم منجملہ اون چار قومون کے ہے جنہون نے یونانی حکومت ملک بیکٹریا کی زائل کی تہی اور متقدمین مورخان ہند اس قوم اسوا کو اپنے خاندان بنسین کی ایک فرع عظیم بیان کرتے ہین اور بے شک حملہ ستھک ہندوستانی یعنے جو ستھک ہندوستان مین تھے دریاے اٹک سے دریاے گنگ تک سب ایک قوم کے تھے +

[2] یہ ایک امر تعجب کا ہے کہ چار صدی سے پیشتر کی کوئی تاریخ کسی خاندان اسے کلان راجپوت کی موجود نہین یہ سب شمال سے آئے تھے اور یہ وہ وقت تہا کہ جب خاندانہاے جنگ وسط ایشیا سے نقل و حرکت سپاہیانہ کر کے اس جانب آئے تھے اور انہون نے ریاست ہاے مختلفہ ملک پنجاب مین اور کنارہ سندہ یعنے اٹک پر قائم کی تہین یہ لفظ پال جو اخیر مین ہر نام کے ہے ان تاخت آوران کی قوم رذیل جو پالی کے نام سے مشہور ہے +

شجرہ مین جے چند تک کا حال جو اخیر راجہ قنوج کا تہا درج ہے۔ شروع اس بیان سے ہے کہ راجہ جے چند کا برادرزادہ سیوجی یا سیواجی نامے مع چند برادران جو شکستہ حال حکومت طاقت وارفوج سے تہے وطن سے فرار ہوکر جنگل ماروار مین مقیم ہوے اور ختم اوسپر وفات راجہ جسونت سنگہ بیچ سمت ۱۷۳۰ (سنہ ۱۶۷۹ع) کی ہے اس مین بیان جملہ فروع کلان وخرد کا اوسوقت تک کا ہے جب تک وہ سب ملک مارو مین محیط ہوکر آباد ہوے ÷

احوال اسم نویسی انساب یعنے بیان نامہاے نباتات اول سے آخر تک اوس حالت مین باعث دل برداشتگی نہین ہوتا جب وہ ہمکو نشو ونماے نباتات سے یعنے تخم سے شجر کے پیدا ہوتے اور اوسکے درخت سایہ گستر ہونے تک آگہی دیے اور حالات سوانحہ عمر کو معلم اخلاق اور مورخین کو کچہ امداد نہین دیتے مگر ناظرین قدرت کو اوس سے وہ مادہ حاصل ہوتا ہے جو اور کسی حالات حیوان ناطق سے اوسے میسر نہین آتا سنہ ۱۱۹۳ع مین ہم دیکہتے ہین کہ تخت جے چند کا معکوس ہوگیا یعنے جے چند کی سلطنت تباہ ہوگئی اوسکے برادرزادہ نے جزوی آدمی لیکر جنگل ہند مین ایک رئیس خرد کی ملازمی اختیار کی بیچ عرصہ کم از چار سو برس کے ان جلاوطنان کنارہ گنگ کی اولاد تمام جنگل مین آباد ہوئی اور تین مقامات قیام خود مثل دارالریاستہ قائم کیے اور قلعجات اپنی ہمراہی سپاہ کے واسطے تعمیر کیے اور اسقدر کثرت انکی ہوگئی کہ بمقابلہ شاہنشاہ دہلی پچاس ہزار آدمی ایک مورث اعلے کی اولاد سے میدان جنگ مین صف آرا ہوے تہے کیا مختلف حالات ان لوگونکی افزایش مخفی بیچ نظر اون اہل اسلام صحیابان ملک قنوج کے پیدا کرتا ہے جنکی پانچ پشت ناواقف محض وجود قوم راٹہور سے رہی تہی اور اونکو جب یہ حال پر تعجب معلوم ہوا جب وہ بباعث بلند نظری شیرشاہ بمقابلہ اولاد سیوجی آگئے اور اس اولاد سیوجی کی شجاعت سے اوسنے یہ زبان پر لایا کہ ہمنے اپنا تخت دہلی صرف ایک مشت جو کے واسطے ہاتہہ سے دیدیا تہا مراد یہ کہ صرف ایک اراضی کم حاصل کے واسطے قریب تہا کہ اون کا تخت دہلی ہاتہہ سے جاتا رہے ÷

کون اثر دلپر ہونے سے باقی رہجاتا ہے جب ہم یہ سمجہین کہ خیال رشتہ داری اس بڑے گروہ متفقہ کی ہر ایک متنفس کے دلمین اثر پذیر ہے اور ہر ایک شخص ہمین یہ بتا سکتا ہے کہ اس درخت کلان کی فلانی فرع سے اوسکی اصل ہے اور اصل درخت سے کوئی جدا نہین اور اپنے اصل رشتہ کو فراموش نہین کیا جو نتیجہ اخلاق اس گروہ کا انتظام پیدا کرتا ہے وہ سوانحہ نگاران اسوجہ سے قلم انداز کرتے ہین کہ وہ جانتے ہین کہ جو امر عام فہم ہوا اوسکا تحریر کرنا تحصیل حاصل ہے اور اوسکے تحریر کرنے سے اوسکی کتاب مین سواے اندراج اسماے اور کیا ثبت ہوسکتا ہے مگر یہ امر اولاد سیواجی کے نہایت قابل پسند ہوسکتا ہے ÷

تیسری کتاب سورج پرکاش تصنیف ہمسے کرندہان کوی یعنے شاعر ہندی کی ہے جسنے اس کتاب کو بیچ عہد تحکم راجہ
ابھے سنگہ تصنیف کیا تہا اس کتاب مین سات ہزار پانچسو شلوک یعنے بیت ہین اسکی نقل اصل کتاب سے تحریر
کراکر راجہ مان سنگہ نے سنہ ۱۸۲۰ع مین ہمارے پاس بہیجی تہی (یہ کتاب اب کتب خانہ شاہی سوسائٹی ایشیا مین رکہدی گئی
ہے) اس کا دیہ یعنے کتاب نظم مین حسب قاعدہ مستمرہ احوال راٹہور کا شروع پیدایش سے تا بہ سومتر تحریر ہے
بعد ازین کچہ حال کسیکا تا بعہد کام دیج مندرج نہین ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ کام دیج خطاب نین پال کا بعد فتح قنوج
ہوا تہا اگرچہ کرندہان نے یہ سب حالات تحریرات راج سے حاصل کیا ہوگا مگر وہ کلیۃً مطابق اوس شجرہ الانساب کے ہے
جو منڈوی سے حاصل ہوا تہا اس شاعر کی تحریر سے پایا جاتا ہے کہ اوسکو نہایت جلدی تحریر کرنے اوس حال کی بہی
جس سے ظاہر ہوتا کہ کون بانی خاندان راٹہور ملک مارواڑ مین تہا اور اسی وجہ سے مختصر حال شکست اوم گ جے چند
کا تحریر ہوا ہے اور شاعر مذکور اوسکی اولاد کا حال بہی مفصل تحریر نہین کرتا گو اوسنے اون سب کا نام اندراج کیا ہے
اور واقعات بزرگ بہی حوالہ قلم کیے ہین یہ اختصار نویسی تا بعہد جسونت سنگہ جد ابھے سنگہ جسنے حکم تحریر کرنے
سورج پرکاش کا شاعر مذکور کو دیا تہا جاری رہی ہے +

ایک اور کتاب راج روپک اکہیات تہی یہ کتاب حالات ابتدا سے سورج نبسی سے یعنے جبسے یہ فرقہ مقام جودہیا
مین پیدا ہوا تہا شروع کرتی ہے بعد ازان سنوجی کا نقل کرنا اپنے وطن سے بارادہ قیام ودوامی بمقام دیگر تحریر ہے
اور اسی وقت سے تا بوفات راجہ جسونت سنگہ مثل کتاب مسبوق الذکر اس مین بہی حالات بہت کم تحریر ہوے
ہین مگر اس مین حالات تمام وکمال صغیرسنی اور سلطنت اجیت جو بعد جسونت سنگہ کے گدی نشین ریاست ہوا تہا اور
نیز حالات ابھے سنگہ تا باختتام جنگ سربلند خان صوبہ گجرات مندرج ہوے ہین قطع نظر تصرفات بے سود تواریخ
نویسی کی یہ صریحاً ایک تاریخ اون واقعات کی ہے جو سمت ۱۷۳۵ (سنہ ۱۶۷۹ع) سے سمت ۱۷۸۷ (سنہ ۱۷۳۱ع
تک واقع ہوے تہے اور یہ وہی حالات ہین جہان تک سورج پرکاش ختم ہوا ہے +

کچہ اجزا بیجے بلاس کے بہی جو ایک کتاب لاکہہ بیت یعنے دوہون کی ہے ہمکو دستیاب ہوئی اس مین خاص کر وہ
حالات درج ہین جو عہد حکومت اوس راجہ کے واقع ہوے تہے جسکے نام سے یہ کتاب طیار ہوئی ہے یعنی بیجے سنگہ
ولد بخت سنگہ اوسمین بیان اوس جنگ کا تحریر ہے جو فیمابین بیجے سنگہ اور اوسکی ہمشیرہ زادہ رام سنگہ ولد ابھے سنگہ
کے وقوع مین آئی تہی اور جسکے باعث مرہٹا لوگ ملک مارواڑ مین داخل ہوے تہے +

ایک اور کتاب ہے جسکا نام صرف کہیات ہے ہمکو وہ حالات معلوم ہوے جو متعلق سوانحہ عمری راجہ اودے سنگہ

رفیق اکبر بادشاہ اور اوسکے فرزند راجہ گج اور نبیرہ یعنے پوتا[9] بیری جسونت سنگہ کے ہے ان کتب سے اصل حال سیرت
اور عادات راٹہور کا واضح ہوتا ہے *
ماورا سے ان کتب کے ہمنے ایک ہوشیار اور باعلم آدمی سے جو عہدہ معزز پر بمقام جودہ پور مدت دراز سے سرفراز
تہا کل حالات وفات اجیت سنگہ یعنے سنہ ۱۶۲۹ع سے تابہ سنہ ۱۸۱۸ع جس سال مین گورنمنٹ انگریزی سے عہدنامہ
ہوا تہا لکہوایا اس شخص کے بزرگ عہدہ ہاے جلیلہ و معززہ پر اس ریاست مین مامور تہے اور یہ شخص گویا تواریخ زندہ
حالات گذشتہ و حال کا تہا *
کتب وغیرہ مذکورہ بالا سے اور راجگان متسلط اور عمائد اور وکلا و رعایا سے گفتگو کرنے سے ہمنے حالات راٹہور
مندرجہ کتاب ہذا جمع کیے ہین اور گو فی الحقیقہ اوائل یعنے شروع مین یہ کتاب خالی از اندراج واقعات ہے مگر بعد
ازان بکثرت مملو واقعات سے ہے *
ایک شجرہ انساب خاندان راٹہور کی اسمین شامل کی گئی ہے اوس سے حالات فروع کلان کا جو اس سے نکلے یا پیدا
ہوے ہین واضح ہوگا اور ان فروع کی اولاد اب وہ ہین جو اب بہیوادی جو باہم جنگ مین شریک ہو جاتے ہین
مشہور ہین اس شجرہ انساب سے بادی النظر مین دعاوی اور استحقاق ہر ایک خاندان کے واضح ہونگے اور
گو باہمی تکرار اور نزاع سے وہ بحالت تباہ اب موجود ہین اس حال مین بہی حاکم اعلے کو بوقت ضرورت بلا پاسداری
احدے استحقاق باہمی راجگان اور اونکے رفقا کا معلوم ہوگا *
ہمارا ارادہ یہ نہین کہ بیان اس امر کا کیا جاوے کہ راٹہور راد و نبس یعنے سورج نبس ہین یا نہین اور نہ ہمکو بحث
اس امر مین ہے کہ پیدایش اور اصل راٹہور کی رتہہ یا استخوان پشت اندر سے ہے اور نہ ہمکو تلاش اوس ملک کی
کرنی منظور ہے کہ شمال مین کس ملک سے اونکے آبا و اجداد آئے تہے بلکہ ہم اکتفا اسپر کرتے ہین کہ مداخلت آسمانی
بیچ امور خانگی راجہ پرلے پور بواسطے مخفی کرنے کسی عیب کے تہی اور صاف ظاہر ہے کہ نام پول مع اسوا یا اسی طرح
شجرہ ستہک باشندگان آنزو سے دریاے سندہ سے مراد ہے شجرہ انساب سورج نبس اولاد بودہ اور آلا یعنے زمین سے
جنکا ذکر جلد اول کے نقشہ اول مین درج ہے پیدا ہے کہ باج اسوا کے پانچ فرزندان نے ملک واقع کنارہ دریاے
سندہ و آنزو سے سندہ آباد کیا تہا اور جو مختصر حال حملہ آوری سکندر پایا جاتا ہے اوسمین حال اکثر اقوام مثل اب سینی
و اساکانی کا اسطرح درج ہے کہ اب تک یعنے ہنگام حملہ سکندر تک وہ ان اضلاع مین سکونت پذیر ہین *
اسوقت مین اکثر تبدیلیان قدیم خاندانہاے حاکمان ملک ہند مین واقع ہوتی تہین کیونکہ اس عہد مین اکثر اقوام

سنجرائی مثل ہنس و پارتھین وجیت نے آکر سرحدات غربی و شمالی ہند پر آباد ہیاسے متفرقہ قائم کی تھین (اسکا ذکر احوال سیوا رمین تمہ جلد اول مین درباب تحریرات جیت یا جت لکھاہے) +

سمت ۵۲۶ (سنہ ۴۶۹ ع) مین نین پال نے قنوج حاصل کی اور اسوقت سے راٹھور بنام کام وبج مشہور ہوے سے پدارت[1] نین پال کا فرزند تھا اور اسکا فرزند پوبجا نامے تھا اس پوبجا سے تیرہ خاندانہاے کلان پیدا ہوے اونکا نام اونکے بزرگون کے نام کے اخیر کام وبج شامل ہوکر مشہور ہوے یعنے

اول دہرم بہبو اسکی اولاد بنام دنیسرا کام وبج مشہور ہوئی +

دوم بہانو دا جسنے بمقام کانگڑہ افغانون سے جنگ کرکے ابھے پور آباد کیا اسوجہ سے وہ ابھے پورا کام وبج کہلانے لگے +

سوم ویرچند راسنے اپنی شادی دختر ہیراچوہان انہل پورپٹن والہ کے ساتھ کی اسکے چودہ فرزند ہوے اور وہ بجانب دکہن جاکر آباد ہوے اسکی اولاد ساتہ کیو لیا کام وبج کے نامزد ہوئی +

چہارم امنہ بجی اسنے اپنی شادی پرمار راجہ گورا گدہ واقع کنارہ گنگ کی دختر کے ساتھ کی اور سولہ ہزار پرمار اقوم کے لوگون کو قتل کرکے گورا پر قبضہ کرلیا اسلیے وہ مسمے باسم گورا کام وبج ہوے (جرنال جلد نہم صفحہ ۱۴۴ ترجمہ ساہی ایسی ایٹک سوسائٹی منسوب بمقام گورا مین وبج ہے وہ متعلق ایک فرع خاندان قنوج سے ہے)

پنجم سوجن ہنو اسکی اولاد کو جرکہیرا کام وبج کہتے تھے +

ششم پدم جسنے مقامات اورسا اور بوگلا تا کو راجہ تیج من یادو سے فتح کیا تھا +

ہفتم ابہر جسنے بنگالہ کو یادو سے لیا تھا اسوجہ سے اونکا نام ابہرا کام وبج ہوا +

ہشتم بردیو اسکو برادر کلان نے بطور جاگیر بنارس وغیرہ شہر و دیگر قصبات دیے مگر اسنے ایک شہر جدید بنایا اور اوسکو بنام پارک پور مشہور کیا (اسکا حال پارکر کے سفر بجانب سندہ مین لکھاہے) لہذا اس بردیو کی اولاد کا نام پارک کام وبج ہوا +

نہم اوگر بیہو یہ شخص ہنگ لاج چندیل کو تیرتھ کرنے گیا (ہنگ لاج اوپر کنارہ مکران کے واقع ہے) اور ہنگ لاج نے اوسکی ریاضت اور جفاکشی سے خوش ہوکر ایک تلوار چشمہ ہنگ لاج سے پیدا کردی یعنے جب یہ وہان گیا تو چشمہ سے ایک تلوار نکلی اس تلوار کی برکت سے اوسنے ممالک دکہن تا کنارہ دریاے شور فتح کیا (اگر اسکا اعتبار

---

[1] شجرہ بیاتی مین پدارت بنام بہرت تحریر ہواہے یہ غلطی کسی مولف کی ہے جسنے کتب قدیم سے نقل کیا تھا +

کیا جاے تو ظاہر ہے کہ راٹھور راجپوت کل ہندوستان مین پہیل گئے تھے مگر مین صرف یہ زبانی بیان اسواسطے تحریر کرتا ہون کہ کچہ نشانات ان اقوام کے اوس ملک مین باقی ہون) اوسکی اولاد جنبد بند کام وبج نامزد ہوئی *

نہم موکت سن اسنے مقبوضات شمالی مسمے بہان تنوار سے فتح کیے لہذا اوسکی اولاد بیر کام وبج مشہور ہوئی *

یازدہم بہرت اسنے بعمر شصت ویک سالگی مقام کنکسر کو جو دامن کوہ شمالی پر واقع ہے مسمے رودر سین سے جو قوم کا پر گو جر تہا فتح کیا اوسکی اولاد بہرتو کام وبج ہوئی *

دوازدہم لنگل اسنے مقام کہیر ودآباد کیا اور کنارہ دریاے اٹک پر ساتہ اسور سنکہ یعنے مسلمانون کے وہ جنگ آور ہوا اسکی اولاد بنام کہیر ودیا کام وبج مشہور ہوئی *

سیزدہم چند انسنے تارا پور واقع شمال کو فتح کیا اور چوہان تہراوالہ کی دختر کے ساتہ شادی کی اور اوسکو لیکر بمقام بنارس آیا (تہرا ایک شہر تہا جسکا ذکر اکثر فرشتہ نے اپنی تاریخ قدیم مسلمانون مین کیا ہے) اسطرح ترقی سوبرنس کی ہوئی *

بہبویا دہرم بہبو (اس سے نین پال پانچ یا چہہ پشت پہلے ہوگا) راجہ قنوج کا ایک فرزند تہا اوسکا نام اجی چند تہا (اسکو سورج پرکاش مین ابھے چند لکہا ہے) اکیس پشت تک اُنکا خطاب صرف راو تہا بعدہ ازان راجہ مشہور ہوے اودے چند۔ نرپت۔ کنک سین۔ سہیس سال۔ میگ سین۔ بیر بہدر۔ دیو سین۔ بمل سین۔ دان سین۔ موکند۔ بہودو۔ راج سین۔ تریپال۔ سری پونجا۔ بجے چند اسکو بجے پال بہی کہتے ہین اسکا فرزند جے چند یہ جے چند نایک قنوج مع خطاب دل پنگل ہوا (دل پنگل کے معنی گروہ لنگ)

ان راجاؤن کا کچہ حال سوانحہ و واقعات کا نین پال کی فتح قنوج ۴۷۰ء سے اور اوسکے تیرہ فرزند ان کے مختلف مقامات پر آباد ہونے سے راجہ سبے چند تک درج نہین ہے اس راجہ تک ۱۱۹۳ء مین راجگی راٹہور کنارہ گنگ مین رہی ہمکو صرف اکیس نام راجاؤن کے سات سو برس کے عرصہ مین ملے ہین اگرچہ سورج پرکاش جس سے یہ سب حالات نقل ہوے یہ مظہر ہے کہ منجملہ ان راجاؤن کے اکیس شخص تہے کہ اونکا خطاب راو تہا اور اونکے بعد راجگی قائم ہوئی اور ایک امر اہم اور بہی متروک القلم ہوا ہے کہ کس شخص کو خطاب راجگی کا ہوا شجرہ باقی مین اکثر نام ایسے ہین جو سورج پرکاس مین درج نہین ہین اور ہم سورج پرکاش سے نقل کرتے ہین منجملہ اون کے ایک انگت وبج تہا جو جس راج تنوار راجہ دہلی پر غالب آیا تہا اسکے عہد کا تحقیق حال ہمکو ملا ہے اور ہم اسمہاے مندرجہ شجرہ باقی مخلوط ساتہ نامہاے مثبتہ بالا بغیر بیکار اور مشکوک کردینے دونون کو نہین کرسکتے اور چونکہ ہمکو

کچھ حال انکا دستیاب نہین ہوا ہے لہذا نخواہ مخواہ صرف[12] نامون کے اختلاف مین اسقدر دقت پسند کرنی کیا ضرور ہے
مگر ہم یہ کہہ سکتے ہین کہ یہ خاندان نہایت عظیم اور ذی شان ہوگا اور جو واقعات اور سوانح نین پال سے راجہ جیچند
تک وقوع مین آئے ہین وہ قابل یاد رکہنے کے ہین اور اس مین شک اور شبہہ نہین کہ یہ سب تحریر مین آئے تہے
کیونکہ ہندوستان مین ہر زمانہ مین بہاٹ لوگ یعنے کوے پیش تہے اور اونکا کام تحریر سوانح تہا +

اگرچہ عظمت راج قنوج بوقت اوسکے تباہ ہونے کے محتاج استشہاد کا نہین کیونکہ یہ حال چند کوے اور مورخان
اہل اسلام سے ظاہر ہے مگر ہمکو تعجب اس امر کا ہے کہ اس شہر کی عظمت اور شان تواریخ راٹہور سے تو پائی جاتی ہے
مگر تواریخ چوہان سے بہی جو اونکے دشمن تہے پایہ ثبوت کو پہونچتی ہے (یہ امر کتاب ایشی اٹیک رسرچز کی جلد نہم
و چہاردہم سے جہان بیان جے چند اور بیجے چند اور کوراہ کا ہے پایا جاتا ہے)

گرداگرد شہر قنوج کا تیس میل سے زیادہ کا تہا اور کثرت فوج کی سبب اوسکے راجہ کا خطاب دل پنگل تہا یعنے سب
گروہ ایک مرتبہ حرکت نہین کر سکتا تہا بلکہ کچہ فوج کا مقام رہتا تہا اور کچہ فوج کوچ کرتی تہی اسکی شرح چند کوی نے
اسطرح کی ہے کہ روز کوچ فوج پیشین مقام منزل پر پہونچ جاتی تہی اور فوج پسین ہنوز اپنے مقام سے روانہ ہو نہین سکتی
تہی یعنے اونکی روانگی بباعث کثرت فوج اثنا راہ منزل مذکور امکان پذیر نہ تہی سوجی پرکاش مین تفصیل اس فوج
کثیر کی اسقدر درج ہے اور اسقدر فوج کبہی کسی ذی قوت راجہ سلف اور حال نے میدان جنگ مین نہین بہیجی تہی یعنے
اسی ہزار سپاہ زرہ پوش تیس ہزار سوار پاکہروالہ تین لاکہ پیدل اور تیر انداز و سفرمینا وغیرہ دو لاکہ سوا اسکے ایک
ابر سیاہ فیلان جنگ آوران سوار ہوکر روانہ ہوتے تہے +

یہ فوج کثیر واسطے مقابلہ پول لوگون کے آنرو سے دریاے اٹک تہی کیونکہ تاریخ مین درج ہے کہ بادشاہ غور دارک نے
عبور دریاے اٹک کیا تہا مقام مذکور پر جاکر جے سنگہ میدان جنگ مین شامل ہوا اور نیل آب نے نام سرخ آب کا
پیدا کیا وہان شاہ حبش اور فرنگ جو ہر فن سے ماہر ہوتے تہے موجود تہے اور ان سبکو راجہ قنوج نے مغلوب کیا +
(یہ ایک امر تعجب کا ہے کہ چند کوی لکہتا ہے کہ شہاب الدین کے ساتہ اوس جنگ مین فرنگ بہی تہے جسمین
اوسکا راجہ پرتہی راج لڑا تہا اگر یہ صحیح ہے تو یہ فرنگ گروہ حجازان یا زایران تباہ شدہ یا مفرور شدہ مین سے ہونگے)
تواریخ چوہان سے جو دشمن جانی راٹہور کے ہین عظمت راجہ قنوج ظاہر ہوتی ہے اور وہ اونکو بخطاب
مانند الک یاد کرتے ہین اونکو اس امر کا اقبال ہے کہ راجہ مذکور نے راجہ شمالی[1] کو معلوم کرکے آئہ خراج گزار رہنگان

---

[1] راجہ شمالی سے مراد راجہ غربی دریاے سندہ ہے +

کو قید کیا تھا اور اوسنے دو مرتبہ سدہ راج راجہ اتہل وارا کو شکست دی تھی اور آخر کار بغرور اپنی عظمت اور قوت کے اوسنے
سوئمبر جگ یعنے اشمید جگ کیا اور اس جگ مین اوسکی عزت بلکہ پرستش بطور دیوتاؤن کے ہوئی یہ تو قریب جسمین نہایت
شان وشوکت کے رسوم ادا ہوتے ہین اور اوس سے اقبال بزرگی و برتری جہان کا ہے ہر زمانہ مین باعث دقت اور
خرابی کی ہوئی ہے رسوم سوئمبر جگ مین ہر ایک کام ادنے واعلے یہان تک کہ صفائی رسوئی وغیرہ بھی متعلق خاندان
راجگان سے ہوتا ہے یعنے صرف راجگان حاضرین ہر امر کی تعمیل بذات خود کرتے ہین اور بعد پانڈوان کے کسی راجہ
ہندوستان نے مبادرت اس جگ کی نہین کی تھی جسے کہ بکرم نے کو اپنا سمت جاری کیا مگر اس امر کی ویسی جوراٹھور
نے کرنا تجویز کیا تھا نہین کی تھی تمام ہندوستان مین بیانات عظمت سامان جگ مذکور سے ایک زلزلہ پیدا ہوا تھا اور
خطوط دعوت ہر ایک راجہ کے نام جاری ہوے کہ آکر مدد بیچ اس جگ پر شان وشوکت کے کرے اور بعد اس جگ کے
شادی راجہ کی دختر کی ہوگی اور بموجب رسم سوئمبر کے جو اوس زمانہ مین مرعی تھا دختر مذکور جو گوہر یکدانہ درج شاہی تھی اپنا
شوہر مجمع راجگان موجودین مین سے پسند کریگی چوہان کوی یعنے شاعر شان وشوکت وشور وشغب اس جگ کے
مکان کی بیان کرتا ہے کہ وہ باہر حیطۂ بیان سے ہے اور اوسمین جمیع راجگان ہندسوا سے راجہ چوہان اور سمر میواڑ
کے حاضر تھے راجہ چوہان نے بچشم حقارت اس برتری راجہ مذکور کو دیکھا لہذا جے چند نے اولا دونون راجگان کی
صورت طلا سے بنوا کر خدمات رذیلہ تفویض اونکے کین راجہ چوہان یعنے پرتھی راج کی تصویر طلائی کے سپرد کام بولیا
یعنی سبو چہ برداری مکان جگ کا کیا پرتھی راج کو کہ اوسکی تمام عمر بیچ امور سپاہیانہ و دلاورانہ کے گذری تھی دو وجہ حرکت
کی ہوئی یعنے محبت ومعاوضہ اور اوسنے عہد کیا کہ یا تو یہ دونون امر حاصل ہون اور یا جان بھی جاتی رہے تفصیل
اسکی یہ کہ راجہ نے عہد کیا کہ اس جگ کو ابتر کرکے محبوبۂ قنوج کو مکان جگ سے لیجاے گو اوسمین جمیع شجاعان ہند
موجود ہون اس امر کی تفصیل او نہتر جلدون مین جو شاعر یعنے کوی مذکور نے مرتب کی ہین درج ہے راجہ چوہان نے
اس اپنے مطلب کو حاصل کیا اور ہمراہی جیدہ جنگ آوران دہلی وہ بروز روشن راج کماری کو قنوج سے لیگیا اور
پانچ روز تک جنگ سخت رہی مگر ایک مقام پر نہین ہوئی یعنے چوہان اپنی ریاست کو جاتا تھا اور قنوج والی فوج اوسکے
تعاقب مین تھی اور تمام راستہ جنگ ہوتی جاتی تھی شاعر مذکور کا یہ بیان ہے کہ اوسنے اپنے شکار کو نہین چھوڑا اور
نام ابدی پیدا کیا مگر قوت دہلی کو برباد دیا اور جے چند نے بھی قوت قنوج کو زائل کر دیا اور دونون راجہ جو ایسے تھے کہ
تنہا دفع حملہ ہاے راجگان کرتے تھے شکار سلطان غوری کے ہوگئے سلطان غوری نے نزاع باہمی کو مفید اپنے
تصور کرکے ارادہ فتح دوامی کرنے دہلی کا کیا ؎

ہم یہان مختصر بیان اوس حالت ہندوستان کا درج کرتے ہین جس حالت مین وہ اس زمانہ مین تہا اور جس نسبت پر وہ
صدہا سال پیشتر حملہ آوری محمود کے تہا ٭

ہندوستان مین چار ریاست ہاے کلان تہین یعنے

اول دہلی تحت حکومت قوم تونوار و چوہان

دوم قنوج تحت حکومت راٹھور

سوم پٹن از زیر حکومت گہلوت

چہارم انہل وارا ماتحت جوراس و سولنکہی

منجملہ انکے ہر ایک ریاست کے اکثر راجگان خرد خراج گزار اور خدمت گزار تہے ٭

سرحد درمیان دہلی اور قنوج کے کالی ندی تہی جسکو یونان کے جغرافیہ دان کالندی کہتے ہین دہلی کی حکومت اوپر جملہ ممالک غربی دریاے سندہ یا اٹک اور جملہ اراضی کے تہی جو درمیان فروع اس دریا کے دامن کوہ ہمالیہ تا بکوہ اراولی مع جنگل مابین کے تہی اور راجہ چوہان جو بعد تونوار کی قوم کے گدی نشین ریاست دہلی ہوے تہے ایکسو آٹہ رئیس ماتحت اپنے کر لیے تہے منجملہ اونکے اکثر راجگان خرد تہے ٭

حکومت قنوج کی بجانب شمال تا بدامن کوہ برفستان اور بجانب مشرق تا بہ کاشی یعنے بنارس اور آنروے دریاے چمبل تا بہ اراضی چندیل (جسکو اب بندیل کہنڈ کہتے ہین) اور بجانب جنوب تا بسرحد میوار تہی ٭

میوار یا مدیہ وار یعنے ملک وسطی کی حدود حسب تفصیل ذیل تہین بجانب شمال اراولی اور بسمت جنوب پرمرا دہار (تحت قنوج) اور بطرف مغرب انہل وارا ہے اور انہل وارا کے جنوب مین سمندر اور مغرب مین دریاے سندہ تا اٹک اور شمال مین جنگل ہے ٭

ان سب راجگان کی جنگ ہاے عظیمہ کا ذکر موجود ہے چوہان اور گہلوت قدیم سرحدی مین اکثر متفق رہتے تہے اور راٹھور اور تونوار (جو قبل چوہان کے تہے) جنکے درمیان کالی ندی حد فاصل ہے اکثر اپنے خون سے اس ندی کو سرخ کرتے تہے مگر کبہی جنگ ختم نہین ہوتی تہی کبہی بباعث شادی باہم تنازع رفع ہو جاتا تہا مگر پہر کوئی نہ کوئی وجہ تکرار کی پیدا ہو جاتی تہی ٭

اگر ایام ماقبل محمود مین کوئی مسافر سیر دربارہاے یورپ کی کر کے اوس راستہ سے جو ایام مابعد مین تیمور نے براہ پرین تہیم غزنین جو اموال مغروقہ ہند سے رونق پذیر تہا دہلی اور قنوج اور انہل وارا تک اختیار کیا تہا سیر کرتا تو کسقدر زیادہ متحیر

راجگان راجپوت کا درباب فضل وکمال کے اوسکو نظر آتا او رفنون مین ایسے ہی تھے اور علم حربہ مین کسی نوع سے کم نہ تھے اوس زمانہ مین ہر ایک ریاست کا انتظام شرق و غرب مین عقائد جنگی پر مبنی تھا خوش نصیبی یورپ سے قاعدہ طوائف الملوکی کا داخل ہوا اور اوسکے انتظام کو ایک صورت جدید بخشی اور ریاست سوم ہندوستان جو دراصل ایشیا کی ریاست سوم تھی اوسکو کچھ دخل اوس حکومت مین جسکی حمایت اوسکی جانفشانی سے ہوتی تھی نہ تھا کوئی فن سوائے سپہ گری کے عمدہ تصور نہین ہوتا تھا اسوجہ سے اور بباعث تنازعات باہمی قوم راجپوت ہنگام حملہ آوری سپاہ بادشاہان شمالی قتل ہوگئے ✤

شہاب الدین غوری نے ایسے تنازعات باہمی کو مفید مطلب تصور کرکے ہندوستان پر حملہ کیا اوسکا اول مقابلہ پرتھی راج چوہان راجہ دہلی سے جو پشت پناہ اور دمدمہ ہندوستان کا تھا ہوا اور یہ راجہ مغلوب ہوا بعد ازین شہاب الدین نے حملہ اوپر جے چند کے کیا یہ راجہ بباعث مذکورۂ بالا بہت ضعیف ہوگیا تھا اور قنوج نے گوکل مہج اور قوت اپنی بیش کی مگر سود مند نہوئی اور قنوج کا یہ راجہ اخیر اولاد پرلے پور کے پول راجاؤن کا تھا جنکی حکومت اوپر کنارہ گنگ کے قائم تھی اس راجہ کو وہ مرگ نصیب ہوئی جو موافق مذہب ہنود کے تھی یعنے دریاے پاک گنگ مین غرق ہوکر مرگیا جب وہ ارادہ فرار ہونے کا کرتا تھا ✤

یہ واقعہ سمت ۱۲۴۹ (سنہ ۱۱۹۳ع) مین ہوا تھا اور اس ہنگام سے عظیم اور کلان شہر قنوج خارج از شمار شہرہاے ہندو کے ہوا اور اسوقت چھتیس خاندان راجگان ماتحت کوہ ہمالیہ سے کوہ بندھیاچل تک جو ماتحت بروئی[1] سنیتا کے خدمتگزاری کرتے تھے اپنی اپنی ریاستہاے پدری مین چلے گئے اگرچہ نام راٹھور کا کنارہ دریاے گنگ سے معدوم ہوگیا مگر قسمت مین یہ حکم تھا کہ کچھ اصل اس خاندان کی باقی رہی اور چندان فائدہ بخش ملک مین قائم ہوکر اکتیس[2] پشت گذرین بعد راجہ مال راجہ راجیشور ایسا مغرور ریاست مارو کا پیدا ہوا جیسا جے چند تھا جب اوسکی توقیر یا پرستش بطور دیوتا ہوتی تھی یا جیسے اسکا مورث اعلے نین پال چودہ صدی بیشتر تھا جب اوسنے اپنا تخت قنوج مین بنایا تھا قوم راٹھور اوسکی نسل مین ہونے کا فخر کرسکتے ہین جب وہ تیرہ سو ساٹھہ سال تک کا نشان اسنیے خاندان کا نسلاً بعد نسل دے سکتا ہو اور اس سے بیشتر کا حال اسنیے بزرگون کا کتاب کوی یعنے شاعر سے یا تتمہ پورانون سے دے سکتا ہو ✤

---

[1] یہ بھی خطاب راجہ قنوج کا تھا دریافت ہوتا ہے کہ یہ بھی اوسیقدر واقف فن شاعری سے تھا جس قدر اوس کا مخالف چوہان راجہ دہلی تھا ✤

باب دوم

ترک وطن کرنا سیہوجی اور سیتہ رام فرزندان پسر جے چند - اونکا وارد ہونا بیچ جنگل مغربی کے - تفصیل اقوام جو اس زمانہ مین سکونت پذیر بیچ جنگل کے تابدریاست شدہ تھے - سیہوجی نے درخواست ملازمی رئیس کولومد سے کی - اوسنے منظور کیا - اونکا حملہ اوپر لاکھا پہولانا مشہور قزاق پہولرا اور شکست اوسکی - قتل سیتہ رام - سیہوجی نے دختر مولانگی کے ساتھہ شادی کی - براہ انہل واڑا دوارکا کو جاتا ہے - دوبارہ مقابلہ ساتھہ لاکھا پہولانا کے اور اوسکا قتل ہونا بیچ جنگ بخت سے - قتل قوم والی ساکن مہوا اور قوم گوہل باشندگان کھیر - سیہوجی اپنا قیام بیچ زمین کھیر کے کرتا ہے - برہمنان پالی الملتمس اعانت سیہوجی بمقابلہ اقوام کوہی کرتے ہین اور زمین اونکو دیتے ہین - درخواست اونکی منظور ہوئی - پیدایش فرزند - سیہوجی نے برہمنان کو قتل کرکے اونکا علاقہ چھین لیا - وفات سیہوجی - تین فرزندان رہے - پسر کلان اسوتہاما گدی نشین ہوا - فرزند دوم سونگ کو مقام ایدر للد - سومی اجمل نے مقام روکمندالا فتح کیا اور جہلیت قوم بدہیل کی وہان قائم کی اسوتہاما کے آٹھہ فرزند تھے ہر ایک رئیس ایک ایک گروہ کا ہوا - دوہر گدی نشین ہوا - اوسکا ارادہ دوبارہ لینے قنوج کا - بیفائدہ کوشش اوسکی - مندور کے لینے کا ارادہ کیا - قتل کیا گیا - اوسکے سات فرزند تھے - رائے پال گدی نشین ہوا - اپنے والد کے قتل کا معاوضہ لیا - اوسکے تیرہ فرزند تھے - انکی اولاد کا ملک مارو مین پہیل جانا - راوکنہل گدی نشین ہوا راوجلہن - راوچاندو - راوتہیدو - جنگ ساتہ بہٹی اور دیگر اقوام کے - فتح بنجل - راوسلک - راوبیرم دیو بیچ جنگ جوہیا کے قتل ہوا - اقوام - اونکی اولاد - راوچونڈا - پرہار سے ملک مندور کا فتح کرنا - حملہ کرکے ناگور کو فوج شاہی سے چھین لیا - اور مقام نادول دارالریاستہ گوودوار کو قبضے مین کیا - مندور کی راجکماری کے ساتہ شادی - اسکے چودہ فرزند اور ایک دختر تھی اسکی شادی ساتھہ لاکھا رانا بہوورسک ہوئی - نتیجہ اس شادی کا - جنگ درمیان انکوال اسپر حملہ چونڈا اور رئیس بہٹی ساکن پوگل - قتل چونڈا بمقام ناگور - راورنمل گدی نشین ہوا - اپنی سکونت بیچ جودہپور کے قائم کی - رانا کے واسطے اجمیر فتح کیا - اوزان اور پیمانہ ہاے میوار کو مساوی کرکے تفرقہ بیچ علحدہ صنعتون کے کرلی - قتل راورنمل - اسکے چوبیس فرزند تھے - انکی اولاد اب بہیاد مارواڑ مشہور ہے - فہرست اقوام

سمت ۱۲۶۸ (سنہ ۱۲۱۲ع) مین یعنے اٹھارہ سال بعد مغلوبی قنوج سیہوجی اور سیتہ رام نے جو پوتے راجہ سابق قنوج کے تھے اپنے موطن اور مولد کو ترک کیا اور دو سو نفر سپاہی جو تباہی زدہ رعایاے قنوج مین سے تھے

ہمراہ لیکر بجانب مغربی جنگل کے سفر اختیار کیا بقول بعضے مورخین اس ارادہ سے کہ ورشن وواسکا کے کرین مگر قول بعضون کا یہ ہے اور غالب یہی ہے کہ وہ اس ارادہ سے تارک الوطن ہوئے تھے کہ ملک غیر مین جاکر قسمت آزمائی کرین تاکہ وہان ناز و نعم جسکے ساتھہ اونہون نے پرورش پائی تھی تکلیف دہ نہو اور اونکو غرور راتہے افلاس اور روبات وبدیہ قنوج بہی تہا کہ یہ باعث اونکی یادوری سخت کا ہوگا +

اب ہم مختصر تفصیل اون اقوام اور اون مقامات کی لکھتے ہین جنکے اوپر قسمت ان جلا وطنان گنگ کی غالب آنیوالی تہی دریاسے جس سے دریاے سندہ یعنے اٹک تک اور دریاسے کا وہ سے کوہستان اراولی تک اول بجانب مشرق کچھواہا زیر حکومت پلیسی جسکا والد راو بوجول جنگ قنوج مین قتل ہوا تہا اور راجپوت اور سانبھر اور راجپوتی اراضی چوہان جو فوراً تحت و تصرف اہل اسلام مین آگئی تہی گو قلعہ اراولی مین چند اشخاص ہنوز ظلم اسلام سے محفوظ تھے اور مقام نادول مین سو برس تک اولاد بھیل دیو حاکم رہی مسے بانسی راناے قوم اید وہ کے پاس جو ایک فرع قوم پریہار کی ہے منڈور قائم رہا اور اکثر بہومیا گرد و پیش کے اوسکو رئیس کلان جنگل کا سمجھکر سپاہ سے اوسکے مطیع الاحکام تھے اور بجانب شمال قرب و جوار ناگور کے ایک گروہ رہتے تہے جسکو موہل کہتے تھے (اب اونکا نام و نشان بہی باقی نہین ہے) اونکا رئیس رابنت نامے تہا اور اوسکے ماتحت ایک ہزار چار سو چالیس دیہات تھے کل علاقہ بیکانیر سے بٹنیر تک منقسم اور بہ طوائف الملوک قوم جٹ مین تہا انکا حال آیندہ بیان کیا جاے گا اور اس مقام سے تابہ دریاے گارہ یہ اقوام تھے یعنے جوہیا اور ریا اور کاٹھی اور لنگاہا اور دیگر اقوام جو اب نیست و نابود ہوگئی ہین ان مین سے کچھ بزور شمشیر قابض تہے اور کچھ بوجہ قبول کرنے مذہب اسلام کے تہے قوم بہٹی صدہا سال سے اپنے ملک مین آباد تہی اور اونکو یہ خیال نہ تہا کہ یہ جزوی اشخاص راٹھور اونسے برسر مقابلہ آئین گے راجگان سوڈا ملحق جنوب علاقہ بہٹی بود و باش رکہتے تہے اور قوم جہاریجا سندہ اور کچھ کی گھاٹیون مین آباد تہی قوم سولنکہی درمیان انکے اور قوم پریہار ساکن آبو و چندراوتی کی تہی اور یہ لشمول نادول اس سلسلہ کو ختم کرتے ہین اور اکثر رئیس خاندانہاے قدیم کے جو کسی کے خراج گزار نہ تہے مگر گاہ گاہ کسی موقع پر اپنے قریب کے رئیس زبردست کی اطاعت کیا کرتے تہے اس نواح مین علحدہ علحدہ مقامات پر جاگزین تہے مثل والی مقامات ایدر اور لاہور کے اور برگوہل کہیر دہر کے اور دیورا ساکہور کے اور سونگرا جہالور کے اور موہل اربنت کے اور سانکلا سندی وغیرہ کے منجملہ ان تمام اقوام مذکورۂ بالا کے بعضون کے تو حقوق موروثی راٹھور نے چہین لیے اور بعضے جو زندہ اور اب تک قابض ہین وہ اونکی رعایاے جاگیردار مین شمار کیے گئے +

اول فعل شجاعت سئوجی کا بمقام کولومد موضع مین آیا (یہ مقام بفاصلہ بیس میل بجانب مغرب شہر بیکانیر کے جو اوس وقت مین آباد نہتا ہے) اس مین ایک رئیس قوم سولنکہی حکمران تہا اس رئیس نے ان مسافرون کا جو خاندان راجہ سے تہے تعظیم استقبال کیا اور ان مسافرون نے بعوض ایسی توجہ اور تعظیم کے اپنی خدمت سپاہیانہ بمقابلہ اوسکے دشمن رئیس چاریجا ساکن پہولرا کے پیشکش کی یہ رئیس اوس زمانے کی تواریخون مین دریاے ستلج سے تا بکنارہ سمندر مشہور بنام لاکہا پہولانا تہ جو ایک دریاے مشہور ملک ماروییہ ہی تہا اسکا قلعہ پہولرا و جو عب گز بمقامات بلند واقع جنگل کے تعمیر تہا اس امداد بروقت کے ذریعہ سے سولانکہی نے اوپر لاکہان فتح پائی گو میدان جنگ مین سے سمند رام اور اکثر اوسکے ہمراہی سپاہی مقتول ہوے بیچ شکرگزاری اس خدمت کے سولانکہی نے اپنی ہمشیرہ کی شادی ساتہ سئوجی کے کردی اور بہت کچہ جہیز مین دیا سئوجی براہ انہل واڑا پٹن چالکی راجہ نے تعظیم و توقیر اوسکی مدارات کی روانہ دوارکا جی ہوا خوش نصیبی سئوجی کی بہت سے لاکہا قطاع الطریقی کرتا ہوا علاقہ انہل واڑا مین وارد ہوا اور سئوجی کو قطع نظر شوق شجاعت اور قائم رکہنے نام آوری اور شہرت اپنی قوم کے خیال معاوضہ اور خونبہا سے اپنے بہائی کا تہا لہذا جنگ آور ہوا اور فتح اوسکے نصیب ہوئی گو اوسکا برادرزادہ اس جنگ مین قتل ہوا سئوجی نے اپنے ہاتہ سے ہنگام جنگ دوبدو حربہ آزمائی کرکے لاکہا کو قتل کیا اس فتح نے جملہ علاقجات اس نواح مین شہرت اوسکی دوبالا کی کیونکہ پہولانا اونکا وباے جانستان تہا +

بعد ازین ہمکو کچہ حال اوسکے تیرتہہ جاترا یعنے جانے دوارکا جی کا دریافت نہین ہوا مگر اس فتح سے خوش ہوکر اس قول راٹہور یعنے ملک گیری پر کاربند ہوکر سنا کہ وہ کنارہ لونی پر پہونچا اور وہان ایک موقع دعوت پر مہوو کی قوم ڈابی[1] کا قلع قمع کیا اور جلد بعد اسکے کہیر دہر کی قوم گوہل[2] کو تباہ اور برباد کیا ان کا رئیس مہیش داس نامے جیجند کے پوتے کی تلوار سے قتل ہوا یہان زمین کہیر مین جو درمیان کوہ ہاے ریگ صحرا متصل لونی واقع ہے (یہ دریاے لونی آبشار نمکین جنگل مین جاری ہے) اور جہان سے قوم گوہل کا اخراج کیا گیا تہا سئوجی نے جہنڈا قوم راٹہور کا قائم و نصب کیا +

---

[1] قوم ڈابی چہتیس خاندان راجگان مین سے تہے اور یہ موقع گویا اونکا اخیر تہا قبضہ بالاختیار کا ہے دیکہو جلد اول صفحہ ۱۱ اور نقشہ سے معلوم ہوگا کہ مہوو اوس مقام پر واقع ہے جہان سے دریاے لونی خم کہا کر بہتا ہے +

[2] جب پچہلے مرتبہ مین نے ارادہ سفر اس نواح مین کیا تو مین نے رئیس گوہل سے بمقام بہونگر ملاقات کی اور اوس سے بیان کیا کہ اونکی تواریخ کیسی غلط ہے کہ اوس مین اونکا آنا مقام کہیر دہر سے لکہا ہے مگر طرفہ تر یہ کہ اوس سے یہ معلوم نہین ہوتا کہ مقام کہیر دہر کہان ہے دیکہو جلد اول صفحہ

اس وقت مین ایک گروہ برہمنان کے قبضے مین شہر اور اراضی وسیع گرد وپیش پالی تھی اس سبب سے وہ پالیوال کہلاتے تھے اور چونکہ اونکو اقوام کوہی مثل میر اور مینا اپنی تاخت اور تاراج سے بہت تنگ اور دق کرتے تھے لہذا اونہون نے اعانت فوج سنوجی سے چاہی اور سیاہ سنوجی نے منظور کرکے فوراً تدابیر کرکے برہمنان کو اونکی غارتگری سے محفوظ اور مصئون کیا اونکو جو اندیشہ تھا کہ اقوام کوہی پھر اپنی تاخت وتاراج شروع کرینگی لہذا اونہون نے سنوجی کو کچہ زمین دی کہ اوس مین آباد اور قیام پذیر ہو اسکو بہی سنوجی نے منظور اور قبول کیا ٭

اسمقام پر اوسکو یعنی سنوجی کو ایک فرزند سولنکنی سے ہوا اور اوسکا نام اسوتہاما رکہا گیا اور مسماۃ سولنکنی سے گویا ابتدا مقام پالی لینے کی شروع ہوئی اور ایک امر اور ایسا ظہور مین آیا جس سے پایا گیا کہ راجپوتان سابق چندان پابند قول وقسم کے نتہے یعنے بروز ہولی سنوجی کو معلوم ہوا کہ اس موقع پر اوسکو زمین مل سکتی ہے اوسنے ایسے موقع ہولی پر حملہ سرداران برہمنان کو قتل کرکے علاقہ اپنے ملک مقبوضہ مین شامل کر دیا سنوجی اس دغابازی کے بعد صرف بارہ ماہ زندہ رہا اور اپنی اولاد کے پاس اپنا ملک اس حیثیت پر چھوڑا جیسے مغز ہوتا ہے کہ اسپر پوست ایزاد پیدا ہو سکتا ہے یعنے اونکی کوشش سے اور ملک اسمین ایزاد ہو سکتا تھا اوسکے تین فرزند تھے ایک اسوتہاما دوسرا سوننگ اور تیسرا اجمل ٭

ایک تواریخ قدیم کا بیان یہ ہے کہ یہ وہی اسوتہاما جانشین سنوجی تھا جسنے علاقہ کھیر کو اقوام کوہل سے فتح کیا تھا اوسنے اوسی طرز دغابازی سے جسطرح اوسکے والد نے علاقہ پالی لیا تھا اپنے برادر سوننگ کو اعانت دیکر اوس کو مقام ایدر مین قائم کیا یہ ریاست خرد جو اوپر سرحد گجرات کے واقع ہے اوس زمانہ مین مثل بہو وقوم والی کے پاس تھی اور ہنگام ماتم داری یعنے عزاداری ایک راجہ ریاست مذکور کے اس راٹھور صغیر سن یعنے سوننگ نے پسند کیا اور روا رکہا کہ یہ علاقہ جدید لیا جاسے اسکی اولاد بنام ہاتوندیا راٹھور کے مشہور ہین برادر سوم اج (مراد اجمل سے ہے) اس تاخت وتاراج اخیر سرحد علاقہ شارستر تک جاری رکہی اور وہان جاکر مسمے بھیکم سا سے قوم حرا دا رئیس اوکماندل[1] کو معلوم کرکے خود علاقہ مذکور مین قائم ہوا اس فعل قتل سے اوسکے خاندان کی فرع بنام بدہیل یعنے بدہ کرنے والی مشہور ہوئی اور اب بہی قوم بدہیل بکثرت اوس نواح مین ہین جسکو ہندوان قدیم اخیر دنیا کہتے تہے ٭

اسوتہاما نے وفات پائی اوسکے آٹھ فرزند تھے جو ایک ایک گروہ کے سردار علحدہ علحدہ ہوئے یعنے دوہر

---

[1] اوکماندل اوپر کنارہ مغربی علاقہ سارستر کے واقع ہے ٭

جیسی ـ کہیاد ـ پہولسو ـ دہاندل ـ جیت مل ـ باندر ـ امہر ؀

منجملہ انکے چار اب تک مشہور ہین یعنے دوہر دہاندل جیت مل اور اوہر

مسیمے اوہر بجاسے اشوتہاملکے گدی نشین ہوا اوسنے اول ارادہ بےسود لینے قنوج کا کیا بعدہ قصد چہین لینے مندور کا قوم پرہار سے بدروسے کار لایا سواسے خون آلود کرنے اراضی مذکور اپنے خون سے اور کچہ نتیجہ مترتب نہین ہوا

اوسکے سات فرزند تہے یعنے رایپال ـ کیرت پال ـ بہبر ـ ہتل ـ جوگیل ـ دانو ـ بیگر ؀

رایپال گدی نشین ہوا اوسنے اپنے والد کے خون کا معاوضہ لیا یعنے پرہار مندور کو قتل کرکے برائے چندے اوسکے علاقے پر قابض رہا اوسکے تیرہ فرزند تہے انکی اولاد عرصۂ قلیل مین اس جملہ نواح مین مبسوط ہوگئی اسکے بعد اسکا فرزند کانہل گدی نشین ریاست ہوا اور اوسکے بعد جالہن اور جالہن کے بعد اوسکا فرزند جادو اور جادو کے بعد اوسکا پسر تہیدو ایک بعد دوسرے کے گدی نشین ہوے یہ سب مصروف بجنگ اپنے ہمسایگان کے سات رہے بہٹی جیسلمیر کی تواریخ مین مندرج ہے کہ جادو اور تہیدو دونون نہایت تکلیف دہ ہمسایہ تہے اس سبب سے بہٹی لوگون کو بمجبوری اونکے مقابلہ مین فوج علاقہ کہیر مین بہیجنی پڑتی تہی راو تہیدو نے ضلع زرخیز مین محل مونگر اسے اپنے قبضے مین کرلیا اور اقوام دیورا او بلیچا سے اور اکثر اراضی لیکر اپنے علاقہ کے شامل کی اسکے بعد سلک یا سلکو گدی نشین ہوا اوسکی اولاد سلکاوت جو بہومیا ہوگئی تہی اب بہی بکثرت مہود درار درو مین موجود ہین سلکو کی جگہہ اوسکا فرزند بیرم دیو ریاست دار ہوا اسنے حملہ اوپر اقوام جوہیا ساکنین شمال پر کیا اور خود قتل ہوا اسکی اولاد جو بنام بیرموت اور بہاوت جو اولاد بہو پسر ثانی کی تہی بکثرت مقامات ستر دا اور میوانو اور دہو مین موجود ہین بیرم دیو کے بعد اوسکا فرزند چوندا گدی نشین ہوا یہ نام بہت مشہور تواریخ راٹہور مین ہے اسوقت تک بباعث شجاعت اور حملہ آوری کے بمواقعہ فتحیابی یہ لوگ نام برآوردہ تہے مگر اب گیارہ پشت مین یہ لوگ اسقدر کثرت سے ہوے کہ اب وہ اور بہی بلند پروازی کرنے لگے چوندا نے ہر ایک اپنی قوم کی فوج کو جمع کرکے بنام عام راٹہور کے مندور پر حملہ کیا اور راجہ پرہار کو قتل کرکے جہنڈہ قنوج اوپر قدیم دار الریاستہ ماروکے قائم کیا ؀

کسقدر متزلزل قسمت ان راجپوتان شجاع کی تہی جو ہمیشہ خواہان نام وزمین کے تہے کہ عرصہ قلیل قبل اس فتح کے چوندا بالکل اپنے علاقجات موروثی سے بیدخل ہوگیا تہا اور محتاج مہمانداری ایک بہاٹ یعنے کوی کا جو قوم سے چارن بمقام کالو تہا ہوگیا تہا اور اب تک وہ کبت مشہور ہے جو کوی مذکور نے اوسوقت بنایا تہا جب بہی چاندو بہر صاحب ثروت ہوکر مندور مین آیا اور وہان کا حاکم ہوا تہا اور اس کوی کو اوسکے حضور دخل نہین ہوا تہا یہ اونسے

ایک سایہ مکان کے نیچے بیٹھکر بنایا تہا اس مین اوسنے یاد وہانی جارن کالو والہ کی کی ہے (کبت) چوندا نہین آوے جت کہر کالوتنا ۔ بہوپ بہیو یہ بہیت منداور رے ملیا ۔ معنی اسکے یہ ہین کہ چونداکو شور با کالو کا یاد نہین جو اب حاکم زمین ہوکر ایسا خوف دہندہ اپنے مندادر کے دریچہ سے معلوم ہوتا ہے ✤

جب اسطرح مندور مین قائم ہوگیا تو اسنے دلیری حملہ کرکے ناگور کی جسمین بادشاہی فوج تہی کی یہان بہی وہ فتح نصیب ہوا اور یہان سے بجانب جنوب فوج کشی کرکے اپنی فوج کا ایک دستہ قلعہ نادول مین جو دار الریاستہ گوڈوار کا تہا رکہا اسنے اپنی شادی ایک راجہ بربار کی دختر کے ساتہ کی (یہ راجہ بربار کی اندو فریع سے تہا لہذا دختر مذکور کا نام اندووتی تہا) اس راجہ کو یہ خوشی ہوئی کہ اوسکا نواسا یعنے پسر دختر مندور کی گدی پر نصب ہوا فضل الہی سے چوندا کے چودہ فرزند تہے جو سب اوسکے حین حیات جوان ہوگئے تہے اونکے نام ذیل مین درج کیے جاتے ہین اونکو نام پر یہ نشان کیا جاتا ہے م رنمل ۔ ستّو ۔ رندہیر ۔ ارنکوال (یہ وہی راجہ ہے جسکا بیان جنگ ہاے عجیبہ مین جلد اول صفحہ ۶۲۷ تواریخ جیسلمیر مین درج ہے اتفاقاً ان ریاستون کی تواریخ مین اکثر مطابقت ظاہر ہوتی ہے اور گو وہ جزوی امور ہین مگر مطالب کلان اونسے حاصل ہوتے ہین) پونجا ۔ بہیم ۔ کانا ۔ رجو ۔ رام دیو ۔ بیجو ۔ سہس مل ۔ باکہہ ۔ لوبہو ۔ شیوراج ✤

چونداکو ایک دختر ہنسا نامے بہی تہی جسکی شادی لاکہا رانا میوار کے ساتہ ہوئی تہی اور جسکا فرزند نامی گرامی کومبہو نام کا تہا یہی شادی تہی جسکے باعث امور میوار مین مداخلت پیدا ہوئی اور اوسکا نتیجہ ایسا زبون دونون ریاستونکو ہوا جسکا ذکر جلد اول مین درج ہے ✤

احوال جنگ جو فیمابین پسر چہارم راجہ چوندا ارنکوال نامے اور راجہ بہی توگل والہ کے واقع ہوئی تہی اوس سے جو سیرت راجپوتون کی بخوبی ظاہر ہوتی ہے لہذا اوسکا نقل تواریخ جیسلمیر سے کرکے اس کتاب مین حسب موقع آیندہ درج کیا گیا ہے مورخ راٹہور اسکی تفصیل بیان نہین کرتا صرف نتیجہ پر اکتفا کرتا ہے کہ اس مین جان چوندا کی گئی یعنے راجہ چوندا بمقام ناگور ایک ہزار راجپوت کے ساتہ قتل ہوا مگر اسکی تفصیل کے بارہ مین ہم اپنی اگہی تاریخ جیسلمیر سے حاصل کرتے ہین چوندا سمت ۱۴۲۳ء (۱۳۸۱ء) مین گدی نشین ہوا تہا اور سمت ۱۴۶۵ء مین قتل ہوا ✤

رنمل اسکے بعد گدی نشین ریاست ہوا اوسکی والدہ قوم گوہل سے تہی جسامت مین یہ راجہ بہت قوی الجسہ تہا اور اپنی قوم کے ورزشی آدمیون سے زیادہ ورزشی تہا ہنگام وفات چونداکے ناگور راٹہورون کے ہاتہ سے جاتا رہا رانا لاکہا نے اپنی ہمشیرہ کی شادی مین رنمل کو جسکے ساتہ شادی ہوئی تہی شہر درلو مع چالیس دیگر دیہات کے

اوسوقت مین دیا جب وہ چیتو مین رہتا تہا اور رانا اوسکو رئیس الرؤسا تصور کرتا تہا فوج میوار کو اپنی فوج کے شامل کرکے بحیلہ اسکے کہ وہ ایک دختر واسطے صوبہ اجمیر کے لیجاتا ہے اوسنے اپنے رفقا کو داخل اوس قلعہ مشہور کے کیا جو قدیم دارالریاستہ چوہان کا تہا اور جو فوج اوس مین تہی اوسکو قتل کیا اور پہر قبضہ میوار اوسپر کرا دیا اسیے کیہم سے بیجونی کو جسکی رائے سے یہ مشورہ ہونے کا آیا تہا شہر کاتوہ جو عرصہ قلیل سے قائم خانیون سے لیا گیا تہا انعام مین دیا گیا بعد ازین رنمل گیا جی گیا اور جس قدر محصول بنام نہاوگر جاتریون سے لیا جاتا تہا وہ سب اوس نے اوسنکے عوض ادا کیا ❊

بہاٹ اپنے کوی شاذ و نادر بیان امور ملکی کا اپنی کتاب مین درج کرتے ہونیا اگر کہین ذکر کرتے ہین تو وہ اتفاقیہ کرتے ہین یہ ایک امر خلاف عقل ہے اگر تصور کیا جاے کہ راجگان مارواڑ تحریر کرنے والے قواعد ریاست کے نہین رکہتے تہے اسکے ساتہ کوی سینہ شاعر بجہ اتفاق رہتا تہا یہان تک کہ اوسنے اپنی کثر شان گوارا کرکے ایک امر عظیم راو رنمل کا بیان کیا یعنے اوسنے اپنے تمام ملک مین اوزان اور پیمانہ یکسان کردیے اور وہ اسیطرح اب تک جاری ہین اخیر کام رنمل کا یہ تہا کہ اوسنے از راہ فریب و دغا چاہا کہ گدی میوار کی اوسکے راجہ صغیر سن سے چہین لے اسکی سزا بہی اوسکو قرار واقعی ملی یعنے اوسکو مسمے چونڈا نے از راہ نمک حلالی قتل کیا اسکا بیان تواریخ ریاست مذکور مین درج ہے اس فساد کے سبب حدود دونون ریاستونکی جدا اور علیحدہ کی گئین اور وہ سرحدات اوسی طرح اوسوقت تک رہے جب تک حدود مارواڑ کی اراولی تک پہونچین اسکو عرصہ قلیل گذرا ہے راو رنمل کے چوبیس فرزند تہے انکی اولاد اور اولاد اوسکے فرزند کلان مسمے جودہا کی مارواڑ کے بہیاد مشہور ہین اسوجہ سے گو ایک فہرست نام کی خالی از دلچسپی ہوتی ہے مگر اون کو بہت پسند ہوگی جنکی خواہش یہ ہے کہ اسی کلان گروہ بہیاد کی ترقی کیونکر ہوئی (اور ایسی ہی واقفیت سے ہم اپنے حقوق نصفت دہی خلائق بواجبی ادا کرسکتے ہین)

	نام فرزندہاے رنمل	فرقہ جو اونکے نام سے مشہور ہوے	ریاست یا جاگیر
۱	جودہا گدی نشین ہوا	جودہا	
۲	کاندل	کندلوت علاقجات فتح کیے	بیکانیر مین
۳	چمپا	چمپاوت	اہوا کاتوہ پلری ہرسولا رسہٹ جاولا سٹلانا سنکاری
۴	رکہو ان کے ہفت فرزند تہے اول کہ سپو	کوساوت	اسوپ کنتالو جنڈاول سرپاری

	نام فرزندہاے رنمل	فرقہ جو اونکے نام سے مشہور ہوے	ریاست یا جاگیر
			کہارلو ہرسور بلو بچوریا
			سوپورا دیوریو
۵	مندلو	مندلوت	سروندا
۶	تپا	تپاوت	کیرنجری نروہ اور وسینوکہہ (یہانکی سپاہی بڑے شجاع ہوتی ہین اور چونکہ بباعث ریگستان محفوظ اور مصئون ہین لہذا اسواے وقت ضرورت اور کبھی خدمتگزاری نہین کرتے)
۷	لاکھا	لکھاوت	+
۸	بالا	بلاوت	دہونارا
۹	جیت مل	جیت ملوت	بلاسنے
۱۰	کرنو	کرنوت	لوناداس
۱۱	روپا	روپاوت	چوتلا
۱۲	ناتھو	ناتھوت	بیکانیر
۱۳	ڈونگرا	ڈونگروت	انکی ریاستون کا ذکر نہین ہوا ہے ان کی اولاد ماتحت فرقہ ہاے کلان کے ہوگئی تھی
۱۴	ساندا	سنداوت	
۱۵	ماندو	مندنوت	
۱۶	برو	بروت	
۱۷	جگمل	جگملوت	
۱۸	ہمپو	ہمپاوت	
۱۹	سکتو	سکتاوت	
۲۰	کرم چند	+	
۲۱	اروال	ارولوت	ایضاً ایضاً
۲۲	کنستی	کنسیوت	

نام فرزند ہاے رنمل	فرقہ جو اونکے نام سے مشہور ہوے	ریاست یا جاگیر
۲۳ ستروسال	ستروسلوت	انکی ریاستونکا ذکر نہین ہوا ہے انکی اولاد ماتحت فرقہ ہاے کلان کے ہوگئی تہی +
۲۴ تیجمل	تیجملوت	

باب سوم

نوبت گدی نشینی جودہا - انتقال ریاست کا مقام مندور سے بمقام جودہ پور کو - وجہ انتقال کی - بابرست ریاضت ان لوگون کی - چہار دہ پسران جودہا - آبادی پہلے جدید ستا تلمیر و بیتا و بیکانیر - وفات جودہا - بیان بعض حالات جودہا - بیان شباہت جودہا - ترقی شتابی خاندان راٹہور - نام اقوام جو اون سے منشعب ہوئین - نوبت گدی نشینی سے سوجا - اول جنگ راٹہور سات فوج شاہی - بگرفتگی دختر ناکتخدا از قوم راٹہور بمقام پیپر - جوانمردی سوجا - وفات سوجا - بیان اولاد - گدی نشینی راوگنگا جو پوتا سوجا کا تہا جنگ سانگا عموے گنگا بابت گدی - اعانت پٹہانان لودی - جنگ باہمی - قتل سانگا - حملہ بابر اوپر ہندوستان کے - راناسانگا سپہ سالار راجپوت - راوگنگا نے اپنی فوج بسرکردگی اپنے پوتے راے بل کے روانہ کی - قتل بمقام بیانا - وفات گنگا - گدی نشینی راو بالدیو - ترقی اسکی کہ اول یعنے راجہ کلان راجگان راجپوتانہ سے ہوا مقامات ناگور اور اجمیر دوبارہ لودیون سے چہین لیے اور مقامات جالور اور سیوانو سندہل لوگون سے - مغلوبی جاگیرداران سرکش - فتوحات ملک جیسلمیر - بیان مالدوت - فتح کرنا بوکرن کا - فوج سے خالی کرانا ساتلمیر کا - اس راجہ کی اکثر تعمیرات - چہاونی ہاے ماروار کا شمار - مالدیو کا اکثر ریاستون کا لینا - سلسلہ جودہا مین راجگی ورثی کردینی - موقع مضبوط کرنے قوت مالدیو کا اوسکی بے اعتنائی نسبت ہمایون بادشاہ کے - حملہ شیرشاہ اوپر ماروار کے ملاقات مالدیو - نوبت فوج شاہی - بباعث جنگ کے تباہی سے محفوظ رہنا - واپسی فوج راٹہور - اطاعت دو خاندان کلان - اونکی بربادی - حملہ اکبر اوپر ماروار کے - اوسکا مقامات میرتا اور ناگور کا لینا - راے سنگہ بیکانیر کو عطا کرنا ان دونون مقامونکا - مالدیو کا اپنے پسر ودمی کا دربار اکبر مین بہیجنا - خود حاضر ہونے سے انکار کرنا - شاہنشاہ کا فرمان جودہ پور کا راے سنگہ کو دینا - محاصرہ راو مالدیو بافوج اکبر - حفاظت جودہ پور - اپنے فرزند اودے سنگہ کا دربار اکبر مین - اوسکا استقبال - خطاب راجگی پانا - چندر سین کا آزادی راٹہور قائم رکہنا - مراجعت بسمت سیوانو - محصور ہونا اور قتل ہونا - فرزندان اوسکے - مالدیو کا اپنے ملک کا مطیع ہونا - بچشم خود دیکہنا -

وفات اوسکی — اوسکے بارہ فرزند ❊

نسمے جودہا بمقام منڈور بماہ بیساکہہ سمت ۱۴۸۴ مین پیدا ہوا تہا مقام مذکور جاگیر اوسکے والد کی ملک میوار مین تہی اوسکو
مقام سوجت سمت ۱۵۱۱ مین ملا اور بماہ جیٹھہ سمت ۱۵۱۵ (۱۴۵۹ع) اوسنے بنیاد جودہ پور کی ڈالی اور اپنی
دار الریاستہ مقام منڈور سے اس شہر مین منتقل کی بیچ قوم راجپوتان کے مثل باشندگان قدیم روم کے جو وہم زیادہ
اپنے دلون مین رکہتے ہین ہر ایک امر مین شگون لیا جاتا ہے یا پیشین گوئی ہوتی ہے اور یہ اونکے خلاف قاعدہ ہوتا
اگر ایسے امر عظیم کا نتیجہ مثل تبدیلی دار الریاستہ اور وہ ریاست بہی ایک معصوم یعنے کم سن راجہ کی کسی علامت نیک کے
ساتہ تعمیر نہ کیا جاے جسکے سبب ترک کرنا اوس شہر کا جو بزور شمشیر لیا گیا ہو اور جو زمانہ ہاے دراز سے دار الریاستہ ملک
مارواڑ رہا ہو واجب اور مناسب تصور کیا جاے مگر مداخلت اس امر عظیم مین ایک وجہ صاف سے ہوئی تہی نہ پرواز
طیور سے اور نہ غار شیر ببر سے اور نہ آسمانی شگون سے بلکہ ایک مرتاض فقیر کے حکم سے جسکا مکان مسکن علیحدہ
آبادی سے ایک غار کوہ باکرچریا مین تہا احکام ایسے مرتاضون کے ممد اون دیوتاؤن کے صرف ہوسکتے ہین
جنکے وہ پیرو تصور کیے جاتے ہین مثل درویند کلت والون کے اور بانپرست جوگی جنگلون اور غار ہاے کوہ سے
اپنے احکام پیشین گوئی صرف اونکی نسبت جاری کرتے ہین جو کسی وجہ یا اتفاق سے اونکے مقام ہاے تنہائی
مین وارد ہوتے ہین پس اس مین کچہ عجب نہین ہے اگر احکام ایسے شخصون کے راجپوتان وہمی پر فرض متصور
ہون ہم اون فقراے نالائق سے مراد نہین رکہتے جو ہندوستان مین دربدر پہرتے ہین اور اونکو چشم بینا بحقارت
دیکہتی ہے بلکہ اون اصل جوگیشرون سے جو اسم بامسمے ہین اور جو اپنے جسم کو یہان تک اذیت دیتے ہین
کہ حوصلہ انسانی صرف اوسیقدر اونکے دلمین رہجاتی ہے جسقدر تحفظ جسم و جان کر سکے اور جنہون نے
بغور و فہم رموز پنہانی پر واقفیت حاصل کی ہے اور طریق حکمت الہیہ وانکشاف کیا ہے تا بحدیکہ تاثیر مایا کی
اونکے دلپر سے علیحدہ ہوگئی ہے یا اونسے جنکے قاعدہ طریقت نفس کشی اور تنہائی کی ہدایت کرتے ہین اور
نفس کشی بہی ایسی سخت کہ ہمکو تعجب آتا ہے کہ اونکی عقل کیسی ناقص ہے کہ ایسے امور کو گوارا کرتی ہے (ہمنے ایک
ایسے شخص کو بچشم خود دیکہا ہے وہ ایسی نفس کشی کرتا تہا کہ چالیس سال تک اوسنے بستر پر استراحت کرنا موقوف کیا تہا
اور جب ہمنے اوسکو دیکہا تہا تو اس میعاد چالیس سال مین اوسکے تین برس باقی تہے اوسنے سفر بہت کیے تہے اور
با علم اور عقیل تہا اور اپنی گذشتہ گذرنی سے ترش رو اور رنجیدہ نہ تہا بلکہ اوسکی وضع بہت نیک تہی اور طرز و طریق
بہتر اور اوسنے ایذا رسانی تک کسب اختیار اوسکی ملاقات کو طبیعت راغب ہوتی تہی وہ اپنی ریاضت کا بیان

کسی غرور کے ساتھ بیان نہیں کرتا تھا اور نہ اس ریاضت کے عرصۂ قلیل رہجانے کے بیان سے اوسکو کچھ خوشی معلوم ہوئی
تھی وہ اصطلاح ارام کرتا تھا یعنے ایک رسن اوسنے ایک درخت کی شاخ مین آویزان بطور جہولہ کر رکھی تھی اور اوسمین
ایک تختہ عرض کی طرف سے رکھدیا تھا اوسپر کج ہوکر آرام کرلیتا تھا اوسکا بیان یہ ہے کہ اس ریاضت مین اول
چند سال نہایت تکلیف ہوئی تھی یعنے اعضا ورم کر آئے تھے اور توقع زیست کی باقی نہین رہی تھی مگر اب
مدت سے یہ تکلیف رفع ہوگئی ہے اسمین بہی ایک طرحکی خود بینی معلوم ہوتی ہے اور یہ قرار دینا خوب ہے کہ آیا
توقیر انسان کی اور مقبولیت خدا کی جب ہوتی ہے جب اس طریق سے مشقت اختیار کرے) ایسے مرتاض
لوگون سے راجگان و رئیسان رجوع لاتے ہین یہ مرتاض لوگ خواہان زمین یا زر کے نہین ہوتے اونکے نزدیک
بخارا کی دولت بیشمار مثل ذرۂ خاک کے ہے پس ایسے مرتاض نے جودہا کو حکم دیا تہا کہ وہ اپنا قلعہ کوہ جودہ اگرپہ
جواب تک بنام باکرچیا مشہور تہا تعمیر کرے یہ جودہا گرایک بلند مقام اوسی پہاڑ پر ہے جسپر مندور واقع ہے
مگر قریب چار میل کے فاصلہ پر مقام مذکور سے واقع ہے اس پہاڑ کی صعب گزاری بے شک اور تائید حکم مرتاض
مین ہوئی کیونکہ اوسکی گرد و نواح مثل دیوار ہاے قلعہ بہت مستحکم اور مضبوط تھی اور بلندی ایسی تہی کہ پسران
جودہا اوسپر سے اور اپنے محلات کے دریچون مین سے اپنی کل حکومت کی حدود پر نگران رہ سکتے تھے جب
مطلع آسمان صاف ہوتا تو وہ اپنی جنوبی سرحد مع کوہ ارا ولی کے بلند مقامات دیکھ سکتے تھے لیکن اوسجانب
بباعث میدانہاے ریگ نگاہ سرحدات تک کام نہین کرتی تھی اور بانی اس قلعہ کا اور نہ اوسکا حکم دینے والا
یعنے شخص مرتاض مذکورہ بالا فن تعمیرات سے واقف تھے لہذا اونہون نے اس قلعہ کی بنیاد ڈالی مگر یہ خیال
نہین کیا کہ ایسے مقام محفوظ مین جہان آدمی پناہ گیر ہوسکتا ہے پانی بہت ضرور ہے لوگون نے یہ قصور فہم
نسبت جودہا کے عاید نہین کیا بلکہ تمام الزام اسکا شخص مرتاض پر ڈالا گیا میر تعمیر جودہا نے اس قلعہ کی خط کشی مین
مناسب متصور کیا کہ مقام مرتاض مذکور بہی احاطہ قلعہ مین آجاے اور گو مرتاض مذکور نے اس مین عذر کیا کہ
اوسکا مقام اوسکے قبضے مین بلا مزاحمت اعدے رہنا چاہیے مگر اسپر التفات نہوا اور یہ کسی حالات تحریری سے
دریافت نہین ہوتا کہ جودہا نے یا میر تعمیر نے التفات اس امر مین نہین کیا جوگیشور مذکور اس سے ناراض ہوا اور
اوسنے بددعا دی کہ اس قلعۂ جدید مین آب شور ہوگا۔ اور گو ہر چند راجگان مابعد نے کوشش اور سعی بیچ اور بار دینے
نہیا کے اور نکالنے جوی آب شیرین کے عمل مین لائے مگر کچہ سود و بہبود نہوا اس جوگی کی یادگار بطور دلیان تک جبر
کے کیجاتی ہے گو اوسکی خفگی کے سبب اونکو مجبوری ایک ایسی کل بنانے پڑی جس سے پانی اوس چشمہ سے دو ہلے

مصارف فوج اندرونی قلعہ کے کھینچا جاے اور چشمہ مذکور ایسے موقع پر تہا کہ اوسپر دشمن بباعث زد اتواب دیوار قلعہ قبضہ نہیں کر سکتے تہے شروع سکونت گزینی سیوجی یہ سویمی امر عظیم بختیاری راٹہور تہا جو وقوع مین آیا ❊
ان راجگان کی اولاد اس کثرت سے ہوئی کہ اونکے ملک مین اونکی گنجایش نرہی کیونکہ تین راجگان سابق کی اولاد نے یعنے چودہ پسران جودہا اور چوبیس فرزندان رنمل اور چودہ پسران جودہا نے اچہے اچہے علاقے آپس مین تقسیم کر لیے تہے لہذا اب ضرور پڑا کہ اور علاقہ فتح کرنا چاہیے جسمین تخم راٹہور کا بویا جاے ❊

جودہا کے چودہ فرزند تہے یعنے

	نام رئیس	فرقہ	نام ریاست	کیفیت
١	سانتل یا ساتل	+	سانتلیر	بفاصلہ تین کوس پوکرن سے ہے
٢	سدجو (شیوراج)	+	+	بجاے جودہا کے گدی نشین ہوا
٣	گومو	+	+	لاولد
٤	دودو	میرتیا	میرتا	دودو نے مقام سانبہر چوہان سے لیا اوسکا ایک فرزند بیرم نامے تہا اوسکے دو فرزندان، جیل اور جگیل نے دو فرقے قائم کیے یعنی جیملوت اور جگملوت
٥	بیرسنگہ	برسنگیت	نوتی	واقع مالوہ
٦	بیکو	بیکاوت	بیکانیر	ریاست آزاد
٧	بہارمل	بہارملوت	بے بہلدرا	+
٨	شیوراج	شیوراجوت	دہونارا	واقع لونی
٩	کرمسی	کرمسوت	کیونسر	+

❊ [illegible] کی اولاد کے پاس مقام پالی مین رہا جب وہ بجانب مغرب جا کر مقام لونی مین آباد ہوے اقدام شیو وبا نے مقام مذکور کو مع دیگر اراضی سکے [illegible] مندور سے لے لیا تہا اور یہ وہی جنگ تہی جسکا ابہی ذکر ہو چکا ہے کہ میوار کے ساتہ ہوئی تہی اور جسکے سبب [illegible] اضلاع [illegible] پالی اور [illegible] سے تہے اور ان اضلاع کے انتقال سے اوسکا ملک تا بدامن کوہ اراولی ہو گیا تہا اور اندیشہ [illegible] سے اسکے فرزند محسن کرشن نے اضلاع سا پا اور اجمیر چہوڑ دیے تہے دیکہو جلد اول

	نام رئیس	فرقہ	نام ریاست	کیفیت
۱۰	رایبل	رایبلوت	+	+
۱۱	سمٹسی	سمٹیسوت	دوارو	+
۱۲	بیدا	بیداوت	بیداوتی	واقع ضلع ناگور
۱۳	نیہل			انکی ریاست اور فرقونکا مذکور نہین ہے
۱۴	نیمبو			انکی ریاست اور فرقونکا مذکور نہین ہے

فرزند اکبر سانتل نامے نے جو رانی بوندی سے پیدا ہوا تہا قیام اپنا گوشہ شمال و مغرب مین اوپر زمین بہٹی کے سکونت اختیار کی اور وہان ایک قلعہ تعمیر کیا اوسکا نام سانتلمیر رکہا یہ قلعہ بفاصلہ پانچ کروہ مقام پوکرن سے ہے یہ شخص جنگ خان صحرائی مین قتل ہوا اور اوسنے بہی مرتے مرتے خان کو قتل کیا اسکی لاش بمقام کسمو جلائی گئی اور ایک برج اوسپر تعمیر کیا گیا اوسکی سات رانیان بہی اوسکے ساتہ ستی ہوئی تہین +

پسر چہارم دودو نامے نے آپ کو اراضی میترا مین قائم کیا اور اوسکا فرقہ بنام میرتیا بکثرت ہے اور ہمیشہ مشہور بہ نام شمشیر بار ورہے یعنے جملہ ساکنان ملک مارو مین یہ فرقہ شمشیرزن زیادہ تہا اوسکی دختر میرا بائی زوجہ رانا کہومبو جسکا حال جلد اول مین مندرج ہے تہی اور وہ جد امجد جیمل شجاع کا تہا جسنے چیتور کو مقابلہ اکبر بچایا تہا اور جسکی اولاد جیت سنگہ بدنور والہ اب بہی اون سولہ رعایاے دربار اودے پور مین سے ہین +

پسر ششم بیکو نامے نے اپنے عموی کاندل کا طریقہ اختیار کیا اور اوسکے شریک رہا اور چہ گروہ جیت کا علاقہ فتح کیا اوسنے ایک شہر آباد کیا اور اسنے نام پر اوسکو موسوم کرکے بیکانیر مشہور کیا +

مسمے جودہا بعد انتقال کرنے اپنی دارالریاست کے تیس سال زندہ رہا اور اوسنے بچشم خود دیکہا کہ اوسکے فرزندان اور نبیرگان یعنے پوتون نے علاقہ مارو کو آباد اور فتح کیا بیچ سمت ۱۵۴۵ کے بعمر اکسٹہ سال اوسنے اس جہان فانی کو بدرود کیا اور اوسکی راکہہ بمقام مندور جہان اوسکے بزرگون کی راکہہ رکہی گئی تہی دفن کی گئی یہ راجہ جو اپنی قوم مین دوسرا شخص تہا جسنے بنیاد کسی شہر کی ڈالی تہی اوائل عمر مین بدنصیب تہا اور بدنصیبی اوسکی بسن کبیر باعث مرفہ الحالی کی ہوتی تہی ایام بدنصیبی مین اوسکو تحقیقات لیاقت اون جاگیرداران لاخراج قدیم کی رہی جنکو اوسکے بزرگون نے اون کی جاگیرات سے خارج کرکے جنگل مین نکالدیا تہا اور اونکی مدد سے اوسنے مقام مندور کو اوسوقت مین دوبارہ حاصل کیا جب اوسکو اقوام گہلوت نے خارج کردیا تہا اور اوسنے اپنے مردانخانے مین اون کی رفاقت فراموش نہین کی

یہ جنگ آوران نے جنکی قصاوید کو مندر مین کندہ ہین اپنی شہرت دوامی بباعث احسانمندی جودہا کے حاصل کی ہے بذریعہ اونکے جودہا نے نہ صرف اپنے ملک کو دوبارہ حاصل کیا بلکہ اوس مین اور علاقہ شامل کرکے اوسکو ترقی بخشی (دیکھو جلد اول صفحہ) +

بیچ عرصہ قریب تین سو سال کے ہنگام نقل کرنے اونکے ملک قنوج سے قوم راٹھور اولاد سیوجی قریب چار وگری اراضی طویل مین اور اسیقدر عرض مین یعنے قریب اسی ہزار میل مربع مین آباد ہوگئی تھی اور اونکی نفری آجکی تاریخ باوجود جنگ وجدال وقحط دوامی کے پانچ لاکھ موجود ہین جب ہم اسطرح تجدید خاندان راٹھور کی صرف ایک شاخ خرد اوس درخت کلان سے جسکی فروع ایک وقت کل زمین گنگا پر سایہ گستر تھین خیال کرتے ہین تو ہمکو لازم ہے کہ چند نامی اشخاص کے نام بھی جواب صرف کتب کوی یعنے شاعرون زندہ ہین نہانی سے عیان کرین قوم راجپوت اس متعارف قول کا اعادہ کرسکتے ہین یعنے سب فانی ہین زندگی مثل روشنی کرم شب تاب ہے مکانات اور اراضی جاتے رہینگے مگر نام نیک واسطے ہمیشہ کے رہیگا کونسی فہرست اقوام عمدہ کی اب ہم تحریر کرسکتے ہین جواب زندگانی آزادانہ سے گذر گئے ہین بجز اولاد سیوا کے یعنے پریہار — اندو — سانکلا — چوہان — گوہل — دابی — سندہل — موہل — سونگرا — کتی — خیت — ہرل وغیرہ اور اونکے جواب صرف بطور ہمراہیان راٹھور کے بسر کرتے ہین +

بعد ازین سوجہ[۵۱] (سورج مل) گدی نشین ہوا اور گدی جودہا پر ستائیس برس حکمران رہا اور آخرکار گروہ شیوجی مین داخل ہوا +

جو تنازعات بابت ملک گیری کے بیچ عہد خاندان لودی کے جو بادشاہ دہلی تھے گو بخوبی قائم نہین ہوسے تھے واقع ہوتے تھے اونمین اراضی بنجر ملک مارواڑ بادشاہون کی خواہش سے محفوظ رہی مگر ایک خاندان دوسرا شیرشاہی کا قبل از طلبی پسران جودہا واسطے شمشیر آزمائی کے بخلاف بادشاہی کے درمیان مین پیدا ہوا اور سمت ۱۵۷۲ (سنہ ۱۵۱۶ع) مین ایک گروہ پٹھانان نے اتفاقاً حملہ بروز میلہ[۵۲] تیج جو شہر پیپر مین ہوا کرتا ہے کیا اور ایک سو چالیس عورات ناکتخدا مارو کی لے گئے اس امر کی اطلاع سوجہ کو پہونچی اوسنے اوسیوقت جس قدر

---

[۵۱] شیوجی بہاکا زبان مین تیلو کو کہتے ہین
ایک جگہ یہ بیان ہے کہ سوجہ سات بعد جودہا کے تین سال تک گدی نشین ہوا مگر یہ غلط معلوم ہوتا ہے نامبردہ بیچ حفاظت کرنے سات تیر کے قتل ہوا تھا +

[۵۲] اس میلے کا حال جلد اول مین درج ہے +

آدمی اوسکے ہمراہ تھے اونکو لیکر تعاقب اونکا کیا اور اونکے پاس پہونچکر عورات گرفتار شدہ کو چھین لیا مگر وہ بھی دار و گیر مین قتل ہوا اور شمالی وحشی سیرت یعنے پٹھانون سے بھی اوسنے خوب عوض اس امر بیجا گرفتاری عورات ناکتخدا کا لیا اس مضمون کو مارو ملک کے جوگی لوگون نے ایسا پسند کیا کہ وہ اب تک تیج کے میلے مین اسکا گیت بنا کر گایا کرتے ہین کہ ایک سو چالیس عورات ناکتخدا پیپر سے گرفتار ہو گئی اور اون کے دلاور راجہ نے اپنی جان دے کر اونکی رہائی کی ٭

سیہے سوجی کے پانچ فرزند تھے اول بہاگو جو کم عمری مین فوت ہوا تھا مگر اوسکا فرزند کنکا گدی نشین ملک ہوا دوم اودہو اسکے گیارہ فرزند تھے اور اونکا خاندان اوداوت کہلاتا تھا انکی ریاست کا بیان حسب تفصیل ہین یعنے تیاج – جیتارن – گندوجی – براتیا – رائے پور – وغیرہ سوائے مقامات واقع میوار کے سوم سانگو اس سے خاندان سانگاوت پیدا ہوا اور مقام اونکا برودتھا چہارم پراگ اس سے خاندان پراگوت پیدا ہوا پنجم برہم دیو اسکے فرزند سیہے نارو کو بطور دیوتا دیوتر مارو لوگ پرستش کرتے تھے اور اوسکی صورت بنا کر بمقام سوجت کے پرستشگاہ مین رکھی گئی ہے اسکی اولاد بنام ناروت جودہا مشہور ہین انکی ایک فرع مقام پچ پہاڑ واقع ہروتی مین قائم ہے ٭

سمت ۱۵۷۲ (سنہ ۱۵۱۶ ع) مین سیہے کنکا پوتا سوجا اپنے جد یعنے دادا کی گدی پر جانشین ہوا مگر اوسکے عموی سانگا نے اپنا حق گدی نشینی ظاہر کیا اور دولت خان لودہی کو جسنے عرصہ قلیل سے راٹہور حاکم ناگور کو خارج کر دیا تھا اپنی مدد کے واسطے طلب کیا اس فوج کمکی کو ہمراہ لیکر اوسنے جنگ شروع کی اور پسران جودہا بمقابلہ یکدیگر صف آرا ہوئے مگر کنکا کو اعتبار اوپر اپنے دعوی کی صداقت کے اور اطمینان اوپر تلوار ملک مارو کے تھا لہذا اوسنے پیغام صلح کو جو پٹہان مذکورہ بالا نے اس شرط پر بھیجا تھا کہ دونون اپنے ملک کو باہم تقسیم کر لو رد کیا اور جنگ شروع کی اس جنگ مین اوسکا عموی سانگا مقتول ہوا اور فوج کمکی دولت خان کو شکست فاش نصیب ہوئی ٭

بارہ سال بعد گدی نشینی کنکا کے پسران جودہا کے پاس پیغام آیا کہ وہ اپنی فوج شامل فوج میوار کر کے مقابلہ حملہ مغل جو ترکستان سے آئے تھے کرین اور سانگا رانا نے جسنے اپنے بزرگون کا مقام زیج راجگان ہند کے اختیار کیا تھا فوج کی افسری جنگ اختیار کی اور راجہ مارو نے بھی اوسکی بزرگی کا اعتراف کرنا اور اپنی فوج کو اوسکے یعنے میوار کے جھنڈے کے نیچے جنگ کرنا کسر شان مین تصور نہین کیا اور میوار کی تاریخ قدیم زیادہ تر تعریف راٹہور کی بہ نسبت اونکے اپنے بہاٹ یعنے شاعرونکے کرتی ہے ٭

یہ جنگ جو اخیر لڑائی راجپوتون کی واسطے آزادی اپنے ملک کے تھی جیسا ابھی ذکر ہو چکا ہے میدان بیانا مین

خراب ہوگئی اس جنگ مین اگر دغابازی بابر شاہ شجاع کی امداد نکرتی تو تلوار راٹہور اپنا حصہ بیچ تحفظ اپنے ملک سکے اطاعت اسلام سے حاصل کرتی اسقدر کہنا کافی ہے کہ ایک راٹہور میدان جنگ مین ہے اُس سے مترشح ہوگا کہ وہ عین گرمی جنگ مین سینہ سپر تہا اور ہرچند ہمکو اطلاع اسکی نہین کہ اونکا مقام میدان جنگ مین کہان تہا مگر یہ کہہ سکتی ہین کہ وہ مقدم یعنے بیشتر سب سے ہونگے مسمے راے مل راجہ خرد سال نبیرہ کنگا مع رئیسان میرتیا مسمیان کہرتوی ورتنا و دیگر اشخاص نامی اس جنگ مین بمقابلہ چغتائی کشتہ ہوسے +

چار سال بعد اس جنگ کے کنگا نے وفات پائی (شجرہ یاتی مین درج ہے کہ کنگا کو زہر دیا گیا تہا مگر کسی اور تحریر سے اسکی صداقت نہین ہوتی) اسکے بعد مسمے مالدیو سمت ۱۵۸۸ (۱۵۳۲ء) مین گدی نشین ہوا یہ بہی اوسیقدر مشہور ہوا جس قدر راجگان نامبرآوردہ تواریخ ملک مارو تہے اسوقت مین حالات مارواڑ نہایت عمدہ واسطے ترقی اور استحکام آمدنی کے تہے بادشاہ بابر کو کچہ ترغیب یا تحریص واسطے حاصل کرنے اس بنجر زمین مارو کے پیدا نہین ہوئی کہ اراضی زرریز گنگ سے توجہ اس جانب کرتا کیونکہ اوسکو اوس سرزمین مین بہی بہت شغل حاصل تہا لہذا اضلاع اور قلعجات سرحد شاہی ملک مارو کو جہان عہدہ داران خاندانہاے قدیم قابض تہے مالدیو نے اپنے تصرف مین لائے اور اپنی فوج وسط دہوندہار مین قائم کی وفات سانکا رانا اور خرابی خاندان میواڑ جہان بدنصیبی سے چہوٹے چہوٹے راجہ قائم ہوگئے تہے جنکو مغل ہاے شمالی نے اور راجگان گجرات نے یکمرتبہ محاصرہ کرلیا تہا باعث اس امر کی ہوئی کہ مالدیو اپنی حکومت خودسری سے کرے اور اوسنے مانند اصل راجپوت کے اپنی قوت اور طاقت کو بخلاف دشمن اور دوست کے ظہور مین لائے اور بلاشک وشبہہ رائیہ کلان کل جواڑہ کا ہوا فی الحقیقت حسب بیان مورخ اہل اسلام یعنے فرشتہ یہ راجہ نہایت طاقتدار راجہ ہندوستان کا ہوا +

جس سال مالدیو گدی نشین ہوا اوسی سال اوسنے دو بڑے ملک اپنی خاندان قدیم کے دوبارہ فتح کیے یعنی ناگور اور اجمیر سمت ۱۵۹۶ مین اوسنے جہالور سیوانو اور بہدراجون خاندان سندہل سے فتح کیے اور دو سال بعد اسکے پسران بیکا کو بیکانیر سے بیدخل کیا علاقہ مہووا اور لونی جو قدیم اوسکے خاندان کے قبضے مین تہے اور جنہون نے خودسری اور آزادی اختیار کی تہی اوسے بہی اپنے مطیع ومنقاد کیا اور قدیم زمینداران لاخراج علاقجات مذکور سے اپنی ریاست اور حکومت کا اعتراف کرایا اور اقرار کرایا کہ وہ اپنے اپنے گروہ لیکر خدمتگذاری کیا کرینگے من بعد وہ مشغول بجنگ قوم بہٹی ہوا اور مقام بکیم پور کو فتح کرکے ایک فرع اپنی خاندان کی وہان قائم کی وہ اب شامل ریاست جیسلمیر ہے اور بنام مالدوت[۱] مشہور ہوا کہ زن صحرائی ہین یہ اونکی اپنی خاندان کی فروع میواڑ

[۱] مسٹر الفنسٹن صاحب کو اثناے راہ کابل مین اندیشہ ان مالدوت لوگون کی حملہ آوری کا پیدا ہوا تہا +

اور دہونڈہار مین بہی قائم کین اور مقام جیٹسو کو فوج سے مستحکم کیا یہ مقام کہواہون کی دارالریاست سے بیس میل کے
فاصلہ پر ہے بجانب جنوب مبنی ہے اوسنے مقام سروہی کو دیواس سے جس خاندان کی اوسکی والدہ تہی لیکر
واپس دیا اور مالدیوسنے صرف ان مقامات کو ہی فتح نہین کیا بلکہ اونکو اپنے قبض وتحت مین رکہنے کا سامان
بہی کیا اور اکثر مقامات مستحکم اکثر جگہ تعمیر اور قائم کیے اوسنے سوا سے تعمیر کرنے محلات اور دیگر آراستگی قلعہ کی اوسنے
شہر جودہ پور کے گرد دیوار شہر پناہ تعمیر کی دیوار محاصرہ میرتیا اور قلعہ کی تعمیر مین جسکو وہ بنام مالکوٹ نامزد کرتا
تہا اوسکے قریب دولاکہہ چالیس ہزار روپیہ صرف ہوسے تہے اوسنے ساتلمیر کو ویران کیا اور اوسکے مصالح سے
استحکام پوکرن کا جسکو اوسنے قوم بہٹی سے لیا تہا کیا اور جس قدر آبادی وہان کی تہی یعنے نہایت دولتمند
تجاران راجستان کو اوس مین آباد کیا اوسنے قلعجات بمقامات بہدراجول اور اوپرکوہ بہیم پور متصل سیوانو
اور گوندوجی اور ریا بہیرا اور دہونار اسکے تعمیر کیے اوسنے بمقام سیوانو کوندل کوٹ بنایا اور فلودی مین جس کو
اول ہمیراٹ اوت نے تعمیر کیا تہا اکثر تعمیرات تیار کین اوسنے گسٹرہ مٹلی مین وہ قلعہ بنایا (قلعہ اجمیر) جسکو
کوٹ برج کہتے ہین اور اظہار اپنے علم وفن کا کرنے کے واسطے ایک چرخ بنایا جس سے پانی قلعہ مین نیچے سے جاتا
تہا مورخ بیان کرتا ہے کہ دواب سانبہر سے یعنے آمدنی نمک سار سانبہر سے اوسنے یہ سب تعمیرات تیار کین اور
جس قدر اوسوقت علاقہ قبضہ جودہ پور مین تہا اوسکی تفصیل درج کرتا ہے ہم بہی اوسکو قلم انداز نہین کرتے
تفصیل یہ ہے ـ سوجت ـ سانبہر ـ میرتیا ـ کہاٹا ـ مدبور ـ لاونو ـ راسے پور ـ بہدراجون ـ ناگور ـ
سیوانو ـ لوہاگڑہ ـ جہاگل گڑہ ـ بیکانیر ـ بین محل ـ پوکرن ـ برمیر کسولی ـ رواسو ـ جہاور ـ جہالور ـ باولی ـ
ملار ـ ناوول ـ فلودا ـ سانچور ـ دیدوانا ـ چاتسو ـ لودین ـ ملارنا ـ دیورا ـ فتح پور ـ امرت سر ـ
اور ـ مینا پور ـ تونک ـ تہودا ـ اجمیر ـ جہازپور ـ اور پربیرکا ـ اودسے پور (واقع شیخاواٹی)
میزان کل اڑتیس اضلاع تہے اور منجملہ انکے اکثر مثل جہالور ـ اجمیر ـ تونک ـ تہودا ـ اور بدنور ـ ایسے تہے جن مین فی ضلع
تین سو ساٹہ شہر تک شامل تہے اور کوئی ان اضلاع مین کا ایسا نہین جسمین آسی شہر سے کم شامل ہون مگر منجملہ اضلاع مندرجہ فہرست بالا
واقع دہونڈہار کے چند اضلاع مین مثل چاتسو ـ لودین ـ تونک ـ تہودا ـ اور جہازپور واقع میواڑ پر قبضہ عرصہ قلیل تک رہا تہا
اور گوبدلور اور اوسکے تین سو ساٹہ شہر ملحقہ قوم راٹہور سے آباد تہے مگر وہ اولاد میرتیا ماتحت میواڑ کے تہے اور یہ لوگ رعایا وفادار
میواڑ ہو گئے تہے اور ہر وقت اوسکے تحفظ مین اپنی تلوار بخلاف اپنے وطن کے بہی کہینچتے تہے یہ فرع خاندان جودہا ایک

[۱] یہ سوامی دہرم (یعنے حق نمک) راجپوتان کا ہوکر جسکے نوکر ہونگے اوسکے ساتہ اپنے راجہ کے خلاف بہی جنگ آور ہوتے ہین ؛

وقت مین نہایت قوی تھے اور میرتیا کو اونہون نے دوبارہ لے لیا تھا اس امر کا مالک میوار شکر گزار اس شجاع رئیس کا تھا اوسی ہنگام مین اکثر ماتحتان میوار جو قوت حاصل کرتے تھے مغلوب کیے گئے تھے اور اون کا علاقہ چھین لیا گیا تھا اور جے ترن جو خاندان اوداوت سے تھا اور اکثر رئیس شامل خزانہ کیے گئے تھے یعنے باج اونپر مقرر کرکے روپیہ اونکا داخل خزانہ ہونے لگا تنازعات باہمی کی وجہ تقسیم علاقہ کا کوئی قاعدہ نتھا اور جسقدر ریاست کی قوت ہوتی تھی اور جس قدر اولاد راجگان ہوتی تھی اوسقدر اوس مین ایزادگی ہوتی تھی ہر ایک کے نام وقت تولد سے جاگیر علیحدہ ہو جاتی تھی حتے کہ کل اراضی مارو بیشمار حصص مین منقسم ہو گئی اب بالدیو نے اس رسم کے انسداد کی ضرورت تصور کرکے مدارج قرار دیے اور استدوام جاگیر بعض فروع اولاد در نسل اور جو دہا مین قرار دیا اس مین پھر کبھی تبدیلی نہین ہوئی ⁘

جو دس سال قبضہ بلا فساد و شر رہا اس عرصہ مین بالدیو کو موقع اپنی تدابیر کے پختہ کرنے کا حاصل ہوا اس عرصہ کے بعد پھر اوسکو فکر اپنی حفاظت کی ہوئی تھی یعنے بابر ثانی خاندان مغلیہ نے وفات پائی اور اوسکے فرزند اور جانشین کو اوسکے صوبہ دار شیر شاہ نے تخت مفتوحہ جدید سے خارج کر دیا راست ہے کہ جہان شمشیر سر پیچ ہوتی ہے وہان اس قسم کے واقعات فورا پیدا ہوتے ہین ہمنے ایک مقام پر تحریر کیا ہے کہ بادشاہ مفرور نے بالدیو کے پاس پناہ لی تھی اور ہمنے اوسکے اس فعل کو خلاف رسم قوم تصور کرکے مذموم کروایا تھا مگر ہمنے یہ بیان فرو گذاشت کیا تھا کہ بالدیو کا جو اوسوقت مین ولیعہد بہی ریاست کا تھا پسر کلان مسمے رایمل جو اوسوقت مین وہی ایک فرزند مسمے اوسکا تھا جنگ بیانا مین جب وہ کمک ماروار کی جنگ مذکورہ مین کر رہا تھا قتل ہوا تھا لہذا نام چغتائی خواہ عالم رفاہ یا فرار مین ہون کچہ وقعت اوسکے نظرون مین نہین رکھتا تھا مگر اسکا بالدیو کو خواب و خیال بہی نتھا کہ اوسکا نصیب بہی بعینہ مثل قسمت ہمایون مفرور کے ہونیوالا ہے اور اکبر صغیر سن جو اسی عالم فرار مین پیدا ہوا تھا معاوضہ اس بے اعتنائی کا لے گا مگر راٹھور مغرور جو اپنی نسل راج قنوج سے ایک ہزار سال قبل پیدایش وحشی سیرت ساکن فرغانا سے نکالا تھا یہ بہی ظن غالب اوسکا نتھا کہ اوسکو اعزازان ہاتھون سے حاصل ہوگا یا اوسکے فرزند کو خطاب راج راجیسور اس صغیر سن سے نصیب ہوگا جو اوسوقت مین اسکے ملک صحرائی کی حدود کے جنگلون مین پہرتا تھا یہ تعجب ہے کہ جب اکبر نے اودے سنگہ کو شمشیر عنایت کی اور تلک راج شاہ کو اوسکو مرحمت کیا اوسوقت اوسکو خیال بد وضعی بالدیو دل مین گذرا کہ اس شخص کے سبب اوسکی پیدایش امرکوٹ کے قلعہ ویران مین بجاے محلات ذیشان دہلی کے ہوئی

بالدیوکو بہی کچہ فائدہ اس بیوقری اور پناہ نہ دینے سے حاصل ہوا کیونکہ جب غاصب یعنے شیر شاہ نے خیال کیا کہ اوسکی کوشش بیچ گرفتاری بادشاہ مفرور بے سود ہے یا اوسنے یہ خیال کیا ہوگا کہ اوسکی قوت ایسے ہمسایہ قوی سکے روبرو محفوظ نہین رہ سکتی اوسنے ماروار پر فوج کشی کی اور اسی ہزار سپاہ ہمراہ لیکر روانہ اوس سمت کو ہوا بالدیو نے بہی اونکو آنے دیا اور پچاس ہزار راجپوت اوسکے مقابلے کیواسطے جمع کیے اور ایسی تدابیر اور ہوشیاری سے کارروائی کی کہ شیر شاہ کو گو فن جنگ سے خوب ماہر تہا ہر قدم پر استحکام اپنے مقام قیام کا کرنا پڑتا تہا بجاے بآسانی فتح کرنیکے اوس کو افسوس اپنی شتاب زدگی کا ہوا جب طبیعت جنگ آزما راجپوتونکی سے اوسکو اندیشہ جنگ آوری کا پیدا ہوا اور جب اوسنے دیکہا کہ اوسکی مراجعت بہی اب اوسکے امکان سے باہر ہوگئی تہی ایک مہینے کے عرصہ تک دونون افواج ایک دوسرے کے روبرو مقیم رہین اور ہر روز حال بادشاہ کا تغیر ہوتا جاتا تہا اور ایسا نازک وقت آگیا تہا کہ کوئی موقع کم از کم بہی اوسکی رہائی کا نظر نہین آتا تہا اس ہنگام مین اوسنے وہی فریب کیا جس سے اکثر اوسکو بہ مقابلہ راجپوت فائدہ حاصل ہوا تہا یعنے بے اعتباری رعایا اوسکے دلمین پیدا کی اس طرح کہ اوسنے ایک خط بنام اونکی یعنی رعایا کے لکہا اور ہرکارہ کو دیا کہ راستہ مین پہینک دے تا کہ معلوم ہو کہ واسطے سازش کے یہ خط بنام رعایا لکہا گیا تہا مگر اتفاقاً راستے مین گر گیا ہوگا شاید رنج و سختی ضبطی ریاستون نے اس تدبیر شیر شاہ کی معاونت کی ہوگی کیونکہ جب وقت معینہ حملہ نزدیک آیا تو راجہ نے خلاف اوسکے عمل مین لایا وجہ اس امر کے جب فتح ظاہر تہی فوراً منتشر ہوے اور ایک یا دو سرداران کلان نے بہ ثبوت بے بنیاد ہونے ان وجوہ کے ایک فعل ایسی اطاعت کا ظہور مین لایا جس کا بیان اس ملک مین اب تک زبان زد عوام ہے یعنے بسرداری بارہ ہزار سپاہ کے اونہون نے حملہ کر کے بادشاہی ہوجال تک پہونچکر بربادی اور خرابی ڈالی مگر کثرت کا غلبہ رہا اور گروہ خیر خواہان ملک قریب تمام و کمال کے کام آئے بالدیو بہی جب وقت گذر گیا تہا تو اوس فریب پر پے لیگیا جسکے سبب اوسنے شبہہ بیچ نمک حلالی اور اطاعت رعایا و رفقا کے کیا تہا اب وہم و گمان اور ملامت رئیسان بابت ایسے بے بنیاد شبہہ کے باقی رہا اور یہ اول اجتماع اولاد سونجی کا تہا جو صف آرا بابت حفاظت آزادی اپنی قوم کے ہوے تہے کہ شکست نصیب ہوا شیر شاہ غاصب انصافاً تعریف اونکی شجاعت کی کرتا ہے اور جب وہ اس مخمصے سے رہا ہوا تو اوسنے بیان کیا کہ اوسنے اپنی سلطنت ہندوستان واسطے ایک مٹہی جو کے برباد کردی تہی (مراد اس سے یہ ہے کہ یہ سرزمین سیر حاصل نہتی اور غلہ بیش قیمت اسمین پیدا نہین ہوتا تہا اسواسطے مٹہی جو سے مشابہت دی ہے) *

بالدیو کی قسمت مین خاندان شیر شاہی کے بعد تک زندہ رہنا لکہا تہا اور اوسکو یہ دیکہنا تہا

کہ تخت ہندوستان پھر ہمایون[1] مفرور کے زیر نگین ہوا یہ امر واسطے قوم راٹھور کے بہتر ہوتا اگر اس راجہ کی عمر اور بھی دراز ہوتی کیونکہ اوسکی ملائمت مزاج اور ذاتی خاصیت سُست اونکو ایک موقع پیدا کرتی اور ایسے خصائل اون کے بہتر دلیل گردانے جاتے مگر دوبارہ تسلط کے بعد وہ عرصہ تک زندہ نہین رہا خواہ والدہ تخت نشین یعنے شاہ اکبر نے جو ابھی سن پانزدہ سالگی بھی نہین پہونچا بخیال تکالیف بدنفسی اول و دشمنی مالدیو کے یہ بیان تکالیف امرکوٹ اوسکے دل مین منقوش کر دیئے تھے اور بابت ایک امر ہوشیاری صاحب تدبیری کا تہا کہ قوت راجپوت محدود اور کم ہوجائے جو اوسکے اپنی قوت کے موافق تھے اوسنے سمت ۱۶۱۷ (سنہ ۱۵۶۱ع) مین مارواڑ پہ فوج کشی کی اور مالاکوٹ یعنے میرتا کا محاصرہ کرلیا اور بعد جنگ سخت کے مقام مذکور پہ قابض ہوا مگر ایک جزو فوج قلعہ صف دشمنان مین سے دلیرانہ گذر کر اپنے راجہ کے پاس چلی گئی اور قلعہ کلان ناگور بھی قبضے مین آگیا اور یہ دونون قلعہ مع ملک متعلقہ اونکے اکبر نے حوالہ فرع خرد خاندان یعنے رائے سنگہ راجہ بیکانیر کے کیا یہ ریاست اب اپنے راج قدیم جودہ پور سے آزاد یعنے بلا واسطہ ہے +

سمت ۱۶۲۵ (سنہ ۱۵۶۹ع) مین مالدیو نے موافقت ضرورت سے کی اور موقع وقت دیکھکر اپنے پسر دومی چندرسین نامے کو مع تحائف اکبر کے پاس جو اوسوقت اجمیر مقام وسطی سلطنت مین تہا بہیجا لیکن اکبر اسقدر ناراض بے اعتنائی راجہ جنگلی یعنے مالدیو سے تہا جو خود حاضر دربار شاہی نہین ہوا تہا کہ اوسنے صرف قبضہ بلا وساطت ناگور علاقہ بیکانیر کا رائے سنگہ کو نہین دیا بلکہ ایک فرمان واسطے خاص جودہ پور کے بھی مرحمت فرمایا اور اوسکو سرگروہ قوم کیا یہ چندرسین بھی خالی از غرور راٹھور نہتا اور وہ آمادہ اسپر تہا کہ اپنے ملک کی آزادی کے واسطے اکبر سے بمقابلہ پیش آئے اور اپنے برادر کلان اودے سنگہ کے دعوی کا بھی جو اودی سنگہ دراصل زیادہ تر مائل بیچ حاصل کرنے مرحمت شاہانہ کے تہا مقابلہ کرے بیچ عالم عمر رسیدگی کے راو صاحب سن کو مقابلہ محاصرہ اپنی ریاستگاہ کا کرنا پڑا اور بعد مقابلہ دلیرانہ گو بے سود ہوا اوسکو اطاعت قبول کرنی پڑی اور اپنے فرزند اودے سنگہ کو خدمت شاہ مین روانہ کیا یہ اپنی فوج ملکی کو ہمراہ لیکر حاضر ہوا اور منصب یک ہزاری پر سرافراز ہوا اور تہوڑے عرصہ کے بعد اوسکو خطاب موٹا راجہ یعنے راجہ جسیم کا مرحمت ہوا اور صرف اسی خطاب سے وہ تواریخ ایام مذکورہ مین مخاطب کیا گیا ہے +

---

[1] اس بادشاہ کا سوانح عمری بیچ کتب خانہ میجر ڈبلیو یول صاحب ساکن ایڈنبرگ کے موجود ہے اوسمین حال اس بادشاہ کی آوارہ گردی ایران جو اوسکے رکاب دار نے لکہا ہے مندرج ہے اس کتاب کا جب ترجمہ ہوگا تو یہ تسلسل حالات عمری خاندان تیمور تمام ہوگا +

چندر سین کے ساتہ کثیر رعایا سے دلاور ملک مارو تجویز کی کہ آزادانہ جنگل مین رہنا اور نان خشک کہانی گوارا ہے مگر کمینگی سے فوج کی متابعت اور ہمراہی منظور نہین جب وہ جودہ پور سے نکالا گیا تو اوسنے اپنا قیام بیچ سیوانو واقع سرحد مغربی ریاست مین اختیار کیا اور وہان تا مرگ قائم رہا سترہ سال تک اوسنے دعوی گدی کا قائم رکہا اور رفاقت قوم راٹہور کو اپنے برادر کلان اودے سنگہ کے ساتہ جسکی مدد پر بادشاہ بہی تہا منقسم کرتا رہا اور بمقابلہ حملہ آوری کیا اور اوسمین مارا گیا اوسکے تین فرزند تہے اوگرسین اور عیش کرن اور راے سنگہ اسنے جنگ ساتہ راو سرتال سروہی والہ کے کی اور اوسمین مع اپنے چوبیس افسرونکے[له] متصل شہر وتانی قتل ہوا +

بالدیونے گو بزرگی بادشاہ سے اعتراف کیا مگر وہ اس بدنامی سے محفوظ رہا کہ اوسکے خاندان کی دختر خلاف مذہب کو دیجاوے جب اوسکے فرزند کو خطاب عطا ہوا جس سے اطاعت ملک مارو پر مہر ہوگئی وہ جلدی بعد فوت ہوا اوسکے اخیر دن اون لوگون کی نظرون مین جنہون نے اوسکے فتوح ہر مقام راجپوتانہ مین دیکہے تہے بالکل برعکس تہے بہرحال وہ اس دنیا سے اپنی عزت لیکر بغیر کسی بدنامی کے گیا اور سیرت اپنے وقت کے ایک نہایت دلیر اور طاقت وار راجپوت کی ہمراہ لیگیا اگر اوسکی عمر مین ازیادگی ہوتی اور قدیم قوت اوسکی برقرار رہتی تو وہ باتفاق پرتاب میوار کے جسنے تنہا وہی طریق جاری کیا تہا جو بالدیو کی مرگ سے اوسکے ساتہ ختم ہوگیا تہا آزادی راجپوتون کی بمقابلہ قوت روزافزون مغلیہ کے قائم رکہتا (اسکا حال میوار مین درج ہے) +

بالدیونے سمت ۱۶۴۱ (۱۵۸۴ع) مین وفات پائی اوسکے بارہ فرزند تہے یعنے

اول رام سنگہ جو جلاے وطن کیا گیا تہا اور جسنے پاس رانا سے میوار کے پناہ لی تہی اسکے سات فرزند تہے منجملہ انکے پسر پنجمین مسمے کیشوداس نے قیام بیچ چوبے ہیشر کے اختیار کیا تہا +

دوم راے مل جو جنگ میانا مین قتل ہوا +

سوم اودے سنگہ راجہ مارواڑ

چہارم چندر سین جسکی پیدایش رانی قوم جہالا سے تہی اسکے تین فرزند تہے پسر کلان اوگرسین نامے نے نقام نہی حاصل کیا اسکے بہی تین فرزند تہے کرن کانجی اور کاہن

پنجم عیش کرن جسکی اولاد جونیا مین مقیم ہوئی +

له یہ چند اشخاص سے باہم خاندان راٹہور اور دیورا کے جو ایک شرع قوم چوہان سے ہین ہوئی تہی یہ دونون نہایت شجاع خاندان تمام خاندانہاے راجپوت سے ہین ہمکو وہ بعض جنگ یاد دلاتی ہین جنکا بیان فرد بیزاٹ صاحب نے کیا ہے +

ششم گوپال داس جنگ اندرمین قتل ہوا +

ہفتم سریتھی راج اسکی اولاد مقام جہالورمین مقیم ہوئی +

ہشتم رتن سے اسکی اولاد مقام بہدراجون مین مقیم ہوئی +

نہم بہی راج اسکی اولاد مقام اباری مین مقیم ہوئی +

دہم بکرما جیت
یازدہم بہان } انکاکچہ حال معلوم نہین ہوتا
دوازدہم

باب چہارم

تبدل حالات راجگان مارواڑ- راج تلک راجہ اودے سنگہ کا مگر اوسکو منظور نہایت طاقت وار خاندانہائے راجپوت نے تابمرگ چندرسین نہین کیا حالات گذشتہ تواریخی مین اصل زمانہ تاریخ مارواڑ کے شروع جنگ سے تا با طاعت بادشاہی- تبدل سلسلہ گدی نشینی وریاست گاہ بمقامات میواڑ وآمیر ومارواڑ- وہ فروع جنکے ساتہ گدی نشینی محدود ہوئی- اندیشہ انحراف اس امر سے بظاہر انتظام جودہا نسبت جاگیر- آٹہ رئیسان کلان مارواڑ مالدیونے اس انتظام کو بحال رکہا اور پردشتا جاگیرات ایزاد کین- فروع کلان مین جاگیرات واسطے دوام کے قائم ہوئین- برادران وپسران جودہا- بیانات مختلفہ جاگیرات- قدامت راجپوتون کی- طریق جاگیرداری اکبر اسکو بحال رکہتا ہے- بزرگی راجگان راجپوت غلط نہین ہے جیسا ملک یورپ مین مشہور ہے غریب سے غریب راجپوت بہی اپنا رشتہ راجہ سے لگاتا ہے نام اودے سنگہ برباد کن راجپوتانہ- دینا اوسکی ہمشیرہ جودہا بائی کا اکبر کو- جو فوائد اس شادی سے راٹہور لوگون کو حاصل ہوے- کثرت اولاد اودے سنگہ قائم کرنا جاگیر گوبند گڑہ اور پیسان گڑہ کشن گڑہ اور رتلام- وفات قابل یادگار راجہ اودے سنگہ- حالات اسکے- اولاد اودے سنگہ- تفصیل اولاد +

مالدیو کی وفات کا ایک بڑا زمانہ تواریخ راٹہور مین ہوگیا اسوقت تک ورثہ کا حصہ اوپر مرضی شجاع اولاد سیوا کے رہا تہا مگر اب رعایاے مارونے اونسے ایک زیادہ ترقوی کو پسند کیا جہنڈہ ریاست نشان وشوکت اوپر بچرلگا جہنڈے سے کے لہراتا تہا جسکے نیچے راٹہور لوگون کو فتح اوپر فتح کے نصیب ہوئی تہی اور جو ریگستان امرکوٹ سے تمکسا سانبہر تک اور جنگل کنارہ گارہ سے کوہ اراولی تک لہراتا تہا آیندہ راجگان راٹہور کو درجہ بدرجہ مراعات شاہنشاہی

بذریعہ خیر خواہی و خدمت گزاری حاصل کرنی پڑی اونکو حکم ہوا کہ فوج اپنی مع خرور عایا کی بسر کردگی فرزند جانشین کہین اوسیطرح مرفی مغل یعنے بادشاہ ہوا اوس طرح وہ لوگ کار بند ہوں اور اونکی خدمت گزاری نے اونہ بذریعہ کسی امر بون کے اونکو عزت دربار شاہی مین پیدا کرائی اور اگر امور تابعداری صرف وجہ ترقی ہوتے تو راجگان راٹہور کو کبھی کوئی ترقی بجز منصب اول کے جو اودے سنگہ کو عطا ہوا تہا نصیب نہین ہوتی تاہم گو دیاے دولت نے بجز میدان مارو کو زرریز کر دیا اور گو ایک حصہ مال مغروقہ گولکنڈا و بیجے پور نے اوسکے خزانہ کو ترقی بخشی اور اوسکے محلات کو آراستہ کیا اور اوسکی تعمیرات اور معابد کو قائم کیا اور گو صحرائی راجگان کو دست قدرت سب جاگیر داران ہندیہ خواہ ملکی یا بیگانہ جو شمار مین چھتیس ریاستون سے کم نتھے حاصل تہی مگر راٹہور اپنے خیالات تنزلی کو یاد رکھتے تھے اور اکثر روبروے بادشاہ بھی یہ خیال اونکا ظاہر ہو جاتا تہا ✣

وفات مالدیو کی سمت ۱۶۲۲ مین واقع ہوئی مگر تواریخ سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ اودے سنگہ بعد وفات اپنے والد کے گدی نشین ہوا بلکہ پایا جاتا ہے کہ تا ہنگام مرگ چندر سین برادر مذکور وہ گدی نشین نہین ہوا پس ہمکو اب یہ سمجھنا چاہیے کہ وہ گو خود بنا لیکن اوسکو اوسکے والد اور دیگر روسا نے پسند کیا تہا اور یہی روسا اودے سنگہ کی اطاعت اکبر کو منظور نہین کرتے تھے دراصل راجہ نے فوج شاہی بمقابلہ اپنی نہایت طاقت وار رعایا کے لیگیا اور تمام علاقہ میرٹھا پر قبضہ کیا اور دیگر روسا کی قوت شکست کر کے اونکو ضعیف کر دیا ✣

قبل از بیان کرنے حالات اودے سنگہ کے جو مالدیو کی گدی پر سمت ۱۶۴۰ (سنہ ۱۵۸۴ع) مین قائم کیا گیا تہا ہمکو مختصر حال ملک مارو کا ہنگام جلاوطنی نبیرگان راجہ قنوج سے جو بمقابلہ تواریخ غربی چندان دلچسپ نہین بلکہ صرف شمار اسماے تخیا لوس سے ہے درج کرنا چاہیے کیونکہ یہ بھی خالی از حالات دلچسپ ملک گیری سے نہین ہے ✣

جو فہرست واسطے اطلاع ناظرین ہذا کے درج ہے اور جو بیان اصل کتاب مین لکھا ہے اوس سے سب حال فتوح و آبادی ایک نہایت قطعہ وسیع زمین کا معلوم ہو سکتا ہے اور نیز اوسی کی تقسیم و حصص سے فیما بین بے شمار بہیاد کے جنکی اولاد کے قبضہ مین اب تک وہ بطور رعایا سے بادشاہ و برادر راجہ کے یعنے اولاد اول سب کے مورث اعلے سیواجی کی سے آگہی حاصل ہو سکتی ہے ✣

ہم تواریخ مارواڑ کو شروع جلاوطنی سیواجی ملک قنوج سے تا گدی نشینی اودے سنگہ تین زمانہ مین تقسیم کرتے ہین ✣

اول آباد ہونے سیواجی سے اوپر اراضی کہیر سنہ ۱۲۱۲ع مین تا بہ فتح مندور سنہ ۱۳۸۱ع جو چونڈا کو حاصل ہوئی تہی ✣

دوم فتح مندور سے تا بہ بنیاد دبناے جودہ پور سنہ ۱۴۵۹ع ✣

سوم بناے جودہ پور سے تا بہ گدی نشینی اودے سنگہ ۱۵۸۴ء جب قوم راٹھور نے بزرگی شاہی کا اعتراف کیا ٭
اول وہ زمانہ بیچ مطیع اور مغلوب کرنے مغربی ملک جنگل کے اور نکے قدیم لاخراج رئیسون سے گذرا تہا بلکہ عہد
چونڈا تک جسنے مندور ہنگام ضعف چوہان مشرقی فتح کیا تہا یہ امر ظہور مین نہین آیا کہ زرینہ زمین ہر دو سوی لونی جاگیر
مین اولاد رنمل اور جودہا کو دی گئی راجپوت کی قوم مین تبدیلی ریاست گاہ باعث تبدیلی انتظام اندرونی ریاست
ہوتی ہے اور اکثر قوم اپنا نام بہی ساتہ ریاست گاہ کے تبدیل کر دیتے ہین جودہ پور کی بنیاد ڈالنا ایک ... سرا زمانہ
تہا اور بعد ازین گدی مارو پر صرف خاندان جودہا اور اوس فروع کے لوگ جو رعایا سے گدی مین سے تہے اور مستحق
گدی نتہے بٹہائے جاتے تہے یہ ایک خاص حال صاحب تدبیری راجپوت کا ہے اور متعلق سب خاندان
سے ہے اسکا مفصل حال حالات اجمیر مین درج ہوگا ٭
مسمے جودہا نے ساتہ بلند نظری بانی ہونے ریاست کے انتظام جدید جاگیر داران ملک کا کیا ضرورت اور غرور نے
اوسکو آمادہ اسکا کیا کہ ایک حد ماتحت جاگیر داران مارو کی قائم کیجاے کثرت اولاد اوسکے والد رنمل کی جسکے چوبیس فرزند
تہے اور اوسکے اپنے چودہ فرزند اور انکی بہی اولاد کثیر باعث اسکی ہوئی کہ ضرور تعداد اور شمار ایسی جاگیرون کا
تعین کیا جاے اور اون مین سے آیندہ دوامی بنیاد مارو قرار دیے جائین اسی نظر سے اراضی منقسم ہوئی اور
مسمے کندل مع اپنی اولاد کثیر جو بنام کندلوت مشہور تہی جاکر بیکانیر مین قائم ہوے اور دو بہائی خرد جودہا یعنے چمپا و
کمپا مع دو فرزندان دودا اور کرمسی کے اور بنیرہ آودہو کے بہی اپنے اپنے گروہ کے جو اونکے نام سے مشہور ہوئے
افسر مقرر ہوے اونکے گروہ یہ ہین یعنے چمپاوت کمپاوت میرتیا (پسران دودو) کرمسوت اور اودہاوت اور
یہی اراکین ملک مارو قائم ہوے — آٹہہ ریاست ہاے کلان جو بنام آٹہ ٹہاکرایت مارواڑ مشہور تہے منجملہ اسکے
فی رئیس کے واسطے پچاس ہزار کی جاگیر براے نام مقرر ہوئی اور ان مین سے اکثر ٹہاکرون نے اپنی چہوٹی فروع کے
واسطے بہی جاگیرات مقرر کرائین خطاب رئیس اول ملک مارو کا چمپا اور اوسکی اولاد کو عطا ہوا تہا جنسے اکثر اونکے
راجگان بہی گدی پر لرزان رہتے تہے سواے انکے جاگیرات خرد فروع کو چاک کو مثل برادران و پسران و نبیرگان
جودہا کو عطا ہوئین یہ بہی موروثی اور مستحکم متصور ہوئین اونکی زبان مین اسکو باٹہہ یعنے حصہ کہتے ہین اور اس کی
نسبت وہ اپنا استحقاق ایسا واجب جانتے ہین جیسا حق راجہ کے نسبت اوسکی گدی کے اور اونکا یہ قول ہے کہ
جب تک ہم خدمت کرتے ہین اوس وقت تک وہ ہمارا مالک ہے اور جب خدمت
کی ضرورت نہین ہوتی تو ہم اوس کے بہائی اور رشتہ دار ہین اور دعوی دار بہی ہین اور

دعوی نسبت زمین [۱] کے پیش کرتے ہین ٭

راولمالدیو نے اس انقسام مجوزہ جودہا کو منظور کیا گو اوسنے او جاگیرات مین وقتاً افزائی کین اور چونکہ حدود مارواڑکی اوسکے عہد ریاست مین اختتام کو پہونچی تہین لہذا یہ ضروری متصور ہوا کہ منظوری حدود کرنا چاہیے ریاست جاگیرداری مارواڑ بدین وجہ اولاد راجگان پر جو دہا سے مالدیو تک منحصر رہی اور کچہ تمیز درمیان انکے اور اون جاگیرون کے جو بعد ازین دی گئی تہین قائم ہے یعنے قسم اول تو بزور شمشیر فتح کرکے لی گئی ہین لہذا قابل مسترد ہونے کے نہین اور درصورت نہونے اولاد صلبی کے بذریعہ متبنے اونکا قائم رکہنا واجب اور دوسری قسم کی یعنے جو پیچہے دی گئی ہین وہ درصورت مسترد ہونے کسی قصور کے ضبط ہوکر شامل اصل علاقہ کے جس سے وہ علیحدہ کر دیے گئی تہی ہوسکتی ہین علاقہ مالگذار راجگان راجپوت کا موافق اونکی قدیم روایت کے مین حیات سے زیادہ عرصہ کے واسطے عطا نہین ہوسکتا تہا مگر یہ قاعدہ دانشمندی گو تحریرات سابقہ سے ظاہر ہے لیکن بشمول اونکی اور بے انتظامیون کے منسوخ اور مسترد ہوجاتا تہا یہ بیان ہوسکتا ہے کہ ان صورتون سے فرق درمیان اراضی لاخراج اور اراضی جاگیرداران خدمتگذار کے ہویدا ہے منجملہ خاندانہاے متکاثرہ کے اولاد سیوجی سے جودہا تک کے جو ملک کے شمالی اور مغربی جانب محیط ہین چند اون مین کے بسبب اونکے مقامات قائم کے اور بعضے بباعث لحاظ اونکے بزرگان قدیم کے کلیہ آزادی مین بسر کرتے ہین تاہم وہ راجہ مارو کو اپنا مالک گردانتے تہے جب کچہ اندیشہ اوسکی ریاست کی نسبت پیدا ہوتا تہا اور موقع گدی نشینی اور دیگر روزہاے کلان خاندان کے سلام کرنے آتے تہے یہ خاندان اپنا علاقہ بلا امید انعام یا جرمانہ اپنے قبضے مین رکہتے تہے لہذا یہ لوگ رئیسان لاخراج شمار ہوسکتے ہین ایسے رئیس ہم رئیسان پارمیرا اور کوترا اور بہوا مد لیلسو ندو غیرہ کو کہہ سکتے ہین سواے انکے اور بہی رئیس ہین جو گو انکی طرح آزادانہ بسر نہین کرتے مگر لاخراج مارواڑ کہلا سکتے ہین ان کو صرف وقت طلب فوج دینی پڑتی ہے اور بہر تیوہار وغیرہ روز کلان پر اونکو حاضر ہونا ہوتا ہے انہین کے مہودا اور لمذری وغیرہ ہین اور قدیم خاندان جو ملک مین آباد ہین اور رئیسان جدید کی خدمتگذاری اور نوکری کرتے ہین اونکا نمبر صرف اونکے بزرگ قدیم کے نام سے جن سے وہ مشہور ہین اولوگو کو ہوسکتا ہے جو اونکے خاندانہاے قدیم سے واقفیت رکہتے ہین ہر چند اکثر لوگ نام دوہرکا اور مالگوہا اور ادہرا ورد ہاندل کا جانتے ہین مگر یہ بہی اونکو صحت نہین ہے کہ

---

[۱] دیکہو تنازع رعایا اولاد رئیسان ہذا جنکو اون کے راجگان نے اپنے موروثی مقام سے خارج کر دیا تہا اور جو تنازع روبروے انگریزان دشمن کے دائر ہوا تہا جلد اول

یہ لوگ راٹھور ہین یا نہین جب کبھی کوئی شادی درپیش ہوتی ہے تو کتاب اونکے بہاٹ کی دیکھی جاتی ہے تاکہ فرق قواعد راجپوت مین جو نسبت اونکی شادی کے مقرر ہین نہ آئے اس کتاب مین اکثر فروع اونکے اور غیر خاندان کے درج ہوتے ہین اگر یہ نہو تو اونکو واقفیت کسی ایسے امر کی نہو +

جو کچہ نام اس گروہ جنگی کا ہو مگر ہمنے اب تک اوسکو بنام جاگیرداران یاد کیا ہے اور آئندہ بہی جہان جاگیردار لکہا ہو اوس سے مراد اس گروہ سے جاننا چاہیے اور ہمکو کچہ شبہہ نہین ہے کہ یہ رسم خاندان راجپوت مین زمانہ دراز سے جاری ہے اور سنوجی نے یہ رسم اپنے بزرگان قنوج سے لی تہی کوئی اور بہتر موقع اظہار شان و شوکت اس جاگیرداری سپاہ کا بہ نسبت فوج راجہ گذشتہ جے چند نامے کا نہین ہے جسوقت وہ جنگ چوہان مین گرم تہا تواریخ ہر ایک ملک کی شہادت اوس رسم کی دیتی ہے جو موافق رسم ملک یورپ کے تہی اور خاص کر تاریخ میواڑ جہان تیرہ سو برس گذرے جبسے ہم دیکہتے ہین کہ تمام جاگیرداران ملک نے عطیہ سے انکار کرکے اپنے مالک کے برسر مقابلہ ہوے اور اوسکو اندیشہ اونکے عوض لینے کا رہا تاہم چونکہ اونہون نے اوسکا نمک کہایا تہا لہذا وہ ایک سال تک جنگ سے دست کش رہے مگر بعد ازان اونہون نے اوسکو خارج از گدی کر دیا (اسکا مفصل حال جلد اول مین درج ہے) اکبر شاہ نے جو پاسداری ہندو مذہب کی کرتا تہا ایسے لوگون سے بہت طریق انتظام کے لیے تہے +

بیچ مقابلہ کرنے ان رسوم کے ساتہ ایسی قسم کی رسوم مغربی کے ناظرین کو چاہیے کہ ایک امر پیش نظر رکہے اور پہر مقابلہ دونون مقامات کی رسوم کا کرے یعنے طریق بزرگی بزرگ خاندان سب ملکون مین اصل اصول طریق جاگیرداری کا ہے اور جیسے درمیان راجپوتون کے تمام اونکی رعایا اونکے رشتہ دار اور خاندان کے ہے (باستثنائے چند رئیسان ملک غیر) بزرگی راجہ مین مثل ملک یورپ کچہ فرق نہین ہے پس پسر جیا سے جو بڑا راجہ تہا ایک کمینہ رعیت تک جو صرف پیٹیا یعنے خوراک پر نوکری کرتا ہے دونون رشتہ خاندانی سے منسلک ہین اور اس طریق کا بیان حسن و قبح کرنا ایک امر مشکل ہے کیونکہ اس مین دونون طرح کی مثالین اچہی اور زبون انسان کے حالات مین واقع ہوتی ہین قتل ہو جانا بارہ ہزار آدمیون کا منجملہ پچاس ہزار پسران جودہا کی ایک دلیل وفاداری نسبت بالدیو کے ایسی ہے کہ اب تک اوسکو ساتہ تعریف کے یاد کرتے ہین +

درباب گدی نشینی اودے سنگہ کے تواریخ مین مثل مذکورہ سابق اختلاف واقع ہے کسی مین لکہا ہے کہ سمت ۱۶۲۰ (سنہ ۱۵۶۳ع) مین بعد وفات بالدیو کے ہوئی تہی اور کسی مین یہ درج ہے کہ بعد وفات اوسکے برادر کلان چندر سین کے

جو ہنگام حملہ کرنے اوپر سیوانو کے قتل ہوا تہا اودے سنگہ گدی نشین ہوا تہا نام اودے کا نہایت بدین تاریخ راجستہان[۱] مین سے ہے جب اودے جسکا خطاب موٹا تہا دم قوت شاہانہ مارتا تہا جس سے ہوا ہے بہبودی ملک مارو مین جاری تہی پرتاب میوار کا جو ہیارا جپوتون کا تہا ہر طرح کی سختی بیچ اپنے ملک کی آزادی حاصل کرنے مین جو باپکے والد اودے سنگہ نے برباد کر دی تہی برداشت کرتا تہا از راس امر مین گو وہ کامیاب نہین ہوا مگر اوسکا نام ہم وطنون کے دلون مین یادگار رہیگا اور کبت یعنے شعر کوسے یعنے شاعر مین ہمیشہ زندہ رہے گا ✦

جب اتصال باہمی خاندان شاہی اور خاندان جودہ پور کا بباعث شادی جودہ بائی ساتہ اکبر شاہ کے ہوا تو بادشاہ نے نہ صرف تمام علاقہ جو بارو ار سے چہینا گیا تہا باستثناے اجمیر کے اونکو دیا بلکہ اور اکثر اضلاع زرریز مالوا اونکو دیے جسکے باعث آمدنی اونکی دوچند ہو گئی تہی بامداد بادشاہ جو اوسکا بہنوئی تہا اوسنے اکثر جاگیرداران کی قوت کو زائل کیا اور جسقدر رعایاے کلان مین سے تہے اونکو بے دست و پا کر دیا اور اکثر اراضیات معافیداران و رعایاے قدیم کی ضبط کر لین سے کہ یہ مشہور ہے کہ اوسنے از روے بندوبست جدید یا ضبطی کے چودہ سو مواضع شامل اپنے ملک کے کر لیے اوسنے قریب سب اراضی پسران دودو کی جو بباعث مقام قیام اپنے کے میرتیا کہلاتی تہی ضبط کی اور اوداوت سے ضلع جیتارن اور پسران چمپا و کومپو سے اکثر مقامات جو چندان مشہور نہ تہے لے لیے ✦

اودے سنگہ ناشکر گزار اون مراعات کا نہتا جو بادشاہ نے اوسکی نسبت مبذول کی تہین اور اونکے عوض اوس کے راتہور لوگون نے اکثر خدمات نمایان بر روے کار لائے وہ خود شریک نہتا اسواسطے کہ اخیر دنون مین وہ ایسا خود سر ہو گیا تہا کہ کسی طرح جنگ مین شریک ہونا نہین چاہتا تہا راجہ جنگلی (یہ خطاب اکبر بادشاہ نے اوس کو دیا تہا) اولاد کثیر رکہتا تہا چونتیس ۳۴ اولاد ذکور و اناث تہے ان کے سبب اور بہی مارو کی جاگیرداری مین خاندان ہاے اور علاقجات جدید سے ایزادگی ہوئی منجملہ انکے کلان جاگیردار گوبند گڑہ اور پیسا گڑہ کے ہین اور بعض نے مقام بیرون حدود علاقہ کیا جو بباعث آزاد اور سر خود ہونے کے بانی مقام مذکور کے مشہور ہوے منجملہ انکے کشن گڑہ اور رتلام واقع مالوا ہین ✦

اودے سنگہ نے تیرہ سال بعد گدی نشین ہوے اوپر گدی جودہا کے اور تینتیس سال بعد وفات مالدیو کے وفات پائی جس طریق سے یہ مرا ہے اور جو بیان اوسکی مرگ کا کتاب کہیات مین درج ہے ایسی ایک دلیل اون کے توہم

۱؎ بمنزلہ طلوع کے جو اودے کے معنی ہین دونون خاندان مارو اور میوار مین اسکو غروب کہنا چاہیے ایک کی بزدلی نے خاندان میوار کو غرق کیا اور دوسرے کی کم ہمتی نے مارو ار کو ✦

اور طریق راجپوت کی ہے کہ اوسکو قلم انداز کرنا مناسب نہین معلوم ہوتا اس بیان کے پہلے چند خیالات نسبت تعلیم اخلاق راجگان راٹھور کے اور نسبت قید جو اون رئیسان لیئق اور وفا دار کی رہتی تہی درج ہین یعنے وہ اکثر عمر سات سالگی تک عورات سے ناواقف رہتے تہے مگر جو راجہ موٹا یعنے فربہ اس قید کا پابند تہا تو اوسنے عمر بلوغیت مین اوسکو فراموش کر دیا تہا کیونکہ گو اوسکی ستائیس رانیان تہین تاہم اوسنے نظر تعشق کی اوپر ایک دختر ناکتخدا رعایا پر اور رعایا بہی کون کہ دختر برہمن پر ڈالی تہی ✣

حال یہ ہے کہ راجہ دربار سے اپنے علاقہ مین آتا تہا کہ اوسنے اس حسین عورت کو دیکہا اور باوجود بزرگی اوس کے والد کے اور اپنے فرائض کے کہ وہ عدل اور انصاف کرنے والا تہا ارادہ کیا کہ اپنی مطلوبہ کو حاصل کرے یہ برہمن ابانپت کا تہا یعنے پرستش ابا ناتہ کی کرتا تہا جس کا مندر مقام سے ہدرا مین ہے یہ برہمنان مارو دیس بخلاف برہمنان متعصب بنگالہ گوشت خور اور شراب خوار ہین اور سب لذات عیش زندگی اپنی پرستش دیبی مین عمل مین لاتے ہین اسکا ذکر کتاب کہیات مذکور مین نہین ہے کہ عورت مذکورہ کا شبہہ دل بباعث ترغیب راجہ رفع ہوگیا تہا یا راجہ نے زبردستی کی تہی مگر اوسکے والد نے خیال کیا کہ سوائے قتل دختر کوئی صورت اوسکے حفظ آبرو کی نہین ہے اور اوسنے اس خیال کو قتل سے مبدل کرنا باعث معاوضہ اور آبرو کا تصور کیا اور اوسنے ایک غار جیسا کہ ہنگام پرستش اگن کنڈ بناتے تہے طیار کیا اور اپنی دختر کو قتل کرکے پارہ پارہ کیا اور اپنے جسم سے گوشت کاٹ کر اوس مین شامل کرکے اپنی دیبی کو نام ہومنا یعنے آگ مین جلانا شروع کیا اور جب دود اور شعلہ اوسکا آسمان کیطرف صعود کرنے لگا اوسنے راجہ کو بددعا دینی شروع کی یعنے اس شخص کو آرام نہ ملے اور تین پہر یا تین دن یا تین برس کے عرصہ مین میرا معاوضہ ملے اور یہ کہکر بولا کہ مجہے بعد مرگ دیبی بادری مین مقام ملے گا یہ کہکر اگن کنڈ مین جب آگ مشتعل تہی کود پڑا یہ حال پر خوف راجہ تک پہونچا اور راجہ کے دل مین اندیشہ برہم ہتیا یعنے مرگ برہمن اور اوسکے برہم راکشس ہونے کا ہوا اور عرصہ مذکورہ مین بصد پشیمانی مرگیا ✣

توہمات بہی بعض وقت عقائد عقلی پر غالب آتے ہین اور وہم برہم راکشس ہوجانے ابانپت برہمن ساکن پہلدرا زمانہ ہاے آئندہ مین ایسا حاضر رہا کہ راجگان عیاش کو ایسے گناہ سے قید مین رکہکر رجوع بطرف نیکی کیا جب اور کوئی قید ایسی موثر نہین ہوتی جسونت سنگہ پر پوتا اودے سنگہ کا جو مشہور راجہ ہوا ہے ایک اپنے اہلکار ملکی کی دختر پر عاشق ہوگیا اور بمقام دیبی بادری یہ عشق پیدا ہوا تہا مگر خیال برہم راکشس مذکور کا اوسکی خواہش دلی کے سرانجام کرنے مین مانع آیا مگر ایسی جنگ عشق و عقل مین ہوئی کہ جسونت دیوانہ ہوگیا اور کسی طرح ہوش مین نہین آتا تہا

برہم راکشس نے اوسکے دل مین اثر کیا اور یہ یقین عام تہا کہ اوسپر کسی کا سایہ ہے اور سبب وہ کسی عمل وغیرہ سے بولتا تہا تو یہ کہتا تہا کہ کوئی رئیس جو رتبہ مین جسونت کے مساوی ہوا تہا ورنہ سے تو یہ اچہا ہو اس عرصہ مین ناہرخان رئیس خاندان کمپاوت نے جو ہر ایک لڑائی مین فتحیاب جہنڈہ قائم کرتا تہا منظور کیا کہ مین بالعوض اپنے راجہ کے سر دونگا یہ حرف جسوقت اوسکی زبان سے نکلا اوسیوقت اون عاملان نے جو برہم راکشس مذکور کو بلاتے تہے اوسکو ایک کوزۂ آب مین اوتارا اور تین مرتبہ اوسکے سر پر سے آتار کر ناہرخان کو پینے کو دیا ناہرخان کے پیتے ہی جسونت ہوش مین آگیا یہ برہم راکشس کے اوتارنے کا حال ہر ایک رئیس راجستان بدل یقین کرتا ہے اور اسوجہ سے ناہرخان کا نام وفادار وفاداران ہوا قبل از مرگ اوسنے اپنے فرزند کو طلب کیا اور اوسکو اور اوسکی اولاد کو قسمیہ منع کیا کہ عہدہ پردہان یعنے موروثی وزارت مارواڑ کو جسکے سبب یہ قربانی ہوئی ہے ترک کرین اور اسوقت سے خاندان چمپاوت رہوا بجاے خاندان کمپاوت اسوپ کے قائم ہوے اور کمپاوت نے اپنی جگہ بجانب راست چہوڑ کر نشست اپنی بجانب چپ راجہ کے اختیار کی ✦

سلطنت اودے سنگہ کو ہم فہرست اولاد راجہ مذکور پر جو ہمکو از روے کتاب راجگان میسر آئی ہے ختم کرینگے یہ فہرست ایسے لوگون ہی کے واسطے نامناسب نہین ہے جو خواہان اطلاع ایسے گروہ راجگان کے ہین اور اونکو تو کارآمد بہی ہوگی جنکو کچہ تعلق اس قوم کے امور ملکی سے ہے یہان ہمکو مراتب فروع ساتہ بیخ درخت کے معلوم ہوتی ہے جنہون نے ایک سو برس کے عرصہ مین تمام زمین پر اپنا سایہ ڈال دیا تہا اور جو باعث اعانت اور حفاظت آزادی کشن گڑہ اور روپ نگر اور رتلام کے اور نیز ریاستان جاگیردار گوبندگڑہ اور کمیردا اور پسان گڑہ کی جو سب اولاد اودے سنگہ مین سے تہے ہوئی ✦

اولاد راجہ اودے سنگہ

۱ سورسنگہ گدی نشین ہوا

۲ اسکہے راج

۳ بہگوانداس ۔ اسکی اولاد بلوا اور گوپال داس اور گوبند داس بانی گوبندگڑہ ہوے

۴ نرداس

۵ سکت شنکر } انکی کوئی اولاد نامی نہین ہوئی

۶ بہوپت

۷ دلیپ اسکے چار فرزند تھے اول مہیش داس جسکا فرزند رتنا بانی[1] رتلام کا ہوا دوم جسونت سنگھ سوم پرتاپ سنگھ چہارم کے نراین

۸ جیت اسکے چار فرزند تھے اول ہر سنگھ دوم ادمرا سوم کنی رام چہارم برہم راج اسکی اولاد کے پاس اراضی علاقہ بلاتی وکبیروا مین تھی

۹ کشن اسنے سمت ۱۲۷۹ (۱۳۱۲ع) مین بنیاد کشن گڑہ کی ڈالی اسکے تین فرزند تھے ششمل جگمل سہارمل اسکا فرزند ہری سنگھ تھا اور اوسکا روپ سنگھ جسنے روپ نگر کی بنیاد ڈالی تھی +

۱۰ جسونت جسکے فرزند مان سنگھ نے مان پورا بنایا اور اسکی اولاد نامزد پاجودہا کے نام سے مشہور تھی

۱۱ کیشو بانی ببان گڑہ

۱۲ رام داس
۱۳ پورن مل
۱۴ مادہو داس
۱۵ موہن داس
۱۶ کیرت سنگھ
۱۷ نامعلوم الاسم

} انکا کہین کچہ ذکر نہین ہے

اور اس راجہ اودے سنگھ کے سترہ دختران تھین اونکی اسم نویسی تواریخ مین درج نہین ہے

باب پنجم

گدی نشینی راجہ سور ۔ عزت افزائی بباعث اوسکی لیاقت سپاہگری ۔ فتحیاب ہونا اور پرراو ستران سروہی اله ۔ فوج کشی بمقابلہ راجہ گجرات ۔ فتح جنگ دہوندوکا جو راجہ مذکور کے نصیب ہوئی ۔ دولت اور ثروت جو اوسکو نصیب ہوئی ۔ انعامات جو بہاٹ کو دیے گئے ۔ فوج کشی بمقابلہ امرا ئیلچا ۔ جنگ ریوان ۔ قتل چوہان ۔ عزت افزائی دیگر ۔ حاضر ہونا راجہ سور اور اوسکے فرزند گج سنگھ کا دربار جہانگیر بادشاہ مین ۔ وارث ماروار کو بادشاہ نے بدست خود شمشیر عنایت فرمائی ۔ زینہ لگا کر چڑہ جانا قلعہ جہالور پر ۔ راجہ گج کا ہمراہ شاہزادہ خرم کے

[1] رتلام اور کشن گڑہ اور روپ نگر آزاد ہین یعنے ماتحت کسی راجہ کے نہین ہین اور ہر ایک علحدہ علحدہ زیر حمایت گورنمنٹ انگریزی بسر کرتے ہین +

بمقابلہ رانا سے میوار کے جانا۔ وفات راجہ سور۔ مینار بردعا یعنے طلاق جو بزبدا پر تعمیر ہوا۔ نارضامندی رئیس راٹہور بباعث اوسکے عرصہ دراز تک اپنے ملک سے باہر رہنے کے۔ راجہ سور کا آرائیش دینا جودہ پور کا آو اولاد راجہ گدہی نشین گج سنگہ۔ عطا ہونا راجگی برہانپور۔ مقرر ہونا صوبہ دار دکہن۔ انعامات جو اوسکی فوج کو عطا ہوے۔ اوسکی جنگ ہاے مختلفہ۔ عنایت ہونا خطاب دلتہمنا کا۔ باعث راجپوتونکی مداخلت کا بیچ تخت نشینی بادشاہ کی ہونا سلطان پرویز و سلطان خرم شاہزادگان کا از بطن رانی راجپوت۔ کارسازی رانی کی درباب تخت نشینی اپنی اولاد کے۔ سلطان خرم کی سازش واسطے قتل اپنے برادر کے۔ اوسکی کوشش بیچ اپنی جانب کرنے راجہ گج کے مگر بے سود ہونا اس کوشش کا۔ شاہزادیکا قتل کرنا اصل مشورہ دہندہ راجہ گج کو۔ راجہ گج کا فوج شاہی سے روانہ ہونا۔ شاہزادہ خرم کا اپنے بہائی پرویز کا قتل کرنا۔ اور عزم خارج از تخت کرنے کا اپنے والد جہانگیر کو اور اوسکا مددخواہ ہونا راجگان راجپوت سے۔ اونکا جمع ہونا گرد تخت کے اور مقابلہ کرنا فوج مفسد کا متصل بنارس کے۔ بادشاہ کا سبے وقری کرنا راجہ راٹہور کو اور اس امر کا مضر ہونا بیچ اوسکے مطلب کے۔ شکست مفسدین مفرور ہونا شاہزادہ خرم کا۔ قتل راجہ گج اوپر سرحد گجرات کے۔ گدہی نشین راجہ جسونت پسر ثانی۔ وجہ انحراف راجپوتان قواعد حق فرزند اکبر سے۔ امرا سپر کلان کا خارج از گدہی ہونا۔ حکم جلا سے وطن بخلاف اوسکے جاری ہونا۔ بیان طریق دلیس وت یعنے جلای طنی۔ امرا کا حاضر دربار مغلیہ ہونا۔ عزت افزائی مذکور۔ لوگ حسرت آمیز مذکور ٭

سمت ۱۶۵۱ (سنہ ۱۵۹۵ع) مین سور سنگہ گدہی نشین ہوا یہ شخص فوج شاہی کے ساتہ بمقام لاہور خدمت شاہی سمت ۱۶۴۰ سے سرداری فوج کرتا تہا جب اوسکو خبر وفات اپنے والد کی پہونچی اوسکی کارداری اور خدمتگزاری نہایت عمدہ قسم کی تہی اور اوسکو بحین حیات اوسکے والد کے خطاب سوائی راجہ کا اور مرتبہ کلان سلطنت سے اونکے عطا ہوا تہا اکبر بادشاہ نے اوسکو حکم دیا تہا کہ منفرور راجہ سروہی کو زیر اور مغلوب کرے اسپر بہی راجہ مذکور نے باعتبار استحکام اپنے مقام کے جو کوہستانی تہا اعتراف حکومت شاہی سے انکار کیا یہ امر موافق اوسکے مطلب دلی کے ظہور مین آیا کیونکہ اوسکو دشمنی ساتہ راو سرتان کے تہی اور اس انکار کے سبب اوسنے حسب بیان تواریخ معاوضہ تام اوس سے لیا یعنے اوسنے اپنی دشمنی کا بدل سرتان سے لیا اور سروہی کو تاخت و تاراج کیا حتے کہ سرتان کے پاس اب تک بستر بہی سونے کو باقی نہ رہا اور اوسنے اپنی رانیوں کے واسطے زمین کا فرش بنایا اسنے دیورا کو عاجز کیا جسنے بتحریک غرور آفتاب کو اس حالت پر کہ

اوسکے اوپر تابش کیون ڈالی یعنے دہوپ کیون کی تیر مارے تہے سرتان مذکور نے فرمان شاہی اور تابعداری منظور اور قبول کی اور وعدہ کیا کہ وہ اپنی فوج کے ہمراہ خدمت گزاری شاہی جنگ گجرات مین جو محول راجہ سور کے تہی کرتا اس فتح کا بہی حال ہم حروف تواریخ مین بیان کرتے ہین یعنے راجہ نے پان رخصت بمقابلہ شاہ مظفر کے اوٹہالیا اور اوسکو منصب صوبہ داری گجرات کا عطا ہوا موج ہر دو طرف بمقام دہندوکا مقابل ہوئی اور جنگ سخت بروے کار آئی اس مین گور راٹہور لوگون کے اکثر شجاع آدمی کام آئے مگر شاہ مذکور کی شکست ہوئی اور سب علامات اور سامان شاہی چہوٹ گیا راجہ نے سترہ ہزار شہرونکا مال یغما بادشاہ کو بہیجا اور ایک کرور روپیہ خود لیکر جودہ پور ارسال کیا اور اس روپیہ سے شہر اور قلعہ کو وسعت دی اس خدمت گزاری کے جلدو مین اکبر نے اونکا منصب ایزاد کیا اور ایک قبضہ شمشیر اور خلعت اوسکے واسطے روانہ کیا اور جاگیرات عطا کین +

اخیر مین یہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ راجہ سور نے بہاٹ لوگون کو بہت دیا چند بہاٹان کو جو چہ نفری سے کم نہ تہے اونکی کویتا پسند کر کے ایک ایک لاکہہ روپیہ منجملہ مال یغما گجرات کے فی نفر کو دیا +

بعد فتح گجرات کے راجہ سور کو حکم دکہن جانے کا ہوا اوسنے منظور کیا اور سترہ ہزار سوار اور دس ضرب توپ کلان اور بیس زنجیر فیل ہمراہ لیکر گیا تہا اور تین بڑی بڑی لڑائیان لڑین اور برکنارہ ریوا (نربدا) کے اوسنے امرا بیجا پر جو ایک قوم چوہان سے تہا حملہ کیا اسکے ہمراہ پانچ ہزار سوار تہے اور اوسکو قتل کر کے اوسکے تمام ملک کو مطیع فرمان کیا اس خدمت گزاری کے جلدو مین بادشاہ نے نوبت عطا کی اور ملک دہار مرحمت فرمایا +

بعد وفات اکبر بادشاہ و تخت نشینی جہانگیر شاہ کے سور سنگہ مع اپنے فرزند اور وارث گج سنگہ کے حاضر دربار شاہی ہوا بادشاہ نے گج سنگہ کو بجلدو فتح کرنے جہالور کے جسکو شاہ گجرات نے فتح کر کے اپنے ملک مین شامل کر لیا تہا اپنے ہاتہ سے ایک قبضہ شمشیر عطا کی اسکا حال بہاٹ اس طرح بیان کرتے ہین یعنے گج بمعنی فیل کو حکم ہوا کہ بمقابلہ بہادی پٹہان کے جاے اوسکا نقارہ جنگ بلند آوازہ ہوا ارانده نے سنا اور لرزہ باندام ہوا جو علی الدین نے چند سال مین کیا تہا وہ گج نے عرصہ تین مہینے مین ختم کیا وہ زینہ لگا کر جہالندرا پر جو اصلی نام جہالور کا ہے شمشیر بدست چڑہگیا اکثر راٹہور کے نامی لوگ کام آئے مگر اوسنے سات ہزار پٹہان قتل کیے اور اونکی لوٹ کا اسباب بادشاہ کی خدمت مین روانہ کیا +

آئندہ معلوم ہوگا کہ راجہ سور بعد تباہی خاندان گجرات مقام دار الریاستہ مین قیام پذیر رہا اور اوسکا فرزند اور وارث گج سنگہ تعمیل احکام شاہی کرتا تہا عرصہ قلیل مین بعد لینے جہالور کے اوس کو حکم ہوا کہ ہمراہ فوج مارواڑ بمقابلہ رانا امرا

میوار والہ کے روانہ ہوے یہ بعینہ اوسوقت واقع ہوا جب اوسکی آزادی ختم ہوتی تہی کیونکہ تواریخ[سلہ] مین صرف اسقدر لکہا ہے کہ کرن نے اطاعت بادشاہ کی منظور کی اور گج سنگہ بمقام تاراگڑہ وارالریاستہ اجمیر واپس آیا اس خدمت گزاری کے عوض بادشاہ نے اوسکے اور اوسکے والد راجہ سورسکے منصب مین اضافہ کیا +

اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ مورخان راجپوت کی خواہش صرف اپنے راجگان کی تعریف سے ہوتی ہے اور اسکو ضرورت بیان دیگر شرکاے کارزار نہین معلوم ہوتی تہی پس ناواقف حالات امور سے اور آگاہ بیان اون کے کارزار سے جو بمبالغہ کیا گیا تہا یہ خیال کرنا کہ ہر ایک جنگ عظیم مین راجگان راٹہور ہی سرگروہ تہے مثلاً ایسے امر مین جسکا ذکر ابہی ہوچکا ہے یعنے اطاعت رانا مین راجہ گج ہی ایک سرگروہ محسوب ہوا ہ شاہزادہ خرم ولیعہد مغلیہ تہا وقائع جہانگیری مین جہان اس جنگ کا بیان ہے وہان ذکر بہی راجہ راٹہور کا نہین ہے بلکہ کوٹا اور دتیا کے راجہ کا بیان اسطرح درج ہے کہ یہ دونون راجہ اصل باعث تہے جس سے شاہزادہ خرم صلح کرسکا (اسکا حال جلد اول مین درج ہے) پس اس سے یہ نتیجہ پیدا ہے کہ راجہ گج بہی شریک فوج کثیر ہوکر حملہ میوار مین جنگ آور ہوا تہا +

سمت ۱۶۷۶ (سنہ ۱۶۲۰ع) مین راجہ سورسنے دکہن مین وفات پائی اس راجہ سنے راٹہورسکے نام کو بڑی شہرت دی تہی اور بادشاہ بہی اوسکی نہایت قدرومنزلت کرتا تہا اور بہاٹ اسکے بارہ مین یہ بیان کرتا ہے کہ اوسکی برچہی یعنے نیزہ سے دکہن کے باشندے اندیشہ ناک تہے راجہ سورسنے خواہ اس غرض سے کہ وہ جنگ وجدل دوامی جو اوس ملک مین ہوتا تہا ناپسند کرکے یا اپنی خدمت گزاری بعید سے جسکے باعث وہ اپنے ملک مین بازگشت نہین کرسکتا تہا تنگ آکر وقت نزع یہ حکم دیا کہ ایک مینار تعمیر کیا جاے اور اوسپر طلاق کندہ ہوکہ کوئی اوسکے خاندان کا نربدا کے پار ایک مرتبہ بہی نجاے یہ شخص اپنے عہد طفلی سے بیگانہ وار اپنے وطن سے تہا وہ ہمیشہ اپنے والد کے سات جاتا تہا جہان اوسکا والد واسطے اعانت مارد کے فوج کشی کرتا تہا اور جب گدی نشین ہوا اوسوقت لاہور مین خدمت گزاری بادشاہ کرتا تہا اور وقت وفات بہی اپنی بزرگون کے مدفن اور مقبرہ سے جسکو ہندی مین سمادہ کہتے ہین بہت دور و دراز مقام پر وسط ہند مین تہا گو بادشاہ سنے ناقدردانی اوسکی خدمات لائقہ کی نہین کی اور نہ اونکو فراموش کیا کیونکہ راجہ سورسکے پاس جاگیرات کلان بذریعہ سندکم از سولہ[سلہ] جاگیرات کلان کے نہ تہین۔

سلہ تواریخ مین لکہا ہے کہ سمت ۱۶۶۹ (سنہ ۱۶۱۳ع) مین بادشاہ نے واسطے مقابلہ رانا کے فوج آراستہ کی اور یہی سند بادشاہ نے اپنے وقائع مین درج کی

سلہ منجملہ انکے نوتو نوکوٹ ماروار کے تہے کیونکہ جب یہ جاگیر وار کلان ہوا تہا تو اوسنے یہ کوٹ نذر کیے تہے اور یہ واپس پائے اور ہنگام واپسی ہر ایک کے سات جاگیر وغیرہ اور بہی عطا ہوئی اور پانچ گجرات مین اور ایک مالوا مین اور ایک دکہن مین تہی اور ظاہر ہوتا ہے کہ بباعث اس

اور خطاب سوائی کا دیگر اوسکو جملہ راجگان حاضر باش دربار سے رتبہ عالی عطا فرمایا تھا تاہم اس سب کو بمقابلہ اوسکے ہمیشہ اسنیے ملک موروثی سے علٰحدہ رہنے کے اور اپنے ملک کے انتظام کو حوالہ ملازمین کے کرنے کے کافی معاوضہ تصور نہین کرتا تہا اور دیگر اشخاص کلان اوسکے خاندان کے بہی جو جدا اپنی زوجہ و خاندان اور علاقہ سے ہوگئے تہے شریک اس نارضامندی راجہ مین ہوے کیونکہ اونکے نزدیک شان بادشاہی یا نظر مہربانی بادشاہ کچھہ وقعت بمقابلہ اسکے نہین رکہتی تہی کہ وہ اسنیے موروثی علاقہ مین اپنی حکومت کرین ایک اونکے کہانا جنگل کا راٹہور لوگون کو زیادہ پسندیدہ بہ نسبت جملہ نعمتہاے خوان بادشاہی سے تہا اور وہ اس نعمت سے دست کش ہوکر یا دمندا اور کی سبز پہلی کی یا اپنی رابری یا جوار جوش خوردہ کی جسکو راٹہور لوگ بہت پسند کرتے ہین کیا کرتے تہے یہ جزوی شرکت خرابی ہاے بزرگ کی شریک واسطے زیادہ کرنے بدی معاوضہ زبون کے ہوئی اور اس کا خیال کسی انسان کو زیادہ تر شجاع راجپوتون سے نہین ہے +

راجہ سور نے اپنی دارالریاستہ کی رونق کو ترقی دی اور اکثر تعمیر بناکین جنسے اوسکا نام باقی رہے منجملہ ان تعمیرات نامی کے ایک وہ تالاب ہے جسکو سور ساگر کہتے ہین اور جو اس پورہ ملک مین کم کارآمد نہین ہے اسکے پانی سے آبیاری باغات کی جو اوسکے کنارہ پر ہین کی جاتی ہے اسکے چہہ فرزند اور سات دختران تہین انکی اولاد کا کچہہ بیان ہمکو نہین ملا فرزندان یہ ہین یعنے گج سنگہ وارث گدی - سمبل سنگہ - بیرم دیو - بجی سنگہ - پرتاپ سنگہ اور جسونت سنگہ +

راجہ گج جو اسنیے والد کی جگہ سمت ۱۶۷۰ مین گدی نشین ہوا بمقام لاہور پیدا ہوا تہا اور ٹیکہ راجگی اوس کو فوج شاہی مین بمقام برہان پور ملا اس ٹیکہ کو داراب خان پسر خانخانان رئیس اعظم دربار شاہی لایا تہا اور اوسنے بحیثیت مرتبہ شاہی راجہ گج کی کمر سے شمشیر باندہی ماوراے نوکوٹ ماوار کے جو اوسکے موروثی تہے اوسکی سند مین سات قسمت گجرات کی اور ضلع جلی واقع دہون دہارا اور ایک جگہ جو اوسکے نہایت حسب دلخواہ تہی گو چندان زرریز نہین یعنے مسعود واقع اجمیر جو موروثی مقام اوسکے خاندان کا تہا شامل تہی سواے ان علامات توقیر کے اوسنے زیادہ اعتبار بباعث عطا ہونے صوبہ داری دکہن کے حاصل کیا اور دلیل خاص توجہ شاہی کی یہ ہوئی کہ اوسکے سواران داغ سے بری کیے گئے یعنے نشان شاہی اونپر داغ نہ کیا جاے اوس کا فرزند اکبر امرا و سنگہ نامے اسنیے والد کے ساتہ ہر ایک جنگ مین شریک رہتا تہا اور ہر جنگ عظیم کی فتح اوسکی

جہانگیر کے تیرہ ہزار سوار کی چاکری بنام نہاد فوج مارواڑی ہوتی تہی +

شجاعت بجید سے وابستہ رہتی تہی یعنی محاصرہ اور جنگ کرکی گڈہ اور کول کنڈا اور کیلیا اور برہالا اور کنچن گڑہ اور اوسیرا ور ستارا کے راٹہور لوگونکی شجاعت بہت مصروف رہی اور اسی باعث سے اونکے حاکم کو خطاب دلتہنا کا عطا ہوا ہمنے سابق بیان کیا ہے (جلد اول مین) کہ راجگان راجپوت درباب تخت نشینی بادشاہ اختیار رکہتے تہے اسوجہ سے کہ اونکی دختران کی شادی بادشاہ سے ہوا کرتی تہی اور اسی سبب سے اونکا مطلب اوسمین بہت رہا کرتا تہا سلطان پرویز پسر کلان اور وارث جہانگیر اولاد مارواڑ کی رانی کا تہا اور پسر دوم خرم[1] نامے بلن رانی کچہواہہ رانی آمیر سے تہا جو یہ شاہزادگان اولاد ایسے شخص کی تہے جسکی زوجہ بکثرت تہین اور تعلیم انکی بہی مختلف طریق پر ہوئی تہی لہذا یہ اپنے خاندان مین شادی کرنا فرضیات سے نہین تصور کرتے تہے اور اونکی والدہ اسنیے اپنے خاندان کی بلند نظری کے باعث اور کچہ خیال نہین کرتی تہی مگر یہ کہ اپنی اولاد کو تاج شاہی حاصل ہوان دونون رانیون کے ساتہ اولاد شاہی کو جو اونکی اولاد مین نہ تہے کچہ لگا نگت نتہی اور نہ اونکی اولاد کے ساتہ رابطہ اتحاد تہا اور یہ خیالات بدو پیدایش سے اونکو تفہیم ہوتے تہے لہذا یہ اکثر واقع ہوتا تہا کہ وارث تخت کو رشک کی آنکہ سے دیکہتے تہے اور اوسکو ایک سدراہ تصور کرکے چاہتے تہے کہ اوسکا دفعیہ جان دیکر بہی اگر ہو تو بہتر ہے اس خرابی سنے اوس فائدہ کو جو بباعث شادی ساتہ باشندگان ملک ہند سے متصور تہا بیکار کر دیا تہا مگر یہ خرابی ایسی نہتی کہ ساتہ رسم کثرت شادی کے موقوف ہوجاتی سلطان خرم آپ کو اپنے برادر کلان پرویز سے سواے اس امر اتفاقی کے یعنے وہ اول پیدا ہوا تہا اور اکبر تہا اور سب امور مین برتر تصور کرتا تہا اور وہ فی الحقیقۃ ہر امر مین اوس سے بہتر تہا اور شجاع اور سپاہی تہا اور اوسکی بلند نظری اور علو ہمتی کو قوت مسمے بہیم سیوار اور کہ مہابت[2] شجاع کے باعث سے صغیر سنی مین ہی حاصل تہی لہذا اوسنے تجویز کی کہ اس سدراہ تخت کو دفع کرے اوسکے خیالات اول اوسوقت ظاہر ہوے جب وہ دکہن مین فوج کشی کرتا تہا اور اوسنے اپنے ان خیالات کو راجہ گج مارواڑ کو تحریر کیے اسوجہ سے کہ وہ مرتبہ بعد شاہزادگان دربار شاہی مین رکہتا تہا اور اوسکی امداد درباب اپنی تخت نشینی کے چاہی مگر بوجہ عنایات و مراعات شاہی جو اوسکی نسبت مبذول تہین اور نیز بہ نظر اسکے کہ وہ خود پرویز کا خیرخواہ تہا اوسنے اس درخواست خرم کی کچہ سماعت نہین کی بعد ازان شاہزادہ مذکور نے اپنا حصول مطلب بذریعہ گوبند داس راجپوت قوم بہٹی سے جو ایک رئیسان مارو مین سے خاندان مجبر کا تہا چاہا

---

[1] اسکا اصل نام کرم یعنے کچہوہ تہا مراد یہ کہ یہ قوم کچہوا مارواڑ مین ایسی تہی جیسے جانور کچہوا پانی مین ہوتا ہے *

[2] یہ مہابت ایک شخص خاندان رانا مین سے تہا جسنے مذہب اسلام قبول کیا تہا *

مگر گوبند داس حسب مضمون تواریخ کسی شخص کو سوا ے اپنے مالک اور بادشاہ کے نہین جانتا تہا یعنے کسی سے کچہ غرض نہین رکہتا تہا اس سبب سے بہی نا امید ہوکر خرم کو کوئی امید اب باقی نہی اور وہ راٹہور کو بدل ناپسند کرنے لگا اور کشن سنگہ[۱] سے سازش کرکے اوسنے گوبند داس وفادار کو قتل کرایا یہ حال دیکہکر راجہ گج سنگہ نے ناراض ہوکر اپنے عہدہ درباری کو ترک کرکے اپنے وطن کو چلا گیا قتل پرویز کے بعد جو بعد ازین عرصہ قلیل مین واقع ہوا ایک یہ امر پیش پا باقی رہا کہ بادشاہ کو خارج از تخت کرے اس نظر سے اوسنے اسکا مصالح اوسقدر جمع کیا جسقدر اوسنے کافی تصور کیا اور جہانگیر نے وفاداری راجپوت سے اعانت چاہی کہ وہ مدد اوسکی بمقابلہ ناشکری فرزند اور سازش خانگی کے کرین جسوقت یہ درخواست اعانت عام اونکے پاس پہونچی اونہون نے اس قاعدہ اعلے کو کہ وہ گدی کے ہین رونق بخشی اور وہ یہ امر بلالحاظ لیاقت گدی نشین کے عمل مین لایا کرتے تہے لہذا راجگان مارواڑ آمبر کوٹہ اور بوندی اپنی اپنی فوج لیکر اس موقع پر حاضر ہوے اس سے یہ امر صاف ظاہر ہوا جو اونکی اپنی تواریخون مین درج ہے کہ راجستان اپنے معصر لوگون کے فعل خلاف ہرگز اختیار نہین کرتے اور یہ امر یہان تک ثابت ہوا کہ اونمین سے ایک ایک کی فوج ہی واسطے دفع فساد کے کافی متصور ہوتی تہی اس امر کی تفصیل بعد ازین حالات بوندی مین درج ہوگی *

جہانگیر اس قدر خوش راجہ راٹہور کی گرمجوشی سے ہوا چونکہ وہ مفسدین کی پیش قدمی سے اندیشہ ناک تہا کہ اوسنے صرف راجہ کا ہاتہ نہین پکڑا بلکہ اوسپر بوسہ بہی دیا کہ یہ امر خلاف شد امد تہا القصہ جب کہ راجگان جو یہان جمع ہوے تہے متصل بنارس کے روبروے لشکر مفسدین ہوے تو بادشاہ نے فوج ہراول متعلق راجہ کچہواہہ مرزا راجہ آمیر کے فرمائی یہ امر خواہ بادشاہ نے اس مصلحت سے کیا کہ وہ بمقابلہ شاہزادہ خرم جو اوسی کے خاندان کی رانی سے پیدا ہوا تہا جنگ کرے یا صرف اس غرض سے جو مورخین مارواڑ تحریر کرتے ہین یعنے اوسکے ساتہ فوج بکثرت تہی ایک امر چندان قابل بحث نہ تہا مگر اوسکا نتیجہ قریب تہا کہ مضر اور نقصان دہندہ ہو کیونکہ مغرور راجہ راٹہور اس بے وقری سے خفا اور غصہ مین ہوا کہ یہ مرتبہ عزت اور حرمت جو اوسکا حق تہا اوسکے برابر کے دوسرے خاندان آمیر کو بخشا گیا اور اپنی چیدہ فوج لپیٹ کر فوج شاہی سے جدا ہوا اور یہ ارادہ کیا کہ جاسوس ایک مقام سے نتیجہ جنگ دیکہتا رہے مگر بباعث تیزی مسیمے بہیم میواڑ والہ کے جو صلاح کار شاہزادہ خرم کا تہا یہ امر وقوع مین

[۱] یہ کشن سنگہ بانی کشن گڑہ کا تہا اس امر قبیح کے سرانجام کرنے سے وہ راجہ سرخرو اوس شہر کا بنایا گیا جو اوسنے تعمیر کیا تہا اس راجہ کی اولاد از روے عہد نامہ اب رفیق گورنمنٹ انگریزی ہین *

نہ آیا کہ شاہزادہ اوس روز شاہنشاہ ہندوجای اوسنے ایک پیغام طعنہ آمیز راجہ گج کو بہیجا کہ یا تو وہ شریک اولکا ہو ورنہ شمشیر بکرپڑے یہ پیغام سنکر راٹہوروں نے اوس حرکت بادشاہ سے بمقابلہ طعنہ اپنے ہمقوم کے چشم پوشی کی اور نتیجہ یہ ہوا کہ بہیم مذکور قتل ہوا گو بندداس کا معاوضہ لیا گیا فساد رفع ہوا اور خرم مغرور اور یہ سب قوم راٹہور اور مارورسے وقوع مین آیا ✣

سمت ۱۶۹۴ (سنہ ۱۶۳۸ع) مین راجہ گج بیچ ایک مہم گجرات کے قتل ہوا مگر یہ مورخین نے نہین لکہا ہے کہ وہ بیچ سرانجام احکام شاہی قتل ہوا یا بیچ سزادہی اپنی چہوٹی سرحدات کے قزاقان کے مارا گیا تواریخ ملک مین اوسکا بڑا نام باقی ہے اوسکے دو فرزند شجاع مسمیان امرا و جسونت اوسکے نام بلند کے قائم رکہنے کو موجود تہے اوس کا ایک اور فرزند اچل نامے تہا مگر وہ بعمر صغیر فوت ہوا ✣

پسر دومی جسونت نامے گدی نشین ہوا اسکا گدی نشین ہونا ایک اور دلیل اور مثال تواریخ راجپوتانہ مین باقی ہے جس سے انفساخ قاعدہ دربارہ استحقاق فرزند اکبر وقوع مین آیا تہا اس انفساخ قاعدہ کی کئی صورتین ہوتی ہین بعض مقام پر صرف محبت پدری اور بعض موقع پر نالیاقتی فرزند بیچ حکمرانی اور سرداری کرنے پچاس ہزار فوج راٹہور کے اور بعض وقت مثل موقع حالت فساد عظیم و سخت مزاجی شخص خارج شدہ جسکے باعث کل پابندی برطرف رکہی جاتی ہے ✣

گو ایک دشمن واسطے مقابلہ کے موجود تہا مگر امر شجاعت مین کم نہتا اور جس قدر جنگ اوسکے والد نے کہین مین کین یہ ہمیشہ اونمین مقدم تر رہا کرتا تہا اوسکی دلیری مزاج کے باعث اوسکے ہمقوم اکثر اوسکے گرد جمع رہتے تہے جو اوسکے ہم مزاج اور ہم خاندان تہے اور جنکے حرکات ہنگام امنیت کے باعث نالش بحد روبروے اوسکے والد کے تہین اور اسقدر اوسکا والد اوسکے اور اوسکے ہمراہی کی حرکات زبون سے تنگ آگیا تہا کہ اوس نے بمجبوری اوسکو محروم الارث کردیا ✣

سمت ۱۶۹۰ (سنہ ۱۶۳۴ع) مین بماہ بیساکہہ پانچ سال قبل وفات راجہ گج کے بیچ ایک جلسہ عام جاگیرداران مارو کے فتوی محروم الارث ہوجانے امر اکا بعہود و مواثیق اور حسب قاعدہ اداے رسوم معمولی جاری ہوا اس رسمیات کے روز جو ایک روز غم و الم کے روزنامچہ ملک مین درج ہے تمام رسوم موتا کی ادا ہوتی ہین فوراً جب یہ فتوے جاری ہوا کہ اوسکا حق ولدیت کا ضبط ہوکر اوسکے برادر خرد کے نام منتقل ہوا اور وہ آیندہ رعایاے مارو مین شمار نہین کیا جاے گا ایک خلعت جلاے وطنی کا پیش ہوا اوس مین سب پارچہ سیاہ رنگ کے تہے اور وہ اوسکو

پہنائے گئے سپر سیاہ اوسکی پشت پر لگائی گئی اور شمشیر بہی اوسی رنگ کی کمر سے بندہی اور گہوڑا بہی مشکی رنگ کا حاضر ہوا اوسپر امرا کو اس پوشاک سیاہ مین سوار کرا کر حکم ہوا گو خفگی کے ساتہ یہ حکم تہا کہ جہان مرضی ہو باہر حدود ملک مارو کے چلا جاے +

مسمے امرا تنہا جلاے وطن نہین ہوا اکثر آدمی ہر ایک خاندان کے جو اوسکو اپنا مالک آئندہ جانتے تہے بخوشی اپنی اوسکے ہمراہ ہوے وہ روانہ ہوکر دربار شاہی مین حاضر ہوا اور گو بادشاہ نے بہی فتواے جلاے وطنی کو منظور اور قبول کیا مگر اوسکو اپنے پاس ملازم رکہا اوسکی شجاعت کے باعث اوسکو خطاب راو کا اور منصب سہ ہزاری کا مع عطیہ ناگور بطور جاگیر سرخود حاصل ہوا اور حکم ہوا کہ ناگور کو بطور عطیہ شاہی تصور کرے مگر وہی تیز مزاجی اور خودسری اوسکی جو باعث اوسکے محروم الارث ہونے کی ہوئی تہی اب وجہ اوسکی مرگ کی ہوئی وہ پندرہ روز دربار سے غیر حاضر رہا اور شکار خوک اور شیر مین جو اوسکے مرغوب حرکات تہین مصروف تہا کہ اس غیر حاضری کی وجہ سے شاہجہان بادشاہ نے اوسکو زجر و توبیخ کیا کہ اپنے کار مفوضہ مین غفلت نہ کیا کرے اور خوف جرمانہ کا دلایا امرا نے بغرور جواب دیا کہ وہ صرف شکار کہیلنے گیا تہا اور جرمانہ کا حال یہ ہے (یہ کہکر اوسنے قبضہ شمشیر پر ہاتہ رکہا) کہ اوسکے پاس سواے اسکے اور کچہ مال نہین ہے جس سے وہ زر جرمانہ ادا کرے گا +

کچہ گستاخی جو اس جواب سے ظاہر تہی باعث اسکی ہوئی کہ بادشاہ نے حکم دیا کہ زر جرمانہ وصول ہو اور بخشی الملک صلابت خان کو حکم ہوا کہ امرا کے مکان پر جا کر اداے زر جرمانہ کرائے اس سے امرا نے انکار کیا اور جو گفتگو سید نے کی چونکہ وہ موافق مزاج امرا کے نہ تہی لہذا امرا نے صاف کہا کہ اوسکے پاس سے چلا جاے یہ گستاخی اور بے حرمتی جو شاہنشاہ نے بذریعہ اپنے اہلکار مرسلہ بخشی الملک[1] کی اپنی طرف عائد کی تو حکم ہوا کہ فوراً حاضر ہو امرا حاضر دربار ہوا اور عام خاص مین پہونچکر دیکہا کہ بادشاہ کی چشم غصہ سے سرخ ہو رہی ہین اور صلابت خان سے کچہ گفتگو اوسکے بارہ مین فرما رہے ہین جو اوسکو رنج اوس گفتگو کا تہا جو ابہی صلابت خان سے ہوئی تہی اور شاید اس وجہ سے بہی کہ بادشاہ نے اوسکی جلاے وطنی کے فتوے کو منظور کیا تہا اوسکا شعلہ غضب مشتعل ہوا

---

[1] صلابت خان بخشی کہلاتا تہا اور کام بخشی کا صرف تقسیم تنخواہ کا نہ تہا بلکہ نگرانی و پڑتال جمع خرچ تہا ہم یہ خیال کرتے ہین کہ اوسکا کام جانچ بہی لینے اور تقسیم تنخواہ کرنے کا نہایت معزز تہا مگر حفاظت اور اطمینان حفظ جان اوسمین نہ تہا خصوصاً ایسی فوج کے کام کرنے سے جو ہمراہ راجپوت امرا کے تہی جنکا حال یہ تہا کہ اگر ہوا سے اونکے بروت کا بال پریشان ہو جاے تو وہ اوسکا معاوضہ لینے کو تیار ہوتے تہے تواریخ مین درج ہے کہ امرا اور صلابت کے درمیان مین دشمنی تہی بیشک ایسی ہی وجہ اوسکی ہوگی کہ صلابت خان اپنے کار مفوضہ کو حسب اعتبار شاہی سر انجام دیتا تہا

اور اسی حالت مین بالحاظ منصب پنج ہزاری اور ہفت ہزاری اہلکارون کے جو اپنے اپنے رتبہ سے حاضر باش تھے وہ قدم آگے ڈالتا ہوا قریب بادشاہ کے آیا گویا وہ کچہ بادشاہ سے عرض کریگا اور ایک خنجر اپنی آستین مین پوشیدہ رکہا تھا چلایا اور صلابت خان کے سینہ پر ایک ضرب خنجر دی اور تلوار لگا لکر بادشاہ کی طرف ہاتہ مارا مگر یہ وار ستون تخت پر پڑا اور تلوار پاش پاش ہوگئی بادشاہ تخت چھوڑکر محل سرا مین داخل ہوے اور دربار مین غل اور شورش پیدا ہوئی امرا بازار مرگ گرم کر رہا تہا مگر یہ اب اوسکو حس نہی کہ کسکو مارتا ہے جو سامنے پڑا اوسے زخمی کیا چنانچہ پانچ رئیس کلان قوم مغل سے گرے اس حالت مین امراکا برادر زن ارجن گور نامے بحیلہ خوش آمد فریب سے اوسکے نزدیک آیا اور ایسا زخم اوسپر دیا کہ اوسکے صدمے سے وہ مرگیا مگر جب تک اوسکی روح نے پرواز بدن سے نہین کیا اوسوقت تک اوسکے خنجر کا ہاتہ ہلتا رہا اوسکے قتل کے معاوضہ لینے کو اوسکے ہمراہی بسرکردگی بلو چمپاوت اور بہاو کمپاوت کے آمادہ ہوے اور اپنا کیسریا بانا یعنے پوشاک زرد کرکے آئے اور لال قلعہ مین ایک دوسرا کشت وخون واقع ہوا اونکا بہاٹ اسطرح یہ حال بیان کرتا ہے کہ اونکے کارہاے نمایان کے شاہد سواے ستون ہاے آگرہ اور کوئی نہین ہے اور وہ ایسے نہین کہ تمادی ایام سے اونکے نقش پاک ہوجائین اون سب نے امراکو سلام برج آفتاب مین مراد شاید بہشت سے ہے جاکر کیا یہ گروہ وفادار سب فرداً فرداً قتل ہوے اور زوجہ امراسع رانی بوندی کے بہی خود آئی اور لاش امراکو لیگئی اور اوسکے ساتہ ستی ہوئی یعنے آپ بہی لاش مذکور کے ساتہ جل گئی بجارا دروازہ جس راہ سے وہ گئی تہی تیغا کیا گیا اور بعد ازین اوسکا نام امرسنگہ دروازہ ہوا اور اوسکے ثبوت کرنے کو کہ اس معرکہ کا ٹہ تاریخ تہا یہ دروازہ

٭ ایسے واقعات کا درج کرنا بمقابلہ صاحب تدبیری یا ملک داری مغرب کے بہت کارآمد ہوگا اور نیز اس خیال سے کہ جو حاکم اعلےٰ اسوقت ہندوستان کے ہین وہ اپنی کارروائی ایسی حالت مین جب کوئی راجہ ماتحت اونکے ایسی نافرمانی کرے جیسی امرانے اپنے مالک شاہنشاہ کی کری تہی اسطرح کرین یہ خود سر اور خودمختار بہی سبق ترحم کا طریق راجپوتان سے لیتے تہے اور راجپوت جرم خلاف سلطنت کو ایک جرم موروثی تصور نہین کرتے تہے اونکا نام زنجیر کو ایک کڑی کے نقصان سے بدنام کرتے تہے شاہ جہان نے بجاے اسکے کہ والد کے جرم کو فرزند پر تصور کرین فرزند کو ناگور کی جاگیر پر قائم کیا اس فرزند کا نام راے سنگہ تہا اور پہر یہ جاگیر اوسکی اولاد کے پاس رہی یعنے اِاتہی سنگہ اوسکا بیٹا انوپ سنگہ اوسکا بیٹا اندرسنگہ اوسکا بیٹا محکم سنگہ یہ سلسلہ وار اولاد راجگی اور ذی حق وارث گدی جودہ پور کے ٹہاکران خود مختار رئیس شامل ہوگئے اس طریق مین ہمیشہ تبدیلی ہوتی رہتی ہے اور تخم دوبارہ پیدا ہونیکا کبہی ضائع نہین ہوتا جب تک اندرسنگہ کو جو چہارم نسل مین سے تہا رئیس راٹہور نے خارج کیا اور بباعث ضعیف سلطنت ناگور کو پہر شامل جودہ پور کیا مگر جنے شاید اب تک اسقدر روپے نہین ضبط کیا کہ ہم بہی نقل شاہ امرا سے مغل یا مرہٹا کی کرتے چونکہ اب تک +

صدہا سال تک بند رہا اب سنہ ۱۸۶۹ع مین کپتان جارج سٹیل صاحب بنگال انجنیر نے اوسکو کہولا[۱] ﴿

باب ششم

راجہ جسونت سنگھ کی گدی نشینی مارواڑ۔ والدہ اوسکی جو راجکوماری میوار کی تہی۔ اوسکا حامی علم و ہنر ہونا اوسکی اول خدمت گزاری بمقام گونڈوانا۔ شاہزادہ دارا کا نائب سلطنت مقرر ہونا شاہ جہان اوسکے والد کے حکم سے۔ راجہ جسونت کا صوبہ مالوہ ہونا۔ سرکشی اورنگ زیب جو خواہان سلطنت تہا۔ جسونت کا حاکم اول اوس فوج کا مقرر ہونا جو واسطے اوسکے مقابلہ کے بہیجی گئی۔ جنگ فتح اباد یہ جنگ مساوی ہی جسونت کا واپس آنا۔ شجاعت راو رانا رتلام کی۔ اورنگ زیب کا بسمت آگرہ آنا۔ جنگ جاجو مغلوب ہونا راجپوتان کا۔ شاہجہان کا خارج از تخت ہونا۔ اورنگ زیب نے جلوس شاہنشاہی کیا جسونت کا قصور معاف کیا اور اوسکو حکم دربار مین حاضر ہونے کا دیا۔ حکم دینا کہ شامل فوج ہو جو بمقابلہ شجاع جاتی تہی جنگ کجوا۔ طریق جسونت۔ اورنگ زیب کو فریب دیکر اوسکی فوج کا لوٹنا۔ شریک دارا ہونا۔ اس شاہزادہ کی سستی۔ اورنگ زیب کا حملہ اوپر مارواڑ کے۔ دارا سے جسونت کا علیحدہ کرنا۔ صوبہ دار

رعیت کی محنت پر وثوق حاصل نہین ہے ہم رحم نہین کرسکتے پس ہماری معاوضہ شافی مثل برق آسمانی سینہ ہاے دشمنان کو مجروح کرتی ہے دیکھو اکثر رئیس جو اپنی اپنی ریاست سے خارج کیے گئے ہین زمانہ سازش ناپاک بخلاف رہیلا سے بربادی بہرت پور تک جہان ہمنے بطور ثالث ہوکر وہ کام کیا جو شیر نے ایک قصبہ مین کیا تہا اب ہماری حالت اوس درجہ حکومت اور قوت کو پہونچ گئی ہے کہ اب ہم رحم ظاہر کرسکتے ہین اور اگر بدنصیبی سے اوسکی درکار راجپوتانہ مین بہی ہو تو اوسکو بکثرت ہونا چاہیے کیونکہ وہان اوسکا اثر زیادہ تر مفہوم ہوتا ہے اور مثل شبنم آسمانی پہر وہ ہم تک پہونچے گا لیکن اگر ہم اپنے امور سلطنت کو باندیشہ ہاے رنگارنگ ابتر کرینگے تو وہی خوف کا باعث ایک روز ہمپر بشدائد تمام عائد ہوگا ہمارا طریق انتظام بالکل مضر ہمارے محکومونکے حق مین ہے اور ایک اشارہ رنجش صاحبان پولٹیکل اجنٹ جو براے چندے مامور ہوتے ہین ایک فساد برپا کرکے زمانہ ہاے دراز کی ریاستونکو تباہ اور برباد کردیتا ہے ﴿

[۱] بعد لکھنے کیفیت بالا کے کپتان سٹیل صاحب نے مصنف کتاب ہذا سے ایک بیان عجیب متعلق اس امر کے ظاہر کیا یعنے جب وہ تیغا دروازے کا کہولتے تہے تو باشندگان نے سٹیل صاحب کو اطلاع دی کہ اس فعل مین خوف ہے کیونکہ بروقت مسدود کرنے اس دروازہ کے یہ بددعا دی گئی تہی کہ اب آیندہ اس دروازہ کا محافظ ایک اژدر رہے گا اور تعجب یہ کہ جب دروازہ قریب مسمار ہونے کے تہا ایک بڑا سانپ نکلکر صاحب کی دونون ٹانگون مین سے نکل گیا گویا وہ اوس دعا کو ثابت اور پورا کرنے نکلا تہا مگر خوش نصیبی سے کپتان صاحب کو کچہ آسیب نہین پہونچی اور بحفظ و امان رہے ﴿﴿

گجرات مقرر ہونا ۔ روانہ ہونا واسطے خدمت گزاری دکھن کے ۔ سیواجی کا شہ بیگ ہاسے ہونا ۔ تجویز برگ
شایستہ خان لفٹنٹ بادشاہ ۔ اوسکی خدمت حاصل کرنا ۔ راجہ امیہ بعد ازین اس خدمت پر مامور ہوا
دوبارہ مقرر ہونا بیچ فوج دکھن کے ۔ ترغیب سرکشی دنیا شاہزادہ معظم کو ۔ دلیرخان کا اوسکے عوض مامور
ہونا ۔ جسونت کی تجویز اوسکے قتل کی کرنا ۔ تبدیل ہونا دکھن سے گجرات کو ۔ فریب کھانا بادشاہ کا ۔
اوسکو حکم ہونا کہ بمقابلہ سرکش افغانان کابل روانہ ہو ۔ جسونت کا اپنے فرزند پرتھی سنگہ کا جودہ پور مین
چھوڑنا ۔ پرتھی سنگہ کو حکم دربار ہونا اور اورنگ زیب کا خلعت زہرآلود عطا کرنا ۔ مرگ پرتھی سنگہ ۔
اوسکی سیرت ۔ اس خبر کا کابل مین جسونت کے پاس پہونچنا اور باعث اوسکی مرگ کا ہونا ۔ سیرت جسونت
حالات جنسے سیرت راٹھور لوگون کی ظاہر ہو ۔ تاہرخان ۔ اوسکا جنگ کرنا ساتھ شیر کے اور بمقابلہ سرتان
سروہی والا ٭

راجہ جسونت جسکو بعد جلاسے وطنی امراسکے گدی مارواڑ کی حاصل ہوئی بطن راجکماری سیوار سے پیدا ہوا
تھا اور اگرچہ یہ امر مشہور نہین ہے کہ یہ وجہ باعث تبدیلی وارث گدی نشینی ہوئی ہو مگر یہ یاد رہے کہ درمیان
کل راجپوتانہ کے راجگان اپنا رشتہ خاندان رانا مین شامل کرنے سے فخر اپنا تصور کرتے تھے بار دی مورخ
کہتا ہے کہ جسونت کا ثانی کوئی راجہ اوسکے معصرون مین سے نہتا جہالت اور بے علمی کلیہ رفع ہو گئی تھی
اور جہان اوسکی حکومت تھی وہان علم کو ترقی ہوتی تھی اکثر کتب اوسکی توجہ سے تصنیف ہوئی ہین ٭
دکھن ہمیشہ سے ایک مقام رہا جہان راجپوت شجاعت پیشہ اپنی شہرت کے خواہان ہوتے تھے اور
شاہنشاہ کو صرف اونکی سیرت پہچان کر یہ کرنا ہوتا تھا کہ رشک قوم تحریک مین آئے مورخ کہتا ہے کہ شاہجہان
غلام محلات کا ہو گیا تھا اور اوسنے اپنے فرزندان کو بطرز صوبہ داران اوس ملک وسیع مین واسطے حکمرانی کے
بھیجا تھا اول خدمت گزاری جسونت کی جنگ گوندوانا مین ہوئی تھی اوسوقت اوسکے ماتحت بائیس مختلف
نوج کشننجنٹ افواج اورنگ زیب سے تھین اس جنگ مین اور مختلف معارکہ مین جنکا بیان ذکر کرنا گویا اعادہ
بیانات ماسبق کرنا ہے[۵۵] راٹھور بڑے نامی رہے جسونت یک گونہ بطور ماتحت خدمت گزاری اوسوقت تک
کرتا تھا جب تک بادشاہ سخت بیمار ہو کر ۱۶۵۷ع مین اپنے فرزند اکبر دارا نامے کو اختیارات نیابت کے عطا کیے

[۵۵] جو خواہان اس امر کے ہون کہ بادشاہان اہل اسلام کی راے بہ نسبت اونکی راجپوت رعایا کے دریافت کرین اونکو چاہیے کہ ترجمہ جدید
تاریخ فرشتہ جو لفٹنٹ کرنیل برگ صاحب نے کیا ہے اور جو کتاب بہت ضروری ہے ملاحظہ کرین ٭

اب شاہزادہ دارا نے جسونت کا منصب زیادہ کرکے پنج ہزاری کیا اور اپنی طرف سے صوبدار مالوہ کا بنایا ✣

اوس نزاع مین جو فیما بین پسران شاہ جہان بباعث اوسکی بیماری کے واسطے لینے سلطنت کے پیدا ہوا تہا راجگان راجپوت کی خدمات لائقہ اور وفا داری جنکا ذکر ہمنے اکثر موقع پر کیا ہے نہایت درجہ روشن ہوئی جب راجہ جے سنگہ کو حکم مقابلہ کرنے شجاع کا ہوا جو اپنی صوبہ داری بنگالہ سے فوج کشی کر کے آتا تہا تو جسونت کو حکم ہوا تہا کہ ارادہ زشت اورنگ زیب کو جو اوسوقت دکہن مین حکم رانی کرتا تہا اور مدت سے بلباس ریا و زور ملبس ہوکر آپ کو اہل شرع ظاہر کرتا تہا مگر نگاہ اوسکی سلطنت پر تہی شکست کرے ✣

یہ راجہ راٹہور اوس فوج کا حاکم کل مقرر ہوا جو واسطے مقابلہ اورنگ زیب کے روانہ ہوئی تہی اور اوس نے بسرکردگی افواج مشترکہ راجپوتانہ اور فوج شاہی کے جو اگر بیان مبالغہ شاعر تحریر کیا جاسے تو شیش ناگ کو اوسکا بارگران تند زدہی کرتا تہا آگرہ سے روانہ ہوا اور بجانب دریاے نربدا منازل طے کر کے ایک مقام پر جو پندرہ میل اوسطرف اوجین کے تہا خیمہ زن تہا کہ خبر نزدیکی مخالف اوسکو پہونچی اور جسونت اوس میدان مین منتظر آمد فوج مخالف قیام پذیر رہا جہان بعدازان شاہنشاہ نے ایک شہر بنام فتح آباد آباد کیا ✣

یہ لڑائی جو ہوئی جسکو برنیر صاحب نے بچشم خود دیکہکر مفصل بیان کیا ہے اور جسکا ذکر اس جلد مین آیندہ ہوگا صرف سپہ سالار راٹہور کی دلاوری بے محل سے جاتی رہی ورنہ وہ خیالات فسادانگیز اورنگ زیب کو کلیتہً معدوم کر دیتا وجہ یہ کہ اوسنے اپنی دلاوری سے بچشم حقارت مخالف کو دیکہکر اوسکو اپنے بہائی برادر مراد سے سازش کرنے کی اس غرض سے فرصت دی کہ دونون شاہزادون کو ایک مرتبہ شکست دیجاوےگی مگر اس حقارت کا نتیجہ بہی اوسکو قرار واقعی ملا کیونکہ اس مہلت مین شاہزادہ حریف نے اپنی حرفت سے اوسکی فوج مین تخم دغابازی کا بویا اور اوسکا ظہور اوسوقت ہوا جب جنگ شروع ہوئی یعنے سواران مغلیہ نے اوس سے کنارہ کیا اور صرف تیس ہزار راجپوت اوسکے پاس رہ گئے مگر سپہ سالار مذکور اور اوسکے راجپوت آپ کو بمقابلہ کسیقدر فوج کثیر مخالف کے کافی تصور کرتے تہے اس جنگ مین جسونت ہاتہ مین نیزہ لیکر اور اپنے اسپ محبوب ناسے پر سوار ہوکر حملہ آور اوپر دونون بہائی شاہزادگان کے ہوا دس ہزار مسلمان قتل ہوے اور سترہ سو راٹہور کام آئے سواے اونکے قوم گہلوت اور ہرا اور گور اور ہر فرقہ کے کچہ کچہ آدمی رجواڑہ کے قتل ہوے اورا اورنگ زیب اور مراد صرف جان بچاکر فرار ہوے اونکے ایام حیات پورے نہین ہوے تہے محبوب اور

سلہ حالات کوٹہ مین درج ہے کہ راجہ اور اوسکے پانچ بہائی سب اس کشت وخون مین میدان جنگ مین گرے ✣

اوسکا سوار دونون خون مین ڈوبے ہوے تھے جیسے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک شیر گرسنہ ہے کہ اوسکا شکار ہاتھ سے جاتا رہا اس حال کے بیان مین صداقت شاعر یعنے کوسے کی مورخین مغلیہ اور برنیر صاحب دونون کرتے ہین اور بیان کرتے ہین کہ باوجود کثرت فوج شاہزادگان اور امداد توپخانہ فتح نہین صرف بباعث شب ہوجانے کے یہ جنگ موقوف ہوئی جو ساتہ حملہ اور کثرت اور توپخانہ کے بمقابلہ شجاعت راجپوت ہوتی تھی افواج ہردو جنگ آوران میدان جنگ مین شب باش ہوئین اور اگرچہ ہمکو کچھ اطلاع اوس حال سے نہین ہے جو مترجم اول تاریخ فرشتہ نے لکھا ہے اور جو تحریر کرتا ہے کہ جسونت سنگھ نے اپنے غرور مین گاڑی پر سوار گرد میدان جنگ کے گشت کی مگر یہ تحقیق ہے کہ اورنگ زیب بہت ہوشیار تھا اور اوسنے دوبارہ جنگ نہ کی اور نہ مزاحمت مراجعت مین کی جو دوسرے روز بجانب اوسکے وطن کے ہوئی اور گو شاعر نے مناسبت الفاظ کی نظر سے گہلوت اور گورا اقوام میوارا ور شیوپور کا بیان کیا ہے مگر ہر ایک قوم راجپوت اس جنگ مین شامل تھی اور اگر راجپوت غم اپنے رشتہ داران کا جو جنگ مین قتل ہوے تھے کیا کرتے تو یہ روز ایسا تھا کہ اس روز ہر ایک گھر مین ماتم ہوتا کیونکہ مورخ مغلیہ بیان کرتا ہے کہ اس جنگ مین پندرہ ہزار آدمی قتل ہوے اور اون مین زیادہ تر راجپوت تھے یہ ایک روز ایسا تھا کہ اس مین شجاعت راجپوتان کی ظاہر ہوئی اور اونکا پاس حق نمک شاہجہان پادشاہ جو معمر اور ضعیف تھا اور جسکا نمک اونہون نے کھایا تھا بخلاف ترغیب اور تحریص بلند نظری نوجوان یہ امر تقابل مین زبردستی رکھا گیا ہے کہ خاص فوج قلعہ شاہی تو ہنگام جنگ بھی آفتاب کی پرستش وقت طلوع کیا کرتے تھے مگر راجپوت کا ایمان صرف خون مین تھا خصوصاً قوم ہاڑا باشندگان کوٹا اور بوندی تمام دنیا مین کسی قوم کی تاریخ مین ایسا امر درج نہوگا کہ کل خاندان جو چھ بھائی تھے میدان جنگ مین زمین پر گرے اور سواے ایک کے اور کوئی زندہ نہ رہا (اسکا حال حالات کوٹہ مین درج ہے کہ راجہ اور اوسکے پانچ بھائی سب اس کشت وخون مین میدان جنگ مین گرے)

جملہ کارہاے شجاعت جو اس دن بروے کار آئے کارہاے نمایان رانا رتنا رتلام والہ کے منظوری فائق تر تھے اور کتاب رس راو رتنا مین شاعر ہندی نے اونکو اشعار یادگار مین بیان کیا ہے (یہ کتاب ہے کہ جو مصنف نے شاہی ایشی اٹیک سوسائٹی کے نذر کی ہے یہ لفظ یعنے رس راو رتنا مندرج ہے) قوم سے راٹھور تھا اور اولاد یعنے پرپوتا اودے سنگھ راجہ اول مارو کا تھا اور اوسنے بشایستگی ظاہر اور کیا کہ خون راٹھور میدانہا سے زرخیز مالوہ مین بدنام نہین ہوا اگر کوئی امر اس قابل یادگار روز کے شہرت

کابل مین جسنے سلطنت دشمنان راجپوتانہ کو دی تہی باقی تہا تو وہ رانی جسونت کی حرکت سے پورا ہوگیا وہ یہ تہا اور اسکا حال مفصل جلد اول مین تحریر ہوچکا ہے کہ اوسنے جب اوسکا راجہ واپس آیا گو وہ اسپنے پسر اور عزت کے ساتہ آیا تہا دروازہ دارالریاستہ کا بند کرلیا اور شہر مین نہ آنے دیا ✤

بعد مراجعت جسونت کے اورنگ زیب بفتح و فیروزی داخل دارالریاستہ مالوہ ہوا اور وہان سے بجستی و چالاکی چہاپان فتحیابی سے بجانب دارالریاستہ آگرہ نہضت فرما ہوا بمقام جاجو جو تیس میل بجانب جنوب آگرہ واقع ہے وفاداری راجپوت دربارہ ایک سد راہ درمیان بادشاہ معمر اور دغابازی فرزند کے ہوئی مگر اس سے سوائے اسکے کہ اونکی وفاداری کا بیان اور اظہار ہوا اور کوئی مطلب مترتب نہین ہوا راجپوت مغلوب ہوسے دارا نیابت سے خارج کیا گیا اور بادشاہ معمر خارج از تخت ہوا ✤

اورنگ زیب نے بعد تخت نشینی کے اس نیت سے پیغام معافی تقصیرات سابقہ اور حکم حاضری دربار پاس جسونت کے معرفت راجہ آمیر کے بہیجا کہ وہ بہی شریک اس فوج کا ہو جو واسطے مقابلہ اوسکے بہائی شجاع کے جو بدعوی سلطنت آتا تہا تیار ہوتی تہی راٹہور مذکور نے اس موقع معاوضہ لینے کو غنیمت سمجھکر پیغام شاہی کو منظور کیا اور اپنے ارادہ دلی سے شجاع کو اطلاع دی فوج متخاصمین بمقام کہجوا جو تیس میل بجانب شمال الہ آباد واقع ہے صف آرا ہوئین اول حملے سے جسونت مع اپنے راٹہور شجاعان کے فوج کے گرد ہوکر فوج عقب شاہی لبسر کردگی شاہزادہ محمد پر تاخت لایا اور قلع قمع اوسکا کیا اور شاہی کمپو کو تاخت و تاراج کیا اسواسطے کہ اسکی حفاظت کم تہی اور قیمتی اشیاے مغروتہ شتران پر بار کراکر بحراست جزو فوج کے روانہ کیا اور دونون برادران کو جنگ مین مصروف رکھکر جو اوسکی عین خواہش تہی کیونکہ اس سے وہ جانتا تہا کہ دونون برباد ہوجائینگے وہ خود ہمراہ متعلقین شاہی بجانب آگرہ روانہ ہوا اسقدر اندیشہ اوسکے مقام آگرہ مین آنے سے پیدا ہوا تہا کیونکہ خبر شکست اورنگ زیب بہی مشہور ہوگئی تہی گو شکست فاش دراصل نہین ہوئی تہی کہ اگر پیغام فوج قلعدار کے پاس جاتا تو وہ بے تامل قلعہ اوسکے سپرد کردیتے اور اس حالت مین وہ شاہجہان کو بہی قید سے رہائی دیتا اور ہمراہ اس بیج قوت کے ہوکر مقابلہ شاہزادہ کا اس طرح کرتا کہ شاہزادہ کے حق مین مضر ہوتا ✤

اسمین شک نہین کہ یہ تجویز خیالی راے جسونت ہوئی تہی مگر سوائے اس اندیشہ کے کہ اگر فتح اورنگ زیب کی ہوئی تو اپنی فوج کو متصل دارالریاستہ کے بند کرنا اچہا نہین اوسکو اور بہی اندیشہاے چند درچند

مقام آگرہ مین تھے اوسکے جملہ شاہزادہ باتفاق دارا کے تھے جو وارث اصلی تخت کا تھا اور جسکو اوسنے صلاح دی تھی کہ فوراً میدان جنگ مین آوے مگر جب تک جسونت معتقب اورنگ زیب مین گشت کرتا رہا اور ہر لحظہ متوقع شامل ہونے شاہزادۂ موصوف کا رہا شاہزادہ سرحدات جنوبی مارواڑ مین پہونچا تھا اور اصطلح اوس تخت کو واسطے ہمیشہ کے اپنے ہاتہ سے دیا جو اوسکو قریب دستیاب ہونے کے تھا جسونت اپنے وطن کی طرف راہ سپر ہوا اور اوسکو خوشی اسقدر ہوئی کہ اوسنے جملہ اسباب مفروقہ قلعہ جودہپور مین جمع کیا ستت کہ خیمجات شاہی بہی رکہہ لیے دارا نے بمجبوری سازش بمقام میرٹا کی مگر وقت نازک ہاتہ سے جاتا رہا تھا اور اورنگ زیب جسنے فوج شجاع کو پس ڈالا تھا فوراً اسجانب اوسکے روانہ ہوا اب تو اکثر راجگان راجپوت شامل اوسکے ہوگئے اور ارادہ کیا کہ اس بقیہ دشمنی کو بہی رفع کیے اورنگ زیب اسنے جو ہوشیار اور مدبر تھا اور جو ہمیشہ جنگ لفظی کو بہ نسبت اسلحہ برداری کے جسکا نتیجہ مبہم اور غیر معین ہوتا ہے پسند کرتا تھا ایک فرمان بنام جسونت اس مضمون کا جاری کیا کہ اگر وہ دارا کی مدد نہین کرتا اور جنگ مین کسی کی جانب سے جنگ آور نہوتا تو جملہ قصورات ماضیہ اوسکے معاف اور مرفوع ہوتے اور بلکہ اوسکو صوبہ داری گجرات کی دیجاتی جسونت نے اسکو منظور کیا اور اقرار کیا کہ وہ ہمراہ شاہزادہ معظم کے بہ مقابلہ سیواجی جو آزادگی مہاراشتر کی دوبارہ قائم کیا چاہتا تھا مع فوج راجپوت جائیگا جسطور راٹھور نے اپنا طریق آیندہ رکہا تھا اوس سے ہم یہ نتیجہ استخراج کرسکتے ہین کہ اوسنے صرف دارا کو اسوجہ سے چہوڑدیا کہ وہ گو سواے استحقاق تخت کے یہ لیاقت بہی رکہتا تھا کہ راجپوت اوسکو پسند کرین مگر اوس مین ایسی لیاقت ضرورت نہ تھی جس سے وہ بمقابلہ اسپنے برادرون جی حوصلہ کے فتحیاب ہوتا جسونت دکہن مین پہونچا ہی تہا کہ اوسنے سیواجی کے ساتہ سازش دربارب قتل شایستہ خان سردار فوج شاہی کے کی اس سے اوسکو امید یہ تھی کہ وہ سرداری فوج اور سربراہی صوبہ صغرسن کی حاصل ہوتی اورنگ زیب کو اسکی اطلاع صحیح اور جسونت کی شرکت کی خبر پہونچی مگر اوس نے چشم پوشی کی بلکہ خطوط مبارکباد بوجہ اوسکے سردار فوج ہونے کے ارسال کیے اور فوراً بعد ازین اوسنے راجہ جے سنگہ آمیر والہ کو جسنے سیواجی کو گرفتار کرکے اس جنگ کو ختم کیا تھا اوسکی جگہ مقرر کیا مگر جو عزت اور توقیر اس امر مین ہوتی تھی وہ فوراً مبدل بہ بدنامی ہوئی کیونکہ جب راجہ آمیر نے دریافت کیا کہ ظالم درپے قتل اوسکے محبوس کے ہے جسکی حفظ جانکا وعدہ اوسنے کیا تھا اوسنے اپنے محبوس کی مفروری مین چشم پوشی کی - بعد ازین ایک مرتبہ پہر جسونت سردار فوج شاہی مقرر ہوا اور شاہزادۂ معظم کو ترغیب ارادہ ہاے دور از کار کی دی اسپر بادشاہ نے پہر اوسکی جگہہ اور سردار کا مامور کرنا مناسب تصور کیا اور دلیر خان کو سردار فوج مقرر کیا یہ شخص بمقام اورنگ آباد

پہونچا اور جس شب یہ وہان پہونچا تہا وہی اوسکی اخیر شب زندگانی ہوتی مگر اوسکو اطلاع اس امر کی ہوگئی اور وہ فوراً
واپس روانہ ہوا اور شاہزادہ اور جسونت نے اوسکا تعاقب تا بدریاے نربدا کیا بادشاہ نے جسونت کا ایسے مقام
خطرناک سے علیحدہ کرنا ضروری متصور کیا اور ایک فرمان بنام اوسکے بہیجا جسکی روسے اوسے صوبہ گجرات مامور
کیا اور حکم ہوا کہ فوراً بلا توقف روانہ مقام مذکور کا ہو جسونت نے اس فرمان کی تعمیل کی اور بمقام احمد آباد وارد ہوا
یہان اوسکو دریافت ہوا کہ بادشاہ نے اوسکو اور اوسکے جانشین حکومت کو فریب دیکر بے وقوف بنایا لہذا وہ
سا اپنے وطن کی طرف راہ پیما ہوا اور وہان سمت ۱۷۲۶ (سنہ ۱۶۷۱ع) مین وارد ہوا *

ان تبدلات مین ظالم متفنی نے ہرطرح کی کوشش کی کہ جسونت کو کسی حکمت عملی سے مغلوب کرے مگر دہا لیکا.
بیانات اسکے درست اور صحیح ہون تو اوسکو کچہ تامل دربارہ ذریعہ مغلوب کرنے کے تہا بہرحال راجہ کی حافظ
وفاداری اوسکی اپنی بہیا در عایا کی تہی کوے یعنے شاعر ہندی کے الفاظ یہ ہین کہ اشوپتی[۱] یعنے اورنگ نے
جب دریافت کیا کہ فریب پیش رفت نہوگا تو اوسنے رومال دوستی عارضی اپنی گردن مین لپیٹے اور آرزوے
دریاے اٹک اوسکو مرنے کے واسطے بہیجدیا *

شاہنشاہ نے جب دیکہا کہ جسونت کی دشمنی دوامی کا دفع سواے اسکے اور کچہ نہین ہوسکتا کہ اوسکو ایسے مقام
پر رکہنا چاہیے جہان اوس سے کچہ اندیشہ پیدا نہوا وسنے اوس سرکشی اور فساد کو جو فیما بین افغانان کابل
واقع ہوا تہا غنیمت سمجہکر اوسکو بوعدہ ہاے پرورش و مرحمت نسبت اوسکے اور اوسکے خاندان کے سردار
فوج مقرر فرماکر حکم دیا کہ اپنے مفسد راجپوتان کو ہمراہ لیکر بمقابلہ افغانان مفسد و وحوش سیرت کے روانہ ہوے
جسونت نے اپنے فرزند کلان پرتہی سنگہ کو اپنے ملک موروثی مین پاس اپنی رانی ہاے محلات اور خاندان کے
چہوڑکر اور چیدہ گروہ ملک مارو کو اوسکے ہمراہ چہوڑکر آپ بجانب ملک وحوش جہان سے اوسکی قسمت
مین واپس آنا نہین لکہا تہا روانہ ہوا *

تواریخ ملک مارو مین درج ہے کہ اورنگ زیب نے وارث جسونت کو حکم حاضر ہونے دربار کا دیا اور اوسنے تعمیل
حکم شاہنشاہی کی جب دربار مین حاضر ہوا اوسکی عزت اور توقیر موافق اوسکے رتبے کے ہی نہین ہوئی بلکہ
اوس مین اور بہی کچہ ترقی دی گئی یعنے ایک روز دربار مین شاہنشاہ اوس سے مثل قاعدہ مستمرہ ملتفت
تہے کہ زبان مبارک سے نزدیک آنے کا حکم دیا اور جب وہ نزدیک آیا تو اوسکے دونون ہاتہ بستہ جو وہ

---

[۱] اس نام سے اکثر کوے یعنے شاعر ہندی بادشاہان اہل اسلام کا ذکر کرتے تہے بعض جگہ ہاپت کہتے تہے اصل اسکی اشوپت یعنی مالک اسپان ہے *

حسب قاعدہ و آداب شاہانہ دست بستہ نزدیک آیا تھا ایک ہاتھ سے پکڑ کر زبان سے یہ ارشاد ہوا کہ اے راٹھور
سے ہمنے سنا ہے کہ تو بھی مثل اپنے والد کے قوت بازو رکھتا ہے اب بتا تو کیا کر سکتا ہے راجہ راجپوت نے جواب
میں عرض کیا کہ خدا حضور کو سلامت رکھے جب بادشاہ زمان اپنی کمینہ رعایا پر بھی دست شفقت رکھتے ہیں
تو اوسکی جملہ مرادات حاصل ہو جاتی ہیں نہ کہ جب حضور نے بندہ کے دونوں ہاتھ پکڑے تو مجھے یقین ہوا کہ
میں روے زمین کو فتح کر لوں گا اور یہ عرض اوسنے ایسی بے باکانہ اور زندہ دلی کے ساتھ کی کہ اورنگ زیب
نے اوسیوقت یہ فرمایا کہ واہ یہ ایک دوسرا کھوتن پیدا ہوا ہے (اس نام کھوتن سے بادشاہ جسونت کا ذکر
کیا کرتے تھے) تاہم بظاہر اوسکی گفتگوے صاف سے خوش ہو کر حکم خلعت کا ہوا راجہ مذکور نے خلعت حسب
دستور پہن کر دربار سے رخصت ہو با طمینان ترقی اپنے مقام قیام کو روانہ ہوا +

یہ روز اوسکا آخر دن زندگانی کا تھا جب وہ اپنے مقام پر پہونچا اوسی وقت بیمار ہوا اور بنہایت تکلیف سے
اوسنے جان دی مشہور یہ ہے کہ اوسکی مرگ بباعث خلعت زہر آلود جو اوسکو بادشاہ نے عطا فرمایا تھا ہوئی[۱] +

پرتھی سنگہ عصاے زندگانی اپنے والد کا تھا اور اوسمیں وہ لیاقتیں تھیں جو واسطے سرداری شمشیر ملک
مارو کے درکار تھیں اوسکی اس مرگ کی کیفیت سے باقی زندگی جسونت کی تلخ اور بیکار ہو گئی اور اوسکو رنج اس
حرکت ظالمانہ سے اور زیادہ ہوا جب اوسکے خیال میں آیا کہ اوسکے دشمن قلبی نے معاوضہ لینے میں اوس سے
زیادہ پیش قدمی کی بعد مرگ پرتھی سنگہ کے اوسکے دو باقیماندہ فرزندان یعنے جگت سنگہ اور دلتھمن نے بھی بباعث
ناموافقت آب و ہواے کابل وفات پائی اور اس رنج بر رنج نے جنگ آزمودہ راٹھور کی زندگی کو بھی ختم کیا
سمت ۱۷۳۷ (سنہ ۱۶۸۱ء) میں اوسنے کوہستان شمالی میں وفات پائی اور کوئی وارث اوسکا واسطے
معاوضہ لینے کے باقی نہیں رہا اسنے باشندگان مارو پر بیالیس سال حکمرانی کی اس سال میں اورنگ زیب
نے اپنے خوف جان سے نجات پائی کیونکہ مشہور سیواجی اور جسونت دونوں نے چند ماہ کے فاصلہ یکدیگر
سے وفات پائی نسبت راٹھور کے جو اوسکے ہمعصر رانا راج سنگہ میواڑ والہ کی تاریخ نویس نے لکھا ہے درج کرتے
ہیں یعنے جب تک جسونت زندہ رہا اورنگ کے دل سے آہ زنی کسیوقت موقوف نہیں ہوتی تھی +

---

[۱] اس طریق کو جو نجات پانے دشمن سے مجرب ہوا ہے راجپوت بالیقین جانتے ہیں اور اکثر تمثیل اسی طریق کی اس کتاب میں درج ہیں غالباً مسام میں زہر کا
اثر ہو جاتا ہوگا خصوصاً موسم گرما میں جب صرف ایک باریک کپڑا بدن پر پہنتے ہیں زیادہ تر اثر ہوتا ہوگا مگر خیال میں نہیں آتا کہ مرگ اس سے کیونکر ہوتی ہوگی
مگر چونکہ یہ یقین زمانہ سلف کا ہے لہذا ہمکو بھی اوس زمانے کے حالات پر کہ ولیس پر جیسے کہ بیان کیے ہیں کرنا چاہیے یعنے مضمون پورا ہو سکتا ہے +

سوانحہ عمری جسونت سنگہ کی نہایت تعجب افزا تواریخ راجپوتانہ مین ہے اور اوسکے مفصل بیان سے صحیح
اور دلچسپ حالات اور طریق اوسوقت کے ظاہر ہونگے اگر اوسکی لیاقت جو درجہٗ اوسط سے زیادہ تہ
تہی موافق اوسکی قوت اور اعتبار اور دلاوری کے ہوتی تو وہ باعانت اکثر دشمنان قوی اورنگ زیب
تخت مغلیہ کو زیر و زبر کر دیتا بیچ عرصہٗ طویل حکومت بیالیس سال کے کارہاے نمایان ایک دوسرے پر
جمع ہوتے گئے یعنے اوسوقت سے جبسے وہ اول جنگ اورساتہ اورنگ زیب کے جنگ نربدا مین ہوا
تہا تا بہ جنگ افغانان بیچ کوہ برفستان کا کاس کے اگرچہ راٹہور درمیان شاہزادگان شاہجہان دارا کو
بہ نسبت متنفنی اورنگ زیب کے پسند کرتے تہے تاہم وہ اس تمام قوم کو اپنا دشمن مذہب اور ارادی ملک تصور
کرکے ناپسند کرتا تہا اور وہ اس غرض سے بیچ فسادہاے باہمی برادران بابت سلطنت کے ایک کا جانبدار
ہوتا تہا کہ ان فسادات سے بربادی دونون فریق جنگ آوران کی ہوگی اوسکی کوروانشی اور خودپسندی کے باعث
جنگ نربدا مین فتح اوسکی نہین ہوئی اور سستی دارا سے اوسکو ثمرہ اوس دغابازی کا نصیب نہین ہوا جو اوسنے
جنگ کہجوا مین کی تہی امراولین سے جسکے باعث جسونت کے وسیلہ اور شہرت کم ہوگئی تہی اوسکی ناپسندی
نسبت فریق فتحیاب کے دو چند ہوئی اور اوسنے کوئی موقع معاوضہ ستانے کا فروگذاشت نہین کیا
تحریک اسوجہ کے اور بنظر بلند ہمتی کے اوسنے کبہی انکار عہدہ ہاے اعتباری سے نہین کیا اور ہر ایک
عہدہ مین اوسنے اپنی علت غائی کے ظاہر کرنے کا موقع فروگذاشت نہین کیا اوسکا پیغام سیواجی سے (جو
مثل اوسکے دشمن قلبی مغل کا تہا) جسکے مقابلہ کے واسطے وہ بہیجا گیا تہا اوسکا دلیرانہ ارادہ خارج کرنے
سرداران فوج شاہی کو جن مین سے ایک کو اوسنے بقتل اور دوسرے کو بمقابلہ خارج کیا تہا اوسکی ترغیب
شاہزادہ معظم بنا بر سرکشی بخلاف اپنے والد کے گو اوسکی ناتجربہ کاری کے باعث وہ اوسکا صلاح کار مامور
ہوا تہا یہ سب اوسکی خواہش دلی معاوضہ ستانی کی حرکات متکاثرہ کے جزوی امور ہین اور شاہنشاہ بہی
بخوبی واقف اوسکی ناپسندی سے تہا مگر بوجوہ چند در چند اوسکو زیر نہین کرسکتا تہا گو ہمیشہ اندیشہ مند اوسکا
رہتا تہا اور اوسکے زیر اور دفع کرنے کا خواہشمند تہا اور گو تدابیر اور حکمت عملی یہ شاہنشاہ ذی قدر جسونت کے
راضی کرنے کی کرتا تہا یا شاید اوسکو اپنی طرف سے مطمئن کرنے کے واسطے کرتا تہا اوس سے صاف ظاہر ہے
کہ جسقدر اندیشہ مند وہ اوس سے تہا آخرکار اوسنے اوسکو صوبہ داری گجرات اور دکہن اور مالوہ اور اجمیر اور

---

* یعنے وہ جسنے وجینارا کو تیغ زہرآلود مین لپیٹ کر آگ پر رکہا *

کابل کی دی جہان اوسنے وفات پائی اور یہ عہدہ ہائے جلیلہ اوسکو بعض مقام پر بطور سرغرور اور بعض جگہ بطور سردار فوج شاہی اور ماتحت کسی شاہزادہ کے عطا ہوے تھے مگر اوسنے ان تمام مراعات اور عنایات کو اول زینہ اوس علت اصلی یعنے اپنی زندگی کا تصور کیا تھا بموجب اسکے اگر کوئی وقائع نگار دربار جسونت سکے حالات درج کرتا گو اوسکو بطور رعایاے ذی رتبہ شاہی بیان کرتا تاہم اوسکے ہر امر مین جو باعتبار اوسکے اوسکے سپرد ہوا تھا اوسکی دغابازی کا اظہار ہم تک پہونچا مگر بخلاف اسکے اگر ہم سیرت بادشاہ پر خیال کرین جو دشمن جانی مذہب ہنود کا تھا تو ہم جسونت کو کہہ سکتے ہین کہ اوسنے مذہب کی حفاظت مین اپنی جان تک دریغ نہین رکھی تھی +

جسونت کو ایسے شخص سے کام پڑا تھا کہ وہ اوسکو یہ شخص عہدہ اوسکے ذاتی رتبہ کی نسبت نہین دیتا تھا بلکہ اس خیال سے کہ تابعداری براے نام بھی دشمنی صریحی سے بہتر ہوتی ہے لہذا راجہ بھی بمقابلہ امر خلاف واقع کے فریب کو اور قوت بزرگ کی دغابازی کو کام مین لاتا تھا اس مین شک نہین کہ بعض وقت راٹھور بھی اوس عنایات سے جو بادشاہ صاحب تدبیری سے اوسکی خود بینی کی سیر کرنے کے واسطے کرتا تھا متعجب ہوتا تھا مگر جب جملہ راجگان بہلوی اوسکے بشوق تمام مراعات شاہی کے خواہان ہوتے تھے یہ ہی شخص بعض وقت منجملہ تمام رئیسان راجپوتانہ علحدہ کیا جاتا تھا ایسے خیالات متزلزل سے دونون فریق اپنے اپنے طریق اسقدر عرصہ دراز تک جو قریب عمر انسانی کا ہوتا ہے جاری رکھتے تھے اور یہ امر اورنگ زیب کی حکمت عملی پر ایک دال کافی ہے کہ اوسنے اسقدر عرصہ دراز تک جسونت کی قوت اور ناپسندی کو کچھ کرنے نہ دیا مگر اسکا باعث اوسکی خود بینی تھی اور بادشاہ کا اختیار تام جو اسنے ملک موروثی مین بجلدوے خدمات صوبہ داری عطا کر سکتا تھا جسنے سب راجگان راجپوت کو تابعدار کر لیا تھا ورنہ جس قدر ہمعصر راجہ تھے مثل جے سنگھ آمیز والہ اور رانا راج میوار والہ اور سیواجی وہ اگر متفق ساتھ جسونت کے بخلاف اپنی قوم کے دشمن کے ہوجاتے تو قوت مغل کی زائل ہوجاتی اگر جسونت اوسیقدر پر اکتفا کرتا جس قدر زخمہاے اندرونی یعنے دلی اوسنے اس ظالم کو دیے تھے تو اوسکو معاوضہ تام حاصل ہوچکا تھا کیونکہ صورت راٹھور کی محلات مین بھی اوسکے پیش نظر رہتی تھی مگر بیرحمانہ قتل اوسکے وارث کا اور وہ وحشیانہ خونریزی جس کا کچھ افسوس اوسکو نتھا اور جس خونریزی سے اوسنے تعاقب جسونت کے خاندان بیگناہ کا کیا اوس سے ظاہر ہے کہ راٹھور مذکور نے اپنی حین حیات مین اوسکو کسقدر اندیشہ مند اپنا کر رکھا تھا +

قبل از اندراج کرنے اس حال کے اور حالات اسوقت واردات خیز کے جو بعد وفات جسونت کے بروے کار آئے ہم کچھ حالات بیان کرتے ہین جس سے طریق اور سیرت رئیسان ماتحت کی جنکی اعانت سے وہ بمقابلہ اورنگ زیب کا

کرتا تہا روشن ہونگے اور نہ ہم اس سے بہتر کہہ سکتے ہین کہ ناہر خان رئیس کمپاوت جو رئیس کلان تہا ایک شبیہ فرقہ ہاسے باشندگان ملک مارو کا تہا بوجہ چالاکی اور دلیرانہ اور بے دغدغہ حرکات کے اکثر تدابیر جانستانی جسونت شکست اور بیکار ہو گئی تہین اور جو حال ابہی بیان ہوا ہے جس مین اوسنے اپنی زوجہ کے غیض کو دور کرنے کے واسطے جس غیض کا حال سابق ذکر ہو چکا ہے اپنے خاندان کی توہمات کی خلاف کیا تہا اوسکی وفاداری کا ایسا امتحان سخت عمل مین آیا تہا جو اندیشہ جان سے کبہی ممکن نہتا جو حال دربارہ خطاب ناہر خان جو اوسکو جنگ کرنے سے ملا تہا اوسکی ذاتی اور دلی سیرت بیخوف وخطر ہونے کی ضرب المثل ہوئی اس شخص کا اصل نام رئیس کمپاوت مسمے مکندا تہا اوس سے بادشاہ ناراض اسوجہ سے ہوا کہ اوسنے ایک جواب بے ادبانہ پیغام شاہی کا جو بذریعہ ایک احدی بادشاہ کے آیا تہا دیا تہا اس جواب سے ظالم نے حکم دیا کہ پنجرہ شیر مین جاکر بلا اسلحہ اوس سے جنگ آور ہو ورنہ قتل کیا جاے گا بغیر ظاہر کرنے کوئی علامت خوف کے وہ شیر کے پنجرہ مین جہان شیر موجود تہا اور چہل قدمی کر رہا تہا داخل ہوا اور اسطرح اوسکو آواز دی اے شیر میان (یہ لفظ میان کا ہنود اہل اسلام سے منسوب کرتے تہے اور اہل اسلام اس لفظ کو واسطے معلمان کے مخصوص کرتے ہین چنانچہ دیہات کے معلم اس نام سے مع ایک لفظ تعظیم یعنے جی کے مشہور ہو کر میانجی کہلاتے ہین) آمقابلہ شیر جسونت کا کر اور چشمان سرخ سے جو نشہ افیون اور غصہ سے چشم شیر سے کم سرخ نہ تہین اوسکی جانب دیکہا شیر اس آواز سے چونک اوٹہا اور اسکی طرف کچہ عرصہ تک دیکہتا رہا بعد ازان سر فرو کر کے دوسری جانب مائل ہو کر اوسکے پاس سے چلا گیا راٹہور نے زبان پر لایا کہ دیکہو وہ میرے مقابلہ پر نہین آیا اور اصل راجپوت کے طریق کے یہ امر خلاف ہے کہ جو مقابلہ نہ کرے اوسپر خود حملہ آور ہو خود ظالم جو یہ دیکہہ رہا تہا متعجب ہو کر تعریف کرنے لگا اور عطایات سے اوسے ممتاز کیا اور استفسار کیا کہ کوئی اوسکا فرزند مستحق وراثت ملک کے موجود ہے اسکا جواب اوسنے یہ دیا کہ ہمکو اولاد کیونکر ہو جب آپ ہمکو ہماری گہر سے علیحدہ آنزوے دریاے اٹک رکہتے ہو اس جواب سے بہی صاف ظاہر تہا کہ راٹہور اور خوف باہم بالکل مبائنت رکہتے ہین اسوجہ سے اوسکا نام ناہر خان یعنے حاکم شیر ہوا +

ایک اور موقع پر ایسی ہی بے باکانہ گفتگو سے اوسنے شاہزادہ یعنے ولیعہد کو ناراض کیا تہا اوسنے نافہمی جوانی سے حکم دیا کہ ایک حرکت کرے جو حرکت خلاف اوسکے مرتبہ کے تہی یعنے ایک درخت کی شاخ جو سیدہی تہی اوسکے نیچے گہوڑا سرپٹ دوڑائے اور گہوڑا بہاگتا رہے اور وہ اوسپر سے علیحدہ ہو کر شاخ مذکور پر چڑہ جاے یہ حرکت جسمین چالاکی اور قوت دونون درکار تہین ایک عام خوشدلی کی حرکت تہی اور تواریخ میوار مین مذکور ہے کہ رئیس بونیرا کی

استخوان پاے اس حرکت مین شکست ہوگئی تہی اور جسنے یہ حرکت خوش طبعی کی شاذونادر صدمۂ جسمانی سے یا گر پڑنے سے محفوظ رہا ہوگا جب ناہر خان سنے یہ حکم سنا اوسنے گستاخانہ یہ جواب دیا کہ وہ بندر نہین ہے اگر شاہزادہ اوسکے کہیل دیکہنا چاہے تو اوس موقع پر دیکہے جہان تلوار کہیلتی ہو اس جواب کے سبب اوسکو حکم ہوا کہ مقابلہ سرتان یوج راجہ سروہی کے جاے اور اس مین کل فوج کشنبجنٹ راٹہور اوسکے ہمراہ ہوئی یہ سنکر دیورا راجہ مذکور جو میدان جنگ مین اوسکے مقابلہ کا نہتا اپنے قدیم مکانات کوہی مین چلا گیا اور وہان آپ کو محفوظ تصور کیا مگر یکمند یعنے ناہر خان نے چیدہ سپاہی ہمراہ لیکر وقت شب جبل کوہ مین جہان راجہ سروہی مقیم تہا گیا جو پہرہ والہ کو قتل کرکے راجہ کو اپنی پگڑی سے جس بستر پر وہ سوتا تہا اوسکے ہاتہ باندہ لیے اور اپنی قوم کے آدمیون سے اوسکا نرغہ کرکے غل مچایا اس غل سے قوم دیورا اپنے اپنے بستر سے بیدار ہوکر اپنے راجہ کے گرد جمع ہوے اور آمادہ چہوڑا لینے اپنے راجہ کے ہوئی کہ ناہر نے آواز دی تم دیکہو اوسکی حیات میرے اختیار مین ہے اگر تم جہالت نہ کروگے تو اوسکی جان محفوظ رہیگی تم اگر کچہہ بہی قصد میرے خلاف اوسکے راجہ کے پاس لیجانے مین کروگے تو اوسکو نپاوگے میری غرض شور و غل کرنے سے یہ تہی کہ تم مطلع اس امر سے رہو اور دیکہو کہ مین اپنے شکار کو لیے جاتا ہون القصہ ناہر سرتان کو جسونت کے پاس لے گیا اور جسونت نے کہا کہ اوسکو بحضور بادشاہ لیجاو پس دیورا راجہ کو دربار مین لے گئے اور افسران لائق اور معمولی اوسکے ہمراہ محل تک گئے اور اوسکو فہمایش کی کہ وہ رسوم متابعت فرمانبرداری ادا کرے جس سے کسیکو گزیر نتہی مگر راجہ دیورا نے بمغروری جواب دیا کہ زندگی اوسکی بادشاہ کے اختیار مین تہی مگر عزت اور حرمت اوسکی اپنے اختیار مین تہی اوسنے کبہی روبرو کسی انسان کے سر نہین جہکایا ہے اور نہ کبہی جہکائیگا چونکہ جسونت نے ذمہ اوسکی حرمت اور آبرو کا کیا تہا لہذا افسران ہمراہی نے جنکے تعلق رسوم داب شاہانہ ادا کرنا تہا تجویز کی کہ کسی حکمت عملی سے اوسکا سر جہکوایا جاے اور اسلیے بجاے لیجانے کے از راہ دروازہ کے اونہون نے ایک چہوٹی کہڑکی اوسکو دکہائی جو تا بزانو بلند تہی اور کہا کہ اس مین سے چلو راجہ مذکور نے اول قدم اوس مین ڈالا اور سر اپنا پیچہے رکہا یہ بیہودہ اختراع اوسکا اور اوسکے عمدہ طریق اور مقابلۂ دیرینہ اوسکا ذمہ داری جسونت کی شریک ہوکر باعث مرحمت شاہانہ ہوئی اور بادشاہ نے نہ صرف اوسکے قصورات معاف کیے بلکہ حکم دیا کہ جو علاقہ وہ چاہے وہ بہی اوسکو دیا جاے گو بادشاہ نے معاوضہ کا نام نہین لیا مگر سرتان خوب واقف شرائط سے تہا اور اوسنے بدلیری اور بشتابی جواب دیا کہ حضور اچل گرہ کے برابر اور کیا عنایت فرما سکتے ہین مجکو وہان جانے دو پس یہی مین مانگتا ہون بادشاہ نے بنظر اپنی عظمت کے

درخواست اوسکی منظور کی اور سرتان کو حکم ہوا کہ قلعہ آبو[1] کو واپس جاسے اور یہ راجہ اور دیگر راجگان دیوراہ ہرگز آپ کو رعایاے سلطانی مین شمار نہین کرتے تھے اور اب تک وہ بحالت آزادگی و خودسری کے وحشیانہ بسر کرتے ہین ٭

ان حالات سے ہمکو سیرت ناہرخان اسوب والہ کی اور اوسکے برادران راٹھور مارٖوآڑ کی دریافت ہوتی ہے یہ آدمی کچہ خوف زندگی کا نہین کرتے جب آبرو اور وفاداری اپنے راجہ کی پیش نظر رکھتے ہین یہ حال بخوبی واقعات موقوعہ اوس سلطنت سے جسکا حال ہم اب بیان کرتے ہین روشن ہوگا ٭

باب ہفتم

رانی حاملہ جسونت کو ستی ہونے سے منع کیا گیا ۔ سات عورات و ہشتم اور ایک رانی اوسکے ساتہ سوخت ہوئین اور چند راوتی رانی مندور مین چتا بناکر جل گئی ۔ ماتم اور افسوس عام مرگ جسونت کا ۔ بعد وفات اوسکے پیدا ہونا اجیت کا ۔ خاندان جسونت اور فوج کنٹنجنٹ ہمراہی اوسکی کابل سے واپس مارٖواڑ مین آئی ۔ اثنا ء راہ مین اورنگ زیب نے اونکو روکا اور اجیت کو طلب کیا ۔ رئیسان فوج نے عورات کو قتل کرکے اپنی حفاظت کی ۔ فقط معصوم راجہ زادہ ۔ اپنڈون کا مندور لینا ۔ اونکا اخراج ۔ اورنگ زیب کا حملہ مارواڑ اور لینا اور غارت کرنا جودہ پور کا اور لوٹنا شہر ہاے کلان کا ۔ شوالہ ہنود کا مسمار کرنا ۔ اور حکم دینا کہ قوم راٹھور مسلمان کیے جائین ۔ زبونی اس حرکت کی ۔ قائم کرنا جزیہ یعنے روپیہ اوپر کفار کے ۔ سازش باتفاق کرنے راٹھور اور سیسودیا اقوام کے بخلاف بادشاہ ۔ حالات جنگ ازروے تواریخ ۔ قوم سیرتیا کا مقابلہ حملہ فوج شاہی سے اور قتل ہونا ۔ راجپوتون کا متفق ہوکر شاہی فوج سے جنگ کرنا بمقام نادول ۔ قتل ہونا بھیم پسر رانا کا ۔ شاہزادہ اکبر کا ناجائز کہنا جنگ بمقابلہ راجپوتان ۔ پیغام بھیجنا ۔ اتفاق کرنا ۔ راجپوتون کا اکبر کو بادشاہ ماننا ۔ دغابازی اور مرگ تہرخان ۔ اکبر کا فرار ہونا اور دعوی حمایت راجپوتان سے کرنا ۔ درگا کا شاہزادہ اکبر کو دکہن پہونچانا ۔ سونگ برادر درگا کا فوج راٹھور لیجانا ۔ جنگ بمقام جودہ پور ۔ جنگ سوجت ۔ ظہور وباے ہیضہ ۔ اورنگ زیب کا پیغام صلح دینا ۔ شرائط منظور کردہ سونگ ۔ مرگ سونگ ۔ اورنگ زیب کا مسترد کرنا عہدنامہ کا ۔ شاہزادہ اعظم واسطے جنگ کرنے کے رکہا گیا ۔ فوج قلعدار اہل اسلام ملک مارٖواڑ ۔ راٹھور لوگون کا قیام کرنا کوہستان اراولی

---

[1] اچل گڑہ یعنے قلعہ مستحکم نام قلعہ راجگان دیورا کا واقع ابو اور سروہی کے ہے ۔ میرا ارادہ ہے کہ اس مقام عجیب کا مفصل حال دوسری کتاب مین درج کرون گا ٭

مین — جنگ باسے تہکا ٹرہ — جنگ مہاسے سوجت اور جیری اور جتیہ اور اندرسین پورا ور پالی — قتل [illegible]
قوم بہٹی کا شامل راٹہور ہونا — ہنگام صلح رئیس میرتہا کا قتل ہونا — جنگ مہاسے دیگر — حوالہ سید اوبے
فوج قلعدار اسلام کا قتل ہونا — نور علی کا عورات قوم رسائی کا خراب کرنا — اوسکا تعاقب اور قتل ہونا — تباہی سلاح
فوج قلعداری سانبہر کی — جالور کا شہر طلبیہ حوالہ راجپوتان ہونا +

جب جسونت نے آزردی دریا کے اٹک وفات پائی اوسکی رانی نو جوان اور والدہ اجیت سنگھ کی حاملہ تہی ارادہ کیا کہ ہمراہ اپنے مالک کے سوختہ ہو جائے مگر چونکہ اوسکا حمل سات مہینے کا تہا لہذا اوسکے امیدوارون نے زبردستی اوسکو ستی ہونے نہ دیا اوسکی دوسری رانی اور تین اور یعنی عورات دشمنہ چتا پر چڑہ گئین اور جب خبر اسکی جودہ پور پہونچی تو رانی چندراوتی اپنے مالک کی دستار لیکر بمقام مندور چتا پاکر سوختہ ہو گئی قوم ہنود اس حامی مذہب ہنود کی وفات سے ناامید ہوے شوالا دہین گہنٹے بجنے بند ہوئے اور وقت طلوع آفتاب سنکہہ کا بجنا بہی موقوف ہوا برہمنان نے اپنے مسائل دینی بیکار کرکے مسائل مذہب اسلام کی تعلیم لی +

رانی کو ایک لڑکا پیدا ہوا اور اوسکا نام اجیت رکہا جب وہ قابل سفر کرنے کے ہوا فوراً فوج کنشجنٹ راٹہور نے اپنے معصوم راجکمار کو اور اوسکی والدہ کو اور دختران کو اور دیگر ملازمین محلات راجہ مرحوم کو ہمراہ لیکر ارادہ واپس جانے اپنے وطن کا کیا مگر ظالم بے رحم نے اپنا عوض جسونت سے بعد اوسکی وفات کے بہی لینا چاہا اور جب یہ سب بمقام دہلی وارد ہوے تو اوسنے فوراً حکم دیا کہ راجکمار معصوم اوسکے سپرد کیا جاے اور اوسنے یعنے اورنگ نے یہ پیغام بہیجا کہ اگر وہ راجکمار کو اوسکے سپرد کردیگی تو وہ ملک مارواڑ اون مین تقسیم کردیگا مگر اونہون نے جواب دیا کہ ہمارا ملک ہماری قوت دست و بازو کے ساتہ ہے اور وہی یعنے قوت اوسکو اور ہمارے مالک کو حفاظت مین رکہے گی اور اونکی چشم غصہ سے سرخ ہو گئین اور وہ دیوان عام خاص سے روانہ ہوے اون کے مقام قیام کا فوج شاہی نے محاصرہ کیا اونہون نے اپنے راجکمار کو ایک ٹوکری شیرینی مین رکہکر روانہ کردیا اور آپ اپنی آبرو کے تحفظ مین آمادہ ہوے اونہون نے بلدان اپنے دیوتا کا کیا اور افیون بمقدار دوچند کہاکر گہوڑون پر سوار ہوے اور مسیے رنجورا اور گوبند پسر جودہا اور چندر بہان اہواوت اور پسر راگہو جسکی شادی کے ساتہ بمقام اوجین شمشیر کی شادی ہوئی تہی اور پہاڑ مل بیباک اوداوت اور رگہوناتہ سوجاوت زبان پر لائے ہمکو دریاے جنگ مین تیرنے دو اور ان اسوارون کی بیخ دبن اوکہاڑنے دو تاکہ ہمکو اپسرا یعنے حوران بہشتی بہشت یعنے سورگ مین جسکو یہان لوگ بہی کہتے تہے لیجائین ہر ایک نے جو ایسے ایسے کلمہ زبان پر لائے تو سوجا کو سے

یعنے شاعر ہندی نے یہ کہا آجکے روز کے واسطے تمکو جاگیرات وغیرہ ملی ہین کہ تم اسپنے مالک کے کام مین اپنا جسم سپرد تلوار کے کرو اور یکجائی ہوکر سورگ لوک کو جیتو یعنے فتح کرو اور میرے واسطے جو مین مشمول اونکی مراعات اور انعامات کا رہتا تہا آجکے روز مین بہی حق نمک ادا کرونگا اور اسپنے والد کی شہرت کو قائم رکہونگا اور آجکی جنگ مین مرگ حاصل کرونگا تاکہ کویشوران آئندہ میری تعریف کے شعر بناکر گائینگے بعد ازین درگا پسر آسوہ بولا یونون کے دندان تیز ہو رہے ہین مگر جو برق تجلی ہماری تلوارون سے نکلیگی اوسکی روشنی سے شہر دہلی ہمارے کارنامے نمایان دیکہینگے اور ہمارا شعلہ عضب فوج شاہی کو سوخت کریگا جو رئیسان نے یہ کلمہ زبان پر لائے اور فوج شاہی قریب آئی تو راج لوگ یعنے عورات خاندان جسونت سب سورگ لوک کو بہیجی گئین اور برچہیان ہاتہ مین لیکر اور چہرہ یم یعنے جم کے مانند بناکر راٹہور دشمن پر گرپڑے اور راگ شمشیر اور سپر کا شروع ہوا اور میدان مین خون لہرین مارنے لگا تب تک یعنے مہادیو نے اپنی مونڈمالا اس لڑائی مین پوری کی جو اولاد دوہر نے کوچہ ہاے دہلی مین بروے کار لائے تہے رتن تونہر ارسیاہ دشمن سے لڑا آخرکار اوسکی تلوار نے خطا کی اور وہ گرا اور رنبہا نامے اپسرا یعنے حور بہشتی اوسکو اوٹہا کرلے گئی دلہودراوت نے اپنی جان دی اور اسپنے مالک کے نمک کو ساتہ آب میدان یعنے خون کے تر کیا چندربہان کو اپسرا یعنے حوران چندرپور یعنے چندرلوک کو لے گئین بہٹی کا اور نزدیک پسر ہرتان کے میدان کارزار مین قیمہ کیا گیا اور راوداوت دفادار مثل گل لالہ کے دکہائی دیتا تہا اور وہ بہی رنگ اسے سورگ واسطے ملاقات جسونت کے ہوا سندوہ کرسے یعنے شاعر کو دیکہا کہ دونون ہاتہون مین تلوار لیے ہوے صف جنگ مین سب سے آگے تہا اور اوسنے بہی چندرلوک پایا ہر ایک قوم اور ہر ایک فرقہ نے آج ندیا کہرگ یعنے تلوار کے تیرتہ پر اسپنے اسپنے فرائض ادا کیے اور ہمین درگا داس نے دشمن کو پیس ڈالا یعنے ریزہ ریزہ کیا اور اپنی آبرو کا تحفظ کیا (یہ مختصر حال اس جنگ کا ہے جو شاعر نے بیان کیا ہے اور جسمین کام اور نام اور فرقہ ہر ایک جنگ آور کا جو قتل ہوا تہا درج ہے) *

جب ان شجاع آدمیون نے دیکہا کہ ارادہ خصومت طویت بادشاہ کا سواے اسکے اور کچہ نہین کہ راجپوت قوم سے حوالہ اونکے کردین جو قوم راجپوت کو نہایت عزیز تہا اونکا اول ارادہ یہ ہوا کہ راجہ خرد سال کو محفوظ رکہین اور دوسری اپنی اور اسپنے مالک مرحوم کی آبرو کا تحفظ کرین اور جن تدابیر سے اونہون نے اس ارادہ کو سرانجام کرنا چاہا وہ نہایت وحشت انگیز تہے یعنے عورات راجہ مرحوم اور اپنی عورات کو اونہون نے ایک مکان مین جسمین بارود بہری تہی رکہا اور ہتابی دکہا کر سب کا کام تمام کیا جب یہ قربانی ہوچکی تو اون کا صرف یہ مطلب باقی رہا

کی اونکا ایک گوشہ مکان عمر جاودانی مین سے جسکو کہ نٹے لوگ راجپوتون کے اور بہت سے نقال مذہب کے اونسے آباد کرتے ہین جو جوان مرگئے ہین اور اونکو گویے لوگ گاتے ہین اس مطلب کے واسطے تذکرہ راجپوتون کی ہمیشہ از حد رہی ہے یہان تک کہ اس مطلب کے حاصل کرنیکو وہ معاوضہ جانفشانی بہی ہنوز دیتے تہے غرض اون کی یہ تہی کہ شجاعت خاندان مین اور جانفشانی مذکرین اطمینان اس امر کا کہ وہ کبہی نہین مرینگے بلکہ اونکا نام اشعار گویشورون مین ہمیشہ قائم رہیگا باعث ترغیب ایسے امر کا ہوتا ہے مطابق اسکے جو جنگ پسران دودہریا[1] نے کوچہ ہاے دہلی مین کی تہی وہ بہی ایک باعث نادر راٹہور منجملہ اون کارہاے نمایان کے تہی جو اون سے بروے کار آئے تہے اور ہفتم ساون سمت ۱۷۳۶ (دوم ماہ گرما سنہ ۱۶۸۰ع) ایک روز سعید جنتری ملک مارو مین شمار کیجاتی ہے ❖

اس اثناء جنگ وجدل مین راجہ خرد کا تحفظ ہوا رفع شبہہ کے واسطے وارث ملک مارو ایک سبوچہ شیرینی مین مخفی ہوکر سپرد ایک مسلمان کے کیا گیا اور اس مسلمان نے اپنے وعدے کو بایمانداری پورا کیا اور مقام موعود تک بحفاظت پہونچا دیا اوس مقام پر شجاع درگا داس اور وہ لوگ جو زندہ اس دار وگیر سے بچ کر راہ سپر اوس جانب کے ہوے تہے اور جو اپنا خون اپنے راجہ کے کام مین دینے کو تیار تہے جو اسطرح خدا کی قدرت سے زندہ رہا تہا شامل راجہ خرد سال کے ہوے یہ ایک امر خوشی کا ہے جب دریافت ہو کہ اگر بباعث حامی دین یعنے اورنگ زیب متعصب کے وہ اسقدر تکالیف اور مصیبت مین گرفتار ہوے تہے تو ایک کی نسبت جو اوسی فرقہ کا یعنے اہل اسلام کا تہا اور غریب اور مفلس تہا اونکا سلسلہ قائم رہا محافظ جان اجیت اوسکی جوانی اور اوسکے حق موروثی چہوڑانے تک زندہ رہا اور اوسکو یہ بہی تحقیق ہوا کہ راجہ ہمیشہ احسان فراموش نہین ہوتے اسواسطے کہ وہ دربار مین نامی ہوا اور سواے لفظ کاکا کے کبہی کسی اور لفظ کے ساتہ اوسے مخاطب نہین کیا اور براے عزت افزائی اوسکے ورثہ کے یہ بہی کہا جاتا ہے کہ جو جاگیر اوسکو عطا ہوئی تہی وہ اب تک اوسکی اولاد کے قبضے مین ہے ❖

ہمراہ اس نوباوہ گلشن جسونت کے جو زندہ رہگیا تہا مسے درگا اور چند چیدہ دوست اوسکے کوہستان ابو مین جہان آمد ورفت کم تہی چلے گئے اور وہان اوسکو ایک معبد کے حجرہ تنگ چلہ نشینی مین مستور رکہا وہان

---

[1] یہ ایک قدیم دلیل بزرگون کے تذکرہ کی بیچ اشعار شعرا کے ہے اور اسطرح وہ نام اور توصیف اشخاص لائق ایام سلف کی قائم رکہتے ہین چنانچہ وہ ہر ایک قدیم راجگان راٹہور ملک مارو سے تہا ❖

وارث ملک مارو سنے پرورش پائی اور اپنی پیدائش سے آگہہ نہ تہا تاہم یہ افواہ مشہور تہی کہ ایک اولاد جسونت
مین سے زندہ ہے اور درگا اور چند رفیق اوسکے محافظ اوسکے ہین اور یہی بس واسطے نمک حلال راجپوت
کے کافی تہا جو ہیچ ریاست وروناراکے اعتبار کرکے صرف نام دہنی یعنے مالک کو انہا حرف اتفاق ہیچ تحفظ
اپنے حقوق کے جائز یا تصور کرتا تہا انکے فوراً بعد اسکے اندلیشہ ایک دشمن کا پیدا ہوا منجملہ اس دشمن کے قوم
انیدو تہے جو قدیم راجہ ملک مارو کے تہے اور جنہون سنے اسکو خوب اچہا موقع واسطے جوڑانے اپنے حق
موروثی کے دیکہا اور کچہ عرصہ تک جہنڈہ قوم پریہار کا اوپر دیوار مارو کے کہڑا کیا جب قوم انیدو اسطرح اپنی
ریاست گاہ قدیم مین جو از روے اقوال قدیم اونکو نہایت عزیز تہی خوشی کر رہی تہی رتن پسر امراو سنگہ سنے
(جسکی مرگ کا ذکر جو قابل یادگار ہے ہوچکا ہے) ارادہ لینے ریاست گاہ جودہ پور کا کیا یہ ارادہ جو تیر غیب بادشاہ
تہا بیکار ہوا اور اون اقوام سنے جو وفادار جسونت اور نام اجیت کے تہے فوراً قوم انیدو کو مقام مندور سے خارج
کردیا اور پسر امراو کو اوسکے ناگور تک بہگا دیا اب خود اورنگ زیب سنے فوج کشی اوپر ملک مارو کے کی اور
دار الریاستہ کو محصور کیا آخرکار ریاست گاہ مذکور اوسکے قبضے مین آئی اور اوسنے اوسکو خوب تاخت و تاراج
کیا اور دیگر مقامات کلان مثل میرتیا اور دیدوانا اور روہت کو بہی وہی تاراج نصیب ہوا جو جو علامات مذہبی
ہنود تہے وہ مسمار کیے گئے اور معبد گاہ مسمار ہوکر اونکی جگہہ مساجد تیار ہوئین اور اوسکے غضب کو نسبت راجپوتان
مارو اسکے کوئی امر سواے اونکے اختیار کرنے عقائد اسلام کے فرو نکرسکا نتائج اس متعصب اور سوء تدبیری کے
نہ صرف اوپر بادشاہ کے بلکہ اوسکی جملہ قوم پر عائد ہوے اسطرح کہ اوسکی اطاعت سخت کا مقابلہ شروع ہوا
اور آخرکار ترک متابعت عمل مین آئی بادشاہ سنے وہ مشہور حکم جزیہ کا بخلاف قوم ہنود کے مشتہر کیا اس سبب سے
جملہ لوگ جو خیر خواہ ملک یا صاحب دہرم تہے متفق ایک گروہ مین ہوے اسوقت مین اقوام راٹہور او رسیودیا
بخلاف ظالم کے متفق ہوے اور رانا راج سنگہ نے وہ مشہور حال تحریر کیا جسکا ذکر سابق اس کتاب کی جلد
اول مین ہوچکا ہے ❊
کو سے یعنے شاعر[1] ہندی بیان کرتا ہے کہ ستر ہزار آدمی کو حکم ہوا کہ زیر حکم تہر خان کے جاکر راجپوتون کو تباہ

---

[1] بہتر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسے واقعات کا بیان اوسی طرح کیا جاے جسطرح کو سے یعنے شاعر ہندی راجپوتانہ نے ان واقعات کا بیان
کیا ہے اور اوسی کی زبان مین یعنے محاورہ مین بیان کیا جاے اور یہ دوسری زبان کے محاورات مین کیونکہ دوسری زبان کے محاورات
مین بیان کرنے سے صرف یہی نہین کہ اصل مطلب فوت ہوتا ہے بلکہ دلچسپی بہی تصنیف اصل حال کی ضائع ہوجاتی ہے اور اوسکے

کر دین اورا اورنگ خود اجمیر تک گیا قوم میرتیا جمع ہوکر واسطے اوسکے مقابلہ کے مقام پوشکر تک گئی اور جنگ
روبروے معبد وراہ کے شروع ہوئی اور بشمشیر میرتیا گے جو ہمیشہ میدان جنگ مین اول نکلتی تہی خوب کہیل
شکست اور بربید کا اوپر سرا سورون کے کہیلا اور یہان سب میرتیا بروز یازدہم بہادون سمت ۱۷۳۶ قتل ہوئے
تہور خان نے پیش قدمی جاری رکہی باشندگان مورد ہر کوہستان مین فرار ہوگئے مقام گوراہ دونون
بہائی روپا اور کومبوا اپنی قوم کے ساتہ قیام کیا اور بمقابلہ اوسکی جنگ مین مع اپنے پچیس برادری والون کے
قتل ہوئے جسطرح ابر پانی زمین پر برساتا ہے اوسطرح اورنگ نے اپنے وحشیون کو اس ملک مین داخل کیا
اور خود پانچ روز بمقام اجید روگ یعنے اجمیر مین قیام کرکے بمقابلہ چیتور روانہ ہوا وہ بہی اوسکے قبضے مین گیا
ایسا معلوم ہوتا تہا کہ گویا آسمان ٹوٹ پڑا اجیت کو رانا نے بچایا اور راٹہور اپنی پیش فوج کو گروہ سودیا مین لیگئے
نوبت یون لوگون کی دیکہکر اونہون نے اپنے راجہ صغیر سن کو بطور شعلہ جو ایک ظرف مین بند کیا جاے مستور کیا
دہلی پت یعنے شاہ دہلی بمقام دیاری آیا جسکے راستہ مین اوسکے مقابلہ پر کومبوا اور اودگرسین اور اودہو راٹہوران
آئے (اس مقام دیاری مین جہان وہ قتل ہوئے تہے وہان اب تک علامات یادگار اون جنگ آورون کی
بجانب راست بعد داخل ہونے دروازہ کے موجود ہین) جب اورنگ زیب نے اودے پور پر حملہ کیا تو عظیم کو بمقام

محاورہ مین بیان کرنے سے اصل حال مین شبہہ واقع نہوگا اور اگر دوسری زبان کے محاورے مین بیان ہوگا تو شبہہ سے محفوظ نہین
رہ سکتا اور اوسکی زبان کے محاورے کا بیان تاریخ مارواڑ کو جو ایسے ہی حالات سے مرکب ہے قائم رکہیگا اور نیز خواندہ حالات
کو اس امر کا اعتراف کرنا ہوگا کہ یہ واقعات طرز تاریخ نویسی مین نہین آسکتے اور منجملہ دیگر مطالب کے اس سے غرض ایک یہ بہی ہے کہ
جو تمہید اس کتاب مین خواندہ کے یقین کرنے کے واسطے تحریر ہوا تہا اوسکا ثبوت حاصل ہو یعنے ریاست راجپوت کسی زمانہ مین ایسے
واقعات سے خالی نہین رہتی تہی اگر ہم اوسکو فرد یسرت یا مولٹرلٹ سے مقابلہ نہ کرین تو وہ حالات انیگلو لیکسن سے مقابلہ پر ہوسکتے
ہین اور بالتحقیق الشر سے غالب ہین اور ہمکو زیادہ تر وجہ بہ نسبت استعجاب کے ہیچ جانز رکہنے شاعر مذکور کے اپنے بیان جنگ سالہ
راجپوتانہ کے دلمین ہے اور وہ وجہ خواہش دلی ہے جو اس کتاب مین شروع سے قائم اور جاری رہی ہے یعنے درست اور صحیح
خیالات عظمت ان واقعات کے قائم رکہنا اور ایک اشارہ حاکمان حال ان شجاع لوگون کو دینا کیا اچہا وہ لئق تاریخ نویس یعنے اورم
ان واقعات کی عظمت کو نسبت ہمارے ذی اختیارون کے سمجہتا ہے خواندہ خود دیکہے گا جب وہ اوسکی کتاب فریگمنٹ کے صفحہ
ایک سو پینسٹہ کا ملاحظہ کرے گا جہان وہ کہتا ہے کہ کوئی ریاست یا حکومت ہندوستان مین ایسی نہین ہے جنکے ساتہ ہماری قوم کو
کچہ تعلق ہو جو اپنے حال موجودہ کا باعث سلطنت اورنگ زیب کو تصور نکرتے ہون اور جنکا صدمہ سلطنت جانشینان اورنگ زیب پر

چیتور چھوڑا تہا اور بادشاہ نے یہ سنا کہ درگاداس نے جالور پر حملہ کیا ہے اس خبر کے سماعت کرتے ہی اپنے مقام مفتوحہ کو چھوڑ کر واپس اجمیر مین آیا اور مکرم خان کو واسطے کمک بہاری کے بمقام جالور روانہ کیا مگر درگاداس اس عرصہ مین دین یعنے خراج فتح تحصیل کر کے روانہ جودہ پور ہوا تہا اور وہان بہی اوسنے خراج تحصیل کیا اسواسطے کہ اندر سنگہ منجانب بادشاہ حاکم ترکوتا یعنے پہاڑ تین کوکون کا تہا اورنگ شاہ آسمان کی پیمایش کرتا تہا یعنے اوسنے عزم مصمم کیا کہ ایک مذہب روے زمین پر ہو جاے شاہزادہ اکبر واسطے شامل ہونے ساتھہ تہور خان کے بہیجا گیا غارتگری اور تکالیف کل علاقہ مین پہیل گئی ملک ویران ہو گیا خوف فتحیاب کے ہمراہ تہا خدا کی مرضی اس رنج و تکلیف کی تہی قوم اندو کو جودہ پور پر قابض کیا گیا مگر مقام کہتا پور مین قوم چمپاوت نے اونکا مقابلہ کر کے اونکو تہ تیغ کیا ایک مرتبہ پہر اونکا خطاب راو مور دریس کا تلف ہو گیا اور اس طرح ارادہ بادشاہ کا درباب دینی راج بربار قوم کو فسخ ہوا بتاریخ ۱۳ ماہ جیٹھہ سمت ۱۷۳۶ ❊

کوہ اراولی نے جاے پناہ راٹہور لوگون کی دی اوسکے مستحکم مقامات سے وہ باہر آئے اور کل فصل مسلمانان کی قطع کر کے گلہ یعنے خروار مین جمع کی اورنگ کو آرام نہا ایک گروہ رفقاے اجیت نے جالور پر حملہ کیا دوسرے سیوانو پر تاخت لائے انکی آن ہر روز ترقی پر تہی اور اورنگ کی کبہی متحرک نہین ہوتی تہی بادشاہ نے جنگ رانا اسواسطے ترک کی تہی کہ اوسکی فوج تمام و کمال ملک مارو مین جاے مگر رانا نے جسپر غصہ اورنگ کا بوجہ اوسکی پناہ دہی اجیت ہوا تہا اپنی فوج بسر کردگی اپنے فرزند بہیم کے روانہ کی اور وہ جا کر شامل فوج راٹہور بسرداری اندربہان اور درگاداس کے بمقام گودوار ہوا شاہزادہ اکبر اور تہور خان نے اون پر فوج کشی کی اور اون مین جنگ بمقام نادول ہوئی سیسودیا فتح نصیب ہوے جنگ بہت عرصہ تک رہی اور اوسمین بہت خونریزی ہوئی راجکمار بہیم بسرداری میواری کام آیا یہ ایک عمدہ مورچہ راٹہور کا[سلہ] تہا اندربہان اور جیت ادواوت عمدہ کارزار کرتے ہوے قتل ہوے اور سونک درگا نے کارہاے متعجب اس دن بروے کار لائے یعنے ہمتی چہاردہم ماہ اسوج

❊ عائد نہوا ہو لہذا ہمکو لازم ہے کہ ہم واقفیت وجوہ اور سیرت اون لوگون کی سعی حاصل کرین جو باعث تباہی ہمارے سابق حاکمان سلطنت ہند کا ہوے ہون اس غرض سے شاعر مذکور کا بیان شروع پیدایش اجیت ۱۷۳۵ء سے سمت ۱۷۷۰ تک جب تمام مقابلہ اورنگ زیب کا اندیشہ رفع ہوا تہا اور اوسنے تخت ملک مارو دوبارہ حاصل کیا تہا ❊

سلہ تاریخ میوار دعوی فتح فوج مشتملہ راجپوت کا کرتی ہے اور ایک عجیب جنگ کا بیان کرتی ہے جسمین اونکو فتح نصیب ہوئی تہی مگر یا تو ہماری نظر سے نہین گذرا اور یا کتاب راج بلاس تصریح اسکی نہین کرتی کہ راجکمار بہیم پسر رانا راج شجاع اس قدر جو ایسا نامی ہو ان تواریخ ہر دو ریاست مین تہا قتل ہوا ۔ دیکھو جلد اول

سمت ۱۷۳۰ (موسم سرما سنہ ۱۶۸۱ع) +

طریق شجاعت آمیز راجپوتون کا اس جنگ بمثال مین اور اونکی ہمہ تن جانفشانی واسطے اونکے ملک اور راجہ کے باعث تحریک دل شاہزادہ اکبر کا ہوا اور اوسکی علو ہمتی نے اوسکے دلمین رحم پیدا کیا کہ ناحق مصیبت اونپر کیا ضرور ہے اور اوسکا دل مشکوک نسبت صاحب تدبیری اپنے والد کے نسبت ان شجاع رعایا کے ہوا اور بلند نظری مدد رحم دلی کی بابت مصیبت راٹھور لوگون کے اور تکلیف وہی پسر خردسال جسونت کی ہوئی اوسنے اپنی راے سے تہور خان کو مطلع کیا اور ظاہر کیا کہ ایسی جنگ غیر واجب اور ناپاک مین آمادہ پیکار رہنا اور ایسی جانفشان اور شجاع رعایا کو جیسے راٹھور ہین تخت سے جدا کرنا باعث بدنامی اور بے حرمتی ہے تہور خان بہی اوسکی راے سے متفق ہوا اور اونہون نے پیغام صلح درگا داس کے پاس بہیجا اور خواہش دوستی ظاہر کی درگا داس نے سب سرداران کو جمع کیا اور مضمون پیغام وا کیا کسی نے دغابازی شاہزادہ پر حمل کیا اور کسی نے خودغرضی درگا داس کا خیال دلمین لایا نتیجہ یہ ہے زبون ایسے شک و شبہہ کے رفع کرنے کو درگا نے خیال کیا کہ اگر رضامندی اپنی موافق راے اس جال کے دیجاے تو وہ محول اوپر اندیشہ ناکی اور خوف دلی کے ہوگا لہذا اوسنے کہا کہ آؤ سب ملکر ملاقات کو چلین اور یہ کسنے سنا ہے کہ کسی نے ابر کو گرفتار کیا ہے اون مین یعنے دونون فریق مین ملاقات ہوئی اور اپنی اپنی خواہش دلی طرفین نے ظاہر کی اور صلح ہوگئی اور رخصت کے وقت اکبر نے چتر یعنے چہاتہ بادشاہی اپنے سر پر رکہا سکہ اپنے نام کا جاری کیا اور گز اور وزن اپنے قائم کیے یہ خبر متوحش بمقام اجمیر گوش زد اورنگ ہوئی اوسکے دل کو تردد پیدا ہوا اور آرام مفارقت کر گیا اوسنے اپنی ریش کے بال اس رنج مین نوچے جب اوسکو یہ خبر ملی کہ اکبر اور درگا متفق ہوگئے ہر ایک راٹھور ملک کا اکبر کے جھنڈہ کے نیچے آیا خاندان دہلی منقسم ہوگیا اور گوبند یعنے کرشن جی نے پہر مذہب ہنود کی اعانت اور مدد کی +

تخت سے خارج کرنا ظالم کا اب لابدی متصور ہوا راجپوتون کا سزا دہندہ یعنے سرغنہ اونکے اختیار مین تہا اور وہ تنہا رہ گیا تہا اور اوسکو امید فتحیابی کی بہی نہتی مگر اوسکی چالاکی کبہی اوس سے جدا نہین ہوئی وہ اپنے دشمن کی سیرت اور طبیعت کو خوب جانتا تہا اور اوسکی اپنی ہلکی فوج وقت ضرورت مقابل ایک فوج کے تہی چونکہ اس معاملہ بزرگ مین اختلاف درمیان تاریخ مغلیہ اور تواریخ میوار اور مارو کے ہے ہم حرف بحرف تاریخ مارواڑ درج کرتے ہین +

اکبر ساتہ گروہ راجپوتون کے روانہ بجانب اجمیر ہوا مگر جب تک اورنگ نے تیاری حملہ آوری کی بروے کار لائے

شاہزادہ متوجہ عورات اور رقص وسرود کے ہوا اور کل کاروبار حوالہ تہبرخان کے کردیا ہم پابند مقسوم کے ہین طوائف جب رقص کرتی تہین تو یہ مضمون اونکے ساز کی آواز سے نکلتا تہا تہبرخان مذکور کو اب خیالات بے ایمانی کے محظور خاطر ہوسے اور یہ اوسنے سنا کہ اگر وہ اکبر کو حوالہ اوسکے والد کے کردیگا تو اوسکو انعام ملے گا یہ خیال کرکے وہ بوقت شب خفیہ اورنگ زیب کے پاس گیا اور وہان سے خطوط اس مضمون کے بنام راٹہور لوگون کے روانہ کیے یعنے ہین تمہارے اور اکبر کے درمیان ضامن اتفاق کا تہا مگر جو بنا بانی کو جدا کرتا تہا وہ شکستہ ہوگیا اور اب والد اور ولد دونون ایک ہوگئے اور تم یہ خیال کرو کہ جو عہود ہوسے تہے وہ فسخ ہوگئے لہذا اب تم اپنے وطن کی جانب روانہ ہو اس خط کو اپنی مہر سے مسجل کرکے ایک قاصد راٹہور لوگون کے پاس روانہ کیا اور خود روبروے اورنگ زیب واسطے لینے ثمرہ خدمتگزاری حاضر ہوا مگر اوسکو انعام مطابق اوسکی بے ایمانی کے ملا یعنے جسوقت وہ حاضر ہوا اور چاہتا تہا کہ کچہ عرض کرے اسی عرصہ مین تعمیل حکم شاہی ہوئی یعنے خود بادشاہ کے ہاتہ کے ایک صدمہ سے تہبرخان مذکور واصل جہنم ہوا بوقت نصف شب قاصد مذکور جو ایک درویش کا راٹہور کے مقام قیام پر پہونچا اور اوسنے خط مذکور اونکو دیا جس مین درج تہا کہ والد اور ولد دونون متفق ہوگئے اور قاصد نے زبانی یہ کہا کہ تہبرخان قتل ہوا اس سے تمام فوج مین گہبراہٹ مچی یعنے پریشانی پیدا ہوئی راٹہور لوگون نے گہوڑون پر زین رکہکر تہیہ سوار ہونے کا کیا اور ایک کوس کے فاصلہ پر اکبر سے جاکر فروکش ہوسے یہ حال دیکہکر فوج اکبر مین بہی اندیشہ پیدا ہوا اور وہ اسطرح فرار ہونے لگے جس طرح برگ خشک نیشکر بگولے مین آکر منتشر ہوجاتی ہین اسوقت بہی اکبر مشغول رقص وسرود تہا ٭

اس بیان سے بوجوہ موجہ پیدا ہے کہ راجپوت ہرگز فکر و تامل کو کام مین نہین لاتے بلکہ وقت کو دیکہکر کام کرتے ہین کیونکہ اونہون نے کیسکو مقام اکبر تک بہی واسطے دریافت حال صداقت یا عدم راستی اس مضمون کے نہین بہیجا کو وہ پر متصل بلکہ ایک ہی گروہ مین اونکے ساتہ تہا اور گہوڑون پر سوار ہوکر بیس میل کے فاصلہ پر جاکر دم لیا یہ صحیح ہے کہ ایسے وقت نازک مین وہ نہین جانتے تہے کہ کون قابل اعتبار ہے اور جب اونکے اپنی قوم کا سرگروہ اونکا تہا تو وہ یہ نہین کہہ سکتے تہے کہ اس فریب مین اوسکی شرکت کسقدر ہوگی ٭

دوسرے روز اونکو یہ فریب واشگاف ہوا جب شاہزادہ اونسے آنکہ ملا جب اوسکو اطلاع اپنے رفقا کی روانگی کی اور بے ایمانی اور قتل تہبرخان کی ہوئی تو اوسکے پاس اسقدر مقدرت بہی نہ تہی ایک ہزار آدمی اپنے پاس جمع کرے لہذا وہ اس جزوی ہمراہی فوج کو لیکر اپنے رفقا سے فریب خوردہ کے پاس گیا اور اپنی اور اپنے عیال و

اطفال کی پرورش اور حفاظت کے واسطے اوسنے ملتجی ہوا ایسی التجا ہرگز بے سود روبروے راجپوتون کے نہین ہوتی ہے اس موقع کا بیان یعنے ملاقات اور گفتگو سے اکبر کا مسمے کرندہان کو سے یعنے شاعر ہندی سنے خوب مفصل او اور طرح کے ساتہ کیا ہے درباب سلوک نسبت اس شاہزادہ کے جسنے آکر سرن یعنے پناہ لی ہے ایک تکرار درمیان جنگ آوران اور برہمنان کے پیدا ہوئی اس موقع پر شاعر مذکور نے بیان بہ ایک راجپوت کے خاندان ورکار ہاے نمایان کا کیا ہے اور ہر ایک رئیس اپنی رای اور طریق اور رسم قدیم بزرگان بالتفصیل زبان پر لایا اور آئین یہ بہی تفصیل کے ساتہ کہا گیا کہ کسقدر طاقت ہنس کی ہوتی ہے اور اوسکی پرورش بضرورت ساتہ موتیون کے کرنی پڑتی ہے تاکہ وہ انکے ثنا خوان رہین یہ جلسہ اس امر پر ختم ہوا کہ کچہ ہو مگر تحفظ اکبر کا ضرور ہے اور مسمے جیتیا جو بہائی رئیس خاندان جیپاوت کا تہا واسطے حفاظت عیال و اطفال اکبر مامور ہوا اور مسمے درگا جو راٹہور مین نامی شجاع تہا واسطے انتظام جنگی کے نامزد ہوا جنکی تفصیل تعریفی شعر ہندی مندرجۂ ذیل سے واضح ہوگی
اسے ماتا پوت ایسا جن جیسا درگا داس ✤ باندہ مور درا راکہیو بن تہبا آکاس ✤ یعنے اسے مادر ایسا فرزند پیدا کر جیسا درگا داس تہا جسنے اول بندہ مور درا یعنے ملک مارواڑ قایم رکہا اور پہر آسمان کا ستون بنا ✤

یہ نمونہ راجپوت جو جسقدر شجاع تہا اوسیقدر دانا بہی تہا اسنے ملک کا حافظ تہا اوسکی تدبیر سے اوسکے ملک کا راجہ محفوظ رہا اور اوسکے متواتر کارہاے شجاعت و بہادری سے اوسکا اخیر تحفظ جو نہایت دقت طلب تہا وقوع مین آیا اکثر روایات درباره خوف و اندیشہ اورنگ زیب کے جو اوسکے دل مین اس حاکم راٹہور کی طرف سے جاگزین تہا مشہور ہین مگر ایک اونمین کی نہایت دلچسپ ہے یعنے ظالم مذکور نے حکم دیا تہا کہ جو دو دشمن جانی اوسکے ہین جنکے سبب اوسکا آرام تلف ہوتا ہے اونکی تصاویر کہینچی جائین یعنے سیواجی اور درگا کی حسب الحکم انکی تصاویر کہینچی گئین تو سیواجی کی تصویر کو اسطرح کہینچے کہ پلنگ پر بیٹہا ہے اور درگا کی اوسکی معمولی ہیئت پر یعنے گہوڑے پر سوار اور باٹی یعنے قسم روٹی نیزہ کی نوک پر لگا کے الاؤ کی آگ پر سینکتا ہے اورنگ زیب کی زبان سے بادی النظر مین یہ نکلا کہ اوسکو تو یعنے سیواجی کو مین گرفتار کر سکتا ہون مگر یہ سگ ہماری زندگی تلخ کرنے کو پیدا ہوا ہے ✤
مسمے درگا بسرداری اپنے گروہ کے مع شاہزادۂ اکبر بجانب سرحد مغربی ریاست روانہ ہوا اس غرض سے کہ بادشاہ کا تعاقب کرکے اوسکو کوہ ہاے ریگ علاقہ لونی مین لیجاے مگر بادشاہ حریف نے اور حرفت کہیلی یعنے اوسنے اول ارادہ کیا کہ درگا کو تدبیر خلاف راستے سے اپنی جانب کرے اور اس نیت سے اوس نے آٹھہ ہزار

(اور از روے تاریخ میوار چالیس ہزار) اشرفی درگا کے پاس بہیجی درگا نے یہ اشرفی سب لیکر ضروریات اکبر مین صرف کین اس امر مہتہ تن خیر خواہی سے اکبر کے دلمین ایک اثر قوی پیدا ہوا اور اوسنے تہوڑی اشرفیان اون مین سے ہمراہیان درگا مین تقسیم کین اورنگ زیب نے جب دیکہا کہ یہ تدبیر بیکار ہوگئی اوسنے ایک دستہ فوج اپنے فرزند کے تعاقب مین مامور کیا جب خبر اکبر کو پہونچی تو اوسنے یہ خیال کر کے کہ اگر وہ اپنے والد کے ہاتہ لگا تو اولی توقع رحم کی نہین ہے متوجہ اور خواہش مند اسکا ہوا کہ اوس سے حتے الموسع فاصلہ پر رہے مگر درگا نے عہد کیا کہ وہ اوسکی حفاظت کریگا اگر اوسکا سبب جاتا ہے اور نگہبانی اجیت صغر سن کی اپنے برادر کلان سونگ کے ذمہ کر کے خود بسرداری ایک ہزار سپاہ چیدہ کے بجانب جنوب روانہ ہوا شاعر ہندی نے ہر ایک رئیس نامی کا نام اور خاندان بیان کیا ہے جو ہمراہ شاہزادہ اکبر کے اس امر بیجگری مین تہے انمین خاندان چپاوت کثرت سے تہے مگر شاعر مذکور اور اکثر خاندان ہاے خاندانی مثل جودا اور میرتیا اور خاندانہاے راجپوتان دیگر مثل جادون اور چوہان اور بہٹی اور دیورا اور بونگرا اور منگولیا کا بیان کرتا ہے *

بادشاہ نے اونکا تعاقب کیا اور فوج شاہی نے محاصرہ راٹہور لوگون کا کر لیا مگر درگا نے مع اپنی ایکہزار سپاہ کے بجانب شمال پشت کر کے بجناح استعجال بمقام قیام سے کوچ کیا اور اورنگ نے تا بمقام جہالور تعاقب کیا وہان اوسکو دریافت ہوا کہ وہ غلط راہ پر تہا اور درگا مع شاہزادہ گجرات کو بجانب راست اور چین کو بجانب چپ چہوڑ کر بسمت نربدا گیا ہے غصہ اسقدر غالب اوسکے مذہب اور ایمان پر آیا کہ اوسنے قرآن اوٹہا کر خدا کے سر پر دے ماری یعنے یہ کلمہ کفر زبان پر لاکر قرآن پہینکدی اور اوسی حالت غیظ مین اعظم کو حکم دیا کہ راٹہور کو بیخ و بن سے تباہ کر دے اور ہر ایک تدبیر خلاف اونکے عمل مین لائے اور اول اوسکے برادر کو گرفتار کرے مگر اودے پور کو محفوظ چہوڑ دے کار ہاے کمند یعنے کام دیج نے جو خطاب راٹہور کا تہا اوسطرح تمام دقت اور محنت میوار کو رفع کیا جسطرح ہوا ابر کو جس سے روشنی ماہ تاریک ہو جاتی ہے منتشر اور پراگندہ کر دیتی ہے دس روز بعد روانگی اعظم کے شاہنشاہ خود روانہ ہوے اور اپنی فوج قلعداری بمقام جودہ پور اور اجمیر رکہی درگا کا نام گویا ایک اسم تہا جس سے گروہ ملخ بہی اپنے مقام کو چہوڑ دیتے تہے درگا ایک مار دریائی تہا اور اکبر پہاڑ اس پہاڑ سے اونہون نے سمندر یعنی اورنگ زیب کو متہا یعنے حرکت دی اور اوسمین سے چودہ رتن نکالے منجملہ اون کے ایک ہمارے مذہب کے ہاتہ لگا یعنے لچہمی اور ہمارا ایمان یعنے دہنتر دانا *

بیچ وفاداری کے کون شخص شیوسنگھ اور کنند کبھی سے فائق تہا جنہون نے کسی وقت اجیت سنگھ سے علحدگی اختیار نہین کی اور اوسوقت مین کہ جب وہ معصوم کوہستان اربودمین متواری تہا اور صرف ان لوگون کو اور وفادار سونگرا کو درگا نے اپنی جاے سکونت مخفی سے اطلاع دی تہی رعایا سے لوکوٹ مار وجانتے تہے کہ وہ کہین پوشیدہ ہے مگر اس سے اونکو آگہی نتہی کہ وہ کہان ہے اور کسکی حراست مین ہے بعضے خیال کیاکرتے تہے کہ وہ جیسلمیر مین ہے اور چند لوگ یہ گمان کرتے تہے کہ وہ بیکانیر مین ہے اور کوئی یہ کہتا تہا کہ وہ سروہی مین مخفی ہے آٹہوین فرقون نے بخوبی ترین وجہ اونکی ایام جلاے وطنی مین پرورش کی اونکی باسے مردی نے زمین موردہر کو قائم رکہا اور راو اور راجہ اور رانا سب متفق اونکے کام مین ہوے کیونکہ ہر ایک اونمین کا یکسان بیچ بدخرابی کے مبتلا تہا بیچ تمام نوہزار دیہات موردہر اور دس ہزار دیہات میواڑ کے کوئی بالندہ نہ تہا عنایت خان کو حکم ہوا تہا کہ دس ہزار سپاہ ہمراہ لیکر واسطے حفاظت جودہ پور کے رہے مگر چمپاوت جو بیچ سوپر بار و کے بے خوف وخطر رہتا تہا سونگ برادر درگا تہا مسمے کہیم کرن کرنوت اور سبل جودہا اور تیجل بہتیجا اور جیت مل سوجوت اور کیسری کرنوت اور برادران جودہا لیو وان اور بہیم اور دیگر رئیسان نے اپنے اپنے رشتہ داران اور ہمقوم کو جمع کیا اور فوراً جب اونہون نے سنا کہ بادشاہ چار کوس کے فاصلہ پر اجمیر سے ہے اونہون نے شہر جودہ پور جو واسطے... مین خان مذکور کو محصور کیا مگر خان مذکور کی رہائی کے واسطے بیس ہزار مغل جمع ہوے ایک اور جنگ عظیم دروازہ ہاے جودہ پور پر واقع ہوئی جس مین جادون کسوری جو میدان جنگ مین اول صف آرا ہوا تہا اور دیگر رئیسان صدہا دشمنون کو قتل کرکے مقتول ہوے۔ نہم اساڈہ سمت ۱۷۳۷ *

مسمے سونگ نے چار طرف شمشیر اور شعلہ سے کام لیا اور اورنگ نہ پیش قدمی کرسکتا تہا اور نہ پس پا ہوسکتا تہا وہ مثال اوس سانپ کے تہا جسنے چہچوندر پکڑی ہو یعنے اگر چہوڑ دیتا ہے تو نابینا ہوجاتا ہے اور اگر حلق سے فرو لیجاتا ہے تو وہ اثر سم ہلاہل کا پیدا کرتی ہے مسمیان ہرناتہ اور کانہ شنکر بجانب سوجت روانہ ہوے وہ محاصرہ کرکے مویشی نکال لے گئے جنکی رہائی کے واسطے اکثر اسو جمع ہوے اور ایک جنگ سخت وقوع مین آئی رئیس الور قتل ہوا مگر اونکے ہمقوم اور رشتہ داران جسنے زمین کو اپنے خون سے نم کیا یہ سال سوجت کا آخر سمت ۱۷۳۷ اور شروع سمت ۱۷۳۸ مین ہوا جب شمشیر اور وبا مری[۱]

[۱] مری نام اوس وبا کا ہے جسکو ہیضہ کہتے ہین اور جسنے اس تیرہ سال مین اسقدر جانون کو ہندوستان مین تلف کیا معلوم ہوتا ہے کہ یہ وبا کشرت...

مری دونون متفق ہوکر زمین کو بار انسانی سے سبکدوش کرتے تھے +

مسمے سونتگ میدان جنگ مین مثل رودرہ کے تہا آگرہ اور دہلی اوسکے کارہاے نمایان سے لرزاں تہے اور وہ اورنگ کو مثل ماہ تاریک تصور کرتا تہا بادشاہ نے ایک پیغام سونتگ کے پاس بہیجا مضمون اوسکا خواہش صلح کا تہا بادشاہ نے منصب شصت ہزاری واسطے اجیت کے اور جو مرتبہ اوسکے براوران کے واسطے مناسب تجویز ہو منظور کیا اور نیز واپسی اجمیر اور سونتگ کو حاکم وہان کا مقرر کرنا قبول کیا اس عہدنامہ پر ایک پنجہ[۱] بصداقت عہدنامہ مع شہادت خداے تعالے ثبت تہا دیوان اسدخان متوسط اس عہدنامہ مین تہا اور ارمدی[۲] جو ہمراہ اوسکے گیا تہا اوسنے قسم یاد کی کہ یہ عہود قائم رہین گے عہدنامہ طے ہوا اور بادشاہ جسکا خیال کسی اور طرف سواے اکبر کے نہین جاتا تہا بجانب دکہن روانہ ہوا اسدخان کو اجمیر مین اور سونتگ کو میرتیا مین چہوڑا اگر سونتگ ایک خار اورنگ زیب کے پہلو مین تہا لہذا اوسنے

+ ہندوستان مین آتی ہے اسکا بیان ہمنے تاریخ میوار سلطنت رانا راج سنگہ مین درج کیا ہے (دیکھو جلد اول صفحہ ۳۹۰) سمت ۱۷۰۰ یا سنہ ۱۶۶۱ (یعنی بیس سال پیشتر اسوقت سے جسکا ہم ذکر کرتے ہین) اور ارورمی بیان کرتا ہے کہ دکہن مین یہ وبا ۱۶۸۴ع مین زور شور سے تہی اور اکثر لوگ جو زندہ ہین اونکی یاد مین بہی یہ وبا آئی تہی +

درباب اصلیت اس بیماری کے کہ وہ کس قسم کی ہے اور اوسکے معالجہ کے ہم اب تک اوسیقدر نا واقف ہین جسقدر ہم اول مین تہی اسکے بارہ مین صدہا خیالات اور راے ہوئی ہین مگر کوئی قابل اطمینان نہین ہندوستان مین دس مین سے نو حکیم اور اکثر دانا آدمی بیان کرتے ہین کہ یہ ایسی نہین ہے جو پاس رہنے سے ہوجاے بمقام اودے پور رانا کا ایک ہی لڑکا تہا اور اوسکو اونہون نے محل سے باہر بہی اسی خوف سے نہین نکالا تہا مگر وہ اول اس بیماری مین مبتلا ہوا اس سے بخوبی ثابت ہے کہ یہ بیماری ہواے بد سے ہوتی ہے اور یہ لڑکا غالباً اخیر اپنے والد کی ریاست مین تہا جو سابق کسیطرح بیمار رہا ہو کیونکہ وہ نہایت ہوشیار اور ضابط تہا ہمنے بہی اوسکو حالت بیماری مین دیکہا تہا ہم خود اس شخص کے علاج مین جو اخیر وارث بلا بارادل کا تہا مبادرت نہین کرسکتے تہے مگر ہمنے امرجی کو کہا جو شاعر ہندی یعنے کوے بہی تہا اور بید بہی تہا کہ مشک زیادہ اندازہ دینے سے یعنے بارہ چاول بہر فی مرتبہ مفید ہوگی اوسنے یہی کیا اور ہمنے سردیانی دینا موقوف کرایا اور احتیاط رکہی کہ وہ پارچہ پوشیدنی پہینک کر عرق کو نرو کے اور اوسکی قوت جسم اور جوانی نے مقابلہ اس بیماری کے حملہ سخت کا کیا +

[۱] اس پنجہ کی تصریح جلد اول کے صفحہ ۳۰۸ مین درج ہے اور جو عہدنامہ اس سے پیشتر رانا راج سنگہ کے ساتہ ہوا تہا اوسکی شرط چہارم مین کچہ وعدہ نسبت پسر خرد جسونت کے منعقد ہوے تہے +

[۲] ہمکو معلوم نہین کہ اس ارمدی سے کون عہدہ دار مراد ہے جو قسم کرنے درباب قیام عہود بادشاہ کے بہیجا گیا تہا +

ایک برہمن کو اپنی جانب کیا اور برہمن مذکور نے شاہ مرج کا ہوم کیا اور سونگ کو سورج سندل مین بہیجا دوسرے روز عہدنامہ مذکور کے اور لکانے سحر و جادو سے سونگ نے وفات[1] پائی ششتم اسوج سمت ۱۷۳۸ +

اسد خان نے یہ خبر بادشاہ کو بہیجی اور جبت خوف اوسکا رفع ہوگیا تو اوسنے عہدنامہ سے پنجہ نکال لیا اور بخوشی روانہ دکہن ہوا وفات سونگ سے تاریکی ملک مین طاری ہوئی بعد ازان مکند سنگہ میرتیا پسر کلیان نے اپنا منصب ترک کر کے اپنے ملک کی خدمت گزاری اختیار کی فوراً بعد ازین ایک جنگ سخت ساتہ فوج اسد خان کے متصل میرتیا وقوع مین آئی جس مین اجیت پسر بتیل داس جو میدان جنگ مین صف آرا ہوا تہا مع اکثر مردمان ہر فرقہ قتل ہوا اس سے اسور لوگون کو نہایت خوشی ہوئی مگر وفادار راجپوتون کو رنج و الم رونما ہوا - کاتک سدی دویج سمت ۱۷۳۸ +

شاہزادہ عظیم اسد خان کے پاس تہا اور عنایت جودہ پور مین اور اونکی فوج ملک مین منتشر تہی یہ حال اونکی قبور سے معلوم ہوتا ہے جو ہر جگہ موجود ہین حاکم جندا ول سمہو کمپاوت اب سردار راٹہورون کا ہوا اوس کے ہمراہ اودنگ سنگہ نجبشی اور تیجسی پسر خرد درگا جسکو دو دہارو سے مہادیو کہتے تہے اور فتح سنگہ اور رام سنگہ جو ابہی اکبر کو مامن دکہن مین چہوڑ کر آئے تہے اور دیگر اشخاص[2] شجاع راٹہور تہے یہ لوگ تمام ملک مین مبسوط ہوگئے اور پور مندل کو اونہون نے محاصرہ کر لیا اور قاسم خان حاکم کو قتل کیا +

یہ کارہاے کشت و خون سے گو فوج شاہی ہمیشہ خائف رہتی تہی اور ہزارون آدمی اونکے قتل ہوتے تہے مگر محافظان مارو کی تعداد بہی کم ہوتی جاتی تہی اور آخر کار اونکو بہ مجبوری کوہ اراولی مین پہر پناہ لینی ضرور ہوئی اور اس مقام سے قابو پاکر وہ ہمیشہ اپنے شکار پر دست برد کرتے تہے ایک مرتبہ وہ قلعہ جیترن پر حملہ آور ہوے اور وہان کی فوج شکست دیکر خارج کیا یا بقول مورخ جو لطافت سے یہ بیان کرتا ہے کہ وہ بہی خود سمت ۱۷۳۹ مین فرار ہوگئے اسی اثنا مین مقام سوجت کو بیجو چمپاوت نے لے لیا اور جودہاوت نے بسر کردگی رام سنگہ دشمن کو شمال مین مصروف رکہا اور بسر کردگی اودے بہان مرزا نور علی پر بمقام جری حملہ آور ہوے یہ جنگ تین گہنٹہ تک رہی اور اکبار وہمین نعش ہاے نول یعنے اہل اسلام پشتہ پشتہ گرین تہے کہ اونکے نقارہ بہی چہوٹ گئے +

---

۱ مشہور ہے کہ اوسکی مرگ سحر سے ہوئی مگر غالب ہے کہ زہر خورانی سے ہوئی ہو +

۲ تاریخ گو یعنی شاعر ہندی مین سبکا نام مذکور ہے کیونکہ وہ لوگ کسی نام کا موقع نام آوری مین متروک کرنا گناہ تصور کرتے تہے +

بعد جنگ جیترن کے جب اودے سنگہ چمپاوت اور محکم سنگہ میرتیا[۵] اونکے سردار تھے اونہون نے پیش قدمی بجانب گجرات کی اور مقام کہیرالو تک پہونچ گئے یہان سید محمد حاکم گجرات نے اون پر حملہ کیا اور اونکا تعاقب کر کے کوہستان رتن پور مین اونکا محاصرہ کرلیا تمام شب وہ مسلح رہے صبح کے وقت شمشیر نے بارش شروع کی اور ابسرا یعنے دیویون کے طاش بہرے کرن اور کیسری مقتول ہوے اور گوکل داس بہٹی بہی مع جملہ اہلکاران قتل ہوے اور رام سنگہ[۵] نے بہی ترک جان اس روز کی مگر اسورون نے باگین اوٹہائین اور اکثر اون مین کے بہی تلف ہوے مقام پالی پر بہی بماہ بہادون سمت ۱۷۳۹ حملہ ہوا بعد ازین نور علی کے ساتہ کہیل تباہی کا کہیلا گیا یعنے تین سو راٹہور بمقابلہ پانچ سو فوج شاہی کے ہوے اور فوج شاہی نے شکست پائی اور اون کا سردار افضل خان بعد جنگ سخت مقتول ہوا +

مسمے بالا وہ شجاع تہا جسنے پول یعنے اہل اسلام کو اس مقام سے خارج کیا تہا اور یا نے سعدی پر بمقام سوجت حملہ کیا جیترن پر بہی فوج کشی ہوئی بماہ بیسا کہہ محکم سنگہ میرتیا نے مقام شاہی میرتا پر حملہ کیا اور سید علی کو قتل کر کے فوج شاہی کو نذر کیا +

سمت ۱۷۳۹ ایسا سال تہا جس مین ہمیشہ جنگ وجدل رہا اور لبنا اور چہوٹ جانا مقامات کا ہوتا ہے جسکے ہر موقع پر بلکہ بیس تیس تیس ہر جانب کے کام آتے تہے انسے اکثر دلیل اونکی حب الوطنی کی پیدا ہین جسمین خون راٹہور بشوق تمام گرتا تہا مگر جب اونکا ایک آدمی بہی ضائع ہوتا تہا اور اوسکے عوض دوسرا پیدا نہین ہوتا تہا بادشاہ اپنی فوج کی کمک سپاہ جدید سے کرتا رہتا تہا اس سال بہٹیان جیسلمیر پیش آئے اور راٹہور لوگون نے جنگ ملکی کی کوشش اور سعی مین اپنی خونفشانی کی +

سمت ۱۷۴۰ مین عظیم اور اسد خان شامل شاہنشاہ دکہن مین ہوے اور عنایت خان کو واسطے حکومت اجمیر کے چہوڑا اور اوسکو حکم ہوا کہ جنگ مارواڑ مین سستی کو دخل ندے گو موسم برشکال بہی شروع ہو جاے مقام میرواڑا مین مرجع اور مامن راٹہورون کا اور اوسکے خاندان اور عیال واطفال کے واسطے موجود رہتا تہا یہان گیارہ ہزار فوج چیدہ عنایت خان نے حملہ کوہستان مین کیا تاکہ جودہا اور چمپاوت کی فوج مجموعی پر جنہون نے مقامات پالی اور سوجت اور گودوار پر عوض لیا تہا حملہ آور ہون قدیم مندر پر جس مین فوج قلعداری بسر کرتی گی خواجہ صالح رہتی تہی ماندیجا بہٹی نے حملہ کر کے اونکو خارج کیا بماہ بیسا کہہ ایک جنگ سخت

[۵] یہ رام سنگہ ایک رئیس شجاع منجملہ رئیسان ہمراہی درگا مین سے تہا جو درگا کے ساتہ اکبر کو لیکر عباد نگاہ مین ساتہ مرہٹون کے گیا تہا +

بمقام باگری وقوع مین آئی جس مین رام سنگہ اور ساونت[۲۲] سنگہ رئیسان بہٹی مع دوصد ہمراہی بعد قتل کرنے ایک ہزار مغل کے قتل ہوے کرمسوت اور کمپاوت بسرکردگی انوپ سنگہ کمارہ لونی کے گرد ہوکر فوج قلعداری اوستره اور جہجانی کو قتل کیا محکم مع اپنے ہمراہیان میرتیا کے اپنی اراضی موروثی پر تاخت لایا جس سبب سے کل فوج محمد علی حاکم اوسپر حملہ آور ہوتی اور میرتیا بہی اونکے مقابلہ پر اپنے وطن کے میدانون مین صف آرا ہوے یؤل یعنے اہل اسلام نے صلح کا پیغام کیا اور وقت ملاقات رئیس میرتیا کو قتل کیا اسکے قتل کی خبر نے بہی شاہ کو دکہن مین بہت خوشی دی ❊

شروع سمت ۱۷۸۱ مین بہی جنگ اور خوف کم نہین ہوا سوجان سنگہ راٹہورونکا سردار جنوب مین تہا اور لاکہا چپاوت اور کیسر کمپاوت باعانت بہٹی اور چوہان فوج قلعداری جودہ پور کو اندیشہ مین رکہتے تہے جب سوجان قتل ہوا تو ایک کوے یعنے شاعر منہدی سنگرام کے پاس جو ایک منصب دار اور جاگیردار شاہی تہا بہجا گیا اور اوسکو کہا گیا تہا کہ بہائیونکے شریک ہو اوسنے تعمیل اسکی کی اور سب گرد سنگرام کے جسکے منصب اور توجیت سے ہمکو آگہی نہین ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ اوسکا منصب جلیل ہوگا جمع ہوے مقام سیورنچا پر جسکا دارالریاستہ مقام سیوانو تہا حملہ ہوا اور مع بہلوترا اور بیچ مدرا کے غارت زدہ ہوا اور فوج قلعداری جو محصور تہی کچہ اعانت اونکی نہین کرسکی ایک گہنٹہ قبل غروب آفتاب کے جملہ دروازہ ہاے مارو مسدود ہوے تمامی مقامات مستحکم قبضہ اسورون مین تہے مگر میدان مین آواز جیت کی آن یعنے حلف اتفاق کی بلند اونچی تہی اودے بہان مع اپنے جوداوت کے روبروے مقام بہدر جون کے موجود ہوا اور دشمن پر حملہ آور ہوکر اوسکی اتواپ اور خزاین اپنے قبضہ مین کرلیے ایک قصد جو واسطے دوبارہ لے لینے اسباب تلف شدہ مقام جودہ پور سے ہوا اوسنے اور بہی شہرت فتح جودا کو دی ❊

پردل خان کے پاس سیوانو اور ناہر خان میواتی کے قبضہ مین کناری ہی ان پر حملہ کرنے کی غرض سے چمپاوت بمقام موکلسر جمع ہوے اونکی خواہش معاوضہ اور بہی زیادہ ہوئی جب اونہون نے سنا کہ نور علی دو عورات خردسال قوم اسانی کی نکال لے گیا ہے جسے رتنا سردار راٹہور کا تہا وہ لوگ مقام کناری مین پہونچے اور پردل خان سے جنگ آزما ہوے اور اوسکے مع چہ سو ہمراہی کو قتل کیا راٹہور کے بہی اس روز یعنے نہم چیت ایک سو جوان میدان جنگ مین خواب جنگ مین سوئے جب مرزا یعنے نور علی نے اس شکست کا حال سنا وہ فوراً بجانب تہود مع حوران اسانی روانہ ہوا اور رانبہ سورس کو جو محکی پر بہی دیکہتا تہا یعنے منتظر تہا اور

بمقام کوچال پہونچکر خیمہ زن ہوا مسمے ستیل سنگہ پسر عیش کرن[۸۳] نے یہ سنا اور افیون کہائی اور گومرزا کے گرد تیغ تہاے کلان ستہے مگر خنجر پسر عیش کرن سینہ شگاف اوسکی ہوئی مہٹی بہی پارہ پارہ ہوا اب راستہ ہاے ملک مین گذر دشوار ہوا تہا نجات یوَل یعنے اہل اسلام بڑے بڑے مقامون پر رہ گے ❊

شروع سمت ۱۷۶۴ ساتہ قتل فوج شاہی مقام سانبہر کے ہوا انکو اقوام سکہاوت اور رساوت نے جو قدیم رعایاے ماروسے ہین قتل کیا اور گوودارسے رئیسان نے دروازہ ہاے اجمیر پر حملہ کرنا شروع کیا ایک جنگ بمقام میترا واقع ہوئی اس مین راٹہور شکست کہا کر منتشر ہوے مگر معاوضہ اسکے سنگرام نے قرب وجوار جودہ پور کو آتش زدہ کیا بعد ازان بمقام دہونارا وارد ہوا یہان ایک مرتبہ اور سب اوسکے فرقے کے جمع ہوے اور وہان سے روانہ ہوکر اونہون نے جہالور کو جا گہیرا اور بہاری جب بے اعانت رہ گیا تو اوسنے بمجبوری آپکو بشرائط سپرد اونکے کیا اور دہرم دوارا دسکے واسطے وا ہوا اسطرح سمت ۱۷۶۴ ختم ہوا ❊

باب ہشتم

درخواست اہل قوم واسطے دیکہنے راجہ کے ۔ درجن سال کوٹہ والہ شریک راٹہور ہوتا ہے ۔ وہ بجانب کوہ آبو روانہ ہوتے ہین ۔ وہان ملاقات اجیت سے اونکی ہوئی اور اجیت کو وہان سے بمقام رہوا لے گے اور سب ریاستون مین اوسکا دورہ ہوا ۔ اندیشہ اورنگ زیب ۔ اوسنے ایک وارث فرضی ریاست جودہ پور قائم کیا ۔ راٹہورا ورہراس نے متفق ہوکر شاہی لوگون کو مارواڑ سے خارج کیا ۔ بیرونجات مین اونہون نے جنگ شروع کی ۔ حملہ پور مندل ۔ قتل راجہ قوم ہرا ۔ درگا داس کا واپس آنا دکہن سے ۔ شکست دینی صفی خان گورنر یعنے حاکم اجمیر کو اور بادشاہ کی نظرون سے گرجانا اوسکا ۔ صفی خان کا ارادہ گرفتار کرنا اجیت کا بحیلہ صلح ۔ اس مین کامیاب نہونا اور بدنام اور بے حرمت ہونا ۔ سرکشی میوار ۔ راٹہور کا مدد کرنا رانا کا ۔ اورنگ زیب نے پیغام صلح بواسطہ دختر اکبر جو مارواڑ مین تہی دیا ۔ اجیت پہر بمجبوری کوہستان مین پناہ گزین ہوا ۔ جنگ بجے پور ۔ فتح راٹہور ۔ اندیشہ اورنگ زیب واسطے اپنے پوتے کے ۔ رانا نے نارجیل اجیت کے پاس بہیجا اور وہ اودے پور کو روانہ ہوا اور اوسنے وہان جاکر رانا کی برادرزادی یعنے بہتیجی کے ساتہ شادی کی ۔ پیغام صلح پہر تجدید پذیر ہوا اور طے بہی ہوا ۔ واپس دینا شاہزادی کا ۔ جودہ پور کا واپس ملنا ۔ شان وشوکت درگا داس ۔ اجیت کا قبضہ کرنا ۔ اجیت کا پہر

---

۵ جواتبک ہٹونے اس بے حرمتی کا بدلا لیا غالب ہے کہ جوران اسانی جنکو مرزا نکال لیگیا تہا اسکے خاندان کے ہون ❊

اپنی دارالریاستہ سے فرار ہونا - رنج وملال ہنود - اجیت[۴] کو فرزند پیدا ہونا اور اوسکا نام ابہے سنگہ رکہنا اوسکا زایچہ تولد - جنگ درونارا - صوبہ لاہور کا براہ مارواڑ گجرات جانا - وفات اورنگ زیب - اسکے باعث خوشی تمام ہونا - اجیت کا جودہ پور پر حملہ کرنا - اور قبضہ مین لانا - فوج شاہی کا قتل اور منتشر ہونا - اجیت کا پہر اپنی ریاست پر قابض ہونا - عظیم کا بلقب بہادر شاہ تخت نشین ہونا - جنگ آگرہ - تیاری بادشاہ واسطے حملہ مارواڑ کے - بمقام اجمیر پہونچنا اور وہان سے بمقام بای بلارہ جانا - ایک قاصد اجیت کے پاس بہیجنا اور اوسکا خیمہ شاہی مین آنا استقبال اجیت دغابازی بادشاہ - حملہ جودہ پور - اجیت کا بہ مجبوری ہمراہ بادشاہ دکہن جانا - نارضامندی راجگان اور اونکا بادشاہ سے علحدہ ہونا اور شامل رانا امرا بمقام اودے پور ہونا - تین راجگان کا شریک ہونا - اجیت کا روبرو سے جودہ پور کے آنا اور جودہ پور کا اوسکو بشرائط معقول ملنا - اجیت کا وعدہ کرنا کہ وہ پہر راجہ جے سنگہ کو گدی آمیر پر گدی نشین کریگا - جنگ سانبہر - فتحیابی اجیت - آمیر کو جے سنگہ کے واسطے چہوڑ دینا - اجیت کا حملہ بیکانیر پر - ناگور کا لینا - بادشاہ کا راجگان کو دہمکانا - پہر سالم ہونا - بادشاہ کا اجمیر جانا - راجگان کا اوسکے شریک وہان ہونا اور اپنی اپنی ریاست کا فرمان حاصل کرنا - اجیت کا کوروکہیتر تیرتہ کرنا - خیالات نسبت جنگ سی سالہ جو راہٹور لوگون نے اپنے ملک کی آزادی کے واسطے بمقابلہ بادشاہ کی تہی تعریف درگا داس ✤

سمت ۱۷۴۳ مین چپاوت وکمپاوت واوداوت ومیرتیا وجودا وکرم سوت اور جملہ فرقہ ہاے مجموعہ ملک مارواڑ اپنے راجہ کے دیکہنے کو نہایت بیتاب ہوے اونہون نے کہیچی مکند کو طلب کیا اور درخواست کی کہ وہ صرف اوسکو دیکہین گے مگر اوس معتبر نے جواب دیا کہ جسنے یعنے درگا داس نے راجہ کو اوسکے اعتبار پر رکہا ہے وہ اب تک دکہن مین موجود ہے اونہون نے کہا کہ بغیر اپنے مالک کے دیکہنے کے ہمکو نان وآب بدمزہ معلوم ہوتا ہے مکند مذکور اونکے معاملہ کو رد نہین کرسکا اور جودرجن سال راجہ قوم ہارا اونکی مدد کو ایک ہزار سوار لیکر کوٹہ[۱] سے آتا تہا وہ بجانب کوہ آبو روانہ ہوے اور بروز آخیر ماہ چیت سمت ۱۷۴۳ اونہون نے

[۱] اوسکا اصل مطلب یہ تہا کہ وہ اپنی شادی سانہ سوجان سنگہ چپاوت کی دختر کے جو ہمشیرہ مکند سنگہ شجاع کی تہی جسکا ذکر اکثر تواریخ مین آیا ہے کرے ایسے موقع پر راجہ کوٹہ حسب رواج شجاعان راجپوت اوسکی اعانت سے انکار نہ کرسکا گو ذاتی شجاعت اور کشادہ دلی درجن سال کی محتاج کسی سبب ترغیب کی نہ تہی ✤

اسنپے راجہ کو دیکھا مثل گل لالہ جو شعاع آفتاب سے شگفتہ ہوتا ہے اوسیطرح ہر ایک راٹھور کا دل اپنے معصوم راجہ کے دیکھنے سے شاداب ہوا اونہون نے اوسکی نگاہ سے امرت پیا جسطرح پپیہا جانور ماہ کنوار مین گلہا سے چمپا سے قطرات امرت چوستا ہے اسوقت رئیسان مفصلہ ذیل موجود تھے یعنے اودے سنگہ سنگرام سنگہ سبجے پال ـ تیج سنگہ ـ مکند سنگہ ـ اور ناہر لیبہ سری رئیسان قوم چمپاوت اور راج سنگہ ـ جگت سنگہ ـ جیت سنگہ سامنت سنگہ ـ رئیسان قوم اوداوت اور رام سنگہ ـ فتح سنگہ ـ اور کیسری رئیسان قوم کمپاوت ماسوا اسکے رئیس اوہر جنکا اب نام ونشان باقی نہین ہے اور جو اصیل خاندان کا تہا اور کیہی مکند اور پروہت اور پہارا اور چہپن گورو یاتی گیان سبجے نام بہی موجود تھے ہنگام سعید اجیت دنیا مین ظاہر ہوا ہارارا ونے اول سلام کی اور اوسکے بعد تمام مارواڑ نے اشرفی اور مروارید اور گہوڑے پیش کیے

عنایت خان نے یہ خبر بادشاہ اورنگ شاہ کو بہیجی اور یہ کہلا بہیجا کہ بغیر سردار کے تو یہ لوگ ابتک اوس سے جنگ کرتے تھے اب اونسے کیا توقع رکہی جاسے اور استدعا کمک کی کری +

بہ نصرت تمام وہ اپنے معصوم راجہ کو بمقام رہوا لے گئے وہان کو رئیس نے بدہی موتیون کی بنا کر راجہ کو گہوڑے پیشکش کیے یہان اونکی دعوت ہوئی اور یہان اونہون نے تیاری سامان ٹیکا دور کیا یہان سے روانہ ہوکر اور راستہ مین راسے پورا اور بلارا اور بروندا کو لیتے ہوے اور وہان کے رئیسون سے نذرانہ وغیرہ لیتے ہوے بمقام اسوب گئے یہان بہی اونکی تواضع رئیس کمپاوت نے کی اس مقام سے بمقام لوویرہ جو جاگیر بہٹی کی تہی گئے اور وہان سے بمقام ریا جو اصل دارالمقام میرتیا کا تہا اور ریا سے بمقام کبولتہ مقام کرم سوت مین گئے ہر ایک رئیس نے اپنے معصوم مالک کی تواضع کی اور اوسکے گرد جملہ فرقہ جمع ہوے یہان سے وہ بمقام کالو جاے سکونت پاہوراؔ[1] اور دہاندل گئے اور یہ رئیس مع اپنے ہمراہی کے استقبال کو آگے آیا اور آخر کار وہ بمقام پوکرن پہونچا اور یہان اوس سے درگاداس بہی دکہن سے آکر شامل ہوا ـ دہم بہادون سمت ۱۷۴۴ +

عنایت خان کو اندیشہ پیدا ہوا اوسنے ایک جماعت کثیر اس فساد کے رفع کرنے کو جمع کی مگر مرگ اوسیر تاخت لائی اس وفات کی خبر سنکر بادشاہ کو رنج کمال ہوا اوسنے ایک اور تدبیر بروے کار لائی اور ایک شخص کو فرزند جیونت قرار دیکر خطاب محمد شاہ کا دیا اور اجیت کو کہا کہ منصب پنج ہزاری لیکر اوسکی اطاعت

[1] پاہورا اور راٹہور کے اپنا نام اس موقع پر بمعاونت اپنی برچہی کے تا ابدالدہر قائم رکہا یہ شخص قدیم شجاعان مارو مین سے تہا اور اب تک اپنی جاگیر مین قائم ہے اوسکی تصویر جلد اول مین موجود ہے +

قبول کرے یہ فرمان معتوعی بہی جب روانہ جودہپور ہوا ہمرگیا بعد ازین شجاعت خان کو بجاے عنایت خان کے حاکم
مارواڑ مقرر کیا اب راٹہور اور ہاڑا متفق ہوئے اور اونہون نے ملک مارو کو دشمنون سے صاف کرکے علاقجات
نجیر مین بہی اون کا مقابلہ شروع کیا فوج قلعداری مال پورا اور پور مندل تیغ ہوئی اس جنگ مین راجہ ہاڑا نے
بوقت حملہ آوری کے بضرب گولہ توپ جان بحق تسلیم کی یہان سے اونہون نے آٹہ ہزار مہر بطور خرچہ جنگ
وصول کرکے واپس مارواڑ کو چلے گئے اس عرصہ مین اوسکے ملک کا روپیہ اہلکاران مال اور پروہت نے وصول
کیا اسطرح سمت ۱۷۴۴ گذر گیا +

سمت ۱۷۴۵ اسکے شروع مین شجاعت خان نے درخوہست کی کہ وہ مارواڑ کو مستاجرانہ لینا اور وعدہ کیا کہ وہ
چہارم آمدنی سایر راٹہور کو دیگا اگر وہ کچہ مزاحمت تجاران ملک غیر سے نہین کرینگے اس امر کو اونہون نے
منظور کیا اس عرصہ مین پسر عنایت خان جودہپور سے دہلی کو روانہ ہوا اور بمقام رنیوار پہونچا یہان جودا ہڑنا
نے اوسکو آلیا اور اوسکی بیگمات اور دولت کو چہین لے گیا خان مذکور کچہواہون کے پاس پناہ گیر ہوا۔
سوجا بیگ اوسکی اعانت کو اجمیر سے روانہ ہوا مگر وہ بہی اوسی درجہ کو پہونچا اوسپر بہی حملہ ہوا اور اوسنے
شکست کہائی اور مکندداس چمپاوت نے اوسکا مال ومطاع لوٹ لیا +

سمت ۱۷۴۶ مین صفی خان حاکم اجمیر کا تہا درگا نے ارادہ کیا کہ اوسپر حملہ کرے حاکم مذکور نے اوس ڈرکو بیہ
آپ کو قائم کیا جو راستہ کے سرے پر تہا اور جس سے راستہ کی حفاظت ہوسکتی تہی وہان بہی درگا نے اوسکو
پنچہوڑا اور حملہ کرکے اوسکو روبفرار لایا وہان سے مفرور ہوکر وہ بجانب اجمیر روانہ ہوا یہ خبر شکست بادشاہ کو
پہونچی اوسنے خان مذکور کو تحریر کی کہ اگر وہ درگا داس کو مغلوب کریگا تو وہ اوسکا مرتبہ سب خوانین سلطنت
سے زیادہ کریگا اور اگر اوس سے یہ نہوا تو وہ ایک ہار زنانہ اوسکے واسطے بہیجکر شجاعت خان کو حکم دیگا
کہ جودہپور سے جاکر تمہاری جگہ مامور ہو (ہار بہیجنے کی علامت حقارت اور نامردگی ہے) صفی نے قبل اپنے
کاروخدمت کے ترک کرنے کے تجویز کی کہ اجیت سے فریب کرکے اپنی عزت اور حرمت قائم کرے یہ ارادہ
کرکے اوسنے ایک خط بنام اجیت تحریر کیا مضمون اوسکا یہ لکہا کہ اوسکے پاس سند شاہی واسطے واپسی اوسکے
ملک موروثی کے آگئی ہے مگر چونکہ وہ بیٹے صفی خان منجانب بادشاہ سند مذکور دیگا لہذا اوسکو لازم ہے کہ وہ
خود آکر سند شاہی لے اس خط کے پہونچنے پر اجیت بیس ہزار راٹہور ہمراہ لیکر روانہ ہوا اور مکند چمپاوت کو
پیشتر روانہ کیا کہ جاکر دیکہے کوئی فریب تو اس مین نہین ہے فریب صفی کا آشکارا ہوگیا اور اوسکی کیفیت

اجیت تک اوسوقت پہونچی جب وہ پہاڑ کے دوسری طرف پہونچ گیا تھا کیفیت فریب دریافت کرکے راجہ صفر سن نے کہا کہ اب جو ہم اسقدر قریب آ گئے ہین تو بہتر ہے کہ اجید ورک کو بھی دیکھین اور خانصاحب سے ملاقات کرین یہ کہکر وہ بجانب شہر روانہ ہوے اب صفی خان کو کوئی اور امر سواے فرمان برداری اجیت کے باقی نہین رہا تھا کوئی اس نظر سے کہ خان مذکور کا تردد دیکھین یہ کہتا تھا کہ شہر کو اوڑا دو کیونکہ حاکم مذکور لرزان و پریشان واسطے تحفظ شہر اور امان جان اپنی کی بیٹھا تھا اور جواہرات اور گھوڑے اجیت کی پیشکیس کرتا تھا +

بیچ سمت ۱۷۴۸ پھر فساد میوار مین پیدا ہوا راجہ امرا نے اپنے والد جے سنگھ کے خلاف سرکشی کی اور اوسکے شریک جملہ رئیس ہو گئے رانا بمقام گوداوار فراری ہوا اور اوسنے مقام گنور امین فوج جمع کی اور امرا اوس کے مقابلہ کے واسطے آمادہ ہوا رانا مذکور نے مدد راٹھور سے چاہی اور جملہ میرتیا اوسکی اعانت کو گئے اور اجیت نے بھی فوراً درگا داس اور بھگوان کو مع رنمل جودا اور آٹھ دستہ راٹھور کے واسطے شرکت والد یعنے رانا کے روانہ کیے مگر چونداوت اور سکتاوت جبالا اور چوہان نے گوارا نہین کیا کہ بحیر اگر اس فساد مین دست اندازی کرین لہذا اونکو مناسب معلوم ہوا کہ والد اور ولد مین مصالحت ہوجاے ہو جبکے رانا بیچ قیام اپنی گدی کے جہانمند مار وارکا ہوا تھا +

سمت ۱۷۴۹ اپیچ پیغام صلح واسطے واپس پانے دختر شاہزادہ اکبر کے جو درگا داس کے حوالہ تھی اور جسکی نسبت اورنگ زیب کو نہایت اندیشہ تھا بلکہ ہر روز زیادہ ہوتا جاتا تھا جسقدر عمر اجیت کی بلوغت کو پہونچتی تھی گورانراین داس تکیہ اس مصالحت کے درمیان مین تھا اور صفی خان نے جنگ جدل تا ایام گفتگو موقوف کر دی تھی +

سمت ۱۷۵۰ امین مسلمان حاکمان جودہ پور پہالورا ور سیوانو نے اپنی جملہ فوج متفق کرکے بمقابلہ اجیت آراستہ کی اور اجیت پھر بمجبوری پناہ گزین کوہستان مین ہوا مسمے رکھو بالا اوسنکے حملہ کے مقابلہ ہوا مگر بماہ ماگھ اوسکو شکست ہوئی جلدی بعد اسکے ایک اور فساد بباعث قتل ایک سانڈ یعنے نرگاو آزاد شدہ کے پیدا ہوا اور حاکم جابک کو مع جملہ رفقا کے بمقام موکلسر مکند داس جمپاوت نے گرفتار کیا +

سمت ۱۷۵۱ امین یہ حالت اہل اسلام کی ہو گئی تھی کہ اکثر اضلاع نے چوتھ اور اکثرون نے خراج دینا منظور کیا اور بہت سے لوگون نے جنگ ہاے متواترہ سے واماندہ اور محتاج نان شبینہ کے ہوکر نوکری راٹھور کی اختیار کی اس سال مین قاسم خان اور لشکر خان نے بمقابلہ اجیت فوج کشی کی اور اجیت بمقام بجی پور تھا پسر درگا نے حملہ کرکے خان مذکور کو شکست دی ہر سال کہ عمر اجیت مین زیادہ ہوتا تھا راٹھور لوگون کی امید بھی زیادہ ہوتی جاتی تھی اور اورنگ زیب اپنے پوتے کی عمر کے ہر مہینہ کے بڑھنے سے نہایت ملول ہوتا

تھا اور اوسنے شجاعت خان حاکم جودہ پور کو لکھا کہ جسطرح ممکن ہو اوسکی عزت کا تحفظ کرنا چاہیئے اوسکی وجہ سے دختر اکبر متواتر ہوتی تھی آس سال نا رجیل مرصع بجواہرات اور دو زنجیر فیل اور دس راس اسپ جملہ ساز و سامان سے زرق برق رانا نے اجیت کے پاس بطور پیغام شادی ساتھ اپنے برادر خورد گج سنگہ کی دختر کے بھیجے یہ تحفجات منظور ہوے اور بماہ جیٹھہ راجہ راٹھور اودے پور گیا اور رسوم شادی وہان ادا ہوئی اور بماہ اساڑہ اوسنے دوسری شادی دیولا مین کی (یہ پرگنہ دیولا ایک چھوٹی ریاست میوار کی ہے) ✣

سمت ۱۷۵۵ امین پیغام صلح پھر واسطے درگا داس کے درمیان آئے اور سلطانی یعنے دختر اکبر کا بدیر واپس ہونا باعث حاصل کرنے قدیم مقام بزرگان واسطے جودا کے ہوا درگا کو منصب پنجہزاری کے دینے کا وعدہ ہوا مگر اوسنے انکار کیا اور اس امر کو پسند کیا کہ مقامات جالور اور سورنجی اور سانچور اور تہراد شامل اوسکے ملک کے کیے جائین جو سلوک اورنگ کے پوتے کے ساتھ مسلوک ہوا تھا وہ ایسا باعزت اور توقیر تھا کہ اورنگ نے بھی اوسکی تعریف کی ✣

بماہ پوس سمت ۱۷۵۷[1] اجیت نے پھر اپنے بزرگون کے مقام کا قبضہ حاصل کیا اور بروقت پہونچنے جودہ پور کے اوسنے ہر ایک دروازہ شہر مذکور پر جو پانچ دروازہ تھے ایک ایک گاومیش قربان کیا اور جب شجاعت فوت ہوا تو شاہزادہ نے راستہ لیا (یہ شاہزادہ شاید شاہزادۂ عظیم ہوگا جو صوبۂ گجرات اور مارواڑ کا مقرر ہوا تھا) ✣

سمت ۱۷۵۹ امین شاہزادۂ معظم نے پھر جودہ پور لیا اور اجیت نے اپنا مقام قیام جالور مقرر کیا اب چند اوسکے رئیس ملازم دشمن کے ہو گئے تھے اور بعض رانا کے جسکی امید صرف اوپر ایک لنکا کے تھی اور رئیس آمیر خدمت بادشاہ کی دکھن مین کر رہا تھا دشمنی اسورون کی اب انتہا درجہ کو پہونچی تھی اورنگا وکشی مقامات متبرکہ متھرا اور پریاگ اور اوکنڈل مین ہوتی تھی جوگی اور بیراگی پرمیشر سے پناہ مانگتے تھے اور بدعت ہر طرف ہوتا تھا جیسی قوت ہنود کی کم ہوتی تھی دعا ہاے سحری مانگی جاتی تھی کہ ان ظالمون کی بدعت سے زمین پاک ہو (جو حال بدعت ملکی اور مذہبی کا درج ہے وہ مطابق مضمون استغاثہ رانا راج سنگہ کے ہے جو اوسنے اورنگ زیب سے کیا تھا دیکھو جلد اول) اس سال مین بماہ ماگھہ سمت ۱۷۵۹

[1] اب مجھے یاد نہین کہ یہ فصل چار سال کیونکر ہوا آیا شاعر کرندہا کی اصل پوتھی مین ہے یا مین نے بباعث واقع ہونے کسی امر لائق تحریر کے ترجمہ مین فروگذاشت کیا ہے مگر ظاہر معلوم اس عرصہ مین جنگ دکھن مین مصروف تھا اور راجپوتون کو موقع دم لینے کا ہاتھ لگا تھا ✣

متھن لگن مین ایک چوہان کے لڑکا پیدا ہوا اوسکا نام[۵۹] ابھے سنگہ رکھا (اس ابھے سنگہ کا زائچہ اس باب کے اخیر مین درج ہے) *

سمت ۱۷۶۰ مین یوسف کی جگہ مرشد قلی جودہ پور مین آیا اوسنے آکر سند شاہی بابت واپسی میرتیا بنام اجیت پیش کی اور مسمے کونسل سنگہ میرتیا سر مورا اور دہاندل گوبند واس کو حکم ہوا کہ مقام مذکور پر قبضہ کرین اس امر سے محکم سنگہ پسر اندر ناراض ہوا کہ اوسکی خدمات سے جو اوسنے صغر سنی مین کی تھین چشم پوشی ہوئی کہ دوسرے کو واسطے لینے قبضہ میرتیا کے حکم ہوا پس اوسنے بادشاہ کو تحریر کی کہ اوسکو حاکم مارواڑ مقرر کروا دین تو وہ دونون ہندو اور مسلمانون کو راضی رکھے گا *

سمت ۱۷۶۱ مین دشمنون کا ستارہ تنزل پر ہوا مرشد قلی مغل کی جگہ جعفر خان آیا محکم کی تحریر وست برد ہوئی یعنے بادشاہ تک نہ پہونچی اور وہ شاہزادہ سے منحرف ہوکر شامل فوج شاہی ہوا اجیت بمقابلہ اوسکے روانہ ہوا اور جنگ بمقام درونارا واقع ہوئی فوج شاہی کو شکست نصیب ہوئی اور سرکش رنداوت مقتول ہوا یہ واردات سمت ۱۷۶۲ مین ہوئی *

سمت ۱۷۶۳ مین ابراہیم خان صوبہ دار بادشاہی لاہور نے جو سمدہی بادشاہ کا بھی تھا درمیان مارواڑ کے دراثناء راہ گجرات جہان وہ بجاے عظیم کے صوبہ داری گجرات پر جاتا تھا گذر گیا بروز چیت بدی دوج خوشخبری وفات بادشاہ کی پہونچی بہتی[۵۸] پنجم اجیت سوار ہوا اور شہر جودہ پور مین پہونچا اور دروازون پر قربانی کی اور اسورا اوسکے مقابلہ کرنے سے اندیشہ ناک ہوے بعض روپوش ہوے اور بعضے مفرور مرزا باہر آیا اور اجیت اپنے بزرگون کے محلات مین گیا مسلمانان بدبخت پر اب اون راجپوتان برشتہ جگران نے جنہون نے چھبیس برس رنج اوٹھائے تھے کچھ رنج نہ کیا نا امید ہوکر اونہون نے راہ فرار لی جو دولت اونہون نے ظلم و بدعت سے جمع کی تھی وہ پھر حقدارون کے پاس پہونچی اور اب وہ ظالم بھی مقید ہوے اونہون نے مقابلہ کیا اور قتل اور مفرور ہوے بعضون نے سرن یعنے امان مانگی اونکی جان بخشی ہوئی خود حاکم ظالمان نے خوف جان ترک کرکے معبد کمیاوت مین پناہ لی اور فتح ہنود کی کامل ہوئی اور اپنی جانبری کے واسطے دشمنان مفرورین سیتا رام اور ہر گوبند کہتے تھے اور بروز روشن دریوزہ گری کرتے تھے اور شب تار مین راہ فرار لیتے تھے مسلمانون کے ملاسے رام رام کہواتے تھے اور مسلمانون کی ریش قطع کرنے کے

۵۸ چیت سودی پنجمی ۱۷۶۳ مطابق ۲۸ - ذیقعدہ

واسطے حجامون کو ریدستے تہے ستے[۵۱] سواسے آواز نا امیدی اور معذوری ملیچھ لوگون کے دوسری آواز تمام ملک مع دیم
مین نہین آتی تہی مقام میرتا پر قبضہ ہوا اور محکم محنج ناگور کو فرار ہوا مقامات سوجت اور پالی لئی اور علاقہ پہر
جہراسکے پاس آیا جودہ گڈہ کو جو بدکرداری ظالمان سے ناپاک ہوگیا تہا آب گنگ سے دہوکر اور تلسی دل
سے پاک کیا اور اجیت کو خطاب راجگی کا ملا +

بعدازین عالم جنوب سے اور معظم شمال سے روانہ ہوے اور بمقام آگرہ ایک جنگ سخت واسطے تخت نشینی
کے فیمابین اونکے وقوع مین آئی مگر عالم غالب آیا اور تخت نشین ہوا (یہ عالم شاہ عالم تہا جسنے ہنگام تخت نشینی
بخطاب بہادر شاہ حکمرانی کی) یہ خبر فوراً بادشاہ کو پہونچی کہ اجیت نے فوج شاہی کو ملک مارو مین تباہ کرکے
اپنے بزرگون کی گدی چہین لی +

موسم برشکال سمت ۱۷۶۴ کا موقوف ہوا بادشاہ کو چین اور آرام نہ تہا لہذا اوسنے ایک فوج آراستہ کرکے
بجانب اجمیر کوچ کیا اسوقت ہری داس پسر بہگوان مع رئیسان امرا ومنگا لیا[۵۲] اور رتنا حاکم اوداوت مع
آٹہ سو سپاہ مہقوم داخل قلعہ ہوے اور اجیت سے قسم کی کہ اوسکا کچہ بہی ارادہ ہو مگر اونکی نیت یہ ہے کہ
قلعہ کو تا بزیست قائم رکہیے فوج شاہی نے مقام باسے بہدرا مین کیا اور اجیت نے تیاری حملہ کی کی مگر بادشاہ
کو اوسکے رفقا نے صلاح دی کہ وہ کوئی حکمت مصلحت آمیز کرین لہذا پیغام گیا اور پیغامبر ناہر سنگہ کے ساتہ
واپس بادشاہ کے پاس آیا یہ پیغامبر بادشاہی فرمان لیکر اجیت کے پاس آئے مگر قبل ازا اوسکے منظور
کرنیکے اجیت نے کہا کہ وہ پہلے فوج شاہی کو دیکہیگا اور بروز یکم ماہ پہاگن اوسنے کوہ جودا سے کوچ کیا
اور روانہ ہوکر بمقام پیپلیور پہونچا یہان اوسکے پاس پیغام بادشاہی بوساطت شجاعت خان پسر خانخانان
کے آیا اور اوسکے ہمراہ راجہ بدوریا اور راو بدہ سنگہ بوندی والہ تہے مقام ملاقات پیپر قرار پایا یہ شب بیچ تجویز
عہد و صلح کے گذری دوسری صبح اوسنے جملہ سپاہ مارو ہمراہ لیکر پیشتر کوچ کیا اور بمقام انندپور بادشاہ ملیچھ
کی آنکہہ اوپر حاکم ملک کے پڑی دیکہتے ہی اوسنے خطاب تیغ بہادر کا عطا کیا مگر شدنی یہ تہا کہ شہر جودہ کے لینے
کی طمع بادشاہ کو تہی لہذا اوسنے خفیہ محراب خان کو محکم دغاباز کو ہمراہ دیکر بہیجا کہ جاکر قبضہ کرے جب اجیت نے
یہ دغابازی سنی اوسکا دل آتش غضب سے کباب ہوا مگر اوسنے بمجبوری اس آتش نہانی کو مخفی رکہا اور عالم

---

۵۱ راجپوتون نے بہی اپنی داڑہی یعنے ریش دور کی تا کہ اون مین اور مسلمانان مین تمیز ہو +

۵۲ منگالیا ایک فرع گہلوٹ کی ہے اور عہد باپا راول مین یہ فرع اپنی اصل سے جدا ہوئی تہی اسکو عرصہ قریب گیارہ صدی کا ہوا +

کے ساتھ دکھن گیا اور ماتحت کام بخش کے کارگزاری کرنی قبول کی جے[۵۱] سنگہ آمبر والہ بہی ہمراہ بادشاہ کے تہا مگر وہ بہی
اسوجہ سے ناراض تہا کہ مقام آمبر مین فوج شاہی قلعہ مین رکہی گئی تہی اور گدی اوسکے برادر کوچک بیجے سنگہ
نامے کو دی گئی تہی اب فوج مثل سمندر کے ہرجانب موج زن تہی فوراً جب بادشاہ نے عبور دریاے نربدا[۵۲] کا
کیا ان راجاؤن کو موقع اپنے ارادہ کے تعمیل کرنے کا دستیاب ہوا اور بغیر کسی طرح کی گفتگو کے بسرداری
اپنے اپنے ہمراہیان کے اونہون نے مراجعت بجانب رجواڑہ کی اور اودے پور گئے اور وہان رانا اُمرا نے
اوسکا استقبال بخوشی خاطر اور بتعظیم و تکریم کے کیا اور اونکو ہمراہ اپنے ریاست گاہ مین لیجانے کے واسطے
اونکے پاس آیا جب یہ تینون یکجا ہوے اور جوری اونکے سر پر ہلتی تہی تو وہ بطور تری انا یعنی تری انگا برہما
وشنو اور شبنو معلوم ہوتے تہے اسوقت سے تخت مسلمانان حضیض پستی مین ہونے لگا اور رنیک بختی نے
جلوہ گری شروع[۵۳] کی اودے پور سے دونون راجہ مارواڑ کو روانہ ہوے اور بمقام اہوا پہونچے یہان چمپاوت
سنگرام نے فرش یعنے بگمندا اپنے مالک کے واسطے بچہایا ❊

سمت ۱۷۶۵ کا ماہ ساون شروع ہوا اور توقعات اسوز منقطع ہوئین محراب کو اندیشہ پیدا ہوا جب اوسنے سُنا کہ
اجیت اپنے وطن مولد مین واپس آیا بروز ستمی محلات جوداکے گرد تیس ہزار راٹہور جمع ہوے بروز دوادشی
دروازہ توقیر محراب کے واسطے وا ہوا اور وہ شکر گزار اپنے حفظ جان کے واسطے پسر علیش کرن یعنے درگادا
کا تہا جسنے سفارش کی تہی کہ جو شرائط محراب پیش کرتا ہے اونکو منظور کرنا چاہیے محراب کو اجازت ہوئی کہ بعزت
واپس جاوے اور اجیت ایک مرتبہ پہر داخل دارالریاست ملک مارو ہوا ❊

جے سنگہ نے مقام کنارہاے سورساگر پر کیا مگر راجہ بغیر راج کے وہ نہایت مغموم تہا مگر جب موسم برشکال ختم ہوا
فوراً اجل گواوی کچہواہا نے کہا کہ اوسکو پہر آمبر مین قائم کرنا چاہیے جب سب شامل ہوکر بمقام میترا پہونچے
آگرہ اور دہلی مین زلزلہ پیدا ہوا اور جب وہ اجمیر مین وارد ہوے وہان کے صوبہ نے سرن یعنے پناہ درگاہ
ولی یعنے خواجہ قطب مین لی اور جو روپیہ اوس سے طلب کیا وہ اوسنے ادا کیا بعد ازان اجیت مثل بازکے
سانبہر پر تاخت آور ہوا اور یہان جسقدر رعایاے آمبر تہی ہر طرف سے آکر اپنے مالک کے جہنڈہ کے گرد جمع ہوئی

---

[۵۱] یہ سجے سنگہ مرزا راجہ جے سنگہ ہے اور جے سنگہ جو بعد اسکے پیدا ہوا ہے وہ سوائی جے سنگہ ہے ❊

[۵۲] مورخان اہل اسلام جلد اول مین تحریر کرتے ہین کہ اسوقت مین بہادر لاہور کے راستہ مین تہا ❊

[۵۳] شاعر ملک مارو ایک امر عظیم کو قلم انداز کرتا ہے وہ امر یہ ہے کہ اس جلسہ مین شادی باہم ان تینون راجاؤن کے قرار پائی اسکا حال جلد اول مین درج ہی ۱۲

اور سید بارہ ہزار آدمی ہمراہ لیکر چشمہ نمک کے کنارہ[۹۲] روانہ ہوا کہ اجمل سے جا مقابل ہو کمپاوت نے حملہ
شروع کیا اور جنگ سخت پیش آئی اس مین جسمین مع چھ ہزار سپاہ کے میدان جنگ مین گرا اور باقی
بفرار لاکر قلعہ مین[۵۱] پناہ گزین ہوے اوسکا رئیس فوج جو قوم سے برہار ہتا اور اوسکا خطاب رئیس پاندو[۵۲] تھا
اجیت کے دست قدرت مین گرفتار ہوا اور اوسکو معلوم ہوا کہ اوسنے مندور کو دوبارہ حاصل کیا جب اس
شکست کی خبر پہونچی تو اسور لوگون نے مقام آمیر کو چھوڑ دیا اور کچھ فوج قلعہ سانبھر مین بطور قلعداری رکھی
بماہ مگسر یعنی اگھن اجیت نے جے سنگہ کو آمیر مین مقرر کیا اور تیاری فوج کشی کی اوپر بیکانیر کے کی اجیت نے
امور نصفت و عدالت سپرد اپنے وفادار رگھوناتھ بھنڈاری کے کی اور اوسکو خطاب دیوان کا عطا کیا
یہ شخص اپنے تجربہ امور ملکی اور شجاعت سپاہیانہ کے باعث اس کام کے لائق تھا +

بماہ بھادون سمت ۱۷۶۶ اورنگ زیب نے کام بخش[۵۳] کو قتل کیا اور جے سنگہ نے مصالحت بادشاہ کے ساتھ
کی اجیت اب بخلاف ناگور روانہ ہوا مگر اندر سنگہ کہ سب سامان تہا لہذا اوسنے قدوم اجیت اختیار کیے
اور اجیت نے مقام لادلو اوسکو بطور وراثت کے عطا کیا مگر اس سے وہ جو رئیس ناگور تہا خوش نہین ہوا
اور اوسنے استغاثہ دہلی[۵۴] مین کیا بادشاہ خفا ہوا اور اوسکی خفگی راجاؤن تک پہونچی جنہون نے ہمت اپنی
دوبارہ شریک ہونے مین دیکھی اور بمقام کولیو متصل دودانا وہ جا کر حاضر حضور بادشاہی ہوے بادشاہ
بعد ازین فوراً وارد اجمیر ہوا اس مقام سے اوسنے فرمان مع پنجہ کے بعہود دوستی راجاؤن کے پاس ارسال کیے
اور ناہر خان چیلہ بادشاہ فرمانون کو لے گیا یہ سب منظور ہوے اور بروز یکم ماہ اساڑہ دونون راجہ اجمیر
کو روانہ ہوے اور اجمیر مین بادشاہ نے بظاہر اونکی عزت و توقیر سے ملاقات کی اور اجیت کو سند نوقلعہ
مارو کی اور جے سنگہ کو سند آمیر کی عطا کی یہ دونون بادشاہ سے رخصت مقام پوشکر کو گئے اور یہان سے

---

۵۱ اگرچہ شاعر یعنی کوے مورخ مارواڑ اس جنگ مین سب کارزار نسبت اپنے ملک والونکے منسوب کرتا ہے مگر اس جنگ مین سب شریک تھے دیکھو جلد اول +

۵۲ پاندو عہدہ سپر بردار راجپوتان کو کہتے ہین +

۵۳ کام بخش پسر اورنگ زیب کا تہا جو ایک راجپوت رانی سے بعمر ضعیفی پیدا ہوا تہا ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ اورنگ زیب کو اسکے ساتھ زیادہ تر انس بنسبت دیگر فرزندان کے تہا جیسا مضمون خط سے جو وقت وفات اوسنے لکہا تہا واضح ہوتا ہے۔ دیکھو جلد اول +

۵۴ اندر سنگہ پسر امرا کا تہا جو برادر کلان جسونت کا اور والد محکم کا تہا جو صوبہ داری مارواڑ سے ناامید ہو کر پاس بادشاہ کے چلا گیا تہا +

علیحدہ ہوکر اپنے اپنے ملک کو روانہ ہوے بماہ ساون سمت ۱۷۶۰ اجیت اپنے جودہ پور مین پہونچا اس سال مین اوسنے ایک گور رانی کے ساتہ شادی کی اور اس طرح اوس عنادکو رفع کیا جو ارجن کے مقام عام خاص[۵۴] مین اسکے قتل کرنے سے پیدا ہوا تہا بعدازین وہ مقام کوروکیت یعنے مقام جنگ مہابہارت اشنان کرنے گیا اور سبہاسا[۵۵] گنڈ بیدوان کیا اسطرح سمت ۱۷۶۰ گذر گیا ✤

[۵۴] یہ ایک اور دلیل اختلاف طبیعت راجپوتان ہے امرا برادر کلان جسونت کا اول ملک ماروار سے جلاے وطن کیا گیا اور سب حقوق موروثی اوسکے کالعدم ہوے اور بعدازان دربار عام خاص مین جیسا اوپر ذکر ہوا ہے قتل ہوا اور اوسکا فرزند اندرسنگہ اور پوتا محکم ناگور کے جلا وطن ہیں یہ اونکے پاس بذریعہ اسنادجداگانہ تہا اور اونہون نے ہرگز اپنا استحقاق فرع اعلے خاندان کو ترک نہین کیا اور آخرکار اپنا دعویٰ نسبت اجیت کے پیش کیا تاہم بباعث راٹہور ہونیکے اوسپر معاوضہ خرابہیاے راٹہور کا واجب آیا یہ عجیب اختلاف ہے ✤

[۵۵] اس چشمہ میدان جنگ مہابہارت کا ایک قصہ مشہور ہے جس سے جنگ آوران راجپوت کا وہمی یقین بخوبی ظاہر ہوتا ہے یعنی شاہنشاہ بہادر شاہ کو اوسکی راجپوت رانی یا اوسکی والدہ نے جو خود راجپوت رانی تہی تحریک کی کہ اس مقام جنگ قدیم کو ملاحظہ کرے وہ وہان گیا اور اپنی رانی کے ساتہ درخت کے نیچے جو چشمہ مذکور پر جسکا نام کورن مطابق تام جنگ آوران زمان جنگ سے سایہ افگن تہا بیٹہا تہا اور چہار طرف قنات کا پردہ کہچا ہوا تہا کہ کسی کی نظر رانی پر نہ پڑے اس عرصہ مین ایک گدہ جانور مردہ خوار درخت مذکور پر بیٹہا ایک استخوان اوسکی چونچ مین تہی وہ اتفاقاً چشمہ مذکور مین گرپڑی اس استخوان کے گرنے سے گدہ مذکور قہقہہ مار کر ہنسا بادشاہ نے متعجب ہوکر اوسپر نظر کی اور تعجب اور بہی زیادہ ہوا جب جانور مذکور مثل انسان کے گویا ہوا اور یہ کہنے لگا کہ یہ رانی سابق جنم مین جوگنی تہی اور جنگ عظیم جو یہان ہوئی تہی اوس مین یہ بہی موجود تہی اور ایک بازو کسی جنگ آور کا جو جدا ہوگیا تہا اوسکو لیکر یہ اسی درخت پر آبیٹہی بازوے مذکور مین ایک حلقہ طلائی تہا اوسپر تیرہ مورتین شیو کی بنی تہین اسنے جب بازوے مذکور کا گوشت کہایا تو حلقہ مذکور گرپڑا اور اسی چشمہ مین گرا ہے چونکہ ویسی ہی حرکت آج بہی ہوئی تو وہ بات مجہے یاد آئی اس باعث مین قہقہہ مار کر ہنسا یہان یہ بہی سمجہنا چاہیے کہ جانور مذکور نے زبان سنسکرت مین یہ گفتگو کی اور رانی نے اوسکا ترجمہ کرکے بادشاہ کو سمجہایا فوراً مزدور طلب ہوے اور چشمہ کو صاف کرایا اور وہ حلقہ طلائی مع تصاویر نشان مہابہارت برآمد ہوا اور ایسی بڑی وہ مورتین تہین کہ بادشاہ نے فرمایا کہ وہ لائق میرفرش کے ہین راجگان ہنود جو وہان موجود تہے اور جن مین راجہ اجیت اور راجہ جے سنگہ تہے یہ سنکر لرزان ہوے کہ ایسی بےتوقیری ان مورتون کی ہوگی اور ہر ایک نے ایک ایک مورت کی استدعا کی مرزا راجہ کو دو عنایت ہوئین اور وہ اب تک جے پور مین موجود ہین ایک سیلیا دیوی کے مندر مین اور ایک گوبندجی کے مندر مین اور اجیت کو ایک مورت مرحمت ہوئی وہ بہی اب تک جودہ پور مین گردہاری کی مندر مین موجود ہے ہمارا اوستاد اور دوست یاتی گیان چندر جسنے یہ حال تواریخ سے پڑہ کر ہمکو بوقت ترجمہ سنایا کہتا ہے کہ اوسنے دونون مقامون مین یہ مورتین بچشم خود اکثر دیکہی ہین اور اونکے آگے سجدہ کیا ہے

اب ہم کچہ عرصہ تک بیان تواریخ ملتوی رکہکر ایک نظر اون امور راٹہور پر کرتے ہین جو سمبت ۱۷۳۷ یعنے ہنگام مرگ راجہ جسونت بمقام کابل سے بوجہ دوبارہ قایم ہونے اجیت کے یعنے اس تیس سال مذبذب الحرکات مین بروے کار آئے ہین ہمکو تواریخ کسی اور قوم کی واسطے ایسے ہنگامہ مفسدہ کے بنابر تحقیقات عادات مختلف راٹہوران کچہ ضرور نہین جب اونکا خود یہ قول ہے کہ کوئی رئیس اپنے بستر پر نہین مرا جو لوگ ہندو جنگ آوران کو خالی از حب الوطنی تصور کرتے ہین اونکو چاہئیے کہ اس تیس سال کے واقعات کا خوب ملاحظہ کرین اور دوسرے کسی ملک کے ایسے واقعات سے مقابلہ کرکے راجپوتون کی حب الوطنی کا انصاف کرین یہ بیان تو تکلفات سے عاری ہے وہی ایک دلیل اسکی صداقت کی ہے اس سے حب الوطنی اور نمک حلالی ہے غرضانہ متواتر ظاہر ہوتی ہے اور یہ وقت ایسا تہا کہ ایسی حرکات کے انحراف سے مراتب اعلے تر منجانب بادشاہ ظالم عطا ہوتے تہے اور اس مین ایسی ایسی ترغیب اور تحریص منجانب بادشاہ پیش ہوئین کہ اونکا انکار مشکل تہا مگر جسقدر وہ ہوئین اونسے اور زیادہ رنگت اوس نیک نیتی قوم کو حاصل ہوئی جسنے بخلاف اوس کے کوشش بروے کار لائے گیا ایک دلیل قوی شجاعت راجپوتان کی درگاداس تہا شجاعت نمک حلالی اور دیانت داری بشمول ہوشیاری اور حزم کہ ہر ایک موقع وقت طلب پر جو اوسکو واقع ہوا تہا استحقاق اوس تعریف اور توصیف کا رکہتے ہین جو اوسکے بعد اوسکی یادگار کو اب تک حاصل ہے جو ترغیب اور تحریص اوسکو دی گئی تہین اونسے خلاف ورزی مشکل تہی اور یہ ترغیب کچہ صرف روپیہ کی نتہی جسکو اوسکے اور بہی برادری والے انکار کرتے مگر تحریص منصب پنجہزاری جس سے وہ ایک مرتبہ راجگان اور رئیسان کلان ہزارون کا ہمسر ہوجاتا اس سے انکار بہت مشکل تہا درگا کو فی الحقیقت اپنے انعام کے نامزد کرنے کا اختیار تہا مگر جیسا شاعر ہندی کہتا ہے وہ امولک یعنے انمول اور انوکہا یعنے لاثانی تہا اور نیز خواہش بدلاجو اسقدر عنصر راجپوتون کو ہے جادہ راستی سے اوسے منحرف نہین کر سکتی تہی قتل قبیحہ اوسکے بہائی سونگ کا جو اوسکے

اور وہ بیان کرتا ہے کہ شاید ایک بوندی یا کوٹہ مین بہی ہے اور رانانے کسی طرح دوسری بہی حاصل کی ہے یہ مورتین خالص جواہرات کی ہین اور ورتن مین نی مورت کئی سیر کی ہین پس مہابہارت کے وقت وہ لوگ مثل دیوون کے ہونگے جو ایسے وزنی حلقہ پہنتے تہے جنمین ایسی وزنی تیرہ مورتین ہون ہمارا اوستاد گو نہایت عقلمند ہے مگر اس یقین عام سے منحرف نہین ہوتا اور بیان کرتا ہے کہ زمانہ جنگ مہابہارت سے اب تک اسمین شک نہین کہ قد آدم گہٹتا جاتا ہے اور بہت کم ہوگیا ہے اور آیندہ مہا پرلے سے قبل تک اسقدر گہٹ جائے گا کہ اوسوقت مین صرف بالشتئے لوگ پیدا ہوا کرینگے +

دشمنون نے کیا تہا اوسکی انسانیت مین کچہ فرق نہ کرسکا جب اتفاق سے اوسکے دشمن جنگ مین گرفتار ہوکر اوسکے اختیار مین آگئے تہے اور اس مین بہی اوسکی صاحب تدبیری محمد اوسکی نیک نیتی کی ہوتی اوسکے طریق شجاعانہ بیچ استخلاص شاہزادہ اکبر کے اوس خرابی و بربادی سے جو اوسکو نصیب ہوتی اگر وہ اسپنے والد کے ہاتہ آجاتا نہایت قابل تعریف کے تہا مگر اسپر زیادہ فوقیت وہ طریق فراخ حوصلگی اور خوش سلوکی رکہتی ہے جو اوسنے نسبت عیال و اطفال شاہزادہ مذکور کے مرعی رکہا تہا جو اوس کے حوالہ تہے بخلاف اوسکے دشمنون کے سلوک کے جو ایسی موقع پر اوسنے بروے کار آئے عصمت بوتی اورنگ زیب کی مندر درونا را مین جو جاگیر درگاکی ہوئی پرتہی زیادہ محفوظ تہی بہ نسبت حرم آگرہ کے جہان تین تین دیوارین پردے کی موجود تہین کیا دلیل اوسکی فہم اور اختیار کی اوپر اوسکے برادران کے ہے کہ اوسنے اول چہہ سال معصومی اپنے راجہ کے اوسکی جاے سکونت مخفی رکہی مگر اب اوسکی تعریف کو موافق قول شاعر ہندی کے ختم کرنا چاہیے یعنے اوسنے حیات جاودانی جو نیک کرداری کو نصیب ہے حاصل کی ہے اوسکی یادگاری باعث مسرت ہے اوسکے کام سب تعریف دوامی سے ملحوظ کیے جاتے ہین اور اوسکی تصویر نقرہ رنگ کے گہوڑے پر سوار گو عمر ضعیفی کی ہے مگر اوس سے قوت پیدا ہے تصاویر راجپوتانہ مین موجود رہتی ہے اسکا حال جلد اول مین درج ہے ❊

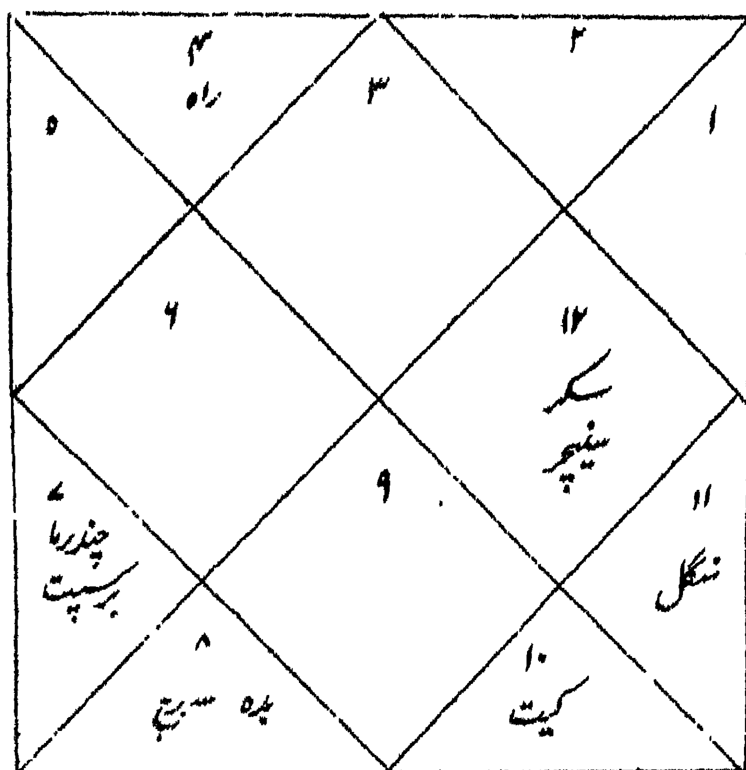
مگر کوئی خاندان یا فرقہ ایسا نہین جس مین اس ہنگامہ کارزار طول طویل مین نامور آدمی پیدا نہوے ہون اور جنکی ہمیشہ تعریف نہوتی ہو اور کو سے یعنے شاعر ہندی ہر فرقہ کا اسباب متکاثرہ واسطے جلا دینے صفحات اپنے ملک کی تاریخ کے مہیا رکہتا ہے مگر اونکی سادہ دل اولاد ان امور کو یاد کر کے اونکی یادداشت تکالیف کو باعث ظلم و زیادتی رئیس وقت آخر اولاد نرینہ راجہ کا جسکا حال سابق مرقوم ہوچکا ہے بیان کرتے ہین (دیکہو جلد اول)

اب ہم پہر بیان تاریخ موافق تواریخ ملک شروع کرتے ہین ❊

زایچہ راجہ ابہے سنگہ جسکا ذکر سابق آیا ہے

خانہ چہارم و ہفتم و ہشتم و دہم و یازدہم و دوازدہم سے نصیب وارث اجیت کا ظاہر ہوتا ہے چہارم مین راہ ہے ہفتم جو گہر اولاد کا ہے اوس مین چندرمان اور برسپت ہے خانہ ہشتم جو دشمن کا ہے اوسمین سورج اور بدہ ہے دہم مین کیت نصیب کے خانہ مین منگل ہے اور شکر اور سنیچر خانہ راج مین ہین فقط مثل زایچہ ہر ایک شخص کے

زایچہ وارث ملک مارومین بہی ستارہ ہاے سعد ونحس پڑے ہین اگر نجم کوئی ستارہ مثل والدین ہمانہ نصیب مین قائم کرتا تو اوسکی ہوشیاری ظاہر ہوتی جس شخص نے کوئی سال اس علم بے وقوفی مین دیکہا ہوگا وہ خیال کرے گا کہ احکام انگریزی منجمان کے بہی مثل ہنود کے ہین جسنے ثبوت کرنیکے واسطے ہمنے یہ زایچہ لکہا ہے تاکہ معلوم ہو کہ تاریکی اور روشنی دونون ہند سے ہین ٭



باب نہم

اجیت نے حکم دیا کہ ناہن اور سرکشان سیوالا کوہستان کو سر کرین - وفات بادشاہ - جنگہاے باہمی - اجیت کا صوبہ دار گجرات مامور ہونا - اجیت کو حکم ہوا کہ اپنے فرزند کو روانہ دربار کرے - حملہ شجاعت آمیز او پر رئیس ناگور کے اور اوسکا قتل ہونا - معاوضہ قتل - فوج شاہی مارواڑ پر حملہ آور ہوئی - محاصرہ جودہ پور - شرائط - ابہے سنگہ کا روانہ دربار ہونا - اجیت کا دہلی جانا - اتفاق ساتہ سید مصاحبین شاہی - بادشاہ کو اپنی دختر پیشکش کرنا - واپس آنا جودہ پور مین - استرداد جزیہ - اجیت کا اپنی صوبہ داری گجرات پر جانا - بندوبست ضلع - درشن دوارکا کے کرنا - واپس آنا جودہ پور مین - سیدون کا اوسکو دربار مین طلب کرنا - شان سواری - اتفاق اور سازش ساتہ سیدون کے - شاہنشاہ کا اجیت سے ملاقات کرنا - علامات بد - حسین علی کا دکہن سے واپس آنا - خوف اور اندیشہ مندی مخالفان سیدان و اجیت - اجیت کا محاصرہ محلات اپنی فوج راٹہور سے کرنا - قتل شاہنشاہ

جا نشینان محمد شاہ - اوسکا روانہ ہونا بمقابلہ آمیر - ریئس آمیر کا پناہ لینا پاس اجیت کے - احمد آباد کا بطور جاگیر پانا - واپس آنا جودہ پور مین - اجیت کا راجہ آمیر کے ساتہ اپنی دختر کی شادی کرنا - قتل سیدان اجیت کو اپنے اندیشہ سے آگہی ہونا - قبضہ کرنا اجمیر پر - قتل کرنا حاکم کا - مسماری مسجد - دوبارہ قائم کرنا رسوم مذہبی ہنود - اجیت کا خودسری ظاہر کرنا - اپنے نام سے سکہ جاری کرنا - قائم کرنا اوزان و گز وغیرہ آلات پیمایش - اور اپنی طرف سے عدالت قائم کرنا - اپنے سرداروں مین مناصب عطا کرنا - شاہنشاہ والونکو حملہ ماروار - ابہے سنگہ کا بسرکردگی تیس ہزار راٹہوروں کے اونکے مقابلے مین جانا - فوج شاہی کا انکار مقابلہ سے کرنا - راٹہوروں کا اضلاع شاہی کو غارت کرنا - ابہے سنگہ کا نام دہونکل مشہور ہونا یعنے غارت کنندہ - واپس آنا جودہ پور مین - جنگ سانبہر - اجیت کا چورامل جاٹ بانی بہرت پور کو پناہ دینا - شاہنشاہ کا خود بسرداری فوج واسطے لینے معاوضہ سانبہر کے جانا - اجمیر کا محاصرہ کرنا - اجمیر کی حفاظت - اجیت کا اجمیر دینے کا وعدہ کرنا - ابہے سنگہ کا مقام فوج شاہی مین جانا - اوسکا استقبال - اوسکا طریق غرور آمیز - قتل ہونا اجیت کا اپنے فرزند کے ہاتہ سے - بیوفائی شاعر ہندی - اس امر کے بیان مین صفحہ سفید یعنے سادہ ہونا پوتہی راج ادیک کا - خلاصہ تاریخ مذکور کا - رسوم موتا - چہہ رانی اور اٹہاون کنیزون کا ارادہ ستی ہونے کا - عاجزی اور فہمایش ناظر اور کوسے یعنے شاعر ہندی اور پروہت کی - اونکی عاجزی اور فہمایش کا بےسود ہونا - ادا سے رسوم - اختتام رسوم - خیالات نسبت سوانح عمری اور تاریخ اجیت ❖

سمت ۱۷۶۷ مین اجیت بمقابلہ ناہن اور رئیسان کوہستان برفی کے مقابلہ مین بہیجا گیا اور اوس نے اونکو مطیع کیا بعد ازان وہ گنگا گیا اور اشنان اور دہرم کرکے بموسم بہار جودہ پور واپس آیا ❖

سمت ۱۷۶۹ مین شاہ عالم بہشت نصیب ہوا اور شعلہ ناانصافی کا درمیان اوسکے فرزندان کے مشتعل ہوا جسنے اونکے گہر کو سوخت کیا عظیم الشان قتل ہوا اور چتر شاہی معز الدین کے سر پر رکہا گیا اجیت نے اپنے بہنڈاری کا میسی نامے کو روانہ حضور کیا وہ سند صوبہ داری گجرات لیکر واپس آیا ماہ مگسر یعنے اگہن سمت ۱۷۶۹ اوسنے ایک فوج آراستہ کی تاکہ قبضہ ستر اسٹی یعنے سترہ ہزار شہر گجرات کا حاصل کرے اس عرصہ مین تنازعات جدید خاندان چغتائیہ مین پیدا ہوے سیدون نے معز الدین کو قتل کرکے فرخ سیر کو بادشاہ بنایا ذوالفقار خان قتل ہوا اور اوسکے ساتہ طاقت مغلیہ ختم ہوئی اور سید صاحب اقتدار ہوے اجیت کے نام حکم گیا کہ اپنے فرزند

اسیہے سنگہ کو جو اوسوقت تیرہ سال کی عمر کا تہا مع اپنی فوج کے روانہ دربار کرے مگر جب اجیت نے سنا کہ محکم دغاباز وہان موجود ہے اور مصدر عنایت ہے اوسنے ایک گروہ سپاہ معتبرین کو بہیجا جنہون سنے اوسکو درمیان شہر دہلی کے قتل کیا اس حرکت دلیرانہ نے سیدونکو مع فوج جودہ پور مین لایا اجیت نے سب متمول آدمیون کو سوانو مین بہیجدیا اور اپنے فرزند اور عیال کو صحراے رار ورو جو بجانب مغرب لونی واقع ہے روانہ کیا دارالریاست پر حملہ ہوا اور واسطے نیک چلنی اجیت کے اسیہے سنگہ کو بطور اول طلب کیا اور اجیت کو بہی حکم ہوا کہ حاضر دربار ہو ان دونون امر مین راجہ راضی نہوا مگر بصلاح دیوان اور خصوصاً بمشورہ کیسر کورے یعنے شاعر ہندی جسنے بطور تمثیل بیان راو کنگا کا جسپر دولت خان لودی حملہ آور ہوا تہا اور جسنے اپنے سب کام سپرد اپنے فرزند مالدیو کے کیا تہا گیا اور وہ سب نے منظور کیا[1] اسیہے سنگہ رار وروسے واپس طلب ہوا اور ہمراہ حسین علی باخر ماہ اساڑہ سمت ۷۷۰ روانہ دہلی ہوا وارث ملک مارو کو منصب پنجہزاری پیشگاہ بادشاہ سے عطا ہوا ٭

اجیت بہی بعد اسنے فرزند کے دربار مین جو دہلی مین بیچ اوسوقت کے منعقد ہوتا تہا آیا یہان جب اوسنے سماوہ اون لوگون کی دیکہین جنہون سنے اوسکی حفاظت صغر سنی مین اپنی جان دی تہی اوس کا غصہ مشتعل ہوا اور اوسنے نیت معاوضہ لینے کی جملہ خاندان تیموریہ سے درست کی چار امور متعلقہ مفصلہ ذیل باعث ناراضامندی اصل تہے یعنے

اول - نوروزہ (دیکہو جلد اول)

دوم - جزیہ شادی اونکی دختران کے ساتہ بادشاہ کی

سوم - گاوکشی

چہارم - جزیہ (جسکا ذکر جلد اول مین ہوا ہے)

یہان ہم اس حال کو موقوف کرکے وہ بیان کرتے ہین جو شاعر ہندی سنے فروگذاشت کیا ہے اور جو شرط نہایت سخت اجیت سے بروقت حملہ سیدان بمیان آئی تہی یعنے وہ اپنی دختر فرخ سیر کو دے اسکے نتیجہ ہاے سیاست ملک داری کا بیان شروع جلد ہذا مین ہوچکا ہے اور جلد اول مین بہی مذکور ہین اس جزیہ شادی سنے اور بہی اجیت کی خواہش معاوضہ کو ترقی دی اور وہ سیدون کے مشورہ مین اونسے

[1] وہ لوگ اصل طلب کو فروگذاشت کرتے ہین یعنے طلب دختر واسطے ازدواج بادشاہ اس امر مین اجیت نے تامل کیا تہا اور اسکے ثبوت مین تمثیل دی گئی تہی ٭

گرم جوشی کے ساتہ شریک ہوا جسطرح اوسکا والد ہوا تہا اور اس شریک مشورہ ہونیکے باعث اوسکی خواہشہاے عظیم مفصلہ ذیل سواے اور مراتب کم قدر کے منظور ہوئین یعنے جو محلہ ہاے راجپوتان شہر مین واقع ہین اون مین گھنٹہ پوجا کا بجا کریے اور اونکی عباوت گاہان کی توقیر قائم رہے اور سب سے بڑی اخیر خواہش یہ تہی کہ اوسکا ملک موروثی بڑہا دیا جاے اب ہم بہرحال تواریخ شروع کرتے ہین +

بماہ جیٹھہ سمت ۱۷ ؁ اجب جملہ خواہش ہاے دلی اوسکی منظور ہوئین جب دربار سے رخصت ہوا اور سند جدید صوبہ داری گجرات لیکر جودہ پور مین واپس آیا بوساطت کامیسی اوسکے وزیر کے جزیہ موقوف ہوا قوم ہنود شکر گزار مور یعنے تاج مور دہر کے ہین جو پناہ راجگان تباہی زدہ کو دیتا تہا +

سمت ۷۷ ؁ امین اجیت نے تیاری اپنے ملک کے دیکھنے کی کری اور ابہے سنگہ اپنے والد کے ہمراہ روانہ ہوا اول وہ بمقام جہالور گیا اور وہان موسم برشکال بسر ہوا وہان سے روانہ ہوکر اوسنے حملہ اوپر میواسو[1] کے کیا اول نیچھہ پر جسکو اوسنے قبضہ کیا اور دیورا لوگون نے اوسے خراج دیا فیروز خان اوس کی ملاقات کے واسطے پالہن پور سے آیا رانا تہرا اوسنے ایک لاکہ روپیہ دیا مقام کہمی کا محاصرہ کیا اور اوس سے بہی روپیہ لیا اور کہیم کرن رئیس کولی کو مغلوب کیا مقام پٹن سے سکتا چمپاوت اور بجے بنداری جو سال گذشتہ واسطے انتظام ضلع کے بہیجا گیا تہا اوسکی ملاقات اور استقبال کے واسطے پیشتر آئے +

سمت ۷۳ ؁ امین اجیت نے جیالا ہلواد کو فتح کیا اور خام بوانگر کو بہی مغلوب کیا جسنے تین لاکہ روپیہ بطور خراج ادا کیا اور پچیس تحفہ راس اسپ نذر کیے اسطرح ضلع کا بندوبست کرکے وہ دوارکا کے درشن کو گیا اور گومتی[2] مین نہایا وہان سے واپس جودہ پور مین آیا اور یہان آکر سنا کہ اندر سنگہ نے ناگور حاصل کیا مگر وہ اجیت سے کے مقابلہ مین قائم نہین رہا +

---

[1] میواسو اون قلعہ جات اور گڑہی کو کہتے ہین جو اقوام اذبک مثل کولے لینا اور میر اور نیز راجپوت بطور اپنے مامن کے کوہستان مین بناتے تہے اور اس موقع پر شاعر ہندی کی مراد میواسو سے وہ قلعہ جات کوہی ہین جو دیورا لوگ ساکنین سروہی اور آبو نے بنائے تہے اور جو اب تک خاندان اجیت کو تنگ اور دق کرتے ہین اور ازادی اس قوم چوہان کی قائم رکھتے ہین +

[2] یہ سب ضلع اوکا مین جسکو اوک منڈل بہی کہتے ہین واقع ہین اور جہان بہیل اوسوقت مقیم ہوے تہے جب سیواجی قنوج سے آیا تہا یہ نہایت مفید ہوتا اگر شاعر ہندی ازراہ مہربانی کچہ بیان نتیجہ کا کرتا جو اس ملاقات سے مستخرج ہوے تہے اور جنکے واسطے بے شبہہ کتب تواریخ اور سوانحات راجگان پر حوالہ کیا جاتا +

اب سمت ۱۷۷۴ شروع ہوا سیدان اور اونکے مخالف جنگ ہاے باہمی مین مصروف تھے حسین علی دکہن مین تہا اور عبداللہ کا دل بادشاہ سے بد ہوگیا تہا کاغذ پر کاغذ طلبی اجیت کا آتا تہا اوسنے کوچ واسطے دہلی کے براہ ناگورا ور میرٹا اور پوشکرا ور مروت اور سانبہر کیا اور وہان کی فوج ہاے قلعداری کو مستحکم کیا اور قوت دی اور مقام ماروت سے اوسنے ابہے سنگہ کو جودہ پور بہیجا کہ جا کر تحفظ اوسکا کرے سید دہلی سے واسطے ملاقات دہنی یعنے راجہ مارواڑ کے روانہ ہوکر علی وردی خان کی سراے مین آیا جہان راجہ قیام پذیر تہا اور وہان سید اور اجیت نے صلاح کی کہ جے سنگہ اور مغلیہ کا مقابلہ کرین اسوقت بادشاہ مثل اوس سانپ کے تہا جو کسی ظرف تنگ مین بند ہوا اور اونہون نے یہ مشورہ کیا کہ اول ذوالفقار خان دشمن اصلی سے فراغت حاصل کرنی چاہیے +

جب بادشاہ نے سنا کہ اجیت دہلی پہونچ گیا اوسنے ہری راو بہیم کوٹہ والہ کو اور خان دوران خان کو اوسکے پاس بہیجا کہ اوسکو حاضر حضور کرین - اجیت نے تعمیل حکم کی اور سواے اوسکے اپنے راٹہور لوگون کے اوسکے ہمراہ راو بشن سنگہ جیسلمیر والہ اور پدم سنگہ دراول والہ فتح سنگہ جو ایک رئیس میوار کا تہا اور راو رہا سنگہ راٹہور رئیس سیتامئو اور چندر راوت اور گوپال رام پورہ والہ ماوراسے اوودے سنگہ کندہلا والہ بسکت سنگہ منوہر پور والہ اور کشن کلچی پور والہ اور اکثر[1] اور رئیس تہے ملاقات موتی باغ مین ہوئی بادشاہ نے منصب ہفت ہزاری کا اجیت کو عطا فرمایا اور ایک کرور دام اوسکی جمع مین ازدیاد کیے اور علامات ماہی مراتب اور زنجیر فیلان اور راس اسپان اور قبضہ شمشیر اور خنجر اور سرپیچ الماس کار اور پرہا اور دولڑی مالاے مروارید اور سپر افزود کئی حضور سے رخصت ہو کر اجیت عبداللہ خان کے پاس گیا سید مذکور نے پیش قدمی کر کے اوسکا استقبال کیا اور اوسکا اور اوسکے ہمراہیان کا استقبال بہت شان کے ساتہ ہوا دونون نے باہم پہر اقرار کیا کہ دونون باہم زندہ یا قتل ہونگے اونکے اتفاق نے مغلون کو نا امید کیا اور وہ مقامات خفیہ مثل جہاڑی وغیرہ کے قابو مین رہے کہ اجیت کو قتل کرین +

بروز دوم ماہ پوس سودی سمت ۱۷۷۵ بادشاہ خود اجیت سے ملاقات کرنے تشریف لے گئے اجیت نے

---

[1] اس فہرست سے ظاہر بخوبی ہوتا ہے کس مقدرت کو راٹہور اب پہونچے تہے مگر یہ سب گروہ کلان اوسکے ہمراہ باعتبار اوس کی صوبہ داری گجرات کے تہے راقم ان سب رئیسون سے اوسقدر واقف ہے جس قدر وہ اپنے قلم سے ہے جو اوس کے ہاتہ مین ہے +

لاکہہ روپیہ کے توڑون کا چبوترہ بنا کر اوسپر بادشاہ کو اوٹہا کر بٹہایا اور ہاتھی اور گھوڑے اور دیگر اقمشہ و اسباب قیمتی بطور نذر پیشکش کیا *

بماہ پہاگن اجیت اور سید بادشاہ کے مجرے کو گئے اور بعد مشورۂ باہمی حسین علی کو اپنے ارادے سے مطلع کیا اور لکھا کہ جلدی دکہن سے آکر اونکے شامل ہو اب زمین و آسمان سے علامات بدین ظاہر ہونے لگین تمام دنیں سرخ اور آتشناک معلوم ہوتا تہا شغال بیوقت بولنے لگے اور سگ بھونکنے آواز رعد بغیر ظہور ابر پیدا ہوئی دربار جو نہایت شگفتہ معلوم ہوتا تہا اب مغموم اور سست معلوم ہونے لگا اور ان سب علامات بد سے پیدا تہا کہ کچہ انقلاب دہلی مین وقوع مین آئے گا بیچ عرصہ بیس روز کے حسین علی دہلی مین پہونچا اوسکا چہرہ خوفناک معلوم ہوتا تہا اور نقارہ یعنے دمونسہ جو قریب محلات یعنے قلعہ کے بجتا تہا آواز تنزل ترقی کی دیتا تہا اوسکے ہمراہ ہزارہا سوار تہے دہلی اوسکے سواران کی گرد مین مخفی ہوگئی تہی اسنے بجانب شمال شہر مقام کیا اور اجیت اور اوسکے برادر سے ملاقات کی بادشاہ نے کہ لرزان اور ترسان تہا تحفہ و ہدایا بہیجے اور جو مغل رئیس تہے وہ اپنے اپنے مکانون مین علحدہ اس معاملہ سے رہے بلکہ اسطرح تہے جیسے بٹیر باز یا شکرے کو دیکہکر گیاہ مین پوشیدہ ہو جاتا ہے یہ حال مغلون کا تہا جب حسین علی دہلی مین وارد ہوا رئیس امیر اسطرح تہا جیسے مشعل بے روغن ہوتی ہے *

بروز دوم خیمہ اجیت مین برلب دریاے جمن سب جمع ہوے کہ مشورہ کرکے جو تجویز قرار پائی ہے اوس کا سرانجام کیا جاے اجیت اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنے راٹھور ہمراہ لیکر قلعہ کی جانب روانہ ہوا وہر مقام پر اوسنے اپنے سپاہی تعینات کیے اوسکا چہرہ اوسوقت ایسا معلوم ہوتا تہا جیسے شعلہ مشتعل جو آمادہ ہو رہے یعنے قیامت کا ہو جب آفتاب روشن ہوتا ہے تو تاریکی رفع ہو جاتی ہے اور جب روغن ختم ہو جاتا ہے تو چراغ گل ہو جاتا ہے بس یہی حال بادشاہون کا ہوتا ہے جب ایمان اور انصاف جو بجاے روغن ممد اونکے چراغ قوت کے ہوتے ہین معدوم ہو جاتا ہے جس صدمہ سے چتر دہلی شکست ہوا اوسکی آواز کل ملک مین پہونچی خزانہ ہاے شاہی غارت گری مین آئے کوئی مغلون مین سے واسطے رہائی بادشاہ فرخ سیر کے نظر نہین آیا اور جسینگہ اس تباہی سے فرار ہوکر محفوظ رہا اور بجاے فرخ سیر کے دوسرا بادشاہ تخت نشین کیا گیا مگر چار مہینے کے عرصہ مین یہ بادشاہ جدید بیمار ہوکر راہی ملک عدم ہوا بعد ازان دولہ یعنے رفیع الدولہ کو تخت نشین کیا مگر مغلیہ دہلی نے نکوشاہ کو آگرے مین تخت نشین کیا اور حسین علی

بمقابلہ اونکے روانہ ہوا اور اجیت اور عبد اللہ بہان[۲۱۰] بادشاہ کے پاس رہے[۲۱۱] ✦

سمت ۱۷۷۶ امین اجیت اور سید بہی دہلی سے روانہ ہوے مگر مغلیہ نے بنکو شاہ کو حوالہ کردیا اور وہ سلیم گڑہ مین مقید ہوا اسوقت بادشاہ نے وفات پائی اور اجیت اور سیدون نے محمد شاہ کو تخت نشین کیا اس عرصہ عزل ونصب بادشاہان مین جو اجیت نے کیا اکثر شہر غارت اور اکثر آباد ہوے اور بباعث وفات فرخ سیر جے سنگہ کی امید بہی منقطع ہوئی اور سیدون نے ارادہ اوسکی سزادہی کا کیا اور رئیس آمیر مثل اوس پانی کے تہا جو کسی ظرف[۲۱۲] مین لیجاتے ہین بادشاہ اثنائے راہ آمیر درگاہ سیکری مین پہونچا اور یہان رئیس اجیت کی پناہ مین آئے اور کہا اگر وہ اونکو سیدون سے نہین بچاتا ہے تو کورم یعنے خاندان جاتا رہتا ہے اور اجیت نے اسطرح جے سنگہ کو اپنی پناہ مین رکہکر محفوظ رکہا جسطرح سری کرشن نے مہابہارت مین ارجن کو بچایا تہا اور اوسنے رئیسان چمپاوت اور اپنے وزیر کو اوسکے پاس بہیجا کہ جاکر اوسکا رفع اندیشہ کرین اور وہ جاکر رئیس آمیر کو اپنے ہمراہ لائے اور اوسکو یقین ہوا کہ وہ اس پرلے یعنے قیامت سے محفوظ رہا اجیت نے ایک بادشاہ کو تخت نشین کیا اور دوسرے کو تباہی اور بربادی سے محفوظ رکہا بادشاہ نے اوسکو احمد آباد جاگیر مین دیا اور اجازت دی کہ اپنے مکان کو جاسے وہ جے سنگہ آمیر والہ اور بودہ سنگہ ہڑی بوندی والہ کو ہمراہ لیکر روانہ جودہ پور ہوا اور اثنا راہ مین اوسنے شادی ساتہ دختر شجاوت رئیس منوہرپور کے کی اور بماہ اشون یعنے کنوار بمقام جوو اگرہ وارد ہوا رئیس آمیر نے اپنا قیام سورساگر پر کیا اور ہری راو بجانب شمال شہر خیمہ زن ہوا ✦

موسم سرما گذر گیا اور موسم بہار نزدیک آیا طاوس قطرات آب خوشگوار سے جو میوہ انبہ سے مثل عرق تقاطر کرتے تہے مست تہے اور نرگس انگیبنی گرد گلہائے شگفتہ کے ہجوم لائی تہین برگہائے نو نمودار ہوتے تہے اور سرو و شربت آمود گرم آوازہ تہے اور دل دیوتا اور آدمیون کا یعنے ہر ایک ذکور واناث کا خوشی سے بالیدگی مین تہا ایسے وقت خوش اور ہنگام دلکش مین رئیس آمیر کو پوشاک زعفرانی سے آراستہ کیا کہ وہ سورج کی ایسی

---

[۲۱۱] اس کا مفصل اور صحیح بیان کیا گیا ہے اور اسقدر مفصل ہے جس قدر بیان مورخان اہل اسلام نے اس امر قبیحہ کا کیا ہے ہم نے بہی اس کا حال جلد اول مین مع ترجمہ خط راجہ آمیر جو اس روز ستم مین تحریر ہوا تہا بیان کیا ہے اسکا دوبارہ بیان کرنا بنظر عظمت اس امر کے اور نیز بغرض اظہار لیاقت شاعر ہندی لازم اور واجب آیا ✦

[۲۱۲] اس سے مراد یہ ہے کہ وہ قائم المزاج نہ تہا یعنے دونون پہلو بچاتا تہا اور اس مین مورا راجہ یعنے راجہ آمیر ہمیشہ مشہور تہا ✦

دختر اجیت کے ساتہ شادی کرے اس معاملہ مین اوسنے مشورہ موجب رسم قدیم کے چمپاوت کو اور آدیر دہان یعنے وزیر اعظم کے اور کمپاوت کے اور بہنڈاری دیوان کے اور گورو کے ساتہ کیا اگر ہم ایسے آرایش اور جلسہ کا بیان قرار واقعی کرین تو یہ کتاب بہت ضخیم ہوجاے گی لہذا ہم اسکو مختصر کرتے ہین *

موسم برشکال سمت ۱۷۷۷ کا شروع ہوا اور رجے سنگہ اور بودہ سنگہ اجیت کے پاس تہے جب ایک قاصد یہ خبر لایا کہ مغلون نے سیدون کو قتل کیا اور وہ اب واسطے اجیت کے درکمین ہین اجیت نے یہ سنکر شمشیر برہنہ ہاتہ مین لیکر قسم یاد کی کہ وہ خود جاکر اجمیر پر قبضہ کرے گا یہ کہکر اوسنے رئیس آمیر کو رخصت کیا اور بارہ روز مین مقام میرتا وارد ہوا اور بروز روشن تاراگڑہ یعنے قلعہ اجمیر پر اپنا قبضہ کرلیا اور وہان کے حاکم کو جو بادشاہ کی طرف سے تہا قتل کیا ایک مرتبہ پہر معابدین مین آواز گہنٹہ بلند آوازہ ہوئی اور بانگ مساجد مین خاموش جہان قران پڑہی جاتی تہی وہان اب پوران ہونے لگے اور بجاے مساجد کے مندر قائم ہوے بجاے قاضی کے برہمن جانشین ہوے اور اگن کونڈ ہوم کرنے کے واسطے اوس مقام پر تیار ہوے جہان گاوکشی ہوتی تہی اوسنے جاکر چشمہ نمک سارسا نبہر اور دیدوانا پر قبضہ کیا اور روزنامچہ مین ہمیشہ تحریر ایک فتح جدید کی ہوتی تہی اجیت اپنے تخت پر بیٹہا اور چتر بزرگی اور برتری اپنے سر پر رکہا اپنے نام کا سکہ جاری کیا اور اپنے گز اور سیر قائم کیے اپنی عدالت مقرر کی اور اپنے رئیسون کے واسطے نئے خطاب تجویز کیے اور پالکی اور چوبدار اور نوبت اور نشان اور ہر ایک علامت حکومت شاہانہ قائم کی اجمیر مین اجمل مثل اسپتی دہلی کے تہا یہ خبر روے زمین مین مشتہر ہوئی بلکہ مکہ اور ایران تک پہونچی کہ اجیت نے اپنے دہرم کو ترقی دی اور رسوم مذہب اسلام ملک مارو مین ممنوع ہوئین *

سمت ۱۷۷۸ مین بادشاہ نے قرار دیا کہ اجمیر کو دوبارہ لینا چاہیے اور اوسنے حکم مظفر خان کو دیا اور خان مذکور موسم برشکال مین بجانب مارواڑ روانہ ہوا اجیت نے اس جنگ کی سربراہی اپنے فرزند ابہے سنگہ کے سپرد کیا جو طبیعت بے دغدغہ اور وسواس رکہتا تہا اوسکے ہمراہ آٹہ رئیس کلان اور تیس ہزار سوار کیے بجانب راست چمپاوت اور بجانب چپ کمپاوت قائم کیے گئے اور درمیان مین کرم سوت

سلہ اب تک دربار شاہی کی تتبع جو دہ پور مین ہے جو بیان حالات بعد قبضہ اجمیر درج ہوا ہے وہ کتاب سورج پرکاش سے نقل ہے اور یہ ہی بیان کلیتہً ترجمہ راج ادیک اکہیات سے نہین ہوا نام اجمل بباعث وزن بیت شاعر ہندی نے بجاے نام اجیت کے درج کیا ہے اور اسپتی یعنی مالک اسپان خطاب نسبت شاہنشاہ دہلی کے ہے اور یہ درجہ دوم حکومت کا ہے اور درجہ اول گج پتی یعنے مالک فیلان ہے *

اور میر تیا اور جودا اور ایندوا ور لئی اور سونگرا اور ریوڑا اور کینجی اور دہوندل اور کوکاوت[1] قائم کیے گئے بمقام آمیر راٹھورا ور فوج شاہی مقابل ہوئی مگر مظفر نے بے جمعیتی اختیار کی اور بغیر جنگ وجدل کے شہر مین پناہ گیر ہوا ابہے سنگہ کو غصہ اس اظہار بزدلی پر اور بہی آیا اور اوسنے ارادہ کیا کہ بادشاہ کو سزا دہی کرے اوس نے شاہجہان پور پر حملہ کیا نارنول کو لے لیا اور نقل جنگی اور ریواری سے لی اوسکے مواضع جلا دیے اور علی وردی کی سرا ے تک اپنا خوف پیدا کیا دہلی اور آگرہ خوف سے زلزلہ مین آئے اور اسور لوگ ابہے سنگہ کی کارزار دیکہکر برہنہ پا فرار ہوے اور اوسکو دہونکل یعنے برباد کنندہ کہتے تہے بعدازین وہ براہ سانبہر اور لودہیانہ کے واپس آیا اور یہان شادی ساتہ دختر رئیس ناروکا کے کی (یہ ناروکا ایک فرقہ کلان آمیر مین سے ہے اور اونکا حال آیندہ تحریر ہوگا)+

سمت ۱۷۹۰ مین ابہے سنگہ سانبہر مین مقیم رہا اوسنے مقام سانبہر کو مستحکم کیا اور یہان اوسکا والد اجیت مقام اجمیر سے اوسکی ملاقات کے واسطے آیا یہ ملاقات ایسی تہی جیسی کشیپ اور سورج کی ہوئی تہی کیونکہ اسنے مظفر کی کمان توڑکر ہندون کو خوش کیا تہا بادشاہ نے اپنے چیلہ ناہر خان کو واسطے عذرخواہی کے پاس اجیت کے بہیجا مگر اوسکی زبان سخت تہی لہذا میدان سانبہر نے ناہر خان اور اوسکے چار ہزار ہمراہی کو گداخت کردیا پسر چرامن جاٹ نے جو بانی بہرت پور کا تہا پناہ اجیت کے پاس لی ان تنازعات سے تنگ ہوکر محمد شاہ نے ناخوش ہوکر یہ دل مین قرار دیا کہ ترک تخت وتاج کرے اور روانہ مکہ ہو مگر یہ بہی قرار دیا کہ قبل ناہر خان کا معاوضہ لے لہذا اوسنے ایک فوج کثیر جمع کی اوسنے سپاہ بائیس ساتراپ یعنے صوبہ سلطنت کی جمع کئے اور اونکی سرداری مین جے سنگہ رئیس آمیر اور حیدر قلی اور اراوت خان بنگش وغیرہ مامور کیے بماہ ساون (ماہ جولائی) تا راگڑہ پر حملہ ہوا ابہے سنگہ باہر آیا اور اندر کی حفاظت امرا و سنگہ کے متعول کی چار مہینے تک مقام مذکور قائم رہا بعدازان بوساطت راجہ آمیر یعنے جے سنگہ اجیت سنگہ نے شرائط منظور کین جو از روے قرآن عمائد بادشاہ نے اوسکے ساتہ کی تہین مطابق اسکے اجمیر کے واپس

---

[1] یہ دو فرقہ آخر الذکر نہایت قدیم جاگیرداران جنگل سے ہین دہوندل اولاد راو کنکو اور کوکاوت اولاد کوکا چوہان سے ہین جنہون نے بیچ اول حملہ مسلمانان کے ستلج کی حفاظت کی تہی اور کوکا اور اوسکا گہوڑا جوادیا نامے اب تک رجستان مین یادگار ہین مولف کے پاس بہی ایک کمیت گہوڑا کاٹہیاوار کا تہا اوسکا بہی نام جوادیا تہا نہایت خوبصورت اور ایک پرکالۂ آتش تہا جب اوسپر سواری ہوتی تہی وہ پوئی قدم نہین چلتا تہا صرف مثل ہرن کے ٹہیکہ بہر جاتا تہا +

و سنے کا اونسے وعدہ کیا ابھے سنگھ ہمراہ جے سنگھ مقام فوج مین گیا کیونکہ یہ عہد ہوا تھا کہ باظہار خیرخواہی اپنے وہ حاضر حضور ہو راجہ آمیر اوسکا ضامن ہوا مگر ابھے سنگھ بے ہراس نے قبضہ شمشیر پہ ہاتھ رکھا اور کہا کہ یہ میری ضامن ہے ❊

وارث مارواڑ کا استقبال بادشاہ نے نہایت عزت اور توقیر کے ساتھ کیا مگر چونکہ اوسکے مزاج مین وہ غرور اور تکبر و وحید تھا جو مشہور سیرت اوسکے خاندان کی ہے (خصوصاً راٹھورا ور چوہان کی جنسے وہ پیدا ہوا تھا) اوسکے استقبال مین وہی صورت پیدا تھی جو اوسکے بزرگ امراؤ کے استقبال مین بمقام آگرہ ظہور مین آئی تھی چونکہ اوسکو معلوم تھا کہ اوسکے والد کا رتبہ اول بجانب دست راست بادشاہ کے ہے اور وہ اوسکا قائم مقام ہے لہذا اوسکا بھی وہی رتبہ چاہیے پس وہ بلا لحاظ تکلفات دربار جو اس وقت مین نہایت تکلف کے ساتھ بہ نسبت کل دربار دنیا کے تھا وہ قدم بڑھاتا ہوا اور سب ذی رتبہ سرداران سے گذر کر قریب تخت کے پہونچا بلکہ اوسکے ایک زینہ پر قدم رکھا یہان اوسکو ایک رئیس نے جو روکا تو اوسنے ہاتھ خنجر پر ڈالا اور اگر خرم بادشاہ کام نہ کرتا جسنے اپنی رومال اوسکی گردن مین ڈالدی دیوان مذکور جسنے اوسے روکا تھا غرق خون ہوتا ❊

اب ہم تواریخ نویسی موقوف کرتے ہین اور بیچ بیان قتل اجیت جو گناہ کبیرہ مندرجۂ تاریخ راجستان تھا ہم وہ طریق بیان کرتے ہین جو شاعر مورخین اون کے ایسے امور کے تحریر کرنے مین اختیار کرتے ہین اجیت کے خلاف مرضی تھا کہ اوسکا فرزند دربار مین جاے گویا کہ اوسکو پیش بینی سے وہ حال دریافت ہو گیا تھا جو وہان ہونا تھا اور جسکا بیان حسب موقع ابھی بیان ہوا ہے (دیکھو جلد اول) وہ مورخین جنکی تحریر سے یہ تالیف کی گئی ہے اپنی خوش خلقی سے نہین چاہتے تھے کہ ایسی بدنامی کی تحریر اونکی کتاب مین مندرج ہو کیونکہ اونکی کتاب حسب خواہش اور بعد ملاحظہ جانشین اجیت جسنے قتل والد کیا تھا ترتیب ہوئی تھی کتاب سورج پرکاس مین صرف یہ درج ہے کہ اسوقت اجیت سورگ لوک کو گئے مگر یہ نہین بتاتے کہ کسنے اوسکو سورگ مین بھیجا اور کتاب راج روپک کا مصنف اسقدر دلاور تھا کہ اپنے راجہ کے قتل کا اقبال کرتا مگر بنظر راست بیانی یہ بھی نہین چاہتا تھا کہ اسکی تحریر فروگذاشت کرے لہذا اوسنے اس موقع پر ایک صفحہ سادہ اپنی تحریر مین چھوڑ دیا اور یہ اتفاقیہ نہ تھا کیونکہ یہ موقع درمیان اوس حال کے تھا جس مین ذکر استقبال ابھے سنگھ کا دربار مین اور واردات جو بعد مرگ اوسکے والد کے

وقوع مین آئی درج تہا مگر ہم اوسکو زبانی ایک شخص کے مندرج کرتے ہین کیونکہ اوس سے ظہور نتایج کا ہوتا ہے جو بعد مرگ ایک راجپوت رئیس کے وقوع مین آتے ہین +

ابہے سنگہ یعنے اجیت ثانی کو اشیتی کی ملاقات کے واسطے لیگئے اوسکے والد نے سنا اور خوشی کی مگر یہ دنیا ہیچ ہے اور پس وپیش سب پر دست درست برودراز کرے گی کونسا راجہ اور کون بادشاہ راستہ فنا سے بچ سکتا ہے ہمارا ایام سفر اس مین اول ہی سے محدود ہوچکا ہے وہ افزود نہین ہوسکتا جو حکم دست پیدا کنندہ نے جاری کیا ہے وہ ہر ایک کی پیشانی مین وقت ولادت تحریر ہوچکا ہے اوس مین کمی بیشی نہین ہوسکتی ہونہار جو ہے وہ ہوگا یہ حکم گوبندجی کا تہا کہ اجیت اوتار اندر حیات جاودانی پاسکے اور اپنی شہرت دنیا مین باقی رکہے اجیت جو اسقدر عرصہ دراز تک ایک خار پہلو سے دشمن مین تہا پر لوک کو گیا اوسنے دہرم ہنود کو ٹہرایا اور مسلمانان کو دریاے ندامت مین غرق کیا اور روس مین رئیس ملک مارو نے راستہ بیکنٹھہ لوک کا لیا بعد ازان بدانتظامی شہر مین واقع ہوئی ہر ایک شخص اپنے ہمسایہ کی صورت دیکہکر خوف کہاتا تہا جب وہ یہ کہتا تہا کہ ہمارا آفتاب غروب ہوگیا مگر جب وقت ،جم راج کا آتا ہے تو کون اوسکو ٹال سکتا ہے کیا پانچون پانڈو ہمالیا مین لوپ نہین ہوئی ہرچند سہی حکم عام سے محفوظ نہین رہا اور نہ دیوتا اور آدمی اور کیڑا یعنے کرم اسکو ٹال سکتے ہین اور نہ بکرم اور کرن بچ سکا سب روبروجم کے جاتے ہین پس کسطرح اجیت اس سے بچ سکتا +

بروز اساڈہ بدی تیرس سمت ۱۷۸۰ اتیرہ سو جنگ آوران آٹہ عمائد ملک مارواخیر روز اپنے مالک کے آگے چلتے تہے اونہون نے اوسکی لاش کو ایک بمان مین رکہا اور چتا پہلے گئے جو خوب صندل اور دیگر خوشبویات سے بنی تہی اور اوس مین پنبہ اور روغن اور اوسکا فور ڈالا ہوا تہا جو یہ ایک موقعہ مانند کا ہے کسطرح شاعر ہندی اس مطلب کو طول دے سکتا ہے ناظر راولا یعنے محلات مین گیا اور جب اوسنے یہ کہا کہ راو سدا اوٹے یعنے سدہارے رانی چوہان مع سولہ سہیلیون کے نکلی اور اوسنے یہ کہا یہ روز خوشی کا ہے ہماری قوم کا نام روشن ہوگا ہماری عمر باتفاق گذری ہے اب کیونکہ مین اوسکو چہوڑ سکتی ہون[1] +

عالی خاندان کی رانی بہتیانی ساکہا جسل دختر سر جنگ تہی اوسنے سری کرشن کو جو چکر دہاری ہے یاد کیا اور کہا مین بخوشی اپنے مالک کے ساتہ جاتی ہون اور میرا ست منظور کرنا تیرے اختیار ہے اسیطرح رانی مرکاوتی دراول والی جو قدیم دارالریاستہ بہاٹی کی ہے اور رانی توار اصیل نسب جو اولاد قدیم راجگان دہلی سے تہی اور

---

[1] اس رانی کے ساتہ اجیت کی شادی صغرسنی مین ہوئی تہی اور یہی والدہ اوس فرزند کی تہی جسنے اجیت اپنے والد کو قتل کیا تہا +

چا درا رانی جو خاندان انہلوارہ مین سے تہی اور رانی شیخاواٹی نے عزم اپنے مالک کے ساتہ جانے کا کیا تو نام ہری کا لیا کیا ان چہ رانیون کے ستی ہونے مین کچہ اندیشہ نہ تہا کیونکہ وہ منکوحہ رانی راجہ کی تہین مگر اٹہاون رانیان اور جو صرف محبت سے رانی ہوئی تہین اونہون نے بہی ارادہ اگن مین جلنے کا کیا اور کہا کہ پہر ایسا موقع دستیاب نہوگا اگر ہم اب زندہ رہین بلکہ بیماری وغیرہ اگر ہمکو ہماری محل مین ہلاک کریگی پس پہر کسواسطے صحبت اپنے مالک کی ترک کرین جب بہر حال ہمکو جم کے ہاتہ مین جانا ہوگا جسکا ایک لقمہ انسان ہے اب ہمکو کلجوگ چہوڑنا چاہیے بغیر اپنے مالک کے ہماری زندگانی بہی موت کے برابر ہے یہ کلمہ رانی بہتیانی کہتی تہی اور تلسی کی مالا اپنے گلے مین باندہتی تہی اور اوسنے گنگا کی ریگ کا تلک اپنے ماتہے پر لگایا جب اسطرح سب نے کیا تو ماہو ناظر نے اسطرح اونسے گفتگو کی یہ ہنسی نہین ہے یہ لکڑی صندل کی جسپر تم روغن لگاتی ہو سرد ہے مگر جب یہ آگ مین پڑیگی تو اوسوقت تمہارا دل متحمل ہوگا جب یہ تمہارے جسم کو جلائیگی اوسوقت شاید تمہارا دل چہوٹ جاے پہر اگر تم ارادہ تبدیل کرنیکی خواہش کروگی تو باعث بدنامی تمہارے مالک کا ہوگا اسکو خوب سمجہو اور اپنی جگہہ قائم رہو تمنے بطور اندرانی کے بسر کی ہے اور عطر و گلاب مین رہی ہو ہواے بہشت نے بہی کبہی تمہارے جسم کو مس نہین کیا شعلہ آتش کا تو کیا ذکر ہے مگر اونہون نے اسکی سب تقریر کا یہ جواب دیا جہان کو ہم چہوڑ دینگے مگر اپنے مالک کو ترک نہین کرینگے یہ کہکر اونہون نے دان کیا اور پوشاک لطیف سے آراستہ ہوکر اپنے مالک کے آگے آخر مرتبہ اوسکے بیان مین سرنگون کیا عمائد اور کونے یعنے شاعر ہندی اور پروہت خاندان نے ایک بعد دوسرے کے اونکو فہمایش کی رانی کلان تبرانی چوہانی کو اونہون نے کہا کہ اپنے فرزندان کی اوبہی اور تخت کی محبت رکہین اور غریب اور محتاج اور برہمنان کو کہانا دین اور عمر پوجا پاٹ مین بسر کرین رانی نے جواب دیا کہ کونتی رانی پانڈو نے اپنے مالک کا ساتہ نہین دیا اور اپنے پانچ پسران یعنے پانچ پانڈوان کی ترقی دیکہی مگر اوسکی امیدین کیا بر آئین یہ زندگی صرف ایک سایہ ہے یہ مکان رنج و الم کا ہے پس ہمکو اپنے مالک کے ساتہ خانہ آتش مین جانے دو اور وہان اس دنیا کو ختم کرنے دو ✤

باجہ بجنا شروع ہوا اور یہان اجیت کا لیکر چلے سب نے نام ہری[1] کا لیا خیرات مین زر و سیم مثل بارش باران

---

[1] ہری کرشن نام شفیع اور حامی ہندو مذہب کا ہے جنازہ کے ساتہ اوسکا نام صرف لیتے چلتے ہین (دیکہو جلد اول) ڈاکٹر ولکنس صاحب نے جو ترجمہ گیتا کا کیا ہے اوسکا خلاصہ ذیل مین درج ہوتا ہے اوس سے اوسکی قوت اور قدرت ظاہر ہوگی - سری کرشن کہتے ہین کہ کونکا مرجع ہون مین +

برسنے لگا اور چہرہ رانیون کا مثل آفتاب تابندہ ہوا سورگ لوک سے اپسرا یعنے درگا دیبی دیکھنے کو آئی اور بالعوض اس قربان جان سکے اوسنے وعدہ دیا کہ ہر جون مین وہ اجیت سکے ساتہ رہیگی جب دہوان خانہ چتا سے نکلا اور آسمان کو صعود ہوا جو لوگ وہان جمع تھے وہ چلائے کہمان کہمان یعنے شاباش شاباش چتا مثل کوہ آتشی شعلہ ور تھی رانی ہاے وفادار نے اپنے جسم شعلہ سے دہوکر پاک کیے جسطرح روحانی پانی سرور مین آکر غسل کرتے ہین رانیون نے اپنے جسم اپنے مالکون پر قربان کیے اور اپنے خاندان کا نام روشن کیا دیوتاؤن نے آسمان سے کہا دہن دہن اجیت جسنے دہرم قائم کیا اور اسورون کو مغلوب سا وتری ۔ گوری ۔ سرسوتی ۔ گنگا ۔ اور گومتی ۔ سب جمع ہوکر ان رانیون کی عزت افزائی کو آئین تینتالیس سال اور تین ماہ بائیس روز اجیت کی عمر تہی بعد ازین وہ امرپور یعنے مقام جاودانی مین بودوباش کرنے گیا +

اسطرح ایک نہایت مشہور راجہ کی زندگی ختم ہوئی جسنے گدی ملک مارو کو رونق بخشی تہی اوسکی زندگی مین واقعات اس کثرت سے ہوسے جیسے اس قدر عرصہ مین ہوسکتے تہے یہ راجہ کابل کی برفستان مین پیدا ہوا اور پیدا ہوتے ہی والدین جاتے رہے ایک غم والم سے اور دوسرا خودکشی سے اور ظلم وستم بادشاہ سے بباعث شجاعت اپنے رئیسان سکے محفوظ رہکر کوہ آبو اور مقامات قلب اراولی مین اوس روز تک مخفی رہا جب تک ایام اندیشہ بسر ہوسے بعد ازان اون مین سے نمودار ہوا گو ہنوز صغر سن تہا اور اپنے شجاع فرقہ سکے لوگون کی سرداری مین اپنے موروثی ملک کو لینے کا جوزہ بردستی اوس سے چھین گیا تہا ارادہ کیا کسی تواریخ انسان مین کہین ایسی صورت وفاداری روشن نہین ہوئی جیسی خاندان راٹہور نے بیچ خدمت گزاری اپنے راجہ سکے پیدا کی تہی اور اوسوقت تک یہ نوبت رہی جب تک بدو پیدایش سے اوسنے اپنی اور اپنے ملک کی آزادی حاصل کی یہ ایک ایسا معاملہ ہے جسنے روشنی شان وشوکت کی چہرہ تاریک جاگیرداری پر ڈالی جنکا نتیجہ قبیحہ اور حسنہ پیدا ہوتا تہا اور راجپوت دراصل جنمین قرابت خونی یعنے خاندانی زیادہ تر ملحوظ بہ نسبت باہمی رشتہ داری سکے رہتی ہے ایک صورت دلپذیر خاندان وسیع کی پیدا کرتے ہین کسقدر اثر دلپذیر پیدا ہوتا ہے جب خیال کیا جاسے کہ یہ شجاع آدمی ہر روز خون فشانی اوس راجہ سکے واسطے

+ آسایش دہیندہ والا ہون مین پیدا کرنیوالا ہون مین گواہ اور شاہد ہون مین آرام گاہ ہون اور جاے پناہ ہون اور مین متر یعنے دوست ہون مین پیدا اور نابود ہونیوالا ہون سبکا جاے قرار اور سب کی جان مین مرگ اور عمر جاودانی ہون مین وہ وقت ہون جو کبھی کم نہین ہوتا مین محافظ ہون اور چارون طرف دیکھتا ہون مین وہ مرگ ہون جو سب پر قابض ہے اور مین حیات بخش اونکا ہون جو قریب المرگ ہین +

کرتے تھے جسکو اونہون نے سات برس کی عمر تک آنکھون سے بہی نہین دیکہا تہا اور جو یہ کہتے تھے کہ بغیر دیکہے راجہ کے ہمکو خورو نوش مین مزہ معلوم نہین ہوتا اور کس خوش اسلوبی سے شاعر ہندی اونکا اونکی خوشی کا اظہار کرتا ہے جب وہ بیان کرتا ہے کہ جسطرح گل آفتاب کے دیکہنے سے شگفتہ ہوتا ہے اوسیطرح ہرایک راٹہور کا دل اپنے معصوم راجہ کے دیکہنے سے شگفتہ اور شاداب ہوا اور اونہون نے اوسکی نگاہ سے قطرات آب حیات پیے جسطرح پپہیا جانور ماہ اسوج یعنے کنوار مین قطرات امرت گل چمپا سے چوستا ہے ✣

جس کثرت سے ہرایک فرقہ نے اس عرصہ چہبیس سال مین خونفشانی کی ہے وہ کچہ ایک تواریخ سے معلوم ہوسکتی ہے مگر زیادہ تر اون تعمیرات سے دریافت ہوسکتی ہے جو کل ملک مین پیدا ہین اور جو یادگار اون جانبازون کی ہین جو اس جنگ مذہبی مین کام آئے ہین اگر اور بہی شہادت اسکی درکار ہو تو اونکے ہمالگان اور مخالفین کی تواریخ سے پیدا ہوسکتے ہی اور جو گیت شاعران کے ہرایک راجپوت کے زبان زد ہین وہ بہی اون کے بزرگان کی کارزار کے یادگار کو بخیر یاد دلاتے ہین ✣

اجیت ایک تصویر قوت دل و جسم کا تہا شجاعت اوسکی موروثی تہی اور اوسنے اپنی خصلت موروثی بعمر یازدہ سالگی ظاہر کی تہی جب اوسنے اپنے دشمن سے اپنی دارالریاستہ مین ملاقات کی تہی اور جو اوس موقع پر اوسنے ظاہر داری کام مین لائی تہی وہ ایک راجپوت سے ہے خوب سمجہ سکتا ہے درمیان اکثر واردات کے جو بکثرت ہرسال واقع ہوتی تہین بہت سی اون مین سے ایسی تہین کہ اون مین کل قوت یعنے فوج راٹہور لوگون کی اونکا راجہ مصروف کرتا تہا منجملہ انکے ایک جنگ سابنہر تہی جو سمبت ۱۷۶۵ امین اوسنے بمقابلہ سیدان بروے کار لائی تہی اور جسکے نتیجہ مین اتفاق بغرض ہوا تہا اور باقی عمر اوسکی بیچ نااتفاقی دربار کے گذری اس مین وہ سربر ہوجاتا اگر اوسکی طینت مین اوسقدر فریب اور دغا بہی ہوتی جس قدر شجاعت تہی اور اسوقت سے تا بمرگ اجیت جو بادشاہ فرخ سیر سے محمد شاہ تک تخت تیموریہ پر جلوہ گر ہوا اوسکے ہرایک فریب اور دغا مین خیال اجیت کی ظاہر ہوتا تہا اوسکو ناپسندی موروثی نسبت نام مسلمان کے تہی اور اوسکو کچہ تامل درباب اختیار کرنے اون امور کے تہا جو باعث پراگندگی بیچ خاندان اوسکے دشمنان کے ہوتے جب ہم وجوہ بیّن بابت اس ناپسندی کے دیکہتے ہین تو ہمکو لازم نہین کہ ہم نکتہ چینی یا عیب گیری اوسکی کرین کہ اوسنے سازش سیدون کے سات اوس حالت مین بخلاف

فرخ سیر کے کی جب وہ مصیبت مین گرفتار تہا اور جسکی نسبت اوسکو وفرائض تابعداری اور رشتہ داری کے تھے ✣

ایک داغ یادگار اجیت مین البتہ لگا ہے اگرچہ وہ تواریخ مین درج نہین ہے اور جو اوسکے حالات مین کسی وجہ سے فروگذاشت ہوگیا ہے خصوصاً اسوجہ سے کہ وہ فعل بمقتضائے قومیت اور وقت کے ہوا تہا اور وہ واضح اوس انتظام بہت کا ہے جسکے باعث یہ سب راستین متفق تہین یعنے وہ شجاع درگا داس محافظ اسکی معصومی کا نصیحت گر اوسکی صغرسنی کا اور رہنما اوسکی جوانی کا اس مثل کو صادق کرتا ہے یعنے راجاؤن پر اعتبار نہ کر وہ شخص جسنے اکثر اپنی خودغرضی سے چشم پوشی کرکے وہ دولت اور ثروت نامنظور کی جسکے بسبب وہ اپنی حالت تابعداری سے گذر کر خود مثل راجہ کے بنجاتا اوس زمین سے جلاے وطن کیا گیا جسکو اوسکی دیانت داری اور دانائی اور شجاعت نے بچایا تہا مگر کس وجہ سے اور کس وقت اجیت نے یہ بار بدنامی اپنے سر پر رکہا معلوم نہین ہوتا الا یہ امر اتفاقیہ ظاہر ہوا کہ راقم ایک جلد اخبار کی تلاش راجہ کے کواغذ مین کرتا تہا جو اخبارات مقام فوج بہادر شاہ سے آئے تہے اوس مین سے ایک مین یہ لکہا تہا کہ درگا داس مع اپنے خانگی ہمراہیون کے برکنارہ چشمہ تولا واقع اودے پور مقیم تہا اور رانا اوسکو پانچ سو روپیہ روز بابت خرچ دعوت کے دیتا تہا اور جب بہادر شاہ نے رانا سے اوسکو طلب کیا اوسنے صریحاً انکار حوالہ کردینے سے کیا جب ہمنے یہ خیال کیا کہ اجیت نے بمجبوری یہ فعل کیا ہوگا جسکا ذکر تاریخ مین نہین ہے تو ہمنے ایک باتی سے جو اس ریاست کے امور سے بخوبی واقف تہا بیان کیا اوسکو بہی جو یہ معاملہ معلوم تہا اور شاعر ہندی نے بہی اوسکو فروگذاشت نہین کیا تہا اوسنے فوراً یہ دوہتی زبان پر لائے جو اوسوقت کہے گئے تہے ✣

درگا داس دیس سے خار جیا - گولا کنکا نے - یعنے درگا داس جلاے وطن ہوا اور کنکا نے ایک غلام کو دی گئی - کنکا نے ایک مقام اوپر کنارۂ شمالی لونی کے واقع ہے اور اصل شہر خاندان کرنوت کا ہے جسکا رئیس درگا تہا اب یہ شہر خالصہ ہے مگر عرصۂ قلیل سے خالصہ ہوا ہے یا درگا کے عہد سے ہمکو معلوم نہین کرنوتی اب تک اپنے مردے وہان کنکا نے مین لیجاتے ہین اور وہان اونکی چہتریان یعنے تعمیرات بنام مردگان بہت ہین مگر ہم یہ نہین کہہ سکتے کہ درگا داس کی بہی چہتری بنظر اظہار ناشکوری راجگان مع ہان موجود ہے یا نہین جو تصویر اجیت کی ہنگام خزان کی اجیت کی ایک اولاد نے ہمکو دی تہی وہ جلد اول مین واسطے

ملاحظہ ناظرین کے موجود ہے ہم یہ کہہ سکتے ہین کہ طریق جاگیرداری کا منتج حسنات عظمٰی اور جرائم قبیحہ کا ہوتا ہے دیکھو وفاداری مدت العمر درگا کو راہ عرض گوئی غرض گویان سے۔ اور نہ مارنا مشکوری کے دندان ہمیت سے محفوظ رکھہ سکے مگر جب خیال کو اس جرم سے جسکے بیان سے صفحہ تواریخ بہی سادہ رکھا گیا ہے عبرت ہوتی ہے تو وہ جب دوسرے جرم پر گذر کرتا ہے جو فی الحقیقت خلاف قواعد قدرت ہے تو ہماری ناپسندی ابہے سنگہ کی نسبت تو کم نہین ہوتی مگر مجرم درگا داس کی نسبت ہمارا ترحم کم ہوجاتا ہے ؛

باب دہم

پسر کے ہاتہ سے مرنا اجیت کا باعث خرابی مارواڑ۔ قتل والد ابہے سنگہ کا راج تلک ہونا دست خاص بادشاہ سے۔ اوسکا دربار سے واپس جودہ پور مین آنا۔ اوسکا استقبال۔ اوسکی خیرات نسبت شاعران ہندی اور برہمنان۔ شاعران مارواڑ۔ مسمے کرن ناظم تواریخ نویس مارواڑ۔ ضروریات کا خیال کرنا واسطے بنانے ماروی کے ابہے سنگہ کا فتح کرنا ناگور کا۔ اور اپنے بہائی بخت کو بطور جاگیر اولاد راج۔ جاگیرداران کا زیر کرنا۔ دربار مین حاضر ہونیکا حکم آنا۔ اپنی ریاست مین دورا کرنا۔ ہیچکی نکلنی دربار مین پہونچنا۔ سرکشی صوبہ دار گجرات اور راجہ جنگلی دکہن۔ اسوقت کے دربار کا بیان۔ بیڑہ واسطے خدمت گزاری کے بمقابلہ سرکشان مذکور پیش ہونا۔ سب رئیسون کا اوسکے اوٹہانے سے انکار کرنا۔ راجہ راٹہور کا اوٹہا لینا۔ اوسکا اجمیر پہونچنا اور اجمیر کو استحکام دینا۔ بمقام کوشکر راجہ آمیر سے ملاقات کرنا۔ تجویز غارت گری سلطنت۔ بمقام میرتا اپنے بہائی بخت سنگہ سے ملنا۔ جودہ پور پہونچنا۔ کہیر یعنے سب فوج جاگیرداران مارواڑ جمع ہونی۔ توپون کی پوجا۔ قوم منیا کا مویشی ہمراہیان کا لیجانا۔ راجپوت فوج کا شمار ہونا۔ ابہے سنگہ کا مینون کے قلعہ سروہی کا لینا۔ راجہ سروہی کی اطاعت قبول کرنا اور اپنی دختر بطور علامت صلح دینا۔ فوج سروہی کا شامل ابہے سنگہ کے ہونا۔ بمقابلہ احمد آباد روانہ ہونا۔ صوبہ دار کو واسطے اطاعت کے طلب کرنا۔ راجپوتون کا جلسہ اور مشورہ جنگ۔ بخت سنگہ کا فوج پیشین کی سرداری اختیار کرنا۔ راجہ راٹہور کا اپنے سردارون کو کیسریا باناکرانا۔ سربلند کی تدابیر حفاظت۔ اوسکی توپون پر فوج انگریزی کا ہونا۔ اوسکے ہمراہ انگریزی بندوقچیون کا ہونا۔ حملہ فتح راٹہور۔ سربلند خان کا حاضر ہونا۔ اوسکا گرفتار ہوکر بادشاہ کے حضور بہیجا جانا۔ ابہے سنگہ کا حکومت کرنا گجرات مین۔ فوج راجپوت کا شمار ہونا۔ اختتام تواریخ راج رویک اور سورج پرکاش۔

ج ۲

ابہے سنگہ کا واپس جودہ پورمین آنا - مال لوٹ گجرات[۱۱۲] +

قتل اجیت کا بدست فرزند باعث تباہی کہلاتا ہے جو خیالات فاسد بیچ باہمی تعمیر بار وار کے واقع ہوکر آخرکار اونہون نے اوسکو مسمار کردیا اس جرم کا ثمرہ نہایت تلخ پیدا ہوا تہا یہی اور چوتھی پشت اس ناسعادتمند لڑکے کی اوسکی اولاد اگر یہ واقعہ نہوتا تو غالب تہا کہ نہایت طاقت وار راجہ ہندوستانکی ہوتی اور تنہا ترقی مرہٹہا کو ہونے ندیتے +

شاعر ہندی کہتا ہے کہ سمت ۱۷۸۱ مین اجیت سورگ لوک کو گیا اور شاہنشاہ محمد شاہ نے اپنے ہاتہ سے ٹیکا راج کا ابہے سنگہ کی پیشانی پر دیا اور اوسکی کمر مین شمشیر لگائی اور اوسکے سر سے طرّہ باندہا اور ایک خنجر مرصع جواہرات اوسکی کمر مین لگایا اور ساتہ چوری اور نوبت اور نقارہ اور دیگر رقوم قیمتی کے اس راجہ جوان سال کو اوسکے والد کے مراتب کے ساتہ عزت بخشی ناگور بہی پسر آمر اسے نکالکر شامل اسکے سند کے کیا گیا ان علامات عنایات شاہنشاہی وہ دربار سے رخصت ہوا اور اپنے موروثی ملک کو واپس آیا اثنا راہ مین دیہہ بدیہہ کلسہ[۱] آب کے سرون پر آئے اور جب وہ جودہ پور مین پہونچا اوسنے اپنے جملہ رئیسان کو اور کوسے لوگون کو اور چرن کو خلعت بخشے اور پروہتون کو زمین عطا فرمائی +

روز دربار راجہ جنگل جسکا ذکر تواریخ مین اصطلاحًا ہوا ہے بہت دلچسپ اور مظہر طرز دربار ہوگا اوس سے خوانندہ کرن سے بہی جو نہایت مشہور شاعر ہندی اخر زمانہ آزادی راجپوتانہ کے تہا آگاہ اور واقف ہوجاےگا مگر اس مضمون کو اپنے محل کے واسطے باقی رکہکر یہان ترک القلم کرنا چاہیے اور یہان صرف اوسی قدر پر اکتفا کرنا لازم ہے جو بیان مورخان مارو نے کیا ہے +

کرن کو سے جوانا نسب آخر خاندان شاعر ہندی اخر راجہ قنوج سے لگاتا ہے مدبر امور سلطنت او جنگجو اور ذی علم تہا اور تینون علمون کی لیاقت ولائل اوسکے یادگار ہین بیچ اول فن یعنے تدابیر امور سلطنت کے اوسکا ثبوت لیاقت یہ ہے کہ وہ ہر ایک امر جنگ باہمی راجگان ملک مین شریک درجۂ اول کار رہا اور

---

[۱] کلسہ ایک ظرف آب کا گہر مین کام آتا ہے ہر ایک گہر کی ایک عورت کلسہ پانی سے بہر کر رئیس دیہہ کے گہر جاتی ہے اور جب سب جمع ہوجاتی ہین تو وہان سے ایک گروہ بنکر اوسکے روبرو جاتے ہین جسکے واسطے یہ امر وہ کرتی ہین اور سب ملکہ سہیلیا یعنے راگ خوشی کا گاتی ہین کلسہ پانی پیش کرنا ایک دلیل حرمت اور آبرو کی ہے راقم کے سامنے بہی کئی مرتبہ یہ امر ہوا ہے خصوصًا میواڑ مین جہان ہر ایک موضع کے لوگ اوس سے اسی ہیئت سے ملنے آتے تہے +

دوسرے فن مین کوئی جنگ ایسی نہی جس مین وہ لاثانی[۱۳] کارگزار نہ رہا ہو نیز اوس جنگ مین جس مین دلیری راجپوتون کی مذکور ہوئی ہوا ور تیسرے فن مین اس کتاب کی ابتدا مین[۵۱] دلائل نصایح آمیز اوسکے موجود ہین جلسے ظاہر ہے کہ اوسنے صرف اسپنے والد کی شاعری موروثی کا ورثہ نہین لیا ہے بلکہ اوسنے شاعری کی رونق قائم رکہی ہے صرف شمار کتابون کا جو اوسنے پڑہی تہین اوسسے ظاہر ہے کہ اس کو بیشتر کو شاہ راہ تحصیل حاصل نہین ہوا تہا بلکہ بخلاف اسکے اوسکی راہ تحصیل مین بہت مشکلات ایسی واقع ہوئین تہین کہ اونکا دفع کرنا آسان نہتا اور صرف فہرست اون کتب کلان قواعد و تاریخ کی جنکو یاد کرکے وہ امید نام آوری کر سکتا تہا باعث اوسکے یہ کلمہ کہنے کے ہو سکتی تہین یعنے کس قدر مشکل اوس بلندی پر چڑہنا ہے جسکے اوپر فاصلہ سے ہم اوسکے یعنے نام آوری کے مکان کو دیکہتے ہین وہ جنکو خواہش اس امر کی ہے کہ ایسے خاندان انسان کے حال سے واقفیت حاصل کرین جو گو چندان مشہور نہین مگر اونکا حال دلچسپ ہے تو وہ ہمارے ناظم مورخ کی لیاقت سے واقف ہو سکتا ہے اور اوسکے طریق تحصیل سے آگہی حاصل کر سکتا ہے جس لیاقت کے باعث کرن لائق اسکے ہوا تہا کہ وہ دروازہ[۵۲] جو دا گڑہ پر بیٹہکر ایک نئی کتاب اوس کے راجاؤن کے حال کی تصنیف کرے +

یہ جود و بخشش راج جدید کی پابند نہ تہی بلکہ اس بخشش و عطایات کے بعد سامان جنگ ناگور شروع ہوا جہیج اوس عرصہ کے جب نزاع فیما بین اجیت اور شاہنشاہ کے قائم تہی اولاد قدیم راجگان مندور کو دیا گیا تہا +

جب اجمیر کا محاصرہ فوج مجموعی[۵۳] سلطنت نے کیا ارادت خان بنگش تحصیلدار جزیہ[۵۴] نے اندو کا ہاتہ پکڑکر اوسکو ناگور[۵۵] مین بٹہایا مگر فوراً جب ہولی[۵۶] گذری تو اوتار جوالا مکہی یعنے اتاپ کی پوجا ہوئی اور بکرے

۵۱ اس سے مراد سورج پرکاش پوتہی سے ہے جس مین سات ہزار پانسو بیت ہین +

۵۲ ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ دروازہ محلات مقام قیام شاہزادگان کا ہوتا تہا اور ہمارا مصنف اوپنا می بہی عران تاریخ گو کا مقام دروازہ تعمیر شہرت پر بیان کرتا ہے +

۵۳ اصل کتاب مین اس فوج مجموعی سے مراد بائیسی سے ہے یعنے فوج بائیس صوبہ داران ملک +

۵۴ محصول جو آدمیون پر لیا جاوے +

۵۵ ناگور کو شاعر ہندی ناگ اورکا بہی لکہتا ہے +

۵۶ ہولی ایک تیوہار ہنود ہوتا ہے اسکا حال جلد اول مین مفصل درج ہوا ہے +

چڑہائے گئے اور خون اور تیل اور سیندور اونکے دہانہ[۴۱] پر چڑکا گیا اور خیمے باہر نکلے گئے یہ شکر را واندیسا
فرمان شاہی پیش کیا اور سند معافی جے سنگہ آمیر والہ کی ۔ مگر ابہے سنگہ نے کچہ لحاظ اسکا نہین کیا اور ناگور
کا محاصرہ کیا مگر اندر مذکور نے اپنی حرفت اور قلعہ لائیس بے وسواس یعنے ابہے سنگہ کے واسطے چہوڑ دیا
اور ابہے سنگہ نے قلعہ مذکور اپنے بہائی بخت سے کے حوالہ کیا اوسکو مبارکباد ی میوار اور جیسلمیر اور بیکانیر اور
آمیر سے دی گئی اور وہ اپنی دارالریاستہ مین آیا اوسکی رعایا اوسکو دیکہکر خوش ہوئے یہ واقعات
سمت ۱۷۸۱ مین وقوع مین آئے تہے +

سمت ۱۷۸۲ مین وہ بیچ انسداد فساد بہومیا واقع سرحد مغربی اپنے ملک کے مصروف رہا اور اقوام سندل
اور ویورا اور بالا اور ربورا اور مالیچا اور سودا نے بمجبوری خدمت گزاری قبول کی +

سمت ۱۷۸۳ مین فرمان بطلب اوسکے وارد ہوا کہ بمقام دہلی حاضر حضور ہوا وسنے اوسکو سر سے
لگایا یعنے منظور کیا اور سب اپنے روسا کو جمع کیا اور اثنار راہ دربار اپنے ملک کا دورہ کیا اور اپنے
قلعجات کا ملاحظہ کر کے مرمت اور انتظام اونکا کیا بمقام پربت سر اوسکو چیچک نکلی اور اوسکی قوم نے
جگ رانی یعنے سیتلا ماتا سے آرزو اور استدعا کی کہ یہ گزند سے محفوظ رہے +

سمت ۱۷۸۴ مین راجہ دہلی ہوپنچا خان دوران خان جو عمدۃ العمائد سلطنت تہا اوسکو حکم شاہنشاہی
ہوا کہ پیشوائی کر کے راجہ کو دارالسلطنتہ مین لائے اور جب وہ حضور مین حاضر ہوا تو شاہنشاہ نے
حکم نزدیک آنیکا دیا جب قریب شاہنشاہ کے پہونچا تو شاہنشاہ نے زبان سے فرمایا خوش آمدی اے
خوش بخت مہاراجہ راجیشور بعد مدت دراز ملاقات ہوئی آج ہمکو نہایت خوشی ہوئی رونق عام خاص کی
دوبالا ہوئی جب رخصت ہوا تو شاہنشاہ نے اوسکے مکان پر بمقام ابہے پور میوہاے عمدہ شمالی وعطریات
گلاب وغیرہ بہیجا +

راجہ مارو جملہ عمائد سے برتر رتبہ پر رکہا گیا قریب اختتام سمت ۱۷۸۴ سربلند خان کی سرکشی ظاہر ہوئی اور
اوس سے زیادہ موقع اظہار شجاعت راٹہور کا اور اسباب شاعر ہندی کو دستیاب ہوا اور شاعر مذکور نے
اسطرح حسب موقع اوسکا بیان کیا ہے +

فساد دکہن مین زیادہ ہوا شاہزادہ جنگلی نے سرکشی اختیار کی اور ساٹہ ہزار فوج کی جمعیت بہم کر کے حاکمان مالوا
اور صورت اور احمدآباد پر حملہ کیا اور شاہی افسران فوج مذکورہ ذیل کو قتل کیا یعنے گردہر بہادر ابرہیم قلی

رستم علی اور مغل شجاعت ✤

یہ سنکر بادشاہ نے سربلند خان کو حکم دیا کہ اس مفسدہ کو فرو کرے اور وہ بسرداری پچاس ہزار سپاہ کے روانہ ہوے اوسکے ہمراہ ایک کرور روپیہ واسطے خرچ کے کردیا گیا مگر اوسکی فوج پیشی جس مین دس ہزار سپاہ تہی جراول ہی جنگ مین شکست نصیب ہوئی اوسنے صلح سرکشان کے ساتہ کرلی اور یہ شرط کی کہ ملک تقسیم ہوکر اوسکو دیا جاے گا ✤

اسی اثنا مین راجہ مارو نے درخواست واپس جانے اپنے ملک موروثی کی کی شاعر نے جو اس موقع پر بیان دربار اور فکر شاہنشاہ بیان کیا ہے اگرچہ طویل ہے مگر قابل تحریر کے ہے یعنے

شاہنشاہ اپنے تخت پر جلوس فرما تہا اور بہتر عمائد سلطنت حاضر تہے جب یہ خبر سرکشی سربلند پہونچی اوسوقت وزیر قمر الدینخان اعتماد الدولہ خان دوران سپہ سالار (میر بخشی) صمصام الدولہ امیر الامرا منصور علی روشن الدولہ طرہ باز خان (سم کا بخشی) رستم جنگ افغان خان خواجہ سید الدین حاکم اعلے توپخانہ (میر آتش) سعادت خان (داروغہ خواص) (جو بعد ازین صوبہ اودہ مامور ہوا تہا) برہان الملک عبد الصمد خان دلیل خان ظفر یاب خان صوبہ لاہور دلیل خان میر جملہ خانخانان ظفر جنگ ارادت خان مرشد قلی خان جعفر خان الاوردی خان (نواب بنگالہ دغاباز و مفسد ثانی) مظفر خان حاکم اجمیر حاضر دربار تہے اور سواے انکے اور بہی اکثر موجود تہے ✤

یہ باواز بلند سنایا گیا کہ سربلند نے گجرات فتح کرلی اور اوسکو ازان اپنے مشہور کیا اور اقوام قلی کو خاک مین ملا دیا اور اقوام مندلا اور جہالا اور جوراسما اور بگہیل اور گوہیل کو سر کیا اور قوم بالا کو بنیہ بیخ و بن سے نابود کردیا قوم بالا رنے خراج گذاری منظور کی اور اس مسلمان کی ایسی آتش افشانی تیز ہے کہ خود بہومیا لوگون نے اپنے اپنے قلعہ چہوڑ کر اوسکی پناہ قبول کی اوزاب اوسکو سترہ ہزار یعنے جملہ دیہات گجرات نے جو سترہ ہزار شمار مین ہین اپنا بادشاہ کہتے ہین اور اوسنے آپ کو بمقام احمد آباد بادشاہ مشہور کیا اور سوتہرون کے ساتہ اوسنے صلح کرلی ہے ✤

شاہنشاہ نے خیال کیا اگر یہ مفسدہ فرو نہین کیا جاتا تو جملہ صوبہ داران آپ کو آزاد اور سر خود قرار دین گے بلکہ جگریا خان نے جنوب مین اور سعادت خان نے مشرق مین اور نظام الملک نے دکہن مین اپنے ارادہ ہاے سیاہ یعنے بدکی کچہ علامات ظاہر بہی کی ہین تب سلطنت کا جاتا رہا ✤

ایک بیڑا لاکر طشت طلائی مین رکھا گیا اور اس طشت کو میر تزک[116] نے اپنے ہاتہ پر رکہا اور ...
عمائد حاضرین کے روبرو ہوتا ہوا جو وصف استادہ تھے چلا یہ عمائد ایسے تھے کہ اونکی مہابت ...
آدمی بھی لرزتا تہا مگر وہ سب کے روبرو سے گذر گیا اور کسیکا ہاتہ اوسکے لینے کو آگے نہ بڑہا کسی کے دل پر ...
سے خوف اور کسی کی صورت سے لرزہ معلوم ہوتا تہا اور کسی نے آنکھ اوٹھا کر بھی بیڑہ مذکور کو نہین دیکہا ❖

اب پریشان بادشاہ جو ایک فقیر کو بست ہزاری اور ایک دوازدہ ہزاری کو فقیر کرسکتا تہا کچھ علاج اسکا نہین کرسکتا تہا ایک نے کہا کہ جو برق جندہ کو گرفتار کرسکے وہ سربلند کے مقابلہ مین جاسے دوسرے نے کہا کہ جو کشتی پکڑ کر مع کشتی گرداب مین جاسے وہ سربلند کے ساتہ جنگ کرسے تیسرے نے یہ زبان پر لایا کہ جو زبان مار جو ہر طرف پہرتی ہے پکڑسے وہ سربلند سے مقابلہ کرسے بادشاہ کو یہ کلمات سنکر نہایت رنج ہوا اور اوسنے میر تزک کو حکم دیا کہ بیڑا اوسکو واپس دے ❖

راجہ راٹہور نے بادشاہ کے رنج اور فکر کو دیکہا اور جب وہ عام خاص سے روانہ ہونے کو تہا اوسنے ہاتہ بڑہا کر بیڑہ اوٹہا اپنی دستار مین رکھ لیا اور عرض کی کہ بادشاہ عالم فکرمند نہون مین سربلند کو سب پر کرآون گا اور اوسکی شاخ بلند نظری بے برگ ہوجائیگی اور اوسکا سر اوسکے مغرور سربلندی کے باعث فرق ہوگا ❖

جب ابہے سنگہ نے بیڑہ اوٹہایا اوسوقت دل ہر ایک صاحب اقتدار کا رشک سے مثل انار رنجیدہ پارہ پارہ ہونے کو تہا کیونکہ بادشاہ نے عطیہ گجرات کی سند اوس راٹہور کے ہاتہ پر رکہی شاہنشاہ کا دل خوش ہوا اور یہ فرمایا اسیطرح تمہارے بزرگون نے اعانت تخت کی کی ہے اور عہد جہانگیر مین اسیطرح مفسدہ خرم اور بھیم فرو کیا گیا تہا اور اسیطرح ہمکو امید ہے کہ تمہارے بسبب عزت اور حرمت تخت محمد شاہ کی قائم ہوگی ❖

عطیہ قیمتی مع سات رقوم جواہرات بیش قیمت راٹہور مذکور کو مرحمت ہوسے قفل خزانہ کہولا گیا اور اکتیس لاکھ روپیہ واسطے خرچہ فوج کے عطا ہوا اتواپ گدام سے نکالی گئین اور اسناد صوبہ داری احمد آباد اور اجمیر لیکر بماہ اساڑہ سمت ۱۷۸۶ ابہے سنگہ نے رخصت بادشاہ سے حاصل کی ❖

ماروار کے ملک کا منقسم ہونا اس تاریخ سے شمار کیا جاتا ہے کیونکہ سرکشی سربلند کی گویا آمد انقسام سلطنت تہی یہ امر بماہ جون سنہ ۱۷۳۰ع مین واقع ہوا کہ راجہ مارواڑ دربار دہلی سے رخصت ہوا اوسکے اول براہ راست اجمیر جانے کی جسکا وہ صوبہ دار تہا دو وجہ خاص تہین اول یہ کہ اوسکے قلعہ کا قبضہ کرسے کیونکہ یہ قلعہ کلید

سے اپنے گینجی صرف مارواڑ کی نہین بلکہ کل راجپوتانہ کی سے ہے اور دوسری یہ کہ اس معاملہ نازک مین مشورہ راجہ آمیر سے
کرے یہان مورخ یہ بیان نہین کرتا کہ وجے سنگہ کے اجمیر مین اوسوقت موجود ہونے کی کیا تہی مگر دوسرے
مقامات مین جو بیان ہے اوس سے پیدا ہے کہ وہ کچہ اپنے بزرگون کی اداے رسمیات متوفا کرنے بمقام
پوشکر آیا تہا شاعر مذکور نہایت طویل بیان اس ملاقات کا کرتا ہے حتے کہ فرش یکہتر یعنے پا انداز کا بہی
بیان کیا گیا ہے القصہ ان دونون نے کہانا ساتہ کہایا اور تدبیرات خرابی سلطنت تجویز کین اس بیان سے
پایا جاتا ہے کہ کرن شاعر آگاہ اس فعل سے تہا ✤

ابہے سنگہ نے اپنے افسر بمقام اجمیر قائم کرکے خود میرتا کو روانہ ہوا اور وہان اپنے بہائی بخت سنگہ سے ملاقی ہوا
اور اس موقع پر جاگیر ناگور اوسکے بہائی کو ملی دونون بہائی وہان سے روانہ ہوکر بجانب دارالریاستہ راہی
ہوے اور جملہ رئیسان کو یہ کہکر رخصت اپنے اپنے مقام کو جانے کے واسطے کیا کہ اپنے اپنے ہمراہی ہمراہ
لیکر واسطے جانے بمقابلہ سربلند کے جمع ہون وقت مقررہ پر گہیرے یعنے سپاہ جاگیرداری مارواڑ زیر دیوار جودہپور
جمع ہوئی یہ موقع بہی شاعر مذکور کے واسطے اچہا تہا وہ بیانات خوش شان وشوکت اور واردات جنگ کے
کرتا ہے تواضعات عرفیہ سے روانگی خیمہ تک اور پوجا اتواپ کا جنکو وہ نیام ہاے مختلف مثل بلوانل -
کوہ آتش میدان - یا مگر مکہی نشان جم راج کرتا ہے اور اون پر خون نر کا جو اوسکے نیچے بل دیے جاتے تہے
چہڑکنا بہی بیان مین آیا ہے اور وہ ہر ایک قوم کی آمد اور اونکی تعریف ان اور جلو علیحدہ علیحدہ تحریر کرتا ہے ✤

مگر بجاے اسکے کہ براہ راست مقام جنگ پر جاے ابہے سنگہ نے اس فوج کثیر سے جو باعث اوسکے
صوبہ دار گجرات ہونے کے اوسکے ماتحت کی گئی تہی اپنا فائدہ حاصل کرنا مقدم رکہا یعنے اوسنے چاہا کہ بدلا
سا اپنے ہمسایہ یعنے راجہ شجاع سروہی سے لے جسنے اپنی قوت پر اعتبار کرکے ہر ایک تدبیر اپنی آزادی کی عمل مین
لائی تہی اس ارادہ کو اوسنے بوجہ اپنے تحریک فراج اور قوت رفقا و ہمراہی اقوام کے جنہون نے اوسکی ریاست
خرد کو چارطرف سے باستثنا جانب مارواڑ محاصرہ کرلیا تہا قائم رکہا ✤

ان مینون نے جو ایک قوم کوہی اراولی ہین ابہے سنگہ کو رنج دیا تہا کیونکہ جب راجہ مذکور اس عرصہ مین کہ وہ
جودہپور آیا اور اوسکی گہیر جمع ہوئی مصروف افیون خوری اور سستی کے تہا وہ مویشی اوسکے ہمراہیون کی پہاڑ
پر لے گئے جب یہ خبر ابہے سنگہ کو پہونچی اوسنے آہستہ سے یہ کہا انکو لیجاے دو اون کو معلوم ہے کہ ہمارے پاس
اسقدر چارہ وافر نہین ہے اور صرف اسواسطے لے گئے ہین کہ اپنی چراگاہ کوہستانی مین اون کی پرورش کرین

اور عجیب یہ ہے کہ جب تیاری روانگی فوج کی ہوئی تو وہ اونکو خوب تیار کر کے واپس دے گئے جسوانت سنگہ نے یہ سنا تو اوسنے اپنا کہ مین نہین کہتا تہا کہ میناً لوگ رعیت ایماندار ہین ❊

اب حکم روانگی کا صادر ہوا اور شاعر مذکور نے بیان ہر ایک راجپوت راجہ کے نام کا اور اوسکی ہمراہی فوج کا جو اس فوج مین شامل تھے کیا ہے اون مین دو رئیس اہل اسلام لائق بیان تھے - پارا کوٹہ اور پونری کے کیہچی گگرون کے گور شیوپور کے کچہوا ہہ آمیر کے اور نیز جنگلی اقوام لودا ماتحت اپنے اپنے سرداروں کے زیر حکم راجہ مارواڑ کے تھے اوسکے ہمراہی ہر قوم یعنے جملہ اقوام مارواڑ بازوے راست جملہ فوج زیر حکم اوسکے برادر تخت کے تھے ❊

بروز جیت شدی دسمی سمت ۱۷۰۱ جسونت سنگہ براہ بہدرجون وبال گڑہ اور سیوانوا ور بھالود کے جودہ پور سے روانہ ہوا ریوارو پر حملہ کیا تلوار دشمن کی خوب بہی اور اکثر سپاہ وت کے کشتوں سے پشتے ہو گئے قوم دیورا کوہستان چہوڑ کر فرار ہوئی درخت کاٹ کر برابر زمین کے کیے گئے اور ایک دستہ فوج بطور قلعداری وہان چہوڑ کر باقی فوج مقام پوسالیو کو روانہ ہوئی اسوقت کوچ آبو بہی خوف سے لرزہ مین آیا اور سروہی کو فکر اور رنج پیدا ہوا اوسکے راجہ پر نا امیدی طاری ہوئی جب اوسنے سنا کہ ریوارو اور پوسالیو[1] تباہ ہوئے قوم چوہان نے پسند کیا کہ دختر اوسکی بلباس عروسانہ آراستہ ہو کر شادی مین دیجاے بہ نسبت اسکے کہ فوج بمقابلہ اسکے مل آراستہ ہو ❊

راو نراین داس نے بتوسل ایک رئیس راجپوت میارام نامے قوم چارن راسکے التجا راٹھور کی کی اور وعدہ

[1] یہ دونون مقام مشہور مستحکم علاقہ سروہی مین ہین اور راقم کو جسکے سپرد امور پولٹیکل علاقہ مذکور کے تھے نہایت دقت عائد ہوئی تہی گر خوش نصیبی راجہ دیوراکی تہی جیا ولاد راو نراین داس سے ہے کہ راقم اونکی تواریخ سے واقف تہا اور اونکی نسبت جو دعوی جودہ پور نے بوجہ ایسی ایسی حملہ آوری کے پیش کیے تھے اون مین تمیز واجبی راقم نے کیا یعنے ایسا تمیز کیا جیسا دعاوی راجہ مارواڑ اور دعاوی حاکم فوج شاہی گجرات تھے اسیطے صلحنامجات مین جنہین راجہ جودہ پور نے دعوی راجگی سروہی کیا اور دعوی بہت مضبوطی کے ساتہ پیش ہوے اور راقم نے دعوی راجگان جودہ بحیثیت صوبہ داری گجرات صاف ظاہر کر دیا اور دلائل اس امر مین لائے کہ جو دعوی سروہی کے اوس حیثیت مین اوسکو فائدہ بخش نہین جیسے رئیس مارواڑ مین ایک فرق چاہیے مگر وہ مبالغہ کرتے تھے کہ وہ اونکی فہم مین نہین آتا الا حاکم بالا نے اوسکو منظور کر کے اوسپر عمل درامد کیا لہذا سروہی اپنی حالت سرخودی مین قائم رہی اور یہ صرف بوجہ واقفیت سابقہ کے ظہور مین آیا ورنہ حق تلفی ہو جاتی ❊

کیا کہ وہ اپنے بہادر مرحوم مانسنگہ کی دختر شادی مین دیگا اور درمیان جنگ کے ناجیل مع آٹہ چیدہ
گہوڑون کے اور چار ہاتہی کی قیمت بہیجدی گئی اور منظور ہوئی نقارہ جنگ موقوف ہوا اور سامان
شادی شروع ہوا اور دس مہینے بعد رام سنگہ جودہ پور مین پیدا ہوا شاعر مذکور ہمکو خفیہ امور پر بہی آگہی
دیتا ہے اور کہتا ہے کہ راجپوتون مین خفیہ شرائط بہی ہوتی ہین اور امراے انگریزی مین بہی یہ طریق
جاری ہے یعنے ماوراے جہانی عورت کے راو مذکور راضی ہوا کہ وہ پیش اجمانی یعنے خراج خفیہ بہی دیا کریگا
راجہ دیورا نے اپنی فوج ساتہ فوج شاہی کے واسطے مطیع کرنے سربلند کے شامل کی اور کوچ بہی ہوا
مالہن پور اور سدیو اکنارہ دریاے سرسوتی کے شروع ہوا یہان اونہون نے مقام کیا اور ایک قاصد
پاس سربلند کے روانہ کیا اور کہلا بہیجا کہ اگر جملہ سامان شاہی و اتواپ و سامان جنگ شاہی واپس دے
اور جو محاصل اوسنے تحصیل کیا ہوا اوسکا حساب دے اور اپنی فوج کو قلعہ احمد آباد مین سے نکال لے او
جس جس مقام پر اس علاقہ مین اوسکی فوج ہوا اوسکو اوٹہالے اوسکا جواب مختصر اور دبدبہ کا یہ تہا کہ وہ خود
بادشاہ ہے اور اوسکا سر احمد آباد کے ساتہ ہے *
ایک بڑا جلسہ مشورہ جنگ کے واسطے مقام قیام راجپوت مین منعقد ہوا جسکا بیان بشوق تمام شاعر مذکور
نے کیا ہے گفتگو اور اوسکے اقبال کا بہی تذکرہ کیا گیا ہے اور جو گفتگو اسپر بمیان آئی کہ آئندہ کیا کرنا
چاہیے اوسکی بہی تفصیل درج ہے شاعر مذکور نے صرف آٹہ ذی رتبہ رئیسان مارو کی تقریر درج کی ہے
اول رئیس اولاد چمپا سے کوسل نامے پسر ہرنا تہ رہوا والہ جسکی نشست بجانب راست تخت کے
ہے اور بعد کنہی رام اسوپ والہ رئیس کمپاوت جسکی نشست بجانب چپ ہے بولا کہ آؤ ہم مثل کلکلا
جانور کے جسکو ماہی گیر کہتے ہین آب جنگ مین غوطہ مارین اسکے بعد کیسری میرتیا سرمور یعنے رئیس
اور بعد اوسکے رئیس روداوت جو مسن اور شجاع تہا اور جسنے اکثر جنگ دیکہی تہین بعدہ رئیس کہانوا
جو رئیس جودا کا تہا زبان پر لایا کہ مین اول وعویدار اوس ہار کلہا سے ہمیشہ بہار کا ہونگا جو اپسرا یعنے
حور بخشین گی لہذا ہم اپنی پوشاک کو زعفران سے رنگ دین اور اپنی برچہی کو ساتہ سرخی کے رنگکر ہیں
سربلند کے سر کے گیند کہیلین فتح چمپاوت اور ابہے مل کرماوت نے بہی اپنی زبان کہولی اور سب نے
شور مچایا کہ جنگ جنگ اور بعض بعض نے اپنے کپڑے بہی رنگ لیے اور عزم فتح کرنے بہان لوک یعنی ملک
آفتاب کا جس سے مراد بہشت ہے * کیا کرن چمپاوت نے آواز بلند کہا کہ مقام آفتاب مین ہمکو اپسرا

پیالہ یا جیسا چتوڑ نگی یا ایک دفعہ اوسنے ایک رئیس اوسکو ایک کو سے لیعنے شاعر نہین جنگ جیسا کہ دنیا تہا ٭
وقت ساکہ کہڑا ہوا اور کہا کہ میرا حق اول حملہ کرنے کا اور جنگ کرنیکا ہے ہاتہ سے ساتہ ہے اور ہرا و
ساتی اوسکے ہاتہ کو اپنے خیمہ مین سے دیکہے ایک ظرف پر از آب زعفران راجہ کے روبرو رکہا تہا اور اس پانی
رنگین سے جو خواہش کرتا تہا کہ امر ہوے یعنے ملک جاودانی آباد کرینگے اوسکی پوشاک پر راجہ اوسکی چہینٹین دیا تہا ٭
اب شاعر اسپ سواران راجپوت کا حال بیان کرتا ہے جسمین بہیم اتہلی کے گہوڑے قسم اول کے مشہور
ہین اوسکے اسپ ہاسے دیہات اور رارہ وار واقع مارواڑ بہی اچہے ہوتے ہین اور سارنگ شہر کے کاٹہیاوار ٭
سربلند کی تدابیر تحفظ کا بیان مفصل کیا گیا ہے یہ دروازہ پر اوسنے دو ہزار سپاہی اور پانچ ضرب توپ باہتمام
انگریزان یعنے گورہ رکہی تہین اور ایک گروہ ان گوروں کا بندوقچی اوسکے ہمراہ رہا کرتا تہا گولہ رانی مین اور لک
رہے اس عرصہ مین سربلند کا فرزند قتل ہوا آخرکار بخت سنے حملہ کیا اور حملہ اوٹ اور آوٹ اسنے شجاعت بے پایان
ظاہر کی کوسل جیساوت اول ملک جاودانی کو گیا اور اگرچہ آفتاب ابہی موجود تہا او یہ ہاتہ سکے کار ہاے
نمایان دیکہتا تہا ہم سب فہرست شجاعان مقتول کی جو اس دن سورج لوک کو گئے نہین لکہ سکتے مگر اپنے اپنے اجپوتون
کے خون دیوار احمد آباد کے نیچے جاری ہوے دونون راجہ بہائی اپنی اپنی شمشیر کے کہیل دکہاتے تہے اور ہر ایک
نے کئی نامی سرداروں کو قتل کیا اور مرانے جسنے اکثر اجمیر کی حفاظت کی تہی پانچ رئیس اور تین ہزار ہی قتل کیے ٭

سلہ رئیس خورد سال سالو میرا جو رئیس کلان میوار سے ہے میرے پاس بیٹہا تہا اور بغور سنتا تہا جبکہ مین ترجمہ جنگ سربلند کا کرتا تہا اور
اوسکا حال میرا اوستاد مجہے سناتا تہا اوسکے خاندان کو پشت ہا پشت سے سار ... سے یعنے شراب خوری سے انکار ہے مگر کس وجہ سے یہ
انکار اونکا ہوا ہے مجہے معلوم نہین اور یہان تک پرہیز اوسکو ہے کہ اس رئیس کے دادا نے جب ایک مرتبہ کسی محفل مین ایک قطرہ اوسکے
جسم پر گر پڑا تہا تو اوسنے اوسقدر جسم اپنا خنجر سے کاٹ ڈالا تہا چونکہ مجہے اس انکار سے واقفیت تہی مین اوسکی جانب مخاطب ہوا اور
مین نے اوس سے کہا کہ بہلا راوت صاحب تم پیالہ اپسرا کے ہاتہ سے لوگے یا اپنے خاندان کے عہد کے موافق انکار کروگے اوسنے کہا کہ
بے شک ہم لینگے کیونکہ اونکے پیالہ ہمارے پیالون سے مختلف ہین پہر مین نے کہا کہ تمکو یقین ہے کہ جو جنگ مین قتل ہوتا ہے اوسکی
روح کو اپسرا یعنے حوران بہشتی سورج منڈل کو لیجاتی ہین جواب دیا کہ کون اس مین شبہہ کر سکتا ہے اور جب ہمارا وقت آئیگا ہم بہی وہ پیالہ
پیوینگے یہ کیا ایک ترغیب سپاہی کے واسطے ہے وہ عرصہ دراز تک یعنے کئی گہنٹہ تک بیٹہکر میرے دوست اور استاد کو سنا کرتا تہا
کیونکہ اونکا کوئی کویشر ایسے ہو جسکا شعر مین کہتا تہا مین نے راوت صاحب کو پشیمان بہی کیا تہا کہ وہ اپنے خاندان کا شجرہ چند سے آج تک کا
نہین رکہ سکے مگر اونکا کویشر مرگیا اور کوئی اوسکے بعد اس ورثہ کا لینے والا باقی نہین رہا یہ راجہ اب یعنی ۱۸۲۰ع مین بائیس برس کے سن کا ہوا اور ہونہار معلوم ہوتا ہے

آٹھ گھڑی روز باقی رہا جب سربلند رو بفرار لایا مگر الہ یار[۱] اوسکے افسر فوج بیشی نے پہونچکر مقابلہ کیا اور اوسوقت تک لڑتا رہا جب تک وہ تخت سنگہ کے ہاتہ سے قتل ہوا نقارہ فتح بلند آوازہ ہوا نواب نے پانی اپنا یعنے آب شمشیر رن کنڈ مین چہوڑا اور مصنوعی بادشاہ زخمی ہوا اوسکا ہاتھی مثل ہرن کے گریزان تھا چارہزار چارسو تراسی آدمی مقتول ہوے منجملہ انکے ایک سو پالکی نشین تھے اور آٹھ ہاتھی نشین اور تین سو ایسے تھے کہ جب وہ دیوان عام مین آتے تھے تو اونکی تعظیم ہوا کرتی تھی (یہان ایک نہایت طویل فہرست درج ہے مگر ہم اوسکو بخیال اسکے کہ خوانندہ کے پسند نہوگا درج نہین کرتے مگر ایک نام عجیب اوس مین تھا اوسکو ہم درج کرتے ہین یعنے بولاکہ خان انگریز) +

ایک سو بیس رئیس نامی اور پانسو سوار منجانب ابہے سنگہ مقتول اور سات سو مجروح ہوے +

بروز دوم سربلند مع مال واسباب حاضر ہوا اوسکو بحراست سپاہ روانہ آگرہ کیا اور جملہ مغلیہ مجروح اوسکے ہمراہ روانہ کیے جنمین سے ہر منزل پر مرتے جاتے تھے مگر دل اس بے وسواس راجہ یعنے ابہے سنگہ کا بباعث قتل اوسکے رشتہ داران[۱] کے ملول تھا ابہے مل نے اوپر سترہ ہزار شہر گجرات اور نو ہزار شہر مارواڑ اور ایک ہزار شہر متفرق کی حکمرانی کی اور راجگان ایدرا اور بہوج اور پاکرا اور سندہ اور سروہی اور جالور ان فتحپور جہل جبونو جیسلمیر ناگور ڈونگر پور بانسواڑہ لوناوارا اور رلو وہر روز صبح کو ابہے مل کو سلام کرتے تھے +

اسطرح بروز فتحمند دسمی[۲] شوکل سچہپ سمت ۱۷۸۷ (۱۷۳۱ع) جس روز رام چندر نے لنکا کو فتح کیا تھا اوس روز جنگ سربلند جو رئیس بارہ ہزاری تھا ختم[۳] ہوئی +

سلہ کوسے یعنی شاعر ہندی ہر ایک شخص کا حال خواہ راٹھور تھا یا کوئی اور جو فوج ماتحت راجہ مارواڑ جنگ کرتا تھا ساتہ تعریف کے بیان کرتا ہے چمپاوت سے جنگ سخت ہوئی اونکی جانب کرن مائی والہ اور کشن سنگہ سندری اور گوردہان جہالور اور رکماں قتل ہوے اور کمپاوت کے اکثر سردار مثل نرسنگہ اور ہیرپال سنگہ اور مدن پسر دورجن کام آئے اور قوم جودا کے تین رئیس یعنے ہیت مل اور گمان اور جوگ داس جان سپر ہوے اور میرتیا کے بہی تین افسر مارے گئے بہوم سنگہ کوسل سنگہ اور گلاب سرہائی اور رئیسان جاگیرداران جادون اور سونگرا اور دہوندل اور کیمچی کے بہی اکثر شجاع آدمی بتان لوک کو گئے اور سواے انکے شاعران اور پرہ ہتان بہی مقتولون مین تھے +

سلہ جسکو بجے دسمی کہتے ہین +

سلہ اس جنگ تک پوتہی راج روپک اور سورج پرکاش ختم ہوتی ہین +

سترہ ہزار آدمی واسطے سرانجام کار دار الریاستہ ملک[۱۲۲] کے چھوڑکر ابہے سنگہ مع مال غنیمت گجرات جودہ پور واپس آیا اور یہان چار کرور روپیہ اور ایک ہزار چار سو ضرب التواپ ہر قسم سوائے اسباب اور سامان جنگ اوسنے رکہا اسی روپیہ سے جب سلطنت کو ضعف ہوا تو اس راجہ جنگلی نے اپنے قلعجات اور فوج قلعداری آراستہ اور تیار کیا تہا اور مع عام خواہش ملک گیری کے یعنے جب سب خواہش ملک گیری کی رکہتے تہے اوسنے طیاری ایسی کی کہ اپنے مطلب کو فرو گذاشت نہین کیا *

باب یازدہم

برادران مین باہم حسد پیدا ہونا - ابہے سنگہ کو اندیشہ بخت کی شہرت جنگ جوئی سے ہونا - اوسکی تدابیر - ترغیب دہی کرن کو سے جو جودہ پور ترک کرکے ناگور گیا - تدبیر جو بخت نے واسطہ مقابلہ اپنے بہائی کے عمل مین لائے ابہے سنگہ کا حملہ اوپر بیکانیر کے - عجیب طریق اوسکے رئیسون کا جو رسد محصورین کو پہونچاتے تہے - بخت کی تدبیر واسطے سزا دینے راجہ آمیر کے ساتہ اپنے بہائی کے - اوسکی صلاح اور مشورہ دینا کہ غیبت بہائی مین حملہ جودہ پور پر کرے - جے سنگہ آمیر والہ - اوس کا اس صلاح کا منظور کرنا مگر جلسہ رئیسان آمیر مین اوسکا بعد گفتگو نا منظور ہونا - قاصد بخت کی سماعت راجہ آمیر کے حصول مطلب ہونا - اوسکی چہٹی طعنہ آمیز بنام راجہ ابہے سنگہ - ابہے سنگہ کا جواب مختصر دینا - جے سنگہ کا فوج کثیر جمع کرنا - دیگر راجگان کی شرکت - ایک لاکہ آدمی زیر دیوار دار الریاستہ جمع ہونا - کوچ بجانب سرحد ماروار - ابہے سنگہ کا محاصرۂ بیکانیر اوٹہا لینا - بخت کا طریق متعجب قسم اپنی رعیت سے لینا - صرف اپنے ذاتی ہمراہی لیکر بجنگ میزبان آمیر جانا - جنگ گنکاریا - پہونچکر حملہ بخت سنگہ - تباہی اوسکے گروہ کی - ساٹہ سپاہی سے راجہ آمیر پر حملہ کرنا اور اوسکا حملہ بچا جانا - شاعر آمیر کی تعریف بخت کی کرنا - کرن شاعر کا تیسرے حملہ کی انسداد کرنا - بخت کا رنج واسطے نقصان اوسکے آدمیون کے - رانا کا صلح کی تجویز کرنا - بخت کا اپنے محافظ دیوتا کا کہونا - راجہ آمیر کا واپس دینا - مرگ ابہے سنگہ - بیان سیرت ابہے سنگہ -

ایام امنیت جو بعد جنگ گجرات کے ہوے تہے وہ عرصہ دراز تک نہین رہے شوق آرام طلبی اور افیون خوری جو ابہے سنگہ کی عمر کے ساتہ ترقی پاتا گیا اوس مین ہمیشہ تخلل اور اندیشہ منجانب دلاوری اور جنگ جوئی اوسکے بہائی کے سے پیدا ہوتا رہا اور اوسکی جاگیر ناگور ایک میدان مختصر اوسکی لیاقت

اور بلند نظری کے واسطے تہا اوسکو یہ بہی معلوم تہا کہ اوسکی عادت دیوانہ سے جسکے باعث عہود اتفاق
اوسکے مفسد اور سادہ دل ہموطنون کا یا شمشیر کا ہوا ہے وہ باعث ناپسندی ہوگیا ہے اور بغیر نگرانی
کما حقہ کے وہ اپنی حکومت جو ہیچ حکومت دوسرے کے ہے قائم نہین رکہہ سکتا یعنے حکومت قلعہ اور
تین سو ساٹہ شہر ناگور کی نہین رکہہ سکتا وہ بہت ہوشیار تہا کہ اوسکے قیام کی صورت امداد غیر سے اور
تنازعات اندرونی ملک سے ممکن ہے مگر بامداد شاعر اوسنے ایک ترکیب اختیار کی جسکے بیان سے ایک
عادت جبلی راجپوت ظاہر ہوگی اور اوسکی خصوصیت واضح ہوگی کرن کوے بعد ختم کرنے اپنی تاریخ نویسی
تا جنگ سربلند دروازہ جودہ پور ترک کرکے ناگور مین آیا مثل دیگر اشخاص اوسکے فرقہ کے یہ کوے یعنے
شاعر خوب ماہر طریق فریب و دغا مین تہا اور اوسکی سیرت نیک یعنے سیرت کو بشرے سے طریق مخفی
اسکے عمل مین لانے کے پیدا ہوتے تہے اوسکے صلاح تہی کہ راجہ کو راجہ آمیر سے لڑا دین اور اوسکے
واسطے ایک موقع پیدا کرنے مین کچہ عرصہ نہین ہوا +

راجہ بیکانیر نے جو ایک فرع کوچک نگر سرخود مارواڑ کی ہے اسپنے براے نام حاکم ابہے سنگہ کو خفیہ کیا تہا اور
اب ابہے سنگہ نے ضعف عام حاکم یعنے شاہنشاہ کو مفید اپنے تصور کرکے ارادہ کیا کہ معاوضہ اوس سے
لے لہذا بیکانیر کا محاصرہ کیا اور چند ہفتہ تک محاصرہ قائم رہا اسپر بخت نے ارادہ کیا کہ بیکانیر کی تائی
اوسکے مطلب دلی کی درپردہ مدد ہوگی اور وہ اس سے بہتر کوئی اور تدبیر اپنی مطلب برآری کے واسطے
نہین کرسکتا تہا اگرچہ راجہ مارواڑ نے اپنی رعایا اور رفقا کو جمع کرکے سب کو بمقابلہ بیکانیر لے گیا تہا مگر وہ
نہ صرف سست نسبت اپنی فتح کے تہی بلکہ منافق ایسی جنگ کے تہی جو باہم کسی تکرار کے سبب سے ہو
جیسا تاریخ سے ظاہر ہوگا لہذا وہ محاصرین کو اسباب محافظت سے امداد کرتے تہے اگر امداد افیون اور
نمک اور سامان جنگ کی محاصرین کو ہوتی تو وہ مجبور ہوکر حاضر ہوجاتے ہم اسکی وجہ بیان کرسکتے ہین
یعنے بیکانیر اونکے اپنے رشتہ دار تہے اور ایک فرع اوس بڑی اصل کی تہی جنکی بنیاد سنوجی سے تہی اور
وہان وہ وقت ضرورت جایا کرتے تہے القصہ بیکانیر نے اونکی اور اونکے سردار کی قوت کو تول دیا +

یہ تجویز جو منظور ہوئی تو اس امر مین گفتگو بیان آئی کہ اس تجویز کو کسطرح جے سنگہ پر ظاہر کیا جاے اور
کسطرح یہ عمل مین آوے کرن نے کہا کہ اوسکے غرور کو تحریک دینا چاہیے اور جو بد وضعی تمہارے بزرگون
نے نسبت آمیر کے کی ہین وہ کہکر جے سنگہ کو کہنا چاہیے کہ اونکا معاوضہ اب تک نہین ہوا اور اوسکو

اس سے بہتر اور کوئی موقع گولہ اندازی کرنے کا جو وہ پورے دستیاب نہین ہوگا +

بخت سنگہ نے ایک خط اس مضمون کا جے سنگہ کو لکہا اور سفیر بیکانیر حاضر باش دربار کو ہدایت کی کہ ایسا اس بارہ مین کرنا چاہیے +

راجہ آمیر اپنی صغر سنی مین شائق مے نوشی کا ہوگیا تہا اور جو وہ واقف تہا کہ اسکے نشہ مین مخمور ہو جاتا ہے لہذا اوسنے حکم دیا تہا کہ جب تک وہ عالم نشہ مین ہو اوسوقت تک کوئی امر ریاست کا اوسکے سامنے پیش نہ ہوا کرے اور یہہ تحریر بنام راجہ جو بخت سنگہ نے لکہی تہی جلسہ رئیسان آمیر مین اول پڑہی گئی اور مداخلت امور رشتہ دارون مین جلسہ مذکور نے ناپسند اور نامنظور کی مگر سفیر مذکور کا ایک دوست بدیادہر[1] نامے وزیر اعظم ریاست تہا اور اوسکے ذریعہ سے وہ راجہ تک پہونچا اور اوسنے زبانی عرض کیا کہ بیکانیر خطرہ مین ہے اور اوسکی مدد بغیر وہ خراب ہو جائیگی اور راجہ بیکانیر راجہ مارواڑ کو اپنا حاکم تصور نہین کرتا ہے بلکہ راجہ آمیر کو اپنا مالک جانتا ہے اسقدر اوسنے عرض کیا باقی کام سب اوسکی خودبینی اور شراب نے کیا راجہ نے قلم اوٹہا کر ابہے سنگہ کو تحریر کی کہ وہ سب ایک خاندان کلان کے ہین لہذا بیکانیر کو چہوڑدو اور محاصرہ اوٹہالو بعد اوسکے اوسنے ایک اور پیالہ پیا اور بے برداشت کو تاب دیگر خط مذکور بند کرنے کو دیا سفیر مذکور نے یہ عرض کی کہ مہاراجہ دو حرف اس مین اور درج فرمایے یعنے میرا نام جے سنگہ ہے یہ بہی اوسمین لکہدیا یہ سنکر سفیر مذکور بہت خوش خوش آیا اور فوراً خط ایک شتر سوار چالاک کے سپرد کیا سفیر اوسیوقت رخصت ہوا تہا کہ رئیس بہا لنسکو دوست جے سنگہ پہونچا خط کا مذکور اوس سے بیان آیا کہ اس خط سے اوسکا سگا یعنے رشتہ دار دل تنگ ہوگا رئیس معمر نے اس بارہ مین گفتگو کی اور کہا کہ اگر تم جملہ کچہواہہ کو نابود نہین کیا چاہتے ہو تو اس خط کو واپس طلب کرو آدمی پر آدمی اوسکے لینے کو گیا مگر سفیر اپنا کام خوب جانتا تہا وقت کہانے کے جملہ رئیسان رسوئی مین جمع ہوئے جب مختار رئیسان مسمے دیپ سنگہ نے جو شخص مسن تہا بجواب گفتگو اسپنے راجہ سے عرض کیا کہ اوسنے کار زبون اور بلا غور کیا ہے اور اوسکو اوسکی نادانی کا نتیجہ اوٹہانا ہوگا +

اوسکا جواب مختصر اور تردید آمیز فوراً آیا وہ کہولا گیا اور پڑہا گیا جے سنگہ نے خود اوسکو پڑہکر اپنے رئیسون کو سنایا مضمون یہ تہا کہ آپ کس استحقاق سے ہمکو حکم دیتے ہین اور ہمارے متوسلین کے معاملہ مین مداخلت کرتے ہین

---

[1] یہ بدیادہر ایک بنگالی برہمن تہا اور بہت ذی علم اور صناع تہا شہر جدید آمیر جسکو جے پور کہتے ہین اوسکے نقشہ کے موافق تعمیر ہوا تہا اور وہ شریک اوس شجرہ انساب مین بہی تہا جو جلد اول کتاب ہذا مین مندرج ہین +

اگر تمہارا نام ہے سنگہ یعنے شیر نصرت سے ہے تو میرا نام ابہے سنگہ یعنے شیر بے وسواس ہے ✣

معمر رئیس دیب سنگہ نے کہا مین کیا کہتا تہا کہ کیا ہوتا ہے مگر اب کچہ گریز نہین ہے اور ہمارا کام اب دوستون کے جمع کرنے کا ہے اور اشتہار دیا کہ سب کہیر جمع ہون اور ہر ایک پکہوا ہہ کو حکم ہوا کہ نیزہ جہنڈا جو باہر ریاست گاہ نصب کیا گیا تہا آکر جمع ہو سب خاندان کے آدمی جمع ہوے اور بدو قوم بارا پونڈی والہ اور جادون کرولی والہ اور بہور باساہ بردا والہ اور کہیچی اور جات سے آئے اور ایک لاکہہ آدمی زیر قلعہ آمیر جمع ہوے اور یہ سب فوج روانہ ہوئی اور کوچ بکوچ چلکر مقام گنگوانا مین جو ایک موضع سرحد مارواڑ پر واقع ہے پہونچے اور یہان مقام ہوا اور شیر بی سوس کی انتظار مین بخوش وضعی مقیم رہی ✣

کچہ زیادہ عرصہ تک اونکو انتظار نہین کرنے ہوے اس مداخلت بیجا سے بدل رنجیدہ ہوکر اور اپنے مطلب کو جو قریب الحصول تہا ترک کرکے ابہے سنگہ نے اپنا توپخانہ محاصرہ بیکانیر سے اوٹہاکر فوراً واسطے جنگ کے روانہ ہوا ✣

سخت کو اب اندیشہ پیدا ہوا اوسکو یہ خیال نہتا کہ اوسکا فریب اسقدر طول کہیچے گا اور اوسکے ملک کو مفروب ہونا ہوگا اوسنے یہ تصور کیا تہا کہ راجگان ہم سرحدی کو سزا دے نہ یہ کہ حملہ ملک مین نائرہ آتش شعلہ ور ہو اور اوسکا اندیشہ اس امر مین نہتا کہ اوسکا فریب طشت از بام ہوکر ملک مارواڑ کی عزت اور حرمت کا اونکو اندیشہ تہا کہ اس قدر فوج کثیر اوسپر حملہ آور ہوگی لہذا وہ اپنے بہائی اور راجہ کے پاس گیا اور جاکر عرض کی کہ محاصرہ مت اوٹہاؤ ورنہ مین صرف برفقاے ناگور بہگتیا یعنے پوجا کرنے والہ سے جنگ کرکے بفضل خدا بخوبی اوسکو حساب سمجہا دونگا ابہے سنگہ کو خلاف اس تجویز کے نہتا کہ اوسکا بہائی واسطے اپنی بدوضعی کے سزایاب ہوا اور گو اوسکا ارادہ تہا کہ وہ اوسکو تیسری جنگ مین رکہے مگر اوسنے بابانت اوسکی فریب آمیز تقریر کو نامنظور کیا ✣

نقارہ واسطے جمع ہونے سواران ناگور کے بلند آوازہ ہوا بخت اوپر بام دروازہ کے بیٹہا اور دو ظروف برنجی اپنے سامنے رکہے ایک مین اوسنے گہولوا افیون کا اور دوسرے مین آب زعفران رکہا اور ہر ایک راجپوت جو آیا اوسکو اوسنے اول افیون دی اور پہر اپنے دست راست کا پنجہ آب زعفران سے اوسکے سینہ پر لگا دیا اسطرح اوسنے آٹہ ہزار راجپوت جمع کیے جنہون نے قسم کہائی کہ وہ اوسکے ساتہ جان دینگے مگر اوسنے چاہا کہ ان مین سے مضبوط آدمی اپنے ہمراہ رکہے لہذا وہ ایک کہیت باجرہ کے کنارے پر

جا کر کھڑا ہوا اور وہان اوسنے اونسے کہا کہ جو شخص مرنے[۱۲۶] اور فتح کرنے پر آمادہ نہو وہ ہمارے ساتھ نہ چلے اگر تم مین سے کوئی واپس جانے کو راضی ہو تو وہ براے خدا جلد جاے اور یہ کہکر وہ باجرہ کے کھیت مین گیا اور سب کو اوسی راستہ آنے کا حکم دیا تا کہ جو کوئی واپس جاے اوسکو واپس جاتے ہوے کوئی نہ دیکہے اس مین پانچ ہزار سے زیادہ آدمی اوسکے پاس رہگئے انکو ہمراہ لیکر وہ جنگ کرنے چلا ✤

راجہ آمیر اونکا منتظر کنگوانا مین تہا اور فوراً جب دشمن کی فوج نظر آئی بخت نے حکم دیا اور ایک مرتبہ اوسکے شجاع گروہ نے برچھی اور تلوار لیکر جو اسلحہ خاص آمیر کے ہین حملہ کیا اور ہر قدم پر تباہ کرتے چلے وہ اونکے بیچ مین سے مارتا ہوا نکل گیا اور جب دشمن کی فوج کے عقب مین پہونچا تو صرف ساٹھ آدمی اوسکے ہم گروہ کے اوسکے ساتھ تھے اسوقت رئیس گج سنگہ بورانے جو رئیس اپنی جملہ رعایا سے جاگیرداران کا تہا بتایا کہ عقب مین جنگل ہے یہ سنکر راٹھور بے وسواس اور بے خوف و خطر نے جواب دیا کہ سامنے کیا ہے جو ہم جس راستہ آئے ہین اوسی راستہ پہر نہین جا سکتے اور جب اوسنے جھنڈا پچرنگا دیکھا جو نشان قیام گاہ راٹھور کا تہا پہر حکم جنگ کا صادر ہوا یہ دیکھکر ہوشیا کہ نارائی نے جو نام فرقہ رئیس بہانسکو کا تہا اپنے راجہ کو صلاح دی کہ حملہ بچا جانا چاہیے اور کچہ دقت کے ساتہ وہ اپنے راجہ کو میدان جنگ سے ٹال کر لے گیا اور بتحفظ آبرو کی نظر سے اوسکو ایک بازو فوج کی طرف سے جو بجانب شمال کنندیلونکے تہی لے گیا تاکہ پہر کوئی نہ کہے کہ اوسنے پشت دشمن کی طرف کی تہی جب وہ واپس آیا تو اوسنے کہا کہ مین نے سترہ لڑائی دیکھی ہین مگر آج تک کوئی جنگ ایسی نہین دیکھی جسکا فیصلہ صرف تلوار سے ہوا ہو اسطرح بعد ایک عمر فتح اور نصرت کے نہایت دانا اور ذی علم اور ذی قوت راجہ رجوارہ نے بے حرمتی تہوڑے سے دشمنون کے مقابلہ مین میدان جنگ ترک کرنے کی اپنے ذمہ لی اور اس مثل کو استحکام دیا یعنے ایک راٹھور برابر دس کچھواہون کے ہے ✤

خود بجے سنگہ کا کوسے یعنے شاعر ہندی گلہاے شجاعت اونکے دشمن کے دینے سے باز نہین رہا ہے اوسنے بیان ذیل اس موقع پر کیا ہے یہ غل جنگ کالی کا ہے یا شور جنگ ہنونت یا آواز سیس ناگ یا آواز اندیشہ ناک کیلیشر کی ہے اور یہ کیا اوتار نرسنگہ کا ہے یا شعاع سورج کی یا نگاہ مرگ انگیز ڈاکنی کی یا نگاہ تیز یعنے شیو کی ہے جو سمہار کرتا ہے کون استادگی روبرو شعلہ اس کوہ آتشین کے کرسکتا ہے جب تلوار بخت کی قطع وقت کرے ✤

بخت تیسری مرتبہ پہر دشمن کی فوج مین گہس جاتا مگر بباعث کرن کو یشر کے جو اوسوقت بہی اوس کے جزوی ہمراہیون مین تہا اس سے باز رہا اور جب تک کہ آمیر والہ میدان جنگ سے چلا نہین گیا اوسوقت تک اوسکو اپنے نقصان مردمان سے آگہی نہین ہوئی تہی (اور اگرچہ کویشر بیان نہین کرتا مگر خیال مین آتا ہے کہ گروہ قوی جسکو ہم بودی کہتے ہین اوسنے اگر یہ حرکت کی ہوگی) مگر یہ اختلاف طبیعت سے ہے کہ ایک شخص جسنے ایک لمحہ پیشتر مرگ کا مقابلہ ہر قوم پر کیا ہوا اور جب وہ اپنے باقیماندہ رفقا کے گروہ قلیل پر نظر کرے تو مثل اطفال گریہ وزاری کرے مگر یہ سب بباعث کمی بلند نظری کے تہا نہ کمی انسانیت کے جو اوسنے کیا کیونکہ اوسکو ہرگز یہ خیال نہتا کہ اوسکو اوسکی پرورش نہین کرے گا اوسنے یہ خیال کیا کہ ماروار تمام غارت ہوجایگی اور یہ وقوع مین اوسوقت تک نہین آیا جب تک اوسکے بہائی نے آکر اوسکی اطمینان کی کہ اس روز جنگ کے حملہ بہادری اور جرءت اوسکی سے ہے یہ سنکر اوس کی خاطر جمع ہوئی اور اوسنے بروت کو تاب دیکر کہا اور قسم کہائی کہ اوسکو یعنے ابہی سنگہ کو قلعہ آمیر سے خارج کرنا باقی ہے ❊

جے سنگہ نے بہی گو اپنے مقام سابق کی بدولت بڑا نقصان اوٹہایا مگر اپنا مطلب اصلی حاصل کیا یعنی رہائی بیکانیر محاصرہ ابہے سنگہ سے اب راناسے اودےپور درمیان مین آیا کہ یہ فساد اب طول ورزیادہ نہوا اور یہ اب چندان مشکل بہی نہتا کیونکہ دونون فریق نے اپنا اپنا مطلب حاصل کیا تہا گو جے سنگہ کو بعد شکست جنگ اپنا مطلب حاصل ہوا تہا ❊

یہ بہی بیان ہوا ہے کہ خاندانی دیوتا بخت سنگہ کا راجہ آمیر کے ہاتہ لگا تہا اور یہی گویا بطور فتحمندی وہ لیکر اپنی ریاست مین گیا تہا اسکی اوسنے شادی اپنی آمیر کی دیبی کے ساتہ کی اور بعد ازان اوسکو مع اپنے سلام کے بخت کے پاس بہیجدیا یہ مدارات کے طریق راجپوت جنگ آوران کے ہین بعد جنگ کے تین راجگان کلان راجپوت کا اتفاق ہوا اور اونکا باہم رشتہ دختران میوار کی وجہ سے ہوا یہان وہ سب مع اپنے رفقا کے ملاقی ہوے اور اوانے رسوم شادی اور دور پیالہ مین اپنی رنجش ہاے دلی کو فراموش کیا اور اسطرح کی تواضع اور تکریم کی مراسم بیان آئے کہ دشمنی بلکہ قومی رشک بہے دلونسے جاتی رہی راجپوت ایسے ہوتی ہین اور کبہی مثال سے وہ خیال مین نہین آسکتے یعنے ہمثیال ہین اور انسانو نہین فرد ہین[1] ❊

[1] یہ عجیب بیان راٹہور کا جو تاریخ مارواڑ مین درج ہے اسکی صداقت ذرا ذرا از روے رمک سوہو جنگ ہاے جیسنگہ اعظم آمیر والہ

یہ اخیر جنگ عظیم اجیت سنگہ کے وقت مین درج تواریخ ہوئی ہے اوسنے سمت ۱۸۰۲ مین (سنہ ۱۷۴۵ع)
بمقام جودہ پور وفات پائی اوسکی شجاعت جسکو نہایت سخت کہہ سکتے ہین صرف اوسکی سستی ذاتی سے
نرم ہوتی تھی جسکے مادہ مین اکثر روایات جاری ہین منجملہ اونکے ایک یہ ہے جس سے اوسکی اصل سیرت
دریافت ہوگی تواریخ مین لکھا ہے کہ جب اجیت چوہانی کو شادی کرنے جاتا تھا اوسکو راستہ مین دو شیر
ملے ایک سوتا تھا اور دوسرا جاگتا تھا ایک سگونی تعبیر اسکی یہ تھی کہ چوہانی مذکورہ سے اوسکو دو فرزند
پیدا ہونگے ایک اون مین سے سوتے خان یعنے سست ہوگا اور دوسرا چالاک سپاہی اگر وہ سوگتی
یہ بھی کہدیتا کہ یہ دونون اپنے باپ کے خون مین ہاتھہ آلودہ کرینگے تو وہ اس ملک کی تباہی کو
رفع کرتا کیونکہ جب سے یہ امر قبیحہ وقوع مین آیا تھا وہی روز گویا تاریخ شروع تباہی ملک مارواڑ ہوا +
راٹھور کچھواہہ کی سپاہ گری کو بنظر حقارت دیکھتے ہین اور اجیت سنگہ کی نظر بھی نسبت اونکے
راجہ کے اس سے کم نتھی کیونکہ گو وہ خسر راجہ آمیر کا تھا مگر وہ خود راجہ آمیر کے روبرو یہ طعنہ دیا کرتا تھا
کہ تم کچھوا یا کسو کسوا سے کہلاتے ہو اور تمہاری تلوار اوسیقدر کاٹ کر سکتی ہے جس قدر اوس کا
پہل ہے یعنے مثل کسوا گیاہ کے یہ سنکر گو راجہ کی طبیعت حرکت مین آتی تھی مگر جواب دینے سے
اندیشہ کرکے وہ ایک تدبیر سے اپنی رنجش دباکر یہ کہا کرتا تھا کہ اوسکا باعث میرا ضعف بدن ہے
اور جب جے سنگہ اسمین نازان تھا کہ وہ حکمت وصنعت انگریزی کو حکمت وصنعت قدیم ہند سے شامل
کرے اجیت سنگہ کی بلند نظری مقتضی اسکی تھی کہ وہ سب رجواڑہ مین یکتا شمشیر زن تصور کیا جاوے
صناع راجہ آمیر نے اپنے مطالب سپرد کرپا رام کے جو بخشی السلطنت اور مصاحب بادشاہ اور شطرنج باز
تھا اور اکثر جب اور عمائد کھڑے ہوتے تھے بادشاہ کے ساتھ شطرنج کھیلتا تھا کر رکھے تھے اور کرپا رام
نے راجہ راٹھور کی تعریف بادشاہ سے کی کہ وہ گاومیش کا سر اوڑا دیتا ہے اسپر بادشاہ نے فرمایا
کہ راجیشر ہمنے تمہاری شمشیر زنی کی بڑی تعریف سنی ہے اوسنے عرض کی کہ ہان حضرت مین کسی موقع
پر اوس سے کام لے سکتا ہون اوسیوقت ایک بڑا گاومیش جسنے چراگاہ ہریانہ مین پرورش پائی
حاضر کیا گیا سب دربار راٹھور کے دیکھنے کو جمع ہوے مگر جب راٹھور نے راس کلان گاومیش کو دیکھا اوسنے
بادشاہ سے عرض کی اور اجازت خواہ ہوا کہ اپنے مقام پر یعنے بادشاہی پہرہ پر دنا جاکر کچھہ کھا آوے اور

+ کے ہوتی ہے دشمن داد انصاف نسبت شجاعت راٹھور کے دیتا ہے +

اپنے مکان پر جاکر اوسنے دو چند متعادافیون کی کہائی اور وہان سے واپس آیا اور اوسکی آنکہ اس غصہ سے سرخ ہورہی تہین کہ اوس سے یہ کہا قریب کیا گیا اور جیسے وہ نزدیک گاویش کے آیا وہ لوگ جنھون نے یہ قوی جسہ اوسکی تضحیک اور بدنامی کی بدی تہی اوسکے گرد جمع ہوے امیر رئیس نے دیکہا کہ اونکی شرارت چلنے پر ہے اوسنے آہستہ بادشاہ سے عرض کی کہ اوسکے داماد کے بہت متصل نہ آوے اور تلوار دونون ہاتہ سے پکڑکر ابہے سنگہ نے اس زور سے ہاتہ مارا کہ گاویش کا سر اوسکے زانو پر گر پڑا اور ابہے سنگہ اوسکی پشت پر گرا سب نے کہا بہت اچہا مگر مورخ بیان کرتا ہے کہ بادشاہ نے پہر کبہی راجہ سے نہین کہا کہ کسی دوسرے گاویش کو کاٹو ❊

ابہے سنگہ کے وقت مین نادرشاہ نے ہندوستان پر فوج کشی کی تہی اور جو طلبی بنام راجگان راجپوت واسطے ظاہر کرنے اپنی قوت کے باعانت تخت متزلزل تیموریہ کے ہوئی اوسپر خیال نہین کیا گیا کوئی رئیس نامدار اپنی فوج میدان کرنال مین نہین لے گیا اور دہلی کا محاصرہ ہوا اور وہ غارت بہی ہوئی اور اوس کا بادشاہ تخت سے خارج کیا گیا مگر کسی نے ایک آہ بہی اسکے واسطے نہین کہینچی اسطرحکی سرد مہری اس امر مین تہی کہ جب دیوانہ محمد شاہ اورنگ زیب کے تخت پر بیٹہا کہ ان بادشاہی کے ستم رسیدگان نے اپنے ہاتہ سے بنیاد سلطنت کو برکندہ کیا ❊

راجپوتانہ کی بدنصیبی سے یہ ہوا کہ اوسکے راجاؤنکی بدنیتی سے جنکے شریک حرکات لدہیانہ وجرائم قبیحہ وہ بہی ہوتے تہے یہ ضعف سلطنت اونکے مفید نہین ہوسکا ❊

ساتہ زبون اور قبیحہ قتل راجہ اجیت سمت ۱۷۵۰ کے یہ امور خونی شروع ہوے جنسے بدنامی تاریخ مارواڑ کی وقوع مین آئی مگر تاہم اونکے بیان جرائم مین کچہ حرکات نیکی بہی ظہور مین آتی ہین جنکے باعث پہر رنج پیدا ہوتا ہے کہ رونق ایک کی دوسرے کے موجود ہونے سے کم ہوجاے اوسے وہ اصل راستی طینت ظاہر ہوتی ہے کہ ہر ایک زمانہ عقل مین ہر ایک جرم اپنی پاداش کو پہونچتا ہے اور نہایت افسوس کے ساتہ قتل اجیت نے اپنا کام بانتیجہ ساتہ اوسکے خاندان اور ملک کے پیدا کیا ہم اوسکو اسطرح دیکہتے ہین جیسے پالا یعنے سردی ایام سرما اوس درخت کلان پر جو اپنی زمین اصلی کنارہ گنگ سے علحدہ ہوکر ریگستان جنگل مین قائم ہوکر اوسنے اچہا سایہ ایسی ایک قوم دلاور کو دیا ہو جسنے مفلسی کے ساتہ فتوحات تازہ حاصل کی ہون اور ہم دیکہتے ہین کہ اوسکی شگفتگی موقوف ہوئی اور اوسکے وسیع اور اکثر فروع گویا برق آسمانی

سے سوختہ ہوکر پژمردہ اور خزان دیدہ ہوگئے ہین اور بالکل نیست اور نابود ہو جائیگی اگر کوئی شاخ درخت باک ایدر[1] سے اوسکا پیوند دیا جاے اگر ایسا ہوگا تو البتہ وہ پھر قائم ہوکر ثمرہ کامل دیگا ✤

باب دوازدہم

رام سنگہ کا گدی نشین ہونا - اوسکی سخت مزاجی - اوسکے عموی بخت کا رسوم گدی نشینی مین شریک نہونا اور اپنی دائی کو اپنے عوض بھیجنا - رام سنگہ کا اس فعل کو بطور طعن تصور کرنا - اوسکا معاوضہ لینا اور جاگیر بھالو ضبط کرنا - معتبر رام سنگہ - رام سنگہ کا رئیس چمپاوت کو طعنہ دینا اور اوسکا دربار سے چلا جانا اوسکی ملاقات ساتہ کوبیتر کے - بخت سنگہ سے ملنا - کوبیتر کا بخت کو اپنا قول دینا - جنگ باہمی - جنگ میرتیا - شکست رام سنگہ - بخت سنگہ کا راجہ ہونا - رئیس نگری کا اپنی شمشیر سے اوسکو صدمہ پہونچانا وفاداری پروہت نسبت راجہ معزول رام سنگہ کے - اوسکا دکہن جانا بدرخواست اعانت مرہٹا - کتابت منظوم فیمابین راجہ بخت اور پروہت مذکور کے - توصیف ظاہری و باطنی بخت سنگہ - مرہٹون کا مارواڑ پر عزم کرنا - حملہ فرقون کا گرد بخت سنگہ کے جمع ہونا - بخت سنگہ کا واسطے جنگ کے جانا - مرہٹون کا جنگ سے انکار کرنا - اوسکا قیام راستہ اجمیر پر - رانی آمیر کا زہر دینا - سیرت بخت سنگہ - خیالات نسبت سیرت راجپوتون کے - مطابقت ساتہ خصلت انگریزان زمانہ جہالت - خیالات شاعر ہندی نسبت جرائم کے - اشعار بدیہہ نسبت راجگان جودہ پور اور آمیر کے - بددعا ستی رانی اجیت - اوسکا بروے کار آنا - خیالات راجپوت نسبت ایسے اظہار مشیت ایزدی کے ✤

رام سنگہ ایسے وقت خطرناک مین گدی نشین ہوا تہا جسوقت رعب بزرگان یعنے والدین بہت ضرور واسطے انسداد سختی مزاج کے تہا عین بیس سال اوسوقت سے گذرے تہے جب شادی سروہی مین ہوئی تہی جب بہیا نے اس منافقت کو فرو کیا تہا اور جب اوسکی والدہ شاخ زیتون لیکر ابہے سنگہ کے پاس آئی تہی گروہ اوسکا گہر تباہی سے محفوظ رکہے راجپوت جو ہر امر کو نسبت اوسکی اصل سے دیتے ہین اس اتفاق خاندان[2] اگنی اور گرم خون راٹہورونکی نسبت تہی استحقاق حکم لگانے کا رکہتے تہے رام سنگہ نے خود پسندی اپنے والد کی اور سختی مزاج چوہان کو ٹہ ورثہ مین پایا تہا اور اظہار ان خصلتون کا اوسکی گدی نشینی سے ظاہر ہے

[1] ایدر کا وارث گویا وارث فرضی گدی مارواڑ ہے ✤

[2] خاندان پورا سا کن سروہی ایک خاندان چوہان سے ہین اور ایک اون چار خاندانون مین سے جو اگنی کنڈ سے پیدا ہوئے تہو (دیکہو جلد اول)

ہمکو اسکی اطلاع نہین ہوئی کہ اوسکے عموے بخت سنگہ[131] نے کیون شراکت جلسہ گدی نشینی اوسکے راجہ اور
برادرزادہ کی منظور نہین کی جب جملہ رشتہ داران اور خاندانان باردسے نے آکر اپنا اتفاق اس امر مین ثابت
کیا چونکہ وہ خاندان اور مرتبہ مین کلان تہا لہذا یہ اوسکا کام تہا کہ وہ اول ٹیکا اس راجہ کی پیشانی پر
لگاتے اور اس موقع پر اوسنے اپنی طرف سے اپنی دائی کو بہیجا یہ دائی بہی اس ملک مین بڑی نام آور تہی
یا ایسے شخص کو اپنی طرف سے بہیجنے سے جنگ اور مدّعی کی مراد یہ تہی کہ اوسکا برادرزادہ ہنوز صغر سن ہے
تواریخ کچہ تحریر نہین کرتی مگر یہ وہ رام سنگہ کے طریق کو جو اوسنے نسبت اس ذی عزت شخص کے مرعی رکہا زبون
کر ڈالتے ہین ورنہ اوسکو حسب دستور اوسکی نسبت وہ طریق مرعی رکہنا تہا جو نسبت والدہ کے رکہا جاتا ہے
مگر اوسنے یہ سوچا کہ اوسکے عموی نے اوسکو کیا بن مانس تصور کیا جو ایک مادر نوکر ضعیفہ اور معمرہ کو اوسکے
ٹیکا لگانے کے واسطے بہیجا اور فوراً ایک تحریر ضروری روانہ کی کہ جہالو روالپس وسے اور اوسکا غضب ہنوز
منطفی نہین ہوا تہا کہ اوسنے حکم دیا خیمہ باہر نکالے جائین اور وہ اس طعنہ کی سزا جو اوسکے مرتبہ کی نسبت
باعث سوء ادب کا ہوا ہے دیگا جو جو کچہ کلمات نصائح آمیز اوسکے صلاح کار ان دانا اور ہوشیار نے
کہی اوسکو اوسنے نا منظور کیا اور اپنا مافی الضمیر ایک کم رتبہ اہلکار سے جسکا نام امیا تہا اور جو اوسکا
نقارچی اور اوسی کی طرح سخت مزاج تہا بیان کیا معمر رئیس کیا وت یہ حرکت مجنونی سماعت کر کے قلعہ
مین آیا کہ اوس سے اس امر مین گفتگو کرے مگر وہ ہنوز بیٹہا بہی نہ تہا کہ راجہ نے اوس سے یہ چہیڑ شروع
کی کہ مین چاہتا ہون کہ تمہارا چہرہ خطرناک سے حتے المقدور کم نظر آیا کرے اوسنے غصہ ہو کر اپنی سپر فرش
پر ڈالدی اور کہا اے لڑکے تمنے ایسے راٹہور کو ناراض کیا کہ وہ کل مارواڑ کو مثل اس سپر تہ وبالا کر سکتا
ہے اور اوسکی آنکہون سے غصہ ظاہر تہا اسی حال مین وہ حضوری سے جدا ہوا اور اپنے ہمراہیون
کو جمع کر کے مقام موندہیا ورکو چلا گیا یہان مقام اوس کو ہتر کا تہا جو مسمے بارو روپڑا جو ہمراہ شیوجی
کے قنوج سے آیا تہا اولاد مین تہا جو عزت اور توقیر اس کو ہے یعنے شاعر ہندی کی تہی وہ اوس کے
علاقہ جاگیر سے ظاہر ہو سکتی ہے ایک لاکہ روپیہ مالگذاری کے اور برابر رئیس اول ملک کے تہی ◆

بخت سنگہ جو نہایت صاحب تدبیر تہا اوسنے جب سنا کہ رئیس کلان ماروار ڑکا اوسکے علاقہ
کی سرحد پر آیا ہے وہ فوراً ناگور سے روانہ ہوا اور گو اوسوقت نصف شب تہی مگر وہ اوسیوقت
واسطے ملاقات کے روانہ ہوا جب یہان پہونچا تو رئیس معمر نذکور خواب مین تہا بخت سنگہ نے منع کیا کہ

اونکے خواب مین ہرج نہ کرین اور خاموش اونکے پلنگ[۱۳۲] کے قریب جا بیٹھا جسوقت اوسکی آنکھہ کھلی اوسنے حسب معمول حقہ طلب کیا اور اوسکے ہمراہیون سنے راجہ کی طرف اشارہ کیا رئیس مذکور چونک اوٹھا اور خواب سنے اوسکے غصہ سابقہ کو فرو کر دیا تہا اب اوسکے دل کا جوش سب اوسکی طبیعت پر طاری ہوا مگر اب جاسے گریز نتہی لہذا اوسنے کہا کہ اچھا اب میرا سر حاضر ہے اور یہ سر اب تمہارا ہے کو نیشر مذکور جو اس ملاقات مین موجود تہا اب اوسکی نیت دریافت کرنے کے واسطے آوس سے یہ کہا کہ تم رئیس مذکور کے عیال و اطفال کو مقام رہواسے ناگور کو لے آؤ اوسنے موافق اپنے پیشہ کے اس امر کو قبول کیا مگر کہا کہ دروازہ جودہ پور اب چھوٹا راجہ نے فوراً جواب دیا کہ دروازۂ جودہ پور اور دروازۂ ناگور مین کچھہ فرق نہین اور جب تک اوسکو ایک نان باجرہ دستیاب ہوگی اوسوقت تک وہ اوسکو بتبرکت کو نیشر مذکور کے کہلائے گا +

رام سنگہ نے بہت فرصت اپنے عموی کو واسطے جمع کرنے فوج کے نہین دی اور اول جنگ بمقام کہیرلی واقع ہوئی اور چند جنگ متواتر ہوئین اور جنگ اخیر مقام لونا دابس واقع میدان میرتا مین وقوع مین آئی اس مین نقصان طرفین کثرت سے ہوا یہ جنگ سابق جلد اول مین مذکور ہو چکی ہے ہمین رام سنگہ کو شکست نصیب ہوئی اور رو بفرار لانے سے جان بر ہوا بعد ازین جودہ پور کا محاصرہ ہوکر حوالہ بخت سنگہ کے ہوا اور بخت کو راج ملک اور شمشیر چمپاوت رئیس ماکری کے ہاتہ سے ملا یہ خاندان آبتک یہ منہ رکہتا ہے اور اوسکو خطاب مارواڑ کا مارکیوار کا حاصل ہے +

ساتہ قبضہ مقام جبکوتت اور اعانت اکثر خاندان کے بخت سنگہ کو اطمینان بخلاف جملہ ارادہ ہاے براورزادہ بنابر دوبارہ حاصل کرنے حکومت کے تہے مگر گو اوسکی ہر دل عزیزی باعث اسکا ہوئی کہ جملہ رشتہ داران جنگ جو نی عہد و پیمان واسطے قیام گدی کے جو اوسنے بزور شمشیر لی تہی کیے مگر منہوز اکثر خیالات بخت سنگہ کے دل مین آتے تہے جنکو وہ براہ صاحب تدبیری ظاہر نہین کرتا تہا اور وہ بہی شرکت موروثی اہلکاران ملک خصوصاً خاندانی راجہ اور یہ بہت ضرور واسطے حک کرنے نام جہین لینے گدی کے ہے اور یہ نام بہر حال کسیقدر پیچ ہو بخت سنگہ کی اس گدی نشینی کا ہوگا افسر کلان فوج اور نیز ملکی نے عہد اوس سے کر لیا تہا اور نیز اوسنے جسکے نسبت بباعث اوسکے ہمیشہ دہرم کے اوسکے گناہ پاک ہو سکتے تہے یعنے کو نیشر مرتبہ اول جسنے قبل ازین اپنا مقام دروازۂ ناگور پر قائم کیا تہا مگر ایک شخص فاذا

ملازم تہا جسنے جملہ غلطی ہاے راجہ کو منسوب بہ بیوقوفی کرکے جادۂ وفاداری سے قدم باہر نہین رکہا اور جب تک اوسکے راجہ کو پناہ جےپور مین ملے اوس عرصہ مین وہ دکہن گیا تاکہ اعانت مرہٹہ کی جو فوج ملکی راجپوتانہ کی تہی حاصل کرے اس شخص کا نام جگو تہا اور اوسکا کام پروہتائی کا تہا بخت سنگہ نے اس نظر سے کہ اوس سے بہی عہد موافقت کا حاصل کرے اور بیگانہ حکومت کے حملہ سے محفوظ رہے پروہت مذکور کو ایک شعر لکہ بہیجا مضمون اوسکا یہ تہا اے مگس شہد جس پہول کے عرق سے تم خوش تہے وہ سموم سے پژمردہ ہوگیا اور درخت گلاب مین اب ایک برگ بہی باقی نہین اب کیون خار درخت مین اولجہے پڑے ہو جواب اوسکا یہ تہا اس امید پر مگس خالی درخت گل مین اولجہی ہے کہ موسم بہار پہر آئے اور گلہاے تازہ پیدا ہون ✣

بخت سنگہ نے بباعث اوسکی عزت اور توقیر کے اوس وفاداری کو جسکے باعث اوسکی تحریر نامنظور ہوئی تہی پسند کیا ✣

بخت سنگہ کی خوش مزاجی اور اوسکی بے وسواسی اور فیاضی بیحد کے سبب وہ ایک نمونہ یعنے ضرب المثل راجپوت کا ہوگیا تہا اس سبب پر اوسکے طریق ثنا پانہ اور جسم خوش اسلوب فوقیت لے گیا تہا اور اوسکی طبیعت ہر ایک علم ملک سے ماہر تہی اور مزید برآن اوسکی لیاقت شعر گوئی اچہی تہی اگر صرف ایک وہ قبح نہوتا تو وہ نہایت عمدہ راجگان رجواڑہ مین سے بعد اوسکے شمار کیا جاتا اور جو لیاقتین اوسکی اوپر مذکور ہوئی ہین باعث اوسکی صرف اوسکے خاندان کے لوگ ہی اوس سی محبت نہین رکہتے تہے بلکہ جو اور رشتہ داران بعیدہ تہے وہ بہی اوس سے راضی تہے پس جب مختار راجہ خارج شدہ نے اعانت سیندہیا کی واسطے دوبارہ قائم کرنے رام سنگہ کے حاصل کی تو ہر دل عزیزی بخت سنگہ نے ایک ایسی فوج کثیر جمع کی کہ دکہنی سپاہ کو اندیشہ ہو جب اونہون نے دیکہا کہ جملہ اچہے شمشیرزن رجواڑہ کے اون کے مقابلہ مین صف آرا ہین جملہ جاگیرداران جنگل اولادیںوجی ہر قسم کے واسطے مقابلہ ارادہ مرہٹہ جو اس اول مرتبہ بیچ تنازعات ملکی کے دست اندازی کرنے آئے تہے استادہ اور آمادہ ہوے اور بسرداری بخت سنگہ واسطے مقابلہ مادہاجی پٹیل کے آگے بڑہے مرہٹون کو جنکا اصل مطلب غارت گری کا تہا نہ شجاعت کا جب دیکہا کہ اونکو موقع دونون امور کا حاصل نہوگا اونہون نے اپنی برچہی کو بمقابلہ سانگ اور سروہی راجپوتون کے اوٹہانے سے انکار کیا ✣

جو کام شمشیر سے نہین ہو سکتا وہ زہر ہلاہل نے تمام کیا بخت سنگہ نے ارادہ کیا کہ اوسی مقام پر قیام کرے جس سے کہ اوسکے
ملک مین اوسکی رسائی ممکن تہی یعنے راستہ کوہی متصل اجمیر یہان راٹہور قوم کی رانی مادہو سنگہ راجہ آمیر کی
واسطے ملنے اپنے رشتہ دار کے آئی اور اوسکے قول پر امر ہوا تہا کہ اپنے برادرزادہ رام سنگہ کے دشمن کو دفع
کرے جس طرح یہ امر عمل مین آیا اور حالت بازپسین شجاع مگر مجرم بخت سنگہ کی جلد اول مین بیان ہو چکی ہے
وہ سمت ١٨٠٩ (سنہ ١٧٥٢ع) مین فوت ہوا اوسکی گدی اوسکے فرزند بجے سنگہ کے واسطے خالی ہوئی
مگر ایسے وقت مین کہ جب تکرار درباب گدی نشینی کے اور اندیشہا سے تنازعات باہمی بروے کار تھے ٭
بیچ عرصہ تین سال راجگی کے بخت کو موقع اور روپیہ ملا اور اوسنے جملہ مقامات جنگ ماروار کو مستحکم
کیا اور مقامات جدید قائم کیے اوسنے قلعہ ریاست گاہ کو مستحکم کیا اور محلات جو اوسمین تعمیرات جدید روئیہ
معروفہ احمد آباد دستہ بنوائین اوسنے اہل اسلام سے بدلا لیا اونکی خانقاہان اور مساجد واقع ناگور کو مسمار
کر کے اونکے مصالح سے تعمیرات قدیم شہر کی مرمت کی اور وہ بخت سنگہ تہا جسنے اپنے ملک مین اہل اسلام کی
بانگ دینی موقوف کی اگر کوئی دے تو مستوجب قتل ہوا اور یہ حکم اب تک مارواڑ مین جاری اور قائم ہے
اگر وہ چند سال اور اس مفسدہ کے دور کرنے کو زندہ رہتا جو اوسوقت جمع ہو رہا تہا تو غالب یہ ہے کہ
اپنے راجپوتون کے جملہ حقوق تک ہندوستان مین قائم کر دیتا اس مفسدہ سے مراد وہ ہے جسکے باعث
قوت مغرور خاندان تاتار دہلی کی منتقل ہو کر سپاہیان کرشنا پر قائم ہوئی تہی ہر ایک ریاست کو ایک ہی جگہ
شامل ہونے کی تہی یعنے تخریب قوت جو اونکی بہبودی کی دشمن تہی مگر جرائم ذاتی اور ملکی نے وہ موقع پیدا
کیا کہ ویسا کسی تاریخ مین پایا نہین جاسے اور جو کچہ فائدہ بخش اونکی زیادتی دینی و دنیوی سے رہائی
پاتے ہین نہین ہوا ٭

اب ہم یہان تاریخ نویسی ملتوی کرتے ہین کیونکہ خوانندہ کو ایک حیرت بلکہ وحشت پیدا ہوگی جب وہ دیکھیگا
کہ جرم بعد جرم وقوع مین آتے ہین اور ایک قتل قاتل کو سزاے قتل کو پہونچاتا ہے اس خیال سے ہم وہ
بیان کرتے ہین جس سے وہ یہ بدنامی خاندان راجپوت کی نسبت عائد نکرے کیونکہ ایسے افعال زشت
صرف ایک جزو اونکی تواریخ مین واقع ہوے ہین خوانندہ کو لازم ہے کہ اپنی نظر اوپر صفحہ تواریخ مغرب کے
ڈالے اور اوسوقت سے شروع کرکے جب سنوجی گیارہ صدی مین ترک وطن کرکے آیا تہا اور جب وہ پردہ
تاریکی ولایت یورپ سے اوٹہا تہا اور اوسی طرح چہرہ راجپوت کے روبرو سے بہی اوٹہتا تہا تقابل دونونکی

عادات اور طبائع کا کرے معلوم ہوگا کہ رئیس راجپوت اون جملہ محاسن ذاتی سے وارستہ تھے جو مغربی شہجادون کی عادات مین تھے اور یہ رئیس اونسے علمیت مین زیادہ تر تھے کوئی وقت ایسا نہتا جس مین یہ ہندو راجگان اپنے نام کسی فرمان پر نہین لکھ سکتے ہون بلکہ اکثر اون مین سے کے خود فرمان تحریر کر سکتے تھے بلکہ اگر ضرورت ہوتی تو اوسکو حلیہ نظم سے بھی آراستہ کر سکتے تھے اور اگرچہ یہ خیال شاید جرائم کو سچا ہے کم کرنے کے ترقی دیتا تہا مگر ہم پوچھتے ہین کہ یہ جرائم کیا اصل رو برو اون جرائم کے رکھتے ہین جو مثل انگیز یورپ مین وقوع مین آتے تھے +

یہ بہی غلطی خوانندہ کی ہے اگر وہ یہ نتیجہ نکالے کہ مورخین کو سے یعنے شاعر کچھ راے نسبت جرائم راجگان نہین دیتے تھے شاعر کا یہ شعر جسکا نام وبسوشلوک تھا ہر ایک امیر و غریب کی زبان پر ہے اوس سے برعکس اسکے ظاہر ہوتا ہے ایک شعر بیچ بدنامی بخت سنگھ کے بابت قتل اپنے والد کے تحریر ہے اور ایک دوسرا کبیت کا ہے جو اوسنے بدیہہ اوسوقت کہا تہا جب ابہے سنگھ اور جے سنگھ آمیر والہ کچہ کار دینی پوشکر پر کر رہے تھے اور ایسے کار مین خوش روزہ یعنے خور و نوش تکلفانہ نہین ہوتا ہے غرض کہ ایک شب یہ دونون راجہ اور اونکے رفقا نہایت خوش بیٹھے تھے اور شاعر سے اونھون نے کہا کہ کچھ بدیہہ کہو جس سے خوشی کو ترقی ہو اوسنے استادہ ہو کر یہ شعر گوشگزار مستحق کے کیا +.

جودہ پور اور آمیر + دونون تھاپ اتھاپ + کورما مارا و یکمرا + کامدیج مارا باپ +

یعنے راجہ جودہ پور اور آمیر گدی نشینون کو خارج از گدی کر سکتے ہین مگر کورما یعنے کچھواہہ راجہ آمیر نے اپنے فرزند (شیو سنگھ) کو مارا اور کامدیج یعنے راجہ راٹھور نے اپنا والد قتل کیا +

یہ الفاظ شاعر کے ہر ایک سامع کے دل مین موثر ہوا اور ہر ایک کی زبان سے مکرر یہی نکلتا تہا یہ شعر غالباً نہایت سخت معاوضہ ان دونون راجاؤن کے حق مین تہا اور ایسا کبھی اور کوئی اوسنے اس دنیا مین نہین لیا گیا ہوگا اور یہ اخیر دنیا تک زبان زد خلائق رہے گا یہ زادہ طبع اوسی شاعر کرن کے تھے جو ہمراہ اپنے راجہ کے بمقابلہ فوج آمیر حملہ مین شریک تہا +

اس بارہ مین بددعا اوس رانی اجیت کی بہی تھی جو ستی ہوئی تھی اور جسنے اپنے مالک کے ساتھ بروقت چتا پر چڑھنے کے یہ کہا تہا کہ قاتل کے استخوان ملک مارو سے باہر جلین اس پیشین گوئی کے بروے کار آنے مین جو قدر وہ لوگ کرتے ہین وہ یہ ہے کہ وہ ایسی عورت کو جو خود ستی ہو قدرت اعلے

رتبہ بزرگان دین یعنے دیوتاؤن کے ساتھ منسوب کرتے ہین تحریر تقریر وم واسپین بخت سنگہ جو اوس نے حکیم کے ساتھ کی تھی اور جسکا مذکور جلد اول مین ہے نہایت دلچسپ بطور کارنامہ شجاعت اور نیک نیتی سکے سے ہے اور اگر اوسپر خیال کیا جاے اور راے کرنی ہو تو اوس سے امور اس دوزخ دنیوی کے اور ناپسندی راجپوت نسبت ایسے جرائم کے ظاہر ہوتی ہے +

باب سیزدہم

گدی نشینی بجے سنگہ - بمقام میرتا رئیسونکا حاضر ہونا - دارالریاستہ مین جانا - رام سنگہ راجہ مخروج کا عہدنامہ ساتھ مرہٹہ اور کچھواہہ کے کرنا - اشتمال ان سب سرکاری عہدنامہ کا - بجے سنگہ کا اپنی قوم کا بمقام میرتا جمع کرنا - طلبی اوسکی واسطے حوالہ کردینے گدی کے - اوسکا جواب - جنگ - شکست بجے سنگہ - خرابی راٹھور سپاہ چارآئینہ - تدبیر جنگ - بجے سنگہ کا تنہا رہجانا - اوسکا فرار ہونا - تعریف شاعر - تلعجات کا حوالہ رام سنگہ کو ہونا - قتل حاکم فوج مرہٹہ - معاوضہ قتل - اجمیر کا حوالہ ہونا - مقبوضہ راجپوتہ کا - مرہٹہ کا رام سنگہ سے علیحدگی اختیار کرنا - شعار بیاوگا راس امر کے - سمادہ جو آیا - وفات رام سنگہ - اوسکی سیرت - بدانتظامی ملک ماروار - حکومت روساے راٹھور - قاعدہ تقنیت بمقام جاگیر پوکرن - گستاخی رئیس بجانب راجہ - راجہ کا بھرتی فوج کا کرنا - یہ امر جدید باعث تنزل قاعدۂ جاگیرداری ہونا - راجہ کا واسطے کم کرنے قوت امرا کے تدبیر کرنا - روسا کا سازش کرنا - کوروہن کیمپی - اوسکی نصیحت راجہ کو - عہدنامہ مصالحت آمیز فیمابین راجہ اور اوسکے رفقا کے برطرفی فوج نو ملازم - وفات راجہ کے گورو کی - اوسکے کلام پیشین گوئی - کریا کرم کرنا - ضرورت مقید کرنے رئیسون کی اور اونکی نسبت حکم قتل کا دینا - دیبی سنگہ پوکرن والہ کا طریق خوف آمیز - اوسکے کلمات اخیر - خیالات نسبت اوسکے ناقص طریق انتظام کے - موقوفی قاعدہ حق فرزند اکبر نتیجہ اسکے - سبتل سنگہ کا مسلح ہونا واسطے عوض لینے قتل اپنے والد کے - اوسکا قتل ہونا - انسداد قوت امرا - اونکا بمقابلہ راہزنان جنگل کے جانا - امرکوٹ کا سندہ سے لینا - اور گوودوار کا میوار سے ماروار اور بجے پور کا شامل ہونا بمقابلہ مرہٹہ اور اونکی شکست بمقام تونگا - ڈے بائن صاحب کا اول آنا اجمیر کا پھر لینا راٹھورون کا - جنگ پاٹن اور میرتا - اجمیر کا حوالہ ہونا - خودکشی حاکم - بجے سنگہ کی عورت داشتہ کا متبنے کرنا مانسنگہ کا - اوسکی گستاخی سے روسا کا کنارہ کرنا - اور اونکی تدبیر کرنی واسطے خارج کرنے راجہ کے - قتل عورت مذکورہ - وفات بجے سنگہ +

بیجے سنگہ بعمر بست سالگی اپنے والد کی جگہ گدی نشین[۱۳۷] ہوا اور اوسکی گدی نشینی کو صرف شاہنشاہ نے نہین بلکہ جملہ راجگان گرد و پیش نے منظور کی اور وہ بمقام سرحدی میرتا گدی نشین ہوا بعد ازان میرتا مین آکر اوسنے ایام عزاداری طے کیے اس مقام پر اوسکے خاندان کے فروع سرخود یعنے بیکانیر اور کشن گرہ اور روپنا گرہ واسطہ تعزیت اور تہنیت کے آئے اس مقام سے وہ بجانب دار الریاستہ روانہ ہوا اور یہان آکر جملہ رسوم موتا اور اپنی گدی نشینی کے اوس فیاضی اور عطایات کے ساتہ ادا کیے کہ امیدوارونکی خواہش کو مالامال کیا

مرگ عموی نے رام سنگہ راجہ خارج شدہ کو پہر موقع واسطے دوبارہ حاصل کرنے ورثہ کے پیدا کیا اور بشراکت راجہ آمیر کی اوسکے ایک عہدنامہ[سلہ] ساتہ مرہٹہ کے منعقد کیا جسکی شرائط کی تعمیل سب حاکمان دکہنی نے بقسم منظور کی بعد ازان دکہنی براہ کوٹا اور بجے پور کے روانہ ہوے یہان رام سنگہ مع اپنے ذاتی ہمراہیون کے اور ایک فوج جرار آمیر کے شامل اونکے ہوا اور وہان سے یہ سب واسطے مقام مقصود کے روانہ ہوے کہ بیجے سنگہ کو خارج از گدی کرین +

بیجے سنگہ بہی آمادہ حملہ تہا اوسنے اپنے ملک کے سوارون کو میدان میرتا مین قائم کیا اور وہان اس خیال سے کہ مداخلت تخیر کو دفع کرے مرہٹہ کے انتظار مین رہا تاکہ فیصلہ دعاوی تخت جنگل کرے اس مقام پر شاعر بجوشی ہر فرقہ اور خاندان کا نام لکہتا ہے جو اوسکی فوج مین شریک تہے اور زیادہ تر حوالہ جاگیرداران تہاوت کا کرتا ہے جو اس موقع پر سب سے آگے تہا مقام پوشکر سے جہان فوج مجموعی جمع تہی ایک پیغام بنام بیجے سنگہ آیا کہ گدی مارواڑ واپس دے یہ پیغام جلسہ عام مین پڑہا گیا اور اوسکے جواب مین سب نے بآواز بلند کہا جنگ جنگ یہ ہا یا یعنے آیا کون ہے جو ہمپر طعنہ زنی کرتا ہے اگر آسمان گرے گا تو ہمارے ہاتہ بطور ستونون کے ہوکر تمہاری حفاظت کرینگے یہ لن ترانی راجپوتون کی ہے جب اونکی تحریک ہوتی ہے اور اونکے فعل بہی کچہ اس سے کم نہین ہوتے شمار مین فوج اونکی بہ نسبت راٹہورون کے بہت کثیر تہی مگر وہ کچہوا ہہ کی کچہ اصل نہین سمجہتے اور اونکی شجاعت کم محتمل کمکی دکہنی فوج کی تہی جنگ نہایت سخت ہوئی اور شاعر ہرایک کی تعریف حسب لیاقت اوسکے انصافاً لکہتا ہے +

سلہ اس عہدنامہ کا نام ہلدی یا پال تیر یعنے کاغذ مستحکم تہا جو رئیس اسمین شریک تہے یعنے جنہون نے اپنے دستخط اسپر کیے تہے اونکے نام ذیل مین درج ہوتے ہین یعنے جہنکوجی سیندہیا اور سانتوجی بولیا دنتو پتیل راآبا پورنیا اتوجسونت راو کاسوا ور چہوا قوم جادون چپوا پنوا بیلوجی ستوا سیندہیا ملجی تانتیا چپنور اگہی پگیا گہوسولیا جادون ملا یار علی فیروز خان یہ سب اوسوقت مین حاکمان کلان فوج دکہن تہے +

دو واردات اس جنگ مین ایسی ہوئین جنمین کی فرداً فرداً کافی تہی کہ فتح و نصرت بیجے سنگہ کی جب قریب ہونے والی تہی اوسوقت بہی اوسکو لیا ول فوج بیجے سنگہ سے باز رکہے ایک کا مذکور جلد اول مین ہوچکا ہے یعنے بربادی سپاہ سلح پوش چارانیہ داران جو چیدہ گروہ راٹہور کی تہی اسطرح پر کہ وہ ایک حملہ بالصرف کرکے واپس فوج مین آتے تہے کہ اون پر گمان فوج اعدا کا ہوا اور چترہ گریپ سے اونکو اوڑا دیا گیا یہ غلطی ایسے وقت مین کہ شجاعت مرہٹہ کی متزلزل تہی درست ہوسکتی تہی مگر وہم نے اس بربادی کو شگون بد قرار نہین دیا درحقیقت سیندہیا تیاری ترک میدان جنگ کرتا تہا کہ ایک روز گردش چرخ نے فیصلہ جنگ اوسکے نصیب کیا اس بیان سے متلون مزاجی راجپوت ظاہر ہے ✣

راجہ کشن گڑہ نے اپنے رشتہ دار روپنا گڑہ والے سے اوسکا علاقہ چہین لیا تہا یہ دونون فروع خورد ماروار کی ہین اور شاہنشاہ سے اوسکو علاقے ملے ہین یعنے سرخود راجہ ہین مطیع کسی راجہ کے نہین ساونت سنگہ رئیس روپنا گڑہ آیا بباعث ضعف جسم یا عمر ضعیف کے بمقام بندرابن جو برلب دریاے جمن واقع ہے چلا گیا تہا اور وہان سری کرشن جی کے آگے شکر گزاری ظاہر کی کہ اوس کی ریاست کے چہوٹنے سے وہ نرک سے بچ گیا اور اوسنے چاہا کہ رئیس خرد کو بہی وہی ترغیب جفا اب شان و شوکت دنیوی دے اوسکا نصائح کا جواب رئیس خرد نے یہ دیا کہ باپ جی یہ تمہارے واسطے بہتر ہے جنہنے عمر کا حظ اوٹہایا ہے کہ اوسکے لذات بلا تاسف ترک کرے مگر مین ابہی اونسے واقف بہی نہین ہوا ہون اس موقع کو غنیمت تصور کرکے اوسنے ارادہ کیا کہ تلاش کسی مضبوط کمک کی واسطے دوبارہ حاصل کرنے اپنے حقوق موروثی کے بہ سبب صرف راجہ جے دیوا کے ضرور ہے اور بہ طبق اسکے وہ شریک سفر رام سنگہ ہوکر گیا اور فوج مرہٹہ لیکر واپس آیا جنکی فتح پر اوسکی امید حصول ورثہ منحصر تہی اس وقت تذبذب مین آیا سردار مرہٹہ نے اسطرح رئیس خرد سال سے کہا اے سردار خرد سال تیرا ستارہ بخت ساتہ ستارہ رام سنگہ کے شامل ہے اور بخت اوسکی یاری نہین کرتا اب کیا کیا جاے اگر یہان سے حرکت نہ کیجاے یعنے میدان جنگ سے علیحدگی اختیار نہ کیجاے گو وہ ناتجربہ کار تہا مگر وہ اپنے ملک والون کو اور اونکی طبیعت متلون کو درباب امور توہمات کے خوب جانتا تہا لہذا اوسنے اجازت حاصل کی کہ وہ ایک فریب کرتا ہے یہ کہکر اوسنے ایک اپنے سوار کو واپس گروہ فریق ثانی مین بہیجا جنکا زور بہت ان پر تہا سوار مذکور بہتوت کے رئیس کے پاس گیا گویا اوسی کی

ہمراہی مین تھا اور اوس سے جاکر کہا کہ مین یہ دریافت کرتا ہون کہ آپ یہ کسواسطے جنگ کرتے ہین بجے سنگہ تو ایک گوشہ میدان جنگ مین مردہ پڑا ہے اوسکو ایک گولہ توپ کا لگ گیا مثل اوسکے جسکا کام دن بھر کا ہوتا ہے میتوت نے دیکھا کہ اونکا آفتاب غروب ہوگیا اور میدان سے فرار ہوے اونکو دیکھکر اور فرقہ بھی اونکے پیرو ہوے اور یہ خبر مثل آتش کے جو ہوا سے دوڑتی ہے سب مین مشتہر ہوئی گو ایسے ایسے فریب اونسے اکثر ہوتے تھے اور اونکی تواریخ مین درج ہین مگر راجپوت ہرگز اس سے ہوشیار نہین رہتے لیکن یہ دریافت نہین کیا کہ یہ خبر صحیح ہے یا نہین اور بجے سنگہ جو اپنی فتح قریب ترجانتا تھا اور مشغول کارزار تھا تنہا چھوڑ دیا گیا حتے کہ اوسکا ایک خدمتگار اور سواری کا گھوڑا بھی اوسکے پاس نہ رہا راجہ مارواڑ جو صبح کو حاکم ایک لاکھ راجپوتون کا تھا آپ واسطے اپنی حفاظت جان کے ایک گاڑی دو بلدہ کا جسمین دو نرگا و ان لگے تھے مرہون[1] ہوا ❊

ہر ایک فرقہ بنام اپنے اچھے جنگ آوران کے چبوترہ بنوایا کرتے تھے اور چونکہ اونکی جنگ ہاے باہمی مین ہر ایک پیشتر قدم رکھتا تھا لہذا اکثر رئیسان نامی مقتول[2] ہوے شاعر ہندی نسبت فوج کملی کے بھی انصاف ہاتھ سے نہین دیتا خصوصاً نسبت قوم سکتاوت ساکن میواڑ جنکی تلوار بیچ مقدمہ اپنے راجہ کے داماد کے بے میان ہوئی تھی اور نہ برچھی دکھنیون کی بغیر تعریف کے رہی اور اوسکی تعریف گویا اونکی اپنی تعریف ہے ❊

ساتھ شکست اس جنگ کے اور منتشر ہونے راٹھورون کے مقامات مستحکم جلدی سر ہوگئے اور مقابلہ رام سنگہ کا فتح نصیب ہوتا تھا اور مرہٹا علاقہ مارو مین پھیلتے جاتے تھے مگر قتل قبیحہ نے اونکی ترقی[3] کا انسداد کیا اور مرگ جی آپا جسکے بسبب اوسکی فوج بجاے کملی ہونے کے خود فریق جنگ ہوگئی تھی باواز بلند معاوضہ طلب

له اسکا حال جلد اول مین درج ہے کتاب بجے بلاس مین درج ہے کہ ایک زمیندار کو جسنے اس صورت مین راجہ کو روٹی اور گورس کھلایا تھا راجہ نے پانچ سو بیگھہ اراضی معاف واسطے دوام کے دی تھی اور اوسکی اولاد اب تک اوسپر قابض ہے ❊

٢له راے سنگہ رئیس کمپاوت مارواڑ کا رئیس مرتبہ دوم یعنے بعد راجہ اور قبل سنگہ رئیس سنساوت مع رئیس کمپاوت چیدہ رئیس تھے جنھون نے اپنے خون سے مہر وفاداری کی تھی مگر جلاوت اور آوت ملک کے اپنے اپنے درجہ سے شجاعت کے حصہ دار تھے ❊

٣له اسکا حال بیچ روزنامچہ ذاتی راقم جو جلد اول مین درج ہے بیان ہوچکا ہے مگر اوسکا مفصل حال تاریخ بجے بلاس مین لکھا ہے جس سے ہم اب تحریر کرتے ہین اس تاریخ مین بیان ہے کہ جی آپا ہنگام محاصرہ بیمار ہوگیا تھا اور راجہ راٹھور نے اپنے بید سورج مل نامے کو اوسکے پاس بھیجا کہ جاکر معالجہ کرے مگر بید مذکور نے اول جانے سے انکار کیا اور کہا کہ تم اگر کہو کہ جاکر اوسکو زہر دو تو مین تعمیل اوسکی نہین کرونگا اسپر راجہ نے کہا کہ

ہوئی اور معاوضہ یہ قرار پایا کہ اجمیر اونکو دیدیا جاوے اور خراج ملک مارو خواہ جاگیر خواہ خالصہ قرار پائے جب یہ بندوبست ہوگیا تو مرہٹا کی فوج نے وہ نیکی بروے کار لائی جو ایسی کمکی فوج کیا کرتی تھی یعنے اونھون نے رام سنگہ کو حوالہ اوسکی بد نصیبی کے کر کے اوسکے قلعہ پر قبضہ کیا جو باعث اوسکے وسط راجستان مین ہونیکے حکومت اپنی اوپر کل راجگان ملک مذکور کے رکھتا تھا *

اس جواہر پارہ کے ساتہ جو اس زبردستی یا بیہودگی سے اپنے مقام تاج سے نکال لیا گیا تھا آزادی ماروار کی خطرہ مین پڑی یعنے اس تاریخ سے ماروار کی آزادی کم ہونی شروع ہوئی مارواڑ نے فی الحقیقۃ صدہا حملہ اور سرکشی ہنگامہ اور جرائم مین جو سب مثل سادہ صفحہ تاریخ مارواڑ قبل اجیت سے شروع ہوے تھے مصروف ہوے تھے اور بقول شاعر دشمن کے جو اس موقع پر اوسنے کہا ہے ذیل مین درج ہوتا ہے *

یاد سگہنے دن آوسے — بابا والہ ہیل
بھاگا تینون بھوپتی — مال خزانہ میل

یعنے سخت اور تنگ آپا کا وقت یاد رہے گا جب تینون راجہ اپنے مال اور خزانہ چھوڑ کر بھاگ گئے تینون راجہ سے مراد راجہ مارواڑ اور بیکانیر اور کشن گڈہ ہے جو اس روز کی تباہی اور بے حرمتی مین شریک تھے *

جوان وارث روپنا گڈہ نے اس فتح کے سبب اپنا دعوی کروانا اور انصافاً اوسکا یہ دعوی راست اور درست تھا اور آپا کے پاس واسطے مبارکباد کے جاکر اپنی زبان مین یہ کہا آپ دیکھین یہ سرسون مین نے ہتیلی پر جمائی ہے یعنے اس جنگ کی فتح کو تخم کے جمنے سے نسبت دی مگر سردار مذکور کم لیاقت تھا اسواسطے کہ جب سیندھیا نے شکر گذاری مین کہا کہ اوسکو فوراً روپنا گڈہ پر قابض کرنا چاہیے اوسنے جواب انکاری دیا اور کہا کہ یہ فعل حساب سے باہر ہوگا اول اوسکے مالک رام سنگہ کے واسطے تجویز کرنی چاہیے جسکی فتح در حقیقت اوس کا حصول مطلب ہوگی مگر جب دغا نے اپنا کار زبون اوپر جی آپا کے کیا شبہہ فوج مرہٹا کا جو نسبت راجپوتون کے ہوا اوس سے یہ سردار بھی بری نہین رہا یعنے یہ بھی مشکوک ہوا اور تلوار ہر طرف پہنچی اور پیغامبران ضلع اور سفیران پر بھی حملہ ہوا اور جو قبل از فرو ہونے اس ہنگامہ کے قتل ہوے اون مین ایک راوت کوپ سنگہ رئیس کلان میوار کا تھا جو اوسوقت منجانب رانا پاس مرہٹا کے سفارت مین

تم بخلاف اسکے اگر چار روز مین آرام ہوتا ہو تو اپنی حکمت سے دو روز مین آرام کرو تعجب یہ ہے کہ آپا نے بھی انکار اوسکے معالجہ سے نہین کیا اور بید مذکور کی دوا استعمال کی اور شفا پائی *

آیا تھا[1] - جی آپا نے دم واپسین مین بھی اس سردار کا ۱۷۹۱ تحفظ اور تربیت کی تھی اور حکم دیا تھا کہ جو اوسنے وعدہ درباب دوبارہ دلانے اوسکے ورثہ کے کیا ہے اوسکی تعمیل ضرور ہے لاش اس مشہور اور نامی حاکم فوج کی مقام طاوس پر جلائی گئی اور ایک سمادہ اوسکی بنائی گئی اور جو لحاظ اب تک اولاد اوسکے دشمن کی اوسکا کرتی ہین اوس سے ہم دلیل طاقت فتاح اور مفتوح کی حاصل کرتے ہین *

یہ جنگ اون بائیس لڑائیون کی اخیر جنگ تھی جنمین رام سنگہ کو اپنی جان سے بھی دریغ ہیچ دوبارہ حاصل کرنے اپنی حریت کے نتھا بدبختی اوسکی اخیر عمر کی سنے اوسکے مزاج کی بلند ہمتی کم کردی تھی اور اوسکی سابق خطاؤن کو فراموش کرا دیا تھا مگر اوسکو کچھہ فائدہ حاصل نہین ہوا اوسنے بمقام جے پور ۱۸۴۳ع مین جلاے وطنی مین وفات پائی اوسکا جسم بہت جسیم اور طویل تھا اوسکی وضع ملائم اور ساتہ انکسار کے اور اوسکی طبیعت خطا پوش تھی اوسکا دل اچھا اور تعلیم یافتہ تھا مگر اوسکی طمع جسکا کچہ حد و حساب نتھا باعث ناپسندی امراے بلند طبعان ملک مارو کے تھی اور اسی وجہ سے وہ خرابی اور جلاے وطنی مین تا مرگ رہا یہ مقولہ عوام ہے کہ بیچ ظاہرداری اور نیک باطنی کے اجیت اعظم بھی رام سنگہ کے مقابلہ مین نتھا اور جو فریب ترغیب رئیس آسوب وہ کرتا تھا وہ اوسکے دورہ دیوانگی سے منسوب کیے گئے تھے اور یہ دورہ دیوانگی اوسکا باعث افیون ہوسکتا ہے جو وہ صغرسنی سے روز بے اندازہ استعمال مین لاتا تھا مگر قطع نظر اوسکے فتوح کے دلاوری بے وسواس جو وہ ہر موقع پر ظاہر کرتا تھا اوس سے اکثر شجاعان خاندان اوسکی قسمت کے شریک تھے خصوصاً شجاعان مرتہا بسہ واری شیر سنگہ ریاہ جسکی یادگار ہرگز راٹہور کے دلون مین محو نہین ہوسکتی اور اوسکے رفقا گرم جوش مین جاگیردار رئیس روپ سنگہ خاندان تپاوت کا بھی تھا جو خاندان اب فراموش ہوتا جاتا ہے اور جس شخص نے یعنے روپ سنگہ نے بمقابلہ جملہ تدابیر کے فلودی مین ثابت قدمی اپنی قائم رکھی تھی اور جسنے جب رسد کم ہوگئی تھی تو اپنے رفقا کے ساتہ شتران ذبح کرکے کھائے تھے یہ مضمون بہت دل پسند مارو کی جوگیون کا ہے جو وفاداری روپا کے اور اوسکے ہمراہیون کے گیت اپنے رباب پر اونکی اولاد کے روبرو گاتی ہین *

ہم درباب سیرت رام سنگہ کے شاعر ہندی کے الفاظ لکھتے ہین جنہین اوسنے رام سنگہ کو بمقابلہ اوسکے شریک دشمن کے لکھا ہے یعنے نصیب بجے سنگہ کے ہرگز ہمراہ رکاب اوسکے نہ تھا اوسنے کبھی کوئی

---

[1] ہمارے پاس اکثر دستخطی خطوط اس مشہور راجپوت کے درباب امور اس وقت کے موجود ہین کیونکہ یہ وہی شخص تھا جسنے صلح اور عہدنامہ فیمابین راجہ مادہو سنگہ راجہ جیپور برادر زادہ میوار اور مرہٹا کی کرائی تھی اور اسوقت اوسکی غرض یہ تھی کہ جی آپا محاصرہ ناگور کا اوٹھالے *

لڑائی نہین پائیگی گو اوسکے ہمراہ لاکھ آدمی تھے مگر رام سنگہ اپنی شجاعت اور طریق کارروائی سے جزوی آدمیون سے فتحیاب ہوتا تھا ❖

مرگ رام سنگہ علاج عام غمہاے مارواریا اوسکے راجگان کا نتھا قوم مرہٹہا نے جسنے ایک مقام محفوظ اور مستحکم رجواڑہ مین حاصل کیا تھا تنازعات پیدا کرنے شروع کیے نتیجہ اوسکے مفید ہوتا تھا اور جب موقع دستیاب ہوتو وہ ملک مین دورہ تبلاش زر تنخواہ ویغما کرتے تھے بیجے سنگہ خردسال اور ناتجربہ کار لاعلاج ہوگیا تھا جنلہا غارت کن اور صلح ہاے زیادہ تر مضر سے تمام خزائن بیشمار جو اوسکے بزرگون نے فراہم کیے تھے رائگان صرف کرائے علاقجات خالصہ سب بے تردد ہوگئے اور کاشتکاران منتشر اور پریشان تجارت بباعث عدم اطمینانی اور عادات قبیحہ امرا جو ہر طرح اور ہر جگہ اپنا اپنا محصول مقرر کرتے تھے اور بعض اوقات کاروان کو لوٹ لیتی تھے کم ہوگئی تھی معہذا اوسکا دعویدار بخت زندہ تھا کہ راجہ کو بمجبوری اس دست درازی سے جو اوسکے اصلی اختیار پر ہوتی تھی چشم پوشی کرلی پڑتی تھی اور اسوجہ سے اوسکا اختیار اور رعب اسقدر کم ہوگیا تھا کہ اوسکے محل مین بھی باقی نہین رہا تھا ❖

امراے مارواڑ ہمیشہ ذی اختیار بہ نسبت امراے دیگر ممالک گرد پیش کے رہے وجہ اوسکی یہ ہوسکتی ہے کہ وہ اول آکر جنگل مین آباد ہوے تھے اور اونکا اختیار ہمیشہ بوجہ خاص حالات اونکے اور خصوصاً بیچ اوس تکرار اور جنگ طویل الایام کے جو واسطے حقوق اجیت خردسال کے بمقابلہ حکومت شاہنشاہ وقوع مین آئی تھی بروے کار آتے رہتے تھے ایک سبب اور بھی اسکا تھا جسکا فی الحال نتیجہ بد پیدا ہوا اور جو بوجہ قاعدہ تبنیت کے وقوع مین آیا ❖

جاگیر پوکرن کی جوکہ سرخسرو مگر قوی تر فریع خاندان چپاوت سے ہے راجہ اجیت کے فرزند دیبی سنگہ کو متبنے کیا استحقاق متبنے کرنے کا جیسا ابھی بیان ہوچکا ہے منحصر اوپر زوجہ متوفی اور کلان خاندان کے ہے کیون وہ اس استحقاق کو عمل مین لاتے ہین جیسا اونھون نے اس موقع پر کیا کسی تحریر سے ظاہر نہین ہوتا مگر غالب کہ حسب خواہش اخیر رئیس متوفی جسکی خواہش یہ ہوئی کہ اپنے راجہ کے خاندان کلان کو موقع خوش دستیاب ہو کیونکہ اوسکا اپنا کوئی فرزند نہ تھا یا اسوجہ سے کہ جو کوئی قریب رشتہ دار دعوی دار تھا اونہین لیاقت ضروری سرداری خاندان مارواڑ کی نہتی اگرچہ ایسی تبنیت جسوقت وقوع مین آئی یعنے جب پگڑی راجہ مرحوم کی اوپر سر راجہ حال پوکرن کے بندھی تو شخص متبنے کو لازم ہے کہ وہ فراموش کرے کہ اوسکا کوئی اور والد

سواے اوسکے تھا جسکی جگہ وہ قایم ہوتا ہی مگر ہم پہلا وقت خیال کرسکتے ہین کہ معاملہ حال مین اوسکا خیال قریب
تخت جوا ور مواقع پر وہ فراموش کرتا اوسکے دلیر ہر وقت باعث تنازعات اوسکے برادران بطنی اور اونکی
اولاد کے بنا بر گدی مارواڑ ہجوم لاتا تھا اس سے ایک اور صورت قواعد راجپوت کی پیدا ہوتی ہے یعنے وہ اس
فرزند کو (گو یہ شریک کسی گناہ خلاف ریاست مین نہوں) گدی متبنی سے خارج تصور کرتے تھے اسوجہ سے کہ وہ شریک
جاگیرداران کے ہوگیا تھا مگر اولاد دوسری اور برادر کوچک کو گو وہ بھی متبنے خاندان سرخود اید[۵۱] مین ہو گیا ہو
ضرور تر وارث مارواڑ گردانتے ہین بلکہ اوسکو لازم آتا ہے کہ درصورت نہونے وارث کے وہ حاکم مقرر کرے
اگرچہ اوسکے ایک ہی فرزند ہوا اور اوسکی جگہ وہ متبنے دوسرے کو کرے[۵۲] +
چمپاوت اس پر آمادہ ہوے کہ اونکا اختیار اوپر راجہ اور ملک کے رہے اور دیبی سنگہ نے سازش ساتھ
رہوا اور دیگر اقوام اس فرقہ کے واسطے اخراج اپنے ہمعصرون کے کی اونھون نے اپنے گروہ مین سے
سپاہی واسطے پہرہ اور تحفظ جسم راجہ تعینات کیے نصف اون مین کے قلعہ مین رہے اور نصف شہر
مین جب راجہ افسوس کرتا کہ حالت اوسکے ملک کی تباہ ہے اور اقوام کوہی غارت گری کرتے ہین اور
اوسکے اپنے رئیس بدعت کرتے ہین دیبی سنگہ پوکرن والہ جواب دیتا کہ تم فکر مارواڑ کی کیون کرتے ہو وہ میرے
خنجر کے میان مین ہے راجہ خردسال اپنے غم والم کو اپنے برادر غیر بطنی جگو نامے سے کہکر اپنے دل کو خالی
کرتا تھا یہ شخص صاحب حزم اور تجربہ تھا اور یہ صفات وہ اپنے راجہ کے دل مین متمکن کرتا تھا غلط نمائی
اور بظاہر اوسکی تدابیر سے اتفاق کرنے سے اوسنے صرف رفع شبہہ اونکا نہین کیا بلکہ اونکی سست طینیت
کا فائدہ اوٹھاکر اوسنے اس امر کی اجازت ہی صرف حاصل نہین کی کہ ایک گارد سپاہ سندہی کا واسطے
حفاظت شہر کے ملازم رکھے بلکہ اونکی بسر قوت کی بھی منظوری حاصل کی اور یہ اوسوقت تک کبھی نہین
ہوا تھا کہ فوج تنخواہ دار بھرتی کیجاے اس سے ہماری یہ مراد نہین ہے کہ راجگان راجپوت کسی اور فوج کو
سواے جاگیرداری فوج کے نوکر نہین رکھتے تھے اونکے پاس اور فوج راجپوت کی بھی نوکر رہتی تھی مگر وہ
سب زمین پایا کرتی تھی اور اسوقت تک اونکے نوکر سپاہی تنخواہ دار نقدی کے نہ تھے یہ گروہ عارتی یعنے دوسرے
ملک کے صرف پیادگان کے تھے اور وہ کچھ قواعد انگریزی سے بھی واقفیت رکھتے تھے اور اونکی برتری اوپر

---

۵۱ یاد ہوگا کہ اید وہ مقام ہے جسکو ہرا اور سیوجی نے فتح کیا تھا +

۵۲ اسکا حال ہم شجرہ انساب بناکر تحریر کرینگے اور زیادہ تر فائدہ متصور ہوگا اگر ہمکو حکم اس معاملہ مین فیصلہ کرنے کا حاصل ہو +

اوسنکے لیئق سواران سکے اونھون سنے جنگ مرہٹہا مین بہ نقصان کثیر معلوم کی تھی یہی وجوہ دربار اودے پور اور جے پور مین بھی باعث ترغیب اس امر کے اختیار کرنے کے لیے ہوسے اور یہی ایک وجہ قوی تر بہ نسبت عام بدنیتی سکے جو بعد شکست سلطنت سکے وقوع مین آئی تھی واسطے تنزل جاگیرداری پیچ راجپوتانہ کے ہوئی تھی اس سپاہ مین پوربیا راجپوت سندہی اور عرب یا روہیلے تھے اونکو حکم خاص راجہ سے ہوتا تھا مگر بتوسط اہلکاران ملکی ریاست سکے اور وہ اوسنکے سپرد جملہ کارہاسے عظیم و جلدی سکے کرتے تھے اس طرح یہ ایک حد فاصل درمیان راجہ اور اوسکی رعیت کے ہوگئی اور اسیوجہ سے محسود ہوکر باعث تکرار و نزاع ہوئی اسی طرح دیگر ریاست ہاسے سنے بھی اس فوج سکے لیے تدابیر کین اور اگرچہ وجہ ہر ایک ریاست کی ایک ہی تھی یعنے انسداد بلکہ معدومیت قوت رئیسان جاگیردار کی مگر ہر ایک جگہ یہ فائدہ اوس سے مترتب نہین ہوا ہان مگر کوتاہی جہان بیس اچھی آراستہ پلاٹن اور ایک سو ضرب توپ ضبطی جاگیرداران ست قائم کی گئی ہین ✤

پھر جانب تاریخ نویسی رجوع کیجاتی ہے دہابہاسے یعنے پسر راسے سنے سات سو سپاہ جمع کرکے اور اوسنکے اخراجات رئیسان سے لیکر اونکو باہر کے کام سے منتقل کرکے دروازہ ہاسے قلعہ پر تعینات کیا اسطرح راجہ کچہ ایک متابعت گروہ مختلف سے رہا ہوکر اسپنے بھائی اور دیوان فتح چند سے صلاح اس امر کی کیا کرتا تھا کہ کس طرح بہبودی اور انتظام دوبارہ قائم کیا جاسے اور راجہ خرچ کی طرفسے اسقدر تنگ تھا کہ دہابہاسے اوسکا بمجبوری اپنی والدہ کے پاس گیا اور اوسکو دہشت خودکشی کی دیکر پچاس ہزار روپیہ جو روپیہ اوسنی بہ تقویت رانی راجہ حاصل کیتھی اوس سے طلب کیے اور لیے اور ایسا گھوڑون سے ملک خالی ہوگیا تھا کہ اوسنے بہ مجبوری اپنے سواران کو (جو پیادہ پا نہین چل سکتے تھے) گاڑیون پر سوار کراکر ناگور لے گیا اور وہان بحیلہ تنبیہ اقوام کوہی اوسنے ایک فوج آراستہ کی اور اتواپ دیوارہاسے شہر سے اوتار کر اوسنے اس فوج بے سامان کے ساتہ بخلاف کوہی سرحدی سکے کوچ کیا اور فتح نصیب ہوکر وہان سے مراجعت کرکے قلعہ تہل نگری پر حملہ کیا اس سے اوسکا مافی الضمیر بخوبی واضح ہوگیا اور جملہ جاگیرداران مارواڑ اندیشہ ناک ہوسے اور بمقام برسل پور جو بفاصلہ بیس میل دار الریاستہ سے واقع ہے واسطے اپنے تحفظ کے جمع ہوسے ✤

وہان ایک راجپوت نجیر فرقہ کا تھا جسکی شجاعت اور وفاداری اور نیک چلنی سنے بجت سنگہ کا عزیز اوسکو کردیا تھا جتنی وقت نزع بجت سنے اوسکی سفارش اپنے فرزند سے کی تھی گوردہن کھیچی سے جسکا نام آخر تاریخ ریاست راجہ مذکور مین بہت مشہور ہوگیا تھا راجہ خردسال سنے درخواست کی کہ وہ اوسکے رئیسونکو

سرکشی کرنے سے باز رکھے اوسنے موافق راے اصیل راجپوت کے اپنے راجہ کو صلاح دی کہ اون ٹیسونکی عزت اور آبرو پر اعتبار کرکے وہ تنہا اونکے پاس جاے اور خود گفتگو کرے اور خود قبل راجہ کی روانگی کے اونکے پاس گیا تا کہ اونکو زیادہ استقبال راجہ کرے طلوع آفتاب کے وقت گوردہن بمقام سرکشان کے پہونچا اور جا کر اوسنے اونسے کہا کہ تمھارا راجہ تمھاری نمک حلالی پر اعتبار کرکے اونکے پاس آتا ہے اور اونسے کہا کہ باہر جا کر اوسکا استقبال کرین مگر کسی نے اوس کا کہنا سماعت نہین کیا اور نہ اوسکی گفتگو پر عمل کیا اسی عرصہ مین راجہ ناخواندہ اور نامشکور یعنے کوئی اوسکا شکر گزار بھی نہین ہوا اونکے مقام پر وارد ہوا چونکہ راجپوتون کے ہر ایک کام مین اعتبار اور اعتماد ہوتا ہے لہذا گوردہن ایک لحظہ بھی متامل نرہا اور اپنے مالک کو سیدہا خیمہ رئیس رہوا مین جو رئیس کلان مارواڑ کا تھا لے گیا یہان سب جمع ہوے اور خاموش تھے کہ راجہ نے خود قفل خاموشی توڑا اور کہا کہ میرے رئیسون نے مجھے کیون چھوڑ دیا *

چمپاوت نے جواب دیا کہ مہاراجہ ہمارے سب گروہ ایک ہی بلندی یعنے مرتبہ رکھتے ہین اگر دوسرا ہوتا تو وہ مہاراج کے اختیار مین تھا اسکے بعد تکرار طول طویل بیان آئی سلوک آیندہ اور اعادہ گذشتہ ہوے آخر کار راجہ نے درماندہ اور تنگ ہوکر یہ کہا کہ کون شرائط پر تم پھر اپنا اتفاق کروگے اسپر یہ شرائط پیش ہوئین

اول ۔ دہابھاے کی فوج برطرف کیجاے *

دوم ۔ پٹہ جات جاگیرداری اونکے سپرد کیے جائین *

سوم ۔ دربار قلعہ سے شہر مین قائم ہو *

اب کوئی موقع سواے اسکے نہ رہا تھا کہ یا تو نزاع باہمی پیدا کیجاے یا منظوری ان شرائط کی دیجاے اور شرط اول جو مقدم تر تھی یعنے برطرفی سپاہ زبون جو راجہ راجپوت کے جسم کی محافظ بے قاعدہ تھی فوراً عمل مین آئی اور شرط اول اور آخر مین راجہ کچھ متعجب یا ناراض نہین ہوا مگر شرط دوم نے بنیاد اوسکی حکومت کی قطعہ کردی یعنے راجہ کو وہ اختیار اور استحقاق عزیز یعنے اختیار مراعات کی عطا کرنیکا حاصل نہین رہا یہ سرسری مصالحت جو ہوگئی تو رئیسان ناراض منتشر ہوے بعضے اپنی ریاست کو روانہ ہوے اور چونداوت رئیس ہمراہ راجہ دار الریاستہ کو گئے اس امید پر کہ اونکے پہلے اختیارات جو اونکے راجہ اور ملک پر تھے پھر حاصل کرین *

اسطرح ہر امر جاری رہا جب آتمارام گورو بجے سنگہ کا بستر تمارضت پر گرا اور جو وہ ہمیشہ اوسکی خبر کو آتا تھا

گورو قریب المرگ اوسکو یہ کہتا کہ تم خوش رہو جب مین مرونگا تو جملہ تکالیف تمھاری اپنے ہمراہ لیجاؤنگا آخرکار
گورو مذکور فوت ہوا اور اوسکے کلام کی تعبیر جو بمنزلہ پیش گوئی متصور ہوتا تھا وہا بہاسے نکلی راجہ نے بظاہر
نہایت افسوس اپنے گورو کے مرنے کا کیا اور اوسکی عزت افزائی کی نظر سے ایک حکم جاری کیا کہ اوسکے
کریاکرم قلعہ مین کیے جائین اور رانیان بہ بہانہ اوسکی لاش کی تعظیم کرنیکے محلات سے آئین اور اپنی سپاہ
اور ہمراہی ساتھ لائین یہ موقع ایسا تھا کہ اگر شبہہ بھی ہوتا تو بھی اوسکا وہم نہ کیا جاتا اور جملہ رئیس گوروکے
کریاکرم مین شامل ہونے کو گئے جیسے وہ زینہ پر جو پہاڑ مین کٹا ہوا تھا اور گرداگرد کوہ جو داکے ہے چڑہے
دل دیبی سنگہ کا یکایک گہبرایا اور اوسنے کہا کہ یہ دن منحوس معلوم ہوتا ہے مگر اسکے جواب مین کلمات خوشامد
بیان آئے یعنے آپ ستون ملک مارو کے ہین کون آپ کی طرف آنکھ اوٹھا کر دیکھ سکتا ہے القصہ وہ آہستہ
آہستہ ہر ایک مقام سے چلے جب تک وہ نقارہ[1] دروازہ تک پہونچے یہ دروازہ بند تھا رئیس رہوا نے کہا
کہ دغا ہے اور اپنی تلوار کھینچی اور پیکار مرگ شروع ہوا اکثر قتل ہوئے اور باقی مغلوب یہ مقیدی اوسکے اونکی قسمت
کا حال پیشین کہتی تھی مگر مثل اصیل راجپوتون کے جب وہ بہائی نے اونسے کہا کہ وہ قتل کیے جائینگے
اونکی اخیر درخواست یہ تھی کہ اونکی جان تلوار سے لیجاے اور نہ ناپاک گولی سپاہ تنخواہدار سے مورخ یہ نہین کہتا
کہ یہ درخواست اونکی منظور ہوئی یا نہین مگر تین رئیسان کلان چہپاوت مع اجیت سنگہ رہوا والا اور دیبی سنگہ
پوکرن والہ اور رئیس ہرسولا اور چتر سنگہ رئیس کمپاوت کیسری سنگہ چندرین والہ وارث نباج اور رئیس روئن
جو اوسوقت جاگیردار کلان اوداوت کا تھا اپنی قسمت کو پہونچے مگر دم واپسین دیبی سنگہ کا حال قابل
بیان کے ہے بباعث اوسکے خاندان راجہ سے مونہ نے کے اونھون نے اوسکا خون سر نہ بہایا مگر اوس کو
پیغام مرگ ایک مرتبان افیون مین بہیجا جب وہ اوسکے پاس پہونچا اور نیز حکم راجہ کہ وہ زندگی سے
جدائی اختیار کرے اوس سے کہا گیا دیبی سنگہ اپنا عمل مٹی کے ظروف مین کرے گا ہمارا پیالہ طلائی لاؤ
اور ہم بخوشی اسے نوش کرینگے مگر یہ اخیر خواہش رئیسانہ اوسکی جب نا منظور ہوئی تو اوسنے اپنا سر دیوار قید خانہ
سے پہوڑ ڈالا اور قبل اوسکے وفات پانیکے کسی بے رحم شخص نے یہ کہا کہ اب وہ میان خنجر کا کہان ہے
جس مین ملک مارواڑ بند تھا اوسنے یہ مختصر جواب دیا کہ وہ سیالاکی کمر مین بمقام پوکرن ہے ✦

سلہ یہان ایک نقارہ رکہا ہے جسکی آواز پر رئیس وغیرہ دربار مین طلب ہوا کرتے ہین اور اس دروازہ تک راجہ مصنف کے استقبال کو آیا تھا جب وہ اجنٹ گورنر جنرل ہند تھا ✦

یہ ایک متوحش قربانی ایسے آدمیون کی بیچ قائم رکھنے حکومت کے تھی جنھون نے اپنے جسم بیچ تحفظ اپنے ملک کے جان سے خالی کردیے تھے مگر ہر دل عزیزی کامل تھی جو بمقابلہ بدعت شخص غیر کے ہو تو بھی جرم خلاف سلطنت کے قبوح کم نہین کرسکتے اور نہ اوسکے معاوضہ مین کمی کرسکتی ہے اوس حال مین کہ جب بباعث ضعف قوت راجہ امراے مغرور اور خودسر ارادہ زیر کرنے اپنے راجہ کے رکھین یہ وہ طریق ہے جسطرح معاوضہ لیا گیا تھا جس سے دل متوحش ہوتا ہے اور جس سے بوجہ دیگر دلائل کے بدنامی فریب وہی کی انصافاً طریق رویہ راجپوت مین ہوسکتی ہے مگر جو ہم اوس مین غور کرین تو ہمکو وجوہ اس خیال کے بطلان کرنے کے حاصل ہوتے ہین خلاصہ یہ ہے کہ راجپوت جرم فریب اور جرم خلاف سلطنت کو ناپسند کرتے ہین مگر وہ لوگ جن مین راجپوت پسر اور جلسے اونکو کام پڑتا ہے اکثر باعث ترغیب ضروری ایسی قربانی کے واسطے اپنے تحفظ کے ہوتے ہین اور یہ نتیجہ اونکے سوء انتظام کا ہے ورنہ یہ فعل نہ اونکی تعلیم مین سکھایا جاتا ہے اور نہ اونکی عادات کے موافق ہے +

نزاع دوامی فیمابین امرا و راجہ کے جو ایک نتیجہ زبون مجمع جاگیرداران کا ہے ملک مارواڑ اور نیز ملک میواڑ مین بباعث تلف ہوجانے اوس سنگ بادشاہی قرار دادہ یعنے حقوق فرزند اکبر کے نہایت ترقی پر تھی مگر ہر حال مین امر خلاف رسم و رواج کرنا گویا خود حق ولیعہد ریاست اوپر خواہش مجنونی پدری کے تصدق کرنا ہے کسی ملک دنیا مین وہ حکم خدا یعنے حرمت والدین کی کرنا بہتر راجپوتانہ سے واضح نہین ہوتا ہے اگر اس ملک کی تواریخ مین ہم دو دلائل قبیحہ اس سے انحراف کرنے کے دیکھتے ہین تو ہم دلائل کثیر رشد فرزندی کے بیچ قوم چونڈا میواڑوالہ اور جیا مارواڑوالہ مین دیکھتے ہین جنھون نے وہ حکومت ترک کر کے جو از روے پیدائش کے اونکو کرنی تھی اطاعت بجاے حکمرانی کے منظور کی ہے صرف بوجہ تعمیل رضاے پدر جسکی محبت نسبت ثمرہ عمر ضعیفی کے زیادہ تر تھی اور یہ امور فروتنی بمشکل اعتبار مین آسکتے ہین اور اس لاغرضانہ حرکات سے اونکے جانشین اوس رتبہ اعلے کے دعویدار ہوسکتے ہین جو گو قرین قیاس ہو مگر خیال مین نہین آسکتا اور جو کثرت معاوضہ سے قائم رہ سکتا ہے وہ اپنا استحقاق بباعث بزرگ ریاست ہونیکے اس امر کا بیان کرتے ہین کہ وہ صلاح کار یا تعلیم دہندہ اپنے راجہ کے خصوصاً عمر صغر سنی مین ہین اور اپنے دعوی سے اپنا استحقاق پیدائش ترک کر کے یہ مشہور مثل بخوبی اپنی زبان پر لاتے ہین کہ پاٹ یعنے تخت کا مالک مین ہون راج کا مالک وہ اور اس استحقاق کی نسبت حجت کرتے ہین کہ ہر موقع عطیہ زمین پٹہ اوس سے

مشورہ کیا جاوے اور پسند پر اوسکے ہاتھ کے دستخط ہوا کرین (اسکا حال جلد اول مین درج ہے) یہ اتفاق محتاج ہمیشہ کی کوشش راجہ کے واسطے اونکے مقابلہ کے تھے اور اس غرض سے راجہ نے ایک رقابت یعنے رشک اور حسد بیچ دل کم قوت جاگیرداران ہم مشورہ کے پیدا کیا اور اس طرح قوت کو تقسیم کیا اس تقسیم قوت کو اگر راجہ عقیل ہو تو اپنے مطلب کے موافق کر سکتا ہے مگر یہ حسد بھی باعث کمی اختیار راجہ بیچ ملک مارواڑ کے نہین ہو سکتا تھا اور نہ طریق حال تہنیت فرزند راجہ بیچ طاقت دار جاگیر بو مرگ کے اگر والد کُش فرزندان اجیت راجگی کو بیچ نگاہ اپنے مغرور اور ہمیشہ آمادہ جاگیرداران کے کم رتبہ نہ کر دیتے جو جاگیرداران بیچ جنگ ہاے مابعد مین جو بعد قتل اجیت وقوع مین آئین کبھی مورد الطاف اور کبھی مصدر بدنامی درصورت اتفاق یا معاملہ وعدہ یا فتح نصیب راجہ کے ہوے اس زبون داغ بدنامی سے ہر ایک قباحت جو بعد ازین اس خاندان بلند ہمت پر عائد ہوئی اور نیز بربادی عقیدہ فرمان برداری ہمہ تن جو اس تواریخ کے اوائل ایسی وضاحت کے ساتھ مذکور ہے منسوب ہوتی ہے اور اس کینہ تک اوس سے وہ تنازعات فیما بین راجہ و امرا پیدا ہوے ہین جو منجر باخراج اور خرابی راجہ اور ضبطی اور جلاے وطنی اور قتل امیران ہوے ہین — اس مضمون کو ختم کر کے کہا جاتا ہے کہ رام سنگہ کی بیماری نے اوسکے تاج کو کھو دیا اور وہ تاج اوسکے جانشین کے سر پر بے آرامی کے ساتھ رہا لہذا اوسکو کوئی صورت محفوظ رہنے کی نظر نہین آئی مگر وہ سختی اور بدعت جسکا بیان اوپر ہوا ہے گو اس حرکت سخت نے اوسکو عرصہ قلیل کے واسطے آرام دیا مگر کلمات دم واپسین رئیس کو پرن اوسکے گوش مین ہر وقت صدا دیتے تھے یعنے خنجر رئیس مذکور کی کمر مین ہے اور یہ خیال اوسکے خواب کو مدت دراز تک جب تک حال ریاست مذبذب رہا منغص کرتے تھے بلکہ مرگ نے اوسکی تلخی سے نجات دی +

وصیت براے نام چہپاوت کی جنگل مین اوسکے فرزند کو بمقام پوکرن پہونچائی گئی اور جس شتابی سے اودی گئی اوسی چستی اور چالاکی سے سیلا نے تعمیل اوسکی کی یعنے اوسنے بسرداری اپنے رفقا کے واسطے لینے معاوضہ کے کوچ کیا اور اول اوسنے ارادہ تاخت و تاراج کرنے اور جلا دینے پالی کا جو ایک مقام تجارت کا تھا کیا اس مین ناکام ہو کر وہ ایک دوسرے پر دولت شہر علاقہ یعنے بلوارا واقع لونی پر جازم ہوا اور یہان دونون امر یعنے اوسکا ارادہ معاوضہ اور زندگانی ختم ہوئی جیسے اوسنے حملہ کیا اور زینہ شہر پر لگا دیے کہ دو گولی اوسکو لگین جنہون نے اوسکو اوسکے رشتہ داران مرحوم کے پاس پہونچا دیا اور دوسرے روز

اوسکی خاک نے ریگستانی تہ زمین سونے کو سفید کیا ✣

کچہ عرصہ کے واسطے نزاع اور تکرار باہمی کا انسداد ہوا بدعت اور زیادتی کم ہوئی تجارت پھر روبہ شگفتگی لائی اور بہبودی دوبارہ زندہ ہوئی مورخ کا بیان یہ ہے کہ رعایا کو امنیت حاصل ہوئی اور شیر اور بکری یکجا پانی پیتے تھے بجے سنگہ نے تدابیر بہتر واسطے حاصل کرنے وفاداری رئیسون کے عمل مین لائے اور اون کو مصروف رکھا کہ دوسری جانب اوسکو فرصت توجہ کرنے کی نہو اوسنے فوج کشی اوپر بے قاعدہ گروہ جنگلی یعنے اقوام کہوسا اور صحرائی سکے کی جسکے باعث اوسکو مقابلہ ساتہ سندہ کے راجہ برائے نام سکے رہا اور نتیجہ اوسکا یہ ہوا کہ قلعہ امرکوٹ جو کنجی یعنے کلید گھاٹی سندہ کی تھی اور جواب بعید تر مقام مقبوضہ مارواڑ سے ہے فتح ہوا اوسنے نیز کمی بیچ ملک جیسلمیر کے جو سرحد شمالی اور مغربی پر اوسکے علاقہ کے واقع ہے کی یعنے اوسکا بھی کچہ علاقہ اپنے قبضہ مین کرلیا مگر جس قدر اوسنے علاقجات فتح کیے اون مین نہایت عمدہ علاقہ زرریز گوڈوار کا تھا جو اوسنے راجہ میواڑ کا فتح کیا یہ علاقہ جو مساوی الجمع کل ملک مارو کے ہے قدیم راجگان منڈور سے قبل راٹہوروں کے چھینا گیا تھا اور قبضہ سسودیا والون مین قریب پانچ سو برس کے رہا اور جب تنازعات باہمی وقوع مین آئے تو رانا نے اوسکو زیرحمایت بجے سنگہ کے رکھا اوسوقت سے وہ میواڑ کے قبضہ سے جاتا رہا ✣

ملک مارواڑ مین کئی سال تک امن وامان رہا جب کوشش ہاے مرہٹہانے جو دوبارہ لوٹ کے اور فتح کرنیکے وہ کرتے تھے راجپوتون کو ایک مرتبہ پھر مجبور کیا کہ وہ باہم اتفاق واسطے تحفظ اپنے انتظام ملک کی کرین اسوقت مین پرتاپ سنگہ نامے ایک راجہ عالیہمت اور چالاک گدی نشین آمیر تھا سمت ۱۸۴۳ (سنہ ۸ ۱۷ع) مین اوسنے ایک قاصد بجے سنگہ کے پاس اس مراد سے بھیجا کہ وہ بھی اتفاق اوسکے ساتہ بخلاف دشمن عامہ راجپوتانہ کے کرے اور وعدہ کیا کہ وہ خود فوج کشی بسرداری فوج مشتملہ کے کریگا جنگ تونگا وقوع مین آئی اور اوس مین شجاعت راٹہور ہر طرح روشن ہوئی تواعد جنگ سے قطع نظر کرکے اوتہون نے حلوبیچ پلٹن ڈی باٹن کے کیا اور توپخانہ والون کو اونکی توپون پر قتل کیا اور سیندہیا کو یہان تک مجبور کیا کہ اوسنے صرف میدان جنگ ہی نہین چھوڑا بلکہ اپنے تمام علاقہ مفتوحہ سے دست بردار ہوا (اس جنگ کا حال مفصل جلد اول مین درج ہے) بجے سنگہ نے اس فتح سے قلعہ اجمیر دوبارہ حاصل کیا اور اوسکی کمک کو بیکار کردانا مگر عقل سیندہیا اور لیاقت ڈی باٹن نے اس نقصان کا

معاوضہ جلد حاصل کیا یعنے چار سال کے عرصہ مین رفع ندامت کیواسطے مرہٹانی اوسقدر فوج کی ساتھ حملہ کیا کہ ہندوستان
کی کسی جنگ مین اوسقدر نہتی اور اوسکے دیکھنے سی تعجب ہوتا تھا سمت ۱۸۴۸ مین (۱۷۹۱ء) جنگہاے پاٹن
پاٹن اور میرتا کی واقع ہوئین جس مین دیوی راجپوت کو شجاعت ظاہر ہوئی مگر مقابلہ توا عد انگریزی اور سامان
بیشمار کے اور جان فریب اور دغا بھی معدوم نہتی بیسود ہوئی نتیجہ اسکا یہ پیدا ہوا کہ ساٹھ لاکھ روپیہ خرچ فوج کشی کا
دینا پڑا اور جو اسقدر زر کثیر ملک سے حاصل نہین ہوسکتا تھا لہذا اسباب و مال ہر جگہ قرق ہوتا تھا اور اول واسطے بقایا کے دیگئے ❊

مقام اجمیر جسنے چند روزہ فتح تونگا کے سبب سرکشی اختیار کی تھی پھر ایک مرتبہ اون کے حوالہ ہوا
اور واسطے ہمیشہ کے مارواڑ سے علیحدہ کیا گیا جب ومی پاٹن صاحب نی اوسکو گھیرا تو حاکم وفادار دہرم راج
نامے نے بخوف بدنامی سپرد کردینے جگہ کے یا نا فرمانی حکم طلبی راجہ کے ہیرا پیس کر کھالیا اور یہ کہا کہ راجہ
سے کہدو کہ اپنی وفاداری اسطرح ظاہر کرسکتا ہون یعنے بعد میرے مرنیکے دکھنی لوگ داخل اجمیر ہونگے[1] ❊

اختیارات تامہ جو رسم و طریق دربار اوپر قوم کے رکھتے ہین ہر جگہ مقبولہ مین بیچ حکومت مقررہ
دوامی کے تھے ایک روک اوپر اختیارات اور بدوضعی دربار کے دربارہ تمول اور لیاقت کے رہتی ہے جو
اونکے حیطہ سے باہر ہوتی ہے مگران ریاست ہاے خرد مین ایسی روک کوئی نہین معلوم ہوتی اور حکم تبدیلی
اور کاروبار کا تخت سے یعنے راجہ سے دیا جاتا ہے آئین اقوام لطیف وحشی یعنے جن مین وحشیونکی نسبت
کچھ تمیز نیک و بد ہوتا ہے جسکی رو سے عیاشی اور زنا کاری جائز ہے ہندوستان مین بادشاہان با فرہنگ
یہودی سے تا بوقت بیجے سنگہ مارواڑ والہ کے جاری تھا اور اوسکے نتیجہ ہاے ملکی بھی ویسے ہی تھے
یعنے اتلاف حق وارث ذی حق بمقابلہ وارث یعنے اولاد عورت محبت دار کی اخیر عمر راجہ مارو کی بیچ محبت ایک
زن اوسوال کے مصروف تھی اور وہ اوسکی وہی عزت کرتا تھا جو ایک منکوحہ رانی کی ہوتی ہے بدنامی
یہان تک اوسکی مشہور ہے کہ وہ اوسکی محبت مین ایسی حرکات کرتا تھا جو لائق مرتبہ راجہ کے نتھے یعنے وہ
عورت اوسکو اپنے روبرو سے پاپوش کاری کرکے نکال دیتی تھی چونکہ اس نالائق محبت کے بدنظمی ملک مارو

[1] یہ دہرم راج راجپوت نتھا بلکہ سنگوی قوم سے تھا اور ایک اہلکار ملکی اگرچہ یہ ایک امر تعجب کا اور شاذ ہے کہ اقوام تجارت پیشہ مغربی ہند کے
دراصل راجپوت ہین اور جیسے اونھون نے جین مت اختیار کیا اوسوقت سے یعنے راجہ بہیم بہار کے وقت سے نام اور پیشہ سپاہ گری
ترک کیا اس راجہ کا نام تحریرات چیتور مین مذکور ہے (دیکھو جلد اول اور یادداشت) یہ ایک بزرگ راجہ مان کا تھا اور اس کا
سمت ،،، لکھا ہے (۱۲۶۸ء) اس سے ظاہر ہے کہ یہ تبدیلی قبل ۱۲۶۸ء کے ہوئی تھی ❊

کو حد مرتبہ پہونچایا اور چونکہ اوسکے نتائج بباعث تجاوز کرنے قاعدہ گدی نشینی سے ہمیشہ منجر جرائم اور جنگ باہمی کے ہوے ہین جس خرابی مین اب تک یہ بدنصیب ملک بیجان اور سرگردان ہے ہم یہان تک اوس کا بیان مفصل کرینگے گو وہ دلچسپ بھی نہوگا کہ وہ لوگ جنکے سپرد فیصلہ تنازعات اس خاندان کا جواب بھی عمدہ ہی ہوگا واقفیت تصفیہ واجبی کرنے کی پیدا کرین اور آگاہ ہون کہ اس سے کشت و خون دوامی پیدا ہوتا رہا ہے +

راجہ جیت کے چودہ فرزند تھے

اجے سنگہ رام سنگہ	بحت سنگہ بجے سنگہ	انند سنگہ جو خاندان ایدر مین متبنے ہوا تھا	راسو جو خاندان جابرا واقع علاقہ مالوا مین متبنے ہوا تھا	دیپی سنگہ جو خاندان نوکرن مین متبنے ہوا تھا

فتح سنگہ بعمر صغر سنی چیچک سے فوت ہوا	ظالم سنگہ بطن رانی میوار سے ذی حق وارث بجے سنگہ	ساونت سنگہ سور سنگہ	شیر سنگہ جسنے ہنگہ کو متبنے کیا	بھوم سنگہ بھیم سنگہ دھوکل سنگہ (جسنے استحقاق تخت کیا)	گمان سنگہ مان سنگہ	سردار سنگہ جسکو بھیم نے قتل کیا

ایسا مفتون بجے سنگہ اس پاسبانی عورت پر تھا کہ جب اوسکی محبت کا ثمرہ یعنے ایک لڑکا اوسکا مر گیا تو اوسنے اوسکی گود اپنا اصلی نبیرہ مان سنگہ دیدیا اور اس تبنیت کے جائز کرنے کو اوسنے اپنے امرا کو حکم دیا کہ نذر مبارکبادی اس وارث مارواڑ کو دین مگر اون مغرور امرا نے اس نذر دینے سے انکار کیا اور کہا کہ وہ ایک عورت غلام یعنے داسنہ کے فرزند کو اپنا مالک قرار نہین دے سکتے اور راجہ کو بمجبوری دوسرے کے نام اوسکو متبنے کرنا پڑا - وہ عورت پاسبانی خوش ہوئی کہ اوسنے اس طرح اپنا مطلب حاصل کیا تھا اوسنے مان سنگہ خردسال کو قلعہ جالور کو روانہ کیا مگر اوسکو اندیشہ اس امر کا ہوا کہ شاید شیر سنگہ جسکا وہ متبنی کیا گیا تھا اس عورت کی حکومت جائز نرکھے اوسنے اوسکو دوبارہ طلب کر لیا اور عورت مذکور نے ملازم واسطے پرورش اس راجہ آئندہ مارواڑ کے رکھے محبت بجے سنگہ اور گستاخی اوسکی عورت کی باعث نااتفاقی جدید ہوئی اور

جملہ فرقہ بمقام مالکسی جمع ہوے کہ مشورہ کرکے اسکو خارج از گدی کرین +

راجہ کو پہلی تدبیر رئیسونکی بلا لینے کی یاد تھی لہذا بجے سنگہ اونکے مقام پر چلا گیا اور جب وہ اونسے صلح اور آشتی کر رہا تھا جلد اپنے نزدیک وہ اس امر مین کامیاب ہونے کو تھا کہ رئیسان سرکش نے رئیس راس کا جسکا پہرہ قلعہ مین تھا لکھا کہ وہ بھیم کو لیکر آئے رئیس مذکور نے اوس عورت پاسبانی کو اطلاع دی کہ راجہ اوسکو بمقام قیام یاد کرتا ہے اور پہرہ راجہ اوسکے سات جانے کو موجود ہے اسطرح وہ اپنی سپاہ سے جدا ہوے اور جسوقت پالکی مین سوار ہوئی اوسی وقت کسی شخص نے ایک ایسا صدمہ اوسے مارا کہ وہ مرگئی بعد ازان اوسکا مال واسباب فوراً ضبط ہوا اور رئیس راس بھیم کو جسکے نصیبے شہر کی سرحد پر بجانب ناگور تھے ہمراہ لیکر روانہ ہوا اگر بجاے وہان قیام کرنے کے وہ مقام قیام رئیسان سرکشان پر چلے جاتے تو اوسکا وہان پہونچنا اور بجے سنگہ کا خارج از گدی ہونا ایک مرتبہ ہو جاتا مگر راجہ کو بھی اوسیوقت اسکی اطلاع ہوئی جسوقت رئیسون کو ہوئی تھی وہ فوراً واپس چلا گیا اور یہ امیدوار اوسکے ہاتہ لگا اوسنے اوسکو راضی کرنے کے واسطے بطور پرورش یا مدد خرچ اضلاع سوجت اور سیوانو عطا کیے اور اوسکو قلعہ سیوانو کو روانہ کیا اور اپنے فرزند اکبر ظالم سنگہ کی رنجش رفع کرنے کو جسکی پیدایش کی حق کا اتلاف اوسنے اس نالایقی سے کیا تھا اوسنے اوسکی خوش کرنے کو زرریز ضلع گودوار عطا کیا اور خفیہ یہ حکم دیا کہ اپنے بھائی بھیم پر حملہ آور ہوا اور گو بھیم کو بھی اسکی اطلاع بروقت ہوئی تھی اور اگر وہ چاہتا تو آپ کو آمادہ مقابلہ اپنے عموی کے کرتا مگر اسپر بھی اوسکی شکست ہوئی اور اوسنے بہ مجبوری فرار سے حفظ جان کی اور بمقام پوکرن پناہ گیر ہوا اور وہان سے جیسلمیر کو چلا گیا +

اس جنگ وجدل مین راجہ بجے سنگہ کی ریاست کم ہوگئی اوسکے رئیس روبسرکشی لائے اوسکے فرزندان اور نبیرگان باہم جنگ آور ہوے اور جو ایک شے باعث اوسکی حیات کی تھی وہ اس زبردستی اور خرابی کے ساتہ اوس سے جدا کی گئی پس اس غم والم سے بجے سنگہ نے بماہ اساڑہ سمت ۱۸۵۰ بعد اکتیس برس حکمرانی کرنے کے وفات پائی +

باب چہاردہم

راجہ بھیم کا قابض گدی پر ہونا۔ پریشان اور منتشر ہونا اوسکے ہمعصر ظالم سنگہ کا۔ بھیم کا تباہ کرنا جملہ دعویداران گدی کا سواے مان سنگہ کے۔ محصور ہونا بیچ جالور کے۔ قلعہ سے باہر واسطے رسد کے آنا۔ راجہ مان کا ایک گروہ کا سردار ہونا۔ اور اندیشہ گرفتاری مین پڑنا۔ رئیس رہوا کے سبب بچنا۔

راجہ بھیم کا اپنے امراکا ناراض کرنا — اونکا مارواڑ سے چلا جانا — جاگیر بیچ پر حملہ ہونا — جھالور کا فریب سپرد دشمن ہوجانا — مرگ اتفاقی راجہ بھیم — اوسکی وجہ غالب — بدیا لوگ یعنے ہوشیار آدمی جو گرد راجہ کے رہتے ہین — گدی نشینی راجہ مان — سرکشی سوائی سنگہ پوکرن والہ — سرکشی چھپاسنی — اظہار حمل رانی راجہ بھیم — مشورہ ساتھہ راجہ مان کے — ولادت پسران بعد مرگ پدر — اونکے نتیجہ ہاے بدیع ملک رجواڑہ کے — پیدایش فرزند — اوسکا خفیہ پوکرن کو روانہ کردینا — اور اوسکی پیدایش کا حال خفیہ رکھنا نام اوسکا دہونکل رکھنا — راجہ مان کا اظہار پاسداری بلاغور کرنا — چھپاوت کا علیحدہ ہونا — پیدایش فرزند راجہ بھیم کا مشتہر ہونا جو بعد مرگ راجہ پیدا ہوا تھا — رئیسون کا راجہ مان سے کہنا کہ مراتب مجوزہ مشورہ کو پورا کرے — والدہ کا انکار دعوی فرزند — رئیس پوکرن کا دہونکل کو بناہ ابھی سنگہ کتھری والہ مین بھیجنا — سوائی کا اظہار اپنی سازش خفیہ کا — راجہ مان کا تنگ ہونا دربار امرا اور میواڑ سے — اوس کا دہونکل کو جیپور لیجانا — اور اوسکا راجہ مارواڑ منظور اور مشتہر ہونا — اکثر رؤسا کا مدد اوسکا ہونا — راجہ بیکانیر کا اوسکا جانب دار ہونا — فوجون کا میدان جنگ مین جمع ہونا — کینہ پن ہولکر کا جس نے راجہ مان کو چھوڑدیا — افواج کا قریب آجانا — راجہ مان کے رئیسون کا اوسکو ترک کرنا — اوس کا ارادہ خودکشی — اور ترغیب سے فرار ہونا — اوسکا جودہ پور حاصل کرنا — تیاری تحفظ — بسبب جملہ رشتہ داران کے مشتبہ ہونا — اور منع کرنا کہ وہ حفاظت قلعہ کی نہ کرین — اوسکا شریک شہر کا ہونا — جنھون نے جودہ پور کا محاصرہ کیا تھا — شہر کا قبضہ مین آنا اور لوٹا جانا — تکالیف محاصرین — میرخان کی حرکات سے تفرقہ درمیان مین ہونا — اوسکا مارواڑ سے فرار ہونا — تعاقب اوسکا کمانیر جے پور کا کرنا — جنگ — فوج جیپور کی تباہی اور شہر کا محاصرہ ہونا — ناامیدی راجہ — محاصرہ جودہ پور کا اوٹھا لینا — بیس لاکھہ روپیہ واسطے محافظت جانے جیپور کے دینا — مال مغروقہ جودہ پور بدست اندازی راٹھور — اور کچھواہو نسے چھین لینا اوسکا — میرخان کا نوکری راجہ مان کی قبول کرنا — اور جودہ پور جانا ساتہ چار رئیسان راٹھور کے ٭

خبر مرگ بیجے سنگہ بہت جلد اوسکے نبیرہ بھیم کے پاس بمقام جیسلمیر بھیجی گئی تیج عرصہ چوبیس گھنٹے کے وہ وارد جودہ پور ہوا اور سیدہا قلعہ مین جاکر گدی پر بیٹھہ گیا جب اوسکا ٹیت سینے دوسرا دعویدار گدی جسکا استحقاق موروثی تھا اس شتابی اور چالاکی سے بیخبر میرتا دروازہ پر مقیم تھا اور منتظر اوس وقت نیک کا واسطے قبضہ کرنے کے تھا مگر یہ وقت نیک اور ساعت سعید نہین آئی اور اول خبر بھیم کی گدی نشینی جو اوسکے

باشندگان شہر کو اوس آواز نقارہ سے دریافت ہوئی جو اوسکے دوسرے دعویدار نے شہرت جات کے ہوے بجایا تھا اسکا تعاقب مقام مہلدرات تک ہوا اوسپر حملہ ہوا اور اوسکی شکست ہوئی اوسنے جا کر اودیپور مین پناہ لی جہان رانا نے اوسکا وظیفہ معقول مقرر کردیا اور اوسنے اپنی باقی عمر نوشت و خواند مین بآرام صرف کی اسکی مرگ عین جوانی مین اسطرح ہوئی کہ وہ ایک رگ اپنے ہاتہ سے کھولتا تھا اور رگ مذکور کٹ گئی اور خون بند نہوا اور سیلان خون سے مرگیا یہ شخص نہایت لئیق اور شجاع سپاہی تھا اور شاعری مین بھی کم نتھا[1] +

اسقدر نصرت مند ہوکر راجہ بھیم نے قرار دیا کہ کوئی ملاقات رنج افزا وہ نہین کریگا یعنے ایسے شخصون کے ساتہ ملاقات کرے جنکی ملاقات سے کچہ رنج یا تاسف بیاد آوری حرکات زبون و مجرمانہ سے پیدا ہو اور چاہا کہ وہ دراصل راجہ ہو گو از روے استحقاق کے نہو مرگ نے اوسکے تین عموی کو اور اوسکے والد کو قبل اس معاملہ کے اوٹھا لیا تھا مگر ہنوز دو شخص زندہ تھے ایک تو شیر سنگہ جسنے اوسکو متبنے کیا تھا اور دوسرا سردار سنگہ جو دعویدار گدی تھا سردار سنگہ قتل ہوا اور شیر سنگہ کی آنکھین نکلوائی گئین جسکے بعد عرصہ قلیل مین یہ بھی اپنا سر پھوڑ کر مرگیا ایک سور سنگہ بھی زندہ تھا جو اولاد بجے سنگہ مین سب سے زیادہ عزیز تھا اوس کا دعوی قوی اوسکے حق مین سم ہوا اور یہ بھی قتل کیا گیا +

صرف ایک دعویدار خاندان راج ملک مارو سے باقی رہا جو مخل آرام بھیم تھا یہ شخص مان تھا جسکو عورت داسیہ نے متبنے کیا تھا یہ شخص قلعہ جہالور مین اوسکے حیطہ امکان سے باہر تھا اگر بھیم کے خنجر اوس تک پہونچ سکتے تو بھیم صرف تنہا جو ایک شاخ درخت مثل والد تھا باقی رہتا کوئی اوسکا اور وہ کسی کا نرہتا اور وہ ایک آلہ دست قدرت مین ہوتا جو زمین کو اس درخت بدنصیب سے پاک کرتا پھر سب اولاد ابھی سنگہ کی کالعدم نابود ہوجاتی اور اوسکی راکھ ہوا مین اوڑتی اور کوئی سماوہ یا تعمیر بطور یادگار اونکی نبتی اور خاندان ایدر سے ایک وارث گدی بنتا ہوتا[2]

---

[1] میرا ادیب اوستاد یاتی گیان چند زمانے جو دس برس میرے ساتہ رہا بیان کرتا تھا کہ اوسنے علم اور خصوصا علم شعرخوانی جس مین وہ عدیل اور مثل اپنا اودے پور مین نہین رکھتا تھا غلام سنگہ سے سیکھا تھا +

[2] درمیان اکثر خطوط دستخطی راجگان راجپوتانہ بنام راجگان مہوار جو مجھے دیے گئے ہین مینے ایک خط دستخطی جے سنگہ آمیر والا اور ابہو سنگہ جودہ پور والا جو سمت ۱۷۸۴ یا ۱۷۲۸ء مین درباره ایدر کے تحریر ہوا تھا ایسا تعجب افزا دیکھا کہ اوسکا ترجمہ حرف بحرف مین نے تتمہ کتاب ہذا مین نمبر ایک تحریر کیا ہے مجھے بادی النظر مین اوس سے یہ دریافت نہین ہوا تھا کہ اوس سے ثابت کیا جاتا کہ ابہے سنگہ کا ارادہ یہ تھا کہ سب خاندان والون کو سوا اپنی اولاد کے جنہون سنے جرم قتل والد کیا تھا گدی سے محروم کردے مگر شجرہ جو باب سابق کے

اور استحقاق مشتبہ دہونکل[1] کے جو مشہور اور بعد مرگ پدر فرزند کلیۃً مقتولان بھیم کا تھا نسبت گدی اجیت سکے پیش نہوتے جسکے سبب ایک دوسرا نزاع خونی درمیان اولاد جودا سکے پیدا ہوتا +

اول سب دعویداران گدی کو جو اوسکے اختیار مین تھے قتل کرکے بھیم نے قصد کیا کہ اوس باقیماندہ دعویدار کو بھی جو جھالور مین ہے اپنے قبضہ مین کرے مگر محاصرہ اس مستحکم مقام کا سات اوسکی جاگیرداری فوج کے اور سپاہ بے آئین تنخواہ داران کے ایک امر مشکل تھا اور گویہ رای اوسپر اسی سبب سے کامل نہین ہوتی تھی مگر اس مین بھی مان اکثر شکست کھاتا تھا اور بذریعہ علامات کے اوسکے شرکا کے سات اتفاق کرکے خالصہ اراضی کو واسطے اپنی بسر کے لوٹتا تھا اس قسم کے یورش غارتگری مین ایک مرتبہ جب اوسنے ارادہ غارت کرنے پالی کا کیا قریب تھا کہ وہ نہایت پریشانی اوٹھاتا بلکہ قتل ہوتا یعنے وہ جب واپس آتا تھا تو اوسپر حملہ ہوا اور چونکہ مان اکثر تعلیم تنہا پایا کرتا تھا اور وہ صرف اسی سبب سے نوشت وخواند کی زیادہ رہتی تھی بہ نسبت ورزش سواری وغیرہ کے وہ اس دار وگیر مین گھوڑے سے گر گیا اور گرفتار ہوجاتا اگر رئیس رہوا اوسکی مدد کرتا اور اس رئیس نے اوسکو اوٹھاکر اپنے سات گھوڑے پر بٹھالیا اور بسلامت لیگیا اور یہان کی زندگی صرف بوجہ فساد رئیسان جو مددگار راجہ بھیم کے تھے باقی رہی گدی نشینی متنازعہ فی ہمیشہ منجر بحرکات زبون ہوتی ہے اور بھیم جو نہین جانتا تھا کہ رؤسا کا کسی طرح زیر ہوکے رہے سب ہوشیاری مثل رام سنگہ خارج شدہ کے رکھتا تھا اوسنے اونکو دھمکایا جو ذمہ دار

آخر مین درج ہی اوس سے واضح ہوگا کہ انند سنگہ ایدر والہ جسکے نسبت بھی زندہ رہنے کی اجازت نتھی برادر کوچک اسکا تہا جو متبنے اوس خاندان مین ہوگیا تہا +

[1] دہونکل سنگہ جو بعد مرگ بھیم کے پیدا ہوا تہا اور جو اخیر شخص اس نسل والدکش سے ہے خواہ وہ اصیل ہو یا مشتبہ مگر گدی سے علحدہ اوسکو رکہنا چاہیے اور اصل خون یعنے اولاد راٹہور جو سیوجی اور جودا اور جسونت اور اجیت سے چلے آئے ہین ایدر سے لاکر گدی جودا پر قائم کرنا چاہیے یہ طریق اور کارروائی عام پسند ہوگی باستثنار اونکے جو خود بین لوگ ہمراہ اس غیر معتبر فرزند بھیم کے ہونگے یا باستثنار رئیس پوکرن کے جو اپنی اور اپنے جد کی نزاع کے واسطے جسکا عوض اوسنے اب تک نہین لیا ہے باسدارا اسکا ہوگیا ہے ایک تفصیل اون واقعات کی جو اونکی تواریخ سے لکھے گئے ہین اور اون پر آراسے اشخاص اور خیالات درج ہین جنسے خرابیان پھر اصل کے قائم کرنے کی پیدا ہین اونکے خیال مین آئینگی اور وہ شکرانہ اوس حاکم کا بجا لاکرینگے جو اپنا کار تحفظ کو انجام دیکر بنیاد فساد دوامی رفع کرکے اونکو ایک راجہ اصل خون کا بہم کردینگے اور اس راجہ کی سب اطاعت اور فرمانبرداری بدل کرینگے اگر اس امر کے اتفاق مین شبہہ ہو تو اول یہ معاملہ سپرد پنچایت کیا جاسے اور پنچایت مین راجگان ملک مثل راجہ میوار راجہ آمیر راجہ کوٹا بوندی جیسلمیر وغیرہ ہون مگر وہ شریک پنچایت نہون جنکا رشتہ بذریعہ شادی دہونکل سنگہ کے سات ہو +

محاصرہ کے تھے کہ وہ اونکو زنگاوان بجاے گھوڑون کے سواری مین دیگا یہ طعنہ سنکر سب رئیس سوختہ ہوے اور مقام گنورا کو جو جاگیر کلان گوودارین سے ہے چلے گئے مگر وہ دونون ایسے ناراض اور تنگ آگئے تھے کہ جب اونکو مان نے طلب کیا تو وہ اوسکے پاس بھی نہ گئے بلکہ ملک چھوڑکر گردنواح کی ریاستون مین جاگزین ہوے لہذا اکثر جاگیرین ضبط ہوئین اور نیمچ پر جو اصل مقام اوداوت کا تھا حملہ ہوا اور بارہ مہینے کے بعد جس عرصہ تک اوسکا تحفظ رہا قبضہ مین آگیا اوسکے تمام بروج جنگی مسمار کیے گئے اور نصرت مند فوج نے جو خاص کر تنخواہدار تھی محاصرۂ جھالور کی جاکر مدد کی +

بباعث جلاے وطنی اوسکے جانبداروں کے اور بوجہ کمی آمد رسد جب شہر پائین پر قبضہ دشمن کا ہوگیا تھا کوئی امید مان کی باقی نہین رہی تھی تھوڑا آٹا غلہ کثیف یعنے موٹا اناج کا اوسکے قلعہ کی سپاہ کے واسطے باقی رہ گیا تھا اور اب وہ یہ خیال کرتے تھے کہ جاکر حاضر ہو جائین کہ ایک تحریر طلبی مان مین منجانب ایک حاکم فوج دشمن کے آئی مضمون یہ تھا کہ تم یعنے مان اب راجہ ہوے اور ہمارا کام خدمت گزاری کا ہے ہمارے مقام قیام مین چلے آؤ اوسی روز (کاتک سودی دویج سمت ۱۸۶۰ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۰۴ع) بعد گیارہ سال کے حفاظت قلعہ کی جب اوسکی رسد کم ہوگئی تھی اوسکے دوست جلاے وطن ہوگئے تھے اور مرگ خواہ گرسنگی یا تلوار سے آنیوالی تھی کہ یہ خبر آئی کہ راجہ بھیم نے وفات پائی یہ امر جسقدر خلاف قیاس تھا اوسیقدر مبارک تھا اول قابل اعتبار تصور نہین کیا گیا اور پیغام تابعداری حاکم فوج بنام مان بنام نہاد راجہ کو ہمراہ ایک تحریر دیوان اندراج کی تھا مگر اوسپر اعتبار اوسوقت تک نہین ہوا جب تک گورو دیوناتھ مقام قیام فوج سے واپس نہین آئے اور اونھون نے صداقت اس خبر فرحت اثر کی نہین کی اونھون نے کہا کہ ایک [1]مونچھ یعنے بروت تمام فوج مین نظر نہین آتی یہ سنکر راجہ وہان گیا اور اوسکی تعظیم مثل راجۂ راٹھور ہوئی +

یہ مشہور ہے کہ آتمارام گورو کے جانشین نے جو بجے سنگہ کی خرابیون کو اپنے ہمراہ دنیا سے لیگیا تھا یہ پیش گوئی اوسوقت مین کی تھی جب مان سنگہ نہایت ابتر حال مین مبتلا تھا کہ آخر اوسکا نصیب بلند ہوگا کس وسیلہ یا سبب سے راجہ بھیم کے گورو نے اپنے ملکی جام جہان نما کو درست کیا تھا ہم کو معلوم نہین مگر پیشین گو گوروا اور کب یعنے شاعر ہندی اور نجومی اور حکیم اور جملہ پنڈیا وان لوگ جو ہمراہ راجگان کے

---

[1] یہ علامت ماتم کی کل ہندوستان مین ہے اور جسکے مونچھ نہین ہوتی ہے اوسکے سر کے بال دور کیے جاتے ہین اور بعض وقت اور موقع پر دونون تراش دیے جاتے ہین +

رہتے ہین اوسوقت نہایت خطرناک ہمراہ راجہ ہوتے ہین جب ماورا ہی اونکے اپنے پیشیہ اور علمی امورے وہ اپنے شگون وغیرہ سے پیش گوئی کے مجاز متصور ہوتے ہین *

بروز پنجمی ماہ مگسر یعنے اگھن سمت ۱۸۶۰ (۱۸۰۴ء) راجہ مان اپنے اندیشہ ہاے گوناگون سے رہا ہوکر بیجے سنگہ کا بیج اوسکے اغراض اور معاملات نزاع مین جانشین ہوا وہ گدی ملک مارو پر بیٹھا مگر تھوڑے عرصہ مین جب بیس پوکرنی رنجیدہ ہوکر بخلاف راجہ عداوت گزین ہوا نام اس مغرور رعیت کا جو قوت مین اول مرتبہ پر تھا گو درمیان چمپاوت کے درجۂ ثانی رکھتا تھا سوائی سنگہ تھا جسکے پاس اب وہ میان خنجر کا تھا جسکے ساتہ نصیب ملک مارو کا تعلق رکھتا تھا اگر عہد معاوضہ کا پورا کرنا نیک ہے توسوائی سنگہ نہایت نیک آدمی دنیا مین تھا خنجر دیپ سنگہ کی جو سیلا کو دی گئی تھی وہ کوئی حالی اسلحہ اوسکے نبیرہ سوائی سنگہ کے ہاتہ مین نتھا بلکہ ایسا تھا کہ اوسکو سوائی سنگہ نے راجہ مان کے گروہ پر بہنگام گدی نشینی اوسکے سے تا بوقت مرگ آویزان رکھا تھا فوراً بعد گدی نشینی راجہ مان کے سوائی مع اپنے رفقا کے مقام چمپاسنی مین چلا گیا جو مقام دارالریاستہ سے قریب پانچ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور جہان سامان سرکشی تیار ہوا اوسنے رئیسون کو کہا کہ راجہ بھیم کی رانی حاملہ ہے اور اوسسے یہ اقرارنامہ بتفہیم لکھا لیا کہ اگر لڑکا پیدا ہوگا تو وہ گدی جو دا پر بیٹھیگا یہ مشورہ کرکے وہ سب ایک گروہ ہوکر دارالریاستہ مین آئے اور رانی حاملہ کو قلعہ سے نکالکر ایک دوسرے محل مین جو شہر مین تھا اپنی حفاظت مین رکھا ماوراے اسکے اونھون نے ایک جلسہ مشورہ کا منعقد کیا جس مین راجہ بھی موجود تھا اور راجہ نے یہ وعدہ کرلیا کہ اگر اولاد نرینہ پیدا ہوگا تو وہ اوسکو ولیعہد ملک مارو کا منظور کریگا اور ناگور اور سیوانو اوسکو بطور جاگیر دیگا اور اگر دختر پیدا ہوگی تو اوسکی شادی راجہ دہوندار سے کیجایگی *

پیدایش بعد مرگ پدر ہمیشہ ان ریاستون مین باعث نااتفاقی ہوتی ہین اور ایسا اولاد بلا تفاوت کسی گروہ سے بدنامی اولاد مشتبہ ہونے کی اوٹھاتا ہے اور یہ ایک مقولہ بلکہ بجاے ضرب المثل کے ہے کہ اولاد ذکور اسم قسم کا ایسی ہی حالت اشتباہ مین پیدا ہوتا ہے ایام معہودہ مین اس رانی کو فرزند پیدا ہوا مگر اوسکی والدہ کو بجا اندیشہ نسبت اوسکی امنیت کے تھا لہذا اوسنے اوسکی پیدایش کو اور نیز اوسکے فرقہ کو مخفی رکھا یعنے نہ تو اوسکی پیدایش مشہور کی اور نہ یہ کہ لڑکا یا لڑکی ہے بلکہ اوسکو ایک ٹوکری مین رکھکر ایک معتبر ملازم کے ہاتہ شہر سے باہر بھیجدیا اور وہان سے وہ فوراً سوائی سنگہ کے پاس بمقام پوکرن پہونچایا گیا

اوسنے اوسکا نام بدمین دہونکل رکھا دہونکل سے مراد اوس لڑکے سے ہے جو واسطہ فساد برپا کرنے اور نزاع پیدا کرنے کے پیدا ہوا ہو مشہور ہے کہ اوسنے دو برس کے عرصہ تک اوسکی پیدایش کو نہایت مخفی رکھا اور یہ بھی بیان ہوا ہے کہ وہ اور عرصہ تک بھی مخفی رہ سکتا تھا اگر راجہ مان حالات گذشتہ کو فراموش کرتا اور انصاف عدل کے ساتھ کیا کرتا جو یہ راجہ اوس علوہمتی سے عاری تھا جو عادت شاہنشاہ فرانس ہری چہارم کی تھی جسنے معاوضہ تقصیرات شاہ توار کا لینا اپنی حقارت مین تصور کیا تھا اس راجہ نے اون پر مہربانی کرنا اور اون کا اعتبار کرنا جنہون نے اوسکی اعانت جہالور مین کی تھی اور اونکو ناپسند کرنا جنہون نے باطاعت احکام اپنے راجہ کے اوسکی خلاف ورزی کی تھی پیش نہاد خاطر رکھا ایسے رفقا مین صرف دو رئیس نامی اوس کے رشتہ دار اور فرقہ کے تھے اور ما بقی بھٹی راجپوت تھے اور ایک گروہ اون مذہبی فقیرون کا تھا جنکو شنسوامی[1] کہتے تھے اور جنکے مہنت اور حاکم کا نام قائم داس[1] تھا +

بعد منقضی ہونے دو سال کے سوائی نے اس امر کی اطلاع اپنے رفیق رئیسان کو دی اور اونھون نے راجہ مان سے کہا کہ اپنے وعدہ کو پورا کرے اور تاگو رسیوانوا اوسکو دے اوسنے وعدہ ایفا سے وعدہ کا کیا اوس صورت مین کہ اگر تحقیقات سے ثابت ہوگا کہ یہ لڑکا اصلی اولاد اپنے والد کا ہے خوف جان محبت مادری پر غالب آیا اور رانی نے جو جودہ پور مین تھی اس لڑکے سے انکار کیا جب اوسکا جواب انکاری رئیسان مذکورین کو تحریر ہوا تو تھوڑے عرصہ تک اسکی گفتگو موقوف ہوئی اور رئیسان کی کچھ غرض ظاہر مین باقی نہین رہی خصوصاً اس وجہ سے کہ رانی کے وضع حمل کی خبر بروقت نہین ہوئی تھی +

گو سوائی نے مع اپنے ہمراہیون کے بظاہر موافقت کی اوسکا ارادہ اختیار کیا گیا تھا مگر بجاے ورا رجوع باسلحہ کرنے کے اوسنے ایک تدبیر صائب عمل مین لائی جسکے نتیجہ کا اوسکو خیال تھا مگر جو باعث اوسکی خرابی اور بربادی کا اور آزادی ملک کے تلف ہونے کا ہوا اور ملک بیگانہ کے قبضہ مین آگیا جو ما بین ہر ایک طریق اور مذہب اور عقائد مین اوسکے تھے اول فعل اوسکا یہ تھا کہ کوئی زیادہ قوی ترکی

[1] یہ وشنو کے اوپاسک ہین اور اونکو گوشائین کہتے ہین جیسے اکثر فرقہ فقرا کے ہین جو شیو کو پوجتے ہین یہ لوگ برائی نہین کرتے اور یہ دونون فریق بعض وقت بمقابلہ ہمدیگر آجاتے ہین تو اونکے اپنے مذہبی عقائد کی تکرار مین اکثر جنگ سخت اونکے درمیان مین واقع ہوتی ہے میلہ ہردوار مین ہمکو سپاہی پلٹن کے واسطے تحفظ امنیت کی اوسوقت سے رکھنی پڑتی ہین جب قریب بیس برس کا عرصہ ہوا اون دونون فریقون مین جنگ سخت ہوئی تھی یہان تک کہ شاید ایک فریق جنگ مین نابود ہو جاتا یہ راجستان کے مذہبی فرقہ کے سپاہی ہین +

حفاظت اور جانب داری بہ نسبت پوکرن والہ کے حاصل کرنی چاہیے اور بضمانت چتر سنگہ بھٹی کے اوسنے پناہ اسیہ سنگہ کھیتری والہ کی لی جو شیخاواٹی کا ایک رئیس کلان تھا اس امر مین کامیاب ہوکر اوس نے ایک خفیہ سازش کی جس سے اوسکا فن فریب و دغا بھی کم اوسکی شجاعت سپاہیانہ سے ظاہر نہین ہوا ؛

راجہ بھیم مرحوم نے درخواست رانا سے میوار سے واسطے اوسکی دختر کے کی تھی مگر قبل ازادا سے رسوم اولین اوسنے وفات پائی جیپاوت نے یہ امر کافی واسطے بنیاد اپنی سازش کے کافی متصور کیا اوسنے تدبیر سے ترغیب خودپسند جگت سنگہ راجہ جیپور کو دی کہ وہ درخواست کرشنا بائی کی کرے جب یہ سب امور شادی طے ہوے رسوم شادی بحراست چار سوار سپاہ کے اودیپور کو بھیجی گئی تو سوائی نے راجہ مان کو اطلاع دی کہ یہ نہایت بے حرمتی ہوگی اگر راجہ آمیر اپنی منسوبہ کو لیجاوے کیونکہ وہ منسوب تخت ملک مارو سے ہوئی تھی اور نہ اوسکے ساتھ جو کوئی اوسپر معینہ جاوے یہ چارہ فوراً حلق سے اوتر گیا اور حکم کبیر یعنے فوج جاگیرداری کے جمع ہونے کا صادر ہوا مان نے فوراً تین ہزار سوار جمع کیے اور اوسکو شریک فوج تنخواہدار ہیرا سنگہ کے کرکے جو اوسوقت میوار کی سرحد پر تھا اوسنے رسوم شادی آمیر کو راستہ مین روکا اس غارت گری سے خفا ہوکر جگت سنگہ نے اسلحہ اوٹھائے اور نگہداشت فوج جاری کی اور حکم دیا کہ جو اس جنگ کے واسطے جو بمقابلہ مارو ہوگی نوکری کرنی چاہے وہ چہرہ لکھاوے ؛

اسطرح جنگ کے سامان کراکر سوائی نے پردہ کھول دیا اور خود کھیتری کو گیا اور وہان سے دعویدار تخت یعنے دھونکل کو ہمراہ اسنے دربار جگت سنگہ مین بمقام جےپور لے گیا یہان اوسکی اصل اور نسل کو قائم کرکے یہ منظور کرایا کہ وہ ایک ظرف مین راجہ کے ہمراہ کھاوے اور اوسکا دعوی وراثت مارواڑ دربار مین منظور ہوکر مشتہر ہوا اور اوسکو راجہ نے اپنی خالا کا جو رانی راجہ بھیم مرحوم کی تھی متبنے کیا اوسکا معاملہ اب اختیار کیا گیا اور جو خالہ زاد بھائی آمیر کا مشہور ہوا تو روسا ے مارواڑ جنھون نے دعوی اس دعویدار کا بیجا پر راجہ مان سے پایا وہ سب فوراً اوسکے گرد جمع ہوے منجملہ ان روسا کے ایک رئیس بیکانیر تھا جسکے سبب (بوجہ اوسکی قوی تر ہوئی جملہ سرخود خاندانہا سے خاندان ہذا کے) معاملہ دھونکل کا قرین انصاف متصور ہوا اور راجہ مان کی اعانت پر کوئی نہین رہا باوجود اس سب امور کے بوجہ موروثی شجاعت اسنے خاندان کے راجہ مان سرحد کو روانہ ہوا کہ بمقابلہ دشمن کے جسکی تعداد فوج بسر کردگی راجہ جےپور لاکھہ آدمی سے زیادہ تھی درآئے اس لڑائی نے جسکا مطلب اصلی رانی میوار تھی

مثل غازیان قدیم مقامات بعیدہ ہندوستان سے رفقا کو جمع کیا مرہٹہ نے بھی اسمین تحریک دلی پاکر قطع نظر تنخواہ اور
مال یغما سے جو باعث اونکی فوج کشی کا ہوتی تھی صرف بوجہ علت غائی جنگ یعنے رانی کے ارادہ آنے کا کیا
اور گروہ گروہ آدمی دونون فریق کے اعانت کے واسطے اپنے اپنے مقامات چھوڑکر آکر رانی کیسہ جلیپور بہر جبہ
بصداقت معاملہ راجہ مذکور اور دعویدار کے تھی اور راجہ مان کا صرف ہولکر اسوجہ سے شکرگزار تھا کہ راجہ مان نے
اوسکے عیال و اطفال کو اوسوقت مین پناہ دی تھی جب لارڈ لیک صاحب نے اوسکا تعاقب دریاے
اٹک تک کیا تھا یہان بھی سوائی سنے اوسکو دغا دی یعنے مرہٹہ نے جو اوس روز صرف اٹھارہ میل کے
فاصلہ پر مان سے تھے اور اوس سے وعدہ تھا کہ دوسرے روز اوسکے شریک ہونگے کوچ جانب جنوب
کیا دس لاکھ روپیہ کا وعدہ ہوا کہ جب ہولکر وہان سے روانہ ہوکر کوٹہ مین جائے گا تو وہان اوس کو
یہ روپیہ ملے گا اس روپیہ کی وجہ سے ہولکر نے میدان چھوڑ دیا جب وہ میدان سے روانہ ہوگیا تو جگت سنگھ
اور دعویدار نے آگے کو کوچ کیا کہ جاکر دشمن کو مغلوب کرین اسوقت راجہ مان بمقام جنگولی تھا جب افواج
طرفین نزدیک ہوئین راجہ مان کے رئیس رفقا سوار ہوکر اوسکے سلام کو گئے مان نے تو یہ خیال کیا کہ
وہ رخصت ہوکر اپنے اپنے گروہ کی سرداری مین میدان جنگ کو جاتے ہین مگر یہ اونکا سلام الوداع تھا
گولہ رانی شروع ہوئی اور فوج نے زیر نشان دعویدار حملہ کیا اور جب سوائی سجانب رہت فوج رفقا گیا
تو اوسکو معلوم ہوا کہ فوج کلیتہً فرار ہوگئی ہے سر خاندان میرتیا سے ننگ اوگی اور نام آوری اسمین تھی کہ
وہ تخت کے ہمراہ رہتے تھے کوئی تخت نشین ہو یعنے وہ لوگ آپ کو گدی کے نوکر کہا کرتے تھے وہ بھی
ہمراہ چمپاوت اور چیت اوت اور رئیسان خرد کے تارک المیدان ہوگئے تھے صرف چار رئیس ایسے
وقت بد مین شریک راجہ مان رہے یعنے رئیس کوچامن اور رہوا اور جھالور اور نیمچ انہین کو ہمراہ لیکر
اور فوج ملکی بوندی کو ساتھ لیکر وہ صف جنگ مین گھس جاتا مگر اس حرکت سے اوسکو جب باز رکھا تو اوسنے
قصد خودکشی کا کیا اور شیونانتہ کو چامن والے نے اوسکو یہ حرکت کرنے نہین دی بلکہ اوسکو ہاتھی سے
اوتارکر صلاح دی کہ گھوڑے پر سوار ہوکر جلدی راہ فرار اختیار کرے اور کہا کہ وہ اوسکے فرار ہونے کو
پوشیدہ رکھین گے راجہ نے اسوقت یہ کہا کہ مین اپنے خاندان مین پہلا ہون جسنے نام راٹھور کو داغ
لگایا اور کچھواہا کو پشت دکھائی جس موقع پر راجہ مان اس روز مقیم تھا وہ نہایت اچھا موقع فرار ہونیکا تھا
یعنے وہ مقام ایک میل کے فاصلہ پر درہ پربت سر سے تھا یہیں فرار ہوکر وہ جلدی اس درہ مین پہونچا اور

ملکی حفاظت عمادہ طریق سے فوج بوندی اور فوج ہنڈال خان ملازم راجہ مان نے کی تھی اس سبب سے
لاقب جو فوج بسرکردگی راو ادہیراوالہ کے کرتی تھی تعویق مین پڑگیا اور راجہ مان بامن و امان مقام میڑتا
مین پہونچا مگر اس مقام کو قابل مقابلہ و محاصرہ طول طویل تصور نہین کرکے وہ وہان سے بھی روانہ ہوا
اور براہ پیپار ارادہ دارالریاستہ کا کیا اور اس مقام پر وہ جمعیت قلیل اور چارون رئیسان مذکورہ بالا کے
جواب تک شریک رنج و تردد اوسکے رہے تھے وارد ہوا لیکن راجہ مان کا غارتی مین آیا اٹھارہ توپین
اوسکی بالاراو لنگلیا کے جو سیندھیا کا ایک کمانیہ مین سے تھا ہاتہ لگین اور اسباب کم وزن مثل خیمہ و
فیل و دیگر اسباب میرخان نے قبضہ مین کیا اور مقام پربت سر اور مواضع گردوپیش اوسکی غارت گری
مین آئے ٭

یہان تک تدبیر سوائی اور دعویدار کی بفتح و نصرت سرانجام ہوئی اور جب افواج مشترکہ مقام میڑتا مین پہونچی
راجہ جے پور نے جسکا مطلب رانی میوار کے حاصل کرنے کا تھا سوائی سے کہا کہ اب وہ بہ نجابت یاور روانہ
ہون اور خود راجہ جے پور روانہ اودے پور ہوا اور وہان شادی کی رسوم ادا کی مگر درمیان اوسکے بدلا لینے
کے سوائی درمیان حق مان سنگھ اور گدی مارواڑ کے تمیز کرتا تھا اور ترقی فتحمندی جے پور اوسکی تجویز کا
کوئی جزو نتھا جو تجویز اوسنے صرف اپنی مطلب برآری کے واسطے کی تھی اس امر مین ایک اور شخص نے
اوسکا شش و پنج رفع کیا اور وہ خود اس مین پہ نہین سمجھ گیا تھا اسکا خیال بھی اوسکو نتھا کہ راجہ مان دارالریاستہ
مین قیام کرتا کیونکہ اوس مین کوئی مقام مستحکم موجود نتھا مگر اوسکے خیال مین وہ جالور کو جاتا اور جودہ پور کو
ترک کرتا کہ دعویدار لے لے لہذا اوسنے بخیال اسکے کہ دیگر ہمراہی غیر ملک مین زیادہ ترنجاین فوج کو دو تین روز
مقام میڑتا مین رکھا اوسکی پیش بینی یہ صحیح تھی کیونکہ راجہ برسلپور مین پہونچ گیا تھا اور اوسکا ارادہ جالور کا
تھا مگر چین مل سنگوی نے جو ایک اہلکار ملکی و مالی اوسکے ہمراہ تھا کمکر اس عزم کو تبدیل کرایا اور کہا کہ
جودہ پور یہان سے نو کوس بجانب راست ہے اور جالور سولہ کوس زیادہ اس سے ہے اور دونون مقام
کا لینا اسوقت یکسان ہے اور اگر تم دارالریاستہ مین مقابلہ نہین کرسکتے تو اور جگہ ہمکو کیا امید ہے اگر تم
اپنی گدی کو بچاؤگے تو تمھارا کچہ نقصان نہوگا یہ سنکر راجہ مان نے اوسکی نصیحت قبول کی اور چند گھنٹہ
مین جودہ پور پہونچا اور اپنی محافظت کا سامان مہیا کرنے لگا یہ تبدیلی عزم اتفاقیہ اور مقام فوج مشترکہ نے
افواج منتشر کو فرصت اور وقت دیا کہ جمع ہوکر دارالریاستہ مین پہونچین اور اسطرح سوائی کی تدابیر کو بیسود کیا ٭

ساتھ جمعیت تین ہزار سپاہ چیدہ فوج ہنڈال خان اور فوج لشکر سواروں کے بسرکردگی قائم دا
اور ایک ہزار راجپوت اقوام غیر جس مین چوہان اور بھٹی اور امیدو لوگ تھے (یہ امیدو قوم مالک منڈوا
کے ہین) راجہ مان نے ایک فوج پانچ ہزار کی قلعہ مین جمع کی جسپر وہ اعتبار کرسکتا تھا اور اس فوج کو اوسنے
اسقدر زیادہ اور قوی تر تصور کیا کہ اوسنے ایک مضبوط فوج قلعہ داری کے واسطے فوج ہنڈال مین سے لیکر
ہمراہ چند راجپوتان دیوراکے جہالور مین بھیجی اور قلعہ امرکوٹ کی حفاظت بھی جو فاصلہ پر اوس سے تھا کی
تاکہ فوج سیہی اوسکو حملہ کرکے نہ لے اسطرح پر سامان انسداد حملہ کرکے وہ بخوف و خطر منتظر نتیجہ کار رہا مگر
اوسکا دل اسقدر اپنے رشتہ داران سے بد ہوگیا تھا کہ وہ اعتبار تحفظ تخت اوپر اون چار رئیسون کے بھی
جو اوسکے شریک خرابی اوسوقت مین رہے تھے جب سب نے اوسکو چھوڑ دیا تھا نہین رکھتا تھا اور گو
اونھون نے درخواست کی کہ اونکو قلعہ مین آنے دے تاکہ وہ برج قلعہ جودا کا تحفظ کرین اوسنے منظور نہین کی
اور جواب دیا کہ اگر اونکی مرضی ہو تو وہ حفاظت شہر کی کرین اس امر خلاف چشمداشت سے جو بلہ اون کی
وفاداری کا خلاف ملاوہ ناراض ہوے اور اونھون نے ترقی فوج دشمن کو دی جو محاصرہ جودہ پور کررہی
تھی سیفے جاکر اوسکے شریک ہوگئے ؛

شہر جو قابل اپنی حفاظت کرنے کے نہین تھا اونکے قبضہ مین آگیا اور خوب لوٹا گیا اور باشتنا قلعہ کے
جسکا تحفظ تین مہینے تک نہایت شجاعت کے ساتھ رہا اور جو بنظر رفاقت بیکانیر کو دیا گیا تمام دعویدار کیا
تمام ملک مارواڑ مین مشتہر ہوئی اور اوسکے رفیق صرف انتظار قبضہ قلعہ کی کرتے تھے جو اوسکے
راجہ بنانے مین ضرور تھا کہ ایک واردات وقوع مین آئی جسنے حب وطن راٹھور کو زندہ کرکے اونکی
امید بہتری کو شکست کیا اور راجہ مان کو اوسکا اندیشہ رہا کیا اور اوسکے دشمنون کو اوسی جال مین
مقید کیا جو اونھون نے اسکے واسطہ پھیلایا تھا ؛

یہ محاصرہ پانچ مہینے تک قائم رہا مگر کچھ کمی دل محافظین و محصورین کی نہین ہوئی اور گو حفاظت گوشہ شمالی
و مشرقی کی کالعدم ہوگئی تھی تاہم جو محاصرین کو انسی فیٹ بلند پہاڑ سیدھا چڑھنا تھا جب وہ اوس گوشہ
تک پہونچتے وہ اپنے مطلب کے نزدیک نہین پہونچ سکے اور دراصل بغیر بیل کے گولہ کے قلعہ جودا
محاصرہ پر خندہ مار سکتا ہے فوج کثیر و متفرق قسم کی جو زیر نشان جے پور اور دعویدار کے تھی تنخواہ کے
واسطہ شورانگیز ہوئی چارہ کم ہوگیا اور سواران رفقا نے بمجبوری غارت گری اضلاع جنوبی اختیار کی

ان سوارونکی سلوکی کا فائدہ امیرخان نے جو شاگرد رشید مدرسہ مرہٹا کا تھا حسب مراد تصور کرکے
علاقجات خالصہ سے روپیہ لینا شروع کیا اور مقامات خالصہ مثل پالی و پیپر و بہلارا وغیرہ نے اوسکی
خواہش پوری کی اور علاقجات اون رئیسون کے جو ہمراہ یا طرفدار دعویدار کے تھے اورون سے بہتر حالت
مین نہین رہے لہذا اونھون نے اس حاکم فوج کی نالش زیادتی اپنے مالک یعنے جسکے ساتھ وہ تھے پیش کی*

تحفظ قلعہ جو عرصہ کثیر تک رہا اسوجہ سے خزانہ امیر خالی ہوگیا اور دو روپیہ رئیس پوکرن کو
کہا گیا کہ شور فوج کو ساکن کرے جب اپنے گروہ کے خرچ کو بھی اوسکے پاس نہین رہا تو اوسنے اون چار
رئیسون سے درخواست کی جو بباعث اشتباہ راجہ مان سنگھ کے جانبدار دعویدار کے ہوگئے تھے کہ کچھ روپیہ
دے یہ درخواست گویا امتحان اونکی گرمجوشی اور جانبداری کا تھا پس اونھون نے فوج دعویدار کو
چھوڑکر راہ مقام قیام فوج امیرخان پیش لی چندان طاقت لسانی درکار نتھی جس سے اوسکو اوس کے
معاملہ سے منحرف کرکے طرفدار معاملہ راجہ مان کیا جاتا اور اس مطلب کے حاصل کرنے کو وہ اوسکو اس سے
بہتر کوئی اور صلاح نہین دے سکتے تھے کہ ملک دشمن مین جنگ آوری کرے اور جے پور کو جواب بغیر
حفاظت کامل کے ہے حملہ کرکے اوس مین غارت اور لوٹ کرے اس نازک وقت مین راجہ جیپور نے
بصلاح رئیسان مارواڑ اپنے سپہ سالار فوج شیولعل کو حکم دیا کہ جاکر میرخان کو پاداش اوسکی بدوضعی کا دے
شیولال نے اونکے خیالات کا سدباب کیا اور حملہ کرکے اونکو لونی سے پار کردیا اور مقام گوبندگڑہ مین
جاکر اون پر حملہ کیا اور مکرر وقت شب بمقام برسوری شب خون مارکر تعاقب خان مذکور کا تا بمقام
بہاگی جو سرحد جے پور پر ہے کیا اپنی اس فتحیابی اور نصرت مندی سے خود متعجب ہوکر اور یہ خیال بہت
نہ لاکر کہ شکار اوسنے اپنے راستہ پر ہے جو دشمنان شکاری نے اوسکے واسطے تجویز کیا تھا شیولال نے
یہ خیال کیا کہ وہ اس مہم کو سر کرچکا اور اوسنے خان مذکور کو ملک مارو سے خارج کردیا یہ خیال کرکے
اوسکے مقام پر مقام کیا اور اپنی فوج وہان چھوڑکر واسطے کھانے دعوتون کے جے پور چلا گیا جو خان مذکور
مع اپنے رفقا کے بمقام پیلو متصل ٹونک پہونچ گیا تھا جب اوسنے یہ خبر سنی تو اوسنے فوراً فوج میر محمد شاہ خان
اور راجہ بہادر کی (جو اوسوقت محاصرہ اسروہ مین مصروف تھی) اپنی مدد کو طلب کی اور بے محل
عدم موجودگی اپنے دشمن کو مفید اپنے تصور کرکے رسالہ حیدرآباد کو جو اوسوقت مین مشہور جنگ آور
تھے اپنی جانب کرلیا اس مطلب مین کامیاب ہوکر اوسنے فوج جے پور پر حملہ کیا مگر فوج مذکور گو اوسوقت

آراستہ نہ تھی اور اونکا حاکم بھی موجود تھا نہایت شجاعت کے ساتھ جنگ آور ہوئی اور پلاٹن ہیرا سنگہ فرداً فرداً قتل ہوئی مگر یہ جنگ منجر بشکست فاش جے پور والہ کے ہوئی اور اونکا سب اسباب کیمپ اور توپ اور دیگر سامان قبضہ دشمن مین آیا بترغیب رئیسان راٹھور جنکی شجاعت سے یہ نتیجہ بروے کار آیا تھا میر خان بیشتر با فتح و نصرت روانہ ہوا اور جیپور بوجہ موجود ہونے فتحیاب دشمن کے اوپر دروازہا ے شہر کے از بس نا امید ہوا جرنیلی یعنے افسری کلان فوج خان مذکور کی باعث زلیست راجہ مان ہوئی اور اوسنے سرکشی کو شکست دی اور قسمت سوائی جو بانی اس فساد کا تھا یکسو کردی +

اب تھوڑے عرصہ تک فساد جمع ہوتا رہا راجگان بیکانیر اور شاہ پورا سرکشی سے علحدہ ہوکر روانہ اپنے اپنے وطن کے ہوئے اب مثل صدمہ برق نامزد کچھواہا کو جسنے اس مہم کے شروع مین خیال کیا تھا کہ یہ باعث نام آوری اور حصول حجت ہوگی دریافت ہوا کہ اوسکی فوج تباہ ہوگئی اور اوسکی دار الریاستہ کا محاصرہ خان مذکور نے ساتھ جزوی راٹھوروں کے کیا وعدہ ہاے سوائی سے راے چند دیوان جیپور نے بتوقف ہوکر یعنے اعتبار عہود سوائی کر کے یہ حالات خرابی و تباہی اپنے مالک سے پوشیدہ رکھے اور راجہ کو ایک خاص قاصد نے آکر جو اوسکی والدہ نے بھیجا تھا خبر دی یہ سنکر نہایت خفا اور رنجیدہ اور اندیشہ ناک اپنی جان کا ہوکر اوسنے محاصرہ اوٹھا لیا اور مال معزوتہ جودہ پور جس مین چالیس ضرب توپ بھی تھین اپنے رئیسان کے ہمراہ آگے روانہ کر کے اوسنے حاکم فوج مرہٹہ[1] کو طلب کیا اور اونکو بارہ لاکھ روپیہ دینے کا وعدہ کیا اگر وہ اوسکو بحفاظت اوسکے دار الریاستہ تک پہونچا دین بلکہ اوسنے خفیہ ایک تمسک نو لاکھ روپیہ کا اپنے بانی مبانی سیجر متی یعنے امیر خان کو دیا کہ وہ اوسکی واپسی مین مزاحم اور خلل انداز نہو اوسکی واپسی نہایت بدنامی کے ساتھ ہوئی اوسنے ہر مقام پر اپنے خیمہ اور اسباب کو جلا دیا اور آخر کار اپنے ہاتھ سے اپنے عزیز فیل سواری کو جو زیادہ بھاگنے سے عاری تھا قتل کیا +

مگر اوسکی بے غرتی ہنوز ختم نہین ہوئی تھی اون رئیسون نے جنکی دانائی اور شجاعت نے اسطرح طوفان راجہ مان کو دفع کیا تھا ارادہ کیا کہ نشانہاے بے حرمتی راٹھور جے پور مین بجائین لہذا اونھون نے

---

[1] بابو سیندھیا بالا راؤ انگلیا مع برگیڈ جین بپٹسٹ جملہ ملازمین سیندھیا شروع سنہ ۱۸۰۷ء مین ہوا تھا اور مصنف کتاب ہذا اوسوقت مین فوج سیندھیا مین تھا اور اس فوج کو کوچ کرتے اوسنے دیکھا تھا اور سنہ ۱۸۰۸ء مین جب وہ تحقیقات جغرافیہ ملک کرتا تھا تو وہ جیپور بھی گیا تھا اور وہان اوسنے شکستگی فوج جیپور برای العین دیکھی تھی جسقدر ریگ گرد شہر کو تھی سب استخوان اسپان و خاک سواران سے جو بامید خام حصول تنخواہ باقیماندہ مرگئے تو سفید ہو رہی تھی +

سب اپنی قوم کے آدمیون کو قریب بیس میل کے فاصلہ[۱۹] پر بجانب مشرق میترا جو براہ والپسی راجہ مذکور مین واقع تھا جمع کیا اور اندراج سنگوئی کو حاکم اور سردار فوج مقرر کیا یہ شخص دولیشت کا راجہ مان کا دیوان تھا مگر اوسی سبب سے جو باعث علیحدگی ان چارون رئیسون کا ہوا تھا یہ بھی مشکوک اور معزول ہوگیا تھا مگر اونھون نے یہ چاہا کہ داغ جدائی کو جو اونھون نے راجہ مان سے کی تھی اوسکے دشمنون کے خون سے دہو ڈالین اور بطور نشان وفاداری اپنے جو مال معروقہ ہوا اوسکو چھین کر پیش کرین یہ جنگ بمقام سرحد مین واقع ہوئی کو تھوڑے عرصہ تک جاری رہی مگر نہایت سخت تھی اور کچھوا ہا جو مقابلہ راٹھور کا نہین کرسکتے تھے شکست نصیب ہوکر منتشر ہوگئے اور مال معروقہ غارت گران جسمین وہ چالیس ضرب توپ بھی تھین اونکے ہاتہ لگا اور اونھون نے اوسکو بحفاظت مقام خاص مین رکھا اس فتح سے خوش ہوکر اونھون نے راجہ کشن گڈہ کو جو کہ قوم سے راٹھور تھا مگر اس فسادمین فریقین سے علحدہ تھا لکھا کہ روپیہ دین تاکہ مدد میرخان کی قائم رہے دولاکھ روپیہ سے یہ مطلب حاصل ہوا اور خان مذکور نے عہد کیا کہ وہ اعانت راجہ مان کرتا رہے گا اور اسی نظر سے جودہ پور کو روانہ ہوا یہ چارون سردار جنھون نے اسطرح آپ کو مشہور اور نیک نام کیا تھا اوس سے پیشتر گئے اور اونکی ملاقات بکشادہ پیشانی ہوئی اونکے قصور معاف ہوئے اور اونکے علاقجات واپس ہوئے اور اندراج بخشی فوج مقرر ہوا +

باب پانزدہم

میرخان کی تواضع وتعظیم جودہ پور مین بوعدہ بے بنیاد کرنے گروہ سوائی کو – راجہ سے پگڑی بدلنی – خان مذکور کا ناگور جانا – ملاقات سوائی – عہد اعانت دعویدار قتل رئیسان راجپوت – مغرور ہونا دعویدار کا – خان مذکور کا ناگور کو لوٹنا – دس لاکھ روپیہ راجہ مان سے لینا – تباہ ہونا جے پور کا – حملہ اوپر بیکانیر کے – میرخان کی برتری مارواڑ مین – ناگور مین اپنے پٹھانون کی فوج بطور قلعداری رکھنا – تقسیم اراضی درمیان اپنے سرداران کے – حکمرانی اوپر چشمہ نمکسار نوا و سانبھر – قتل ہونا اندراج دیوان اور گورو دیونا تھہ کا – راجہ مان کی عقل مین فتور آنا – اوسکا خارج ہونا – گدی اپنے فرزند چتر سنگہ کو دینا – اوسکا امور خلاف مین مشغول ہونا – دیوانگی راجہ مان کا ترقی پذیر ہونا – اوسکے وجوہ – شبہہ نسبت راجہ کے کہ اوسنے اندراج کو قتل کرایا – قوت روسا پہرداری ظالم سنگہ پوکرن والہ – بسر سوائی کا اہتمام حکومت کا اختیار کرنا – ہنگام بزرگی وبرتری انگریزی – عہدنامہ ہوا بموجب عہد حکومت چتر سنگہ کے

منعقد ہوا تھا ۔ فوت روسا بعد وفات اوسکے گدی ماروارکا خاندان ایدرکو دینے کا ارادہ ہونا ۔ انکار گدی ۔ اوسکے وجوہ ۔ راجہ مان سے درخواست کا ہونا کہ وہ پھر حکومت اختیار کرے ۔ شہادت و ثبوت اس امر کا کہ اوسکی دیوانگی مصنوعی تھی ۔ راجہ کی نارضامندی نسبت بعض شرائط عہدنامہ ۔ ایک عہدہ دار انگریزی کا جے پور مین بھیجا جانا ۔ اگھی چند اہلکار اعلے انتظام ملکی کا ۔ ظالم سنگہ پوکرن والہ کا وزیر ہونا ۔ خلاف وزری فتح راج ۔ فوج انگریزی کا باختیار راجہ رہنا ۔ اس امر سے انکار رہنا ۔ اسکے وجوہ ۔ اجنٹ انگریزی کا واپس اجمیر مین چلا جانا ۔ ایک اجنٹ دوامی دربار راجہ مان مین مقرر ہونا ۔ اوسکا جے پور مین پہونچنا ۔ حال دار الریاستہ ۔ ملاقات راجہ ۔ مطالب ضروری کا بیان ۔ اجنٹ کا جے پور سے جانا ۔ عام ضبطی جاگیرات ۔ راجہ مان کا بظاہر پھیر اپنی حالت سابقہ مین آنا ۔ اوسکی نہایت مرتبہ کی پردہ داری ۔ فریب اور گرفتاری گروہ ۔ ضبطی اون کے اموال کی ۔ اونکی مرگ بذلت و خواری ۔ خزانہ رائگان کا اس ضبطی سے جمع ہونا ۔ راجہ مان کی خواہش خون ریزی ۔ اوسکا رئیسون کو گرفتار نہ کرسکنا ۔ حملہ اوپر رئیس نیمج کے ۔ اوسکا مقابلہ شجاعانہ ۔ قتل اوسکا ۔ قرار ہونا رئیس پوکرن کا ۔ فتح راج کا وزیر ہونا ۔ راجہ مان کی گفتگو اوس کے ساتھ ۔ نیمج پر حملہ ہونا ۔ اوسکا قبضہ مین آنا ۔ راجہ مان کا اپنے وعدہ کا پورا نہ کرنا بے ایمانی سے ۔ عمدہ طریق حاکم ملازم کا ۔ سنجوشی جلاے وطن ہونا جملہ رئیسان مارواڑکا ۔ راجگان قرب و جوار کا اونکو اپنے پاس رکھنا ۔ راجہ مان کی ناشکرگزاری نسبت انار سنگہ کے ۔ رئیسان جلاے وطن شدہ کا استغاثہ روبروی گورنمنٹ انگریزی کے اور اونکا انکار دست اندازی سے کرنا ۔ راجہ مان کا موقع قائم کرنے انتظام مارواڑکا ہاتھ سے جاتا رہنا ۔ خیالات ۔

امیر خان کا استقبال راجہ مان نے بڑی تعظیم اور توقیر کے ساتھ کیا ایک محل قلعہ مین اوسکے رہنے کے واسطے علٰحدہ مقرر کیا گیا اور تحفجات بیش قیمت اوسکو دیے گئے اور انعامات بیش بہا کا متوقع اوسکو کیا اگر اوسکی وجہ سے سرکشی بالکل معدوم اور رفع ہو جاتی اوسنے بھی قسم یاد کی کہ وہ گروہ سوائی کو نیست و نابود کردیگا اور راجہ مان کے ساتھ یکدل اور یک راے ہونے کے ثبوت مین اوسنے راجہ سے دستار تبدیل کی اور اوسکو تین لاکھ روپیہ پیشگی واسطے اداے تمسکات کے دیا گیا ❊

بعد برخاست کرنے محاصرہ جودہ پور کے سوائی دعویدار تخت کو جاگیرورثا سے مارواڑ سے لینے مقام ناگور مین لیگیا

اور وہان اونھون نے تجویز واسطے اونکی آئندہ تدابیر کے کرنی شروع کین اس عرصہ مین ایک قاصد
امیر خان کا مقام موندہا ور سے جو بفاصلہ دس میل واقع تھا آیا اور اوسنے درخواست کی کہ اجازت ہو تو
وہ زیارت پیر ترکین صاحب کی کہ ایک درگاہ صرف بخت سنگہ نے باقی رکھی تھی کرے اوسکی درخواست
منظور ہوئی اور وہ تھوڑے سوار ہمراہ لیکر روانہ ہوا اور زیارات کرنے کے واسطے ملاقات سوائی کے گیا
وقت رخصت اوسنے کچہ اشارۃً اور کنایتہً راجہ مان کی ناشکوری بالعوض اپنی خدمات کے ظاہر کی
اور نیز یہ کہ اوسکی سپاہ اور طرح بہترین وجوہ سے مصروف ہوسکتی تھی سوائی نے اس اشارہ کو غنیمت سمجھا
اور خان مذکور سے کہا کہ اپنی شرائط خدمت بیان کرے اور کہا کہ جس روز دہونکل گدی نشین جودہ پور
ہوگا اوس روز اوسکو بتیس لاکھہ روپیہ دیا جاے گا خان مذکور نے یہ شرط منظور کی اور تصدیق اسکی ازروے
قرآن کے کی اور بہ ثبوت ایفا اپنے وعدہ کے اوسنے سوائی سے دستار بدلی بعد ازین اوسکی ملاقات دعویدار
تخت سے کرائی گئی معمولی تحفجات اوسکو دیے گئے اور اوسنے وعدہ کیا کہ وہ جان سے بھی دعویدار کے
معاملہ مین دریغ نہین کرے گا اور رخصت ہوکر اپنے مقام قیام پر آیا اور وہان سے دوسرے روز پیغام دعوت
راجہ اور اوسکے رفقا کے نام بھیجے +

بوقت صبح اونیسوین ماہ چیت سمت ۱۸۶۴ (۱۸۰۸ع) سوائی دعویدار کے عمدہ رفقا کو جو قریب پانچ سو
تھے ہمراہ لیکر مقام قیام خان مذکور پر گیا میان خان مذکور نے ہر ایک تدبیر واسطے سرانجام امر خون فشان
و دغا و فریب کے جو اوسکے منظور تھا کر رکھے تھے ایک عمدہ اور وسیع خیمہ وسط مقام مذکور مین واسطے مہمانان
کے نصب کیا ہوا تھا اور اتواپ مین گراب کی گولیان بھر کر اسطرح توپون کو لگا رکھا تھا کہ مہمانان کے اوپر
ذراسی حرکت مین بارش گولہ کرے مہمانون کا استقبال نہایت تعظیم و تکریم کے ساتھ ہوا پگڑی یہان پر بدلی گئی
طوائف واسطے رقص و سرود کے آئین اور بظاہر ہر طرح کا سامان تواضع مہیا تھا اس عرصہ مین خان مذکور
محفل سے اوٹھا اور کچہ عذر ضرورت کرکے باہر نکلا رقص جاری رہا اور گولندازون نے جو ایک مرتبہ لفظ دغا زبان پر
لایا کہ خیمہ راجپوتون پر یکایک گرا اور یہ غریب راجپوت بہا نان جبار کے شکار باسانی ہوگئے بیالیس رئیس
اسطرح پر دۂ مہماندار ی مین قتل ہوے اور جو مقتولان مین عمدہ تھے اونکے سر راجہ مان کے پاس بھیجے
گئے جو ان رئیسون کے ہمراہی تھے وہ بھی اس حیرت افزا طریق سے قتل ہوے اور جنھون نے راہ
فرار لی وہ گولہ ہاے اتواپ سے مارے گئے مگر دعویدار ناگور سے فرار ہوا اور خان مذکور نے مقام مرا رکو

لوٹا اور سوائے اسباب ان لوگون کے اسباب بخت سنگہ کا جو بٹرت وہان تھا اور تین سو ضرب توپ اوسکے ہاتہ لگین اور یہ سب بمقام سنبھل اور دیگر مقامات مین جو خان مذکور کے قبضہ مین تھے بھیجے گئے اس طرح تعمیل ہدایت کر کے وہ جودہ پور گیا اور وہان اوسکو دس لاکھ روپیہ مشروطہ اور دو شہر کلان مونڈیا ور اور کہلوا ز جمعی تیس ہزار روپیہ سالانہ کے دیے گئے اور لے اسکے سو روپیہ اور واسطے خوراک کے ملتا رہا یہ بطور انعام ہیچ معاوضہ اس بد وضعی بکیلکے دیا گیا *

اسطرح قتل سوائی اور اوسکے رفقائے قوی سے گو سرکشی جو بخلاف راجہ مان کے تھی کالعدم ہوگئی اور گو راجہ نے اس طریق خلاف قیاس سے تدابیر مستحکم جو بخلاف اوسکے ہورہی تھین معدوم کیا مگر یہ طریق جو اختیار کیا گیا تھا باعث خرابی ہاسے بیشل کی نسبت اوسکے اور اوسکے ملک کے ہوا بربادی گروہ دعویدار کے بعد جو اوسکے شریک اوسکے تھے اونکی نسبت معاوضہ لینا شروع ہوا ملک جیپور کو فوج میر خان نے برباد کیا اور تدبیر فوج کشی بخلاف بیکانیر ہونے لگی ایک دستہ فوج بارہ ہزار راجہ مان کے جاگیرداران کا بسر کردگی اندراج مع برکت میر خان اور ہنڈال خان تینتیس ۳۳ توپ لیکر بمقابلہ رئیس آزاد یعنے سر خود راٹھور بیکانیر کے روانہ ہوا راجہ بیکانیر نے بھی فوج جمع کی جو شمار مین اس سے کم نتھی اور بمقام باپری اسپنے حاکم سے مقابلہ آرا ہوا مگر بعد جزوی لڑائی کے جس مین بیکانیر کے قریب دو سو آدمی کام آئے وہ اپنی ریاست گاہ کی جانب رہگرا ہوا اور اوسکے تعاقب مین فوج دشمن گئی اور جا کر بمقام گجنیر خیمہ زن ہوئی یہان پیغام صلح پیش ہوسے دو لاکھ روپیہ بطور خرچ فوج کشی اور اصل بنیاد فساد یعنے شہر فلودی جو بیکانیر کو واسطے اوس کے شریک سرکشی ہونے کے ملا تھا دیا گیا *

میر خان اب حاکم مارواڑ کا تھا اوسنے غفور خان کو مع فوج قلعداری ناگور مین رکھا اور اراضی میڑتا کو درمیان اسپنے ہمراہیون کے منقسم کر دیا اور ایک فوج قلعداری اوسنے بمقام فوج رکھی جسکے سبب اوسکو اختیار اوپر چشمہ نمکسار نوح اور سانبھر کے حاصل ہوا اب اندراج اور دیوناتہ گورو صلاح کار راجہ مان کے تھے اور جو کچہ زیادتی رئیسون پر بباعث اس مداخلت غیر کے ہوئی بمشورہ ان دونون کے ہوئی تھی لہذا اونکے قتل کے واسطے رئیسان مذکور نے میر خان سے درخواست کی اور اوسنے سات لاکھ روپیہ پر وعدہ کیا کہ وہ اون دونون کو دفع کر دیگا پس ایک تدبیر اوسنے کی اور چند پٹھان اوسکے بحیلہ تکرار بابت اپنی تقایا تنخواہ کے اندراج سے برر و آئے اور اونھون نے اوسکو اور دیوناتہ گورو کو قتل کیا *

قتل دیوناتہ نے ظاہرا راجہ مان کی عقل مین فتور ڈال دیا اوسنے آپ کو اپنے مکان مین بند کیا اور ہر ایک سے گفتگو موقوف کی اور بعد ازان ہر ایک امر ملکی و مذہبی سے بھی کنارہ کیا آخر کار اوسکو فہمائش کی گئی کہ وہ اپنے فرزند چہتر سنگہ کو اپنا جانشین مقرر کرے یہ اوسنے منظور کیا اور اپنے ہاتہ سے راج تلک اوسکو لگایا مگر اوسکی جوانی اور کمینہ دلالان نے اوسکو عیش مین ڈالکر امور ریاست سے علیحدہ کیا اور اوسنے جلدی وفات پائی بعضے کہتے ہین کہ مرگ اوسکی بباعث کثرت عیاشی ہوئی اور بعض کی یہ راے ہے کہ وہ ایک رئیس کی ضرب سے جسکی دختر کو وہ ترغیب دیتا تھا مر گیا *

مرگ صغر سنی اوسکے تنہا فرزند کی جو ہنوز عمر جوانی کو بھی نہین پہونچا تھا زیادہ تر باعث اختلال مزاج راجہ مان اور اوسکی علیحدگی امور ریاست سے ہوئی اور اوسکا شبہہ درباب اپنی جان کے اس درجہ نہایت کو پہونچا کہ اپنی رانی کی نسبت بھی اوسکو شک دغا کا پیدا ہوا اوسنے سواے ایک ملازم معتبر کے اور سب کے ہاتہ سے کہانا کہانے سے بھی انکار کیا اور امور مذہبی ہر روزہ بھی متروک ہوے اور حجامت موقوف ہوئی الغرض وہ یا تو دیوانہ ہو گیا تھا یا اوسنے حیلہ دیوانگی کا کیا تھا وہ کسی سے گفتگو نہین کرتا تھا اور جو اہلکار جنکو بضرورت سرانجام امور ریاست کرنے پڑتے تھے کچہ گفتگو کرتے تو وہ اوسکو اس سادگی سے سنا کرتا جسطرح کوئی دیوانہ سنتا ہے اکثر بالیقین یہ کہتے تھے کہ یہ طریق اوسکا دانستہ تھا تاکہ وہ اس طرز دیوانگی سے اپنی جان سلامت رکہے مگر بعضے یہ بھی خیال کرتے تھے کہ یہ طور اوسکے اون خیالات پشیمانی سے پیدا ہوتے تھے جو اوسکے دل مین اوسوقت آتے تھے جب وہ خیال کرتا تھا کہ اوسنے اپنی استرضا واسطے قتل اندراج کے دی تو اوسکا گورو[1] بھی اوسی ضمن مین مارا گیا القصہ اوسکی شرکت ساتھہ اس خونخوار جان کے باعث اس شبہہ عام کی ہوئی کہ وہ اوسکے جمیع امور قبیحہ مین شریک ہے گو اوسکو اب بضرورت ملکداری اوس سے ساز رکہنا لازم آتا تھا اس حالت مین کہ حکومت امرالبسرداری ظالم سنگہ بسپر سوائی ہو گئی تھی راجہ مان اوسوقت تک رہا جب تک اتفاق وقت سے سپاہ انگریزی خنگل مارو مین بھی داخل ہوئی *

جب سنہ ١٨١٧ع مین ہمنے راجپوتون کو طلب کیا کہ حاکم غارتگر سے علیحدگی اختیار کرکے ہمارے شامل ہون تاکہ انتظام کل ہند مین قائم کیا جاے پسر خرد راجہ مان نے یا دراصل اوسکے سردارون نے سفیر بمقام دہلی روانہ کیا مگر قبل از تصدیق ہونے عہدنامہ کے یہ عیاش راجہ نہ رہا یعنے اوسنے وفات پائی

---

[1] اس گورو کا حال وضع جلد اول مین تحریر ہو چکا ہے *

اس واقعہ سے گروہ نوکران نے باندیشہ ضبطی حکومت راجہ مان خاندان ایدر سے درخواست کی کہ ایک ایک فرزند اونکو دین کہ وہ اونکا راجہ بنایا جاسے مگر گو یہ پیغام نہایت عمدہ تھا راجہ نے جسکا صرف ایک فرزند تھا اوسکی منظوری سے انکار کیا کہ بغیر تصدیق عمائد کے یہ پیغام منظور نہین ہو سکتا جو اتفاق راے آپس مین حاصل کرنی ناممکن تھی لہذا ان لوگون کو سواے اسکے راجہ مان کو پھر قائم کرین دوسرا امر نظر نہین آتا تھا لہذا اونھون نے اس جدید حال بہبود کی فہمایش اوسکو کی کہ جو بوجہ دوستی اور اتفاق انگریزان سے پیدا ہونے اور جسکے بروے کار آنے مین صرف اوسکی منظوری درکار ہے مگر یہ سودمند نہوئی اور اونھون نے یہ بھی فہمایش کی کہ جو وہی صرف خاندان راج مین ایک شاخ باقی رہا ہے لہذا اوسکو حکومت اختیار کرنی لازم ہے اوسنے یہ سب تقریر اونکی دیوانہ وار عدم توجہی سے سماعت کی اور گو اوسنے دیکھا کہ حالات ملک ایسے نازک تھے کہ اوسکو موقع اسپنے اختیار کے حاصل کرنے کا موجود تھا مگر اوسکا دل اسطرح تجربہ ہاے زبون گذشتہ سے پژمردہ تھا اور اوسکی سمجھ مین پہونچا چکا تھا کہ وہ ایک لحظہ بھی اوسکی تعمیل کو روا نہین رکھتا تھا آخرکار اوسنے اس تبدیلی کے نتائج کو خوب غور کیا جس تبدیلی کے واسطے اوسکا گروہ اوسکو کنج تنہائی سے باہر آنے کو کہتا تھا اور بجاے خوش ہونے کے اوسنے جزو عہدنامہ کو نامنظور کیا خصوصاً اوس شرط کو جس مین درج تھا کہ اوسکی جاگیرداری کی فوج مین سے ایک فوج کنٹنجنٹ حاکم محافظ کی اختیار مین رہیگی اسوجہ نامنظور کیا کہ اوسکے ہمراہ حاکم غیر کے رہنے سے تخم نااتفاقی کا بویا جاے گا کیونکہ حاکم غیر کی مداخلت اوسمین ضرور رہیگی ✤

بماہ دسمبر سنہ ۱۸۰۳ع عہدنامہ جو تتمہ نمبر۲ مین درج ہے بمقام دہلی بوساطت ایک برہمن بیاس بشن رام نامی کے منجانب راجہ کارپردازن کے منعقد ہوا اور بماہ دسمبر سنہ ۱۸۱۸ع ایک افسر انگریزی مسٹر ولڈر نامے جو سپرنٹنڈنٹ ضلع اجمیر کا تھا اس نظر سے بھیجا گیا کہ اصل حال اوسکا بیان کرے باوجود کلیہ بےانتظامی اور خرابی راج کے جو بباعث امور بندکردہ صاحب بالا کے وقوع مین آئی تھی دربار کی شان اور شوکت اور داب وقرینہ مین کچھ کمی نہین ہوئی تھی سب کی عزت اور حرمت متعلق اسکے تھی کہ مرتبہ گدی قائم رہے گو گدی نشین اوسکا ایک غیر معتبر بلکہ قابل ناپسندی کے تھا سب اہلکاران مین کلان بالفعل لکھمی چند دیوان اور ظالم سنگہ نوکرن والہ تھا اور یہی دونون منجانب دیگر روسا بخطاب بھائی جگر کارکن تھے جملہ قلعجات اور کارہاے معتبر ملک مصاحبین عمائد کے تفویض تھے جنکے سردار گویا یہ دونون

شخص تھے مگر اب بھی تخم مخالفت اور عناد کا برادر دیوان مقتول[1] فتح راج نامی کے دلمین جسکو حفاظت شہر کی مفوض تھی موجود تھا ہدایت صاحب اجنٹ مذکور کی یہ تھی کہ واسطے طے کرنے امور راجہ مان کے اعانت سرکار انگریزی کی لیجاسے اور تین روز بعد آنے صاحب اجنٹ کے ایک ملاقات خانگی ہوئی اوس مین وعدہ فوج کے اوسکے سپرد ہونے کا ہوا ہوشیاری صاحب موصوف کی اوس سے ظاہر ہوگئی کہ کس طرح اوس نے اس وعدہ کی تعمیل کرائی اوسنے دریافت کیا کہ اب وہ کل اوسکے ہاتہ مین تھی جس سے وہ جملہ فرقہ کو خاک مین ملا دیتا مگر ہوشیاری اور ذکاوت سے اوسنے یہ سوچا کہ بالفعل اس کل کا قائم رہنا کافی ہے اور اوسکی قوت علم الیقین سے سب کو معلوم ہو مگر عین الیقین سے نہو یعنے اندیشہ اوسکا دل مین رہے مگر براے العین مشاہدہ کسی فعل قوت مذکور کا نہوا اور وہ اوسکے فوائد سے مستفید ہو مگر اوسکے بروے کار لانے مین جو قباحتین ہین وہ ظہور مین نہ آوین اس طرح گو اوسنے اس امر کے فوائد اصلی سے انکار کیا مگر شکر گذاری اور اپنے انکار کو بوجہ کافی وثوق دیا یعنے وہ خود اوسکی ریاست کا انتظام کر سکتا ہے مگر اوسنے اس امر کی تاثیر فریعۂ دل رئیسان مین بونے مین کمی نہین کی اور اسیقدر اوسکی مطلب برآری کو کافی تھا اور نیز اوسنے اوس حکومت اور مداخلت کا انسداد کیا جو ایسے مختلف مدارج کے اتفاق کرنے مین لابد لازم آتے ہین ٭

مشورہ ہاے چالاک اور فیصلہ جات جلد دربار اقلیم ایشیا مین بیگانہ ہین اور اونکی رعایا ہمیشہ مائل شبہہ کرنیکی ہوتی ہین جب چستی و چالاکی لاانتہا ظہور مین آتی ہے اور راجہ مان کی تعلیم طفولیت سے ہوشیاری اور نگرانی کی ہوئی تھی وہ آمادہ اسپر تھا کہ واقعات گذشتہ کو فراموشی حوالہ کر کے دونون فریق کے آدمی واسطے جزوی امور ریاست کے تجویز کرے اور اوسکے محبتی طریق اور تسلی افزا گفتگو اکثر شبہہ کنندگان کو اطمینان بخشتی تھی بعد از قیام چندے صاحب اجنٹ واپس اجمیر گیا گو ایام قیام مین اوسنے کوشش کی کہ راجہ مان کو یقین اس امر کا ہو کہ اوسکے امور ریاست ہرگز اصلاح پذیر بغیر اعانت صریحی حاکم اعلے کے نہونگے اور اوسنے اکثر تکرار اس امر مین کی اور اپنے وجوہ اس طرح بیان کیے کہ جو تدابیر اب ہوتی ہین اوسکو وہ خود سرانجام کر سکتا ہے اور ان تدابیر کی بنا بظاہر تسلی افزائی تھی مگر کچھ سود اس کوشش اور فہمایش کا مترتب نہین ہوا ٭

اب ایک[1] سفیر نواب گورنر جنرل بہادر نے اختیارات دیگر راجہ مان کے پاس بھیجا مگر اوسنے

---

[1] بماہ فروری سنہ ۱۸۱۹ع مصنف کتاب ہذا کو امور پولٹیکل اہروار کا سرانجام اور امور ریاستہاے اودیپور و کوٹا و بوندی و سروہی کے تفویض ہوئے ٭

اس دربار مین آنے مین التوا چند ماہ کا اکثر وجوہ[لہ] سے واقع ہوا ✤

صاحب ایجنٹ جو جودہ پور مین شروع ماہ نومبر مین وارد ہوا اوسنے امور ریاست کو اوسی ہئیت مین پایا جیسی کہ بروقت روانگی صاحب ایجنٹ سابق بماہ فروری تھے اوسی گروہ کے اختیار مین راجہ اور جملہ

لہ منجملہ ان وجوہ کے ایک ناملائم تکرار جو فیمابین باشندگان منڈوی تجارت پالی اور ایک صاحب انگریز کے جو بغیر سند سرکاری کے وہان بغرض سے بھیجا گیا تھا کہ جاکر اپنے طور پر کارروائی ترقی تجارت کی کرے اور جو نمونجات اشیاے نفیسہ تجارت انگریزی اپنے ہمراہ لایا تھا واقع ہوئی تھی یہ تھی یہ مداخلت انکی تجارت اسطے مین صاحبان پالی کو ناگوار ہوئی اور اونھون نے اس ہم پیشگی کا اندیشہ کرکے ایک تدبیر پیدا کی یا دراصل وہ اگر وقوع مین آئی تھی تو اوسکو اپنے مفید مطلب واسطے انسداد خلل اندازی کے تصور کرکے پیش کی مہاجنان اس نواح کے قریب جملہ جینی مذہب کے ہین اور انکی اصل عقیدہ مذہبی تحفظ جان حیوان اور انسان ہے پس وہ پارچات اور بانا سیا او شیشہ آلات انگریزی تجارت کو اسقدر ناپسند نہین کرتے جسقدر اونکے گوشت کی رکابی کو اور جو خوانفشانی نبرد وغیرہ کہ جا اوسکے ملازمین نے قسمیہ بیان کیا کہ حدود پالی مین کی گئی تھی باعث اوسکے اشتعال طبع کا بخلاف اونکے مالک یعنے صاحب انگریز تجار مذکور کی ہوئی اور اونھون نے اوسکی نالش روبروے راجہ مان سنگہ کی اور نہایت جلد اوسنے اسکی اطلاع بذریعہ اپنے متوسط برہمن کشن رام کے اودے پور مین بھیجی صاحب موصوف نے جنکا نام رودرفورڈ صاحب تھا انکار اس الزام سے کیا لہذا تحقیقات اسکی ریاست گاہ مین عمل ہوئی مگر چہ باشندگان پالی اور حاکم مقام مذکور جو بھائی دیوان کا تھا ثبوت کافی نہین دے سکے لہذا حاکم مذکور کو متنبہ کیا گیا کہ یہ بدلوکی اچھی نہین یہ بیان خواہ راست ہو یا غلط مگر اونکی مطلب آری کو کافی تھا تکرار جو فیمابین مسٹر رودرفورڈ صاحب اور باشندگان پالی کے وقوع مین آئی زیادہ موثر اس سے تھی جو انگریزی بادشاہ کسی وبا کے روکنے کو سد راہ بناتے ہین رنجیدگی جو خلاف اوسکے پیدا ہوئی تھی صاحب ایجنٹ گورنمنٹ کے گوش زد ہوئی صاحب موصوف نے بمجبوری تائید اوس امر کی کی جو اوسکے نزدیک واجبی اور قرین انصاف معلوم ہوا اور نیز جو از روے بیانات جو اوسکی عدالت مین تحریر ہوے تھے ظاہر ہوا لہذا وہ دشمن یا برخلاف اون راجہ اور گروہ باشندگان کا قرار دیا گیا جنکی ہدایت کے واسطے اوسکا مشورہ لازم تھا بعد ازین مسٹر رودرفورڈ یہان سے وہ اسباب تجارت دکھانے کو ٹانکو گیا یہان بھی وہ باعث حسد تجاران ہوا گو از روے تحریرات صاحب ایجنٹ یہ حسد انکا ظاہر نہین ہوتا تھا مگر یہ ظاہر تھا کہ یہ مداخلت تجارت کارگر ہوگی یہ بہت بہتر امر تھا کہ اوس صاحب کا وہان جانا بمنظوری گورنمنٹ نہین تھا کونسی برائی پیدا نہین ہوسکتی اگر مداخلت بے محابا اور بے موقع ایسے آدمیون مین کیجاے جو ہمارے اسباب کو بوقت ضرورت لے سکتے ہین اور بغیر حاضری مالک اصلی کے لیتے ہین جو مالک بذریعہ ملازمی سرکار کمپنی ہو یا نہو میری راے مین ایسی مداخلت زبردستی راجپوتانہ مین نہین ہوسکتی ورنہ تحقیق وہ دن جلدی آویگا جس روز علیحدگی جا نہین لابد ہوگی ✤

اہلکاران ریاست بھی اور اونکی کارروائی مین راجہ نہایت کم دخل دیتا تھا صرف اسقدر کہ اونکی راے کے ساتھ اتفاق کرے یا اونکی تجویز منظور کرے سپاہ تنخواہدار سندہی اور پٹھان نہایت تباہ تھی ورنا لشی اپنی تنخواہ کے تھے اون کا حساب تین سال کا نہین ہوا تھا اور دیکھا کہ وہ گداگری کرکے دارالریاستہ مین اوقات بسری کرتے تھے اور بعضے گھانس بیچکر قوت لایموت پیدا کرتے تھے بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ فاقہ شکنی اسطرح کرتے تھے بروقت وارد ہونے صاحب ایجنٹ گورنمنٹ انگریزی کے حساب کتاب درست کیا گیا اور سپاہ نے منظور کیا کہ وہ فارغخطی کل زرتنخواہ کی دیدینگے اگر اونکو تیس روپیہ فیصدی بھی ملجاے مگر یہ بھی ایک کارروائی موافق وقت کے تھی کیونکہ جب صاحب موصوف بعد قیام تین ہفتہ کے وہان سے روانہ ہوا تو اوسکو اوسقدر سے بھی مایوسی نصیب ہوئی ✣

نام انصاف کا معدوم تھا اگرچہ بحوالہ مذہب اشخاص ذی اختیار کے یہ مثل عموماً سماعت مین آتی تھی کہ تم قتل کرو کوئی مزاحم اوسکا نہوگا مگر افسوس اوس شخص پر ہے جو صدمہ پہونچاتا ہے یا مجروح کرتا ہے کسی قسم کے حیوان کو کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ سگ بازاری کی عموماً پرورش ہوتی ہے مگر سپاہ فاقہ کشی سے قریب المرگ ہے القصہ اصل مطلب گروہ کا یہ تھا کہ تمام واسطہ جو باعث راجہ کے بری ہونیکا اونکے اختیار سے ہوا ور رہے بیچ عرصہ قیام صاحب ایجنٹ جو قریب تین ہفتہ کا تھا اوسکی ملاقات خانگی کئی مرتبہ راجہ مان کے ساتھ ہوئی جو واقفیت صاحب موصوف کو اونکی قدیم تواریخ سے اور اس راجہ کے حال سے تھی اور نیز جو آگہی صاحب موصوف کو اس حال راجہ حال کے بواعث سے تھی باعث اعتبار صاحب موصوف ہوئی اور ان ملاقات خانگی مین گفتگو درباب تاریخ قدیم اس ملک کے اور راجہ کے امور متعلقہ کے بیان آیا کرتی تھی بوقت رخصت ہونے صاحب موصوف کے صاحب نے یہ کہا مین آپ کی جملہ تکالیف اور اندیشہ ہاے گذشتہ سے واقف ہون اور ہمکو یہ بھی معلوم ہے کہ آپ کیونکر اون پر سر برآئے اب آپ کے ارادہ سے آپکے جملہ دشمنان بیرونی رفع ہوگئے گورنمنٹ انگریزی آپکی دوست ہوئی اوسی استقلال کے ساتھ اون پر اعتبار رکھو اور عرصہ قلیل مین جملہ امور آپکی خواہش کے موافق سرانجام ہونگے ✣

ان کلمات کو راجہ مان نے بشوق تمام سماعت کیا اوسکا چہرہ اگرچہ وثوق اوسکو کارروائی اندرونی پر نتھا خوشی سے شگفتہ ہوا اور اوسنے فوراً جواب دیا کہ کوئی ایک سال مین میرے جملہ امور حسب خواہش

دوستان سرانجام پذیر ہونگے اسکا جواب صاحب اجنٹ نے دیا کہ اوس سے بھی نصف عرصہ مین مہاراجہ اگر آپ استقلال رکھین گو کہ جن امور کی نسبت اونکو توجہ کرنی تھی وہ تھوڑے نتھے اور نہ خفیف تھے اسواسطے کہ وہ متعلق ہر ایک فرع حکومت کے تھے یعنے

اول۔ انتظام ریاست کو ایک صورت اور اسلوب خوش دینا +

دوم۔ سمجھنا آمدنی کا۔ دریافت حال اراضی خالصہ۔ ضبطی اراضی متنازعہ جو گو اکثر موقع پر خلاف انصاف ہو مگر وہ باعث نااتفاقی عظیم ہے +

سوم۔ دوبارہ تربیت دینا اور تصفیہ کہانا فوج غیر قوم کا جسکی خدمت گزاری پر راجہ کا خاص اعتبار تھا +

چہارم۔ فوج پولیس معقول سرحدات پر قایم کرنا تاکہ غارت گری قوم میر جانب دکھنی بسمت شیر گھاٹی بسمت شمال اور صحرا سے اور کہوسا بجانب مغرب مسدود اور موقوف ہو اور ترمیم محاصل تجارت جو اسقدر سنگین ہو گیا تھا کہ اوس سے تجارت بند ہو گئی تھی اور نیز تدبیر تحفظ اموال تجارت صاحب ایجنٹ نے اوسی وقت جودہ پور سے کوچ کیا تھا کہ گروہ مذکور نے اس سدراہ کے علیحدہ ہو جانے سے جو اونکے خیالات دل تنگ کے ظہور مین لانے سے مانع ہوتا تھا خوش ہو کر اپنے طریق بدنظمی اور بدعت کو پھر شروع کیا اونکا مطلب خواہ روپیہ جمع کرنے کا یا قدیم دشمنی کے بدلہ لینے کا تھا طریق کارروائی دیوان اور اوسکے ہمراہی عمائد کا یکسان تھا مقام گنورا اصل جاگیر کو دار قرق کیا گیا اور ایک سال کی مالگذاری سے زیادہ لیکر اوسکو رہا کیا اور جملہ رئیسان خرد اس زرریزہ علاقہ کے نے اسیطرح نقصان اوٹھایا اور سوا اسکے یہ اور ہتک اونکی ہوئی کہ اونکا علاقہ سپرد غیر یعنے برادر دیوان کے کیا گیا مقام حیدا اول بھی قرقی مین آیا اور اوس سے زرخطیر لیکر اوسے قرقی سے واگذار کیا آخرکار دیوان مذکور نے دلیری کر کے ہاتھ اوپر رہا کے بھی جو اصل جاگیر مارواڑ کی تھی ڈالا مگر اولاد جمپا نے جواب دیا کہ ہمارا علاقہ آج کا نہین ہے کہ اس طرح چھوڑ دیا جاسے ناامیدی اور سوء اعتبار اور رنج جملہ گروہ جاگیرداران پر حاوی ہوا اونھون نے دیکھا کہ ایک گروہ حقیر اونکی حرمت اور علاقہ سے کھیل رہے ہین اور اونکو یہ خیال بصد غور دلمین آیا کہ کوئی قوت عظیم غائبانہ اونکی مدد ہے اور اوس قوت سے مراد راجہ ہو سکتی اگر راجہ اونکو یہ حکم دیتا تھا تو وہ بہت احتیاط رکھتا تھا کہ یہ امر یعنی شرکت اوسکی ظاہر نہو کیونکہ بغیبت صاحب ایجنٹ انگریزی اوسنے پھر اپنی عادت عزلت گزینی اختیار کی تھی اور ظاہر اکسی امر ریاست

یا حکومت مین مداخلت نہین کرتا تھا مگر ایسے امر مین جو باعث ترقی اتفاق اکھے چند اور فتح راج کا ہو جسکی تائید مین ایک گروہ قوی بیسان کا تھا اور رانی مقتولہ بھی اوسکی معاون تھی مگر اکھے چند جو اختیار کل آمدنی ملک کا اور قلعجات کا بلکہ قلعہ جودہ پور کا بھی بذریعہ اپنے آوردون کے رکھتا تھا ان امور کو ناپسند تصور کرتا تھا اور بہانہ اور حیلہ اس امر کا لیکر کہ اوسکی جان کے واسطے سازش ہو رہی ہے شہر سے جاکر قلعہ مین رہنا اوسنے اس نظر سے اختیار کیا کہ وہان سے اپنے مخالفین کو بے قابو کرے اور اوسکو راجہ کے پاس بار نہونے دے ✣

چھہ مہینے اسطرح گذر گئے حکم اکھے چند کا برا تھا وہ صرف نظر پڑتا تھا اور صرف اوسکے حکم کی تعمیل ہوتی تھی راجہ مان صرف بطور ایک پتلہ کے تھا دیوان جدہر چاہتا تھا اوسے حرکت دیتا تھا مگر عین اوسوقت مین جب یہ دیوان آفتاب ترقی مین تابندہ اور عمائد ملک کا ناپسند اور ہم وطنون کا محسود ہو رہا تھا اوسکے تنزل کی خبر سماعت مین آئی اب ثابت ہوا کہ دیوانگی اوسکے مالک یعنے راجہ کی بابت پوشیدہ رکھنی کثرت غم وغصہ تھی اور معاوضہ ستانی شدائد راجہ مان کی تسلی نہین کرتی شکار اوسکی حیلہ سازی کے جو مقید تھے اونکو امید جان بخشی کی دی گئی اور تزائد شدائد کی نسبت اونھون نے مال مغصوبہ راجہ اور رعایا کا بتانا شروع کیا ایک فرد چالیس لاکھ روپیہ کی دیوان اور اوسکے مصاحبین نے داخل کی اسطرح اونکے حساب اس دنیا مین طے کرکے اونکو دوسری جہان کو پکڑ پکڑا اور بشدائد و تکالیف شدید حبس سے مرگ بھی پشیمان ہوتی تھی رخصت کیا نگ جی قلعدار کو جو بدراہ کرنے والا راجہ سابق کا تھا مع مولجی ڈانڈل کے جو منجملہ قدیم خاندان جاگیرداران راج سے تھا زہر کا پیالہ دیا گیا اور اون دونون کی لاش دروازہ فتح پل سے پھینکدی گئی جیوا راج برادر ڈانڈل کا مع بہاری داس کھیچی اور ایک خیاط کے سر تراشا گیا اور اونکی لاش بدر سے نیچے پھینکدی گئی اسوقت مین سیرت بیدخوانی کی اور نجوم کی جو حال غیب تبلاتا تھا باعث بناہ نہین ہوئی بیاس شیوداس مع سری کشن جوتشی کے شامل فہرست واجب القتل مین ہوسے نگ جی قلعدار اور موہنجی بعد مرگ راجہ سابق اپنے اپنے مقام کو چلے گئے تھے اور جو دولت اونھون نے راجہ مذکور کی بیوقوفی سے جمع کی تھی اوس سے اونھون نے قلعہ وغیرہ تعمیر کیے تھے جب راجہ مان پھر گدی نشین ہوا اور اشتہار معافی قصور کا جاری ہوا تو وہ بہی اپنے قدیم علاقہ قلعہ پر آسئے اور مورد عنایات ہوسے اور اون کو ان عنایات سے یہ امر فراموش ہو گیا تھا کہ وہ کبھی خلاف

راجہ ہو گئے تھے جب وہ اسطرح اوسکے قابو مین آگئے تو اوسنے وہ جواہرات اونسے لے لیے جو اونکو حکومت
اوسکے فرزند مین دیے گئے تھے بعد ازین اونکی نسبت حکم سزا کا جاری ہوا اور اونکو اون بروج قلعہ سے
نیچے پھینکا گیا جنکی حفاظت اونکے سپرد تھی اور اس حکمت کے ساتہ یہ فعل ترتیب دیا گیا تھا کہ مصاحبین
دیوان کہ اضلاع دور دست مین تھے وہ بھی اوسی وقت گرفتار کیے گئے جبوقت دیوان یہان گرفتار
ہوا اور منجملہ ان اہلکاران خورد کے جو مقید ہوے تھے اکثر رہا کیے گئے جب اونھون نے اپنا روپیہ تیا دیا
اس قسم کی قرقی مال و اسباب سے راجہ مان نے بہت روپیہ اور اسباب حاصل کیا کہتے ہین کہ ایک کرور
روپیہ ملا اگر اس سے نصف بھی ملا ہو تو بھی یہ وسیلہ اور باعث اچھا واسطے اوس فعل کے ہوا جسکو
وہ سزاے نصفت قرین کہتا ہے گو وہ مستحق نام معاوضہ وحشیانہ کی ہو اگر وہ راضی صرف اسپر ہوتا کہ
اکھے چند بدنام کو سزاے انتہاے قانونی یعنے مرگ کی دیجاوے اور چند اوسکے اہلکاران خانگی کو
جنکی وفاداری نسبت اوسکے ثابت اور قائم ہوتی اور ضبطی علاقہ دو یا تین جاگیرداران جنکی قوت سے
اندیشہ تھا اور جنکی دغابازی صریحی تھی اور قابل چشم پوشی کے نتھے تو اوسکی خدمت گذاری باقی سب لوگ
کرتے اور جو لوگ ان امور سے آگاہ ہوتے وہ اوسکی تعریف کرتے مگر اس اول امر مین جو وہ کامیاب ہوا
تو اوسکی معاوضہ ستانی اور زیادہ ہوئی اور اوسکو تلاش دیگر عمدہ سرکار کی واسطے تشفی سیر کرنے اوسکے
درپیش ہوئی اوسکی ہوشیاری اور حیلہ سازی اس کامیابی سے بجاے کم ہونیکے اور بھی دو بالا ہوئی
اکثر رئیس جو واجب القتل گردانے گئے تھے صرف چند روز پیشتر بنظر عنایات اور علاقجات اونکی مالگذاری
کے شامل کیے گئے تھے اور صرف اتفاق حسنہ سے اکثر کلان جاگیردار اس جال سے جسمین اکھے چند بھی
تھا محفوظ رہے ظالم سنگہ پوکرن والا اور اوسکا رفیق ہمدم سرتان نیچ والا اور انار سنگہ رہوا والا اور دیگر
رئیسان خورد اونکی قوم کے بباعث اپنے اصل صلاح کار راجہ کے ہونیکے ہر روز دربار مین آتے تھے اور دیوان
کے انتظام کے یہ بھی شریک تھے اونھون نے مقیدی دیوان سنکر منجانب اللہ اندیشہ کیا جسکے رفع کرنیکو
راجہ نے ایک پیغام اونکے نام بھیجا کہ مقیدی دیوان سے جسکی بدبخت اور بدوضعی سزاوار سزا تھی اوسنے
اپنا مطلب دلی حاصل کر لیا ہے اور واسطے گردلانی بربادی رئیس پوکرن کے وہ کچہ تامل اور اونکی بھی بربادی
مین نہین کرتا راجہ نے خود اپنی زبان سے معتمد انار سنگہ کو جو اوسکا نیا دوست بھی تھا کہا کہ وہ بھی دیگر روساکے
ہمراہ آئے مگر اونکی بے اعتباری نے اوسکو بچا دیا اوسی شب سپاہ تنخواہدار نے جو آٹہ ہزار آدمی تھے مع

اتواپ جاکر سرتان سنگہ پر اوسکے مکان پر حملہ کیا اس رئیس نے اپنی قوم کے ایک سواسی آدمیون سے اوسوقت تک اپنا تحفظ بمقابلہ اتواپ وبنادیق سپاہ تنخواہ دار کے رکھا جب تک اوسکا مکان قابل مقابلہ کرنیکے رہا بعد ازان جب دیکھا کہ مکان اب اونکی حفاظت نہین کرسکتا تو اونھون نے تلوار پکڑ کر مکان سے باہر آکر ساتھ عمدگی اور شجاعت کے زد وضرب کی اور رئیس مذکور نے مع اپنے برادر اور اسی سپاہ ہمقوم کے گروہ دشمنان مین جاکر بہ دلاوری جان دی باقیماندہ سپاہ مذکور میدان سے مع اسلحہ نیمچ چلی گئی کہ وہان جاکر مقام مذکور کو اور اپنے راجہ صغرسن کو محفوظ رکھین اس شجاع تحفظ نے جس مین اکثر باشندگان شہر بھی قتل ہوے تھے یہ نتیجہ بخشا کہ پھر دوبارہ عزم بمقابلہ رئیس پوکرن نہوا اور رئیس مذکور نے اپنے تحفظ کا سامان مہیا کرکے اوسوقت تک حفاظت کی جب تک اوسکو قابو اپنی جاے پناہ جنگل مین جانے کا بہم پہونچا اور وہ وہان چلا گیا اگر بچتا تو وہ اوس میان خنجر کو ہاتھ سے دیتا جس مین قسمت مارواڑ کی شامل تھی اور جس مین اب معاوضہ لینا چار پشت کا جمع ہوگیا تھا یعنی دیو سنگہ کا اور سبلا کا اور سوائی کا اور اوس کا رہا اور اوسکی مرگ اوس فرع اولاد اجیت کو ختم کرتی جو متبنے خاندان پوکرن مین ہوا تھا اور جسکی تاریخ مین ہمکو بوجہ صورت چندروزہ ہونے عمر کی بیچ ملک مارواڑ کے نظر آتی ہے[1]

کیا بہتر بیان راجہ مان کی سیرت اور طبیعت کا اس سے ہوسکتا ہے کہ اوسنے جب بروز دوم اس واردات کے فتح راج کو حاضر ہونے کے واسطے تحریر کی تو یہ چند الفاظ درج کیے کہ اب تم دیکھو کس وجہ سے مین نے تمکو قبل اسکے کام سپرد نہین کیا تھا یہ شخص جو بھائی اندراج مرحوم کا تھا دیوان مقرر کیا گیا اور اوس روپیہ سے جو قرقیہاے سابقہ مین وصول ہوا تھا فوج بھی خوش رہی اور اسوجہ سے کہ ایک خیال بغور تمام مشتہر اور یقین ہوا تھا کہ جو مدد اوسکو درکار ہوگی اوسکے صرف اوسکو طلب کرنا حکومت انگریزی سے ہے جملہ گروہ جاگیرداران بیدل ہوگئے تھے اور وہ آدمی جو اس ظالم کو گدی سے علیحدہ

---

[1] بیچ ایک خط کے جو درباب ان امور کے بنام گورنمنٹ بتاریخ ۷ ماہ جولائی ۱۸۲۰ء تحریر ہوا تھا مین نے یہ دیکھا کہ اندیشہ یہ ہے کہ یہ کامیابی مبادا باعث ترغیب ہوکر خواہ بنظر انصاف یا تحفظ حد ضرورت سے زیادہ طول کھینچے اگر وہ رئیس پوکرن اور دو ایک رئیسان خرد پر جو شریک سرکشی ۱۸۰۶ء اور زبردستی گدی نشینی اوسکے فرزند کے تھے اکتفا کرتا اور چند اہلکاران کو سزا دیتا تو اوسکی عالی طبیعتی پر دال ہوتی مگر درصورتیکہ وہ رئیس رہا اور دیگر رئیسان کلان کی مرگ کے گروہ ہوتا تو اوس سے فساد برپا ہوتا جس قدر اوسنے کیا وہ قرین انصاف اور نیز معاوضہ ستانی کی تھا مگر اوسنے سرتان سنگہ کی قتل مین حد معاوضہ ستانی سے باہر قدم رکھا اور اوسکے قتل کا ہمکو بھی افسوس ہے

کر سکتے تھے اب صرف یہ خیال کرتے تھے کہ کیونکر اوسکی فریب آمیز تدابیر سے جو جنگ سے بھی زیادہ سخت ہین تحفظ کیا جاے ✤

مقام نیچ کا محاصرہ ہوا اور اوسکا تحفظ منجانب فریق محصورین بعمدگی ظہور مین آیا مگر آخر کار پسر سرتان سنگھ حاضر آیا جب اوسکے پاس دستخطی راجہ کی تحریر بوعدہ معافی و واپسی علاقہ پہونچی اور بضمانت افسر سپاہ تنخواہداران بھی تھی مگر راجہ کی دوامی بدنامی اس مین ہے کہ اوسنے اپنے وعدہ کا انفساخ کیا اور جب پسر مذکور حاضر فوج محاصرین ہوا تو اہلکار ملکی یعنے مالی نے ایک حکم راجہ کا دکھایا کہ پسر مذکور کو گرفتار کر کے حاضر لائین اگر اس امر کی تحریر کرنے مین ملال ہوتا ہے تو خوشی بھی ہر ولیف اسکے ہے یعنے افسر مذکور بھی خلاف اس حکم کے عمل مین لایا اوسنے کہا کہ ہم تعمیل اسکی نہین کرینگے وہ ہمارے بچن یعنے قول پر حاضر ہوا ہے اور اگر راجہ نے اپنے وعدہ کا انفساخ کیا تو ہم اپنا عہد قایم رکھینگے اور اوسکو مقام محفوظ مین پہونچائینگے اور اوسنے ایسا ہی کیا یعنے افسر مذکور نے پسر مذکور کو ہستان اراولی مین پہونچا دیا اور وہانسے وہ میوار کو چلا گیا اور وہان پناہ گیر ہوا ✤

ایسی ایسی حرکات فریب اور تظلم نے جملہ رئیسان کو کلیتہً پریشان کردیا جو وہ فرد فرد ہوگئے تھے لہذا وہ مقابلہ فوج تنخواہ دار کا جو سواے دیگر دستہ ہاے فوج کے قریب دس ہزار کے تھے نہین کرسکتے تھے اور نہ وہ اس خیال سے جسکا خوف اونپر طاری تھا باہم اتفاق کرسکتے تھے کہ وہ فوج انگریزی کی مدد طلب کرلیگا لہذا عرصہ چند ماہ مین جملہ گروہ جاگیرداران ماروار نے اپنا اپنا گھر اور ملک راجہ کی بیرحمی اور تظلم سے چھوڑ کر علاقجات ہمسایہ مین پناہ لی یہ جو اوسکی صاحب تدبیری اسطرح سرانجام ہوئی یہ صرف بباعث اوسی گورنمنٹ انگریزی کے ہوئی ورنہ وہ اسکا ذکر بھی باطمینان نہین کرتا اور نہ اسکا سرانجام ہوتا اور کبھی کسی وقت مین کہین نہین لکھا ہے کہ کسی نہایت دلیر اور صاحب قوت راجہ ماروار نے یہ امر اختیار کیا ہو اور اوسکو کچھ نتیجہ کامیابی پیدا ہوا ہو جو اس راجہ مان نے بباعث دوستی انگریزی کے اتمام کو پہونچایا ✤

ان شجاع لوگون نے بیچ علاقجات ہمسایہ کوٹہ اور میوار اور بیکانیر اور جے پور مین پناہ پائی اکار سنگھ وفادار بھی جسکی وفاداری کا معاوضہ کبھی نہین ہوسکتا تھا جلاے وطن ہوا یہی شخص راجہ مان کا محافظ رہا جب راجہ بھیم نے حکم قتل دیا تھا جسوقت راجہ مان جھالور مین محصور تھا اور اسنے اپنی رانی کا

جملہ زیور بلکہ اوسکی ناک کی نتھ بھی فروخت کرکے واسطہ بہم پہونچانے رسد اور فوج حفاظت کے صرف کیا تھا اور وہ بھی یہی انار سنگہ تھا جسنے اوسکو جنگ پالی مین جب وہ گھوڑے سے گر گیا تھا اور قریب گرفتار ہوجانے کے تھا بچایا تھا اور یہی منجملہ اون چار رئیسون کے تھا جو اوسوقت بھی اوسکے شریک تھے جب سب روسا اسکو چھوڑکر دعویدار گدی کے ہمراہ ہوگئے تھے اور یہ بھی ایک اوس گروہ مین سے تھا جنھون نے رفع بدنامی اور بیحرمتی کے خیال سے تمام نشان راستہ جے پور مین دشمنون سے چھین لیے تھے اور یہی شخص باعث راجہ کی رہائی کا اور حکومت اختیار کرنیکا تھا در صل اوسکا غصہ معاوضہ نسبتانی بنام نہاد دیوانگی ہوسکتا ہے ١٨٢١ء مین اکثر رئیسان کلان مارواڑ جو اسطرح جلاے وطن ہوگئے تھے اس امر مین کوشش کرتے تھے کہ حکومت انگریزی کی مداخلت اونکے بارہ مین حاصل کیجاے مگر ایک سال اور اسطرح گذرا اور کچھ صورت رفاہ اونکو نظر نہ آئی اوسکا چلن اور طریق استدلال کے لائق تھا اور اونکی محتاجی اس نظر سے کہ وہ دوسرے کے احسان خفیفہ سے بسر اوقات کرتے تھے خود علاج پیدا کرسکتی تھی اونکے وجوہ مردانہ وار جو اونھون نے حاکم انگریزی کو لکھے تھے جلد اول مین ناظرین کتاب ہذا کی نظر سے گذرے ہونگے اور حاکم انگریزی نے بے تامل اونکو جواب دیا تھا کہ اگر عرصہ معقول مین اون کے بارہ مین مداخلت انگریزی نہوئی تو وہ خود اپنی حق رسی کرلین *

اسطرح کا حال ملک مارواڑ کا ١٨٢٣ء تک تھا اگر وحشت انگیز طبیعت معاوضہ نسبتانی نے راجہ مان کو اندھا نہ کردیا ہوتا تو اوسکو خوب موقع واسطے قائم کرنے قاعدہ انتظام ملک اوپر بنیاد بالاستقلال کے اور واسطے جاری کرنے اون اصلاحون کے جو اوسکی اور اوسکی ریاست کے رفاہ کے واسطے ضروری تھین دستیاب ہوا تھا یہ اوسکے اختیار مین ہوگیا تھا کہ وہ انتظام مین ترمیم کرے اور رئیسان جاگیردار کو بغیر اونکی بناہ کرنے کے مطیع اپنا کرے اور جملہ رعایا کو معل اوپر قاعدہ ترمیم شدہ امور ریاست کے کرے بجاے اسکے کہ وہ نیکنامی قائم کرنے انتظام ملک کی حاصل کرتا اوسنے ظاہری حفاظت پیش نظر رکھکر گروہ جاگیرداران کو کلیتہً شکست کردیا اور حکومت اعلے کو بجاے اسکے کہ لوگ اوسکی عزت اور ادب کرین سب کی نظرون مین ناپسند کردیا *

اسطرح مختصراً تاریخ دلچسپ اس خاندان راجپوت کی شروع بربادی اونکی قدیم ریاست گاہ قنوج سے اور اونکے آباد ہونے سے بیچ جنگل ہندوستان کے جسکو چھہ سو سال سے زیادہ ہوا آجکی تاریخ تک تحریر کرکے

یہ ممکن نہین معلوم ہوتا کہ یہ مطلب تحریر بغیر تحریر کرنے خیالات اوپر حال متزلزل اونکے اتفاق اور عہد و ساتہ گورنمنٹ انگریزی کے جو باعث موجودگی ان امور کا ہوئے تہے جنکا ہمنے اب ذکر کیا ہے ختم کیا جاوے وہ بیان جو ہمنے جلد اول کتاب ہذا مین درباب نامحدود ہونے عقائد ہمارے صلحنامجات کے جو راجپوتونکے ساتھ منعقد ہوئے ہین تحریر کیا ہے اور جنکا علاج اگر جلدی نہوگا تو وہ عرصہ قلیل ہین وہ واقعات پیدا کرینگے جنسے خرابی اون لوگون کی ہوگی اور ہمکو بھی اندیشہ خواہ مخواہ پیدا ہوگا روشن ہوتا ہے یہ زمیدار جو اپنے نام زمیداری کو بمضبوطی بیان کرتے ہین اپنی زمین اور حقوق قدیم و قبضہ شدہ کو اوس مضبوطی سے قائم رکھتے ہین کہ اوسپر غالب آنا امکان نہین رکھتا اور اونکے تحفظ مین نسل بعد نسل غائب ہوگئین مگر جب زیادتی اس بارہ مین ہوئی اونکی قوت زیادہ پائی گئی اب زیادتی کرنے والے کہان ہین یعنے خاندان غزنی و غور و غلزئی و لودی و پٹھان و تیمور و مرہٹاے بدطینت مگر راجپوت باشندگان ان تبدیلات مین بھی آباد رہے اور اونکے معدوم ہونے مین بھی قائم رہے اور اگر اونکے ملک کا انتظام اندرونی خصوصاً ایسے اتفاقات سے برا نہوتا تو وہ اپنے مخالفان کی بربادی مین اپنی قوت زیادہ کرتے مگر اونکے باہمی تنازعات سے اور تباہ کنندہ آتے رہے اور اونکی بیوقوفی کے سبب مرہٹا جو طامع تھے اور پٹھان جو ظالم تھے آکر فائدہ مند ہوئے مگر یہ حملہ بیوقوفی اور نقص اونکے ساتہ دوستی ایسے شخصون کی رفع ہوتی جنکی خاص نام آوری اس مین ہے کہ اونکی حکومت کی بنیاد اوپر امور دانائی اور انصاف اور رحمدلی کے ہے اور وہ اونسے اوس سے زیادہ طلب نہین کرتے جو مکتفی اونکے تحفظ کے واسطے اور اون کے امور انتظام کے واسطے ہو کس قدر حکومت محافظ نے اپنے وعدے کو پورا کیا ہے کہ اوسنے سالہا سال مین بھی کوئی تدبیر واسطے رفع کرنے اس بدانتظامی اور تظلم کے جسکا ہمنے اوپر ذکر کیا ہے نہین کی ناظرین کتاب ہذا خوب غور کر سکتے ہین اگر یہ کہا جاوے کہ ہم مجبور رہین اسوجہ سے کہ ہمنے اون کو مختار اپنے ملک کے انتظام کا کیا ہے تو رئیس کو بھی امید امداد مثل بادشاہان بیچ ظلم رسانی اوسکی رعایا کے اور اونکے اتلاف حقوق کی ندیجاوے اور اگر ہماری مداخلت نہین ہوسکتی ہے تو ہمکو وہ روک بھی جو اونکے اپنے طریق انتظام مین ہم کرتے ہین دور کرنی چاہیئے اور اوسکو درحقیقت مختار کل چھوڑ دینا چاہیے سب سے بہتر اور مناسب اور عمدہ تدبیر انتظام یہ ہے کہ ہم اپنے اوپر اونکے انتظام کو رکھین اور اپنے اختیار کو فعل مین لاکر اونکی بہبودی دوامی کو دوبارہ قائم کرین اور اوسکے ضمیمہ مین امنیت حال اور آئندہ

اپنی کلان جزو سلطنت کو بخشین ان خیالات سے جو تدبیر پیدا ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ تایید راے کثرت اشخاص
راٹھور کی کیجاے اور اول موقع جو دستیاب ہو اوس مین ہماری منظوری درباب متبنے کرنے کے خاندان
ایدر سے دیجاے جو خاندان نسل راٹھور سے ہے اور یہی نہین کہ اب تک اوس مین کوئی فتور نہین آیا ہے
بلکہ وہ وارث جو دادرصورت نہونے اصلی وارث کے ہے اور اس نسل والدکُش کو جس سے ہمیشہ بربادی
ملک کی متصور ہے خارج کیا جاے اگر ہم بادشاہی قاعدہ کو یا خود حاکمی قاعدہ کو نسبت اس گروہ جاگیرداران
کے مرعی رکھین اور اپنی مداخلت صرف بیچ قائم رکھنے یا تایید کرنے ظلم صریح کے کرین جس سے یہ شجاع
رئیس محروم اور نا امید ہو جائین تو جو کارزار اونکے ہمنے بیان کیے ہین اوسے خیال کرکے غور کرنا چاہیے
کہ وہ کیا کرسکتے ہین حرکات ایک راجپوت کے جو جان سے ہاتھ دہوے ہو دراصل حرکات پنڈاران
سرگردان اور مرہٹہ ظالم سے بہت مختلف قسم کے ہونگے پھر کیا ایک میدان زیادتی اور واپس جانیکا
ہوگا افواہًا مشہور ہے کہ اونھون نے اپنی دادرسی کر لی ہے یعنے جب وہ نا امید ہوے اور کسی حاکم وقت
نے اونکے بارہ مین مداخلت اور توجہ نہین کی تو خنجر راجہ مان کے سینے تک اونھون نے پہونچا دیا
اگر یہ خبر صحیح ہے تو یہی بدلا پیش نظر تھا اور یہی ایک امر مظلوم رئیسون کو واسطے اپنی دادرسی کے
باقی تھا اور یہ بھی مشہور ہے کہ راجہ بھیم کا لڑکا جو اصل نہین ہے گدی جو دہپور اب قائم ہوا ہے اسکا
نہایت افسوس ہے کیونکہ راجہ دہونکل صرف اوسی گروہ پر نظر عنایت رکھے گا جو اوسکے دعوی کے
پاسدار تھے اور رئیس پوکرن اور اوسکے گروہ اوس مقام پر مصاحبت اور صلاح کاری راجہ مین
مقرر ہونگے جو حق اوسکے خاندان چمپاوت رئیس رہا تھا جو اب[1] میوار مین جلاے وطن ہو کر بسر
کرتا ہے حسد اور تنازعات اور فسادات اور خونریزی نتیجہ اسکا ہوگا اور یہ سب رفع ہون اگر ایدر سے
کوئی متبنے کیا جاے اگر ایک گروہ کثیر راجپوتون کے اس امر کے تصفیہ کے واسطے جمع کیجاے تو
نو حصہ دس مین سے تصفیہ حسب تجویز بالا کرینگے اور اندیشہ مداخلت بھی بیکار ہو جاے گا اور امن و
امان ہزارون کو نصیب ہوگا اور یہ بھی ایک امر کچہ مطلب سے خالی نہین ہے کہ ہمارا بھی اندیشہ آئندہ
رفع ہو جاے گا +

---

[1] جب مصنف کتاب ہذا ۱۸۲۳ع مین ہندوستان سے روانہ ہوا تھا تو یہ رئیس جلاے وطن تھا +

باب شانزدہم

وسعت اور آبادی ملک مارواڑ — تقسیم اقوام باشندگان — قوم جٹ — راجپوت — مذہبی اور تجار
اور دیگر اقوام رذیل — قسم زمین — پیداوار کشاورزی — پیداوار قدرتی — چشمہ ہاے نمکسار — کانہاے
سنگ مرمر و سنگ سفید — کانہاے قلعی و شیشہ و آہن — پھٹکری — دستکاری — منڈویہاے تجارت —
تجارت بیرونی — پالی مقام ریاست ہندوستانی مغربی — اقوام تجارت پیشہ — کھتری اور اوسوال —
کاروانہاے تجاران — شمار اجناس درآمد و برآمد — چرن محافظین کاروان — تنزل تجارت — وجوہ
مستاجری افیون — میلہ ہاے مونڈہوا و بہلوترا — طریق انصاف گستری — سزا — راجہ بجے سنگہ کا
ترحم بجانب مقیدین جنگی پرورش خیرات سے ہوتی ہے — رہائی قیدیان بروز کسوف و خسوف ماہ
و خورو پیدائش اولاد و گدی نشینی راجگان — آمدنی ٹہائی — شحنگان و کیواری — جوب — محاصل
اوکا یا ٹکس ہتھری — محاصل گیا سواے یعنے ترنی — محاصل کیواڑی یعنے ٹکس دروازہا — کس طرح
محاصل قائم ہوے — سایر — تعداد آمدنی محاصل — دہانی یعنے تحصیلدار — آمدنی نمکسار —
ٹانڈا یعنے کاروان جو نمک کی تجارت کرتے ہین — تخمینہ آمدنی فوج — فوج تنخواہدار — فوج جاگیرداری
— فہرست جاگیرداران — لیاقت سواران — ✣

انتہاے عرض ملک مارواڑ کا دو مقامون مین جو مساوی المسافت دارالریاست سے ہین واقع ہے
یعنے گراپ بجانب مغرب اور شام گڈہ واقع کوہستان اراولی بطرف مشرق فاصلہ دونون مقامون
مین دو سو ستر میل انگریزی کا ہے اور انتہاے طول سرحد سروہی سے جو سرحد شمالی پر واقع ہے
دو سو بیس میل ہے اور گوشہ شمال و شمال مشرق واقع علاقہ دیدوانو سے تا انتہاے سرحد سانچور
بجانب جنوب و مغرب فاصلہ سیدہا تین سو پچاس میل ہے حدود مارواڑ ایسے پیچ و خم کے ہین
اور اسقدر گوشہ اور قطعات اراضی دوسری ریاستون مین واقع ہوے ہین کہ بغیر پیمایش علمی کے
ہم صحیح تخمینہ اوسکی وسعت کا نہین کر سکتے مگر فی الحال ضروری نہین ہے نہایت عمدہ نقش و نگار صفحہ
چہرہ ملک مارو کو منقش کرتا ہے اور زینت بخشتا ہے دریاے لونی ہے جو سرحد شرقی مقام پوشکر سے
نکلکر بجانب مغرب روان ہوکر قریب قریب ملک مذکور کو تقسیم کر کے حدود زرریز اور بنجر اراضی سے
پیدا کرتا ہے مگر گو علاقہ جانب جنوب اس دریا کے جو درمیان اسکے اور کوہ اراولی کے واقع ہے

نہایت زرریز اور زرخیز ماروار مین ہے مگر یہ کہنا بھی داخل غلطی ہے کہ جملہ علاقہ شمالی دریا سے مذکور بنجر ہے اگر غور کیجیے تو جو علاقجات جونا گورا ور جودہ پور ہوکر بہلوترا تک ہے اوس سے صحیح فرق معلوم ہوگا بجانب جنوب اس سلسلہ علاقجات کے اضلاع ذیل واقع ہین یعنے دیدوانو ناگور میرتا جودہ پور پالی سوجت گوووار سیوانو جہالور مین محل اور سانچور منجملہ انکے اکثر زرریز اور آباد ہین تھے کہ ہم اسّی آدمی فی میل مربع شمار کرسکتے ہین علاقجات بجانب شمال اس سلسلہ کے اس سے نہایت مختلف قسم کا ہے مگر اس ہین بھی تفریق درکار ہے کیونکہ جب شمال و مشرقی حصہ اسکے مین ایک جزو علاقہ ناگورا ور شہر کلان فلودا اور پوکرن وغیرہ ہے جو شمار مین تیس ۳۰ درجہ ہین تو باقی حصہ جنوب مغربی مین جس مین گوگا دیو کا تھل اور شیو اور برمسرا اور کوترا اور چوتن واقع ہین یہ دس درجے سے بھی کم ہے آبادی ماروار کی شمار تخمینہ مین بیس لاکھہ نفری ہوگی ؛

اقوام اور اقسام باشندگان ۔ اس نفری کی تقسیم اقوام اس طرح پر ہے جٹ آٹھہ مین پانچ اور راجپوت آٹھہ مین دو اور باقی اقوام مذہبی یعنے برہمنان (سانچور کے علاقہ مین صرف برہمن ہی آباد ہین اور وہ ملقب سانچورا برہمن ملقب ہین) اور تجار اور اقوام رذیل ہین اگر یہ تخمینہ صحیح ہو تو راجپوت مرد و زن و بچہ پانچ لاکھہ نفری ہونگے اور ان مین سے پچاس ہزار آدمی قابل اسلحہ بندی موجود ہوسکتے ہین خصوصاً جب ہم یہ خیال کرین کہ قوم جٹ صرف اہل حرفہ اور محنتی قوم ہے ؛

یہ بیکار معلوم ہوتا ہے اگر ہم مفصل حال سیرت راٹھور کا تحریر کرین جسکا حال ہمنے بجہد اونکے افعال سے استنباط کیا ہے یہ قوم حسب لیاقت اپنے چھبیس اقوام ہین اعلے مرتبہ پر ہے اور اگرچہ ایک فعل قبیح کے باعث بدنام ہے یعنے افیون کے استعمال سے تاہم قوم راٹھور عمدہ انسانون مین ہے اور اوسکو صرف ایک وجہ برانگیختگی واسطے اظہار اس امر کے درکار ہے کہ وہ طبیعت اور دل جسنے افواج سلطنت اور بادشاہی کو عین اوسکی ترقی اور اقبال مین جواب دیا تھا وہ صرف عاطل ہوگیا ہے معدوم نہین ہوا حکومت راجہ حال نے وہ کام دربارۂ خرابی راٹھور کیا ہے جو افواج اورنگ زیب سے بھی سرانجام پذیر نہین ہوا تھا امنیت اونکی کمی سپاہ کو پورا کردیگی مگر بے اعتباری نے جو بیوقوفی از حد اور ناشگفتہ کے سبب ہر ایک خاندان مین غالب آگئی ہے نہایت زبون سیرت تمام قوم کو کردیا ہے جو سیرت عامہ اونکے عرصہ قلیل گذرتا ہے کہ گروہ افواج کی اقوام مین درجہ اعلے پر تھی ایک ہردل عزیز راجہ پاتشنا چند سال گذشتہ بلا وقت ایک فوج کثیر

ھجدی بھائیون کی یعنے ایک باپ کے بیٹے گدی جو اُسکے گرد جمع کرسکتا تھا دراصل ایک قول یہان جاری ہے،
کہ پچاس ہزار تلوار راٹھور کی ہے یعنے اسقدر سپاہ ملک مارو کی خاص ہے اور اُنمین سے پانچ ہزار سوار ہین
اور یہ پچاس ہزار تلوار اوس سپاہ سے مستثنا تھی جو محلات مین رہتی تھی اور جو بالعوض اراضی کے سپاہ رکھے
تھے یعنے وہ سپاہ جو اراضی بابت اپنی وجہ قوت کے پائے ہوے تھی سواران راٹھور ہندوستان مین نہایت
عمدہ تھے اس ملک کے اکثر مقام پر میلے گھوڑون کے ہوتے ہین خاص کر مقامات بھلوترا اور پوشکر مین جہان
گھوڑے کچھی اور کاٹھیاواڑ اور جنگل اور ملتان کے بکثرت آتے ہین قیمتی گھوڑے بھی سرحد مغربی مین اوپر
لونی کے پیدا ہوتے ہین رار دروکے گھوڑون کی نہایت قدر ہے مگر واقعات بست سال گذشتہ نے ظاہرا
راہ آمد کو مسدود کردیا ہے مقامات پیدایش واقع رار درو اور کچھ اور جنگل قریب معدوم ہونیکے ہوگئے ہین
اور جو آمدنی سندہ کی مغرب سے تھی اوسکو قوم سکھ روک لیتے ہین شکستگی طریق غارتگری نے جس
غارتگری کے باعث سابق ہمیشہ درکار گھوڑون کی ہوتی تھی ظاہرا آمدنی کو کم کردیا ہے اور نیز امنیت تمامہ نے
جو نتیجہ فتوحات انگریزی کا ہے ضرورت گھوڑون کی خرید کی کم کردی ہے ✣

ہنگام فسادات باہمی اور جب امنیت ملک کے اندیشہ مین تھے ہمنے سُنا ہے کہ ایک قوم یعنے چپاوت کے
پاس چار ہزار گھوڑا تھا اگر کبھی اسقدر اولاد چپاوت ایک وقت مین شمار کی جائین تو یہ امر باعث
تعجب اور تامل عظیم ہے اور ریاست بھی اسقدر اوسکے بوجہ نمک حلالی اونکے طلب نہین کرسکتے
بنظر اسکے کہ کسقدر ان جاگیرداران سے سوار لیے جائین ہم صرف اونکی مالگذاری کے پانچ سو روپیہ کو
قابل اسکے تصور کرتے ہین کہ ایک سوار ملک مارو کا وہ دے اور دو پیادہ سپاہی سوائے اسکے دیے
ایک فہرست کلان جاگیرداران کی ہمردیف اسکے تحریر ہوگی ✣

زمین کاشتکاری اور پیداوار — اقسام زمین ملک مارواڑ ذیل مین درج ہے ہجکل چکنی پیلی سفید
قسم اول کا وجہ تسمیہ مجھے معلوم نہین مگر ایسی زمین زیادہ تر اس ملک مین ہے یہ قسم زمین نہایت
کمزور ہے اور ... مٹی کا لگاؤ کچھ بھی نہین پایا جاتا اور اوسمین صرف باجرا مونگ موٹھ تل خربوزہ اور جوار
پیدا ہوتی ہین قسم دوم چکنی یہ برنگ سیاہ ہوتی ہے اور اضلاع دیدوانو میرتا پالی اور اکثر جاگیرات
واقع گودوار مین بکثرت ہے گندم اور دیگر غلہ اوس مین پیدا ہوتا ہے قسم سوم پیلی اس مین بالو ملا ہوا ہے
ایسی زمین قریب کیون سر اور ریاست گاہ کے اور نیز جالور اور بھلوترا مین اور جزو اضلاع دیگر مین ہے

یہ زمین پیداوار جو کے موافق بہت ہے اور اوس قسم گندم کے جسکو نیا گیہون کہتے ہین (دوسرے قسم گیہون کو کنا گیہون کہتے ہین) اور نیز تماکو اور پیاز اور دیگر سبزی یعنے سبز ترکاری کے موافق ہے باجرا لائق خرید و فروخت تجارت یہان بہت کم پیدا ہوتا ہے قسم چہارم سفید یہ قریب قریب بازمین اوسر بنجر کے ہے اسمین کچہ بھی پیدا نہین ہوتا مگر درصورتیکہ بارش بکثرت ہو ❖

اضلاع جنوبی لونی مثل پالی وسوجت و گودوار مین جن مین آبیاری اکثر آب روان سے جو کوہستان اراولی سے جاری ہوتے ہین ہوتی ہے بافراط ہر قسم کا غلہ پیدا ہوتا ہے مگر باجرا نہین ہوتا کیونکہ یہ غلہ زمین ریگ آمیز مین اچھا ہوتا ہی اور اضلاع ناگور اور میرتا مین قیمتی غلہ بکثرت آبیاری چاہات سے پیدا ہوتا ہے زمین وسیع اضلاع مغربی جہالور سانچور اور تین محال کی جنمین پانچ سو دس دیہات خرد و بزرگ ہین اور جو سب خالصہ مین بہت اچھی ہے اور اوسمین آبشار کوہ آبو سے اور حد جنوبی سے آتے ہین مگر بدنیت حکومت راجہ مان اونسے کبھی ایک ثلث اصلی نکاسی کا نہین پاتی اور صحرائی قوم اور دزدان جنگل سندہ اکثر اون پہ دست غارتگری بلامزاحمت دراز کرتے ہین پیداوار زرریز زمین کی گندم جو بنج جوار مونگ تل ہین اراضی ریگ آمیز مین صرف باجرا مونگ اور تل پیدا ہوتا ہے اگر حکومت اچھی ہو تو ملک مارواڑ وسیلہ جمع کرنے ذخیرہ کا بمقابلہ اون واقعات کے جو شمالی ملک مین عائد ہوتے ہین رکھتا ہے مگر بدگمانی باہمی داخل ہوکر قحط سالی کی دست بردکی تائید کرتی ہے اور اگرچہ پانی سطح زمین کے قریب ہے مگر چاہات یہان کے کچہ اندازہ بہ نسبت چاہات میواڑ کے نہین رکھتے ضلع کلان ناگور جس مین پانچ سو ساٹہ شہر اور دیہات واقع ہین اور جو جاگیر ولیعہد ملک مارو کی ہے باوجود وقت اور مشکلات ارضی اس سے مستثنی ہے اور تختہ سنگ سرخ جسپر اراضی مرطوب واقع ہے حکمت ایام قدیم سے کھودا گیا ہے اوس سے ازحد اعانت کاشتکاری اس مقام کو بہ نسبت دیگر اکثر قطعات اراضی زرریز ملک ہذا کے پہونچتی ہے ❖

پیداوار قدرتی - ملک مارواڑ اپنے بنجر میدانون کی بعض قیمتی پیداوار کی شیخی کرسکتا ہے جسکے باعث یہ ملک نہایت فصل کے اور مشہور ممالک ہند مین نام آور ہوگیا ہے نمکسار پچہدرا و دیدوانو و سانبھر کا نہایے قیمتی ہین اور اونکی پیداوار زیادہ تر ممالک ہندوستان مین جاتی ہے اور کان سنگ مرمر مکرانو جس نام سے کان مذکور بھی مشہور ہے اور جو سرحد شرقی پر واقع ہے باعث شان و شوکت تعمیرہاے بادشاہی ہے و مصالحہ محلات دہلی اور آگرہ مین اور مساجد اور مقبرہ ہاے مقامات مذکور مین صرف ہوا ہے ملک مارواڑ سے

گیا ہے عرصہ قلیل گذرا کہ اوسوقت تک اس کان کا محاصل بہت آتا تھا مگر اب زمانہ تعمیر محلات کا باقی نہین رہا اور اولاد اون لوگون کی اب نہایت تعجب کے ساتہ حال مخرج ایسی عیاشی کا دریافت کرینگے اور دیگر کانہاے سنگ سفید متصل جودہ پورا اور ناگور واقع ہین اور اکثر اضلاع مین کنکر بھی بکثرت ہے جسکا چونہ خاص کر تیار ہوتا ہے ہاتھی اور شیشہ مقام سوجت مین دستیاب ہوتا ہے اور پھٹکری متصل پالی کے اور لوہا یعنے آہن بین محل اور قرب وجوار گجرات مین ملتا ہے +

دستکاری — دستکاری مارواڑ کی بکار تجارت عمدہ نہین ہوتی پارچہ سوتی از قسم گندہ اور کمل پنبہ اور اون مارواڑ سے تیار ہوتے ہین اور وہ اسی ملک مین صرف مین آتے ہین بندوق اور تلوار اور دیگر آلات حربہ بمقام دارالریاستہ اور پالی کے تیار ہوتے ہین اور بمقام پالی مین صندوق آہنی اور قلعی کے مثل صندوق انگریزی تیار ہوتے ہین ظروف آہنی باورچیخانہ کا اس کثرت سے اس ملک مین صرف ہے کہ لوہارخانہ ہمیشہ جاری رہتے ہین +

منڈی تجارت — کوئی ان ریاستون مین ایسی نہین ہے کہ جس مین منڈی نہو ہر ایک مین اپنا اپنا بازار اور منڈی موجود ہے جب میواڑ کو نازا اپنی بھیلواڑا پر اور بیکانیر کو مقام چورو پر اور امبر کو مال پورا پر ہے تو راٹھور کو اپنی پالی پر ہے اور یہ مقام صرف برابر اور مساوی مرتبہ کا دربارہ تجارت کے نہین بلکہ مقام گدی راجپوتانا ہے اوران دعاوی کو اوسکے ہم بے تامل منظور کرتے ہین جب ہم خیال کرین کہ دس مین نو حصہ مہاجنان اور تجاران ہندوستان باشندگان ماروپین کے ہین اور اون مین اکثر جین مذہب کے ہین اشخاص قوم کھتری ہزارون آدمی اپنے ہر طرف ہندوستان سے بیٹھے ہین اور قوم اوسوال جنکا نام بہ باعث اونکے شہر اوسی مین رہنے کے مشہور ہو گیا ہے ایک لاکھ گھر ہین جنکا پیشہ تجارت ہے یہ سب قوم راجپوت سے ہین یہ امر ولایت زا لوگون کو جو تحقیقات طریق ہند مین مشغول رہتے ہین بالکل معلوم نہین ہے جو روپیہ یا دولت ملک بیگانہ مین ستلج سے سمندر تک حاصل ہوتی ہے وہ اون کے ملک مین واپس ملتا ہے مگر چونکہ جین کے قانون مین حق فرزند اکبر یا شخص مسن کا تفوق نہین رکھتا لہذا سب فرزندان مین تقسیم مساوی الحصص مین ہوتی ہے گو اکثر فرزند کوچک (جیسے قوم جیت ملک ایشیا مین اور قوم جوت ضلع کنٹ ولایت مین) حصہ دوچند پاتا ہے مگر یہ تقسیم حین حیات والدین اگر ہو تو عمل مین آتی ہے اور ایک حصہ والدین اپنی بسر کے واسطے لیتے ہین جو حصہ بعد اونکی وفات کے فرزند خرد کو ملتا ہے

اسوجہ سے کہ والدین اپنا حصہ لیکر بشمول فرزند کوچک کے بقیہ عمر بسر کرتے ہین مگر اس طریق تقسیم جایداد کو اگر ہر جگہ مرعی تصور کیا جاے تو غلطی ہے گو اکثر وجوہ سے پایا جاتا ہے کبھی یہ طریق عام تھا[1] صرف اون قوموں کا نام لکھنا جو تجارت پیشہ ہین ایک باب خرد ہو جاے گا ✣

ایک قوم جین کے گورو نے جو میرا اوستاد تھا کئی سال تک کوشش کر کے ایک فہرست اقوام تجارت پیشہ کی تیار کی اس مین قریب اٹھارہ سو اقوام کا نام درج ہوا تھا مگر پھر اوسنے اوسکو ناتمام اسوجہ سے چھوڑ دیا کہ ایک اوسکا گوربھائی کسی مقام بعیدہ سے آیا اور اوسنے اوسکو ڈیڑہ سو نام اور اقوام تجارت پیشہ کے بتائے ✣

پالی مقام منڈی شرقی و غربی ممالک کی تھی جہان پیداوار ہندوستان اور کشمیر اور چین کے آکر ساتھ اجناس ملک یورپ و افریقا و پرشیا یعنے ایران اور عرب کے تبدیل ہوتی تھی کاروان لنگر گاہان کچھ اور گجرات سے عاج تانبا یعنے مس اور خرما اور گوند عربی بوریکس چار مغز بانات ابریشم چوب صندل کافور رنگ ہر قسم مصالحہ ہر قسم ٹن وغیرہ لاتے ہین اور اونکے عوض پارچہ چھینٹ میوہ جات خشک زیرہ ہینگ ملتان شکر تری و افیون کوٹہ و مالوہ پارچہ ریشمی و دیگر اقسام پارچہ باریک شورہ پشمینہ کملہاے رنگین اسلحہ اور نمک خانہ ساز لیجاتے ہین ✣

راستہ کاروان کا پالی تک براہ سوئی باہ و سانچور و تین محال جالور تھا اور محافظ اسباب تجارت اکثر

---

[1] اس ملک مین کوئی امر ذیشان پنچایت کو زیادہ معروف نہین رکھتا بنسبت معاملات جایداد مصنف کی شکرگذاری ایک معاملہ جایداد کے فریقین نے از حد کی تھی جو جایداد پانچ لاکھ روپیہ کی تھی یہ معاملہ کئی مرتبہ پنچایت اور اپیل عدالت مین پھرا مگر نتیجہ اوسکا حسب اطمینان پیدا نہین ہوا تھا اب اونھون نے اقرار کیا جس عدالت کو مصنف واسطے فیصلہ کے مقرر کر دین اوسکی تجویز کو وہ منظور کرینگے جب یہ معاملہ بذریعہ صاحب سپرنٹنڈنٹ اجمیر مسٹر ولدر صاحب کے مع اقرارنامہ مصنف کے پاس آیا تو اوسکو بھی اسکے منظور کرنے مین تامل ہوا مگر مصنف دو شخصون سے واقف تھا جنکی دیانت داری اور معاملہ فہمی لاثانی تھی لہذا اوسنے اس امر سے انکار نہین کیا منجملہ ان دونون کے ایک شخص نے خوب تقریر آزادانہ تائید اپنے فیصلہ کے کی اور جب اپیل مین اوسکا فیصلہ منسوخ ہو گیا تو آیندہ اوسنے ہر ایک پنچایت سے جو اوسکے سپرد کی گئی انکار کیا یہ شخص دولتمند نہ تھا مگر اسطرحکی توقیر اوسکی دیانت داری اور لیاقت کی تھی کہ حاکم اعلے ہند نے مناسب تصور کیا کہ پنچایت پھر منعقد ہو اور مقدمہ کی تحقیقات دوبارہ کیجاے اور نصفت وہی عمل مین آئے اوسکا قاعدہ یہ تھا کہ قبل تحقیقات کرنے حالات مقدمہ کے وہ یہ درخواست کرتا تھا کہ فریقین اقرارنامہ داخل کرین کہ جو فیصلہ وہ کرے اوسکو وہ منظور کرینگے مصنف کو یاد نہین کہ پھر انجام اس مقدمہ کا کیا ہوا ✣

چرن لوگ ہوتے تھے جنکو راجپوت متبرک قوم سے تصور کرتے ہین نہایت دلیر غارت گر بھی دلیری
اوپر اوس کاروان کے نہین کرتا تھا جو زیر حفاظت ان لوگون کے ہوتا تھا جو لوگ بھاٹ راجپوتون
کے ہین اگر یہ لوگ سپر تلوار سے قوت اپنی بیچ تحفظ اسباب محولہ کاروان کے نہین سمجھتے تھے تو یہ لوگ
وزدان غارت گر کو ارادہ خودکشی سے خوف دیتے تھے اور ایسے موقع پر اول زخم خفیف اپنے جسم پر
لگاتے تھے اور اگر ضرورت ہوتی تھی تو زخم کٹاری بھی لگاتے تھے اور اگر اسپر بھی وزدان باز نہین آتے
تھے تو اون کے زن و بچہ بھی خودکشی کرتے تھے اور مثل نابینا بھاٹ کے انکے خون کا بھی جو باعث
ہوتا تھا وہ جوابدہ عقبے مین شمار کیا جاتا تھا ÷

قریب بیس سال سے تجارت قریب معدوم ہونے کے ہو گئی ہے اور یہ امر خلاف واقع معلوم ہوتا ہے
مگر اس مرتبہ زیادہ چیتی و دلیری درمیان اس قسم کی جنگ غارت گری مین تھی جسنے ہندوستان کو
ایک موقع وسیع جنگ و جدل کا بنایا تھا بہ نسبت اس ایام عام امنیت اور صلح کے خیال خام منافع
زیادہ تر تاثیر اوپر کٹار یعنے خنجر کے رکھتا ہے بہ نسبت برچھی صحرائی لوگون کے یا بروتیا یعنی اشتہاری
راجپوتون کے اور بمقابلہ اوسکی بے حس کرنے والی تاثیر کے چرن کی کٹار بیکار ہو کر گر پڑیگی یہ خونریزی
نہین کرتی مگر خون ریزی کو خشک کرتی ہے اگر پیداوار نمک سار راجپوتانہ بمقام نبارس بھی بہ نسبت
نمک سمندر بنگالہ کے مرغوب تر ہوتا تاہم بباعث زیادہ ہونے محصول درآمد کے وہ بازار مین ہرگز
نہ آتا اگر افیون مالوہ اور بہروتی کی بازار چین مین ہماری جنس فائدہ مند پٹنا کے مقابل ہوتی مگر ہمنے
بھی انسداد لگانے محاصل گران کے جسکا ہمکو اختیار تھا مگر اوسکے مقام پیداوار سے بذریعہ ممانعت
روانگی اوسکا انسداد کیا ہے اور اس ملک مین ہمارے اجنٹ صرف بنظر تحفظ واسطہ ملکی اور وفا سے
عہود عہدنامجات کے جنکی بنیاد اوپر عدم مداخلت انتظام اندرونی ملک کے ہے قائم اور مامور ہین گو
ایسا ہی ہو مگر ہماری حکومت ایک قدم بھر جگہ پر بھی نہین ہے ہم پروانجات مثل احکام روسی جاری
کرتے ہین اور حکم دیتے ہین کہ کچھ افیون اس ملک سے باہر نجانے پائے اگر راستہ ہائے معمولی سے
جائیگی اور گرفتار ہوگی تو نیلام کیجائیگی مگر بعض شخص جو اعتبار اپنی چالاکی پر کرتے ہین کہ ہماری ہوشیاری
سے بچ کر لیجائینگے یا اونکو ترغیب بباعث گران قیمتی کے ہوتی تھی یا شاید وہ یہ تصور کرتے تھے کہ انصاف
ہوگا اور اگر گرفتار ہونگے تو کچھ سزا ہوگی افیون راستہ ہائے جدید سے لیجاتے تھے مگر جب اسطرح بھی گرفتار ہو

اور سزاے ضبطی اونکو ملی تو وہ مطیع الحکم ہوے ٭

بعد ازین ہمنے قیمت حسب مرضی اوپر اوسکے قائم کی اور کاشتکاران کو حکم دیا کہ ہمارے پاس آئین اور ہمپر اعتبار کرین کہ ہم اونکی منفعت مد نظر رکھینگے اگر فرض کیجیے کہ یہ قیمت نفع بخش تھی اس سبب سے کہ وہ موافق اوسط سالہاے گذشتہ کے مقرر ہوئی تھی مگر تاہم وہ کچہ کم قیاسی سے نتھی کچہ واگذاشت اوسمین بابت موسم موافق یا خراب کے نہین دی گئی تھی جس موسم مین بباعث کمی پیداوار قیمت دوچند ہوجاتی ہے ہمارا قانون واسطے ہر قسم کے موسم کے اور اوسکے انقلاب کے ہے مگر یہ دراصل انفساخ شرائط عہدنامہ کچہ محدود اوپر کاشتکاران یا فروخت کنندگان کے نہین تھا اوسکا اثر اورون پر کئی طرح سے عائد ہوتا ہے وہ ہماری شہرت نیکنامی کو اور اون لوگون کے رفاہ نقصان کو پہونچاتا ہے جنکی نسبت بہ خیال مہربانی ہم اپنا تحفظ مرعی رکھتے ہین محاصل برآمد جو افیون پر لیا جاتا تھا وہ ایک رقم آمدنی راجگان راجپوتانہ ہوتی تھی مگر ضبطی نگہبان راستہ ہاے ارا ولی اور گجرات کی ہے اور اگر خفیہ لیجانے والا کئی پردہ ہاے فریب مین اوسکو مستور کرکے نہ لیجاے تو راجپوت بغیر اپنے عمل پالی کے رہین جو عمل پالی اونکو عزیز تر زندگی سے ہے یہ بیان کرنا بے سود ہے کہ ہمنے اونکے صرف کے واسطے بہت چھوڑ دی ہے کون اسکی تحقیقات کرسکتا ہے اور کون ایسا نابینا ہوجاے گا جو نہ دیکھے گا کہ کوئی مراعات اس قسم کی شکست منافع نہین کریگی جو منافع گو خود خلاف عہود صاحب تدبیری ملک ہو جب مرعی نرہے گا تو فریب اور دغا اور تغافلی دیگر کفایت شعاری عظیمہ کاشتکاری پیدا کرے گا مگر یہ تدبیر خود اپنے شکست کی باعث ہوگی کثرت پیداوار قیمت اصل پیداوار پنا کی کم کردیگی اگر اوسکی خراب خاصیت سرچشم چینی یعنے چین کے رہنے والے کی چشم کشائی نہ کرے اور اوسکو کلیۃً خارج از بیع وشرا بازار سے نہ کرے[۱] ٭

میلہ اس ملک مین دو میلے سالیانہ ہوتے ہین ایک بمقام موندہوا اور دوسرا بمقام بہلوترا۔ اول مقام مین مویشی آتے ہین اور اشیاے تجارت اکثر مقامات سے یہان آتی ہین اور تجاران علاقجات گرد نواح اونکو خرید کرتے ہین یہ میلہ شروع ماگھ سے شروع ہوتا ہے اور چہ ہفتہ جاری رہتا ہے دوسرے مقام کے میلے مین بھی حیوانات ہر قسم کے مثل اسپ و نرگاوان و شتر اور اشیاے تجارت

---

[۱] مصنف نے سنا ہے کہ واضع قوانین ولایت ترمیم عظیم اس طریق مین عمل مین لایا ہے مگر کس قدر ترمیم ہوا ہے وہ نہین جانتا مگر اسقدر کہ رئیسونکو معاوضہ بابت نقصانی اونکے محاصل برآمد کے قلم انداز نہین ہوا ہے یہ فعل لائق کرنے کے تہا ٭

جنکی آمد رفت پالی مین ہوتی ہے آتے ہین ہندوستان کے ہر شہر کے خریدار یہان آتے ہین مگر جملہ یعنی تاب
بہبودی کم ہوتی جاتی ہین *

انتظام نصفت دہی۔ انتظام عدالت ان ملکومین اب بہت سست ہے مگر کسی وقت مین قوانین
فوجداری راجپوتانہ سخت نہ تھے صرف درباب جرائم خلاف ملک جنکی سزا نہایت سخت تھی اا امکان
دیجاتی تھی ایسے تنازعات مجموعی مین جرائم مثل جرائم شخصی قرار دیے جاتے تھے اور تمام قوت اور طاقت
راج کی واسطے اونکی سزا دہی کے یکجا ہوتی تھی مگر جو یہ جرائم بمقابلہ مجمع کے سرزد ہوتے تھے تو انصاف
صلاح پذیر ترحم سے ہوتا تھا اگر بالکل زائل رحم سے نہوتا پیچ مقدمات خون کے بھی جرمانہ پر انصاف کا
اکتفا کیا جاتا تھا یا اوپر سزاے جسمانی یا قید یا ضبطی اسباب یا جلاے وطنی پیچ جرائم خفیفہ مثل وزدی
وغیرہ کے سزاے جرمانہ اور قید تھی اور در صورت امکان معاوضہ دلایا جاتا تھا او در صورت ادا نہونے
زر معاوضہ کے سزاے جسمانی اور قید اضافہ ہوتی تھی مگر حسب طریق نسبت زمانۂ حال جب ریاست
مفلوک شدہ کو خرچ خوراک مجرمان دینا ہوتا ہے تو اب خیال مین آتا ہے کہ اونکے محبس زیادہ پُر نہین
ہوتے ہنگام وفات راجہ بیجے سنگہ سے عدالت خالی ہے اوسکو نہایت تعظیم کے ساتھ بہ معاملات
نصفت دہی یاد کرتے ہین گو اوسکا ترحم زیادہ درجہ کا تھا اوسنے کبھی منظوری سزاے قتل کی نہین کی
اب تک ایک قول درمیان مجرمان کے جاری ہے جس سے اوسکی انسانیت زیادہ تر بہ نسبت
صاحب تدبیری مناسبہ کے ظاہر ہوتی ہے یعنے جب ہم آزاد رہتے ہین تو ہمکو راب بھی کھانے کو
نہین ملتی مگر قید خانہ مین ہم لڈو شیرینی کھاتے ہین یہان بھی مثل جے پور کے قیدیان کی خوراک منحصر
اوپر خیرات شہر والون کے ہے اور امر صحیح مشہور ہے کہ جے پور مین اگر اقوام مہاجنان اور خصوصًا
جین مذہب والے انسانیت کو صرف نکرین تو یہ قیدی فاقہ کشی کرین شاید اس امر کی آگہی کے باعث
ریاست یا اوسکے نائب اپنا ہاتہ کھینچتے ہین اور خوراک قیدیان اپنے صرف مین لاسکتے ہین جب ایک
مرتبہ قید ہوجاے تو پہر کوئی اوسکا خیال نہین کرتا اور غفلت جملہ شدائد بیرحمی کا کام کرتی ہے اونکو
ایک تسلی رہتی تہی جو اونکو نصیب نتھی جو بلا آہ سرد سے گذر چکے تھے یا جو ہم جلیس قید بیدر ممالک
ذی علم کے ہوسکتے (قید بیدر ایسا ہوتا ہے کہ اوس مین دروازہ نہین ہوتا صرف ایک سوراخ سقف
مین ہوتا ہے اوس مین سے قیدی کو نیچے ڈال دیتے ہین ہندی مین اوسکو بھونرا کہتے ہین) وہ مضبوطی دل

اور مسئلہ قضا جز فنا جو صرف مذہب سے ایک شخص کو حاصل ہوتی ہین وہی وہم دلی سے بہی دوسرے شخص کو حاصل ہو سکتے ہین اور قیدی ہمیشہ دست بدعا واسطے ایسے واقعات قدرتی کے رہا کرتے تھے جو مغرور کے غرور کو رفع کر کے اوسکو متوجہ برحم نسبت دوسرون کے بغرض اپنی جانب رحم بزرگانہ کے کنس کرنے کے کرتے تھے یعنے واقعات کسوف وخسوف مہر وماہ جسکو گو پندت پیشتر بتا دیتے ہین مگر زمانہ سابق سے اوسکی نسبت اکثر خیالات ہوتے آئے اور اب بہی اکثر اشخاص اونکو ازروے شمائل مذہبی بہت اندیشہ ناک تصور کرتے ہین اور گمان کرتے ہین کہ اونسے تبدیلی راج کی خبر آتی ہے لہذا جب تاریکی شعاع آفتاب یا چہرہ ماہ کو تاریک کرتی ہے تو چہرہ قیدیان ملک مارو کا خوشی سے روشن اور تابندہ ہوتا ہے کیونکہ اوسکے باعث اوسکی رہائی ہوگی اور وہ بھی اور لوگون مین شامل ہوکر شور وغل مچائے گا تاکہ راہو[1] خوف مین آکر نقرۂ چہرہ ماہ[2] کو اپنے ہاتہ سے چھوڑ دے اور پیدایش راج کمار یعنے فرزند راجہ اور گدی نشینی راجہ جدید ہی باعث خوشی قیدیان بواسطہ رہائی اونکی ہوتے ہین *

تحقیقات ازروے شگون کے اور آگ وغیرہ کے اب تک جاری ہے اور بعض وقت ملک مارو مین بھی مثل دیگر ریاستہاے راجپوتانہ عمل مین آتی ہے اور اگر وہ عمل مین نہ آوے تو یہ وجہ نہین ہے کہ یہ طریق (خدائی یہہ نام اس طریق تحقیقات کا ولایت یورپ مین بھی جاری تھا جب باشندے وہان کے جاہل تھے) معتبر نہین شمار کیا جاتا تھا بلکہ یہ وجہ ہے کہ مخلوق ایسی پریشان ہوگئی ہے کہ ایسی تحقیقات اتفاقیہ کا بھی موقع عمل مین لانے کا دستیاب نہین ہوتا مگر ظالم سنگہ عمل مین لایا تھا اور اوسنے تو اپنی توجہ نسبت ڈاکنی یعنے عورات جادوگر ملک ہروتی کے بھی مرعی رکھی تھی اور اونسے کام تحقیقات کا بذریعہ آب پاشی کے لیا جاتا تھا تحقیقات آگ وغیرہ کی قدیم رسم ہندوستان کا ہے اسی آگ سے رام چندر نے اپنی سیتا کی پاکدامنی کا ثبوت کیا تھا جب اوسکو راون لے گیا تھا اور اوسیطرح تحقیقات کی تھی جسطرح ایک ہمارے لیکسن بادشاہ نے کی تھی یعنے اوسکو ایک ہل کی پھار یعنے پھل آہنی پر جو آگ مین سرخ کیا گیا تھا چلایا تھا سواے ان دو طریق تحقیقات آگ اور پانی کے ایک طریق اور تیسرا ہے جس مین گرم تیل مین ہاتہ ڈالتے ہین یہ بیان کرنا ضرور ہے کہ جملہ مقدمات مین پسند کرنا اس قسم کی تحقیقات کا منحصر اوپر راے فریقین معاملہ کے رہتا ہے

[1] راجپوت اور ہندو وہی خیالات نسبت گرہن کے رکھتے ہین جو قوم جیٹ سکینڈینیویا کے خیال کرتے ہین *

[2] چندرما کو نقرہ اسواسطے کہا کہ اوسکے نام سے نقرہ یعنے چاندی مشہور ہوئی ہے *

اورا وسوقت مین خصوصاً یہ عمل ہوتا ہے جب پنچایت اور عدالت سے فیصلہ نہین ہوسکتا جس معاملہ مین انصاف نہ دیا جاسے یا رشوت دروازہ نصفت دہی مسدود کردے تو مظلوم اپنے مخالف کو سوگن پر یا اس طرح کی تحقیقات آگ وغیرہ پر رجوع کرتا ہے اور اس طریق کی تعظیم مذہبی ایسی ہے کہ اوسکے عمل مین لانے سے حق ربی لاکلام ہوجاتی ہے اور ایسے مقدمات واقع ہوتے ہین خود مصنف کتاب ہذا نے گفتگو اون شخصون کے ساتہ کی ہے جنھون نے ایسی تحقیقات کو بچشم خود دیکہا ہے +

پنچایت — پنچایت مقدمات مالی مین ہوتی ہین اور انکا مرافعہ راجہ کے پاس ہوتا ہے مگر چونکہ پنچون مین اتفاق چاہیے اور راجہ کے پاس مرافعہ کرنے مین کچہ فیس لیعنے کردیا جاتا ہے جو مرافعہ کرنے والے کو قبل از رجوع مرافعہ دینا ہوتا ہے لہذا معاملہ قبل از مرافعہ ختم ہوجاتا ہے اس پنچایت کا مقرر کرنا بہت صاف طریق سے ہوتا ہے یعنے مدعی اپنا مقدمہ روبرو حاکم ضلع یعنے پٹیل اپنے موضع سکنی کے پیش کرتا ہے اور مدعی اور مدعا علیہ کو اختیار دوگانو کے نام زد کرنے کا جن مین سے پنچ طلب کیے جائین دیا جاتا ہے جن مواضع کا نام رکہا جاتا ہے وہان کے پٹیل کو اطلاع اس امر کی دیجاتی ہے اور پٹیل مع اپنے ہواریون کے بمقام اتہائے یعنے مقام عدالت موضع جمع ہوتا ہے یہان گواہ طلب ہوتے ہین اور اونکے شہادت بحلف لیجاتی ہے حلف تخت گدی کی آن ہے یعنے متابعت گدی یہ حلف ویسا ہی ہے جیسا ستہین کی قوم مین ہوتا تہا جسکا ذکر ہیروڈوٹس نے کیا ہے یہ حلف خاص راجپوتون کا ہے اور دیگر اقوام اپنے اپنے عقائد مذہبی کے موافق علیحدہ علیحدہ حلف لیتے ہین جب کارروائی ختم ہوتی ہے اور رائے تحریر ہوتی ہے تو حاکم اپنی مہر اوسپر کرتا ہے اور اوسکی تعمیل کا حکم ہوتا ہے یا واسطے مرافعہ کے ترتیب مثل کی ہوتی ہے یہ ثابت ہے کہ عہد تہوش راجپوتون مین ایسی عدالت پنچایت ہر ایک امر طے کردیتی تہی +

محاصل اراضی — آمدنی اراضی ملک مارواڑ کئی مدات سے حاصل ہوتی ہے خاص اونمین کی یہ ہین +

اول اراضی خالصہ

دوم چشمہ ہاے نمکسار

سوم محاصل راہداری و رآمد اشیا

چہارم محاصل متفرق جنکو حاصل کہتے ہین

کل رقم ذاتی آمدنی راجگان مارواڑ کی اب زیادہ دس لاکہہ روپیہ سے نہین ہے گو عہد بجے سنگہ مین جسکو

پچاس برس گذرے سولہہ لاکھہ تھی اور نصف اسکی صرف نمکسار سے حاصل ہوتی تھی اور آمدنی اراضی جاگیرداران کی پچاس لاکہہ روپیہ ہے مگر شبہہ اسمین ہے کہ اب اوس سے نصف آمدنی بھی حاصل نہین ہوتی سپاہ جاگیرداری کا شمار پانچ ہزار سوار کا ہے سوا پیادگان کے قاعدہ لیاقت جاگیر کا یہ ہے ایک ہزار روپیہ کی آمدنی پر ایک سوار اور دو پیادہ مقرر ہین یہ تخمینہ خفیف اسواسطے رکھا گیا ہے کہ لیاقت جائداد کی قائم رہے گو اون مین نہایت خرابی واقع ہوتی ہے اور سابق ایک نائب یعنے جاگیردار مارواڑ کا کر یعنے فیس پانچ سو روپیہ تھی یعنے پانچ سو پر ایک سوار اور دو پیادہ لیے جاتے تھے ✣

جو دس لاکہہ روپیہ بنام نہاد آمدنی ذاتی راجہ سابق مذکور ہوا ہے وہ رقم وہ ہے جو خزانہ مین داخل ہوتی ہے گو اکثر ملازم ریاست کے ایسے ہین جن کی تنخواہ آمدنی اراضی خالصہ سے دیجاتی ہے اور وہ جائداد شامل اس دس لاکہہ روپیہ کے نہین ہے ✣

محاصل رعیت سے قسم جنس بھی لیا جاتا ہے یہی طریق جسکو ٹبائی کہتے ہین قدیم طریق ہندوستان کا ہے یہ طریق نصف نصف کا ہے یعنے نصف پیداوار راجہ کو دیجاتی ہے اور نصف کاشتکار لیتا ہے سابق یہ طریق بہت ملائم تھا یعنے چہارم یا ششم حصہ راجہ لیتا تھا سوا اسکے خرچہ تحفظ جایداد اور خرچہ غلہ ٹبائی کاشتکار کو دینا ہوتا ہے اور اس خرچہ کے نام سے دو روپیہ فی دس من غلہ کے لیا جاتا ہے اور یہ روپیہ تنخواہ شحنہ اور کوتواری یعنے کوت کرنے والہ سے زیادہ جمع ہو جاتا ہے پس بعد ادا کرنے ان کے جو روپیہ باقی رہتا ہے اوسکو پٹیل اور پٹواری باہم تقسیم کر لیتے ہین اور ایک بار چھکڑہ کڑبی کا ہر ایک کاشتکار سے واسطے چارہ راجہ کی مویشی کے لیا جاتا ہے اور یہ بھی نقد فی بار چھکڑہ ایک روپیہ مقرر ہے مگر جب فصل کم ہوتی ہے تو نقد نہین لیا جاتا کڑبی لیجاتی ہے دیگر عملہ یعنے پٹیل اور پٹواری ہر دو حصہ مین سے یعنے حصہ کاشتکار اور راجہ مین سے اپنا وظیفہ پاتے ہین یعنے فی من پاؤ یا دو اثار یا کل آمدنی مین سے اسیوان یعنے ہشتادم حصہ پس کاشتکاران علاقجات جاگیرداری بہتر حال ہین کاشتکاران علاقہ خالصہ سے ہین اونسے صرف دو حصہ پانچ حصون مین سے لیے جاتے ہین اور بالعوض دیگر محاصل وحبوب کے محاصل اراضی بارہ روپیہ فی سو بیگھہ اراضی مزروعہ سے لیا جاتا ہے اور یہ زر مشخصہ ملائم کاشتکار اپنے رئیسون کو بفرحت ادا کرتے ہین ✣

محصول انگایہ ایک محصول ہے جو فی جوان ایک روپیہ بیچ ملک مارواڑ کے بلا تخصیص فرقہ زن و مرد لیا جاتا ہے ✣

گھاس بانی۔ یہ محصول مویشی پر بطور ترنی لیا جاتا ہی فی بھیر یا بز ایک آنہ فی گاو میش آٹھ آنہ فی شتر تین روپیہ
کیواڑی۔ یہ محصول دروازہ پر لیا جاتا ہے اور یہ خاصکر سخت تصور کیا گیا ہے یہ اول بجے سنگہ نے
اوسوقت لگایا تھا جب اخیر وقت اوسکے راج مین اوسکے رئیسون نے سرکشی اختیار کی تھی اور سب
جمع ہوکر مقام بالی مین چلے گئے تھے اور وہان جاکر تجویز اوسکے خارج از گدی کرنیکی کرتے تھے اور وہ
وہان اس نظر سے گیا تھا کہ اونکو اصلاح پر لائے گر کچھ فائدہ اوس سے مترتب نہین ہوا اور جب وہ
واپس اونکے پاس سے آیا تو دروازے شہر راست گاہ کے بند پائے اور بھیم سنگہ کو گدی پر پایا
اوس حالت تنگ مین جو ضرورت اوسکو روپیہ کی لابدی معلوم ہوئی تو اوسنے رعایا سے مشورہ کیا اور
یہ آمدنی واسطے اجراے ضرورت کے بطور مراعات چاہی اور تعداد اوسکی تین روپیہ فی گھر مقرر کرکے
جس وجہ سے یہ تجویز ہوئی تھی یعنے دروازہ بند ہونے سے اوسی نام سے اوسکو مشہور کیا یعنے
کیواڑی اوسکا نام رکھا خواہ یہ محصول بطور سزا دہی اون لوگون کے تھا جنہون نے مدد اوسکے دشمن کی
کی تھی اور یا بنظر رفع ضرورت روپیہ کے یہ تجویز ہوا تھا مگر اوسنے اس محصول چند روزہ کو دوامی مقرر
کردیا اور یہ محصول ایسی نیت پر اسوقت تک جاری رہا جب تک بباعث سرکشی بخلاف راجہ حال یعنے
راجہ مان سنگہ کے اور بوجہ چھین لینے پٹّانون کے اراضی خالصہ کے ضرورت روپیہ کی ہوئی اور اوسنے اس
محصول کو دس روپیہ فی گھر کردیا مگر یہ برابر اس طرح اور اس تعداد سے تحصیل نہین ہوتا ہر شہر کے مکانات
کا شمار ہوتا ہے اور حسب حیثیت ٹکس یہ محصول لیا جاتا ہے یعنے غریب آدمی سے دو روپیہ اور متمول اور
دولتمند سے بیس روپیہ اور علاقہ جاگیرداری بھی اس سے مستثنا نہین ہے مگر بعضی نفر خاص مراعات
کی وجہ سے اس محصول سے بری ہین ✣
بیچ تخمینہ کرنے آمدنی سائر کاروار کے یہ یاد رکھنا چاہیے کہ فہرست منسلکہ سے وہ تعداد واضح ہوگی جو سابق
تھی اور یا شاید آیندہ ہو مگر حال مین اوسقدر نہین ہے یہ محصول ہر ملک مین تبدیل ہوتا رہتا ہے پس کسقدر
زیادہ ایسے ملک مین تبدیل پذیر ہوگا جہان اسقدر دشمنان غارت گر آتے ہین اور تنازعات باہمی اور
قحط واقع ہوتے رہتے ہین کوئی وجہ شبہہ اس امر مین نہین ہے کہ زمانہ قدیم آبادانی ملک مارو مین اسقدر
محصول جو اونکے کوا غذ قدیم سے نقل کیا گیا ہے تحصیل ہوتا ہو یعنے

جودہپور . . . . معہ ہزار

ناگور . . . . [illegible] ہزار
ویدوانو . . . . [illegible] ہزار
پربت سر . . . . [illegible] ہزار
میرتا . . . . [illegible] ہزار
کولیا . . . . [illegible] ہزار
جہالور . . . . [illegible] ہزار
پالی . . . . [illegible] ہزار
جسول اور میلہ بھلوترا . . . . [illegible] ہزار
نین محل . . . . [illegible] ہزار
سانچور . . . . [illegible] ہزار
فلودا . . . . [illegible] ہزار
[illegible] لک [illegible] ہزار

دہانی سے یعنے تحصیلداران محاصل جو شہر ہاے کلان مین مامور ہین تنخواہ ماہواری پاتے ہین مگر جو اکثر چھوٹے مختاراون کے ہین وہ زر تحصیل شدہ مین سے کچہ فیصدی کے حساب سے پاتے ہین اس سایر مین وہ محصول بھی شامل ہے جو اوپر غلہ کے بطور راہداری لیا جاتا ہے خواہ وہ پیداوار ملک غیر کا ہو خواہ اسی ملک کا ہو مگر ایک جگہہ سے دوسری جگہہ جاوے +

آمدنی پیداوار نمکسار مثل آمدنی زمین و تجارت تخلل پذیر ہوتی ہے اور گو اوس مین نقصان امور ملکی کی وجہ سے بھی واقع ہوا ہے تاہم ایک فرع آمدنی بالتحقیق ہے فہرست ذیل سے وہ آمدنی واضح ہوگی جو اس منفعت بخش وجہ اول سے حاصل ہوتی تھی +

پچپہدرا . . . . لکھان
فلودا . . . . ایک لاکھ
ویدوانو . . . . [illegible] لک
سانبھر . . . . لکھان

نواہ . . . . ایک لاکھ

[illegible] لک ہزار

یہ ثمر فرع سحر مشقت مین اب بھی ہزارہا آدمی اور لکھا نگاوان مائل رہتے ہین اور یہ فرع خاصکر اوس قوم کے ہاتہ مین ہے جنکو بنجارہ کہتے ہین جنکے ٹانڈا یعنے کاروان مین چالیس ہزار نگاوان نمک رہتے ہین یہ نمک ہر ایک ملک ہندوستان مین سندہ سے گنگا تک جاتا ہے اور ہر جگہ بنام نمک سانبھر مشہور ہے اور اسی نام سے فروخت ہوتا ہے گو خاصیت ہر ایک چشمہ نمکسار کی مختلف ہے اور نمک پچپہدرا کا جو لونی سے آگے ہے بہت بہتر تصور کیا گیا[1] ہے یہ نمک قدرتی تبخیر زمین سے پیدا ہوتا ہے اسطرحپر کہ زمین مین کیاریان عمیق کھود کر بناتے ہین جسکے باعث تبخیر زیادہ ہوتی ہے اور اوسپر نرکل کی گھانس کے بوریا بناکر ڈال دیتے ہین کہ اوس مادہ تبخیر شدہ کو اوپر سے حرکت نہو بعدازان اس نمک کو جمع کرکے انبار کرتے ہین اور اوسکے اوپر اکثر قسم کے درخت مثل سجی وغیرہ کے جلاتے ہین جسکے باعث نمی موسم اوسپر سرایت نہین کرتی *

ہمکو دوبارہ توجہ نسبت اوسکے کرنی چاہیے جو قدیم کاغذ درباب محل آمدنی اراضی ایام گذشتہ کی واضح کرتے ہین کہ وہ قریب تیس لاکہہ روپیہ کے تھی اور اب اس امر کی بیان کرنے مین ایک خوف پیدا ہوتا ہے کہ وہ اب کسقدر زیادہ ہوگئی ہے *

اول ـ خالصہ جو ایک ہزار چار سو چوراسی شہرات اور دیہات سے تحصیل ہوتی ہے [illegible] لک

دوم ـ سائر یا محصول درآمد . . . . [illegible] لک ہزار

سوم ـ نمکسار . . . . [illegible] لک ہزار

چہارم ـ حاصل یعنے محاصل مختلفہ جو تبدیل ہوتے ہین اور ایک تعداد پر قائم نہین رہتے اس سے کم نہین ہین * [illegible] لک ہزار

جاگیرداری اور اہلکاران کے علاقہ [illegible] لک

میزان کل [illegible] لک ہزار

[1] اوسط قیمت جودہ پور مین دو روپیہ فی من ہے اور سانبھر اور دیدوانو مین چار روپیہ اور پچپہدرا اور فلودا اور نووا مین پانچ روپیہ کسوجہ سے دارالریاستہ مین قیمت پچاس فیصدی کم ہے ہمکو معلوم نہین گو یہ بیان قرین صدق ہو *

اس طرح جملہ آمدنی خالصہ اور جاگیرداری مارواڑکی کہتے ہین کہ قریب اسی لاکھ کے تھی اگر یہ تعداد صحیح ہے
اسمین ہمکو شبہہ ہے تو ہم اس مین غلطی سے نہین کہتے بلکہ تصدیق کرتے ہین کہ اب اگر اس سے نصف
بھی قرار دیجاے تو جمع سنگین ہوگی مشہور ہے کہ بہت دولت بیچ خاندانہاے اہلکاران معزول کے جمع ہے
خصوصاً خاندان سنگوی مین جسکو لوگ سب سے زیادہ متمول مشہور کرتے ہین اونکی دولت ریاست ہاے
دیگر مین رکھی ہوئی ہے مگر اس ملک کی بہت اشرفی بباعث عادت مخفی رکھنے روپیہ کے جاتی رہی
ہین ایک خزانہ عظیم مقام ناگور مین بجے سنگہ نے پایا تھا جب وہ چند عمارات کو مسمار کرتا تھا *

افواج — اب صرف یہ بیان کرنا باقی رہا ہے کہ کس قدر فوج راٹھور کی ہے جو کم وبیش مطابق اونکی
آمدنی کے ہوا کرتی ہے راجہ سپاہ ملک غیر تنخواہدار اپنی آمدنی علاقہ خالصہ مین واسطے محفوظ رکھنے
اپنے مفسد جاگیرداروں کے رکھتے ہین یہ سپاہ قوم روہیلا اور افغان سے ہین اور پیادہ ہین اسلحہ
اونکی بندوق اور اونکے ہمراہ توپ بھی رہا کرتی ہے اور قواعد بھی اسقدر جانتے ہین کہ ایک گروہ
مین جمع ہوکر جنگ کرتے ہین اونکا خوف راجپوت سواروں کے دل مین بہت ہے چند سال گذرے
کہ راجہ مان کے پاس ایک فوج تین ہزار پانچ سو پیادگان اور پندرہ سو سوارکی مع پچیس ضرب توپ
بسرکردگی ہنڈال خان ساکن پانی پت کے تھی یہ اس راج مین بجے سنگہ کے وقت سے ہے اور
اوسکو راجہ لفظ کا کا یعنے عموی کہتا ہے اور ایک برگٹ اون مذہبی سپاہ کا بھی ہے جنکو بشن سوامی
کہتے ہین اونکا سردار قائم داس نامی اونکا گورو ہے یہ لوگ سات سو پیادہ اور تین سو سوار ہین
اور ایک گروہ تیر اندازان جو قدیم حربہ ہند کا ہے اور اس حربہ کا ذکر قبل اوسوقت کے تھا جب
باروت کا اجرا ولایت یورپ مین ہوا تھا ایک مرتبہ راجہ نے فوج سپاہ غیر ملک یہان تک بڑہادی تھی
کہ وہ گیارہ ہزار ہوگئے تھے اور منجملہ اونکے دو ہزار پانچ سو سوار تھے پچیس ضرب توپ اور ایک گروہ
تیر اندازان سواے تنخواہ ماہواری کے سرداران فوج کے پاس جاگیر بھی بہت تھی اس فوج کثیر کے
باعث جو بنظر اسکے رکھی گئی تھی کہ رئیسان جاگیردار پرخوف رہے اور اون پر بزرگی حاصل رہے
جو رئیسان بوجوہ مذکورہ تباہ ہوگئے ہین خرابی اور بربادی ملک کی جلدی ہوئی موجودگی اس قسم کی
فوج کی جنکے عادات اور مذاہب مختلف اونکی ریاست والون سے ہون خود دودلی درمیان اونکے
اور اون کے رئیس کے پیدا کرتی ہے اور اعتبار ہر طرح کا کالعدم ہو جاتا ہے *

میوار مین سولہ رئیس کلان ہین اور امیر مین بارہ اور مارواڑ مین آٹھہ *

فہرست ذیل اونکے نام اور قومیت اور سکونت اور آمدنی واضح کرتی ہے اونکی فوج کنٹنجنٹ کا قیاس جو وہ اپنے راجہ کو دیتے ہین اونکی لیاقت آمدنی سے کرنا چاہیئے یعنے ایک سوار بالعوض پانچ سو روپیہ آمدنی کے *

	نام رئیس	قومیت	سکونت	محاصل	کیفیت
			درجہ اول		
۱	کیسری سنگہ	چمپاوت	اہوا	ایک لاکھہ	رئیس کلان مارواڑ کا ہے اس جمع مین نصف تو اصلی عطیہ سے ہے اور باقی زبردستی اپنی قوم کی فروع کم زور سے چھین لی ہے *
۲	بختاور سنگہ	کمپاوت	اسوپ	٠٠٠	
۳	ظالم سنگہ	چمپاوت	پوکرن	ایک لاکھہ	رئیس پوکرن سب رئیسان مارواڑ سے قوت مین زیادہ ہے *
۴	ستان سنگہ	اوداوت	نیمج	٠٠٠	جاگیر نیمج اب ضبط ہے جیسے کہ رئیس سابق کو راجہ نے قتل کیا تھا *
۵	۔ ۔ ۔ ۔	میرتیا	ریا	٠٠٠	خاندان میرتیا نہایت شجاع جملہ اقوام راٹھور مین مشہور ہے *
۶	اجیت سنگہ	میرتیا	گنورا	٠٠٠	یہ جاگیر منجملہ جاگیرہای کلان موسومہ میوار کے ہے *
۷	۔ ۔ ۔ ۔	کرمسوت	کیونسر یا کیمسر	٠٠٠	شہر بڑا عظیم ہے مگر مسمار ہو گیا ہے اور اکثر دیہات ضبط ہین *
۸	۔ ۔ ۔ ۔	بہٹی	کہجلا	٠٠٠	یہی رئیس قوم غیر ہے جو مرتبہ ریاست پر مارواڑ مین ہے *
			درجہ دوم		
۱	شیونات سنگہ	اوداوت	کوچان	٠٠٠	اس رئیس کی قوت بھی بہت ہے *
۲	ستان سنگہ	جودا	کہارکی دیو	٠٠٠	
۳	پرتہی سنگہ	اوداوت	چنداول	٠٠٠	
۴	تیج سنگہ	ایضاً	کہادا	٠٠٠	
۵	انار سنگہ	بہٹی	راہو	٠٠٠	جلاسے وطن ہے *

	نام رئیس	قومیت	سکونت	محاصل	کیفیت
۶	جیت سنگھ	کمپاوت	بگوری	سعہ ۔۔	
۷	پدم سنگھ	ایضاً	گج سنگھ پورا	صعہ ۔۔	
۸	. . . .	بیتیا	مٹھری	سعہ ۔۔	
۹	کرم سنگھ	اودوات	مروت	صعہ ۔۔	
۱۰	ظالم سنگھ	کمپاوت	روات	صعہ ۔۔	
۱۱	سوائی سنگھ	جودا	چاپر	صعہ ۔۔	
۱۲	.	.	بودشو	عہ ۔۔	
۱۳	شیودان سنگھ	چمپاوت	کاوتا کلان	سعہ ۔۔	
۱۴	ظالم سنگھ	ایضاً	ہرسولا	عہ ۔۔	
۱۵	ساول سنگھ	ایضاً	دگود	عہ ۔۔	
۱۶	حکم سنگھ	ایضاً	کاوتا خورد	لعہ ۔۔	

یہ رئیسان کلان مارواڑ کے ہین جنکو زمین بابت خدمتگذاری وقت جنگ کے دی گئی ہے سوای انکے اور بھی بہت ہین جو بوقت ضرورت اتفاق اور خدمتگذاری کرتے ہین یعنے خاندان راج کی جاگیردار جنکا ذکر اس فہرست مین نہین ہے مثلاً بارہ میر کنور اجسول پھل سوند برگا نو بانکیا کا کندری وغیرہ اگر انکی رضاجوئی ملحوظ رہی تو یہ بہت فوج دے سکتی ہین اور راجہ انسے زبردستی فوج لی سکتا ہی جو تصحیح علاقجات کی کی گئی ہے وہ نہایت صحیح گمان مین نہین آتی مگر فہرست بالا ایک قدیم کاغذ سی نقل کی گئی ہی اور اوس سے بہتر کوئی اور کاغذ موجود نہین مگر اس ملک مین تبدیلی ایسی جلدی بباعث بدنظمی اور سرکشی کے جنکا ذکر ہم کر چکے ہین واقع ہوتی ہی کہ ایک صحیح پتہ بھی یعنی مفصل جاگیرات کا پتا عملہ ریاست وصول حضور کرتے ہین اور نہین چاہتی کہ اوسکی ترتیب مین تضیع اوقات کیجاے قدیم لیاقت جاگیر درباب وغیرہ سپاہ کی فی پانچ سو روپیہ آمدنی پر ایک سوار اور دو پیادہ یہان وقت ضرورت تھی مگر چونکہ علاقجات وسعت مین کم اور آمدنی مین بھی کم ہو گئی ہین لہذا بنظر قائم رکھنے اونکی تعداد کی جو برائے نام ہے ایک ہزار روپیہ بجاے پانچسو کے قائم ہوا ہے فقط

تواریخ بیکانیر

باب اول

اصلیت ریاست بیکانیر – مسمے بیکا بانی ریاست – حال سابق باشندگان قوم جیت – تعداد نفری اور بکثرت محیط ہونا اس ستھک قوم کا جواب بھی بکثرت کاشتکار راجپوتانہ مغربی ہین اور شاید شمالی ہندمین ہین – اون کا پیشہ گڈریا کا اور حکومت مذہبی لوگون کی اونکا مذہب آمیز قسم کا – فہرست مقامات جیت بہ وقت آنے بیکا کے – وجہ فتحیابی بیکا بخوشی بیکا کو دیدینا بزرگی اور حکومت کا بزرگان جت نے – شرائط – عادات قوم جت درمیان ہند کے – دلائل وجہ ثبوت اوسکے – بیکا کا مع اپنی رعایا سے جت کے حملہ اوپر جوہیا کے کرنا – بیان حال جوہیا جنکو بیکا نے مغلوب کیا – اوسکا چھین لینا بہاگور کا بھٹی سے اور بنیاد ڈالنی بیکانیر اپنی دارالریاستہ کی ۱۴۸۹ء مین – اوسکا عموی کندل کا فتوحات بجانب شمال کرنا – وفات بیکا – اوسکے فرزند لون کرن کا گدی نشین ہونا – اور بھٹی سے جنگ کرنا ملک لینا – اوسکا فرزند جیت کا گدی نشین ہونا – ترقی دینی قوت بیکانیر مین راے سنگہ کا گدی نشین ہونا – قوم جت بیکانیر کی آزادی کا ضائع ہونا – ریاست کا ترقی پانا راے سنگہ کا رشتہ کرنا اکبر کے ساتہ – اوسکے اعزاز اور اختیارات – جوہیا کا سرکشی کرنا اور اونکا بیخ وبن سے خراب ہوجانا – سکندر اعظم کا درمیان ویرانہ جوہیا کی نشانات ملنے – امتحان – پونیا کے جت کا مغلوب ہونا رام سنگہ برادر راجہ سے – اونکی اطاعت نادرست – دختر راے سنگہ کی شادی ساتہ شاہزادہ سلیم کے جسکا خطاب بعد ازین جہانگیر ہوا تھا – راے سنگہ کے بعد اوسکا فرزند کرن کا جانشین گدی ہونا – تین پسران کلان کرن کے ملازم بادشاہ ہوے – انوپ سنگہ پسر خرد گدی نشین ہوا

کابل کی سرکشی کو سر کیا۔ اوسکی وفات کا حال تحقیق نہین۔ سروپ سنگہ کا گدی نشین ہونا۔ اوسکا قتل ہونا۔ سوجان سنگہ زور آور سنگہ گج سنگہ اور راج سنگہ کا گدی نشین ہونا۔ راج سنگہ کو اوسکے برادر حقیقی کا زہر دینا اور گدی نشین ہونا گو خلاف راے رئیسان تھا۔ اوسکا اصلی وارث اپنے برادر زادہ کا قتل کرنا۔ جنگ باہمی۔ فہرست رئیسان۔ زبردستی گدی نشین ہونے والہ کا حملہ کرنا اور جودہ پور کے۔ اسوقت کا حال بیکانیر کا۔ بیان بیداوتی ✦

بیکانیر درجہ دوم کی ریاست درمیان ریاست ہاے راجپوتانہ کے ہے یہ ایک فرع مارواڑ کی ہے اور اوسکے راجہ شاخ خاندان جودا سے ہین جو آکر بذریعہ فتح و نصرت کے سرحد شمالی ریاست ہذا مین آباد ہوے اور اوسکا جنگل مین واقع ہونا باعث اوسکی آزادی کے قائم رہنے کا ہوا ✦

سمت ۱۵۱۵ (سنہ ۱۴۵۹ع) مین جس سال جودا نے اپنی دارالریاستہ مندور سے منتقل کرکے جودہ پور مین قائم کی اوسکے فرزند بیکا نے بہدایت اپنے عموی کندل کے تین سو پسران شیوجی کو ہمراہ لیکر واسطے ترقی دینے وسعت ملک راٹھور کے درمیان ریگستان ملک مارو کے ملک گیری شروع کی بیکا کو ترغیب اور برانگیختے خاطر بسبب اس ارادہ کے بوجہ فتوحات اپنے بہائی بیدا کے ہوئی تھی جسنے عرصہ قلیل گذرا کہ اوس علاقہ کو فتح کیا تھا جس مین زمانہ ہاے دراز سے قوم موہل آباد تھی ✦

ایسی فوج کشی جیسی بیکا کی تھی جسکی علت غائی فتح کرنے کی تھی ہمیشہ فتحیاب ہوتی تھی کیونکہ ایسے حملہ کرنے والے ہمیشہ اس نیت سے برآمد ہوتے ہین کہ قتل کرین یا قتل ہون اور ان ارادون کے واسطے ایک اور ترغیب اچھی تھی کہ ان روزون مین جنگ اور قوم راجپوت لینا ملک کا دشمن یا دوست سے ایک امر مذہبی شمار کرتے تھے ✦

بیکا مع اپنے گروہ تین سو کے حملہ آور اوپر سانکلا جنگلو والون کے ہوا اور اونکو اوسنے قتل کیا اس فتح کی وجہ سے وہ مقابل قوم بھٹی کے جو پوگل مین رہتے تھے ہوے اور اونکے رئیس نے اپنی دختر بیکا کو دی اب بیکا نے اپنا مقام قیام کورم ڈیسر مین مقرر کیا اور یہان اوسنے ایک قلعہ تعمیر کیا اور اپنے اس علاقے کو ہمسایوسنے فتح کرکے ترقی دی بیکا اب نزدیک مقامات جٹ یعنے جاٹ کے جو زمانہ ہاے دراز سے ان مقامات خشک مین آباد تھے اور چونکہ جس زمین پر وہ قابض تھے وہ ایک جزو اعظم ملک بیکانیر کی ہے لہذا خالی از لطف نہوگا اگر ان لوگون کے حال کا بیان جو قبل اسیر ہونے کے

آنے سے اور قائم کرنے طریق جاگیرداری رجواڑہ سے درمیان طوائف الملوک ان گذریونکی تہا کیا جاوی +

اس مشہور اور وسیع قوم کا ہمنے مختصر حال جلد اول کتاب ہذا مین بیان کیا ہے ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ یہ قوم سابق وقت قدیم مین نہایت کثرت سے اور بڑے طاقت دار تھے عہد تیمور اور قیصر سے راجہ حال لاہور تک جو جاٹ ہے اور جسکا جانشین بھی اگر ایسی ہی قوت اور اولوالعزمی رکھیگا تو درصورت پھر ترقی آبادی کے آپ کو اپنے قدیم مکان وسط ایشیا مین پاویگا جس جانب اوسنے ابھی زیادہ قدم بڑہایا ہے[۱] چوتھی صدی مین دریافت ہوتا ہے کہ ریاست جاٹ کی پنجاب مین تھی (اسکا حال جلد اول مین درج ہے) مگر کسقدر پیشتر ان لوگون نے اوس ملک مین آبادی اختیار کی تھی ہمکو معلوم نہین ہر ایک قوم پر جو حکومت اسلام نے ہندوستان مین رکہا تھا جنگ جاٹ لوگون سے اوس قوم پر ہوتی تھی اونکا کامل یاد رکھنے کے تحفظ راستہ سندہ یعنے اٹک کا مقابلہ محمود اور اونکی جنگ غارتگری کا حال جو تیمور نے اونکے ساتہ کی تھی دونون اونکے قدیم مقامات ماوراءالنہر مین او نیز بجانب مشرق ستلج کے ہمنے سابق مفصل بیان کیا ہے اور بابر نے بھی اپنے روزنامچہ مین یہ اطلاع دی ہے کہ اوسکے ہر ایک حملہ ہند مین اوسکے مقابلہ مین گروہ کثیر جاٹ[۲] کا بیچ ملک پنجاب کے آتا تھا جہان کے کاشتکار گو اب مسلمان ہوگئے ہین سابق اسی قوم کے تھے اور نیز سپاہ جو پیرو نانک کی ہوکر نام جاٹ کو بتبدیل ساتہ نام سکہ یعنے مرید کے کرتے ہین[۳] +

القصہ یہ قوم خواہ یاتی ہون یا جیت یا جت یا جٹ یا جاٹ ہون مگر یہ تین سو برس گذرے ہر ایک قوم ہند سے زیادہ تھے اور یہ بھی صحیح ہے کہ وہ اب مغربی رجواڑہ مین اور شاید شمالی ہند مین بکثرت ہین اور کاشتکاری کرتے ہین +

۱ھ رنجیت سنگہ مدت سے قابض پشاور پر ہوا اور نیت کابل کی رکھتا ہے اور وہانکی بدانتظامی اچھا قابو واسطے پورا کرنے اوسکی نیت کے دیگی +

۲ھ بروز جمعہ تاریخ چہاردہم ربیع الاول (۲۹ - دسمبر [illegible]ء) ہم سیالکوٹ مین وارد ہوے ہر مرتبہ جب مین ہندوستان مین آیا جاٹ اور گوجر بکثرت پہاڑون سے اور میدانون سے آتے تھے کہ ہمارے ڈنگا دان اور گاو میش لیجائین روزنامچہ نویس باعلم درمیان جاٹ پنجاب او ہندوستان کے فرق کرتا ہے کہ وہ فرق قائم نہین رہ سکتا +

۳ھ یہ لائق تحریر کرنے کے ہے جو کرنیل بئین صاحب جو ہمراہ الفنسٹن صاحب کی کابل گئے تھے بیان کرتے ہین کہ اونکی، و سابق سفارت میں جو وہ واپس کابل ہو آتے تے اونہون نے بہت کم سکہ لوگ دیکھے مگر جاٹ کاشتکار عموما مسلمان تھے جو کلیتہ مطیع سکہ لوگون کے تھے +

کس عہد مین ان جاٹون نے سکونت اپنی جنگل ہند مین قائم کی جیسا ہمنے سابق کہا ہے ہمکو معلوم نہین مگر جب راٹھور نے حملہ اس گروہ پر کیا اوسوقت مین بھی اونکی عادات ثبوت کرتی تھین کہ اونکی اصل سہٹک سے ہے کیونکہ وہ اکثر زیست گڈریون کی مانند کرتے تھے اور جو اونکے بزرگ ہوتے تھے اونکی ہدایت کے بموجب وہ کاربند ہوتے تھے مگر اونکی حکومت اون پر نہ تھی اور باستثنا راس امر کے کہ وہ پرستش دیبی کی اس طرح کرتے تھے کہ کسی عورت جوان جاٹنی کو اپنی بھوانی قرار دیتے تھے اور سب رسوم مذہبی ہنود سے بیگانہ تھے اصل یہ ہے کہ شیخ فرید کے مسائل نے جملہ رسوم بت پرستی جو اونکے وطن جیکسارٹس سے ہمراہ اونکے تھے منسوخ کر دیے تھے اور بغیر کسی ایک رویہ مقررہ مذہبی کے یہ جاٹ صحرائی نے اکثر طریقون کو مخلوط کر دیا تھا وہ آپکو ایک مختلف قوم تصور کرتے تھے اور جیسے ایک جاٹ ساکن پونیا نے ہمکو کہا تھا اوسکا وطن پنجاب سے بہت دور فاصلہ پر ہے اور نیز ایک اس چھہ قوم کے نام سے یعنے اسیاغ سے جن کی اطاعت کی وجہ سے بیکا نے اپنی نئی ریاست کی بنا ڈالی تھی ہمکو نام اسی کا پایا جاتا ہے جو نام ایک رئیس حاکم چار اقوام کا منجملہ ان چھہ اقوام کے تھا جو اقوام میان دواب اوکسس و جیکسارٹس مین سکونت رکھتے تھے اور جنھون نے ملک بکٹریا واقعہ یونان کو تہ و بالا کر دیا تھا ✤

عہد حکومت راٹھور اور یران اقوام کے در عہد تیمور اور بابر کے جملہ ہندوستان کے تھا تیمور جو بانی خاندان چغتائی کا تھا فخریہ کہتا تھا کہ اوسنے ہزارون جاٹون کو اوپر جنگل کی زمین ہند کے اور آنروسے دریا ے اوکسیانہ کے مرگ کو پہونچایا تھا پس ہم خیال کر سکتے ہین کہ متواتر آمد ان لوگون کی اوس بڑے مجمع عام اقوام سے بجانب شرق دریاے سندھ ہوتی تھی اور وہ گروہ جنھنے بیکا کو اپنا راجہ پسند کیا تھا وہ زمانہ ہاے دراز سے سکونت وہان رکھتے تھے اور وسعت اونکے علاقجات مقبوضہ کی صداقت اس ہمارے خیال کی کرتی ہے کیونکہ قریب کل ملک جو اب حدود بیکا نیر قرار دیے جاتے ہین وہ بیچ قبضہ چھہ مقام قیام جاٹ مین شامل تھا یعنے

۱- پونیا	۴- اسیاغ
۲- گودارا	۵- بنی وال
۳- سارن	۶- جوہیا یا جونیا

اگرچہ اس پچھلے نام یعنے جوہیا کو بعضے ایک فرع یا دو بھٹی کی بتاتے ہین تاہم بہ السابق کسیطرح اون کے

اس دعوی کو باطل نہین کرتا کہ وہ جٹ یا یوتی اصل کے تصور کیے جائین [1] +

ہر ایک مقام قیام کا نام اوسکے گروہ باشندگان سے مشہور ہوگیا اور اوس ہین تفریق اضلاع وقوع مین آئی ہے سوا ان چہ مقامات جٹ کے تین اور مقام ہین جو اسیطرح راجپوتون سے لیے گئے تھے یعنے بہاگور اور کماری تپا اور موہلا سابق چہ مقام جٹ کے وسطی اور شمالی حدود بتاتے ہین اور یہ مقام راجپوتون کے مغربی اور جنوبی سرحد قائم کرتے ہین +

	مقام قیام	تعداد دیہات	نام اضلاع
۱	پونیا	۳۰۰	بہادران، اجیت پور، سدھموکھ، راجگڑھ، دادریوہ، سانکو وغیرہ
۲	بینی وال	۱۵۰	بوکرکو، سندری، منوہرپور، کوی باسے وغیرہ
۳	جوہیا	۳۰۰	جیت پور، کمبانو، مہاجن، پیپراو، ونیوہ وغیرہ
۴	اسیاغ	۱۵۰	راوت سر، بہرسر، داندوسر، کندائکی
۵	سارن	۳۰۰	کیجر، بہواگ، بوچاواس، سوائی، بادنو، سرسلا وغیرہ
۶	گوددارا	۳۶۰	پوندراسر، گوسین سر کلان، شیخ سر، گرہی سر، غریب دی سر، زنگی سر، کالو وغیرہ
	میزان کل چہ جٹ کے مقامات قیام کا	۱۶۶۰	
۷	بہاگور	۳۰۰	بیکانیر، مال قلعہ، راجاسر، ستاسر، جیترگڈہ، رنذی سر، بیت نوکہہ، بہوانی پور، جیمل سر وغیرہ
۸	موہلا	۱۴۰	چاپر (دارالریاستہ موہلا)، ساوندا، ہیراسر، گوپال پور، چاروہس، بدہسر، لادنو

[1] جٹ اگرہ کی آبکو اولاد غیر منکوحہ یا دوبیانہ والد کی تصور کرتے ہین اور ایک قول انکی بہان جاری ہے کہ انکا وطن قندہار ہے +

	مقام قیام	تعداد دیہات	نام اضلاع
			تلسی سر خربوزہ کا کوٹ
٩	کہاری تپا یعنے ضلع شور	سـم	
	میزان کل	اسـاعـم	

اسوقت مین ایسی جلدی ریاست تیار ہوتی تھی کہ چند سال مین بعد اوسکے کہ بیکانے اپنے موروثی مقام مندور کو ترک کیا تھا وہ مالک دو ہزار چہ سو ستر دیہات کا ہوگیا اور اوسکو خطاب بھی مضبوط تر اور اصلی بہ نسبت فتح کے ذریعہ کے حاصل ہوا یعنے بخوشی پسند کرنا مقامات مذکورۂ بالا کا مگر قریب تین سو برس اونکے شامل ہونے سے ایک ریاست مین گذرے ہونگے کہ نصف دیہات معدوم ہوگئے اور اب ایک ہزار تیس دیہات راج ریاست سورت سنگہ مین ہین جو قابض حال اور اولاد بیکا سے حی القائم ہے *

جت اور جوہیا اس علاقہ کی جو بنام جنگل شمالی مین تا بمقام گار اپہیلے ہوے ہین بطور گڈریون کے عمر بسر کرتے ہین اونکی دولت مشتمل بیچ اونکی مویشی کے ہے جنکو وہ بکثرت پالتے ہین اور اونکی لید اور گھی اور اون بذریعہ سارسوت برہمنان کی جو اس ملک مین تجارت کرتی ہین فروخت کرتی ہین اور قیمت مین غلہ اور دیگر ضروریات قوت لایموت حاصل کرتے ہین *

مختلف وجوہ واقع ہوے جنسے ترتیب ریاست بیکانیر مین سہولیت حاصل ہوئی اور جو باعث کم ہونے قدیم سنہک سادگی گروہ جٹ کے بہ نسبت حکومت جاگیرداری راجپوت کے ہوئی اور اگرچہ فتح یابی اوسکے بہائی بیدا نے جو اوسکو اوپر قوم موہل کے نصیب ہوئی تھی راستہ اس امر کا صاف کیا تھا مگر اوسکی فتح مندی بلا کشت و خون ہرگز واقع نہوتی مگر بباعث موجودگی قباحت کے جو جملہ حکومت طوائف الملوک دنیا مین واقع تہی رشک قوم جوہیا اور گودارا کا جو دو قوم نہایت زبردست ہر شش اقوام جاٹ کی تھی جو مقیم یہان تہی وجہ صریحی ترقی اور بہبودی بسر جودا کی ہوئی سوا اسکے اونہون نے گروہ بیدا کو جنہون نے قدیم موہل کو جنکے ساتھ وہ دشمنی رکھتے تھے برباد کردیا تھا نہایت کلیف دہندہ ہمسایہ پایا تھا قطع نظر اسکے اون کی خواہش یہ تھی کہ ایک نہایت زبردست روک درمیان اون کے اور بہٹی جبیلیر کے قائم ہو اور اخیر وجہ جو کم تھی یہ تھی کہ وہ اندیشہ ناک اوس دلاوری گرم خون اور خواہش

سے لیتے زمین کی تھی جو عادت ملازمان بیکا کی تھی جو نزدیک[۲۰۶] اونکے مقام جنگلی مین پہونچ گئے تھے ان وجوہ زبردست کے سبب یہ ایک جلسہ بزرگان گودارا کے یہ ارادہ قرار پایا کہ دلجمعی راٹھور کی کر دیجائے +

مسمے پانڈو رئیس گودارا کا تھا اوسکا مقام شیخ سر[سلہ] مین تھا اور رئیس رونیا یہ رتبہ اور قدر کے درجہ دوم پر بعد پانڈو کے اوس گروہ مین تھا جہان مساوات اوسقدر ضرور تھی جس قدر حق مالکانہ اراضی جو ہر ایک شخص کے قبضہ مین تھی ضرور تھا حق چراگاہ کا عام تھا +

رئیسان شیخ سر اور رونیا بطور سفیر بھیجے گئے کہ ساتہ راجہ راجپوت کے شرائط قائم کرین اور اوسکو اپنا راجہ قرار دین شرائط ذیل مین درج ہوتے ہین +

اول — اونکا شریک مطلب عام مین بخلاف جوہیا و دیگر اقوام کے ہونا جنکے ساتہ وہ اوسوقت مین مخالفت رکھتے تھے +

دوم — تحفظ سرحد مغربی کا بمقابلہ غارتگری بھٹی کرے

سوم — حق مرافق گروہ مذکور کے بلا تخلل بجا اور برقرار رکھے +

اوپر پورا کرنے ان شرائط کے اونھون نے بیکا اور اوسکی اولاد کو حکومت کل قوم گودارا کی دیدی اور یہ بھی اختیار اوسکو دیا کہ وہ واسطے ہمیشہ کے محصول دہوان ایک روپیہ فی گھر اور محصول اراضی دو روپیہ فی صد بیگھہ اراضی مزروعہ اندر اونکی حدود ملک کے لیا کرے +

بخوف اسکے کہ بیکا یا اوسکی اولاد دست درازی اوپر اونکے حقوق کے کرے اونھون نے دریافت کیا اطمینان با ضمانت درباب اس امر کے وہ دے گا اسپر راجہ راجپوت نے جواب دیا کہ بہ نظر رفع کرنے اونکے اندیشہ کے نسبت اس امر کے اور نیز بخیال اسکے کہ اوسکی یادگاری واسطے دوام کے بابت اس حکومت کے جو اوسکو بخوشی اور رضامندی کے دی گئی ہے وہ عہد کرتا ہے کہ وہ اور اوسکی اولاد ٹیکا راجگی کا اولاد رئیسان شیخ سر اور رونیا کے ہاتہ سے جاری کرے گا اور جبتک یہ رسم نہوگی اوسوقت تک گدی بغیر راجہ کے خالی تصور کیجائے گی +

ان صحرائی لوگون کی اسطرح سادگی سے اپنا اتفاق کرنے مین بھی ہم وہ عشق آزادگی دیکھتے ہین کہ ہر ایک

سلہ یہ شہر کام مسلمانی بنام شیخ فرید پاک پٹن والے کے مشہور ہوا اس شیخ فرید کا اعتقاد جٹ مین بہت ہی تھا قبل اسکے کہ پونا دیلنے صورت جاگنی کی بنا کر نام اپنا کرنی ماتا رکھا پھر یہ قوم اسکا سجدہ کرنے لگی +

جٹ کے ساتھ ہر مقام پر اوسی حال مین رہتا ہے جو آمادہ اوپر کنارہ دریاے اوکسس اور جیکسارٹس ہو خواہ ریگستان ہند مین ہوا اور گوا اونکی ملکی آزادی اب جاتی رہی تھی مگر اب بھی وہ آمادہ خونریزی ہوتے ہین اگر اونکے مالک راجپوت اتلاف اونکے استحقاق لانیفک یا پرتا یعنے موروثی اراضی کا کرے +

یہ کم ہوتا ہے کہ اسطرح بے تردد خطاب بزرگی حاصل ہو جسطرح کمزوری اور رشک قوم گودارا نے بیکا کو دیا اور یہ دریافت کرنا ایک موقع خوشی کا جملہ ہندوستان مین بنظر بعض حقوق کے ہے کہ اصل اتفاق اور صلح نامہ یاد کیا جاتا جسکی وجہ سے اختیارات راجکی بلکہ اراضی شئی منتقل ہوکر راجپوت فتح یابان کو حاصل ہوتی تھی اسطرح میوار مین وہ امر جس سے اختیارات اوپر گھلوت کی بنیاد کنندہ کی قوم بھیل سے منتقل ہوگئی تھی قابل یاد رکھنے کے اوس رسم سے ہے جو اب تک جاری ہے (دیکھو جلد اول) مقام آمیر مین یہی دفاتر ضروری مین درج ہے جو مینون کے پاس جو قدیم باشندے اس ملک کے تھے موجود ہے اور کوٹا اور بوندی والے بھی اپنے نام مین ہرتی کو جو قدیم مالک ملک کے تھے یاد رکھتے ہین اور اولاد بیکا بھی دو طرح سے اپنی بلاکشت وخون فتح یابی اوپر قوم جٹ کے یاد رکھتے ہین آجکی تاریخ تک وارثان پانڈو راج تلک پیشانی وارثان بیکا پر لگاتے ہین اور راجہ اس موقع پر پچیس مہر سرخ جٹ کو دیتا ہے ماورای اسکے وہ مقام جسپر دارالریاستہ تعمیر ہوئی ہے مولد ایک جٹ کا ہے جسنے صرف اس وعدہ پر یہ جگہ واسطے تعمیر کے دی تھی کہ اوسکا نام واسطے ہمیشہ کے اوسکے نام کے ساتھ شریک رہے اور اوسکا نام نیرا تھا انسر بیکانے اپنے نام کے ساتھ اوسکا نام شریک کرکے نام اپنی دارالریاستہ کا بیکانیر رکھا +

ماسواے اس وقتاً فوقتاً یادگار انتقال اختیارات کے یعنے اوپر مواقع گدی نشینی کے یہان سالانہ کچھ یادگار حقوق گودارا کے ہنوز قائم ہین اور یہ یادگار نہ صرف راجگان عمل مین لاتے ہین بلکہ جملہ راجپوت جاگیرداران خاندان راجہ جو قابض اوپر اراضی جٹ کے ہین اوسکی تعمیل ہر سال کرتے ہین اور گوا اولاد بیکا اب بکثرت تمام ملک مین پھیل گئے ہین اور چندان لحاظ قدیم صلحنامہ کا نہین رکھتے تاہم اونکو اعتراف ان یادگار کی تعمیل کرنے سے اونکے قدیم باعث اختیارات سے ہے +

اوپر موقع موسم بہار وخزان کے تیوہار ہولی و دیوالی کے وارثان شیخ سر اور رونیا راجہ اور اوسکے جملہ جاگیرداران کو تلک لگاتے ہین جٹ رونیا پیالہ نقرہ اور رکابی جسمین وہ شے جسکا ٹیکا لگاتے تھے رکھا جاتا تھا اور اوسکا ہمعصر یعنے شیخ سر راجہ کی پیشانی تلک لگا دیتا تھا اور راجہ نذرانہ مین ایک مہر اور پانچ روپیہ اوس

رکابی مین رکھہ دیتا تھا بعدازان باقی رئیس اپنے اپنے رتبہ کے موافق بموجب عمل راجہ کے کاربند ہوتے تھے اور یہ روپیہ اسطرح تقسیم ہوتا تھا یعنے جسقدر مہر ہوتی تھین وہ جٹ شیخ سر اور جس قدر روپیہ آتے تھے وہ رئیس رونیا لیتا تھا +

پھر قصہ شروع ہوتا ہے جب معاملہ سب قسم بیکا کے طے ہوا اور یہ وعدہ ہوا کہ حقوق اوس گروہ کے جس نے اسطرح اپنی آزادی اوسکے حوالہ کردی تھی قائم رکھے جاوینگے تو وہ مع اپنی اپنی فوج کے شریک اوسکے ہوئے اور بعدازان اوپر قوم جوہیا کے اونھون نے حملہ کیا اس گروہ آبادان وکثیر کے جو بجانب شمالی علاقہ جنگل کے بہت دور تک بلکہ دریاے ستلج تک آباد تھے گیارہ سو دیہات ستھے مگر اب کہ اس کو قریب تین سو سال ہی کچھ زیادہ گذرا کہ نام بھی جوہیا کا باقی نہین رہا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ وہ جنجوہی ہین جو بابر کے ساتہ تھے جنے بوقت حملہ ہند کے اونکو جود لوگون کے ساتہ شامل قریب کوہستان واقع دوآبہ اول پنجاب کے جسکو کوہ جودہ کہتے ہین پایا تھا اور یہ مقام وہ ہے جسکا دعوی شروع اپنی تاریخ مین جادو لوگون نے کیا ہے اور اوسکو بنام جادو کا دانگ یاد کیا ہے اس سے تائید اس خیال کی ہوتی ہے کہ وہ خاندان جادو سے ہین مگر یہ امر اون کے دعوی اولاد جٹ ہونے کو ناجائز نہین کرتا اس کا شروع تواریخ یادو یا جادو بھٹی مین درج ہوگا +

بزرگ خاندان جوہیا بمقام بھرویال قیام رکھتا تھا اوسکا نام شیر سنگہ تھا اوسنے سب علاقہ کی فوج جمع کرکے مدت تک مقابلہ سعی بلیغ سے متواتر راجپوت اور گووارا کا کیا اور اوسوقت تک جوہیا نے متابعت حکومت راٹھور اختیار نہین کی جب تک دغا نے اپنا کام تمام نہین کیا یعنے جب تک اونکا رئیس دغابازی سے قتل نہین ہوا اور قبضہ بھرویال پر ہمن ہوگیا +

اس فتحیابی سے بیکا نے اپنی فوج بجانب مغرب بڑہائی اور بھٹی سے بہاگور چھین لیا اور اس ضلع مین جو دراصل قوم بھٹی نے قوم جٹ سے چھینا تھا بیکا نے اپنی دارالریاستہ بیکانیر بستی ۱۵ - جیسا کہہ سمت ۱۵۱۵

ے مین نے ایک کتاب دربارہ اس قوم کے جسکا نام کتاب جوہیا تہا اور جسکو وزیر جیسلمیر نے میرے پاس بہیجا تہا رائل ایشی ایٹک سوسائٹی کی خدمت مین بہیجی ہے چونکہ کتاب مذکور میرے پاس اوسوقت پہونچی تہی جو وقت مین راجپوتانہ سے روانہ ہونے کو تہا لہذا مجھے فرصت اوسکے مطالعہ اور تصدیق کرنے مضامین کی نہین ہوئی تہی اور مین اوسکی قدر کے بارہ مین کچھ نہین لکھ سکتا کہ وہ اچھی تواریخ ہے یا نہین مگر کوئی کتاب جو دربارہ بیان ایسی اقوام تعجب خیز کے ہوگی وہ کبھی خالی از لطف نہین ہوسکتی +

(سنہ ۱۴۸۹ع) تیس سال بعد اپنے موروثی مقام مندور کے ترک کرنے سے تعمیر کی ✤

جب بیکا اسطرح باستحکام تمام قایم ہوگیا تو اوسکے عموی کندل جسکے اہتمام پر یہ فتوحات منحصر تہین مع اپنی رشتہ دارانکے بجانب شمال روانہ ہوا اس ارادہ سے کہ اور فتوحات تازہ حاصل کرے اوسنے بفتح و نصرت گروہ اقوام اسیاغ و بینی وال و سارن کو مغلوب کیا اوسکی اولاد اکثر اون مین اب بنام کندالوت راٹھور کے آباد ہین اور اگرچہ یہ علاقجات ایک جزو ریاست بیکانیر کے ہین مگر وہ اپنے رئیس کی نسبت اپنی آزادی بیان کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اون کا علاقہ غلبہ اونکی اپنی شمشیر کا ہے اوسکا نہین ہے اور وہ متابعت بھی اوسکی نباخوشی اور برائے نام کرتے ہین جب طمع یا ضرورت استطلب کسی خراج کی کرتی ہے تو اوسکا صاف جواب ملتا ہی اور ایسے ایسے کلمات اوسکی نسبت زبان پر آتے ہین یعنے کسنے اسکو راجہ بنایا کیا وہ ہمارا بزرگ کندل نہتا جسنے اسکو راجہ بنایا تہا اور یہ کون ہے جو ہمسے خراج طلب کرتا ہے کندل کے سلسلہ فتحیابی کو بادشاہی صوبہ حصار نے شکست دی اور وہ اس قلعہ کے لینے کے ارادہ مین قتل ہوا ✤

بیکا نے سمت ۱۵۵۱ (سنہ ۱۴۹۵ع) مین وفات پائی اوسکے دو فرزند بطن دختر بہٹی رئیس پوگل سے تھے یعنے نون کرن جو گدی نشین ہوا اور گر سی سر اور ارسی سر آباد کیے گرسی کی اولاد بہت ہی اور بنام گرسوت بیکا مشہور ہین جنکی اصلی جاگیر گرسی سر اور غریب دسی سر ہین جنکے تعلق چوبیس چوبیس اور دیہات ہین[1] ✤

نون کرن نے اکثر مقامات سرحد مغربی پر بہٹیون کے فتح کیے اوسکے چار فرزند تھے پسر کلان نے اوسکے حین حیات مین علحدہ حکومت پسند کرکے اور یہ جاگیر مہاجن اور ایک سو چالیس دیہات سے راضی ہوکر اپنا استحقاق فرزند کلان ہونے کا ترک کیا لہذا اوسکا بہائی جیت سمت ۱۵۶۹ء مین گدی نشین ہوا اور اسکے بہائی دو باقیماندہ نے جاگیرات پائین جیت کے تین فرزند تھے اول کلیان سنگہ دوم شیوجی سوم عیش پال جیت سی نے ضلع نارنوٹ کو چند رئیسان آزاد گرنشیا سے چہین لیا اور اپنے پسر دوم

[1] اون چند صاحبون کو جو اس تواریخ اقوام جنگلی کا ملاحظہ کرینگے یہ بہت خوش معلوم ہوگا کہ تصریح خاندانون کی پیدا ہوتی ہے اور اونکے بزرگون سے اونکی اصلیت قایم ہوتی ہے یہ تواریخ اس ریاست و وردست کے ہم اونکی لڑائیون کا حال مفصل تحریر نہین کرینگے کیونکہ وہ باستثنار اختلاف نام و مقام اور سب طرح یکسان ہین مگر بعد بیان مختصر اونکی اصلیت انساب کے ہم طریق اور وضع باشندگان اور پیداوار اور حکومت ملک کا بیان تحریر کرینگے ✤

شیوجی کی جاگیر مین دیدیا اور یہ ہی جیت سی تہا جسنے اولاد بیدا کو جو اول آباد کنندہ اس ملک کا تہا اپنا مطیع کرکے خراج سالیانہ اوپر مقرر کیا اور سواے اسکے اور چند محاصل اوپر قایم کیے ✤

سمت ۱۶۰۳ مین کلیان سنگہ گدی نشین ہوا اوسکی تین فرزند تھے اول رای سنگہ دومی رام سنگہ سومی پرتہی سنگہ ✤

سمت ۱۶۲۰ (۱۵۶۳ع) مین راے سنگہ گدی نشین ہوا اس راجہ کے عہد تک قوم جت نے زیادہ تر اپنے قدیم حقوق کو قایم رکہا تھا مگر اب اونکا قایم رہنا کثرت آبادی راجپوت کے سبب خالی از دقت معلوم نہین ہوا لہذا وہ جملہ حکومت ملک سے علیحدہ کی گئی جب اونکی آزادی تلف ہوئی تو اون کی دل سے شجاعت شعاری بھی کم ہو گئی اور آخر کار وہ صرف کاشتکار بن گئے اور اسی راجہ کے عہد حکومت مین بیکانیر جملہ ریاست ہاے اس ملک سے کلان تر ہو گئی اور اگر جب اپنی آزادی سے بمقابلہ راجپوت محروم ہو گئے تو راجپوت بھی اپنی آزادی اسطرح کہو کر ملازم دہلی ہو گئی بعد وفات اپنے والد کے راے سنگہ نے خود اختیار کیا کہ وہ پھول والد کے خود گنگاجی لیجاے گا اسوقت مین اکبر بادشاہ شاہنشاہ دہلی تھا راے سنگہ اور شاہنشاہ ہمزلف تہے دونون نے شادی رانی ہاے جیسلمیر سے جو دونون آپس مین ہمشیرہ تہین کی تھی اس رشتہ داری کی سبب جب وہ بذریعہ مان سنگہ امیر والہ کے دربار مین حاضر ہوا تو اوسکو خطاب چارہزاری اور راجہ اور صوبہ حصار کا عنایت ہوا راے اس کے جب مالدیو جودہ پور الا معرض ناخوشی بادشاہ مین آیا اور ضلع زرخیز ناگور اوس سے چھین لیا گیا تو ضلع مذکور بھی راے سنگہ کو عنایت ہوا تھا ساتہ ان اختیارات کے اور اختیار مزید بباعث بادشاہ کے صوبہ دار ہونیکے حاصل کرکے وہ اپنے ملک مین واپس آیا اور اپنے برادر رام سنگہ کو بمقابلہ بھٹنیر کے روانہ کرکے اوسکو فتح کیا یہ شہر ایک ضلع قوم بھٹی کا جو دراصل جت اولاد جادو سے تہی مگر اونکا یہ نام بباعث اوسکے اختیار کرنے مذہب اسلامیہ کے ہو گیا تھا شہر کلان تھا ✤

راے سنگہ نے اب جوہیا کو کلیتہ مطیع فرمان کر لیا یہ قوم گو ہمیشہ تکلیف دہندہ تھی مگر عرصہ قلیل سے انہون نے پھر اپنی آزادی قدیم حاصل کر لی تھی اس ملک مین راجپوتون نے شمشیر اور آتش زنی ایسی کی کہ اوسکو جنگل کر دیا اور اوسوقت سے اب تک وہ ویرانہ ہے حتے کہ نام جوہیا کا بھی معدوم ہو گیا گو علامات شہر ہاے کلان سے پیدا ہے کہ وہ قدیم آباد تھا ✤

درمیان ویرانہ جوہیا کے نام سکندر رومی کا قایم ہے اور یہ نقل اب تک اس ویرانہ مین مشہور ہے کہ علامات

رنگ محل متصل داندوسر جو پیدا ہین یہ مقام دارالحکومتہ ایک راجہ اس ملک کی تھی جسکو ایک مسلمان نصرت مند نے آکر تباہ کردیا تھا تواریخ سے معلوم نہین ہوتا کہ سکندر نے عبور کارہ سے کیا ہو اگرچہ اوسکی جنگ عظیم جو پنجاب مین ہوئی تھی وہ اوس مقام پر ہوئی تھی جو بہت فاصلہ پر اس ملک جوہیا سے نتھا لیکن اگرچہ مورخین سکندر ہمارے اس خیال کی تائید نہین کرتے مگر ہم جو کلیتہ ناواقف تاریخ بیکیر یا اور ریاستہاے خرد یونانیان واقع دریاے سندہ سے جو سکندر نے آباد کی تہین ہین تو ہماری ناواقفیت مانع ہمارے اس خیال کرنے کی نہین ہوتی کہ شاید کسی نے اونمین سے یا شاید اولاد پانتہن نے اس ملک مین یہ امر کیا ہو[1] اور یہ بھی یہان مشہور ہے کہ یہ ملک ہمیشہ بنجر یا غیر آباد نہ تھا اور اوسی شخص نے جسکا ذکر کیفیت سابق مین درج ہے یعنے باشندہ داندوسر ایک شعر جو ایک مقام پر درج ہے میری روبرو پڑہا اوسکا مضمون یہ ہے کہ یہ ملک اوسوقت سے خراب ہوگیا جبسے دریاے ہاکرا جو پنجاب سے آکر اس ملک کے وسط مین ہوکر دریاے سندہ مین درمیان روڑی بیکہر اور اوچ کے شامل ہوجاتا تھا خشک ہوگیا ✤

مطابقت جو یہ لفظ ہاکرا ساتہ سگرا اور سانکرا[2] کے رکہتا ہے اوس سے پیدا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ اوس سے یہی دونون دریا مراد رکھے گئے ہین دریاے اولین کو ہم جانتے ہین کہ وہ ریگستان مین قریب حدود ہریانہ کے غائب ہوگیا اور سانکرا ایک ندی ہے گو اب خشک ہے مگر عہد نادرشاہ مین یہ ایک خط حدود کا تھی یہ دریا بجانب مشرق برابر دریاے سندہ کے جاری تھا اور نادر نے اوسکو اپنی سرحد قرار دیکر جملہ زرریز اراضی سندہ کو شامل ملک پرشیا یعنے ایران کے کرلیا تھا (دیکھو نقشہ) اور جو تاریخ اس شعر ہندی سے نسبت اس کم نصیبی کے پیدا ہے وہ مطابق عہد ہمیر راجہ سودا کے ہے ✤

رام سنگہ نے اس طرح قوت مقابلہ آیندہ جوہیا کی تباہ کرکے اپنے اسلحہ مقابلہ جت پونیا والون کے راست کیے یہی ایک قوم جت آخر مین باقی رہگئی تھی جسنے اپنی آزادی قدیم قائم رکھی تھی یہ قوم بھی

---

[1] جس شخص نے اس نقل کی اطلاع ہمکو دی ہے وہ ایک قدیم باشندہ داندوسر کا ہے اور اگرچہ اب عمر اوسکی قریب ستر برس کے ہے مگر اوسنے کبھی اپنے وطن کو ترک نہین کیا اب البتہ اوسکو میرے پاس لائے تو اوسنے قدم باہر اپنے وطن سے رکھا یہ شخص مشہور واقف حالات گذشتہ کا ہے ✤

[2] باشندے اس ملک کے حرف س نہین بول سکتے پس جیسا ہمنے اوپر تحریر کیا ہے حرف (س) بدل ساتہ (ہ) کے ہوگیا ہے اور (س) بطور تمثیل جا ہلمیر کا لکھا ہے جسکے معنی کوہ جابلان ہے بجاے نام جبیل کے اور اسطرح لفظ سانکرا ہانکرا ہوگیا ✤

مغلوب ہوئی اور راجپوت بیچ اونکی نہایت زرریز علاقون پر قابض ہوے مگر فتحیاب راجہ نے اپنی جان بابت نیکنامی آباد کرنے اراضی پونیا کے دی وہ بیچ ایک کوشش جٹ مذکور کے جو اونھون نے درباب رفع کرنے متابعت غیر شخص کے عمل مین لائی تھی قتل ہوا اور گورام سنگوت تعداد نفری مین زیادہ ہوتے ہین اور ملک وارثان بیکا کو وسعت دیتے ہین مگر وہ مثل کندولوت کے قوت ریاست کو کم ترقی دیتے ہین جسکی نسبت اونکی اطاعت برائے نام ہے جید موکہہ اور سانکو دو مقامات کلان رام سنگوت کے ہین +

اس طرح ساتہ اطاعت قوم پونیا کے تباہی ملکداری چہہ اقوام جٹ ساکنین جنگل ختم ہوئی یہ قوم اب بیچ کاشتکاری کے اور اونکے قدیم پیشہ شبانی کے مصروف ہین اور ایک قوم محنت کش اور خراج گزار اپنے سست راجپوت مالکون کے ہین +

راجہ رائے سنگہ نے اپنے گروہ شجاع راٹھورکو بیچ حملہ جنگہاے اکبر کے مصروف کیا تھا وہ مشہور بیچ حملہ احمدآباد کے ہوا تھا جس مین اوسنے ایک ہی جنگ مین مرزا احمد حسین حاکم مقام مذکور کو قتل کیا تھا شاہنشاہ نے جو خوب قدر ایسے شجاع رعایا کی جانتا تھا بنظر زیادہ ترمضبوط کرنے رشتہ مذہبی کے جواب بھی درمیان شاہنشاہ اور راٹھورون کے جاری تھی رائے سنگہ کی دختر کی شادی ساتہ شاہزادہ سلیم کے جو بعد ازان ملقب بلقب جہانگیر ہوا تھا کردی اس شادی کا نتیجہ بدنصیب پرویز تہا +

رائے سنگہ کے بعد کرن اوسکا فرزند جو ایک ہی فرزند اوسکا تھا سمت ۱۶۸۸ (۱۶۳۲ع) مین گدی نشین ہوا +

کرن کو منصب دوہزاری اور حکومت دولت آباد کی بیچ حین حیات اپنے والد کے حاصل تھی جو یہ تائید کرنے والا دعوی واجبی داراشکوہ کا تھا ایک سرکشی کی تدبیر اوسکے دشمن کے جرنیل فوج نے جسکے ہمراہ یہ ملازم تہا واسطے اوسکی قتل کی تجویز کی مگر اوسکا اسنے بباعث اطلاع یابی بروقت بوساطت ہاڑا راجہ بوندی کے انسداد کیا اوسنے بمقام بیکانیر وفات پائی اوسکے چار فرزند تھے اول پدم سنگہ دومی کیسری سنگہ سومی موہن سنگہ اور چارمی انوپ سنگہ +

یہ خاندان بھی ایک دلیل خون فشانی راجپوت بخدمت شاہنشاہ کے ہے دو راجگان کلان بیچ جنگ بیجے پور کے قتل ہوے تھے اور تیسرے یعنے موہن سنگہ کے قتل کا حال پر اختلال بیچ مقام قیام فوج شاہی کے باعث تحریر مثنوی بیچ فرشتہ کی تاریخ دکن کے ہوا[1] +

---

[1] یہ نوجوان رئیس جنگل جو ہواسے بھی لڑتا تہا اگر وہ اوسکے سامنے سے آتے تھے رنجیدہ ایک بات پر جو برادرزن شاہزادہ نے اوسکو

انوپ سنگھ سمت ۱۷۳۰ (سنہ ۱۶۷۴ع) مین گدی نشین ہوا اور بالعوض خدمات اس خاندان کے اوسکو قلعہ اور علاقہ اودنی مع منصب پنجہزاری عطا ہوا اور حکومت بیجے پور اور اورنگ آباد کی عنایت ہوئی انوپ سنگھ اپنے خاندان کے لوگون کو مع رئیس خاندان راجہ جودہ پور کے واسطے فرو کرنے ایک سرکشی کے جو افغانان کابل نے کی تہی گیا اور اوسکو فرو کرکے واپس دکن مین آیا درباب اوسکی وفات کے اختلاف بیچ فرشتہ اور دیگر حالات دیسی کی ہے فرشتہ کہتا ہے کہ اوسنے دکن مین وفات پائی مگر حالات و بیانات دیسی سے یہ واضح ہوتا ہے کہ بباعث کچہ رنجش اور تکرار کے جو بیچ اوسکے اور حاکم فوج شاہی کے درباب تجویز مقام قیام کے بمیان آئی تہی وہ وہان سے واپس چلا آتا تھا اور بمقام بیکانیر اوس نے وفات پائی اوسکے دو فرزند تہے سروپ سنگھ اور سوجان سنگھ ٭

سروپ سنگھ جو سمت ۱۷۶۵ (سنہ ۱۷۰۹ع) مین گدی نشین ہوا زیادہ اپنی عزت اور توقیر کا خط نہ اوٹہا سکے مارا گیا

بیچ ایک تکرار درباب ایک غزال کے کہی تہی ہوکر دست بقبضہ ہوا اور جنگ باہم بیچ دیوان عام کے ہوئی اور مومن اوسی جگہ قتل ہوا یہ خبر اوسکے بہائی پدم کو جو بہت دور نہتا ہوئی جو جزوی آدمی اوسکے ہمراہ تہے اونکو لیکر وہ مقام واردات پر گہس گیا اور اپنے بہائی کو خون مین غرق پایا اور اوسکا قاتل اوسی جگہ برابر لاش کے کہڑا تہا جب اوسنے دیکہا کہ بہائی مقتول واسطے عوض لینے کے شمشیر و سپر لیے ہوے آتا ہے وہ ایک ستون دیوان عام کی پناہ مین جاکر کہڑا ہوا مگر تلوار پدم کی اوسکے پاس وہان بہی پہونچی اور بعوض اپنے بہائی کا اوسنے لیا تواریخ مین لکہا ہے کہ اوسنے اوسکو زمین پر ڈال دیا اور ستون کے بہی دو ٹکڑے کیے اور اپنے بہائی کی لاش کو اوٹہا کر سب اپنے ہمراہی کے ساتہ اپنے مقام قیام پر آیا اور وہان سب راجگان راجپوت کو جو اپنی اپنی فوج لیکر وہان حاضر تہے مثل جے پور جودہ پور اور بوندی جمع کیا اور اونسے کہا کہ یہ ایک امر ننگ کا ہے کہ اوسکا بہائی اسطرح قتل ہوا یہ سنکر اون سبنے وعدہ کیا کہ فوج بادشاہ کو چہوڑ کر وہ اپنے اپنے ملک کو چلے جائینگے ایک رئیس بادشاہ نے منجانب شاہزادہ معظم کے واسطے عذرخواہی کی اونکے پاس بہیجا مگر کچہ فائدہ مترتب نہین ہوا اوسنے کہا کہ شاہزادہ نے صرف یہ قصور معاف نہین کیا بلکہ عوض بلا اوٹہونے فوراً لیا اوسکو وہ بہت پسند کرتا ہے مگر اونہون نے کچہ سماعت اسکی نہین کی اور سب جمع ہوکر بیس میل سے زیادہ فاصلہ تک چلے گئے کہ شاہزادہ خود اونکے پاس آیا اور عذر و معذرت سے وہ پہر ناچار ہوکر واپس بمقام قیام پر آئے اسکے بعد وہ جنگ ہوئی تہی جس مین دونون بہائی قتل ہوے تہے اونکے باقیماندہ بہائی کا حال درج ہے کہ اوسنے تنہا ایک شیر کلان بیشہ کو قتل کیا تہا اس جنگ سے وہ لائق اوس نام کے تہا جو اوسکا نام تہا یعنے کیسری سے شیر پہر لینے وہ اسم بامسمے تہا اوسکو ایک جاگیر پچیس دیہات کی بادشاہ سے عطا ہوئی تہی اوسکا نام زیادہ تر ایک حبشی کے قتل کرنے سے بہی ہوا تہا جو حبشی حاکم فوج ایک راجہ دکنی کا تہا ٭

اوسیح دوبارہ حاصل کرنے اودنا کے جو بادشاہ سے بباعث واپس چلے آنے اوسکے والد کے فوج مین سے ضبط کرلیا تھا قتل ہوا +

سوجان سنگہ اوسکے جانشین گدی نے کوئی امر لائق تحریر کے نہین کیا +

سمت ۱۷۹۳ مین زورآور سنگہ راجہ ہوا (۱۷۳۶ع) اوسکی بہی امور خانگی مثل حکومت ہاے ماسبق بلا وقعات دلچسپ کے ہے +

سمت ۱۸۰۲ (۱۷۴۶ع) مین گج سنگہ گدی نشین ہوا اوسکے کل عہد حکومت طول طویل چہل ویک سالہ بیچ جنگ ہاے سرحدیکے ساتہ قوم بہٹی اور خان بہاولپور کے گذرے بہٹیون سے اوسنے مقامات ذیل لیے راجیسر کیلا زنیر ستاسر بنی پور موبالی اور دیگر دیہات خرد وکم مشہور اور خان مذکور سے اوسنے سرحدی قلعہ انوپ گڈہ جو اوسکے نہایت کارآمد اور ضروری تہا دوبارہ لیا +

بجانب مغرب مقام سرحدی انوپ گڈہ اوسنے جہت علاقہ برباد کردیا اور چاہات بند کردیے تاکہ تاخت داودپوترہ[۱] مسدود ہو +

گج سنگہ مشہور بوجہ کثرت اولاد کے تہا اوسکے اکسٹھہ فرزند تہے مگر سواے چہہ فرزند کے اور سب غیر منکوحہ سے تہے اوسکے اصلی فرزند یہ تہے چتر سنگہ جسنے صغرسنی مین وفات پائی - راج سنگہ جسکو والدہ سورت سنگہ راجہ حال نے زہر دیا تھا سورمان سنگہ اور عجب سنگہ جو اپنے بہائی کے حال سے خوف زدہ ہوکر فرار ہوگئے اور اب سجے پور مین ہین سورت سنگہ راجہ بیکانیر اور سام سنگہ جسکے پاس جاگیر بیکانیر مین ہے +

راج سنگہ سمت ۱۸۴۳ (۱۷۸۷ع) مین اپنے والد کی گدی پر جانشین ہوا مگر صرف تیرہ روز اوسنے راج کیا اس مین والدہ[۲] سورت سنگہ نے جو پسر پنجمین گج سنگہ کا تھا اوسکو زہر دیکر مار ڈالا اس لائق فرزند ایسی والدہ کے نے جسکو گدی اس زبون حرکت سے دستیاب ہوئی تھی تجویز کی کہ اپنی حکومت ویسی ہی بدکرداری سے قایم رکہے تاکہ کوئی شریک اوسکا دعویدار باقی نہ رہے اور اس نیت سے اوسنے جو خلاف اوسکے اور گدی بیکانیر کے تھا اوسکو قتل یا جلاے وطنی سے دفع کیا +

---

[۱] داؤدپوترا یعنے اولاد داؤد یہ نام اوس علاقہ اور باشندگان کا ہے جو رعایاے علاقہ بہاولپور ہین اور یہ نام اونکو اونکے بانی مبانی بہاولپور سے جو داؤد خان نامی باشندہ سیستان تہا ملا ہے +

[۲] یہہ رانی ہمشیرہ رئیس جبلی کی تھی جو وارث بعید سجے پور کے ہین درحضور سنگہ کوئی وارث اصلی موجود نہو +

راج سنگہ کے بعد دو فرزند اوسکے جی القائم تھے پرتاپ سنگہ اور جے سنگہ بعد وفات راج سنگہ کے کام کارپردازی کا جو ایک لفظ ان ملکون مین بمعنے زشت مشہور تھا یعنے اوس سے مفہوم ہوتا تھا کہ بعد ازان خرابی اس سے پیدا ہوگی سورت سنگہ نے اپنے محول رکھا اور اٹھارہ مہینے تک ایسی احتیاط اور تواضع کے ساتہ اوسنے اپنا طریق رکھا اور عطایات کین کہ رئیس اوسکی جانب ہوگئے آخرکار اوسنے اپنی تدابیر رئیسان مہاجن اور بہادران سے ظاہر کیا اور اونکو علاقہ اور دیگر شریک اپنا واسطے لے لینے گدی کے کرلیا تھا ورسنگہ وفادار نے جسکے خاندان مین چار پشت سے دیوانی چلی آتی تھی اس تدابیر سے آگہی حاصل کی اگرچہ ایسے وقت اوسکو آگہی ہوئی کہ اوسوقت وہ اوسکا کچہ دفعیہ نہین کرسکتا تھا اور جو ارادہ اوسنے اس بارہ مین کیا اوسکے عوض اوسکو سزا قید کی نصیب ہوئی اب کارپرداز نے اخیر تدبیر کی تیاری کی واسطے فوج بھٹنڈا اور دیگر جوانب سے طلب کی اس غرض سے کہ اگر اوسکی گدی نشینی مین کوئی خلاف ورزی کرے تو اوسکی سرکوبی بذریعہ اوس فوج کے کیجاے راجہ معصوم علحدہ رکہا گیا تھا کارپرداز نے اپنے نام سے احکام طلبی رئیسان جاری کیے کہ وہ آکر دار الریاستہ مین جمع ہون بجز اون دو دغابازون کے جنکا ذکر اوپر ہوا ہے اور سب رئیسون نے انکار کیا مگر بجاے اسکے کہ سب متفق ہوکر اوسکے مقابلہ کو آمادہ ہون وہ سستی سے اپنے اپنے مقام پر رہے یہان اوس گدی نشینی والہ نے سب فوج جمع کرکے نوہر کے جانے کا ارادہ کیا اور وہان پہونچکر اوسنے رئیس لوکرکو کو ترغیب ملاقات کی دی اور جب وہ آیا تو اوسکو قلعہ نوہر مین رکہا اور پھر وہان سے اجیت پورہ کو گیا اور اوسکو لوٹا اور بمقام سانکو جاکر اوسپر حملہ کیا درجن سنگہ نے اپنی حفاظت دلیرانہ کی اور جب لاچار ہوگیا تو خودکشی کرکے اوسکے ہاتہ سے نجات پائی مگر اوسکا وارث قید کیا گیا اور بارہ ہزار روپیہ بطور جرمانہ رعایاے سانکو سے لیا گیا بعد ازان اوسنے مقام چورو پر جو ایک تجارت کا مقام تہا حملہ کیا اس مقام مین چہہ مہینے تک اوسکا مقابلہ ہوا آخرکار مقید رئیس لوکرکو نے بامید اپنی رہائی کے عرض کی کہ وہ اوسکو قابض اوپر مقام مذکور کے کرادے گا اور اوسنے اپنی عرض پوری کی اور دو لاکہ روپیہ قرار پایا کہ ساکنان مقام مذکور دین تو اون کا شہر غارت گری سے محفوظ رہے ٭

بعد اس تعدی کے اور حاصل کرنے روپیہ کے سورت بیکانیر کو اس ارادہ سے واپس آیا کہ جو ایک خار باقی رہ گیا ہے اوسکو بھی رفع کرے یعنے راجہ اوسکا برادر زادہ اس امر مین اوسکو کچہ دقت نظر آئی کیونکہ اوسکی ہمشیرہ نہایت نیک تہیتی اور ہوشیاری سے ہر وقت اوس معصوم کی نگرانی کرتی تھی جب اوسنے دیکہا کہ

کوئی تدبیر اوسکی بوجہ اوسکی ہمشیرہ مذکورہ کے پیش نہین جاتی اور وہ بخوف و اندیشہ اس امر کو صریحاً عمل مین نہین لاسکتا تھا لہذا اوسنے راجہ نروار کو جسکو خواہش روپیہ کی بھی طلب کیا کہ اوسکی ہمشیرہ کے ساتھ شادی کرے ہمشیرہ مذکورہ نے عذر اپنی صغری کا کیا مگر کچھ سود مند نہین ہوا اور اوسنے گو بنظر اسکے کہ راجہ نروار اس امر سے باز آئے بیان کیا کہ اوسکی نسبت ساتھ رانا ارسی واقع میواڑ کے ہو چکی ہے مگر اوسکے جملہ شکوک رفع ہو گئے جب تین لاکھ روپیہ بطور جہیز کار پرداز نے وعدہ کیا کہ وہ اوس مفلس اولاد راجہ نل[1] کو جو مشہور راجہ تھا دے گا اوسکے عذرات کی سماعت نہین ہوئی اور بمجبوری اوسکو یہ شادی منظور کرنی پڑی اور گو اوسنے بوجہ اسقدر اصرار اپنے بھائی کے دیکھا کہ کیا مطلب اوسکا اوسکے علیحدہ کرنے سے ہے اور اوسنے دلیرانہ اوسکو کہا بھی کہ کیا اوسکا ارادہ بد اوسکے علیحدہ کرنے سے تھا مگر اوسکے بھائی نے اقبال اوس سے نہین کیا بلکہ اوسکے کہنے سے قسمیہ اطمینان اوسکا کیا کہ لڑکا محفوظ رہیگا مگر اوسکی روانگی گویا آمد اوس لڑکے کی مرگ کی تھی اور تھوڑے عرصہ کے بعد ایک روز اوسکو مردہ پایا کہتے ہین کہ خود کار پرداز نے اپنے ہاتھ سے اوسکا گلا گھونٹ کر مار ڈالا تھا جب اوسکی کوشش بیچ ترغیب رئیس مہاجن کے واسطے کرنے اس کام کے بے سود ہوئی اور رئیس مذکور نے قتل اپنے راجہ کا منظور نہین کیا +

اس طرح ایک سال کے عرصہ قلیل مین بعد وفات راجہ راج سنگہ کے گدی بیکانیر کی بباعث گدی نشین ہونے قاتل راجہ کے بدنام ہو گئی سمت ۱۷۵۰ (سنہ ۱۶۹۳ء) مین برادران کلان اس گدی چھیننے والے کے یعنے ستران سنگہ اور عجب سنگہ جو بمقام سیتے پور بناہ گیر ہوئے تھے بھٹنیر کو گئے اور وہان رعایا سے ناراض اور قوم بھٹیر کو اونہون نے جمع کیا کہ ظالم کو خارج از گدی کرین مگر ظالم مذکور نے بعض رئیس کو اندیشہ اپنی سخت گیری کا اور بعض کو طمع روپیہ دیکر اونکی شرکت سے باز رکھا اور خود بے تامل واسطے مقابلے اپنے دشمنون کے روانہ ہوا جنگ جو فیما بین اونکے بمقام بیگور ہوئی نہایت سخت اور خون ریز تھی تین ہزار صرف قوم بھٹی اوس مین کام آئے اس فتح نمایان سے نے اور بھی استحکام سورت سنگہ کی گدی نشینی کا کیا اوسنے ایک قلعہ میدان جنگ مین تعمیر کیا اور اوسکا نام فتحگڑہ رکھا +

اس فتح شایان سے خوش ہو کر سورت سنگہ نے ارادہ کیا کہ اپنی حکومت کی اطاعت صدر اور مفصل مین

---

[1] قصہ نل و دمینتی جو اس ملک مین بنام نل دمن مشہور ہے کتب سنسکرت مین بتصریح لکھا ہے نل کے نام سے مشہور قلعہ نرور نامزد ہوا ہے اور اس قلعہ کو اس راجہ سے جسکی شادی رانی بیکانیر سے ہوئی ہے سیندہیا نے چھین لیا تھا +

کرائے اور اس نیت سے اپنے دقت دہندہ ہموطن بیداوت پر حملہ آور ہوا اور اوسکے علاقہ سے پچاس ہزار روپیہ تحصیل کیے مقام چوروجسنے وعدہ مددوہی کا سرکشی مذکورہ بالامین کیا تھا دوسری مرتبہ محصور ہوا اور اوس سے روپیہ بطور جرمانہ لیا گیا اور سوائے انکے دیگر مقامات پر بھی حملہ ہوے قبل اسکے کہ وہ آکر شریک اوسکے ہون صرف ایک قلعہ خوب محفوظ رہا یعنے قلعہ چہالی متصل بہادران یہان گدی نشین مذکور نے نہایت دقت اوٹھائی اور چھہ مہینے تک محاصرہ اسکا بے سود رکھکر آخر کار اسکو چھوڑ کر واپس اپنی دارالریاستہ کو چلا گیا *

عرصہ قلیل کے بعد اوسنے ایک موقع کو غنیمت تصور کرکے بخوشی تیاری واسطے سزادہی زیادتی داؤد پوترون کے عمل مین لائے غرض یہ تھی کہ اگر اس جنگ مین آدمی بمقابلہ ایسے ہمسایہ طاقت دار اور دقت دہندہ کے مصروف ہوجائینگے تو اوسکی نسبت خیال اوسکا رہے گا موقع مذکور یہ تھا کہ کرانی رئیس تیوارہ والہ نے بمقابلہ اپنے مالک بہاول خان کے مدد چاہی چونکہ ایسے تنازعات سرحدی ان ایام امنیت عامہ مین بھی موقوف نہین رہتے لہذا تفصیل افواج رئیس جنگل جو ایسے موقع پر اوسنے جمع کی تھی اور نیز اونکے طریق کا اندراج کرنا خالی از لطف خوانندہ نہوگا یہ امر تھوڑے عرصہ پیشتر اوس فتحیابی کے واقع ہوا تھا جسنے وزن راٹھور کا بباعث حملہ شجاعت آمیز اوس مالک جنگی بیکانیر کے جسنے قلعہ موج گڈہ ایک حملہ نصف شب مین لے لیا تھا زیادہ کردیا تھا اس موقع پر شخص شجاع کوئی راٹھور نتھا بلکہ ایک رئیس بھٹی ملازم بیکانیر بنام ہندوسنگہ تھا جسنے اپنے نام کو زندۂ جاوید اس جنگ مین اس طریق دلیرانہ سے کیا یعنے اوسنے مدد زینہ سے دیوار پر جاکر محمد معروف کرانی حاکم کو اور اوسکی فوج قلعداری کو تہ تیغ کیا اور حاکم مذکور کی زوجہ کو گرفتار کرکے بیکانیر لایا بعدازان پانچ ہزار روپیہ اور چار سو مہار شتر دیکر وہ رہا ہوئی *

اوس اشتہاری نے جسنے ایسے موقع پر پناہ بیکانیر نہین لی تھی اوسی قوم کرانی کا تھا اوسکا نام خدابخش تھا اور وہ رئیس تیوارہ کا تھا جو مقام جاگیرداران کلان داؤد پوترہ مین سے تھا مع اپنے جملہ ہمراہی کے جو تین سو سوار اور پانچ سو پیادہ تھے وہ صورت سنگہ سے حفاظت خواہ اپنا ہوا اور صورت سنگہ نے اوسکو بین دیہات اور سو روپیہ روز بطور مدد خرچ دیے یہ قوم کرانی نہایت طاقت دار رعایا سے بہاول خان کی تھی اور اگر بہاول خان تیوارہ کو ضبط کرلیتا تو اوسکا نہایت نقصان جان و مال ہوتا اور رئیس تیوارہ نے راجہ راجپوت سے وعدہ کچہ اور نہین کیا صرف اسقدر کہ وہ اوسکے مالک کو دریا سے

سندہ تک وسعت دیگا اس طمع مین آکراوسنے فوج کہیر طلب کی اور پسران بیکا ہر طرف سے آکر جمع ہوسے ❖

		سوار	پیادہ	ضرب توپ
اسبھے سنگہ رئیس	بوکرکو	سا نفر	اے نفر	
راورام سنگہ رئیس	پوگل	ما نفر	امما نفر	
ہتھی سنگہ	رینیر	سے نفر	ماے نفر	
کرن سنگہ	ستی سر	لہ نفر	ماے نفر	
انوپ سنگہ	جسارورہ	سے نفر	مارے نفر	
کہیت سنگہ	جیمن سر	سے نفر	ساے نفر	
بینی سنگہ	جنگلو	لہ نفر	مارے نفر	
بہوم سنگہ	بٹ نوک	نفران	لہ سے نفر	
	کل جاگیرداری فوج	حامد سے نفر	سے سالہ ع نفر	
توپخانہ ماتحت موجی پرہار				لہ سے ضرب
فوج ملک نجیر ملازم راجہ	خاص پائیگاہ	مارہ نفر		
	کمیو گنگا سنگہ	ما نفر	الے حا نفر	سو ضرب
	کمیو درجن سنگہ	سے نفر	سا نفر	سہ ضرب
فوج کمکی — سکہ سردار	اگو کہا سنگہ	سا نفر		
	لاہوری سنگہ	مارے نفر		
	بدہ سنگہ	مارے نفر		
افغان	سلطان خان، احمد خان	امما نفر		
	میزان کل	امامد سے نفر	صد لمالہ ع نفر	لہ سے ضرب

سرداری اس گروہ آراستہ وپیراستہ کی مسمے جتنر مہتو پسر دیوان کو عطا ہوئی تباریخ ۱۳ ماگہہ سمت ۱۸۵۷

(فصل بہار سنہ ١٨٠٠ع) وہ روانہ ہوا اور فوج جاگیرداری مقامات ذیل مین اوسکی شریک ہوتی گئی یعنے بمقام کنا سر راجا سر کیلی ریثیرا اور انوپ گڈہ جہان مقام مرجع اخیر فوج قرار پایا تھا یہان سے وہ براہ ٹیبوگڈہ موج گڈہ اور بہولرا کے روانہ ہوا اور یہ سب مقامات چند ہفتہ کے محاصرہ مین مفتوح ہوے اور مقام بہولرا سے اوسنے سوا لاکہہ روپیہ اور دیگر اشیاے بیش بہا اور نو ضرب توپ حاصل کین وہان سے روانہ ہوکر بمقام خیر پور جو بفاصلہ تین میل دریاے سندہ سے واقع ہے وارد ہوے یہان اوسکے شریک دیگر رئیسان سرکش ہوے اور وہ براہ راست جانب دارالریاستہ بہاولپور روانہ ہوا اور مقام مذکور سے تھوڑے فاصلہ پر اس نیت سے خیمہ زن ہوا کہ تیاری حملہ کرکے آیندہ روانہ ہو یہان کے توقف سے بہاول خان کو موقع ہاتہ آیا اور اوسنے اپنے رئیسان کلان کو ہمراہی راجپوت سے جدا کردیا یہ حال دیکہکر دیوان بیکانیر ایسے امر پر راضی ہوکر کہ اوسنے بہاولپور پر طعنہ فوج کشی سے مارا ہے وہان سے مع مال معزوتہ واپس چلا آیا وقت واپسی گدی نشین نے حقارت کے ساتہ اوس سے ملاقات کی اور مرتبہ اوسکا بوجہ جنگ نہ کرنے کے کم کردیا +

بہٹی لوگ اپنی بے حرمتی شکست سابقہ سے پہر چونکے اور اونہون نے دو برس بعد جنگ بیگور کے ارادہ حملہ کرنے اوپر بیکانیر کے کیا مگر اس مرتبہ بہی وہ بہ نقصان تمام خارج کیے گئے اور ایسی جنگ (سنہ ١٨٠٥ع) تک جاری رہی جب راجہ سورت سنگہ نے خان بہٹی پر یعنی اوسکی دارالریاستہ بہٹنیر کے حملہ کیا اور چہہ مہینے کے محاصرہ کے بعد مقام مذکور حوالہ اوسکے ہوگیا اور ضابطہ خان کو مع اوسکی فوج قلعداری اور اسباب کے اجازت ہوئی کہ مقام راتیا کو چلا جاے اسوقت سے مقام مذکور جاگیر خاندان راجہ بیکانیر مین آگیا +

اجتماع فوج بمقابلہ جودہ پور باعث بربادی صورت سنگہ ہوئی جنہون نے تائید مقابلہ دعویدار گدی کی کری تہی اور اس مین گدی نشینی والے نے چوبیس لاکہہ روپیہ یعنے قریب پانچ سال کے آمدنی اس جنگلی ملک کی صرف کی اس موقع پر وہ خود بسرداری فوج بمقابلہ جودہ پور گیا اور شریک محاصرہ ہوا اور بدلت اوسکو محاصرہ اوٹہانا پڑا اور اپنے اپنے مقامات کو چلے گئے اس سبب سے گدی نشینی والا بیمار ہوگیا اور قریب المرگ تہا حتے کہ رسوم موتا کی بہی شروع ہوگئی تہی مگر اوسنے پہر شفا پائی اور اوس کی رعایا کو

سلہ اسکا قدیم نام ہلرہے اور یہ ایک قدیم شہر جنگل کا ہے جیسے بہولرا علاقہ جوہیا مین شہر قدیم ہے +

افسوس اور رنج پھر پیدا ہوا واسطے پر کرنے خزانہ خالی کے اوسکی زیادہ ستانی کی کچھ حد باقی نہین رہی اور اس خیال سے کہ اوسکے گناہ سابقہ کا بدل برہمنان کو دینے اور خیرات کرنے سے ہوگا ہر وقت گروہ برہمنان باطمع اوسکے گرد رہتے تھے اور اونکی فضول خرچی بصرف رعایا ہوتا تھا اوسکی بیرحمی برابر اوسکی طمع اور اندیشہ کے تھی رئیس بوکر کو اوسنے قتل کیا باوجودیکہ اوسنے خدمات لائقہ کی تھین اور ناہر سنگھ سید موکھہ والا اور گیان سنگھ اور رگمان سنگھ گندیلی والا جو منجملہ جاگیرداران کلان ریاست کے تھے اوسی قسمت کو پہونچے مقام چورو اب مرتبہ سوم محصور ہوا اور مع رئیس مقام مذکور اوس ظالم کو ہاتھ آیا

اس طریق خوفناک سے اور اوسکی ترقی توہمات سے اور کم توجہی امور ریاست سے ہر سال یہ ملک آبادی اور طول مین کم ہوتا جاتا تھا اور گویا اونکی یہ مظلومی کم تھی کئی سال سے اونکے ملک مین کبھی کوئی فصل بھی اچھی نہین ہوئی (یہ حال ۱۸۳۱ عیسوی مین درج ہوا تھا) بباعث نافرمانی رئیسان شمالی کے اور متواتر تاخت قوم راٹھہ یعنے دزوان بھٹی جو مویشی لیجاتے تھے اور اکثر تمام فصل کاٹ کر لیجاتے تھے جت کاشتکار قدیم مالک زمین کو دو امر باقی تھے یا تو فاقہ کشی کرین اور یا کسی اور ملک مین چلے جائین اس سبب سے اکثر لوگون نے پناہ بیچ علاقہ سرحدی انگریزی کے مقامات ہانسی اور ہریانا کے لی اور وہان اونسے رعایت ملحوظ کی گئی جیسے کہ انگریزی عملداری مقام سرسہ اور اراضی بہادر خان بھٹی مین ہوگئی ہے بدنصیبی کاشتکاران شمالی علاقہ بیکانیر کی دو چند بوجہ غارتگری ایک گروہ کے جنکے پاس کچھ سرمایہ باقی نہین رہا ہے ہوگئی ہے بعض علاقجات مین قوم جت متفق ہوکر بمقابلہ اس غارت گری کے اپنا تحفظ کرتے ہین ہر ایک موضع مین ایک مقام حفاظت بنا ہے برج خام تیار کیا گیا ہے جسپر ایک نگہبان اور نقارہ رکھا گیا ہے تاکہ ایسے موقع پر نقارہ بجا دے اور دیہہ بدیہہ اون غارت گرونکے آنے کی خبر جلد پہونچ جاوے اور جب کوئی دشمن پیدا ہو تو سب ہوشیار اور مسلح ہوکر اپنے مال و اسباب کی حفاظت مین مصروف ہون اور یہ بدنصیب جت لوگ بمجبوری قلبہ رانی کرنے مین بھی اپنی سپر اور سانگ یعنے برچھی اپنے ہمراہ رکھتے ہین پس عرصہ قلیل مین یہ ملک ویساہی برباد اور ویران ہوجاوے گا جیسا اوس وقت مین تھا جب قوم جوہیا[1] کے قبضہ مین تھا ؀

بعد تین سو تینتیس برس کے ایسی ایک تبدیلی حالات جسمین راجپوت گدی نشین ہونے کی

---

[1] جب یہ مطبع مین گئے تھے اوسوقت یہ خبر مشہور ہوئی کہ رئیس بیکانیر برخلاف اپنے راجہ کے سرکش ہوگئے ہین اور راجہ نے درخواست

کہ قوم جٹ جو ایک مرتبہ خوب آباد تھی اب ایسی تباہ ہوگئی عہد بیکا بانی بیکانیر سے عہد حکومت راجہ ظالم حال تک صرف گیارہ پشت گذری ہین گو ریاست تیرہ ہوئین اس حساب سے اوسط عہد دولت ہر ایک کا تیس سال اور پچیس سال دوسرے کا ہوتا ہے اس امر سے صاف ظاہر عام خوش نیتی اولاد بیکا کی پیدا ہے *

قبل بیان کرنے حالات ملک کے ہمکو کچھ ذکر بیدا وتی کا یعنے علاقہ اولاد بیدا کا جواب ایک جزو بیکانیر کا ہوگیا ہے کرنا لازم آیا یاد ہوگا کہ بیدا برادر بیکا اول منڈور سے بتلاش ملک جدید کے نکلا تھا اوسکا اول قصد اوپر ضلع گودوار کے تھا جو اوسوقت مین متعلق رانا کے تھا مگر اوسکا مقابلہ وہان ایسا سخت ہوا تھا کہ وہ وہان سے بجانب شمال روانہ ہوا اور ملازمی رئیس موہل کی اوسنے بخوشی اختیار کی یہ قدیم قوم موہل کی بعضے کہتے ہین کہ ایک فرع قوم جادو کی ہے مگر بعضے اسکو ایک علیحدہ قوم منجملہ چھتیس اقوام خاندان راج سے تصور کرتے ہین مگر اوسکی قدامت سے سب کو اعتراف ہے مقام قیام رئیس موہل کا چاپر نامے تھا اس مقام سے وہ بلقب ٹھاکر حکمرانی اوپر ایک سو چالیس شہرون کے کرتا تھا بیدا نے تصور کیا کہ فریب سے اپنا مطلب حاصل کرنا بہتر بہ نسبت جنگ فاش کے ہے کہ بموجب مقولہ راجپوتونکے کہ عزم ملک گیری مین فتح مبارکباد دیتی آتی ہے اوسنے ایک ایسی تدبیر قایم کی جس سے کچھ شبہہ پیدا نہو اور جو ایسے امور کے حاصل کرنے مین اکثر کام مین آتی تھی یعنے وہ متوسط شادی رئیس کا ہین سات رانی مارواڑ کے ہوا اور جو وہ رشتہ دار اور محول دولہن کا تھا اسواسطے وہ شادی کے ہمراہیون کا مشکوک ہونے کے اندر قلعہ موہل کے لے گیا جہان سب رئیس واسطے شامل ہونے شادی کے جمع تھے مگر بجائے اسکے کہ پالکی اور دیگر سواری زنانہ مین سے رانی اور اوسکی خدمہ ہمراہی نکلین دلیران جو دا شمشیر آختہ بدست نکلے اور دغا بازی سے اونھون نے اچھے اچھے آدمیون کو جو موہل کے وہان جمع تھے قتل کیا اور اوسوقت تک قبضہ قلعہ کا رکھا جب تک یہ خبر مشتہر ہوئی اور اونکی کمک جودھ پور سے آگئی بالعوض اس مدد وہی کے بیدا نے اپنے والد کو مقام لاونو مع اوسکے بارہ دیہات کے دیے جواب تک شامل علاقہ جودھ پور ہین تیج سنگھ پسر بیدا نے ایک دار الریاستہ جدید کی بنا ڈالی اور اپنے والد کے نام سے اوسکا نام بیدا سر رکھا گروہ بیداوت کا نہایت مضبوط ملک بیکانیر مین ہے اور اونکا راجہ صرف اپنی حکومت برائے نام اونپر رکھنے پر راضی ہے اور مطالبہ بھی اونسے بحد اعتدال کرتا ہے ورنہ دیگر اقوام سے مطالبہ اوسکا بحد و نہایت ہے

مدد کی گورنمنٹ انگریزی سے کی گو سرکار انگریزی نے مدد نہین دی یہ اگر صحیح ہے تو مناسب اور واجب یہی امر ہے *

یہ چھوٹا علاقہ موہلا کا جو گرد دار الریاستہ قدیم چاپر کے واقع ہے ایک وسیع سطح زمین ہے اوس مین پانی موسم برشگال مین بباعث گرد نواح کے ٹیلون سے جمع ہو جاتا ہے زمین یہان کی اچھی ہے اور گندم بکثرت پیدا ہوتا ہے یہ زمین زرخیز درمیان ریگستان کے پچیس میل یعنے بارہ کوس طول مین ہوگی اور قریب چھ میل کے عرض مین ہم یہ مقبولہ نہین کر سکتے کہ کل ضلع پیداوارت جس مین ایک سو چالیس دیہات اور آبادی جسکی چالیس یا پچاس ہزار نفری ہو جس مین کے ایک ثلث راٹھور یعنے پسران بیدا ہون اس سطح مین ہو یہ علاقہ بارہ جاگیر مین منقسم ہے اور منجملہ اونکے پانچ کلان جاگیر مین قدیم قابضان یعنے باشندے موہل کے یہان بیس سے زیادہ خاندان نہین ہین باقی سب جٹ کاشتکار اور اقوام تجارت پیشہ ہین +
ہم اگر پسران بیدا کو ایک گروہ غارت گران سے نامزد کرین تو بعید از انصاف نہین ہے مثل اولاد ایسا اون کے ہاتھ ہر ایک پر اوٹھتا ہے اور وہ ایسے طاقت دار ہین کہ معاوضہ ثانی کا اندیشہ نہین کرتے سابق وہ شریک سا [illegible] قوم لارخانی سے جو ایک اور گروہ وزدان ہے ہوا کرتے تھے اور دست غارتگری اچھے آباد علاقہ جیسے پورب مین دراز کرتے تھے اس عادت مین وہ شریک عادات اون قومون کے ہین جو جنگل مین سا [illegible] ت رکھتے ہین جو قدرت اونکو نہین دیتی ہے اوسکو وہ اون شخصون سے چھین لیتے ہین جنکو [illegible] ت سے بکثرت وہ شے ملتی ہے مگر یہ فعل اون راجپوتون کا جو اس ملک مین بکثرت آباد ہین [illegible] عصر اوپر عدم موجودگی خورش انتظامی کے زیادہ تر کرتے ہین نہ بسبب اونکی ذاتی سختی کے اور جو کچھ فرق درمیان اپنے اور بیگانہ کے مال کے نہین کرتے ہین یعنے جو ہمسایہ کا ہے اوسکو اپنا ہی تصور کرتے ہین +

باب دوم

اصل حالات اور لیاقت ملک بیکانیر — سبب اوسکی بربادی کے — وسعت آبادی جٹ — سارسوت برہمن چارن مالی نائی چوہڑا — تہا ور اراجپوت سطح ملک — پیداوار غلہ و سبزی — آلات کاشتکاری — آب — چشمہ ہائے نمکسار — حالات زمین پیداوار کانی — قسم زمین — پیداوار حیوانات — تجارت اور دستکاری میلہ — حکومت اور مالگذاری — جبوب دہوان — انگا — سایر — پسایتی ملبہ — آمدنی غیر معین — فوج جاگیرداری — فوج خانگی +

اس علاقہ سے یورپ نرا یعنے صاحبان انگریز بہت کم واقف ہین اور وہ اب تک اوسکو بالکل جنگل تصور

کرتے ہین اور قابل ملاحظہ کے اوسکو نہین جانتے اوسکے حالات حال کچہ مشابہت اونسے نہین رکہتے جو قدیم زمانہ کے قول اوسکا حال بیان کرتے ہین اور اوسکی بربادی سے جو تین سو سال مین جب سے راجپوتون نے قوم جٹ کو خارج کردیا ہے ہوئی ہے ظاہر ہے کہ یہ یقین کرنا کہ یہ ویرانہ ملک کبھی زرخیز اور آباد تھا صحیح ہے بلکہ یہ بھی راست اور بے شبہہ امر ہے کہ اس ملک کی لیاقت اب بھی ایسی ہے گو مشہور ہے کہ ہر سال ریگ یہان ترقی پاتی ہے کہ اوسمین کثرت آبادی کی گنجایش ہے راجگان بیکانیر میدان جنگ مین اپنے رشتہ داران دس ہزار آدمی لیکر جایا کرتے تھے اور اگرچہ اونکو بادشاہ کیطرف سے بہت عطایات واسطے رکھنے اس فوج کے ہوتی تھین تاہم بے شبہہ اونکے اپنے ملک کی لیاقت ایسی تھی کہ اوسکی آمدنی سے وہ اسقدر فوج خود رکہہ سکتے تھے سوائے سختی حاکمان کے اور سبب بھی ایسے ہین جنکے باعث یہ ملک اس حالت خراب کو پہونچا ہے در حالیکہ اونپر ہمیشہ دزدان غیر ملک کے آکر تاخت اور تاراج کیا کرین اور اونکا اپنا راجہ مطالبہ سخت اونسے کرے جسکے معاوضہ مین اونکو منافع کا سایہ بھی نصیب نہو تو جائے تعجب ہے اگر سوائے تنزل اور بدنصیبی کے اور کچہ پیدا ہو ہیچ تین سو سال کو نصف مواضع سے زیادہ جو بدل یا زبردستی اطاعت بیکا کی جو بانی ریاست تھا کیا کرتے تھے اب نیست اور نابود ہوگئے ہین اون کا نشان بھی باقی نہین ہے اور جو باقی ہین وہ رفتہ رفتہ قریب اوس حالت کے پہونچ گئے ہین کاروانہائے تجاران جو اس علاقہ سے گذر کرتے تھے اور محاصل راہداری وغیرہ سے خزانہ کو ترقی دیتے تھے اب بالکل بباعث خطرات راہ و بدنظمی ملک موقوف ہوگئے اور قطع نظر نقصان ذاتی راجہ کے رعایا کا بھی نقصان بسبب بربادی مقامات چورو و راج گڈہ و رنیا کے جو بطور منڈی تھے اور جہان پیداوار ملک شدہ اور دیگر مقامات مغربی اور گنگا سے متصل کے شہرون کی آتی تھی ہوا ہے اور یہ حال صرف بیکانیر کا نہین ہے بلکہ یہی حال جیسلمیر اور دیگر ریاست ہائے مشرقی کا ہے جنکی بدنظمی مثل بیکانیر کے بہت غارت گری کو پیدا کرتی ہے قوم مالدوت جیسلمیر کی اور لارخانی جےپور کی اسقدر مشہور ہین جس قدر بیداوت بیکانیر کے ہین اور ایسی ہی اقوام صحرائی کہوسا اور راجر بیچ جنگل مغربی کے ہین جنکی عادات اور طبیعت ایسی ہی خراب اور زبون ہین جیسی عادات بیداوتی غرب کی ہین

وسعت آبادی زمین ٹیلہ خط کشی عرض اس ریاست کی مقام پوگل سے راج گڈہ تک ہے اور یہ حصہ قریب ایک سو اٹھائی میل کے ہے اور طول اسکا شمالاً وجنوباً درمیان بھٹنیر و مہاجن کے

قریب ایک سو ساٹھہ میل ہے کل رقبہ اسکا بائیس ہزار میل سے زیادہ نہین ہوسکتا سابق اسمین دو ہزار سات سو شہر اور دیہات اور مواضع آباد تھے اب اونکے نصف کے قریب بالکل معدوم ہوگئے ہین *

تخمینۂ نفری باشندگان اس ملک یگتا ان کی بغیر کسی قاعدہ کے بیان کرنا قابل اطمینان نہوگا علاقہ بجانب شمال و مغرب جیت پور کے سب بالکل غیر آباد ہے اور قریب اسی حالت مین علاقہ بمقام مذکور سے بھٹنیر تک ہے اور بجانب شمال و مشرق آبادی کم ہے اور یہی خیال اوسکا علاقہ کا کیا جاتا ہے جو وسط بیکانیر سے سرحد جیسلمیر تک ہے اندرونی مقامات ان حدود کے یکسان حال مین ہین اور مثل شمالی علاقہ ماڑواڑ کے ہین خانہ شماری بارہ شہرہاے کلان سے اور ایک تخمینہ سے جو بڑے واقف باشندگان نے نسبت باقیماندہ علاقہ کے دیا ہے ہم اس امر مین بصحت واجبی تحریر کرسکتے ہین *

شہرہاے کلان	تعداد خانہ
بیکانیر	[illegible] منزل
نوہر	[illegible] ،،
بہادران	[illegible] ،،
رینیا	[illegible] ،،
چورو	[illegible] ،،
مہاجن	[illegible] ،،
جیت پور	[illegible] ،،
بیدا سر	[illegible] ،،
رتن گڈہ	[illegible] ،،
دس ہوکہ	[illegible] ،،
سنتھال	[illegible] منزل
راجگڈہ	[illegible]
میزان	[illegible] منزل
یک صد دیہات جنمین فی دیہہ [illegible] گھر ہین	[illegible] ،،
یک صد دیہات [illegible] گھر	[illegible] ،،

شہرہاے کلان		تعداد خانہ
دوصد دیہات	ما-گھر ہین	عــــــ ،،
آٹھ سو موضع	ـــ گھر	ـــ ،،
	کل تعداد خانہ	ـــ ،، منزل

فرض کرو پانچ نفری فی گھر تو کل نفری پانچ لاکھہ اونتالیس ہزار دوسو پچاس نفری ہوئی اور اس کل کی اوسط پچیس نفری فی میل مربع ہوتی یہ کچھہ زیادہ یا مبالغہ کی تعداد نہین ہے اور آبادی اس جنگلی علاقہ کی جو ماتحت بیکانیر کے ہے برابر آبادی ہاے لنڈ متعلق سکوٹ لنڈ کے ہے +

منجملہ اس آبادی کے پوری مین ربع یہ جت اصلی باشندے ملک کے ہین اور باقی اونکے فتح کرنیوالے یعنے اولاد بیکا اور سارسوت برہمن اور چرن اور بہاٹ اور تھوڑے سے اقوام رزیل ہین جنکی تعداد نفری دہم حصہ راجپوت کی بھی نہین ہین +

جت - جت لوگ سب سے زیادہ متمول اور تعداد نفری مین ہین اور اکثر اون مین کے بھومیا مالک زمین اولاد اونکی قدیم رئیسون کی مالدار ہین مگر اونکی دولت اونکے کسی کام کی نہین اور محفوظ رہنے کو طمع حاکم سے وہ مفلسی اپنی ظاہر کرتے ہین صرف شادی بیاہ مین اونکے پارچہ مفلسی اونسے جدا ہوتے ہین ایسے موقع پر وہ اپنے اندوختہ کو ظاہر کرتے ہین اور خوب فیاضی اور فضول خرچی کرتے ہین اور وہ راستہ کلان یعنے شارع عام اس غرض سے مسدود کردیتے ہین کہ آدمی کثرت سے اون کے یہان جمع ہون اور جسقدر کثرت آدمیون کی ہوتی ہے اوسقدر فیاضی اور بزرگی دعوت کرنے والے کی مشہور ہوتی ہے +

سارسوت - برہمن اس ملک مین بکثرت ہین وہ بیان کرتے ہین کہ قبل جت لوگون کے وہ لوگ مالک ملک کے تھے یہ قوم بے شر اور جفاکش ہے اور بغیر کسی طرح کے توہمات گروہ برہمنان کے وہ گوشت کھاتے ہین حقہ پیتے ہین کاشت اراضی کرتے ہین اور تجارت کرتے ہین بلکہ وہ لوگ گاو فروشی بھی کرتے ہین گو وہ اولاد سینگی رکھہ پسر برہما کے ہین +

چرن - اس ملک مین ایک فرقہ گوروکے ہین مگر جنگ اور اقوام زیادہ تر قدر اشعار شجاعت مضمون کبیشر کی بہ نسبت مصلحت آمیز اور خانگی گفتگو برہمنان کی کرتے ہین فرقہ چرن سب ملک مین جا او

راٹھوروں کے ہین اور قابض زمین دراصل بذریعہ قدیم راگ کے ہین انکا احوال زیادہ تر تاریخ جیسلمیر مین لکھا جاے گا *

مالی اور نائی یعنے باغبان اور حجام - یہ اقوام بڑی کارآمد ہر ایک خاندان راجپوت مین ہین اور ہر موضع مین یہ لوگ موجود ہین اور اکثر کام نان پزی کا کرتے ہین *

چوری اور تھاوری - یہ قوم درحقیقت دزد ہین چوری لاکھی جنگل کے ہین اور تھاوری میوار کے اکثر رئیس انہین کے بھی تھوڑے سے آدمی نوکر رکھا کرتے ہین اور انسے کار سخت اور جانبازی کا لیا کرتے ہین رئیس بہادران نے تمام اپنے راجپوت نکال کر چوری اور تھاوری نوکر رکھے ہین چوری نہایت مشہور واسطے وفاداری اور ایمان داری کے ہین بروج اور دروازہ تمام ملک مین ان لوگون کی حفاظت مین ہین یہ ایک عجیب قسم کا رسوم پاتے ہین جس سے بخوبترین وجہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ لوگ اصلی اور قدیم باشندے ملک کے ہین یعنے ہر ایک مردہ رعایا پر جب رسوم موتا ادا ہو جاے ہین ان کو چار فلوس ملتے ہین *

راجپوت - راٹھور بیکانیر کی لیاقت شجاعت مین کچہ تبدیلی نہین ہوئی ہے اور راون کی شہرت ایسی ہی بلند آوازہ ہے جیسی کسی اور قوم ہند کی اور جبکہ اونکے بھائی مارواڑ اور امبر اور میوار کے سالہا سال بباعث طمع مرہٹا اور پٹھانون کے تکلیف اوٹھاتے تھے انکے بعد مسافت اور صعب گزار ہونے ملک کے باعث اونکے تحفظ کا ان تکالیف سے ہوا تھا اگرچہ درحقیقت اونکو اپنے ملک مین اپنے حاکمون کے ظلم سے کافی تکالیف عائد ہوتی تھین اور راٹھور اس جنگل کے توہمات مذہبی بہت کم بہ نسبت اپنے ہمقوم مشرقی کے رکھتے ہین وہ کھانا بغیر دریافت کرنے اس امر کے کہ کسنے پخت کیا ہے کھا لیتے ہین اور شراب یا پانی بھی پی لیتے ہین اور دریافت نہین کرتے کہ پیالہ یا ظرف کسکا ہے یہ نہایت اچھی سپاہی تمام دنیا مین ہون اگر قواعد سیکھین کیونکہ یہ شجاع اور سخت ہین اور تھوڑے مین راضی ہو جاتے ہین اور صابر بھی ہین اگرچہ اونھون نے بعض صفت اس ملک مین آنے سے اختیار کی ہین جو بغیر دوسری پشت کے رفع نہین ہو سکتی - خصوصاً کثرت استعمال افیون اور حقہ مین تمتنی اشیا نوش کرنا ان دونون چیزون مین اولاد بیکا باقی چھتیس راج کلی سے گوے سبقت لیگئے ہین پیالہ کو ہر ایک راجپوت نہایت عزیز رکھتا ہے اگر میسر ہو اور یہ مثل افیون کے صلاح عام اوس

سستی کا ہے جو جوش دلی کے فقدان سے پیدا ہوتی ہے اور جوش طبیعت ان لوگون مین آب وہوائے ملک کے سبب نہایت کم بہ نسبت اونکے دیگر ہموطن جنگ آور لوگون کے ہے ❊

سطح ملک — تمام یہ ریاست باستثنا بعض مقامات کے جو کہین کہین واقع ہین کم وبیش ریگستان ہے حد شرقی سے غربی تک عرض مین ایک سطح میدان ریگ کا ہے گو ٹیلہ ریگ کے وسط ملک مین واقع ہین اور یہ ٹیلہ بجانب جیسلمیر چلے گئے ہین اور اونکی فروع ہر جانب نکل گئی ہین اور رہت راست اسکا بیان یہ ہوسکتا ہے کہ یہ زنجیرہ اوس علاقہ سے شروع ہوتا ہے جو دریاے سندہ کے شرقی کنارہ پر واقع ہے اور اگر ختم وسط ریاست بیکانیر مین ہوتا ہے بجانب شمال ومشرق راج گدہ سے نوہر اور ادیت تک زمین اچھی ہے سیاہ رنگ کی ہے اور کچہ ریگ آمیز ہے اور پانی بھی واسطے آبیاری کے نزدیک سطح زمین کے ہے یہان گندم نخود بلکہ برنج بھی بکثرت پیدا ہوتا ہے اور اسی قسم کی زمین بھٹنیر سے دریاے گارہ تک ہے کل علاقہ موہل کا زرریز قطعہ ہے اور ٹیلے اوسکے شمالی سرحد پر ختم ہوتے ہین اور جب موسم برشگال مین یہ زمین غرق آب ہوجاتی ہے تو گندم بکثرت پیدا ہوتا ہے ❊

مگر قطع نظر ان مقامات سے جو تھوڑے اور فاصلہ پر وسط مین ہین ہم کل اس جنگل کو ایسا ویران نہین کہہ سکتے جہان درخت یا سبزی نہین ہوتی کیونکہ گو کم قوتی زمین مانع پیدایش غلۂ نفیسہ کی ہے مگر خدا تعالے نے اوسکو اور نعم البدل اسکا دیا ہے اور وہ ایسا ہے کہ اور اچھے ملکون مین ویسا بہتر اور خوشتر پیدا نہین ہوتا یعنے باجرا اس جنگل کا بہت بہتر ملک مالوہ سے ہوتا ہے اور باشندے یہان کے ایسے متنفت اس سے ہین کہ جب اونکو اچھے کھانے میوار یا امبر کے ملتے ہین تاہم وہ اپنے باجرے کی بہاتی کو یاد کرتے ہین اور کچہ اسوجہ سے نہین کہ اونکو پاسداری اپنے وطن کی ہے بلکہ اوسکی خوش مزگی کے باعث اوسکو پسند کرتے ہین اگر موسم اچھا ہو تو وہ لوگ دو سال کی خوراک کے برابر حاصل کر لیتے ہین اس غلہ کو بہت پانی درکار نہین ہے مگر اسقدر ہے کہ تھوڑا پانی جو وہ چاہتا ہے وہ وقت پر مل جاے ❊

سواے باجرے کے ہم ذکر موٹھہ اور تل کا بھی کرسکتے ہین موٹھہ کہ آدمی اور مویشی کے کام آتی ہے اور تل کا تیل کھانے اور جلانے کے کام آتا ہے گندم نخود اور جو ان مقامات مستثنیات مین پیدا ہوتے ہین اور یہی اصلی پیداوار بیکانیر کی شمار کیجاتی ہین ❊

پنبہ یعنے روئی اون مقامات مین پیدا ہوتی ہے جو لائق گندم کی پیدوار کے ہین اسکا درخت سات برس

یا دس برس تک اس ملک مین رہتا ہے جب پنبہ نکال[۲۲۸] لیتے ہین تو اوسکی فروع سب قطع کرڈالتے ہین صرف بیخ اوسکی باقی رکھتے ہین اور ہر سال یہ درخت زیادہ قوت پکڑتا جاتا ہے اور اوسقدر دراز اور بلند ہوتا ہے کہ جہان پنبہ زیادہ کاشت کیجاتی ہے وہان بھی اوس بلندی کا نہین ہوتا +

قدرت نے دیگر اشیاے سبزی وغیرہ بھی واسطے انسان اور حیوان کے پیدا کی ہین گوار اور کھری اور ککڑی اور تربوز نہایت کلان بکثرت پیدا ہوتے ہین تربوز نہایت عمدہ ہوتا ہے اور اسکے پارچہ کرکے اسکو خشک کر رکھتے ہین تاکہ جس موسم مین سبزی نہین ہوتی یا قحط سالی مین جسکا اونکو ہمیشہ خیال رہتا ہے اوس وقت اوسکو استعمال مین لائین اور یہ اشیاے تجارت مین سے ہے اور بہت تعریف اوس کی اون ملکون مین بھی ہوتی ہے جہان سبزی بکثرت پیدا ہوتی ہے خوش مزہ عرق اس خشک تربوز کا نہایت اچھی غذا ہوتی ہے اور رہنے بھی اوسکو بہتر مثل انٹس کو رہیوٹک جو سفر دریا مین کام آتا ہے تصور کرکے کئی سال گذرے کلکتہ واسطے امتحان کے بھیجا تھا مین نے نمونہ اسکے مور کر وفٹ صاحب کے پاس بھی ۱۸۳۱ع مین بھیجے تھے مگر کچھہ نتیجہ معلوم نہوا دیکھو آرٹکل درباب رکھنے خوراک یعنے اشیاے خوردنی کے بیچ انڈن ریویو کے نمبر ۴ صفحہ ۱۰۵ کے) ہمارے ہندوستان کے جہازون کو کچھ وقت اس شئے کے بکثرت حاصل کرنے مین نہوگی کیونکہ اسکی کاشت جسقدر چاہو ہوسکتی ہے اس مین دو فائدے تصور ہین ایک تو ہماری کشتی کے ملازمین کو اور نیز ساکنین جنگل ہذا کو کلانی اس مقام کے تربوز کی بہ نسبت تربوز مقامات اندرونی یعنے وسطی ہند اسقدر مبالغہ کے ساتہ مشہور ہے کہ مسافران جو ٹیبہ[سلہ] مین گذر کرتے ہین بلا مبالغہ بیان کرتے ہین کہ وہ نہایت کثرت سے ہوتے ہین اور عرق ایک کا کافی واسطے رفع تشنگی ایک راس اسپ مع اوسکے سوار کے ہوتا ہے +

ان علاقجات ریگستانی مین جہان اونکا توکل واسطے پانی کے صرف اوپر آسمان کے ہے اور جہان ہر سات برس کے بعد وہ خیال قحط کا کیا کرتے ہین کوئی چیز جو رفع حاجات انسانی کرتی ہے ضائع نہین کی جاتی تخم صحرائی انگور کے جنکو ہورت اور بہوا اور ہرابوا اور سیون کہتے ہین جمع کرتے ہین اور باجرے کے آرد مین آمیز کرکے غذا کرتے ہین غربا اسکو زیادہ تر آمیز کرکے کھاتے ہین اور سواے اسکے وہ لوگ

سلہ مسٹر بیرو صاحب اپنی کتاب بیش بہا مین جو اونہون نے درباب حالات جنوبی افریقہ کے لکھی ہے ذکر تربوز کا کرتے ہین کہ خودرو اور بکثرت ہوتا ہے +

بیر اور کہیر اور کہرل بیری جمع کر رکھتے ہین اور کہیرا کے لنبے پھل یعنے تمر جو تلخ اور رسیلے ہوتے ہین اونکو وہ لوگ خشک کرکے میدہ بناتے ہین کوئی چیز جو خوردنی ہے ان علاقجات مین ضائع نہین ہوتی *

کوئی درخت اس ملک کی پیدایش کا نہین ہے (درخت انبہ اور تمر ہندی گرد دارالریاستہ کے نصب کیے جاتے ہین مگر خاردار درخت مثل ببول اور پیلو جو ہمیشہ سبز رہتا ہے اور جہال وغیرہ بہت ہین جنکے ثمر کام مین آتے ہین قوم بیداوت روہیرا کو بھی درخت کہتے ہین اور بعض وقت یہ درخت بیس فیٹ کی بلندی کو پہونچتا ہے اور ہر مقام مین اوسکو واسطے تعمیر کے کام کے لیجاتے ہین اور ایسا ہی ایک درخت نیم ہے جو مشہور کل ہندوستان مین ہے مگر ان سب سے پھوک بڑے کام کا ہے اسکی شاخون سے وہ رنگ اپنے چاہات کے واسطے بناتے ہین تاکہ رنگ اوسمین بھر نجاے *

آکھہ جسکو ہندوستانی مدار کہتے ہین یہان بہت بلند اور مستحکم ہوتا ہے اوسکی چھال سے یہان کے لوگ رسن بناتے ہین اور وہ ہر کام مین آسکتی ہے اور اس رسن کو وہ لوگ زیادہ مضبوط اور پایدار بہ نسبت مونج کی رسی کے تصور کرتے ہین اور مونج اراضی بیداوت مین کاشت ہوتی ہے *

اونکے آلات کشاورزی بہت سادہ اور موافق اونکی اراضی کے ہین ہل اونکا ایک جوتے شتر کا یا نر گاو کا ہوتا ہے دوہرا یعنے جوڑی کی کبھی ضرورت ہوتی ہے مگر ہان مالی یعنے باغبان البتہ جوڑی کے ہل کو کام مین لاتے ہین جب زمین کہین سخت ہوتی ہے اور ہل ضرور جتا جاتا ہے اور دانہ یکہ یکہ ڈالتے ہین اور ایک دوسرے سے کچھ فاصلہ پر پھر ہر ایک مین بارہ بارہ اور بیس بیس کلہ نکلتے ہین اور ایک جھاڑو سے جو جھاری کی بناتے ہین کام سراون کا لیتے ہین غلہ نرگاو ان سے اور موٹھہ جو زیادہ تر باجرے سے بھی پیدا ہوتی ہے شتران سے روندتے ہین *

آب — یہ شے ضروری نہایت فاصلہ پر سطح زمین سے اس جنگل ہند مین واقع ہے اور اس امر مین اور کئی اور امور مین یہ جنگل مختلف جنگل کلان افریقہ سے ہے گو ایک ہی درجہ پر عرض زمین کے یہ دونون واقع ہین پانی بیس فیٹ پر جسکا حال کپتان لاون صاحب بیچ حال مقام مودروک کے تحریر کرتے ہین یہان سماعت مین نہین آتا ہے اور جس سردی کا ذکر وہ مقام زوئلا کا کرتے ہین وہ سردی یہان جنگل صحراے ہند مین ہر ایک پیداوار کو سوخت کردے کپتان لاڈن صاحب بیان کرتے ہین کہ تہرما میٹر چھبیس درجہ عرض زمین پر درمیان دو درجہ زیرو ربلوم کے اور میجر وہم صاحب اور کلاپرٹن صاحب

کبھی اوسکو کم از چالیس درجہ فرنہیٹ نہین دیکھتے اور ذکر برف کا کرتے ہین ہمنے یہ کبھی نہین دیکھا مگر ایک مرتبہ جب تھرما میٹر اٹھائیس درجہ پر تھا اوراسوقت ہماری مشک آبکے دہانے صرف جم نہین گئے تھے بلکہ ہمنے سنا کہ ایک تالاب خرد جو ہوا سے محفوظ تھا اوسکے روبرو بھی پانی جم گیا تھا جب تیس درجہ پر تھا تو باشندگان مارو کنارہ صحرا پر نہایت سردی سے کہتے تھے اور درخت آکھہ اور دیگر درخت سوخت ہو گئے تھے اور پچیس درجہ شمالی لیٹے ٹیوڈ مین جب تھرما میٹر اٹھائیس درجہ پر تھا تو نقصان اور افسوس تمام علاقہ مین پھیل گیا تھا اونکا قول یہ تھا کہ فصل نخود وغیرہ کلیتہ سوخت ہو گئی تھی گویا برق اونکے خرمن پر پڑی تھی اور تابش آفتاب اوسکو پچاس درجہ یعنی اسی درجہ تک بلند کرتی تھی جو یہ درجہ تبدیل ہوتا رہتا ہے لہذا کپتان لاون صاحب نے اسکو تحریر نہین کیا ہے ٭

مقام دیس نوکہ متصل دار الریاستہ کے چاہات دوسو کیوبٹ یعنے تین سو فیٹ عمیق ہین اور یہ شاذ و نادر ہے کہ پانی لائق پینے انسان کے کم از کم ساٹھ فیٹ کے فاصلہ پر سطح زمین سے مقامات تھل مین نکلے گو چند مقامات مثل موہل وغیرہ اس سے مستثنے ہین مگر کھارا پانی اس سے نصف فاصلہ پر یعنے تیس فیٹ کے عمق مین لائق مویشی کے نکلتا ہے جملہ چاہات مین تنگ شاخہا ے درخت پھوک کی ڈالی جاتی ہین اور پانی بذریعہ سن کے کھینچا جاتا ہے[1] ٭

سر یا نمکسار — یہان چند چشمہ نمک کے بھی ہین جنکو کل علاقہ صحراے ہند مین سر کہتے ہین گو کوئی اون مین کا ایسا فائدہ بخش نہین جیسے مارواڑ کے ہین منجملہ انکے کلان تر چشمہ شہر سر مین واقع ہے اس شہر کا نام اس چشمہ کی وجہ سے سر مشہور ہو گیا ہے یہ چشمہ قریب چھہ میل مدور ہے اور ایک اور چشمہ بمقام چاپ یہ ہے وہ قریب دو میل طویل ہے اور گو ہر ایک ان مین کا قریب چار فیٹ عمیق ہے یعنے قریب چار فیٹ پانی اون مین رہتا ہے مگر یہ موسم گرما مین بالکل خشک ہو جاتے ہین اور ایک چادر گندہ نمک کی تہ پر رہجاتی ہے ان دونون چشمون کا نمک ایسا نہین ہوتا جیسا چشمہ ہاے واقع جنوب کا ہوتا ہے ٭

[1] شہر ہاے کلان مین قوم مالی پانی فروخت کرتے ہین اونکا ذمہ یا ٹھیکہ اوسکا ہے اکثر گھرون مین تالاب ہاے کلان بنے ہوے ہین اوسکو وہ ٹانکا کہتے ہین یہ تالاب پختہ چونے کے بنتے ہین اور ایک دروازہ اونکے دہانے پر لگا رہتا ہے کبھی کبھی اوسکو کھول دیتے ہین تا کہ ہواے خارجی خارج ہو جاے ورنہ اوسکو مقفل رکھتے ہین بعض ٹانکے کلان ایک ایک گروہ کے مشترک ہوتے ہین اور ہمنے سنا ہے کہ انکا پانی آٹھہ مہینے اور بارہ مہینے تک خراب نہین ہوتا اور شیرین رہتا ہے ٭

سطح ملک - اس علاقہ کی صورت تبدیل کرنے کے واسطے یہان اسباب بہت کم ہین اور اسی وجہ سے تعریف اسکی ظاہری یا باطنی خوبصورتی یا نیک سیرتی کے کرنے کا موقع بہت کم ہے مگر تعجب اس امر کا ہے کہ ہمکو اکثر ایسے آدمی یہان کے ملے ہین جنکا حب وطن زیادہ مضبوط بہ نسبت خواہش دیکھنے مختلف عجائبات کے تہا جو اپنے وطن کے کمالات کا تذکرہ کرتے ہین اور ایک پیالہ راٹری کا یا پوری باجرے کی اونکو گوارا تر لذائذ دیگر مما لک لیا قدار سے ہے ایسے آدمیون کو ٹیلہ ریگ کے کوہ ہمالیہ سے مفید تر ہین اور یہانکی جہاڑیان وہان کے درخت ہائے سر سبز اور کلان سے بہتر معلوم ہوتی ہین بلکہ سبزی خود ایسی چشم کو جو خوگر دیکھنے ریگستان کی ہے ناپسند ہوگی اور جس سرزمین مین طوفان باد یا بگولے یا طخ نہ آتی ہون اگر مثل طوفان کے تجارت نہ کرتے ہون اور اونکا سایہ زمین پر نہ پڑتا ہو ایسے ملک کو ایک متعصب چشم ناکارہ تصور کرتی ہے اکثر ریگ کے ٹیلے مثل چہوٹے پہاڑون کے جمع ہوجاتے ہین اور وہ لوگ جو اوپر کنارہ یا حدود ناگور کے سکونت رکھتے ہین اگر اونکو خواہش دیکھنے زیادہ تر بلندی کی بہ نسبت اونکے کوہ ہائے ریگ کے ہو تو وہ دور سے کوہستان ارا ولی کے نیچے کے پہاڑون کو دیکھ لین +

پیداوار کانی - پیداوار کانی اس ملک مین کم ہے اونکے یہان کا نہائے سنگ اکثر مقامات پر خصوصاً بمقام ہسیر اسکے جو بفاصلہ تیرہ کوس بجانب شمال و مشرق دار الریاستہ سے واقع ہے موجود ہین مگر اسکی آمدنی بہت کم قریب دو ہزار روپیہ سالانہ کے ہے کانہائے مس یعنے تانبا بھی بمقامات بیرم سر اور بیدا سر کے ہین مگر کان اول الذکر یعنے بیرم سر مین تو زر مزدوری بھی حاصل نہین ہوتا اور کان ثانی الذکر یعنی بیدا سر مین تیس سال سے کام جاری ہے لہذا اب وہ قریب الاختتام ہے +

ایک قسم کی مٹی چکنی ایک غار مین سے متصل مقام کولاتہ کے بکثرت نکلتی ہے اور وہ بطور اشیاے تجارت کے اور ملکون مین جاتی ہے سوائے اسکے پندرہ سو روپیہ سالانہ اسکا خزانہ مین جمع ہوتا ہے یہ مٹی واسطے صاف کرنے جسم اور بال کے کام مین آتی ہے اور عورات کبھی اپنی رنگت کے بہتر کرنے کے واسطے اوسکو کھاتی ہین +

پیداوار حیوانات - مادہ گاوان صحرائی نہایت قیمتی ہوتی ہین اور نیز شتران خصوصاً وہ شتر جو واسطے تیز روی اور سواری کے آراستہ کیے جاتے ہین اور اونکی قیمت بھی بہت زیادہ ہوتی ہے ایک شتر سواری کی قیمت ایک ہزار روپیہ تک ہوتی ہے اور ایک سو روپیہ تو اوسط قیمت ہے اور وہ ہندوستان و نیز

سب جگہ سے بہتر ہوتے ہین یہ شتر نہایت خوبصورت ہوتے ہین اور اونکے سر مین خون اور مناسبت اجزا سے سر بہت ہوتی ہے بھیڑ بھی یہان بہت پرورش کرتے ہین اور اونکے واسطے کاہ اور برگ خوش کی بھی کچھہ کمی نہین ہے پھوک اور جواسا اور دیگر درختان خاردار جو یہان کے پیداوار مین سے ہین دیگر مقامات کے شتر اونکے بھی صرف مین آتے ہین نیل گاے اور ہرن ہر قسم کے یہان بکثرت ہین اور لومڑی صحرائی یہان کی بہت خوبصورت اور چھوٹی ہوتی ہے شغال اور بجو کی بھی یہان کمی نہین ہے اور بیکانیر مین شیر ببر بھی ہوتا ہے +

تجارت اور دستکاری — ایک ملک مین مقام راج گڈہ کلان مقام منڈوی ہے اور اس مقام مین تجاران ہر شہر و دیار آکر فروکش ہوتے ہین پیداوار پنجاب اور کشمیر کی بھی سابق براہ ہانسی حصار یہان آتی تھی اور پیداوار مقامات شرقی براہ دہلی و ریواڑی و دادری وغیرہ جس مین اسباب پارچہ ریشمی و باریک پارچہ سوتی و نیل و شکر و آہن و تماکو وغیرہ ہوتا ہے اور براہ ہروتی و مالوہ افیون آتی ہے اور سب ریاست ہاے راجپوت مین یہان سے جاتی ہے اور مقام سندہ سے براہ جیسلمیر اور کارونان ملتان اور شکارپور کے چھوہارہ اور گندم اور برنج اور لونگی ریشمی اور میوجات وغیرہ آتے ہین اور پانی سے ممالک کنارہ دریاے شور کی چیزین مثل مصالحہ ٹین اور ناریل و عاج وغیرہ آتی ہین منجملہ ان سب اشیا کے بہت سا اس ملک مین فروخت ہوتا ہے اور دیگر مقامات مین بھی یہان سے جاتا ہے جن کا محصول بکثرت حاصل ہوتا ہے +

پشم — یعنے اون بھیڑ صحرائی کی اصل شئے دستکاری اور تجارت کی اس ملک مین ہے اوسکی ہر قسم کی پوشاک مردانہ اور زنانہ بنتی ہے اور سب امیر و غریب اوسکو کام مین لاتے ہین یہ اون سب قسم کی ہوتی ہے یعنے موٹی اور باریک اور لوئی یہان کی تین روپیہ سے تیس روپیہ تک کی بنتی ہے تیس روپیہ کی لوئی بہت باریک ہوتی ہے اس مین پشم اور اون آمیز ہوتی ہے اوسپر رونگٹے نہین ہوتے اور اوسکے کنارے بھورے یا سرخ رنگ کے ہوتے ہین اسی قسم کے دوپٹے عورات کے ہوتے ہین عمامہ یعنے پگڑی بھی اسکی بنا کرتی ہین اور اگرچہ چالیس فیٹ سے اکسٹھ فیٹ طول مین ہوتی ہے مگر ایسی باریک ہوتی ہے کہ وہ سر پر بڑی نہین معلوم ہوتی +

بھیڑ اور بکری اور گاے کے شیر سے روغن زرد پیدا کرتے ہین اور تجارت اسکی بہت ہوتی ہے +

دستکاری آہن — بیکانیر والے لوہے کا کام خوب بناتے ہین اور دارالریاستہ اور دیگر شہرہاے کلان مین تلوار اور بندوق اور خنجر اور برچھی وغیرہ تیار ہوتے ہین قبضہ ہاے شمشیر کے جسمین کام فولاد کا ہوتا ہی اور روغن دیا جاتا ہے بہت قدر ہے اور ہر ملک ہندمین جاتے ہین بیکانیر مین کار عاج کے کاریگر بھی اچھے ہین اگرچہ ایسی چیزین تیار ہوتی ہین جو عورات کے کام آوین مثل چوڑی وغیرہ کے ✤ موٹا کپڑا سوتی بھی یہان واسطے صرف اس ملک کے بہت کثرت سے بنتا ہے ✤

میلہ — میلہ حیوانات کے ماہ کاتک اور بیساکھ مین بمقامات کولایتہ اور گجنیر کے ہوتے ہین اور گرد نواح کے سوداگر وہان اکثر آتے ہین ان میلون مین مویشی بہت آتی ہین خصوصاً مویشی صحرائی مثل شتر و گاو اور اسپان ملتانی ولاکھی جنگل بھی جنکی نسل اب قریب معدوم ہوگئی ہے آتے ہین اس میلہ کی بھی اب شہرت بالکل معدوم ہوگئی ہے بلکہ سب قسم کی تجارت اب موقوف ہوگئی ✤

محاصل سرکاری — ذاتی آمدنی راجہ کی کئی طرح سے آتی ہے اراضی خالصہ کے محصول در آمد اشیا سی اور محاصل کاشتکاری سے اور اوس رقم سے جو ہندوستان مین خزانہ پورا کرتی ہے یعنے ڈنڈگران سب قسم کی آمدنی ہوئے پر بھی ملکی آمدنی اس صحرائی راجہ کی کبھی پانچ لاکھ روپیہ سالانہ سے زیادہ نہین ہوتی اراضی جاگیرداری اس ریاست مین بہ نسبت دیگر ریاست ہاے راجپوتانہ کے ازروے بندوبست اصلی قدیمی کے کثرت سے ہے اور بیداوت اور کندلوت کی قومین جنکی آمدنی مشترکہ بیکا سے زیادہ ہے راجہ کو اپنے اپنے علاقہ مین اراضی خالصہ قائم کرنے نہین دیتے اور اوسکی بزرگی کی منظوری مین کچھ جزوی روپیہ دیتے ہین جن اضلاع مین اراضی خالصہ واقع ہے حسب تفصیل ذیل ہین ✤

راج گڑھ رنی نوہر نعریب رتن گڈہ رانیا اور چورو مین بھی اب ہوگئی ہے رقوم آمدنی یہ ہین اول آمدنی اراضی خالصہ دوم دھوان سوم انگہ چہارم محاصل شہر وراہداری پنجم پیستی یعنے محصول ہل یعنے قلبہ ششم ملبہ ✤

اول - آمدنی اراضی خالصہ سابق اس فرع محاصل سے دو لاکھ روپیہ آتا تھا مگر بباعث توہمات مذہبی و فضول خرچی روز افزون کے راجہ نے قریب دو ثلث مواضع بری کردیے ہین جنکا محصول سابق آتا تھا سابق سب ایسے دیہات دو سو تھے مگر اب اسی سے زیادہ نہین رہے اور انکی آمدنی ایک لاکھ روپیہ سے زیادہ نہین ہے صورت سنگہ کے مزاج مین تلون طبعی زائد ہے اور اوس کا انعام ایکسا ہے

بغیر لحاظ خدمت اور خدمت کنندہ کے خواہ وہ قوم کا برہمن ہو خواہ ساربان ہو صرف اراضی خالصہ کی آمدنی کو وہ اپنی زندگی کا باعث تصور کرتا ہے اور اس کمی کے پورا کرنے کو وہ اپنی رعایا سے روپیہ بلا حیلہ طلب کر لیتا ہے +

دوم - دہوان یہ محصول آلاو یعنے مقام آتش سوزی کا ہے گو لفظی معنی اسکے دہوان یعنے دود و دخان ہے سب لوگون کو کھانا پر ضرور ہے اور کھانا پکانا لازم اور جو یہان آتشدان یا دریچہ ہاے شیشہ دار نہین ہین لہذا صورت سنگہ کے کارپردازان مال نے دہوئین کو ایک شے قرار دیکر اوسپر محصول راہداری قبل اوسکے مکان سے باہر نکلنے کے لگایا تعداد اوسکی صرف ایک روپیہ فی گھر یا خاندان ہے اور یہ روپیہ بہت ہوتا اگر رئیسان ذی قوت اس سے انحراف ورزی نکرتے تاہم اوس سے ایک لاکہہ روپیہ حاصل ہوتا ہے شہر مہاجن جو رتن سنگہ ولد راجہ نونکرن کو اوس صورت مین دیا گیا تھا جب اوسنے اپنا استحقاق فرزند اکبری وگدی نشینی کا ترک کیا تھا مستثنے اس محصول سے ہے اس محصول مین مثل دیگر محال کے کمی بیشی نہین ہوتی ہے اگر نصف شہر خالی ہوجاے تاہم باقیماندہ پر یہ کل محصول بہانٹ کر دیا جاتا ہے یہ محصول دہوان صرف دو ریاست ہاے مغربی مین مشہور ہے یعنے بیکانیر اور جیسلمیر مین +

سوم انگہ - یہ محصول فی نفری کا نہین ہے بلکہ فی جسم کا ہے کیونکہ معنی انگ کے جسم ہین اور راجہ انوپ سنگہ نے یہ محصول قائم کیا تھا اس محصول کو محصول جایداد گننا واجب ہے کیونکہ اس مین چارپایہ اور دوپایہ ہر فرقہ اور عمر کے شامل ہین اور تعداد اسکی موافق عمر اور فرقہ انسان کے اور فائدہ منڈی چارپایہ کی قائم ہوئی ہے ہر ایک مرد بے زن ایک انگہ کا مستوجب ادا کرنے کا تصور کیا جاتا ہے یعنے چار آنہ اور گاؤ اور نرگاو اور گاومیش افضل پیدایش کی یعنے انسان کے برابر تصور کیے گئے تھے دس بکری یا بہیڑ برابر ایک انگہ کے اور ایک شتر برابر چار انگہ کے یعنے ایک روپیہ محصول کے متصور ہوتا تھا اور راجہ گج سنگہ نے اسکو دو چند کر دیا ہے یہ محصول جو نہایت تحقیقات کے ساتہ ملک مین ہوتا ہے اسکی نگرانی بھی بہت ہوتی اور گو جب سے یہ قائم ہوا ہے اوسوقت سے اکثر تبدیلی اس مین واقع ہوئی مگر تاہم اس سے اب بھی دو لاکہہ روپیہ سالانہ آتا ہے +

چہارم سائر - یہ فرع بہت تبدیل ہوتی ہے یعنے اس مین کمی بیشی اکثر ہوتی ہے اور عہد صورت سنگہ سے بس مین بہت کمی واقع ہوئی ہے جو محصول سابق صرف دارالریاستہ سے آتا ہے اوس سے بھی کم اب

کل ملک سے آتا ہے ایک مرتبہ اوسکا تخمینہ دولاکھ کا ہوا تھا مگر اب ایک لاکھ سے کم ہے اور اس رقم کا نصف راجگڑہ سے جو اصل منڈوی کلان بیکانیر کی ہے آتا ہے صرف قوم راٹھہ کا جنھون نے راستہ پنجاب کا مسدود کردیا ہے اور بے ایمانی اس ریاست کی مانع تجاران کے آنے کی ہوئی ہے اور کاروان جو ملتان اور بھاول پورا اور شکارپور سے آتے تھے وہ بیکانیر ہوکر بجانب ممالک مشرقی جاتے تھے اونھون نے بھی یہ راستہ قریب ترک کردیا ہے اب صرف محصول غلہ پر معین ہے اور یہ چار روپیہ فی سو من غلہ کے ہے خواہ وہ یہان فروخت ہو یا دوسری جگہ یہان سے جائے اور یہ بموجب اوسط فروخت اس ملک کے قریب دو روپیہ فیصدی کے ہوجاتا ہے ✤

پنجم پیستی — یہ محصول پانچ روپیہ فی ہل پر ہے جو کاشتکاری مین کام مین آتا ہے یہ محصول راجہ راے سنگہ کے بالعوض محصول غلہ کے جو قدیم سے چہارم اصل پیداوار کا تھا قائم کیا تھا قوم جت اس سے بہت خوش تھی کہ بجاے محصول غلہ کے یہ مقرر ہوا اور اونکو فرصت اہلکاران رشوت خوار سے ملی سابق اس سے دو لاکھ روپیہ آتا تھا مگر کاشتکاری کے کم ہونے سے یہ بھی مثل دیگر محاصل کے قریب نصف کے ہوگیا ہے تاہم سوا لاکھ روپیہ اس سے آتا ہے ✤

ششم ملبہ — یہ نام اوس اصل محصول کا ہے جو قوم جت نے خود اپنے اوپر اوسوقت قائم کیا تھا جب اونھون نے تابعداری بیکا کی اور اوسکی اولاد کی واسطے دوام کے قبول کی تھی یہ محصول اراضی[1] ہے دو روپیہ اوپر فیصدی بیگہ مزروعہ بیکانیر اب اس سے کم پیدا نہین ہوتا پچاس ہزار بھی نہین آتے اور یہ مشہور ہے کہ اب ایک تجویز ہوتی ہے جسکے سبب یہ موقوف کردیا جائے گا یا موقوف ہوگیا ہے اگر یہ ایسا ہی ہے توصورت سنگہ نے اپنی اس ایک وجہ آمدنی جائز کو ترک کیا اور یہی ایک جائز آمدنی اوسکی تھی ✤

تیورج

اول خالصہ[2] . . . . لاکھ روپیہ

[1] لفظ مال ایسی زمین سے مراد ہے جس مین آب پاشی صرف قدرتی ہو یعنی بارانی ✤

[2] ضلع نوہر	سوـــم	آمدنی	ایک لاکھ
رنی	سوـــم	.	عـــ ۔۔
رنیا	سوـــم	.	عـــ ۔۔ ✤

دوم دہوان	ایک لاکھ
سوم انگہ	لکھان
چہارم سایر سلہ	[illegible]
پنجم پیتی	[illegible] لک
ششم ملبہ	[illegible]
میزان	[illegible] لک

سواے اسکے کہ کل روپیہ راجہ کو اس سالیانہ محاصل سے حاصل ہوتا ہے دو رقوم اور ہین جو بعض وقت خزانہ صورت سنگہ کو پر کرتی ہین +

دہتوئی - یہ محصول سہ سالہ پانچ روپیہ فی ہل کا ہے اسکو راجہ زور آور سنگہ نے قائم کیا تھا کل ملک مین یہ محصول جاری ہے باستثناے پچاس مواضع ستیاگاتی اور ستر مواضع بنی وال کے جنکو شرطیہ یہ محصول معاف ہوا ہے تاکہ وہ محافظت سرحد کی کرین اب اسکو اکثر رئیسان جاگیردار نہین دیتے اور کبھی لاکھ روپیہ تک اس سے آتا ہے +

ماوراے ان رقوم مصرحہ کے اور بھی کئی طریق زبردستی کے ہین جنسے طمع اور ضرورت راجہ حال کی رفع + جلولی ایکسام [illegible]

کل آمدنی اراضی خالصہ	[illegible] لک

بعدازین راج گدہ اور چورو اور دیگر مقامات شامل ہو گئے ہین +

سلہ آمدنی زمانہ سابق یعنے

شہر نونگرن	[illegible]
راج گدہ	[illegible]
شیخ سر	[illegible]
دارالریاستہ بیکانیر	[illegible]
از چورو و دیگر شہر ہا	[illegible]
	[illegible] لک

ہوتی ہے اور ایک گروہ ملازم نما تگران کے ہین جو کاشتکاران اور تجاران سے اپنی بسر کرتے ہین اِس قسم کی تحصیل سے مشہور ہے کہ سورت سنگہ نے آمدنی مقررہ کو دوچند کر دیا ہے *

ڈانڈ اور خوشحالی - گو ان دونون کے معنی مختلف ہین کیونکہ ایک شے یعنی ڈانڈ سے مراد زبردستی لینا اور دوسری یعنی خوشحالی کے معنی بخوشی اور با ستر ضا لینا ہے مگر اس ملک مین دونونکی تعبیر ایک ہی ہے اور اس ملک کی رعایا بدل دعا کو رہتے ہین کہ اونکے راجہ کے گھر مین بجاے خوشی کے غم رہا کرے اور اونکی سپاہ کی بجاے فتح کے شکست ہوا کرے تو بہتر ہے *

لفظ ڈانڈ ہم عصر انتظام ہند کے ہے یعنی جبسے انتظام ہندوستانی ہوا ہے اوسوقت سے یہ بھی جاری ہے مسمے چند کبیشر اوسکو اسطرح بیان کرتا ہے اور مورخ سوانحہ عمری سدہ راج انہل دار اجسنے سات داد کو یعنی امور داد فریاد کو موقوف کیا تھا اوسکا حرف اولین (د) ہے لہذا ڈانڈ کو بھی منجملہ اونکے شمار کرتا ہے اور اوسکو دہونی اور دہاکن کے سر پر رکھکر اون ساتون داد سے فوقیت دیتا ہے جو اوسکے بزرگون کی رسم تظلم آمیز نے رعایا پر عاید کی تہین افسوس کہ اب سدہ راج واسطے انتظام راجپوتانہ کے موجود نہین ہے اگرچہ وہ داد ہوتے جنکے ذریعہ سے صورت سنگہ اپنی آمدنی کی ترقی کرتا تو وہ اون سبکو قائم رکھتا تاکہ اوسکے مفلس جت پر اور بھی زیادتی ہو اور یہ جت اگر اونکے اختیار مین ہوتا تو حرف (س) کو اپنے یہان سے خارج کر دیتے لیکن زر خطیر تو رئیسان اور تجاران اور مہاجنان سے لیا جاتا تھا گو در پردہ غریب کاشتکار بھی اپنا حصہ دیتے تھے اس ڈانڈ کی تحصیل کرنیکے واسطے جو وہ تحصیلدار یعنے ہر چیرایا ضلع مین ایک تحصیلدار مقرر ہے اور اونکو فہرست ہر ایک شخص کی مع تعداد روپیہ دیجاتی ہے اور یہ اخذ زر اسقدر سخت اور زیادہ تعداد کا ہے کہ رئیس گندیلے نے تحصیلدار اپنے ضلع کو دس ہزار روپیہ دینا منظور کیا تھا اگر وہ پھر اوس سے اور مطالبہ دو سال تک نہ کرے بلکہ ایک ہی سال اوسکو دیگر مطالبہ اس قسم کی بری رکھے مگر اوسنے منظور نہین کیا اسپر رئیس مذکور نے تحصیلدار کو اپنے ضلعہ سے نکال دیا اور اپنے قلعہ کے دروازے بند کرکے دلیرانہ اپنے مالک کی عدول حکمی اختیار کی *

اس راجہ کا ایک موقع تحصیل کرنے زر خوشحالی کا قابل بیان کے ہے یعنی جب وہ بہٹنیر کو فتح کرکے جسکے باعث یہ مشہور مقام اور قلعہ اوسکی ریاست مین شامل ہو گیا تھا اور جس جنگ مین سب اوسکی جاگیرداری فوج بیکانیر شریک تھی آیا تو اس فتح سے خوش ہوکر اوسنے حکم جاری کیا کہ اوسکی ریاست مین دس روپیہ فی گھر واسطے اداے خرچہ جنگ مذکور تحصیل کیا جاے اگر رعایاے ظلم رسیدہ صورت سنگہ اوسکی فتح کی خوشی اس طرح کرین تو اوسکی شکست مین کیا کرینگے اونکے نزدیک دونون نقصان رسانی

یکسان ہین جب ہر ایک امر اختیار کیا جاتا ہے اور ہر ایک فریب عمل مین آتا ہے جس سے وہ افلاس کو پہونچین بدعت اور ظلم اوج ترقی پر ہے اور خود اپنا علاج پیدا کرے گا ✤

فوج جاگیر داری ۔ تعداد فوج جو ریاست ہاے جاگیر داری دے سکتی ہین منحصر اوپر لیاقت ذاتی راجہ کے ہے اگر صورت سنگہ ہردل عزیز ہوتا اور ضرورت ملک مین جمع کرنا کہیر کا یعنے فوج جاگیر داری اولاد بیکا ہوتا تو وہ میدان جنگ مین دس ہزار راجپوت جمع کرسکتا تھا جنمین کے بارہ سو اچھے سوار ہوتے سوائے فوج اقوام غیر اور محلات کے مگر حال مین جو صورت ہے اور ہر ایک فریق گروہ راجپوت تنزل پر ہے تو اس سے نصف بھی جمع ہونے مین شبہہ معلوم ہوتا ہے ✤

فوج محلات کی یعنے جو محلات مین تعینات ہے ایک پلٹن پیادگان قوم غیر ہے اور پانچ سو نفر توپخانہ مع پانچ ضرب توپ اور تین دستہ سواران جو قریب دو سو پچاس سوار کے ہونگے شمار مین ہے اور یہ سب زیر حکم اشخاص قوم غیر کے ہین اونکو کچہ تعلق فوج قلعداری دار الریاستہ سے نہین ہے اور فوج قلعداریکا حاکم ایک راجپوت قوم پریہار سے ہے اسکو پچیس دیہات واسطے تقسیم تنخواہ اپنی فوج کے دیئے گئے ہین ✤

فہرست جاگیر داری بیکانیر

نام رئیس	قومیت	سکونت	مالگذاری	ملازم سپاہ		کیفیت
				پیادہ	سوار	
بیری سال	بیکو	مہاجن	سعـــ ۔۔	صمـــ ۃ	مانفر	ایک سو چالیس مواضع اس جاگیر مین متعلق تہو وارث راجہ نونکرن کو دیئے گئے اس سبب سے اوسنے اپنی گدی کا استحقاق ترک کیا ✤
ابھے سنگہ	بینی روت	بوکرکو	صعـــ ۃ	صمـــ ۃ	ماانفر	رئیس اعظم رئیسان بیکانیر کا ہے ✤
انوپ سنگہ	بیکو	جسانو	صمـــ ۃ	امانفر	سعـــ نفر	
بہیم سنگہ	ایضاً	بائے	صمـــ ۃ	امانفر	صعـــ نفر	
چین سنگہ	بینی روت	ساوہ	عـــ ۃ	اسـ نفر	سانفر	
ہمت سنگہ	راوت	راوتسر	عـــ ۔۔	اسـ نفر	سانفر	

نام رئیس	قومیت	سکونت	مالگذاری	ملازم سپاه		کیفیت
				پیاده	سوار	
شیو سنگه	بینی روت	چوررو	ےعت	اے نفری	ماـ نفر	
امید سنگه جیت سنگه	بیداوت	بیداسر ساوندوا	ھت	ے نفری	اے نفری	اس قوم کی ایک سو چالیس کوٹھی یعنی خاندان کے موجود ہیں
بہادر سنگه سورج مل گمان سنگه اتی سنگه	مارتوت	مین سر تیاندیسر کتسر کوٹ چوڑ	ـــــع	سعے نفری	حا نفری	
شیر سنگه	مارتوت	نیماجی	ـــــص	حا نفری	ماـصے نفری	
دیبی سنگه امید سنگه سورتان سنگه کرند بلان	مارتوت	سیدمو کہه کری پورا جیت پورا بیاه سر	ـــــب	صے نفری	اسما نفری	
سورتان سنگه	کچہوابا	نیناداس	ـــــع	ماص نفری	اسے نفری	یہ دو جاگیر قبضہ میں رئیسان غیر خاندان امبر کے ہیں اور قدیم پرمسرا (یعنی پوار)
پدم سنگه	پوار	جیت سی سر	ـــــص	ماـ نفری	ما نفری	
کشن سنگه	بیکو	رہیادیسر	ـــــص	ماـ نفری	صـ نفری	
راو سنگه	بہٹی	پوگل +	ـــــے	الـ حا نفری	سعـ نفری	جاگیر پوگل کی بہٹی جیسلمیر سے لی گئی تھی + پوگل تیا
سلطان سنگه	ایضاً	راجاسر	حا ــــ اے	ماـ نفری	صـ نفری	
لکہمن سنگه	ایضاً	رانیر	ـــــ اے	اسما نفری	ماصـ نفری	

نام رئیس	قومیت	سکونت	مالگذاری	ملازم سپاہ		کیفیت
				پیادہ	سوار	
کرنی سنگہ	بہٹی	تاسر	[illegible]	[illegible] نفری	[illegible] نفری	
بہوم سنگہ	ایضاً	چکرا	[illegible]	[illegible] نفری	[illegible] نفری	
چار رئیسان ذیل سرداران کہاری پٹیا کہلاتے ہین جو اول مقام مفتوحہ بیکانیر ریاست کا تہا						
بہوانی سنگہ	بہٹی	پنچ نوک	[illegible]	[illegible] نفری	[illegible] نفری	
ظالم سنگہ	ایضاً	گریالا	[illegible]	[illegible] نفری	[illegible] نفری	
سردار سنگہ	ایضاً	سورجرا	[illegible]	[illegible] نفری	[illegible] نفری	
کایت سنگہ	ایضاً	رندلیسر	[illegible]	[illegible] نفری	[illegible] نفری	
چند سنگہ	کریم سوت	نوکہو	[illegible]	[illegible]	[illegible] نفری	ستائیس دیہات ماتحت اس خاندان کے جو دہ پور سے ہین اور گیارہ برس سے یہان سکونت پذیر ہوے ہین*
ستے وان	ردپاوت	بدیلا	[illegible]	[illegible] نفری	[illegible] نفری	
بہوم سنگہ	بہٹی	جنگلو	[illegible]	[illegible] نفری	[illegible] نفری	
کایت سے	ایضاً	جامسیر	[illegible]	[illegible] نفری	[illegible] نفری	ستائیس مواضع
ایشری سنگہ	سندیلا	سارونڈا	[illegible]	[illegible] نفری	[illegible] نفری	
پدم سنگہ	بہٹی	کوڈسو	[illegible]	[illegible] نفری	[illegible] نفری	
کلیان سنگہ	ایضاً	نینیا	[illegible]	[illegible] نفری	[illegible] نفری	
	میزان کل		[illegible]	[illegible]	[illegible]	

اگر کبھی فوج جاگیرداری بیکانیر کی اسقدر تھی مگر اب فی الحقیقت نہایت دقت سے اگر یہان بھی مشتہر کیا جاے تو اوسکے چہارم بھی جمع نہین ہونگے +

فہرست انواع اقوام غیر

نام	پیادہ	سوار	توپ
سلطان خان	•	مالـ نفری	•
انوکہا سنگہ سکہہ	•	مامـ نفری	•
بودہ سنگہ دیوارا	•	مالـ نفری	•
بٹیلین ودرجن سنگہ	لما ـ نفری	للعہ نفری	للعہ ضرب
بٹیلین گنگا سنگہ	الـ نفری	عـ نفری	بے ضرب
کل فوج اقوام غیر	الـ لما نفری	سالو عـ نفری	عـ ضرب
محلات			لہ للعـ ضرب
	الـ لما نفری	سالو عـ نفری	لہ ـ ضرب

باب سوم

مقام بہٹنیر اسکی اصلیت اور وجہ تسمیہ نام تاریخی شہرت قوم جت بہٹنیر ـ آکر آباد ہونا بیرسی کا اوس کا جانشین بھیرون ـ اختیار کرنا مذہب اسلام کا ـ راو دلیچ ـ حسین خان حسین محمود امام محمود بہادر خان ضابطہ خان حاکم حال حالات ملک ـ تبدلات جو اوسکی حیثیت ظاہری مین وقوع مین آئے ـ ویرانہ مکانات قدیم ـ انسے دریافت حال سلف پیدا ہے ـ عجائبات کانی و نباتاتی ـ فہرست شہرہاے قدیم ـ علامات حروف قدیم خاص قسم کے جنکے سر اسطرح مثال اس نشان ناخن کے (ں) ہوتے تھے بیچ صحراے بہٹنیر کے +

بہٹنیر جو اب ایک جزو بیکانیر کا ہے قدیم مقام سکونت ایک علٰحدہ قوم جت کا تھا اور یہ لوگ ایسی قوت رکھتے تھے کہ بعض اوقات اونکی حرکت سے بادشاہ اونسے عوض لینے کو آمادہ ہوتا تھا اور بعض وقت جب بادشاہ کو کوئی دقت عائد ہوتی تھی تو وہ اوسکی مدد کرتے تھے ـ بیان یہ ہے کہ اوسکا نام کچہ تعلق بہٹی سے نہین رکھتا جو آکر وہان آباد ہوے تھے مگر اصلیت اسکی ایک بہاٹ ست سے جو

کسی راجہ کلان کا بہاٹ تھا اور یہ زمین اوسکو عطا ہوئی تھی اور اوسنے اپنے نام سے اسکو مشہور کیا اور اصلی نام اپنا اسواسطے نہین رکھا کہ اوسکی خواہش اپنے خاندان کے نام مشہور کرنے سے تھی تاریخ جیسلمیر مین درج ہے کہ نسبت اسکے نام کے ایک اور قصہ مشہور ہے جو بنیاد مقام کا توضیح اور بیرسا کو یاد دلاتا ہے مگر غالبا یہ دونون بیان نہین ہین او تاریخ بہٹی ثبوت اسکا کرتی ہے اور بغیر شبہہ کے منظور بھی ہو سکتا ہے کہ قوم بہٹی جو آکر آباد ہوئی اونکے نام سے یہ مشہور ہوگیا گو اصل بنیاد اوسکی اس نام سے نہو شمالی جزو اسکا بیچ قدیم فہرست مقامات مارو ستہالی مین بنام نیر مشہور ہے اور جب بعض خاندان بہٹی نے مذہب اسلامیہ اختیار کیا اونھون نے اس نام سے الف دور کرکے صرف فتح قائم رکھا تاکہ اونکے قدیم خاندان سے تمیز کیا جاسے یعنے بہائی سے بہٹی مشہور ہو مگر ہم شہادت اس امر کی ابھی بیچ حال اصلی خاندان کے بیان کرینگے کہ غالبا یادو بہائی اصل مین یوسے گروہ سے تھا جو وسط ایشیا سے آکر آباد ہوئے تھے اور جو راجہ جبت سالیور کا تھا جسکا حال جلد اول کتاب ہذا مین درج ہے مورث اعلے اون اقوام کا تھا +

یہ امر نہ تو اوس علاقہ سے معلوم ہوتا ہے جو متعلق بہٹنیر کے ہے اور نہ اوس سے جو بجانب شمال اوسکے تا بدریا سے کارا واقع ہے کہ سابق بہی یہ علاقہ ایسا غیر آباد تھا جیسا اب ہے اور ہم ایک فہرست اون مقامات کی درج کرینگے جو قدیم شہر یہان کے تھے اور جنکی علامات اب تک باقی ہین جنسے شاید کچھ ثبوت یا عدم ثبوت اسکا ہوگا +

مقام بہٹنیر کی بہت شہرت تواریخ مین بوجہ اوسکے موقع آبادی کے حاصل کی ہے وہ اثنا رراہ مین وسط ایشیا کے حملہ آوران ہندوستان کے تھا غالب راے یہ ہے کہ جن جبٹ نے مقابلہ پیش قدمی محمود غزنوی کا بیچ جنگ دریائی اوپر دریاے سندہ کے کیا تھا وہ اوس وقت سے مدت پیشتر سے آکر اس صحرا مین اور پنجاب مین آباد ہوے تھے اور جو ہم دریافت کرتے ہین کہ وہ ایک منجملہ چھتیس راج کلی قدیم کے ہین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اونکو قوت ملکی صدہا سال پیشتر آمد اوس فتح کرنے والے سے حاصل تھی سنہ ۱۲۰۵ع مین صرف بارہ سال بعد فتح شہاب الدین بیچ ہندوستان کے اوسکے جانشین قطب کو ضرورت فوج کشی کرنے کی بذات خود بمقابلہ قوم جبت شمالی صحرائی کے اس غرض سے ہوئی تھی کہ وہ سلطنت ہند سے مقام کلان ہانسی چھین لین اور جب بدنصیب اور خائف و بزدلہ شاہزادے

رضیه[۵] وارث شاہ فیروز کو تخت سے خارج کیا تو اوسنے پناہ اس قوم جت مین حاصل کی جنھون سنے مع اپنے ستھنک بھائیون کے جو بنام گہکر مشہور تھے اپنی سب فوج مجتمع کی اور اس شاہزادی کو اپنی سرداری مین قایم کر کے مثل طہورث قدیم روانہ واسطے مقابلہ اوسکے دشمن کے ہوئے گو اوسکی قسمت مین فتح اور عوض لینا اپنے معاملہ کا تھا مگر اوسنے مرگ بنام آوری یہ ارادہ مسترد کرنے اوس قاعدہ ہندوستان کے جسکی رو سے صرف ذکور تخت نشین ہو سکتے ہین حاصل کی بعد ازان ۱۳۹۷ء مین جب تیمور نے حملہ ہندوستان پر کیا تو اوسنے بھٹنیر پر بھی فوج کشی اسوجہ سے کی کہ اونہون سنے اوسکو بیچ جنگ ملتان کے نہایت دق اور تنگ کیا تھا اور یہ فوج کشی اوسنے بذات خود کی اور فوج قضا قان کو جو جت کہلاتے تھے قتل کیا القصہ قوم بھٹی اور جت اسقدر مخلوط ہین کہ اون مین تمیز کرنا ناممکن ہے اس حال کو اب اسی مقام پر چھوڑ کر کیونکہ اسکا حال تاریخ بھٹی مین تحریر ہوگا ہم تواریخ اوس گروہ کی اب شروع کرتے ہین جنکی حکومت مین مقام بھٹنیر بعد فتح راٹھور کے رہا +

عرصۂ قلیل کے بعد فتح تیمور کے ایک گروہ بھٹی مقامات ماروت اور بہولرا سے بسر کردگی بیر سے جو حاکم اوسکا تھا آئے اور حملہ کر کے بھٹنیر کو اوس مسلمان رئیس سے جو وہان کا تھا چھین لیا مگر یہ معلوم نہین کہ یہ حاکم منجانب تیمور تھا یا ملازم شاہ دہلی گو غالباً تیمور کا معلوم ہوتا ہے اوسکا نام چغت خان تھا اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اونھون نے قوم چغتائی سے جسکا تیمور رئیس تھا یہ نام اوسکا رکھا تھا خان مذکور نے بھٹنیر کو قوم جت سے فتح کیا تھا اور بہت ملک سر کیے تھے اور بھٹی کے گروہ نے اپنا فائدہ اوسکے حملہ کرنے اور فتح کرنے مین نکالا سولہ پشت اسوقت سے گذری ہین اس حساب سے بھی واقعۂ مذکور عہد حملۂ تیمور مین آتا ہے اس سے بھی ایک وجہ پائی جاتی ہے کہ خان مذکور یعنے حاکم بھٹنیر کوئی اوس کے سردارون مین سے تھا جسکو اوسنے اس غرض اس مقام پر جو بہت کار آمد بیچ آمد و شد ہند کے تھا چھوڑا تھا کہ اگر وہ پھر ارادہ ہند کا یا تحریرات ساتھ ہند کے کرے تو یہ وسیلہ اچھا ہوگا +

مسمے بیر سے نے ستائیس سال حکمرانی کی اوسکے بعد اوسکا فرزند بھیرون جانشین اوسکا ہوا اوسوقت مین پسران چغت خان سنے شاہ دہلی سے مدد حاصل کر کے بھٹنیر پر حملہ کیا اور دو مرتبہ نقصان عظیم اوٹھا کر پس پا ہوا مگر تیسری مرتبہ فتحیاب ہوا اس مرتبہ بھٹنیر کا محاصرہ ہوا اور سب بہت لاچار ہوگئے بھیرون سنے

[۵] جنھے مسٹر مارسڈین صاحب کو ایک لاثانی سکہ اس شاہزادی بدنصیب کا دیا ہے ٭

نشان صلح کا ہلایا اور کہا کہ جو شرط ہوگی بشرطیکہ وہ متعلق اونکے محل کے ہوگی اوسکو وہ منظور کریگا دو شرائط کہی گئین یا تو مذہب اسلامیہ قبول کرے اور یا بہ ثبوت اپنی وفاداری کے اپنی دختر شاہ دہلی کو دے بہیرون نے شرط اول منظور کی اور اوس روز سے واسطے مشہور کرنے ان نومسلمون کے نام کے اسکا نام بہاٹی سے بہٹی ہوگیا چہ رئیس بعد بہیرون کے تا بہ عہد

راے دیپ ملقب بہ حیات خان گذرے تھے کہ اس حیات خان سے راے سنگہ بیکانیر والے نے بہٹنیر چھین لیا اور بعد ازان سکونت آیندہ بہٹی مقام فتح آباد قرار پایا اسکے بعد

حسین خان نبیرہ حیات خان جانشین ہوا اور اوسنے بہٹنیر کو پہر راجہ سجاون سنگہ سے واپس لیا اور عہد حسین محمود اور امام محمود تک قبضہ مین رہا بعد ازان صورت سنگہ نے بہادر خان سے جو والد رئیس برا ے نام قوم بہٹی کا ہے چھین لیا[1] ✦

ضابطہ خان جو رنیا مین رہتا ہے اوسکے ماتحت قریب پچیس[52] دیہات ہین مقام رنیا کی بنیاد راے سنگہ بیکانیر والے نے ڈالی تھی اور نام اوسکا اپنی رانی کے نام پر رکھا تھا جسکو یہ علاقہ دیا گیا تھا یہ علاقہ اوسنے امام محمود سے لیا تھا بہٹی خان نے اب پیشہ دزدی کا اختیار کیا ہے اور اوسکی آمدنی جو سابق تین لاکہہ روپیہ کی تھی اب بزور بر چہ لیجاتی ہے یہ غارتگری اوسنے درجۂ غایت کو پہونچائی ہے اور غریب جٹ ہمیشہ اندیشناک در باب حفاظت اپنے مال کے رہتے ہین نزدیکی سرحد انگریزی نے اونکی تاخت بجانب شرق کو موقوف کر دیا ہے لہذا وہ اپنے قدیم مقامات پر رجوع ہوے ہین اور کل شمالی علاقہ کو اپنا شکار اونھون نے کر رکھا ہے اس وجہ سے یہ مقام اکثر لوگون سے چھوٹ گیا ہے جنکے پاس مویشی بکثرت رہتے تھے اور اونکی قیمت بھی زیادہ ہوتی تھی یہ بیان ہوتا ہے کہ شمالی سرحد بہٹنیر سے دریاے گارہ تک اکثر مقامات قابل الزراعت ہین اور وہان پانی بھی نزدیک سطح زمین کے ہے اور اکثر مقامات کلیتہ ریگ اور پتھر سے خالی ہین دریاے ہاکرا یا ساگرا جو خشک ہوگیا ہے اور جسکے خشک ہوے کو کئی صد سال

---

[1] سمت ۱۸۵۵ (سنہ ۱۸۰۰ع) مین جارج طامس صاحب نے جو نامی گرامی صاحب تھے بالعوض تین لاکہہ روپیہ کے بہٹی کا قبضہ چند روزہ بہٹنیر پر کرا دیا تھا مگر سال آیندہ پہر راٹہور نے اونسے چھین لیا ✦

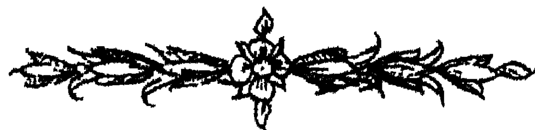
[52] یہ حال سنہ ۱۸۱۰ و ۱۸۱۱ع مین لکھا گیا ہے اور ہمین شاید اکثر غلط حال بہی ہونگے کیونکہ یہ مقام فاصلہ بعیدہ پر واقع ہے اور اسکے صحیح حال دریافت کرنے مین بہت دقت ہوئی ہے ✦

گذرے ہین ویرانی موجودہ اس علاقہ کی اوسکے خشک ہونے کا باعث گردانا گیا ہے بموجب اقوال قدیم
کے یہ دریا بجانب مغرب براہ مہولرا بہتا تھا اور مقام مہولرا مین اوسکے نشان اب تک موجود ہین اور
نیچے مقام اوچ کے دریاے سندہ مین جا ملتا تھا وہ شعر سندی جس مین اسکا گم ہوجانا بیچ ریگ مقام تیر کے
درج ہے سابق لکھا گیا ہے یہ واقعہ بیچ عہد راوہمیر راجہ دھات کے ہوا تھا اگر کوئی سیاح یورپ زا اس
جنگل ہند مین سفر کرے اور کسی اولاد قدیم راجگان سودا کی تلاش مقام جو رہین جو متصل امرکوٹ کے ہے
کرے تو اوسکو اونکے کبیشرون سے اگر اون کے پاس یہ حال تحریری موجود ہوگا دریافت ہوگا کہ
کس وقت مین یہ راجہ تھا اور کب یہ امر عظیم جو اونکے ملکی اور ریاست کی تواریخ مین سے ہے واقع ہوا تھا
نشانات شہرہاے کلان کے جو اب ریگ مین غرق ہوگئے ہین اس احوال کی صداقت کرتے ہین
اور اکثر اون مین کے بہت قدیم معلوم ہوتے ہین مثل رنگ محل واقع مغرب بھٹنیر جسکا ذکر سابق ہوچکا ہے
جسکے تہخانہ اب بھی قائم اور محفوظ ہین ایک معمر باشندہ دہاندوسر نے جو بجانب جنوب بھٹنیر پچیس میل کے
فاصلہ پر واقع ہے میرے استفسار پر دربارہ اس مقام کے جواب دیا کہ یہ تعلق ایک پوار راجہ سے
رکھتا تھا جسکے زیر حکومت ایک مرتبہ یہ سب علاقہ تھا جب سکندر رومی نے اونپر حملہ کیا تھا +
ایک سفیر ہانسی حصار سے جو ہماری مغربی سرحد ہے اس علاقجات مین اس اقوال کی صداقت
کی تصدیق کریگا جہان تک یہ نشانات قدیم متعلق ہین اگرچہ جو اب نشانات محلات پر مرا اور جو ہیا
اور جیت زمانہ قدیم کے اب معلوم ہوتے ہین بمقابلہ غریب ساکنین کلبہ ہاے صحرائی کے صرف اسقدر
ثابت کرین کہ یہ بنیاد بعض مقامات محصورہ لیکن ایسے ہی اقوال دربارہ مغربی جنگل بعیدہ کے بھی
مشہور ہین اور کہتے ہین کہ ویسے ہی نشان وہان بھی موجود ہین اور احوال وہانکی دارالریاستون کا
کل بتلاتے ہین جو اب بالکل نامعلوم ہین بلحاظ اسکے کہ ایسے سفر مین تحفظ ہر طرح کا راستے مین ہے
اور سہولیت سفر بھی ہے ہم کوئی اور زیادہ دلچسپ کام بہ نسبت تحقیقات مقامات قدیم بیچ شمالی
جنگل راجپوتانہ کے تصور نہین کرتے جہان اکثر اقوال مشہور ہین اور جہان طریق حال باوجود کثرت
اقوام کے حالات بکثرت واسطے یادداشت اور تواریخ کے موجود کرتے ہین وہانکی پیداوار ملکی یا کسبی اگرچہ
پیداوار نباتات اور حیوانات بہت کم ہین ہمارے نزدیک دراصل مختلف پیداوار مقامات گنگا کے
کنارہ سے ہے اور زیادہ تر مشابہت ساتہ پیداوار اصلی اور نقلی صحراے عظیم ملک افریقہ کے رکھتے ہین

اقوام ہٹی جو کہوسا ورابجر و صحراے وینگونیا و سوبا اور دیگر صحرائی اقوام کی نسبت خیالات بکثرت دل مین پیدا ہوتے ہین اور ایک حکیم جب حالات عادات انسان سے بباعث طوالت حالات مذکور تھک جاتا ہے تو وہ رجوع حیوانات ناطق اور عمدہ سے بجانب حیوانات مطلق مثل شیر ببر و خر صحرائی و غزال ہر قسم و بھیڑ وغیرہ کے کرتا ہے جو گہاس شاداب کھاتے ہین اور چہہ چہہ ہفتہ پانی کے نزدیک نہین جاتے سواے اسکے اکثر سبزی اور چھوٹے درخت اور جھاڑی اور چشمہ ہاے نمک سار وغیرہ واسطے تحریکات اور مشابہت کے مادہ بکثرت بخشتے ہین وہ اون مین کچہ لذت نہین پاوے گا اور لیاقت کا نشان بھی کم ہوگا جیسے جھونپڑا یعنے مکان خس جو بنایا ہوا لکڑی اور شاخہاے درخت کا ہوا اور اندر اوسکے مٹی اور اوپر مٹی کے گھانس بچھی ہو تو یہ جھونپڑے مکانات باشندگان افریقہ سے کچہ بہتر ہونگے ✤

ہم اس حال ناتمام بیکانیر اور صحرائی کو ساتہ نام اون قدیم شہرون کے ختم کرتے ہین جو اعانت ایسے مسافر متلاشی کی کرینگے جو شمالی سرحد اس ملک پر سفر بہ نیت استفسار حالات قدیم کے کرے یعنے راٹھورا اور سجارا کا نگرا اور رنگ محل اور سودل یا سورت گڈہ اور بھوتال اور رانی نبگ اور کالی نبک اور کلیان سر اور پھولرا اور ماروت اور تلوارا اور گلوارا اور بنی اور مانک کہرا اور سورساگر اور بہاہٹی اور کوری والا اور کلدہرانی چند نام اس فہرست کے کلان ہون مگر دو یا ایک بھی انمین کا اگر کچہ خبر ایام گذشتہ کی دے تو یہ فہرست بیکار متصور نہوگی ✤

مقامات پھولرا اور ماروت اب بھی مشہور ہین پھولرا نہایت قدیم شہر ہے اور ایک نوکوٹ مارو کا مین شمار کیا جاتا ہے جو نوکوٹ اوائل عہد ریاست پرمرا مین جسکو پوار کہتے ہین تھے ہمکو اس مین شبہہ نہین ہے کہ وہ حروف جنکے سرے مثل ناخن کے ہوتے ہین اور جو جین کے وقت کے حروف مروج تھے یہان کہین دستیاب ہون کیونکہ ہمنے ایک مقام لودواسی واقع جنگل کے پایا تھا اور یہ مقام سو سو برس سے ویرانہ ہے مقام پھولرا جاے سکونت لاکہا پھولانی کی ہے یہ نام اون لوگون کو خوب معلوم ہے جو وقت قدیم احوال صحرائی سے ہین یہ شخص ہم عصر شدہ راے انہل وارا والہ کا اور رادیاوت دہارا والہ کا تھا فقط





جیسلمیر- وجہ تسمیہ نام جیسلمیر- راجپوتان جیسلمیر بنام بہٹی مشہور ہوے اور خاندان جادو سے ہین- اولاد بہرت راجہ بہارت ورش یا اندوستہیا حدود معینہ ہندوستان جو حال مین ہے - ہنود قدیم جو از قسم اون لوگون سے کے تھے جو اکثر دریا مین رہتے تھے- قدیم مقام جادو واقع ہند- پراگ متھرا و دوارکا - اون کی جنگ ہاے باہمی- ہری راجہ متھرا و دوارکا حاکم جادو- جا بجا قیام کرنا اوسکی اولاد کا- اوسکے نبیرگان ناب وکھیرا- ناب کا دوارکا سے خارج ہونا اور راجہ مارو ستہلی کا ہونا جسکو ماروپا مروا ایران قرار دیتے ہین

—— جہاریجا وجدبہان پسران کہیرا- جہاریجا بانی خاندان سندہ ساما کا ہوا اور جدبہان راجہ بیرا واقع پنجاب کا ہوا- پرتہی باہو کا بجاے ناب کی گدی نشین ملک مارو کا ہونا - اوسکا فرزند باہو- اوسکی اولاد راجہ گج کا بنیاد گجنی یعنے غزنی کی ڈالنا- اوسپر حملہ کرنا بادشاہان سیریا اور خراسان کا اور اونکا مغلوب ہوکر واپس جانا- راجہ گج کا حملہ اوپر کشمیر کے- اوسکی شادی - حملہ کرنا بارثانی بادشاہ خراسان کا- بادشاہ سیریا کے نام کی نسبت گمان انٹی اوکس کا ہونا - پیشین گوئی نسبت ازدست جانے غزنی کے - گج کا قتل ہونا - غزنی کا لینا - راجہ سالباہن کا پنجاب مین پہونچنا - نبیاد شہر سالباہن کی سمت ۷۲ مین ڈالنا فتح کرنا پنجاب کا- شادی کرنا ساتہ دختر جیپال توار راجہ دہلی سے کے - دوبارہ فتح کرنا غزنی کا- بجاے اوسکے بلند کا گدی نشین ہونا - اوسکی اولاد کثیر- اونکی فتوحات خیالات نسبت قوم جادون

یوسف زئی کہ افغان نسل جادو سے ہین نہ یہودی — بلند کا سالباہن مین رہنا — اسکے نبیرہ چگنا یعنی
ختیا کو غزنی دینا جو مسلمان ہوکر بادشاہ خراسان کا ہوا — اور مغل ختیا اوسکی نسل سے ہین — وفات
بلند کی — اوسکے فرزند بہٹی کا اوسکی جگہ گدی نشین ہونا — اپنے موروثی نام جادو کو تبدیل کرکے بہٹی
مشہور کرنا — اوسکے بعد منگل راو کا گدی نشین ہونا — اوسکے بہائی مسور راو اور فرزندان کا عبور دریائے
گارا کے قبضہ اوپر جنگل لاکہی کے کرنا — پسران منگل راو کا مرتبہ راجپوت سے گرجانا — اونکی اولاد کا
ابہوریا اور جت کہلانا — قوم تاک — دار الریاستہ ٹیکسائل کا ظاہر ہونا — منگل راو کا صحرائے ہند
مین آنا — اوسکی قوم — اوسکا فرزند مجلم راو — اوسکا شادی ساتہ راجکماری امرکوٹ کے کرنا — اوسکا
فرزند کیہر کا اتفاق کرنا ساتہ دیوراجا اور روالہ کے — بنیاد تہانوتی کی ڈالنا — کیہر کا گدی نشین ہونا — تہانوتی
پر حملہ کرنا قوم براہا کا — تہانوتی کا فتح ہونا سمت ۷۸۷ مین صلح ساتہ براہا کے — خیالات +

جیسلمیر نام جدید اوس حصہ ملک کا ہے جو بموجب جغرافیہ قدیم کے شامل ماروستہالی یا صحرائے ہند کے
تہا اس ملک کی قدیم فہرست مین اسکو میر کہتے ہین وجہ یہ ہے کہ وہ درمیان کوہ کے وسط صحرائے
ریگ مین ایک قطعہ زمین سرسبز اور شاداب ہے اور بوجہ اوسکی ظاہر حیثیت کے اور بباعث اوسکے
ایسے موقع پر ہونے کے کہ جائے پناہ یا اخیر سرحد آزاد مذہب ہنود کی ہے وہ دلچسپ بھی ہے اور
گو وہ قابل لحاظ بوجہ اوسکی حیثیت زمین کے اور پیداوار کے ہے تاہم تواریخ اوس قوم کی جو اوسمین
آباد ہین زیادہ مطالب دلچسپ واسطے تخیلات کے پیدا کرتی ہے +

یہ قوم جو بہٹی ہے ایک فرع خاندان یادو یا جادو سے ہے جنکی قوت تین ہزار سال کا عرصہ ہوتا ہے
کہ درجہ اول کی حملۂ ہند مین تہی اور جو راجہ آپ اس گوشۂ بعید ہندوستان مین حکمرانی کرتا ہے
دعوی اپنی نسل کا اون راجگان جادو سے کرتا ہے جو زمانۂ سلف مین دریائے جمن سے حد دنیا[1] تک
زیر حکم اپنے رکہتے تہے +

یہ توقع رکہنی خلاف قاعدہ ہے کہ تواریخ ایسے لوگون کی سی جنکی قسمت ہمیشہ متزلزل رہی ہے ایک
سلسلہ بلا شکست تسلسل شہادت تحریری کا تبائید اس نسل قدیم کے دریافت ہو مگر اونہون نے کچھ
پیوند اس سلسلہ کے قائم رکہے ہین جنسے اصل رشتہ شادی کا ظاہر ہوتا ہے تواریخ جادو بہٹی مین تین

---

[1] جگت کنڈ یعنی وہ قطعہ زمین آخر سے دوارکا جو قلعہ اخیر جادو کا تہا جب اونکی قوت زائل ہوگئی تہی +

کرنے سے دوام متواتر پیدا ہوتے ہین ایک سے یہ خیال مین آتا ہے کہ اصل بہٹی کی ستہک ہے اور دوسرے سے یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ ہندو ہین یہ فرق اسطرح رفع ہوسکتا ہے کہ اونکو دونون خاندان قدیم مذکورۂ بالا مین شریک تصور کیا جاے اور یہ خیال کیا جاے کہ جو زمانہ قدیم مین ایک حدفاصل درمیان ستہیا اور ہندوستان کے تصور کیجاتی تھی وہ خیالی تھی یعنے دراصل نہ تھی اور یہ منظور کیا جاے کہ جو گروہ باشندگان کیسپین سے کنارہ گنگ تک تھے وہ ایک خاندان کلان مین سے تھے اونکی زبان ایک تھی اور مذہب ایک[۵۱] تھا اور وہ وہ سلطنت عظیم وسطی تھی جسکے وجود کی نسبت تکرار بلکہ انکار درمیان صاحبان[۵۲] علم درجہ اول کے تھی یعنے بھارت ورش ہنود اور سلطنت انڈوستہک راجہ بھرت ولد بودہ جو بزرگ قدیم جادو بہٹی کا تھا اور جو ایک قطعہ صحراے پر محدود کی گئی ہے[۵۳] یہ خیال کرنا بے سود ہے کہ اول آبادی خاص ہندوستان کی راج کلی سے تھی ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ اوس مین قبل خاندان سورج یا انڈو کے خاص باشندے جنکی پیدایش ہند کی تھی رہتے تھے اگرچہ نسب نامہ سے جنمین اصلیت ان خاندان ہاے پست شدہ کی یعنے کاب[۵۴] و بہیل و میر گوند

[۵۱] مینوکا قول ہے کہ خاندانہاے ذیل چہتریون کے بوجہ ترک رسوم مذہبی اور نہ ملنے برہمنان کے رفتہ رفتہ چوتھے برن یعنے سودر سے بھی بدتر ہوگئے یعنے پانڈرک اوڈرس اور ڈراوڑ اور کمبوج اور یون اور ساک اور پاردس اور پہلاوا اور چینیا اور سرات اور درد اور کہاسا دفعہ ۴۳ و ۴۴ باب دہم صفحہ ۳۴۶ ✣

یہ خیال کرنا عین غلطی ہے کہ یونانی بیکٹریا کی ان یون کی اولاد سے ہین جو اولاد یون پسر پنجمین ییات فرزند سومی ناہس گورو کے ہین گو اونمین اس خاندان سے ہوسکتے ہین اور ساک وہ ساسی ہین جو وسط ایشیا مین سکونت رکھتے ہین (ساکہا راجپوت) اور پہلاوا قدیم فارس کے لوگ یا گبر ہین اور چینیا ساکنین چین اور کہاسا باشندگان کوہ برفستانی (کہو) جس سے نام کہوکہاسا (یعنے کوہستان کیسیا ٹولومی کے) ہوا اور انپر ہوکر کاکیشس نام مشہور ہوا ✣

[۵۲] مشہور کیو دیر صاحب موجودگی ایسی سلطنت عظیم وسطی سے انکار کرتا ہے اور اپنی زبان مین ایک فقرہ سندی درج کرتا ہے اگر یہ قول اوسکا صحیح ہے تو اولاد ٹوگرما کون تھی (جنکا ذکر ایزیکیل صاحب نے کیا ہے) جنہون نے فتح کرکے مدت تک مصر کو اپنے قبضہ مین رکہا تھا ✣

[۵۳] خاندان کاب بالفعل معدوم ہے یہ خاندان عہد کرشن جی مین تھے مشہور بنام وحشی باشندگان سارا شترکے تھا جب صحرائی بہیل نے جسنے کرشن کو زخمی شدید کیا تھا اپنی عذرخواہی بابت اس حرکت بے ارادہ کے کی اور وہ قصور اوسکا معاف ہوا تھا تو اوسوقت سری کرشن نے

وغیرہ درج ہے ظاہر ہے کہ وہ سب ایک اصل سے تھے اور اونکے انتظام ملکی کی زبونی نے اونکی طبیعت پر بھی اثر پیدا کیا تھا مگر چونکہ کوئی دلیل ثبوت اسکی نہین ہے لہذا ہمکو یہ خیال اصلیت ہر شے مطابق خواہش برہمنان قدیم ... کے جو حالات قدما سے واقفیت رکھتے تھے تصور کرنا چاہیے ان امور کی تحقیقات حال مین وہ خیالات فاسد اور محدودہ اون قدیم لوگون کی قوت کے اور اونکی قوت کی تاثیرات یعنے حرکات کے سدراہ ہوتے ہین یہ پایا جاتا ہے کہ جو توہمات بیچ فتح کرنے اہل اسلام کے پیدا تھے یعنے ممانعت عبور دریاے اٹک اور نیز سواری جہاز کی وہ ہمیشہ سے جاری تھی اگر غلطی رگی ان خیالات فاسدسے اور صحیح امر کے دریافت کرنے مین نہوتی تو یہ ظاہر ہوتا کہ ممانعت اولین یعنے عبور دریاے اٹک عرصہ قلیل سے جاری ہوا ہے بلکہ بخلاف اس ممانعت کے قدیم زمانہ کے ہنود قوت جہازی یعنے دریائی زیادہ رکھتے تھے اور اس سے ظاہر ہے کہ اونکی آمد و رفت کنارہ افریقہ[1] اور عرب اور فارس سے بلکہ جزیرہ آسٹریلیا[2] سے

یہ کہا تہا کہ یہ حرکت معاوضہ انصافی سے ہے کیونکہ پہلے جنم مین جب کرشن رام تہا تو اوسنے اوسکو قتل کیا تہا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ رام اس قوم کو فتح کرکے تعلیم انکی کی تہی جنمین کی قوم کاب کا بیان ہے کہ اونہون نے خاندان کرشن کو بعد وفات اوسکے لوٹا تہا +

[1] اسی وجہ سے نام مقامات واقع اتصال دریاے گیمبیا اور دریاے سنیگل کے مثل تمبہ کنڈ و دیگر کنڈ وغیرہ جنکا ذکر ابہی ہوچکا ہے مشہور ہوے ہین +

[2] مسٹر مارسڈین صاحب نے جب اول وہ تلاش علم ہنود کرتے تہے یہ دریافت کیا ہے جیسا سر ڈبلیو جون صاحب نے دریافت کیا تہا کہ زبان ملیان مین جو اس کل جزیرہ مین جاری ہے اور مقام مڈگاسکار سے ایسٹر جزیرہ تک جو فاصلہ دو سو ڈگری لونجیٹیوڈ کا ہے اکثر محاورات سنسکرت کے مخلوط ہین اور یہ امر کئی صدی پیشتر اوس سے واقع ہوا تہا یعنے محاورات سنسکرت کے سو سال پیشتر اوس سے مخلوط ہوسے تہے جب وہ مذہب اسلام مین آئے تہے صاحب موصوف کی راے یہ ہے کہ آمد و رفت باہمی انکی گجرات سے ہوتی تہی نقیض مذہبی ان جزائر کے باشندونکی اکثر محول اوپر مہابہارت اور رامائن کے ہین (دیکہو ایشیاٹک ریسرچیز جلد چہارم صفحہ ۲۲۶ چہاپہ دوم) بعد مسٹر مارسڈین صاحب کے تحریر کرنے کے جو تلاش تعمیرات قدیم کی ان جزائر مین قبل فتح انگریزی کے ہوئی تہی وہ بہی اس امر کی تائید کرتی ہے کہ انکی آبادی سوریہ سے ہوئی ہے جسکا بیان خدائی اور تواریخی اونکی تعمیرات پر کندہ ہے اور انکی تحریرات مین بہی موجود ہے اور ہمکو ناامیدی نہین ہے بلکہ امید ہے کہ اب بہی کچہ نشان اوسکا دستیاب ہو کہ ہند اور مصر سابق مین شامل تہا اور اون مین ملک سیلون صرف قدم اول تہا اور رام چندر کو خوب آگہی جہازرانی مین تہی اس مین تو شبہہ نہین ہے اور یہ علم اونکا موروثی بیس پشت کا تہا یعنے ساگر راجہ سمندر سے اونکو حاصل ہوا تہا اور مین مدت سے خیال کرتا ہون کہ لنکا نام اتہوپیا کا تہا جس مقام سے از روے تحریر مورخان قدیم مصری لوگ کو

بہت تھی جسقدر واقفیت ہمکو حاصل ہے اوس سے یہ خیال کرنا باعث خندیدگی ہے کہ ہنود ہمیشہ ان حدود مین محدود تھے جواب ہندوستان کی قرار پائی ہین پورانون مین جو حال دنیا لکھا ہے گو وہ نادرست اور مثل بازیچۂ طفلان ہے اور بعض اقوال منو جو اس بارہ مین لکھے ہین اونسے ظاہر ہوتا ہے کہ آمد و رفت بکثرت درمیان ممالک دریاے اوکسس سے دریاے گنگ تک کی تھی اور نیز اونکے استعارات سے بھی پایا جاتا ہے کہ اون ممالک سے بہت علم اور ہنر ہندوستان مین آئے ہین جنکو اب بنام رنون ملک ملچھ تعبیر کرتے ہین منو مطابق پوران کے بیان کرتا ہے اور اوسکی تائید کرتا ہے اوس بیان سے بہی پیدا ہے زمانہ قدیم مین ایک مذہب ساکا دیپ یعنے ملک ساسی سے کنارہ گنگ تک[1] جاری تھا یہ خیالات بالضرور قوم جادو کا جا کر آباد ہونا تیس سو سال یعنے تین ہزار سال مین ظاہر کرتے ہین قبل اوس سے کہ ہم قصد اونکی نشانہی کا اندر پرستھہ اور سورپورا ور متھرا اور پراگ اور دوارکا اور جادو کا دانگ اور مہیرا اور

اونکا انتظام ملکی اور بود و باش حاصل ہوا تھا اور باشندگان اتھوپیا اصل مین ہندو تھے اور کیوپر صاحب یہ بہی بحوالہ سنسلس تحریر کرتے ہین کہ عہد حکومت مینوفس وہ وقت تہا جب اتھوپیا ہند کے لوگون سے آباد ہوے تھے (صفحہ ۱۰ اڈوسکورس وغیرہ)

[1] جو حال دنیا اگنی پوران مین درج ہے اوسمین کل جہان جو ہنود کو اوسوقت مین معلوم تہا سات دیپ یعنے اقلیم مین منقسم تہا ایک اون مین سے ساکا دیپ بہی تہا جسکی باشندے اولاد بیاسے تہی اور مشہور بنام ساکس ورتہی اولاد بیا یہ تہی جلد سوکمار منی چک - کورم - اوتر - دربیک - دروم - انہون نے اپنے اپنے نام سے کہنڈ یعنے ٹکڑے ملک مین کیے (مثل سوکمار کہنڈ) کوہ ہاے کلان اسمین یہ تہے جلدس ریوات سیامہ اندک اکی رم اور کیسری سات دریاے کلان مگ مگدار ورنا وغیرہ باشندے یہان کے پرستش آفتاب کی کرتے ہین ٭

یہ خبر جو خفیف ہے تو ہم یقین کرتے ہین کہ یہ ساکا دیپ یا سکاتی قدیم ستہیا کا نام ہے اور ساکس ورجنکو منو بنام ساکس یاد کرتا ہے وہ ساسی ہین جو تواریخ مغربی مین مشہور اولاد پارتہین کی ہین جنکا اول راجہ ارساکا تہا پرستش آفتاب سے مراد پرستش کنندہ متھرا یا متر یعنے سورج ہندو ہے اور اراورنا سے یادارکسس کی آتی ہے یعنے جیکسارٹس اور جلد جو نام فرزند اول راجہ ساکا دیپ کا ہے معلوم ہوتا ہے کہ دراصل جلدس ہے جسکا حال ابوالغازی مورخ تاتار نے درج کیا ہے اور اسکے معنی بہی وہی ہین جو ہندو کہتے ہین یعنے سلسلہ کوہستان پس اس امر مین مطابقت پوران اور تاریخ تاتار کی ہے ٭

ایک رئیس قوم برہمن گو گرد روشنو کا اوٹھا لایا تہا اس طرح ساکا دیپ کے برہمن جنبو دیپ یعنی ہندوستان مین آئے (کولبروک کا حال اقوام ہند اور ایشیاٹک رسرچز جلد پنجم صفحہ ۵۳) اور منو کہتا ہے کہ جب باشندگان اس ملک بعیدہ مغربی نے برہمنان کو اپنے ملک مین

غزنی واقع زابلستان سے کرین اور پہر وہان سے اونکا آنا بیچ ہند کے بمقامات سالباہن یا سالپور واقع پنجاب اور تنوت اور دراول اور لوو روا واقع صحراے ہند اور آخر کار بیچ جیسلمیر کے جسکی بنیاد سمت ۱۲۱۲ یا سنہ ۱۱۵۶ع مین ڈالی گئی تھی ✤

جو ہمنے دوسری کتاب مین مفصل حال جادو[۱] کے خاندان کا درج کیا ہے پس جو شائق اوسکے مطالعہ کے ہون وہ اوس کتاب کا ملاحظہ کرین اور ہم اب وہ بیان کرتے ہین جو ہمکو کتب موجودہ سے من ابتدا سے وفات ہری کرشن حاکم جادو تا منتشر ہونے اس قوم کے ملک ہند سے دریافت ہوتا ہے صرف اس امر سے کہ وہ ہندوستان سے منتشر ہوگئے تھے وہ آمد و رفت ثابت ہوتی ہے جسکے باعث بودہ اوتار جادو کے خاندان کے ہندوستان[۲] مین آنے کا حال (یہان اوسنے ایلا سے جو ایک راجہ کی دختر خاندان سورج بنس سے تھی شادی کی اور اوسکی اولاد اوس سے بکثرت ہوئی) فراموش نہین ہوا تھا گو اوس اوتار سے ہری کے پیدا ہونے تک پچاس پشت گذری تھین اب اوسکا حال اور اپنی تواریخ ہم شروع کرتے ہین ✤

پریاگ (جسکو آلہ آباد کہتے ہین اور جو بمقام اتصال دریاے جمن اور گنگ کے واقع ہے اور جو دارالریاست میگاستہنی کا ہے) مقام بود و باش جادو کا تھا یہ لوگ قوم سے سوم بنسی تھے اسکے بعد متھرا بنا کر وہ پروردروا زمانہ ہاے دراز تک دارالحکومتہ رہی نام جادو کا جنکی چھپن اقوام تھی دنیا مین مشہور ہوگیا تھا اور اسی خاندان سے ہری کرشن بانی دوارکا تھا (یہ قوم چھپن کلی اور چھپن کرور مشہور تھی اور چونکہ وہ کل ہندوستان کے حاکم تھے لہذا یہ شمار نفری اونکا قابل نامنظوری کے نہین ✤

جنگ ہاے عظیم باہمی جو ان چھپن اقوام جادو مین بمقام کورو چھیتر اور بعد ازان بمقام دوارکا وقوع مین

رہنے نہین دیا اسواسطے وہ ملیچہ کہلانے لگے یہ شہادت ہاے قطعی دربارہ آمد و رفت اور موافقت راسے باشندگان وسطی ایشیا یعنی تاتار وغیرہ اور ہند کے زمانہ ہاے سلف کی ہین ✤

[۱] کتاب ایسی اور ہندوا ورتھین ہر کیولس کے ترجمہ رائل ایشیاٹک سوسائٹی جلد سوم ✤

[۲] بہاگوت مین لکھا ہی کہ بودہ جو داتا اور اوتار تھا بہرت کہنڈ مین واسطے ریاضت کرنے کے آیا تھا یہان اوسنے ایلا سے شادی کی اور اوس سے پروروا بانی متھرا پیدا ہوا اسکے چھہ فرزند ہوے ایک اونمین کا آیو تھا جس سے سورج بنس ہندوستان مین جاری ہوا اب خیال کرو کہ یہ آیو ایک پیغمبر تاتار مین بھی تھا او زبان تاتاری مین نام چاند یعنے ماہ کا ہی اور یہ نام اسی ایک پیغمبر کا ہی جو دونون تاتار اور راجپوتون مین قابل پرستش کے ہے اور یہ آفتاب سے پیدا ہے کہ اصل دونون کی ایک ہی تھی پس خاندان جادو کو انڈو سیتھک کہنا صحیح ہے (دیکھو شجرہ انساب جلد اول)

آئی تھین اوس شخص کو خوب معلوم ہین جسنے تواریخ ہنود کا ملاحظہ کیا ہے اور اسکا حوالہ اوپر[1] دوسری جگہ کے ہوسکتا ہے یہ واقعات ازروے حساب معلوم ہوتا ہے کہ گیارہ سو برس پیشتر حضرت عیسی کے بروے کار آئے تھے بروقت منتشر ہونے ان اقوام مین اکثر ہندوستان کو ترک کرکے اور ملکون مین چلے گئے منجملہ اون مفرورین کے دو فرزند کرشن کے بھی تھے اس حاکم اور اوتار جادو لوگون کے آٹھ رانیان تھین اور اولاد رانی اول اور ہفتمی کی عجیب اتفاق سے اب سکونت اون مقامات مین رکھتے ہین جو خارج از ہنود مشہور ہین (جامبیوتی نام رانی ہفتمی کا تھا اوسکے پسر کلان کا نام سامبا تھا اوسنے قبضہ اوس ملک کا پایا تھا جو ہر دو جانب دریاے سندہ یعنے اٹک کے واقع ہے اس سے خاندان سندہ ساما پیدا ہوا اور اس نسل کے جاریجا قوم کے ہین غالب راے یہ ہے کہ سامبس سامبانگری والہ (اغلب کہ جسنے مقابلہ سکندر کا کیا تھا اولاد ساما یا پسر کرشن سے تھا اور تاریخ جہاریجا اپنے نام کی اصلیت سے ناواقف تھی جو وہ کہتی تھی کہ اونکے بزرگ ملک شام یعنے سیریا سے آئے تھے ✤

مسماۃ روکمنی ان سب رانیون مین بڑی تھی اور اوسکا پسر کلان پردیومن تھا اسکی شادی ساتھ رانی بدربا کے ہوئی تھی اسکے دو فرزند تھے انرودہ اور بجر اس بجرا سے قوم بھٹی پیدا ہوئی بجرا کے دو فرزند تھے ایک نابھہ اور دوسرا کھر ✤

جب جادو جنگ دوارکا مین برباد ہوگئے اور ہری بہشت نصیب ہوے بجر امتھرا سے اپنے والد کی ملاقات کو اثنا راہ مین تھا اور صرف بیس کوس متھرا سے گیا تھا کہ یہ خبر وحشت اثر اوسکو پہونچی کہ اوسکے رشتہ دار سب برباد ہوگئے یہ سنکر وہ اوسی مقام پر فوت ہوا اور نابھہ کو راج گدی ملی وہ واپس متھرا کو آیا مگر پھر دوارکا کو روانہ ہوا ✤

چھتیس[3] اقوام راجپوت نے جنکو اب تک قوم جادو نے مغلوب کر رکھا تھا اور جو حکومت دنیا کی مدت تک رکھتے تھے اب ارادہ معاوضہ ستانی کا کیا نابھہ مجبور ہوکر شہر متبرکہ دوارکا سے فرار ہوا اور مارستہالی واقع مغرب مین جاکر راجہ ہوا ✤

مورخ بھٹی بیان کرتا ہے کہ یہان بھاگوت کا مضمون ہے اور مین تاریخ بھٹی کی حسب بیان برہمن سکنہ دہرم متھرا والے کے تحریر کرتا ہون ✤

---

[1] ترجمہ رائل ایشیاٹک سوسائٹی جلد سوم بحوالہ کاغذ جسکا نام مناسبت ہنود اور تہذیب کے ہرکلیس ✤

نامہمہ کا ایک فرزند پرتھی باہو تھا ✤

کہر کے دو فرزند تھے ایک جہار یجا اور دوسرا جدبہان (زبان بہا کہا مین جدا ور جدا ور جادو سب ایکہی نام جادو کے ہین اور جدبہان یعنے گولہ آتشبازی جادو یس اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوس زمانہ[۱] مین بھی بارود کے کام سے لوگ واقفت تھے)

یہ جدبہان تیرتہ کرتا تھا دیبی نے اوسکی آرزو سنی اور اوسکو خواب سے بیدار کرکے وعدہ کیا کہ جو اوسکی خواہش ہے وہ اوسکو عطا کرینگی یہ جدبہان نے عرض کی کہ مجھے زمین رہنے کو دو دیبی نے جواب دیا کہ ان پہاڑون مین حکمرانی کر اور یہ کہکر دیبی غائب ہوگئی جب جدبہان بیدار ہوا اور خیال شبینہ کی فکر مین تھا کہ شور اور غل اوسکے نزدیک سماعت مین آیا اوسنے جو باہر جاکر دیکھا تو دریافت کیا کہ وہانکا راجہ لاولد مرگیا ہے اور تکرار اس امر مین ہورہی ہے کہ کون راج گدی پر بیٹھیگا وزیر اعظم نے بیان کیا کہ اوسنے ایک خواب دیکھا ہے کہ اولاد سری کرشن مقام بہیرا[۱] مین آیا ہے اور اوسنے کہا کہ اوسکی

[۱] صحیح واقفیت حالات اس ملک کی جو تواریخ بہٹی مین مندرج ہے ایک دلیل نہایت قابل اطمینان کے درباب صداقت اوسکے مضمون کے ہے فی الحال کسی باشندہ جہیلم سے یہ دریافت کرنا بے سود ہے کہ کوہ جد یا مقام بہیرا کہان تہا مگر ترجمہ جو مسٹر ارسکین صاحب نے کتاب بابری کا کیا ہے اگر موجود نہ ہوتا تو ہم شہادت ذیل اس بارہ مین پیش نہین کرسکتے بابر نے بتاریخ ۱۷ ماہ فروری ۱۵۱۹ع عبور دریا سندھ کیا اور بتاریخ ۱۹ درمیان دریاے مذکور اور شہر بہت مین پہونچا جو منجملہ اون شہرہاے کلان کے تہا جس مین اولاد کرشن پچیس سو برس پیشتر اسکے آکر آباد ہوئی تہی بابر تحریر کرتا ہے کہ سات کوس بجانب شمال بہیرا کے ایک کوہ واقع ہے یہ کوہ ظفرنامہ تیموریہ اور دیگر کتب مین بنام کوہ جد تحریر ہے اول مین اس نام کی اصلیت سے ناواقف تہا مگر بعد ازان مجھے دریافت ہوا کہ اس پہاڑ مین دو قوم رہتے تہے جو دونون ایک مورث اعلے کی اولاد سے تہے منجملہ اونکی ایک قوم بنام جد اور دوسری باسم جنجوہہ مشہور تہے زمانہ سابق سے اب تک وہ حاکم اور مالک ساکنان کوہ ہذا کے ہین اور نیز الس اور الوس کے جو درمیان نیلاب اور بہیرا کے واقع ہین حاکم تہے اونکی حکومت بطریق دوستانہ اور برادرانہ ہے وہ اونسے حسب مرضی اپنی کچہ نہین لے سکتے ہین مگر جو ایک حصہ اونکا قدیم سے مقرر ہے وہی وہ لیتے ہین اور یہ قوم جد مختلف فروع مین منقسم ہے اور نیز قوم جنجوہہ رئیس اونکا بنام راے ملقب ہوتا ہے کتاب ارسکین بابر صفحہ ۲۵۴ ✤

یہ بے شبہہ ثبوت اس امر کا ہے کہ اس ہندو گروہ کوہی نے اپنے قدیم طریق اور رسوم عہد بابر تک قائم اور جاری رکہے تہے قوم جنجوہہ بلاشبہہ قوم جوہیا سے ہے جو مشہور ساکنین کنارہ دریاے ستلج مین انکا حال آیندہ تحریر ہوگا ہمنے ایک کتاب درباب اس قوم کے تحریر کرکے رائل ایشیاٹک سوسائٹی کو پیش کی ہے بقول بابر یہ قوم بہی خاندان جد سے ہے غالباً یہ اولاد جنج برادر بہٹی کی ہین جنکے نام بزرگان جادو

تلاش کرکے اوسکو راجہ بنایا چاہیے سب اس راے مین اوسکی متفق ہوے اور جد بہان کو راجہ بنایا یہ بہت بڑا راجہ ہوا اوسکی اولاد بہت ہوئی اور اونکے رہنے کے مقام کا نام اسی سبب سے جادو کا ڈانگ مشہور ہوا یعنے کوہ جادو ✣

پرتھی باہو پسر ناہبہ راجہ مار ستھالی نے نشانہائے سری کرشن مع چتر راجگی جو بسوکرما نے بنایا تھا ورثہ مین پائے اوسکا ایک فرزند بنام باہوبل تھا جسکی شادی مسماۃ کملاوتی دختر بجے سنگہ راجۂ مالوہ کے ساتہ ہوئی راجۂ مذکور نے جہیز مین[۱] ایک ہزار راس اسپ خراسانی اور ایک سو زنجیر فیل اور مروارید اور جواہرات اور زیور طلائی بیشمار دیے اور پانچ سو خدمہ مع رتھہ اور پلنگ طلائی بھی دیے یہ کملاوتی جو قوم کی نیوار تھی اصل رانی ہوئی اس سے ایک فرزند پیدا ہوا یعنے

باہو یہ باہو گھوڑے سے گر کر مر گیا اسکا ایک فرزند تھا بنام

سوباہو اسکو اوسکی رانی نے جو دختر منند راج چوہان اجمیر والہ کی تھی زہر دیا اسکا ایک فرزند بنام رجہ تھا ✣

اس رجہ نے بارہ سال راج کیا اسکی شادی ساتہ سوبھاگ سندری دختر بیر سنگہ راجۂ مالوہ کے ہوئی تھی یہ رانی حاملہ تھی ایک شب اوسنے خواب مین دیکھا کہ اوسکی ایک فیل سفید پیدا ہوا ہے منجمین اور عقلا نے اسکی تعبیر اچھی بیان کی اور کہا کہ وہ فرزند بڑا قوی ہوگا اور یہ چاہا کہ اوسکا نام گج[۲] رکھا جاوے جب یہ جوان ہوا تو جد بہان راجہ پورب دیس نے ناریل یعنے پیغام شادی اوسکے واسطے بھیجا اور وہ منظور ہوا اس عرصہ مین خبر آئی کہ کنارہ سمندر سے قوم ملیچھہ جنھون نے سابق سوباہو[۳] پر حملہ کیا تھا پھر

تبدیل کرکے نام مہٹی رکھا تھا پس ظاہر ہے کہ جب فرع اعلے غزنی سے خارج کی گئی تو وہ اپنے رشتہ داران ساکنین کوہ جد مین آکر شامل ہوگئے بابر از حد مشتاق حسن ساکنان کوہ جد کا تھا اور باعتبار وہان کے حسن کے اور چشمہ ہاے آب اور درہ ہاے شاداب کے بابر اوسکو بنام بچہ کشمیر تحریر کرتا ہے صفحہ ۲۵۵ ✣

[۱] سابق مین پربار یعنے نیوار نہایت طاقتور اور وسط ہند مین تھے اور راجگان ہنود ہمیشہ خدمہ اور پلنگ طلائی جہیز مین دیا کرتے تھے ✣

[۲] ابوالفضل نام جوگا کا تحریر کرتا ہے راجہ کا سمین اور کشمیر جسکو اوغز خان بزرگ خاندان تاتار نے قتل کیا تھا ✣

[۳] بیچ ان حالات قدیمہ تواریخی کے ایک عجیب اختلاط واقعات سے ہے جس سے پیدا ہے کہ اقوام جادو نے اپنا پیوند ساتہ سیریا اور بیکٹریا کے ڈانگ والون کے اور ساتہ مسلمانان کے جنھون نے اول فتح کیا تھا کیا ہے جو یہ اطلاع ناتمام درباب سوباہو اور اوسکے فرزند رجہ اور نبیرہ گج کی ہے جنھون نے اسطرح حملہ فرید خراسان یعنے (بیکٹریا) اور اوسکے مدد شاہ روم (سیریا) نے کیا تھا ہم اسکی نسبت بوجوہ قوی ساتہ انٹی اوکس اعظم کے کرتے ہین جسنے

بسر کردگی فرید شاہ خراسان والی کے چار لاکھہ سوار ہمراہ آما دہ جنگ چلے آتے ہین اور اونسے لوگ نا امید ہوکر فرار ہوتے ہین راجہ نے جاسوس واسطے لانے خبر صحیح کے روانہ کیے اور خود روانہ مقام ہرپور واسطے مقابلہ کے

دو سو چار سال قبل پیدائش مسیح کے حملہ اوسپر سیکیٹریا اور ہند کے کیا تہا اس مہم کی صداقت مین بعض حالات ہین جنکا مذکور اوس عہدنامہ مین درج ہے جو اوسنے ساتہ سوفاگسینس راجہ ہند کے کیا تہا جس مین شاہ سیریا نے عہد خراج فیلان کا کیا تہا اور اس اختلاط واقعات مین بہی وجہ اسکے پیدا ہین کہ سوفاگسینس راجہ توم جادو مقام غزنی کا تہا اور یہ امر لائق قیاس اور غور ملاحظہ کرنے والے کے ہے کہ گریک والون نے سوفاگسینس نام آیا سوبا ہوا اور گج سے مخلوط کرکے پیدا کیا ہے یا راجہ گج بنام سوہاگ سین بباعث نام اپنی والدہ سوہاگ سندری مالوہ والی کے مشہور تہا اور یہ بہی خارج از قیاس نہین کہ خراج فیل جو راجہ ہند کے شاہ گریک کو دینا قرار کیا تہا باعث اسکے مقرر ہوا ہو کہ نام راجہ کا گج تہا اور گج ہاتہی یعنے فیل کو کہتے ہین ٭

اکثر امور ایسے ہین جنسے پایا جاتا ہے کہ مذہب اسلام ان ممالک وسطی ایشیا مین نہایت پہلے داخل ہوا تہا پریس صاحب اپنی تواریخ مین جو اونہون نے خلاصۃ الاکبر سے لکہی تہی بیان کرتے ہین کہ حجاز کو حکومت خراسان کی ملی تہی اور عبداللہ کو سیستان کی اور عبداللہ کو حجاز نے جسکے وہ ماتحت تہا حکم دیا کہ کابل پر حملہ کرے اوسوقت مین کابل کا راجہ رتیل یا رتبیل تہا یہ نام ہمکو تاتاری یا ہندی معلوم ہوتا ہے یہ راجہ حکمت عملی سے میدان دیکر فوج اسلامی کو درہ مین لایا اور اونکے عقب مین راستہ بند کرکے اوسنے اونکو قتل کیا عبداللہ نے سات لاکہ درم دیکر اپنی جان بچائی ٭

یہ واقعہ ۸۰ ہجری یا ۶۹۹ع مین ہوا تہا جو اس کے بعد واقع ہوا تہا اوس سے پیدا ہے کہ یہ راجہ بعد والد گج تہا ۔ بہرحال تحریر ہوتا ہے ٭

عبداللہ اور عبدالرحمن نے چالیس ہزار سپاہ سیستان پر حملہ کیا راجہ کابل نے پہر وہی تدبیر عمل مین لائی مگر مسلمانون نے اسکا تدارک کرلیا تہا اونہون نے اکثر علاقجات کابل کے فتح کیے اور بہت مال غنیمت حاصل کیا اور مال مغروقہ لیکر سیستان کو واپس چلے گئے حجاز اس حرکت سے اونسے بہت ناراض ہوا اور عبدالرحمن نے سازش ساتہ راجہ رتبیل کے کی کہ متفق ہوکر حجاز پر حملہ کرین اور کابل کو اوسکی خراج گذاری سے بری کرین مغیرا عبدالرحمن کے بعد خراسان کا حاکم ہوا اوسوقت مین اوسکا والد مہلیل آمزوے دریاے جیحون مصروف کارزار تہا اوسکا بیمار بیچین ہوکر بمقام مرو مرگیا اور حکومت وہانکی اوسنے یزید کو دی ٭

جو بیان مرگ مغیرا حاکم خراسان کا کیا گیا ہے کہ وہ بمقابلہ راجہ رتبیل کابل والہ کے جنگ مین مصروف تہا اور مرگیا وہ مطابق اوس بیان کے ہے جو دربارہ مرگ اتفاقیہ ممر نیروشمن راجہ بجیہ راجہ ملتان کا ہوا ہے اب ایک امر ثابت ہوا کہ سابق زمانہ اسلام مین اس ملک مین بہت راجگان ہنود حکمران تہے اور کئی سو برس بعد بہی اونہون نے ارادہ دوبارہ لینے اوس ملک کا کیا ہے اس امر کی دلیل قوی بابراہے بیان غزنی مین درج ہوتا ہے وہ لکہتا ہے کہ میں نے تواریخ قدیم مین دیکہا ہے کہ جب راے ہند نے سبکتگین کا محاصرہ غزنی مین کیا تہا تو سبکتگین نے حکم دیا تہا کہ مردہ گوشت

ہوا جب اوسکا دشمن بمقام گنج شہر[۱] بفاصلہ دو کوس کے مقیم تھا جنگ باہم وقوع مین آئی دشمن پس پا ہوا اوسکا نقصان تیس ہزار آدمی کا ہوا اور ہنود کے چار ہزار آدمی کام آئے مگر دشمن نے پھر حملہ کیا اور رجبہ نے پھر اوسکا مقابلہ کیا مگر اس مقابلے مین وہ زخمی ہوا اور جسوقت گج ہنسا وتی دختر جدبہان شرقی اپنی زوجہ کو لیکر یہان پہونچا اوسوقت راجہ رجبہ نے جان بحق تسلیم کی دو لڑائیوں مین شاہ خراسان شکست نصیب ہوا بعد ازان اوسنے مدد شاہ روم سے اس غرض سے حاصل کی کہ ملک کفار مین قرآن اور طریق امامیہ داخل اور قائم کرے جب فوج اسطرح اپنی قوت زیادہ کرنے کی تدبیر کر رہی تھی راجہ گج نے اپنے سب ارکان دولت کو طلب کیا مشورہ مین یہ امر قرار پایا کہ وہان کوئی قلعہ نہین ہے اور بغیر قلعہ کے اسقدر فوج کثیر کا مقابلہ غیر ممکن ہے لہذا ایک قلعہ درمیان کوہستان شمالی کے تعمیر کرنا یہ ضرور بعد ازان اوسنے اپنے دوستون کو مدد کے واسطے طلب کیا اور اپنی خاندانی دیبی سے التجا فتح کی کی دیبی کا یہ حکم ہوا کہ قوت ہنود کی زائل ہو گئی مگر یہ بھی حکم ہوا کہ وہ ایک قلعہ تعمیر کرے اور اوسکا نام غزنی رکھے یہ قلعہ قریب الاختتام تھا کہ خبر قریب آنے شاہ روم اور شاہ خراسان کی اوسکو پہونچی ✣

رومی پت خراسان پت ہارے گا ہی پاکھر پارے
چنتا تیرے چت لگی سنو جدپت رائے

یعنے شاہ روم و شاہ خراسان مع سوار و فیل و پاکھر و پیادہ تیرے دلمین خیال رہے سن جدپت رائے راجہ جادو کے نقارہ پر چوب پڑی فوج آراستہ ہوئی انعامات تقسیم ہوئے منجمان کو حکم ہوا کہ

اور دیگر ناپاک شے چشمۂ آب مین ڈال دیجائین اس حرکت کے وقوع مین آتے ہی ایک طوفان باد و باران و برف پیدا ہوا اور اس ترکیب اوسنے اپنے دشمن کو نکال دیا بابر یہ بھی تحریر کرتا ہے کہ اوسنے غزنی مین اس چشمہ کا حال دریافت کیا تھا مگر کوئی اوسکے نشان نہ دے سکا صفحہ ۱۵۰ ــ جب بابر نے ہند کو فتح کیا اور جنگ آوران ہند سے واقف ہوا تو اوسکو نشان اسکا معلوم ہو گیا ہوگا اور اوسکو دریافت ہوا ہوگا کہ سبکتگین کی فتح بباعث مذہب اوسکے دشمن کے حاصل ہوئی تھی کیونکہ وہ لوگ ایسا پانی نہین پی سکتے تھے جسمین گوشت گائے کا پڑا ہو مشہور مقام پلاسی بھی اسی ترکیب سے فتح ہوا تھا ✣

[۱] ان دونون مقامات کا نشان کسی نقشہ جغرافیہ مین دستیاب نہین ہوتا ایک شہر گنج رشاک خراسان مین ہے اور پنجہر بلخ مین (دیکھو سر ڈبلیو اوسلی کی کتاب ابن حوقل صفحہ ۲۱۲ سے ۲۲۳ تک)

ایسی ساعت سعید واسطے روانگی کے مقرر کرین جسکی برکت سے فتح و نصرت نصیب ہو *
روز پنجشنبہ بتاریخ ۱۳ ماہ ماگھ شب ماہتاب ایک گھڑی روز برآمد ہو گئے پر ساعت سعید قرار پائی
اوسوقت پر نقارہ روانگی کا بلند آوازہ ہوا اور اس روز اونسے آٹھ کوس کی منزل کی اور دولہ پور مین
مقام کیا اودہر سے دونون شاہ نے باتفاق کوچ کیا مگر وقت شب شاہ خراسان نے سوء ہضمی کی
شکایت سے جان بحق تسلیم کی جب یہ خبر شاہ روم یعنے شاہ سکندر رومی کو پہونچی کہ شاہ ممریز نے وفات
پائی اوسکو اندیشہ پیدا ہوا اور اونسے یہ حکم زبان پر لایا ہم معدوم شدنی کیا کیا ارادہ ہاے عظیم دل مین
رکھتے ہین مگر وہ کچہ اور ہی خیالات مین ہے یعنی ؏ من درچہ خیالیم و فلک درچہ خیال * اس کلام پر
بھی اوسکی فوج مثل امواج دریا جوش زن ہوکر قدم زن پیشتر کی ہوئی زنجیر اور ساز فیلان کی آواز
شروع ہوئی اور اسلحہ جنگ آپس مین ملکر بلند آوازہ ہوئی فیلان مثل کوہ متحرک حرکت مین تھے اور
آسمان کو غبار نے مثل ابر کے تاریک کیا تھا چار آئینہ نبرد آزمایان شعاع آفتاب سے تابندہ تر تھے
چار کوس کا فاصلہ افواج ہر دو سو مین باقی تھا راجگج اور اوسکے رئیسون نے خیرات مذہبی کرکے جوگنی
کو پشت پر رکھکر میدان جنگ کی جانب روانہ ہوئے ہر ایک فریق مثل شیر گرسنہ حملہ آور ہوا زمین لرزہ مین
آئی آسمان تیرہ و تار ہوا کچہ چیز سواے چار آئینہ تابندہ کے نظر نہین آتی تھی ساز جنگ پر آوازہ ہوئے
گھوڑے غل مچانے لگے جوق جوق سپاہ ہر طرف سے مثل لکہ ہاے ابر تاریک ماہ بہادون حرکت مین تھی
آواز سے بال و پر نیزہ کو اور تیزی حاصل ہوتی تھی آواز دلیرانہ شیر مردان گوش زد ہوتی تھی دم شمشیر زمین کو
غرق خون کرتی تھی دونون جانب سے جو وار ہوتے تھے وہ استخوان جسم پر جاکر آواز دیتے تھے ایک طرف
حیدرانے تھا اور جانب دیگر خوانین اور امیران تھے گویا زمانہ جنگ مین تھا جنگ آوران قوی ال مین کو
خون سے تر کرتے تھے اور شجاعان اپنے اپنے مالک کے کام پر جان دیتے تھے فوج شاہ روبفرار لائی
پچیس ہزار سپاہ شاہ کی دام قتل مین مبتلا ہوئی اوسکے فیلان و اسپان چھوٹ گئے بلکہ اوسکا تخت بھی ہاتھ لگیا
سات ہزار ہنود قتل ہوکر میدان جنگ مین گرے نقارۂ فتح بلند آوازہ ہوا اور سپاہ جادوان فتح مند اپنے
دار الریاستہ کو واپس آئی *
بروز یکشنبہ سوم بیساکھ موسم بسنت رہنی نچھتر اور سمت[۱] ۳۰۰۸ برم راج جو دہشٹر کے تخت غزنی پر بیٹھکر

سلہ یہ سمت حسب موقع ہے خواہ اسکو قیاس قبول کرے یا نہ کرے اگر اجتماع ضدین ایسے واقعات مختلف کا جنکا ذکر تواریخ

اوسنے خاندان جادو کو قائم رکھا اس فتح سے اوسکی قوت اور بھی مستحکم ہوئی اوسنے تمام ملک مغربی فتح لیا اور ایک پیغام راجہ کشمیر کندرپ[1] کیل نامی کو واسطے حاضر ہونے کے بھیجا مگر راجہ مذکور نے رد پیغام کیا اور کہا کہ اگر وہ بغیر جنگ کرنے کے دوسرے کے ہمراہ رکاب ہوگا یعنے اطاعت قبول کریگا تو جہان اوسپر خندہ ماریگا یہ سنکر راجہ گج نے کشمیر پر فوج کشی کی اور وہان کے راجہ کی دختر سے شادی کی اوس سے ایک فرزند پیدا ہوا جسکا نام سالباہن رکھا گیا *

جب یہ لڑکا بارہ برس کے سن کو پہونچا تو خبر آئی کہ خراسانیان دوبارہ فوج کشی کرتے ہین راجہ گج تین روز تک اپنی کل دیبی کے مندر مین دروازہ بند کرکے پٹارہا بروز چہارم دیبی موجود ہوئی اور اوسکو اوسکے نصیب سے اطلاع اونھون نے دی کہ غزنی اوسکے ہاتھ سے جاتی رہے گی مگر اوسکی اولاد پھر اوسپر قابض ہون گے اور ہندو دہرم ترک کرکے مسلمان ہونگے اور یہ بھی ہدایت کی کہ وہ اپنے فرزند سالباہن کو درمیان ہنود مشرق کے روانہ کردے اور ہدایت کرے کہ وہ وہان جاکر ایک شہر اپنے نام سے آباد کرے اور دیبی نے یہ بھی کہا کہ اوسکے پندرہ فرزند ہونگے اور اونکی اولاد بکثرت ہوگی مگر راجہ گج غزنی کے تحفظ کرنے مین قتل ہوگا اور عقبے مین اوسکو اجر عظیم حاصل ہوگا *

اپنی قسمت کا حال دریافت کرکے راجہ گج نے اپنے خاندان اور رشتہ داران کے لوگون کو جمع کیا اور بحیلہ درشن جوالا مکھی کے اوسنے اونکو بجانب مشرق مع سالباہن اپنے فرزند کے روانہ کیا *

فوراً بعد اسکے دشمن پانچ کوس کے فاصلہ پر غزنی کے آپہونچا راجہ گج نے اپنے عموی سدیو کو واسطے تحفظ قلعہ کے چھوڑکر آپ روانہ پیشتر واسطے مقابلہ دشمن کے ہوا شاہ خراسان نے اپنی فوج کو پانچ حصص مین تقسیم کیا اور راجہ نے اپنی فوج کو تین گروہ مین منقسم کیا جنگ عظیم واقع ہوئی اور راجہ اور شاہ دونون قتل ہوئے پانچ پہر جنگ قائم رہی اور لاکھہ مسلمان اور تیس ہزار ہنود جنگ مین قتل ہوکر میدان مین گرے فرزند شاہ نے غزنی کا محاصرہ کیا اور تیس[30] روز تک سدیو نے اوسکا تحفظ رکھا بعد ازان اوسنے ساکھا (جسکی تصریح جلد اول مین ہوچکی ہے) کیا اور نو ہزار شجاع نے اپنی جان دی *

جب خبر اس واقعہ جانگزا کی سالباہن کو پہونچی اوسنے بارہ روز تک پلنگ پر سونا ترک کیا یعنے زمین پر

سایر وسمہ دنیا ور اہل اسلام کی تواریخ مین درج ہے اجازت اس امر کی بحثین *

[1] ایسا کوئی نام ولسن صاحب کے ترجمۂ راج ترنگنی مین مذکور نہین ہے *

ہوتا تھا یہ علامت عمرا داری کی ہے آخر کار وہ پنجاب مین پہونچا اور ایک مقام پر پانی وغیرہ کثرت سے دیکھکر اوسنے اپنا قیام وہان قرار دیا اور اپنے فرقے کے آدمی جمع کرکے اوسنے ایک شہر کی بنیاد ڈالی اور اوسکو اپنے نام سے سالباہن پور مشہور کیا جو بہو میا گرد نواح کے تھے سب لے اوسکی اطاعت منظور کی ۷۲ برس سال سمت بکرماجیت کے گذرے تھے جب بنیاد سالباہن پور کی بروز یکشنبہ ہشتم ماہ بہادون[۱] پڑی تھی +

سالباہن نے کل ملک پنجاب کو فتح کیا اسکے پندرہ فرزند تھے اور سب راجہ ہوے یعنے بلند رسالو دہر منگد بچہ روپا سندر لیکہہ جس کرن نیما مات نیبک گنگو جگو یہ سب اپنی اپنی قوت سے راجہ موجود تھے +

راجہ جیپال تواردہلی والے نے ناریل شادی بھیجا اور وہ[۲] منظور ہوا بلند روانہ دہلی ہوا اور راجہ دہلی اوسکے استقبال کے واسطے آگے آیا ہنگام واپس آنے بلند کے مع اپنی رانی لونکتہ اکے سالباہن نے ارادہ کیا کہ غزنی کو پہر لیکر اپنے والد کا عوض لے اس نیت سے اوسنے عبور دریاے اٹک کیا جلال اوسکی جنگ کے واسطے بیس ہزار سپاہ لیکر آیا مگر سالباہن فتحیاب ہوا اور اوسنے غزنی پر قبضہ کیا بعدازان بلند کو وہان چہوڑکر آپ اپنی دارالریاستہ پنجاب مین آیا اور تہوڑے عرصہ مین راہی ملک عدم ہوا اسکی حکومت چھتیس سال نوماہ کی

[۱] یہ بہی ایک سمت حسب موقع لکہا گیا ہے یعنے سمت ۷۲ یا سنہ ۱۶ع جس مین بنیاد سالباہن کی پنجاب مین ایک مفرور راجہ زادہ غزنی خاندان جادو نے ڈالی تہی وہ اصلی مقام کہان ہے ہم خیال نہین کرسکتے مگر قیاساً معلوم ہوتا ہے کہ زیادہ فاصلہ پر لاہور سے نہوگا ہمکو یہ دریافت کرنے سے نہایت خوشی حاصل ہوئی کہ قدیم تحریرات اس دارالریاستہ کی جو بنام سالپور مشہور تہا (جسکا ذکر جلد اول مین ہوچکا ہے) جو ہمکو دستیاب ہوئین اونسے ظاہر ہوتا ہے کہ چار صدی مین ایک جٹ یہان کا حاکم تہا اس سے پیدا ہے اور نیز دیگر وجوہ سے بہی پایا جاتا ہے کہ یہ جادو (جنکی اولاد بحیر منکوحہ جیسا آخر مین درج ہے جٹ کہلاتی تھی) اوس یہودی نسل کے نہین ہین جو وسط ایشیا سے آتے تہے اور یہ امر بہی کم تعجب افزا اونکا نہوگا جو قدیم حالات ہند کے شائق ہین کہ سمت سال سالباہن جادو اور ساکہا ما لباہن تکشک کا ایک ہی تہا کیا تعجب اگر ان جادو نے تکشک مذکور کو اس ملک سے خارج کردیا ہو اس امر کی تائید مین دیکھو نوٹ ۱ دسم صفحہ ۷۹۲ اور ٹرانسکرپش ۲ صفحہ ۷۹۰ اور ۶ صفحہ ۸۰۳ +

[۲] اس تواریخ کے ہر صفحہ سے ظاہر ہے کہ کسی ناواقف کی لکہی ہوئی ہے جسنے واقعات قدیمہ اور جدیدہ کو یکجا کردیا ہے جیپال کوئی راجہ دہلی کا ہو مگر جو کچہ بہی اعتبار اوپر تواریخ خاندان یوار پر رکہا جاے تو کوئی راجہ اس خاندان کا ہمعصر جادو سالباہن کے نہین ہوسکتا ہماری راے مین بزرگان سالباہن کا غزنی سے آنا سمت ۷۲ سے بہت بعد ہوا ہوگا اسکا حال بہی ہم آیندہ تحریر کرینگے +

بلند گدی نشین ہوا اس عرصہ مین اوسکا بہائی جملہ علاقجات کوہستانی پنجاب مین متصرف اور محیط ہوگیا تھا مگر قوم ترک[۱] نے اب ترقی پکڑنا اور سب کو اپنے زیر حکم کرنا شروع کیا اور پہر علاقجات گرد نواح غزنی اونکے قبضہ اختیار اور اقتدار مین آئے بلند کے پاس کوئی اہلکار نہ تھا لہذا وہ اپنی حکومت کے جملہ امور کی نگرانی خود کرتا تھا اوسکے سات فرزند تھے یعنے بہٹی بہوپتی کولر جنج[۲] سر مور بہینس رسچہ منگریو اور پسر دومی یعنے بہوپتی کا ایک فرزند چکیتو نامے تھا جس سے قوم چکیتو یعنے چغتائی[۳] پیدا ہوئی چکیتو کے آٹہ فرزند تھے یعنے دیوسی ہیرون کہیم خان ماہر جیپال[۴] دہرسی بجلی خان شاہ ہمند[۵] بلند نے جو بمقام سالباہن پور رہتا تھا غزنی کو سپرد اپنے بنیرہ چکیتو کے کیا اور جو قوت ملیچھ کی ترقی پر تھی اوسنے اوس قوم کی فوج ہی صرف نوکر نہین رکھی بلکہ اوسکے جملہ عمائد اور رئیس بھی اوسی قوم کے تھے اونہون نے اوسکو ترغیب دی کہ اگر وہ اپنے والد کے مذہب کو ترک کرے تو وہ اوسکو بادشاہ بلخ بخارا کا کردینگے جس ملک مین قوم ازبک رہتی تھی اور جنکے بادشاہ کو کوئی اولاد نرینہ نتھی صرف ایک دختر تھی چکیتو نے اوس سے شادی کی اور بادشاہ بلخ بخارا کا ہوا اور مالک اٹھائیس ہزار سوار کا ہوا درمیان بلخ اور بخارا کے ایک دریائے کلان جاری ہے اور چکیتو بادشاہ بلخستان سے ہندوستان تک کا ہوگیا اور اوس سے قوم چغتہ مغل[۶] پیدا ہوئی +

۱ه ترک اون اقوام کو ہنود اپنی زبان مین کہتے ہین جو وسط ایشیا مین سکونت رکھتے ہین اور پورانون مین ترشک اونکو کہتے ہین +

۲ه بے شبہہ یہ شخص مورث اعلے خاندان جوہیا کا تھا جسکو بابر نے بنام جنجوہہ مذکور کیا ہے اور جو ہمراہ قوم جد کے کوہستان جد یعنے جودہ کی رانگ مین قیام پذیر تہی جسکا ذکر تحریرات بہٹی مین ہوا ہے +

۳ه کیسا ہی تعجب افزا یہ بیان معلوم ہوتا ہو کہ چغتائی خاندان جادو سے تھے مگر ہمکو اسمین تعجب کرنا نچاہیے کیونکہ مین اعادہ اس بیان کا کرتا ہون کہ جملہ یہ اقوام خواہ اونکو اندو ستہک کہو یا تاتار سے تعبیر کرو قبل جاری ہونے اسلام کے اوس قسم کا ایک مذہب رکھتے تھے جو مذہب ہنود کہلا سکتا تہا +

۴ه جو یہ ظاہر ہے کہ یہ عہد گویا سال اول اسلام کا ہے اور یہ بیان ہوچکا ہے کہ پسران گج مذہب اسلام قبول کرینگے پس غالب یہ ہے کہ یہ وہ جیپال ہے جو راجہ ہندو خوارزم کا تہا دیکہو براس صاحب کی تواریخ اسلام +

۵ه یہ ایک اعتراف قوی اس امر کا ہے کہ قدیم راجگان قوم اندوسہک جادو نے مذہب اسلام اختیار کیا تہا اور اس مین کچہ شبہہ عقلی باقی نہین رہتا تمغن جو بنام چنگیز خان مشہور تہا اور جو والد چغتائی کا تہا حسب بیان مورخین اہل اسلام ایک کافر تہا اور ایسا ہی حال تکش والد محمد خوارزم کا

کولر پسر سومی بلند کے آٹھ فرزند تھے جنکی اولاد بھی کولر کہلاتی تھی[۵۱] اونکے نام یہ ہین یعنے شیوداس رام داس کرشن سموہ گنگو جیو بہاگو اور قریب سب انہین کے مسلمان ہوگئے تھے یہ اقوام کثیر ہین اور بجانب مغرب دریا[۵۲] سکونت پذیر ہین اور مشہور ڈاکہ زن ہین +

جنج پسر چہارمی کے سات فرزند تھے یعنے چیو گوکل مہاراج ہنسا بہادون رہو جگو ان سبکی اولاد بنام جنج[۵۳] مشہور ہین اور اسیطرح باقی فرزندان بھی مورث اقوام مختلفہ کے ہوے +

بہٹی اپنے والد بلند کے بعد گدی نشین ہوا اوسنے چودہ راجہ فتح کیے اور اونکے مال وخزانہ کو شامل اپنے خزانہ کے کیا اوسکا مال ومتاع یہ تھا یعنے چوبیس ہزار خچر[۵۴] خزانہ ساٹھہ ہزار سوار اور بیشمار پیادہ جب وہ

لکھاہے ایک انہین کا قوم ختبک یعنے یوتی سے تہا اور دوسرا غوز اوسکے نام سے معلوم ہوتا ہے کہ خاندان تاک یا تکشک سے تہا اور یہی دو بڑی قومین وسط ایشیا کی ہین اس مقام پر یہ تفصیل نسب نامہ کلیۃً قدیم حالات نسب ونسل کو بیکار کرتی ہے تاہم ہم نہین کہہ سکتے کہ اگر وہ کسی بنیاد صحیحہ پر مبنی نہو تو کیون اور کس مطلب سے وہ تحریر کی جاے +

۵۱ ترجمہ بابری سے ہمکو اکثر اقوام اس قسم کا حال معلوم ہوتا ہے +

۵۲ یہ ابھی اوپر مذکور ہوچکا ہے کہ نیدرہ برادران بلند نے آپکو علاقجات کوہی پنجاب مین قائم اور ساکن کیا تہا اور اوسکی اولاد بجانب مغرب دریاے سندہ بعد اون کے سکونت پذیر ہوئی تہی اقوام افغان جنکی نسل یہودی ہونے نے نہایت تعجب پیدا کیا ہے اور جو اون علاقجات مین سکونت رکھتے ہین جو پسران سالباہن نے فتح کیے تھے غالباً خاندان جادو سے ہین جنہون نے جب مذہب اسلام اختیار کیا تو بنظر اسکے کہ اونکی قدامت کی اور بھی نمایش ہو نام یادو یعنے جادو کو بنام یہودی تبدیل کیا اور باقی اپنے حال کو قرآن سے نقل کیا وہ فرقۂ علیۂ افغانان جو بنام یوسف زئی یعنے اولاد یوسف مشہور ہین اور جنکا اصل وطن کابل اور غزنی تہا اون مین اب بھی ایک فرقہ اسطے موجود ہے جسکو جادون کہتے ہین اور لفظ جادون تخریب لفظ جادو کی ہے اور یہ فرقہ اب بھی کوہستان شرقی دریاے سندہ مین سکونت پذیر ہین جنکو پسران بلند نے فتح کیا تہا یہ درحقیقت تعجب افزا امر ہے اگر ہم ثابت کرسکین کہ افغانان نسل یہودی سے نہین ہین بلکہ خاندان جادو سے ہین +

۵۳ جب لفظ جنج ساتھ جوہیا کے جو ایک اور قوم کلان ہے شامل کیا جاے تو لفظ جنجوہیہ جسکا ذکر بابر نے کیا ہے پیدا ہوتا ہے جو ہیا جنکا مذکور تواریخ بہٹی مین ہوا ہے اب معدوم ہین صرف نام اونکا باقی ہے مگر اونکی تواریخ کی ایک جلد ضخیم ہے پسران جنج کے بہت نشان باقی ہین مثل جنجیان واقع کنارہ گارہ اور جنجیانی واقع صحراو غیرہ +

۵۴ جو نام ایسے ایک جانور کا مذکور ہے جسکو علاقجات صحرائی مین کوئی نہین جانتا تہا اس سے بھی ظاہر ہے کہ یہ جانور کہان پیدا ہوتے ہین

گدی نشین ہوا تو اوسنے اپنی کل فوج کو بمقام لاہور بنظر تیاری ٹیکا اور بمقابلہ بریہان گبھیل راجہ کنک پور کے طلب کی (اس جنگ کا حال جلد اول مین درج ہے) بریہان اس جنگ مین مقتول ہوا یہ راجہ بسرداری چالیس ہزار آدمی کے میدان جنگ مین آیا تھا +

بھٹی کے دو فرزند تھے منگل راو اور مسور راو بھٹی کے وقت سے نام بزرگان کا تبدیل ہوا اور بعد ازین قوم اوسکے نام سے مشہور ہوئی +

منگل راو گدی نشین ہوا مگر اوسکی قسمت مثل اوسکے والد کے نتھی دوندی بادشاہ غزنی نے فوج کثیر کے ساتھہ لاہور[۱] پر فوج کشی کی اور منگل راو اوسکے مقابلہ مین نہین آیا بلکہ اپنے فرزند کلان کو ہمراہ لیکر بیچ صحرا کے کنارہ دریا رو لفرار لایا اسپر دشمن نے محاصرہ سالباہن پور کا کیا جہان خاندان راجہ سکونت رکھتے تھے مگر مسور راو مفرور ہوکر لاکھی[۲] جنگل مین گیا اور جو اس جنگل مین صرف کاشتکار لوگ رہتے تھے اونپر وہ غالب آیا اور مالک ملک ہوگیا مسور راو کے دو فرزند تھے ابھے راو اور سارن راو پسر کلان ابھے راو نے کل لاکھی جنگل کو اپنے زیر حکومت کیا اور اوسکی اولاد جو کثرت سے ہوئی تھی وہ سب بنام ابھوریا بھٹی مشہور ہوئی سارن نے اپنے بھائی سے تکرار کرکے علحدگی اختیار کی اوسکی اولاد کاشتکار ہوگئی اور مشہور بنام سارن جٹ[۳] کے ہین +

منگل راو پسر بھٹی کے جسنے اپنے ملک کو ترک کیا تھا چھہ فرزند تھے معظم راو کلرسی مولراج شیوراج

اگر گروہ جادو اسوقت مین صحرا سے جنوب دریا سے ستلج سے آئے ہوتے تو شمار خزانہ مین بار شتر لگتے نہ بار قاطران یعنی خچر +

[۱] اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ لاہور اور سالباہن ایک ہی مقام کا نام تھا جو ذکر مین بعد ہوا ہے اوس سے پیدا ہے کہ فاصلہ ان دونون شہرون مین بہت تھا ایک مقام سانگلا بجانب جنوب لاہور متصل خانقاہ سکندر کے ہے اور ایک مقام سیالکوٹ ہمارے نقشجات جدیدہ مین ہے شہر سالباہن یا سالباہن پور یا سالپور اوپر مقام ویرانہ کیل نگری کے آباد ہوا ہوگا ہمکو امید ہے کہ جو تجسس اس بارہ مین پنجاب مین جسکے حال سے ہنوز آگہی نہین ہے کیا جاے تو حال تواریخ قدیم اوس سے نہایت روشن ہوگا +

[۲] لاکھی جنگل مشہور کل ہندوستان مین بباعث نسل جنگل کے گھوڑونکے ہے مگر اب قریب تیس سال سے یہ نسل جاتی رہی +

[۳] اسی سبب سے جو قوم جٹ کاشتکار کل ہندوستان مین بکثرت ہین اون مین ایک قول چلا آتا ہے کہ وہ اولاد خاندان جادو کے ہین اور اونکا اصل وطن قندہار ہے یہی بیان ہمارے سامنے ہوا ہے کہ جو جٹ بیانا اور بہرت پور کے ہین اونکی نسل یہی ہے مگر یہ دریافت نہین ہوتا کہ اولاد جادون نے کیون نام جٹ کا اختیار کیا تھا +

سپول اور کیولا +

جب منگل راو بادشاہ سے بھاگ گیا تھا تو اوسکی اولاد خانہائے رعایا مین مستور ہوئی تھی ایک بھومیا ستی داس قوم تاک[لہ] نے جسکے بزرگون کو بزرگان راجہ بھٹی سنے خراب اور تباہ کر دیا تھا ارادہ بدلہ لینے کا کرکے بادشاہ کو اطلاع دی کہ بعضے اولاد ایک ساہوکار کے گھر مین مخفی ہین بادشاہ نے تاک کو مع ایک گروہ فوج کے بھیجا اوسنے محاصرہ سے سری دہر کے گھر کا کیا اور اوسکو گرفتار کر کے بادشاہ کے روبرو لے گیا اور بادشاہ نے قسم کھا کر کہا کہ اگر وہ پسران سالباہن کو حاضر نہین کرے گا تو اوسکے سب زن و بچہ قتل کیے جائینگے ساہوکار مذکور نے جسکو اندیشہ اس حکم شاہ سے پیدا ہوا تھا عذر کیا کہ اوسکے پاس راجہ کے لڑکے نہین ہین بلکہ وہ لڑکے ایک بھومیا کے ہین بروقت حملہ آوری فوج کے فراہم کیا ہے اور وہ مقروض اوسکا تھا بادشاہ نے حکم دیا کہ اونکو حاضر کرے اور اونکے گاون کا نام دریافت کیا اور جو نام اوسنے بتایا اوس گاون کے بھومیا طلب کرکے اوسنے اولاد سالباہن کو حکم اونکے ساتھ کھانا کھانے کا صرف نہین دیا بلکہ اونکی شادی اون بھومیا لوگون کی دختران کے ساتھ کرنے کا حکم دیا ساہوکار مذکور کو کوئی اور موقع بجز تسلیم کرنے اس امر کے واسطے تحفظ اونکی جان کے باقی نہین رہا تھا لہذا وہ نیچ

لہ اس موقع پر بیان خاندان تاک کرنا اور بیان اونکے قابل لحاظ ہونے کا بیچ آبادیہائے جادو واقع پنجاب کے ضرور ہے ہمنے تفصیل اس خاندان کی جلد اول مین درج کی ہے مگر بعد لکھنے اوسکے ہمکو دریافت ہوا کہ دارالریاستہ تاک کی اوسی مقام پر تھی جہان ہمکو خیال مقام ٹیکسلہ دارالریاستہ ٹکسائل دوست اور رفیق سکندر کا تھا اوس تفصیل مین ہمنے تامل پر درج کیا ہے کہ نام ذاتی کسیکا نہین ہے بلکہ نام بباعث سرداری ٹکشک یعنے قوم ناگ کے مشہور ہوا اور اسکی تصدیق بھی پہونچی ہے یہ حال ہمکو کتاب بابری یا ترجمہ کتاب مذکور سے حاصل ہوا ہے بیچ بیان کرنے حدود پانوں کے بابر اسطرح تحریر کرتا ہے کہ بجانب مغرب ایک دشت ہے کہ جسکو بازار تاک بھی کہتے ہین مترجم ذی علم کتاب مذکور اس بارہ مین یہ بھی تحریر کرتا ہے کہ تاک مدت سے دارالریاستہ دامان کا رہا ہے اور نقشہ مرتبہ مسٹر الفنسٹن صاحب مین بازار تاک جسکو بابر بنام تاک بھی مذکور کرتا ہے چند میل کے فاصلہ پر دریائے اٹک سے واقع ہے ہمین شک اور شبہ نہین ہے کہ یہ شہر اور دریا دونون بنام خاندان تاک یا ٹکشک مشہور ہوے ہین اور قوم ناگا یا ناگ جبکی کل ہندوستان مین محیط ہوگئی تھی ہم بالتحقیق اس سے استخراج کر سکتے ہین کہ نام اوسفس کا جو اولاد ٹکسائل نے بعد وفات اپنے والد کے قائم کیا تھا اوفس تھا جو زبان گریک یعنے یونانی مین نام تاک یعنے سانپ کا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ تاک لوگ سابق مین اس علاقہ مین آکر قائم ہوئے تھے مہابھارت مین ذکر ہے کہ تنازعہ فیما بین جنمیجے اور ٹکشک کے واسطے عوض لینے اونکے راجہ سے اپنا مرگ اپنے والد پریکھت کے جو راجہ اندرپرستہ یعنے دہلی کا تھا ہوا تھا +

پوشاک زمینداران کے حاضر کیے گئے اونھون نے اون جٹون کے ساتہ کھانا کھایا اور اونکی دختران کے ساتھہ شادی بھی کی اسطرح اولاد کولر راے، کلور یا جاٹ ہوگئی اور اولاد موندراج اور شیوراج موندا جت اور شیوراجت ہوگئے اور پسران خرد ہیول اور کیولا جونائی اور کمہار مشہور کیے گئے تھے وہ وس فرقہ کے ہوگئے ✣

منگل راؤ جسنے پناہ صحراے کنارہ دریاے گارا مین پائی تھی دریاے مذکور کے پار چلا گیا اور وہان سے اوسنے ایک علاقہ جدید کو اپنے زیر حکم کیا اسوقت مین قوم براہا[۱] کنارہ دریاے مذکور پر آباد تھی اور آگے اونکے بوتا راجپوت بوتانان[۲] کے رہنے تھے پوگل[۳] مین پریرا قوم رہتی تھی اور وہات مین سودا[۴] اور قوم سودرا جپوت مقام لودروا مین سکونت پذیر تھی (اسکا یعنے لودروا کا بیان بعد ازین کیا جاے گا) یہان منگل راؤ نے امنیت حاصل کی اور باستر ضاے راجہ سودا اوسنے اپنا مقام قیام آیندہ بیچ وسط علاقہ لودرا اور براہا اور سودا کے اختیار کیا بعد مرگ منگل راؤ کے اوسکا فرزند

معظم راؤ جو ہمراہ اپنے والد کے مقام سالباہن پور سے فراری ہوگیا تھا گدی نشین ہوا اور سب راجگان قرب وجوار نے اوسکی راجگی منظور کی اور ہنگام گدی نشینی اوسکے اونھون نے نذرہاے معمولی اوسکے پاس بھیجین اور راجہ سودا امرکوٹ والہ نے اپنی دختر کی شادی اوسکے ساتہ تجویز کی یہ شادی منظور ہوئی اور مقام امرکوٹ مین رسوم شادی ادا ہوئین اوسکے تین فرزند پیدا ہوے کیہر اور مولراج[۵] اور رگوگلی ✣

---

[۱] نام ان اقوام راجپوت کے جنمین کے اکثر اب صفحہ موجودگی سے معدوم ہوگئے ہین صداقت اصل تحریر کی کرتے ہین یہ براہا اب مسلمان ہین ✣

[۲] بوتا کی قوم بہی اب معدوم ہوگئی ہے ✣

[۳] مقام پوگل مین قدیم سے قوم پریرا آباد ہے یہ قوم نوکلی مارو کا سے ہے ✣

[۴] قوم سودا امرکوٹ والہ زمانہ ہاے دراز سے صحرا مین سکونت رکھتے ہین اور غالباً یہ قوم سوگدی سے ہین جنکا ذکر سکندر کے عہد مین ہوا ہے (دیکھو جلد اول)

[۵] مولراج کے تین فرزند تھے راج پال لوتہوا اور چوبرا اور فرزند کلان یعنے راج پال کے دو پسر تھے رنیوا اور گیگوا اور رنیو کے پانچ بیٹے دہوکر پوہر بودہ کولرو جیپال اور ان سبکے بہی اولاد تھی اور وہ سب رئیس خاندانہاے جداگانہ ہوے اولاد گیگو بنام کہنگر مشہور ہوئی (یہ رئیسان گرنار تھے) ان سب ریاستون کی تواریخ مین نسب نامہ تفصیل درج ہین اور وہ راجپوتون کے بڑے کار آمد ہین کیونکہ اونکے ذریعہ سے وہ خاندانون کی یگانگت دریافت کرسکتے ہین مگر ہم اوسکو متروک القلم کرتے ہین کیونکہ اوس سے کچہ دلچسپی انگریزی

کیہہ اپنی تاخت اور تاراج اپنے پیشہ سے مشہور ہوا اور سنہ سنا کہ ایک قافلہ پانچ سو اسپ لیکر مقام اروڑ[1]
ملتان کو جاتا ہے یہ سنکر اوسنے اپنے چیدہ رفیق ہمراہ لیکر بحیلہ تجارت شتران اونکا تعاقب کیا اور آخر دریاے
پنج ند[2] اوسنے دوچیا ہوا اور اوسپر حملہ آور ہوکر اونکو گرفتار کرکے اپنے مقام قیام پر واپس آیا ایسی تاخت اور
تاراج کرنے سے وہ مشہور ہوگیا اور اوسنے دیوراج الوہ والے نے آ بچیل واسطے شادی اوسکی اور اوس کے
دولہیراں کا اوسکے بہیجا رسم بہ شادی بہت دہوم اور ہجوم کے ساتہ عمل مین آئین اور بعد واپسی کے
کیہہ نے ایک قلعہ کی بنیاد ڈالی اور اوسکا نام تنوت اوپر نام تنودیب کے رکہا قبل اختتام ہونے اس تعمیر کے
معظم راؤ نے وفات پائی +
کیہرسنگہ گدی نشین ہوا ہنگام اوسکی گدی نشینی کے تنوت پر جبہ تہ رئیس براہا[3] نے فوج کشی کی اسوجہ سے کہ
مقام مذکور اوسکی قوم کی سرحد پر تعمیر ہوا تہا مگر مولراج نے تحفظ اوسکا قرار واقعی کیا اور براہا کو بہ مجبوری
واپس جانا پڑا +

ملاخطہ کرنے والے کتاب ہذا کی نہین ہے مبنے جو خلاصہ اولاد مولراج درج کیا ہے وہ صرف اسقدر حال روشن کرنے کے واسطے تحریر کیا ہے
خاندان کہنگہ یلک سارا اختیار مین مشہور ہے بخیلہ اونکے تو شخصون نے حکومت جو ناگڈہ گرنار مین کی ہے بجز اس امر کے اور کسی وجہ سے اونکی اصلیت کا
اظہار نہین ہوسکتا تہا بلکہ مورخین کی نظر سے مخفی رہتی کیونکہ یہ خاندان اب بالکل نابود ہوگیا ہے آئندہ ہم نقشہ محلات کہنگر اس کتاب مین لکہینگے
جو اوپر کوہ متبرک گرنار کے موجود ہین +
۱ سنہ ۱۸۸۰ء مین بذریعہ ایک دوست کے ہمکو ویرانہ علامات اس مشہور شہر کی جو ایک وقت مین دارالریاستہ دریاے بالا سندہ کا تہا دریافت
ہوئی یہ مقام ابوالفضل نے بنام الور دارالریاستہ راجہ سہرس کے جسکی سلطنت یا حکومت شمال مین کشمیر تک اور جنوب مین دریاے شور تک
تہی مذکور کیا ہے +
۲ پنج ند اوس مقام دریاے سندہ کا نام ہے جہان پانچون دریا شامل ہوگئے ہین صرف بیان پنج ند اور شہر قدیم اروڑ کا اس تواریخ کی صداقت
کرتا ہے گو نقل کنندگان کم عقل اور خود بین اوسمین تصرفات کرین اور اروڑ اور پنج ند کا حال سواے اونکے جو ہمیشہ قاصدی کیا کرتے ہین
اور کوئی شخص جیسلمیر مین کچہ بہی نہین جانتا اور نہ کچہ حال وہان کا بیان کرسکتا ہے +
۳ اس سے ظاہر ہے کہ قوم براہا اوسی مذہب کی تہی جو جادو بہٹی کا دہرم تہا دراصل ستارۂ اسلام ان ممالک مین کچہ عرصہ تک تاباں نہین ہوا تہا
گو عمر نے اول صدی مین ایک گروہ مذہبی بمقام سیکم قائم کی تہی جسکا نام بعد ازان بالسور مشہور ہوا پوٹینجر صاحب نے اپنی کتاب سفر مین ذکر
قوم براہا کا بیچ بلوچستان کے تحریر کیا ہے +

بروز سہ شنبہ ماگہہ سدی پورناشی سمت[1] ۷۸۷ (سنہ ۷۳۱ع) قلعہ تنوٹ کی تعمیر ختم ہوئی اور مندر تنوماتا کا اوسمین تعمیر ہوا عرصۂ قلیل کے بعد ایک عہدنامہ ساتہ قوم براہا کے عمل مین آیا اور شادی رئیس قوم مذکور کی ساتہ دختر مولراج کے وقوع مین آئی ✣

اسطرح ریاست جادو بہٹی کی بیچ ملک مارو کا کے قائم کرکے یہ امر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس باب ابتدائی کو ساتہ چند خیالات نسبت تواریخ مختلف المضمون اس قوم کے جو حیطۂ اختصار مین لایا گیا ہے ختم کیا جاے گو حواشی مبینہ ہر مقام پر درج ہوے ہین اور اونکے سبب اور کیفیت اور راے کم درکار ہوگی کیونکہ اونکے ملاحظہ سے خوانندہ اپنی راے نسبت بہتر ہونے اس جزو بیان قوم بہٹی کے دے سکتا ہے اور یہ بیان چار ازمنہ پر منقسم ہوسکتا ہے یعنے

اول۔ زمانہ بڑہی بزرگی خاندان جادو

دوم۔ اخراج یا بجورشی جانا اونکی اولاد کا ہندوستان سے مع اپنے رشتہ داران ہرکلی اور پانڈوکلی کے باراؤ ممالک مغربی دریاے سندہ یعنے اٹک اونکا قیام بیچ ماروستہالی کے بناے غزنی اور جنگ ساتہ شاہ روم وخراسان کے ✣

سوم۔ اونکا اخراج زابلستان سے اور آباد ہونا بیچ پنجاب کے اور تعمیر دارالریاستہ جدید سالباہن پور کی ✣

چہارم۔ اونکا اخراج پنجاب سے اور آباد ہونا بیچ میر کے جو ایک مقام سرسر واقع ملک مارو سے ہے اور تعمیر مقام تنوٹ ✣

یہ بہی غیر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ زیادہ تفصیل تواریخ قدیمہ جادو کی کیجاے کیونکہ یہ حال دوسری[2] جگہ تحریر ہوچکا ہے کثرت واقعات متفرقہ اور بیانات جغرافیہ تجویز ہماری استرضا اور استصواب درباب صداقت

---

[1] صرف چہ لیثت کا ذکر سالباہن جسکے ہمراہ گروہ جادو زابلستان سے پنجاب مین آئے تہے اور کیہر مین جو بانی آبادی اول صحراے ہند کا تہا ہوا ہے سمت ۷۲ اول کا ہے اور سمت ۷۸۷ دوسرے کا اب یا تو اورشیثو لکا غذ کور ہونا قلم انداز ہوگیا ہے اور یا سمت سالباہن کا غلط ہے سمت ۷۸۷ کیہر کا علامات سابقہ اور بیانات مورخین صداقت آئین سے پایۂ تصدیق کو پہونچتا ہے پس اگر ہم سو برس کا عرصہ درمیان سالباہن اور کیہر کے فرض کرین تو سال اخراج کا زابلستان سے سمت ۶۸۷ ہوتا ہے اور یہ ٹہیک مطابق شروع سنہ محمدی یعنے ہجری ہے ✣

[2] دیکھو ایسی کوئی راے زنی درباب ہندوا وتصبین ہرکیولس کے ترجمہ رائل ایشی ایٹک سوسائٹی جلد سوم

اس بیان سے کہ خاندان جادو کی حکومت وسط ایشیا مین تھی اور یہ کہ وہ ہنگام ترقی اسلام بعہد ہندوستانین وہ وہان سے خارج ہوکر آگئے تھے حاصل کرسکتا ہے بیان محیر مشہورہ اونکی جنگ کا ساتہ بادشاہان متفقہ سہ پا اور بیکٹریا کے کلیتہً دروغ معلوم ہوتا اگر شہادت اس امر کی موجود نہوئی کہ بادشاہ یوتھی ڈیمس اعظم اس علاقہ مین ایک راجہ اندوسیتھک کے ہاتہ سے قتل ہوا تھا اور اوس راجہ کو مورخین یونان نے ساتھ نام سوفوگا سینا کے مذکور کیا ہے غالباً یہ نام مشترکہ سوبا ہوا اور اوسکے نبیرو گج کا ہے (شاید اسمین لفظ سینا ایزاد کیا گیا ہے) اور یہ دونون راجہ غزنی کے تھے جنکی جنگ ساتھہ بادشاہ بیکٹریا لیے خراسان کے ہوتی تھی ✤

ملک سیستان (جو ملک سرو سیر ہے) اور اوسکے دونون جانب کے درہ مین زمانہ سلف مین ایک ورفرع خاندان جادو کی آباد تھی کیونکہ خاندان سندسما نا اولاد سامان کے ہین (جو مانند جادو کے نام بزرگ سے خاندان کا نام ہوگیا تھا) جسکو یونان والے سامبس کہتے تھے اور جسکی اولاد مین سے ایک شخص نے سکندر کا مقابلہ بیچ عبور کرنے دریاے سندہ کے کیا تہا اس خاندان کا دارالریاست ضمانیا کاکوٹ یا ساما نگری تھا جو اب تک نیچے دریاے سندہ کے موجود ہے اور یونانی جسکو خراب کرکے سیناگر کہتے ہین ✤

یہ خیال نہایت دلچسپ ہے کہ غچتائی[1] اولاد جادو سے ہین اسیطرح باپا بزرگ رانایان میواڑ نے وسط ہند کا ملک ترک کرکے اور اپنی اولاد چھوڑ مین قائم کرکے اب خراسان کو چلا گیا ان سب باتون سے ثابت ہے کہ مذہب ہنود اون مقامات بعیدہ مین جاری تھا اور آمد و رفت درمیان وسط ایشیا اور ہند مین

[1] مسٹر ولسن صاحب کو نام پانڈو کا بیچ توارمی صاحب کی جغرافیہ کے سوگدیانا مین دریافت ہوا ہے اور حسب بیان ابن ہیکل شہر ہرات مشہور بنام ہری ہے یہ شامل کرتا ہے ماریا مرکو اور پاروستھانی کو جہان پانڈو اور ہرکلی کے یعنے خاندان ہری آئے تھے جب وہ ہندوستان سے جلا وطن کیے گئے تھے اگر اون مقامات بعیدہ مین تلاش قدیم تحریرات کندہ کی کیجاے تو ہم اب بہی وقت یعنی زمانہ کے زینہ پر چڑہ سکتے ہین یعنے دریافت کرسکتے ہین کیا وہ ہمیری زبان ظاہر کرتی ہے جو دروازہ سمرقند پر تحریر ہے (اسکا حال ابن ہیکل اوسلی صفحہ ۲۴۵ مین درج ہے) مگر ہنگاک اوس مسافر اولوالعزم یعنے مسٹر مورکرافٹ کی نے اوسوقت مین جب وہ آمادہ مسافرت ٹرنس اوکسیانا کا تہا بہت سے تحقیقات طلب چہوڑے ہین بو دہت کی تحریرات کندہ اور غارہاے واقع بامیان جنمین تحریرات کندہ ہین بہت کار آمد ہین اور کچہ شبہہ اس مین نہین ہے اگر تحقیقات اونکی کیجاے تو وہ اوسی قسم کی تحریرات ہونگی جو ہند مین اون مقامات مین کندہ ہین جو پانڈو کی مشہور ہین ✤

بلا مزاحمت ہوتی تھی اب بھی بہت امور تحقیقات طلب بیچ علاقہ ٹرنس اوکسیانا یعنے آمو دریاے اوکسیانا کے اور ملک پنجاب کے جہان ہماری رسائی ہوسکتی ہے باقی ہین اور تلاش کنندہ کو معاوضہ کلان اونمین حاصل ہوسکتا ہے یعنے سالباہن پور کمپل نگری ہر اکوہ جد یعنے جاوو کا وانگ یا شاید میوسی فیلیا[۱] بہات شہر اوچ کے مگران سب سے زیادہ تر دار الریاستہ تھیکسا سلنز کی ہے ہکو امید ہے کہ اس زمانہ مستعدی مین ان امور کا لحاظ رہیگا اور ہم وعدہ کرتے ہین تلاش کنندہ کو اوس سے مختلف معاوضہ دستیاب ہوگا جو تلاش کنندگان جالا پلیشین کو ملک افریقہ مین حاصل ہوا ہے کیونکہ اس ملک مین وہ اون مقامات مین جائیگا جہان اول علم و ہنر کا مخزن تھا اور اوس ضرب المثل کو جو اب بھی انسان صحیح جانتے ہین غلط کر دیگا +

باب دوم

راوکیہر ہمعصر خلیفہ ولید — اوسکی اولاد رئیس خاندانہا ہوئی کیہر نے اول اپنی فتوحات میدان مین کین + قتل اوسکا — گدی نشینی تنو — اوسکی فوج کشی اوپر برابا اور لانگاہ کے — تنوت کا محاصرہ کرنا راجہ ملتان کا — اوسکی شکست — راو تنوت کی شادی ساتہ دختر رئیس بوتا — اوسکی اولاد — تنو کا خزانہ مدفون پانا — تعمیر قلعہ بہجنوت — مرگ تنو — گدی نشینی بہجے راے — اوسکی فوج کشی اوپر قوم براہا کے جو شریک قوم لانگا کی واسطے فوج کشی اوپر راجہ بہٹی کے ہوئی تھی قبل تقریب بہجے راے اور اوسکے رشتہ داران کے — دیوراج کا محفوظ رہنا بذریعہ ایک برہمن کے — تنوت پر قبضہ کرنا — قتل باشندگان — دیوراج کا اپنی والدہ سے ملنا بمقام بوتاہان — تعمیر دیوراول جبیر رئیس بوتا نے فوج کشی کی — دیوراج کا اوسکو گرفتار کرکے قتل کرنا — راجہ بہٹی کے پاس ایک جوگی کا آنا — چیلہ ہونا اوسکا — خطاب راول کا ہونا —

[۱] ایک جزو مین اوس ایسی یعنے رسنے زنی کے جو دریاے جہیں اور سندہ کے ... [illegible] ... جنہونے اس خیال سے قتل اقدام کیا کہ وہ ... اوس موضع کے ہین جہان بیان تعمیرات مذہبی راجپوت کا ہوا اور جسمین مشابہت اس قوم کے جنگ آوران کے حرکات کی ساتہ سکندر کے لشکر کے ہوا کے جنگ آوران کے ہے ہمارا خیال خاص کر اونمین تعمیر عجیب کی طرف راجع ہوا جسکو لفٹنٹ ... صاحب نے دریافت کیا اور جو نام توپا نکیا نلا مشہور ہے جسنے اول خیال کیا تہا (ترجمہ ... ایشیاٹک سوسائٹی جلد اول صفحہ ۳۱۳) کہ اوس قسم کی تعمیر ہوگی شہر کے طور پر ہوتی ہین مگر جب ہمنے ... کی تو ... جغرافیہ کو ... تو دریافت ہوا کہ یہ اوس مقام پر ہے جہان شہر بوسیفلس سابق تہا لیس ہمنے مندر کا خیال ترک کرکے اسپ سکندر کا خیال کیا اوسکے قائم کیا یعنے بوسیفلس نام اسپ سکندر کا تہا اور پہر ہمکو بہت بیشتر اوس سے دریافت ہوا تہا جب ... صاحب نے اوسکو کندہ کرایا تہا اب صاحب موصوف کے نتیجہ تحقیقات سے کے ہم شائق ہین +

دیوراج کا قتل قوم لانگا جنھون نے اوسکی اطاعت نطور کی - بیان قوم لانگا - دیوراج کا فتح لودروا کا کرنا جو دارالریاستہ راجپوتان لودرا کا تھا - راجہ دہارسے معاوضہ ایک گستاخی کا لینا - عجیب حالات رسوم مذہبی - فوج کشی اوپر دہار کے - واپس آنا بیچ لودروا کے - تالاب بنانا بمقام کہدال - قتل راول مونڈ کا گدی نشین ہونا - اوسکا بدلا اپنے والد کے قتل کا لینا - اوسکے فرزند بچھراکی شادی ساتہ دختر بلب سین پٹن انہل وارا والہ کے - ہمعصر محمود غزنوی - گرفتار کرنا ایک قافلہ تجاران اسپ - پاہو بہٹی کا فتح کرنا مقام پوگل کا قوم جو بہیا سے - دوساج پسر بچھراکی فوج کشی اوپر قوم کہیچی کے - مع اپنے تین برادران کے علاقہ کھر مین جانا وہان شادی کرنا ساتہ افسر رئیس کہلوت کے - مطابقت عہد - مرگ بچھرا - گدی نشینی دوساج - فوج کشی سودا راجہ ہمیر - اسکے عہد مین دریاے ساگر صحرا مین بہنا موقوف ہوا - قول سابق پسران دوساج - منجملہ انکے پسر خرد لانگا بیجے راے نامی کا شادی کرنا ساتہ دختر سدہ راج سولنکی راجہ نہل وارا کے دیگر پسران دوساج جیسل و بیجے راے - بہوج دیو پسر لانگا بیجے راے کا رئیس لودروا ہونا بعد وفات دوساج کے جیسل کی سرکشی بخلاف اپنے برادرزادہ بہوج دیو کے - استطلاب اعانت سلطان غوزنی سے - اوس سے جاکر بمقام ارود ملاقات کرنا - قسم درباب موافقت ساتہ سلطان کے - اعانت حاصل کرنی واسطے اخراج بہوج دیو کے - لودروا پر حملہ ہونا اور اوسکا لوٹا جانا - قتل بہوج دیو جیسل کا راول ہونا بہٹی کا - لودروا کو بنظر اسکے چہوڑ دینا کہ اوسپر حملہ آسان تھا - دوسری جگہ دارالریاستہ تجویز کرنا - تحریرات پیشین گوئی نسبت برہسر کنڈ کے - بناے جیسلمیر - مرگ جیسل - گدی نشینی سالباہن دوم ✣

جو تاریخین مختلف حالات کی باب سابق مین درج ہین اونکی صداقت مشتبہ ہو مگر ہمنے آخر کار بہٹی کے راجگان کے حالات کی نسبت ایک بنیاد مستحکم دریافت کی ہے ہم ان تاریخون کو بحیہ معتبر تصور کرسکتے ہین یعنے سمت ۳۰۰۰ جو دہشت کے درباب فتح جادون راجہ غزنی اوپر بادشاہان روم و خراسان[1] کے اور سمت ۷۲ درباب اخراج سالباہن اور اوسکے جادونکے زابلستان سے اور اونکی آبادی بیچ پنجاب[2] کے مگر

---

[1] شاہ بابر اپنے روزنامچہ مین تحریر کرتا ہے کہ باشندگان سب علاقجات ہندوستان غربی دریاے سندہ کو بنام خراسان کہتے تھے ✣

[2] باوجود گذرنے گیارہ سو سال کے جبسے بہٹی پنجاب سے خارج ہوئے ہین اور باوصف تبدیل ہونے عقائد اور زبان اور مذہب کے جب سے سالباہن نے اوس ملک کو ترک کیا تھا اب تک وہان کے جغرافیہ سے پیدا ہے کہ بہٹی وہان رہتے تھے دیکھو نقشہ صاحب کا نقشہ اوس سے معلوم ہوگا کہ ایک مقام پنڈی بہٹیا یا بہٹی کا چک اوس مقام پر ہے جہان سالباہن پدر کی جگہ تھی ✣

در باب اونکی آبادی بیچ صحرا کے اور بنا ڈالنے تتوت اونکی دار الحکومتہ اولین کے جو سمت ۸۷ (۱۳۱۲ع) مین درج ہے اوسکی مطابقت ہر ایک حال حکومت مابعد سے ہوتی ہے ✤

کیہر وہ نام ہے جسکی تعظیم بیچ بیچ تواریخ خاندان بہٹی کے ہوتی ہے اور جسکی کارفرمائی ابھی تحریر ہوچکی ہے ہمعصر خلیفہ ولید کا ہوگا جسکی فوج اول مرتبہ میدان ہند مین گئی تھی اور جسکے مقام فتح اول اور اصل مقام قیام اور دار الریاستہ سندہ بالا تھا ✤

کیہر[۵۱] کے پانچ فرزند تھے یعنے تنو اوتی راے چنر کا فرئیو تہائم یہ سب صاحب اولاد ہوئے[۵۲] اور ہر ایک علحدہ علحدہ خاندان کے جنکے نام سے اوسکا خاندان مشہور ہوا سب بھائی خوش نصیب تھے اونہون نے علاقہ چنّا راجپوتون کا فتح کیا (یہ قوم اب معدوم ہے) مگر ان راجپوتون نے عوض کیہر سے لیا یعنے وہ شکار مین تھا کہ اونھون نے اوسپر حملہ کرکے اوسکو قتل کیا ✤

تنو گدی نشین ہوا اوسنے علاقہ برآہا[۵۳] اور علاقہ لنگاہا ملتان والون کا تباہ اور برباد کردیا مگر حسین شاہ مع لنگاہا[۵۴] پٹھانون کے جو خود اور چار آینہ اور زرہ آہنی وغیرہ سے آراستہ تھے اور مردمان[۵۵] ودمیلی و کہیچی[۵۶]

---

[۵۱] اگرچہ ہم علامت ترجمہ کی قلم انداز کرتے ہین مگر خیال کرنا چاہیے کہ یہ اصل کا ترجمہ صحیح ہے ✤

[۵۲] اوتی راے کے پانچ فرزند تھے سورنا سہسی جیوا چاکو اجہ اونکی اولاد عام نام اوتی راے سے مشہور ہین اس سبب سے اون کا فرقہ زیادہ از حد ہوگیا ہے اور اونکے بہاٹ لوگون کی ہوشیاری درکار ہے کہ اون کے بزرگون کو جدا جدا رکہین تاکہ ایک ہی بزرگ کے خاندان مین شادی باہم نہو جاے یہ بیان گو قابل تحریر نہ تہا مگر چونکہ اون کے حالات کی صداقت اس سے ہوتی ہے لہذا درج ہوا ✤

[۵۳] انڈو سیتھک لوگ نام حیوانات سے مشہور ہوتے تھے مثلاً براہا یعنے خوک لومڑی یعنے شغال تکشک یعنی سانپ اشویا یعنی اسپ ✤

[۵۴] یہ لنگاہا پٹھان دراصل سولانکی راجپوت ہین منجملہ چار اقوام اگنی کل کے تھے غالباً یہ لوگ بمقام لگمان جو بجانب مغرب دریاے سندہ واقع ہے سکونت پذیر تھے یہ دریافت ہونا نہایت متعجب و خوش کن بہی ہے کہ سولانکی گوترا چارج اپنا ملک لوکوٹ بتلاتے ہین اور لفظ پٹھان اونکو کسیطرح اونکے ہندو ہونے سے مستثنے نہین کرسکتا ✤

[۵۵] بابر نے اپنے سوانح عمری مین ہر ایک قوم کا نام جو اوسکو ہندوستان جاتے مین ملی درج کیا ہے اور اوسکی تحریر سب اقوام کی صداقت تواریخ قدیمہ بہٹی کی کرتی ہے مگر اوسنے کہین ذکر قوم ودمی کا نہین کیا ہے ✤

[۵۶] اس نام کا پہلی درج کرنا بہت ضرور اون لوگون کے واسطے ہے جنہون نے کتاب بہاٹون مین اون کی تواریخ قدیمہ ملاحظہ کی ہین

اور کہوکر[سلہ] اور مغل اور جوہیا[۵۲] اور جودا اور سید لیکر واسطے حملہ کرنے اوپر جادو کے روانہ ہوا یہ سب سوار تھے
اور شمار مین دس ہزار تھے یہ سب علاقہ براہا مین پہونچے اور وہان قیام کیا سب براہا تہ بیک اونکے
ہو گئے تنو نے بھی اپنی برادری کے لوگ یعنے ہمقوم جمع کیے اور آمادہ مقابلہ ہوا چار روز تک اوسنے
تحفظ قلعہ کا کیا بروز پنجم راو مذکور نے حکم دیا کہ دروازہ قلعہ کہولدیے جائین اور اسنے فرزند بجے رائے
کو ہمراہ لیکر شمشیر بدست باہر آیا اور محاصرین پر حملہ آور ہوا اول قوم براہا رہ بفرار لائی بعد ازان سب
فوج اسو رنے اونکی پیروی کی فتحیاب راو نے مال غنیمت جادو کا جو میدان جنگ مین ملا اپنے قبضہ مین کیا
اور وہ اوسکو مقام تنوت مین لایا فوراً جب فوج ملتان اور لنگاہا کی شکست نصیب ہوکر مفرور ہوئی
نا رجیل شادی منجانب بیجو رئیس بوتا بوتا بن[۵۳] والہ سنکے آیا اور ایک عہدنامہ مشارکت بمقابلہ راجہ ملتان
فیما بین منعقد ہوا +

تنو کے پانچ فرزند تھے بجے رائے مکور جی ننگ الن اور رائکیو پسر دومی مکور کا فرزند بیلیا ہ تھا اسکے
دو فرزند تھے مہولا اوزد کا واس وکا ودے ایک تالاب کندہ کرایا تہا اور اپنے نام سے مشہور کیا

بہاٹ کہیجی قوم کے اصل سکونت اونکی بجانب شمال بتاتے ہین اور بیان کرتی ہین کہ سب سندسا گرجو ایک دوآبہ پنجاب مین ہے اونکا تہا +

سلہ کہوکر غالباً دراصل گہکر ہین بابر بہی ذکر قوم گہکر کا کرتا ہے یہ ایک قوم عجیب ہے اور اتبک ذکر طریق مثل بہاٹ لوگونکے ہین +

۵۲ نسبت جودا اور جوہیا کے ہینے ابہی تحریر کیا ہے کہ وہ لوگ باشندہ کوہ جود کا وانگ کے ہین جسکو بابر بنام کوہ جود مذکور کرتا ہے اور جود
کنارہ دریاے بیتہ پر واقع ہے مقام بہیرا کا بیچ کتاب موسومہ زیل مین اوپر ۳۲ ڈگری شمال اور ۷۲ ڈگری دس دقیقہ مشرق کے
درج ہے اور لفنسٹن صاحب بیچ ۳۲ ڈگری دس دقیقہ کے لکھتے ہین مگر ایک ڈگری زیادہ یعنے ۷۳ ڈگری ۱۵ دقیقہ مشرق کے
تحریر کرتے ہین یہ مقام جو یا ڈیا بیچ تواریخ بہٹی کے مذکور ہے کہ مقام قیام اونکا تہا جب وہ ہندوستان سے خارج ہوکر وسط ایشیا
مین گئے تھے بابر نے بہی اسکا خاص مقام اپنی کتاب مین اوس موقع پر درج کیا ہے جب اوسنے حملہ اوپر کوہی اقوام جت وگوجر
وگہکر وغیرہ متصلہ کشمیر کے کیا تہا اور اوسنے بابی گہکر کو مقام بہیرا سے جو اوپر کنارہ دریاے بیتہ متصل غار کورک کوتری واقع ملکرم کے
واقع ہے خارج کیا تہا حاشیہ کرنے والا اسکا راے زنی کرتا ہے کہ یہ اوربت بامیان غالباً بودہ مذہب کے تھے بابر لکہتا ہے جت لوگونکو
حاکم سیالکوٹ کا بہی پایا تہا یعنے اوسکے عہد مین جت حاکم سیالکوٹ کے تھے غالباً یہ وہی سالبور ہے جسکا ذکر جلد اول مین آیا ہے اور جسکو بارہ صدی مین
راجہ پاٹن نے ایک راجہ جت سے فتح کیا تہا اور گمان ہے کہ یہ وہی سالباہن پور ہے جسکو مفرور جادو راجہ غزنی نے تعمیر کیا تہا +

۵۳ بوتا بن غالباً لفظ بن سے ہے جو زبان ہندی مین جنگل کو کہتے ہین یعنے جنگل بوتا +

اسکی اولاد تجار ہوئی (سوتر) اور اج تک مشہور بنام[1] مکور سوتر کے ہین +

پسر سومی جی تنک کے دو فرزند تھے رتن سی اور چوہر رتن سی نے مرمت شہر ویران بہکلہ پور کی اور
چوہر کے بھی دو فرزند تھے کولا اور گمراج اونھون نے شہر کولاسر[2] اور گمراج سر تعمیر کیے +

پسر چارمی الن کے چار فرزند تھے دیوسی ترپال بہاونی اور راکیچہ اولاد دیوسی کی بھاری یعنے ساربان ہوئی
اور اولاد راکیچہ کی دکانداران یعنے بقال ہوئی اور اب شامل قوم اوسوال[3] ہین +

تنو کو بوساطت بیجاسنی دیبی کے ایک خزانہ مخفی دستیاب ہوا اوسنے ایک قلعہ تعمیر کیا اور نام اوسکا اوسی
دیبی کے نام پر بیجنوت رکھا (دیکھو نقشہ) اور اس قلعہ مین اوسنے دیبی کی مورت بماہ مگسر یعنی اگھن سودی
تیرس کو روہنی نچھتر پر سمت ۷۸۷ مین (۷۳۱ع) استہاپت یعنے قائم کی اور اسی سال حکمرانی کر کے
اوسنے وفات پائی +

سمت ۸۰۷ (۷۵۱ع) مین بیجے راے اوسکی جگہ گدی نشین ہوا اوسنے شروع حکومت گویا انکا دور
یعنے فوج کشی سے بمقابلہ اپنے قدیم دشمن قوم براہا کے کی اور اوسکو شکست دیکر تاخت اور تاراج کیا
سمت ۸۲۹ مین اوسکو ایک لڑکا رانی بوتا سے پیدا ہوا اوسکا نام دیوراج رکھا ایک مرتبہ پھر اقوام
براہا اور لانگا واسطے فوج کشی اوپر راجہ بھٹی کے متفق ہوئی مگر اونکو شکست نصیب ہوئی اور وہ
رو بفرار لائے جب اونکو یہ دریافت ہوا کہ وہ مقابلہ اور جنگ سے سر بر نہین ہوتے اونھون نے
رجوع بدغا کیا اور پیغام بھیجا کہ اس عناد قدیمی کے رفع کرنے کو رئیس براہا اپنی دختر بیجے راو کو دیتا ہے

[1] اولاد غیر منکوحہ ہرگز اس خرابی کو درمیان راجپوتون کے رفع نہین کر سکتی ہر قسم کے اہل حرفہ ہند مین ہم اولاد غیر منکوحہ راجگان دیکھتے ہین +

[2] یہ شہر اور تالاب مشہور ہین مگر بیکانیر کے قبضہ مین ہین دیکھو نقشہ +

[3] قوم اوسوال چوراسی اقوام تجارت پیشہ ہند مین سب سے زیادہ تر متمول اور کثرت سے ہین مشہور ہے کہ ایک لاکھ گھر انکے ہین یہ لوگ اوسوال اسوجہ سے کہلاتے ہین کہ وہ اول شہر اوسی مین آباد ہوے تھے وہ سب صحیح النسل راجپوت کی اولاد ہین مگر ایک فرقہ کے نہین ہین خصوصاً پوار سولانکی اور بھٹی اقوام سے ہین یہ سب مذہب جین رکھتے ہین اور یہ ایک امر استعجاب کا کم مشہور ہے کہ اوس مذہب کے گورو جوانان شہر اوسی سے پیدا ہوں مہاجنان دولتمند اور تجاران اس ملک کے جو کل ہندوستان مین موجود ہین ایک نام مارواری سے مشہور ہین اور یہ نام غلطی سے باشندگان ملک جودہپور کا متصور ہوتا ہے گو درحقیقت وہ نام باشندگان صحرا کا ہے تعجب یہ ہے کہ دولت جملہ ہند کی اس ملک مین جمع ہو جو نسبت اور ملکون کے بنجر ہے یعنے پیداوار زمین اوس مین نہین ہوتی +

اسپر کھٹی وہان گئے اور بچے راے اور اوسکے آٹھ سو رشتہ دار اور متعلقین قتل کیے گئے دیوراج بہاگ کر پروہت کے گھر مین گیا (شاید وہ پروہت براہما کا تھا) وہان بھی اوسکا تعاقب ہوا جب کوئی امید تحفظ جان کی وہان بھی باقی نہین رہی تو برہمن مذکور نے زنار راجہ صغرسن کے گلے مین ڈال دیا اور اس غرض سے کہ تعاقب کرنے والون کو اونکی غلطی کا اطمینان کرے کہ جسکی وہ تلاش کرتے ہین وہ نہین ہے برہمن اونکے روبرو اوسکے ساتھ ایک ظرف مین کھانا کہانے بیٹھا شہر تنوت کا محاصرہ کرکے فتح کیا اور قریب ہر ایک شخص جو اوسمین تھا اوسکو اونھون نے قتل کیا پس عرصۂ قلیل کے واسطے نام بھٹی کا معدوم ہوگیا +

دیوراج مدت تک ملک برابا مین مخفی رہا مگر آخرکار جرأت کو کام کرکے وہ وہان سے نکلکر مقام بوتا مین جو اوسکے والد کا شہر تھا آیا اوسکو نہایت خوشی حاصل ہوئی جب اوسنے دیکھا کہ اوسکی والدہ قتل تنوت سے محفوظ رہکر وہان موجود ہے اوسکی والدہ اپنے فرزند کا منہ دیکھکر نہایت خوش ہوئی اور اوسکے سر پر سے نمک اوتار کر پانی مین ڈالا اور یہ کہا کہ تیرے دشمن اسیطرح گل جائین دیوراج نے ایسی زیست محتاجی سے تنگ آکر درخواست ایک دیہہ کی کری حسب درخواست اوسکے وعدہ منجانب رئیس ہوا کہ ایک موضع اوسکو دیا جاے گا مگر رشتہ داران رئیس بوتانے رئیس کو مخوف اس فعل سے کیا اور اونے اپنے وعدہ کو مستر د کرکے یہ کہا کہ وہ اوسکو اوس قدر زمین دے گا جس قدر وہ ایک چرسہ یعنے کھال گاومیش کے تسمہ سے محصور کر سکے اور زمین بھی اوسکو مین صحرا مین دے اس امر مین وہ شکرگزار ہوگیا نامے معمار کا تھا جسنے قلعہ بھٹنیر[1] تعمیر کیا تھا دیوراج نے فوراً تعمیر ایک قلعہ کی شروع کی بنتی ماگہہ سودی تھی

[1] یہ فریب جو رئیس بھٹی نے واسطے حاصل کرنے زمین بنا بر تعمیر قلعہ عمل مین لایا اور ممالک ہند مین اور جو فاصلہ بعیدہ پر واقع ہین اون ملکون مین بھی غیر معلوم نتھا بھٹنیر کی اصل بھی اسیطرح سے یعنے بھٹنا یا تقسیم ہونا چرسہ کا وجہ تسمیہ کلکتہ کا بھی اسی نہج پر ہے بلکہ اوسکو کھال کٹا یعنی کٹا ہنا کھال کا کہنا چاہیے نسبت برسا کے جو قلعہ کارتیج کے شہر مین ہے یہی بیان ہے اگر کچہ مناسبت درمیان قدیم زبان پالی جو ہند مین تھی اور زبان پیونک یا تیشین مین (جیسا اونکے بادشاہون کے نام اور اونکا اشتراک ساتھ لفظ بال کے پیدا کرتا ہے) موجود ہوا اور حروف بے وپے پیونک اور سنسکرت مین قریب الہیئت ہین تو برسا چرسا ہو سکتا ہے اور جو افریقہ مین مارٹینیا ہے وہ ہندکا مارو تھان ہو سکتا ہے اسیطرح شہر مورد کو بھی مارو کا ہو سکتا ہے یعنے متعلق مارو صحرا ہند اور غالباً اصل شہر مرو کی جو ایران مین ہے یہی مارو ہوا اور نام مور کا بھی اسیطرح اصل مین ماری ہو جو نام باشندگان ماروکا ہے اور نام صحرا ی ہمارے ہند کے صحرا کے لوگون کا اور اونکا پیشہ موافق صحرائیان عرب کے ہے اسی طور پر شاہان گڈریا مارٹینیا کے ہمارے پالی یعنے گڈریا راجگان مارو تھان کے ہو سکتے ہین م

روز دوشنبہ لوکھہ سخیتر سمت ۹۰۹ اور نام اوسکا اسنے نام پر دیولوگڈہ یا دیوراول[لہ] رکھا +

صحراے کلان واقع افریقہ اور یہ فلٹایا پالی شاہان باربری اور مصر کے کون ہین یہ خوب معلوم ہے کہ قوم بربر جو ابیسینیا یعنی حبش میں اور کنارہ جنوبی بحر سرخ یعنے ریڈسی پر سکونت گزین تھے وہ شمالی کنارہ دریاے مذکور کی طرف چلے گئے اور وہان جا کر صرف وہان اور کوہ اٹلس پر آباد نہین ہوے بلکہ اپنی قوم کو صحراے کلان مین قائم اور آباد کیا ان آباد کنندگان کے نام سے وہ باربری کہلانے لگا عہد سلیمان اور اوسکے ہمعصر شاک سے آمد و رفت دوستانہ فیما بین شرقی سرحد افریقہ اور ہندوستان مین جاری تھی اور بعضے ابھی یہ راے زنی کی ہے کہ لنکا جو راینشر ہندوستان کی ہے وہ اسی کنارہ اتھوبیا اور ابیسینیا کے ہوگی اور جو اچھے مورخ ہین وہ بیان کرتے ہین کہ مصر مین جو بت پرستش کے ہین وہ اونکو ملک مسبوق الذکر سے دستیاب ہوے تھے اور نیز طریق پرستش لنگم حسب بیان بروس صاحب بربر گڈریا کو کہتے ہین کیونکہ زبان ہند مین بر نام بکری کا ہے تو بربر ضرور گڈریا ہوا ایس بربرا و پالی مترادف ہوے یہ بیان بھی ہوا ہے کہ یہ قوم ان حدود افریقہ مین ہند سے آکر بیچ عہد اتھوفس کے آباد ہوئی تھی اور وہ راجگان یکسو یعنے گڈریا تھے جنہون نے مصر فتح کی تھی اب چاہیے کہ تقابل تقدیم تعمیرات ویران واقع ابیسینیا اور اتھوبیا کا ساتھ ویران تعمیرات قدیم ہند کے کیا جاے یہ بیان ہو چکا ہے اور قرین صدق معلوم ہوتا ہے کہ تعمیر میناروں کی از روے نجوم کے ہے ہندوستان مین جو ہند کے گوشون پر تعمیر ہوتی ہے وہ میناروں کی طرح ہوتی ہے اگر تواریخ بربر جو آیندہ آویگی یہ حال مخفی ظاہر کرے کہ وہ کب آکر ابیسینیا مین آباد ہوے تھے تو ایک امر عظیم حاصل ہوگا اور اگر کنارہ ہاے مذکور کے غارہاے معبد کی تلاش کیجاے تو جو کندہ حروف اون مین ہونگے اون سے اونکی مناسبت ساتھ قدیم پالی مشرق کے ظاہر ہوگی یہ راے تجربہ سے حاصل ہوئی ہے کہ کچھ حروف کندہ جو صحراے کلان مسکن قوم تارک سے دستیاب ہوے ہین وہ مشابہت حروف پیونک کی ساتھ اور اون حروف کے ساتھ جو غیر مستعمل ہین بگرانڈ و ستھک کے سکہ جات اور معبد مین کندہ ہین رکھتے ہین یہ مقامات جو فاصلہ بعیدہ پر ایک دوسرے سے واقع ہین اگر کوئی ارادہ کم کرنے فرق تواریخی کا دل مین رکھیگا تو اوسکو ایک روز یہ خوشی حاصل ہوگی کہ اوسکے نزدیک بھی الساق درمیان اتھوبیا اور سوراشٹر یعنے ملک آفتاب یا سیریا ہند کے مستحکم تر قائم ہوگا فرشتہ (جسکا ترجمہ برگ صاحب نے کیا ہے جلد چہارم صفحہ ۴۰۸) اسناد اصلی کی روسے بیان کرتا ہے کہ باشندگان سلندیپ یعنے سراندیپ سیلون ہمیشہ زمانہ سلف سے کشتیان کنارہ افریقہ پر اور نیز بحر سرخ اور بحر فارس مین بھیجتے تھے اور زائران ہنود واسطے درشن کرنے اپنے دیوتاؤن کے مکہ اور مصر مین جایا کرتے تھے اور یہ بھی بیان ہوا ہے کہ یہ لوگ سیلون سے جو تجارت کرتے تھے اول ہی یعنے عہد خلیفہ اول مین مذہب صادق مین آگئے تھے یہ سب اس امر کو تصدیق اور ثبوت کرتی ہے کہ مصر و ہند مین قدیم سے آمد و رفت تھی +

لہ مقام دیوراول نقشہ مین موجود ہے اسی مقام مین الفنسٹن صاحب نے اپنی آمد و رفت کابل مین قیام کیا تھا اس سے ہمکو مقام علاقہ بھٹی کا ظاہر ہوتا ہے اور جو ثبوت نجومی دے گئے ہین وہ لوگ جو بھٹی تواریخ کو ثبوت یا عدم ثبوت کرتے ہین اونکو مواقع بجید ملتے ہین +

جب راٹھور نے سنا کہ اوسکا بیٹا یعنی فرزند دنیا سے تعمیرکان کے ایک قلعہ تعمیر کرتا ہے تو اوسنے ایک فوج بھیجی کہ جاکر اوسکو منہدم کرین دیوراج نے اپنی والدہ کو جو کلید قلعہ تھا حوالہ کیا اور ان کے پاس بھیجا اور پیغام دیا کہ افسران فوج آکر قلعہ کو اپنے قبضہ مین کرین اور وہ اونکی عزت اور آبرو کریگا جب سب سردار جو ایک سو بیس تھے آئے اونکو کہلا بھیجا کہ دس دس آوین اونسے کچھ مشورہ کرنا ہے جب وہ دس سردار آئے اونکو قتل کرکے اونکی لاشون کو دیوار سے باہر پھکوا دیا اسیطرح دس دس سردار آتے تھے اور قتل ہوتے تھے جب سب سردار آچکے اور قتل ہوے تو یہ خبر منتشر ہوئی اور فوج بے سردار ہو کر فرار ہو گئی +

عرصہ قلیل کے بعد راجہ کے پاس اوسکا مربی یعنی وہ جوگی جسنے اوسکو درمیان برہا کے بچایا تھا ملاقات کو آیا اور اوسکو خطاب سدہ کا دیا یہ جوگی جسکو فن کشتہ بنانے کا آتا تھا اوسی مکان مین رہتا تھا جس مین دیوراج کو مقام امنیت ہنگام قتل اوسکے والد اور دیگر رشتہ داران کے ملا تھا ایک روز جوگی مذکور باہر کسی کام کو گیا تھا اور اوسکی جڑیہ گودڑی یعنی جھولی وہان مکان مین رکھی تھی جس مین ایک رس کونب یعنی ظرف جس مین کشتہ رہتا تھا رکھا تھا اس کشتہ کا ایک قطرہ جو رسا تھا دیوراج کے خنجر پر جو گرا تو وہ طلائی ہو گیا یہ دیکھکر دیوراج دونون چیزین یعنی جھولی اور رس کونب لیکر وہان سے فراری ہوا اور اسی کشتہ کی وجہ سے اوسکو قوت تعمیر دیو اول کی حاصل ہوئی تھی جوگی اسکے چور سے خوب واقف تھا اور آپ اوسکی ملاقات کو آیا اور اوسنے کہا کہ وہ اوسکو دونون چیزین بخشتا ہے بشرطیکہ وہ اوسکا چیلہ یعنی مرید ہو جاوے اور یہ ثبوت اپنی اطاعت اور وفاداری کے وہ ظاہری علامات جوگی کی بھی اختیار کرے دیوراج نے اپنی استرضا ظاہر کی اور پوشاک گیروے رنگ کی زیب تن کی اور مونددرے آویزہ گوش کیے اور لنگی گلے مین لٹکائی اور لنگوٹا کسا اور کھپر ہاتھ مین لیکر اپنے رشتہ دارون کے مکانون مین گیا اور ہر مکان پر صدا الگ الگ کی دی اونہون نے کھپر اوسکا طلا اور مروارید سے پر کیا اور اب خطاب راو کا تبدیل کرکے خطاب راول[1] کا اختیار کیا ٹیکا پیشانی پر لگایا گیا اور یہ وعدہ کرا کر کہ یہ رسوم پشت با پشت تک جاری رکھی جاوینگی بابا رتا یعنی جوگی مذکور غائب ہو گیا +

[1] یہ راول اب بھی خطاب راجگان جیسلمیر کا ہے اور یہ خطاب ایک مرتبہ خاندان میوار کا بھی تہا +

دیوراج نے عزم معاوضہ لینے کا قوم براہاسے کیا اور اونسے بدلا لیا یہانتک کہ اونکی عورات کے سر سے چادر تک بھی اوتار لی ہنگام واپسی بمقام دیوراول اوسنے تیاری فوج کشی کی اوپر قوم لنگاہا کے کی اوسوقت مین وارث گدی لنگاہا شادی کرنے علیپور مین جاتا تھا مقام مذکور مین دیوراج نے اون پر حملہ کیا اور ایک ہزار آدمی اونکے قتل کیے باقیماندہ نے اطاعت اوسکی قبول کی قوم لنگاہا بڑے شجاع راجپوت ہین ✣

چونکہ قوم لنگاہا یا لنگا اسوقت سے جملہ جنگ ہا سے جادو بھٹی وغیرہ برابر مذکور ہونگی یعنے اونکے اخراج پنجاب سے تابہ اونکے قیام پذیر ہونے بیچ صحراے ہند کے تو لازم اور ضرور ہوا کہ اونکی اصلیت اور نسب کا حال بھی درج کیا جاے یہ صاف تحریر ہے کہ اسوقت مین قوم لنگا راجپوت تھے اور در اصل وہ ایک فرع مستخرجہ خاندان لنکی یا چالوک کی ہے جو منجملہ چار اگنی کل کے ہین اور یہ خیال کرنا بہت کار آمد ہوگا کہ وہ اپنے گوترا چار مین کہتے ہین کہ اونکی اول جاے قرار مقام لوکوٹ واقع پنجاب ہے یہ امر غالب کہ قبل اوسکے ہوگا جب وہ پھر جا کر کوہ آبو پر گئے اور وہان اونھون نے عقاید برہمنی اختیار کیے ✣

سمت ۷۸۷ (سنہ ۷۳۱ع) سے جب قلعہ تنوت سردار بھٹی نے تعمیر کیا تھا لغایت سمت ۱۵۳۴ (سنہ ۱۴۷۷ع) جو ایک عرصہ سات سو سینتالیس سال کا ہوتا ہے ہمیشہ فسادات اور جنگ و جدل سرحدی فیمابین قوم بھٹی اور لنگاہ کے جاری رہے اور آخرکار سمت ۱۵۳۰ مین اوس جنگ کے بعد ختم ہوئی جو عہد حکومت راجہ بہاچک کے دونون قومون مین بغیر مداخلت تیسرے کے وقوع مین آئی تھی عرصہ قلیل بعد اسکے بابر نے فتح ہندوستان کیا اور ملتان ایک صوبہ اوسکی سلطنت کا ہوا اور حکومت قوم کی زائل ہوئی فرشتہ ہماری اعانت اس بارہ مین کرکے اس قوم کے کل خاندان کو راجگان ملتان سے تعبیر کرتا ہے منجملہ ان پانچ راجاؤن کے اول راجہ نے اپنی حکومت سنہ ۸۴۷ ہجری (سنہ ۱۴۴۳ع) مین یعنے تیس سال قبل وفات راول چاچک کے شروع کی تھی مسلمان مورخ (حسب مضمون ترجمہ فرشتہ جو برگ صاحب نے کیا ہے جلد چہارم صفحہ ۳۸۰) بیان کرتا ہے کہ جب خضر خان سید بادشاہ دہلی کا ہوا تھا اوسنے شیخ یوسف کو اپنی جانب سے صوبہ دار مقرر کرکے ملتان بھیجا تھا اور اوسکی اطاعت سب راجگان نے کی تھی منجملہ ان راجگان کے راے سہرا رئیس سیوی سردار قوم لنگا تھا جو صوبہ دار مذکور کو

بہا کیا دستے آیا تھا اور اوسنے اپنی خدمت اور اپنی دختر کو پیشکش اوسکے کیا تھا یہ پیشکش مقبول ہوا اور خط کتابت دوامی درمیان سیوا او رملتان کے جاری رہی جب آخرکار راے سہرا نے اپنے مطلب کا اظہار کیا یعنے پردہ فریب کا اوٹھا دیا او شیخ کو قید کرکے دہلی روانہ کیا اور خود تاج اپنے سر پر رکھکر بادشاہ ملتان بخطاب قطب الدین ہوا ✤

فرشتہ راے سہرا اور اوسکی قوم لنگا کو افغان قرار دیتا ہے اور ابوالفضل تحریر کرتا ہے کہ باشندگان سیوا قوم لومڑی سے تھے یہ قوم فی الحقیقت بہت کثرت سے اقوام جٹ مین سے ہے گو اونھون نے بعد اختیار کرنے مذہب اسلام کے آپ کو بنام بلوچ مشہور کیا ہے تواریخ بہتی مین قوم لنگا کو ایک صفحہ مین پٹھان اور دوسرے مین راجپوت لکھا ہے اور یہ بالکل مناسبت رکھتے ہین کیونکہ کسیطرح یہ پایا نہین جاتا کہ پٹھان یا افغان اوس زمانہ سابق کے اور نیز زمانہ حکومت راے سہرا کے اہل اسلام سے تھے خطاب راے کا دلیل کافی اس امر کا ہے کہ وہ اوسوقت مین بھی ہندو تھے مسٹر الفنسٹن صاحب اس قبیل مین بحیرہ معتبرہ تصور کرتے ہین کہ افغان نسل یہودی سے ہین اور کوئی لفظ زبان یہودی کا بیچ زبان پشتو جو زبان اس قوم کی ہے پایا نہین جاتا بلکہ وہ کچھہ مناسبت ساتھہ زبان زند اور سنسکرت کے رکھتی ہے ہم پھر اعادہ اسکا اوس یقین کا کرتے ہین کہ اصل افغانکی جادو سے ہے اور لفظ جادو یا یادو تبدیل لفظ یہودی مین ہوگیا ہے ابھی یہ ثابت نہین ہوا ہے کہ یہ جادو جٹ یا یوتی ہین یا نہین ہین ✤

بجانب جنوب دیوراول لودر راجپوت رہتے ہین اونکی دارالریاست مقام لودروا ہے یہ بہت کلان شہر ہے اور اوسکے بارہ دروازے ہین خاندان پروہت یعنے گرو ناراض ہوکر دیوراج کی سرن آئے اور ترغیب دی کہ وہ اونکے قدیم مالکان کو علاقے سے خارج کردے شادی زبھان رئیس لودر سے تجویز ہوکر منظور کرائی گئی اور دیوراج بسرداری بارہ ہزار سواران چیدہ روانہ لودروا کا ہوا جب وہ نزدیک شہر کے پہونچا تو دروازے شہر کے کھول دیے گئے اور جب وہ مع اپنے ہمراہیونکے داخل ہوا دیوراج نے تلوار کھینچکر قتل شروع کیا اور قابض اور مالک لودروا[1] کا ہوگیا اوسنے شادی ساتھہ دختر رئیس کے کی اور ایک دستہ فوج قلعداری

[1] ہمکو نشاندہی اس امر کی نہین ہوئی کہ لودر راجپوت کس کل کو ہین غالبًا وہ قوم پرمار یا پوار سے ہین جو ایک وقت مین قابض تمام صحراے ہند کے تھے ظاہر ہوگا کہ لودروا دارالریاستہ بھٹی کا اوسوقت تک رہا جب تک اونھون نے اپنی جدید دارالریاستہ جیسلمیر کو قائم کیا وہ مقام بہت قدیم ہے گو اب بالکل

لودروا مین چھوڑکر آپ دیوراول مین واپس آیا دیوراج اب سردار چھین ہزار سوار اور لاکھہ شتر کا ہوگیا تھا[۵۱] ✤

اس عرصہ مین ایک تجار دیوراول کا جس کرن نامی جو دہار انگری کو گیا تھا اور وہان برج بھان پوار راجہ شہر مذکور نے اوسکو گرفتار کیا تھا اور روپیہ اوس سے لیکر اوسکو رہائی دی تھی آیا اور اوسنے نشان زنجیر محبس کا اپنے جسم پر اپنے راجہ کو دکھایا راجہ دیکھکر نہایت خفا ہوا کہ اوسکی رعیت کی بیحرمتی ہوئی اور قسم کھائی کہ جب تک معاوضہ اس بیحرمتی کا نہین لیگا اوسوقت تک وہ پانی نہین پیئے گا مگر اوسکو یہ خیال نہین آیا کہ کسقدر فاصلہ اوسکے اور اوسکے دشمن کے درمیان مین ہے الغرض اس قسم کے تحفظ کے واسطے اونھون نے ایک دہار مٹی کی بنائی اور تجویز کی کہ اس دہار پر فوج کشی کرکے اپنے غصے کو کم کرے مگر اوسکی فوج مین قوم پوار بھی تھی اونھون نے یہ تجویز کی کہ اونکی دارالریاستہ کی نقل جو بنی ہے وہ گویا اصل تصور کرنا چاہیے پس مناسب کہ اوسکا تحفظ عمل مین آئے اور جب اونکا راجہ اوسکو برباد کرنیکو گیا وہ یہ مثل زبان پر لائے ✤

جہان پوار تہان دہار ہے اور دہار تہان پوار
دہار بنا پوار نہین اور نہین پوار بنا دہار

یعنے جس جگہ پوار ہونگے وہان دہار بھی ہوگی اور جہان دہار ہوگی وہان پوار ہونگے کوئی دہار بغیر پوار کے نہین اور نہ پوار بغیر دہار کے کہین ہوگا ✤

بسر کرو گی اپنے سرداران تیج سی اور سارنگ نامی کے اونھون نے نقل دہار کا تحفظ کیا اور ایک سو بیس سپاہی قتل ہوئے دیوراج نے اونکی شجاعت کو پسند کیا اور اونکی اولاد کی پرورش کی اسطرح اپنے قول و قسم کو پورا کرکے وہ بجانب دہار روانہ ہوا اور جسنے راستے مین اوسکا مقابلہ کیا اوسکو اوسنے مغلوب کیا برج بہان نے پانچ روز تک تحفظ دہار کا کیا اور آٹھہ سو سپاہی کے ساتھہ قتل ہوا بعدازین دیوراج نے نشان فتح کا

ویرانہ ہوگیا ہے اور اب اوسمین چند خاندان گذر بسر کرتے ہین اکثر شہر اس صحرا مین سابق بہت مشہور اور نامی تھے مگر اب ویران ہین باعث اسکا فسادات دوامی اور ریگہای ریگ کی جابجا ہو جاتی ہین ہمکو ایک پارہ مس دس صدی کا مقام لودروا سے دستیاب ہوا وہ عہد حکومت بیجے راج کا تھا اور سہ عبارت قوم جین کندہ تھی اور کچہ مورتین گلی دستیاب ہوئی ہین اون مین بھی کچھ علامات مذہب جین کی موجود ہین ان سب سے ظاہر ہوتا ہے کہ مذہب عام جین تھا ✤

۵۱ یہ مبالغہ مورخ کا معلوم ہوتا ہے اور یا نقل نویس نے غلطی سے ایک صفر دونون شمار مین زیادہ کردیا ہے ✤

۵۲ دہار یعنی ہو دہار انگری نہایت قدیم دارالریاستہ اس قوم کا ہے جو قوم اگنی کل کی اقوام مین سب سے کثیر ہے دیکھو حال پوار یا پرمار جلد اول مین ✤

بابند کیا اور اپنے سابق شہر مفتوحہ لودروا کو واپس آیا +

دیوراج کے دو فرزند تھے مونڈ اور چھیدو یہ چھیدو جو ایک رانی قوم براہا سے پیدا ہوا تھا پانچ فرزند رکھتا تھا اور اوسکی اولاد چھیدو راجپوت کہلاتی تھی دیوراج نے اکثر تالاب بیچ علاقہ کھدال کے جسمین دیورادل واقع تھا کندہ کرائے ایک تنوت مین جسکا نام تنوت سر رکھا اور دوسرا دیوسر اپنے نام پر مشہور کیا ایک روز خبری همراهی لیکر وہ شکار کو گیا ایک گروہ جنار راجپوت نے جو قابو مین نہین تھے اوسپر حملہ کیا اور اوسکو اور اوسکے چھبیس همراهی کو قتل کیا اس راجہ نے پچپن سال حکمرانی کی اوسکے رشتہ داران اور همقوم نے موے سر اور بھبوت دور کیے باستثناء مونڈ کے +

مونڈ گدی نشین ہوا اور اوسنے بارہ روز تک حسب رسوم ماتم ادا کیے جب اوسنے اسٹھہ جادو کے پانی سے جسمین برگ ایک سو آٹھ درختان مقررہ کی ڈالی ٹوٹی تھی نہایا کو پانی دیا تو ایک عورت نیک سیرت نے کا فور جلا کر اوسکے سرپر سے اوتارا اور اوسکے روبرو پنچ امرت جو عبارت اور شیر اور روغن اور شکر اور شہد سے بنتا ہے آگے رکھا اور موتی اور جواہرات اور چتر شاہی اور دوب گیاہ اور گلہاے الوان اور آئینہ اور ایک عورت باکرہ اور ایک رتھہ اور ایک جھنڈا اور گلہاے بیلا اور سات قسم کا غذ و ماہی اور ایک اسپ اور ایک نکھنک (یہ شے معلوم نہین کیا ہے) اور ایک نرگاو اور ایک سنکھہ اور ایک کنول کا پھول اور ایک ظرف آب اور ایک چور ایک شمشیر ایک بھیا ایک میانہ زردمٹی اور غذاے پختہ آگے اوسکے موجود کی گئین بعدازان اوسکو ایک شیر کی کھال پر بٹھایا جس مین ساتون دیپ یعنے قسمت ہند منقش تھے اور پوشاک اوسکو جوگیون کی سی پہنائی اور بھبوت اوسکے جسم پر لگائی اور مندرے اوسکے گوش مین آویزان کیے گئے اور چتر اوسکے سرپر بنایا گیا اس ہیئت سے اوسکو دیوراج کی گدی پر زیب دیا کیا اور پروہت اور رئیسون نے اپنی اپنی پیشکش معمولی پیش کیے بعدازان ٹیکا دور بخلاف قاتلان والد کے اوسنے کیا اور اونہون نے جمع ہوکر تحفظ اپنا کیا مگر آٹھ سو اونمین سے اوسنے قتل کیے راول مونڈ کا ایک فرزند تھا جسکا نام بچھرا تھا یہ جب قریب چودہ سال کی عمر کو پہونچا تو بلب سین سولانکی راجہ پٹن[۲] نے ناریل

---

[۱] رجواڑہ کی ملک مین کچہ عرصہ بیچ وفات ایک راجہ کے اور گدی نشینی اوسکے وارث کی نہین ہوتا ہو گویا انمین کوئی راجہ نہین مرتا +

[۲] اس سے مطابقت حالات مندرجہ تواریخ ہذا بخوبی ہوتی ہے راجہ بلب سین پٹن (انہل وارا) والا بعد چمندراے کے جسکو محمود غزنوی نے سنہ ۱۰۱۰ع سمت ۱۰۶۷ مین خارج کیا تھا بلب سین جس سال گدی نشین ہوا تھا اوسی سال قضا کر گیا اوسکے بعد دورلب

شادی کا اوسکے واسطے بھیجا وہ فوراً روانہ پٹن ہوا اور وہان جاکر اوسنے شادی سولانکی رانی کے ساتھ کی اور بعد مرگ اپنے والد کے عرصۂ قلیل کے بعد خود بھی مرگیا ✤

بروز شنبہ ۱۲ ماہ ساون سمت[لہ] ۱۰۳۵ بھیرا گدی نشین ہوا وہی رسوم گدی نشینی عمل مین آئی اول کن بھٹا جوگی نے اوسکو راج تلک لگایا اور اوسکی پشت پر ہاتہ پھیرا راول بھیرا کے پانچ فرزند تھے دوساج سنگہ باپی راو انکمو اور رمال لپاؤ یہ سب صاحب اولاد ہوے اور مورث ایک فرقہ کے تھے ✤

ایک سوداگر اسپان بمقام لودروا مع کاروان اسپ آیا اوس مین ایک گھوڑا ایسی اچھی قوم کا تھا کہ اوسکی قیمت ایک لاکھ روپیہ قرار پائی یہ مال ایک پٹھان رئیس کا تھا جو مغرب سندہ کا رہنے والا تھا اس گھوڑی کے لینے کو دوساج اور اوسکے فرزند انکھو نے ایک گروہ ہمراہ لیکر سندہ سے عبور کرکے غازی خان رئیس پٹھان کو قتل کیا اور اوسکے کاروان کو لے آئے ✤

سنگہ کا ایک فرزند سچارا سے نامی تھا اور اوسکا فرزند بلا جسکے دو فرزند ایک رتن اور دوسرا جگا تھا اونھون نے فوج کشی اوپر راجہ جگر ناتہ پرہار مندور والہ کے کی اور اوسکے پانچ سو شتر چھین کرلے گئے اوسکی اولاد سنگہ راو راجپوت کہلاتے ہین ✤

باپی راو کے دو فرزند پاہو اور ماندن تھے اور پاہو کے بھی دو فرزند بیرم اور تولر تھے جنکی اولاد کثیر بنام پاہو راجپوت مشہور ہین اولاد پاہو نے اپنے مقام بھکیم پور سے روانہ ہوکر اراضی یعنی علاقہ جو سیلکوتا بمقام دیبی چہال فتح کیا اور بمقام پوگل[۵۳] کو اپنا دار الریاست مقرر کیا اونھون نے اوس تہل مین

گدی نشین ہوا اسکا عہد بہی مطابق اوس تحریر کے درج ہے جو بیرم الوکونکی ہو (دیکھو ترجمہ ائل ایشیٹک سوسائٹی جلد اول صفحہ ۲۲۳) ✤

[لہ] یہ تاریخ سمت ۱۰۳۵ ظاہرا غلطی نقل نویس کی معلوم ہوتی ہے بھیرا نے شادی ساتہ دختر بلب مین نکے سمت (۱۰۶۰) مین کی تہی اور اوسنے سمت (۱۱۰۰) مین وفات پائی پس یہ خواہ سمت (۱۱۰۵) یا سمت (۱۰۶۵) ہوگا اب یہ ضرور پڑا کہ اوسکی صحت کیجاے جو راول بھیرا مخالف محمود غزنوی کا تہا جب اوسنے سنہ ۳۹۳ ہجری مطابق سنہ ۱۰۰۲ع اور سمت (۱۰۵۵) یا سمت (۱۰۶۵) مین فوج کشی اوپر ہند کے کی تہی سمت مین فرق دس سال کا ہوتا ہے (کو لبروک) اگر ہمارا یہ بیان صحیح ہے تو فقرہ تاریخ فرشتہ اسطرح ہونا چاہیے جسکے ترجمہ مین اکثر مترجمان کو دقت عائد ہوئی ہے یعنی محمود بمقابلہ بھٹی کو روانہ ہوا اور ملتان سے گذر کر بمقام بھیرا جو ایک شہر بھٹی کا تہا وارد ہوا مقابل کرو ڈو صاحب کی جلد اول صفحہ (۲۸) کا اور برگ صاحب کی جلد اول صفحہ (۳۸) کا ✤

[۵۳] دیکھو نقشہ یہ ایک مقام منجملہ اون مقامات کے ہے جسکا مذکور مسٹر الفنسٹن صاحب کے سفر مین ہوا ہے ✤

اکثر چاپات کندہ کیے جنکا نام اب تک پاہو کا کوان یعنی چاہ پاہو مشہور ہے +
متصل کہا تو واقع ناگور ضلع مارواڑ کے ایک شخص جنگ جو قوم کیچی بنام جادر رہتا تھا جسنے اکثر غارت گری
تا بدروازہ پوگل کی تھی اور اکثر جے تنگ بہی قتل کیے تھے دوساج نے ایک قافلہ بدین حیلہ تیار کیا کہ وہ
واسطے غسل گنگا کے جاے گا اور بیخبری مین علاقہ کیچی پر حملہ کیا اور شخص مذکور کو مع اوسکی نوسو ہمراہی قتل کیا +
دوساج مع اپنے تین براوران کے علاقہ کہیر مین گیا وہان پرتاپ سنگہ رئیس گہلوت[۱] رہتا تھا اوسکی دختران
سے اونہون نے شادی کی بیچ علاقہ کہیر کے جادون نے بارش طلا کی کی اور علاقہ مذکور کو متمول کر دیا
جنہین گہلوت مذکور نے بذریعہ دیوداری یعنی دختران باکرہ مع برداردین عرصۂ قلیل کے بعد بلوچون نے علاقہ کہیر ان پر
حملہ کیا ایک جنگ واقع ہوئی جسمین پانچسو قتل ہوے اور باقی آنروی دریا فرار ہوے بچہرا سکے وفات پائی +
اور دوساج بماہ اساڑہ سمت (۱۱۰۰) گدی نشین ہوا ہمیر راجہ سودا[۲] اسنے اوسکے
علاقہ مین تاخت اور تاراج کیا گو دوساج نے گفتگو بفائدہ اوس سے کی اور قدیم رشتہ داری
اوسکو یاد دلائی اوسنے مقام دہلت مین کوچ کیا اور فتح حاصل کی دوساج کے دو فرزند تھے جیسل
اور بیجے راج اور عمر صغیر مین اوسکی ایک اور تحوزندرانی رانا وت خاندان میوار سے لنگا بیجے رای نامی پیدا ہوا تھا
اور اسی کو ہنگام وفات دوساج عمائد اور اہلکاران ریاست نے گدی نشین کیا قبل از گدی نشینی کے اوسنے
شادی ساتہ دختر سدہ راج جیسنگہ سولانکی والہ کے کی تھی بیچ ادا کرنے رسوم شادی کے جب اوسکی خوشدامن
اوسکی پیشانی پر تلک لگانے لگی اور یہہ زبان پر لائی کہ ای میرے فرزند تو دروازہ شمال کا ہوکر ایک سد
درمیان ہمارے اور بادشاہ کے ہو جسکی قوت اب ترقی پاتی جاتی ہے[۳] رانی پٹن سے اوسکو ایک فرزند تھا

[۱] یہ رئیس گہلوت اب بہاونگر مین جو برلب دریاے مہی واقع ہے رہتا ہے اوس سے ہمنے ۱۸۲۳ع مین ملاقات کی تہی یہ خاندان کہیر سے قریب ایک سو برس بعد اس مدت سے آیا تہا موجب کو اسکے موجودہ بیچ خاندان ما مذکور کے یہ حال معلوم ہوا اور ہمکو شروع تاریخ مارواڑ مین دیکھنا چاہیے کہ جبسے راٹہور آکر آباد ہوے اوسوقت سے گوہل کہیر کی باشندی کلیتہ گمنام ہوگئے اوس مؤرخ کو جو عام حالات تحریر کرتا ہے یہ حالات چندان کار آمد نہین ہین مگر یہ بیکار نہین متصور ہو سکتے جب وہ صحت تواریخ کا ثبوت کرتے ہین +

[۲] اگر یہ ہمیر اودہی سے ہے جسکا مذکور تواریخ بیکانیر مین آیا ہے اور جسکے عہد مین دریاے سگار یا ساگر اس ملک مین بہنے سے موقوف ہوگیا تہا تو ہمکو ایک اور تواریخ ایک امر عظیمہ ملک کی حاصل ہوئی +

[۳] یہان ہمکو ایک اور موافقت سنین حاصل ہوئی بیچ کتاب کمارپال چرتر کے جس مین حال راجگان انہل واڑا پٹن کا درج ہے راج اور حکومت

جسکا نام بھوج دیو تھا یہ بھوج دیو بباعث وفات اپنے والد کے جب وہ پچیس سال کی عمر کا تھا مالک لودروا کا ہوا اور دیگر پسران دوساج اب معمر ہوگئے تھے جیسل پنتیس سال کا اور بجے راج تیئیس سال کا تھا ✤

چند سال بعد وفات دوساج کے راے دہوال پوار پسر یا اولاد ادیاوت دہار روالہ کی تین دختران تھین منجملہ انکے ایک کی شادی ساتھ جے پال یا اجے پال سولانکی پسر سدہ راج[ف] کے اور دوسری کی شادی ساتھ بجے راج بھٹی اور تیسری کی شادی ساتھ رانا چتور کے ہوئی تھی راجہ بھٹی لودروا سے واسطے دہار کے بسرداری سات سو سوار کے روانہ ہوکر بمقام مذکور اوسی وقت وارد ہوا جب راجہ بیسو دیا اور راجہ سولانکی وہان پہونچے تھے بروقت اوسکے واپس آنے بمقام لودروا کے اوسنے ایک مندر شش لنگ کا اور متصل اوسکے ایک تالاب بنوایا رانی پوار سے اوسکو ایک فرزند بنام راہر پیدا ہوا تھا اسکے دو فرزند تھے نتسی اور کیکسی ✤

سدہراج کی سمت ۱۱۵۰ سے سمت ۱۲۰۱ تک یعنے ۱۰۹۴ء سے ۱۱۴۵ء تک لکھی ہے ان دونون سنین کے درمیان کا عرصہ وہ تہا جس مین محمود غزنوی اور شہاب الدین نے فتوحات ہندمین کی تہین اور جس عرصہ مین اکثر فوج کشی بسرکردگی اکثر افسران فوج بادشاہ غزنی کے کی تہین ایک مرتبہ فوج کشی عہد مسعود مین بیچ ۴۹۲ ہجری کے (۱۰۹۸ء) چار سال بعد گدی نشینی سدہراج کے ہوئی تہی اور دوسری مرتبہ ۱۱۲۰ء مین بیچ عہد بہرام شاہ کے ہوئی تہی جسمین حسب تحریر فرشتہ صوبہ دار غزنوی بلبن نام نے سرکشی کرکے ہندو راجہ ناگور کو تاراج کرکے خود حاکم ہوگیا تہا غالباً یہ وہی جنگ ہے جس مین رانی پٹن نے راجہ بھٹی کو اپنی طرف سے جنگ آورنا مزد کیا تہا ✤

[ف] ذکران شادی باہمی کا بیچ ان تین ریاست ہاے کلان وقت کے یعنے دہار اور پٹن اور چتور کے ایک بڑی بات ہے نہ صرف اس نظر سے کہ ایک تازہ موافقت سنین اس سے پیدا ہوتی ہے بلکہ اس غرض سے کہ اس سے آمدورفت اور واسطہ فیما بین بھٹی اور قدیم خاندان ہاے راجگان ہند کے ظاہر ہوتی ہے عہد ادیاوت پر مر یعنے پوار کا بلا شبہہ قائم ہوچکا ہے (دیکھو ترجمہ رائل ایشیاٹک سوسائٹی جلد اول صفحہ ۲۲۳) اور عہد سدہ راج کا بہی جسکا فرزند اور گدی نشین اجے پال نے تھوڑے ہی عرصہ تک راج کیا تہا اور جسکو کمار پال نے خارج ازگدی کیا تہا اسکا سنہ بہی ازروے تحریرات کے ظاہر ہوتا ہے یہ ایک عجیب واقعہ ہے کہ جملہ خاندانہاے راجپوت اس ملک کے ایک ہی عہد مین قائم ہوے تھے یعنے پٹن مین قوم چورا اور چتور مین گہلوت اور دہلی مین دوبارہ توارا ور ریاست بھٹی اولاد سالباہن سے آباد اور قائم ہوئی یہ سب بیچ وسط آٹہ صدی سمت بکرماجیت مین قائم ہوئی تہی جب قدیم حکومت ہنود کی زوال پذیر ہوئی تہی اقبال اس امر کے سے کہ بھٹی لوگونکی شادی ان خاندانون مین ہوتی تہی دو مین سے ایک امر ثابت کرتا ہے یا تو یہ بھٹی باوجود اونکی آمد دریاے سندہ کی بود و باش کے راجپوت تصور کیے جاتے تھے اور یا جس خاندان کا مذکور ہے وہ بہی قبل اونکے اندو سیتہک تھے ✤

بہوج دیو کو گدی نشین لودروا ہوئے بہت عرصہ نہین گذرا تھا کہ اوسکے عموی جیسل نے اوسکے خلاف سرکشی اختیار کی مگر چونکہ اوسکے پدر اوسکے ہمراہ ہمیشہ پانچ سو سوار انکی راجپوت موجود رہتے تھے لہذا اوسکے جسم کو آسیب نہین پہونچ سکا اسوقت مین راجہ ٹہین اکثر ساتہ فوج شاہی کے معروف مقام ٹہٹہ سے رہتا تھا جیسل نے تیاری میدانی تدبیر کے ارادہ کیا کہ بادشاہ سے موافقت پیدا کرے اور پھر حملہ اوپر ٹہین (انہل وارا) کے کرے صرف اسی تدبیر سے اوسکو امید تھی کہ سوارانکی راجپوت اوسکی پاس سے علیحدہ ہون جیسل مع اپنے رشتہ داران قریبہ کے ہمراہی دو سو سوار کے روانہ پنج ندکا ہوا جہان اوسنے ملاقات ساتہ بادشاہ غوری کے کی جو اوس عرصہ مین غالب اوپر راجہ ٹہٹہ[1] کے آیا تھا اور اپنے قلعہ مین رکھے تھے اور وہان سے بادشاہ کے ہمراہ بمقام ارور قدیم دارالریاستہ سندہ کو گیا وہان اوسنے اپنا مافی الضمیر ظاہر کیا اور بادشاہ کے ساتہ رفاقت کی قسم کھائی بعد ازان اوسکو کمک واسطے بیدخل کرنے اپنے برادرزادہ کے اوسکے ملک سے حاصل ہوئی اوسنے مقام لودروا کا محاصرہ کیا اور بہوج دیو کو جب وہ تحفظ اپنے مقام مذکور کا کرتا تھا قتل کیا دو روز تک باشندگان کو اجازت ہوئی کہ اپنا مال و اسباب لیکر باہر چلے جائین اور تیسرے روز فوج شاہی کو اجازت لوٹنے کی دی گئی مقام لودروا لوٹا گیا اور کریم خان مع مال غنیمت بکہر کو روانہ ہوا +

اسطرح جیسل کو گدی لودروا کی نصیب ہوئی مگر چونکہ یہ مقام محفوظ حملہ سے نہ تھا لہذا اوسنے تلاش ایسے مقام کی کی جو قابل محفوظ رہنے کے ہو اور یہ مقام اوسکو صرف پانچ کوس کے یعنی دس میل کے فاصلہ پر مقام لودروا سے نظر آیا اوپر قلۂ کوہ کے ایک برہمن اوسکو ملا جسکا مقام قیام کہ علیحدہ آبادی سے تھا متصل چشمہ برہم سر کے واقع تھا اوسکے پاس وہ گیا اور بعد رسوم معمولی تعظیم فقرا کے

[1] ہر ایک طرف سے ہم صداقت اس حال تواریخی کی دیکھتے ہین گو بیان کیا مشتبہ ہو بموجب تحواے فرشتہ کے ۵۵۵ھ ہجری (۱۱۵۹ع سمت ۱۲۱۵) مین یہ واقعہ ہوا تھا کہ بادشاہ غوری نے غزنی فتح کرکے ملتان اور سندہ کو فوراً بعد ازان تاخت اور تاراج کیا تھا (دیکھو تواریخ برگ صاحب جلد اول صفحہ ۱۰۵) اور بے شبہ اس موقع پر راجہ بہٹی نے قسم رفاقت شہاب الدین کی یاد کی اور اوسکو فوج ملی جسکی مدد سے اوسنے اپنے برادرزادہ کو لودروا سے خارج کیا اور جو اوسکی ملکی فوج نے اوسکو لوٹا اور مسمار کیا لہذا اوسنے سمت ۱۲۱۲ مین جیسلمیر کی بنا ڈالی جو تین سال کا فرق درمیان سنہ محمدی اور سمت ہنود کے ہے وہ چندان حارج نہین ہے مگر یہ فرق بھی رفع ہو جاتا ہے جب ہم بقول کولبروک صاحب خیال کرین کہ سمت مین فرق دس سال کا ہو جاتا ہے +

اوسنے اپنے وہان آنے کا حال بیان کیا اوس گوشہ نشین اور عزلت گزین نے تواریخ ترکوٹا پہاڑ کی جو اوپر اوسکے مقام کے تھا بیان کی اوسنے کہا کہ ترتیا جگ مین ایک گوشہ نشین کاگ نام اس چشمہ پر رہتا تھا اور اوسکے نام سے جو ندی اس چشمہ سے جاری ہے کاگ کہلاتی ہے وہان پانڈو ارجن مع ہری کرشن کے ایک جگ کرنے آیا تھا اور ہری کرشن نے اوس سے کہا تھا کہ زمانہ دراز کے بعد اوسکی اولاد مین سے ایک شخص آکر ایک شہر اس ندی کے کنارہ پر آباد کریگا اور اس ترکوٹا پہاڑ[لہ] پر ایک قلعہ تعمیر کریگا جب ہری کرشن نے یہ کہا تو ارجن نے کہا کہ پانی یہان کا خراب ہے تو ہری کرشن نے اپنے چکر سے اوس پہاڑ مین سوراخ کیا اور چشمہ آب شیرین کا اوس سے پیدا ہوا اوسکے کنارہ پر وہ پیشین گوئی نظم مین کندہ تھی اور اوس عزلت گزین ایسل نامے نے راجہ بھٹی کو وہ تحریر دکھائی اور اوسنے اوسکو پڑہا وہ اس مضمون کی تھی +

اول مصرعہ ہندی کا ترجمہ

اے راجہ جدو بنس اس ملک مین آ اور اس پہاڑ کی چوٹی پر ایک قلعہ ترکونہ یعنے تین گوشہ کا تعمیر کر +

دوم

لووروا مسمار ہوگیا پر اوس سے صرف پانچ کوس کے فاصلہ پر جا نو ہے وہ اوس سے دوچند مضبوط اور مستحکم ہے +

سوم

اے راجہ جسکا نام جیسل ہے اور جو جادو کے خاندان سے ہے لوورواکو چھوڑ اور تو یہان ایک قلعہ تعمیر کر +

ایسل عزلت گزین صرف جانتا تھا کہ وہان ایک چشمہ ہے جسکے کنارہ پر یہ کندہ ہے عزلت گزین مذکور نے اپنی نسبت یہ درخواست کی کہ جو میدان بجانب مغرب قلعہ مذکور واقع ہے وہ اوسکے نام سے مشہور ہو یعنے میدان ایسل اور اوسنے یہ بھی پیشین گوئی اوس سے کی کہ یہ قلعہ ڈہائی مرتبہ مسمار ہوگا اور دریا خون کے جاری ہونگے اور ایک مرتبہ اوسکی اولاد کے قبضہ سے یہ جاتا رہیگا +

لہ اگر کوئی اور ثبوت قوی بابت نسل قوم بھٹی بانی جیسلمیر کے خاندان جادو بہارت سے ہونیکے سواے اس پیشین گوئی کے نہو تو ہمکو اوسپر ضرور شک کرنا چاہیے کہ یہ ایک گروہ یوتی سے تھے اور برہمنان نے اونکے نام سے مستفید کیا اور اون کو چھتیس کلی راجپوت مین شامل کیا +

بروز بکشنبه (جو ایک دن نہایت متبرک درمیان اِن اقوام کے واسطے جملہ کارہاے عظیمہ کے تصور کیا جاتا ہے) سراون یعنے ساون سودی دوادشی سمبت ۱۲۱۲ (سنہ ۱۱۵۵ع) بنیاد جیسلمیر کی ڈالی گئی اور غیر آباشندگان نے اپنا اپنا مال قیمتی لیکر لودروا[1] کو ترک کیا اور میان مکانات جدید تعمیر کرنے شروع کیے جیسل کے دو فرزند تھے کیلن اور سالباہن اوسنے اپنے اراکین اور مصاحب اولاد سودل سے جو قوم کے یادو تھے پسند کیے اور وہ بہت صاحب مقدرت ہوے اونکے قدیم دشمن چنا راجپوتون نے پھر فوج کشی اوپر علاقہ کہادل کے کی مگر اپنی جرات کے عوض اونکو نقصان نصیب ہوا اس واقعہ کے بعد پانچ سال تک جیسل زندہ رہا بعد ازان اوسنے وفات پائی اور اوسکا پسر خرد سالباہن دوم گدی نشین ہوا +

باب سوم

خیالات تمہیدی تواریخ قدیم بھٹی جو خالی از لطف نہین علامات اونکی قدیم رسوم اور مذہب کی پھر تواریخ شروع ہوئی - جیسل بارہ سال تک بعد انتقال دارالریاستہ کے زندہ رہا - مسمے کیلن وارث گدی کا جلا وطن ہونا - سالباہن اوسکے برادر خرد کا گدی نشین ہونا - فوج کشی مقابلہ قوم کاتھی - اونکی اصلیت قیاسی - درخواست کرنا جادو راجہ بدری ناتھ سے واسطے ایک گدی نشین ہوے اوپر گدی خالی کے - ایام غیر حاضری سالباہن - اوسکا فرزند بیجل کا گدی نشین ہونا - سالباہن کا کہدال مین واپس آنا اور جنگ ہوئی ساتھ بلوچون کے - بیجل کا خودکشی کرنا کیلن کا طالب ہوکر گدی نشین ہونا - اوسکی اولاد رئیس فرقہ ہونا - خضر خان بلوچ کی فوج کشی دوبارہ اوپر کہدال کے - کیلن کا اوسکے مقابلہ پر آنا اور اپنے والد کا عوض لینا - وفات کیلن اوسکے بعد چاچک دیو کا گدی نشین ہونا - اوسکا خارج کرنا راجپوتان قوم چنا کا شکست دینا امرکوٹ کی سودا قوم کا - جو راٹھور عرصۂ قلیل سے صحرا مین آئے تھے اونکا تکلیف دہ ہونا - مطابقت سنین - وفات چاچک اوسکے بعد اوسکے نبیرہ کرن کا خلاف راے اوسکے بزرگ جیت سی کے

[1] لودروا کی ویرانہ عمارات اب بہی موجود ہین اوسکی سیر سے مقصد تلاش کنندۂ حالات قدما کا حاصل ہو سکتا ہے اور وہ احوال اصلیت قوم بھٹی کو وضاحت دے سکتا ہے ہمنے اوس کو نقشہ مین درج نہین کیا ہے یہ مقام دس میل کے فاصلہ پر بجانب شمال و غرب دارالریاستہ حال کے واقع ہے +

گدی نشین ہونا اور جیت سی کا جیسلمیر سے چلا جانا - ایک برا بار راجپوت کی خرابیون کی اصلاح کرنا -
وفات کرن - اوسکے بعد لاکھر سین کا گدی نشین ہونا - اوسکی سیرت سادہ مزاجی کی - اوسکے عوض
اوسکے فرزند پون پال کا گدی نشین ہونا - اوسکا خارج از گدی ہوکر جلا وطن ہونا - اوسکا نبیرہ راننگ دیو
آپ کو بمقام ماروت اور پوگل کے قائم کرنا - اوپر خارج از گدی ہونے پون پال کے جیت سی کا طلب ہوکر
گدی نشین ہونا - اوسکی پناہ وہی ایک پرہار راجہ مندور کی جسپر علاء الدین نے حملہ کیا تھا - پسران
جیت سی شاہی مالگذاری مقامات ٹھٹھہ اور ملتان کی لی گئی - بادشاہ نے ارادہ فوج کشی اوپر جیسلمیر کے
کیا - جیت سی اور اوسکے فرزندان نے تیاری مقابلہ کی کی - محاصرہ جیسلمیر کا - حملہ اول شکست
کھانا - قوم بہٹی کا میدان جنگ مین فوج کا قائم رکھنا - وفات راول جیت سی کی - محاصرہ کا
جاری رہنا - اتفاقیہ دوستی فیما بین اوسکے فرزند رتن ساتھ فرزند ایک جنرل فوج محاصرین کے -
مولراج کا گدی نشین ہونا - فوج کشی عام - دوبارہ شکست کھانا اونکا - فوج قلعداری کا نہایت تنگ
ہونا - اونکا مشورہ کرنا - تجویز ساکا قائم کرنے کی - طریق مراعات دوست اہل اسلام رتن بجانب
اوسکے فرزندان کے - حملہ اخیر - راول مولراج اور رتن اور اونکے قریب رشتہ داران کا میدان جنگ
مین قتل ہونا - جیسلمیر پر قبضہ ہوجانا - مسمار ہونا اور چھوڑکر چلے جانا +

اسطرح تواریخ قوم بہٹی کو سن ابتداے اونکے اخراج ملک پنجاب سے اور قائم ہونے تنوت سے بیچ
صحراے ہند کے سنہ ۷۳۱ع لغایت بناے دارالریاست حال جیسلمیر کے بیچ سنہ ۱۱۵۶ع کے اختصار
دیکر ہم اس حال کو آجکی تاریخ تک اوسی زبان یعنے محاورہ مین جاری رکھتے ہین جسمین اصل تاریخ
اونکی لکھی ہوئی ہے ہان مگر اوس مین کچھ حواشی لکھے جائینگے جنسے حال روشن تر ہوگا +
عرصہ درمیان تعمیر قلعہ تنوت اور آجکی تاریخ کے ٹھیک گیارہ سو سال کا ہوا اور اس عرصہ مین واقعات
تواریخی گو کیسے ہی ہون ہمیشہ ہوتے رہے اور جو واقعات مذکور ہوے ہین گو نہایت جہالت کے
عہد کے تھے مگر اونکی مطابقت تواریخ دیگر ریاست سے پیدا ہوتی ہے اور اگر بغور ملاحظہ کیا جاوے تو
اوس سے واقعات عجیب متلاشی تواریخ ہند کو معلوم ہونگے جو عرصہ چار سو پچیس سال کا باب سابق مین
مذکور ہے مملو واقعات متواترہ سے ہے وہ ایک ایسی قوم کا ذکر ہے جو اپنی قوت اور شہرت کو لازوال
تصور کرتے تھے اور اگر اوس مین حواشی مبین بھی تحریر نہوتے تاہم وہ مستحق اور لائق توجہ کے تھا

کیونکہ اوس مین ایک نہایت کلان صحراے ہند کے تبدیج آباد ہونے کا حال مذکور تھا ہم دیکھتے ہین کہ اکثر اقوام اور شہر معدوم ہو گئے اور اقوام اور ریاستہاے جدید اونکے عوض پیدا ہوئی اور گو ایک حرف بھی ایسا تحریر نہین جس سے صریح بیان مذہب کا ہو مگر ہم دریافت کر سکتے ہین مطابقت ان اقوام اندو ستہک زابلستان اور سالباہن کے ساتھ ہنود کی اور تصدیق توم ہنو کرتے ہین کہ اقوام ساکا اور ریون اور پہلوی اور خاصا[1] وسط ایشیا کے جملہ چھتری اور راجپوت ہین - اب ہم پھر تواریخ شروع کرتے ہین +

جیسل بانی جیسلمیر صرف بارہ سال بعد انتقال دارالریاستہ کے زندہ رہا اوسکے پسر کلان کیلن سنے پاہو وزیر کو جو ناراض کیا تھا اسواسطے وہ خارج کیا گیا اور اوسکا پسر خرد گدی پر بٹھایا گیا +

سالباہن جو ایک مشہور نام تواریخ مین سے یہی جیسل کے فرزند کا نام تھا اور وہ سمت ۱۱۲۴ (۱۰۶۸ء) مین گدی نشین ہوا اوسکی اول مہم بخلاف قوم کاتھی[2] کے تھی جو زیر حکومت اپنے حاکم جگ بھان نامے کے درمیان شہر جالور اور ارارولی کے رہتی تھی اس مین راو کاتھی کا مقتول ہوا اور اوسکے گھوڑے اور اسپ جیسلمیر پہونچائے گئے اس مہم کی شہرت سے سالباہن کی شہرت زیادہ کی اوسکے تین فرزند تھے بیجر بانز اور ہہو +

کوہستان بدری ناتھ مین ایک ریاست تھی جہان کا راجہ قوم جادون[3] سے اولاد سالباہن اول کا جسے غزنی سے

---

[1] صحرا مین ایک قوم مسلمانون کی ہے جنکا نام کہوسا ہے الفنسٹن صاحب کہوسا خیل کا ذکر کرتے ہین کاشغر مقام قوم کہوسا کا ہے یعنے کیشیا راجہ ٹولومی +

[2] ہم اسکے یقین کرنے سے انکار نہین کر سکتے کہ قوم کاتھی جسکا مذکور بیان ہے وہ اوسی قوم کے پس ماندہ ہین جنھون نے مقابلہ سکندر کا کیا تھا اوس زمانہ مین وہ گروہ نواح ملتان مین آباد تھے جہان اب قوم لانگا رہتی ہے جس گروہ پر قوم بھٹی نے حملہ کیا تھا وہ قریب ابراوکی تھی غالباً یہ قوم خانہ بدوش اوس ملک کی تھی جسمین وہ آباد تھی اور جسکو اونہون نے نام کاٹھیا وار کا دیا تھا جو ملک سوراشٹر مین واقع ہے +

[3] مسٹر الفنسٹن صاحب جادون کو ایک شاخ قوم یوسف زئی سے جو ایک اقوام افغانان مین سے قوم کلان ہے اور جو دراصل باشندے گرد نواح کابل اور غزنی کے ہین شمار کرتے ہین ہم اس امر مین شبہہ کو دخل نہین دے سکتے کہ یہ دراصل اندو ستہک جادون یا جادو ہین اور اسی سبب سے افغان اپنی اصل سال بادشاہ یہودی سے مشہور کرتے ہین اور رسوم افغانون کی تائید اس امر کی کرتی ہین (بادشاہ بابر صفحہ ۱۵۹ مین تحریر کرتے ہین) یہ افغان جنگ مین جب بہت تنگ ہوسے تو حاضر ہوے اور گھانس دانتون مین دبا کے ہوے یہ کہتے تھے کہ ہم تمہارے بیل ہین یہ رسم خاص راجپوتون کی ہے اور نیز فتح مین بھی اونکی رسم موافق ہے اون مین بھی

خارج ہوے تھے تھا اسوقت مین جو راجہ اس ریاست کا لا ولد فوت ہوا تو ایک پیغام جیسلمیر مین آیا
کہ کوئی راجہ وہان سے کے واسطے بھیجدیا جاوے تاکہ خالی گدی پر وہ وہان بیٹھے مسمے مہو کو اونھون نے
وہان بھیجدیا مگر وہ ریاست مذکور مین پہونچتے ہی فوت ہوگیا اوسکی رانی جو حاملہ تھی اوسکو راستہ مین
دردزہ پیدا ہوا اور زیر درخت پلاس کے اوسکو فرزند پیدا ہوا اس سبب سے اونکا نام پلاسو رکھا اور
یہی لڑکا گدی نشین ہوا اور اوسکے نام سے اوس ریاست کا نام پلاسوہ[لہ] رکھا ✤

پیغام شادی کا مانسی دیورا سروہی والے نے بھیجا اور راول نے جیسلمیر اپنے فرزند کلان بیجل کے سپرد
کرکے آپ روانہ ہوا فوراً بعد اوسکی روانگی کے اوسکے دایا بھائی نے یہ خبر مشہور کی کہ راول ایک شیر کے
شکار مین مارا گیا اور بیجل کو ترغیب دی کہ راجگی کا خطاب اپنے نام کرے سالباہن جب واپس آیا
اور اوسنے دیکھا کہ اوسکی گدی چھین گئی اوسنے اپنے دغاباز فرزند کی خوشامد کی مگر کچھ فائدہ مترتب
نہین ہوا لہذا وہ مقام کہدال مین جسکی دار الریاستہ کا نام دیوراول تھا چلا گیا اور وہان مع اپنے
تین سو ہمراہی کے بیچ مقابلہ بلوچون کے جو اوسپر حملہ آور ہوے تھے قتل ہوا مگر بیجل بھی زیادہ عرصہ تک
راجگی نہ کرسکا ایک روز غصہ مین اوسنے اپنے دایا بھائی کو مارا اوسنے بھی پھر کر اوسکو مارا اسپر بیجل کو
غصہ اور شرم آئی اور آپ کو خنجر مار کر مر گیا ✤

کیلن برادر کلان سالباہن جسکو باپ ہونے نکال دیا تھا اب سنہ ۱۲۰۰ع مین وہ پھر طلب ہوکر بہ عمر
پنجاہ سالگی راجہ ہوا اوسکے چھ فرزند تھے چاچک دیو پاہن جیچند پیتم سی پیتم چند اور
اوسر او منجملہ اسکے پسر دوم و سوم کثیر الاولاد تھے اونکی اولاد جیسلور و بہاٹا راجپوت کہلاتے ہین ✤

اب پھر خضر خان بلوچ نے مع پانچ ہزار سپاہ کے عبور دریاے مہران یعنے سندہ کیا
اور علاقہ کہدال پر حملہ آور ہوا یہ حملہ اوسکا بعد قتل سالباہن کے دوسری مرتبہ تھا کیلن اپنے
سات ہزار راجپوت ہمراہ لیکر اوسکے مقابلہ کو روانہ ہوا اور بعد جنگ سخت کے رئیس بلوچ کو مع

شاعر بیان کرنے والے فتوحات کے مثل راجپوتون کے ہین اور الفنسٹن صاحب نے اونکا ذکر خوب مفصل اور دلچسپ کیا ہے اور شباہت بھی
اونکی مثل راجپوتان شمالی کے ہے اونکی ناک یعنی بینی مثل چونچ طوطہ کے ہوتی ہے الفنسٹن صاحب اپنے سفر صحرا مین لکھتے ہین کہ اونکی شباہت
مثل یہودی کے ہے اس سے ایک شخص کہہ سکتا ہے جو ہم کہتے ہین کہ جادو غزنی کے اور افغان درصل یہودی ہین جو باقی ایک قسم قوم اسرائیل سے ہین ✤

لہ مسٹر الفنسٹن صاحب کا نقشہ دیکھو وہ جادون فرع یوسف زئی کو دامن کوہ سوالک پر لکھتے ہین ✤

اوسکی پندرہ سو سپاہ کے قتل کیا گیلن سے اونیس سال حکومت کی +

سمت ۱۲۷۵ (سنہ ۱۲۱۹ع) مین چاچک دیوگدی نشین ہوا اسنے فوج کشی اوپر چنا راجپوت کی جو اب بالکل معدوم ہین اور دو ہزار آدمی اونکے قتل کیے اور چودہ ہزار مویشی اونکی لے آیا اونکو مجبوری قوم جہ بہیلک کے پاس پناہ لینی پڑی فوراً بعد اسکے راول نے حملہ اوپر علاقہ رانا رتم سی راجہ سودا کے کیا گو اوسپر بلا اطلاع اور بیخبری مین حملہ ہوا تھا مگر اوسنے چار ہزار سوار جمع کر لیے مگر اوسکو شکست نصیب ہوئی اور وہ اپنی دارالریاستہ امرکوٹ مین پناہ گیر ہوا اور پوار مذکور نے اپنی لڑکی یعنے دختر شادی مین دیکر اور اپنے دشمن کو رخصت کرکے خوشی ہوا +[1]

قوم راٹھور جو عرصۂ قلیل سے علاقہ کیہ مین آباد ہوئی تھی ہمسایہ تکلیف دہ ہوسے چاچک نے فوج سودا سے مدد اونکی سزا دہی کے واسطے حاصل کی اور رانا جیسول اور مہلوتیا کا ہوا جان وہ لوگ قائم ہوگئے تھے مگر چاچک دوا اور اوسکے فرزند کمبہ نے ایک دختر[2] اوسکو دیکر اوسکے غصہ کو دور کیا +

[1] اس موقع پر ہمکو کوٹ اور کل اوسکی دارالریاستہ اور اصل نام راجہ دہت کا دریافت ہوا قوم سودا جیسا ہمنے سابق ذکر کیا ہے ایک فرع کلان خاندان پوار یعنے پوار کی ہے اور اقوام امرا و سومرا کا خاندان زمانہ سابق لہانی سندہ کہین ہے جنہے ابھی بیان کیا ہے کہ سودا غالباً وہ قوم ہے جسکا نام سوگدی عہد سکندر مین تہا اور جو اوسوقت بالاے سندہ آباد تھی جب اسپید ونین یعنے ہموطن سکندر نے عبور دریاے مذکور سے کیا تہا خاندان سومرا کا ذکر فرشتہ نے اپنی تاریخ مین سند قدیم سے لیکر کیا ہے مگر مورخین اہل اسلام درباب اقوام راجپوت کے کچہ نہین جانتے اور کچہ فکر بہی اونکی نسبت نہین کرتے اور ہمنے جو حال خاندانہاے راجپوت کا دریافت کیا ہے وہ الیسی ہی تحریرات سے کیا ہے جو نسبت ان ریاستون کے ہین اور جنمین کہین کہین مذکور انکا آگیا ہے اور نیز قدیم نظم ہنود سے استنباط اوسکا کیا ہے اور تمہید جلد اول مین دریافت کرکے لکہا ہے گو وہ سہل معلوم ہو مگر وہ حال نہایت تلاش سے ملا ہے اور ایسی محنت اوسکی تلاش مین ہوئی ہے کہ اس سب کتاب مین نہین ہوئی یہ کیفیت ہمنے صرف واسطے اطلاع اوس واقف حالات ہندوستان کے یعنے ذی علم اور عالم ذی شان فلسنی نام کے تحریر کی ہے اگر وہ ہمسے سوال کرے کہ اب سودا قوم کہان ہے تو جواب ہم یہ دے سکتے ہین کہ اونہین کا راجہ خارج شدہ امرکوٹ ہے جسکے پاس ہمایون نے پناہ لی تہی اور جسکی دارالریاستہ واقع صحرا مین اکبر اعظم پیدا ہوا تہا اور جو ایک لحظہ مین چار ہزار سوار واسطے مقابلہ کے جمع کرسکتا تہا اب صرف ایک شہر بنام چور اوسکے پاس ہے راٹھور جنکو عہد ارم سی رانا اور راول چاچک مین کوئی نہین جانتا تہا اب وہ نکے نشان امرکوٹ مین لہراتے ہین اور امیران سندہ نے اب زیادہ تر علاقہ دہت کا شامل اپنی ریاست حیدرآباد کے کر لیا ہے +

[2] وہ لوگ جو متلاشی حالات ان اقوام کے ہین وہ یہ دیکھکر بہت خوش ہونگے کہ مطابقت حالات ایک دوسرے سے ہوتا جاتا ہے قریب

راول چاچک نے تبیس سال حکمرانی کی اوسکا صرف ایک فرزند تھا تیج راو یہ بعمر بیالیس سالگی بعارضہ چیچک فوت ہوا اوسکے دو فرزند تھے جیت سی اور کرن اس چھوٹے بیٹے کرن سے راول کو نہایت محبت تھی جب قریب المرگ ہوا تو اوسنے اپنے رئیسون کو جمع کیا اور اونسے درخواست کی کہ وہ اوسکی ایک درخوست اخیر منظور کرین اور وہ یہ تھی کہ اوسکا نبیرہ خرد اوسکا جانشین ہو +

جب کرن گدی نشین ہوا تو اوسکا برادر کلان جیت سی نامی نے وطن ترک کرکے ملازمی مسلمانان بمقام گجرات اختیار کی اسوقت مین مظفر خان جو ساتہ پانچ ہزار سوارون کے مقیم ناگور تھا نہایت بدعت اور غارتگری کرتا تھا یہان ایک بھومیا قوم براہا سے بھگوتی داس نامے تھا جو پندرہ کوس کے فاصلہ پر مقام ناگور سے رہتا تھا اور مالک پندرہ سو سوار کا تھا اوسکے صرف ایک دختر تھی جسکی درخوست خان مذکور نے کی جو اوسکی مرضی دختر دینے کی نہ تھی اور نہ اوسکی اسقدر قوت تھی کہ اوس سے بمقابلہ پیش آئے لہذا اوسنے ارادہ ترک وطن کا کیا اس نیت سے اوسنے گاڑیان سواری کی تیار کین اور اون مین اپنے سب عیال و اطفال کو سوار کرا کر اور اسباب کو بار کر کے بوقت شب جانب جیسلمیر روانہ ہوا مگر خان مذکور نے اطلاع اس روانگی کی پاکر تعاقب اوسکا کیا اور اوسکو راستہ مین گھیر لیا جنگ باہم شروع ہوئی چارسو براہا کام آئے اور دختر مذکور مع دیگر عورات کے گرفتار ہوئی براہا مذکور نہایت رنجیدہ ہوکر وطن کو واپس نہ گیا اور جیسلمیر مین آیا اور راول کرن کے پاس جاکر اپنی مصیبت کا بیان کیا راول نے فوراً بصرداری اپنی فوج کے حملہ خان مذکور پر کیا اور خان کو مع اوسکی تین ہزار سپاہ کے قتل کیا اور بھومیا مذکور کو اوسکے مقبوضات سابقہ پر قابض اور متصرف کیا کرن نے اٹھائیس سال حکمرانی کی اوسکی جگہہ اوسکا فرزند لاکھن سین نامی گدی نشین ہوا +

سمت ۱۳۲۷ (۱۲۷۰ء) مین لاکھن سین گدی نشین ہوا وہ اسطرحکا سادہ دل تھا کہ جب شغال شب کو بولتے تھے اور لوگ اوس سے کہتے تھے کہ یہ بباعث سردی کے غل مچاتے ہین تو وہ حکم دیتا کہ اونکے واسطے دگلہ تیار کرا دو جب غل اونکا پھر بھی جاری رہا تو اوسنے حکم دیا کہ اوسکو

دو سو برس قبل اسکے بیچ عہد دوساج کے جب دارالریاستہ بھٹی کی مقام لودروا مین تھی ایک حملہ اوپر علاقہ کیہر کے ہوا تھا جسمین اوسوقت اقوام گہلوت رہتے تھے اور جنکو حسب تحریر تواریخ مارواڑ راٹھور نے خارج کردیا تھا سوائے اوسکے اور کوئی زیادہ تر خوش اس امر سے نہین ہوسکتا کہ کس طرح مطابقت حالات کی ہوتی جاتی ہے +

یقین اس امر کا کرا دیا گیا تھا کہ حکم سابق اوسکا در باب دگلہ کے تعمیل مین آچکا ہے کہ اونکے وہ اعلی مکان منہدم کر کے زمین
ہموار دیے جائین اکثر وہ مکانات اب بھی موجود ہین یہ لاکھن مہر کنیر و یو سونگرا وار کا تھا اوسکی زندگی لاکھن کی
رانی کے شگون جاننے سے بچی تھی لاکھن پر اوسکی رانی جو قوم سوداست تھی حاوی اور حاکم تھی اوسنے اپنے
برادران کو امرکوٹ سے طلب کیا مگر اوسکے خاوند دیوانہ نے اونکو قتل کر کے اونکی لاشین دیوار سے باہر
پھکوا دین چار سال صرف اوسنے حکمرانی کی بعد ازان اوسکو خارج کر کے اوسکے فرزند کو گدی نشین کیا +

یون پال اسکا نام تھا یہ ایسا سخت مزاج کا تھا کہ امرا نے اوسکو خارج کر کے جیت سی کو
گجرات سے طلب کیا جیت سی کو ایک مکان علیحدہ ریاست کے مقام بعیدہ مین رہنے کو دیا اوسکا
ایک فرزند لاکمسی تھا اور اوسکا ایک پسر راو رننگ دیو نامی تھا اسنے ساٹ رنگ کہرل[1] راجپوت سے
ایک جنگ خفیف کر کے جو بہیا سے مقام باروت اور قوم تہوڑی سے مقام یوگل چھین لیا یہ لوگ
دزدان پیشہ ورتھے اور اونکا رئیس راو کہلاتا تھا جسکو اوسنے گرفتار کر لیا اور اپنے خاندان کو مقام یوگل مین
رکھا راو رننگ کا ایک فرزند سادول نامی تھا یہ کبھی دریا سے عیش مین غوطہ مارتا تھا اور کبھی دریائے جنگ مین
دست و پا مارتا تھا اونکے مقامات مین والد اور فرزند نے جبال نیاگر و نواح سے پا یار کھا +
جیت سی کو سمت ۱۳۳۲ (سنہ ۱۲۷۶ع) مین گدی نصیب ہوئی اوسکے دو فرزند تھے مولراج اور رتن سی
دیوراج پسر مولراج نے سونگرا رئیس جہالور کی دختر کے ساتھ شادی کی محمد (غوری) بادشاہ نے فوج کشی
اوپر علاقہ رانا روپ سی جو راجہ پرہار منڈور[2] کا تھا کی یہ راجا شکست کھا کر مع اپنی بارہ دختران کے
فرار ہوا اور آکر راول کے پاس پناہ گیر ہوا راول نے اوسکو ماروواسطے رہنے کے دیا +
دیوراج کو سونگرا قوم کی رانی سے تین فرزند ہوے جنگھن سروان اور ہمیر یہ ہمیر بڑا جنگ آور تھا
جسنے کیپوسین مہو دوالہ پر حملہ کر کے اوسکے علاقہ کو لوٹا اسکی بھی اولاد مین تین فرزند تھے - جیتو
لونکرن اور میرو - اس عہد مین علاء الدین غوری نے شروع جنگ ساتھ قلعجات ہند کے کی تھی
خراج ٹھٹھہ اور ملتان کا جو پندرہ سو گھوڑے اور پندرہ سو قطاران پر از زر وجواہر تھا مقام بکھر مین مقیم تھا
اور شاہ دہلی کے پاس جاتا تھا پسران جیت سی نے ارادہ کیا کہ سپاہ قابو مین پوشیدہ رکھکر

[1] یہ قوم اب وسط ایشیا سے معدوم ہے +

[2] خطاب اور قوم اور دار الریاستہ اس فرقہ سے ظاہر ہے کہ بہٹی گرد نواح کی ریاستون کے ساتھ رشتہ قریبہ رکھتے تھے +

خراج مذکور لوٹ لین بقالان کا بھیس کرکے بحیلہ غلہ فروشی سات ہزار گھوڑے اور بارہ ہزار شتر ہمراہ لیکر وہ اس نیت سے روانہ ہوے اور اوپر کنارۂ پنج ندکے اوس قافلہ سے دوچار ہوے اونکے ساتھ چارسو مغل اور اسیقدر پٹھان سوار تھے ان بھٹیون نے جاکر اونکے قریب مقام کیا اور بوقت شب ہنگامہ کرکے سپاہ ہمراہی خراج کو قتل کیا اور خزانہ جیسلمیر کو لے گئے جو کچھ سپاہ محافظین خزانہ سے زندہ رہی اونھون نے جاکر بادشاہ کو اسکی اطلاع دی اور بادشاہ نے حکم سزادہی غارتگران صادر فرمایا جب خبر راول جیت سی کو پہونچی کہ بادشاہ آناساگر واقع اجمیر مین فروکش ہین اوسنے ارادہ تیاری جیسلمیر کا واسطے تحفظ کے کیا اوسنے غلہ بکثرت جمع کیا اور گرد فصیل قلعہ کے بہت پتھر اس نیت سے جمع کیے کہ وقت ضرورت محاصرین پر مارے جائین جملہ آدمی معمر اور ضعیف اور اوسکی عورات خاندان یعنے پوتیان جنگل مین بھیجدی گئین اور کئی کوس تک زمین گرد دارالریاستہ کے ویران کردی گئی اور شہرات مسمار کردیے گئے صرف راول مع اپنے دو پسران کلان اور پانچ ہزار سپاہ جنگ آزمودہ اندر واسطے حفاظت قلعہ کے رہے اور دیوراج اور ہمیر نے ایک فوج اپنے ہمراہ اس نیت سے رکھی کہ باہر سے بمقابلۂ دشمن جنگ کرین سلطان بذات خاص مقام اجمیر مین مقیم رہے اور فوج کثیر خراسانیان اور قرشیان کی جو زرہ اور خود سے آراستہ تھی روانہ کی یہ فوج مثل ابر ماہ بہادون جوش زن تھی چھپن مورچال تیار ہوے اور تین ہزار سات سو شجاع اونکی حفاظت کے واسطے مامور ہوے اور دو ہزار سپاہ واسطے کمک کے باقی رہی کہ جہان ضرورت ہو مدد دین اول ہفتہ مین کہ محاصرین نے اپنے مورچال درست کیے سات ہزار مسلمان قتل ہوے اور میر محبت اور علی خان میدان جنگ مین رہے دو سال تک محاصرین اپنے مقامات پر بباعث جنگ آوری دیوراج اور ہمیر کے قائم رہے کہین حرکت نہ کرسکے دیوراج اور ہمیر اون کی رسد جو منڈور سے آتی تھی روک دیتے تھے اور قلعہ مین کہداں اور بربمیر اور دہات بکثرت موجود تھے آٹھ سال[1] تک محاصرہ جاری رہا اب راول جیت سی نے وفات پائی اور اوسکی لاش اندرون قلعہ جلائی گئی +

اس محاصرۂ طویل الایام مین رتن سی نے دوستی ساتھ نواب محبوب خان کے پیدا کی اور وہ دونون ہر روز ملاقات دوستانہ زیر درخت کہجرا فوج سے فاصلہ سے کیا کرتے تھے ہر ایک کے ساتھ تھوڑے آدمی

[1] یہ کچھ بھی سخت یا متعجب نہین اس سے بھی زیادہ تر سخت جنگ بمقابلہ دارالریاست بھٹی وقوع مین آئی ہین اور یہ بھی تحقیق ہے کہ اسکے علے کبھی خود فوج کشی کرکے جیسلمیر نہین گیا +

ہوتے تھے وہ دونون وہان شطرنج کھیلا کرتے تھے اور کلمات دوستانہ باہم ہوتے تھے مگر جب کام مقابلہ کا پڑا تو اونکے کارہاے شجاعت سے تمام دنیا عاشق اونکی ہوگئی جیت سی نے اٹھارہ سال حکمرانی کرکے وفات پائی ✤

مولراج سوم سمت ۱۳۰۵ (سنہ ۱۲۹۴ع) مین گدی نشین ہوا جب دشمن اوسکے گرداگرد تھے اس موقع پہ جملہ رسوم شادی گدی نشینی ظہور مین آئی جب یہ دونون دوست یعنے رتن سی اور محبوب خان زیر درخت ملاقات مین تھے جب وجہ خوشی کی محبوب خان سے بیان کی گئی اوسنے کہا کہ سلطان نے اونکی ملاقات کا حال سنا ہے اور نہایت خفا ہین اور یہ کہتے ہین کہ وجہ طول ہونے محاصرہ کی یہی دوستی اور ملاقات ہے لہذا رتن سی کو اطلاع دی کہ کلہ کے روز حکم حملہ کرنے کا ہوا ہے اور وہ خود یعنے محبوب خان سردار حملہ آوران کا ہوگا یعنے اوسکے زیر حکم حملہ ہوگا یہ حملہ وقوع مین آیا اور بہت سخت تھا مگر تحفظ قلعہ بھی نہایت زبردستی کے ساتھ کیا گیا اور حملہ آوران باتلاف نوہزار سپاہ کے پس پا ہوسے پھر اونکی کمک اور آئی اور اخیر سال مین فوج قلعہ داری کے پاس رسد نہین رہی اور باہر سے گولہ رانی برابر ہوتی تھی لہذا مولراج نے اپنے رشتہ داران کو جمع کرکے یہ کہا اسقدر عرصہ دراز سالہا سال تک ہمنے اپنے مکان کا تحفظ کیا مگر اب ہماری رسد کم ہوگئی اور آنے کا کوئی راستہ بھی باقی نہین اب کیا کیا جاسے رئیسان شہر اور ہر کسی نے جواب دیا ساکا کرنا چاہیے اور آپ کو قتل کرا دینا چاہیے ادہر تو یہ نوبت تھی اور ادہر اوسی روز فوج شاہی جو اس خرابی محصورین سے ناواقف تھی پس پا ہوئی ✤

رتن سی کے دوست کا ایک برادر خرد تھا جب فوج شاہی پس پا ہوئی تو اوسکو قلعہ مین سے آلی تھی اوسنے جو یہ حال خرابی اور کمی رسد وغیرہ کا دیکھا وہ فوراً روانہ ہوا اور جاکر اوسنے اسکی اطلاع فوج کو دی اونھون نے آکر پھر محاصرہ کیا مولراج نے اپنے بھائی کو ملامت کی کہ وہی اس خرابی دوبارہ کا باعث ہوا اور اوس سے پوچھا کہ اب کیا کرنا مناسب ہے رتن سی نے جواب دیا کہ ایک راستہ اب باقی ہے کہ عورات کو قتل کرکے اور جو ضائع ہونے لائق اسباب ہے اوسکو آتش اور آب سے ضائع کرکے اور جو خراب ہونے لائق نہین اوسکو دفن کرکے دروازے قلعہ کے کھول دیے جائین اور تلوار پکڑ کر دشمن پر گھس جانا چاہیے اور اسطرح سورگ یعنے بہشت حاصل کرنی چاہیے اسپر سب رئیسون کو جمع کیا سب نے متفق الراے ہوکر یہ کہا کہ جلیونگر کو اپنے کارہاے نمایان سے مشہور اور روشن کرنا چاہیے اور عزت خاندان جادو کی

بچانا لازم مولراج نے یہ کہا تم ایک فوج جنگ جو ہو اور تمھارے اسلحہ اپنے راجہ کے کام مین بہت مضبوط ہین کون شجاع تمسے زیادہ ہے کون اسطرح چہتری کی راہ پر چلتا ہے وقت جنگ فیل دمان بہی تمھارے روبرو کھڑا نہین ہوسکتا میری عزت کے بچانے کو تمھارے ہاتہ مین تلوار ہے جیسلمیر کو اوسکے صدمات سے جو دشمن پر وارد ہوسکے روشن کرو اسطرح رئیس اور سپاہ کو دلدہی کرکے مولراج اور رتن سی محل مین اپنی رانیون کے پاس گئے اور اونسے کہا کہ سوہاگ اپنا لو اور آمادہ ملاقات بیچ بہشت کے ہو اور ہم اپنی زندگی بیچ تحفظ اپنی آبرو اور ایمان کے دیتے ہین سو دارانی نے متبسم ہوکر یہ جواب دیا کہ آج کی شب ہم تیاری وہانکی کرینگی اور صبح ہوتے ہی سورگ مین جائینگی اور اسی طرح سب رئیسون نے اپنے اپنے محلات مین قرار دیا یہ شب باتفاق بیچ تیاری کار صبح گذر گئی اور صبح نمودار ہوئی پوجا اور دان کیا گیا اور راج دوار پر سب صغیر و کبیر اور برنا و پیر جمع ہوے و ـــــ سب اپنے رشتہ داران سے الوداع زبان پر لائے اور شور جوہار کا شروع ہوا اور چوبیس ہزار عورات خرد و بزرگ نے جان دی کسی نے تلوار سے اور کسی نے آگ سے خون کے دریا بہے اور شعلہ چتاؤن کا آسمان تک پہونچا کسیکو خوف مرنے کا نتھا ہر شے بیش بہا اونکے ساتہ سوخت کی گئی ایک پر کاہ بہی دشمن کے واسطے باقی نہین کہا جب یہ ہوچکا تو بہائیون نے بکراہیت اوس طرف دیکھا زندگی اب ایک بار تھی اونھون نے اوسکے ترک کرنیکی تیاری کی انھون نے غسل سے جسم کو پاک کیا پوجا کی دان نعربا کو دیے تلسی دل اپنے خود مین رکھے اور سالک رام گلے مین لٹکائے اور زرہ بختر پہن کر زرد پوشاک پہنی اور مور سر پہ باندہا اور باہم بغلگیر ہوے اب منتظر وقت جنگ کے رہے تین ہزار آٹھہ سو جنگ آور غصہ مین چہرہ سرخ اور آمادہ مرگ اپنے رئیسونکے ہمراہ تھے؛

رتن سی کے دو فرزند تھے گرسی اور کنر پسر کلان صرف بارہ سال کی عمر کا تھا اوسنے چاہا کہ قتل سے اونکو محفوظ رکھے اور اپنے دوست دشمن نما سے استدعا کی اوس رئیس مسلمان نے قسم کہائی کہ وہ اونکا تحفظ کریگا اور دو اپنے معتبر آدمی اونکے لانے کو بھیجے اوسنے اونکے سپرد کرکے اونسے الوداع کی جب یہ دونون فوج شاہی مین پہونچے نواب نے اونکی بڑی خاطرداری کی اور اپنا ہاتہ اونکے سر پر پھیرا اور اونکی تسلی کی اور دو نفر برہمن اون کی حفاظت اور کہانا بنانیکے اور تعلیم کے واسطے مامور کیے ✣

دوسرے روز فوج شاہی حملہ پر تیار ہوئی دروازے کھول دیے گئے اور جنگ شروع ہوئی رتن آخر تک

دریاے جنگ مین آشنا تھا اور ایک سو بیس امیرونکو اپنی تلوار سے قتل کرکے آپ میدان مین گرا مولراج نے
اپنی برچھی مسلمانان کے جسم مین پروئی میدان خود گویا خون مین بہتا تھا بدطینت لوگ خوب قتل ہوے
آخرکار رئیس جادو قتل ہوا اوسکے ساتہ سات سو اوسکے رشتہ داران چیدہ کام آئے اوسکے مرتے ہی
جنگ ختم ہوئی فتحیاب قلعہ پر چڑہ گئے اور محبوب خان نے بھائیون کی لاشین میدان سے لیجاکر
جلوادین یہ ساکا سمت ۱۳۵۱ (سنہ ۱۲۹۵ع) مین وقوع مین آیا تھا دیوراج جو باہر جنگ کرتا تھا
بعارضہ بخار رہگراے ملک عدم ہوا دو سال تک فوج شاہی نے قلعہ اپنے قبضہ مین رکھا آخرکار
دروازہ ہاے قلعہ بند کرکے مسمار کرادیے اور اوسکو چھوڑ دیا مدت تک یہ غیر آباد رہا کیونکہ بھٹی لوگون
کو نہ اسقدر مقدرت تھی کہ اوسکے کنگورہا کی مرمت کرتے اور نہ اونکے پاس آدمی تھے کہ اوسکا
تحفظ کرتے +

باب چہارم

مہوے کے راٹھورون کا ویرانہ جیسلمیر مین آباد ہونا۔ خارج ہونا بباعث بھٹی رئیس دودو کے جو
راول بنایا گیا تھا۔ اوسکا اسپان فیروز شاہ کا لیجانا۔ دوسری مرتبہ فوج کشی اور ساکا باندہنا
جیسلمیر کا۔ دودو کا قتل ہونا۔ فوج کشی مغل اوپر ہندوستان کے۔ راجگان بھٹی کا اپنی آزادی
حاصل کرنا۔ راول گرسی کا دوبارہ قائم کرنا جیسلمیر کا۔ کیہر پسر دیوراج۔ پیشین گوئی سے اوسکی
قسمت کا ظاہر ہونا۔ اوسکا متبنے کرنا رانی راول گرسی کا جسکو قوم جیبر نے قتل کیا۔ کیہر کا
راجہ ہونا۔ مسماۃ بیم لادیئی کا ستی ہونا۔ گدی نشینی اوپر پسران ہمیر کے منحصر ہونی۔ پیغام شادی جیت
ملک میوار سے۔ عہود کا شکست ہونا۔ برادران کا قتل ہونا۔ کفارہ جرم راونگنگ۔ اولاد
کیہر۔ دوم پسران کلان کا مع اپنی البی کے چلاجانا اور آباد ہونا بمقام گراب۔ پسران راونگنگ کا
مسلمان ہونا واسطے عوض لینے اپنے والد کے قتل کے۔ اسی باعث سے اونکا محروم الارث ہونا
اونکا ملجانا ساتہ ابہوریا بہٹی کے۔ کیلن پسر سومی کیہر کا آباد ہونا بیچ علاقہ منضبطہ کے اور خارج کرنا
قوم داہیا کا کہدال سے۔ کیلن کا قلعہ کروہ تعمیر کرنا اوپر دریاے ٹہنٹہ یاگارا کے۔ اوسپر حملہ کرنا
اقوام جوہیا اور لانگاکا۔ بسرکردگی امیرخان قریی اور اوسکا شکست کہانا۔ اقوام چاہل اور موہل کا
فتح کرنا اپنی حکومت تا بہ پنج ندیہا۔ راو کیلن کا شادی کرنا بیچ خاندان سما کے۔ بیان خاندان سما۔

اوسکا قبضہ کرنا اوپر علاقہ سما کے اور دریاے سندہ کو اپنا سرحد علاقہ قرار دینا - وفات کیلن - گدی نشینی چاچک مقام مارروت اپنا جاے قیام قرار دینا - سازش بسرکردگی رئیس ملتان بخلاف چاچک - اوسکی فوج کشی اوپر اوس ملک کے اور مال غنیما بکثرت لیکر ماروت مین واپس آنا - فتح ثانی - ایک فوج پنجاب مین چھوڑنا - شکست دینا جہپال رئیس دوندی کو - اسنی یا اسونی کوٹ - اوسکا مقام قیاسی - بیان تکرار ساتھہ سانلمیر کے - اوسکے نتایج - اتفاق کرنا ساتہ ہیبت خان کے - راوچاچک کی فوج کشی اوپر بیلی بنگاکے - بیان کہوکر یا گہکر کا - قوم لانگا کا اوسکی فوج کا دینا پور سے خارج کرنا - راوچاچک کا بیمار ہونا - جنگ ساتہ راجہ ملتان کے - وارد ہونا دینا پور مین - رسوم مذہبی جو قبل از شروع جنگ عمل مین آتی ہین - پرستش شمشیر - چاچک کا قتل ہونا مع اوسکے ہمراہیون کے - کمبہو کا جواب تک دیوانہ تہا اپنے باپ کا معاوضہ لینا - برسل کا پھر قائم کرنا دینا پور کا - اوسکا آنا کرور مین - فوج کشی لانگا اور بلوچون کی اوپر اوسکے - اونکو شکست دینا - دوبارہ تاریخ جیسلمیر کا شروع ہونا - راول برسی کی ملاقات ساتہ راو برسل کے بوقت اوسکے واپس آنے مہم پنجاب سے - فتح ملتان بابر کی - غالباً تبدیل مذہب کرنا اقوام بہٹی پنجاب راول برسی جیت نونکرن بھیم منوہرداس اور سل سنگہ چہ پشت +

چند سال بعد اس واقعہ غارت کن مندرجۂ تواریخ بہٹی کے جگمل ولد مالوجی راٹھور رئیس مہوا ارادہ آباد ہونیکا بیچ اس ویرانہ جیسلمیر کے کیا اور فوج کثیر اور سات سو چھکڑہ رسد کے اپنے ہمراہ لایا یہ خبر سنکر رئیسان بہٹی ددو اور تلکسی نامی پسران جیسر نے اپنے رشتہ داران جمع کیے اور راٹھور پر بے اطلاع حملہ آور ہوے اور قلعہ سے اونکو نکال دیا اور اونکی رسد پر قبضہ اپنا کر لیا اس جنگ یا فتح کے سبب ددو کو خطاب راول کا دیا گیا اور اوسنے مرمت جیسلمیر کی شروع کی اوسکے پانچ فرزند تھے تلکسی اوسکا برادر بھی مشہور واسطے جنگ آزمائی کے تھا اوسنے اقوام بلوچ اور منگولیوا اور مہووا اور دیورا کو شکست دی اور قوم سونگرا ساکن ابوا اور جہالور نے بھی اوسکی قوت کا اثر اوٹھایا اوسنے تاخت و تاراج اجمیر تک پہونچائی اور اسپان فیروز شاہ کو جو بمقام آناساگر پانی پینے آتے تھے لیگیا اس گستاخی کی وجہ سے دوسرے مرتبہ جیسلمیر پر حملہ ہوا اور اوسکے نتیجے بھی ویسے ہی تباہی اور پریشانی افزا ہوے جیسلمیر مین پھر ساکا کیا گیا جس مین سولہ ہزار عورات[1] قتل کو پہونچین اور ددو مع تلکسی اور سترہ سو ہمقوم اوسکے جنگ مین کام آئے

[1] راجپوت اسطرح ساکا کر نیسے تسہیل ارادہ ہاے اہل اسلام کو دیتے تھے ہر ایک ریاست کے حال مین ہم یہ واقعہ دیکھتے ہین +

یہ شخص دس برس گدی نشین رہا ✦

سمت ۱۳۶۲ (سنہ ۱۳۰۶ع) مین بعد مرگ راول دوودو کے راجہ گرسی اور راجہ کنیر جو صغرسن تھے اپنے مربی محبوب خان کی وفات سے حوالہ اوسکے فرزندان ذوالفقار اور غازی خان کے ہوئے مسمے کنیر خفیہ جیسلمیر کو چلا گیا اور گرسی نے اجازت بجانب مغرب علاقہ مہوہ کے جانے کی حاصل کی جہان اوسنے شادی ساتھ بملا دیبی کے جو بیوہ اور ہمشیرہ راٹھور کی تھی اور جسکی نسبت ساتھ دیوراکے ہوئی تھی[1] اس شادی کی رسوم ادا ہوتی تھی کہ اوسکے پاس اوسکا رشتہ دار سونگ دیونامی جو نہایت قوی ہیکل تھا آیا جسنے وعدہ کیا تھا کہ بروقت اوسکے واپس دہلی جانے کے وہ اوسکے ہمراہ جائے گا بادشاہ نے اوسکی قوت کا امتحان کیا اور اوسکو ایک کمان آہنی جو بادشاہ خراسان نے بھیجی تھی واسطے چلہ چڑہانے کے دی بہٹی قوی ہیکل نے نہ صرف اوسکو زہ کیا بلکہ توڑ ڈالا جو اسوقت مین تیمور شاہ[2] نے دہلی پر حملہ کیا تھا اوس مین خدمات گرسی کی ایسی لائق پسند ہوئین کہ اوسکو اوسکا موروثی ملک واپس عطا ہوا اور حکم ہوا کہ مرمت اور آبادی جیسلمیر کی کرے بوجہ اسکے رشتہ داران کے اور بعد اسکے دوست جگمل مہوہ والہ کے اوسنے جلدی انتظام ملک کا کیا اور فوج آراستہ اوسکے زیر حکم تیار ہوگئی ہمیر اور اوسکے رشتہ داران اور ہمقوم نے اتفاق گرسی کے ساتھ کیا مگر اولاد جیسر نہایت مغرور تھی ✦

دیوراج جسنے شادی ساتھ دختر رو پرا رانا مندور کے کی تھی ایک فرزند رکھتا تھا جسکا نام کیہر تھا اور جب جیسلمیر کا محاصرہ ساتھ فوج سلطانی کے قریب ہونے والا تھا اوسکی والدہ اوسکو اپنے ہمراہ مندور لیگئی تھی جب صرف بارہ سال کی عمر کا تھا وہ راو مذکور کی گائے چرانے والون کے ساتھ جایا کرتا تھا اور اس بات مین بہت خوش تھا کہ گائے کے بچھڑون کو ایک چھڑی آگہہ کی لیکر پابند کرے جسطرح گھوڑون کو

---

۱ صرف نسبت ہونیسے دوبارہ شادی کرنیکے قابل نہین رہتی اور شوہر بھی رانڈ یعنے بیوہ ہوجاتی ہے گو کنواری یعنے باکرہ ہو ✦

۲ یہ مطابقت سنین بہی صداقت ان تواریخون کی کرتی ہے ہندی مورخین کم آگاہ صرف ایک فوج کشی مغل کا حال یعنے تیمور کا بیان کرتے ہین مگر کئی مرتبہ مغلون نے عہد سلطنت علاءالدین مین فوج کشی کی ہے غالباً وہ فوج کشی جسمین راجہ بہٹی نے اپنا ملک موروثی واپس پایا بسر کردگی ایبک خان کے تہی جو جنرل فوج سپاہ مغلیہ اور کہا تہا یعنے ملک آنزو سے سندہ کا تہا اور جسنے فوج کشی سنہ ۷۰۴ ہجری (سنہ ۱۳۰۴ع) مین کی تہی اور ایسی شکست فاش اوسے نصیب ہوئی تہی کہ منجملہ ستاون ہزار سوار کے صرف تین ہزار شمشیر سے بچے تھے اور یہ بہی زیر پائے فیلان ہلاک کیے گئے تھے اور فتنے سرونکے بیادگار فتح نمایان ہوگئے تھے (دیکھو ترجمہ فرشتہ برگ صاحب کا جلد اول صفحہ ۳۶۴) ✦

رسی لگاتے ہین ایک روز اس کام سے ماندہ ہوکر کیہر ایک جگہہ پر سو رہا وہان سوراخ سانپ کا تھا سانپ نکلکر اوسکے سر پر اپنے کہنچہ سے سایہ کر کے کھڑا ہوگیا اس عرصہ مین ایک بھاٹ نے اوس طرف گذر کیا اور یہ حال دیکھکر فوراً رانا کو خبر دی اور اوسکے نتیجہ عظیمہ سے بھی آگہی دی رانا خود وہان پہنچنے گیا تو اوسکو معلوم ہوا کہ وہ اوسکا نبیرہ تھا اور اوسکی قسمت مین حکمرانی اور راج ہونے والا ہے جو گرسی کو کوئی اولاد بملادیبی سے نہین تہی لہذا اوسنے اپنی خواہش متبنے کرنے کسی لڑکے کی ظاہر کی جملہ خرد سال بھی جمع ہوے مگر کوئی مثل کیہر کے نظر نہین آیا پس وہ پسند اس امر کے واسطے کیا گیا مگر اس فعل سے پسران جیسیر ناراض ہوے اور اونھون نے سرکشی واسطے حاصل کرنے گدی کے اختیار کی اس عرصہ مین راول گرسی ہر روز واسطے دیکھنے ایک تال کے جاتا تھا جو اوسنے کندہ کرایا تھا یہ موقع پاکر اونہون نے اوسکو قتل کیا یہ سنکر بملادیبی نے واسطے شکست اونکے ارادون کے فوراً کیہر کو راجہ بنادیا اور بنظر اسکے کہ جو دو خواہشین اوسکے شوہر مرحوم کی تھین یعنے ایک تو پورا کرنا گرسی ساگر کا یعنے جو تالاب گرسی کندہ کراتا تہا اور دوسرا تحفظ قرار واقعی اوسکے متبنے فرزند کیہر کا کرنا یہ دونون باحسن وجوہ ظہور مین آوین اوسنے اپنا ستی ہونا ملتوی کیا بعد از شش ماہ جب یہ دونون امور باحسن تدبیر صورت پذیر ہوئی وہ چتا پر جاکر ستی ہوگئی بملادیبی نے پسران ہمیر کو متبنے اور جانشین کیہر کا مقرر کیا ان فرزندان ہمیر کا نام جبیتا اور لونکرن تہا ❊

کمبہو رانا چیتور نے نارجیل شادی کا واسطے جبیتا کے بھیجا اور راجہ بھٹی بجانب مارواڑ روانہ ہوا جب بمقام انکا بارہ کوس کے فاصلہ پر کوہ اراولی سے ہوا تو نامی سانکلا میراج رئیس سالبنی اوسکے پاس پہونچا دوسرے روز جب قریب سوار ہونے کے تھے ایک تیتر جانب دست راست سے بولا یہ شگون بد تھا اور اوسکی بدیمنی کا حال برادران سانکلا نے جو خوب واقف شگون اور زبان طیور سے تھا بیان کیا جبیتا نے باگ گھوڑے کی پھیری اور اس بدیمنی کے رفع کرنے کو اوس روز اوسی مقام پر قیام رکھا اور حکم دیا کہ تیتر مذکور کو گرفتار کرین جب وہ گرفتار ہوکر آیا تو معلوم ہوا کہ وہ ایک چشم سے نابینا تھا اور زخم اوسکا بالکل پر تھا دوسرے روز جب پھر وہ سوار ہوے تو ایک مادہ شیر نے آواز دی پھر وہ رئیس شگونی طلب ہوا اور اوس سے تعبیر دریافت کی گئی اوسنے جواب دیا کہ بڑے گھر ولکا راز فاش کرنا مناسب نہین مگر اب کسی کم سن کو بلباس زنانہ نایین کے کوملمیر کو روانہ کرو اوسکو وہان جاکر سب حال ظاہر ہوجائے گا ایسا ہی عمل مین آیا اور وہ کم سن لعل میواری تک پہونچا یعنے دولہن تک پہونچا

جو اوسوقت تیل اور بنہ شادی کا لگا رہی تہی اوسنے وہان کچہ اچہا نہین دیکہا اور واپس آکر سب حال بیان کیا یہ سنکر راجہ بہٹی سنے شادی ساتہ نارہ دختر سانکلا ئیس کے کرلی رانا اس فعل سے نہایت غصہ ہوا مگر بوجہ شرم اوسنے دست معاوضہ دراز نہین کیا اور بجاے اظہار کرنے اس بے آبروئی کے اوسنے اپنی دختر کی نسبت ساتہ نامی راجہ کیہچی اچلداس ناسے گگرون والے کے کردی اور اوس نے منظور کی[1] جیتیا اور اوسکا برادر لونکرن اور برادر زن مع ایک سو بیس ہمراہی کے بہیج ایک ارادہ کے جو اوسنے بلا اطلاع یعنے ناگہان اوپر مقام پوگل کے کیا تہا کام آیا جب راو کبر سن رینیگ دیو نامے نے دریافت کیا کہ وہ کسکے مقابلہ مین اب تک اپنا تحفظ قرار واقعی کرتا تہا اوسنے پوشاک سیاہ رنگ پہنی اور واسطے کفارہ اوس جرم کے جملہ معابد گاہان ہند[2] مین درشن کرنے گیا ہنگام واپسی اوسکے قصور معاف ہوے اور کیہر نے اوسکی تسلی کی ✣

کیہر کے آٹہ فرزند تہے اول سوماجی جو نہایت کثیر الاولاد تہا اور اوسکی اولاد بنام سوما بہٹی مشہور ہین دوم لکمن سوم کیلن جسنے زبردستی بہیکم پور جو جاگیر اوسکے برادر کلان سوما کی تہی چہین لیا تہا اور سوما مع اپنے جملہ ابتی[3] کے یہان سے ترک وطن کرکے بمقام گروپ جاکر آباد ہوا تہا چہارم کلکرن

[1] ہم خیال کرتے ہین کہ کیہچی راجہ کے پاس کوئی شکایت نہو گا اونکی تواریخ سے پیدا ہے کہ وہ بہت خوش باش تہے اور راجہ کو اوس سے ایک فرزند ہوا تہا جو گگرون سے خارج کیا گیا تہا یہ بدنامی جو لعل میواری کی ہوئی تہی وہ بیشبہہ ایک افترا ئیس سانکلا کی معلوم ہوتی تہی اور یہ امر اوسکے نتیجہ سے بہی دریافت ہوتا ہے گو یہ حالات چندان کلان قسم کے اور لائق تحریر نہ تہے مگر چونکہ ان سے موافقت سنین پائی جاتی ہے اور جس سے قدر اور صداقت ان ریاستون کی تواریخ سے پیدا ہے لہذا درج ہوئی ✣

[2] سن ساوہ فرزند اور وارث رینیگ دیو کا تہا اور اس مقام کی تواریخ بہٹی سے ہمنے وہ حال خلاصہ کیا ہے جو جلد اول مین درج ہے اور جس سے ظاہر ہے کہ رسوم قومی مین عورات راجپوتانہ کا برا دخل ہے سن وسال اس امیر جنگ آور کا بموجب تاریخ بہٹی کے سمت ۱۲۶۲ تہا اور نا موکل جو ہمعصر راول جیت اور راو رینیگ دیو کا تہا گدی مارواڑ پر سمت ۱۲۷۴ سے سمت ۱۳۰۰ تک تہا تواریخ اس ریاست سے شادی لعل مذکورہ کی ساتہ دیچ پسر اچلداس کے ظاہر ہوتی ہے مگر اسکے کچہ حال اوس سے پیدا نہین ہے مگر کچہ طعنہ در باب نسبت کے اب بہی مشہور ہے کیونکہ جب گفتگو ایک شادی کی بوساطت راقم ۱۸۱۲ء مین درمیان دختر رانا اور دیپورا دیچ سنگہ راول حال جیسلمیر کے ہوئی تہی تو یہ بیان ہوا تہا کہ یاد نہین آتا کہ کبہی کوئی شادی ان دونون خاندانون مین باہم ہوئی ہو القصہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ اختراع خود پسندی کی بہٹی مورخین نے پیدا کی ہوگی ✣

[3] لفظ ابتی کا بیان جلد اول مین ہو چکا ہے ابتی ایک طرح کے غلام کو کہتے ہین ایسے کو جو رزق سے یا کسی تکلیف سے تنگ ہوکر

پنجم سناتل جسنے اپنے نام سے ایک قدیم شہرکو بنام ساتلمیر مشہور کیا باقیماندہ کے نام بیجو تنو اور تیج سی تھے ✽
جب پسران رینگ دیو نے مذہب اسلام اختیار کیا واسطے عوض لینے اپنے والد کے راجہ اتہور ناگور سے اونکا ورثہ مقامات پوگل اور مار وت کا ضبط ہوگیا لہذا بعد ازان وہ ساتھ ابہورا بہٹی کے شامل ہو گئے اونکی اولاد مومن مسلمان بہٹی کہلاتے ہین اس موقع پر کیلن پسر سومی راول نے قبضہ اوپر علاقجات منضبطہ کے کرلیا اور سوائے بہیکم پور کے مقام دیوراول بھی جو اوسکے قدیم دشمن داہیا راجپوت نے چھین لیا تھا دوبارہ حاصل کیا ✽

کیلن نے ایک قطعہ اوپر کنارہ بیاہ کے تعمیر کیا اور اوسکا نام اپنے والد کے نام پر کروہ یا کرور مشہور کیا اس سبب سے پہر بہٹی قوم نے سازش ساتھ اقوام جوہیا اور لانگاکے کی اون کے رئیس عمر خان غوری نے فوج کشی کیلن پر کی مگر شکست کھائی کیلن کا اندیشہ اب اقوام جاہل[1] اور موہل[1] اور جوہیا کے دلون مین جو اس نواح مین بود و باش رکھتے تھے پیدا ہوا اور اوسکی حکومت تا بہ پنج ند پہونچی کیلن نے شادی بیچ خاندان سما جام والہ کے کی اور جو تکرار درباب گدی نشینی کے اون مین ہوتی تھی اور جسکے سبب خونریزی بہت ہوا کرتی تھی رفع کروی شجاعت جام جسکی اوسنے مدد کی تھی اوسکے ہمراہ مروت مین آیا بعد دو سال کے اوسنے وفات پائی بعد اوسکی وفات کے کیلن نے کل علاقہ سما کا اپنے قبضہ مین کرلیا اب اوسکی ریاست کی سرحد دریاے سندہ ہوگئی کیلن نے بعمر بہتر سالگی وفات پائی اوس کے بعد چاچک[2] دیو گدی نشین ہوا (بعضے کہتے ہین کہ رنمل اسکے بعد گدی نشین ہوا تھا مگر یہ صرف علاقجات

غلامی اختیار کرے ایسے غلام کا مالک غلام کی چوٹی سر پر سے تراش دیتا ہے یہ علامت غلامی کی ہے اور وہ مثل مویشی دوسرے کے حوالہ بھی ہوسکتے ہین اور یہ رسم زیادہ تر ریاست ہاے صحرائی مین جاری ہے بہ نسبت وسطی ہندوستان کے وہان ہر ایک کلان آدمی بستی رکھتا ہے شام سنگہ کمپاودت چوکرن والہ کے پاس دو سو تھے جب وہ جیپور مین فرار ہوکر آیا تھا اور وہ سب جنگ مرہٹہ مین کام آئے اور سب قسم برہمن اور راجپوت بہی ہوسکتے ہین اور پہر کچہ روپیہ دیکر اپنی آزادی حاصل کرسکتے ہین ✽

[1] یہ تینون اقوام معدوم ہوگئی ہین اور یا جب وہ مسلمان ہوگئے تو گم ہوگئین ✽

[2] قوم سامانیہ کا ذکر تواریخ اسلام مین بصراحت مذکور ہے کہ اب بھی ایک قوم اس نام کی سندہ مین موجود ہے ایک فرع کلان خاندان جادو کی ہے اور اولاد سامبا پسر کرشن سے ہین اور جب فرع ثانی زابلستان مین آباد ہوئی اور اصلی نام اونکا یعنے جادون قائم ہے پسران سامبا نے اپنے بزرگ کا نام سیستان اور گہاٹی سندہ مین قائم رکہا ساما کا کوٹ یا ساما نگری اونکی دارالریاستہ تہی جو اب تک موجود ہے

تمالی مین جو اوسکی جاگیر بھی حکمرانی کرتا تھا اور صرف دو تین برس بعد ازین زندہ رہا ✽
چاچاک دیوگدی نشین ہوا اور اوسنے اپنا مقام قیام اس غرض سے بمقام ارورت قرار دیا کہ اپنے علاقہ کو تاخت و تاراج ملتان سے جنہون نے بباعث واپس آنے بھٹی کے آن روے دریاے کا رنج اوٹھایا تھا محفوظ رکھے رئیس ملتان نے جملہ قدیم دشمنان بھٹی مثل لانگا جوہیا کیچی او جملہ اقوام اس نواح کو شریک سازش کیا چاچاک دیونے بھی ایک فوج سترہ ہزار سوار اور چودہ ہزار پیادگان کی تیار کرکے عبور دریاے بیاہ واسطے مقابلہ دشمن کے کیا جنگ طرفین مین ہوئی اور نہایت سخت ہوئی مگر بھٹی فتحیاب ہوے اور خوب مال غنیمت لیکر ارورت مین آئے دوسرے سال دوسری مرتبہ جنگ فیما بین ہوئی جسمین بیات سو جانین بھٹی اور تین ہزار ملتانی قتل ہوے اس فتح کے باعث ملک چاچاک کا وسعت پذیر ہوا اور وہ ایک تھانہ زیر حکم اپنے فرزند کے بمقام اسنی کوٹ آنروے دریاے بیاہ چھوڑکر واپس پوگل مین آیا بعد ازان اوسنے فوج کشی اوپر مہپال رئیس دونڈی کے کی اور اوسکو شکست دی بعد اس فتح کے وہ جیسلمیر مین واسطے ملاقات اپنے بھائی لکھمن کے آیا اور جو علاقہ اسنی کوٹ[۱] کے ماتحت تھا اوسکا محاصل واسطے

اور بے شبہ منگری گریک یعنے یونان والون کی اصلیت ایسے ہے یہ بصحت قیاس ہوسکتا ہے کہ سامین جسنے مقابلہ سکندر کا کیا تھا رئیس قوم ساما کا تھا ساما کی معنی کا یا یہ لفظ تعلق شام سے رکھتا ہے اور شام سری کرشن کو باعتبار اون کے رنگ کے کہتے تھے اور یہ ساما پسر جامبوتی رانی او نارجادو کا تھا چار بچا رکھ والا اور جام شدہ والا۔ قوم سارتھر ایک ہی خاندان سے ہین خاندان سما جب اپنے مذہب کو ترک کرکے مذہب اسلام اونہون نے اختیار کیا اونکو خواہش نسب نامہ بنانے کی ہوئی جس سے اونکے غالب دشمن اونکا اعتبار کرتے ہذا اونہون نے سام کو تبدیل جام سے کیا اور بادشاہ جمشید فارس والہ کو بجاے اصلی ساما کے اپنا بزرگ خاندان قرار دیا فرشتہ اس خاندان کا حال بیان کرتا ہے مگر وہ اونکی اصلیت سے ناواقف تھا وہ بیان کرتا ہے کہ زمینداران سندہ و فرقہ سے کہین سومنا یا سومرا اور رئیس سومنا بنام جام مشہور تھا ترجمہ فرشتہ برگ صاحب جلد چہارم صفحہ ۴۲۲ مؤرخ مذکور کو اقبال ہے کہ وہ سنہ ۸۱۲ ہجری تک (سنہ ۱۳۸۰ع سمت ۱۴۳۶) ہندو تھے اسمین شبہ نہین ہے ہم دیکھتے ہین کہ راجہ بھٹی اس خاندان کے ساتھ بیس سال بعد تک تھے اوس شبہ سے جسمین فرشتہ کہتا ہے کہ وہ مسلمان ہوگئے تھے شادی کرتے تھے ✽

اس مقام پر ہم پھر ایک مرتبہ تحریر کرتے ہین کہ ایسی کیفیت کے لکھنے سے ہماری مراد مداخلت کرنیکی بیچ صداقت کے نہین ہے کیونکہ یہ ترجمہ اصل تاریخ کا ہے ✽

[۱] مقام اسجگہ کا معلوم نہین اگر وہ مقام نہو جسکو ڈی انول صاحب تنوٹ کوٹ لکھتے ہین جو اس مقام پر واقع ہے جہان دریاے کابل

صرف دربار کے ہمراہ لیا ہنگام مراجعت بجانب اپنے گہر کے براہ بارواوسکو ایک جنج راجپوت[1] راستہ مین ملا جو ایک گروہ کثیر بز وغیرہ کا چرا آتا تھا اوسنے ایک بہت تازہ اور تحفہ بز جو سب مین بہتر تہی پیشکش اونکی کی اور اپنی حفاظت بخلاف حملہ برجنگ راٹھور کے چاہی اس رئیس نے یعنے برجنگ راٹھور نے مشہور قلعہ سائلمیر[2] جس مین مہاجنان صاحب دول رہتے تھے ایک رئیس بہٹی سے چھین لیا تھا اور تاخت و تاراج کا ہاتھہ صحرا مین پھیلایا تھا او جنج مذکور بھی ایک اوسکے مظلومان یعنے ستم رسیدگان مین سے تہا جب چاچک اوسکے گروہ بز کے قریب سے گذرا تھوڑے عرصہ کے بعد پھر جنج مذکور نے آکر نالش کی کہ برجنگ پھر اوسپر تاخت لایا اور وہی بز جو اوسکو پیشکش کی گئی تھی لے گیا چاچک نے اپنے رشتہ داران کو جمع کیا اور ساتہ شمار خان رئیس قوم سیتیا[3] کے اتفاق کیا وہ تین ہزار سوار لیکر اوسکے ہمراہ ہوا ایک رسم بلکہ عادت سائلمیر کے راٹھور لوگون کی تھی کہ اپنے سوار کسی تالاب کے کنارہ آبادی کے تھوڑے فاصلہ پر مقیم کرتے تھے اور جو رؤسای شہر ہر روز صبح کو باہر جاتے تھے اونکی نگرانی کرتے تھے چاچک نے اسیطرح عمل کرکے جو شہر سے باہر نکلا اوسے گرفتار کرلیا مہاجنان اور دیگر اشخاص صاحب دول نے بہت روپیہ واسطے اپنی رہائی کے دینا قبول کیا مگر اوسنے منظور نہین کیا اور نہ اونکو رہائی دی مگر اس شرط پر کہ وہ جیسلمیر مین جاکر آباد ہون تین سو پنیسٹہ رئیسان خاندانہاے متفرقہ نے یہ شرط منظور کی اس سبب سی جیسلمیر مین صاحب دول بہت ہین اوسنے ان سبکو متفرق شہرونمین متصل[4] لوپرا اول دریوگل اور باروت وغیرہ

اور اونکا ملانا ہے ہمین شبہہ نہین کہ یہ قلعہ بہٹی پنجاب مین تہا اور اس سے بہی دوبالا یقین ہوتا ہے کہ اوسکا اتفاق ساتہ رئیس بہات یا سوات کے ہوا تہا کہ وہ تہمن کوٹ یا عیش نگر مذکورہ صاحب موصوف کا ہے پس یہ اسیائن گریک یعنی یونان والون کا ہے یعنے جسکو گریک اسنائن کہتے ہین یہ وہی مقام ہے +

[1] اس مقام پر ہم پہر مکرر تحریر کرتے ہین کہ جنج اور جوہیا بے شبہہ فروع ایک ہی خاندان کی ہین جنکو بابر جنجوہی لکھتا ہے اور اون کا مسکن گرد نواح کوہ جودہ مذکور کرتا ہے +

[2] اب یہ مقام تعلق مارواڑ کے ہے اور اوسکے شمال ومغرب کی سرحد پر واقع ہے مگر ہمکو یقین ہوتا ہے کہ اب وہ ویران ہوگیا ہے +

[3] غالباً سیواتی یعنے سوات کے باشندہ جنکا ذکر الفنسٹن صاحب نے (جلد اول صفحہ ۴۰۹) مین کیا ہے کہ وہ دراصل ہند سے تھے اور اوسکا ملک دریاے انڈسپس یعنے سندہ سے جلال آباد تک تہا تولمی کے سوسیتن ہین +

[4] یہ فراموش ہونا چاہیے کہ سائلمیر ایک قلعہ بہٹی کا ہے جو راٹھور نے اونسے چھین لیا تہا اور جنہون نے اونکی سرحد بہت کم کردی تہی +

آباد کیا تین فرزند راٹھور کے بھی مقید ہوے تھے منجملہ اونکے دو خردسال کو اوسنے رہا کیا مگر سب سے بڑے پسر کلان کو بطریق اول بابت خوش رویگی اوسکے والد کے اپنے پاس رکھا چاچک نے اپنے رفیق رئیس ستیا کو رخصت کیا اور اوسکی پوتی سال ویہی سکے ساتھ شادی کی والدہ دولہن یعنے ہیبت خان[۵۱] نے اپنی دختر کے جہیز مین پچاس گھوڑے اور پینتیس غلام اور چار پالکی اور دو سو ماده شتر یعنے سانڈنی دین اور چاچک اوسکو ہمراہ لیکر مقام روت مین واپس آیا ❖

دو سال بعد اسکے چاچک نے فوج کشی اوپر تہر راج کھوکر رئیس پیلی نگا[۵۲] کے کی وجہ یہ تھی کہ وہ لوگ ایک گھوڑا ایک ہتھی کا چرا کر لے گئے تھے کھوکر لوگون نے شکست پائی اور لوٹے گئے مگر اوسکے دشمن قدیم لاگا نے یہ موقع غنیمت سمجھکر سرکشی بخلاف چاچک اختیار کی اور اوسکے تھانہ کو اوسکے مقام مقبوضہ جدید دنیا پور[۵۳] سے نکالدیا آخر کار بیماری نے اوپر راول چاچک کے غلبہ کیا تعداد اوسکی جنگہا سے فتح نصیب متواترہ کی جس مین اوسنے اکثر ملک فتح کیے اور وسط پنجاب تک اوسکے اسلحہ نے زیر کیا تھا اس حالت بیماری مین بھی اوسنے چاہا کہ جسطرح اوسنے شمشیر بدست زندگی بسر کی ہے اوسی طرح موت بھی اوسکی شمشیر سے ہو مگر چونکہ کوئی دشمن اوسکا نزدیک نظر نہین آیا اوسنے ایک پیغام پاس لاگا رئیس ملتان کے بھیجا اور درخواست جودہ دان یعنے جنگ دان کرنے کی اوس سے کی اور کہلا بھیجا کہ یہ اوسکی آخری درخواست ہے تا کہ اوسکی روح بولا دو دشمن سے نکلے اور ضعف[۵۴] بیماری کی قربانی نہو رئیس مذکور نے

---

[۵۱] اسوجہ سے اور نیز دیگر دلائل سے ہم خیال کرسکتے ہین کہ تاتار یعنے اندوسنتھک مین خطاب خان خاص کر اہل اسلام کے واسطے نہ تھا بیان ہمکو ظاہر ہوتا ہے کہ نام سوات کی دختر کا مثل اہنود ہے ❖

[۵۲] مقام پیلی نگا کا معلوم نہین ہوتا غالباً جب مذہب تبدیل ہوا تو نام بھی تبدیل ہوگیا ہے جیسا سابق مذکور ہوا ہی ہماری رائے مین قوم کھوکر وہی قوم گکہر ہے جنکا بابر نے ذکر کیا ہی کہ وہ اوسکے دشمن پر ایک فوج کشی ہند مین تھی اونکی طریق خصوصاً طریق شوہر کرنیکا در حین حیات شوہر اول جنکا ذکر فرشتہ اپنی تواریخ مین کرتا ہی مثل اندوسنتھک کی ہی اونکے رئیس کا نام بلا شبہہ ہندو کا نام ہے وہ بشراکت قوم جودہ کے مغرب پنجاب مین آباد ہین اور حسب بیان الفنسٹن صاحب اونھون نے اپنے قدیم مقام کو متصل یوسف زئی جادون کے قائم رکھا ہے ❖

[۵۳] دنیا پور کا مقام معلوم نہین ہوتا ❖

[۵۴] اس دلیرانہ جنگ مین یا جودہ دان مین ہم ایک اور بڑی مشابہت رسوم سنتھک کی جو ہیروڈوٹس نے بیان کی ہے پاتے ہین قدیم جیٹ نسل کسیانا کی بیماری سے مرنیکو نہایت خراب جانتے تھے اونکی اولاد اسی عادت کو اپنے ہمراہ تا بہ کنارہ بالٹک اور تا بہ جٹ لینڈ لیگئی ❖

کچھ دنعا تصور کرکے تامل کیا مگر پیغام بر بہٹی نے قسم یاد کی کہ اوسکا مالک صرف مرگ باحرمت چاہتا ہے اور صرف پانچ سو آدمی بہٹی ہمراہ لاویگا اس صورت مین اوسنے جنگ قبول کی اور راول نے اپنے رشتہ دارانکو اپنے پاس جمع کیا اور جب اونسے یہ حال بیان کیا گیا تو سات سو چیدہ راجپوت جو اوسکی فتوحات مین شریک تھے بخوشی اوسکی ہمراہی مین موجود ہوے اور اونھون نے اپنی جان اپنے مالک کے ساتھ تشکلپ دی قبل از روانگی کے اوسنے اپنے سب امور کا انتظام کیا اوسنے اپنے فرزند گج سنگہ کو جو رانی قوم ستیا سے تھا رانی مذکورہ کے ہمراہ اوسکے والد کے گھر روانہ کیا سوائے اسکے اوسکے پانچ فرزند اور تھے یعنے کومبھو برسل بھیم دیو (یہ سودا قوم کی لالا رانی سے تھا) رتو اور رندہیر جسکی والدہ سوراج دیبی قوم چوہان سے تھی اوسنے برسل اپنے فرزند اکبر کو مالک کل علاقہ کا کیا باستثنائے علاقہ کہدال (جسکا دار الریاستہ شہر دیو راول تھا) اور یہ علاقہ اوسنے رندہیر کو دیا اور ان دونونکو تلک راج کا لگایا اور علیحدہ علیحدہ علاقہ دونون کے کردیے برسل اپنی دار الریاستہ کہرور[1] کو بسرداری سترہ ہزار سپاہ کے روانہ ہوا ✤

بعد ازین راول چاچک روانہ دنیاپور واسطے مرنے کے ہوا وہان پہونچکر اوسنے سنا کہ دشمن یعنے رئیس ملتان دو کوس کے فاصلہ پر ہے اوسکی طبیعت نہایت خوش ہوئی اوسنے وان دیے تلوار پوجی[2] اور دیوتا اونکی پرستش کرکے خیرات دی اور اس دنیا سے اپنے خیالات اوٹھالئے ✤

چار گھڑی جنگ قائم رہی راجہ جادون مع اپنے جملہ رشتہ داران کے کارہائے نمایان اور حربہائے دلیرانہ کرکے کام آئے دو ہزار خان اونکی تلوار سے قتل ہوے خون کے دریا میدان جنگ مین جاری ہوے اس طرح بہٹی نے اندر کا مکان حاصل کیا اور اوسنے یعنے اندر نے اپنے تخت پر ان شجاع لوگون کو جگہ دی راجہ دریائے بیاہ عبور کرکے واپس ملتان کو چلا گیا ✤

جب رندہیر بمقام دیو راول بارہ دنکی کریا موتہ کی کر رہا تھا اوسکا برادر کلان کمبھو دیوانہ وار مجمع مین آیا اور قسم کھا کہ

---

[1] یہ قلعہ کہرور جسکو راو کیلن نے تعمیر کیا تھا بائیس کوس بہاولپور سے بتاتے ہین مگر کوئی جانب اوسکی تحریر نہین ہوئی اسمین شبہ نہین کہ وہ بجانب شمال تھا اور غالباً یہ اوس دوآبہ کے جسکو سندہ ساگر کہتے ہین واقع تھا ✤

[2] یہ رسم بہی جو وہ وان کی شریک ہو کر ایک اور وجہ ثبوت جادو کے اندوتہک ہونیکا پیدا کرتی ہے دیکھو جلد اول جہان بیان کہرگ تہاپنا کا کیا گیا ہے ✤

زبان پر لایا کہ وہ اپنے والد کا عوض لیگا اور اوسی روز ایک غلام ہمراہ لیکر روانہ ہوا اور راجہ کے مقام قیام
سپہونچا مقام مذکور کے گرد خندق گیارہ گز چوڑی تھی اوسی تاریکی شب مین بہٹی نے اپنا گھوڑا پھینڈ ایا
اور خندق سے پار پھاندکر حرم رئیس مذکور مین سپہونچا اور کانوشاہ کا سر کاٹ کر اپنے بھائی کے پاس
دیپراول مین واپس آیا برسل نے دنیاپور کو پھر قائم کیا اور بعد ازان مقام کرور کو روانہ ہوا اوس کے
قدیم دشمن لانگا نے بسر کردگی ہیبت خان اوسپر حملہ کیا مگر اوسکو شکست نصیب ہوئی اور اونکا بہت
نقصان ہوا اسی عرصہ مین حسین خان بلوچ نے بہیکم پور[۱] پر حملہ کیا ✣

باول بہٹی جو اسوقت مین گدی نشین جیسلمیر کا تھا واسطے ملاقات راو برسل کے جو مہم پنجاب کرکے
واپس آتا تھا گیا بیچ سمت ۱۵۳۰ (سنہ ۱۴۷۴ع) اوسنے دروازہ اور محل بہیکم پور کے تعمیر کئیے ✣

اس مقام پر ہم ترجمہ بلفظ تواریخ ہندی کو متروک کرتے ہین کیونکہ اوس مین صرف ایسے ہی
تنازعات سرحدی و جنگ ہائے خفیفہ باہمی کا بیان ہے جو فیما بین پسران کیلن[۲] اور رئیسان پنجاب کے
وقوع مین آئی تھین اور کبھی وہ فوج کشی کرتے تھے اور کبھی اون پر فوج کشی ہوتی تھی اور گو یہ بیان
بالفاظ سنگین اور حالات دلیری کے مذکور ہوا ہے مگر کوئی واقعہ قابل تحریر تواریخ کے نہین پایا گیا آخر کار
اکثر اولاد کیلن جدا ہو گئی اور علاقہ ہر دو کنارہ دریاے گارا کو باہم تقسیم کرلیا اور جو فوراً بعد اسکے سلطان
بابر نے فتح اخیر ملتان بمقابلہ لانگا کے کی اور اپنا حاکم اوسمین مقرر کیا تو غالباً وہ بہٹی قابض کرور کوٹ
اور دنیاپور اور پوگل اور باروت تھے (اب یہ سب مسلمان ہین) اونھون نے اپنا مذہب (اس بیان کی
تائید منو بھی کرتا ہے) واسطے تحفظ اپنے علاقہ کے تبدیل کردیا مگر شاعر ہندی ایسا مصروف اس فرع
پوگل مین ہے کہ تواریخ ظاہرا صرف اس قوم کی معلوم ہوتی ہے یعنے اس مقام پر صرف اس خاندان

[۱] اوپر جو بیان ہوا ہے یعنے کارہائے کیلن اور چاچک اور برسل اسکو خاص ایک خاندان کی تواریخ تصور کرنی چاہیے کیونکہ اس جا
حال راو ہائے پوگل کا جسکو کیلن پسر سومی باول کہیر جیسلمیر والہ نے قائم کیا تھا درج ہے اور جو یہ تواریخ مین لکھنے قابل تھا حاشیہ پر
اسکا تحریر کرنا مناسب متصور نہین ہوا ✣

[۲] راو کیلن نے اپنی حکومت نو قلعجات پر قائم کی تھی جو ایک ایک ضلع کی دارالحکومت تھی یعنی اسنی یا اسونی کوٹ اور بہیکم پور باروت پوگل
دیپراول کرور (جو بائیس کوس یا قریب چالیس میل کے بہاولپور سے واقع ہے) گومن باہن یا دنوا اور مٹیلو واقع کنارہ سندھ ✣

[۳] کوئی فعل اپنا بے آبروئی کا نسبت راج کے نتھا جیسے تحفظ اپنا اس لاے کرگس ہندو نے کیا وہ کہتا ہے مصیبت اوٹھا کر دولت

پوگل کا بیان اوسنے کیا ہے ✦

وہ اصل شاخ ہے یعنے راول برسی سے راول جیت اور لون کرن اور بھیم اور منوہر داس اور سبل سنگہ پانچ پشت تک کچہ حال بیان نہین کرتا صرف شمار اونکی اولاد کا کرتا ہے اس راجہ اخیر یعنے سبل سنگہ کے مدت مین بہٹی کے ملکی انتظام مین نہایت عظیم تبدلات واقع ہوے ✦

باب پنجم

جیسلمیر کا جاگیر منجانب سلطنت ہند ہونا - تبدیلات گدی نشینی - سبل سنگہ کا ساتہ فوج بہٹی کے خدمت کرنا - بجلدوے اوسکی خدمت گزاری کے گدی جیسلمیر کا حاصل ہونا - حدود جیسلمیر ہنگام فوج کشی بابر سبل سنگہ کے بعد اوسکے فرزند امر سنگہ کا گدی نشین ہونا - اسکا ٹیکا دوارلک بلوچ مین لیجانا - میدان جنگ مین فتح نصیب ہونا - اپنی رعیت سے روپیہ واسطے جہیز اپنی دختر کے طلب کرنا - ایک رئیس کا قتل کرنا جسنے انکار روپیہ دینے سے کیا تھا - سرکشی ہناً راجپوت - رئیسان بہٹی کا عوض لینا بیکانیر کے راٹہوروں سے بابت اونکی غارت گری کے - اصل بنا تنازعات سرحدی - بہٹی لوگونکا فتحیاب ہونا - راجگان جیسلمیر اور بیکانیر کا مصروف ہونا بیچ تنازعات اپنے جاگیرداران کے - راجہ انوپ سنگہ کا اپنے جملہ سرداران سے درخواست معاوضہ تسانی بے حرمتی کرنا - حملہ اوپر جیسلمیر کے شکست حملہ آوران - راول کا پھر پوگل حاصل کرنا اور مقام بربیر کا اپنا ماتحت کرنا - وفات امر جسونت کا گدی نشین ہونا - اختتام تواریخ ہندی - تنزل جیسلمیر - پوگل پربیر اور فلودی کا راٹہوروں کا چھین لینا - ان امور کا مفید گورنمنٹ انگریزی کے ہونا - کہدال سے کارا تک داؤدپوترون کا چھین لینا - اکہے سنگہ کا گدی نشین ہونا - اوسکے عموی تیج سنگہ کا حکومت چھین لینا - اسکا قتل ہونا درمیان اداے رسوم لاش - اکہے سنگہ کا پھر گدی حاصل کرنا - چالیس سال حکومت کرنا - بہاول خان کا کہدال لے لینا - راول مولراج - سروپ سنگہ مہتا کا وزیر مقرر ہونا - اوسکی دشمنی ساتہ عمائد بہٹی کے - سرکشی بخلاف اوسکے منجانب ولیعہد - راے سنگہ کا خارج از گدی ہو کر مقید ہونا -

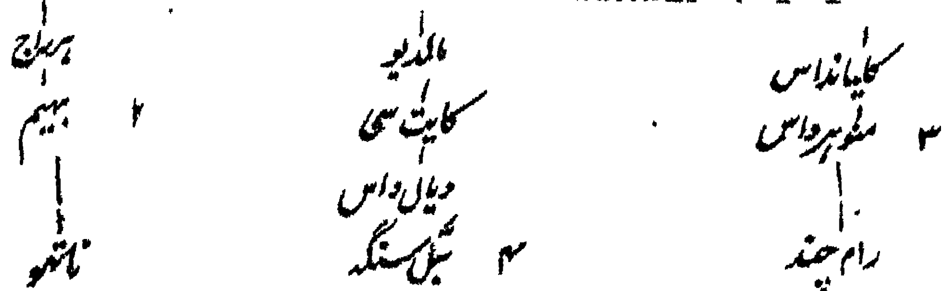
---

جمع کرنی چاہیے اور دولت خرچ کرکے تحفظ اپنے زوجہ کا کرنا لازم ہے مگر بہرحال اپنا تحفظ جسطرح ممکن ہو کرے اور دولت اور زوجہ کا افسوس نہ کرے یعنے اگر یہ بھی جاتی رہین تو مضائقہ نہین مگر تحفظ جان لازم ہے یہ حال منو مین اوس مقام پر درج ہے جہان وہ بیان انتظام ملک یا اقوام سپاہی پیشہ کا کرتا ہے کل تواریخ راجپوتوں سے پیدا ہے کہ وہ کچہ لحاظ اس مثل نامردی کا نہین کرتے ✦

راول کا راجہ ہونا - انکا گدی نشینی سے - بائی مولراج بذریعہ ایک راجپوتنی کے - قبضہ گدی پر کرنا - راے سنگہ کا لباس سیاہ جلاے وطنی کا پانا - جودہ پور جانا اوسکا - عمائد بہٹی کا اشتہاری ہونا - اونکے علاقجات کا ضبط ہونا اور قلعجات کا مسمار ہونا - بعد بارہ سال کے پہر اپنے علاقہ مین آنا - رایسنگہ کا ایک مہاجن کا قتل کرنا - واپس آنا جیسلمیر مین - قلعہ دیوا مین بہیجا جانا - سالم سنگہ کا وزیر ہونا - اوسکی سیرت - اسپنے دشمنون کے ہاتہ گرفتار ہونا مگر زورآور سنگہ کی ملومتی سے زندہ رہنا - بذریعہ اوسکی سہاوج یعنے زن برادر کے تدبیر اوسکے قتل کی کرنا - زورآور سنگہ کو زہر دینا - متا کا اوسکو اور اوسکے شوہر کو قتل کرنا - قلعہ دیوا کو جلانا - راے سنگہ کا سوختہ ہوکر مرجانا - قتل اوسکے فرزندان کا - وزیر کا گج سنگہ کو راجہ بنانا - پسران خرد مولراج کا بیکانیہ بہاگ جانا - زیادہ تر ین حکومت جسکا ذکر تواریخ راجپوت مین درج ہے - درمیان وزارت کے دست درازی کی تہی - نظر ثانی باختصار اوپر تواریخ بہٹی کے - خیالات +

اب ہم اوسوقت تک تاریخ بہٹی مین پہونچ گئے ہین جب شاہجہان شاہنشاہ ہند تہا دوسرے مقام پر مجملے یہ بخوبی بیان کیا ہے کہ کیا تدابیر اکبر اعظم نے واسطے شامل کر لینے اپنی حکومت مین راجپوت جاگیرداران کے علاقجات جاگیر کے بروے کار لائی تہے مگر اون تدابیر کو اوسکے جانشین نے سرانجام کر دیا سبل سنگہ اول راجہ جیسلمیر جسنے اسپنے علاقہ کو بطور جاگیر عطیہ شاہنشاہی اسپنے قبضہ مین رکہا تہا وارث اصلی گدی جیسلمیر کا نتہا منوہرداس نے گدی بقتل اسپنے برادر زادہ راول ناتہو فرزند اور وارث بہیم کی زبردستی حاصل کی تہی جب راول ناتہو اپنی شادی کرکے بیکانیر سے آتا تہا اور ایک روز مقام فلودی مین

[1] نونکرن کے تین فرزند تہے ہرراج مالدیو کلیانداس ہر ایک کی اولاد تہی ہرراج کا پسر بہیم تہا جو گدی نشین بعد اسپنے جد کے ہوا تہا مالدیو کا فرزند کایت سی تہا جسکا فرزند دیالداس اور الدیال کا پسر سبل سنگہ تہا جسکو بطور جاگیر شہر سندا لاتصل پوکرن دیا گیا تہا پسر سوم کلیانداس کا فرزند منوہرداس تہا جو بعد بہیم کے گدی نشین ہوا رام چند فرزند منوہرداس کا تہا شجرہ انساب ہر ایک نظر کرنے سے سبحال صاف معلوم ہوگا +



جو اوس زمانہ مین ایک شہر متعلق جیسلمیر کی تھا اوسنے قیام کیا تھا وہان اوسکو بذریعہ ایک عورت کے زہر دیا گیا مگر قسمت مین یہ لکھا تھا کہ نسل قاتل کی حکمرانی نہین کریگی لہذا وہ مرتبہ سَبَل سنگہ کو نصیب ہوا یہ سَبَل سنگہ سوم اولاد مالدیو سے تھا جو پسر دوم راول لونکرن کا تھا ❊

نیک خصلت سَبَل صغر سن کی اور بد اطوار رام چند پسر گدی چھین لینے والہ کے سنے ایک اور وجہ واسطے قبول کرنے سَبَل کے پیدا کی سواے ازین سَبَل برادرزادہ راجہ امیر کا تھا جسکے ماتحت اوسکو ایک عہدہ جلیل حکومت پشاور مین حاصل تھا اور وہان اوسنے خزانہ شاہی کو دست برد افغانان کوہی سے محفوظ رکھا تھا بجلدوے اس خدمت کے اور بوجہ اسکے کہ سب رئیس جو اپنی اپنی فوج سے خدمت گزاری کرتے تھے اوسپر مہربان تھے بادشاہ نے جسونت سنگہ جودہ پور والہ کو حکم دیا کہ اوسکو گدی نشین کرے ناہرخان[1] کہیاوت جو نامی رئیس تھا اس کام کے واسطے مامور ہوا اور اس کام کے سرانجام کرنے کی وجہ سے اوسکو شہر اور حکومت علاقہ پوکرن کی دی گئی اوسوقت سے وہ علاقہ علحدہ جیسلمیر سے ہوگیا ❊

یہ اول مرتبہ علحدگی علاقہ کلان اوس ملک سے ہوئی تھی جسکو رفتہ رفتہ راول جیسل اور اوسکے جانشینون نے ایزاد کیا تھا مگر بعد ازین اور بہت کمی اس ملک کے علاقجات کی ہوئی تھوڑے عرصہ قبل فوج کشی بابر کی علاقجات ماتحت جیسلمیر کے بجانب شمال تا بدریاے گارا[2] اور بجانب مغرب تا بدریاے مہران یعنے سندہ اور بطرف مشرق و جنوب تا بہ سرحد بیکانیر اور مارواڑ ملک راٹھورون کے تھی مگر یہی راٹھور دو سو سال سے تبدریج دست اندازی اس ملک مین آجکی تاریخ تک کرتے رہے ہین جملہ اراضی تہل بارمیر اور کوتورا جو بجانب جنوب واقع ہے بہٹی کے رئیسون کا علاقہ تھا اور بجانب مشرق تا بہ بیکانیر خاص ❊

امر سنگہ پسر سَبَل سنگہ جانشین ہوا یہ ٹیکا دور بخلاف بلوچون کے لیگیا جنھون نے حملہ اوپر علاقجات مغربی کے کیا تھا اور میدان فتح مین اوسکو حکومت ملی فوراً بعد اسکے اوسنے امداد روپیہ کی اپنی رعایا سے واسطے

---

[1] یہ ایک اور موافقت سنین کسیقدر کارآمد ہے (دیکھو تاریخ مارواڑ درباب حالات ناہرخان کے) کیونکہ اس سے ظاہر ہے کہ اول راٹھور نے اسوقت کچہ علاقہ بہٹی سے جدا کرلیا تھا ❊

[2] گارا ہمیشہ تواریخ ہندی مین بنام بیاہ مشہور ہے گارا غالباً اسواسطے کہلاتا ہے کہ اوسکے پانی مین گارا یعنی مٹی مخلوط ہے اور گارا بیاہ اور ستلج کے پانی سے پیدا ہوا ہے یعنے ستلج اور بیاہ ملکر گارا کہلاتا ہے ❊

دینیے اپنی دختر کے چاہی جو رگھنا تھہ راجپوت وزیر نے دینے سے انحراف کیا اوسنے فوراً اوسکو قتل کیا جو پنار اجپوتون نے شمال و مشرق سے پھر اپنے قدیم تاخت وتاراج کے سلسلہ کو قائم کیا وہ خود سوار ہوکر انپر حملہ آور ہوا اور اونکو مجبور کرکے اوسنے ضمانت اور تحریری اقرارات واسطے نیک چلنی آیندہ کے لکھا لیے +

بیرونہ کی دست درازی کنڈولوٹ راٹھورون سے تنگ اور ضیق مین آکر سندر داس اور دلپت رئیسان بہیلم پور نے قصد معاوضہ ستانی کا کیا دلپت نے کہا آؤ ہمکو ایک نام جہان مین پیدا کرنے دو اور راٹھورون کے علاقہ پر حملہ کرنے دو بموجب اسکے اونھون نے حملہ کیا اور غارت کرکے شہر جسکو جو سرحد بیکانیر پر واقع تھا سوخت کر دیا کنڈولوٹ نے اسکا عوض شہرہاے جیسلمیر سے لیا اور ایک جنگ قائم ہوئی جس مین بہٹی فتیاب ہوے اور اونھون نے دو سو راٹھور قتل کیے راول بھی تہ بایت تنگ اپنی رعایاے جاگیرداری کا ہوا راجہ انوپ سنگہ بیکانیر والا اسوقت مین ساتھہ فوج شاہی کے دکھن مین خدمت کرتا تھا جب یہ حال اوس تک پہنچا اوسنے اپنے وزیر کو حکم دیا کہ ہر ایک کنڈولوٹ کو جو قابل اسلحہ بندی کے ہو اوسکو طلب کرکے جیسلمیر پر آمادہ فوج کشی کرو اور بہیلم پور کو لیکر مسمار کردو ورنہ وہ اونکو دغاباز تصور کریگا وزیر نے طلبی جاری کی اور ہر ایک راٹھور نے اوسکی تعمیل کی اور اوسے ایک گروہ بسرداری ایک رئیس پٹھان کے مقام حصار سے اونکے ہمراہ دیا راول امر نے اپنے سپاہی جمع کیے اور بجاے اسکے کہ اونکے حملہ کا منتظر رہے خود اونسے جنگ کرنیکو پیش قدمی کی اوسنے اکثر سردار قتل کیے اور شہرہاے سرحدی کو جلا دیا اور پوگل دوبارہ چھین لیا اور رئیسان بارمیر اور کوتورا سے اقرارنامجات جدید تابعداری اور خدمت گزاری کے لکھا لیے +

امر کے آٹھہ فرزند تھے پسر کلان اوسکا جسونت نامی سمبت ۱۷۵۰ (سنہ ۱۷۰۲ع) مین گدی نشین ہوا اور اوسکی دختر کی شادی ساتھہ ولیعہد میواڑ کے ہوئی +



یہان وہ تواریخ ہندی ختم ہوتی ہے جسکا خلاصہ اوپر تحریر ہوا ہے اخیر حصہ تواریخ کا قلمی ہے اور ایک مورخ زندہ اور حی القائم نے جسکو ہی اوسکی تصحیح دیگر تحریرات سے بھی ہوتی ہے جو ہماری اطلاع کے واسطے تحریر ہوئی تھی مضمون اوسکا مگر حالات تظلم اور زیادتی سے کم ہین +

فوراً بعد وفات راول امر کے پوگل اور بارمیر اور پھلودی اور دیگر شہرہا و علاقجات

جیسلمیر راٹھوروں[1] نے اس ریاست جیسلمیر سے چھین لیے +
علاقہ برکنارہ گارا کو داؤد خان رئیس افغان شکارپور نے قبضہ کرلیا اور اب وہ علاقہ منجملہ اوس علاقہ کا ہوا
جو اوسکے نام سے باسم داؤد پوترہ مشہور ہے +
جسونت سنگھ گدی نشین ہوا اوسکے پانچ فرزند تھے جگت سنگھ جسنے خودکشی کی تھی ایشری سنگھ تیج سنگھ سردار سنگھ
اور سلطان سنگھ جگت سنگھ کے تین فرزند تھے اکھے سنگھ بودہ سنگھ اور زورآور سنگھ +
اکھی سنگھ گدی نشین ہوا بودہ سنگھ چیچک مین مرگیا تیج سنگھ جسے راول نے حکومت چھین لی اور راجگان
اپنی جان کے تحفظ کے واسطے دہلی چلے گئے اسوقت اوسکا عموی کلان ہری سنگھ (برادر راول جسونت)
خدمت بادشاہ مین حاضر تھا یہ حال سنکر وہ وہان سے آیا کہ تیج سنگھ کو بیدخل اور خارج کرے یہ ایک رسم تھی
کہ راجہ جیسلمیر ہر سال لشان وشوکت کرہی سر جایا کرتا تھا کہ اوسمین کا رلاس کرائی یعنے جو گل ولا کے
اوس مین جمع ہوگئی ہوا اوسکو صاف کرادے راجہ اول اپنے ہاتھ سے تھوڑی مٹی نکالتا ہے بعدازان
امیر وغریب سب اوسمین مصروف ہوتے ہین ہری سنگھ نے یہ موقع واسطے حملہ آوری اوپر تیج سنگھ کے
بہتر تصور کیا اور موقع مذکور پر اوسکو عمل مین لایا گو بالکل فتحیاب اس مہم مین نہین ہوا مگر تیج سنگھ ایسا زخمی
شدید ہوا تھا کہ وہ بعدازان فوت ہوا اور اوسکا فرزند اوسکی جگہ گدی نشین ہوا +
سوائی سنگھ معصوم سہ سالہ تھا اکھی سنگھ نے ہر طرف سے بھٹی جمع کیے اور قلعہ پر حملہ آور ہوکر معصوم کو
کو قتل کیا اور دوبارہ اپنے استحقاق پر قابض ہوا +
اکھی سنگھ نے چالیس سال حکمرانی کی اوسکے عہد مین بہاول خان پسر داؤد خان نے مقام پوراول
اور جملہ علاقہ کہدال جو اول فتح کردہ بھٹی تھا لے لیا اور اپنے علاقہ جدید بہاول پور یا داؤد پوترا
مین شامل کیا +
مولراج سمت ۱۸۱۸ (۱۷۶۲ء) مین گدی نشین ہوا اوسکے تین فرزند تھے رائے سنگھ جیت سنگھ

[1] میری اس محنت کا نتیجہ اس کام مین ہوسکتا ہے کہ سرکار انگریزی کو جب اونکو ضرورت اپنے منصب کی کارروائی کی یعنے تحفظ حقوق وتصفیہ تنازعات
باہمی راجپوتان کی ہو توہ اصل وجہ تنازع بذریعہ اس کتاب کے سمجھین یہان ہم اصل وجہ تنازعات سرحدی کی جسکے باعث اسقدر خونریزی درمیان
بیکانیر اور جیسلمیر کے ہوتی ہے اور جس مین بیکانیر کی طرف سے زیادتی پائی جاتی ہے سمجھتے ہین گو جیسلمیر بھی بغرض حاصل کرنے اپنے علاقہ ازدست رفتہ
اکثر محل اذیت عام ہوتے ہین پس ہمکو لازم ہے کہ اول وجہ قدیم دریافت کرین بعدازان اپنا فیصلہ جاری کرین +

اور مان سنگہ مہاراج نے جو ایک وزیر تحریک بد قسمتی سے پسند کیا وہ باعث خرابی ریاست بھٹی کا ہوا
اس وزیر کا نام سروپ سنگہ تھا قوم سے یہ بنیا مذہب جین سے یعنے سراوگی اور خاندان مہتا سے تھا
اسکی قسمت مین لکھا تھا کہ یہ بنیاد برکن قواعد اور دول پیران جلیل کا ہوگا وجہ ناپسندی اور ارادہ معاوضہ ستانی
اس پیر تجارت پیشہ کا نسبت امراے قوم بھٹی باعث ایک تکرار امر بے حرمتی کا تھا جو درباب ایک
بھگتنی کے جو مورد لطف مہتا مذکور کی تھی مگر وہ ایک راجپوت سردار سنگہ نامی قوم الیف کو چاہتی تھی
ہوئی تھی بھٹی رئیس نے اپنی نالش بخلاف وزیر مذکور راجہ [illegible] کے پاس جو ولیعہد تھا اور جسکو بیچ نسبت
وزیر مذکور سے کے بوجہ اوسکی آمدنی کم ہو جانے کے [illegible] ولیعہد سے [illegible] کہا گیا کہ وہ اس گستاخ وزیر کو
قتل کرے [illegible] یہ فعل قتل [illegible] جب تھا کرتے ہوئے مہاراج
لپٹ گیا کہ اوسکی [illegible] اوسکی جان کی حفاظت ہو [illegible] کو بھی لے لیا جاے مگر
یہ تجویز ولیعہد نے کہ یہ تصور کرکے نامنظور کی [illegible] ارادہ معاوضہ ستانی کا [illegible] ہو گیا راول کو فرصت
محل مین بھاگ جانے کی دی گئی مگر [illegible] جاتے تھے کہ راول [illegible] توقع معافی کی [illegible] تھی
اونھون نے [illegible] کی کہ [illegible] سنگہ کو راول بنا دین اور اگر وہ انکار کرے تو اوسکے بھائی کو گدی نشین
کرین مگر آن [illegible] سنگہ کی مشتہر ہوئی [illegible] خوف [illegible] اوسکے گدی نشین ہونے کے
خیال مین نہ لائے اور بجاے گدی کے وہ ایک کھاٹ [illegible] پر بیٹھا تھا [illegible] اور
پانچ روز اخراج اور قیدی مہاراج کے گذرے تھے کہ ایک عورت نے ارادہ اوسکی رہائی کا کیا یہ عورت
زوجہ ایک رئیس سرکش کی اور مصاحب اور صلاح کار ولیعہد کی تھی یہ عمدہ عورت جو راٹھور راجپوتنی خاندان
مہیچا سے اور زوجہ انوپ سنگہ جنجینالی [illegible] والد رئیس قدیم علاقہ جیسلمیر کی تھی اس رئیس نے تظلم وزیر سے
اور ضعف راجہ سے تنگ آکر یہ کہا کہ وزیر کو قتل کرنا اور راجہ کو خارج از گدی کرنا مناسب ہے سواے
سوو ہرم یعنے نمک حلالی کے اور کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی جس سے ترغیب اس راٹھورنی کو واسطے
رہائی اپنے راجہ کے درصورت اندیشہ اتلاف جان اپنے شوہر کے ہوئی تھی اور اوسکی گفتگو جو ساتہ
اپنے فرزند زور آور کے نبابر عمل مین لانے اس فعل کے اوسنے کی تھی وہ بعینہ اوسی کی زبان ہندی کے
موافق درج ہوتی ہے یعنے اگر تمھارا والد مقابلہ تمھارا کرے تو اوسکو بھی اس فعل کے عمل مین لانے مین
تم قتل کر دین اوسکی لاش کے ساتھ چتا پرستی ہو جاؤنگی فرزند نے تعمیل حکم اپنی عمدۃ الدہ کی منظور کی

اوراوس عورت سنے برادر شوہر خود ارجن نامی کو اور میگھہ سنگہ رئیس بارو کو اس ارادہ کا شریک کیا تھا یہ تینون سردار محبس راجہ مین زبردستی سے چلے گئے اور چاہا کہ راجہ کو زنجیر سے رہا کرین مگر اوسنے نا منظور کیا اور دریافت کیا کہ تمھینے اور بھی کچھہ تدبیر اوسکی رہائی کے واسطے کی ہے یا نہین آواز نقارہ نے جو واسطے دوبارہ گدی نشین ہونے مولراج کے بلند آوازہ ہوا پسر کو خواب سے بیدار کیا اور جب قاصدنے جاکر اوسکی کھاٹ پر سیاہ سروپا یعنے خلعت اور جملہ علامات جلا وطنی کے رکھدیے یعنے اسپ سیاہ رنگ اور پوشاک سیاہ اوسکے آگے موجود کی اوسنے راول رہا شدہ کے حکم کی تعمیل کرکے پوشاک مرسلہ پہنی اور اپنے گروہ کو ہمراہ لیکر الوداع جیسلمیر سے کی اور راستہ کوتورا کا لیا جب وہ اس شہر مین پہونچا جو سرحد جنوبی ریاست پر واقع ہے اوسکے ہمراہی رئیسون نے کہا کہ ملک مین غارت گری کرین مگر اوسنے جواب دیا کہ ملک ہماری والدہ کا ہے اور ہر ایک راجپوت جو اوسکو خراب کریگا ہمارا دشمن ہے وہانسے وہ جودہ پور چلا گیا مگر رئیسان مذکورین گرد و پیش شیو کو تورا اور بارمیر کے رہے اور بارہ سال تک جودہ خارج اور اشتہاری رہے اونھون نے دست غارت گری تا بدروازہ جیسلمیر دراز کیا جو تین سال اول تک اونھون نے ملک کو تباہ کیا اونکے قلعجات مسمار کیے گئے اور جاگیرات پر کردیے گئے اور اونکے علاقجات ضبط ہوے آخر سال دوازدہم مین جب اونھون نے طلاق لکھا اور عہد کیا کہ آیندہ وہ غارت گری نہین کرینگے تو اونکے علاقجات اونکو واپس دیے گئے اور اونکو اجازت پھر ملک مین آنیکی دی گئی ✠

راجہ جلا وطن ڈہائی سال پاس راجہ بجے سنگہ کے رہا جسنے اوسکو مثل ایک فرزند کے رکھا مگر اوسکا طرز تندمزاجی اور تظلم کے اوس کے ساتہ جودہ پور مین بھی رہا کیونکہ ایک روز وہ شکار کو جاتا تھا ایک بنیے نے جسکا وہ قرضدار تھا اوسکے گھوڑے کی باگ پکڑی اور بجے سنگہ کی آن زبان پر لاکر اپنے قرض کا روپیہ طلب کیا راجہ نے خفا ہوکر قسم مولراج کی کھائی کہ اوسکی باگ چھوڑدے مگر اوس مہاجن نے کچہ لحاظ اوسکی گفتگو اور قسم کا نہین کیا بلکہ گستاخانہ جواب دیا کہ مولراج اوسکا کون تھا پس یہی وہ کلمے پایا تھا کہ راے سنگہ نے اپنی تلوار میان سے لی اور سر بقال مذکور کا زمین پر نظر آیا بعد ازان اوسنے اپنے گھوڑے کی باگ بجانب جیسلمیر معطوف کی اور زبان پر یہ کلمہ لایا کہ غلام ہوکر رہنا بہتر ہے نہ دوسترکے توسل سے بسر کرنا اسطرح وہ جو اپنے شہر موطن کے باہر خلاف توقع باشندگان پہونچا تو سب اوسکو دیکھنے

باہر شہر کے آئے اوسکے والد راول نے وجہ اوسکے آنے کی دریافت کرنے کو آدمی اوسکے پاس روانہ کیے اوسنے جواب دیا کہ وہ تیرتھہ کرنے کے سامان کرنے کو آیا ہے مگر اوسکو شہر مین آنے کا حکم نہین ملا اور اوسکے جملہ ہمراہی کے اسلحہ لے لیے گئے اور اوسکو حکم ہوا کہ جاکر قلعۂ دیوا مین رہے اور اپنے پسران ابھے سنگہ اور دہونکل سنگہ اور اونکے عیال و اطفال کو ہمراہ لیجائے ❊

سالم سنگہ جو اپنے والد کی جگہہ وزیر جیسلمیر کا مقرر ہوا تھا صرف گیارہ سال کی عمر کا تھا جب اوسکا والد قتل ہوا اور طبیعت طفلانہ سے اس صغرسنی مین بھی پیدا تھا کہ اوسکا دل واسطے معاوضہ ثانی کے بیتاب تھا اور جو تخم بوے گئے تھے وہ ایسے اچھے پیدا ہوے کہ اون ممالک مین بھی جن مین زندگی انسان کی کچھ قدر نہین رکھتی ایسے نہین ہوتے ہین بعدم موجودگی اوس بے تامل شجاعت کے جو شیوہ راجپوتونکی ہے وہ ایک عرصہ مین جملہ اپنی دشمنان پر غالب آیا اوسنے اوسنے طبیعت مین ہوشیاری اور قابو جوئی مار کے ساتھ سختی طبیعت شیر مخلوط تھی جسم اوسکا نازک مثل عورت کے تھا گفتگو ملائم اور طرز و طریق ساتھ فروتنی اور تواضع کے تھا اور بے تامل ہر ایک امر کا وعدہ کرتا تھا گو اوسکے ایفا کا ارادہ خواب مین بھی نہو سالم جسکا اوسکے ہمقوم مہتا کہتے تھے ایک دلیل عجیب ایسے واقعات کا تھا جسکی اکثر تمثیل ان تواریخ مین درج ہین یعنے امورات دینی کی جیسا ان پابندی نتھی اور گو سخت طینت کا تھا مگر طریق عقلی کا ایک استاد تھا کیونکہ گو مذہب اوسکا جین تھا جسکا خاص ایک قاعدہ یہ ہے کہ کسی ذی روح کو تکلیف ندینی چاہیے حتے کہ شب کو تاریکی مین رہنا قبول کرے مگر شمع روشن اس باعث نہ کرے کہ اگر کوئی پروانہ اوسپر آکر سوخت ہو جائیگا تو اوسکو عذاب برابر ہلاکت ایک جانور کے ہوگا مگر اوسنے اولاد جیسو کو اوس سے ہمارے بھی زیادہ جرم لوک کو بھیجا ہے جس قدر اونکے دشمنون نے اونکی ریاست واری طویل مین قتل کیا ہوگا وہ ہنوز سن بلوغ کو بھی نہین پہونچا تھا کہ اوسنے اشتہاری رئیسونکو عجیب اختراع اور بندش کرکے اونکے علاقجات پر پھر قابض کرا دیا راجہ بھیم سنگہ اب مارواڑ مین گدی نشین ہوا اور راول جیسلمیر نے اس مہتا کو اپنی طرف سے واسطے مبارکباد کرنے کے اور اونکی گدی نشینی بجای راجہ بجے سنگہ کے منظور کرنے کے بھیجا اس پیغام کے ادا کرنے کے بعد جب وہ واپس آتا تھا راستہ مین اوس کو رئیسان اشتہاری معلوم نے گرفتار کرکے حکم قتل کا نسبت بانی مبانی اونکی خرابی کے صادر کیا اور تلوار قتل آختہ ہوئی کہ اسنے اپنی دستار زود آور سنگہ کے قدمون پر رکھی اور امان چاہی امان جان

اوسکو دی گئی ایسا راجپوت اپنے فرقہ مین مستثنیٰ ہوتا ہے راجپوت کی سیرت مشتمل اوپر خصائل ھندی کے ہوتی ہے جسکے سبب انسان نیکی اور جرم دونون کرتا ہے - اب ہم ملاحظین کتاب ہذا کو یاد دہانی کرتے ہین کہ محافظ اس شیطان کا فرزند نیک طینت اوس نیک خصلت راجپوتانی کا تھا جسنے اوس اعلے ہمتی سے جو درباب عورات روم ویونان کے زبان قلم پر آئی ہے آپکو اور اپنے شوہر کو جسکے ساتھ اوسکو بدل محبت تھی صرف ایک مسئلہ سوم دہرم لیئے نمک حلالی راجہ پر قربان کردیا تھا تاہم وہ مفتنی اور مفتری مہتا نے بے حرمتی اوس رئیس شجاع کی عمل مین لایا جسنے راول کو قید سے رہا کرکے دوبارہ گدی نشین کیا تھا اور اوسکو مجبور اس امر پر کیا کہ ریگستان بارمیر مین جاکر شامل رئیسان اشتہاری کے ہو کوئی چیز اس اول درجہ کے رئیس بہٹی کے زیادہ تر موثر اوپر اوسکے برادران کے نہین ہوئی بہ نسبت اوسکے تحفظ جان کرنے اپنے جانی دشمن کے جو اسطرح اونکی قابو مین آگیا تھا اور اونھون نے صرف اوسکو اس حرکت سے منع ہی نہین کیا تھا بلکہ پیشتر کہدیا تھا کہ اس رحم دلی کا نتیجہ باعث افسوس دائم ہوگا اوس سے صرف یہ شرط ہوئی تھی کہ وہ اونکے گہرون مین پہر اونکو آباد کرادیگا اور وہ پہر طلب ہوکر آباد ہوئے مگر دربار مین آنیکی اونکو اجازت نہین ہوئی یہہ اجازت صرف زور آور کے واسطے ہوئی تھی ٭

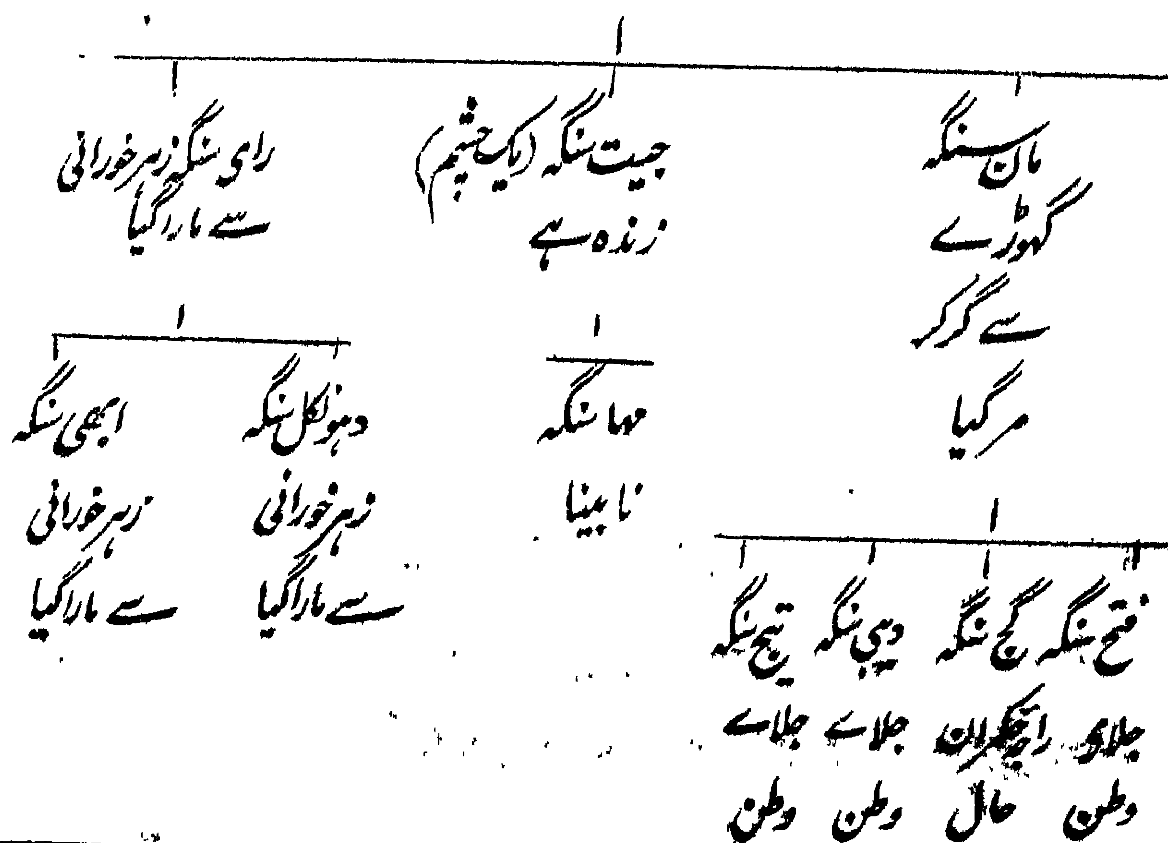
جب رائے سنگہ قلعہ دیوا مین محبوس کیا گیا تھا اوسکا فرزند کلان ابہے سنگہ راج کمار یعنے ولیعہد مع پسر دوم دہونکل نامی کے مقام بارمیر مین پاس رئیسان اشتہاری کے چہوڑدیے گئے تھے راول نے اپنے نبیرگان کو طلب کیا اور جب اوسکو نہ ملے تو اوسنے فوج کشی کرکے بارمیر کو محصور کیا چہہ مہینے تک اوسکا تحفظ قلعہ داران نے کیا آخرش وہ لوگ حاضر ہوئے اور لڑکے مولراج کے سپرد ہوئے صرف اوپر ضمانت زور آور سنگہ کے جسنے اونکی جان بری کا وعدہ کرلیا تھا اب وہ قلعہ دیوا مین بہیجے گئے جہان اونکا والد محبوس تھا فوراً بعد اسکے قلعہ کو آگ لگا دی گئی اور رائے سنگہ مع اپنی زوجہ کے جلکر خاک ہوگیا۔ اس بلا سے محفوظ رہکر جو ناگہانی مشہور ہوئی تھی یہ راجگان خردسال رام گڑہ مین جو قلعہ ایک گوشہ بعیدہ صحرا مین اوپر کنارہ گہاٹی سندہ کے واقع ہے محبوس کیے گئے پہر بغرض اونکے تحفظ جان اور جان راول کے عمل مین آیا تھا (یہ بیان مہتا کا ہے) اور نیز اس غرض سے کہ وہ گروہ اوسکو مغز قرار دیکر پوست اوسکے گرد جمع نہ کرین مگر زور آور کو کچہ شبہہ نسبت حرکات اور

ارادۂ مہتاکے پیدا ہوا اور اوسنے راول کو اطلاع دی کہ مقام محفوظ واسطے ولیعہد کے دربار تھا اور
یہ کہا کہ اوسکے تحفظ کے واسطے آبرو اوسکی ضامن تھی یہی امر مہتا کی بدنیتی کے واسطے کافی تھا
اور اوسنے اوسیوقت سے ارادہ اور منصوبہ اپنے دلمین قرار دیا کہ ایسے نیک صلاح کار سے
جنکی بہی حاصل کرنی بہتر اور مناسب ہے یعنے ایسے صلاح کار کو درمیان سے رفع کرنا واجب ہے
زور آور کا ایک برادر کیت سی نامی تھا اوسکی رانی نے حسب رواج ملک رجواڑہ وزیر کو اپنا بھائی
بنایا تھا سالم نے اپنی ہمشیرہ یعنی زوجہ کیت سی کا دل لیا اور اوسکی خواہش کو دریافت کیا اگر وہ
جانتی تو اوسکا شوہر رئیس جھجنیالی بنا دیا جاتا یہ صلاح اوسکی مقبول ہوئی سالم نے اوس رانی کو کچھ
شیرینی خشک زہر آلود دی اور اوسنے اوسکو زور آور شجاع کو کھلا دی اوسکا شوہر علاقہ جھجنیالی مین
دخیل ہوا اسطرح پر رئیس بہٹی کی جان لیکر اوسنے بنوبت رئیسان ماروار و ڈانگری اور دیگر رئیسونکو
ہلاک کیا اکثر رئیسون کو ایسی ہی تدبیر زہر خورانی سے اور بعض کو ساتھ خنجر کے کیت سی جو خواہ بیگناہ
یا شریک جرم وفات برادر کا تھا اور اس سے متمتع ہوا تھا اس مکار کی فہرست طویل مقتولان مین
شریک ہوا جسکا ارادہ مصمم یہ تھا کہ ایک راجپوت نامی کی بیخ وبن باقی نرہے کیت سی بہت
واقف تھا اور اوسکے متعلقین بہی اس اندیشہ ناک آگہی مین شریک اوسکے تھے یعنی اوسکی زوجہ برادر
اور پسر بہی علےہذا القیاس آپ کو ایسے صدمہ کے اوٹھانے کے قسمت کے شریک تصور کرتے تھے
وجہ صریح دشمنی کی یہ تہی اس وزیر کا ارادہ یہ تھا کہ دعاوی اولاد راے سنگہ گدی سے یکسو کردی جاین
اور پسر خورد مولراج وارث اور ولیعہد قائم کیا جاے مگر کیت سی نے اس راے کے خلاف اپنی
راے اوسکو دی اور کہا اوسوقت تک ممکن نہین جب تک راے سنگہ کی اولاد بالکل قتل نہون
یہ سنکر وزیر نے جواب دیا کہ اوسکی راے کو خونفشانی اوسکے مالک کے خاندان کی منظور نکرنی چاہیے
مگر دلمین اس نااتفاقی راے کو رکھا گو ظاہر مین کوئی علامت ناراضگی کی پیدا نہین کی فوراً بعد اسکے کیت سی
اور اوسکا بھائی سروپ مقام کینرو واقع ضلع بہلوترا سے رسوم شادی ادا کرکے واپس آتے تھے
جب وہ مقام بجوراے مین جو سرحد جیسلمیر پر واقع ہے اور جہان متوسلان مہتا واسطے عوض لینے اس
نااتفاقی کے مامور تھے پہونچے وہان سے زور آور شجاع کو مع اوسکے بھائی کے قلعہ مین لے گئے
بعد ازان قلعہ مذکور سے اونکی لاش واسطے جلانے کے باہر آئی کیت سی کی رانی نے جب سنا

کہ کچھ ارادہ بدلسبت اوسکے مالک کے مخیلہ مین ہے تو وہ مع اپنے معصوم بچہ سیکھانامی کے جاکرا و
وزیر کے گھر مین پناہ گیر ہوتی کیونکہ وہان اوسکے خیال مین دوہرا رشتہ اوسکا تھا کہ وہ اوسکی
ہمشیرہ بھی تھی اور اوسکو خیال تھا کہ وہان اوسکو پناہ اور تحفظ جان ملیگی پانچ روز تک یہ فریب
وہان عمل مین آیا کہ کہانا اوسکے واسطے اور اوسکے فرزند صغرسن کے واسطے بھیجا گیا مگر جو عورت
کھانا اوسکے واسطے لیجاتی تھی وہ خود بخود یہ حرف ناشنیدنی زبان پر لائی کہ اوسکا شوہر اور بھائی
دونون اپنے والد کے پاس گئے یہ سنکر اوسنے غم والم کرنا شروع کیا اور چاہا کہ معاوضہ اسکا
لینا ضرور ہے جب یہ خبر مہتا کو پہونچی تو اوسنے ایک خنجر اونکی تسلی اور آرام جاودانی کیواسطے بھیجدیا

راجہ ابہی سنگہ اور دہونکل سنگہ جو قلعہ رام گڈہ مین محبوس تھے فوراً بعد قتل کیت سی کے
مع اونکے عیال و اطفال کے بذریعہ زہر جہان فانی سے روانہ کیے گئے بعد ازین قاتل نے گج سنگہ کو
جو صرف ایک پسر خردسال اولاد مولراج مین سے باقی رہگیا تھا ولیعہد مقرر کیا اوسکے دیگر برادران نے
بنظر تحفظ اپنی جان کے اس دشمن وزیر سے فرار ہوکر اپنی جان بری کی اور اب وہ پناہ گزین علاقہ
بیکانیر مین ہین شجرہ انساب کے ملاحظہ سے واضح ہوگا کہ کون کون فرع اسکی اس جبار کے
ہاتہ سے ضائع ہوئی

مولراج



مہا سنگہ جو یک چشم[ل] ہے گدی نشین نہین ہو سکتا اور مان سنگہ جو گھوڑے سے گر کر مر گیا لہذا مہتا مذکور اس شخص کے جرم قتل سے محفوظ رہا ✤

یہ ایک عجیب امر ہے کہ نہایت طویل سلطنت جو ہمکو رجواڑہ مین دریافت ہوئی ہے وہی تھی جس مین وزیر کے اختیار مین سب قوت رہی ہو مہارا ومرحوم کو ٹا گدی پر پچاس سال سے زیادہ رہا اور راول مولراج نے حکومت گو برائے نام کی مگر اس مقام سرسبز و شاداب واقع صحرا کے اٹھاون سال حکمران رہا اور اوسکا والد چالیس سال گدی پر رہا تھا ہمکو شبہہ ہے کہ کوئی حکومت تمام تواریخ ممالک مین ایسی نہین ہوئی کہ والد اور ولد دونون نے حکومت عرصہ سو برس تک کی ہو اور یہ سو برس خاندانون کی تبدیلی مین مشہور تھے اور اونکی جملہ تواریخ متزلزل واقعات کی تھی اگر ہم جسونت سنگہ جد مولراج کا عہد یاد کرین تو یاد ہوتا ہے کہ ریاست بھٹی کی بجانب شمال تا بدریاے گارا تھی جو حد فاصل درمیان اونکے اور ملتان کے تھا اور بجانب مغرب اوسکی سرحد پنج ند تھی پس اس سرحد کے ہونے سے وہ ایک طول و طویل قطعہ زرخیز گھاٹی سندہ کا اس ریاست مین شامل تھا اور ہمکو یاد پڑتا ہے کہ عرصہ قلیل گذرا کہ یہ ریاست اوس قدیم دارالریاستہ تک پہونچی تھی جسکو مانسورا کہتے ہین اور ہنود اوسکو دوری بکھر بھی کہتے ہین اور وہ دارالریاستہ محصورہ اب قوم سوگدی یعنے سوداکا تھا جسکا ذکر سکندر نے لکھا ہے

[ل] بموجب قواعد ہنود کے یک چشم آدمی گدی نشینی کے لائق نہین ہوتا کانا ایک نام ہلسی کا اوس شخص کا ہوتا ہے جسکے جسم مین یعنے اعضا مین کوئی نقصان عائد ہوا ہو یہ لفظ شاید آنکہ سے لیا گیا ہے مگر ایک آنکہ کا نقصان کسی شخص کو اوسکے استحقاق سے محروم نہین کرتا اسکی ایک دلیل عجیب ہمکو ملی تھی جب محاصرہ شہر شاہنشاہی دہلی کا ہوا تہا اور وہان یہ شہرت ہوئی تھی کہ تین اشخاص جلیل القدر صرف ایک آدمی کے برابر ایک عضو رکھتے تھے یعنے شاہنشاہ کے تو ایک ہی آنکہ تھی اونکی دونون آنکھین یعنے چشم غلام قادر کی بہائم سیرتی نے ضائع کی تھین رئیس محاصرہ کرنیوالا یعنے ہولکر یک چشم تہا اور محافظ یعنے سر دیوڈ اکٹر لونی صاحب بھی یک چشم تہا اب ہولکر کا نام گویا علامت یک چشم کی ہو گیا ہے کوئی گھوڑا یا سگ یا آدمی یک چشم ہولکر کہلاتا ہے ہنود نہین معلوم کس وجہ سے ہر ایک یک چشم آدمی کے بڑے بڑے نام رکھتے ہین اور کچھ تمیز درمیان یک چشمی پیدایش اور کسی صدمہ سے بعد از پیدایش یک چشم ہو جانے کی نہین کرتے اور ایک یک چشم کو وہ ایک اور نام بھی جو بہت بزرگ ہے دیتے ہین یعنے شُکراچارج اور گویہ نام یعنے شکر سب دیوتاؤن کے گورو کا نام ہے مگر اوس نے کوئی ایسا کار بد اختیار کیا تہا جیسے جوپیٹر نے بیچ دیوتاؤن یونانی اور روم کے کیا تہا ✤

بجانب جنوب اوسکی سرحد مقام دہات تک تھی اور اوسمین قلعجات تنیو کو تورا اور بار میر شامل تھے جنپر قبضہ مارواڑکا ہے اور بجانب مشرق اضلاع فلودی پوکرن اور دیگر اضلاع تک بھی جو اب قبضہ مارواڑ اور بیکانیر مین ہین جملہ ریاست بہاولپور کی ریاست بھٹی سے بنی ہے اور راٹھورون کو بھی بڑا ملک اونکی مغربی سرحد کا اس ریاست سے حاصل ہوا ہے یہ علیحدگی اضلاع اور ملک کی وجہ صاف پیدا ہے که باعث اوسکا تنازعات قلبی باہمی اور سرحدی تھے جو ہمیشہ فیما بین بھٹی اور راٹھور کے اور اولاد داؤد یعنے داؤد پوترون کے واقع ہوتے تھے +

اگر وہی پیشین گوئی جو ستون برہم سر پر کندہ تھی جسمین قسمت اولاد یعنے بنیرہ سری کرشن ہری کی گیارہ سو سال پیشتر پیدایش عیسٰے کے لکھی تھی عائد اولاد جسو پر کیجاے کہ کیا نصیب اوس کی اولاد مولراج کا ہونا تھا تو بے شک یہ خیال مین آسکتا ہے کہ اوسمین سب غلط کندہ تھا اور ایسی غلطی واقع ہوتی ہے جبکا یقین نہین ہوسکتا یعنے اولاد اوتار دوارکا کی جنھون نے غزنی کی بنیاد ڈالی تھی اور جو ساتھ شاہان مجموعہ سیریا اور بیکٹریا سے جنگ آور ہوئی تھی آخر کار ہندوستان مین مجبور ہو کر چلے آتے اور پناہ نیچے صلیب کے لیتے اور جزوی گروہ بیگانہ یعنے باشندگان ملک غیر سے آوارہ صحراے ریگستان ہوتے جنکے بزرگ جب عین نام آوری پر تھے اوسوقت بھی اپنے وطن کے جنگلون مین آوارہ پھرتے تھے اور اپنے جسم وحشی آدمیون کے مانند رنگ سے رنگین کیا کرتے تھے اور آفتاب کی پرستش مین قربانی انسان کی کیا کرتے تھے زیادہ مثل بالسیوکے تھے نہ مانند بالکرشن کے یہ سب حرکات خلاف وضع انسانی نہایت وحشت انگیز واسطے یقین آنیکے ہین +

باب ششم

راول مولراج کا عہدنامہ کرنا ساتھ انگریزون کے — راجہ کا وفات پانا — اوسکا بنیرہ گج سنگہ کا راجہ ہونا — اوسکا باختیار وزیر مثل طفل کے ہونا — شرط سوم عہدنامہ — عدم مساوات اتفاق کی — اوس کا مفید جیسلمیر ہونا — اندیشہ نتائج بخیال گورنمنٹ انگریزی — اندیشہ منجر اوپر اتفاق کثرت ممالک کے فائدہ بخش ہونا جیسلمیر کا درصورت فوج کشی قوم روسی — خیالات نسبت انگریزون کے قبضہ کرنیکے اوپر گھاٹی سندہ کے — سالم سنگہ کا پھر انتظام ملک مین دخیل ہونا — اوسکی طمع اور تظلم کا زیادہ ہونا — اوسکی خواہش کہ منصب وزارت موروثی ہوجاے — رپورٹ صاحب اجنٹ انگریزی بخدمت گورنمنٹ —

پالیوال لوگون کا خود تارک وطن ہونا ـ عیال و اطفال مہاجنان کا بطور اول رہنا ـ آمدنی مواضعات ـ تمول وزیر ـ بیان تنازعات سرحدی بغرض تصریح مداخلت حکومت اعلےٰ تا الدوت علاقہ باروکے ـ اونکی تواریخ ـ اونکا فریب سے بنیا و ہونا راٹھور بیکانیر کے ہاتھون سے ـ ترغیب دہی منجانب سالم سنگہ وزیر بوجہ اس دغا کی ـ اوسکی استدعا بابت مداخلت انگریزی ـ منظوری استدعا ـ نتیجہ اوسکا ـ راول گج سنگہ کا اودےپور پہونچنا ـ رانا کی دختر کے ساتہ شادی کرنا ـ اختیار اس رانی کا ✣

بیچ سمت ۱۸۱۱ بکرماجیت کے راول مولراج گدی نشین جیسو کیا گیا تھا اور سنہ ۱۸۱۸ع مین عہدنامہ دوستی و اتفاق دوامی و یکتائی معاملات فریقین عہدنامہ فیما بین آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور مہاراول مولراج راجہ جیسلمیر اور اوسکے ورثا اور جانشینان کے منعقد ہوا اور راول نے یہ وعدہ کیا کہ وہ باتفاق خدمت گورنمنٹ انگریزی کی کریگا اور معترف اوسکی بزرگی کا رہیگا (یہ عہدنامہ تتمہ نمبر ۳ مین درج ہے) یہ ایک امر اخیر راول مولراج کا تھا جو ہمیشہ بطور تحصیل کے باختیار رہتا سالم سنگہ اور اوسکی والدہ رہا ہے سنہ ۱۸۲۰ع مین راول نے وفات پائی اور اوسکا نبیرہ گج سنگہ راجہ بنایا گیا ✣

راول گج سنگہ بوجہ اپنی عمر کے اور بیدخلی ایام گذشتہ کے اور زمانہ کے جو اوسنے برائے العین دیکھی تھی موافق خواہش سالم سنگہ کے مطیع اوسکا رہتا تھا جو ہر طرح تجویز وزیر وہ علیحدہ ہر ایک شخص سے رہتا تھا لہذا کوئی دوست اوسکا نتھا جو رحم اوسکے حال پر کرتا یا جسکی اعانت کا وہ گمان دعوی کرتا محصور متوسلان سالم سنگہ سے جنکو ہر روز یہ افسوس ہوتا تھا کہ جو امر ہوتا تھا اوسکو وہ اوسکی رعایت کا تصور کرتا تھا ہر ایک لفظ جو اوسکی زبان سے نکلتا تھا اور جو حرکت وہ کرتا تھا اوسکی نگرانی رہتی تھی اور اوسکی کیفیت سالم سنگہ کو لکھی جاتی تھی خود راجہ اوسکی رانیان اور عیال و اطفال محتاج وزیر کی فیض رسانی کے تھے اور وہ بطریق بے ثباتی کے جاتے تھے اگر راجہ کو کوئی گھوڑا درکار ہوتا تھا تو اوسکے واسطے وزیر سے استدعا کرنی ہوتی تھی اور اگر کسیکو راجہ کچہ دیا چاہتا تھا تو وہ بھی وزیر سے طلب کرنا ہوتا تھا اور دل مین راضی ہوتا تھا اگر طلب سے نصف بھی اوسکو وزیر سے ملتا ✣

تاریخ عہدنامہ ہذا سے یعنے ماہ دسمبر سنہ ۱۸۱۸ع سے یہ تخیل ہو سکتا ہے کہ جیسلمیر جملہ ہندوستان مین سب کے بعد زیر حفاظت گورنمنٹ انگریزی آیا ہے اوسکے فاصلہ بعیدہ پر ہونے سے ہمکو بھی چندان خواہش اوسکی نہ تھی اور مشہور ہے کہ وزیر نے مدت تک اپنے دیوتاؤن سے شگون لیا اور صلاح لی

بعد ازان اوسنے اتفاق اور اتصال ہمارے ساتھ کیا اوسکو شبہہ یہ تھا کہ اگر اول ماتحت گورنمنٹ انگریزی کے ہوجائیگا تو اوسکا اختیار جاتا رہیگا اور اوسکو اندیشہ یہ ہوا تھا کہ جب سے اوسنے رجوع انگریزون سے کی اوسکا زیادہ تر نقصان اس وجہ سے ہوتا کہ رجواڑہ کے ملک مین صرف وہی بلا ضمانت تحفظ ہے اور جنکو اوسنے اپنے تطلم سے دشمن بنالیا تھا وہ اوسکو نہایت تنگ اور دق کرتے مگر شرط سوم[1] عہدنامہ نے جو بڑی کارآمد تھی اوسکی اندیشہ دشمنی بیرونی کو رفع کیا ان اندیشون کی وجہ سے کل خوف نتیجہ جو تطلم وزیر سے پیدا ہوتا نسبت راجگان جلاے وطن کے رفع ہوگیا تھا اور آئندہ معلوم ہوگا کہ اس اتفاق کی بجاے انسداد طمع وبدعت کے اونکو اور بھی ترغیب دی زیادہ ظہور مین آیا مگر یہ ضروری متصور ہوتا ہے کہ اول کچہ کیفیت صاحب تدبیری اتفاق کی جو نسبت گورنمنٹ انگریزی کے پیدا ہوئی لکھی جاے +

اوسکے عدم مساوات ہونے مین حاجت تکرار یا دلیل کی نہین ہے جو مطالب اوس سے فریقین کو حاصل ہوتے وہ قریب برابری کے نہین فوائد جیسلمیر کے صریحی تھے اور عہدنامہ کے مضمون پر اگر غور کیا جاے صرف کلان نہ تھے بلکہ نہایت عظیم تھے جسوقت سے یہ عہدنامہ باہم ہوگیا اوسوقت سے اس ریاست کا وجود دوامی متصور ہوا گو پچاس سال کی بھی توقع اوسکے قایم رہنے کی نتھی کیونکہ اوسکی قوت بتدریج کم ہوتی جاتی تھی اور ہر راج مین اوسکے علاقہ کم ہوتے جاتے تھے ایک پوری ریاست بھاولپور کی صرف اسکے شمالی علاقجات سے بنی ہے اور سندہ اور بیکانیر اور جودہ پور کی ریاست اسکے علاقجات سے نہایت وسیع ہوگئی ہین اور سب کا یہ ارادہ رہتا تھا کہ جب موقع دستیاب ہو اوس ریاست ضعف سے اپنی دست اندازی عمل مین لائین اور بے ایمانی وزیر سالم سنگہ کے باعث جنگ باہمی ہوتی تھی اور بدانتظامی اوسکی ہمسایہ ریاستون کی صرف محافظ اوسکے اخیر سالہاے سرحدی مین ہوتے سکتے اب کہ گورنمنٹ انگریزی نے وعدہ کیا کہ وہ اپنی قوت سے تحفظ اس ریاست کا بموقع فوج کشی عظیم کے کرینگے تو اوسکا اندیشہ سندہ اور داؤد پوترا یا راٹھور کا ساکت ہوگیا اس وعدہ کی پوری وسعت شاید خیال مین نہ آئی ہو جب یہ وعدہ کیا گیا تھا مگر مثل دیگر حملہ درستی کے یہ بھی بنیاد ایک اور امر بیش آمدنی کی ہے بجاے اسکے کہ ہمارے وسیع احاطہ اتفاق ساتھ ممالک متفرقہ کے یہ اتفاق جو جیسلمیر کے ساتھ ہوا ہے

[1] شرط سوم ۔ درصورت کسی فوج کشی عظیم کے جو واسطے غارت کرنے ریاست جیسلمیر کے ہوگی یا کوئی اور وجہ خوف عظیم ریاست کو واقع ہوگا تو گورنمنٹ انگریزی اپنی قوت سے تحفظ ریاست کریگی بشرطیکہ وجہ تکرار یا نزاع منسوب براجہ جیسلمیر پائی نجاویگی +

ہمکو ہندوستان سے باہر پہونچاتا ہے اور ہمکو دراصل حاکمان سندہ اور باشندگان آرزو سے سندہ کے ساتہ مقابلہ پر پہونچاتا ہے اور چونکہ مارواڑا اور بیکانیر ہماری رفاقت مین آچکے ہین اختیار اونکے تنازعات کا تصفیہ ساتہ بمبئی کے نسبت اسکے بہت صاف اور آسان ہے مگر ساتہ داؤد پوترون کے ہمارا اتفاق نہین ہوا ہے اور ساتہ سندہ کے صرف عہد وپیمان دوستی ودوامی اور آمد ورفت تحریرات وغیرہ کا ہوا ہے مگر یہ شرط اونکے ساتہ نہین ہوئی ہے کہ اگر اونکی رعایا زیادتی ہمارے دوست بمبئی پر کرین تو ہماری تحریر کا جواس بارہ مین ہو لحاظ رکھا جاے پس کیا ہم اپنی فوج اس صحرا مین سے واسطے دفع کرنے ایسی حرکات کے بہیج سکتے ہین یا ہمکو کچہ روپیہ کی مدد واسطے بہرتی کرنے فوج ملکی کے (جو طریق آسان اور کم خرچ ہے) اسکو دینگے کہ اپنے مطلب کے حاصل کرنے کو فوج بہرتی کرے ہمکو اس امر پر غور کرنا چاہیے اور تصور کرنا چاہیے کہ یہ امر صرف غیر ممکن نہین ہے بلکہ ایسا ہی ہونے والا ہے ہماری دوستی اور اتفاق جو علاقہ کچہ کے ساتہ ہوا تہا اوسکی وجہ سے ہمکو سنہ ۱۸۱۹ع مین بہت قیمت اوٹہانی پڑی تہی ہماری فوج آراستہ ہوکر سرحد کو روانہ ہوئی تہی اور اشتہار جنگ صرف ہمارے ایک معاہدہ نخیہ محل منظور کرنے سے ہوتی رہا جو معاوضہ بدل اس بدنامی کا نہین ہو سکتا تہا جو ہماری فوج کشی سے پیدا ہوئی ہے یعنے حملہ کرنا اور قتل کرنا اور غارت کرنا ہمارے رفقا[1] کا اس موقع پر ہماری وسیلہ سزادہی کو تسہیل ہماری جہازی فوج سے حاصل ہوئی تہی اور دشمن کو لپیٹ جانا مناسب تہا لیکن اگر ایسی طعنہ زنی حکومت سندہ بالا سے (جو صرف واسطے نام پایتخت حیدرآباد کی ہے) پیدا ہو یا بہاولپور سے ہو تو کس طرح ہم مقابلہ ان دشمنان رفقا کا کرینگے ایسے موقع کی جنگ ہمکو ملک واقف اور غیر مین آیندہ سندہ کرنی ہوگی ورنہ مضمون اور تحریر عہدنامہ کی باطل ہوگی ✣

پس کیا فواید ہم اسپنے واسطے بباعث ہماری بخوشی وعمدہ دوستی اور تحفظ اس اراضی سرسبز واقع صحرا کے کرنے سے متخیل کر سکتے ہین جیسلمیر کی درخواست حفاظت طلبی پر لحاظ نہ کرنا اور ہماری واسطہ اتحاد سے

---

[1] جو مشکل ہمارے نزدیک ہوش گورنر بمبئی مسٹر الفنسٹن صاحب نے اس موقع پر پیدا کی مدت تک ایک نصیحت حاکمان سندہ کو رہیگی مگر مولف کتاب ہذا کو اب بہی وہ باعث افسوس ہے کہ باوجودیکہ سامان کافی اور موسم موافق اور ہر شے جس سے فتح اور نصرت پیدا تہی مالا کلام طریق لارڈ ہیسٹنگ صاحب کا باعث انسداد اظہار واجبی ہمارے اقتدار کا ہوا ورنہ سزادہی بابت اوس طعنہ وبدنامی کے جو ہر صورت سے ترقی پذیر تہی مناسب تہا اس فوج کشی کا نتیجہ یہ ہوا کہ عہدنامہ دوستی اور آمد ورفت رسل ورسایل منعقد ہوا اور گو بارہ سال اس عہدنامہ کو گذر گئے مگر ہماری خط وکتابت اوسی صورت پر ہے جیسی سابق تہی کہ یہ عمل کرانا اونکا نہیں

کل راجپوتانہ مین اوسکو تنہا کرنا گویا اوسکو اوسکے دشمنان متکاثرہ کے سپرد یا حوالہ کرنا ہے اور عزم
غارت گری اور معاوضہ ستانی کو شہ دینی ہے جسکا انسداد اصل مطلب ان عہدنامجات کا ہے اس
صورت مین قوم بھٹی ایک فرقہ دزدان اور بدوین صحراے ہند کی ہوجاتی جیسلمیر اول حلقہ زنجیرہ یا ستہاے
سرحد کا تھا اور یہ واسطہ شامل ہوئے تجارت گنگ کا ساتہ تجارت دریاے سندہ کے تھا مگر تنازعات
بے پایان نے اس تجارت کو بالکل اسلیے علٰحدہ کردیا اور اب وہ پہر شامل اس صورت مین ہوسکتی ہین
کہ مدت دراز تک امن اور اطمینان اس ملک مین رہے یہ مطلب صرف ہمارے عہدنامہ کا باعث سات
جیسلمیر کے ہوسکتا ہے لیکن اگر ہم خیال آیندہ کا کرین اور فوج کشی اوپر ہندوستان کے ممکن تصور کرین اور
جو فوج کشی صرف اضلاع فارس واقع کنارہ دریاے شور سے ہوسکتی ہے تو اس حالت مین گھاٹی
سندہ کی گویا بنیاد جنگ حملہ آور کی کارروائی کی ہوگی اوسوقت مین قبضہ جیسلمیر نہایت فائدہ بخش ہوگا
کیونکہ اوس سے ہمکو حکومت سندہ بالا کی حاصل ہوگی اور ہم بمقابلہ دشمن کے اپنی فوج سے بجانب مشرق
مقام ولٹا قابل جنگ کرنے کے ہونگے جو مقام صرف ہندوستان پر آنے کے واسطے بہتر ہے اور
یہ خیال کرنا کہ فوج کشی اون قدیم راستون سے جن راستون سے سکندر اور محمود اور تیمور آئے تھے
ممکن ہے اوس فوج کی نسبت جسکے ہمراہ سب سامان فتح کرنے کا موجود ہو صرف قیاسی ہے اور
گھاٹی سندہ صرف راستہ قابل گذر کرنے کے دے سکتی ہے لیکن یہ بڑی غلطی دونون طرح یعنے
بنظر انتظام ملکی و جنگی معلوم ہوتی ہے کہ ہم اس گھاٹی پر قبضہ کرلین گو پھر بھی کوئی موقع اسکا میسر آئے
یہ صحیح ہے کہ آمدنی اوس زرریز قطعہ کی مثل پیداوار مصر کے ہمارے زیر اہتمام واسطے رکھنے فوج
کافی بنا بر تحفظ علاقہ کے ہوجاوےگی مگر یہ ہمکو اوس حکومت یعنے فارس کے ہم سرحد کردیگی جو خواہش ہماری
رعایت کی رکہتا ہے اور صرف اوسوقت مین ہماری خلاف ورزی کرے گا جب وہ مطیع روس ہوجاویگا
اب یہ خیال کرنا چاہیے کہ اگر روسیونکی کم حکومت اور قوت ولایت یورپ مین ہوجاوے تو غالبا
اونکو ترغیب اس امر کی ہوگی کہ اونکا قدیم ارادہ تزاید کرنے ملک کا مشرق مین عمل مین آوے بعض شخص
ان تدابیرون کو اور خیالات کو مبالغہ تصور کرتے ہین اور ہم بھی شریک اونکی راے کا ہون جسقدر
زیادہ واقف روس والے اون ممالک سے ہونگے جنہین اونکو گذر کرنا ہوگا اوسقدر کم خواہش اونکی اس
امر کے نسبت ہوگی اور اگر وہ اس امر مین فتحیاب بہی ہونگے تاہم اونکا کچہ مطلب حاصل نہوگا کیونکہ

اگر روس نے فتح بھی کیا تو بھی وہ ہندوستان کو اپنے قبضہ مین قائم نہین رکھ سکتے لیکن میری راے اب بھی یہی ہے کہ اس حکومت کو یہ ارادہ حسب قاعدہ ترک کرنا چاہیے کیونکہ اوسکا موقع ایسا ہے کہ بروقت تیاری فوج رکھنی ضرور ہوگی اور اس سے ہمارا خرچ اسقدر زائد ہوگا کہ اگر فی الواقع جنگ بھی ہو تاہم اوسکا صرف بے طلب ہوگا ہمنے اپنی کفایت شعاری نامناسب پر خیال کرکے ایک نہایت اچھا موقع ہاتھ سے دیدیا جسکے سبب ہمکو برتری دربار کابل مین حاصل ہوتی اور بالعوض اپنے خرچ کے ہم اونکو سمجھا کر حکومت سندہ کی اگر ہماری خواہش ہوتی تو لے لیتے کیونکہ سندہ ایک ضلع عظیم کابل کا متصور ہوتا ہے ✣

قطع نظر معاملہ ملک گیری کے اگر بنظر معاملہ فوجی قبضہ گھاٹی سندہ کا تصور کیا جاسے تاہم اوسکا قبضہ ہمکو فائدہ مند نہوگا ہمکو ایک بڑے راستہ کی حفاظت کرنی ہوگی اور دریا زمانہ حال مین چنداں سد راہ جنگ آوران نہین ہوسکتے جب تک ایک صحراے دشوار گزار درمیان ہمارے واقع ہے اور جب تک ہمکو قوت بذریعہ ہمارے رفقا کے اسقدر حاصل ہے کہ ہم مقابلہ دشمن کا کسی مقام سے کرسکتے ہین گو ہمپر فوج کشی صرف ایک مقام سے ہوسکتی ہے اوس وقت تک کوئی حملہ آور ایک فصل تک بھی قائم نہین رہ سکتا اسوجہ سے قائم رہنا دوستی کا اس ممالک بعیدہ راجپوتانہ سے باعث تحفظ ہے اور ہمکو ایک یہ اور ترغیب اس امر کی پیدا ہے کہ ہم نہایت جفاکش اور متمول گروہ ہندوستانکی حفاظت پنجہ ظالم سے کرسکین گے - اب ہم اوس کا حال اور اوسکی حکومت کی بے عنوانی کا حال درج کرتے ہین ✣

کوئی زبان ایسی نہین جو کافی بیان اوس اختیار کی بدوضعی کے ساتھ کام مین لانے کا کرے جو اہل عہدنامہ نے اوس خونخوار وزیر جبیلمیر کے ہاتھ مین گویا اسلحہ قبل بدوضعی کرنے کی دیدیا اور یہ ایک دلیل منجملہ اکثر دلائل عدم شایستگی ہمارے طریق اتفاق کی ہے جو بنظر بہبودی یا امنیت اس ملک خرابی دیدہ و سختی کشیدہ قدیم سے منعقد ہوا تھا اور گو یہ ملک فوج کشی غیر سے محفوظ ہوا مگر نا اتفاقی اور غصہ باہمی کا اب بھی شکار ہو رہا ہے اسکا سبب موقع دبروقت خاص بیان کرنا کچھ مشکل نہوگا

ؔلہ میرا ارادہ یہ ہے اگر موقع ہوا کہ ایک مختصر بیان نتیجہ ہاے دوستی اور اتفاق کا جو فرداً فرداً ممالک جوار مین پیدا ہوا ہے مع اپنی راے بطور حواشی اور ترکیب اصلاح طریق اتفاق آخر جلد ہذا مین درج کیا جاے ✣

متا اون فوائد کو سمجھا جو اس عہدنامہ سے اوسکو نسبت ریاستہاے ہمسایہ حاصل ہوے تھے مگر یہ بھی وہ بخوبی جانتا تھا کہ وہ اپنے مالک کے خاندان کے اور اوسکے عمدہ رئیسون کے خون مین بالکل غرق ہو رہا ہے اور کسیطرح کی غمخوری خواہ وہ اصلی ہو یا ساختہ اوسکا اعتبار روبروے اون لوگون کے جو اوسکے ہاتہ سے ظلم رسیدہ تھے پیدا نہین کرسکتا روبروے اشخاص تجارت پیشہ اور کاشتکاران شفقت کش اور گروہ چرواہہ کے اوسنے اسقدر اپنا اختیار ساقط کر رکھا تھا کہ اوسکا قول وقسم ایک دانہ ریگ اپنے ملک صحرائی کے برابر وقعت نہین رکھتا تھا ❊

مورخ کلبیشر یعنے شاعر ہندی راجپوتانہ جب بمجبوری بیان حرکات کسی ظالم کا کرتے ہین تو اول اوسکی زوال عقل کا بیان کرکے بعد ازان پھر ہئیت اوسکی قائم کرکے اوسمین دخل روح شیطان محلول کرکے بیان حرکات ظلمت آمیز کرتے ہین اسیطرح بیان بسالدیو نامی چوہان راجہ اجمیر کا ہوا ہے یہہ وزیر مہٹی بھی بعد وفات ایسا ہی غدر اپنی بدکرداری کے واسطے حاصل کریگا یا نہین مورخ حالات آیندہ تحقیق اور دریافت کریگا مگر بالتحقیق جہان اوسکا ذکر نظم یا نثر مین آگیا ہے وہان اوسکا بیان ساتھہ نام اوس جانور کے آیا ہے جو انسان کا خون پیکر اوسکو ہلاک کردیتا ہے تھوڑے عرصہ تک بعد انعقاد اس عہدنامہ کے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ راستہ عام ترمیم ورفاہ پر چلتا تھا مگر نہین معلوم کس وجہ سے یا تو اس باعث کہ اوسکے جرائم نے اوسکو اسقدر مشہور کردیا تھا کہ اوسکے ہمراہی اوسپر ترحم اور دلسوزی نہین کرتے تھے اور یا اسوجہ سے کہ اوسکو تسلی بغیر مرتکب ہوئے اپنے عادی جرائم کے نہین ہوتی تھی اوسنے فوراً اپنی طبیعت خونخواری کی اور بھی زیادہ اعانت کرنی شروع کی وجہ اس چند روزہ رحمدلی کی یہ بیان کرتے ہین کہ اوسکی فکر مین یہ تھا کہ ایک شرط اور عہدنامہ مین ایزاد کیجاے کہ عہدۂ وزارت اوسکے خاندان مین رہے شاید یہ شرط اس نظر سے وہ ایزاد کرایا چاہتا تھا کہ اوسکی غارتگری باقاعدہ ہوجاے مگر جب اوسکو کچھ توقع قائم کرنے خاندان خونخوار کی بطور وراثت اس ملک مین باقی نہین رہی تو اوس کی غارت گری حد سے تجاوز کرگئی اور صاحب اجنٹ انگریزی کو آخرکار ایک رپورٹ بخدمت اپنی گورنمنٹ کے تاریخ ۱۱ ماہ دسمبر ۱۸۲۱ع کرنی پڑی اس مضمون کی کہ اوسکی راے مین یہ عہد دوستی باعث بدنامی ہماری نیکنامی کی ہے جب یہ خیال کیا جاے کہ ایسی حرکات اونکے تحفظ مین عمل مین آتی ہین اور جو یہ حال زبونی وزیر سے لیا جاتا تھا تو اوس سے کچھ فائدہ مترتب نہین ہوتا تھا بلکہ وہ ان سب چیزونکی راستی اور صداقت پر

[illegible] دیتا تھا اور اپنی انصاف پسندی اور رحمدلی بزبان شایستہ ادا کرتا تھا اور اپنے طریق ضبطی و جبرستانی و سزادہی کو وہ چندان سختی کے ساتھ عمل مین لاتا تھا اوران حرکات مین جملہ راجواڑہ شامل تھا کیونکہ مہاجنان جیسلمیر جنکو مدد و دولت اوس قوم سے تھی جو پالیوال کہلاتی تھی اور وہ تمام ہندوستان مین پھیلی ہوئی تھی اور یہ قوم متمول جنکے قریب پانچ ہزار گھر تھے یہ اب بخوشی اپنی جلاوطن ہوگئی تھی [illegible] اپنے وطن مین [illegible] اپنے مفاد کا روبار کے آنے سے اندیشہ مند تھے اور وہ اپنے وطن کو [illegible] دیتے ناچار اس امر سے تھے کہ اونکے عیال واطفال بطور اول وطن مین تھے [illegible] بالکل معدوم ہوگئی تھی اور تجارت اندرونی و بیرونی بوجہ عدم اطمینان کے موقوف ہوگئی تھی [illegible] ملک حدوث اور بے ضبطی احوال کے رہ گئی تھی مشہور ہے کہ اس وزیر نے دو کروڑ روپیہ سے کم نہین جمع کیا تھا اور یہ روپیہ سب اکثر [illegible] ہندوستان مین رکھا گیا تھا اور یہ سب روپیہ [illegible] گری اور لوٹنے خزانہ امراے متمول ملک سے بیچ عرصہ بیس سال کے حاصل ہوا تھا اور یہ بھی لوگ [illegible] ہین کہ اونے جملہ جواہرات واموال بیش قیمت [illegible] ملک سے باہر بھیج دیے تھے اشخاص تجارت پیشہ ہر روز درخواست بخدمت صاحب اجنٹ انگریزی گذرانتے تھے کہ پروانہ راہداری اونکو حاصل ہو کہ اپنے عیال واطفال کو ہمراہ لیکر اس ملک سے چلے جائین مگر اس مین بھی بعض قیود ایسے تھے کہ اونکی نسبت اونکے چلے جانے مین بھی اونکو اندیشہ تھا گو اس کارروائی پروانہ راہداری مین اور طرح پر اندیشہ سے بری متصور ہوتے تھے یعنے جب تک وزیر حسب اجازت صاحب اجنٹ پروانہ راہداری دیتا تھا اوسمین اندیشہ یہ ہوتا تھا کہ اونکی روانگی سے واقف ہوکر صحرا مین وہ اونکو قتل نہ کروا ڈالے اسوجہ سے اکثر لوگ اپنی بدنصیبی کے متحمل ہوتے تھے اور یہ بھی نہین کرتے تھے ❊

ہم اپنے اس تواریخی حالات جیسلمیر کو اوپر بیان اوس تنازع سرحدی پر ختم کرینگے جسکے سبب وہ اصل بشرط عہدنامہ اتفاق انگریزی عمل مین آگے یعنے استحقاق فیصلہ عام بیچ تنازعات باہمی اقوام راجپوتانہ عادات غارت گری اقوام مالدوت نے ایک فساد پیدا کیا جس سے اندیشہ دونون ریاستون کے باہم جنگ آزمائی کا پیدا ہوا اور جس سے راٹھوروں نے ایسی فوج کشی کی جسکے باعث مداخلت انگریزی واجب اور ضروری ہوئی یہ یقین سے باہر ہے کہ اس فساد نے جسنے مالدوت کے اوپر غصہ بیکانیر کا عائد کیا

غائبانہ برانگیختہ کیا ہوا وزیر کا اس غرض سے تھا کہ وہ غارت اور تباہ ہوجاوین اور اوسکے وجوہ بھی ابھی ظاہر ہوجائینگی مگر یہی وزیر اول نالشی معاوضہ ثانی کا ہوا اس واقعہ کے سمجھنے کے واسطے ایک بیان مختصر قوم مالدوت کا ضروری متصور ہوتا ہے ❊

اقوام مالدوت اور کیلین اور برسنگ اور پوہر اور تنیرملوت یہ سب اقوام ہٹی سے ہین مگر بباعث اونکی عادات بیقاعدہ کے اونکے نام مثل نام بدوین اور قزاق اور ہنڈارا کے بنام راہزن مشہور ہوا ہے اقوام مذکورہ اول اولاد راو مالدیو کی ہین اور یہ علاقہ بارہ کا جسمین اٹھارہ مواضع ہین اور جو متصل علاقہ کے جو بنام کھاری پتہ مشہور ہے واقع ہے اور جسکو ہٹی سے راٹھور بیکانیر نے چھین لیا تھا اونکے نام سے ہے راٹھور بیکانیہ اگر راست راست بیان کیا جاوے تو لائق ولی دشمنی رئیسان ہٹی کے ہین اسوجہ سے کہ وہ قدیم دست اندازی اونکے ملک مین ہوتے تھے اور ہٹی کی قوم سے جو ... سا اونکا علاقہ اونھون نے چھین لیا ہے مگر راٹھور لوگ کہ استحقاق قوت کا رکھتے تھے قریب پچیس سال گذرے کہ اپنی قوت کو نہایت وحشی طور پر کام مین لائے ہین اسطرح کہ بارہ پر فوج کشی کرکے اونھون نے کل باشندونکو بلا لحاظ بافرقہ زن ومرد تہ تیغ کیا اور شہرون کو مسمار کرڈالا چاہات پر کردیے اور اونکے مویشی اور جو کچھ قیمتی مال تھا سب لوٹ لے گئے جو کچھ زندہ باقی رہے اونھون نے پناہ صحرا کے ماسے مین لی اور وہان اونکی اولاد ہوئی اور جب انگریزون سے اتفاق ہوا اوسوقت مین اونھون نے پھر اپنی اراضی متروکہ پر دخل کیا یہان یہ بیان ہوتا ہے کہ وزیر اس گروہ نوزائیدہ کو اوس سے زیادہ نظر رعایت سے نہین دیکھتا تھا جس نظر سے اونکے دشمن بیکانیر والا اونکو دیکھتے تھے اور مشہور ہے کہ اوسنے اونکو ایک مرتبہ پھر اون کے تباہ کرنے کے واسطے بلایا کیا تھا اور عادات بیقاعدہ اور خلاف قانون اس قوم نے وزیر کو اون کے تباہ کرنے کے واسطے موقع اور خواہش بخشی تھی مگر ہم جو نظر حالات گذشتہ پر کرین تو ہمکو دریافت ہوگا کہ اصل وجہ اوسکی متواتر دشمنی نسبت اس قوم کے صرف واسطے قتل اونکے رئیس کے تھی جو شریک ارادہ ہاے ولیعہد راے سنگہ کے تھے اور اوسکی تجویز سبکدوش ہونے اس بارگران سے تھا جو اونکی آزادی اور سرخود ہونے مین حائل تھا اور تاتو معاوضہ ثانی کا قوم مالدوت سے اوسکو بوجہ ایک خدمت کے جو گورنمنٹ انگریزی کی تھی گو وہ صریحی نہ تھی حاصل ہوا تھا اوسکا بیان یہ ہے کہ جب پیشوا نے سرکشی کی تو اوسنے اپنے مختار واسطے خرید کرنے شتران کے مقام بیلیر مین بھیجے اور ایک گروہ قریب چار سو

شتران کا سرحد بہٹی سے گذر کر علاقہ بیکانیر مین جاتا تھا کہ قوم مالدوت اوسپر تاخت لائی اور سب کو گرفتار کرکے باروبین لے گئی یہ بمشکل خیال مین آسکتا ہے کہ ایسی دست اندازی اوپر آزادی بیکانیر کے اونکی فوج کثیر کو رنجبت حملہ آوری دیتی یاجس شتابی سے اوسکی فوج سرحد بہٹی سے گذر کر واسطے معاوضہ ستانی ایسی زیادتی کے گئی بغیر کچہ اشارہ غائبانہ وزیر کے جو آوازبلند خواہان مداخلت انگریزی تہا ممکن ہوتی کو جب تک کہ لوکہا اور بار بار اونکے شہرہاے کلان مسمار نہین ہوگئے اور اونکا رئیس قتل نہین ہوا اور چاہات پر نہین کیے گئے اور فوج فتحیاب بافتح ونصرت روانہ ہوکر اوپر بیکم پور کے نہین پہونچی اور اوس شہر مین اراضی خالصہ راج کا نقصان ہونے لگا اوسوقت تک وزیر کو یہ دریافت نہین ہوا کہ وہ نشانہ سے گذر گیا اور اوسنے استدعا ہماری مداخلت[1] کی کی جو اوسکو فوراً اور اوسکی بامرادی گئی اور افسر بیکانیر نے بخوشی منظور کیا کہ وہ اپنی سرحد مین چلا جاے گا کیونکہ اوسنے اپنی خواہش اور مطلب سے زیادہ معاوضہ لے لیا تہا ✤

یہ پیچیدہ صاحب تدبیری اور تنازعات پیچدار وبیرون از قیاس اس ملک کے مدت تک ایسی درخواست یا نالش پیدا کرینگے کیونکہ یہ گروہ مشتمل اپنے پیشہ غارت گری کو بیحرمتی تصور نہین کرتے لہذا کچہ عرصہ درکار ہے کہ وہ لوگ صحیح راے حاصل کرین بلکہ جب اونکو معلوم ہوگا کہ کوئی ایسا فعل اوسکا بغیر سزا یابی کے نرہے گا تو وہ فوائد حرکات انمیت کے سیکہین گے اب تو اونکی تمام تواریخ مین نام بھی انمیت کا کہین پایا نہین جاتا ✤

ہمنے حرکات عظیمہ وزیر کے روبرو راول کا ذکر بھی جو خطاب راجہ جیسلمیر کا ہے فروگذاشت کردیا لہذا اب اوسکا ذکر ہم کرتے ہین کہ گج سنگہ جو گدی جیسلمیر پر اب ہے اور جو خلاف اپنے برادران کلان کے جو جلا وطن ہوکر اب بیکانیر مین موجود ہین گدی نشین ہوا تہا موافق راے وزیر کے تہا اوسکو سواے اپنے گہوڑون کے یا کہانے کے اور کچہ مطلب نتہا بشرہ شناس جیسلمیر کے پیشین گوئی کرتے ہین کہ لیاقت طبعی اونکی وقت پر ظاہر ہوتی ہے یہ ایک نتیجہ بدل مطلوب اور خواہش کہا گیا ہے

[1] مؤلف نے یہ تحریر کرنا فراموش کیا ہے کہ وہ پولیٹکل اجنٹ جیسلمیر کا تہا یس اوسکی حکومت سندہ سے سندہ تک تہی یعنے بڑے سندہ سے چہوٹے سندہ تک (دیکہو نقشہ) وسط ہند مین اکثر دریاون کا نام سندہ ہے یہ لفظ خاص تاتار زبان کا یا ستہک زبان کا ہے اور اباسین یعنے والد دریا بہی ایک نام دریاے سندہ کا ہے ✤

اول علامت اسکی یہ ہوگی کہ جس طرح ممکن ہو رہائی اپنے وزیر سے حاصل کیجائے مگر سالم ہوشیار نے خیال کیا کہ اوسکا اعتبار دوبارہ حاصل ہوتا اور اوسکے مطلب کی اعانت ہوتی اگر شادی راناسے میواڑ کی خاندان مین ہوجاتی یہ پیغام منظور ہوا اور ناریل شادی کا راول کے پاس آیا اور راول اپنے بھٹی سواران ہمراہ لیکر شادی کرنے گیا کہ اپنی رانی کو صحرا مین اپنے ساتہ لائے اور راجگان راٹھور مقامات بیکانیر اور کشن گڑہ کی بھی جنکی نسبت دوسری دختر اور دختر بسیر راناکے ساتہ ہوئی تھی اپنے ہمراہی ساتہ لیکر اودے پور مین پہونچے یہ تین شادی کے سامان نے ایک شان دار ریاست میواڑ مین پیدا کی ایسی شان شاید کبھی دیکھنے مین نہین آئی تھی گج سنگہ اپنی رانی کے ساتہ بہت خوش رہتا ہے اوس سے ایک وارث ملک صحرائی بھی پیدا ہوا ہے تاثیر علو مرتبگی کی اوس ادب اور لحاظ سے پیدا ہے جو راناوت جی کا ہوتا ہے (اس نام سے یہ رانی یہان مشہور ہے) خود وزیر بھی اوسکا بہت پاس ادب رکہتا ہے اور یہ رانی کوشش بدل کرتی ہے کہ اوسکی رعایا کی بہبودی عمل مین آوے[1] +

باب ہفتم

موقع موافق جغرافیہ جیسلمیر کا - اوسکا رقبہ - فہرست شہرہاے کلان - آبادی - جیسلمیر زیادہ تر صحرائی ہے - مگر وایک سلسلہ کوہ - جوملک کچہ سے نشان دیا گیا ہے - سر یعنے کھیت نمک کے - کنوا دسیر - قسم زمین - پیداوار کاشتکاری - دستکاری - تجارت قطار یعنے کاروان اشیاے تجارت - آمدنی محاصل اراضی و دیگر محاصل - دہنی یعنے تحصیلدار - تعداد مالگذاری جو کاشتکاران سے لیجاتی ہے - محصول دہوان یعنے دخان - محصول تہالی یعنے خوراک - ڈنڈ یعنے جبرستانی - انکار باشندگان ادا کرنے اس ڈنڈ سے - دولت کثیر جو وزیر نے جبرستانی سے پیدا کی - ملازمین اخراجات - اقوام بھٹی - اونکی طبیعت کا حال - اونکے جسم کا بیان اور پوشاک کا - اونکی محبت واسطے افیون اور تماکو کے - قوم پالیوال - اونکا حال - تعداد نفری - دول - پیشہ - عجیب طریق پرستش شکر پالی - پوکرن برہمنان - خطاب تعداد نفری - عجیب بت پرستی خاندان جٹ - قلعہ جیسلمیر جوملک اب ماتحت راول کے ہے وہ خط مشرق سے مغرب لانگہٹی ٹیوٹی یعنے طول ۷۰ ڈگری اور ۳۰ بہت سے

---

[1] ہمارے نام بہی اس رانی کے کئی خطوط آئے ہین معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے والد کی اور اوسکے دوستونکی اعانت بہت چاہتی ہے مگر ایسا ایک شخص یعنے سالم مالک اوسکا اور اوسکے شوہر کا ہے +

۲۷ ڈگری ۳۰ منٹ تک ہے اور درمیان خط شمالی [illegible] عرضاً ۲۶ ڈگری ۲۰ منٹ سے ۲۷ ڈگری ۵۰ منٹ تک ہے اور ایک چھوٹا گوشہ اوسکا بجانب شمال و مشرق مین ۲۸ ڈگری ۳۰ منٹ تک گیا ہے

یہ سطح [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہے [illegible] اور [illegible] [illegible] آباد ہین [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] صحیح نہین معلوم ہوسکتا بلحاظ اسکے کہ [illegible] [illegible] [illegible] ایک حساب بنا ہوئی اور ایسی اطلاع کے ذیل مین درج کرتے ہین کہ باشندگان واقفین سے ہمکو دستیاب ہوئی ہے اور جو سنہ ۱۸۱۵ ع مین مرتب ہوئی تھی مگر ہمکو یہ بھی یہان درج کرنا لازم ہے کہ ظلم وزیر سے آبادی دارالریاست کی (جو قریب نصف ملک کے برابر ہے) نہایت کم ہوگئی ہے +

کیفیت	تعداد نفری	تعداد خانہا	خالصہ یا جاگیرداری	نام شہر
	[illegible] نفری	[illegible] خانہ	دارالریاست	جیسلمیر
یہانکے رئیس کا خطاب راول ہے اور اوسکے ماتحت سو[illegible] ہین اس تخمینہ مین وہ شامل نہین ہین +	[illegible] نفری	[illegible] خانہ	پتیت	بیکم پور
کیلن یعنی قوم کیلن مقام پوگل تک آباد ہے +	[illegible] نفری	[illegible] خانہ	ایضاً	سیرورو
رئیس راولوت +	[illegible] نفری	[illegible] خانہ	ایضاً	سنجیا
	[illegible] نفری	[illegible] خانہ	خالصہ	کنٹوری
	[illegible] نفری	[illegible] خانہ	ایضاً	کابا
	[illegible] نفری	[illegible] خانہ	ایضاً	کولدرو
	[illegible] نفری	[illegible] خانہ	پتیت	ستوره
راولوت اول درجہ کے رئیس جیسلمیر +	[illegible] نفری	[illegible] خانہ	ایضاً	جھنبیالی
	[illegible] نفری	[illegible] خانہ	خالصہ	دیبی کوٹ
	[illegible] نفری	[illegible] خانہ	ایضاً	بہاپ
	[illegible] نفری	[illegible] خانہ	پتیت	بلانا

نام شہر	خالصہ یا جاگیرداری	تعداد خانہ ہا	تعداد نفری	کیفیت
ستیا سوہ	پتہیبہ	ما خانہ	اىما نفری	
بارو	ایضاً	ما خانہ	لا نفری	مالدو کے ماتحت اٹھارہ مواضع ہین اسمین شامل نہین ہین +
جیان	ایضاً	ما خانہ	لا نفری	
لوہارکی	ایضاً	ماصـ خانہ	سا نفری	یہ سب خاندان راولوت سے ہین +
نوان تلا	ایضاً	ماصـ خانہ	سا نفری	
لاہتی	ایضاً	ما خانہ	الـ ما نفری	
دانگری	ایضاً	ماصـ خانہ	سا نفری	
بجوراسے	خالصہ	ما خانہ	لا نفری	
منڈائی	ایضاً	ما خانہ	لا نفری	
رام گڈہ	ایضاً	ما خانہ	لا نفری	
برسل پور	پتیت	ما خانہ	لا نفری	
گراج سر	ایضاً	ماصـ خانہ	سا نفری	
			دـ اىما نفری	
دوسو پچیس دیہات اور مواضع جنمین چار لیکے پچاس گھر تک آباد ہین پس اوسط بیس گھر فی موضع لیا گیا اور چار نفری فی گھر قرار دی گئی +			مدعـ نفری	
میزان کل			لدو مـ اىما نفری	

مطابق اس نقشہ مردم شماری کے ہمارے نزدیک آبادی نفری ایک دوسرے درجہ شہر انگلستان کی زیادہ اس پندرہ ہزار میل مربع مین نہین ہے اور قریب نصف نفری صرف دارالریاست کی ہے اگر اسکو منہا کیا جاوے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ قریب دو یا تین نفری فی میل مربع حساب سے ہوگی +

سطح ملک - زیادہ تر ملک جیسلمیر کا تھل یا روہی ہے ان دونون یعنی صحراے نخیر آباد ہے مقام لوار سے جو سرحد جودھ پور پر واقع ہے تا بہ کہا اگو شتہ نہایت بعید ... جا کر صحرائی خشک کہلا سکتا ہے بہیوں بلند ٹیلہ ریگ ... بیابان بعض بعض جگہ البتہ ... قریب قریب ملک جیسلمیر کو نصف نصف حصہ مین تقسیم کرتا ہے ایک خط لین ترا شی کا یہی ہے درمیان بجرا و ر بڑودہ کے ہے بجانب شمال ایک صحراے صاف ہے اور بطرف جنوب سلسلہ کوہ بساکو نگر وا ور رولی اور زمین کم پیداوار کہتے ہین واقع ہے *

یہ سلسلہ کوہ اس ملک صحرائی مین ایک صورت عجیب پیدا کرتا ہے اوسکے نشان کچھ بوجھ سے معلوم ہوتے ہین کہین زیادہ نمایان ہین اور کہین کم جہان جیسا ملک ہے بعض جگہ جیسے جو بٹن ہین وہ ہیئت کوہ کی پیدا کرتا ہے وہان سے کم ہوتے ہوتے آخر کو نا معلوم ہو جاتا ہے اور اکثر مقام پر سد راہ کوہ ریگ کے ہوتا ہے جو ریگ آکر اوسکو بعض وقت نظر سے پوشیدہ کر دیتی ہے جب وہ قریب جیسلمیر کے پہونچتا ہے تو وہ زیادہ بہین ہو جاتا ہے اور بمقام دار الریاستہ جو ایک چوٹی کوہ پر بہ بلندی قریب دو سو پچاس فیٹ کے تعمیر ہے وہ بہت صاف نمایان ہے اور اوسکی ہیئت محدود ہے دار الریاستہ بہی بطور تخم اس سلسلہ کوہ کے معلوم ہوتی ہے جو مقام مذکور کی ہر طرف پندرہ میل کے فاصلہ تک نکل جاتے ہین ایک شاخ اوسکی رام گڈہ مین جو تیس میل شمال مغرب جیسلمیر سے واقع ہے ختم ہوتی ہے ایک اور شاخ بجانب مشرق تا بہ پوکرن (واقعہ جودھ پور) جاتی ہے اور وہان سے بطرف شمال و مشرق جاکر بمقام فلودی تک پہونچتی ہے اور وہان سے کہین کہین نمودار ہوکر مقام گریالا تک جو قریب پچاس میل کے بجانب شمال واقع ہے اوسکا نشان پیدا ہوتا ہے اسمین پتھر زرد رنگ کی مٹی کا ہے اور اوس مین اوچر بہت پیدا ہوتا ہے جس سے آدمی اپنے مکانات کو رنگ کرتے ہین *

یہ سلسلہ کوہ جس مین کچھ پیدا نہین ہوتا اور بلند ٹیلہ ریگ جو منتقل ہوتے رہتے ہین صرف دو چیزین ہین جو اس ملک کے یکسان شجر حیثیت کو تبدیل کرتے ہین کوئی درخت ایسا نظر نہین آتا جسکی سبز شاخ و برگ سے آنکھون کو طراوت پیدا ہو اور نہ کہین سایہ پایا جاتا ہے جہان مسافر واماندہ پناہ لے یہ قریب صحراے بیجد کے ہے ہان کہین کہین جہاڑی پہول کے یا اور خاردار درخت کے مثل بہورت یا بر کے

نظر آتے ہین جو اوسکے پارچہ پوشیدنی مین الجھکر اور بھی مسافر کو تکلیف دیتے ہین تاہم بمقابلہ زیادہ تر شمالی علاقہ کے جہان ایک دریاے ریگ بلا نشان سبزی[1] نظر آتا ہے قرب وجوار دارالریاستہ ایک بہشت ہو ❊

ملک جیسلمیر مین کوئی دریا جاری نہین ہے مگر اکثر تالاب اور چشمہ نمکسار ہین جنکو سر کہتے ہین اور جہان پانی کوہ ہاے ریگ سے بہکر جمع ہوجاتا ہے اور بند آب یہان بنانا بہت آسان ہے یہ چند روزہ ہوتے ہین اور کبھی چند ماہ سے زیادہ نہین رہتے گو بعد باد موافق کے بعض بعض سال بھر تک رہتی ہین منجملہ انکے ایک بنام کنوادسر مشہور ہے یہ مقام کنواد سے موہن گڈہ تک اٹھارہ میل کی وسعت مین ہے اسمین تھوڑا پانی ہمیشہ رہتا ہے جب یہ طغیانی پر آتا ہے اور حد سے باہر نکل جاتا ہے تو اس مین سے ایک ندی خرد جاری ہوتی ہے اور تیس میل تک بجانب مشرق بہتی ہے بعد ازان ریگ مین غائب ہوجاتی ہے اور اسکا سیلان منحصر اوپر اوس سر کے ہے جسمین سے وہ پیدا ہوتی ہے جو نمک اس سے پیدا ہوتا ہے وہ مال گدی کا ہے اور آمدنی مین شامل ہے ❊

قسم زمین اور کاشتکاری اور پیداوار — باوجود ظاہری نقص اس زمین صحرائی کے قدرت نے اوسکو بالکل قوت نامیہ سے محروم نہین رکھا ہے وہ موافق پیداوار بعض غلہ کے بھی ہے خصوصاً باجرہ کہ جو زمین ریگ آمیز کو قبول کرتا ہے اگر موسم موافق ہو تو باجرہ اوسقدر پیدا ہوتا ہے کہ دو بلکہ تین سال تک کے صرف کو کفایت کرتا ہے اس صورت مین وہ صرف گندم سندہ سے لاتے ہین جب وہ قطعات جنمین باجرا پیدا ہوتا ہے دو یا تین بارش باران سے تر ہوجاتے ہین تو اوسمین تخم پاشی شروع ہوتی ہے اور فصل بہت جلد تیار ہوجاتی ہے بڑا نقصان فصل کا جب ہوتا ہو کہ جب بارش بکثرت بعد تیاری فصل کے ہو اسوجہ سے کہ بیج اس سرزمین مین مضبوط نہین ہوتے اور کثرت بارش سے درخت باجرہ بیخ دبن سے کندہ ہوکر ضائع ہوجاتا ہے باجرہ اس ریگستان کا جملہ ہندوستان سے اچھا ہوتا ہے اور یہانکے لوگ تعصب سے اوسکو گندم سے بھی بہتر تصور کرتے ہین اور کمی پیداوار مین اوسکی چندان قیمت بھی نہین ہوتی اچھی فصل مین باجرہ ڈیڑہ من فی روپیہ فروخت ہوتا ہے مگر ایسا کم وقوع مین آتا ہے کیونکہ یہان والے

[1] مسٹر الفنسٹن صاحب ایسا ہی بیان علاقہ گرد نواح پوگل کا بھی لکھتے ہین جو قبضہ اولین بھٹی کا تھا اور ایک منجملہ نو کوٹ مارو کا جسکے گرد ایسی شجاع ایک آبادی نے پرورش پائی تھی اور قیام کیا تھا جیسے کوئی برچھی والا سپاہی ہوتا ہے راو رنگ رئیس پوگل کا تھا جسکے فرزند نے وہ شعر کہی تھی جو جلد اول مین درج ہین یہ کوہ ریگ بھی جنمین پانچ نو مبر مسٹر الفنسٹن صاحب نے کوئی نشان سبزی کا نہین دیکھا تھا ایسے آراستہ ہو سکتے ہین کہ اونمین باجرا پیدا ہو ❊

اگر ایک فصل اچھی ہوتی ہے تو پانچ فصل خراب کے برابر تصور کرتے ہین جوار بھی یہان پیدا ہوتی ہے مگر اوسی
مقام پر بہت پتلا پتیا اور سیلا ہوا جس زمین مین باجرہ ہوتا ہے اوس مین روئی یعنے پنبہ بھی پیدا ہوتی ہے
یہ تجربہ کسی کو معلوم نہین کہ یہ درخت بھی تھوڑا پانی چاہتا ہے اور ہندوستان مین یہ درخت کثرت آبیاری سے
خراب ہوجاتا ہے یہ راے کاشتکاران صحرائی کی ہے جو لوگ سرد مقامات مین اوسقدر پانی نہین دیتے
جسقدر مالوہ کی سیاہ روئی مین دیا جاتا ہے اکثر پھلے اور محفوظ جانب ٹیلہ کے مثل مونگ اور موٹھ وغیرہ
پیدا ہوتی ہے اور نیز تل اور گوار کے پھلے اور ککڑی جو بیضۂ مرغ سے زیادہ مقدار کی نہین ہوتی
پیدا ہوتی ہے اور صدہا کوس بطور تحفہ جاتی ہے گرد دارالریاست کے اور درمیان گھاٹیون کے جہان
زمین بنائی جاتی ہے اور جہان بند پانی کے بنائی ہوئی ہین وہان گندم اور جو اور درخت باغی
بکثرت نشو ونما پاتے ہین جو خودبخود بھی اچھے موسم مین یعنے جب موسم موافق ہوتا ہے بوئے جاتے ہین
مگر کم اور برنج سندہ سے لایا جاتا ہے یعنے یہان پیدا نہین ہوتا ÷

آلات کشاورزی - جہان زمین نرم ہے وہان آلات کشاورزی سادہ ہونگے اونکے یہان دو قسم کے
ہل یعنے قلبہ ہوتے ہین کوئی ایک نرگاو[1] کا اور کوئی دو کا اور کوئی شتر کا یہان شتر کی بڑی قدر اور
خواہش ہوتی ہے مثل دیگر علاقجات ہندوستان بھی نرگاوان سے دانہ نکالتے ہین اور اکثر دو
نرگاوان گاڑی یا چھکڑہ مین جوت کر غلہ کے اوپر چلاتے ہین یعنی غلہ کو اس ترکیب سے مانڈتے ہین ÷

دستکاری - اس ملک مین نہایت کم موقع واسطے تیاری کل کے ہے وہ پارچہ موٹا سوت کا
بناتے ہین مگر یہان سے اسباب خام باہر جاتا ہے اونکی بڑی سی تجارت اون بھیڑی کی ہے جو
اونکے صحرا مین چرا کرتی ہین اسکے وہ لوئی اور کمل اور رومال[1] اور کرتے اور دستار ہر قسم کے اور
ہر قیمت کے بناتے ہین پیالہ وغیرہ ابری کے یہان بنتے ہین اونکی رنگت سیاہ ہوتی ہے اور خط
سرخ اوسمین نمایان ہوتے ہین اور زیور زنانہ عاج کم قیمت یہان تیار ہوتا ہے اس دارالریاستہ
صحرائی ملک کی یہ اشیاے دستکاری ہین ÷

تجارت - جو کچھ شہرت جیسلمیر کی بطور منڈی تجارت سے ہے وہ اسوجہ سے ہے کہ وہ ایسے موقع پر

---

[1] ہم کئی جوڑی ایسے رومال کی ولایت مین لائے تھے اونکے کنارے سرخ تھے اور بطور رومال اس ملک مین اونکو کام مین لاسکتے ہین
یعنے اوڑھتے ہین ÷

آباد ہے کہ اوسمین گذر تجاران ممالک شرقی اور سندہ اور آمد و رفت دریاے سندہ اور قطار شتر کا جو جید آباد روری بکہر شکارپور اوچ اور اضلاع گنگ اور پنجاب سے آمد و رفت کرتے ہین ہوتا ہے نیل و دواب اور افیون کو ٹا اور مالیہ اور مشہور مصری بکا نیر آلات آہنی جے پور مقامات شکارپور[۵۱] اور سندہ پائین کو جاتی ہین اور وہان سے عاج (ملک افریقہ) اور خرما اور نارجیل اور مصالحہ اور چندن آتا ہے اور پستہ و دیگر میوہ خشک بہاولپور سے آتا ہے ✤

محاصل مالگذاری اور دیگر ابواب — آمدنی ذاتی راجگان جیسلمیر کی[۵۲] تخمیناً چار لاکھ روپیہ سے زائد ہے اور منجملہ اسکے ایک لاکھ سے زیادہ زر مالگذاری اراضی سے ہے یا یہی آمدنی راہداری سابق ایک فرع مستحکم اور فائدہ بخش تھی مگر بے ایمانی وزیرا ور طریق غارت گری رئیسان بہٹی اور کمی تجارت سے یہ سبیل آمدنی قریب مسدود ہو گیا ہے جو ایک وقت مین تین لاکھ روپیہ تک تھا یہ محاصل دان کہلاتے ہین اور اونکا تحصیل کنندہ دانی جسکو مقامات مناسبہ شارع عام پر جو دار الریاست سے جاتے تھی قائم کرتے تھے ✤

مالگذاری اراضی — پنجم حصہ تا ہفتم حصہ کل پیداوار اراضی کا بطور مالگذاری سرکار راج علیحدہ رکھا جاتا تھا اور یہ مالگذاری کبھی پنجم حصہ سے زائد اور ہفتم حصہ سے کم نہین ہوتی تھی[۵۳] ✤

یہ مالگذاری غلہ مین ادا ہوتی تھی اور اوسی مقام پر غلہ مذکور کو برہمنان پالیوال یا بقال خرید کرکے روپیہ اوسکی قیمت کا خزانہ مین داخل کرتے ہین ✤

دہوان — تیسری فرع مالگذاری کی جواب نہایت قیام پذیر ہے دہوان ہے جسکے معنی دود یا دخان کے ہین ہم اسکو ٹکس چمنی یعنے آتشدان یا الاو کہہ سکتے ہین مگر اس ملک مین یہ دونون امر نہین ہین اس محصول کو تہالی بھی کہتے ہین اور تہالی اوس ظرف کو کہتے ہین جسمین کھانا کھایا جاتا ہے یہ مترادف

---

۵۱ شکارپور مقام تجارت یعنے منڈی کلان سندہ مین ہے بجانب مغرب دریاے سندہ واقع ہے ✤

۵۲ ہمکو کوئی صحیح کاغذ واسطے تخمینہ کرنے آمدنی رئیسان کے دستیاب نہین ہوا محاصل قریب دو چند مالگذاری راجگان راجوارہ کے ہے شاید قریب دو لاکہ کے ہے اسکے عوض میدان جنگ مین سات سو سوار آسکتے ہین ✤

۵۳ یہ اگر صحیح اور مستعمل ہے تو موافق قاعدۂ قدیم کے ہے منو ششم حصہ لکہتا ہے مین چاہتا تہا کہ کرنیل برگ صاحب بہی جب وہ کتاب دربارہ زر مالگذاری زمین ہا لکہتے تھے اس سے واقف ہوتے مگر میری یاد سے یہ فروگذاشت ہو گیا تھا اس گوشۂ بعیدہ ہندوستان مین باوجود تعدی اور تظلم یہ عجیب حال ہے کہ قدیم رسم جاری ہے کیفیت درباب سبیل آمدنی جیسلمیر کے ہمکو ۱۸۱۱ع مین ملی تہی اور اونہنے اوسکو پیشگاہ گورنمنٹ بنگالہ ۱۸۱۴ و ۱۸۱۵ع مین پیش کیا تہا

ہمارے خرچ میز کے ہے اس سے کبھی بیس ہزار روپیہ سالیانہ سے زیادہ حاصل نہین ہوا جو روپیہ ایک میلہ جیسلمیر کے واسطے کافی ہے کوئی گھر اس محصول سے بری نہین ہے ❊

ڈانڈ۔ یہ محصول جبریہ کل اس ملک مین ہے اور سب اسکو جانتے ہین اور بنام ڈانڈ ناپسند کرتے ہین اس سے اندازا اوسکے جملہ طریق اور باعث آمدنی ثابت ہوتا ہے یہ محصول جیسلمیر مین اول سمت ۱۸۳۲ (سنہ ۱۷۷۵ع) مین جاری ہوا تھا اور اسکا نام اوسوقت اضافہ دہوان یا تھالی لکھا گیا تھا تاکہ لفظ ڈانڈ جیسا ناپسند ہے ویسا یہ نہو اور آمدنی اسکی صرف دو ہزار سات سو روپیہ مہاجنان متمول ہی لیا جاتا تھا مہیسری لوگون نے اپنا حصہ دینا منظور کرلیا تھا مگر قوم اوسوال نے (یہی دو قوم تجارت پیشہ ہین) سرتابی کی اونکو زبردستی گرفتار کرکے قلعہ مین بھیجدیا وہان اونپر بانسون کی مار پڑی ناچار اونھون نے بھی یہ محصول ادا کیا مگر بعد ادا کرنے کے جب رہا ہوکر گھر آئے تو اونھون نے قسم کھائی کہ راول مولراج کا منہ نہ دیکھین گے اور اس عہد کو اونھون نے تا بزیست قائم رکھا یہان تک کہ جب وہ بازار مین نکلتا تھا تو اوسوال اپنی دکان اور کوٹھی مہاجنی چھوڑکر اپنے گھرون کے اندر چلے جاتے تھے کہ اوسکا چہرہ نظر نہ آئے یہ عہد کئی سال تک جاری رہا اور یہان تک اوسکا اثر راجہ کے دل مین پیدا ہوا کہ وہ خود اس قوم کے بزرگون کے پاس گیا اور دامن پھیلا کر عفو چاہی اور ایک عہد تحریری کردیا کہ وہ آیندہ محصول ڈانڈ نہ لے گا بشرطیکہ وہ لوگ محصول دہوان کو دوامی قائم کرلین اوسوال لوگون نے راجہ کی درخواست منظور کی اور وعدہ ادا کرنے محصول عوض کا کیا بیچ سمت ۱۸۴۱ اور سمت ۱۸۵۲ کے اوسکو ضرورت تحصیل کرنے روپیہ کی ہوئی اور اوسنے قرض لیا یعنے اول سمت مین ستائیس ہزار اور دوسرے سمت مین چالیس ہزار اور یہ اوسنے بایمانداری ادا کردیا جب والد وزیر حال کا مختار ہوا اوسنے کوشش کی کہ تحریر تنسیخ محصول ڈانڈ جو راجہ نے لکھدیا تھا واپس کرے اور یہ شہ دیکر طمع دی کہ وہ محصول دہوان بھی موقوف کردے گا اوسوال لوگون نے اوسکے اس عہد پر زیادہ تر اعتبار کیا گو وہ قابل اعتبار نہ تھا اسوجہ سے کہ بخلاف اس عہد کے اوسنے سمت ۱۸۵۷ مین ساٹھہ ہزار روپیہ لیا اور سمت ۱۸۶۳ مین اسی ہزار جب راول گنگا نہانے گیا تو اوسکی رعیت نے یہ موقع نہایت مناسب واسطے دادرسی اپنی کے اس زیادتی اور جبر سے تصور کیا اور راجہ سے نئے عہود جدید قائم کیے اور وزیر نے اونکو بھی فسخ کیا اور اپنی ظلم پسندی اور بدعت شعاری کو اپنے فرزند کے محول کیا ❊

جبسے گج سنگہ گدی نشین ہوا یعنے دو برس کا عرصہ گذرا (یہ حال ۲۲ و ۱۲ ؁۱۸۳ع مین لکھا گیا) سالم سنگہ نے جبراً چودہ لاکھہ روپیہ تحصیل کیا ہے اور بردبھان ایک مہاجن متمول اور ذیعزت جسکے بزرگ کل راجواڑہ مین ساہوکار مشہور تھے کئی مرتبہ اوسکی تمام دولت اس وزیر اور اوسکے والد نے چھین لی تھی اس ظلم کشیدہ کا قول یہ ہے کہ یہ شخص کبھی راضی نہوگا جب تک ایک روپیہ بھی جیسلمیر مین باقی رہیگا ❊

ملازمین اور خرچ — ہم تخمیناً سرسری ملازمین خانگی وغیرہ اس راجہ ملک صحرائی کا ذیل مین درج کرتے ہین ❊

برسلہ [۵۱]	[illegible]
روزگار سردار [۵۲]	[illegible]
سہ بندی [۵۳]	[illegible]
اسپان خانگی اور دس زنجیر فیل اور دو صد شتر وگاڑی	[illegible]
پانصد سواران بارگیر	[illegible]
ملازمین رانی	[illegible]
پوشاک وغیرہ رانی	[illegible]
انعامات	[illegible]
باورچی خانہ	[illegible]
مہمانی وغیرہ	[illegible]
تیوہار وغیرہ	[illegible]
سالانہ خریداری اسپ وشتر وبرگاوان	[illegible]
میزان کل	لکھان [illegible]

۵۱ برسلہ مین شامل جملہ ہمراہیان خانگی ورانی وسپاہیان پہرہ وغلامان وغیرہ ہین اونکو خوراک ملتی ہے اور باقی خرچ اپنا وہ شہر مین مزدوری کرکے پیدا کرتے ہین اس برسلہ مین قریب ایک ہزار آدمی ہوتے ہین اور اونکے خرچ کا تخمیناً [illegible] سالانہ کیا گیا ہے ❊

۵۲ روزگار سردار سے مراد خرچ کانسہ یعنے خوراک اون رئیسون کا ہے جو ہمراہ راجہ حاضر رہتے ہین سابق انکا چہرہ انی پر ہوجاتا تھا مگر اسمین وقت بہت ہوتی تھی بنابران پت ساہ وزیر راول چیراسنے اوسکے عوض روزینہ مقرر کردیا یہ روزینہ حسب لیاقت رئیس آٹھ آنہ سے سات روپیہ روز فی رئیس ہے اس خرچ کا تخمیناً سالانہ [illegible] ہوا ہے ❊

۵۳ سہ بندی سپاہی قلعہ کے ہین ایک ہزار کا خرچہ [illegible] سالانہ تخمینہ ہوا ہے ❊

وزرا و دیگر اہلکاران [illegible] یعنے برات اوپر محاصل راہداری وغیرہ کے پاتے ہین اور بعضون کو زمین ملی ہے یہ کل خرچہ راج بعض سال مین زیادہ اسقدر تھا کہ محاصل راہداری وغیرہ سے ادا نہین ہوتا تھا گو یہ مشہور ہے کہ یہ محاصل تین لاکھہ روپیہ تک کا ہوگیا تھا ❖

اقوام — ہم حالات تواریخی جیسلمیر کو اوپر بیان کیفیت اقوام جو خاص اس ملک کی ہین ختم کرتے ہین گو شمار اون کا ہم منحصر اوپر کیفیت صحرا کے رکھتے ہین یعنے آیندہ جو کیفیت صحرا کی لکھی جاے گی اوس مین شمار انکا درج ہوگا ❖

راجپوت باشندون مین جو قوم بھٹی ہے اوسکا ذکر ہمنے بیچ اوس تحریر کے درج کیا ہے جو جلد اول مین درباب اقوام کے لکھی گئی ہے وہ لوگ جو حدود حال جیسلمیر مین آباد ہین وہ اپنے مذہب کو ابھی قائم رکھے ہوے ہین گو کچھ سستی اونکے اعتقاد مین بباعث صحبت مسلمانان سرحدات شمالی و مغربی کے آگئی ہے گو اون لوگون نے جو مدت سے علاقجات شمالی و شرقی مین بجانب بہولرا اور گارا رہتے ہین اور جنھون نے مذہب اسلام اختیار کرلیا ہے اپنی اصل ریاست سے ترک معاملہ و رشتہ کردیا ہے فی الحال بھٹی ایسے مشہور بیچ شجاعت کے نہین ہین جیسے راٹھور یا چوہان یا سیسوڈیا ہین مگر وہ برابر کچھواہہ یا اونکی فروعات بشتہ منادرو کا یا شیخاوت کے متصور ہوتے ہین بعض بعض مواقع دلیری بھٹی کے ایسے مردانہ ہین جیسے اور اقوام کے دیکھو جنگ جو فیما بین پوگل اور مندور کی ہوئی تھی مگر یہ امر سیرت قوم کو جو حسب راے باہمی قائم ہوتی ہے تبدیل نہین کرسکتا اگرچہ ہم زمانہ سابق شجاعت اوپر بھٹی راج کو دیکھین تو دریافت ہوگا کہ ایک اچلیس بھٹی نہایت شجاع جنگ جو اوسکے ہمراہیون مین سے تھا اور اس سے قیاس کل قوم پر کرین بھٹی راجپوت جسم سے شاید ایسے قوی نہین ہین جیسے راٹھور اور نہ ایسے طویل قد کے جیسے کچھواہہ مگر عموماً اونکی رنگت چہرہ کی اون دونو سے سفید ہوتی ہے اور نقشہ اونکے چہرے کا مثل یہودیون کے ہے جو مسٹر الفنسٹن صاحب شناخت بیکانیر راجپوتون کی لکھتے ہین بھٹی قوم کے لوگ شادی سب خاندانہاے راجوارہ کے ساتھ کرتے ہین مگر شاذونادر ساتھ رانا میوار کے جگت سنگھ جیپورواله مرحوم کی پانچ رانی اس خاندان کی تھین اور اوسکا فرزند جو بعد وفات اوسکے پیدا ہوا تھا اور جو اوسکا اصلی فرزند تھا یا مشہور اوسکا فرزند ہوگیا تھا اوسکی والدہ بھی بھٹیانی تھی ❖

پوشاک - پوشاک قوم بھٹی کی جامۂ سفید یا چھینٹ کا تا بزانو ہوتا ہے اور کمر بند جو بہت اونچا تک
باندہا جاتا ہے اور شلوار جو ایک قسم کا پاجامہ ہوتا ہے اوپر بہت ڈھیلا اور نیچے ٹخنہ کے پاس نہایت
تنگ اور عمامہ جو اکثر سرخ رنگ کا ہوتا ہے اور بہت اونچا اور لنبا باندھتے ہین قریب ایک فٹ بلند
سر پر ہوتا ہے اور ایک خنجر کمر بند مین لگاتے ہین اور سپر ہرن کی کھال سے بندہی ہوئی شانہ چپ سے
لٹکتی ہے اور تلوار بھی اوسی کھال کی ڈاب مین لٹکتی ہے اور عام لوگون کی پوشاک دہوتی جو اکثر
اون کی ہوتی ہے اور اوسی قسم کا ایک پارچہ سر پر بندہا ہوتا ہے اور پوشاک بھٹیانی عورات کی
ایک گھنگرا قریب تیس فیٹ عریض ہوتا ہے اور ایک چادر یہ بھی دونون اون کی سرخ گلنار رنگ کی
ہوتی ہین بڑا زیور امیر اور غریب کا چوڑی ہے گو فرق شے مین ہوتا ہے جسکی وہ بنتی ہے مثل نقرہ
یا طلا وغیرہ مگر عموماً عاج یا شاخ کی ہوتی ہین اور شانہ سے لیکر تمام بازو مین پہنی جاتی ہین یعنے
شانہ سے کلائی تک[۱] قیمت اسکی ساٹھ روپیہ سے پینتیس روپیہ تک ہوتی ہے اور مقام مسکا منڈی سے
آتی ہین گو وہ جیسلمیر مین بھی بنتی ہین کڑہ نقرہ سب قوم پہنتی ہین اور اگر یہ زیور اون کو نہ ملے تو
وہ کھانا ترک کر دیتی ہین راجپوتانی قوم غربا سے مثل مرد کے کام کرتی ہین اور کاشتکاری مین مدد دیتی ہین
بھٹی لوگ بھی مثل دیگر برادران کے افیون کی عادت بکثرت رکھتے ہین اور بعد عمل پانی کے
وہ حقہ پیتے ہین یہان تک کہ جب بیخبر اور بیہوش ہو جاتے ہین اور اونکو کچہ خبر اپنے گرد و پیش کی
نہین رہتی اوس حالت مین بھی حقہ اونکے ہاتہ سے نہین چھوٹتا ہے کہ یہ مشہور ہے کہ تم اون کے
جسم کو خراش کرو یا چٹکی کاٹو تو اونکو اوس حالت مین کچہ معلوم نہین ہوتا حقہ عمل پانی کا موقوف کرنیوالا ہے

[۱] چوڑی عاج یا شاخ یا سیپ قدیم زیور عورات اندوتہک کا ہے اور قدیم تصاویر اور اشکال ہین یہ موجود ہے مجھے نہایت تعجب ہوا جب
مین نے قدیم گلاتہک معابد بمقام مویلیک واقع لنگیوڈاک مین قدیم اشکال جو اوسمین بنی ہین یہ زیور دیکھا اس قدیم معابد کا صرف دروازہ آمد و رفت
خالی ہے اور یہ زمانہ ڈگوبرٹ مین تھا یہ تبدیلی کلووس کے عہد کی معلوم ہوتی ہے جب یہ امر بالکل جدید تھا مگر چونکہ یہ نہایت دلچسپ
معلوم ہوتا ہے تو یہ امر کچہ بھی نہین ہے جب مقابلہ اشکال پائین مین دیکھا جاسے جو ایک جداگانہ زمانہ کی ہین دستکاری اونکی نہایت
عمدہ ہے گو سیرت مین کچہ اختلاف ہو یہ بے شبہہ رسم ایشیا کا ہے یعنے چادر اور چپاکلی اور چوڑی جسکا ابھی ہمنے ذکر کیا ہے پس سوا اسے
وسی گوتہہ کے اور ہم کس سے اوسکو منسوب کر سکتے ہین اور کیا یہ زنجیرہ بندی اقوام ایشیا کی بنظر تبدیلی ہیئت طبعی یورپ کے نہین کرتے ہر ایک
مسافر سے ہم یہ درخواست کرتے ہین اگر اوسکو شوق ایسی مطابقت کرنیکا ہو تو معابد مویلیک کا ملاحظہ کرے گو یہ معابد گرد و نواح مقام مذکور مین چند ان عجائب مشہور نہین ہے

یعنے حقہ کے ساتہ عمل پانی نہین کرتے جب عمل پانی ہوجاتا ہے تو حقہ آتا ہے اور جو خرابی یا وقت راجپوت پر عائد ہوتی ہے اوسکا علاج گویا اونکا عمل پانی ہے جو کر کر وہ آپ کو گویا بہشت مین تصور کرتے ہین اگر کسی بھٹی سے کہو کہ حقہ کا دم لگا تو وہ اوسکو ایک طعنہ صریحی تصور کرے گا غرض یہ کہ حقہ تو وہ بہت پیتے ہین مگر دم نہین لگاتے اور دود اوسکا منہ سے باہر نہین آتا آہستہ آہستہ پیا کرتے ہین +

پالیوال - بعد از راجپوتان کے جو مالک تصور کیے جاتے ہین مگر اونکے برابر شمار نفری مین اور اونسے زیادہ دول مین قوم پالیوال ہین یہ قوم برہمنان کی ہے اور پالیوال اسواسطے کہلاتے ہین کہ وہ تھوڑے عرصہ تک مالک مقام پالی کے اور اونکے کل علاقہ کے بہت پیشتر اوسوقت سے جب راٹھور آکر مارواڑ مین آباد ہوے تھے ہو گئے تھے یہ حال کسیطرح معلوم نہین ہوتا کہ وہ کیونکر اس علاقہ کے مالک ہو گئے تھے مگر یہ متعلق تاریخ پالی سے یا اقوام جیروابا سے ہے جنکی علامات سکونت شہر پالی سے تا بہ پالی تہا واقع سارا شتر موجود ہین اور ہم بڑی غلطی مین ہین اگر ہم خیال کرین کہ ایک روز یہ امر طے ہوگا کہ جملہ فروع جنکو اگنی کل کہتے ہین دراصل پالی تھین خصوصاً چوہان کیونکہ اونکے راجہ اور رئیس بہت زمانہ تک اپنے نام کے آخر مین لفظ پال لگاتے تھے +

تواریخ مارواڑ سے پیدا ہے کہ یہ برہمنان پالیوال اوسوقت مین حاکم پالی کے تھے جب سیوجی نے آخر بارہ صدی مین قنوج سے اس علاقہ پر فوج کشی کی تھی اور دغا بازی کر کے اول اپنی حکومت یہان قائم کی (اسکا حال شروع باب دوم مارواڑ کتاب ہذا مین درج ہے) اور ظاہر ہے کہ اونسے ان کو خارج وطن سے نہین کیا تھا کیونکہ عہد اونکے جانے کے صحراے جیسلمیر مین وہ لکھا ہے جب اہل اسلام نے مارواڑ پر فوج کشی کی تھی اور ایک عام ڈانڈ باشندگان پر تجویز ہوا تھا جسکو پالیوال نے بعذر اپنی قومیت یعنے برہمن ہونے کے نامنظور کیا تھا اس نامنظوری سے راجہ کو غصہ آیا اسوجہ سے بہی کہ اون کے طریق صرف تجارت کے تھے اور دیگر اقوام سے اونپر ڈانڈ زیادہ تجویز ہوا تھا لہذا اونسے اس قوم کے رئیس آدمیونکو محبوس کیا اس امر کی معاوضہ تلافی سے مجبور ہو کر اونہون نے ایک بڑی جانہی کو عمل مین لایا یعنے فعل خودکشی کیا مگر اس فعل سے بہی اوسکا مطلب حاصل نہوا بلکہ اونکو اونکی نسبت حکم ہوا کہ کوئی پالیوال ملک مین رہنے نہ پائے اکثر اون مین سے آکر جیسلمیر مین پناہ گیر ہوے گو بعض بیکانیر مین اور بعض دیہات مین اور بعض گھاٹی سندہ مین جاکر آباد ہوے ایک زمانہ مین اونکی تعداد نفری بمقام جیسلمیر

برابر نفری راجپوتون کے شمار کی گئی تھی قریب تمام تجارت اندرونی معرفت اونکے ہوتی ہے اور وہانکے
تجار بمدد انکی دول کے بیرونجات مین بھی جاکر تجارت کرتے ہین یہ لوگ میتر اس صحرائی ملک کے ہین
کاشتکارونکو روپیہ بضمانت اونکی فصل کے دیتے ہین اور وہ سب اُون اور گھی یعنے روغن زرد
خرید کرکے باہر بھیجتے ہین اور یہ لوگ بھیڑ بھی پالتے ہین سالم سنگہ وزیر چاہتا ہے کہ اونکی دولت
کم کر دے اور اسطرح اصل شئے معاون بہبود ملک کو تلف کرے او پھر اقوام مالدوت اور تیج ملوت
اور دیگر تجارت گران بھی تاخت کرتے ہین مگر وہ اس ملک کو بھی بباعث سخت روک اور انسداد
مہتا کے ترک نہین کرسکتے پالیوال سواے اپنی قوم کے اور کسی کے ساتہ شادی نہین کرتے اور خلاف
حکم منو دولہ والد دولہن کو کچہ روپیہ دیتا ہے اور یہ امر تواریخ توہمات مذہبی مین متعجب معلوم ہوگا کہ ایک
قوم جو برہمن کہلاتے ہین گھوڑے کی باگ کی پرستش کرتے ہین جب ہمین یہ امر بھی شامل کیا جاے کہ
قدیم سکہ جو یہان دستیاب ہوے ہین اون مین حروف پالی اور تصویر گھوڑے کی ہے تو اوس سے
ظاہر ہوگا کہ قدیم باشندے اس ملک کے طریق ستہک کا رکھتے تھے جو ستہک گو از قسم چرواہا یعنی پالی تھے
مگر گھوڑے بھی وہ رکھتے تھے اس مین کچہ شبہہ نہین کہ پالیوال برہمن اولاد پالی قوم کے گروہ کے ہین
جو کار چرواہا اور تجارت اختیار کرکے اپنی قوت برہمنی سے دست کش ہوے ہین ❊

پوکرن برہمن — ایک اور عجیب قوم برہمنان کی پوکرن ہے گمان یہ ہے کہ اس قوم کے قریب پندرہ سو
یا دو ہزار گھر جیسلمیر مین ہین اس قوم کے لوگ مقامات ماڑوار اور بیکانیر مین بھی بکثرت ہین اور اس صحرا مین
اور گھاٹی سندہ مین بھی آباد ہین اونکا پیشہ خاص کر کاشتکاری اور چرواہاگری ہے اور کچہ خیال تجارت کا
نہین کرتے اونکی اصلیت کا حال بھی متعجب ہے مشہور ہے کہ یہ بیلدار تھے اور اونھون نے تال یعنے
تالاب پوکریا پوشکر کا کھودا تھا اور دیناا نسے راضی ہوئی اور انکو برہمن کی پدوی تھی اور نام پوکرن کہا
اس کیفیت کی تصدیق اس سے بھی ہوتی ہے کہ وہ کودال یعنے آلہ کندیدگی کی پرستش کرتے ہین ❊

قوم جٹ — جٹ یا جاٹ اس ملک مین مثل دیگر مقامات کے ایک فرقہ کاشتکاران سے ہے اونکی اور بھی
اقوام ہین مگر اونکا حال اچھی طرح عام حالات صحرا مین درج ہوگا ❊

قلعہ جیسلمیر — قلعہ اس صحرا کی راجہ کا اوپر ایک کوہ کی بلندی کے تعمیر ہے یہ کوہ دو سو یا دو سو پچاس فیٹ
بلند ہے اور ایک مضبوط دیوار پہاڑ کے اوپر گرد اس قلعہ کے بنی ہوئی ہے اوسکے چار دروازے ہین

مگراتواب اوسیرکم جرہی ہنلی ہین شہراس سے شمال کی جانب آباد ہے اوراوسکے گردشہرپناہ بھی ہے گرداوسکا قریب تین میل کے ہوگا اوسمین تین دروازہ اور دو کھڑکی ہین شہرمین چند مکانات تجاران متمول کے اچھے ہین مگرزیادہ ترخس پوش ہین کہتے ہین کہ راجہ کے محلات دعوی شان داری کا رکھتے ہین شاید بمقابلہ اورون کے ہو اگر راجہ اپنی رعایا کے ساتھ بسلوک ہوتا تو وہ اپنی حفاظت اور قلعہ کے تحفظ کے واسطے پانچ ہزار پیادہ اور ایک ہزار سوار جمع کرسکتا تھا سواے اوسکی شتری فوج کے مگراب شبہہ اس مین بھی ہے بوجہ طریق بدعت اور زیادتی کے جو وہ جونخوار اسقدر مدت دراز کے واسطے ویرانی ملک کی کررہا ہے کہ نصف بھی اس سے فوج جمع ہو[1] +

---

[1] اب یہ شہرت ہوئی ہے کہ خنجر نے اس ملک کو اوس ظالم کے پنجہ سے رہا کردیا ہے آدے سے چندان مراد نہین ہے اگر کام پورا ہوگیا تو قتل بھی اگراس غرض سے عمل مین آوے تو زبونی جرم قتل کی بہت کم تصور کیجاتی ہے +

حالات صحراے ہند

باب اول

عام ہیئت - حدود اور انقسام صحرا - غالباً وجہ تسمیہ گریک اویسس یعنے قطعہ سرسبز و شاداب درمیان ریگستان - کم ہونا دریاے ساگر کا - لونی - رن - فرق درمیان تہل اور روئی کے - لونی کا تہل - جہالور - سوانچی - مجولا اور موریین - مین مل اور سانچور - بہدراجون - مہود - بہلوترا - اور تلوارا - اند وتی گوگا دیو کا تہل - تروری کا تہل - کہاور کا تہل - مالینا تہہ کا تہل - بارمیر - کہروبہر جوناچوتن نگرگورا

جو ہم خود اس صحرا مین مندور سے آئے جو قدیم دار الریاستہ مارو ستہالی کا ہے جسکی شمال و مشرقی سرحد پر قلعہ قدیم حصار اور بجانب جنوب کوہ ابو اور نہروالا اور بہوج واقع ہے نہین گئے لہذا یہ ضرور ہوا کہ واسطے رفع کرنے الزام مبادرت اور غلطی کے قبل از بیان کرنے تفصیل حالات اس صحرا کے ہم درخواست خوانندہ کتاب ہذا سے کرین کہ وہ اپنے دلمین یاد رکھے کہ ہمارے ہمراہیان نے جو واسطے تحقیقات کے روانہ کیے گئے تھے اونھون نے ہر سمت اسکی خوب دیکھی اور اپنی صداقت بیان کے واسطے زندہ شہادت ہگووی یعنی ہر ایک تہل کے آدمی بہٹنیر سے امرکوٹ تک اور ابو سے ارور[1] تک کے ہمارے پاس لاکر

[1] بیان مسافرت ان راستون کا اور نیز دیگر راستون کا گیارہ جلدون مین ہے اونکی مدد سے تفصیل راستہ ہاے ملک ہذا ترتیب ہوسکتی ہے اور ہمارا ارادہ یہ تہا کہ اون مین سے ایک صحیح اور تمام و کمال نقشہ تیار کیا جاوے مگر اختلال طبیعت مانع اسکی ہوئی اب وہ گیارہ جلد کمپنی کے دفتر مین موجود ہین اگر اونکا ملاحظہ ہو تو جو کمی نقشہ کلان ہند مین باقی ہے وہ جواب حسب الحکم اونکے تیار ہوتا ہے وہ کمی رفع ہوسکتی ہے ٭

حاضر کیے اور ہم چاہتے ہین کہ یہ بھی یاد رہے کہ یہ صرف ایک طرح کا خاکا اس صحرا کا ہے اس سے جو یہ
معلوم ہوگا کہ آیندہ کیا کرنا لازم ہے تو شاید آیندہ تجسس اس امر مین مطابق اوسکے عمل مین آوے اور
بصورت موجود نہونے اس صحرا کی آگہی کے ہم بے تامل اسکو شایع کرتے ہین اگر غلطی بھی اس مین ہو
کیونکہ ہم خیال کرتے ہین کہ یہ بطور مبشیر و فیج ہوکر آیندہ نہایت بسیط اور صحیح آگہی پیدا کریگا اسقدر
تمہیداً بیان کرکے اب تفصیل حالات ہم شروع کرتے ہین اور یہ خیال اگر وجوہات مذکورہ بمیان
نہوتین تو قابل اسکے تھا کہ جغرافیہ کتاب مین درج ہوتا اور نیز گو متابعت ساتھ تواریخ کے نہین رکھتا
مگر ایسا بھی کم قدر نہین کہ بطور حاشیہ لکھا جاتا ہم یہ بھی درج کرتے ہین کہ جو نتایج ملاحظہ ذاتی اور خاص کر
سبیل مذکورہ بالا سے پیدا ہوے ہین اونکی صداقت مسٹر الفنسٹن صاحب کے بیان سفر درمیان شمالی
صحرا کے سے جب وہ سفارت مین کابل گئے تھے ہوتی ہے اسوجہ سے جو ہمارے خیالات نسبت
صداقت اس اپنے بیانات کے تھی اونکی اطمینان کلی بھی ہوگئی یہ بھی یہان ظاہر کرنا مناسب ہے
کہ کچھ خفیف اعادہ بیانات بھی ہمین ہوگیا ہے کیونکہ اکثر حالات صحرا یج تواریخ بیکانیر کے ہمنے
اتفاقاً تحریر کیے تھے اور وہ بوجہ موقع ریاست مذکور خواہ مخواہ درج ہونیکے لایق تھے *

دست قدرت نے حدود اس صحراے کلان ہند کی بخوبی معین کردیے ہین مگر ہمکو صرف جو خط کشی حدود
ہوگئی ہے اوسکے موافق درج کرنا لازم ہے گو نہ برا سکے کہ خوب فہمید مین آوے ہمکو وہ لفظ درج کرنا
چاہیے جو مشہور ہے یعنے مار وستھالی یہ لفظ سنسکرت ہے یعنے مر بمعنی مرگ اور ستھالی بمعنی اراضی
خشک اور بہوا اور یہ آخر لفظ ستھالی کثرت استعمال سے خراب ہوکر تھل رہگیا اور تھل اوسکو کہتے ہین جو
برعکس اوس اراضی کے ہو جسکو زبان گریک مین اویسس یعنے قطعہ سرسبز درمیان ریگستان کہتے ہین
ہر ایک تھل کا نام جداگانہ ہے کا ور تھل اور گوگا تھل وغیرہ اور قطعات مزروعہ بہ نسبت اسکے شمار اور
کلانی مین اسقدر کم ہین کہ بجاے اوس قدیم مثلہ روم کے جو مشابہت ملک افریقہ کو ساتھ پوست
چیتے کے دیتے ہین اور جو داغ اوسکے اوپر ہوتے ہین اونکو بجاے قطعات سرسبز تصور کرتے ہین ہم
اس صحراے ہند کو مثل پوست شیر کے خیال کرتے ہین اور اوسکے سیاہ خط سے مشابہت میدان ریگ کی
دیتے ہین جو میدان کم ریگستانی پر واقع ہین اور اوسپر اکثر آباد شہر اور دیہ منتشر مقامات پر واقع ہین *

مار وستھالی محدود بجانب شمال ساتھ ایک سطح زمین کے ہے جو کنارہ ہاکرا پر واقع ہے

اور بجانب جنوب ساتھ اوس عظیم نمکسار کے یعنے رن اور کولی وارا اور سمت مشرق ساتھ اراولی کے اور
بطرف مغرب ساتھ گھاٹی سندہ کے یہ دو پچھلی حدود بہت کارآمد ہین اور خصوصاً اراولی اگر یہ حدود
سدراہ نہوتے تو وسطی ہند ریگ مین غرق ہوجاتا بلکہ یہ سلسلہ کوہ بلند جو کنارۂ سمندر سے تا بہ دہلی بسیط ہے
جہان اسمین نشیب یا راستہ ہے وہان یہ ابر ریگ اوسپر آجاتا ہے اور زمین سیر حاصل کو بھی مثل تھل کے
بنا دیتا ہے جسنے عبور بناس متصل ٹونک کیا ہے جہان یہ ریگ چند میل تک مثل موج دریا نظر آتی ہے
وہ اس ہماری کیفیت تحریری کو خوب سمجھے گا اوسکی سرحد مغربی بھی اسیطرح محدود ہے اور انگریز مسافر کو جو
گھاٹی سندہ کا سفر اختیار کرے وہ قول نیپولین کا یاد آئیگا جو اوسنے نسبت صحرائی علاقہ لبین کے
کہا ہے کوئی شے ایسی مشابہت نام سمندر سے نہین رکھتی جیسی ریگ اور مشابہت کنارہ مثل گھاٹی
دریاے نیل اس دریا کے بجاے دریاے سندہ فرض کرو یہان سے بجانب شمال اوسکے کنارہ پر
مقام حیدرآباد سے اوچ تک سفر کرنے مین خیال بھی بجانب مشرق ایک ٹیلہ ریگ سے مسدود
اور بند ہوجاتا ہے اور یہ ٹیلہ اکثر مقام پر دوسو فیٹ بلند سطح دریا سے ہی اس سے یہ خیال ہوسکتا ہی کہ یہ شگاف
جس سی یہ زرریز گھاٹی بنی ہے دراصل برف کوہ کاکیشش سی بنا ہوگا یعنی برف مذکور اتفاقاً گل گئی ہوگی اور
اوسکا جو پانی جمع ہوا اوسنی کاٹ کر کے یہ شگاف جملہ مارستھالی مین کردیا ورنہ یہ ملک شامل صحراے اریکوسیا کی ہوتا +

اس مقام پر ہم اعادہ اوس قول کا کرتے ہین جس سے جغرافیہ صحرا واضح ہوتا ہے یعنے یہ کہ زمانہ سلف مین
یہ حکم راجگان قوم پوار (پرمرا) کا تھا جسکی تائید شلوک یعنے شعر کبیشر ونکے بیچ ذکر نام (نوکوٹ مارو کا) کے
جو ایسی اچھی طرح بباعث اون کے مواقع کے لائق اسکے تھے کہ ان ملکون کو ماتحت اپنے رکھین
زیادہ تر کرتا ہے ہم اوسکی انتظامی ہیئت سے قطعہ نظر کرکے پوگل سے شروع کرتے ہین جو اوسکے
شمال مین واقع ہے اور منڈور شہر وسطی کل مارو اور ابو اور کھرالو اور پارکر بجانب جنوب اور چوتن
اور امرکوٹ اور اراور اور لودروا سمت مغرب جسکا قبضہ درحقیقت دلیل حکومت صحرا کی ہے اس
علاقہ کی قدامت کی تائید ترک کرنا جملہ شہرہاے جدیدہ کا ہے اور متروک القلم ہونا دارالریاستہ جدید
بھٹی کا مقامات لودروا اور اراور جو زمانہ دراز سے ویرانہ ہین ایسے ہین کہ اونکے نام بھی صرف اونکو
معلوم نہین جو اس صحرا مین آمد و رفت کرتے رہتے ہین اور چوتن اور کھرالو[1] صرف اقوال منظومہ مین ہین

[1] افسوس کہ یہ مقام نقشہ مین نہین ہے مگر بفاصلہ پندرہ میل مقام چوتن سے واقع ہے +

جنکو ہمنے نہایت تلاش سے دریافت کیا اور ہرگز نقشہ سے معلوم نہین ہوتے +
ہمارا ارادہ یہ ہے کہ قدرتی انقسام اس ملک کے ہین اونکے موافق بیان کرین یعنے وہ انقسام جو باشندون نے کیا ہے اور جنکو وہ حسب بیان بالاتہل کہتے ہین اور بعد بیان مفصل اونکے مختصر بیان شہر ہاے کلان کا خواہ اب وہ ویران ہون یا آباد کیا جاوے اور حالات اقوام بھی بعدہ درج ہون اور بیان راستہ ہاے کلان جو جیسلمیر سے جاتے ہون یا وہان کو آتے ہون حوالہ قلم کیا جاے +
تمام ملک بیکانیر اور وہ جزو علاقہ شیخاواٹی کا جو بجانب شمال اراولی واقع ہے شامل صحرا کر دیا گیا ہے اگر خوانندہ ملاحظہ نقشہ کا کرین اور مقام کنور کو جو اندر سرحد انگریزی کے واقع ہے اوسمین دیکھین تو اونکو دریافت ہو کہ کیا مسٹر الفنسٹن صاحب ابتدا اس صحرا کی بیچ اپنے سفر کابل[۱] کے خیال کرتے ہین دہلی سے کنوڈ تک (یہ کنوڈ ہمارے نقشہ مین بنام کنور درج ہے) جو فاصلہ سو میل کا ہے درمیان ممالک انگریزی کے واقع ہے لہذا اوسکا ذکر کچھ ضرور نہین اسقدر کہنا کافی ہے کہ یہ علاقہ ریگستان ہے گو کاشتکاری اس مین بری نہین ہوتی متصل مقام کنوڈ کے اول نمونہ اوس صحرا کا جسکے ہم نہایت شوق سے خواہان دیدار رہتے نظر آتا ہے جب یہ مقام تین میل رہگیا تھا تو ہمکو کوہ ہاے ریگ نظر پڑے جو اول جہاڑیونسے پوشیدہ ہو رہے تھے مگر بعد ازان انبار ریگ کے معلوم ہوے کہ ایک بعد دوسرے کے مثل امواج دریا تھے اور سطح زمین پر بباعث ہوا کے مثل انبار برف جمع شدہ کے دکھائی دیتے تھے اونکے درمیان مین سے راستہ چلتا ہے اور راستہ بباعث آمد و رفت حیوانات کے سخت ہو گیا ہے مگر راستہ سے علیحدہ چلنے مین ہمارے گھوڑے تا بزانو ریگ مین غرق ہو جاتے تھے اسطرح ہیئت ظاہری اسکی تھی اور راستہ اوس گروہ سفیران کا یعنی الفنسٹن صاحب وغیرہ کا براہ سنگنا اور جھونجھنو تا بہ چورو تھا جہان سے وہ داخل بیکانیر ہوے درباب شیخاواٹی کے جس سے اونھون نے ابھی گذر کیا تھا مسٹر الفنسٹن صاحب اسطرح بیان کرتے ہین کہ وہ یعنے شیخاواٹی استحقاق شامل ہونے صحرا کا تلف کرتی ہے جب اوسکو بمقابلہ اوس دو سو اسی میل کے دیکھا جاے جو درمیان اوسکے مغربی سرحد اور بہاولپور کے واقع ہے خصوصاً اسکے صرف سو میل ایسے ہین کہ اون مین آبادی اور پانی اور سبزی بالکل نظر نہین آتی ہمارا راستہ شیخاواٹی سے پوگل تک اوپر کوہ اور گھاٹی ریگستان کے تھا پہاڑ یعنے ٹیلہ ریگ کے بعینہ ویسے ہین جسطرح کے بعض وقت ہوا سے

[۱] یہ لوگ بتاریخ ۱۳ ماہ اکتوبر ۱۸۰۸ء مقام دہلی سے روانہ ہوے تھے +

کنارۂ سمندر پر پہنچاتے ہین مگر اونسے یہ بہت زیادہ بلند ہین یعنے بیس فیٹ سے سو فیٹ تک بلندی ہے اور مشہور ہے کہ یہ اپنا مقام اور اپنی ہیئت صدمۂ باد سے تبدیل کرتے ہین اور موسم گرما مین اس نواح کا سفر خالی از اندیشہ نہین ہوتا کیونکہ اس موسم مین ابر ہاے ریگ حرکت زیادہ کرتے ہین مگر ہمنے جب انکو موسم سرما مین دیکھا تھا تو اون سے ایک صورت قائم رہنے کی پیدا تھی کیونکہ اون پر گھاس جمی ہوئی تھی اور سواے اسکے درخت ببول اور بیری موجود تھے انسے اونکی ہیئت قریب سبزی کے نظر آتی تھی درمیان ان نابکار کوہ ہاے ریگ کے بعض جگہ ایک آدھ موضع بھی آباد ہے اگر اوس آبادی کو جہان دو چار چھپر کاہ کے چھوٹی چھوٹی دیوارون پر دو یا کہ مثل انبار خرد کاہ کے پڑے ہون اس نام سے ملقب کرو اس بیان شمالی حصۂ صحرا کے سے جو ایک ایسے مصنف نے لکھا ہے جسکا شیوہ قومی صدق مقالی اور بے آمیزش گفتاری ہے خوانندہ اپنی راے نسبت اوس حالات کے دیکھسکتا ہے جو بعد ازان مذکور ہونگے[1] ٭

اس کیفیت کو پیش نظر رکھکر اور جو ابھی درباب حیثیت زمین ان علاقجات کے بیان ہوا ہے اوسکو دلمین رکھکر ہم تفصیل اون مختلف تھل اور قطعات سرسبز کی تحریر کرتے ہین جو ان مین واقع ہین قدیم ہنود کے انقسام علاقجات سے قطع نظر کرنا باعث سہولیت کا ہوگا کیونکہ اس مین مقام مندور دارالریاست مارو ستہالی قرار دیا گیا ہے اور بوجہ حیثیت اور موقع کے جیسلمیر اوسکے لائق ہے کیونکہ وہ اوسکے وسط مین جو بالکل صحرا کہلا سکتا ہے اور در حقیقت وہ ایک قطعہ زمین سرسبز اور سیراب ہر طرف سے علیحدہ کیا گیا ساتہ بڑے بڑے تھل کے بعض جنمین کے چالیس میل عرض مین ہین جسمین نشان امرانات پیدا نہین اور نہ کوئی شے ایسی اون مین ہوتی ہے جس سے بسر انسان کی ہو سکے جیسلمیر سے ہم ماروار جائینگے اور بغیر عبور کرنے لونی کے جھالور اور سیوانچی کا بیان کرینگے بعد ازان

---

[1] مسٹر الفنسٹن صاحب بیان کرتے ہین کہ ہماری منازل بہت کم طویل ہوتی تھین منزل طویل چھبیس میل کی اور خرد پندرہ میل کی ہوتی تھی مگر تکان جو ہمارے ہمراہیونکو ہوتا ہے باندازہ فاصلہ نہین ہوتا تھا ہمارے قافلہ کی قطار جب سب نزدیک ایک دوسرے کے چلتی تھی دو میل طویل ہوتی تھی جس راستہ ہم سفر کرتے تھے وہ پیچیدہ بہت اسوجہ سے تھا کہ کوہ ہاے ریگ سے بچتے رہین اور راستہ ایسا تنگ تھا کہ دو شتر برابر نہین چل سکتے تھے اور اگر ہم سے کوئی جانور علیحدہ ہوجاتا تھا تو وہ اس طرح ریگ مین غرق ہوجاتا تھا جیسے برف مین ہوجاتے ہین اسطرح کا اور بھی حال درج ہے از روے جلد اول بیان علاقہ کابل ٭

خوانندہ کو وہ حال پیشکش کرینگے جو درباب اوس نامعلوم راج پارکر اور رویرا باہ کے ہے جسکا حاکم جو ہان خاندان سے ہے اور لقب اوسکا رانا ہے بعد ازان ملکی حدود حال راجپوتانہ کے متصل ہوکر ممالک دہات اور اومرسومرا کا جواب اندر حدود سندہ کے ہین مذکور کرکے قلم اوپر مختصر حال داؤدپوترون کے اور گھاٹی سندہ کے کرینگے اس تفصیل کی زیادہ ترتشریح حواشی اور کیفیت سے ہوگی جو ہر ایک شہر اور موضع کی بابت جو کوہ جیسو سے یعنے جیسلمیر سے پیدا ہوے ہین لکھی جاویگی اگر سیر کرنے والا اس کوہ ترکونہ سے جسپر قلعہ جیسلمیر تعمیر ہی بجانب مغرب درمیان سندر ریگ کے تا بہ دریاے نیلاب[1] یعنے سندہ ملاخطہ کرے اور وہ بھی اپنے دلمین جاگزین رکھے جو تمام راستہ مین حیدر آباد سے اوچ تک ہے تو وہ ملاخطہ کریگا کہ درمیان ان کھاٹیون کوہ ہاے ریگ کے آبادیہاے خرد ذی روح موجود ہین ایسے مقامون پر جہان پانی قطعہ اراضی کو قابل بود و باش کے کرتا ہے درمیان اس قطعہ کے چار سو سے پانسو میل تک طول اور ایک سو سے دو سو میل تک عرض مین مواضعات خرد موجود ہین جس مین مکانات خس پوش متفرق گڈریون کے یعنے قوم صحرائی کے ہین اور اون مین وہ لوگ واسطے چرانے اپنے ریوڑ بھیڑ کے یا کاشت کرنے قطعات خرد قابل الزراعت کے بنابر اپنی خورش کے رہتے ہین اور وہ بڑی قطار شتر کی بھی ملاخطہ کریگا (قافلہ اور کاروان سے نام قطار کا یہان بہت مشہور ہے) جو اکثر بدل مصروف راستہ ہاے مشتبہ مین ہونگے اور ہر منزل مین چارن راہبر جو ایک گرہ اپنی پگڑی کے سر پر دیتے ہین اور وہ ایک گروہ صحرائیونکے تھے مثل ہمارے جنگلونکو قوم بدوین دیکھے گا کہ کسی جھاڑی مین شتر پر یا گھوڑون پر سوار قابو لوٹنے کاروان کا دیکھتے ہین یا اس سے کم حرکت قبیحہ مین مصروف ہین یعنے قوم شباتان راجبیا منگولیا کے گروہ بھیڑ کو بجانب تریا باوا کے سبب تردد لیے جاتے ہین یا درپے سرقہ اوس پیداوار کے ہین جو مقامات ہمیشہ سبز چہالون کے جمع کی گئی ہے یہ مقامات واسطے رکھنے غلہ کے اور نیز اونکے تحفظ کے آفتاب سے ہوتے ہین اور ایک گروہ نقل کرنے والون کا اوس سرزمین سے اپنے گروہ بھیڑ وغیرہ لیکر جاتے ہوے نظر آئینگے جسکو اونھون نے چراکر صاف کردیا ہے بیچ تلاش نئی چراگاہ کے —

وہ لوگ ایسے ہین جیسا اس قوم مین لکھا ہے یعنے

[1] فرشتہ نے اس نام سے اکثر دریاے سندہ کو لکھا ہے ✢

اگر دوسرے روز اونکو خوراک جدید ملجاے یا
چشمہ جسمین سے پیشتر پانی نہین پیا گیا ہو
تو وہ اسنے ستارہ کا اوج تصور کرتے ہین اور
اوسکو بڑا عیش افزا تصور کرتے ہین

یا اون لوگون کو راٹری بناتے ہوے دیکھے گا یہ راٹری ایک کھانا ویسا ہوتا ہے جسکو اونکے نیو مدین بھائی یعنے خانہ بدوشان دیگر کوس کوس کہتے ہین یا اونکو اپنی سرسبز زمین کے چشمہ سے پانی پیتے ہوے دیکھے گا اس سرسبز زمین کا قبضہ وہ مثل راجگان با اختیار اوسوقت رکھتے ہین جب تک اوسمین چرائی ہو سکے یا جب تک کوئی اور زبردست گروہ اونکے مقابلہ مین نہ آجاے ✣

ہم یہان تامل کر کے یہ غور کرتے ہین کہ آیا یہ لفظ باہ یا باوا یا واح سے جو صحراے ہند مین معروف ہے لفظ اویسس گریک والون کا تو پیدا نہین ہوتا جسکے معنی ایسی سرسبز اراضی کے ہین اور جسکو اونھون نے انواح کو خراب کر کے نہ بنا لیا ہو یا جیسا بلزونی (جو اپنے بیان صحراے لبیا کے جہان وہ بیان معابد امون کرتا ہے) لفظ ایلوواہ لکھا ہے اس علاقہ صحرائی مین الفاظ بکثرت واسطے پانی کے مستعمل ہین مثلاً یا ربرار ترودی یا دی باہ باوا اور واح منجملہ اسکے سواے نام آخر کے سب خاصکر ایک چشمہ یا تالاب کو کہتے ہین اور نام اخیر یعنے واح سے مراد آب جاری سے ہے گو چشمہ اور تالاب بھی اس سے مراد رکھتے ہین الواح کسی معنی مین تو پانی یا آب کو کہتے ہین اور وَدی یا وِدی ایک لفظ اکثر واسطے تالاب کے کام مین آتا ہے اور اکثر اوس سے مراد آب جاری مثل دریا سے بھی لیتے ہین مگر ایسے آب روان سے جو موسم گرما مین خشک ہو کر جا بجا پانی جمع ہو کر رہجاتا ہے اوسکو ہمیشہ ودی کہتے ہین ایسے دریا را جپوتانہ مین اکثر ہین جسمین آب جمع ہو کر مثل تالاب کے جا بجا رہجاتا ہے اونکے خاص نام ہوتے ہین مثل ہاتھی ودی یعنے ایسا دی جس مین پانی ایک ہاتھی کے غرق کرنے کو کافی رہجاتا ہو اب اس لفظ ودی یا دی کو لفظ عام واح سے جس سے مراد خالص پانی سے ہے شامل کرو تو لفظ عربی وادی جس سے مراد آب روان سے ہے حاصل ہوتا ہے اور اس لفظ کو سیاحان حال ملک افریقہ واسطے ایسے مقامات قابل السکونت کے کام مین لاتے ہین اگر گریک والون نے یہ لفظ وادی کسی کتابت تحریری سے لیا ہے تو قائم مقام ہونا اس لفظ کا بہت آسان طریق سے بیان ہو سکتا ہے کیونکہ لفظ وادی پر اگر ایک نقطہ

لگایا جاوے تو لفظ وادی پیدا ہوتا ہے اور اس لفظ کی تقلیب اور تجنیس سے لفظ اویسس[1] پیدا ہو سکتا ہے٭
بالزام مکرر تحریر کے ہم اس مقام پر چند اشکال نمودی جو اس دریاے ریگ مین جابجا نمودار ہین
بیان کرتے ہین اور بعد تصریح اختلافات روئی اور تہل کے جو اکثر تفصیل راستہ ہاے سفر مین واقع ہونگے
ایک مرتبہ دریاے بیان مین غوطہ مارینگے ٭

ہمنے دوسری جگہ وہ اقوال قدیم درج کیے ہین جو درباب غائب ہوئے دریاے ساگر کے مشہور ہین
اور یہ بھی ایک وجہ منجملہ دیگر وجوہ ویرانی شمالی صحرا کے ہے جس شعر ہندی مین اسکا بیان ہے اوسکو
ہم مکرر نہین لکھتے اور نہ حالات راجہ ہمیر جو خاندان سوڈا سے تھا اور جسکے عہد مین یہ واقعہ بروی کا
آیا تھا مگر فائدہ ان قدیم اشعار مشہورہ کا جنکے نسبت ہمنے اکثر توجہ خواننده کی خواہش کی ہے بخوبی
بخوبی واضح ہوتے ہین کیونکہ نام ہمیر کا اوس شادی تین راجگان سے جو تواریخ بھٹی مین تحریر ہے
اتفاقاً پیدا ہوا ہے اوسکا ہمعصر جیسلمیر مین دوساج تھا جو گدی نشین سمت ۱۰۴۴ یا سنہ ۹۸۷ع مین
ہوا تھا پس ہم ایک تاریخ اسکی مقرر کر سکتے ہین اگر خیال کرو کہ یہ وہی ہمیر تھا جسکا ذکر ہے دریاے ساگر
جو سیوالک سے آتا ہے ہانسی حصار سے گذر کر نیچے دیوار بھٹنیر کے بہتا تھا اس مقام مین اوسکی
تہ مین اب بھی جابات موجود ہین اور وہان سے رنگ محل اور بلرا اور پھولرا سے گذر کر اور کہدال کے

[1] جب مین وجہ تسمیہ اس لفظ کا لکھتا تھا تو مجھے معلوم تھا کہ اس لفظ پر اور جن نے بھی غور کیا ہے مگر اب دریافت ہوا کہ موسیو لنگلس مرحوم نے لفظ اویسس مذکور کا استخراج جو کئی وضع سے گریک مین لکھا جاتا ہے لفظ عربی واح سے بیان کیا ہے اور ڈاکٹر واٹ صاحب نے بیان وجہ تسمیہ الفاظ اکثر یہ کے (دیکھو ایشی اٹیک جرنل بابت مئی ۱۸۳۰ع) بیان کرتے ہین کہ لفظ یسے لبس سے جسکے معنی سکونت کے ہین پیدا ہوا ہے اور واسی اور باسی مترادف ہین اور میرے دوست سر ڈبلیو اوسلی صاحب نے بھی یہی معنی وادی کے لکھے ہین کتاب جانسن صاحب پر چارڈسن سے واضح ہوتا ہے یعنے وادی کے معنے صحرا اور تہ دریا اور دریا کے ہین مثل وادی الکبیر یعنے دریاے کلان اسکو تقلیب کرکے گوادالکبیر بنایا یہ مثل کتاب ہربلوٹ مین بھی درج ہے (دیکھو وادی جہنم) اور طامس صاحب جنہون نے لفظ واٹر یعنے پانی کو ہر ایک زبان ولایت یورپ مین مثل گریک اور آئیک اور سیلیونک مین تلاش کیا تو اونکو ثابت ہوا کہ لفظ واٹر عربی لفظ دوسے یا سنسکرت واح سے استخراج کیا ہے اور اگر ڈاکٹر واٹ صاحب ہماری تصریح راستہ سفر کو ملاحظہ کرینگے تو اونکو معلوم ہوگا کہ اوس سے تائید اونکی وجہ تسمیہ کی لفظ باس یا واس کی ہوتی ہے جو ان مقامات سکنا کے ایک مقام کا نام ہے اور لفظ بستی بھی جو اکثر آدمیون آیا ہوا اسی لفظ وسنا یعنی سکونت کرنا سے ہے واسی بمعنی باشندہ اور واس بمعنی مقام سکونت شاید لفظ واح سے مستخرج ہو ہو جو وجہ ایک اویسس یعنی مقام سرسبز کا ہے ٭

میدان مین ہوکر (جسکا دار الریاستہ دراول ہے) حسب بیان بعضون کے نیچے مقام اوچ کے انکو دوسرے دریا مین خالی کرتا ہے یعنے شامل اوسکے ہوجاتا ہے مگر موجب بیان ابوبرکات کے (جسکو ہمنے ۱۸۰۹ء مین اسکی تحقیقات کو بھیجا تھا اور جسنے ایک دریاے خشک کی تہ جس کا نام کہگر تھا متصل شاہ گڈہ کے گذر کیا تھا) درمیان جیسلمیر اور روری بکہر کے یہ خالی ہوجاتا ہے اگر یہ صحیح ہے تو ہم بے تامل کہہ سکتے ہین کہ یہ شامل فرع دریاے دراہوکر بنام سینگرا مشہور ہوا جو سینگرا لونی سے شامل ہوکر فرع مشرقی ڈیلٹا سندہ کو ترقی دیتا ہے *

دوسرا اور شاید نہایت مشہور چیز اس صحرا مین لونی یا دریاے نمک ہے جو مع اپنے متعدد رودہاے ممد کے ابتدا اپنی چشمہ ہاے کوہ ارادلی سے رکھتا ہے ماردار مین وہ ایک حد درمیان زرریز اراضی اور صحرا کے ہے اور جب وہ اس ملک سے گذرکر چوبان تہل کو جاتا ہے وہ اوسکو بھی تقسیم کرتا ہے اور ایک خط فاصل حسب قاعدۂ جغرافیہ کے بناتا ہے اور حصہ مشرقی راج سوئی باہ کہلاتا ہے اور حصہ مغربی کا نام پار کہار یعنے آنزوے دریاے لونی ہے *

بعد ازین ہم متوجہ ملک چوبانی کے ہوتے ہین جسکی سرحد جنوبی پر وہ عجیب شئے علاقہ صحرا کی ہے یعنے رن یا رن جسکا ذکر خفیف ابھی نقشہ جغرافیہ جو اس کتاب کے شروع مین موجود ہے درج ہوچکا ہے وہ عظیم نمکسار جو زیادہ از یک صد و پنجاہ میل عرض مین ہے بوجہ دریاے لونی کے ہے جو مثل دریاے رون کے بعد بنانے چشمہ لیمین کے پھر اپنا نام سابق آگے جاکر حاصل کرتا ہے اور جہان ختم ہوتا ہے وہان بھی وہی لالق پرستش کے سیرت ہوا کرتا ہے جیسی اوسکو شروع مین حاصل ہے یعنے جہان وہ سمندر مین ملتا ہے وہان ایک مندر نارائن کا بنا ہے اور جہان سے وہ نکلتا ہے یعنے پوشکر سے وہان مندر برہما کا بنا ہوا ہے نام رن یا رن لفظ ارنیا کو خراب کرکے کہتے ہین جسکے معنی ویرانہ یعنے غیر آباد اراضی کے ہین اور کوئی چیز دنیا مین ایسی خوف و منیدہ نہین ہے جیسے موسم گرما مین یہ صحراے سوختہ نمک وتہ زمین کا جہان خرگد ہے یعنے خر صحرائی رہتے ہین جنکا حال تنہائی پسند کرنے کا ایک مصنف قابل یادگار کے قلم سے تحریر ہوا ہے اور اس امر کی کہ یہ نمکسار چند روز کی ساخت کا نہین ہے ہمکو یونان کے مورخین کی تحریرات سے آگہی ہوئی ہے جنکی توجہ بھی اس طرف راجع ہوئی تھی اور جنہون نے مشابہت ارنیوس کے ساتھ ہمارے اصلی ارنیا کے قریب قریب

وہی ہے بہ نسبت اوسکے جواب ہمارے رن یا رن مین موجود ہے اگرچہ دراصل محتاج لونی کا بابت انسک کے ہے جسکی تہ اور اوسکے محدا اشارونکی تہ ہمیشہ پنہان رہتی ہے اوسکو اوراد طغیانی دریا سندہ بھی کرتا ہے اوراس دریا سے ذخار ہے صحرا اوسکا پانی سے بیان ہمکو ایک اور وجہ تشبیہ دریا ان گھاٹی سندہ اور دریاے نیل کے دستیاب ہوئی جبکہ نپولین سے تامل کہتا ہے کہ وہ کار قدرت ہے ہماری مراد ابتدا سے چشمہ پیرس سے ہے ایک شے باہم بحاظ قدرت[سله] انسانی تو معلوم ہوتی ہے ٭

جو خوانندہ کو اکثر الفاظ تہل اور روہی اس مین ملینگے لہذا اوسکا اشتقاق سے واقف ہونا ضرور ہے تہل سے مراد صاف صحرا سے ہے اور روہی سے مراد کو صحرا ہے مگر ایسا جس مین قدرتی سرسبزی موجود ہو یعنے جنگل صحرائی ٭

لونی کا تہل — اسمین شامل اراضی ہر دو سوے دریا ہے جو بنام جہالور اور اونکے ماتحت علاقجات کے مشہور ہے اگرچہ ملک جنوب دریا تہل مین شمار نہین ہوسکتا تاہم وہ ایسا ملحق اور ملصق تہل سے ہے کہ ہم اس موقع کو جو اوسکے بیان کرنے کا ہمکو ملا ہے ہرگز ہاتھ سے نہین دینگے ٭

جہالور — یہ علاقہ حصہ کلان مارواڑ کا ہے یہ سیوانچی سے ساتہ سوکری اور کہارچی[۵۲] کے علیحدہ کیا گیا ہے جو ساتہ اکثر اشارہا سے خورد کے اون مین اراولی اور اوست جاری ہے اور اعانت سے یہ سبز کرنے اوسکے تین سو ساٹھ شہر اور دیہات سکے کرتا ہے اور یہ خالصہ علاقہ مارواڑ کا ہے مقام جہالور مطابق سند جغرافیہ کے جسکا حوالا اکثر دیا جاتا ہے ایک کوٹ منجملہ نو کوٹ ماروکے تھا جب پرمار کل حکومت ماروہالی کی رکھتے تھے اور کب اونسے یہ ملک چھن گیا ہمکو کوئی سلسلہ اوسکے دریافت کرنے کا دستیاب نہین ہوا ہے مگر مدت تک یہ ملک قبضہ چوہان مین رہا ہے جنھون نے اپنے دارالریاستہ کو بمقابلہ

سله زیادہ سے زیادہ عرض گھاٹی دریاے نیل کا چار لیگ ہے اور کم از کم ایک پس جو کم از کم عریض حصہ گھاٹی سندہ کا ہے وہ برابر زیادہ سے زیادہ عریض حصہ گھاٹی نیل کا ہے کہتے ہین کہ صرف مصر مین اسی لاکھ باشندے ہین پس سندہ مین کسقدر ہونگے وہان کے کاشتکاران کا حال جب بیان ہو یاناکے بعینہ مثل راجپوتانہ کے ہے دیہات جاگیر ہین اون لوگون کے ہین جنکو راجہ نے عطا کیے ہون کاشتکار اپنی مالگذاری اپنے رئیس دیہہ کو دیتے ہین اور مالک اپنی اراضی کے ہین درمیان جملہ تبدیلات اور فسادات کے اونکے حقوق زائل نہین ہوے یہ استحقاق جو اب بھی قائم ہے یوسف نے چھین لیا تھا مگر سیوسٹرس نے پھر واپس دیا ٭

سله یہ دوسرا دریاے نمک ہے ٭

علاء الدین کے سنہ ۱۳۰۱ع مین الپی نام آوری کے ساتھ بجایا تھا کہ اوسکا ذکر فرشتہ نے بھی اپنی تاریخ مین لکھا ہے اور قوم مذکور کے بھاٹ نے بھی اوسکا حال تحریر کیا ہے یہ فرع خاندان چوہان کی ساتھ نام ملانی کے مشہور ہے انکا ذکر دوسری جگہ موقع پر اس بیان مین اور خیالات ہر وقتی مین کیا جائے گا یہ وہ جزو حکومت چوہان مین شامل ہے جسکو بالا راج کہتے ہین اور جسکا دارالریاستہ جونا چوتن تھا جسکے باعث حکومت انکی بیچ علاقجات کنارہ لونی کے اجمیر سے پارکہار تک شامل تھی اور جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اونھون نے اپنے اگنی کل بھائی پریہار کو مغلوب کر کے قبضہ اوس ملک کا کر لیا تھا جو دریا لونی کے کنارے سے پارکہار تک تھا ٭

سوناگر یعنے کوہ طلا اس قلعہ کا قدیم نام ہے یہ نام چوہان کی قوم نے اپنی قوم کے فرق کرنے کو رکھا تھا جب قدیم نام ملانی کا سونگرا سے جاتا رہا تھا یہان اونھون نے مندر اپنے دیوتا مالی ناتہ کا یعنے دیوتا مالیون کا بنایا تھا اور اسنے اپنا مقام اوسوقت تک قائم رکھا جب تک اولاد شیوجی اس ملک مین آئی اب اوسکا نام سوناگر سے تبدیل ہوکر جالور ہوا یہ مخفف جہالندہر ناتہ کا ہے جس کا مندر قریب ایک کوس کے فاصلہ کے بجانب مغرب قلعہ واقع ہے آیا جہالندہر ناتہ یا دیوتا جہالندہر کا گنگا سے لایا گیا تھا یا نہین مثل دیوتا مالی کے سابق ملانی والون سے تحقیق نہین ہوا لیکن اگر یہ ثابت ہو کہ یہ بقیہ دشمنان سکندر کے ہین جو ملتان[1] سے خارج کیے گئے تھے تو غالب رای کی ترقی یا تائید غار رہا ہے جہالندہر سے (جو مشہور معابد ہنود عہد بابر مین تھا) جو متصل اوسکے ہین ہوجایگی پھر کسیطرح پر ہو مگر راٹھور نے مثل روم والون کے فتحیاب گروہ کے ان دیوتاؤنکو بھی اپنے دیوتاؤن مین شامل کر لیا تھا ایک تصویر مالی ناتہ کی مندور کی مورتون سے استنباط کر کے

---

[1] ملتان اور جونا (چوتن یعنے چوہان تان) یہ سب مترادف ہین یعنے مقام قدیم اور ان دونون ہین قوام مالی یا ملانی جو خاندان چوہان سے کہلاتے ہین آباد تھے اور تعجب یہ ہے کہ جالور (یا جالندہر) وہی دیوتا ہین جو اونکے مکانات واقع بجانب ستھے یعنے مالی ناتہ جہالندہر ناتہ اور بال ناتہ ابوالفضل (جلد دوم صفحہ ۱۰۸) درج کرتا ہے کہ مقام بال ناتہ کا سندہ ساگر مین ہے اور بابر (صفحہ ۲۹۳) لکھتا ہے کہ بال ناتہ جوگی دامن کوہ جد مین تھا یعنے پانچ منزل بجانب مشرق سندہ یہ وہی مقام ہے جس کا دعوی جادو کے گورو نے اپنی حقیقت کا کیا تھا جب اون کو اون کا اوتار بلدیو یا بل تاتہ ہندوستان سے لے گیا تھا ٭

جلد اول مین لکھی گئی ہے اولاد خارج شدہ سونگرا کی اب سکونت اراضی چتیل دانو مین متصل لونی کے رکھتی ہین +

جہالور مین شامل اضلاع خرد سوانچی و بہنمل و سانچور و مورسین ہین جو سب خالصہ ہین سوا ے ایکپٹ ہا کلان و دیگر ریاستون بہدراجون اور جہود اور جسول اور سندری کے ایک علاقہ نوی میل طول اور قریب اسیقدر عرض کے جسکی زمین بہی اچھی ہے اور پانی بہی نزدیک سطح زمین کے ہے صرف انتظام ملک کا محتاج ہے کہ وہ اوسیقدر پیداواری کے قابل ہوسکے جسقدر کوئی اور علاقہ اس وسعت کا پیدا کر سکتا ہے اور کافی واسطے ذاتی اخراجات راجہ جودہ پور کے یا قریب نو لاکہہ روپیہ کی ہوسکے مگر بباعث بدنظمی ریاست گاہ کے اور بدنیتی مہتمان کے اور تاخت صحرائی لوگون کے اور قوم مینا کے جنہین ابواوراراولی کے وہ نہایت تباہ ہو رہا ہے یہان اکثر سلسلہ کوہ کے (جس مین سے ایک پہاڑ پر قلعہ تعمیر کیا گیا ہے) اس ضلع مین ہین مگر کوئی اون مین کا میواڑ کے سطح سطح سے الحاق نہین رکھتا گو اکثر مقامات پر شکستہ ہو کر بسلسلہ مذکور تا بہ کوہ ابو جاتا ہے ایک طرح وہ کچہ مشابہت ساتہ صحرا کے پیدا کرتا ہے یعنے مشابہت بیچ درختون کے کیونکہ اوس مین سواے درخت جہال ببول کریل اور دیگر درخت پاسے تہل کے اور پیدا ہین +

قلعہ مشہور جہالور کا جس سے حفاظت جنوبی سرحد مارواڑ کی ہوتی ہے اوپر اختتام اوس سلسلہ کوہ کے ہے جو بجانب شمال تا بہ سوانو جاری ہے اوسکی بلندی تین سو سے چار سو فیٹ تک ہے استحکام اوسکا ایک دیوار اور بروج سے ہے منجملہ جنکے بعض پر اتواپ بہی چڑہی ہوئی ہین اوسکی چار دروازے ہین جو شہر کی طرف ہے اوسکو سورج پل کہتے ہین اور جو بجانب شمال و مغرب ہے اوسکا نام بال پل ہے وہان ایک مندر جین کے گورو پارس ناتہ کا ہے یہان چاہات بہی بکثرت ہین اور دو بڑی باؤلی بہی ہین جن مین پانی شیرین اور خوش مزہ جمع رہتا ہے اور بجانب شمال ایک تالاب خرد بہی بنا ہوا ہے جو کوہی نالہ کے پانی کو بند کر کے بنایا گیا ہے مگر پانی اوسمین چہہ مہینے سے زیادہ نہین رہتا ہے یہ شہر جس مین تین ہزار سترہ گہر ہین بجانب شمال و مشرق قلعہ کے آباد ہین اور اوسکے مشرق کی طرف قریب ایک کوس کے فاصلہ پر دریاے سوکری جاری ہے اسکے بہی گرد دیوار مثل قلعہ کے ہے اور اتواپ چڑہی ہوئی ہین اور ہر قسم کی اقوام اوس مین سکونت رکھتی ہین

مگر تعجب یہ ہے کہ اسمین صرف پانچ خاندان راجپوت کے اسقدر آبادی متلون مین رہتے ہین خانہ شماری ذیل ہمارے ایک ہمراہی نے ١٨١٣ع مین تیار کی تھی *

اقوام	خانہ	اقوام	خانہ
مالی یعنے باغبان	مااللعہ خانہ	جولاہہ ابریشم	صعہ خانہ
تیلی جنکو یہان گہاچی کہتے ہین	ما۔ خانہ	یاتی (گورو جیین)	دو خانہ
کمہار	سہ خانہ	برہمن	ما۔ خانہ
ٹھٹھیرا	مہ خانہ	گوجر	سعہ خانہ
چھیپا رنگساز	عہ خانہ	راجپوت	صہ خانہ
مہاجن تجار دکاندار	الہ ماصہ خانہ	بہوجک	عہ خانہ
مسلمان	ممابیہ خانہ	مینا	سہ خانہ
کہٹیک	عہ خانہ	بھیل	صعہ خانہ
نائی	یعہ خانہ	دکاکین حلوائی	سمیہ خانہ
کلال	عہ خانہ	لوہار اور نجار	سویعہ خانہ
جولاہہ	ما۔ خانہ	چوڑی والہ	معہ خانہ

اسکی عام صداقت کا ثبوت ہوگیا ہے *

سیوانچی وہ قطعہ اراضی ہے جو درمیان دریاے لونی اور سوکری کے واقع ہے اوسکا دارالریاستہ سیوانو ہے جو قلعہ اوسی سلسلہ کوہ کے اخیر مین واقع ہے جسپر جہالور ہے حیثیت علاقہ کی ایک خاص بیان کرنا کچہ ضرور نہین ہے کیونکہ یہ بھی اوس قسم کا جسکا ذکر ابھی ہوچکا ہے سابق مین یہ علاقہ مع ناگور کی جاگیر ولیعہد مارواڑ مین تھا مگر جبسے دہونکل سنگہ دعویدار زبردستی ہوا تھا اوسنے اسکو شامل علاقہ خالصہ کرلیا دراصل کوئی وارث مارو کا نہین فرشتہ اپنی کتاب مین ذکر تحفظ سیوانو بمقابلہ فوج علاءالدین کرتا ہے *

ماچولا[1] اور موکنین دو بڑے علاقہ ماتحت جہالور کے اندر حدود لونی کے ہین ماچولا مین ایک مضبوط قلعہ ہے جس سے تحفظ اوسکی جنوب و مشرق کی سرحد کا بمقابلہ غارتگری میناکی ہوتا ہے

[1] ماچولا نقشہ مین نہین لکہا گیا ہے *

اور مورسین جسمین ایک قلعہ ہے اور شہر پانچ سو گھر کا اوپر مغربی حد جالور کے واقع ہے +

بھین مال اور سانچور دو بڑے علاقہ جنوب مین ہین یہی دونون ملک برابر باقیماندہ ملک کے ہین ہر ایک مین ایسے مواضع شامل ہین یہ شہر اوپر شارع عام کے واقع ہین جو کچھہ اور گجرات کو جاتا ہے جنکی نسبت اونکو قدیم سے ایک شہرت تجارت کی حاصل ہے کہتے ہین کہ بھین مال مین پندرہ سو گھر ہین اور سانچور مین قریب نصف اسکے نہایت متمول مہاجن اسمین رہتے تھے مگر عدم اطمینان اندرونی و بیرونی نے ان شہرون کا بڑا نقصان کیا ہے شہر مذکور اول کا جو نام مال ہے وہ محل نہین ہے جیسا نقشہ مین لکھا ہے مگر باعتبار دول و منڈی کے مال ہے وہان ایک مندر وراہا کا ہے یعنے باراہ بمعنی خوک کا ہے اوس مین مورت ایک بڑے خوک کی ہے سانچور بھی ایک خاص شہرت رکھتا ہے اوس مین ایک قسم کے برہمن رہتے تھے جنکو سانچورا کہتے ہین اور یہ برہمن پوجاری بعض نہایت مشہور معابد ہنود اس علاقہ کے ہین مثل دوارکا اور متھرا اور پوشکر اور نگر پارکہار وغیرہ اصل نام سانچور کا ستی پورا یا شہر ستی قدیم سے تھا مگر وہ مخفف اور خراب ہوکر سانچور ہوگیا +

بہدراجون - کم توجہ نسبت اصل جاگیرات جالور کے اور یہ خالصہ دیہات پاس علاقہ کے کیجاتی ہے بہدراجون ایک شہر پانچ سو گھر کا ہے اور تین ربع اسکے خاندان مینا کے ہین یہ درمیان کوہستان کے واقع ہے اور ایک قلعہ خرد بھی اوسمین ہے رئیس یہان کا خاندان جودہا سے ہے اور اوسکی جاگیر جالور کو ساتہ پالی واقع گودوار کے شامل کرتی ہے +

مہوو - یہ ایک مشہور قلعہ اوپر ہر دو کنارہ لونی کے واقع ہے اور راٹھور کا اول قبضہ اسپر ہوا تھا اگر صحیح بیان کیا جاے تو یہ علاقہ سیوانچی کے تعلق ہے اور وہان کے رئیس کو یہ خراج بھی ادا کرتا ہے اور وقت ضرورت خدمتگذاری بھی کرتا ہے رئیس مہوو کا خطاب راول ہے اور اوسکی اکثر سکونت شہر جیسول مین رہتی ہے رئیس حال یہان کا صورت سنگہ ہے اور اوسکے رشتہ دار سورج مل کا خطاب بھی راول ہے اوسکی جاگیر اور قلعہ سندری مین ہے یہ بھی اوپر لونی کے بائیس میل بجانب جنوب جیسول کے واقع ہے ان دونون مین نزاع جاری ہے وجہ یہ کہ یہ دونون دعوی برابر حقوق کا رکھتے ہین اور نتیجہ یہ ہے کہ دونون مین سے کوئی مقام مہوو دار الریاستہ علاقہ مین رہنے نہین پاتا یہ دونون رئیس ہمیشہ دزدی کو بے حرمتی نہین تصور کرتے تھے جب یہ تواریخ ۱۸۱۳ع مین لکھی گئی تھی مگر امید یہ ہے

کہ اب وہ اپنے طریقہ سابقہ کے انجام خطرناک کو سمجھکر گو اوسکے نقص ذاتی کو تصور نہین کرکے متوجہ تردد کرانے اراضی زرریز واقع دریاے نمک کے ہونگے جہان گندم جوار اور باجرا بکثرت پیدا ہوتا ہے +

بہالوترا اور تلوارا دو مشہور نام جغرافیہ ملک مین ہین وہان ہرسال ایک میلا ہوتا ہے اور ایسا بڑا میلہ ہوتا ہے جیسا جرمنی کے ملک مین مقام لیپک مین ہوتا ہے گو اوسکو میلہ بہالوترا کا کہتے ہین مگر وہ مقام تلوارا مین جمع ہوتا ہے جو سات میل بجانب جنوب متصل جزیرہ لونی کے واقع ہے اوسکو ایک تیرتہ کا مقام یعنے معابد اسوجہ سے تصور کرتی ہین کہ اوسمین مندر مالی ناتہ کا ہے جو دیوتا مالیون کا ہے مگر اب حسب مذکورۂ بالا اوسکو راٹھور بھی دیوتا مانتے ہین مقام تلوارا ایک دوسرے رشتہ دار خاندان مہوہ مین سے ہے اور بہالوترا جو خالصہ ہوتا تھا اب تک متعلق امراکے ہے جو ایک عمدہ رئیس مارواڑ ہے اور بہالوترا اور سندری ایک اور وجہ بھی مشہور ہین یعنے وہ شامل علاقہ درونرا ہوکر جاگیر درگا داس کی تھی جو ایک شخص لاثانی تواریخ مارو مین ہوگیا ہے جسکی اولاد اب تک قابض سندری پر ہین جاگیر مہوہ جسمین یہ سب شامل ہین جمعی پچاس ہزار روپیہ سالانہ کا ہے یہ ثبت مع اپنے اپنے جاگیرداروں کے کبھی کبھی دربار مین جاتے ہین مگر آپ کو خدمتگذاری سے بری تصور کرتے ہین الا ہنگام ضرورت اونکی طلبی خصوصاً واسطے حفاظت سرحد کے ہوا کرتی ہے اسکے وہ سوم الیشور یعنے محافظ سرحدات کہلاتے ہین +

اندوواتی — یہ علاقہ جسکا نام قوم اندو راجپوت سے مشہور ہوا ہے اور یہ اندو ایک فرع خاندان پرہار سے ہین اور قدیم راجہ مندور کے تھے بہالوترا سے بجانب شمال دارالریاستہ جودہ پور سے بجانب مغرب واقع ہے اوسکے شمال کی سمت گوگا کا تہل ہے اور وسعت اس تہل اندوواتی کی قریب تیس کوس کے گرد مین ہے +

گوگا دیو کا تہل — گوگا کا نام تواریخ جنگی چوہان مین جسمین ذکر شجاعون کا درج ہے بہت مشہور اور مذکور ہے یہ تہل انڈواتی کے شمال مین واقع ہے اور ایک ہی بیان دونون کے مطابق ہے تہل کے ٹیلہ بہت بلند اس علاقہ مین ہین آبادی بہت کم ہے دیہات دوچار آباد ہین پانی سطح زمین سے بہت دور ہے اور جنگل اس مین بہت ہے تہوپ اور پہول سوند اور بیاسہ اس روہی کے شہرہاے کلان مین یہان والے آب باران چشمون مین جمع کر رکھتے ہین اور بضرورت اوس کو

بلغایت صرف کرتے ہین کثرت سے ہوتا ہے کہ وہ پانی خراب ہو جاتا ہے اور اوس سے بیماری یعنی
عارضہ تونرہی سے اکثر شخصون کو پیدا ہوتا ہے ؛؛

ترروُنی کا ضلع جو درمیان گوگا دیو کے تھل اور ضلع اسسر تا بیکانیر کے واقع ہے اور اوسکا
علاقہ سرحد سے کہ وہ متعلق ہے بیکانیر کا دارالریاست ہے ورنہ دارالریاست صرف ترروُنی کی نہین بلکہ
اوس تمام صوبہ کا ہے جو درمیان دو دارالریاستہ ہاے مارستھالی کے واقع ہے جنوبی حصہ اس تھل کا
اوس سے مختلف حیثیت کا نہین ہے جو سابق مذکور ہوا ہے لیکن اوسکا شمالی حصہ مین اور خصوصاً
علاقہ بائیں میں پہاڑ ہین گرد و نواح پوکرن کے کوہ ہاے خرد متفرق ہین اور جزو اوس سلسلہ کوہ کے ہین
جسمین دارالریاست جیسلمیر واقع ہے اسی سبب سے جیسا کہ ہمنے ذکر کیا ہے اس قطعہ سرسبز کو نام میر
یعنے کوہی کا حاصل ہوا ہے نام ترروُنی کا لفظ ترسے لیا گیا ہے یعنے نمی یا تری چشمون کی یا خود
چشمون سے جو اس پہاڑ سے جاری ہوتے ہین شہر پوکرن جا ہے سکون سالم سنگہ (جسکے خاندانکی
تواریخ مین ہمنے مفصل حال بیان کیا ہے تاریخ مارواڑ مین) آبادی دو ہزار گھر کی ہے گرد اوسکے
دیوار سنگی ہے اور ایک قلعہ بھی ہے جسپر اکثر اوقات بجانب مشرق چڑھی ہوئی ہین بجانب مغرب
اس شہر کے خلاف چشمداشت اس نواح کے ایک دریا جاری ہے کہ وہ موسم برشکال مین ہی جاری
رہتا ہے اور پھر ریگ مین گم ہو جاتا ہے بعضے کہتے ہین کہ وہ کنڈ وسر سے نکلتا ہے اور بعض کا
یہ بیان ہے کہ کوہ سے دریاے مذکور جاری ہوتا ہے بہرحال باشندے اون چاہات سے جو
اوسکی تہ مین کھدے ہین پانی خوشگوار بکثرت حاصل کرتے ہین رئیس پوکرن کے قبضہ مین سواے
چھہ سیر پیداوار کے اور اراضی جاگیر پائین دریاے لونی اور باندی کے بھی لاکھ روپیہ کی ہے مقامات
ورونا اور منزل جاگیر ہاے حال ورگا داس کی اب اس خاندان سالم سنگہ کے قبضہ مین ہے
بیرکوہ بجانب شمال پوکرن کے مندر رام دیو واقع ہے یہ باعث ایک مندر رام دیو کے
جو نام اوس رئیس کا مشہور ہے اور یہ رام دیو بڑا شجاع آدمی صحرا کا تھا اور یہان میلہ ماہ بہادون

ل۔ یہ واضح ہو کہ باشندے یہ بیان کرتے ہین کہ بعد رقوندہی کا ایک کیڑا مثل سوت کے ہوتا ہے کہ وہ آنکہ مین اس پانی سے پیدا ہوتا ہے
اور گھوڑونکی آنکہ مین بھی ہوتا ہے سنے گھوڑونکی آنکہ مین خود دیکھا ہے کہ نہایت تیزی سے اوہر ادہر پھرا کرتا ہے ایک پانی ودوا
ڈالکر یہ لگ اوسکو نکال سکتے ہین ؛؛

موسم برشکال مین ہوتا ہے جسمین سب طرف کے آدمی جمع ہوتے ہین تجاران کراںچی بندر ٹھٹھہ اور ملتان اور شکارپور اور کچھ بہان اکثر ملکون کے اجناس لاکر خرید و فروخت کرتے ہین اسپ و شتر و نرگاو بھی یہان بکثرت آتے تھے مگر قحط سالی ۱۳۱۸ء اور بدنظمی جو راجہ بان کی گدی نشینی سے ہے اور مزید بران تنازعات جو فیما بین بھٹی اور راٹھور کے ہین باعث انسداد اس رسم دلخواہ ملاقات میلہ کے ہوے ہین جو بروقت میلہ اس صحراے لق و دق کو بھی ایک موقع خوشی و اہتزاز کا کرتا تھا *

کہاورکا تھل — یہ تھل جو درمیان جیسلمیر اور بارمیر کے ہے اور سرحد اوسکی مقام گراب واقع صحراے دہات تک ہے نہایت کم شنیدہ اور دارزمین واقع ہے گو اس مین آبادی کم ہے مگر اوسمین اکثر مقامات کلان واقع ہین کہ جنکو بنام اس تھل کا رویین دے سکتے ہین منجملہ اون کے مقام شیو اور کوٹورو نہایت کلان شہر ہین شیو مین تین سو اور کوٹورو مین پانچ سو گھر ہین اور اوس پہاڑ پر واقع ہے جو بھوج سے جیسلمیر تک جاتا ہے یہ دونون شہر متعلق خاندان راٹھور کے ہین اور رئیس وہان کے براے نام اطاعت راجہ جودھپور کی کرتے ہین بہت عرصہ نہین گذرا ہے کہ ایک بڑی تجارت درمیان انہلواڑہ اور اس علاقہ کے جاری تھی مگر صحرائیان بد اطوار نے اسقدر قافلہ غارت کیے کہ وہ آخر کو خراب ہو گئے اس تھل مین چراگاہ اور چارا واسطے بھیڑ اور شتر کے بکثرت پیدا ہوتا ہے *

مالی ناتہ کا تھل یا بارمیر — سابق اس کل علاقہ مین ایک قوم مالی یا ملانی کی سکونت رکھتی تھی اور بیان یہ ہے کہ یہ قوم دراصل راٹھور تھی مگر براے تحقیق یہ لوگ چوہان تھے اور اوسی خاندان سے تھے جسکے قدیم حاکم جونا چوتن کے تھے قبل از قحط سالی کے بارمیر مین کہتے ہین کہ ایک ہزار دو سو گھر تھے اور سب قسم کے آدمی آباد تھے چہارم اون مین کے ساہوکار برہمن تھے یہ شہر اوسی پہاڑ پر آباد ہے جسپر شیو کوٹورو آباد ہے اور یہان یہ کوہ دو سو سے تین سو فیٹ تک بلند ہے مقام شیو سے بارمیر تک خوب سطح زمین ہے کہین کہین ٹیلہ ریگ کے چھوٹے چھوٹے نمودار ہوتے ہین اور پیداوار یہان موسم موافق مین کافی واسطے یہان والون کی بسر کے ہوتی ہے پدم سنگہ رئیس بارمیر اوسی خاندان سے ہے جس خاندان سے رئیس شیو کوٹورو اور جیسلمیر کے ہین رئیس جیسلمیر کی یہ سب اولاد مین تھے اور وہ چونتیس موضع اپنی جاگیر مین شمار کرتا ہے سابق ایک وافی بیان واسطے تحصیل محصول راہداری کے رہتا تھا مگر صحرائیون نے اس عہدہ کو خود مختاری کر لیا ہے اور رئیس بارمیر جو کچھ محصول مین پاتا ہے آپ لے لیتا ہے

اونکی آسایش بھی کے ساتہ دوستی رکھنے مین ہے اور اپنے مالک سے رجوع کم ہین جسکے اہلکاران کا وہ بعض وقت مقابلہ کرتے ہین خصوص جب وہ اونسے زائد طلب کرتے ہین اور ایسے موقع پر وہ مدد اپنے دوستان صحرائی کی طلب کرنے کو ناپسند نہین کرتے کل اس علاقہ مین اچھے اچھے شتر پائے جاتے ہین اور ہر اطراف ہندوستان مین اونکی قیمت اچھی ملتی ہے +

کھیردھر یعنے اراضی کھیر[1] - اس علاقہ کا حال اکثران ریاستون کی تواریخ مین لکھا ہے ایسے مقام بعیدہ مین اول راٹھور آکر قوم گوہل کو خارج کرکے آپ آباد ہوئی تھی اور قوم مذکور یہان سے خارج ہوکر بمقام کھمبایت چلی گئی تھی اور اب مالک گوگا اور بہاونگر کی ہے اور بالعوض اسکے کہ اپنے جہاز صحرا کو بیچ اونکی تاخت لائے اوپر قافلون کے حرکت دین وہ اب سمندر ہند کو بیچ تجارت ناجائز اور ممنوع غلامان کے تا بہ کنارہ سوفالا قطع کرتے ہین اسکا دریافت کرنا مشکل ہے کہ کسقدر عرض اس اراضی کھیر کا ثابت ہوا ہے مگر عہد گوہل مین وہ نزدیک لونی تک تھی اور اس نکتہ چینی کی کچھ ضرورت بھی یہان نہین ہے کیونکہ ہم یہ نام صرف بیان حال کے واسطے درج کرتے ہین غالبًا اوسمین شامل کل وہ رقبہ تھا جو بعد ازان اون ملانی یا چوہان نے قبضہ مین کیا تھا جنھون نے بنیاد جونا چوتن وغیرہ کی ڈالی تھی لہذا ہم بھی اوسکو شامل کھیردھر کے کرتے ہین کھرالو دارالریاست ایک قطعہ منجملہ نوکوٹ مارو کو تھا جب پرمار اوسکے مالک تھے اب وہ کم ہوکر ایک موضع کے برابر رہگیا ہے جسمین چالیس گھر سے زیادہ نہین اور گرد اوسکے چارون طرف سنگ سیاہ کا پہاڑ ہے اور جزو اوسی سلسلۂ کوہ کا ہے جو بھوج سے آتا ہے +

جونا چوتن یا قدیم چوتن - گو یہ دونون ایک ہی نام معلوم ہوتے ہین مگر وہ مقامات مختلف ہین اور مشہور ہے کہ یہ دونون بہت قدیم شہر تھے اور دارالریاستہ راج ہاے کے تھے مگر بلا پاراج کا سوائے اسکے کہ یہ راجہ خاندان چوہان سے تھے اور کچھ حال اقوال وغیرہ سے دریافت نہین ہوتا مگر ان دونون سے اب بھی علامات شہرہاے کلان کی پیدا ہین خصوصًا جونا قدیم سے جو کوہ سے محصور ہے صرف ایک راستہ اوسکا ہے اوسپر بھی ایک قلعہ کے نشان موجود ہین جو تحفظ اوس ایک راستہ کا

---

[1] یہ نام غالبًا کثرت جنگل کھیر سے اوسکا ہوگیا ہے اور اوسکو کھرالو اور بصحت کھرالا بھی کہتے ہین یعنے مقام کھیر ایک درخت بہت کارآمد اس علاقہ مین ہے اسکے پھل کو وہ لوگ کہاتے ہین اور اوسکا گوند اشیاء تجارت مین سے ہے اور اوسکی شاخ خورد شتر کہاتے ہین اور اوسکی لکڑی باشندگان کے چھپر کے کام مین آتی ہے +

کرتا تھا اور پہاڑ کے اوپر بھی نشان دو قلعے کے موجود ہین ویران شدہ علامات مندرونکی اور باولیونکی جو اب پر ہوگئی ہین سب ثبوت اوسکی وسعت سابقہ کا کرتی ہین اور مشہور ہے کہ اسمین اوس وقت بارہ ہزار مکانات سکنے تھے مگر اب یہان دو سو مکانات خس پوش سے زیادہ نہین ہین اور شہر تین تو صرف ایک موضع خرد رہگیا ہے بیچ دہورمن کے جو آخر حد اوس کوہ پر واقع ہے جسپر جونا اور جوتین آباد ہین ایک عجیب مقام عبادت کا ہے وہان سب باشندے بروز تیج ماہ ساون جمع ہوتے ہین دیوتا الندیو کہلاتا ہے اسکی وجہ سے ایک فتح عظیم قوم ملانی کو حاصل ہوئی تھی پرستش وہان تانبے کی مورتون کی ہوتی ہے یہ سب مورتین کوہ الندیو کی چوٹی پر رکھی ہین اونکو اشو موکھی کہتے ہین اسوجہ سے کہ اونکے چہرہ گھوڑون کے ہین اب یہ غور کے قابل ہے کہ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے یا نہین کہ ملانی کے قدیم بزرگ ستہک تھے اور ایک فرع خاندان اشی یا اشو وسطی ایشیا کی تھی +

نگر گورو — درمیان بارمیر اور نگر گورو کے ایک عظیم تھل یا روئی چلا گیا ہے اوسمین بہت گنجان جنگل کہیر اور کجہری اور کریل اور کیب اور پھول کے ہین جنکے گوند اور ثمر کو بہیل اور قلی اضلاع جنوبی کام مین لاتے ہین نگر اور گورو دو بڑے شہر لونی پر (انکا ذکر تفصیل منازل مین درج ہے) اوپر سرحد چوہان راج سوئی باہ کے واقع ہین اور سابق جزو اوسکے تھے +

یہان ہمارا بیان تھل وغیرہ واقع مغرب مارواڑ کا ختم ہوتا ہے جو دست قدرت سے تو ناقابل تھے مگر اونکی خرابی اور بربادی اور بھی زیادہ بلکہ کامل اوس قحط سالی سے ہوتی جو سمت ۱۸۶۸ (سنہ ۱۸۱۲ء) مین اس تمام ملک مین ہوئی تھی اور جسکو یہ تیسرا[۱] سال ہے جن بد انتظامیون کا ہمنے بیان کیا ہے

۱؎ یعنے سنہ ۱۸۱۳ء ہے — ہم اوس تاریخ کی اپنے روزنامچہ سے نقل کرتے ہین جب ہمارے گروہ تلاشی ان مقامات سے واپس آئے تھے تو اپنے ہمراہ باشندگان دہات کو لائے تھے جو اونکے بیان کے موافق پیمایش اس صحرا کی اونکے کف دست مین تھی کیونکہ وہ تیس سال تک ہرکارون مین نوکر تھے بعد ازان دو اونمین سے کس مع اپنے عیال و اطفال کے میرے پاس آگئے اور پانچ سال سے زیادہ ہماری ملازمی مین رہے اور جو کام اونکے سپرد ہوا تھا یعنے جمعدار ڈاک اوسمین وہ نہایت وفادار اور لائق اور دیانتدار ثابت ہوئے یہ ڈاک ہمارے سپرد تھی جب ہم دربار سیندہیا مین تھے اور یہ ڈاک ایک مرتبہ گنگا سے بمبئی تک تھی اور ایسے ایسے مقامات سے گذر کرتی تھی جو نہایت جنگلی اور کم مشہور ہندوستان مین تھے مگر جن لوگون کو ہمنے تعلیم ان امور تلاش کے واسطے کیا تھا اون کے کام مین کوئی ایسا ہمکو نہین ملا جو لا علاج ہو +

کہ تیس سال سے دار الحکومت مین واقع ہین اونکے باعث یہ علاقجات بعیدہ صرف اوپر رحم اقوام
صحرائی کے چھوڑے تھے یا اوررحم اونکے اپنے بداطوار حاکمون کے دراصل اس سے ہمارا تعجب
زیادہ ہوتا ہے کہ اب بے علاقجات مین انسان کیونکر رہتے تھے جہان سواے چند سر یا نمکیار کے
اور کوئی شے فائدہ بخش مالک کی نہین تھی اور یاشتر بھی جو خاص کر علاقجات جنوبی مین ہوتے ہین
اور نسل اونکی صحرا مین اچھی ہوتی ہے +

باب دوم

چوہان راج ـ قدامت اور عمائد چوہان صحرائی ـ وسعت اور آبادی راج نگر پارکا سر ـ تعداد ـ
حیثیت چوہان راج ـ آب پیداوار ـ باشندگان ـ تلی ـ بھیل ـ تیھل ـ دہات اور اومرسومرا کا تھل ـ
عمق چاہات ـ حالات قدیم ـ شہر اور قدیم دار الریاست سندہ ـ خاندان سودا سومرا و سمار اجہ
اونکی خدمات ـ خیال کیے جاتے ہین کہ یہ دشمن سکندر اعظم او زینندر کے تھے ـ صوبہ ولید کا
ارور کو لینا ـ امرکوٹ ـ اوسکی تواریخ ـ اقوام سندہ اور صحرائی ـ امراض ـ کرم نارو ـ یا گینوا
پیداوار ـ حیوانات و نباتات صحرا ـ داودپوترا ـ تفصیل منازل ـ

چوہان راج ـ راج چوہان کا ایک گوشہ بعیدہ راجپوتانہ مین ہے اوسکی موجودگی اب گویا اول مرتبہ
دریافت ہوئی ہے جو کلانی اور نیک انتظامی زیادہ تر متعلق ہے لہذا راج چوہان رنبیسان خرد
صحرا کو ایک سلطنت ہوتا ہے باہر کی طرف وہ محدود اسطرح پر ہے بجانب شمال و مشرق ساتہ علاقہ
ریاست مارواڑ جسکا حال ابھی ہمنے لکھا ہے بطرف جنوب و مشرق ساتہ کولیوارا کے اور بسمت
جنوب ساتہ ران کے اور بطرف مغرب ساتہ صحرا سے دہات کے اور اندر کا انتظام یہ ہے کہ وہ
دو مختلف حکومت مین منقسم ہے مشرقی حکومت کو ویراباہ کہتے ہین اور مغربی کو بوجہ اوس کے
واقع ہونے آنزوے لونی نام پارکر[1] مشہور ہے جو نام لفظ نگر سے شامل ہوکر دار الریاست کا
نام بھی ہے لفظ امتیاز سرنگر یعنے دار الریاست اوسمین اور شامل ہوتا ہے یہ وہی نگر پارکر ہے
جسکا ذکر اوس مشہور اور نامی رینل صاحب نے کیا ہے اور یہ وہی مقام ہے جسکو بوقت ہمارے

[1] لفظ پار کے معنی آنزوے کے ہین اور لفظ کر یا کہر مترادف لونی یا دریاے نمک کا ہے راجپوتانہ مین اکثر نالے نمک کے جاری ہین سمندر کو بھی
لونا پانی کہتے ہین یا کہاری پانی اور اصطلاحا اوسکو کالا پانی کہتے ہین یہ کسیطرح بے معنی نہین ہے +

شروع مراسم خط کتابت کے اوس اولوالعزم ٹڈنگٹن صاحب نے جاکر زمانہ کثیر گذرا جب لکھا تھا + اس صحرا کے چوہان ناز اپنی قدامت اور عمدگی نسل کا کرتے ہین وہ حوالہ مانک رائے اور بیسل دیو اجمیر والہ کا دیتے ہین اور پرتھی راج کا بھی جو اخیر راجہ ہند و دہلی کا تھا بہ نظر ثبوت امر آخر الذکر حوالہ دیتے ہین امر اول الذکر کو ہم حوالہ اوپر قیاس اور اونکے بھاٹون کے کرتے ہین اور ہم بے وسوسہ یہ بیان کر سکتے ہین کہ وہ اولاد سودا اور دیگر فروع خاندان پرمار کے ہین جو ہر طرح ثابت ہے کہ جب سکندر سندہ سے گیا تھا تو وہ مالک یہانکے تھے اور یہ بھی خیال غالب ہے کہ مالی یا ملانی نے جنکو سکندر نے اس گوشہ پنجاب مین نکالدیا تھا اراضی کھیر کو سودا قوم سے لیلیا تھا بہر حال یہ تحقیق ہے کہ سلسلہ چوہان کی ریاستون کا آٹھہ صدی سے تیرہ صدی تک اجمیر سے سرحد سندہ تک جاری تھا اور اوسکے شہر ہاے کلان اجمیر اور نادول اور جھالور اور سردہی اور جوناچوتن تھے اور اگرچہ یہ سب اپنی اپنی تواریخ مین حکومت آزادانہ اور سر خود کا دعوی کرتے ہین مگر یہ گمان کیا جاتا ہے کہ وہ کچھ اطاعت اجمیر کی کرتے تھے اور ہمارے پاس تحریرات اس گمان کے تصدیق کرنے کو موجود نہین سواے اسکے ہر ایک انمین کا تواریخ اہل اسلام مین بہت مشہور ہوگیا ہے محمد غزنوی سے علاء الدین تک جسکا خطاب سکندر ثانی تھا محمود نے بیچ اپنی مہم دوازدہم مین ملتان سے اجمیر تک (جسکے قلعہ کے بارہ مین فرشتہ تحریر کرتا ہے کہ اوسنے بمجبوری اوسکو اپنے دشمنون کے قبضہ مین چھوڑ دیا تھا) اندر گذر کیا تھا اور نادول کو تاخت کیا تھا (ترجمہ مین بازول لکھا ہے) اور احوال قدیم مین اب تک موجود ہے کہ وہ جوناچوتن مین بھی آیا تھا اور وہ اب تک اون سرنگون کا نشان دیتے ہین جنکے ذریعہ سے یہ قلعہ کو ہی فتح ہوا تھا ہمکو یہ معلوم نہین ہوتا کہ آیا یہ امر بعد اوسکے آنے اور برباد کرنے نہر والہ (انہلوارا پٹن) کے وقوع مین آیا تھا یا جب وہ سفر مین تھا مگر جب ہم اس امر کا خیال کرین کہ بیچ اس اپنی اخیر مہم مین اوسنے ارادہ واپس جانے کا براہ سندہ کیا تھا اور اس صحرا مین اوسکی قریب جملہ فوج کے تباہ ہوگئی تھی تو ہم یہ قیاس بواجبی کر سکتے ہین کہ اوسنے جو ارادہ غارت کرنے جوناچوتن کا کیا تھا اوسی سے یہ خطرہ اوسکو ہوا کیونکہ بوجہ اوس امر قوی تر کے کہ کفار کو مذہب مین لانے یا تباہ کرنے راجگان خارج شدہ نہر والہ نے پناہ پاس چوہان کے بیچ کوہ ہاے ریگ کہر دہر کے لی ہو

اور اسطرح اوسکے پنجہ مین پھس گئے ہون +
اگرچہ براے نام ایک ریاست شمار کیجاتی ہے مگر رئیس پارکر بہت کم بلکہ کچہ بھی اطاعت اپنے مالک
ویراباہ کی نہین کرتا ان دونون کا خطاب قدیم ہندو یعنی رانا ہے اور دونون موروثی شجاعت جو
موافق چوہان کے ہے رکھتے ہین اب یہ ضرور نہین کہ وسعت تہل کی جو اس راج مین واقع ہے
بہ تعداد میل مربع صراحةً درج ہو یا اوسکی مردم شماری مین کوشش کیجاے جو نہایت متزلزل ہے مگر ہم
مختصر بیان شہر ہاے کلان کا درج کرینگے جس سے اعانت بیچ تخمینہ کرنے آبادی نفری مارو ستہالی مین ہوگی
ہم قسمت اول سے شروع کرتے ہین +
شہر ہاے کلان راج چوہان کے سوئی اور باہ اور دہرنی دہر اور بالکاسر اور تہراد اور موتی گانگ اور
چاتیل والو ہین رانا نراین راؤ اکثر سوئی اور باہ مین رہتا ہے یہ دونون شہر کلان ہین اور محصور جہاری
ببول اور دیگر درخت ہاے خاردار سے ہین جو اس شہر مین کانٹہ کا کوٹ کہلاتا ہے اور جس ہی یہ کم خرچ
اور بے ساختہ مگر نہایت مستحکم انضباط حاصل ہے جسکو کانٹون کا کوٹ کہتے ہین آمدنی نراین راو
کی اس ملک صحرائی سے تین لاکہہ روپیہ کہتے ہین منجملہ اسکے وہ ایک ثلث یعنے لاکہہ روپیہ چورہ پورہ
کو دیتا ہی اسکا کوئی استحقاق نہین ہے اور یہ محاصل کبھی بغیر فوج کشی کرنے کے تحصیل نہین ہوتا جو
قطعات دریاے لونی سے سیراب ہوتے ہین اون مین خوب غلہ پیدا ہوتا ہے اور گو موسم خشک مین
یہ دریا جاری نہین رہتا مگر بذریعہ چاہات کے جو اوسکی تہ مین کندہ کیے گئے ہین آب خوشگوار دستیاب
ہوتا ہے مگر یہ بھی بیان ہوتا ہے کہ جب یہ جاری نہین ہوتا ہے اوسوقت مین بھی ایک سست
آب روان بیچ قطعات متفرق کے نیچے ریگ کے معلوم ہوتا ہے یہ امر قدرتی بیچ ندریا کو ہاری
واقع ضلع گوالیار کے نظر آتا ہے جہان بعد خشک قطعہ کئی میل کے ہمنے دوسرے مقام پر پانی بخوبی
جاری دیکہا ہے (ہمارا ایک احوال سفر مین درج ہے کہ ایک فرع دریاے لونی کی مقام سوئی دار الریاست
ویراباہ کے متصل جاری ہے اور وہان وہ چار سو بارہ قدم عریض ہے ہماری راے مین یہ غلط ہے)
نگر یا سر نگر دار الریاستہ پارکر ایک شہر ہے جسمین پندرہ سو گہر ہین منجملہ اسکے سنہ ۱۸۱۴ء مین نصف
آباد تھے یہان ایک قلعہ بھی اوپر کوہ کے بجانب جنوب و مغرب شہر مذکور کے واقع ہے اور کہتے ہین
کہ یہ کوہ قریب دو سو فیٹ کے بلند ہے یہان چاہات اور باولی بکثرت ہین دریاے لونی کہتے ہین

کہ سات کوس بجانب جنوب نگر جاری ہے اس سے ہم تصور کرتے ہین کہ اوسکی تہ کا نشان بخوبی درمیان رن کے معلوم ہوتا ہوگا رئیس پارکر کا خطاب رانا ہے اور اوسکے مالک رئیس ویراباہ کا بھی یہی خطاب ہے اوسکی دوستی اب اوسنے بالکل ترک کردی ہے اور ہم یہ بھی نہین جانتے کہ کبھی وہ دونون کچہ سلسلہ باہمی رکھتے ہون یہ سب ایک ہی خاندان کے ہین یعنے ہاپا راج کی جسکا دارالریاستہ جوناچوتن تھا ✤

بانکاسر بعد سرنگر کے مستحق تذکرہ کا ہے بہت عرصہ نہین گذرا کہ یہ شہر بہت کلان تھا اور بوجہ جنگل کے ایک اچھا شگفتہ شہر تھا مگر اب ۱۸۱۳ع مین اوسمین صرف تین سو ساٹہ مکانات آباد ہین ایک فرزند رئیس نگر اسمین سکونت رکھتا ہے اسکا بھی خطاب مثل اوسکے والد کے رانا ہے

اب ہم کچہ زیادہ ذکر شہر ہاے خرد کا نہین کرینگے کیونکہ اونکا ذکر فہرست منازل مین آجائیگا ✤

تھراد — ایک اور انقسام چوہان لونی کی ہے اسکا دارالریاستہ بھی اسی نام کا ہے اور چند گروہ بجانب شرق سوئی باہ کے واقع ہے اور یہ بھی مثل پارکر کے براے نام ماتحت اوسکے ہے ✤

یہان ہم بیان ویراباہ کو ختم کرتے ہین جسکا ہم اعادہ کرین تو اوسمین اکثر غلطی واقع ہوگی ✤

حیثیت علاقہ راج چوہان — چونکہ فہرست تفصیل منازل مین حیثیت ملک کی بہ تفصیل درج ہے لہذا یہان ارادہ زیادہ صراحت کا فضول معلوم ہوتا ہے وہی ناقابل سلسلہ جسکا ذکر ابھی ہوچکا ہے کہ درمیان چوتن کے گذر کر جیسلمیر تک جاتا ہے یہان بھی بانکاسر سے دو کوس کے فاصلہ پر بجانب مغرب واقع ہے اور وہان سے نگر تک جدا جدا ٹیلے چلے گئے ہین اراضی دونون جانب دریاے لونی کے پیداوار گندم اور دیگر غلہ باریک کی اچھی ہوتی ہے اور ویراباہ گو اوسمین ایک تھل عظیم ہے مگر ایک اچھا سطح زمین بھی اوس مین ہے خصوصاً بجانب راد ہن پور جو بفاصلہ سترہ کوس سوئی سے واقع ہے لونی سے آگے تھل مین ٹیلہ ہاے کلان ہین اور چوتن سے بانکاسر تک دراصل تمام بنجر بلکہ بھور ہے اور اوسمین ٹیلہ ہاے بلند اور لوہ متفاصل جابجا غرق ریگ مین ہین ✤

آب و پیداوار — بیچ تمام راج چوہان کے یا ہمکو کہنا چاہیے کہ اوس علاقہ یا قطعہ زمین راج مذکور مین جو قابل آبادی کی ہے پانی بفاصلہ مناسب سطح زمین ہی نکلتا ہے یعنی جابجات وہانکے دس سے بیس پرشا[۵۱] تک

[۵۱] اس صحرا مین پرشا کا اندازہ چھہ سے سات فیٹ تک کا ہے یعنے قد آدم مگر اسطرح کہ وہ کھڑا ہوکر اپنا ہاتہ اونچا کرے تو اوسکی انگشت وسطی تک کا پیمانہ لیا جاتا ہے پرشا فقط پرش یعنے آدمی سے مراد ہے ✤

یعنے قریب پینسٹھ فیٹ سے ایک سو تیس فیٹ تک عمیق ہین مگر یہ عمق کچھ بھی نہین ہے جب عمق
چاہات مقام وہات کا تصور کیا جاے جہان بعض چاہ قریب سات سو فیٹ کے عمیق ہے سوا ے
گندم کے لونی پر تل اور مونگ اور موٹھ وغیرہ اور باجرا کافی واسطے مصارف کے پیدا ہوتا ہے
مگر اس ملک مین غارت گری اصل پیشہ باشندگان کا ہے اور قوم چوہان جو رئیس یہان کے ہین
اور قوم کولی جو ایک قوم رذیل سے ہین دونون اس پیشہ مین اپنی چالاکی اور چستی ایک دوسرے سے
زیادہ ثابت کرنے کی تمنا رکھتے ہین جہان زمین کچھ بھی قابل الزراعت متصور ہوتی ہے وہان
چارہ وغیرہ بہت پیدا ہوتا ہے خصوصاً واسطے شتر کے جو خاروار درخت بہت کھاتا ہے
بھیڑ اور بکری بھی یہان بکثرت ہین اور نرگاوان اور گھوڑے اچھے پیدا ہوتے ہین اور فوراً
تلوارا کے میلہ مین فروخت ہوجاتے ہین ٭

باشندگان — ہمکو بیان کرنا چاہیے کہ اولاد خواہ قوم مالی کی جو دشمن سکندر کی تھی اور خواہ تھی راج کی
جو کم شجاع اوس سے تھا ایک گروہ دزدان اور قزاقان ہین جو تاخت و تاراج بیچ ملک سندھ اور
گجرات اور مارواڑ کے اس نظر سے کرتے تھے کہ جو سوء انتظامی اور زیادتی جودھ پور کی جو آپ کو
اونکے حاکم تصور کرتے تھے اور دعوی غارت گری کا کرتے تھے اوسکا معاوضہ رعایا کے مال سے
لیا جاے ہر قوم کے آدمی چوہان راج مین موجود ہین مگر وہ اقوام زیادہ ہین جنکا نام مترادف
نام دزدان ہے جیسے صحرائی اور کھوسا اور کولی اور بھیل اگرچہ چوہان ذی قوت ہین مگر وہ
کم ہین اور اقوام کولی اور بھیل مع ایک اور قوم کے جنکو پتھل کہتے ہین بہت کثرت سے ہین
قوم پتھل جنکا نام آخر مین لکھا گیا ہے اگرچہ قوم رذیل برابر اقوام دیگر کے ہین مگر اس ملک مین
یہی قوم مزدور ونکی ہے سوائے کاشتکاری کے وہ تجارت گوند وغیرہ کی کرتے ہین اور یہ گوند وہ
اون درختان سے نکالتے ہین جنکا مذکور اوپر آچکا ہے قوم چوہان مثل دیگر اقوام راجپوت جو
ملک بعیدہ مین آباد ہین زنار گلے مین نہین رکھتے اور اون توہمات مذہبی سے بھی وہ
خالی ہین جو صحبت برہمنان سے ایک شخص کے دلمین پیدا ہوتے ہین اور وہ اون سے
مقید مثل سلاسل آہنی کے ہوتا ہے اور بالعوض اس سستی عقائد کے ایک اصلاح بھی اون کی
طبیعت مین ایسی ہوئی ہے جس سے اونکی سیرت مین بہتری پیدا ہوئی ہے یعنے چوہان مشرقی سے

اونکی سیرت بدرجہ بہتر ہے وہ یہ ہے کہ انمین وہ رسم خلاف قاعدہ دختر کشی کی جاری نہین ہے بخلاف ان کے اونکی ہمسایہ قوم جہاریجا مین یہ رسم بدرجہ غایت جاری ہے کہانے مین بھی یہ لوگ مقید توہمات کے نہین ہین اونکے یہان چوکا نہین ہوتا اور نہ چولا ہوتا ہے اون کے نان پز عموماً نائی قوم کے ہین اور جو کھانا کھا کر بچ رہتا ہے وہ اوسکو بخلاف طریقہ ہای ہنود کے اوسکو باندہ رکھتے ہین اور دوسرے وقت کھا لیتے ہین +

کولی وبہیل — قوم اول یعنے کولی ان علاقجات مین بکثرت ہین اور نہایت زشت خو انسانون کے ساتہ شامل ہو سکتے ہین گو وہ لوگ پوجا ہر ایک دیوتا کی کرتے ہین جنکو ہنود پوجتے ہین اور خصوصاً ماتا کو مگر وہ ہر ایک قاعدہ دینی ودنیوی کی نسبت طعنہ زنی کرتے ہین و جانوران صحرائی سے کچہ بالاتر ہین وہ ہر ایک شے خوردنی کھاتے ہین مثل گاو وگاومیش اور شتر اور ہرن اور خوک اور اوس سے وہ بھی نہین چھوڑتا ہے جو اپنی مرگ سے مرجاے مثل دیگر اقوام رذیل کے وہ بھی اپنی نسل راجپوتے سے ملاتے ہین اور آپ کو چوہان کولی اور راٹھور کولی اور بربار کولی وغیرہ کے نام سے مشہور کرتے ہین اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ بداصل اولاد قدیم خاندان کولی کی ہین قریب جملہ پارچہ باف ہندوستان کے کولی قوم کے ہین گو وہ اپنی اصل پوشیدہ کرکے آپ کو جلاہو یعنے جولاہہ کہتے ہین اور یہی صرف فرق مسلمان پارچہ بافان سے کرتا ہے بہیل بھی شریک جملہ بدوضعی کولی کے ہین بلکہ شاید ایک درجہ اور کم انسانیت مین اونسے ہین کیونکہ یہ لوگ اور جانور بہی بھی کھا لیتے ہین مثل روباہ وشغال وموش ونیولہ وسانپ اور گو وہ شتر اور طاؤس کو مستثنے اپنی خورش سے کرتے ہین اور وجہ طاؤس کے مستثنے کرنے کی یہ ہے کہ وہ ماتا سے جسکی وہ پرستش کرتے ہین متعلق ہے تاہم اونکی طبیعت کے نقص اور بدطینتی مین وہ برابر کولی کے ہین مگر کولی اور بہیل باہم شادی نہین کرتے اور نہ وہ باہم یکجا کھانا کھاتے ہین یہ قومیت ہے اونکے اسلحہ کمان وتیر ہین اور بعض وقت تلوار بھی اپنے پاس رکھتے ہین مگر بندوق شاذونادر اونکے پاس ہوتی ہے +

قوم تپہل اصلی کاشتکار اس ملک کے ہین اور بقال یعنے بنیا اور یہی صرف قوم شریف ہین انکو پاس بھیڑ بھی رہتی ہین اور کاشتکار بھی یہ لوگ ہین اور اوسیقدر کثرت سے یہ بھی ہین جسقدر بہیل یا کولی قوم تپہل مثل قوم کورمی ہندوستان اور کولمبی ملک مالوا اور دکھن کے ہین یہان اور اقوام بھی آباد ہین

مثل رباری جو شتر پالتے ہین اونکا حال ہمراہ دیگر اقوام صحرائی کے بیان کیا جائیگا +
دہات اور اومرسومرا۔ اب ہم راجپوتانہ کو اسی جگہ چھوڑکر اوس صحرا کا حال شروع کرتے ہین جو متعلق
سندہ کے ہے یعنے وہ قطعہ اراضی درمیان سرحد راجپوتانہ اور گھاٹی سندہ کے جو اوسکے مغرب مین
واقع ہے اور داؤدپوترا سے بجانب شمال اور بلاری واقع دریا سے رن کے ہے یہ قطعہ زمین پیمایش
مین قریب دوسو بیس میل طول مین ہے اور اسّی عرض مین یہ کل ایک تھل ہے اوسمین جزوی دیہات
آباد ہین گو اکثر مواضع بہیر والا یعنے راسے کے جابجا اوسمین آباد ہین مگر یہ قابل درج نقشہ کے
اسوجہ سے نہین ہین کہ وہ ہمیشہ آباد نہین رہتے جزوی پورے جنکو یہان واس کہتے ہین اور جو برلب
چشمۂ آب واقع ہین ہمیشہ آباد رہتے ہین اور اونکے نام بھی مقرر ہین مگر انمین اور ایزاد کرنے مین
مغالطہ رہی ہوگی کیونکہ یہ اوسوقت تک آباد رہتے ہین جب تک سبزی موجود رہتی ہے یہ جملہ قطعہ
ایک صحراے اصلی کہلا سکتا ہے جسمین پچاس میل تک ایک قطرۂ آب نظر نہین آتا اوجسمین گذر کرنا
بغیر زیادہ حزم اور ہوشیاری کے ناممکن ہے کوہ ہاے ریگ مثل پہاڑ کے بلند ہوتے ہین اور
چاہ ایسے عمیق ہین کہ اگر کوئی قافلہ وہان آجاے تو پانی نکالتے نکالتے اکثر تشنگی سے ہلاک
ہوجاے دو چار کا ذکر ہم کرتے ہین جس سے خوانندہ کتاب ہذا کو معلوم ہوگا کہ ایسے وقت ملک
مارو کے سفر مین عائد ہوتی ہے یہ چاہات گیارہ پرشا سے چھپتر پرشا تک عمیق ہین یعنی ستر فیٹ سے
پانچ سو فیٹ تک ایک جیسنگہ دیسر مین پچاس پرشا عمیق ہے اور دہوت کا بستی مین ایک ساٹھ پرشا
اور کراپ مین بھی ساٹھ پرشا اور رہمیر دیورا مین ستر او جنجنیالی مین چھپتر اور چیلاک مین چھپتر سے اسّی
پرشا تک عمیق ہے +
کس روشن رنگ سے فرشتہ تکالیف شاہنشاہ مفرور یعنے ہمایون کی اور اوسکے وفادار ہمراہیون کی
بیان کرتا ہے جب وہ منجملہ ان چاہات کے ایک چاہ پر وارد ہوے تھے جس ملک مین وہ لوگ
فراری ہوے تھے وہ بالکل جنگل ریگ کا تھا لہذا اون مغلون کو نہایت تکلیف پانی کی ہوئی تھی بعضے
دیوانہ بباعث خشکی کے ہوگئے اور بعض تشنگی سے گرکر مر گئے تین روز تک برابر اونکو پانی کہین
نہین ملا بروز چہارم وہ ایک چاہ پر وارد ہوے جسکا پانی اسقدر عمیق تھا کہ ایک نقارہ اوس کے
کنارہ پر رکھا تھا جب ڈول اوپر آتا تھا تو واسطے آگہی اوس شخص کے جو ہمراہ جلدی نرگا وان کے

جو ڈول کا رسہ کھینچتے تھے نقارہ بجایا جاتا تھا اب کم نصیب ہمراہی شاہنشاہ ایسے تشنہ اور خشک لب ہو گئے تھے کہ جب اول ڈول نظر پڑا اور وہ ہنوز اوپر نہین آیا تھا وہ اوسپر بے اختیار اور بیقرار ہو کر گرے کہ اکثر اونمین کے چاہ مین گر گئے دوسرے روز وہ ایک نالہ کے کنارہ پر وارد ہوے وہان شتران کو جنھون نے کئی روز سے پانی نہین پیا تھا پانی دیا گیا یہ بھی جو تشنہ کئی روز کے تھے انھون نے بھی پانی بکثرت پیا اور اکثر مر گئے بادشاہ بھی تکالیف ناشنودنی اوٹھا کر آخر کار جزوی ہمراہی ساتھ لیکر مقام امرکوٹ مین پہونچا وہان کے راجہ کو جو بخطاب رانا مشہور تھا اوسکی تکالیف اور کم نصیبی پر رحم آیا اور جس چیز سے اوسکی تکالیف کم ہوتی یا اوسکی خرابی رفع ہوتی وہ اوسنے اوسکو دی۔ یہ حال برگ صاحب کے ترجمہ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۹۵ مین درج ہے ٭

ہم اب اوسی علاقہ مین ہین جہان ہمایون کو یہ سب تکالیف عائد ہوئی تھین اور جسکی دارالریاستہ امرکوٹ ہے اکبر جسکا ثانی کوئی اور بادشاہ ہند مین نہین ہوا پیدا ہوا تھا اب ہمکو وہ پردہ درمیان سے اوٹھانا چاہیے جو تاریخ محافظ ہمایون پر پڑا ہوا ہے اور باوجودیکہ وہ اب صرف براے نام راجہ امرکوٹ کا اور حاکم موضع چورکارہ گیا ہے جو اوسکو سکونت دیتا ہے اور نام اوسکا جس سے باقی عہد فوج کستی فتحیاب ہیڈونین یعنے سکندر کے تھا ٭

ملک دہات جسکا شہر کلان یعنے دارالریاستہ امرکوٹ ہے ایک قسمت منجملہ انقسام ملک مارستھالی ہے جو زمانہ دراز سے مطیع قوم پرمار کا تھا منجملہ پینتیس[۳۵] اقوام اس ملک کے نہایت مشہور اقوام اونکی کل کے سوڈا اور اومرا اور سومرا[سلہ] تھے جو پچھلی دو اقوام ملک بنام شمالی تھل کا پیدا کرتے ہین جو اب بھی بنام اومرسومرا مشہور ہے گو کئی سو سال گذرے کہ اونکا کچھ اختیار یا اونکی قوت تھی ٭

مقام ارور جسکا حال دریافت ہونے کا ہمنے سابق تحریر کیا ہے اور جو نقشہ مین قریب چھ میل کے فاصلہ پر بجانب مشرق بیکھر کے اوپر دریاے سندھ کے واقع ہے اس ملک مین بنام اومرسومرا مشہور تھا اور کسی وقت مین بڑا وسیع ہوگا جب ایک خاندان سے چھتیس راجگان قوم سومرا نے ان ملکون مین پانچ سو سال تک حکمرانی کی تھی (یہ حال فرشتہ اور ابوالفضل کی تحریر سے دریافت ہوتا ہے) جب آسکی قوت زائل ہوگئی اور اوسکے دشمن قدیم سندھ سما قوم کے راجہ جیمر اسکی

سلہ دیکھو فہرست اقوام اور حالات پرمار جلد اول ٭

وغیرہ اوسپر قابض ہوسے بعد انکے قوم بھٹی قابض ہوئی اور اسکا نام بھٹی پورہ قرار پایا مگر اوسکا قدیم
اور اصلی نام امر سومرا اب تک مشہور ہے اور اکثر چھپر گڈریون کے یعنے بھیڑی چرانے والے دونون
اقوام امرا اور سمرا کے درمیان کوہ ہاے ریگ کے اب تک موجود ہین اونکا حال ہم بعد تحریر کرنے اونکے
برادران کلان یعنی سودا کے حال کے لکھینگے ہم نشان آبادی بھٹی اور جاوڑا اور سولانکی گھلوت اور
راٹھور کا درمیان ان ملکون وسطی اور مغربی راجپوتانہ کے پاتے ہین اور جہان ہم جاتے ہین
اور جو کوئی دار الریاست جدید ہمکو معلوم ہوتی ہے وہ ہمیشہ اوپر آبادی پرمار کے دریافت ہوئی ہے
اور ایک مثل ہے (پرتھی تین نہ پرمار کا) یعنے دنیا پرمار کی ہے جسکا ہم اعادہ کرتے ہین دربارہ
دنیا سے راجپوت کے مبالغہ نہین ہے ؛

ارور یا الور جو ابو الفضل نے لکھا ہے اور جسکا حال اوس مشہور جغرافیہ دان ابن حوقل نے لکھا ہے
کہ برابر ملتان کے بیچ وسعت کے ہے ایک منجملہ اون نو اقسام ارور کے تھا جسکے پرمار حکمران تھے
اور جسکا ہم یہان اعادہ کرتے ہین کہ قوم سودا ایک فرع کلان تھی وہ جزو بکھر جو سمندر سے
مشہور ہے اور جسکا نام خلیفۃ المنصور کے صوبہ دار نے منصورہ لکھا ہے اوسکے چند میل کے
فاصلہ پر بجانب مغرب ارور واقع ہے دار الریاست قوم سوگڈی کا کہلاتا تھا جب سکندر نے سفر
دریاے سندھ کیا تھا اور اگر ہم بنظر اس امر صحیح کے کہ قدیم حکومت اس ملک مین بھی ان دونون
نامون کے قریب المخرج ہونے کے خیال کرین تو شاید بلا تکلیف سادہ مزاجی یہ کہہ سکتے ہین
کہ سوگڈی او سودا دونون ایک ہی تھے اور راجگان سودا مالک صحرا کے تھے جب بھی شمال سے
وہان آئے تھے مگر از روے تواریخ یہ اطلاع ہمکو نہین ہوتی کہ اونھون نے اونسے ارور اور
لودروا بھی لے لیا تھا یا نہین اور یہ بھی کسیطرح خلاف قیاس نہین کہ ارور اور سمرا بجاے ہمسر
یا برابر ہونے سودا کے اونکے اقسام سے ہون ؛

ہم پیروی ابو الفضل اور فرشتہ کی بیچ تواریخ مختصر قوم سندھ اور ان خاندانون کے کرتے ہین

لہ خود اسندر کتاب ہذا کے اس امر کے یقین کراتے ہین کہ ہم قیاس اوپر قریب المخرج ہونے نام کے نہین کرتے ہماری خواہش اوس یہ ہے
کہ وہ تو نہین یاد کرے کہ ہمنے سابق تحریر کیا ہے کہ پنجاب کی جاو و قوم کی عزت اوس مشہور راجہ پورس سے ہوئی تھی جو اونکی قوم کا تھا
اگرچہ نام پورس اصل نام پرمار کا ہے اس بیان کو علیحدہ کر سکتا ہے ؛

ابو الفضل کہتا ہے کہ زمانہ سلف مین ایک راجہ بنام سہرس تھا اسکا دار الریاست الور تھا اور ملک تا حکومت بجانب شمال کشمیر تک اور بسمت مغرب مہران یعنے سندہ تک تھی اور بجانب جنوب اوسکے سمندر تھا ایک فوج فارس نے اسپر فوج کشی کی اور راجہ جنگ مین قتل ہوا اور فارس والون نے بعد لوٹنے ہر شے کے مراجعت اپنے وطن کو کی اس راجہ مقتول کے بعد اوسکا فرزند رای ساہی[1] گدی نشین ہوا اور یہ خاندان تا بعہد خلافت ولید قائم اور جاری رہا جب حجاز حاکم عراق نے سنہ ۹۹ ہجری یا سنہ ۷۱۲ع مین محمد قاسم کو بھیجا اور وہ یہان فتحیاب ہوا اور ہندو راجہ داہر کو اوسنے قتل کیا بعد ازان یہ ملک زیر حکم انصاری کے آیا جو خاندان بعد خاندان سومرا کے تھا اور انکے بعد خاندان سمیہ یا سما

لہ کرنیل برگ صاحب اپنے ترجمہ مین لکھتے ہین کہ یہ نام ہلی سا تہا اور اسی مقام پر راے زنی اور پر خراب کرنے نام ہنود کے نسبت جنمین اہل اسلام کے کرتے ہین مگر ان پر چندان اعتبار نہین ہوتا اگر ایسا ہوتا تو ہم یہ دریافت کر سکتے تھے کہ شامل ہونا لفظ سکا سا تہ ہلی یا ہری کے جو نام فرزند سہرس کا تہا ایک علامت اوسکی قوم سودا کی تہی جو ابو الفضل نے راے ساہی یا راے سا لکہا ہے اوسکے معنی راجہ سا یا راجہ سودا کے ہین اسی خاندان کا داہر تہا جسکا دار الریاست حسب بیان ابو الفضل سنہ ۹۹ ہجری مین الور یا دیبل تہا اس مین مورخ نے غلطی جغرافیہ کی کی ہے کیونکہ الور یا ارور دار الریاست سندہ بالا کا تہا اور دیبل جسکا صحیح نام دیول یعنے مندر یا تہا تہا دار الریاست سندہ پائین کا تہا مگر غالباً داہر کی قید مین دونون تہے ہمنے سابق تواریخ میواڑ مین تذکرہ ایک راجہ قوم غیر کا بنام داہر دیس پتی کے لکہا ہے کہ وہ بہی حفاظت کرنے والا اسکا تہا جب اول اہل اسلام نے فوج کشی اسپر کی تہی اور وہ فوج کشی ہماری راے مین وہ تہی جو محمد قاسم نے بعد فتح سندہ کے کی تہی بابا راجہ چتور برادر زادہ راجہ مان موری کا تہا اسوجہ سے دو سبب جلا وطنی فرزند داہر کو باعث تائید اور امداد چتور بمقابلہ اپنے دشمن قاسم کے ہوے تھے مورس اور سودا دونون ایک ہی طرح فروع خاندان پرمار کے تہے (دیکھو جلد اول صفحہ ۹۳) اسپر بہی توجہ طلب کرنا لائق ہے جو ہمنے سابق درباب حرکت کرنے حجاز خراسانی کے لکہا ہے کہ اوسنے قاسم کو سندہ کی جانب روانہ کیا اور خود زابلستان کے ہندو راجگان کی طرف متحرک ہوا کہ ایک رقم اس سے پیدا ہے گو اوس مین تکرار بہت واقع ہو مگر وہ بہت کار آمد بہی ہے یعنے اس سے ظاہر ہے کہ قبل ظہور اسلام کسقدر وسعت ملک خاندان راجپوت مین تہی ✣

علم ہند مین ایک نقصان عظیم ایسا عائد ہوا ہے کہ اوسکی تلافی مشکل ہے یعنے جو تحریرات کرنیل برگ صاحب نے کئی سال مین جمع کی تہین اس غرض سے کہ ایک عام تواریخ اون امور کی تیار ہو جس سے وہ حال دریافت ہو جو اہل اسلام نے اول شیوع مذہب مین کیا تہا وہ ضائع ہو گئین ✣

جو آپ کو خاندان جمشید سے گردانتے ہین اور ہر ایک نام مین جام[۱] ہوتا ہے +

فرشتہ بھی ایک ایسا ہی بیان کرتا ہے - بعد وفات محمد قاسم کے ایک قوم نے جو اپنی اصل انصار سے لگاتے ہین ایک حکومت سندہ مین قائم کی بعد ازان زمیداران نے حکومت چھین لی اور اپنی حکومت سرخود او پر ملک سندہ کے پانچ سو سال تک قائم رکھی ان سمرا کی قوم والون نے ایک اور خاندان کو جسکا نام سومنا تہا لے لیا (اس قوم کا نام ابو الفضل سمہ لکھتا ہے) اسکے رئیس بھی نام جام کا اختیار کرتے تھے (دیکھو برگ صاحب کا ترجمہ فرشتہ جلد چہارم صفحہ ۴۱۱ و ۴۲۲) +

قائم کرنا اس امر کا کہ یہ اقوام ایک ہی ہین بوجہ اختلاف تحریر کریک یعنے یونانی اور فارس کے مورخین کے جو دقت عائد ہوتی ہے اوسکی صحت فرشتہ نے اپنی کتاب مین ایک اور موقع پر کی ہے وہ اوس قوم کو سومنا لکھتا ہے اور ابو الفضل سوما قوم سمنا کی اصل پوشیدہ ہے یعنے معلوم نہین ہوتی مگر وہ در اصل سکونت اوس قطعہ ملک مین رکھتے ہین جو درمیان بکھیر او ٹھٹھہ واقع سندہ کے ہے اور وہ اپنی نسل جمشید سے بتاتے ہین ہم اوسکی غلطی تحریر لفظ سے قطع نظر کرکے اونکے مقام سکونت اصلی پر نظر کرتے ہین جس سے پیدا ہے کہ اگر کوئی اونکو سومنا لکھے یا سمنا یا سمہ مگر وہ قوم سما خاندان کلان جادو سے ہین جنکا دار الریاستہ سما کا کوٹ یا سما نگر تھا اور جو تبدیل ہو کر مینا گڈہ ہو گیا اوسکے راجہ کو گریک والے سمبا[۲] کہتے ہین اس سے ظاہر ہے کہ قوم سودا پیچ اروڑا اور بکھر واقع سندہ بالا اور پیچ سما واقع سندہ پائین کے حکمرانی کرتی تھی جب سکندر نے اس علاقہ مین گذر کیا تھا اقوام جاریجا اور جام نوانگر واقع سوراشتر کے اپنی نسل قوم سما سے لگاتے ہین اسوجہ سے ابو الفضل نے ایک اور مقام پر اس قوم کو بنام خاندان سندہ سما کے مذکور کیا ہے مگر چونکہ وہ شامل ساتہ باایمان آدمیونکے ہو گئے اور مسائل ہنود سے خارج ہو گئے لہذا اونھون نے اپنی اصلیت خاندان سما جادو کو پوشیدہ اور مخفی کرنے کو نسل جمشید قائم کیا اور بجاے سما کے جام نام اپنا رکھا +

---

[۱] اس پچھلے خاندان کی وہ فہرست سترہ راجگان کی دیتا ہے - گلدون صاحب کا ترجمہ آئین اکبری جلد دوم صفحہ ۱۲۲ +

[۲] ہنود کی تواریخ سے پیدا ہے کہ جو چار اقوام اگنی کل کہلاتی ہین اور جنمین قوم پرمار بکثرت ہین وہ ہمیشہ خاندان جادو کو خارج کرتے رہے ہین بیان جا و نمین تکرار واقع تھی اوسکی مطابقت وہ بہتر مورخین اہل اسلام کرتے ہین جنکی آگہی ایک ہی شے سے ہے یعنے تواریخ قدیم سے جو ہمارے پاس بہت کم پہونچی ہین یاد رہے کہ اقوام سودا اور اومرا اور سومرا سب پرمار قوم تہے جنکو پلوار بھی کہتے ہین سے تہے اور سما جادو بھی انکی اصل تواریخ جیسلمیر مین درج ہے +

لہذا ہم یہ منظور کرتے ہین کہ ایک راجہ قوم سودا کا اس جزو عظیم ریاست پوار پر قابض تھا جسکا دارہ یا جزیرہ بیکھر اوسوقت مین دار الریاستہ کا جب سکندر نے سفر دریاے سندہ کا کیا تھا اور یہ بھی خلاف قیاس نہین ہے کہ وہ فوج جسکو ابو الفضل ساتہ نام فوج فارس کے تعبیر کرتا ہے اور جسنے حملہ اوپر ارور کے کرکے اوسکے راجہ سہرس کو قتل کیا تھا وہ فوج کریا بیکیرین کی بسرکردگی ایپولوڈوٹس یا مینینڈر کے تھی جسنے اس ملک مین گذر کیا تھا جب سکڈ یاڈ یعنے راجہ سہرس حکمران تھا اور جسکا گذر شار تہ تک ہوا تھا جہان مطابق بیان اونکے مورخین کے سکہ اوسکا اونکی حین تاریخ نویسی کے یعنے دوسری صدی مین موجود تھا جن تواریخون کا حوالہ بکثرت دیا گیا ہے اوسسے ہمکو بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ داہر اور اوسکا فرزند راے ساہیر اول حملہ اہل اسلام کا بسرکردگی قاسم کے بفتح و فیروزی ہوا تھا اوسی نسل سے تھے جسکا راجہ سہرس تھا اور تواریخ ہبی سے بلا تکرار ثابت ہے کہ اوسوقت مین یعنے جب وہ صحرا مین آکر آباد ہوے تھے قوم سودا کلان تھی (دیکھو صفحہ ۱۲۱ لغایت ۱۲۸ انگریزی اب سے) اور نیز موافقت نام مقامات اور راجگان سے ایک وجہ قرین عقل اس خیال کے واسطے پیدا ہے جو ہمنے تحریر کیا ہے کہ قوم سودا خاندان پوار قابض سندہ بالا پر اوسوقت مین تھی جب میسیڈونین یعنی سکندر نے سفر اس دریا کا کیا تھا اور یہ بھی کہ تیج چلہ انقلابات نصیب مین اوسنے (بمقابلہ اپنے قدیم دشمن خاندان جادو یعنے سما کے) اپنی قدیم حکومت کا جزو قلیل اون ایام مین قائم رکھا تھا اس خبر کے حال سے ہم خوانندہ کتاب ہذا کو آگہی دینگے بعد دینے ایک سرسری کیفیت اوپر اون کی قدرتی

سلہ منجلہ ان سکون کے مولف کتاب ہذا کو خوش نصیبی سے سکی حسب تفصیل دستیاب ہوے ہین یعنے ایک مینینڈر کا اور تین ایپولوڈوٹس کے جسکے بیان آنے مین اب تک شبہہ تہا ایپولوڈوٹس کا ایک تو ویرانہ سورا پوری مین جسکو منو اور ایرین نے بنام سوراسنی لکھا ہے اور ایک قدیم شہر آونتی یعنے اوجین مین جہان کا راجہ حسب بیان جسٹن خط کتابت ساتہ آگسٹس کے رکہتا تہا اور سومی مع دیگر سنہ دو ہنک اور بیکیٹرین سکون کے بمقام آگرہ ایک طرف مین دستیاب ہوا تہا یہ ایک مقام قدیم کے کندہ کرنے مین ملے تھے یہ ہمنے دوسری جگہ ذکر کیا ہے کہ مقام قیام اگریس یا آگرہ گرام اشور کا یعنے حاکم شہر آگرہ کا ہوگا جسکا ذکر ایرین نے لکھا ہے کہ نہایت قوی راجہ شمالی ہند کا تہا جو بعد وفات پورس کے آمادہ مقابلہ ہوکر سکندر کی پیش روی کے انسداد کرنے کو مستعد ہوا تہا اب ہمکو امید ہے کہ پنجاب کچہ اور اطلاع حالات قدیم مین دیگا (واسطے زیادہ بیان ان سکون کے دیکھو ٹرینسیکشن رائل ایشیاٹک سوسائٹی جلد اول صفحہ ۳۱۳) +

ثابت قدمی کے جسنے اس قوم کو بیچ اس صحرائی مقامات کے کم از کم واسطے ایک عرصہ دو ہزار دو سو سال[1] کے سکونت گزین رکھا بمقابلہ اونکے دشمنان بیرونی مثل گریک اور بیکٹرین اور اہل اسلام کے اور نیز قدرتی آفات مثل قحط اور وبا اور زلزلہ وغیرہ کے جو کبھی کبھی اس اراضی کو صاف کرتے تھے اور آخرکار اونھون نے اس نوبت تباہی اور بربادی کو پہونچایا جو اوسکا حال اب ہے کیونکہ اس صحرا مین مثل صحراے ملک مصر کے اتبک اقوال مشہور ہین کہ اوسکی ریتی بنانے وغیرہ کی ترقی ہمیشہ سے ہوتی آئی ہے اور اب بھی اوس ملک مین ہو رہی ہے اور نیز گھاٹی سندہ مین اور بجانب دریاے جمن کے ملکون مین خرابی اور بربادی روز افزون ہے ✤

امرکوٹ ۔ یہ کوٹ امرکا چند سال گذرے دار الریاستہ راج سودا کا تھا اور وسعت اوسکی دو سو سال کا عرصہ ہوا کہ بیچ گھاٹی سندہ کے تھی اور بجانب مشرق لونی تک تھی مگر راٹھور مارڑواڑ نے اور اوس خاندان نے جو اب حکمرانی سندہ مین کرتے ہین متفق ہوکر اولاد سہرس کو امرکوٹ سے جو ایک قلعہ منجملہ نو کوٹ مارو سے ہے خارج کردیا ورنہ اولاد سہرس کی حکومت اور سے جو اونکا دار الریاستہ تھا ایسی وسیع تھی کہ کشمیر سے کنارۂ سمندر تک جاری تھی امرکوٹ کی شان و شوکت ازحد زائل ہوگئی ہے حتے کہ سابق جو اوسمین عہد حکومت راجگان قوم سودا مین پانچ ہزار گھر تھے تو اب دو سو پچاس گھر ہین جو صرف چھپر کے ہین قلعہ قدیم شہر کے شمال و مغرب کی طرف واقع ہے یہ قلعہ خشتی ہے مگر بروج جو اٹھارہ ہین سنگین ہین اس قلعہ کے اندر ایک اور قلعہ یا محل مستحکم ہے اور بجانب شمال قلعہ ایک نہر قدیم جاری ہے اور اب بھی اوسمین سال بھر کچھ پانی رہتا ہے جب راجہان قابض امرکوٹ پر تھا اوسنے کئی دیہات اوسمین آباد کیے تھے تاکہ آمد و رفت قائم رہے تالپورہ کے لوگون نے اوسوقت اپنی غرض سے بوجہ اندیشہ اپنے حاکم قندہار کے راجگان راٹھور سے موافقت رکھنی اور اونکی خوشامد کرنی ضروری متصور کی مگر جب اوس علاقہ مین اور مارڑواڑ مین جنگ باہمی پیدا ہوئی تو ایک کے رفع اندیشہ سے دوسرے نے وہ خوش آمد اور موافقت

[1] کپتان پوٹنجر صاحب جناب کرنیل ہین اپنی کتاب دلچسپ مین جو درباب سندہ اور بلوچستان کے ہے جہان وہ ترجمہ کتاب فارسی مجموعہ واقعات کا کرتے ہین بیان کرتے ہین کہ قدیم دار الریاستہ سندہ کا الور تھا اور اوسی مقام پر حال غارت ہونے خاندان ساہر کا تحریر کرتے ہین (جنکو سہری ابو الفضل نے لکھا ہے) انکے بزرگون نے سندہ مین حکومت دو ہزار سال تک کی ہے ✤

ترک کردی اوراب امرکوٹ کی خرابی جو ہوتی تھی تو اوسکو قوم کلورا ساکنان سندہ اور راٹھور نے
اپنی اپنی سرحد مفید اپنے تصور کرکے چاہا کہ اپنے قبضہ مین رکھین لهذا ہم اب بیان اوس جنگ کا
کرتے ہین جو فیما بین ان دونون جنگ آوران کے شروع ہوئی اور جسکے باعث قسمت راجہ سودا کی
ختم ہوئی اور جس سے کچہ حال خاندان حاکمان سندہ کا بھی معلوم ہوگا جواتبک بخوبی دریافت نہین ہئے
جب بجے سنگہ مارواڑمین حکمرانی کرتا تھا اوسوقت میان نور محمد کلوڑا حاکم سندہ کا تھا مگر
اوسکو ایک فوج قندہار نے خارج کردیا تھا اور وہ جیسلمیر مین پناہ گزین ہوا تھا اور اسی مقام مین اوسنے
وفات پائی پسر کلان اوسکا انترخان اور اوسکے برادران نے اعیت بہادرخان خیرانی کے پاس
حاصل کی تھی اور ایک اوسکا برادر بد اصل بنام غلام شاہ جو ایک طوائف سے تھا قابو پاکر مسند نشین
حیدرآباد کا ہوگیا تھا رئیسان داؤد پوترا نے جانب داری انترخان کی اختیار کی اور میان غلام شاہ
کے خارج کرنیکا کیا بہادرخان سنرل خان اور علی مراد اور محمد خان اور قائم خان اور علی خان جو
رئیس قوم خیرانی کے تھے سب متفق ہوکر ہمراہ انترخان بجانب حیدرآباد روانہ ہوے غلام شاہ
یہ سنکر اونکے مقابلہ کے واسطے پیشتر آیا اور ان برادران مین جنگ بمقام اوباورا (جو نقشہ مین
درج ہے) واقع ہے اور اصلی فرزند کو شکست ہوئی قریب جملہ رئیسان خیرانی کام آئے اور انترخان
گرفتار ہوکر مقام گج کا کوٹ مین جو ایک جزیرہ دریاے سندہ مین بفاصلہ سات کوس بجانب
جنوب حیدرآباد سے ہے محبوس کیا گیا غلام شاہ نے اپنی مسند اپنے فرزند سرفراز نامی کو دی مگر
اوسنے جلدہی قضا کی اور اوسکی جگہ عبدالنبی مسند نشین ہوا - ایک رئیس قوم تالپورہ جو ایک
فرع بلوچ کی ہے گورام نامی شہر اسبھے پورہ مین جو سات کوس بجانب مشرق شیوداپور واقع لوہری
سندہ سے ہے رہتا تھا اوسکے دو فرزند تھے بیجر اور سبد ہان سرفراز نے گورام کی دختر کے سات
شادی کرنے کا پیغام بھیجا مگر گورام نے انکار کیا لہذا سب خاندان اوسکا قتل ہوا بیجر صرف
قتل سے محفوظ رہا اور اوسنے اپنی قوم کے آدمی جمع کرکے معاوضہ لینے کا ارادہ کیا اور اوس
ظالم کو خارج از ریاست کرکے خود مسند نشین حیدرآباد ہوا جملہ قوم کلورا منتشر ہوگئی مگر بیجر جو
سخت مزاج اور مغرور تھا اوسکی دشمنی سات راٹھور کے درباب قبضہ امرکوٹ کے ہوگئی یہ بھی بیان
میان ہوا ہے کہ اوسنے صرف راٹھور سے خراج طلب نہین کیا تھا بلکہ اونکی دختر بھی شادی مین

چاہی تھی [illegible] اوسکے جد یعنے دادا [illegible] دی جسنے ایک عورت فتح سیرکو دی تھی اس طعنہ آمیز
پیغام سے غیرت [illegible] وہ ہوکر [illegible] بیان آئی جسمین فوج
بلوچ [illegible] اور راٹھور فتحیاب ہوئے تا پیچے سنگ اس فتح سے راضی اور
تسلی نہوکر خواہشمند اسکا ہوا کہ یہ خار اوسکے پہلو سے رفع ہو ایک بھٹی اور ایک چنداوت نے
شرکت کی اونکے خاندان کو اراضی دی گئی اور وہ دونون بلباس سفیر روانہ ہوئے جب بیجر کے
حضور پہونچے بیجر نے کہا کہ راجہ نے اوسکی خواہش پسند کی یا نہین چنداوت نے اسکے جواب مین
اوسے خط معتبری کا دکھایا اونے [illegible] زبان پر لایا کچھ ذکر روپے کا نہین ہے معاً چنداوت نے
اپنا خنجر اوسکے سینہ مین نصب کیا اور کہا کہ [illegible] عوض ڈولا کے ہے اور اوسکے ہمراہی نے
اپنا خنجر اوسکے سینہ مین مار کر یہ کہا کہ یہ عوض خراج کے ہے بیجر مردہ ہوکر مسند پر گر پڑا اور قاتلان
جب دیکھا کہ یہان سے فرار ہونا یا جان بچانا ناممکن تھا اونھون نے اپنے خنجر کو بمقابلہ حصار کے
کام مین لانا شروع کیا اور چنداوت نے اکیس آدمی مارے اور بھٹی نے پانچ بعد ازان اونکا
قیمہ ہوگیا [illegible] اوسکی جگہ مسند نشین کیا گیا اور قدیم خاندان
کلورا [illegible] راجپوتانہ مین [illegible] اور وارث قوم مذکور قندہار کو چلا گیا وہان شاہ نے
اوسکو پچیس ہزار فوج دی یہ فوج لیکر وہ آیا اور اوسنے سندہ کو فتح کیا اور ظلم کرنا شروع کیا
فتح علی نے جو بھوج گیا تھا پھر اپنے ہمراہی جمع کیے اور فوج شاہ پر حملہ آور ہوا اور شکست دیکر اونکا تعاقب
شکارپور تک کیا اور اونکو خوب قتل کیا وہان سے بھی اونکو خارج کرکے شکارپور پر اپنا قبضہ کیا اور
ساتھ فتح اور فیروزی کے واپس حیدرآباد مین آیا ظالم کلورا جو اب مجبور ہوگیا تھا پھر شاہ کی پاس گیا
مگر شاہ اوسکی بزدلی اور نتیجہ خلاف شجاعت سے بہت ناراض ہوا یہان تک کہ اوس نے
اوسکو اپنے حضور سے نکال دیا ناچار ہوکر یہ ملتان ہوکر جیسلمیر مین آیا اور پوکرن مین سکونت گزین ہوا
اور اسی مقام مین اوسنے وفات پائی رئیس پوکرن اوسکا وارث ہوا اور اوسکی دولت اور جواہرات
کے سبب رئیس پوکرن متمول رئیس مارواڑ کے ہوئے قبر اس جلا وطن رئیس کی بجانب شمال شہر
مذکور کے تعمیر ہے[1] +

[1] کتاب سوانحہ مین یہ بھی لکھا ہے کہ فتح علی کے بعد اوسکا بھائی غلام علی حال گدی نشین ہوا تھا اور اوسکے بعد کرم علی اوسکا فرزند مسند نشین ہوا

یہ حال نجیر جو دراصل متعلق تواریخ مارواڑیا سندہ کے ہے یہان اس غرض سے داخل کیا گیا ہے تاکہ واضح ہو
کہ قوت سندہ کی کسقدر اوپر لفٹننٹ راجگان سودا کے اثر پذیر تھی بوجہ بجیر کے جو قتل بیجا میران بجے سنگہ
کے ہاتہ سے ہوا تھا واقع ہوا کہ راجہ سودا امرکوٹ سے خارج کیا گیا اور قبضہ امرکوٹ نے سندہ کے
لوگون کو ہم سرحد بہٹی اور راٹھور کا کردیا مگر بعد اوسکے قتل کے اور شکست فوج سندہ کے اوپر کنارہ دریائے
رن کے بجے سنگہ نے پھر راجہ سودا کو گدی امرکوٹ پر بٹھایا گو مدت تک وہ نہین رہا اور فوج کشی قندہار
نے اس غریب ملک کو نذر قتل و غارتگری افغانان کا کیا اور امرکوٹ پر حملہ کرکے قبضہ اونکا ہوگیا جب
فتح علی نے مقابلہ فوج قندہار کا کیا اور اونکو باعانت راٹھور شکست دی تو اوسنے بالعوض اعانت کے
دعوی امرکوٹ کا چھوڑ دیا اوسپر قبضہ بجے سنگہ کا ہوا اور اوسکے بروج پر نشان راٹھور کے لہراتے رہے
جب تک کہ جنگ باہمی مین سندہی لوگون نے اوسکو خارج کردیا اگر راجہ مان جانتا کہ کس طرح خواہش
عام رئیسان سے درباب واپس لینے اس مقام بعیدہ کے نفع اوٹھائے تو اوسکو بعض اشخاص شورانگیز سے

عام صداقت اس بیان کی اوس کتاب دلچسپ سے ثابت ہے (یہ کتاب ہمکو ایسے وقت دستیاب ہوئی کہ ہم اوسمین سے کچہ خلاصہ
نہین تحریر کرسکے) جسکا نام بیان ملاقات دربار سندہ ہے جو ڈاکٹر برنس صاحب نے لکھی ہے بیجر خان وزیر حاکم سندہ کا تھا جو حاکم خاندان
کلوراسے تھا اور یہ حاکم ایسا ظالم تھا کہ مسند اوسکے خاندان سے گذر کر وزیر مذکور کے خاندان مین آگئی تھی یہ مشکل سے خیال مین آتا ہی
کہ راجہ بجے سنگہ واسطے کلورا کے قاتل مقرر کرتا کیونکہ وہ بآسانی سندہ مین مل سکتے تھے مگر وہ طعنہ جسنے بیجر کی قسمت ختم کردی تھی اوسکے
مالک کی طرف سے ہوگا گو یہ بھی بیوقوف بنایا گیا ہو افسوس یہ ہے کہ مصنف کتاب ملاقات سندہ امیر کے ساتہ مقام سہوان مین نہین گیا
(اسکا حال ہم لکھینگے جو حال ہمکو قریب بیس برس گذرے ملا تھا) روزنامچہ معتبر اور نقشہ جو اوسکے برادر لفٹننٹ برنس نے درباب
رن کی لکھا ہے اوس سے اور بھی روشنی اوپر تواریخ اور جغرافیہ اس جزو عظیم و دلچسپ ہندوستان کے ہوتی ہے خواہش اب یہ ہے
کہ ازلیس صاحب کو امتحان اس علاقہ کا سپرد کیا جاوے ہمکو امید تھی کہ ہم بھی اس صحرا مین جیسلمیر سے اوچ تک جاوینگے اور وہان سے
سفر دریا کرکے مقام مانسورا جاکر ارورا اور سہوان اور سماگری اور بامن واسو کو دیکھینگے اور جو فساد سندہ مین ۱۸۲۰ع مین ہوا تھا
اوس سے مجھے امید قوی تھی کہ یہ مطلب تمام ہوگا اور مین نے ایک نقشہ راستہ کا درمیان اس صحرا کے تحریر کرکے لارڈ ہسٹنگ صاحب
کو بھیجا تھا جس راستہ فوج روانہ ہوسکتی تھی اور مقام قیام فوج دارالریاستہ سوگدی مین جو محصور پانی سے ہے ہوسکتا تھا مگر
اوسوقت مین صلح مناسب متصور ہوئی اوسوقت مین میری خط کتابت ساتہ میر سہراب حاکم سندہ بالا کے تھی اور کچہ شبہہ نہین
کہ میر مذکور ہماری رائے پر کام کرتا ✦

اور طرح رہائی حاصل ہوسکتی تھی نہ کہ اون طریقون سے جنسے اوسکے نام بدنامی ہوئی +
چور - جیسے امرکوٹ سودا سے لیلیا گیا ہے اوسوقت سے راجہ خارج شدہ جسکا خطاب ابتک رانا کا
جاری ہے شہر چور مین رہتا ہے جو بفاصلہ پندرہ کوس بجانب شمال و مشرق دارالریاست سابق سے
واقع ہے اولاد اون راجاؤنکی جنھون نے غالباً مقابلہ سکندر اور شیدڑا اور قاسم افسر فوج ولید کا کیا تھا
اور جنھون نے ہمایونکو جب وہ تخت شاہنشاہی ہند سے خارج کیا گیا تھا پناہ دی تھی وہ اب بسرانی اون
لوگون کے عطیہ اور خیرات پر کرتے ہین جنسے اونکا رشتہ شادیکا ہے اور چند قطعات اراضی پرجو اون کے
صحرا مین حاکمان سندہ نے اونکو دے رکھی ہین اوسکی آٹھہ بھائی ہین اور وہ سب محتاج ما یحتاج کے ہین اور اپنی
قوت لایموت صرف ایسی قسم کی آمدنی سے پیدا کرسکتے ہین جو ان ملکون مین مقرر ہے یعنے غارتگری +
اقوام سودا اور جہاریجا زنجیرہ آمیزش ہندو اور مسلمان کا ہے اسوجہ سے کہ جسقدر مغرب کی طرف ہم
جائین اوسقدر سستی بیچ عقائد توہمات مذہبی راجپوتان کے پائی جایگی مگر یہ امر سوا اسوجہ ملک کے
اور بھی سبب سے متعلق ہے یعنے رائے خلاف قوم ہونیکے جس سے اونکو اجازت حاصل ہے کہ
شادی ساتہ سندہی کے کیا کرین یہ وجہ افلاس کی ہے اور بعضے گرمجوش یہ کہتے ہین کہ یہ وجہ نہین ہے
بلکہ حکم منو کا ہے ہر ایک تیسرے سال یہان قحط ہوتا ہے اسمین جن لوگون نے غلہ نہین بھر رکھا ہے
وہ اپنے ہمسایہ کے پاس جاتے ہین اور خصوصاً گہاٹی سندہ مین کھانے کے واسطے چلے جاتے ہین
اور جو رشتہ وہ پیدا کرتے ہین وہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ جو لوگ اونکو کھانا دیتے ہین وہ اون کو اپنی
دختران عوض مین دیدیتے ہین مگر اسپر بھی وہ اسقدر پابندی طریق قدیم کی رکھتے ہین کہ جسکی
شادی وہ اسطرح کر دیتے ہین اوسکو پھر اپنے خاندان مین نہین بلاتے سودا کے رانا سے حال نے
یہ مثل پوری کی یعنے اوسنے دختران میر غلام علی اور میر سہراب کو دین بلکہ کھوسا رئیس و بارکو بھی
دی اور اسوجہ سے اوسکے دیگر برادران راجگان جیسلمیر اور باہ اور پارکر اگرچہ دختر سودا راجگان کی
اپنے گھر مین لاتے ہین (اسوجہ سے کہ وہ اوسکی نسل مین فرق نہین تصور کرتے) مگر اپنی دختر اونکو
نہین دیتے اسوجہ سے کہ شاید اوسکی اولاد کسی بلوچ کے حرم کو رونق بخشے مگر راٹھور ماڑواڑ ہرگز
دہات کی لڑکی نہین لاتے اور نہ اونکو دختر دیتے ہین اس علاقہ صحرائی کی عورات حسن مین مشہور ہین
لہذا وہ ایک شے تجارت کی ہوگئی ہین اور یہ مشہور ہے کہ اگر کوئی سندہی کسی دہاتنی کا حسن سنتا ہے

وہ اوسکے والدکے پاس غلہ بقدر قیمت اوسکے بھیجدیتا ہے اور شاذونادر رد کیا جاتا ہے ورنہ عورت بالعوض اوسکے ویدی جاتی ہے اب ہم یہان زیادہ تر حال طریق اور دیگر رسوم سودا کا ذکر نہین کرینگے گو یہہ حال عام بیانات اقوام مین درج ہوگا جسکے بعد ہم حالات صحراے ہند کو ختم کرینگے ❊

اقوام — اکثر اقوام جو صحرا اور گہاٹی سندہ مین سکونت رکھتی ہین اونکی تحقیقات صرف بہت ہے اور غالباً اوس سے کچہ تصدیق راستی بھی ہو درمیان اونہون سے جنہون نے مذہب اسلام اختیار کیا ہے ایک متلاشی فہرست اقوام اونکے نام دریافت کرسکتا ہے جو کبھی مشہور تھے مگر اب بوجہ تبدیلی مذہب کے پوشیدہ ہوگئی ہین مگر اونکی اصلیت کے دریافت کرنے مین اوسکو کم امداد اون سے حاصل ہوگی اوسکو دریافت اور وجہ بیان کرنیکی حاصل ہوگی کہ سودا اور کاتی اور ملانی جنکے مقام اور مشابہت نام تواریخ مین درج ہین اولاد سوگدی اور کاتہی اور یاتی کی بھی جنہون نے مقابلہ میسیڈونین یعنے سکندر کا کیا تھا جب وہ سفر دریاے سندہ کرتا تھا علاوہ انکے گروہ جتی یا یوتی کا جنمین کے اکثرون نے عام لقب بلوچ کا اختیار کیا ہے یا اپنا قدیم خاص نام لومڑی کا قائم رکھا ہے اور دیگران نے بیچ زٹ کے قدیم نام باقی رکھا ہے ہمکو کچہ آدمی اون خاندانونکے بھی ملے ہین جو نام جوہیا اور داہیا مشہور تھے جنکا اکثر حال تواریخ جیسلمیر اور دیگر مقامات مین درج ہے یہ خاندان اور جتی یا جت اور ہنس منجملہ چھتیس راج کلی[1] ہندوستان کے ہین اور یہ اقوام مع پرامارا اور سوہانا کے جو دو چار سو سال گذرے کہ پنجاب مین بکثرت تھے اب صرف جزوی آدمی ملک مارو مین دیکھنے مین آئینگے جنمنے مشہور نام کورو کا جو سری کرشن سے مہابھارت مین لڑے تھے اب تک قائم رکھا ہے قوم صحرائی یا درزدان کلان مغربی صحرا کے صرف ایک موقع تکرار کا اوپر اوسکی غارت اور تاخت تاراج ہر فرقہ کے پیدا کرتی ہے مگر ہم اول اونکا حال شروع کرینگے جنہون نے اب تک نام ہندو کا باقی رکھا ہے (انمین اور اونمین جنہون نے اسلام اختیار کیا ہے ہم فرق کرینگے) بعد ازان کیفیت اونکی خاصیت کی درج ہوگی بھٹی اور راٹھورا اور جودا اور چوہان اور ملانی کورو جوہیا سلطانو لوہانا اروڑا خومرا سندل میسوری وشنوی جاکھر شیاگ یا اشیاگ اور پونیا ❊

مسلمانونکی صرف دو قوم ہین کالورا اور صحرائی جنکی اصلیت مین کچہ شبہہ باقی ہے از جملہ وہ لوگ جنکا حال

[1] دیکھو حالات اقوام جلد اول صفحہ ۱۸ کتاب انگریزی ❊

ہم تحریر کرتے ہین نواؤ[1] ہین یعنے وہ لوگ جو راجپوت اور دیگر اقوام ہنود سے مسلمان ہوگئے ہین +
زت راجڑ ادھرا سومرا میر مور یا موہر بلوچ لومریا یا لوکا سمیجا منگولیا باگریا داہیا
جوہیا کیروائی جانگہریا وندر ہبو وسی بادری تاوری چڑیڈی کہوسا سدانی اور لوہانا +
قبل از لکھنے کیفیت عادات ان اقوام کے ہم ایک امر اہم جو عادات قوم نباؤ یعنی نومسلم
مین ہے سہے تحریر کرتے ہین یہ لوگ جب اپنے اصلی مذہب سے تارک ہوے تو اونھون نے اصل
قاعدہ اوسکا یعنے تحمل کو بھی ترک کیا اور جو خصلت اوس مذہب کی ہے جسکو اونھون نے اختیار کیا
یعنے تعصب اوسکو دو چند قوت کے ساتہ اختیار کیا خواہ یہ امر باعث صفت ذاتی مذہب اسلام کے
ہو خواہ بنظر شرمندگی (گویہ ہم خیال نہین کر سکتے) بوجہ ترک مذہب قدیم مگر کوئی شخص ایسا متعصب
اور دیندار دنیا مین نہین جیسا راجپوت نومسلم ہوتا ہے ہم یہ اقوام ایک ہی نام سے ملک سندہ
اور علاقہ صحرائی مین پاتے ہین گو اون مین سے ہندو بھی اب تک ہین اور مسلمان بھی ہین
یعنے ہندو اور مسلمان دونون ایک ہی نام سے اور ایک ہی قوم سے مشہور ہین اور اونمین
جو اب تک ہندو ہین اونکے قدیم طریق اور عادات قائم اور جاری ہین مگر جو مسلم ہوگئے ہین وہ
نہایت بیرحم اور متعصب اور بزدل ہین اور اون مین مہمان نوازی بالکل نہین ہے اقوام مالدوت
اور لارکہانی اور بھٹی اور نیز تادری کے ہاتہ سے جو ولد الشیطان مشہور ہین ایک شخص جانبر ہوسکتا ہے
بلکہ کچہ اپنا مال بھی پاسکتا ہے مگر اقوام کہوسا اور صحرائی اور بھٹی سے کچہ امید مفر نہین ہے اسقدر
اونکی جہالت اور وحشت آمیز حرکات اور عادات ہین کہ اگر کوئی باشندۂ ملک غیر نام رسنہ یا راسنہ کا
زبان پر لائے تو اوسکو غنیمت تصور کرنا چاہیے اگر وہ ضربات درہ کی سزا پانی کے بعد جان بسلامت
لیجاسے کیونکہ رستا اور راستہ تلفظ مین قریب رسول کے ہے وہ لوگ رستہ کو کلیر یا رندوری کہتے ہین
اور راستہ کو ڈگر یا ڈگ[2] اون صاحبون کو تعجب ہوگا جنھون نے حالات سفر پارک صاحب اور
ونہم صاحب اور کلاپرٹن صاحب کا ملاحظہ کیا ہے (یہ نام ہمیشہ بیچ تواریخ حالات ممالک جدید کے
زندہ ہین) کہ کسقدر مشابہ عادات اور طریق مین زنگی قوم بیچ عدم ایذا رسانی اور مہربانی اور
مدارات کے ساتہ راجپوتون کے ہین مگر جسوقت یہ کلمہ محمدی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتے ہین

[1] ہماری رائے مین نواؤ لفظ نو اور آؤ سے مرکب ہے یعنی نو بمعنی جدید اور آؤ بمعنی اول یعنے جو لوگ اول مسلمان ہوے تھے +

اوسی نمط کسقدر وحشت جانوران وحشی اور صحرائی کی اونمین پیدا ہوجاتی ہے اور یہ کہ کس قدر تبدیلی درمیان عادات اقوام تاتار کے ہنگام جاری ہونے مسائل مذہب بودہ کے بیچ ممالک وسطی ایشیا کے پیدا ہوئی ہے +

ہمنے بیان کافی اقوام بھٹی اور راٹھور اور چوہان کا اور نیز اونکی ایک فرع ملانی کا درج کیا ہے بلکہ سودا کا حال بھی لکھا ہے مگر سودا کی چند عادات کا ذکر باقی رہگیا ہے وہ یہ ہے +

سودا — قوم سودا جسنے اب تک نام ہندو کا نسبت اپنے قائم رکھا ہے مگر اسقدر قدیم توہمات مذہبی کو ترک کیا ہے کہ وہ مسلمان کے ساتھ ایک ہی ظرف سے آب نوشی اور ایک ہی حقہ سے حقہ کشی کرتے ہین صرف حقہ مین اسقدر تمیز رکھتی ہین کہ مہنال حقہ کی اوتار ڈالتے ہین یعنے اگر کسی مسلمان کا حقہ ہے تو وہ مہنال اوسکی اوتار کر اوسمین حقہ کشی کرلینگے بباعث افلاس قوم سودا نے اپنا نام شجاعت کا بھی تلف کردیا ہے صرف اب اونکی لیاقت بیچ وزدی کی مشہور رہے یعنے بڑے چالاک وزد ہین اور شریک گروہ صحرائی اور کہوسار رہتے ہین جو غارتگری ملک داؤد پوترہ سے تا بہ گجرات کرتے ہین اسلحہ قوم سودا کے صرف شمشیر اور سپر ہے اور ایک چھرا کمر مین رکھتے ہین جو اونکے گوشت بنانے کے بھی کام مین آتا ہے بعض بعض بندوق بھی رکھتے ہین مگر اون کا قدیم اور اصلی حربہ گوپھن ہے یعنے وہ جس سے اکثر دہقان پتھر طیور کو مارتے ہین اور وہ اس حربہ گوپھن کو خوب چلاتے ہین پوشاک اونکی بھٹی اور مسلمانانکی تو سب ملی ہوئی ہے مگر اونکا عمامہ ایک خاص قسم کا ہے جس سے وہ لوگ پہچانے جاتے ہین قوم سودا صحرا مین اکثر مقامات مین بود و باش رکھتے ہین مگر سودا کی فروع اور بھی بکثرت ہین یہان تک اصلی سودا کے وہ بہت زیادہ ہوگئے ہین منجملہ اونکے ایک فرع سیجا کی بہت بڑی ہے خواہ وہ جو اب تک ہندو ہین اور خواہ وہ جنھون نے مذہب اسلام اختیار کرلیا ہے +

کورو — یہ عجیب قوم راجپوت کی جنگی عادات کو غارتگری کی ہین مگر ساتھ خانہ بدوشی کے خاصکر بات کے تہل مین رہتی ہے اور تعداد نفری اونکی بہت نہین رہتی اونکا کوئی مقام مقرری نہین ہے مگر اپنے حیوانات کو ہمراہ لیکر پھرتے ہین اور جہان کوئی چشمہ یا چراگاہ نظر آتا ہے وہان مقیم ہوجاتے ہین اور مقام مذکور پر چھپر درخت پیلو کی شاخ و برگ سے بنا لیتے اسطرح کہ سبز شاخ پیلو کی لیکر آپسمین اولجھا دیتے ہین

اوراوپر برگ سے پوشش کرتے ہین اوراندر چھپر کی مٹی لیس دیتے ہین اور یہ چھپر اس حکمت سے بناتے ہین
کہ باہر سے کچھ نشان سکونت انسان کا معلوم نہین ہوتا ہے تاہم قوم صحرائی ان مقامات مشہور کی
تلاش کر لیتے ہین جہان یہ اپنا کچھ غلہ جو وہ گرد نواح کے قطعات اراضی سے جو بہت کم ہین پیدا کر کے
جمع کرتے ہین بہ تیراری طبیعت کورہ کی جو اونکے دیگر برادران خانہ بدوشونکی باین صفت موصوف ہین
ایک دہاتی بیان کرتا ہے کہ بوجہ بد وعا ے زمانہ ہاے دراز کے ہے یہ لوگ شتر اور گاؤ اور گاؤمیش
اور بز پرورش کرتے ہین اور قوم چارن اور دیگر تجاران کے ہاتھ فروخت کرتے ہین تعجب ہے کہ یہ
قوم نہایت صلح پسند ہے اور مثل اپنے دیگر برادران راجپوت کے حسب مرضی اپنے صحرا کو محلات اپنے
تصور مین ساتھ عمل مین لانے عمل پانی کے جو ایک عام علاج امراض دماغی و جسمانی کا ہی بناتے ہین +
دھوت یا دہاتی — ایک اور قوم راجپوت کی ہے جو سیات مین سکونت رکھتے ہین اور کوروسے کچھ
زیادہ شمار مین نہین ہین اونکے عادات اور طریقہ بھی مثل کوروکے ہین چرائی کرتے ہین اور کچھ زمین بھی
مختصر کاشت کرتے ہین مگر اوسکے نشو و پیداوار کو توکل خدا پر چھوڑ دیتے ہین جو گھی یعنے روغن زرد
اونکے حیوانات سے پیدا ہوتا ہے اوسکا وہ معاوضہ ساتھ غذا اور دیگر ضروریات انسانی کے کرتے ہین
رابڑی اور چھاچھہ اونکی نہایت پسندیدہ خوراک صحرائی ہے دو سیر آرد باجرا اور جوار اور رجسری کو
وہ چند سیر شیر مین ملا کر آتش دیتے ہین مگر بہت جوش نہین دیتے اور یہ غذا کافی ایک بڑے خاندان کیواسطے ہوتی ہے
گاؤ صحرائی نہایت کلان بہ نسبت دیگر مقامات میدانی ہندوستان کے ہوتی ہین اور آٹھ سیر سے
دس سیر تک شیر ہر روز دیتی ہین چار گاؤ کے دودھ کا روغن زرد اسقدر ہوتا ہے کہ اوسکو فروخت
کر کے ایک خاندان دس نفری کا بخوبی بسر کر سکتا ہے قیمت ان گاوان کی مختلف موافق اونکے
دودھ کے ہوتی ہے دس روپیہ سے پندرہ روپیہ تک فی گاؤ کی قیمت ہوتی ہے یہ رابڑی جو مانند
کوس کوس صحرای افریقہ کے ہوتی ہے اکثر شیر مادہ شتر کی بناتے ہین کیونکہ شتر کے شیر سے روغن زرد
پیدا نہین ہو سکتا اسوجہ سے کہ اگر وہ ایک ساعت رکھا جاوے تو منجمد ہو جاتا ہے ماہی خشک گھاٹی
سندھ سے بالیوا ور شتر پر واسطے فروخت کے اس صحرا مین آتی ہے اور ہر ایک قوم اوسکو برغبت تمام
فوراً خرید کر لیتی ہے یہ ماہی خشک تا بہ بار میر بجانب مشرق جاتی ہے قیمت اوسکی دو دوکرا یعنے فلوس
فی سیر ہے ایک لوپروہ یعنے آبادی اس قوم دہاتی کا دس چھپر سے زیادہ کا نہین ہوتا اور وہ بعینہ

مثل چھپیر قوم کورو کے ہوتے ہین *

لوہانا۔ یہ قوم بکثرت مقام دہات اور تالپورہ مین آباد ہے سابق یہ راجپوت تھے مگر بوجہ اختیار کرنے
تجارت کے قسم سوم یعنے قریش ہو گئے ہین یہ لوگ متصدی اور دکاندار ہین اور وہ کسی کام سے انکا
نہین رکھتے جس سے کچھ اونکو کھانا ملے اور درباب اونکی غذا کے ہم قول اس علاقہ کا جہان اشتہا
قانون کو لیکر کوٹ کرتی ہے لکھتے ہین یعنے باستثنا اونکی گربہ خانگی اور گاؤ کے وہ ہر شئے کھاتے ہین *

اروڑا۔ یہ قوم مثل قوم مسبوق الذکر کے ہر ایک پیشہ اور تجارت اور کاشتکاری کرتی ہے اور سرکاری
عہدہ جزوی دفاتر سندہ مین بھی نوکر ہین یہ لوگ بہت چست اور جفاکش اور ہوشیار ہوتے ہین یہ قوم
کفایت شعار اروڑا اور دیگر اقوام اپنی اشتہا کو ساتھ آردے کے جو پانی مین ترکیا ہو منطقی کرتے ہین اس قوم کا
نام خواہ بوجہ اوسکے سکونت رکھنے بیچ اروڑ کے ہو یا کسی اور وجہ سے ہمکو معلوم نہین *

بھاٹیا۔ یہ بھی نام ایک قسم کے عمائد کا ہے مگر اونھون نے اپنا طریق قدیم تبدیل کر کے تجارت اختیار
کی ہے اور اس سے اونکو فائدہ ہوتا ہے اونکی عادات مانند اروڑا قوم کے ہین اور اونکے بعد
یہ لوگ چالاکی اور دول مین مشہور ہین اقوام اروڑا اور بھاٹیا کی دکانین تجارت کی مقامات ٹنکارپور
اور حیدرآباد اور نیز سورت اور جے پور مین ہین *

برہمن۔ اس صحرا مین اور سندہ مین اکثر برہمن بشنو مت کے ہین منو کے اقوال اونمین جہان تک
ممکن ہے جاری ہین مگر وہ اپنا قاعدہ آپ بناتے ہین وہ زنار یعنے جنیؤ گلے مین رکھتے ہین مگر یہان
یہ زنار علامت بزرگی کی نہین ہے اور نہ یہان سست آدمی کا لحاظ کرتے ہین یعنے اگر کوئی باعتبار
اس زنار کے کچھ پیشہ نہ کرے تو اوسکا لحاظ بباعث زنار کے کوئی نہین کرے گا لہذا وہ لوگ پیشہ
کاشتکاری بھی کرتے ہین اور مویشی کو چراتے ہین اور روغن زرد بالعوض دیگر ضروریات انسانی کے
فروخت کرتے ہین یہ لوگ دہات مین بکثرت آباد ہین سوا اس قوم کے مقام چورین ہین جو مقام
قیام سودا راناکا ہے اور اکثر مکانات اونکے امرکوٹ اور دہرنا اور رٹی مین ہین وہ ماہی کو نہین چھوتے
ہین یعنی اوس سے پرہیز رکھتے ہین اور تما کو بھی نہین پیتے مگر کھانا قوم مالی اور نیز نائی کا بنایا ہوا
کھا لیتے ہین اور وہ چوکا اور چولہ بھی نہین بناتے گویہ دونون چیزین اور ملکون مین جہان لوگ
کچھ خواندہ ہین بہت ضروری متصور ہوتی ہین درحقیقت ہر ایک قوم ساکن سندہ کھانا بھٹیاری کا بنایا ہوا

سرلے مین کھانے ہین اور ہر ایک کے طرف کو اپنے کام مین لاتے ہین صرف اوسکو مٹی او ر پانی سے صاف اور پاک کر لیتے ہین اس قوم مین مردہ کو جلاتے بھی نہین ہین مگر مکان کی دہلیز کے متصل اوسکو دفن کرتے ہین اور جنکو مقدرت اور قوت زر ہے وہ مقام مدفن پر ایک چبوترا بنا دیتے ہین اور اوسپر ایک صورت شیو کی اور ایک سبو چکلی پر از آب رکھہ دیتے ہین اس ملک مین زنار جو ایک علامت بزرگی کی جملہ ہندوستان مین سے ہر ایک قوم پہنتی ہے باستثنا اقوام کولی اور لوہانا کے یہ امر حسب الحکم اونکے حاکمون کے جاری ہوا ہے اس غرض سے کہ اوسکو تمیز درمیان اوس قوم کے رہے جو کار رذیل کرتی ہے +

رباری – یہ نام جملہ ہندوستان مین اونکا مشہور ہے جو پرورش شتر کی کرتے ہین اور وہ اکثر مسلمان ہوتے ہین مگر یہان یہ قوم مختلف ہے یہ لوگ ہندو ہین اور شتر پالتے ہین اور وہ نہایت چالاک اور ہوشیار بیچ آراستہ کرنے اور چوری کرنے شتران کے ہین اور اس کام مین بھٹی لوگون کے ساتہ متفق ہو کر تا بہ ملک داؤد پوترا جاتے ہین جب وہ کسی گروہ شتران کے نزدیک آتے ہین جو چراگاہ مین چرتے ہون تو جو اونمین نہایت چالاک اور دلاور اور تجربہ کار ہوتا ہے وہ اپنی سانگ یعنے برچھی اوس شتر کو مارتا ہے جو اول اوسکو ملے بعد ازان ایک پارچہ اوسکے خون مین تر کرکے اپنی سانگ کے سرے پر باندہ دیتا ہے اور اوسکو دوسرے شتر کی ناک کے نزدیک پہونچاتا ہے تاکہ اوسکو بو خون کی آوے اور فوراً پھر کر بھاگتا ہے وہ شتر اوسکے پیچھے بھاگتا ہے اور جملہ شتران اوسکا تعاقب کرتے ہین یعنے جس شتر نے بو خون کی لی ہوتی ہے اوسکے پیچھے سب بھاگتے ہین اور وہ اوس آدمی کے پیچھے بھاگا جاتا ہے یہ ترکیب اونکے چوری کرنے کی ہے +

جاگھر اور شیاغ اور پونیا – یہ نام خاندانہاے جت کے ہین بعض اونمین سے ان اقسام مین بھی اپنے قدیم طریق اور مذہب کی پابندی رکھتے ہین مگر اکثر اون مین سے مسلمان ہوگئے ہین اور اپنا نام زت مشہور کرتے ہین وہ اقوام جنکا ذکر ہوا ہے ایذا رسان نہین ہین اور محنت کش ہین اور اکثر صحرا اور گھاٹی مین موجود رہتے ہین ماسواے اسکے یہان چند خاندان قدیم قوم کے مثل سلطانا[1] و نہراہین

[1] ابو الفضل بیان حال ضلع بھکر جہان یوسف زئی سکونت رکھتے ہین تحریر کرتا ہے کہ ایک قوم سلطانا ہی جو ثابت کرتے ہین کہ وہ اولاد دختر سلطان سکندر ذو القرنین کی ہین اور وہ کابل سے مرزا الغ بیگ کے وقت مین آئے تہے اور اس ملک مین آکر قابض اور آباد ہوے مسٹر الفنسٹن صاحب نے

انکی تواریخ ہمکو معلوم نہین مگر جوہیا اور سندل وغیرہ کا حال تواریخ مارہتھالی مین ابھی مذکور ہو چکا ہے ✤

ہم اب ان ہندو اقوام کا حال ترک کرتے ہین جو ملک مین تابعدار مرضی مسلمانان کے ہین اور مسلمان یہانکے جیسا ہمنے سابق تحریر کیا ہے نہایت غصہ ور اور متعصب ہین ہندو ہمیشہ مسلمانونکے مطیع رہتے ہین اگر کسی چاہ آب پر جائین اور کوئی مسلمان وہان پانی کھینچتا ہو تو وہ مباورت آب کشی کی اوسوقت تک نہین کرینگے جب تک وہ مسلمان اپنا ظرف اوس چاہ سے کھینچ نہ لے اور اگر کوئی ہندو کھانا پکاتا ہوا اور کوئی مسلمان آگ طلب کرے اوسکو دینی پڑے گی ورنہ مسلمان اوسکے سر پر پاپوش کاری کرے گا ✤

صحرائی اور کھوسا اور چانڈیا اور سدرانی - قوم صحرائی جملہ اقوام مسلمانان صحرا سے زیادہ کثرت سے ہین مشہور ہے کہ یہ دراصل ہندو تھے اور اولاد قدیم خاندان ارور مگر تحقیقات اس امر کی کہ نام انکا بباعث خاندان سہرس کے (جسکو پوٹینجر صاحب نے بنام ساہر لکھا ہے) مشہور ہوا یا یہ لفظ عربی صحرا سے جسمین وہ مسکن گزین ہین اور غارت گری کرتے ہین نامزد ہوا چندان ضروری نہین کوسا یا کھوسا وغیرہ فروع قوم صحرائی کی ہین اور اونکی عادات بھی اونکے مانند ہین اونھون نے اپنے طریق غارتگری کو ایک قاعدہ مین محیط کر لیا ہے یعنے اونھون نے اپنی کوڑی اس طرح سے مقرر کر لی ہے یعنے ایک روپیہ اور پانچ دھڑی غلہ فی قلبہ اور یہ کوڑی وہ گڈریون سے بھی جو تھل مین رہتے ہین لیتے ہین اونکے گروہ اکثر شتر پر سوار پھرتے ہین اور بعض گھوڑون پر اونکے اسلحہ سانگ او شمشیر اور سپر اکثر ہوتے ہین اور اسلحہ آتشبار بہت کم ہوتے ہین اونکی غارت گری سو کوس کے گرد مین ہوتی ہے کہتے ہین کہ وہ لوگ جودہ پور اور ملک داؤد پوترون تک جاتے تھے مگر وہ کبھی بمقابلہ راجپوت نہین آتے تھے اور راجپوت نسبت صحرائی کے یہ کہا کرتے ہین کہ جب نقارہ جنگ کا بلند آوازہ ہوتا ہے تو صحرائی خواب مین آجاتے ہین اونکے خاص مقام جنوبی حصہ صحرا ہے اور گرد نواح نواکوٹ اور بھٹی تا بمقام بلیاری اکثر اونکے ملازم جودہ پور اودے پور اور سیو باڑہ مین ہین مگر وہ بزدل اور بے ایمان ہین ✤

سمیجا - ایک فرع نباوے یعنے نو مسلمون کی خاندان سوڈا سے ہے یہ لوگ بکثرت تھل اور گھاٹی مین

تلاش اس اولاد سکندر اعظم کی کی مگر بے سود ہوئی ✤

سکونت پذیر ہین اور وہان اونکے اکثر لوریے اور مواضع ہین اونکے عادات مثل قوم وہات کے ہین مگر اکثر اون مین سے کے شامل صحرائی کے ہوکر اپنی برادری کے لوگون کو لوٹتے ہین وہ حجامت سر کی کبھی نہین کرتے اور نہ سر کے بالون کو کبھی تراشتے ہین لہذا وہ لوگ بشکل وحوش نظر آتی ہین نہ بصورت انسان وہ کسی جانور کو کسی مرض سے مرنے نہین دیتے بلکہ جب اونکو توقع کسی حیوان کی زیست کی باقی نہین رہتی تو وہ اوسکو ذبح کروا لیتے ہین عورات ہمیچا کی نہایت بذزبان مشہور ہین وہ اپنا چہرہ کبھی مستور نہین کرتین ✣

راجر- انکو خاندان اور اولاد بھٹی سے کہتے ہین اونکے مقام قیام صحرا مین ہوتے ہین یا سرحدات جیسلمیر مین مثل مقامات رام گڈہ کیالا جر یلا وغیرہ اور تھل مین یا بین جیسلمیر اور سندہ بالا کے یہ لوگ کاشتکار بھیڑ چرانے والے اور چور ہین اور مسلمانون مین نہایت خراب اور بد وضع شمار کیے جاتے ہین ✣ اومرا اور سومرا خاندان پر یار یا پوار سے ہین اب یہ لوگ ایماندارون مین شمار کیے جاتے ہین گو بعض اون مین سے بیچ جیسلمیر اور تھل کے بھی رہتے ہین جو ایسے نام سے مشہور ہین اور جنکا ذکر کافی ہمنے ابھی کیا ہے ✣

کلورا اور تالپوری یہ اقوام سندہ مین مشہور ہین کلورا خاندان کے سابق حاکم سندہ کے تھے اور تالپوری کے اب حاکم مقام مذکور کے ہین اور گو پہلے قوم اپنا خاندان ابوسعید ایران سے بتلاتے ہین اور دوسری قوم آپ کو اولاد محمد کی کہتے ہین مگر مشہور یہ ہے کہ یہ دونون بلوچ ہین جو اولاد جت یا جی کے تھے تالپوری جنکا نام بباعث شہر پوری کے جسمین تاڑ کے درخت تھے مشہور ہو گیا ہے قریب چہارم آبادی لوہری یعنے سندہ خرد کے برابر ہین یہ غلطی نام وہ حکومت حیدرآباد سے منسوب کرتے ہین تھل مین یہ لوگ نہین ہین ✣

نومری لومری یا لوکا- یہ بھی ایک بڑا انقسام خاندان بلوچ کا ہے اور ابوالفضل لکھتا ہے کہ یہ خاندان بعد کلمانی کے ہے اور یہ لوگ میدان جنگ مین تین سو سوار اور سات سو پیادہ جمع کر سکتے تھے گلیڈون صاحب نے انکا نام نومردی لکھا ہے اور رینل صاحب نے بھی یہی نام اپنی کتاب مین درج کیا ہے یہ نومری یا لومری جنکو لوکا بھی کہتے ہین نام لومڑی یعنے روباہ کا ہے اور یہ ثابت ہوا ہے کہ یہ لوگ بھی دراصل جت تھے وجہ تسمیہ نام بلوچ کا جو اونھون نے اختیار کیا ہے اور اس نام کا استخراج کس سے ہوا ہے اور کیون نام بلوچستان رکھا گیا آیندہ کوئی تلاش کرکے دریافت کرین ✣

زرت جت یا جیت یہ قدیم خاندان اسقدر کثرت سے ہے کہ اگر سب اقوام راجپوت یکجا کیجا ہین تاہم یہ اون سب سے زیادہ ہون گے انھون نے اپنے قدیم نام کو کل سندہ مین قائم رکھا ہے یعنے دریاے سندہ سے تا بہ ملک داؤد پوترا مگر یہ لوگ تھل مین بہت کم ہین بلکہ کوئی نہین ہے اون کی عادات کچہ مختلف اون کے ہمسایگان سے ہین یہ لوگ اون مین ہین جو قدیم سے مسلمان ہوگئے ہین ✣

میر یا میر — ہمکو امید نہ تھی کہ کوہی میر بھی گھاٹی سندہ مین رہتے ہین مگر اون کے دراصل بھٹی ہونے سے یہ نام حساب سے خالی نہین کیونکہ جیسلمیر بھی میر کہلاتا ہے ✣

موہور یا مور — یہ بھی دراصل بھٹی مشہور ہین ✣

تاوری تہوری یا توری — یہ لوگ بنام بہوت مشہور ہین اور اونکو ولد الشیطان بھی کہتے ہین اون کی اصلیت معلوم نہین مگر وہ برابر بادری اور گنہگار اور دیگر اقوام وزدان کے ہین جو جملہ ملک راجپوتانہ مین منتشر ہین یہ لوگ اگر کہو تو تمھارے دشمن کا سر لاوینگے ورنہ پگڑی تو اوسکی ضرور اوتار لائینگے یہ لوگ تھل واقع ملک داؤد پوترا اور بیجنوت اور لوک اور نواکوٹ اور ارور مین رہتے ہین اون کے پاس شتر رہتے ہین اونکو وہ کرایہ پر دیتے ہین اور اونکا کام ہمراہ رہنا ساتھ کاروانون کے بھی ہے ✣

جوہیا اور واہیا اور منگولیا — یہ لوگ پہلے اقوام راجپوت سے تھے مگر اب اونھون نے مذہب اسلام اختیار کیا ہے اور یہ لوگ گھاٹی یا صحرا مین بہت کم ہین یہان ایک قوم بروہی بھی ہے جو ایک قسم کے بلوچ ہین اور اقوام کھیروتی جانگریا اوندریا گریا بھی ہین یہ سب اولاد پریار اور سانکلا راجپوت کی ہین مگر ہمارے ذکر کرنے کے لائق بوجہ نفری یا کسی اور امر کے نہین ہین ✣

داؤد پوترا — یہ ریاست خرد گو حد ہنود سے باہر ہے تاہم چونکہ وہ عرصہ قلیل سے ملک بھٹی تحت جیسلمیر سے پیدا اور علیحدہ ہوئی ہے لہذا وہ ضرور اندر حدود ملک مارستھلی کے ہے جس خاندان نے اس ریاست کی بنا ڈالی اوسکا حال بہت کم معلوم ہے لہذا ہم اس حال پر قناعت کرتے ہین جسکو مسٹر الفنسٹن صاحب نے تحریر نہین کیا ہے اور جو بباعث بیان ہونے حالات اوسکے حاکم اور اوسکی دار الریاستہ یعنے بہاولپور کے اوس وقت مین جب سفیران ہمارے کابل جاتے تھے اور اونھون نے وہان قیام کیا تھا خالی از لطف خوانندہ نہوگا ✣

داؤد خان بانی مبانی داؤد پوترا ایک باشندہ شکارپور واقع مغرب دریاے سندہ کا تھا وہان اوس نے

اسقدر قوت حاصل کی کہ تابعداری اوس سے نہوسکی لہذا اوسپر حاکم قندہار نے فوج کشی کی چونکہ اوسکے
مقابلہ کے لائق نہ تھا لہذا اوسنے اپنے وطن کو چھوڑا اور اپنے خاندان کو اور اسباب کو سندہ کے
پار اوتار دیا اور آپ بھی اونکے پیچھے اوترگیا فوج حاکم نے اوسکا تعاقب کیا اور مقام سوتیالا مین اوس سے
دوچار ہوے داؤد کو اب کوئی اور امر سواے حاضر ہونے کے باقی نہین رہا تھا ما سواے اسکے کہ
اپنے عیال واطفال کو جنکے باعث وہ فرار نہوسکتا اور اپنا تحفظ نکرسکتا قتل کرے مگر اوسنے
راجپوتون کا سا کام کیا اور مقابلہ دشمن مین آمادہ کارزار ہوا دشمن نے اس مقابلہ بیجگری سے اندیشہ مند
ہوکر اوسپر حملہ آوری مناسب وقت تصور نہین کی اور واپس چلے گئے داؤد خان مع اپنے ہمراہی کے
مقام کچھی مین جو سطح زمین واقع تھا قیام گزین ہوا اور رفتہ رفتہ اپنی حکومت تھل تک بڑہالی اسکے بعد
مبارک خان حاکم ہوا اور بعد اوسکے اوسکا برادرزادہ بھاول خان اسکا فرزند صادق محمد خان اب
حاکم حال بھاولپور کا یا داؤد پوترہ کا ہے جو نام سے یعنے داؤد پوترا دونون ملک اور مالک سے یعنے اولاد
داؤد سے منسوب ہے ایسے مبارک نے ضلع کھدال جسکا ذکر تاریخ جیسلمیر مین ہوچکا ہے اور جسکا
دارالریاستہ دراول ہے قوم بھٹی سے چھین لیا یہ دراول وہ ہے جسکی بنیاد دراول دیوراج نے
آٹھ صدی مین ڈالی تھی اور جہان جانشین داؤد نے اپنا قیام مقرر کیا تھا اوسوقت مین بیچ مقام
دراول کے ایک فرع قوم بھٹی سکونت گزین تھی اور یہ فرع مدت سے جدا ہوگئی تھی اوسکا رئیس بخطاب
راول مشہور تھا اوسکا خاندان ہنگام اخراج ملک سے بمقام گریالا متعلقہ بیکانیر رہتے تھے اور پانچ روپیہ
فی یوم اونکو واسطے مصارف کے اونکا فتح کرنے والا دیتا تھا دارالریاستہ اولاد داؤد بکنارہ جنوبی دریاے
گارا منتقل کرکے بھاول خان نے اوسکو اپنے نام سے مشہور کیا یہ مقام قدیم شہر بھٹی کا تھا مگر اوسکا
نام معلوم نہین قریب تیس سال گذرے (یہ حال ہماری راے مین سنہ ۱۸۱۱ع یا سنہ ۱۸۱۲ع مین تحریر ہوا ہی)
ایک فوج قندہار نے حملہ اوپر داؤد پوترا کے کیا اور محاصرہ کرکے مقام دراول کو اپنے قبضہ مین کرلیا
بھاول خان مجبور ہوکر پاس بھٹی کے بمقام بھیکم پور پناہ گزین ہوا ایک پیغام بطلب اوسکے آیا اور
بھاول خان نے ایک مرتبہ اور تابعداری شاہ ابدالی کی منظور کی اور اپنے فرزند مبارک خان کو
بطور آول اور ضامن واسطے اداے روپیہ مطلوبہ بھیجا بعدازین فوج واپس چلی گئی مبارک تین سال
کابل مین رہا آخرش رہائی حاصل کرکے خان بھاول پور مقرر ہوا اور اس امر کا سرانجام کررہا تھا کہ اوسکے

والدنے اوسکو گرفتار کرکے قلعہ کنجر مین محبوس کیا اُس قیدمین وہ قریب تا مرگ بہاول خان رہا عرصہ قلیل قبل اسکے یعنے وفات بہاول خان کے سرداران کلان داؤد پوترا مثل بدیا خیرانی رئیس موج گدہ اور خدابخش ترارو والا اور اختیار خان گڈہی والا اور حاجی خان اوچ والا نے مبارک خان کو قلعہ کنجر سے رہا کیا اور وہ لوگ تا بمقام مورارا پہونچے تھے کہ خبر وفات بہاول خان اون کو پہونچی مبارک خان دار الریاستہ کی جانب قطع راہ کرتا چلا گیا مگر نصیر خان پسر عالم خان گوریجا بلوچ نے جسنے سابق اسکو بہت تکلیف دی تھی اور اب اندیشہ سزایابی اوسپر مستولی ہوا اوسکو قتل کرا کر اوسکے برادر صادق محمد کو جو خان حال ہے مسند نشین کیا اسنے فوراً اپنے برادرزادگان یعنی پسران مبارک کو اور اپنے برادران خرد کو قلعہ دراول مین محبوس کیا یہ محبوس فرار ہوگئے اور اونھون نے ایک فوج راجپوت اور پوربیا لوگون کی تیار کرکے قبضہ اوپر دراول کے کرلیا بعدازان صادق نے حملہ اوسپر کیا اور پوربیا لوگون نے مقابلہ اوسکا نہین کیا اس زدوضرب مین اوسکے دونون بھائی اور ایک برادرزادہ قتل ہوے دوسرا برادرزادہ دیوار سے دوسری طرف اوتر گیا مگر اوسکو ایک رئیس قرب وجوار نے گرفتار کیا اور صادق کے حوالہ کیا اوسنے اوسکو قتل کروا ڈالا خیال لوگونکا یہ ہے کہ یہ سب تدبیر صادق خان کی تھی تاکہ اوسکو موقع اونکے قتل کرنے کا حاصل ہو نصیر خان بھی جس کی ترغیب سے اوسنے مسند پائی تھی قتل ہوا کیونکہ وہ اسقدر قوی تھا کہ متابعت نہین کرتا تھا مگر رئیسان خیرانی ہمیشہ تدابیر بخلاف اپنے مالک کے کرتے رہتے تھے ایک دلیل جسکی تواریخ بہکانیر مین درج ہوئی ہے اوس موقع پر جہان بیان ضبطی مقامات ترارو اور موج گدہ کا کیا گیا ہے اور جہان رئیسون کا قلعہ کنجر مین جو مقام محبس رئیسان داؤدپوترا تھا بھیجا جانا مذکور ہوا ہے مقام گڈہی اب بھی متعلق ساتھ عبداللہ پسر حاجی خان کے ہے مگر کوئی ریاست اوسکے تعلق نہین ہے صادق محمد مثل اپنے والد کے شہرت نیکنامی کی نہین رکھتا ہے اوسکے والد کو بیجے سنگہ مارڑوار والا اپنا بھائی کہتا تھا داؤدپوترا باہم بہت نفاق رکھتے ہین اور قوم بھٹی اونکو ناپسند کرتے ہین کیونکہ اونسے اب تک وہ ایک محصول لیا کرتے تھے بوعدہ اسکے کہ وہ اونکے دست غارتگری سے محفوظ رہینگے خوف قندہار بھی اب بہاولپور مین باقی نہین رہا اور رئیس بہاولپور کی دوستی ساتھ اپنے ہمسایہ سندہ بالا والا سے ہے گو اوسکو اکثر اندیشہ بباعث قوت رنجیت سنگہ لاہور والا کے

پیدا ہوتا ہے اور رنجیت سنگہ اپنی بزرگی داؤد پوترا پر ظاہر کرتا ہے ❊

عوارض — اکثر عوارض جو باشندگان صحرا کو باعث غذا سے کثیف اور ناگوار کے اور خصوصاً بوجہ آب ناقص کے پیدا ہوتے ہین منجملہ اونکے عارضہ رتوندی اور نارو اور پھولنا رگون کا بہت کثرت سے ہوتا ہے عارضہ اول اور آخر یعنے رتوندی اور پھولنا رگون کا اکثر غربا کو ہوتا ہے اور اونکو جو بہت پھرتے ہین کیونکہ ہر قدم پر جو پیر ریگ مین پھنس جاتا ہے اوسکے نکالنے مین کوشش کرنی پڑتی ہے اور یہ کوشش جو ہر قدم پر ہوتی ہے اوس سے رگہاے پا سست اور خراب ہو جاتی ہین تاہم عادات کو اسقدر دخل ہے کہ باشندگان دیہات جو ہماری ملازمی مین ہین اور جنھون نے تمامی عمر قاصدی شہر ہاے سندہ اور راجپوتانہ مین کی ہے جب اول قدم بیچ میدان ہندوستان کے رکھتے ہین تو نالان کسل اور تکان سے ہوتے ہین اور سفر اپنی ریگستان کا زیادہ تر پسند کرتے ہین مگر ہم اونکی راے کے ساتہ اتفاق راے نہین کرتے باوجود اونکی سادگی سیرت کے اس بیان مین بھی خود پسندی پائی جاتی ہے کیونکہ اونکی پھولی ہوئی رگون سے جو مثل تانت کے ہین جو اونکے دستہا مین بندہی ہے یعنے مثل اوس آلہ کے اونکے پا معلوم ہوتے ہین جس سے مجرمان کو سزا دیتے ہین اور جسکو کیت کہتے ہین اگر وہ اپنے بیان کی غلطی ظاہر کرین ثابت ہے کہ اونکی قدم زنی صحرا کا نتیجہ اونکو بخت ملا ہے نارو سے کوئی بچا ہوا نہین ہے راجہ ست کا تنتکا تک اس مرض مین مبتلا ہین اور وہ شخص آپ کو بہت نصیب ور تصور کرتا ہے جسکو یہ مرض صرف ایک مرتبہ ہوا ہوا اور یہ عارضہ صرف صحرا اور راجپوتانہ مغربی مین ہی نہین ہے بلکہ علاقہ وسطی مین بھی پیدا ہے اور آرزوے ارادلی یہ سوال کہ تمہارا نارو کیسا ہے بجاے صاحب سلامت کے ہو گیا ہے اسقدر کثرت سے اس مرض کے مبتلا وہان ہین یہ بیماری اکثر ٹانگ مین یا جوڑ پر ہوتی ہے جب اوسمین تکلیف ہوتی ہے تو وہ ایسی سخت ہوتی ہے کہ سہی نہین جاتی اسکی پیدایش مین جو خواہ اوس گرمی سے ہو جو ریگ اور پانی مین پیدا ہوتا ہے اور خواہ اوس سے ہو کہ انسان جو کچھ پیتا ہے اوسمین کوئی شے ایسی ہوتی ہے جسمین کرم نہایت خرد مگر زندہ مستور رہوتے ہین اتفاق باشندگان کا نہین ہے مگر مقام اس بیماری کا ظاہراً پوست جسم کے اندر ہوتا ہے اور اوسکی علامت ابتدا مین اول یہ ہوتی ہے کہ جسم پر ایک چھپہ پڑ جاتا ہے جو رفتہ رفتہ ورم کرتا ہے اور مثل پھوڑے کے ہو جاتا ہے اور تمام جسم مین اوسکے

تکلیف کا اثر پیدا ہوتا ہے بعد ازان وہ کیڑا حرکت کرتا ہے اور جب وہ اوس نوبت کو پہونچتا ہے کہ اوسمین جان قرار واقعی آجاتی ہے اور وہ جسم سے باہر آنیکا ارادہ کرتا ہے تو اوسکی حرکت ہر وقت ہوتی ہے اور شب و روز وہ بیمار کے جسم کو کھاتا ہے زیست بیمار کی صرف اس امید پر باقی رہتی ہے کہ وہ جلد اوس کو جسم کے باہر دیکھیگا رب اوسکا علاج شروع ہوتا ہے اور جو جراح اس فن کا ہوتا ہے وہ طلب کیا جاتا ہے یہ جراح اوس کیڑے کا سر پکڑ کر کسی سوزن پر یا گھانس پر اوسکو لپیٹتا ہے جسطرح کل کشیدکرنے کی لپیٹتی ہے اور ہر روز ایک خاص وقت پر اوسکو تھوڑا تھوڑا لپیٹتے ہین تاکہ وہ ٹوٹ نجاوے مگر مشکل یہ ہے کہ جو مریض اس عارضہ کا ہوتا ہے وہ اسوقت ایسا بیہوش بباعث نجار تکلیفی کے ہوتا ہے کہ وہ بیتاب ہوکر اس سوزن کو کھینچ لیتا ہے اور اس کیڑے کو جو مثل سوت کے ہوتا ہے توڑ ڈالتا ہے اس سے اور زیادہ سوزش اور تکلیف اوسکا نکالنے مین ہوتی ہے بخلاف اسکے اگر مریض صبر کرے اور جراح کامل اسکو تمام و کمال نکال ڈالے تو مریض اچھا ہوجاتا ہے خیال کرنا چاہیے کہ جو آوز کے بزرگ نے کہا ہے کہ میرا گوشت ہر کیڑے کا پوست ہوگیا ہے میرا پوست شکستہ ہوکر خراب ہوگیا ہے جب مین سوتا ہون تو مین یہ کہتا ہون کہ کب مین بستر سے اوٹھونگا اور کب شب گذر جایگی اوسکو بھی مرض نارو کا ہوگا کیونکہ کوئی اور عارضہ جسمی اسقدر تکلیف دہندہ نہین ہے[۱] ✣

جو عوارض سواے انکے ہندوستان مین اطفال اور جوانان کو ہوتے ہین وہ بھی بیان ہوتے ہین منجملہ اون عوارض کے سیتلا اور نجاری یعنے تپ نوبہ اکثر ہوتا ہے سیتلا مین وہ صرف مریض کو حوالہ سیتلا ماتا کر دیتے ہین مگر تپ نوبہ کا علاج کرتے ہین اور چھال درخت انا کا بھپارا مریض نجاری کو درصورت میسر آنے چھال کے دیتے ہین مثل دیگر مقامات کے یہان کے صاحب دول بھی طبیبان مبتدی و ناتجربہ کار کے جو انہو تے ہین جو بیماری کو بسبب ناواقفیت تاثیر کے کانی سمیات دیکر اور بھی خراب کر دیتے ہین اور بوجہ طول کھینچنے تپ کے طحال بھی یہان بہت ہوتی ہے اور اکثر اسکا

[۱] میرے دوست ڈاکٹر جورج نکس صاحب کو (جو ڈاکٹر رزیڈنسی کے تھے جب ہم پولیٹکل اجنٹ اودیپور میں تھے) مرض نارو کا بہت سخت ہوگیا تھا اونکو شحنہ کے جزیرہ پر یہ مرض ہوا تھا اور نکالنے مین وہ ٹوٹ گیا تو جو جو تکالیف ہمنے بیان کی ہین وہ سب اونکو ہوئین آخر کار اونکے پاؤن لنگی آگئی اور ہمیشہ ضعیف اور سست رہنے لگے وہ بمجبوری واسطے صحت کے کیپ گئے اور اٹھارہ مہینے کے عرصہ کے بعد جب ہم ولایت جاتے تھے تو ہمنے اونکو کیپ مین دیکھا تو اسقدر عرصہ تک اونکی لنگی بالکلیۃً زائل نہین ہوئی تھی ✣

علاج داغ دینے سے کرتے ہین +

قحط مگر یہان بڑا عارضہ اور آفت سماوی ہے اونکے قصہ اور کہانیون مین آنا بھوکھی ماتا کا اکثر مذکور ہے اور جو ایک روایت قحط کی یہان کی اکثر ریاستون مین مشہور ہے وہ گیارہ صدی مین ہوا تھا اور بارہ برس تک برابر رہا تھا اسکا ذکر غلطی سے ساتھ نام لاکھا پھولانی کے کیا گیا ہے جو لاکھا پھولانی بالذات شیوجی راٹھور کا جو اول قنوج سے آیا تھا دشمن تھا اور جسنے اس صحرا کے غارتگر کو سمت ۱۲۶۸ (سنہ ۱۲۱۲ع) مین قتل کیا تھا بے شبہہ خشک ہونا دریاے ساگر کا بیچ عہد ہمیر سوڈا کے قریب ایک سو برس پیشتر اسکے باعث اس قحط کا ہوسکتا ہے ہر سوہی سال یہان کے باشندے خیال قحط کے ہونے کا کرتے ہین اور ایک قحط سنہ ۱۸۱۲ع مین ہوا تھا جو تین یا چار سال تک برابر رہا تھا اور یہ قحط علاقجات وسطی ہند تک پہونچا تھا اس مین بہت غریب آدمی اضلاع گنگ مین چلے گئے تھے اور اونھون نے وہان اپنے لڑکے اور آزادی فروخت کرکے اپنی زیست کا تحفظ کیا +

پیداوار حیوانات و نباتات — شتر جسکو جہاز صحرا کہتے ہین اول تذکرہ کے لائق ہے یہان یہ حیوان بہت ضروری ہے وہ قلبہ رانی مین جوتا جاتا ہے اور چاہ سے پانی اسکی مدد سے نکال لیتے ہین اور اسپر پکھال لادکر اوسمین پانی سفر صحرا مین ہمراہ لیجاتے ہین اور یہ خود کئی روز تک محتاج پانی کا نہین ہوتا یہ صفت اسکی اور ترکیب اوسکے پاؤن کی جسمین صفت کم ہونے اور بڑھ جانے کی موافق زمین کے ہے اور سختی اوسکے دہان کی جس سے وہ زبان نکالکر شاخہاے بانس اور کھیر اور جوار کو مع خار دار شاخون کے جنکے خار تیز اور سخت مثل سوزن کے ہون کھینچ کر کھا جاتا ہے اظہار عنایات اوس صانع قدیر کا کرتے ہین تعجب یہ ہے کہ بزرگ عربی یعنے محمدؐ جسنے صفت اکثر حیوانات خانگی و صحرائی کی بیان کی ہے اور جسکے پاس اپنے تین ہزار شتر تھے اوسنے صفات شتر کی بیان نہین کین گو اوسنے جہان ذکر کرگدن کا کیا ہے کہ وہ لائق اور کارآمد قلبہ رانی کے نہین ہے وہان اوسنے ذکر اکثر حیوانات کا باستثناے شتر کا وسکے کیا ہے کہ یہ لائق اس کار کے ہین شتر صحرا کے شتران میدان سے زیادہ اچھے ہوتے ہین اور جو دہات سکے متصل مین اور بارمیر مین پرورش پاتے ہین وہ سب سے بہتر ہوتے ہین راجگان جیسلمیر اور بیکانیر کے یہان رسالہ جنگی شتران کے موجود ہین راجہ جیسلمیر کے یہان دو سو شتر جنگی ہین منجملہ اون کے اسی شتر اوسکے اپنے ہین اور باقی دیگر رئیسان کے ہین مگر وہ کیا مناسبت سابقہ

رسالہ ہاے اسپان سے رکھتے ہین جو اور ملکون مین ہین ہمنے دریافت نہین کیا ہر ایک شتر پر دو سوار بیٹھتے ہین ایک کا چہرہ بجانب سر شتر کے ہوتا ہے اور دوسرے کا منہ پشت کی طرف اور وہ خوب کام بیچ جنگ منتشر مین یعنے پیش و پس کے دیتے ہین اور جب جنگ قریب کی ہوجاتی ہے تو وہ شتر کو بٹھا کر اوسکے پیر باندہ دیتے ہین اور اوسکے پیچھے آکر اوسکو بطور مورچال بناتے ہین اور اوسکے کجاوہ پر بندوق رکھکر کام کرتے ہین کوئی جھاڑی خاردار ایسی نہین جو شتر کے چارہ کے لائق نہو ✤

خر گدہا یا گورخر اس صحرا مین رہتا ہے مگر زیادہ تر جنوبی حصہ مین قریب دہات کے اور اوس اراضی رونی کے جو بار میر سے بالکا سر اور بلیاری تک برابر کنارہ شمالی اوس بڑے رن یا صحراے نمک کے واقع ہے رہتے ہین ✤

رُوز یعنے نیل گاے و شیر ببر وغیرہ ــ یہ عمدہ قسم ہرن کی جسکو نیل گاے کہتے ہین اکثر مقامات صحرا مین رہتی ہے اور گو کہ راجپوتان میدان اوسکو نہین مارتے اور اگر اوسکا شکار بھی کرتے ہین تو وہ اوسکا گوشت نہین کھاتے مگر یہان وہ بہت کار آمد واسطے خوراک کے ہے اور نیز اوسکا چرسا یہان بہت کام آتا ہے اور دیگر حیوانات صحراے ہند مین سے یہان شیر اور روباہ اور شغال اور خرگوش اور نیز وہ عمدہ جانور یعنے شیر ببر ہوتا ہے ✤

منجملہ حیوانات کے جنگلی پرورش ہوتی ہے یہان اسپ نر گاؤ اور مادہ گاؤ اور بھیڑ اور بکری اور خر کی بھی کمی نہین ہے اور نیز خر یہان قلبہ رانی مین کام مین لاتے ہین ✤

بکری اور بھیڑ گروہ انکے جنکو یہان جانگ کہتے ہین یعنے جانگ بکری اور بھیڑ کے بکثرت اس صحرا مین پرورش پاتے ہین بیان یہ ہے کہ ایک بکری بغیر پانی کے ماہ کاتک سے نصف ماہ چیت تک یعنی موسم خزان سے بہار تک رہ سکتی ہے ظاہرا یہ بیان اوسکا ناممکنات سے ہے گو یہ خوب معلوم ہے کہ جب گھانس بکثرت ہوتی ہے تو بکری چھ ہفتہ تک پانی کی طالب نہین ہوتی جو بکری وغیرہ متصل داؤد پوترا اور بھٹی پوہ مین رہتے ہین وہ شروع موسم گرما مین سندہ کے سطح میدان مین جاتے ہین بکری والے بھی مثل اپنی بکری کے پانی کے محتاج یا طالب نہین ہوتے مگر چھاچھ پیا کرتے ہین اور جو مکھن نکلتا ہے اوسکو جوش دیکر روغن زرد تیار کرکے بالعوض غلہ اور دیگر ضروریات کے فروخت کرتے ہین جو لوگ شتر چراتے ہین وہ بھی اوسکے شیر پر قناعت کرتے ہین اور میوۂ صحرائی کھاتے ہین کبھی شاذ و نادر

غلہ کی روٹی کھاتے ہین +

جھاڑیاں اور میوجات - ہمکو اکثر موقع ذکر کرنے درخت کھیر یا کریل اور کھجری کا ہوا ہے جسکے ثمر کو خشک کر کے بجاے آردہ کے کام مین لاتے ہین اور اوسکو سنگری کہتے ہین درخت جھال جسکے سایہ مین بھیڑ والی بیٹھتے ہین اور ماہ چیت اور بیساکھ مین اوسکے ثمر کھاتے ہین اور درخت پیلو یہ بھی کھانے مین آتا ہے اور ببول جسکا گوند بجاے دوا کے کام مین آتا ہے بیر یا جھبی جسکا میوہ بہت لذیذ ہوتا ہے اور یہ سب درخت شتر کھاتا ہے اور سب جگہ ہوتے ہین اور دیگر جھاڑی ہاے جنگلی سے کارآمد ہین درخت جواسا جس کا عرق دوا مین کام آتا ہے اور بہوک جسکی شاخ سے وہ لوگ اپنے چاہات باندھتے ہین اور سجی جسکو سوخت کر کے وہ راکھہ بناتے ہین منجملہ ان سب درختون کے درخت اول مذکور شدہ یعنے کھیر اور آخر الذکر یعنے سجی زیادہ تر بیان کے قابل ہین لہذا ذیل مین مذکور ہوتے ہین +

کریل یا کھیر - یہ درخت مشہور ہندوستان او صحرا مین ہے ہندوستان مین اوسکا اچار بناتے ہین اور یہان اشیاے خوردنی تصور ہو کر جمع کیا جاتا ہے درخت اسکا دس فیٹ سے پندرہ فیٹ تک بلند ہوتا ہے اور پھیلتا بہت ہے اوسکی شاخ سبز ہے بھی برگ نہین ہوتے پھول اوسکا سرخ رنگ کا ہوتا ہے اور ثمر اوسکا بمقدار کروندے کے ہوتا ہے جب اسکو جمع کرتے ہین تو ایک شبانہ روز اسکو پانی مین تر رکھتے ہین بعد ازان وہ پانی بدل کر دوسرے پانی مین اوسی عرصہ تک تر رکھتے ہین اور اسی طرح ایک دفعہ اور یعنے تیسری مرتبہ اوسی عرصہ تک تر رکھکر اوسکو پانی سے نکال لیتے ہین اس عرصہ مین اوسکی تاثیر زبون دفع ہو جاتی ہے بعد ازان وہ اوسکو پانی مین جوش دیکر اوبال لیتے ہین اور نمک ملا کر کھاتے ہین اور جنکو کچہ مقدرت ہوتی ہے وہ اوسکو روغن زرد مین پخت کر کے نان کے ساتہ کھاتے ہین اور اکثر گھرون مین یہ قریب بیس بیس من کے جمع رہتا ہے +

درخت سجی بلند نہین ہوتا اور اکثر شمالی صحرا مین پیدا ہوتا ہے اور اوس علاقہ جیسلمیر مین جسکو کھدال کہتے ہین بہت کثرت سے پیدا ہوتا ہے یہ کھدال اب تحت و تصرف داؤد پوترا مین ہے مقام نوکل سے دراول تک اور وہان سے براہ مرید کوٹ اور اختیار خان کی گدھی ہو کر خیرپور (دیرعلی) تک ایک تھل وسیع یا جنگل ہے جسمین اکثر مقامات زمین سخت کے جنکو چیرام[1] کہتے ہین واقع ہے یہ مقامات سخت

[1] چیرام کا نام اون قطعات زمین سخت پر عائد ہوتا ہے (جسکا ذکر مسٹر الفنسٹن صاحب نے بخوشی اسطرح کیا ہے یعنی اس زمین پر جو جھاڑے

بباعث جمع رشٔہ آب باران کے ہو گئے ہین اور ان ہی مقامات مین درخت سجی پیدا ہوتا ہے نمک اسکے جلانے سے پیدا ہوتا ہے اور ترکیب یہ ہے کہ زمین مین غار کندہ کرکے یہ درخت اوسمین کاٹ کر بھر دیتے ہین اور آگ لگاتے ہین جب وہ جلتا ہے تو اوسمین سے عرق نکلتا ہے وہ غار مین نیچے جمع ہوتا ہے جب یہ سوخت ہوتا ہے تو وہ اوسکو طویل چوب کی مدد سے حرکت دیتے ہین یعنی تہ و بالا کرتے ہین اور اگر زیادہ شعلہ ور ہو جاتا ہے تو ریگ اوسپر ڈال لیتے ہین تاکہ ایک مرتبہ شعلہ ور نہو جاے اسطرح جب سوخت ہو جاتا ہے تو تین روز تک اوسکو سرد ہونے دیتے ہین اور بعد ازان نمک اوسمین سے نکال لیتے ہین اور میل اوسکا کسی ترکیب سے جدا کرتے ہین جو اصل نمک ہوتا ہے وہ ایک سیر فی روپیہ فروخت ہوتا ہے اور باقی چالیس سیر فی روپیہ سے بھی زیادہ بکتا ہے دونون اقوام راجپوت اور مسلمان یہ کام کرتے ہین اور اپنے مالک کو ایک فلوس فی روپیہ قیمت نمک کی ادا جو وہ فروخت کرین کرتے ہین اقوام چارن اور دیگر اقوام مارواڑ سے آکر یہ نمک خرید کرکے دیگر مقامات ہند مین لیجاتے ہین اور وہان سے کل ہندوستان مین جاتا ہے یہ شئے تجارت کی بہت کثرت سے سندہ کو جاتی ہے اور کاروان کے کاروان اس شئے کے مقامات بکھر اور ٹھٹھہ اور کچ کو جاتے ہین تاثیر سودا یعنے ست سجی کی معاملات سخت ونزمین خوب روشن ہے ایک تھوڑی سجی سرد پانی مین مخلوط کرکے کھانے کو بہت جلد ہضم کر دیتا ہے اور تماکو ساز بھی اسکو بہت تماکو مین آمیز کرتے ہین مشہور ہے کہ اسکے آمیز کرنے سے تاثیر تماکو کی سر نو اپنی اصلیت حاصل کرتی ہے +

گھانس یعنے گیاہ بکثرت ہوتی ہے مگر جب تک اونکی تصویر نہ کھینچی جاے اونکا بیان دلچسپ نہوگا یہان سہون یا سیون جسکو کوسا کہتے ہین بہت بلند ہوتی ہے مشہور ہے کہ اسکا نام کس پسر دومی رام چندر سے لیا گیا ہے اور اوسکی اولاد کس واہا کہلاتی ہین اکثر یہ کوسا یہان آٹھ فیٹ بلند ہوتی ہے جب یہ نرم ہوتی ہے تو حیوان اسکو کھاتے ہین اور جب سخت ہو جاتی ہے تو چھپر کے کام آتی ہے اور بیخ یعنے جڑ اوسکی جاروب بنانے کے کام آتی ہے اور سفید باف اوسکی کوچ بناتے ہین جس سے پانی میز

گھوڑے چلتے ہین تو اونکے سم کے نقش پڑ جاتے ہین) جو در حقیقت تتبع ہے اسوجہ سے کہ اوسمین سراب بہت ہو اور اوسکو یہانکی زبان مین چترام کہتے ہین کسیقدر یہ زمین جس مین ایک شئے الکلاین شامل ہے مائل بلندی ہوتی ہے اگر در حقیقت بلند نہین ہوتی ہے ایک اور مقام پر جہان عجائبات نظری شمالی ہند بیان کیے ہین درج کیا ہے +

بہت کارآمد ہوتی ہے اور یہان سرکنڈا اور دہامن اور دوب اور دیگر اقسام کی گھاس بھی ہوتی ہے سوا اسکے گوکرا اور پاپری اور بھورت بھی ہوتی ہے جو مسافرون کے کپڑون مین لپٹ جاتی ہے مثل گتھے کے اور مسافر اوس سے بہت تنگ ہوتا ہے ✣

خربوزہ — پیداوار اس صحرا کا ہے اور وہ بہت قسم کے ہوتے ہین خربوزہ اور چیرا سے لیکر گوار یعنے کچری تک اور توماٹا بھی ہوتا ہے اسکا نام ہندی ہمنے کہین لکھا نہین ہے یاد نہین اور دیگر مقامات ہندوستان مین بھی یہ پیدا ہوتا ہے اب ہم زیادہ تفصیل انکی نہین کرینگے صرف اسقدر یہان لکھتے ہین کہ انکے نام ازروے علم نباتات کے جو واجب اور درست ہین ہم عام انڈکس کتاب ہذا مین درج کرینگے یہان لکھنے سے اعادہ بیکار اوسکا ہوگا ✣

تفصیل منازل

جیسلمیر سے سہوان واقع کنارہ رہت سندہ اور حیدرآباد تک اور وہان سے واپسی براہ امرکوٹ تا بہ جیسلمیر ✣

کلدرا (۵ کوس) ایک موضع جسمین پالی وال برہمن رہتے ہین دوسو گھر اسمین ہین اور چاہات بھی ہین ✣

گجیاکی بستی (۳ کوس) ساٹھ گھر اسمین ہین باشندے خاصکر برہمن ہین چاہات بھی اس مین ہین ✣

کھوبا (۳ کوس) تین سو گھر اس مین ہین باشندے خاص کر برہمن ہین چھوٹی ٹیلون پر ایک چھوٹا سا قلعہ چار برج کا بھی ہے اوس مین سپاہی جیسلمیر کے رہتے ہین ✣

کنوہی (۵ کوس)
سوم (۵ کوس)
ایک مجمع قریہ ہاے خورد کا ہے ہر ایک مین چار چار پانچ پانچ گھر چھپر کے یکجا ہین مابین انکے فاصلہ ایک کوس کا ہے یہ سب سوم کہلاتے ہین اور ایک برج بھی وہان واسطے حفاظت کے بنا ہے اوس مین سپاہ جیسلمیر رہتی ہے چاہات کلان اکثر اوسمین ہین اون کو وہان بیریا کہتے ہین باشندے یہان کے اکثر سندہی ہر قسم کے ہین وہ اپنی مویشی چراتے ہین اور نمک اور شورہ مقام دیو چند لبوار سے لاتے ہین شورہ بیج قائم کرنے رنگ کے کام مین آتا ہے اور یہان سے اور مقامات مین جاتا ہے نصف راہ درمیان سوم اور مولانا کے سرحد جیسلمیر اور سندہ کی ہے ✣

مولانو[1] (۲۴ کوس) ایک موضع دس چھپر کا ہے خاصکر سندہی اوس مین آباد ہین اور کوہ ہاے بلند ریگ پر واقع ہے مقام سوم سے نصف راہ کوہ ہاے ریگ پر جاتی ہے اور پہاڑ بہ (جسکو مگرو کہتے ہین) اور کہین کہین سطح میدان بھی ہے بعد ازان تین کوس تک پہاڑ اور کوہ ہاے ریگ ہین کہین سطح زمین برابر نہین ہے اور باقی نو کوس مین ٹیلہ ہاے بلند ایک بعد دوسرے کے واقع ہین اس چوبیس کوس مین کہین چاہ نہین ہے اور نہ ایک قطرہ آب کا نظر آتا ہے مگر بعد بارش کہین کہین تالاب ہاے کہنہ مین یا چشمہ مین پانی جمع ہو جاتا ہے اسکو یہان ندی یا توبا کہتے ہین نصف راستہ پر واقع ہے اور یہان سابق ایک شہر آباد تھا +

یہ بیان یہان کا ہے کہ قبل فتح مسلمانان جنھون نے سندہ اوران اضلاع کو فتح کیا تھا گھاٹی اور صحراے راجگان راجپوت اقوام ہیارا ور سولانکی کا تھا اور سب تھل کم و بیش آباد تھا نشانہاے تالاب اور معابد قدیم جو ریگ سے بھر گئے ہین اس بیانکی صداقت ثابت کرتی ہین ایک قول سلف یہان مشہور ہے کہ ایک قحط بارہ سال کا عہد لاکھا فولانی مین یہان پڑا تھا جسنے اس ملک کو ویران کر دیا باشندے یہان سے مقام کچھی اور سطح میدان سندہ کو چلے گئے اب بھی یہان اکثر مقامات سرسبز موجود ہین بباعث اوس پیدایش قدرتی کے یعنے پانی کے جو خواہ چشمہ ہو یا آب روان اوسکو یہان واہ یا باہ یا بیرا یا راریا تران اقوام سے ہین جو یہان چرائی کرتے ہین یعنے سوداراجہ یا سمیجا اور باشندہ ایک موضع کا دس میل تک اپنی قطعہ زمین کاشت کرتی جاتا ہی +

---

[1] مقام مولانو سے سہوان تک دو راستہ ہین ہمارا دہاتی یعنی باشندہ دہات راستہ طویل سے بباعث پانی کے گیا دوسرا راستہ یہ ہے +

پالری	۵ کوس	سکرند	۳ کوس +	
بادشاہ کی بستی	۶ کوس	نالہ	نصف کوس	یہ بہت پیچیدہ معلوم ہوتا ہی
اوڈانی	۵ کوس	بکرند	۴ کوس	
متراؤ	۱۰ کوس	کوکا کی بستی	۶ کوس	
سیرکا کھوئی	۶ کوس	دریاے سندہ	۱۰ کوس	
شیوپری	۵ کوس	سہوان	نصف کوس	
کمبرسا نالہ	۹ کوس	+ شارع عام سندہ بالا سے پائین تک +		

سعور (۲ کوس)
پلری (۳ کوس)
راجہ کی بستی (۲ کوس)
قریہ راجہ (۲ کوس)

یہ سب قریہ قریب دس دس چھپر کے ہین باشندے راجہ ہین جو کاشتکاری یا چرائی کرتے ہین گاو میش گاو شتر بکری اون کے پاس ہوتے ہین تھل مین رہتے ہین ہر ایک اس قریہ مین چشمہ ہاے آب بہت سے ہے مقام رارکا بستی ایک تالاب کلان ہے جسکو مہادیو کا ڈہیہ کہتے ہین (اسکا حال سابق درج ہو چکا ہے) +

دیو چند لبور مہادیو (۲ کوس) جب راجگان قوم سودا اس ملک مین حکمرانی کرتے تھے تو اس مقام پر ایک شہر آباد تھا اور ایک مندر مہادیو کا تھا اونکے نشانات اب تک موجود ہین یہ اور سورج کنڈ کے تعمیر کیا گیا تھا اہل اسلام نے اس مندر کو ویران اور مسمار کر دیا اور نام چشمہ سورج کنڈ کا تبدیل کر کے دین پور رکھا یہ چشمہ چھوٹا سا ہے کنارہ خشتی بھی ہین اور اوسکے کنارہ پر درخت خرما اور انار نصب کیے ہوے ہین ایک ملا اہل اسلام سندہی کا یہان رہتا ہے اور ایماندار لوگ اوسکی خبرگیری کرتے ہین اس مقام کے گرد بارہ کوس تک اکثر چشمہ ہاے آب ہین اور اون چشمون کے گرد قوم راجہ چراگاہ اور قطعات اراضی قابل الزراعت پاتے ہین اونکے چھپر دو پلہ مثل قوم دگوم افریقہ کے ہوتے ہین اسطرح کہ ایک لکڑی لمبی دونون طرف باندہکر اوس کے اوپر گھاس اور برگ درختان چھا دیتے ہین اور اکثر ایک کمل شتر کے بالون کا اوسپر ڈالکر اوسکے نیچے بود و باش کرتے ہین +

چاندیا کی بستی (۲ کوس) ایک موضع ہے باشندے قوم چاندیا مسلمان ہین اور غریب فقیر ہین مسافرون سے خیرات لیکر بسر کرتے ہین +

راجہ کی بستی (۲ کوس)
سمیچا کی بستی (۲ کوس)
راجہ ایضاً (۱ کوس)
ایضاً ایضاً (۲ کوس)
ایضاً ایضاً (۲ کوس)
ایضاً ایضاً (۲ کوس)
ایضاً ایضاً (۲ کوس)
ایضاً ایضاً (۲ کوس)

مواضع خرد بھیڑ والہ کے ہین مثل سمیچا و راجہ و دیگر اقوام جو سب خانہ بدوش ہین جب ایک مقام مین گھانس چرائی کی ختم ہو جاتی ہے تو وہ اپنی بھیڑ لیکر دوسری جگہ چلے جاتے ہین یہان پانی اونکی ضروریات کیواسطے کافی ہے چشمہ ہاے آب کثرت سے ہین +

اودہا نیو (۷ کوس) بارہ چھپر پانی درمیان اسکے منزل سابق کے نہین ہے ✤

نالہ (۵ کوس) نشیب تھل کا ہے قریب ایک میل بجانب مشرق نالہ ہے کہتے ہین کہ یہ وہی نالہ ہے جو سندہ سے بمقام ورارو ری بکھر سے اوپر نکلتا ہے وہان سے وہ بجانب مشرق سہراب کے خیرپور سے ہوکر اور جنار کی راہ سے تا بہ بیرسیا کارار آتا ہے اور اس مقام سے ایک نالہ تا بہ امرکوٹ اور جیور کاٹا گیا ہے ✤

ستراؤ (۴ کوس) ایک موضع ساٹہ گھر کا ہے بلوچ اس مین رہتے ہین ایک تھانہ حیدرآباد کا یہان موجود ہے کہین کہین چھوٹے ٹیلہ ریگ کے ہین ✤

میرکا کھوئی (۶ کوس) تین مواضع دس دس چھپر کے ہین قوم ارور اسمین آباد ہین ✤

شیوپوری (۳ کوس) ایک سو بیس گھر اسمین ہین اکثر قوم ارورا کے ایک قلعہ خرد چھ برج کا بجانب جنوب و مشرق بنا ہوا ہے حیدرآباد کی سپاہ اوس مین رہتی ہے ✤

کمیرا کا نالہ (۶ کوس) یہ نالہ سندہ سے درمیان کاکر کی بستی اور سکرند کے نکلتا ہے اور بجانب مشرق بہتا ہے غالباً سوتہ کسی قدیم نہر کا ہے اوس سے یہ علاقہ اکثر مقامات پر کٹا ہوا ہے ✤

سکرند (۲ کوس) ایک سو گھر اس مین ہین ایک ثلث اونمین کے ہندوون سے آباد ہین قطعات زمین مزروعہ موجود ہین اکثر بہ بے پانی کے خراب پڑے ہین ہر جگہ جنگل ہو گیا ہے خصوصاً جہاؤ اور کیجری اوس مین ہین اور پنبہ اور نیل اور برنج اور گندم اور جوار اور مٹر اور غلہ اور مونگ اوپر کنارہ آبشار کے پیدا ہوتے ہین ✤

جتوئی (۲ کوس) ساٹہ گھر آباد ہین اور ایک نالہ درمیان اسکے اور جتوئی کے ہے ✤

قاضی کا شہر (۴ کوس) چارسو گھر آباد ہین دو نالہ اب جاری ہین ✤

کمیرو (۴ کوس) ساٹہ گھر آباد ہین اور ایک نالہ درمیان اسکے اور جتوئی کے روان ہے ✤

کاکر کی بستی (۶ کوس) سولہ گھر آباد ہین نصف راہ پر علامات ایک قدیم قلعہ کی معلوم ہوتی ہین تین نالہ جاری ہین موضع ایک بلندی پر چار میل فاصلہ پر دریاے سندہ سے آباد ہے دریاے مذکور یہان تک کبھی کبھی موسم برشکال مین بڑہ آتا ہے ✤

پورا (ایک کوس) معبر دریا ہے ✤

دریاے سندھ (انڈس) کشتی پر سوار ہوکر عبور کیا ✤

سیون یا سہوان (۱۰ کوس) ایک شہر بارہ سو گھر کا اوپر کنارہ دہنے دریا واقع ہے حیدرآباد کے متعلق ہے[1] ✤

[1] شہر سہوان اوپر ایک بلندی کے دو چار سو گز کے فاصلہ پر دریا سے آباد ہے وہان اکثر اشجار ستر اکم ہین خصوصاً بجانب جنوب مکانات گلی ہین اکثر تین مراتب کے اور ستون چوبی ہین بجانب شمال شہر نشانات ایک قدیم اور وسیع قلعہ کے موجود ہین اور اوسکے ساتھ برج کی علامات نظر آتی ہین اور وسط مین نشان محلات کے موجود ہین اور اب تک وہ بنام راجہ بھرتری کے محلات مشہور ہین کہتے ہین کہ جب اوسکے بھائی بکرماجیت نے اوسکو اوجین سے خارج کر دیا تھا تو اوس نے یہان آکر حکمرانی کی تھی اگرچہ کئی سو برس گذرے ہین جب ہندو کچھ اختیار ان ملکون مین رکھتے تھے اونکے حالات کا بیان اب تک چلا آتا ہے یہ بیان مشہور ہے کہ بھرتری اپنی کلان گندھرپ سین کا اسقدر عاشق اپنی رانی پر تھا کہ اوسنے کار ریاست سے غفلت اختیار کی اسوجہ سے اوسکا بھائی اوسپر معترض ہوا جب یہ حال اوسکی رانی نے سنا تو اوسنے حجت کی کہ بکرماجیت جلاء وطن کیا جاوے بعد ازان عرصہ قلیل کے بعد ایک مرتاض اوسکے دربار مین آیا اور اوسنے بھرتری کو ایک اوپھل دیا جو اوسکو سالہا سال کی ریاضت سے مہا دیو نے دیا تھا بھرتری نے وہ پھل اپنی رانی کو دیا اور رانی نے ایک فیلبان کو جسکو وہ چاہتی تھی دیا اور اوس فیلبان نے ایک بازاری طوائف کو اس طوائف نے بامید انعام گران بہا جاکر راجہ کو دیا اس بیوفائی اور بدوضعی صریحی سے خفا ہوکر بھرتری رانی کے پاس گیا اور اوس سے اوس پھل کا حال دریافت کیا رانی نے جواب دیا کہ وہ جاتا رہا یہ سنکر راجہ نے وہ پھل اوسکو دکھا دیا رانی اوسنے دیکھکر اسقدر شرمندہ ہوئی کہ فوراً آگ کر دیوار محل سے نیچے کود پڑی گرکر جسم اوسکا پاش پاش ہوگیا اور وہ مرگئی راجہ بھرتری نے اپنی دلبستگی دوسری رانی پنگلا نامی سے کی اور اوسپر بھی اوسیقدر مفتون ہوا مگر اوسکو تجربہ حاصل ہوچکا تھا لہذا اوس سے کچھ مشکوک رہتا تھا ایک روز راجہ شکار کو گیا اور اوسکے شکاری نے ایک ہرن نر مارا اوسکی مادہ آئی اور تھوڑی دیر تک اوسکو دیکھتی رہی بعد ازان اوسکی شاخ پر گرکر مرگئی شکاری ایک درخت کے نیچے سوتا تھا اوسکو ایک سانپ نے کاٹا اور وہ مرگیا اوسکی زوجہ اوسکی تلاش مین آئی اور جب اوسکو مردہ پایا تو برگ اور شاخہاے خشک جمع کرکے ایک چتا بنائی اور اوس مین لاش کو رکھکر اوسکے ساتھ آپ بھی جلکر مرگئی راجہ نے جو یہ سب حال دیکھا تھا گھر جاکر رانی سے بیان کیا کہ اسطرح ستی ہوگئی اور تعریف شکاری کی ستی کی بہت کی رانی پنگلا اسمین تکرار بیان لائی اور بیان کیا کہ وہ تحریک جوش تہا ست تھا اگر ست اور عشق ہوتا تو وہ محتاج چتا اور آگ کی نہوتی کچھ عرصہ کے بعد پھر جو راجہ شکار کو گیا تو اوسکو وہ بات رانی کی یاد آئی اور ایک ہرن کو مارکر اوسکے خون مین اپنے ملبوسات تر کیے اور ایک معتمد کے ہاتھ بھیجے اور اوسکو سمجھا دیا کہ وہ جاکر یہ بیان کرے کہ راجہ شیر کے شکار مین شکار ہوگیا رانی پنگلا نے جب یہ حال سنا اوس نے گریہ وزاری کچھ نکی اور نہ کچھ زبان سے کہا مگر سورج کے سامنے سو رہی اور جان دی اوسکو شہر کے باہر جلانے کو لیگئے اور چتا مین

جت کی بستی (۱۲ کوس) لفظ جَت یا جِت یہان زت کے تلفظ سے بولا جاتا ہے یہ بستی تیس چھپر کی ہے بفاصلہ ایک میل سندہ سے واقع ہے پہاڑ متصل موضع کے ہین ✤

اوسکو دیکھا تھا کہ راجہ شکار سے واپس آیا فوراً مقام جتا پر گیا اور سب حال کثیر الاحتلال سنکر پوشاک راجگی ترک کرکے لباس فقیرانہ آراستہ کیا اور اوجین بکرما جیت کے سپرد کرکے صرف اوسکی زبان سے اوسوقت نام رانی پنگلا وغاو ارکا نکلا اوسنے کہا ہے پنگلا ہے پنگلا اور راہی ملک عدم ہوا بس فقیر راجہ نے اپنا قیام سہوان مین قرار دیا گو نشانات محلات کے اب بھی موجود ہین جنکو تمام مسلمانی وہ لوگ تمام خاص راجہ بھرتری کی مشہور کرتے ہین مگر یہ بھی وہ منظور کرتے ہین کہ قلعہ قدیم زمانہ کا ہے یعنے اوس سے پیشتر کا ہے ایک مندر بھی بجانب جنوب شہر موجود ہے جسکو بھرتری کا مندر کہتے ہین اس مین اہل اسلام نے ایک پیر کو جسکا نام لعل پیر شہباز تھا دفن کیا ہے جسکے سبب وہ کہتے ہین کہ اونکو سندہ ملا تھا مزار اس پیر کا جو سابق مین ہندو تھا وسط مندر مین بنا ہے اور اوسکے چار طرف کٹہرہ چوبی لگا ہے تعجب یہ ہے کہ اس مقام پر دونون ہندو اور مسلمان پرستش کرتے ہین اور اگرچہ ہندو لوگون کو ممانعت پیر کے مزار کے چھونے کی ہے مگر دونون ہندو اور مسلمان ایک سالگرام کی جو وشنو کہلاتا ہے پرستش کرتے ہین جو ایک غار مین قبر مذکور کے رکھا ہے یہ امر تعجب افزا ہے اگرچہ یہ اہل اسلام پرستش کرنے والے اول مین ہندو تھے مگر یہ پیدا ہے کہ یہ لوگ بزور شمشیر مسلمان ہوے تھے کیونکہ عموماً یہ ثابت ہے کہ جو ہندو سے مسلمان ہوتا ہے وہ بہت متعصب ہوتا ہے ہمارے راست کردار اور ہوشیار متلاشی مداری لال اور دہاتی ایک خشت کہنہ قلعہ سہوان کی لائے وہ قریب ایک بالشت طول مین تھی اور اسیقدر عرض مین اور موٹی بھی اتنی ہی تھی خوب پختہ سوخت کی ہوئی تھی اور مثل گھڑیال کے آواز دیتی تھی اور کچہ سوختہ گندم بھی وہ کسی غار مین سے لائے جو وہان سوخت کیا گیا تھا یہ غلہ ابتر تھا مگر نیست ہوگیا تھا اب پھر قول قدیم کا حوالہ دیا جاتا ہے اور اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہزارہا سال سے وہ وہان پڑا ہے ہمین شبہ بہت کم ہے کہ یہ مقام دشمن سیدہا نین فتحیاب یعنے سکندر کا ہے جسکا نام میوسکانس یا موکہ سہوان یعنے رئیس سہوان تھا راستہ یونانیونکا دریاے سندہ مین ویسی ہی زیادتی کے ساتہ طے ہوتا تھا جیسے غزنوی آخر مین کیا کرتے تھے یعنی جو وہ اپنے جہاز پر نہین لیجا سکتے تھے اوسکو وہ سوخت کردیتے تھے وہان ایک مقام پرستش نانک کا بھی ہے جسکو نانک باڑا کہتے ہین یہ نانک اوتار سکھون کا تھا اور اوسکا مقام درمیان قلعہ اور دریا کے واقع ہے سہوان مین ہنود اور مسلمان دونون برابر آباد ہین اور ہنود کی ایک قوم تجارت پیشہ بیسری نامی جیسلمیر کی بکثرت ہین اور کئی پشت سے یہان آباد ہین اور یہان آکر برہمن پوکرن[1] کے بھی آباد ہین اور زرگر اور دیگر ہنود اہل حرفہ اور مسلمانون مین کہتے ہین کہ سید بہت ہین مگر ہنود اہل دول ہین بنیہ اور بنیل اور وہان جمع قریشی ...

[1] اسکا حال تاریخ جیسلمیر مین درج ہے ✤

تھیچالی بستی (۲۰ کوس) موضع خرد

کلمی (۲۰ کوس) سانہ گھر ہین ڈیڑہ میل کے فاصلہ پر دریا ست ہے ایک نہر بجانب شمال موضع جاری ہی اوسکے

کنارون پر کاشتکاری اچھی ہے پہاڑ ہین بفاصلہ دو میل بجانب مغرب ایک مقام متبرک ہے یارتی

اور مہادیو کا وہان اکثر چشمہ آب جاری ہین منجملہ اونکے تین چشمہ گرم پانی کے ہین[1] ÷

اومری (۲ کوس) پچیس گھر ہین نصف میل دریا سے فاصلہ پر ہے پہاڑ یہان نہین ہے اور بفاصلہ ایک

کوس بجانب مغرب واقع ہین ÷

سومری (۳ کوس) پچاس گھر اسمین ہین اور یہ دریا کے واقع ہے اور پہاڑ ڈیڑہ کوس بجانب مغرب واقع ہے ÷

سندیامن (۴ کوس) دوسو گھر اور ایک بازار اسمین ہے دوسو گز کے فاصلہ پر دریا سے واقع ہے

پہاڑ ڈیڑہ کوس کے فاصلہ پر بجانب غرب ہے ÷

مجنہ (۴ کوس) برلب دریا واقع ہے دوسو پچاس گھر اس ہین تجارت بہت ہوتی ہے پہاڑ بفاصلہ

دو کوس بجانب مغرب واقع ہے ÷

سہوان ہین بکثرت پیدا ہوتا ہے یہان مقام ٹھٹھہ اور کراچی بندر بڑی بڑی کشتیون مین جاتا ہے اور سب مسلمان لیجاتے ہین حاکم سہوان حیدرآباد سے آتا ہے وہ سلسلہ پہاڑونکا جو ٹھٹھہ سے برابر فاصلہ پر سندہ کے آتا ہے وہ بفاصلہ تین کوس کے مقام سہوان ست پھر کر بجانب شمال و مغرب چلا جاتا ہے ان سب پہاڑون پر تا بہ سمندر ہنگلاج دیبی[1] واقع کنارہ مکران (یہ کوہ بھی اسی سلسلہ مین ہے) قوم لومری یا نومری آباد ہین جو کو آپ کو بلوچ کہتے ہین مگر دراصل جت ہین[2] ÷

[1] یہ مشہور مندر ہنود کا اب بھی بہت مشہور ہی اکثر جاتری وہان جاتے ہین مقام ٹھٹھہ براہ کراچی بندر نورروز کا راستہ ہی اور کنارہ سمندر سے قریب بیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے [2] یہ وہی قوم ہے جسکو رینل صاحب نے بنام نومروی تعبیر کیا ہے ÷

[1] ان چشمون پر اکثر جاتری ہندو گو راستہ صعب گذار ہے اور اندیشہ جانوران درندہ کا بھی ہے جاتے ہین منجملہ انکے دو چشمہ گرم ہین اونکا نام سورج کنڈ اور چندر کنڈ ہے اور خاص تھل اونکے ہین مگر جب تک جاتری اپنے پروہت سے صاف صاف اپنے پاپ یعنے گناہونکا اظہار نہ کرے اوسوقت تک اوسکو تھل ان چشمون کے نہانے کا نہین ہوتا ہے اور اون پروہتونکو بذریعہ مہادیو اختیار اونکے گناہ دور کرنے کا حاصل ہوتا ہے اگر کوئی گنہگار بغیر معترف ہوے اپنے گناہون سے دل سخت کرکے اوس چشمہ مین غوطہ مارے تو جسوقت وہ باہر پانی سے نکلتا ہے اوسکے تمام جسم پر آبلہ پیدا ہوتے ہین یہ ایک عجیب ثبوت اوس امر قدیم ہنود کا ہے کہ گناہ کے اعتراف سے وہ گناہ بخشے جاتے ہین یہ رسم عہد رام چندر ولد کوسلیا مین بھی تھا دیکھو جلد اول ÷

اومرکی بستی (۳ کوس) دو چار چھپر اسمین ہین متصل دریا واقع ہے ✣

سید کی بستی (۳ کوس)

شکارپور (۲ کوس) واقع اوپر دریا کے ہے بجانب مشرق یہان سے عبور دریا کا ہے ✣

حیدرآباد (۳ کوس) ڈیڑہ کوس کے فاصلہ پر دریاے سندہ سے ہے حیدرآباد سے نصیرپور تک نو کوس ہے شیوہ وا دیور تک گیارہ کوس شیوہ پوری تک سترہ کوس روری بکھر تک چھہ کوس ✣

کل تینتالیس کوس ✣

راستہ حیدرآباد سے براہ امرکوٹ تا بہ جیسلمیر

سندوخان کی بستی (۳ کوس) اوپر کنارہ مغربی دریاے پھولیلا ✣

تاج پور (۳ کوس) شہر کلان ہے بجانب شمال و مشرق حیدرآباد ✣

کڑیل (۱۰ کوس) اس مین ایک سو گھر ہین ✣

نصیرپور (۱۰ کوس) بجانب مشرق تاج پور شہر کلان ہے ✣

الہ یار کا ٹانڈا (۴ کوس) شہر کلان تعمیر کردۂ الہ یار خان برادر غلام علی مرحوم واقع بجانب جنوب و مشرق نصیرپور بفاصلۂ دو کروہ بجانب شمال شہر سانکرا[۱] نالہ یا باواہی جسکو کہتے ہین کہ دریاے سندہ سے درمیان ہالا اور سکرند کے نکلتا ہے اور مقام جنڈیلا سے گذر کرتا ہے ✣

میرباہ (۵ کوس) اسمین چالیس گھر ہین باہ ٹانڈا گوٹ پورواہ یہ سب نام آبادیون کے حسب مقدار آبادی ہین ✣

سونارپور (۷ کوس) اس مین چالیس گھر ہین ✣

ڈکانو (۴ کوس) اس آبادی تک سطح میدان سندہ ہے کوہ ہاے ریگ پانچ اور چھہ میل کے فاصلہ پر بجانب شمال رہتے ہین نیچے اس آبادی ڈکانو کے ایک نالہ بہتا ہے ✣

کرسانو (۷ کوس) اس مین ایک سو گھر ہین دو کوس بجانب مشرق کرسانو نشان ایک قدیم شہر کے ہین عمارات خشتی اب تک موجود ہین اور چاہ اور تالاب بھی ہین کوہ ہاے ریگ دوسے

---

[۱] یہ وہ سانکرا ہے جسکا ذکر عہدنامہ مین جو فیما بین نادرشاہ اور محمد شاہ شاہنشاہ ہند کے منعقد ہوا تھا آیا ہے اور اسی سانکرا کو اوس فتح نصیب نے حد فاصل مابین ہندوستان اور ایران کے قرار دی تھی اور اس عہدنامہ کی رو سے نادرشاہ کو وہ سب زرریز حصہ گھاٹی سندہ کا حاصل ہوا تھا جو بجانب مشرق دریاے مذکور کے واقع ہے بعض کہتے ہین کہ یہ دریا راہ سے اوپر روری بکھر کے نکلا ہے ✣

تین کوس کے فاصلہ پر بجانب شمال واقع ہین +

امرکوٹ (۵ کوس) ایک میدان مسطح حیدرآباد سے امرکوٹ تک ہے یہ شہر دامن تھل یا کوہ ریگ مین تعمیر کیا گیا ہے یہان سے کوہ ہاے ریگ شروع ہوتے ہین اس جملہ اراضی ہین جو چوالیس کوس خام یا قریب ستر میل کی وسعت کی ہے یعنے تا بمقام سوناریو زمین اچھی زرریز ہے اور آبیاری بھی بکثرت باوایا نالہ ہاے دریاے سندہ سے ہوتی ہے گرد نواح دیہات کے زراعت بھی بہت ہوتی ہے مگر باوجود زرریزی ذاتی یہان جنگل بہت ہے خصوصاً ببول اور جھال اور جھاؤ کا مقام سوناریو سے امرکوٹ تک ایک جنگل چلا گیا ہے اوس مین اراضی مزروعہ کے دو چار قطعہ ہین اونکی آبیاری منحصر اوپر قدرت یعنے باران کے ہے اور زمین بھی یہان کی ایسی اچھی نہین جیسی شروع اس راستہ کی ہے +

کتار (۴ کوس) ایک میل کے فاصلہ پر بجانب مشرق امرکوٹ تھل یعنے کوہ ہاے ریگ شروع ہوتے ہین بلندی اونکی ڈیڑہ سو سے دو سو فیٹ تک کی ہے چند چھپر قوم سمیجا کے یہان ہین یہ لوگ چرائی کرتے ہین اور چند چاہ بھی ہین +

دہوت کی بستی (۴ کوس) چند چھپر ایک چاہ اقوام دہوت اور سودا اور سمیجا یہان کاشتکاری اور چرائی کرتے ہین +

دہارناس (۸ کوس) ایک سو گھر خصوصاً پوکرن برہمن اور بنیون کے ہین یہ لوگ روغن زرد اقوام چھپری والا سے خرید کرکے بھوج اور گھاٹی مین لیجاتے ہین یہ ایک منڈی تجارت کی ہے کاروان جو مشرق سے یہان آتے ہین اپنی اجناس فروخت کرکے روغن زرد یہان خرید کرتے ہین جو یہان بہت ارزان بباعث مویشی کے ہوتا ہے جو اراضی رونی مین چرتی ہین +

کھیرلو کا پار (۳ کوس) اکثر چشمہ ہاے آب اور دیہات اس اراضی مین آباد ہین +

لینلو (۱۰ کوس) سو گھر یہان ہین پانی یہان کا کھارا ہے کھیرلو سے اونٹون پر پانی آتا ہے +

بھوج کا پار (۳ کوس) چھپر اور چاہات اور قطعات مزروعہ یہان ہین +

بھو (۸ کوس) چھپر یہان ہین +

گریرا (۱۰ کوس) ایک شہر خرد تین سو گھر کا ہے ماتحت سوائی سنگہ سودا کے اور اکثر لوہیو سے اور قریہ اوسکے

متعلق ہین یہ حد فاصل درمیان دہات پاراج سودا اور جیسلمیر کے ہے دہات اب بالکل شامل سندہ کے ہوگیا ہے ایک ٹھانی یعنے تحصیلدار محاصل یہان رہتا ہے +

ہرسانی (۱۰ کوس) تین سو گھر خصوصاً قوم بھٹی کے ہین یہ ماتحت راجپوت قوم بھٹی کے ہے جو ماتحت مارواڑ کے ہے

جنجنیالی (۱۰ کوس) تین سو گھر یہ جاگیر اصلی رئیس جیسلمیر کی ہے اوسکا نام کیتسی بھٹی[1] ہے یہ شہر سرحدی جیسلمیر کا ہے یہان ایک خام گڈہی ہے اور اکثر تالاب جنمین پانی تین ربع سال یعنی نو مہینے تک رہتا ہے اور زراعت بھی بہت ہیچ گھاٹی خرد کو جو ٹیلون مین واقع ہے کیجاتی ہے قریب دو میل کے فاصلہ پر بجانب شمال جنجنیالی کے ایک موضع قوم چارن کا آباد ہے +

گنج سنگ کی بستی (۲ کوس) پینتیس گھر پانی کم ہے اور موضع قوم چارن سے پانی شترون پر آتا ہے +

ہمیر دیورا (۵ کوس) دو سو گھر قریب ایک میل کے فاصلہ پر بجانب شمال اکثر بیرا یا تالاب ہین وہان سے پانی شترون پر آتا ہے موضع مین پانی نمکین ہے جو سلسلہ کوہ کا جیسلمیر سے آتا ہے وہ یہان ختم ہوتا ہے +

چیلاک (۵ کوس) اسی گھر چاہات چیلاک کوہ پر ہے +

بھوپا (۲ کوس) چالیس گھر چاہ دار ایک تالاب خرد +

بھاو (۲ کوس) دو سو گھر تالاب بجانب مغرب چاہات خرد اسمین ہین +

جیسلمیر (۵ کوس) اس راستہ سے امرکوٹ سے جیسلمیر پچاسی اور نصف کوس ہے مگر یہ راستہ پیچیدہ اور طویل ہے اور براہ جنجنیالی ۲۶ کوس گراب ۷ کوس نیلوا ۱۲ کوس امرکوٹ پچیس کوس راستہ ستر کوس پختہ یا قریب ڈیڑہ سو میل کے ہے کاروان اور قطارہ شتر چار روز مین جاتے ہین اور قاصد ساڑھے تین روز مین جب شب و روز راہ قطعہ کرین اس راستہ کے اخیر پچیس کوس یا پچاس میل مین بالکل جنگل ہے اسمین چالیس کوس خام حیدرآباد سے امرکوٹ تک جو ہی شامل کیے جائین تو ۱۲۹ کوس اور نصف ہوتا ہے اور جو سیدہا راستہ ہے وہ ۱۰۵ کوس پختہ ہے ہیچ راستہ کا مجرا دیکر یہ ۱۰۵ کوس برابر ۱۹۵ میل انگریزی کے ہے +

کل یہ راستہ ساڑھے پچاسی کوس کا ہے +

---

[1] اس رئیس کے قتل کے حال کا بیان تواریخ جیسلمیر مین ہیچ ہے +

راستہ جیسلمیر سے حیدرآباد تک براہ بیینو

کولدر (۵ کوس)

کھعبا (۵ کوس)

لاکھا کا گنج (۲۰ کوس) اس سب راستہ مین جنگل ہے آبادی اور پانی نہین ہے +

بیینو (۸ کوس)

بیرسی کا رار (۱۲ کوس) چاہات اس مین ہین +

تھیپرو (۳ کوس)

بیتا کا ڈہیر (۶ کوس) امرکوٹ یہان سے ۲۰ کوس ہے +

چندیلا (۸ کوس)

الہ یار کا ٹانڈہ (۱۰ کوس) یہان سانگرہ یا سانگر نالہ ہے +

تا جیپور (۴ کوس)
جام کا ٹانڈا (۲ کوس)
حیدرآباد (۵ کوس)

راستہ سابق مین فاصلہ الہ یار کا ٹانڈہ سے براہ شہر نصیرپور ۱۳ کوس کہتے ہین یعنے دو کوس اس سے زیادہ اس راستہ کے اخیر پانچ کوس مین پانچ نالے جاری ہین +

کل یہ راستہ ۱۰۳ کوس کا ہے +

راستہ جیسلمیر سے براہ سانگرہ تا بمقام خیرپور میر سہراب والا

آنا ساگر (۶ کوس)

چیندا (۱۲ کوس)

پانی کا تر (۳ کوس) ترپا تر چشمہ کو کہتے ہین +

پانی کا کوجیری (۶ کوس) موضع نہین ہے +

کوڑیالا (۴ کوس)

شاہ گڈہ (۲۰ کوس)[۱] اس جملہ راستہ مین ریتلی یا ویران زمین ہے شاہ گڈہ مقام سرحد ہے اسمین ایک چھوٹا قلعہ چھہ برج کا ہے ایک تھانہ میر سہراب حاکم سندہ بالا کا ہے +

---

۱ شیخ ابوالبرکات صرف نو کوس شاہ گڈہ سے کوڑیالا تک بتاتا ہے اور اس امر کی صحت کرتا ہے کہ راستے خشک تر دیئے ساگر کی بجانب مغرب کوڑیالا بفاصلہ پانچ کوس کے کی اور سنۃ کو گھوسنے سو پانی بکثرت ملتا ہے وہان پر بابت ہین اور جھیڑ والا اور ان مع اپنے گروہ جھیڑ کے جاتے ہین +

گرسیا (۶ کوس)

گرہر (۱۸ کوس) جملہ راستہ مین زمین روئی یا ویران ہے ایک قطرہ پانی کا نہین ہے گرہر سے دو رستے جاتے ہین ایک خیرپور کو اور دوسرا رانی پور کو +

بلوچ کی بستی (۵ کوس)
سیجا کی بستی (۵ کوس) } یہ مواضع بلوچ اور سیجا قوم کے ہین +

نالہ (۱۲ کوس) یہ وہی نالہ ہے جو درہ سے جاری ہوتا ہے اور درمیان قدیم شہر الور کے جاری ہے یہ سرحد صحرا کی ہے +

خیرپور (۱۸ کوس) میر سہراب حاکم سندہ بالا جو برادر نواب حیدرآباد کا ہے یہان رہتا ہے اوسنے ایک قلعہ[1] سنگین بارہ بروج کا بنایا ہے اور اوسکا نام نیا کوٹ رکھا ہے یہ ۱۸ کوس نالہ سے خیرپور تک سطح زمین کا صاف ہے اور عرض گھاٹی کا یہان اسقدر ہے شہرہاے ذیل نامی ہین +

خیرپور سے لدھانا تک بیس کوس بجانب مغرب دریاے سندہ قبضہ کرم علی فرزند نواب حیدرآباد مین ہے +

خیرپور سے لکھی تک پندرہ کوس اور پانچ کوس شکارپور سے +

خیرپور سے شکارپور تک (۲۰ کوس)

راستہ گرہر سے رانی پور تک

فرارو (۱۰ کوس) ایک موضع پچاس گھر کا ہے جسمین سندہی اور کرار رہتے ہین اکثر چھپر گرد اوسکے ہین ایک دہانی یعنے تحصیلدار محاصل راہداری وغیرہ منجانب میر سہراب یہان رہتا ہے اور اس راستہ مین قطار یا کاروان چلتے ہین نالہ جو درہ سے آتا ہے اس مقام فرارو سے دو کوس بجانب مشرق بہتا ہے اور یہ سرحد صحرا پر واقع ہے وہ سلسلہ کوہ جسکو تکر کہتے ہین پانچ کوس بجانب مغرب فرارو سے شروع ہوتا ہے اور روہری بکھر تک جو سولہ کوس کے فاصلہ پر فرارو سے واقع ہے جاتا ہے فرارو سے سندہ تک اٹھارہ کوس یا تیس میل ہے یہ عرض گھاٹی کا یہان ہے +

رانی پور (۱۸ کوس)

[1] ایک شہر کلان اوپر راستہ سندہ بالا و پائین کے واقع ہے دیکھو راستہ ماسبق +

راستہ جیسلمیر سے روڑی بکھر تک

کنگوریالا (۱۸ کوس) دیکھو راستہ ماسبق

باندوہ (۱۴ کوس) ایک قوم اہل اسلام جنکو اوندر کہتے ہین یہان بود وباش رکھتے ہین +

گوتڑو (۱۲ کوس) سرحد جیسلمیر اور سندہ بالا کی ہے ایک چھوٹا قلعہ وہان ہے اوسمین تھانہ میر سہراب کا رہتا ہے دو چاہ ہین ایک اندر قلعہ کے ہے اور ایک موضع تیس چھپر کا جن مین اقوام سیجا اور اوندر رہتے ہین ٹیلہ پہاڑی ہین +

اودوت (۳۲ کوس) یہان تیس چھپر چھپر والونکے ہین اور ایک گڈہی خام زمین روئی ہے اور سب جنگل پہاڑی ہے پانی نہین ہے +

سنکرام یا سنگرام (۱۶ کوس) نصف راستہ تک کوہ ہاے ریگ ہین اور باقی نصف راہ مین اکثر چھپر جوار کے بنے ہوے ہین جنمین آبادی تھوڑے عرصہ تک رہتی ہے اکثر نالہ جاری ہین +

نالہ سنگرا (نصف کوس) یہ نالہ دریا سے جو سندہ پر واقع ہے اور دو کوس اور نصف بجانب شمال روڑی بکھر سے آتا ہے زراعت بہت ہوتی ہے کوہ ہاے ریگ یہان ختم ہوتے ہین +

نرکاتھو (نصف کوس) ایک شہر کلان مہاجن اور بقال جنکو یہان کرار کہتے ہین موجود ہین اور قوم سیجا بھی رہتے ہین +

سلسلہ پست کوہ جسکو تنگھر کہتے ہین (۱۴ کوس) یہ سلسلہ پست کوہ نمک شمال سے جنوب کو جاتا ہے نیاکوٹ سہراب اوسکے دامن مین واقع ہے وہ فراروسے آگے تک جاتے ہین جو روڑی بکھر سے سولہ کوس کے فاصلہ پر واقع ہے مقام گومت چھہ کوس نیاکوٹ سے ہے +

روڑی (۱۴ کوس)، بکھر (نصف کوس)، سکھر (نصف کوس) } اوپر سلسلہ کوہ اور کنارہ جپ سندہ واقع ہین عبور کرکے بکھر کو گئے عرض دریا کا قریب ایک میل کے ہے بکھر بطور جزیرہ ہے اور دوسری شاخ سکھر کی بھی قریب ایک میل کے ہے یہ پہاڑ جو سب سے علیحدہ ہے پتھر نرم کا ہے اوسمین سے کچھ بطور نمونہ ہمارے پاس ہے یہان علامات قدیم قلعہ منصورہ کی ہین جو بنام خلیفہ المنصور کے مشہور تھا جسکے صوبہ دار نے جو ادہر فتح کرنی شروع کی تھی تو اسکو دارالریاستہ سندہ کا قرار دیا تھا یہ زیادہ تر مشہور سکندر کی سوگدی کے نام سے ہے غالباً نام سودا کو خراب کرکے سوگدی مشہور ہوا ہے اور سودا نام

اوس قوم کا تھا جو زمانہ قدیم سے حکمران تھی اور جو تھوڑا عرصہ ہوا قابض امرکوٹ کی تھی *

یادداشت - قاصد وعدہ کرتے ہین کہ وہ خطوط جیسلمیر سے روہری بکھر کو جو فاصلہ ایک سو بارہ کوس کا ہے ساڑھے چار روز مین لیجائینگے *

راستہ بکھر سے شکارپور تک

لکھی جو بنام لکھی سر کے بھی مشہور ہے (۱۲ کوس)

سندو نالہ (۳.۰ کوس)

شکارپور (نصف کوس)

کل یہ راستہ سولہ کوس کا ہے *

بکھر سے لودہیانہ تک (۲۸ کوس)

شکارپور سے لودہیانہ تک (۲۰ کوس)

راستہ جیسلمیر سے دیرعلی خیرپور تک

کوڑیالا (۱۸ کوس)

کھرو (۲۰ کوس) سب راستہ روئی یا جنگل کا ہے یہ دو حد یا سرحد باہمی سندہ بالا اور جیسلمیر کے ہے اور یہان ایک چھوٹا مٹی کا کوٹ ہے اس مین دونون ریاستونکے تھانہ یکجا رہتے ہین بیس گھر چھپر اور ایک چاہ ہے *

سوتیالو (۲۰ کوس) سب راستہ روئی زمین کا ہے ایک ڈانڈا واسطے تحصیل محال کے ہو چھہ چاہات آدمین ہین *

خیرپور (دیرعلی) (۲۰ کوس) روئی زمین اور گنجان جنگل ہمیشہ سبز لادوا اور پھال کا سوتیالو سے خیرپور تک *

کل یہ راستہ ۷۸ کوس کا ہے *

راستہ خیرپور (دیرعلی) سے احمدپور تک

بھاورا (۶ کوس) شہر کلان ہے سندہ اس سے چار کوس بجانب مغرب ہے *

سبزل کا کوٹ (۸ کوس) سرحد سندہ بالا و داؤد پوترا یہ قلعہ سرحدی اکثر متنازعہ فیہ رہا کرتا ہے مگر عرصہ قلیل سے میر سہراب نے اوسکو بہاول خان سے چھین لیا ہے چھپر اور آبشار بکثرت ہین *

احمدپور (۸ کوس) یہ شہر کلان بمقام تھانہ داؤد پوترا ہے دو پلٹن اور سولہ ضرب توپ یہان رہتی ہین *

کل یہ راستہ ۲۲ کوس ہے ❊

خیرپور (ویہ علی) سے حیدرآباد تک

میرپور (۴ کوس) چار کوس سندہ سے ہے

ٹنڈو (۵ کوس) چار کوس سندہ سے ہے

گوکھی (۷ کوس) دو کوس سندہ سے ہے

دادو (۴ کوس) دو کوس سندہ سے ہے

روہری بکھر (۲۰ کوس) اس عرصہ زمین مین اکثر مواضع اور آبادیہا سے چندروزہ اور آبشار محمد زراعت ہین ❊

خیرپور سہراب کا	۴ کوس	چہہ کوس سندہ سے ہے ❊
گومت	۴ کوس	
رانی پور	۲ کوس	
(دیکھو راستہ رانی پور گہری)		کوس اس راستہ کے درمیان کوس پختہ دو کوس اور کوس خام ڈیڑہ کوس کے معلوم ہوتا ہے پس پونے دو میل کا ایک کوس ہوا وہ یک اس مین سے بابت پیچ وغیرہ راستہ کے مجرا دیکر باقی صحیح اور درست فاصلہ ثابت ہوتا ہے اور یہ قاعدہ جملہ فاصلہ ہاے سندہ بالا پر حاوی ہوسکتا ہے ❊
منگور	۵ کوس	
برہان پور	۵ کوس	
ہلیانی	۱ کوس	
کنجیر	۳ کوس	
نوشہرا	۸ کوس	
مورا	۷ کوس	
شاہ پورا	۳ کوس	
دولت پور	۳ کوس	
میرپور	۳ کوس	اوپر سندہ کے واقع ہے یہان سے مداری عبور کرکے سہوان گیا اور وہان سے میرپور کو واپس آیا
قاضی کا کوٹ	۹ کوس	
سکرند	۱۱ کوس	
بالا	۷ کوس	یہ کوس دو میل کا ہے وہ یک اس مین سے بابت پیچ راستہ کی مجرا دیکر باقی صحیح تصور کیا جاوے ❊

کہرواد	۴ کوس
متاری	۴ کوس
حیدرآباد	۶ کوس
میزان کل	۱۴۵ کوس

راستہ جیسلمیر سے اختیار خان کی گڈہی تک

برہم سر (۴ کوس)
موردی سر (۳ کوس)
گوگادیو (۳ کوس)
کہیم سر (۵ کوس)

ان سب مواضع مین پالیوال برہمن رہتے ہین اور اوس طرف رہتے ہین جسکو کنڈال یا کہدال کہتے ہین جسکا دارالریاستہ مقام کتوری ہے جو آٹہ کوس بجانب شمال جیسلمیر کے واقع ہے اسمین چالیس مواضع شامل ہین - آن آب شہرون مین بوجہ ملحق ہونے سر کے تالاب سے تبے ہین +

نوہر کی گڈہی (۲۵ کوس) اس سب مسافت مین زمین روئی یا جنگل ہے قلعہ نوہر خشتی ہے اور اب پاس داودپوترونکی ہے انہون نے یہ قلعہ بہٹی جیسلمیر مین لیا ہے قریب چالیس چہپر اسمین ہین اور زراعت کم ہے مقام محصول قطار و کاروان کا ہے دو روپیہ فی بار شتر روغن زرد اور چار روپیہ فی بار شتر شکر کا اور آٹہ آنہ فی بار شتر اور ایک ثلث روپیہ کا فی بار نرگا و غلہ کا لیا جاتا ہے +

مرید کوٹ (۲۴ کوس) روئی یا جنگل ہے رام گڈہ چار کوس بجانب مشرق اسکے آباد ہے +

اختیار کی گڈہی (۱۵ کوس) روئی ہے مگر چار کوس یا آٹہ میل اخیر روئی نہین ہے وہان سے نشیب ٹیلہ ریگ کا گھاٹی سندہ مین ہے +

کل یہ راستہ ۷۹ کوس کا ہے +

اختیار سے احمد پور تک	۱۸ کوس
خان پور تک	۵ کوس
سلطان پور تک	۸ کوس

راستہ جیسلمیر سے شیو کتورا کہرالو جوتن نگر پارکر متی تک اور واپسی جیسلمیر تک

دابلا (۳ کوس) تیس گھر پوکرن برہمنان کے ہین
اکلی (۲ کوس) تیس گھر چوپان کے چاہ اور ایک تالاب خرد ہے

چور (۵ کوس) ساٹھ گھر اقوام مختلف کے +

دہی کوٹ (۱۲ کوس) ایک شہر خرد دو سو گھر کا متعلق خالصہ راج جیسلمیر یہان ایک قلعہ خرد اور تھانہ ہے ایک تالاب کندہ کرایا ہوا پالیوال کا جس مین پانی سال بھر رہتا ہے اگر بارش اچھی ہو +

سانگر (۱۶ کوس) یادداشت - یہ راستہ بجانب مشرق اوسکے ہے جو براہ چینچا کے ہے جو نہایت سیدہا راستہ بہلوترا کا ہے اور اوسمین اکثر مسافر آمد و رفت کرتے ہین مگر دیہات اوسکے اب غیر آباد ہوگئی ہین +

بیسیر (۱۲ کوس) چالیس گھر اور تالاب بھوراسے دو کوس کے فاصلہ پر واقع ہے +

منڈائی سرحد (۲۰ کوس) دو سو پچاس گھر صاحب خان صحرائی مع دو سو سوار کے یہان مقیم رہتا ہے یہ خالصہ ہے اور شہر اخیر یعنے سرحدی جیسلمیر کا ہے جو سلسلہ کوہ جیسلمیر سے جاری ہوتا ہو وہ ہر ایک مقام واقع راستہ ہذا کے متصل تا بمقام منڈائی واقع ہے +

گونگا (۲۴ کوس) تھانہ جودہ پور یہان ہے +

شیو (۱۲ کوس) ایک شہر کلان تین سو گھر کا ہے مگر اکثر اون مین کے غیر آباد ہین بعض بباعث قحط کے خالی ہوے ہین ایک ضلع کا رئیس یہان منجانب جودہ پور حاکم ہے اور وہ محصول تحصیل کرتا ہے اور ملک کی حفاظت غارت گری صحرائی سے کرتا ہے +

کوتورہ (۱۳ کوس) پانچ سو گھر کا شہر ہے مگر منجملہ اسکے اب صرف دو سو گھر آباد ہین بجانب شمال و مغرب ایک قلعہ اوپر پہاڑ کے بنا ہوا ہے ایک رئیس راٹھور یہان رہتا ہے ضلع شیو کوتورہ راٹھور جودہ پور نے بہٹی جیسلمیر سے چھین لیا تھا +

بیلاو (۱۶ کوس) زمانہ سلف مین یہ بڑا شہر تھا مگر اب اوس مین صرف پچاس گھر ہین اور ایک قلعہ اوپر پہاڑ کے بجانب شمال و مغرب دو سو فیٹ بلند ہے یہ سلسلہ پہاڑ سلسلہ جیسلمیر سے شامل ہوتا ہے مگر اکثر مقام پر ٹیلہ ریگ کے اوسکے اوپر آگئے ہین +

کھراو (۷ کوس) دار الریاست کھر دیہر ایک قدیم قسمت مارتھالی کی ہے دو کوس بجانب جنوب بیلاو ایک کوہی راستہ طے کرنا ہوتا ہے +

چوتن (۱۰ کوس) ایک شہر قدیم مگر اب ویرانہ ہے اب اوس مین قریب اسی گھر کے آباد ہین اور باشندے وہان کے صحرائی ہین +

بانکاسر (۱۱کوس) سابق ایک شہر کلان تھا اب صرف قریب تین سو ساٹھ گھر اوس مین ہین ✢

بھیل کی بستی (۵ کوس)
چوہان کا پورہ (۶ کوس)
دو دو چار چار چھپر دونون مین ہین ✢

نگر (۳ کوس) ایک شہر کلان دارالریاستہ پارکر کا جس مین ایک ہزار پانچسو گھر ہین مگر نصف آباد ہین ✢

قائم خان صحرائی کی بستی (۱۸ کوس) تین گھر بیچ تھل کے ہین چاہات بھی ہین اور پانی نزدیک سطح زمین کے ہے تین کوس بجانب مشرق سرحد سندہ اور چوہان راج کی ہے ✢

دہوت کا پورہ (۱۵ کوس) ایک موضع راجپوت بھیل اور صحرائی کا ✢

مٹی یا متری کا کوٹ (۳ کوس) ایک شہر چھ سو گھر کا واقع دیہات ہے یہ ایک قسمت امرکوٹ کی متعلق حیدرآباد کے ہے ایک رشتہ دار نواب حیدرآباد بخطاب نواب یہان رہتا ہے یہ مقام کلان تجارت کا ہے اور کاروان بھی ادہر سے گذر کرتے ہین بجانب جنوب و مغرب ایک محل مستحکم بنا ہوا ہے جب شاہ کابل سندہ پر حملہ کرتا تھا تو نواب حیدرآباد اسی مقام مین مع اپنے عیال و اموال کے پناہ لیتا تھا کوہ ہائے ریگ یہان بہت بلند اور صعب گزار ہین ✢

چیلاسر (۱۰کوس) چارسو گھر صحرائی اور برہمن بیحرلی اور بنیا کے ہین ایک مقام بڑی تجارت برآمد اسباب کا ہے ✢

سمیجا کی بستی (۱۰کوس) چیلاسر سے یہان تک تھل ہے ✢

نور علی پانی کا تر (۹ کوس) ساٹھ گھر چارن اور سلطانو راجپوت اور کاوریا (قدیم نام کورو) کا ہے پانی یہان تھل مین کثرت سے ہے ✢

اوال (۵ کوس) بارہ چھپر ہین انکو یہان باس کہتے ہین کئی کوس کے گرد مین منتشر آباد ہین کئی اقوام ان مین سکونت پذیر ہین اونکا نام ہر ایک مشہور ہے مثلاً سودہ جسمین بستا ہے اوسکا نام سودا کا باس ہے اور صحرائی جسمین رہتا ہے اوسکا نام صحرائی کا باس ہے علےٰ ہذا القیاس اقوام کورو اور برہمن اور بنیا اور سوتر اس مین رہتے ہین اور جو جس مین رہتا ہے وہ اوسکا باس کہلاتا ہے (دیکھو سابق جو مذکور ہوا ہے)

وایلی (۷ کوس) ایک سو گھر ہین اور ایک دہانی یعنے تحصیلدار محاصل یہان رہتا ہے ✢

گرڈیا (۱۰کوس) اسکا حال راستہ درمیان امرکوٹ اور جیسلمیر کے مذکور ہوا ہے ✢

ریدانو (۱۱ کوس) چالیس گھر ایک باندہ پانی کا بھی ہے اور اگر یعنے کھاری نمک ✢

کوتورو (۹ کوس)

شیو (۳ کوس) تمام قطعہ نگرسی شیو کوتوروتک اجتماع کوہ ہای ریگ کا ہی جنکو یہان تھل کا ٹیلہ کہتے ہین کہین کہین پوروسے بھی آباد ہین اور بعض بعض جگہ چرائی واسطے بھیڑ اور بکری اور گاویش اور شتر کی بکثرت ہے تھل بجانب جنوب نواکوٹ اور بلوار تک جاتا ہی نواکوٹ کی جنوب قریب دس کوس کر اور بلوار سی قریب دو کوس کے فاصلہ پر ہے بجانب چپ نواکوٹ کے تالپورہ کی زمین مسطح تا سندہ پائین ہے +

راستہ جیسلمیر سے شیو کوتورو اور بارہمیر اور نگر گورو اور سوی باہ تک

دہنو (۵ کوس) دوسو گھر پالیوال کے ہین تالاب اور چاہات ہین سلسلہ کوہ دوسو سے تین سو فیٹ تک بلند درمیان مین زراعت بھی ہے +

چینچا (۷ کوس) موضع خرد مقام سروہ اس سے نصف کوس کے فاصلہ پر بجانب شرق واقع ہے بہاو نشیب تھل کا اور زراعت ہے +

جسورانا (۲ کوس) تیس گھر پالیوال کے مثل سابق آباد مین اور مقام کیتیا نصف کوس بجانب ..... آباد ہی +

اوندا (۱ کوس) پچاس گھر پالیوال اور جین راجپوت کے چاہات اور تالاب موجود ہین اور علاقہ مثل سابق ہے +

سانگر (۲ کوس) ساٹھ گھر منجملہ انکے صرف پندرہ آباد ہین باقی قحط ۱۳ ... ..شاع مین سندہ کو چلے گئے چارن رہتے ہین یہان سے تھل کلان شروع ہوتا ہے +

سانگر کا تلاو (نصف کوس) پانی اس تلاو یعنے تالاب مین آٹہ مہینے رہتا ہی اور بعض وقت تمام سال رہتا ہی +

بیجوراے (۱۰ کوس) } درمیان انکے سانڈہ یعنی سرحد جیسلمیر اور جودہ پور کی ہے بیجوراے مین

کھوراپل (۴ کوس) } ایک سو بیس گھر پالیوال کے ہین چاہات اور تالاب دونون مقامونمین ہین +

راجاراپل (۱ کوس) ستر گھر ہین مگر اکثر غیر آباد قحط سالی سے ہوگئے ہین +

گونگا (۴ کوس) بیس چھپر کا موضع ہے بیرا یعنے چاہات اور تالاب ہاے خرد اس مین ہین اسکو پہاڑ اور تھل شامل کرتا ہے +

شیو (۲ کوس) دارالریاستہ ضلع +

نیلا (۴ کوس) چالیس گھر غیر آباد ہین +

بھاوکو (۲ کوس) چار سو گھر غیر آباد ہین یہ سال سوم قحط سے ہے +

کیولری (۳ کوس) تیس چھپر غیر آباد ہین مگر چاہات موجود +

جلیبا (۳ کوس) بیس چھپر غیر آباد ہین +

نگر (گورو) (۲۰ کوس) یہ شہر کلان کنارہ مغربی دریاے لونی کے واقع ہے چار یا پانچ سو گھر اسمین ہین مگر اکثر غیر آباد قحط سابق سے ہوگئے ہین اس قحط نے اس علاقہ کو قریب ویران کردیا ہے سنہ ۱۸۱۳ء مین باشندے یہان کے گنگا تک بھاگ گئے تھے اور آپ کو اور اپنی اولاد کو فروخت کرکے تحفظ جان کرتے تھے +

باربیر (۶ کوس) ایک شہر بارہ سو گھر کا ہے +

گورو (۲ کوس) بجانب مغرب لونی ایک شہر سات سو گھر کا ہے رئیس یہان کا رانا کہلاتا ہے اور قوم کا چوہان ہے +

بتو (۳ کوس) بجانب مغرب دریا

بیرلو (۱ کوس)
گدلو (۱ کوس) } بجانب مغرب دریا

رناس (۳ کوس) بجانب مشرق دریا

چارنی (۲ کوس) ستر گھر بجانب مشرق

چتیل وانو (۲ کوس) ایک شہر تین سو گھر کا بجانب مشرق دریا واقع ہے اور متعلق ایک رئیس چوہان کے ہے جو رانا کہلاتا ہے اس سے مقام سانچور سات کوس بجانب جنوب آباد ہے +

رتورو (۲ کوس) بجانب مشرق دریا مگر غیر آباد ہے +

ہوتی گونگ (۲ کوس) بجانب جنوب دریا ہے یہان مندر پھول کھیسر مہا دیو کا ہے +

دہوتو (۲ کوس)
ٹیبی (۲ کوس) } بجانب شمال بجانب مغرب تھل بہت ہے مگر بجانب مشرق سطح زمین اور دونون جانب خوب مزروعہ ہے +

لال پورہ (۲ کوس) بجانب مغرب

سورپورہ (۱ کوس) بعد عبور دریا

سنلوتی (۱۲ کوس) اسی گھر بجانب مشرق دریا واقع ہے +

سہواترو (۱۱ کوس) بجانب مشرق ایک رشتہ دار رانا کا یہان رہتا ہے

نرکی (۴ کوس) بجانب جنوب دریا واقع ہے بھیل اور سونگرا قوم یہان رہتے تھے +

کرولی (۴ کوس) صحرائی یہان رہتے ہین +

تیہلانو (۲ کوس) موضع کلان اقوام کولی اور بھیل یہان آباد ہین +

دہرلی (۱۳ کوس) سات یا آٹھ سو گھر اسمین ہین مگر قریب قریب ویران ہونے کے ہے متعلق ایک سوئی باڑہ کے ہے +

باڑہ (۴ کوس) دارالریاستہ رانا نراین راو راجہ چوہان ویرا باڑہ کا ہے +

لونا (۵ کوس) ایک سو گھر اسمین ہین +

سوئی (۶ کوس) مقام بود و باش رئیس چوہان +

راستہ بہلوترا واقع دریاے لونی سے پوکرن اور جیسلمیر تک

[illegible] (۱۴ کوس) [illegible] میلہ بہ مقام ماگھ ایکادشی کو ہوتا ہے اور دس روز رہتا ہے بہلوترا مین چار یا پانچ سو گھر اور معروف ہین جسکو سوانچی کہتے ہین پہاڑ جہالور اور سیوانو کو شامل کرتا ہے اور بیچ میدان مین دو سو گھر ہین اور جبسے قحط ہوا ہے اوسوقت سے قریب سب غیر آباد ہوگئے ہین یہان وہ مشہور اگریا چشمہ نمک ہے جس سے سرکار مین بہت محصول آتا ہے +

گوپتی (۲ کوس) چالیس گھر غیر آباد ایک کوس کے فاصلہ پر اس سے بڑا نخل شروع ہوتا ہے +

بیتودی (۴ کوس) یہ ایک بڑی منڈی تجارت کی ہے چار سو گھر اسمین ہین اور پنبہ یعنی روئی اسمین بکثرت پیدا ہوتی ہے +

سیوانی (۴ کوس) دو سو گھر اسمین ہین مگر قریب سب غیر آباد ہین +

سرورہ (۱ کوس) ساٹھ گھر یہان سے بٹودی تک علاقہ سیوانچی کہلاتا ہے اور اوسکے آگے ایندوتی جو نام اوسکے قدیم حاکمون کی قوم سے نامزد ہوا ہے یعنے قوم ایندو سے +

بونگرو (۳ کوس)
سولانکی تلو (۴ کوس)
} بونگرو مین ستر گھر ہین سولانکی تلو مین چار سو اور پونگلی مین ساٹھ یہان سب کوہ ہاے ریگ ہین اس علاقہ کو تہلیچا کہتے ہین اور جو راٹھور اوس مین رہتے ہین

پونگلی (۵ کوس) وہلیجا راٹھور کہلاتے ہین یہان جٹ کی قوم بہت کاشتکاری کرتے ہین اور پونگلی مین گروہ چارن رہتے ہین +

باگری (۵ کوس) ایک سو گھر قوم چارن کے ہین +

دمول سر (۱۴ کوس) ساٹھ گھر پالیوال برہمن کے +

پوکرن (۱۴ کوس) باگری سے ضلع پوکرن شروع ہوتا ہے سب سطح زمین میدان ہے اور گو ریگ ہے مگر کوئی ٹیلہ ریگ کا نہین ہے +

اودہانیو (۶ کوس) پچاس گھر اور ایک تالاب بجانب جنوب واقع ہے +

لاہتی (۷ کوس) تین سو گھر پالیوال برہمن کے ہین +

سوداکور (۴ کوس) سوداکور مین تیس گھر اور چاندن مین پچاس ہین پالیوال رہتے ہین ایک نالہ خشک
چاندن (۱۴ کوس) مقام چاندن مین ہے اوسکی تہ کے کندہ کرنے سے پانی ملتا ہے +

بھوجا (۳ کوس) ایک کوس بجانب چپ راستہ سیدہا باسنکی کا ہے جو سات کوس چاندن سے ہے +

باسنکی تلاو (۵ کوس) ایک سو گھر پالیوال کے ہین +

موک لیت (۱۰ کوس) بارہ گھر پوکرن برہمن کے +

جیسلمیر (۱۴ کوس) پوکرن سے اودہانیو تک راستہ ایک نیچی یعنے پشت پہاڑ کے اوپر ہے اور وہان سے سوداکورا اور سوداکور سے چاندن تک میدان ہے پہاڑ بجانب چپ چھوٹ جاتا ہے ایک چھوٹا تھل درمیان راستہ سوداکور کے ہے مگر سوداکور سے چاندن تک میدان ہے چاندن سے باسنکی تک پھر راستہ اوپر پشت پہاڑ کے ہے اور اوسکی بلندی زیادہ ہوتی جاتی ہے اور کہین کہین تا بہ جیسلمیر زراعت بھی ہوتی ہے +

راستہ بیکانیر سے اختیار خان کی گڈہی واقع سندہ تک

نائی کی بستی (۱۴ کوس) گجنیر (۵ کوس) گوروہ (۵ کوس) بیت لوک (۵ کوس)	میدان ریگ ہے اور ہر ایک موضع مین پانی موجود ہے گراج سر سے جو سرحد جیسلمیر ہے ٹیلہ ریگ کے شروع ہوتے ہین اور بھیکم پور تک کم کم ہین +

گرواج سر (۱۸ کوس) میدان ریگ پڑا ہے ایک موضع مین پانی موجود ہے گرواج سر سے جو سرحد جیسلمیر ہے

نربلی (۱۴ کوس) ٹیلہ ریگ کے شروع ہوتی ہین اور بھیکم پور تک کم ہین +

بھیکم پور (۹ کوس) بھیکم پور سے موہن گڈہ تک زمین راستہ کی روہی یا جنگل ہے اور کوہ ہاے ریگ

موہن گڈہ (۱۲ کوس) اور جنگل بکثرت ہے ⁂

ناچنا (۱۲ کوس) اس سب راستہ مین ٹیلہ ہاے یا کوہ ہاے ریگ ہین ⁂

نبلی (۹ کوس) ایک موضع برہمنان کا ہے ⁂

نوہر کی گڈہی (۳۴ کوس) روہی اور جنگل بہت ہے تہانہ سرحدی سندہ کا ہے یہ گڈہی یا قلعہ قبضہ حاجی خان مین ہے ⁂

مرید کوٹ (۲۴ کوس) زمین روہی ہے اور کوہ ہاے بلند ریگ کے ہین ⁂

گڈہی اختیار خان کی (۱۸ کوس) اس راستہ کا جزو بہت پیچ پیچی یا میدان گہاٹی کے واقع ہے اور گڈہی دریاے سندہ پر تعمیر کی گئی ہے ⁂

کل ۱۴۷ کوس جو برابر ۲۲۰ اور نصف میل کے ہے فی کوس یہان کا قریب ڈیڑہ میل کے برابر ہے دو سو انگریزی میل سیدہے راستہ کے قرار ہو سکتے ہین ⁂





تواریخ امیر یا ڈھونڈھار[۱]

باب اول

وہ نام جو صاحبان یورپ نزا ریاستہاے راجپوتانہ کا مستعمل کرتے ہین ۔ ڈھونڈھار ساتھ نام اپنے دار الریاستہ کے یعنے امبر یا جیپور کے مشہور ہے ملک کچھواہا جو اجتماع ممالک مفتوحہ قوم کچھواہہ کا ہے ۔ وجہ تسمیہ ڈھونڈھار ۔ اصلیت کچھواہہ ۔ راجہ نل کا بنیاد نزور کی قائم کرنا ۔ ڈھولا راے کا خارج ہونا ۔ ڈھونڈار کی بنیاد ڈالنی ۔ بیانات بعید از قیاس نسبت ڈھولا راے کے ۔ اوسکی دغابازی نسبت اوسکے محسن یعنے مالک کھوگانو جو قوم کا مینا تھا ۔ اوسکی شادی کرنی ساتھ دختر ایک رئیس قوم بڑگوجر کے اور اوسکا وارث ہوجانا ۔ اپنے ملک کا ازدیاد کرنا ۔ اور اپنی دار الحکومت کو مقام رام گڈہ مین قائم کرنا ۔ راجہ اجمیر کی دختر کے ساتھ شادی کرنا ۔ اوسکا قتل ہونا بیچ جنگ مینا کے ۔ اوسکے فرزند کانکل کا فتح ڈھونڈھار کا کرنا ۔ میدل راے کا فتح کرنا امبر اور دیگر مقامات کا ۔ فتح ہندیوا ور کونتل ۔ گدی نشینی پجون ۔ خیالات نسبت خانہ بدوش اقوام اس عہد کے ۔ قوم مینا ۔ پجون کا شادی کرنا ساتھ ہمشیرہ پرتھی راج دہلی والہ کے ۔ اوسکی قوت فوج اور اوسکا قتل ہونا بیچ بھگا لیجانے رانی قنوج کے ۔ ملاسی کی گدی نشینی اوسکے وارثان کا حال ۔ پرتھی راج کا بارہ کوٹھری امبر کا قائم کرنا ۔ اوسکا قتل ہونا ۔ بہارمل جو اول راجہ حاضر باش اہل اسلام ہوا تھا

---

[۱] یہ بیان ریاست امبر یا جیپور کا قریب قریب اوسکے ہے جو ہمنے ۱۸۱۴ و ۱۸۱۵ع مین بخدمت مارکوئس آف ہیسٹنگ بہادر کے تحریر کیا تھا اور جو بعد اوسکے اکثر معاملات پیش آئے لہذا ہمنے اس حال کی تحریر سے قلم کھینچا تھا اور ہمکو امید تھی کہ کوئی اور لئیق اسکو پورا کریگا کیونکہ بعد اسکے اکثر صاحبان پولیٹکل اس دربار مین مامور ہوے مگر چونکہ ہمکو معلوم نہین کہ ابتک واسطے انکشاف حال تواریخی وقوع مین

بھگوانداس اول راجپوت تھا جسنے دختر خاندان شاہی مین دی تھی اوسکی دختر کی شادی ساتھ جہانگیر کے اوسکی اولاد خسرو کا ہونا ۔ گدی نشینی مان سنگہ ۔ اوسکی قوت ۔ فریب اور وفات راو بہاو ۔ مہامرزا راجہ جے سنگہ ۔ اور راجہ مان کا گدی نشین ہونا ۔ اوسکا تلافی کرنا اپنے دو مورثونکی بدنامی کا اور خدمت عظیم سلطنت بجالانا ۔ اوسکے فرزند کا اوسکو زہر دینا ۔ رام سنگہ ۔ بشن سنگہ +

کسی قاعدہ مقررہ سے صاحبان یورپ نے جو ہندوستان مین ہین یہ طریق اختیار کیا ہے کہ ریاستہاے راجپوتانہ کو ساتھ نام اونکے اپنی دارالریاستون کے بجاے نام خاص ملک کے مشہور کرتے ہین اسطرح کہ ملک مارواڑا ور میواڑ کو ساتھ نام اونکی دارالریاستون کے یعنے جودہپور اور اودیپور کے مشہور کرتے ہین اور کوٹا اور بوندی نام ہاراوتی کے ملک کا مشہور ہوا ہے گو ہاراوتی نام تمام ملک کا ہے مگر اب شاذ ونادر اس نام سے مذکور ہوتا ہے نام دہونڈہار کا کسی صاحب یورپ کو معلوم ہوگا سب صاحب اس ریاست کو ساتھ نام اوسکی دارالریاستہ یعنے امیر یا جیپور کے نامزد کرتے ہین اور اب یہ اخیر نام یعنے جیپور عموماً نام اوس ملک کا مشہور ہے جسمین کچھواہہ رہتے ہین +

نقشہ سے صحت اس ریاست کی حدود موجودہ کی ہو سکتی ہے اور ہم بلاتفاوت (حسب عادت باشندگان) نام دہونڈہار اور امیر اور جیپور کا درج کرینگے +

مثل جملہ ریاستہاے راجپوتان کے ملک کچھواہہ بھی اجتماع اقوام کا ہے جنکا علاقہ اقوام خانہ بدوشان سے یا رئیسان سرحد سے تا وقات مختلف فتح کیا گیا تھا لہذا نام دہونڈہار کا جو اونہون نے اول حاصل کیا تھا کل اجتماع ممالک کچھواہہ پر عائد اور صادق نہین ہو سکتا وجہ تسمیہ دہونڈہار کا یہ ہے کہ یہ نام ایک مشہور پہاڑ قربانی یعنے بل کرنیکا اوپر سرحد مغربی کے متصل کالک جو بنیر کے علاقے تھا +

آیا سبب کو میان کا حال زیادہ تر اور کثرت سے قابل تحریر کے بنسبت دیگر ریاستہاے اس ممالک کے ہین لہذا ہم مناسب تصور کرتے ہین کہ یہ حال کو ناتمام سہی مخفی نرہے +

سلہ اقوال تاریخی چوہان سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ پہاڑ مقام عبادت یعنے تپ یا کا اونکے مشہور راجہ بیسلدیو راجہ اجمیر کا تھا اوسنے جو ظلم اپنی رعایا پر بہت کیا تو وہ رکشس یعنے دیو ہوگیا اور اس حالت مین بھی اپنی عادت قدیمہ کو جاری رکھا یعنے رعایا کا کھانا اوسکا کام تھا جب ایک نبیرہ اوسکا خود لقمہ ہوے اوسکی اشتہاے بجہکا کیا زبان محبت معصوم نے اس راکشس کے دلمین اثر پیدا کیا اور اپنی اولاد کو بچانکر جمنا مین ڈوب گیا اس دہونڈ راجہ چوہان کا کندہ کرنا واجبات ہے کیونکہ ہمنے سنا ہے کہ یہ بروقت کندہ کرنیکے اوس راکشس کا مذہبی ثواب ہوگا

کچھوا ہایا اولاد کچھواہہ اپنی نسل کُس سے بتاتے ہین جو پسر دومی رام راجہ کوشلاکا تہا جسکی دارالریاستہ اجودہیا تھی جسکو وہ اودہ کہتے ہین مشہور ہے کہ کُس مذکور یا کوئی اوسکی اولاد قریبہ مین سے یعنے فرزند یا نبیرہ اپنے موروثی مقام کو چھوڑکر بانی قلعہ مشہورہ روہتاس کا ہوا تھا[1] جو ندی سوان پر واقع ہے جہان سے پشت ہای متعدد کے بعد ایک فرع یعنے شاخ اس خاندان کی راجہ نل بجانب مغرب چلا گیا اور بیچ سمت ۱۵۱ یا ۹۵ء شہر نرور جسکا اصلی نام نشدہ[2] ہے آباد کیا اقوال قدیم اور مقامات قیام وسکونت کی تھی قبل تعمیر اس شہر مشہورہ کے ظاہر کرتے ہین یعنے اول نہر جو بیچ وسط اوس علاقہ کے واقع ہے جو اب تک بنام کچھوا گڈہ مشہور ہے اور بعد ازان گوالیار یہ کیسا ہی ہو یا نہو مگر اولاد راجہ نل اپنے نام کے بعد لفظ پال کا لگاتی تھی (یہ لفظ معلوم ہوتا ہے کہ مشہور لقب جملہ اقوام قدیمہ راجپوت کا تھا) اور یہ لقب تا بہ سورا سنگہ قایم رہا (جو تینتیس پشت کے بعد نل کے تھا) اسکے فرزند دولہ راے کو مقام موروثی سے خارج کیا اوس نے سمت ۱۰۲۳ یا ۹۶۷ء مین بنیاد ریاست دہونڈہار کی ڈالی +

ایک خاندان جو اپنی نسل رام راجہ کوشلا سے اور نل راجہ نشدہ سے اور دہولا عاشق مرونی سے لگاتے ہین ناز اپنے پشت نامہ پر کر سکتے ہین اور بطور یادگار اپنی نسل کے جملہ اولاد کُس ہندوستان کی نہایت

---

[1] اگر اس مین تلاش کیجاے تو کچہ حال رام کی اولاد کا دریافت ہوگا +

[2] ایک بیان شہر نرور مین درج ہے (جو ہم لکہتے ہین) کہ سمت ۳۵۱ سال بنیاد شہر مذکور راجہ نل کے حکم سے تھا مگر ہمکو معلوم نہین کہ یہ کسی تحریر سے ہے یا اقوال مشہورۂ قدیم سے مگر وہ مطابقت تام کرتا ہے یعنے اولاد یا پشت راجہ نل سے دہولا راے تک تینتیس گذرے ہین انکی ریاست کا حساب بموجب سند معتبر کے (جسکا ذکر جلد اول مین کیا گیا ہے) بشرح بائیس سال فی حکومت یا راج کے رکھا گیا ہے اس سے سات سو چہبیس سال ہوتے ہین جو سمت ۱۰۲۳ سے اگر منہا کیے جائین جو سال دہولا راے کی آنیکا ہے تو ۲۹۷ باقی رہتے ہین ہمین صرف فرق چون[۵۴] سال کا درمیان شماری اور مقررہ سنہ کے ہے اور اگر اکیس سال فی راج کے واسطے قایم کیے جائین بجاے بائیس کے جو بڑی سی بڑی ریاست کا عہد بعد پچیس پشت کے درج ہے تو فرق بہت جزوی رہجایگا +

پس ہم بے تامل سمت ۳۵۱ یا ۲۹۵ء عہد راجہ نل کے واسطے منظور کرتے ہین جسکا حال بہت دلچسپ وپسندیدۂ شاعر ہندی راجپوتانہ ہے جس کتاب مین اسکا حال درج ہے اوس کا نام نل اور دمینتی ہے (یعنے نل دمن) اس کا ترجمہ فارسی مین حسب الحکم اکبر بادشاہ فیضی برادر ابوالفضل نے کیا تھا اور بعد ازان سنسکرت مین پروفیسر بوپ صاحب ساکن برلن نے کیا ہے +

شان وشوکت سے سالانہ تہوار سورج کا کرتے ہین اسطرح کہ اس روز ایک بڑی عمدہ گاڑی جسکو وہ سورج کا رتھہ کہتے ہین اوسمین آٹھہ گھوڑے لگا کر اور اولاد رئیس اوس مین بیٹھکر گرد دار الریاستہ گشت کرتا ہے*

ایک معاملہ گدی چھین لینے کا ریاست کچھواہا امبیر مین پیدا ہوا مگر یہ خلاف رسم قدیم ہے اگر ایسے امور بلا آمیزش مبالغہ مون در باب نظم ہندی ہے کہ جو اوسمین قاعدہ امور قیاسی وظن غالب کا انفساخ نہین ہے مگر اوسنے حال اقوام اصلی وقدیم کا انکشاف کردیا ہے لہذا ہم اوسکو متروک القلم نہین کرتے بعد وفات سودا سنگہ راجہ نرور کے اوسکے بھائی نے گدی چھین لی اور اوسکے پسر معصوم ڈھولا رائے کو خارج از وراثت کیا اوسکی والدہ نے پارچہ کثیف پہنکر اور معصوم بچہ کو ایک ٹوکری مین رکھکر اور اپنے سر پر وہ ٹوکری اوٹھاکر بجانب مغرب سفر اختیار کیا اور تا بمقام کھوگانو (جو پانچ میل جیپور جدید سے فاصلہ پر ہے) جو اوس زمانہ مین قوم میناکی آبادی تھی پہونچی کسل راہ اور تشنہ سے جو تکلیف ہوئی تو اوسنے وہ ٹوکری مع اپنے معصوم بچہ کے زمین پر رکھدی اور کچھہ بیر جو وہان لگے تھے چننے لگی اس اثنا مین ایک سانپ آیا اور ٹوکری مذکور پر چڑھکر معصوم کے اوپر لہرانے لگا یہ حال دیکھکر اوسنے ایک چیخ ماری جو سنکر ایک برہمن جو ادہر سے گذر کرتا تھا اوسکے نزدیک آیا اور یہ حال دیکھکر اوسنے کہا کہ یہ موقع اندیشہ کا نہین ہے بلکہ محل خوشی ہے کہ یہ علامت آیندہ اس لڑکے کی نہایت ترقی کی دلیل ہے مگر جو والدہ اس بانی مبانی امیر کی خوف زدہ تھی اوسنے جواب دیا کہ جو کچھ آیندہ ہو اوسکی مجھے پروا نہین ہے مگر اب تو مین گرسنگی سے تنگ ہون یہ سنکر برہمن مذکور نے اوسکو راستہ کھوگانو کا بتایا اور یہ کہا کہ وہان تیری ضروریات رفع ہوجاینگی ٹوکری اوٹھاکر وہ روانہ ہوئی اور شہر مین وارد ہوئی جو شہر جیپور بہار سے ہے اور وہان ایک عورت سے دوچار ہوئی جو لونڈی رئیس میناکی تھی اور اوس سے کہا کہ کوئی کام ایسا مجھکو ملتا جس سے میری بسر اوقات ہوتی حسب الحکم رانی مینا وہ بھی خادمہ رانی مذکور مین نوکر ہوگئی ایک روز اوسکو حکم رانی کا ہوا کہ کھانا طیار کرے بعد تیار ہونے کے جب راجہ رالنسی راجہ مینا نے اوسے کھایا جو اوسکو نہایت عمدہ پایا تو اوسنے سبخت کرنے والی کو طلب کیا اور اوس سے دریافت حال کیا اس عورت یعنے والدہ ڈھولا رای نے اپنا سارا حال بیان کیا جب رئیس میناکو مرتبہ اس پناہ گزین کا دریافت ہوا تو اوسنے فوراً اوسکو اپنی ہمشیرہ قرار دیکر ڈھولا رائے کو اپنا ہمشیرزادہ مشہور کیا جب یہ لڑکا سن بلوغ راجپوت یعنی چودہ سال کا ہوا

تو اوسنے اوسکو ہمراہ خراج کھوگانو دہلی[۵۱] روانہ کیا اور کسی مینا کو ہمراہ نہین دیا یہ کچھوا ہا وہان پانچ سال رہا
اب اوسکو خیال آیا کہ اپنے مربی اور محسن کی حکومت چھین لے اور اس امر کے بارہ مین اوسنے صلاح
قوم مینا کے ڈہاڑی[۵۲] سے یعنے کبیشر سے لی کہ کسطرح یہ امر حاصل کرنا چاہیے اوسنے صلاح دی کہ روز
دیوالی اس کام کے واسطے فائدہ بخش ہوگا کیونکہ اوس روز سب جمع ہوکر ایک تالاب پر کچھ پوجا
کرتے ہین اوسی موقع پر اوسنے چند اپنے راجپوت بھائی دہلی سے ہمراہ لیکر اور یہان آکر یہ امر
پورا کیا اور جس چشمہ مین مینا لوگ نہاتے تھے اوسکو اونکی لاشون سے پر کیا یہ ڈہاڑی کبیشر یعنی شاعر
ہندی بھی محفوظ نرہا دہولارائے نے اوسکو اپنے ہاتھ سے قتل کیا اور یہ کہا کہ جسنے اپنے مالک کے ساتھ
بیوفائی کی ہو اوسکا اعتبار دوسرا شخص کیونکر کر سکتا ہے بعد ازان دہولارائے نے قبضہ کچھ ملک کا کیا اوس
مین بعد بلا توقف مقام دیوسا[۵۳] کو روانہ ہوا یہ دیوسا ایک قلعہ ہے اور ضلع کا بھی نام ہے یہان کا رئیس
اور قوم برگوجر راجپوت سے ہے اور حکمرانی سرخود کرتا ہے اور وہان جاکر اوسکی دختر طلب کی رئیس برگوجر
مذکور نے جواب دیا کہ یہ کیونکر ممکن ہے جب دونون سورج نبسی ہوان اور سو پشت فیما بین گذر گئی ہون
جب اوسکو یقین اس امر کا کرا دیا کہ پشت بائے ضروری گذر چکی ہین تو اوسنے شادی منظور کی اور رسوم شادی
ادا ہوگئین اور چونکہ برگوجر مذکور کے کوئی اولاد نتھی لہذا اوسنے اپنے داماد کو حکومت ملک بھی سپرد کر دی
جب اسطرح اوسکو اور بھی قوت حاصل ہوئی تو اوسنے یعنے دہولارائے نے چاہا کہ قوم مینا کے سردہ فرقہ کا
جنکا رئیس راونہتہ نامی بمقام ماچ رہتا تھا مطیع اپنا کرے ہمین بھی وہ فتحیاب ہوا اور اس مقام کو واسطے
اپنی سکونت کے بہتر کھوگانو سے تصور کرکے اپنی دارالحکومت یہان قرار دی اور ماچ کا نام تبدیل کرکے اپنے
مورث بزرگ کے نام سے رام گڈہ اوسکا نام رکھا ✣

[۵۱] اس زمانہ مین قوم توار مالک اعلے ہندوستان کی تھی ✣

[۵۲] ڈہاڑی اور دہالی اور ڈوم اور بھانگا یہ سب نام کبیشر قوم میناکے ہین ✣

[۵۳] دیکھو نقشہ یہ دیوسا بنام دیولسا اوپر دریائے بان گنگا کے قریب تیس میل کے فاصلہ پر جیپور سے درج ہے ✣

[۵۴] قوم برگوجر اپنی نسل کو بیٹا کلان رام سے لگاتی ہین اور چودہ پشت رام سے بکرم تک حساب کرتی ہین اور تینتیس پشت راجہ نل سے دہولارائے تک تو اب ہمکو
صرف یہ تحقیق کرنا باقی رہا کہ بکرم سے نل تک کس قدر پشت گذری ہین تاکہ یہ دریافت ہوکہ جو پشت نامہ دہولارائے کا ہے وہ صحیح ہے یا نہین سمت ۱۰۰۱ مین
راجہ نل نے نرور آباد کیا اور بائیس سال فی پشت حساب کیا جاوے تو سو پشت معلوم ہوتی ہین پس یہ سولہ جو چھیلن چھتیس میں شامل کی جاتی ہین تو ایک پانچ پشت رام سے دہولارائے تک گذر چکیں

دہولا نے بعد ازین اپنی شادی ساتہ دختر راجہ اجمیر کے جسکا نام مارونی تہا کی اور ایک مرتبہ مع اپنی رانی کے جامبہوی ماتا کے درشن کر کے واپس آتا تہا کہ اوس علاقہ کی کل فوج مینا جمع ہوئی سب قریب گیارہ ہزار کے تہی اونہون نے چاہا کہ اسکو اپنے ملک سے گذرنے ندین دہولا آمادہ پیکار ہوا اور بہت سے دشمنونکو قتل کر کے آپ بہی قتل ہوا اوسکے رفقا ر و بہ فرار لائے مارونی رانی بہی فرار ہوگئی اور حاملہ تہی اوسکو ایک فرزند پیدا ہوا اوسکا نام کانکل رکہا اس کانکل نے ملک دہونڈہار فتح کیا اوسکے فرزند میدل راے نے امبر فتح کیا اوسوقت مین سوساوت مینا کے رئیس بہتو نامی کے یہ مقام سکونت تہا اوس رئیس کا خطاب راو کا تہا اور وہ سرغنہ گروہ مینا کا تہا میدل راے نے ناندلا مینا کو بہی زیر کیا اور علاقہ گتو کہائی کو شامل اپنی حکومت کے کر لیا ❊

بعد ازین ہون دیو گدی نشین ہوا اور مثل اپنے بزرگوان کے بمقابلہ قوم مینا جنگ آزما رہا اسکے بعد سے کونتل گدی نشین ریاست ہوا اسکی حکومت کل کوہی اقوام گرد نواح ریاست گاہ کے تہی اوس نے ارادہ کیا کہ بہشواپا کہ وہان سے چوہان راجہ کی دختر کے ساتہ شادی کرے مگر اوسکی رعایاے مینا نے دشمنی قلبی سابقہ یاد کر کے اور چہار طرف سے جمع ہوکر یہ عذر کیا کہ اگر وہ سرحدات سے باہر جاے تو جہنڈہ اور نقارہ اوسکے سپرد کر جاے مگر کونتل نے اسکو منظور نہین کیا اور تکرار نتیجہ بجنگ ہوتی اور مینا قوم کو شکست فاش نصیب ہوئی اور اس راجہ کی حکومت کل دہونڈہار مین جاری اور قائم ہوئی ❊

کونتل کے بعد پوجن گدی نشین ہوا یہ نام شجاع اور جنگجو راجپوتون کو خوب یاد ہوگا اور چند کبیشر نے اسکو لازوال اپنی کتاب رس مین جو شاہنشاہ پرتہی راج کے حالات کی اوس نے لکہی ہے کر دیا قبل اسکے کہ ہم زیادہ تر بیان اس حال کا کرین یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کچہ حال قوت اور تعداد نفری اقوام وطنی کا جس حیثیت پر وہ اب ہین بیان کیا جاے ❊

ہمکو کئی مواقع پر یہ خیال آتا ہے کہ اقوام اصلی نے ارادہ اطاعت اور زیردستی سے نکلنے کا کیا ہوگا اسکا حال تاریخ میواڑ اور کوٹہ اور بوندی سے واضح ہوگا اور اب یہ ترقی کچواہہ کے ملک دہونڈہار مین ایک مثل ہوگئی اصلی اور بلاغش اور بلا آمیزش خاندان بنایا مینا دہونڈہار پچوارا کہلاتے تہے اسوجہ سے کہ اونکی پانچ بڑی اقوام تہین اونکا وطن اصلی سلسلہ کوہ کالی کہو مین ہے جو اجمیر سے جمنا تک جاتا ہے اور وہان اونہون نے امبر تعمیر کیا ہے نام امبر کا اوپر نام انبہ یعنے والدہ جملہ مخلوق کے رکہا ہے اور مینا لوگ اوسکو گہاتا رانی کہتے ہین اس سلسلہ کوہ مین مقامات کہوگا نوہاج اور دیگر شہرہاے کلان جو رئیسون کے

مقامات مسکن تھے آباد تھے اور اب تک یعنے عہد حکومت بہارمل کچھوا ہا و ہمعصر بابر اور ہمایون کا مینا نے بھی
قوت قایم تھی یا اونھون نے اپنی قوت سابقہ پھر حاصل کرلی تھی جسکی وجہ سے اونکے راجپوت مالکون کو
نہایت رنج تھا ایک اس سر خود اقوام مین سے قدیم شہر نائن مین سکونت پذیر تھے جسکو بہارمل نے بہ شمولیت
باعانت مغل فتح اور تباہ کردیا تھا ایک قدیم تواریخی شعر ہندی اس طرح قوت اور مقدرت مینا راجہ نائن کا
بیان کرتا ہے +

باون کوٹ چھپن دروازہ مینا مرد نائن کا راج
بورہ راج نائن کو جب بھوس مین بہتو مانگو

یعنے باون قلعہ[۱] اور چھپن دروازہ شجاع مینا راجہ کے ہین مگر اوسکی راجگی نائن کی معدوم ہوتی ہے جب وہ
بھوسہ مین بھی حصہ اپنا راج کا طلب کرنے لگا +

یہ اگر مبالغہ نہین ہے تو ظاہر ہے کہ درمیان ضعف اور بدانتظامی اول خاندان اہل اسلام دہلی کے ان
مینون نے بزرگی درجہ اول پیدا کی تھی درحقیقت یہ صحیح ہے کہ عہد پوجن سے جو ایک رئیس جاگیردار یہ بھی راج
کا تھا تا بہ عہد بہارمل جو ہمعصر بابر کا تھا چہانون نے بہت کم ترقی اپنے ملک کو دی تھی جب اس راجہ
آخر الذکر نے حکومت مینون کی نائن سے اوٹھا دی تو اوسنے پچاس دروازہ اوسکے مسمار کروا دیے
اور شہر لودین وہان آباد کیا جو اب جائے سکونت راجاوت کی ہے +

ایک فرق بیچ ہجے اور تلفظ نام اس قوم کے کیا گیا ہے یعنے مینا یا مینا جسکے معنی اصیل اور بلا آمیزش فرقہ کی ہین
جسکا اب صرف رہگیا ہے یعنے اوسرا اور اب مینا قوم آمیز اور مخلوط کو کہتے ہین اور انکے اب بارہ پال[۲] شمار مین
آتے ہین جو سب اولاد راجپوت کی ہین مثلاً چوہان تونور جادون پربار کچھوا ہا سولانکی سانکلا گہلوت
وغیرہ اور ان مین پھر تقسیم ہوکر پانچ ہزار دو سو فرقون سے کم نہین پیدا ہوے ہین اور ان سب کے حال کا

[۱] یہان برج سے مراد ہے اور بباعث دروازون کے وہ رشک افزاے شہر تھیبس کا ہے اب لودین اوسکی جگہ آباد ہوا ہے
اوس مین تین ہزار گھر ہین اور چوراسی شہر متعلق اوسکے ہین +

[۲] پال ایک گروہ اصلی اور قدیم باشندگان کوہستانی کو کہتے ہین ادر معنی اوسکے ایک گھاٹی کوہ کے ہین جو قابل زراعت اور
محفوظ ہو غالباً لفظ پولیگار دراصل پال گار یعنے ملک پال ہے اور اشخاص قوم بھیل جو خوانده ہین وہ پلیتہ اور بہلیتہ اور خلیتہ کہتے ہیں
اور مینا یا مینا یا میرا یا میروت کے معنی کوہی کے لفظ میر یا میر سے ہین جسکے معنی کوہ کے ہین +

لکھنا اور نیت نامہ کا رکھنا کام جاتگا یا ڈہالی یا دوم کا ہے بے آمیزش قوم اوسراب نہایت کم ہے اور اقوام مخلوط یعنے جنمین آمیزش ہوگئی ہے وہ جملہ کوہستانی اور اندرونی مقامات وسطی و مغربی ہند مین محیط ہین اوپر اپنی نسل کے بطریقہ اصلیت اپنے ناز او فخر کرتے ہین یہ جملہ امور بخوبی ثابت کرتے ہین کہ راجپوت چھتاب قوم تھی اور اقوام کوہی خواہ کولی یا بھیل یا مینا یا گوند یا سوریا یا سوج اصلی اور قدیم باشندہ ہند کے ہین اس بارہ مین ہم مفصل حال بعد ازین بیچ ایک باب جداگانہ کے تحریر کرین گے جسمین حال اقوام مینا اور اونکی ندمت اور طریق اور رسوم کا ہوگا *

اب ہم پھر حال پوجن شروع کرتے ہین جو نیت ششم مین راجہ جاباے وطن نزور سے تھا جسکی شادی ہوئی تھی ساتھ ہمشیرہ پرتھی راج شاہنشاہ یعنے راجہ راجگان دہلی جو قوم سے چوہان تھا ایک امر جلیل تصور کیا گیا اور شاید یہ فخر بوجہ نام آوری نسل پوجن اور نیز لیاقت عظیمہ ذاتی پوجن کے تھا اوس چوہان شجاع نے جنے ایک سو آٹھ رئیسان کلان ہندوستان کے جمع کیے تھے پوجن کو رتبہ کلان دیا تھا اور پوجن بمع ایک دستہ فوج راجہ مذکور کی افسری مین اکثر جنگ ہاے عظیمہ مین کار نمایان بروے کار لایا تھا پوجن نے دو مرتبہ جنگ دشمنان شمالی مین شہرت پائی تھی اور ایک مین تو اوسنے جب وہ پیش فوج مین تھا شہاب الدین کو درتیبر مین شکست دی تھی اور اوسکا تعاقب بجانب غزنی کیا تھا اوسکی شجاعت صرف باعث فتح ہوبا ملک چندیل کا ہوئی تھی اور وہ یہان کا صوبہ دار حاکم ہوکر مقام مذکور مین رکھا گیا تھا اور یہ پوجن منجملہ اون چونسٹھ رئیسان کے تھا جنھون نے اپنی چیدہ فوج سے پرتھی راج کو رانی قنوج لیجانے کا موقع پیدا کر دیا تھا یعنے انکے باعث وہ اس امر مین کامیاب ہوا تھا اور اس جنگ مین جب وہ حفاظت عقب پرتھی راج جب وہ رانی مذکورہ کو لیکر واپس آتا تھا قتل ہوا یہ جنگ پانچ روز رہی تھی اور پوجن اول روز قتل ہوا تھا پوجن کے ہمراہ اور شریک گوبند گہلوت تھا جو خاندان میواڑ کا رئیس تھا اور وہ بھی اوس کے ہمراہ قتل ہوا چند کبیشر اس طرح بیان اس راجہ کچھواہا کا وم واپسین کا کرتا ہے جب گوبند قتل ہوا تو دشمن مسرت اور ابتہاج سے رقص کرنے لگے اسپر پوجن مثل برق بر روئے جنگ پر گرا اور دونون ہاتھون مین تلوار لیکر دشمنون کے سر جدا کرتا تھا چار سو سپاہی ایک مرتبہ اوسپر حملہ آور ہوے مگر پانچ برادران ذیل یعنے کہرے اور پیلا اور بوہو مع نرسنگہ اور کیحرا کے مسلح اوسکی کمک پر تھی برچھی اور خنجر کام مین آئے سر مقتولان میدان مین مثل گوے گردان تھے اور خون مثل دریا جاری تھا پوجن نے حملہ اعتماد کیا جب

اوسکا سر پوجن کے قدمون پر گرا تو جو برچھی خان مذکور کی تھی وہ سینہ پوجن مین گڑی اور یہ نسل کورم[1] یعنے کچھوا ہا بھی میدان جنگ مین گرا اور حوران بہشتی یعنے اپسرا مین تکرار بابت اس شجاع کے لینے کی پیدا ہوئی یعنے ہر ایک اپسرا آئے اوسکو لینا چاہا قطار ہاے شمالی آدمیون کی لاشون نے میدان کو بھر دیا اور بہت سے سر لیکر مہا دیو نے اپنی مونڈمالا[2] مین ایزاد کیے جب پوجن اور گوبند کام آئے اوسوقت ایک گھڑی دن باقی تھا آب اسنے رشتہ دار کے لینے کو یا لہن مثل شیر کے جو قید زنجیر سے خلاص ہوتا ہے آیا فوج قنوج پس پا ہوئی اور گروہ جے چند نے جو مثل ابر کے ہجوم آور تھے سر پھیرا برادر پوجن نے مع اپنے فرزند کے کار ہاے نمایان مثل کرن کے کیے مگر دونون میدان جنگ مین عمر ابدی حاصل کر کے سورج لوک مین یعنے بہشت مین پہونچے اور سورج کا رتھ اونکو لینے آیا گنگا خوف سے ترسان ہوئی چاند یعنے ماہتاب ہراس سے لرزان ہوا دگپال یعنے داربانان دیوتا شور انگیز ہوئے پیش قدمی قنوج کی مسدود ہوئی اوراس اثنا مین کورم نے اپنے والد مرحوم پوجن کی رسمیات اخیر ادا کیں جسنے سپرہاے جے چند کو پارہ پارہ کیا تھا یہ پوجن اپنے مالک کی سپر تھا اور اوسنے بہت فولاد شجاعان قنوج کو عطا کیا کبیشر بھی اوسکے کار ہاے نمایان کا بیان نہین کر سکتا اوسنے اپنا پیر شیش ناگ کے سر پر رکھا اوسنے جنگل آدمیان کو ویران کر دیا اور کوئی شجاع اوسکے نزدیک نہین آسکتا تھا جسوقت پوجن میدان جنگ مین گرا اوسنے کہا ایک سو برس کی عمر انسان کی محدود ہے منجملہ اوسکے پچاس سال نشست مین گذرتے ہین اور نصف اسکے طفولیت مین مگر بھگوان نے مجھے تلوار بلانی سکھلائی ہے جسوقت اوسنے یہ کہا گو وہ جم کی بغل مین تھا اوسنے دیکھا کہ اوسکے فرزند کے اسلحہ سر دشمنان پر چل رہے ہین اوسکی روح پرواز کنندہ کو تسلی ہوئی سات زخم تلوار کے ملیسی کے جسم پر لگ چکے تھے اور اوسکا گھوڑا زخمون سے بھرا ہوا تھا پوجن کے فرزند کے بھی کار ہاے نمایان تھے +

یہ ملیسی جسکی تعریف مین کبیشر پرتھی راج کا ہمہ تن شوق تھا (حسب تحریر تواریخ) اپنے والد پوجن کی جگہ راج امبر مین گدی نشین ہوا جو کتاب ہمارے پاس موجود ہے اوس مین بہت کم حال اس ملیسی کا درج ہے مگر اقوام قدیم بطرز شر بکثرت مشتہر ہین جنسے ثابت ہوتا ہے کہ وارثان پوجن اصل فرایض راجپوت سے

---

[1] کورم یا کچھوا الفاظ مترادف ہین اور اکثر راجپوتان اجمیر کی نسبت مخاطب ہوتے ہین +

[2] سمہار کرنے والے دیوتا کی مالا سرونکی ہے اور اوسکا پیالہ کھپر کا یعنے کھوپری کا +

محتاج نہ تھے لینے کا تھمشیر سے منجملہ اونکے ایک کا بیان یہ بھی ہے کہ اوسنے فتح بیچ مقام روتراہی کے اوپر راجہ ماندو[1] کے حاصل کی تھی ❖

اب ہم کچھہ بیان راجگان کا جو ملیسی سے پرتھی راج تک ہوے جو گیارہوین پشت مین تھا نہین کرینگے صرف اونکے نام ذیل مین درج کرتے ہین یعنے ملیسی بیجل راج دیو کیلن کونتل جونسی اودے کرن نرسنگہ بنبیر اودہارن چندرسین اور پرتھی راج ❖

پرتھی راج کے سترہ فرزند تھے منجملہ اونکے بارہ بعمر جوانی پہونچے اور اونکی اولاد کو واسطے دوام کے اوسنے جاگیر دی تھی جسکو اب بارہ کوٹھری خاندان کچھواہا کی کہتے ہین ہر ایک کوٹھری بضرورت بہت محدود یعنے خرد تھی مگر اب بعض اولاد اس موروثی امرا کی اوسقدر علاقہ رکھتی ہین جسقدر سابق خود ریاست ایک وقت مین تھی مگر قبل قائم ہونے اس کچھواہا جاگیرون کے اور درحقیقت درمیان ملیسی اور پرتھی راج کے اس خاندان کی فوج خرد مین علیحدگی پیدا ہوئی جسکے باعث بنیاد ایک ریاست جدید کی قائم ہوئی جو مدت تک اصلی ریاست قدیم سے شان وشوکت مین زیادہ ہوگئی تھی یہ علیحدگی بیچ عہد اودے کرن کے وقوع مین آئی تھی اوسکے فرزند بالوجی نے اسپنے والد کا ملک چھوڑا اوسکو شہر وقلعہ امرت سر کا ملا یہ شہر شدہ شدہ اوسکے نبیرہ شیخ جی کو ملا اور جائے وسطی ایک بڑے گروہ اور جمعیت کا ہوا جسکا نام بانی بہائی ریاست کے

---

[1] ہم اسکو بیان صرف بوجہ آخر مصرع کے درج کرتے ہین جس سے ظاہر ہو کہ راجپوت ملک آنزوے کابل کو بنام کہوتن تعبیر کرتے تھے جہان راجہ مان کلان حاکم بطور صوبہ اکبر بادشاہ تھا ❖

	پالن پوجن جیتی،	صوبا قنوج لڑائی
	ماندو ملیسی جیتی	رار روتراہی کا
	راجہ بھگوانداس جیتی	مواسی لار
	راجہ مان سنگہ جیتی	کہوتن فوج دوباہی
سے یعنے	پالن اور پوجن فتحیاب ہوے	اور صوبا اور قنوج مین لڑے
	ملیسی نے ماندو فتح کیا	بیچ جنگ روتراہی کے
	راجہ بھگوانداس نے جیتا	مواسی مین (قلعہ نمالیا میوات کا)
	راجہ مان سنگہ فتحیاب ہوا	فوج کہوتن کو مطیع کیا

نام سے شیخا والی مشہور ہوا اب بھی شیخا والی قریب دس ہزار میل مربع کے وسعت میں ہے چونکہ یہ حال
اسکے مقام مناسب پر مذکور ہوگا لہذا ہم زیادہ تر اوسکو یہان درج نہین کرتے مگر اولادیہ تھی راج کا بیان
شروع کرتے ہین جسکے چند امور مین سے جو اوسکی حیات مین اوس سے بروے کار آئے تھے ایک
یہ ہے یعنے اوسکا درشن کو جانا ایک دیول[۱] مین جو دریاے سندہ کے اوس مقام پر واقع ہے جہان وہ
سمندر سے ملتا ہے مگر اسنے بھی اوسکو قتل ہونے سے بری نہین کیا اور اوسکا قاتل اوسکا اپنا فرزند
بھیم تھا جسکی صورت (اقوال قدیم سے ظاہر ہے) مثل دیو کے تھی تواریخ مین کچھ حال درج نہین ہے
مگر ایک جرم قتل والد ضرور دوسرے سے سزایاب ہوتا ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ عیش کرن
پسر بھیم کو اوسکے برادران نے ترغیب قتل والدہی اور یہ کہا کہ اسکا کفارہ تیرتھ[۲] کرنے سے کر دینا
ایک فہرست مین ان دونون کا نام درمیان تشقیع امبر کے درج ہے مگر شجرۂ نامہ مین ان کو بوجہ
ناپسندی متروک القلم کیا ہے ❊

بہارمل اول راجہ امبر کا تھا جسنے اطاعت حکومت اہل اسلام کی قبول کی وہ بابر کے نصیب کا
شریک رہا اور ہمایون سے (قبل دخل پانے پٹھانون کے) منصب پنجہزاری وراجہ امبر کا حاصل کیا ❊
بھگوانداس فرزند بہارمل اس سے زیادہ دوست خاندان مغلیہ کا ہوا وہ دوست اکبر کا تھا
جسنے فائدہ تمام ایسے شخصون کے پاس تخت کے رکھنے کا دیکھا تھا مگر کس حکمت یا وجہ سے اوسنے
عادت شک اور اشتباہ کچھ راجپوت کی ترک کی ہمکو معلوم نہین مگر شاید بوجہ اپنی طمع اور ترقی کے
ایسا کیا ہو مگر نام بھگوانداس کا بدنام ہے کہ وہ اول شخص تھا جسنے پاک اصلیت اور حسب ونسب کو
ساتھ شادی کر دینے اپنی دختر کے ساتھ اہل اسلام کے داغ لگایا اوسنے اپنی دختر کی شادی ساتھ
شہزادہ سلیم کے کر دی تھی جسکا خطاب بعدازان جہانگیر ہوا اور اوسکی اولاد خسرو[۳] بدنصیب تھا ❊ .

---

[۱] دیول کو قوم اسلام دیبل کہتے ہین یہ مقام حکومت راجگان سندہ کا تھا جب خلیفہ بغداد نے فوج کشی کی تھی ❊
[۲] تواریخ سے عیش کرن کا حال یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب وہ واپس آیا تو شاہ بابر یا ہمایون نے اوسکو خطاب اجہ نرور کا بخشا یہ ریاست
جب سلسلہ نسل کسیکا منقطع ہوجاتا تھا تو متبنے دیا کرتی تھی ایک بڑی دلیل اسکی یہ ہو کہ جب راجہ جگت سنگہ جو اخیر راجہ امبر کا تھا لا ولد
فوت ہوا تو ایک سازش منعقد ہوئی اور ایک فرزند راجہ مخروج نرور کو گدی نشین امبر کیا ❊
[۳] اسکے دریافت کرنے سے نہایت خوشی ہوتی ہے کہ تواریخ راجپوت کی تائید ہر امر کی تواریخ اہل اسلام سے ہوتی جاتی ہے

مان سنگہ[1] برادر زادہ اور جانشین بھگوانداس کا نہایت باجلال رئیس دربار اکبر کا تھا بطور صوبہ کے اوسکے بل
اکثر کار ہائے عجب ہوتے تھے اور اوسنے ترقی سلطنت ساتہ شامل کرنے ملک کے کوہ تن ست سمند تک
کی تھی اڑیسہ کو اوسنے فتح کیا تھا اور آسام[2] کو اوسنے زیر کرکے خراج گذار کیا تھا اور کابل اوسکی نسبت
ابلا تحت مین تہا اوس ثابت قدیم پر اوسکے سپرد ایک بعد دوسرے کے حکومت بنگالہ اور بہار[3] کی اور
دکن اور کابل کی بہی راجہ مان سنے جلدہی اکبر کو ثابت کردیا اوسکی تدبیر تقویت دینے تخت کی ساتہ رفاقت
راجپوتون سے کے بے وسواس اور اندیشہ کے تہی اس رفاقت سے اونکا اختیار بیچ ملک کے بہی پیدا کیا جسکے
باعث اکثر ارادہ ہائے اکبر بہی شکست اور بیکار ہوجاتے تھے اور یہ اختیار اونکا اسقدر قوی ہوگیا تہا کہ
اکبر کو گو وہ اوسکی عین ترقی سلطنت کا عہد تہا کوئی اور صورت زائل کرنے اونکے اختیار کی بہ نسبت اوس
تیغ کے مگر تمام امر ضروری شاہان ایشیا کے یعنے رہ وہی اوسکے قابو کی نہتی اور اسکا ذکر سابق ہوچکا ہے کہ

یہ امر یعنے شادی سنہ ۹۹۳ ہجری (سنہ ۱۵۸۶ع) مین ہوئی تہی اسوقت مین تین پشت کچھواہہ کی یعنے بہگوانداس اور اوسکا متبنی راجہ مان سنگہ
اور نبیرہ تینون فوج شاہی مین خدمات نمایان بعہد عزت اور توقیر کے کرتے تہے راجہ مان گو اوسوقت مین کنور یعنے ولیعہد راج کہلاتا تہا
مگر بہت مشہور تہا اوسنے ایک سرکشی کو بہ شاہنشاہ کے برادر سنے کی تہی فرو کیا تہا اور جب بہگوانداس ہمراہ ایک شاہزادہ کے
بمقابلہ کشمیر خدمت کرتا تہا مانسنگہ نے ایک سرکشی افغانان کو بمقام خیبر فرو کیا تہا اور اوسکے فرزند نے کابل فتح کیا تہا (دیکہو برگ صاحب کا
ترجمہ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۵۸) +

[1] بہگوانداس کے تین بہائی تہے سورت سنگہ مادہو سنگہ اور جگت سنگہ مان سنگہ پسر آخر الذکر یعنے جگت سنگہ کا تہا +

[2] فرشتہ اسکی تائید کرتا ہے اور لکہتا ہے کہ اوسنے ایک سو بیس فیل واسطے بادشاہ کے اس موقع پر بہیجے تہے (برگ صاحب کا
ترجمہ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۶۸) +

[3] فرشتہ اسکی بہی تائید کرتا ہے اوسکی تواریخ سے پیدا ہے کہ جب مان صرف کنور تہا یعنے ولیعہد راج اوسکے سپرد حکومت بہار حاجی پور اور
پٹنہ کی ہوئی تہی اور اوسی سال (سنہ ۱۵۸۹ع) اوسکے عموے بہگوانداس نے وفات پائی اور کچھواہہ رانی سے ایک فرزند شاہنشاہ یعنے
خسرو پیدا ہوا اس موقع پر بڑا جشن اور خوشی ہوئی دیکہو برگ صاحب کا ترجمہ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۲۶۱ برگ صاحب نے ایک حاشیہ لکہکر تہوڑی
غلطی مورخ کی بیان کی ہے یعنے خسرو اور خرم نام قریب قریب ہین اور خسرو جانشین اپنے والد جہانگیر کا نہین ہوا تہا بلکہ خرم ہوا تہا
جو والد اوس ظالم اورنگ زیب کا تہا (حاشیہ صفحہ ۲۶۱م) خسرو کو خرم نے قتل کروا ڈالا تہا اور خرم بعد ازان بلقب شاہ جہان مشہور
ہوا تہا +

بادشاہ کے ارادے کس قدر اور کیونکر اوسپر تا بمرگ[51] اوسکے بروے کار آئے ٭

اکبر جب قریب المرگ تھا جب راجہ مان نے ایک سازش اسواسطے شروع کی کہ اوسکا ہمشیرہ زادہ شاہزادہ خسرو بجاے سلیم کے تخت نشین ہوا اور غالباً یہی وجہ تھی کہ بادشاہ نے مصلحت وقت دیکھکر یہ چاہا تھا کہ سلیم یعنی جہانگیر اوسکے حین حیات تخت نشین ہو تھوڑے عرصہ تک یہ سازش ملتوی رہی اور راجہ مان کو حکومت بنگالہ پر بھیجدیا مگر پھر مرتبہ ثانی یہ سازش وقوع مین آئی اور نتیجہ اوسکا یہ ہوا کہ خسرو[52] مقید دوام ہوا اور اوسکے رفقا بیرحمی سے قتل ہوے راجہ مان بہت ہوشیار تھا اور خود اس سازش مین برملا شریک نہین ہوا گو اوسنے اپنے ہمشیرہ زادہ کو ترغیب دی اور خود بھی ایسا ضعیف نتھا کہ برملا اوسکو سزا دیتا کیونکہ اوسکے سات بیس ہزار راجپوت تھے مگر مورخ جے پور بیان کرتا ہے کہ جہانگیر نے اوس سے واصلات دس کرور روپیہ کی کی تھی حسب بیان مورخین اہل اسلام راجہ مان نے بیچ[53] بنگالہ کے وفات پائی ۲۴ سنہ (۱۶۱۵ع) مگر مورخ اوڈ کا کہتا ہے کہ وہ ایک مہم مین بمقابلہ قوم خلجی جو شمال مین رہتی تھی دو سال[54] بعد اس سنہ کے قتل ہوا تھا ٭

راو بہاو سنگہ بعد اپنے والد کے گدی نشین ہوا اور بادشاہ نے منصب پنجہزاری کا عطا فرمایا مگر یہ کم عقل تھا اور چند سال اسنے حکمرانی کی مگر کوئی امر جلیلہ اس سے بروے کار نہین آیا سنہ ۲۰ مین اوسنے کثرت مینوشی سے وفات پائی ٭

اسکے بعد مہا گدی نشین ہوا اور اسیطرح عادات قبیحہ کے نتیجہ سے مرگیا یہ دونا لائق گدی نشین اور وارث راجہ مان کے باعث اسکے ہوے کہ جودہ پور نے دربار شاہی مین اختیار پیدا کرلیا اور بسفارش مشہور جودابائی دختر راے سنگہ بیکانیر والہ کے جو راجپوتانی رانی جہانگیر کی تھی جے سنگہ نبیرہ جگت سنگہ (برادر مان) گدی نشین امبر ہوا اس سے کہتے ہین کہ نورجہان بیگم کو بہت رشک اور رنج ہوا بیان اسطرح پر ہے کہ تجویز گدی نشینی کی بادشاہ اور راجپوتانی رانی نے باتفاق برامدہ محلسرا مین کی تھی یہان سے بادشاہ نے اوس راجکمار کو مبارکباد دی کہ وہ راجہ امبر کا ہوا اور حکم دیا کہ جودا بائی کو سلام کرے کیونکہ وہ بانی

[51] تواریخ راجستان یعنی کتاب ہذا کی جلد اول مین درج ہے ٭

[52] بعد ازان بحکم شاہجہان قتل ہوا دیکھو ڈو صاحب کا ترجمہ فرشتہ جلد سوم باب اول صفحہ ۶۳

[53] ٹوڈ صاحب کی جلد سوم صفحہ ۳۴۶ مورخ لکھتا ہے کہ یہ واقعہ سمت ۱۶۹۹ سنہ ۱۶۱۳ع مین ہوا تھا ٭

[54] راجہ مان کے حال لکھنے مین ایک تواریخ جداگانہ ہوتی ہے ہمارے پاس بہت سامان اوسکا بمقام جیپور موجود ہے ٭

اس امر کی ہوتی تھی مگر رسم رجواڑہ کی ترک نہین کیجاتی یہ خلاف عادت ایک راجپوت رئیس کے تھا کہ وہ سلام
کسی کو کرے لہذا اوسنے جواب دیا کہ اوجین رانی صاحبہ بیگم کو حکم دینگی مین سلام کرونگا مگر جودہ پانی کو نہین کرونگا
یہ سنکر پانی مذکورہ بکشادہ پیشانی خندہ زن ہوئی اور یہ بات زبان پر لائی کہ یہ مضائقہ نہین ہے تجکو راج امر کا
دیتی ہوں جسے سنگہ مرزا راجہ سے نے جو نام سے وہ مشہور ہے اپنے طریق اور چلن سے شہرت کچھواہہ کو نام کی
بہم پہنچائی جو دونا لائق وارثان راجہ مان سے ضائع کردی تھی اوسی عہد سلطنت اورنگ زیب مین بڑی
خدمات نمایان بادشاہ کی کین جسکے عوض بادشاہ نے اوسکو خطاب شش ہزاری کا عطا فرمایا اوسنے مشہور
سیواجی کو گرفتار کیا اور اوسکو دربار مین لے گیا اور بعدازان جب اوسکو دریافت ہوا کہ اوسکی ضمانت یا عہد
جان بخشی کا غالباً شکست ہونے والا ہے اوسنے اوسکو بہ تدبیر آزاد کرا دیا مگر یہ دلیل عظمت اوسکی اوس سے
زیادہ بھی جو دغا اوسنے ساتھ دارا کے بیچ جنگ تخت نشینی کے کی تھی اور جسکے سبب اوس شجاع شاہزادہ کی
امید منقطع ہوگئی ان امور سے اور اونکے نتایج سے ایک غرور اور خودسری پر پایان پیدا ہوئی جسکے سبب
اورنگ زیب نے تجویز اوسکے قتل کی کی مورخ بیان کرتا ہے کہ وہ بائیس ہزار سوار راجپوت اپنے ہمراہ
رکھتا تھا اور بائیس بڑے رئیس جاگیردار اوسکے مطیع الحکم تھے وہ اونکے ساتھ دربار مین بیٹھتا اور
دو پیالہ ہاتھ مین لیکر یہ کہتا کہ ایک تو دہلی ہے اور دوسرا ستارا اور ایک کو زمین پر مار کر یہ کہتا کہ ستارہ
شکست ہوا اور قسمت دہلی کی میرے دست راست مین ہے اور اسکو بھی ایسی ہی آسانی سے مین
شکست کرسکتا ہون یہ اخبار گوش اورنگ زیب مین پہونچی اوسنے وہی تدبیر قبیحہ تجویز کی جسنے مارواڑ کو
تباہ کردیا یعنے فرزند کو ترغیب دیگر قتل والد کرادی اوسنے کیرت سنگہ فرزند کوچک راجہ کو ترغیب دی
کہ اگر وہ اوسکو قتل کرے تو اوسکو وہ راجہ امیر بخش اور بدلی اوسکے برادر کلان رام سنگہ کے بنا دیگا
اوس کمبخت نے یہ فعل اسطرح کیا کہ افیون مین زہر ملا کر اپنے والد کو دیا اور جب کام اوسکا تمام ہوگیا تو
خود بامید خلعت حاضر حضور شاہی ہوا مگر بادشاہ نے اوسکو صرف علاقہ کاما عنایت کیا مورخ بیان کرتا ہے کہ
اسوقت سے امیر کا تنزل ہونے لگا *

رام سنگہ جو گدی نشین ہوا اوسکا منصب چار ہزاری ہوا اور اوسکو حکم ہوا کہ بمقام آسام والونکی جاوے بعد وفات اوسکے
بشن سنگہ گدی نشین ہوا اسکا منصب اور بھی کم ہوا تین ہزاری ہوا اور اسنے اس منصب کو تھوڑے عرصہ تک رکھا
یعنے عرصہ قلیل تک یہ منصب اوسکو نصیب رہا فقط

باب دوم

سوائی جے سنگہ کا گدی نشین ہونا۔ شریک گروہ اعظم شاہ کا ہونا۔ امبر کا ضبط ہونا۔ جینگہ کا تھانہ شاہی کو نکالدینا۔ اوسکی سیرت۔ اوسکا علم نجوم۔ اوسکا طریق بیچ مفسدہ سلطنت کے۔ حالات مصرحۂ قنوج کثرت زوجگان۔ حدود راج امبر بوقت گدی نشینی جے سنگہ۔ شہر جدید جیپور۔ فتح راجور دیوتی۔ حالات چین۔ سیرت راجپوت۔ جے سنگہ کی عادت دائم الخمر رہنے کی۔ نیکی طینت۔ ارادہ رسوم اشومیدہ جگ۔ پراگندہ ہونا اوسکی تحریرات کا۔ اوسکی وفات۔ بعض اوسکی رانیان اور وابستہ عورات کا ستی ہونا +

جے سنگہ ثانی جو بخطاب سوائی جے سنگہ مشہور تھا واسطے تمیز کرنے راجہ سابق اس نام کے جو مرزا راجہ ملقب تھا سمت ۱۷۵۵ (سنہ ۱۶۹۹ع) مین کہ سلطنت اورنگ زیب کی چالیس سال گذرے تھے اور اندر چھہ سال وفات شاہ ممدوح کے گدی نشین ہوا دکن مین اوسنے خدمت بادشاہ ساتہ نیکنامی کے کی اور بیچ جنگ درباب تخت نشینی کے اوسنے جانبداری بیدار بخت فرزند اعظم شاہ جسکو جانشین اورنگ زیب کتہو تہو کی اور انکو لیکر اونسی جنگ ہولپور کی جسمین وہ قتل ہوے اور شاہ عالم بہادر شاہ تخت نشین ہوا کی اسوجہ سے امبر قرق اور ضبط ہوا اور ایک حاکم شاہی اوسمین حکمرانی کرنے کو بھیجا گیا مگر جے سنگہ اپنی ریاست مین داخل ہوا اور شمشیر بکف کر تھانہ اور حاکم شاہی کو خارج کیا اور اتفاق اور سازش ساتہ اجیت سنگہ مارواڑ والہ کے درباب تحفظ طرفین کی +

اس مشہور راجپوت کی جنگی امور متکاثرہ کا بیان وہ عرصہ چالیس سال کی گدی نشینی امبر مین بروے کار لا یا تھا خالی از طوالت نہین اوسکا حال کافی باشتمال تواریخ میواڑا ور بوندی کے جس خاندانکا یہ دشمن قلبی تہا معلوم ہوچکا ہے اگرچہ جے سنگہ جملہ معاملات تکالیف او جنگ آوری مین جو اس مدت دراز بدنظمی سلطنت مین یعنے جب تخت تیمور خاک مین ملنے کو تھا واقع ہوے تھے شریک رہا کرتا تھا مگر اوسکا نام سپاہیانہ امور مین اوسکے بعد مشہور نہین رہتا بلکہ خلاف اسکے اوسکی شجاعت مین وہ گرمجوشی نہتی جو ایک راجپوت شجاع کو لازم ہے اور اوسکی لیاقت انتظام ملک اور فریب دربار جن دونون باتون مین وہ نہایت مشہور تھا اوسکی مشہور ممد و معاون تھی +

مثل ایک صاحب تدبیر ملک اور واضع قانون اور باعلم آدمی کے سوائی جے سنگہ کی سیرت

قابل بیان[1] وسیع کے ہے جس سے ہمکو صحت و رباب عقل اور لیاقت راجگان راجپوت کے جنکی نسبت ہماری رائے بہت تھی اونکی کم لیاقتی کی سند ہوگی یہ راجہ بانی مبانی دار الریاست حال کا تھا جسکا نام اوسکے نام پر جے پور یا جے نگر رکھا گیا اور یہ شہر بمقام عامر بنا کیا ہوا اور قدیم شہر امبر اوس سے پست ہوگیا کہ مقامات جنگی اوسکے اوس سے الحاق اور الصاق کرتے ہیں ہر چند جدا ہیں ایک کی انتہا صرف چند میل کے و مصری ہوئی ہے صرف جے پور ایک شہر بنام ہندوستان مین ہے جو ایک نقشہ درست پر تعمیر کیا گیا ہے جسمین ہر ایک کوچہ و بازار چوپڑ کا ہے یعنے جہان ایکدوسرے سے ملتا ہے وہان ایک زاویہ قایمہ بنتا ہے لیاقت اس نقشہ اور اوسکی تعمیل کی منسوب ساتھ ایک شخص بدیا دہر نامی ساکن بنگالہ کے ہے یہ شخص شریک راجہ کا بیچ ہر ایک امر علمی کے سوائے امور متعلق نجوم اور تواریخ کے رہا کرتا تھا قریب ہر ایک راجہ راجپوت کچھہ آگہی نجوم کی یا اوسکی فرع خورد کی رکھتے تھے مگر جے سنگہ اس علم مین بہت ماہر ہوا اور نہ صرف علم مین بلکہ اوسکے عمل مین بھی قادر تھا اور اسقدر شہرہ اوسکی لیاقت کا اس علم مین تھا کہ محمد شاہ نے اوسکو تقویم واسطے ترمیم کے دی تھی اوسنے مکانات نجومی اپنی تجویز سے اختراع کر کے مقامات دہلی اور جیپور اور اوجین اور بنارس اور متھرا بہت شان و شوکت کے جو لازمہ ملک ایشیا ہے تعمیر کیے اور اوسنے اسقدر صحیح نتیجہ پیدا ہوتا تھا کہ بڑے بڑے عالم متعجب ہوتے تھے اول مین وہ کچہ آلہ نجوم کو مثل الغ بیگ (نجومی شاہ سمرقند) کام مین لاتا تھا مگر اونسے صحیح حکم مستخرج نہین ہوتے تھے سات برس مقامات نجومی مین تجربہ کر کے اوسنے ایک نقشہ پیدا کیا تھا جب وہ تجربہ کرتا تھا اوسنے ایک پادری صاحب سے جنکا نام پادری منویل صاحب تھا سنا کہ اوسکے پسندیدہ علم کی ترقی ملک پورچگل مین بہت ہے لہذا اوسنے بہت سے اس علم کے عالم صاحب موصوف کے ہمراہ دربار[2] منیویل مین بھیجے اور بادشاہ پورچگل یعنے پرتگال نے زیویر دی سلوا نامی کو راجہ کے پاس بھیجا اور اوسنے راجہ کو نقشہ دی[3] لاہایر صاحب کا بتایا

---

[1] اس امر کیواسطے سامان اکبر دربار مین بہت ہے ایک پوتھی کلپدرم نامی ہے جسمین سب امور مشہورہ درج ہین اور ایک پوتھی جسکا نام ایک سو لوگون جو سنگہ کی ہے جسکے اکثر مضامین مبنی نسبی ہین اوسکی خط کتابت ساتھ اوسکے وقت کے راجاؤنکی کافی معاوضہ محنت ترجمہ کا ہے اور اوس سے ایک نہایت صحیح حال طریق اور فراج اوسکے اور ملک والونکا نسبت محنت شبہا در دار و ولایت اوسکے ظاہر ہوتا ہے ہمارے پاس ایک تحریر اوس راجہ کی دربار عظیم خراج کرنے فرخ سیر کے موجود ہے بنام رانا لکھی گئی ہے

[2] اس امر کا دریافت کرنا لائق اور واجب ہے کہ لسبن کی کتب ہی اس امر کا حوالہ کہین دیتی ہین یا نہین +

[3] جو دوسری مرتبہ ۱۷۰۲ء مین طبع ہوئے تھے اور جے سنگہ نے اپنا نقشہ ۱۷۲۸ء مین ختم کیا تھا +

راجہ راجپوت بیان کرتا ہے کہ جب اوسنے امتحان اور مقابلہ حساب اس نقشہ کا بہ تحقیقات کیا تو اوسکو دریافت ہوا کہ اوسمین غلطی تہی نصف درجہ کی مقام ماہتاب مین بھی اگرچہ اور ستاروں کے مقامات مین ایسا بڑا تفاوت نتھا مگر کسوف[1] اور خسوف ماہ اور خورشید مین کمی بیشی وقت پاو گھڑی یعنے پندرہ پل کا اصل وقت سے آتا تھا اسیطرح اوسنے غلطی اون آلہ مین بھی دریافت کی تھی جو نجوم ترکی کام مین لاتا تھا اور اونکی نسبت اوسکی راے یہ ہے کہ وہ مطابق اون آلہ کے تھی جو ہپارکس اور ٹولیمی کام مین لاتے تھے اور درباب غلطی نقشہ دی لاہایر کی وہ غلطی اوسکے قطر کی بیان کرتا ہے راجہ راجپوت بواجبی فخر اونا راپنے آلہ پیدا کر سکتا ہے جو مکان نجومی دہلی مین ہے اوسکی روسے اوسنے ۱۷۲۹ع مین وسعت کجی خط گردش آفتاب کو ۲۳ درجہ اور ۲۸ دقیقہ قرار دی یعنے ۲۸ دقیقہ کا فرق اوس سے تھا جو سال دوم مین گوڈون صاحب نے قرار دیا تھا اوسکی تحقیقات کی صحت عامہ کا امتحان ۱۷۹۳ع ہمارے ملک کے اہل علم ڈاکٹر ڈبلیو ہنٹر صاحب نے کیا اوسنے مقابلہ نتایج تحقیقات اپنا درباب لیٹی ٹیوڈ اوجین کے ساتھ اوسکے جو راجہ راجپوت نے قرار دیا تھا کیا اسمین فرق ۲۴ دقیقہ کا برآمد ہوا تھا اور خود ڈاکٹر ہنٹر صاحب کو اپنی تحقیقات پر وثوق نتھا اور ۱۵ دقیقہ تک کا شبہہ اونکو اپنی تحقیقات مین رہا تھا جے سنگہ نے لیٹی ٹیوڈ ۲۳ درجہ ۱۰ دقیقہ شمال قرار دیا تھا اور ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے ۲۳ درجہ ۱۰ دقیقہ ۲۴ سکنڈ شمال لکھا جے سنگہ نے اپنے حسابات سے ایک نقشہ تیار کیا تھا جسکا نام اوسنے زائچہ محمد شاہی رکھا بنام بادشاہ محمد شاہ اسکے ذریعہ سے اب تک نجومی حساب اور تقویم تیار ہوتی ہین ہمکو یہ مناسب نہین کہ جب ہم خیال اوپر محنت اور مشقت اس راجہ کے جسنے اوقلیدس کا اور ٹگنومیٹری کا اور ڈون جیون نپیر کے لوگارتم کا سنسکرت مین ترجمہ کروا یا کرین اور وہ ارادت اور میل دلی متروک القلم کرین جسکے ساتہ وہ معاینہ صنعت ہاے تعجب انگیز صانع قدیر کا کرتا تھا ہمکو قول ایک بڑے شاعر انگریز کا یاد آیا یعنے

نجومی بے ایمان دیوانہ ہے

راجہ راجپوت اسطرح دیباچہ شروع کرتا ہے

ستایش اور نیایش اوس خدا کی ہے کہ عقل دقیقہ رس ہندسان باکمال اوسکے ایک جزو حقیقت کے بیان کرنے مین زبان نالیاقتی کہولتے ہین اور حمد اور ثنا اوسکی ہے کہ علم و تحقیقات منجمان جو پیمایش

[1] جے سنگہ ہمیشہ اپنا ذکر بطور شخص غایب کے کرتا ہے +

ہفت آسمان کرتے ہین معترف اپنے قصور عقل اور دانش کے ہین لہذا ہمکو سجدہ اوپر درگاہ شاہنشاہ شاہنشاہان جسکے نام پر سلام ہے کرتے دو جسکی کتاب قدرت مین اجسام فلکی چند اوراق ہین اور ستارگان وسیاران و آفتاب جزوی زر سفید و سرخ اوسکے خزانہ عامرہ کے ہین +

اوسکی قدرت کاملہ کو فہم میں جمع محیط عام ہے ہمارکس اپنی نالیاقتی فہم سے ایک دہقان ہے جو دست عجز ملتا ہے اور اوسکی شان شاہنشاہی کے تصور مین تو لیمی ایک شب پرہ ہے کہ کبھی آفتاب صداقت اور تحقیقات تک نہین پہونچا اور اوسکی اختراع ناتمام نقشہ ہاے اوقلیدس کی ہین +

مگرچہ چیزہا صنعت صانع قدرتی اور متحیر افعال حکمتی یعنے سوائی جے سنگہ بدو شعور سے تابعد بلوغ علم اقلیدس کی تحصیل مین ہمہ تن اور ہمہ دل ہوکر متوجہ اور مصروف رہا اور اوسکے دقائق کے ضبط کرنے مین بدل ساعی اور سرگرم تو بمدد صانع قدیر اوسکو تحقیقات کما حقہ اس علم کی بمقابلہ اور مسائل وغیرہ کے نصیب[۱] ہوئی + سواے تعمیران مکانات علمی کے اوسنے اپنے روپیہ سے اکثر اضلاع مین سراے واسطے مسافران کے بنوائین کسقدر خود بینی مراعات اس امر مین ہے (ایسے امر عام ہندوستان مین ہوتے ہین) اسکا دریافت کرنا بعید از مروت ہے کسواسطے کہ ہنود صرف دعا واسطے مسافران بحری و بری کے نہین کرتے بلکہ وہ اونکی اعانت ساتہ بناے سراے اور فرودگاہ اور چاہات کے کرتے ہین اور بیچ مقامات قدیمہ دارالریاستہاے مختلفہ اور مقامات مشہورہ کے خیرات خانہ بہی جہان مسافرونکو کہانا مفت ملتا تہا +

[۱] دیکھو ڈاکٹر ڈبلیو ہنٹر صاحب کی کتاب بنام بیان مشقت ہاے نجومی جے سنگہ راجہ امبر (ایشیاٹک ریسرچز جلد پنجم صفحہ ۱۷۷) اوس سے خوانندہ کتاب ہذا کو دریافت ہوگا کہ کیسے الہ راجہ مذکور کام مین لاتا تہا مولف کتاب ہذا نے مکانات نجومی دہلی اور متہرا کے دیکھے ہین اور اودے پور کے محلات کے اوپر بہی ایک دہوپ گہڑی اوسکی بنائی ہوئی موجود ہے اور بہت مکانات کوٹہ اور بوندی مین ہین خصوصاً ایک دائرہ کئی دوائر کا مقام کوٹہ مین برنجی بنا ہوا شاگردان جے سنگہ کا موجود ہے +

ڈاکٹر ہنٹر صاحب ایک دلچسپ بیان ایک پنڈت نوجوان کا تحریر فرماتے ہین جس سے اونکی ملاقات اوجین مین ہوئی تہی یہ نبیرہ ایک پنڈت کا تہا جو ہمراہ جے سنگہ کے نجوم کے امور مین شریک رہتا تہا اور جسکو خطاب جوتش راے کا تہا اور جاگیر پانچ ہزار روپیہ سالانہ کی اوسکو دی تہی اور اب یہ دونون چیز یعنے خطاب اور جاگیر اس پنڈت کے نام ہین مگر علم جے سنگہ کے ساتہ گیا اور مرہٹون نے اوسکی جاگیر کو ویران کر دیا ہے ڈاکٹر ہنٹر صاحب کہتے ہین کہ وہ خوب واقفیت ہندی نجوم سے جو کتب سدہانت مین درج ہے رکہتا ہے اور مکانات اور آلات نجوم کا علم اوسے نہین ہے مگر حسابی نجوم جانتا ہے جب ڈاکٹر ہنٹر صاحب اوجین سے ۱۷۹۳ء مین روانہ ہوے تو یہ وارث نمونہ جے سنگہ فوراً بمقام جے پور فوت ہوا +

جب ہم خیال کرین کہ جے سنگہ اپنے پسندیدہ علم کو درمیان جنگہاے دوامی و فریب و دغاے دربار کے جسکے نتیجہ ہاے زبون سے وہ کبھی بلا داغ برآمد نہین ہوا مشق کرتا تھا اور ان تبدیلات و تباہی سلطنت مین اور دفعتہً ترقی مرہٹہ مین وہ صرف خوفناک مواقع سے علیحدہ نہین ہوا بلکہ اوسنے دیگر ریاستہای گرد نواح سے امبر کے نام کو ترقی دی تو ہمکو یہ منظور کرنا چاہیے کہ یہ راجہ ایک عجیب آدمی تھا واقف تنزل سلطنت مغلیہ سے ہوکر اور اسپر آمادہ ہوکر کہ امبر کو اس شکست سلطنت مین اور ترقی دینی چاہیے وہ اپنے مالک سے بیوفا نہین ہوا کیونکہ جب سرکشی ہوئی اور فرخ سیر تخت سے خارج ہوکر قتل ہوا جے سنگہ بھی منجملہ اون چند رئیسون کے تھا جو ہمراہ اوسکے تھے اور تا مرگ اوسکے ہمراہ رہتا اگر اوس شجاعت کا ایک ذرہ بھی اسکو ہوتا جو اولاد تیمور[1] مین تھی ✣

اوسکے عام طریق کا حال کافی اوس موقع پر تاریخ میواڑ مین درج ہے جہان وہ نورستہ ملکی و رستہ خانگی شریک تھا جو سید کہ بعد قتل فرخ سیر کے ذی اختیار ہو گئے تھے وہ بہت ہوشیار تھے اور بے ضرورت دشمن پیدا نہین کرتے تھے اور جے سنگہ جب اوسنے بادشاہ کو اوسکی قسمت پر چھوڑ دیا تو اپنے موروثی ملک مین آکر مصروف اپنے پسندیدہ علوم نجوم و تواریخ مین ہوا اور معلوم ہوتا ہے کہ تین سال تک وہ خاموش رہا اور کسی تکرار مین شریک نہین ہوا جسکا نتیجہ سنہ ۱۷۲۱ء مین یہ ہوا تھا کہ محمد شاہ کے دشمنونکی شکست ہوئی اور سید تباہ ہو گئے بعد اسکے جے سنگہ طلب ہوکر صوبہ دار آگرہ اور مالوہ کا ایک بعد دوسرے کے ہوا اور اس عرصہ مین جو نسبت سابق کچھ بے نقل و حرکتی کا زمانہ تھا اوسنے یہ مکانات نجومی جسنے اس تاریک عہد تواریخ[2] ہندوستان کو روشن کیا تھا تعمیر کیے تھے اور یہ راجہ اپنی رعایا کے رفاہ کیطرف سے اور اپنے امبر کی عزت کی جانب سے چشم پوشی نہین کرتا تھا اور اوسکا عہدہ جلیلہ مدد واسطے حاصل کرنے تنسیخ حکم جزیہ اور اوسکی قوت باعث مغلوب کرنے قوت جاٹ کے جو ایک خاریج پہلوے امبر کے تھا ہوئی مگر جب سنہ ۱۷۳۲ء مین پھر صوبہ دار مالوہ ہوا تو راجہ نے دیکھا کہ ارادہ انسداد فوج کشی مرہٹہ کا

---

[1] اسکاٹ صاحب تاریخ اولاد اورنگ زیب مین اوس موقع دغابازی کا حال مفصل تحریر کرتے ہین جسکا مختصر حال بلکہ حوالہ ہمنے جلد اول مین کیا ہے جہان ہمنے ترجمہ تحت لفظی اوس تحریر راجہ جے سنگہ کا کیا ہے جو اوسنے اوس موقع پر تحریر کی تہی ✣

[2] راجہ کہتا ہے کہ اوسنے اپنے نقشہ نجومی کو سنہ ۱۷۲۸ء مین ختم کیا تہا اور وہ سات برس قبل سے مصروف بیچ خیالات اور تجاویز ضروری کے تہا دراصل ابتدائی سلطنت محمد شاہ کی امن و بے ترددی کا تہا جو ہندوستان مین صدہا سال سے معلوم اور واقع نہین ہوا تہا ✣

یا موقوف کرنے انقسام سلطنت کا بیکار تھا اوسنے یہ مناسب تصور کیا کہ اپنے خاندان کی بہبودی ایسے وقت مین
پیش نظر رکھنی چاہیئے جسکو معلوم نہین کہ کیا پیش آئیگا جے سنگھ نے ساتھ افسر فوج مرہٹہ باجی راؤ نامی کے منعقد
کین مگر وہ اوسکے توسل سے صوبہ دار مالوہ تو ہوا مگر نہال ہوتے ہوے اوسکی وجہ کوئی اور قوی تر نسبت
اوسکے ہوگی جو مورخین وطنی نے تحریر کی ہے یعنی مذہب ہندو ہونا کا اسوجہ سے اوسکے ہموطن
بتحریک دل کہتے ہین کہ جے سنگھ کی صوبہ داری مالوہ کے دلوانے سے گویا کلید ہندوستان دکھنی لوگون کے
ہاتھ مین دیدی اوسکی رسائی جو مرہٹہ کے ساتھ ہوگئی تھی وہ اوسکے بادشاہ کے بھی کچھ کارآمد ہوتی تھی
یعنے اوسکی نسبت مرہٹہ لوگون کی زیادتی ملتوی رہی تھی گو بعد ازان اونکی زیادتی دار السلطنت تک
پہونچی چند سال کے بعد (سنہ ۱۷۳۹ع) نادر شاہ نے فوج کشی کی اور راجپوت ہوشیاری اپنی بہبود کو پیش نظر
رکھکر اوس مہم مین علاوہ رہے جسکا سرانجام شجاعت اور دانائی سے ممکن نتھا وہ عزت اور توقیر
بادشاہ کی کرتے تھے کہ طریق اعتقاد سے ان شجاعانہ راکین تخت کو مدت سے جدا کر دیا تھا ہم قطع نظر اور
حالات سے ایک امر تحریر کے قابل ہے جس سے اعتبار وفاداری راجپوت پیدا تھا اور جو منجملہ ایک
نادر کون جے سنگھ مین سے تھا مگر اوس سے یہ بھی ظاہر ہوتا تھا کہ جو قبوح ملک داری اور نقص طبیعت جس سے
خاندانہاے راجپوت نالان اور تنگ تھے وقوع مین آتے تھے اونمین سے نصف تک تو بوجہ کثرت
زوجہ ہاے پیدا ہوتے تھے +

مہاراجہ بشن سنگھ کے دو فرزند تھے جے سنگھ اور بیجے سنگھ والدہ بیجے سنگھ نے مشکوک نسبت زندگی بیجے سنگھ کے
ہوکر اوسکو اپنے خاندان مین بیچ کھیچی وارا کے بھیجدیا تھا جب وہ جوان ہوا تو وہ دربار مین طلب ہوا اور
نذرانہ وغیرہ سے جو صرف جواہرات کے تھے اوسنے مربی گری قمر الدینخان وزیر کی حاصل کی اور اول اوسنے
استدعا کی کہ مقام بسوا جو نہایت زرریز علاقہ امیر کا ہے بطور جاگیر اوسکو ملے جب یہ درخواست اوسکی
اوسکے بھائی اور راجہ جے سنگھ نے منظور کی تو اوسکی والدہ نے اوسکو ترغیب دی کہ درخواست اس سے
زیادہ کرنی چاہیے اور یہ وعدہ کہ اگر اوسکو بجاے اوسکے برادر کے گدی امیر کی عنایت ہوگی تو وہ
پانچ کرور روپیہ اور ایک فوج پانچ ہزار سوار کی دیگا وزیر نے یہ حال بادشاہ سے عرض کیا اور جب بادشاہ نے
دریافت کیا کہ واسطے ایفا کرنے اس شرط کے اوسکا ضامن کون ہے تو وزیر نے اپنی ضمانت عرض کی بعدہ اسناد
تیار ہوئین جنکی رو سے حکم خارج از گدی کرنے جے سنگھ کا نافذ ہوا اس حال سے خاندوران خان نے جو پگڑی بدل بھائی

جے سنگہ کا تھا کرپا رام وکیل جے پور حاضر باش دربار کو اطلاع دی اس خبر کے پہونچنے سے امیر مین ایک اندیشہ پیدا ہوا کیونکہ فخر الدین کل مختار تھا جے سنگہ کا افسوس جب اوسنے اس خبر کو پڑہا ظاہر اوسکے چہرہ سے ہوا اور پڑہ کر خبر مذکور اپنے معتبر ناظر کو دی اوسنے دیکھکر جواب دیا کہ یہ امر ایسا ہے کہ اسمین قوت کام نہین آنے کی اور دولت بھی بیکار ہوگی اسمین صرف دغا بازی کار آمد ہوگی اور یہ سرکشی صرف بذریعہ سرکشان فرو ہوگی بصلاح ناظر[1] اوسنے اپنے رئیسان کلان یعنے موہن سنگہ رئیس ناتہاوت[2] اور دیپ سنگہ کھمبانی بھاسکو والہ اور زور آور سنگہ شیوبرن پوت اور ہمت سنگہ ناروکا اور کوسل سنگہ جہلتی اور بھوج راج موج آباد اور فتح سنگہ ماولی والہ کو جمع کیا اور اسطرح گفتگو اونکے ساتہ درباب اپنی حالت کے بمیان لائے کہ تمنے مجکو گدی امیر پر قایم کیا ہے اور میرا بھائی مقام بسوا لیکر راضی تھا مگر نواب فخر الدین نے زبردستی امیر اوسکو دیا۔ یہ سنکر اونہون نے جواب دیا کہ تم خوش رہو ہم اسکا بندوبست کر لینگے اگر وہ درحقیقت بسوا اپنے بھائی کو دیدیتا اوسنے فوراً سند لکھی اور قسم سے اوسکی تصدیق کی اور حوالہ رئیسان کر دی اور کہا کہ اونکو اختیار ہے جو وہ چاہین کرین پنچان امیر نے اپنے معتمد بجے سنگہ کے پاس بھیجی اور اونکو سب دلایل تفہیم کر دیے مگر بجے سنگہ نے جواب دیا کہ اوسکو اعتبار امیر عہود اور بیان اپنے بھائی کے نہین ہے مگر اونہون نے منجانب اپنے اور بارہ کوٹھری امیر کے سیتا رام کو ضامن دیا اور یہ بھی کہا کہ اگر جے سنگہ اپنے وعدہ سے انحراف کرتا تو وہ اوسکی جانب ہوجاتے اور اوسکو خود گدی نشین کرتے ✣

اوسنے اونکی ضمانت اور اس عطیہ کو منظور کیا اور جب اسکا حال اوسنے اپنے مربی کو کہا تو وہ کیطرح اسپر راضی نہین ہوا مگر اوسنے حکم دیا کہ خاندوران اور کرپا رام اوسکے ہمراہ جاکر اوسکو جاگیر جدید بسوا مین قایم کرین رئیس خواہشمند اسکے تھے کہ دونون بھائیون مین صلح ہوجاے لہذا اونہون نے بجے سنگہ کو آمادہ ملاقات کیا اور اوسنے جو امیر مین جانے سے انکار کیا تو مقام چیمو بیان ہوکر منظور ہوا مگر بعد ازان تبدیل ہوکر شہر سانگانیر جو چہہ میل کے فاصلہ پر بجانب جنوب ومغرب جیپور واقع تھا مقرر ہوا اور یہان بجے سنگہ آکر

---

[1] ناظر یہان منجملہ اون چار احکام کے تین پر کار بند ہوا جو دراصل ہدایات منوکی ہین کہ راجپوت پیشین گو چند نے بھی اونکا بیان کیا ہے یعنی شام بمعنی دلیل دان بمعنی دیتا اور بھید بمعنی دغا اور ڈانڈ بمعنی زور ✣

[2] یہ موروثی رئیس کلان اس خاندان کا ہے (جیسے سالومبرا میواڑ کا اور رئیس اہوا مارواڑ کا) اور بوجہ خاندان کی پٹیل ابو کہلاتا ہے اوسکا مقام قیام چیمو ہے جو مقام اجتماع جاگیرداران امیر کا اوسوقت مین ہوتا ہے جب وہ سرکشی بخلاف راجہ کیا چاہتے ہین ✣

خیمہ زن ہوا یہ خبر سنکر جے سنگه دربار سے اوٹھا کہ جاکر بھائی سے ملاقات کرے اس عرصہ مین ناظر ایک پیغام منجانب والدہ لایا اس مضمون کا کہ وہ یہ نہین جانتے کہ کسواسطے اوسکی آنکھ اس ملاقات دونون لال جی[1] سے محروم رہی راجہ نے یہ پیغام رئیسون سے کہا اونھون نے جواب دیا کہ اسمین کچھ عذر کسیکو نہین یعنے وہ بھی چلین +

ناظر نے مہاڈول تیار کرایا اور تین سو رتھ اور بہل واسطے زنان ہمراہی کے تیار ہوئین مگر بجاے اسکے کہ مہاڈول مین رانی والدہ سوار ہوتی اوسمین اوگرسین رئیس بھٹی سوار ہوا اور ہر ایک رتھ مین دو دو سپاہی اسلحہ پوش سوار ہوے اور اس دغابازی کی اطلاع کسی کو سواے ناظر اور اوسکے مالک کے نہ تھی سواری دارالریاست سے روانہ ہوئی جو مہاڈول کے ہمراہ تھے اونھون نے خوب روپے شہر مین لوٹائے اور اونکو دیے جو راستون پر جمع ہو کر خوش ہوتے تھے کہ اب نزاع باہمی برادران رفع ہوتی ہے +

ایک قاصد خبر لایا کہ رانی والدہ محل سانگانیر مین پہونچ گئین راجہ اور اوسکے رئیس اونسے ملنے کو چلے اول دونون بھائی بغلگیر ہوے اور جے سنگه نے سند لسوا کی دی اور کہا کہ اگر اوسکا بھائی راضی ہو تو حکومت امیر کی بھی حاضر ہے اگر بھائی کی مرضی ہو تو وہ اپنا حق موروثی ترک کرکے لسوا پر قناعت کریگا بجے سنگه نے اس شفقت نمائی سے نادم ہو کر جواب دیا کہ اوسنے سب بھر پایا اور وہ راضی ہے جب دربار برخاست ہونے کا وقت آیا تو ناظر دربار مین آیا اور یہ پیغام رانی صاحبہ والدہ کا لایا کہ اگر رئیس سب علیحدہ ہو جائین تو وہ آکر اپنے بچونکو دیکھے اور یا وہ دونون اوسکے محل مین آئین جے سنگه نے اپنی والدہ کی خواہش رئیسون سے بیان کی اور کہا کہ اوسکی مرضی کچھ نہین ہے جو مرضی اونکی ہے وہی اوسکی ہے رئیسون نے صلاح دی کہ دونون بھائی رانی کے پاس جائین اور وہ دونون ہاتھ مین ہاتھ دیے محل کیطرف روانہ ہوے جب دروازہ پر پہونچے تو جے سنگه نے خنجر اپنی کمر سے نکال کر ایک خواجہ سرا کو دیا اور کہا کہ اسکی یہان کیا ضرورت ہے اور بجے سنگه نے بھی اس خیال سے کہ اوسکی بے اعتباری ظاہر نہو وہی امر آپ بھی کیا جیسے اندر گئے اور ناظر نے دروازہ بند کیا تو بجے سنگه نے بجاے لال اپنی والدہ کے گرفت اپنی بھٹی دیو صورت مین آپ کو پایا اور بھٹی مذکور نے فوراً اوسکے دست و پا باندھکر مہاڈول مین ڈالدیا اور روانہ امیر کیا ایک گھنٹہ کے عرصہ مین یہ خبر جے سنگه کو پہونچی کہ قیدی بحفاظت تمام قلعہ امیر مین پہونچ گیا بعد ازان

[1] لال جی ایک نام ہے کہ ہر قسم کے ہندو اپنی اولاد کو محبت سے کہتے ہین لفظ لال سے ہے +

جے سنگہ اوس مکان مین گیا جہان رئیس سب جمع تھے جب رئیسون نے اوسکو تنہا دیکھا اور چند سپاہی مسلح اوسکے
ہمراہ دیکھے تو متعجب ہوکر باہم ایک دوسرے کو دیکھنے لگے اور پوچھا کہ بجے سنگہ کو کیا ہوا اوسنے جواب دیا کہ
ہمارے پیٹ مین ہے ہم دونون فرزند بشن سنگہ کے ہین اور مین بڑا بیٹا ہون اگر تمھاری مرضی ہو کہ وہ گدی نشین
ہو تو تم مجکو اول قتل کرو بعد ازان اوسکو ظاہر کرو مین نے تمھارے واسطے اپنے قول کو منسوخ کیا ہی اسواسطے کہ
اگر بجے سنگہ تمھارے اور میرے دشمنون کو دخیل کرتا اور وہ بے شبہہ یہ امر کرتا تو ہم سب نیست اور نابود
ہوجاتے یہ سنکر رئیس متعجب اور چوکنہ ہوے مگر کچہ علاج اونکے اختیار مین نتھا لہذا وہ محل سے خاموش
روانہ ہوے باہر چھہ ہزار سوار شاہی جو وزیر نے ہمراہ بجے سنگہ کے کیے تھے موجود تھے اونکے افسر نے دریافت کیا
کہ ہمارا بجے سنگہ کہان ہے جے سنگہ نے جواب دیا کہ تمکو اس سے کیا سروکار ہے تم چلے جاؤ ورنہ مین تمھارے
گھوڑے چھین لونگا اونکو کوئی اور موقع مناسب متصور نہوا اور وہ واپس چلے گئے اور اسطرح بجے سنگہ قید ہو گیا +

جو کچہ راے صادق دل والون کی نسبت اس دلیل ایک سو نوگون راجہ نجومی امبر کے ہو اور گو یہ
گون گونا[۵۱] یعنے اوگون[۵۲] کہلا سکتا ہے مگر کسیکو انکار اس سے نہوگا کہ یہ امر حاکمانہ کیا گیا تھا اور جہان چھل یعنے
دغابازی امر ضروری متصور ہوا ہے وہان تعریف لیاقت جے سنگہ اور ناظر کی ہوگی جو صرف واقف اس اسرار
سے تھے اور اس موقع پر یہ امر نہایت واجب تھا کیونکہ جب توسل اور قوت وزیر کی بجے سنگہ کو حاصل تھی
تو وہ کبھی نہ کبھی اپنے بھائی کو خارج کر دیتا آیندہ قسمت بجے سنگہ کی بیان نہین ہوئی ہے کہ بعد ازین اوسکو کیا ہوا +

ریاست کچھواہہ اور دار الریاست اوسکی مین جو ترقی یا بہبود ہوئی وہ بباعث جے سنگہ کے ہوئی
قبل اوسکے عہد کے کچہ زور ملکی اونکا سواے اوسکے جو بباعث طبیعت اونکے راجاؤن کے یا اونکی قدر
ومنزلت سے جو دربار مین تھی پیدا ہوتا تھا نہ تھا تاہم باوجود اونکا نگت کے جو فیما بین راجگان امبر و رخاندان
شاہی کے بابر سے اورنگ زیب تک جاری تھی اونکی موروثی ریاست عہد پوجن سے جو ہمعصر آخر راجپوت
شاہنشاہ دہلی کا تہا بہت کم ایزاد ہوئی تھی ورنہ یہ ایزادگی اوسوقت تک وقوع مین آئی جب بعد مرگ
اورنگ زیب کے بباعث فسادات کے سلطنت منقسم ہوگئی تو امبر تمام براج کی ہوئی ان فسادات مین
جے سنگہ کی قوت نے بوجہ اوسکے صوبہ دار آگرہ ہونیکے جسمین اوسکی موروثی ریاست بھی شامل تھی اوسکو

---

[۵۱] ہمنے اس گون کا ترجمہ لفظ بلفظ کیا ہے +

[۵۲] یہ عجیب طریق لفظ نفی کی مابعد لگانیکا ہے یعنے گونا دراصل اوگون سے مراد ہے اور یہی عام طریق برعکس معنی لینے کا ہے +

مواقع اپنی ریاست کے ازدیاد کرنے اور مستحکم کرنے کا دیا اور جس طریق اوسنے اضلاع سرحد دیوتی اور راجوریہ

تقسیم کیا اوس سے اور بھی طبیعت قوم اور طبیعت راجہ ظاہر ہوتی ہے ✤

ہنگام گدی نشینی جے سنگہ کے راج امبر کا صرف تین پرگنہ مین شامل تھا یعنے اضلاع امبر اور دیوسا اور بسائو

علاقہ مغربی ضبط ہوکر شامل علاقہ خالصہ اجمیر ہوا تھا اور شیخاوٹی جاگیردار بھی بہت زبردست تھے اور

اپنے قدیم راج سے جسکے وہ ایک جزو تھے آزاد ہوکر سرخود ہوگئے تھے اور حدود راج قدیم کی یہ تھین

یعنے تھانہ شاہی جاتسو بجانب جنوب اور تھانہ سانبھر بطرف مغرب اور بجانب شمال و مغرب ستنا اور

بجانب مشرق دیوسا اور بسائو اوسکی حد بھی کوٹھری بند جو بارہ جاگیردار کہلاتے تھے بہت کم علاقہ اپنے قبضہ مین

رکھتے تھے اور جاگیرداران میواڑ جنھین کا تیس سالو میر ایسی قدر و منزلت کا تھا اوسکو اول پیشوا راجہ

کچھواہہ کے شمار کرتے تھے اونکو شکار نعمت تصور کرتے تھے ✤

راجور ایک شہر بڑی قدامت کا ہے اور دار الریاست ایک ریاست خورد کا جسکو دیوتی کہتے ہین حاکم اوسکا ایک

برگوجر تھا یہ قوم برگوجر بھی اپنی نسل مثل کچھواہہ کے راجہ چندر سے لگاتے تھے اور آپ کو اولاد اوسکے پسر کلان

یعنے لوکی سے کہتے ہین برگوجر راجور سے راجپوتان حال میں ایک شہرت اسوجہ سے حاصل کی تھی کہ اونھون

نے دولہ دینی اہل اسلام سے انکا بحث کیا تھا اور جب کچھواہہ نے یہ فعل بے حمیتی کا اختیار کیے اپنی قدر و

منزلت کو ترقی دی تھی برگوجر نے کمبیشر کے اقوال مین یہ نام آوری پیدا کی کہ اونھون نے ساکا کیا تاکہ اونکی

حرمت خاندان بچی رہے لہذا جب سوائی جے سنگہ بطور محوید وار حکمرانی علاقجات پر کرتا تھا تو برگوجر اپنی فوج کے

ساتھ ہمراہ فوج بائیسی کے خدمت گذاری شاہ کرتا تھا اور اسوقت مین خدمت شاہ مین حاضر رہتا تھا تو

حفاظت راجور کی حوالہ اوسکے برادر کوچک کے رہتی تھی ایک روز وہ آمادہ شکار خوک صحرائی تھا اور اوسنے

کھانا کھانے مین جلدی کی تو اوسکی بھاوج نے کہا کہ تو ایسی جلدی کرتا ہے شاید تو جے سنگہ کے سر پر بھی

مارنے جاتا ہے یہ ایک اشارہ نازک مضمون کا تھا کیونکہ یاد ہوگا کہ اول فتح کچھواہہ نے جو کی تھی جب وہ

نرور سے آئے تھے وہ مقام دیوسا کے تھے جو علاقہ ایک برگوجر کا تھا یہ سنکر اوسکے دل مین بڑا اثر پیدا ہوا

اور اوسنے کہا قسم کھا کر جی کی مین جب تک یہ نکرونگا اوسوقت تک تمھارے ہاتھ کا کھانا نہ کھاؤنگا

اور دس سوار لیکر وہ راجور سے روانہ ہوا اور دہولکوٹ امیر مین جاکر مقیم ہوا کئی ہفتہ بلکہ کئی مہینے گذر گئے

اور اوسکو موقع اس فعل کے کرنے کا میسر نہوا اور رفتہ رفتہ اوسنے اپنے ہمراہ کے گھوڑے فروخت کرنے

شروع کیے اور مجبوری اپنے ہمراہیونکو بہی رخصت کیا مگر خود مقیم رہا اور سب اپنے پارچہ اور اسلحہ سواے برچھی کے فروخت کرکے کھاگیا بعد ازان تین روز کی فاقہ کشی کے بعد اوسنے اپنی نصف پگڑی یعنے دستار فروخت کرکے فاقہ شکنی کی اس روز جے سنگہ محل سے برآمد ہوا اور براستہ موراجور استہ پیدا پہاڑ کے نیچے نیچے تھا جاتا تھا وہ سوکھہ آسن یعنے سکھپال مین سوار تھا جو نزدیک اوس مقام کے آیا جہان وہ تھا فوراً ایک برچھی اوسنے اوپر سکھپال کے ایک گوشہ مین لگی تو تلوار اوسکے قتل کے واسطے نکالین مگر راجہ نے آواز دی کہ اوسکو زندہ گرفتار کرکے اسیر کرلیجاؤ جب اوسکو روبرو لائے اور اوس سے دریافت کیا گیا کہ وہ کون تھا اور اوسنے یہ حرکت کیون کی تھی اوسنے دلیرانہ جواب دیا کہ مین برگوجر دیوتی کا ہون اور برچھی مین نے آپکو صرف اپنی بھابی کی ایک بات پر ماری تھی چاہو مجھے قتل کرو اور چاہو زندہ رکھو اور اوسنے بیان کیا کہ وہ اسقدر عرصہ سے قابو مین تھا اور یہ بھی کہا کہ اگر وہ چار روز کے فاقہ سے نہوتا تو برچھی اپنا کام کرجاتی جسینگہ نے عظمت ملک داری سے اوسکو رہا کیا اور ایک گھوڑا اور خلعت دیکر رخصت کیا اور پچاس سوار اوسکے ہمراہ کیے کہ راجور مین بحفاظت پہونچا آئین راجور مین آکر جواسنے اپنی بھابی سے سب حال بیان کیا تو اوسنے کہا کہ تو نے مار سردار کو زخمی کیا ہے اور اپنی ریاست راجور کو پانی دیا یعنے ریاست اب نہ رہیگی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ جے سنگہ کو صرف ایک عذر درکار ہے اور یہ موقع اوسکے حسب دلخواہ پیدا ہوا بہ صلاح بزرگان قوم عورات اور بچگان صغیرسن راجہ کے پاس بیچ انوپ[1] شہر کے بھیجے گئے اور قلعہ دیوتی اور راجور مستحکم کیے گئے *

بروز سوم بعد اس واردات کے جے سنگہ نے مجمع کل رئیسان مین یہ حال بیان کیا اور بیڑا واسطے دیوتی کے پیش کیا مگر موہن سنگہ رئیس جوبو نے اپنے راجہ کو اس ارادہ کی قباحت سے مطلع کیا اور کہا کہ رئیس برگوجر صرف دربار مین قدر و منزلت نہین رکھتا ہے بلکہ مع اپنی فوج کے خدمت گزاری مین حاضر ہے اس بیان رئیس امیر نے سب جماعت کو خوفناک کردیا اور کسی نے جرات اس فعل نامآوری کی نہین کی بعد ازان ایک مہینے کے بعد پھر یہ امر پیش کیا گیا کہ کون دیوتی پر جاکر جنگ کریگا مگر کوئی کوٹھری ہندون مین سے خلاف راے اپنے رئیس کے یعنے جوبو والے کے آمادہ نہین ہوا مگر فتح سنگہ بن بیرپوت نے جو رئیس اکیسو پچاس جاگیرداری فوج کا تھا بیڑا اوٹھایا اور پانچ ہزار سوار کو حکم ہوا کہ اوسکے زیر حکم جائین اوسنے یہ سنا کہ برگوجر کنگور کا

---

[1] اس راجہ کی اولاد کے پاس اب بہی انوپ شہر مین علاقجات ہین *

میلہ کرنے گیا ہے وہ اوسی طرف روانہ ہوا اور کچھ پیغام مرنگی زبانی کہلا بھیجا کہ بن بیربوت کا سلام پہونچے وہ
قریب تر آگیا ہے برگوجر مذکور نے جسکو کچھ اندیشہ جنگ کا نہ تھا میلہ مین مصروف رہا اور لہو ولعب مین
پیغامبروان کو حکم قتل کا دیا مگر اسکے عوض فوج بیربوت نے اوسکو مع اوسکے ہمراہیون کے ایکا ایک جاکر قتل کیا
رانی راجور بیٹی رئیس پونچھ کی تھی جو قوم کا کھکا تھا اور وہ اٹنگ رنگی اسکے مالک حدوم کی یاد مین
کر رہی تھی کہ راجور بھی فتح ہوگیا اوسنے فتحیاب سے یہ کلمہ کہا کہ بھائی فتح سنگہ مجھے بچہ دان دے مگر
اوسیوقت اوسکو یاد آیا کہ اوسی کی بات نے یہ سب خرابی پیدا کی تھی جس سے اوسکا فرزند محروم الارث
ہوگیا اوسنے کہا کہ اب میری زندگی اور تنازعہ بڑہانے کے واسطے کیا ضرور ہے یہ کہکر خنجر چھاتی مین مارکر مرگئی
برگوجران مقتول کے سر تراش کر گھوڑون کے زین سے باندہکر فتحیاب اپنے راجہ کے پاس آئے اور راجہ نے
اوس برگوجر کا طلب کیا جو اوسکے قتل کرنے کو آیا تھا جب موہن سنگہ نے اپنے رشتہ دار کا شناخت کیا
تو اٹنگ اوسکے رخسارون پر ست بہے جے سنگہ کو اس رئیس اعظم دربار کی وہ نصیحت یاد آئی جس نے
ایک مہینے تک اوسکی معاونت اپنی ملتوی رکھی تھی اور اوسنے کہا کہ یہ رنج جرم خلاف راجہ ہے اور یہ کلمہ
سخت بسمت زبان پر لایا اور کہا کہ جب برچھی میرے قتل کے واسطے ماری گئی تھی اوسوقت اٹنگ
جاری نہین ہوے تھے اور خفا ہوکر علاقہ جو ضبط کیا اور رئیس مذکور کو دھونڈہا رستے جلاے وطن کیا
رئیس مذکور نے جاے پناہ پاس راناے اودے پور کے پائی اسطرح کتاب قلمی مین درج ہے کہ جیسنگہ نے
برگوجر کو مقامات دیوتی اور راجور سے خارج کرکے دونون مقامون کو شامل اپنی ریاست کے کیا اور انہین
اب وہ سب علاقجات شامل ہین جنکو ماچیری[1] کہتے ہین منجملہ قصورات طبیعت جے سنگہ ایک کثرت شغل
شراب کا تھا مگر یہ کیسی شراب تھی یعنے عرق مدہ کا یا عرق بیج کا مورخ امر کچھ بیان نہین کرتا گو وہ اکثر
مقام پر رجوع جے سنگہ مدہوش سے جے سنگہ باہوش تک کرتے ہین ایک نقل اسکی سابق بیان ہو چکی ہے[2] +
بمقابلہ اوسکے اکثر قصورات طبع کے جے سنگہ کا نام ایک نہایت مشہور آدمی اپنے زمانہ اور اپنی
قوم مین ہوگیا +

---

[1] راجور ایک مقام بڑی قدامت کا مشہور ہے اور مقام قیام برگوجر کی قوم کا زمانہ دراز سے ہے اس قوم کا حال کپتان ٹاڈ اپنی کتاب مین بہت عزت کی تحریر کیا ہے اور اس قوم کی تعریف بیچ جنگ پرتھی راج کے بہت ہوئی ہے سب نے سنہ ۱۸۱۳ع مین چند آدمی راجور بھیجے تھے +

[2] اسکا حال تاریخ مارواڑ جلد دوم صفحہ ۹۰ کتاب انگریزی مین درج ہے +

سے جے سنگہ کے عہد تک محل امیر جو راجہ مان سنگہ نے تعمیر کیا تھا اور اکثر مکانات باشندگان شہر جدید سے بھی کم شان و شوکت کا تھا اصل جاے سکونت راجہ کا تھا بعدہ مرزا راجہ نے اکثر مکانات جدید اوسمین ایزاد کیے مگر یہ عمارات بھی بمقابلہ اوسکے کچہ نتھی جو سوائی جے سنگہ نے بنائی[۱] اور جسکی نسبت محلات راجگان کچھواہہ بھی اسیقدر مشہور ہوے جسقدر محلات بوندی اور اودے پور کے یا ایک شبیہ اوسکی اور ولایت سے لاکر بیجاتی ہے یعنے جو مکان کہ مین شہر ماسکو مین تعمیر ہے اوسکے مثل یہ محلات بھی مشہور ہوے سمت ۱۷۸۲ (۱۷۲۵ء) مین اونکی بنیاد جے پور کی ڈالی راجہ بل اوسکا مصاحب تھا اور کرپارام وکیل قیامی بمقام دہلی اور بدہ سنگہ کہمبانی مع اور دو یعنے فوج ذاتی راجہ دکن مین تھا یہ سب بہت لئیق تھے جو مقام اسنے واسطے دار الریاست جدید کے پسند کیا وہ ایسا تھا کہ وہان سے قدیم قلعہ امیر تک ایک الحاق تھا یہ قلعہ امیر جو ایک پہاڑ پر اوس موقع پر تعمیر ہے جہان گوشہ سلسلہ کوہ کہالی کہو ملتا ہے اور اس پہاڑ کا استحکام ایک حصار مستحکم سے ہے اور یہ حصار پہاڑ کے اوپر دونون طرف چلا گیا ہے تاکہ اس دار الریاست جدید کو شامل ساتھ قلعہ قدیم کے کردے اور جو راستہ اسمین ہے وہ سب مستحکم ساتھ بروج وغیرہ کے تھے +

قوانین جاوہ اخراجات جسکے مقرر کرنے کے واسطے بیچ کل راجستان کے اوسنے کوشش کی تھی تاکہ وہ فضول خرچی جو باعث دختر کشی اور ستی ہونے کے ہوئی تھی موقوف ہون اوس موقع پر بیان ہونگے جہان بیان اس رسم قبیحہ کی عام مسدودی کا مناسب متصور ہوگا اس غرض سے تلاش اون ایک سو تواریخ کی کتب خانہ راج مین کرنی چاہیے جو اسنے کیے ہین اور جسکی ایک کتاب تیار ہوتی ہے اور اوسکو لیکر واسطے اس مشہور آدمی کی تحقیقات طبع[۲] کے ملاحظہ کرنا لازم ہے مثل اور سب ہنود کے وہ صابر تھا اور برہمن اور مسلمان اور جین سب اوسکی مراعات اور توجہ کے مشکور تھے جین کی خاص قدر اوسکے علم بسیط کی نسبت ہوتی تھی اور کہتے ہین کہ وہ اونکے مسائل مذہبی اور تواریخ سے بخوبی واقف اور ماہر تھا مسمے ودیادہر جو اوسکا خاص شریک

---

[۱] کتاب قلمی سے واضح ہوتا ہے کہ جس مقام پر اول جے سنگہ نے تین محل بنائے تھے اور کندہ کرکے تالاب تال کٹورا تیار کیا تھا اوسمین اسنے اور عمارات تعمیر کرکے ایزاد کین کیونکہ ہندو ہرگز اپنے بزرگون کے مکانات کو مسمار نہین کرتے اس سے ظاہر ہے کہ اونہی قدیم محلات مین اور تعمیر ایزاد کین +

[۲] اس تلاش مین غالباً وہ تفتیشات اور حالات قدیم تواریخ خاندان ہاے راجپوتانہ دستیاب ہون جو اوسنے نہایت تلاش اور محنت سے جمع کی تہین اور وہ پشت نامہ قدیم خاندانونکے جنکا نام راجاوتی اور راج ترنگنی ہے سواے اسکے اوسکی دیگر کتب نجوم بھی جو اصل ہونگی یا ترجمہ جو اوسنے جمع کی تہین اور جنسے بڑی مدد اور ترقی علم کو ہوگی +

امور علم نجوم مین تھا اور جسکی عقل سے شہر جیپور کا نقشہ تیار ہوا تھا قوم کا جین تھا اور وہ آپ کو اولاد مشہور ہیما چپریہ شہر والہ کا کہتا تھا جو وزیر اور گورو اوسکے ہمنام مشہور سہراج جے سنگہ[1] کا تھا +

یہ دیگر امور خود بینی بانی امیر کے ایک یہ سکتے ہین کہ اوسنے ارادہ سامان اشومیدھ جگ کا کیا تھا یہ ایک امر اوسکو ازروے حالات گذشتہ اپنی قوم کے دریافت ہوا ہو گا کہ جب عہد سے پانڈوا اور جے چند اخیر راجہ قنوج تک یہ ارادہ کیا وہ خراب ہو گیا یہ دراصل عام بزرگی کی علامت ہے اور اگرچہ شاید بوجہ اوسکی خدمت کے یعنے صوبہ دار دہلی کے گھوڑا سورج کا شاید بلا مزاحمت کنارہ گنگ سے گذر کرتا مگر جو وہ صحرا کی طرف نکل جاتا تو ضرور طویلہ راٹھور مین اوسکی جگہ ہوتی اور اگر وہ بجانب چنبل چلا جاتا تو قوم ہاراجان اور گدی دیگر اوسکو گرفتار کرتے[2] اوسنے ایک مکان اس جگ کے واسطے بہت عمدہ اور شاندار تعمیر کیا اوسکے ستون اور چھت چاندی کے تپرت جڑی گئی یہ راے غالب ہے کہ گھوڑے کو جو سورج کے نام سے چھوڑا جاتا ہے اس مکان کے گرد پھیر کر بل کر دیا ہو یہ جگ شاید جے سنگہ کی جو نہایت عمدہ بلکہ رونق شہر کی تھی اوسکی اولاد فضول خرچ یعنے جگت سنگہ مرحوم نے سب قیمتی شے اوسمین سے نکال لی اور اوسکے پھر توفیق بھی نہین ہوئی کہ قیمتی شے نکالکر اوسکے عوض کم قیمت کی شے جڑ دیتا اور جناب شائقان علم جو جے سنگہ نے اطراف اور جوانب سے جمع کیا تھا اور اوسکی جمع کی ہوئی اور اوسکے بزرگون کی جمع کی ہوئی کتب دو حصص مین تقسیم ہوئین ایک حصہ ایک طوائف کو جو مرغوب طبع اور محبوب دلی تھی دیا گیا نہایت عمدہ کتب قلمی اب تک جیپور کے گرد بقیدری سے پہرتی تھین +

سوائی جے سنگہ نے سمت ۱۷۹۹ (۱۷۴۳ء) مین چوالیس سال حکمرانی کرکے وفات پائی اوسکی تین رانیان اور کئی عورات وابستہ اوسکے ساتھ ستی ہوئین اور علم بھی اوسکے ساتھ سوخت ہو گیا +

---

[1] اسنے حکومت سمت ۱۷۵۰ سے سمت ۱۸۰۱ تک (۱۶۹۴ء سے ۱۷۴۵ء تک) کی تھی +

[2] درباب رسوم اشومیدھ جگ کے دیکھو جلد اول صفحہ ، کتاب انگریزی +

باب سوم

سازش راجپوت - ترقی امبر - گدی نشینی ایشری سنگہ - فساد اندرونی جو بوجہ کثرت زوجہ کرنے سے پیدا ہوا - مادہو سنگہ جاٹ - راجگان جاٹ - تخریب ریاست امیر بوجہ جاٹان - جنگ - ترقی ماچیڑا - تنزل عروج کچھواہا بعد مرگ مادہو سنگہ - پرتھی سنگہ پرتاپ سنگہ - دغابازی اوسکے درباریوں - جنگ خوشحالی رام اور رئیس ماچیڑا - مرگ فیروز فیلبان عاشق پترانی - تکرار ساتہ مرہٹہ کے - پرتاپ کی جانب کثرت کا ہونا اور اوسکا فتح تونگا مین پانا - مشکلات جو اوسکو عائد ہوئین - چھین لینا مرہٹہ کا جگت سنگہ - اوسکی بیوقوفی اور طبیعت ناگفتنی - اپنی طوائف رس کپورنامی کو رانی نصف امبر کا بنانا - تجویز اوسکے خارج از گدی کرنے کی مگر اوسکا انسداد بر وقت ساتہ کچہ دینے کے - موہن سنگہ کا گدی نشینی کے واسطے پسند ہونا +

جو سازش اسوقت تین رئیسان کلان راجپوتانہ نے باہم تجویز کی تھی اوسکا ذکر تاریخ میواڑ مین ہو چکا ہے وہ صرف اپنی حفاظت کے واسطے عمل مین آئی تھی اور جب راٹھور گجرات مین علاقجات لیتے تھے اور اپنے ملک مارواڑ کو ترقی دیتے تھے یہان کچھواہہ تمام اضلاع گردو پیش کو ماتحت امبر کے کرکے مستحکم کرتا تھا شیخاوٹی کی ہیئت مجموعی مجبوری باج گذار ہوئی اور اگر خانونکی ترقی نہوتی تو ریاست امبر چشمہ سانبھر سے تا بدریاے جمن مبسوط ہو جاتی +

ایشری سنگہ ایسے وقت مین گدی نشین ہوا جب ملک کی حدود قائم ہو گئین تھین خزانہ پر تھا اہلکار بھی اچھے تھے اور فوج آراستہ تھی مگر تخم خرابی کا اپنی عمارت مین جو عرصہ قلیل سے تیار ہوئی پوشیدہ قابو مین تھا اور اس خرابی کی بنیاد کثرت زوجگان تھی ایشری سنگہ جانشین جے سنگہ کا حسب قاعدہ اولاد بزرگ کو تھا مگر مادہو سنگہ پسر خورد جو رانی میواڑ کے بطن سے تھا مستحق بذریعہ وعدہ کے ہو گیا تھا جسنے استحقاق پیدائیش کو کالعدم کر دیا تھا نسبت اسکے حقوق کے تکرار بیان آئی اور اوسکا نتیجہ زبون بھی نسبت بدنصیب ایشری سنگہ کے پیدا ہوا ایشری سنگہ قابل حکمرانی متصور نہین ہوا کیونکہ اوسین وہ جرات نتھی جسکے بغیر راجہ راجپوت کی توقیر نہین ہوتی تھی اوسکا طریق بیچ فوج کشی اور حملہ ابدالی کے نامردی مین شمار کیا گیا گو اوسکا واپس آنا میدان جنگ سے بعد قتل سپہ سالار قمر الدین خان کے بوجہ صاحب تدبیری کے متخیل ہوتا اگر یہ تحریر نہوا ہوتا کہ اوسکی اپنی رانی نے اوسکو ہنگام واپسی بذریانی اور بددعا کے ساتہ یاد کیا ہو تو ہر طرح یہ ظاہر ہے کہ جے سنگہ کو نہایت افسوس ہوا ہوگا جب اوسنے رانی سیسودیا سے شادی کرکے یہ وعدہ

کیا تھا کہ اوسکی اولاد گدی نشین ہوگی کیونکہ اوسنے اپنے عین حیات جاگیر بے اندازہ مادہو سنگہ کو دی یعنی سے مینے چار پرگنہ ٹونک اور رام پورا اور بہانگی اور مال پورا اور رانا نے بھی جو اپنے برادر زادہ کے دعوی کی تایید کرتا تھا جاگیر زر خیز رام پورا بہانپور اواقع میواڑ دی تھی جو مثل ٹونک رام پورا کے بجائے خود ایک خود راجگی تھی اور ہفت جو اسی لاکھہ روپیہ کے بعد ازان واسطے مدد دہی مادہو سنگہ بنا بر حصول گدی جے پور ہولکر کو ملی تھی اس مداخلت بیوقوفی کا نتیجہ جو تکرار باہمی ہمقوم راجپوتون مین ہوئی یہ ہوا کہ جو اونکو امید بعد تنزل سلطنت کے سرخرو ہونیکی تھی منقطع ہوگئی اور اوسنے اونکو مطیع نہایت زبونی کے ساتہ کر دیا اب البتہ اونکو موقع اوس تابعداری سے بری ہونے کا دستیاب ہوا +

مادہو سنگہ نے بوقت گدی نشینی نہایت قوت طبع ظاہر کی اور گو اپنے وعدہ کا پورا تھا مگر اوسنے مرہٹہ کو کہا کہ وہ مداخلت ہر وقت اوسکے امور مین پسند نہین کرتا اور اگر قوت روز افزون جاٹان اوسکے ارادہ ہاے دلی کو شکست نہ کرتی اور اوسکی فوج کو مقسم مقامات پر نکر لی تو اگر اوسکی زندگی وفا کرتی وہ باتفاق راٹھور مرہٹہ کے قوت کو ضعیف کر دیتا جو کہ وہ اصل دہقانی تھے مگر قریب پچاس سال کے عرصہ مین اسقدر طاقت ور ہوگئے تھے کہ وہ مقابل مقابلہ شکست دینے فوج انگریزی کے ہوگئے تھے جو فوج بسر کردگی ایسے افسر پردل عزیز کے تھی جنہنے ہمیشہ ہندوستان مین فتح پائی تھی یعنے افسر اونکا لارڈ لیک صاحب تھا جسکے نام سے تا محاصرہ بہرت پور فتح اور نصرت توام تھی +

قوم جاٹ[۱] ایک فرع اوس بڑے خاندان جٹک کی تھی جنکا حال اکثر اس کتاب مین درج ہو چکا ہے گو اوس مرتبہ سے جو اونکو درمیان چھتیس ۳۶ راج کلی کے حاصل تھا گر گئے تھے مگر تاہم اونھون نے کبھی محبت آزادی کو ترک نہین کیا اور اوسکے واسطے وہ شاہنشاہ قیصر سے بھی بیچ اپنے قدیم مقامات واقع سوگدیانا کے بمقابلہ آگئے تھے نام اوس حاکم جاٹان کا جسنے اپنا قلعہ چھوڑ کر اپنے ہموطنون کو بمقابلہ اونکے حملہ کرنے والے ظالم کے لیگیا تھا چورامن تھا جو جنگ ہاے سخت درمیان وارثان اورنگ زیب کے واقع ہوئین مفید اپنے تصور کر کے اور اس قابو کو غنیمت جانکر اونھون نے چھوٹی چھوٹی گڈھیان بیچ مواضع تھون اور سنسنی کے جنکی اراضی اونھون نے کاشت کر لی تھی تعمیر کین

---

[۱] یہ دیکھا گیا ہے کہ جب راجگان جادو بھٹی اپنے رتبہ راجپوتی سے گر جاتے ہین تو وہ نام جٹ کا اختیار کرتے ہین اور یہ جٹ لوگ درحقیقت راجپوت اور جٹی کے خاندان سے مخلوط ہین (دیکھو صفحہ ۲۲۸ کتاب انگریزی +

اور اپنی حرکات سے نام قزاق کا حاصل کیا اور اس نام کے وہ لائق بھی تھے کیونکہ اونکی غارتگری تا بہ محلات فرخ سیر پہونچی تھی اوسوقت مین سیدونکا اختیار تھا اونھون نے حاکم امبر جے سنگہ کو حکم دیا کہ اون پر اونکی گڈہی مین حملہ آور ہوا اور مقامات تھون اور سنسنی دونون کا محاصرہ ہوا مگر جاٹان نے اوسوقت شروع قوت مین بھی اوسیقدر زور اور حکمت کے ساتہ اپنی دیوار ہاے گلی کو بچایا جس سے بعد ازان یعنی عہد لیاقت مین اونکی اسقدر شہرت ہوئی راجہ نجومی امبر نے شکست پائی اور بعد بارہ مہینے کے وقت اور تکالیف کے اوسنے بمجبوری محاصرہ دونون مقامون کا اوٹھالیا +

تھوڑے عرصہ کے بعد اس واقعہ کے بدن سنگہ برادر خورد چورامن کا اور مالک شریک اراضی کا بعلت کسی بد وضعی کے نظر بند ہوا اور چند سال محبوس رہا مگر بوجہ درمیان مین آنے جے سنگہ کے اور ضمانت بہو میا جاٹونکی وہ رہا کیا گیا رہا ہونے کے بعد وہ فوراً امبر کو بھاگ گیا کہ وہان جاکر وہانکے راجہ کو واسطے محاصرہ کرنے مقام تھون کے ہمراہ لائے اور ایسا ہی اوسنے کیا چہ مہینے کے محاصرہ کے بعد تھون فتح ہوا اور مسمار کیا گیا چورامن اور اوسکا فرزند محکم سنگہ فرار ہو گئے اور بدن سنگہ رئیس جاٹان مقرر ہوا اور جے سنگہ نے اوسکو راج تلک بمقام ڈیگ لگایا اس مقام ڈیگ نے بھی بعد ازان اپنا حصہ شہرت اور نام بر آوردگی کا حاصل کیا +

بدن سنگہ کی اولاد بکثرت تھی مگر اوسکے چار فرزندون نے شہرت پیدا کی یعنے سورج مل اور سوبھارام اور پرتاپ سنگہ اور بیر نراین نے اور بدن سنگہ نے اکثر اضلاع شاہی اپنے زیر حکومت کر لیے تھے اوسنے سب اختیار اور حکومت اپنے فرزند کلان سورج مل کو سپرد کر دیا مگر اول ضلع ویر جسمین اوسنے ایک قلعہ تعمیر کیا تھا اپنے فرزند پرتاپ سنگہ کو دیا + سورج مل نے ورثہ مین تکالیف اور قوت حاصل کی جو واسطے سرانجام کرنے ارادہاے بزرگان کے ضرور تھی اول امر اوسنے یہ کیا کہ ایک اپنے رشتہ دار کیا نامی کو قلعہ بھرت پور سے خارج کیا یہ قطعہ بعد ازان دار الریاست جاٹون کا مشہور ہوا بیچ سمت ۱۸۲۰ (۱۷۶۴ء) کے سورج مل نے وہ ترقی اپنے زور کو دی کہ ارادہ اوپر شہر شاہنشاہی یعنے دہلی کے کیا مگر اوسکا سلسلہ ایک گروہ سواران بلوچ نے شکست کر دیا اسطرح کہ وہ شکار مین مشغول تھا اور ان سوارون نے اوسکو قتل کیا اوسکے پانچ فرزند تھے یعنے جواہر سنگہ رتن سنگہ نول سنگہ ناہر سنگہ اور رنجیت سنگہ اور ایک پسر متبنے بنام ہردیو بخش جسکو شیر اوٹھا لے گیا تھا منجملہ ان پانچ فرزندون کے دو کورملی[1] قوم کے بطن سے تھے اور تیسرا قوم مالی کی بیٹی سے اور باقی دو جاٹنی سے تھے +

---

[1] کورمی (کولمی دکھن کے) شاید ایک قوم کثیر بعد قوم جاٹ کے کشاورزی پیشہ کے ہین +

جواہر سنگھ جو گدی نشین ہوا بعد راجہ مادہو سنگھ کا تھا جسکی حکومت کے بیان تک ہم اب پہونچے ہین اور وہ حال بھی
اب بیان ہوگا کہ [illegible] اور وہ اوسکے ساتھ ثابت آزمائی کا صرف اسوجہ سے تھا کہ اوسکے ارادہائ نجلاف
مرضی اسکے موقوف [illegible] متفرق ہوجانے ملک کے بباعث کم لیاقتی رئیس ماچیڑی کو جواہر سنگھ نے
جو سنہ ۱۸۲ ہجری [illegible] طلب کیا [illegible] آیا تو وہ اسقدر خفا ہوا کہ فوراً کوچ کرکے بلا اطلاع وہین سے
داخل ملک [illegible] اوسکو پیچھے سنگھ ماڑواڑ والہ ملا اور اوسنے کچھ
خیال اوسکے قوم جاٹ ہونے کا نہ کرکے اوسکے ساتھ دستار بدلی جو ایک علامت دوستی اور یگانگی کی
اسوقت مین مادہو سنگھ کی طبیعت ضعیف تھی اور وہ بصلاح دو بھائی ہر سہائے اور گور سہائے نامی کے
کارروائی کرتا تھا اونھون نے یہ طریق طعنہ آمیز جاٹ مذکور کا بیان کیا اور مشورہ چاہا اونکو حکم ہوا کہ ایک خط
اوسکے نام روانہ کرین کہ ملک سے جے پور کی راہ سے واپس نجاے بلکہ کسی اور راہ سے جاے اور رئیسونکو تمام
حکم جاری ہوا کہ اپنی اپنی فوج جمع کرین اور اگر پھر وہ اس طریق پر چلے تو اوسکو گوشمالی دین مگر جاٹ مذکور نے
جو آمادہ نتیجہ کا تھا کچھ خیال مضمون خط کا نہ کیا اور جس راستہ سے آیا تھا اوسی راستہ سے واپس اپنے گھر گیا
یہ وجہ صحیح تکرار کی تھی اور سب کوٹھری بند متفق ہوکر جنگ پہ گئے تاکہ اپنا استحقاق بزرگ بہ نسبت عام
دہقانی جاٹون کے قائم رکھین ایک جنگ سخت واقع ہوئی جسمین گو فتح کچھواہہ کی رہی اور رئیس جاٹ
رو بفرار لایا مگر امبر کی خرابی اسوجہ سے ہوئی کہ قریب جملہ رئیسان نامی کے تلف ہوگئے +
وجہ نمایانہ اس جنگ کی واسطے سرخرو کرنے ریاست ماچیڑی کے تھی جسکا حال چند الفاظ ذیل وانکشاف کرینگے

سلہ مختصر حال اصلیت جاٹونکا ہم بیان کرچکے ہین اب ہم اوسکو ختم کرتے ہین +
رتن سنگھ برادر جواہر سنگھ اوسکی عوض گدی نشین ہوا اسکو ایک گشائین برہمن بندرابن والہ نے جسنے وعدہ کیا تہا کہ راجہ جاٹ کو وہ کیمیا سکھا دیگا
اور اوسنے بہت روپیہ اس حیلہ سے لیا تہا قتل کیا جب وہ دن آیا جس روز کا وعدہ تہا اور گشائین نے دیکھا کہ اب اوسکا فریب آشکارا
ہوجاویگا اور اپنا رو بفرار لانا ناممکن دیکھا تو کوئی اور صورت مخلصی کی سواے اسکے نظر نہین آئی کہ وہ اپنی چھری اوس بیوقوف کے
صاف کرے کیسری سنگھ بعمر صغر سنی گدی نشین ہوا اور محافظت اوسکی ذمہ اوسکے عموی نول سنگھ کے رہی بعد اسکے رنجیت سنگھ گدی نشین ہوا
یہ وہی شخص تہا جسکا نام بمقابلہ فوج لارڈ لیک صاحب بیچ محاصرہ بہرتپور مشہور ہوا اسنے سنہ ۱۸۰۵ع مین وفات پائی اور وارث اسکا پسر کلان منجملہ چار
پسران کے یعنی رندہیر سنگھ بلدیو سنگھ ہردیو سنگھ اور لچھمن سنگھ کے ہوا بعدہ پسر نابالغ رندہیر سنگھ کا گدی نشین ہوا بولایت اپنے عموی کے جسکے
علیحدہ کرنیکے واسطے فوج انگریزی نے بہرتپور توڑا اور سب دولت رئیس اور رعایا کو لوٹا +

پرتاب سنگہ خاندان ناروکا جاگیردار ماچیری کا تھا واسطے کسی قصور کے مادہوسنگہ نے اوسکو جلا وطن کیا یہ فرار ہوکر جواہر سنگہ کے پاس گیا اور وہان اوسکو سرن یعنے پناہ اور زمین واسطے کھانے کی ملی اس رئیس مخروج ماچیری کے دو نامی آدمی خوشحالی[۱] رام اور نندرام نامی تھے جو اوسکے امورات خانگی اور ریاست کے مہتمم تھے اور جاٹون مین بھی دو شخص شریک اوسکی جلا وطنی کے ہوے گو بھرت پور مین اونکو پناہ ملی تھی اور اونکی پرورش کی صورت بھی تھی مگر طعنہ اپنی قوم پر اس امر کا کہ ایک جاٹ اس بدعنوانی سے اوسکے ملک مین گذر کرے پسند نہین کیا خواہ رئیس مذکور نے یہ خیال کیا کہ اس امر مین عفو قصور اوسکا از جانب اوسکے مالک اصلی کے ہوگا اور یا حب وطن صرف باعث اسکا ہوگا پس وہ اپنی جاے پناہ کو چھوڑکر اپنے قدیم مقام پر زیر جھنڈے امبر گیا اور عین اوسوقت مین جب جنگ شروع ہونے والی تھی اور فتح کیواسطے اوسنے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا بالعوض اس نمک حلالی بروقت کے اوسکے قصور سابقہ معاف ہوے اور مادہوسنگہ جو صرف چار روز بعد ختم ہونے جنگ کے زندہ رہا اسکو پھر اپنی مراعات کے ذیل مین لایا اور قدیم جاگیر ماچیری اوسکو پھر عطا کی ❊

مادہوسنگہ نے عارضہ پیچش سے بعد حکمرانی سترہ سال کے وفات پائی اگر وہ زندہ رہتا تو جو نقصان اوس فساد سے ہوا تھا جس سے اوسکو گدی امبر کی حاصل ہوئی تھی غالباً اوسکا معاوضہ وہ ضرور کرتا مگر صغر سنی اور دوامی بدنظمی ملک باعث اسکی ہوئی کہ بعد اوسکی وفات کے قوت کچھوا ہہ کم ہونے لگی اوسنے اکثر شہر تعمیر کیے منجملہ اونکے وہ بہت مشہور ہے جو اوسنے اپنے نام پر یعنے مادہو پور متصل مشہور قلعہ رنتنبور جو مشہور شہر ہاے منڈی رجواڑا مین نہایت مستحکم اور محفوظ ہے تعمیر کیا تھا اوسکے ورثہ مین اوسکے والد کا شوق علم بھی کم نہین آیا تھا اسوجہ شہر جے پور باعلم آدمیون کا جاے قرار ہوگیا تھا اور اس ترقی پر تھا کہ شہر متبرک بنارس بھی اوسکے سایہ مین پوشیدہ ہوجاتا تھا ❊

پرتھی سنگہ نامی صغر سنی مین گدی نشین ہوا اوسکی محافظہ اوسکے برادر خرد پرتاپ کی والدہ قرار پائی یہ رانی جو قوم سے چنداوتنی تھی بڑی بلند نظر اور مستقل مزاج کی تھی مگر اوسکے عاشق فیروز نامی نے جو ایک فیلبان تھا اوسکو بدنام کر رکھا تھا رانی نے اوسکو اپنا مصاحب بنایا تھا جس سے اور رئیس ناراض ہوگئے اور وہ دربار سے علحدگی اختیار کرکے اپنی اپنی ریاست مین رہتے تھے مگر رانی نے ارادہ مصمم کرکے کہ

---

[۱] اس خوشحالی رام کے دو فرزند تھے جیتر بھوج اور دولت رام نامی یہ بھی اپنے والد سے کم نام برآوردہ نہین ہوسے ❊

اوسنے اعانت نہ لینی چاہیے ایک فوج سہ بندی کی بھرتی کی اور اونکی افسری مین امباجی جو ایک مشہور آدمی تھا مقرر کیا اور اونکی مدد سے اوسنے تحصیل زر شروع کی اسوقت مین آرت رام دیوان تھا اور خوشحالی رام بورا اسکا ذکر بنام آوری آیندہ امورات دربار مین لکھا جاےگا شریک کاردیوان تھا لیکن گو یہ آدمی بڑی لیاقت کے تھے مگر اونکا اختیار بوجہ فیلبان مذکور کے کچھ نتھا یہی شخص حاکم رانی پر اور ریاست پر تھا اس طریق مصلحت وقت پر نو سال گذرے جب پرتھی سنگہ نے گھوڑے سے گر کر وفات پائی اسمین شبہہ ہے کہ رانی نے اس سبب سے کہ اوسکا فرزند گدی نشین ہو زہر دیکر اسکا کام جلدی تمام کر دیا اسکا بیان نسبت نیکنامی بیوہ مادہو سنگہ کے مفید نہین ہے جب اوسکی یہ نیت تھی کہ مرگ پرتھی سنگہ کی ہو تو خلاف عقل تھا کہ اوسکو محافظ اوسکا قرار دیا تھا گو اوسکا استحقاق تحفظ کا بباعث اوسکے ہتر افی مرحوم کے ہونیکے واجب تھا پرتھی سنگہ گو بجوبی سن تمیز کو نہین پہونچا تھا اور خداوتنی کی محافظت سے بری نہین ہوا تھا مگر اوسنے دو شادی کی تھین ایک بیکانیر مین اور دوسری کشن گڈہ مین اور کشن گڈہ والی رانی سے اوسکو ایک فرزند بھی مان سنگہ نامی پیدا ہوا تھا ہر ایک دربار راجپوتانہ مین ایک دعوی دار ہوتا ہے اور مان سنگہ کو مدت سے اندیشہ دربار امبر کا رہتا تھا لہذا خفیہ اوسکو بعد وفات اوسکے والد کے رانی اوسکی والدہ نے اپنی والدہ کے گھر کشن گڈہ مین بھیجدیا تھا مگر چونکہ کشن گڈہ مین اوسکو کافی تحفظ نہین مل سکتا تھا لہذا اونھون نے اوسکو دربار سیندھیا مین بھیجدیا تھا اوسوقت سے وہ بذریعہ رئیس مسطور بمقام گوالیار بسر کرتا ہے[1] ✤

پرتاب سنگہ کو فوراً رانی کارپردازون نے جو اوسکی والدہ تھی اور اوسکے مصاحبین نے یعنے فیلبان مذکور اور خوشحالی رام نے جو اب مخاطب بخطاب راجہ اور وزیر کے ہو گیا تھا گدی نشین کیا اب جو اوسکو اختیار حاصل ہوا تھا اوسکے ذریعہ سے اوسنے چاہا کہ اپنے شریک فیرونکی بیخ و بن باقی نہ رکھے اور جو وسیلہ اور ذریعہ اونکے اس فعل کیواسطے

[1] دو یا تین مرتبہ اسکے واسطے گدی کی تجویز ہوئی تھی (انتخاب چٹھی صاحب رزیڈنٹ دربار سیندھیا بنام گورنمنٹ مرقومہ ۳۰ مارچ سنہ ۱۸۳۲ع) اور گدی اوسکو ضرور ملنی چاہیے تھی ایک مرتبہ قریب سنہ ۱۸۲۰ع کے جب رئیسان جیپور نے تجویز کی تھی کہ جگت سنگہ کو جو محکوم اپنی خواہشونکا اور غضب کا تھا خارج از گدی کرین اور دوسری مرتبہ سنہ ۱۸۳۵ع مین جب اس راجہ مغلوب الغضب نے وفات پائی تھی یہ موقع اوسکی گدی نشینی کا اچھا تھا مگر گورنمنٹ انگریزی اسوقت مین مجوز تھی اور ہمکو اس امر مین شبہہ قوی ہے کہ اوسکا استحقاق ظاہر نہین کیا گیا اور یا جنکے متعلق یہ امر تھا اونکی فہم مین یہ معاملہ نہین آیا اور اسی وجہ سے باہمی نزاع پیدا ہوا ✤

بنایا اوسنے آزادی اور سرخودی اپنے قدیم مالک رئیس ماچہری کی قایم کی یہی ایک رئیس نامی تھا جو بروقت
گدی نشینی راجہ کے موجود تھا اوسکی تائید اور اعانت وزیر نے کی جبکا ارادہ دفع کرنے شریک مذکور کا اوسقدر
بدانتظامی اور فساد کرتا جسقدر ممکن تھا اس نظر سے کہ دربار مین وقت پیدا ہوا اوسنے خفیہ زمیداران کو صلاح دی
کہ روپیہ ندو مگر یہ حکمت ضعیف کچہ فائدہ بخش نہوتی اگر وہ اپنے مشورہ کے شریک اوس شخص کو نہ کرلیتا جو اب
باقی با اختیار دربار مغل یعنے شاہی مین رہا تھا اسوقت مین نجف خان بادشاہی افسر فوج تھا اور وہ بمدد مرہٹہ
روانہ ہوا کہ جاٹون کو آگرہ سے نکالدے اور اوسنے اون پر حملہ قلعہ بھرت پور مین جاکر کیا اسوقت نول سنگہ
رئیس جاٹان تھا ماچہری رئیس سنے دیکھا کہ قوت فوج شاہی کی جو کم اور ضعیف ہوگئی تو اب موقع اوسکی کار برآریکا
اچھا ہے اور یہ خیال کرکے اوسنے اپنی فوج شامل فوج نجف خان کردی یہ مدد بروقت اور اوسکی اعانت
مابعد بیچ شکست دینے جاٹون کے باعث اسکی ہوئی کہ اوسکو خطاب راو راجہ کا اور سند ماچہری کی عطا ہوئی
اور یہ حکم ہوا کہ یہ علاقہ وہ تخت سے عنایتی تصور کرکے اپنے قبضہ مین رکھے خوشحالی رام نے کہتے ہین کہ
یہ تدبیر بتائی تھی اور اوسنے اپنے قدیم مالک کی مطلب برآری کو ایک بنیاد اوسکے اپنے مطلب یعنے
دفع کرنے فیلبان کے گردانی اور وہی گرمجوشی جو اوسنے رئیس ماچہری کو بتائی تھی اب بھی بظاہر ظاہر کرکے
اوسنے عرض کیا کہ وہ فوج شاہی کے ہمراہ مع کل فوج امبر کے رہیگا کار پرداز نے بورا یعنی خوشحالی رام
کی تدبیر سے خلاف ورزی ظاہر نہین کی مگر اسمین بھی اوسنے چاہا کہ اپنے مصاحب کا اور بھی رتبہ زیادہ کرے
لہذا اوسنے اوسکو افسر کل فوج کا کیا جو عہدہ وزیر نے اپنے واسطے تجویز کیا تھا مگر یہ ترقی باعث اوسکی خرابی کی
ہوئی فیروز نے بسرداری فوج امبر راو راجہ ماچہری والہ سے بیچ خیمہ افسر شاہی کے برابر کی ملاقات کی اس سے
ناامید ہوکر کہ اوسکو اس ترکیب سے کل اختیار امورات کا حاصل ہوگا ماچہری رئیس نے ترغیب اپنے
شریک کار کی اس امر کے طے کرنے کے واسطے تجویز خلاف انصاف کرنے کا ارادہ کیا اوسنے دوستی
فیلبان مذکور سے پیدا کی اور اسطرح اوسکو مطمئن اپنی طرف سے کرلیا کہ اوسکو زہر دینے کا موقع حاصل کیا
بعد ازان بشرکت بورا بلا اندیشہ شریک انتظام امبر کا ہوا ارانی کار پرداز نے عرصہ قلیل مین پیروی فیلبانکی کی
یعنے وفات پائی اور راجہ پرتاب اب بھی صغرسن تھا اور قابل اسکے نتھا کہ خود بلا امداد انتظام جاگیرداران
اپنے ملک کا کرے راو راجہ اور بورا مذکور خود دونون بلند نظری مین یکسان تھے لہذا اونمین بھی تکرار فیمابین
پیدا ہوئی اور ایک دستہ فوج شاہی بسرکردگی اوس مشہور شخص ہمہ دان خان کے بورانی طلب کیا بعد ازان

وہ فسادات بے انتہا پیدا ہوے جس سے مرہٹہ کو موقع آنیکا ملا ایک روز اونسے عہدنامہ بخلاف فوج شاہی ہوتا تھا اور دوسرے روز فسخ ہوجاتا تھا اور یہی حال اوسوقت تک رہا جب تک پرتاب سن تمیز کو پہونچا اور اوسنے چاہا کہ تابعداری سے آزادی حاصل ہو اور وہ عہدنامہ کیا جسکا ذکر دوسری جگہ ہوا ہے اور جسکا نتیجہ فتح شجاعانہ مقام ٹونگا نصیب ہوئی اور کچھ عرصہ تک حملہ دشمنان اوسکے خواہ شاہی خواہ مرہٹہ خارج اوسکے ملک سے ہوے ✤

اس راجہ کے عہد مین جو واقعات ہوے ہین اونکا مفصل حال لکھنا تواریخ ریاست کا سرنو بیان کرنا ہے اور ایسے وقت مین کہ جب ریاست اوسکی زائل ہوتی تھی صرف اسقدر کافی ہے کہ اوسکی پچیس سال کی حکمرانی مین اوسپر اور اوسکے ملک پر اکثر واقعات گذرے وہ راجہ شجاع تھا اور رائے بھی اوسکی ناقص نتھی مگر نہ اوسکی شجاعت اور نہ ہوشیاری کچھ علاج اپنی ریاست کا بخلاف اکثر غارت گران کے اور فسادات اندرونی ملکی کی کرسکتی تھی علیحدہ ہوجانا ماچیری کا ایک سخت صدمہ جے پور پر ہوا اور اخراجات ضروری سے خزانہ گرد آوردہ بزرگانکو خالی کردیا دو مرتبہ جو روپیہ مرہٹہ کو دیا گیا اوس سے اسّی لاکھ روپیہ نکل گیا تاہم اسقدر خزانہ تھا کہ باوجودیکہ مادہو سنگہ نے بہت روپیہ اپنے دعوی کی پیروی مین خرچ کیا اور اخراجات اجنبی اپنے متہمان کار ریاست کے علاوہ اسکے تاہم پرتاب نے ہنگام فتح ٹونگا سنہ ۱۷۸۹ع مین صرف خیرات مین جو بیس لاکھ روپیہ دیا ✤
سنہ ۱۷۹۱ع مین بعد شکست اخیر پٹن کے اور نقض اتفاق راٹھور تو کاجی ہولکر نے جے پور پر حملہ کیا اور ایک خراج سالانہ لیا یہ خراج بعد ازان امیر خان کو دیا گیا اور دوامی خرچ آمدنی جے پور سے ہونے لگا اس سنہ سے سنہ ۱۸۰۳ع تک جس سال پرتاب سنگہ نے وفات پائی اوسکا ملک متواتر فوج سیندھیا کے بسر کردگی ڈیوین صاحب اور پیرون صاحب کے اور دیگر گروہ ہاے غارت گران سے جو اکثر تکرار باہم درباب لینے مال غنیمت کے کیا کرتے تھے تباہ ہوتا رہا ✤

جگت سنگہ سنہ ۱۸۰۳ع مین گدی نشین ہوا اور سترہ سال اسنے حکمرانی کی مگر ساتھ بدنامی کے کہ ایسا بدوضع اور بدمزاج کوئی راجہ اوسکے خاندان مین نہین ہوا تھا اور نہ اوسکے عہد مین کوئی ایسا تھا جو واقعات اوسکے عہد مین ہوے وہ اسقدر کثرت سے تھے کہ اگر وہ قابل تحریر ہوتے تو کئی جلدین لکھی جاتین یعنے حملہ آوری دشمنان ملک غیر اور محاصرہ شہر ہا اور حاضر ہونا بعد محصور ہونے کے اور اداے خرچ فوج کشی اور گاہ گاہ امور شجاعت اوسوقت کہ جب دشمن امور حرمت کو فراموش کرتے تھے اور فریب و دغا دربار کی

جو اکثر منجر بشمشیر کشی و خنجر رانی تیز بیچ حدود دربار کے ہوتی تھی واقع ہوتی بعضے وقت اخبار روزانہ مین بدوضعی راول کے (محلات) اور بیوقوفی راجہ ہوس اور خواہش لا انتہا کی ہمراہ اوسکی طوائف رس کپور کے درج اور مشتہر ہوتی ہین بلکہ اس سے بھی زیادہ تر لکھا ہوتا تھا یعنے رس کپور نے راجہ کو اپنی منکوحہ یعنے بیاہتا رانی ہاے خاندان عمدہ جودا وجیاوت و راٹھور و بھٹی کی صحبت سے باز رکھا ہے ہم اپنی تواریخ کی توقیر ایسے شخص کے سوانحہ عمری سے کم یا زائل نہین کرینگے جسمین ایک بھی نیکی کی حرکت سواے صدہا زشت و زبون حرکات اور دیگر حرکات لاہیہ کے جسکو راجپوت نامردی سے منسوب کرتے ہین وقوع مین نہین آئی حرکات بے اعتنائی جو اوسنے رانی اودے پور کی نسبت کی تھین اونکا حال جلد اول صفحہ ۲۶۴ کتاب انگریزی مین درج ہوچکا ہے کہ اوسکے باعث اوسکی نہایت بیحرمتی ہوئی تھی اور اوسکا نقصان بھی اوسکی نظر مین بہت ہوا تھا گو بیحرمتی کو وہ نقصان شان تصور نہین کرتا تھا مگر نقصان زر کو جو اس حرکت کے باعث اوسکو بتعداد دس لاکھ روپیہ کے دینا پڑا خزانہ جے مندر اب فوراً خرچ مین آنے لگا اور اون لوگون کو جو پشت ہا پشت سے اوسکے محافظ تھے یعنے قوم مینا کالی کھو کے نہایت رنج ہوا بلکہ بعض بعض محافظونے جب اس راجہ کی لا یعنے حرکات مین اوسکو صرف ہوتے دیکھا اور اونکو نہایت ناگوار ہوا تو اونھون نے خود کشی کی اور اس طرح چشم پوشی اوسکی بدخرچی کے دیکھنے سے کی بلند دیوار ہاے شہر خوش قطعہ جے سنگہ تک غارت گری غارتگران پہونچنے لگی تجارت مسدود ہوگئی اور کاشتکاری بھی کم ہوگئی کچھ بوجہ عدم اطمینان راہ وغیرہ مگر زیادہ تر بباعث جبر ستانی اوسکے مصاحبین کے ایک روز ایک خیاط[1] مصاحب ہوتا تھا اور دوسرے روز ایک بنیا یعنے بقال اور اسکے بعد ایک برہمن اور جو اسطرح مصاحب ہوتا تھا اوسکو اختیار اوپر ناہر گڈہ کے حاصل ہوتا تھا اور یہ ناہر گڈہ وہ مقام ہے جہان قیدی رہتے ہین اور جہان سے شہر زیر نظر رہ سکتا ہے رئیسان جاگیردار اوسکو اور اوسکی حکومت کو بنظر حقارت دیکھتے تھے بلکہ جو حرکات واہیات وہ رس کپور کے ساتہ کرتا تھا اونکی نسبت تجویز یہ ہوئی تھی کہ اوسکو خارج از گدی کرین اور یہ تجویز پختہ ہونے کے قریب تھی کہ بوجہ اس رانی نصف امبر کے قیدخانہ ناہر گڈہ مین محبوس ہونے سے موقوف ہوئی غلبہ شوق سے جو اس مسلمانی عورت کا اوسکے دلمین تھا راجہ نے اوسکو رانی نصف ریاست کا

---

[1] روڑجی خواص ایک خیاط قوم کا تھا اور ہمکو یقین ہے کہ اوائل عمر مین وہ اپنا پیشہ کرتا تھا اور یہ شخص مصاحب جگت سنگہ کا تھا اور ہمارے نزدیک یہی شخص پاس لارڈ لیک صاحب کے واسطے صلح و عہدنامہ کرنے کے بھیجا گیا تھا *

بنا دیا تھا اور جو کچھ راج کا اسباب تھا اوسکا نصف اوسکو عطا فرمایا تھا بلکہ جو کتب خانہ مشہور جے سنگہ کا تھا اوسکا بھی نصف اوسکو دیا تھا اسوجہ سے جملہ کتب جے سنگہ کی خراب ہوگئین اور درمیان واسطہ واران عورت مذکورہ کے منقسم ہوئین راجہ نے سکہ بھی اوسکے نام کا جاری کیا تھا اور صرف اوسکے ہمراہ ہاتھی پر سوار نہین ہوتا تھا بلکہ سب رئیسون کو حکم دیا تھا کہ جو تعظیم اوسکی رانیون کی ہوتی تھی وہی اوسکی بھی کیا کرین مگر اونکی شان متقضی اسکی نہین ہوئی اور گودیوان یا وزیر مصر شیونراین جو ایک برہمن قوم کا تھا اوسکو اپنی دختر کہتا تھا مگر چاند سنگہ شجاع دونی والہ نے انکار اوس محفل مین آنے سے کیا جسمین وہ موجود ہوتے تھے اس گستاخی کے واسطے اوسپر جرمانہ دو لاکھ روپیہ ہوا یہ روپیہ قریب چار سال کی آمدنی اوسکی جاگیر دونی کے تھا +

منو اجازت دیتا ہے کہ راجہ خارج از گدی ہو سکتا ہے اور امراے امیر نہایت واجبی سے یہ فعل کرتے تھے مگر بدنصیبی سے یہ تجویز بلشت ازبام ہوئی اور بعض ہوشیار رفقا نے بنظر تحفظ مرتبہ راجہ ایک خبر بابت نسبت اوسکی معشوقہ کے مشتہر کی اور راجہ نے اظہار اوسکا یقین بھی کیا پس ایک حکم جاری ہوا کہ اوسکی جایداد ضبط ہوا اور وہ قیدخانہ مین مقید کیجاے قیدخانہ مین اوسکی طرف کچہ توجہ نہین ہوئی اور جگت سنگہ تا مرگ اپنے گدی سے سنگہ کو بدنام کرتا رہا اوسکی وفات ایسے روز ہوئی جس روز کو راجپوت بابت سعید شمار کرتے تھے یعنے جس روز آفتاب بجانب شمال میل کرتا ہے (مطابق ۲۱ ماہ دسمبر ۱۸۱۸ع) جسکو ہنود اتراین کہتے ہین اور مشہور کرتے ہین کہ اس روز بہشت یعنے سورگ کو دروازے وا رہتے ہین +

راجہ جگت سنگہ کی کوئی اولاد اصلی یا غیر اصلی نہتی اور کچہ انتظام درباب گدی نشینی کے اوسکی حین حیات مین نہین ہوا تھا کہ کون بعد اوسکے گدی نشین ہوگا مگر چونکہ یہ قاعدہ راجپوتونکا از روے قواعد ملکی اور مذہبی ہے کہ وقفہ درمیان وفات ایک کے اور گدی نشینی دوسرے کے جائز نہین اور چتا مین بھی آگ پسر متبنے دے اگر کوئی اصلی اولاد نہو تو یہ ضرور ہوا کہ کسیکو جانشین اوسکا قرار دیا جاے اور سب نے موہن سنگہ کو جو پسر راجہ خارج شدہ نرور تھا پسند کیا چونکہ یہ پسند بخلاف قاعدہ مقررہ گدی نشینی کے تھی اگر امید اولاد بعد وفات پدر نہوتی تو اس سے فساد باہمی پیدا ہوتا ہمیان مناسب معلوم ہوتا ہے کہ درباب وارثان بعید راجپوتانہ کے ریاست جے پور کا کچہ حال لکھا جاے کیونکہ اون صاحبونکی لاعلمی اس امر کی جنکے تعلق ملکی امور رکھے ہین باعث بدنامی طریق گورنمنٹ انگریزی ہوتی ہے اور اس امر کی نصیحت روشن کرنے کے واسطے

ہم اون عقائد دوستی اور اتفاق کا بھی بیان کرتے ہین جنکے موجب جے پور خراج گذار انگریزی ہوا *

باب چہارم

جے پور نے سب راجپوتون کے بعد دوستی انگریزی اختیار کی ۔ تساہل اور التواء عادت راجپوتونکی مثل اور ایشیا والون کے ہے ۔ موجبات اور خیالات جنکے باعث دربار جے پور نے ہماری دوستی سے انکار کیا ۔ عہدنامہ منعقد ہوا ۔ وفات جگت سنگہ ۔ نتیجہ ہماری مداخلت کا بیچ فریب نسبت گدی نشینی کے ۔ قاعدہ وراثت پسر کلان ۔ دقت جو بوجہ ناواقفیت رسوم راجپوت سے عائد ہوتی ہے ۔ انفساخ قاعدہ گدی نشینی درصورت موہن سنگہ کے گدی نشین ہونے کے ۔ وجہ خلاف ورزی قاعدہ گدی نشینی ۔ طریق حکام انگریزی ۔ استحقاق موہن سنگہ کی نسبت تکرار کرنا اصلی وارث بعیدہ کا ۔ حیرانی اور اشتباہ ناظر اور اوسکے ہمراہیونکا ۔ اندیشہ فساد کا انسداد ہونا ساتھ دریافت کرنے حمل بیگمان ۔ ایک رانی جگت سنگہ کے پیدایش فرزند بعد وفات پدر *

جملہ ریاست ہاے راجپوتانہ سے جے پور نے پیچھے حمایت اور تحفظ گورنمنٹ انگریزی جو وہ سب ریاستونکو دیتی تھی قبول کیا اور اخیر لحظہ تک اوسنے اوس انتظام کو منظور نہین کیا تھا جسکے سبب واسطہ ہمیشہ کے دشمنان انتظام بدر ہوتے تھے ہماری نصائح اور خواہش اوسوقت تک نامنظور ہوتین جبتک حکومتہاے اعلے ہندوستان کی ایک بعد دوسرے کے ہمارے قدمون پر گرین پنڈارا تباہ کیے گئے پیشوا اپنا سے جلاء وطن ہوکر گنگا پر بھیجا گیا بہونسلا مطیع ہوے سیندہیا اندیشہ سے متحیر تھا اور ہولکر جسکو بہت علاقجات ملے تھے اور علاوہ اونکے وہ ایک خراج معمولی جیپور سے پاتا تھا اوسکی قوت کو صدمہ عظیم میدان مہدپور مین پہونچا

تساہل اور التواء عادت مرغوب جملہ ایشیا والونکی ہے اور راجپوت گو قسمت کے قائل ہین مگر اکثر ہونہار یعنے شدنی امر کو ترک کرکے اپنی رہائی کی تدبیر کیا کرتے ہین امیر خان افسر فوج ہولکر جسکو جایداد تنخواہ فوج مین اراضی اور مالگذاری جیپور کی دی گئی تھی صرف دشمن یعنے خلاف باہمی انتظام کا تھا جو اندیشہا سے جیپور پر اثر کرتا اور اوسکو راضی ہماری دوستی مین پناہ گیر ہونیکو کرتا اور خود بھی دوست بننا چاہتا تھا اور اونمین شامل ہونے کو جو انگریزی دوستی دوامی کا نتیجہ حاصل کرتے تھے اور اسوقت مین خان مذکور مقام مادہوراج پور کو جہان سے گولہ کی آواز جے پور تک آتی تھی محاصرہ کرکے شکست دینے کو تھا کہ ہمنے بمجبوری یہ چاہا کہ فیصلہ راج کچھواہہ کا جلدی کرنا چاہیے اور جس وجہ سے وہ

پس پاس اس امر مین تھا وہ بیان ذیل سے واضح ہوگا +

اکثر خیالات متفق ہوکر سد راہ اوس خواہش دلی کے ہوسے جو ہمکو امید تھی کہ ہمارا پیغام تحفظ حاصل کرتا دربار جے پور کو یاد اوس احسان کی گو بعدم شکرگزاری ؔ مین تھی جو ہمنے اونکے ساتھ ۱۸۰۳ع مین کیے تھے اور وہ امر بھی تازہ اونکی یاد مین تھا جو حسب ضرورت مقتضی ہونے تو ہم بسہل الوجہ اوس سے جدا ہوگئے تھے اور ارادہ یہ کیا تھا کہ انفساخ عہد کا الزام نسبت اپنے دوست کے لگایا جاے گو یہ امر صحیح متصور کسی غیر نے نہین کیا ہم ایک ایسے شخص کا قول کہتے ہین نسبت اوس چھٹی ولیسرا ے ہند کے جو اجنٹ جے پور نے نسبت ترک دوستی دی تھی جو اوس وقت ہنگامہ خیز مین شریک امور ملکی تھا یعنے نسبت صحت اور انصاف موجبات مصرحہ کے دربار نے حجت اجابت کرنے کے ساتھ پیش کی کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اس تدبیر سے وہ خطرہ مین گرینگے جنکہ اونکو لحاظ اوس ادب اور توقیر کا بھی پیش نظر نرہا جو قوم انگریزی کا واجب اور لازم تھا اور وکیل جے پور نے جو لیک صاحب کے خیمہ مین گیا تھا باواز اور دلیرانہ بیان کیا کہ جبسے گورنمنٹ انگریزی ہندوستان مین قائم ہوئی ہے یہ اول مرتبہ ہے جسمین یہ دریافت ہوا کہ وہ اپنی ایمانداری اپنے فائدہ اور آرام کے موافق کرلیتے ہین یہ کلمہ بوجہ راستی اور صداقت کے نہایت سخت اور ناگوار تھا (دیکھو مالکوم صاحب کی تواریخ امور ملکی وانتظامی ہندوستان صفحہ ۲۳۴) +

تدابیر وسیع اور دور اندیشی مارکوئس ولسلی صاحب کی جنکا منشا یہ تھا کہ ان حکومتون کے ساتھ اتفاق بخلاف قوت قزاقان کرنا مناسب ہے تدابیر کوتہ اندیشی اور حسب موقع لارڈ کارنوالس صاحب سے جنکا منشا یہ تھا کہ ہماری حکومت کی وسعت سے سواے ضعف حکومت اور کچھ پیدا نہین ہے مستردہوتی تھین کسقدر خرابیون سے یہ سب ریاست محفوظ رہتین اگر وہ عہود جو لیک صاحب سلیم الراے اور نیک تدبیر نے جنکا نام ہندوستان مین کوئی انگریز یا ہندوستانی سواے ادب کے نہین لیتا منعقد کیے تھے قائم رہتے اس پندرہ سال مین جو دو عہدونکے درمیان گذرا ہے اسقدر خرابیان پیدا ہوئی ہین کہ سابق پچاس سال مین نہوئی ہونگی اور نہ اونکی اصلاح پچاس سال مین ہوسکتی ہے +

ایک امر جسنے زیادہ تر بے اعتباری ہماری پیدا کی ہمارا چھین لینا وزیر علی کا پناہ سے جے پور سے تھا جسکے باعث ایک داغ بدنامی کچھواہہ کے نام کو لگا ہمنے سابق جلد اول مین بیان کیا ہے کہ سرن یعنی پناہ گیری کے عقائد کیا ہین اور جب کوئی مجرم یا بدنصیب پناہ لیتا ہے تو وہ فعل مذہبی نزدیک راجپوتونکے تصور کیا جاتا ہے

اس فائدہ کا انفساخ ہمنے جبراً جے پورسے کرایا گو وہ اوس زمانہ مین ہمارا مطیع نتھا یہ کوئی عذر بجا نہین ہو سکتا کہ پناہ گیر یعنے وزیر علی قابل اور مجرم علت قتل تھا ہم کچھ استحقاق اوسکے طلب کرنیکا نہین رکھتے تھے[1] +

اور بھی عذرات نسبت عہدنامہ پیش شدہ کے تھے جو کم سنگین نتھے یعنے دربار جیپور کی براستی خیال کیا کہ پنجم حصہ آمدنی خام راج یعنے آٹھ لاکھ روپیہ حفاظت کے واسطے بہت تھا مگر جب ہمنے ایک اور شرط یہ لکھی کہ ایک ثلث اور آمدنی کا جو چالیس لاکھ سے زائد ہوگی لیا جاوے گا[2] تو اونھون نے دیکھا کہ انگریز بجاے فیاض ہونے کے ایک کمینہ تابع حفاظت و کمک سپاہ کے ہین اور اونکی طمع مرہٹہ سے بھی زائد ہے +

قطع نظر ان عذرات ریاست کے اکثر وجوہ ذاتی لوگون کی بھی جنکے سبب وہ خلاف عہدنامہ پیش کردہ انگریزان کے تھے مثلاً اہلکاران کو اندیشہ تھا کہ اطاعت صاحب رزیڈنٹ مضر اونکی حکومت اور اختیار کے ہوگی اور رئیسون نے جو بباعث اپنے رتبہ اور رسم قدیم کے دربار مین بطور مصاحب اور صلاح کار رہا کرتے تھے یہ دیکھا کہ اونکو وہ اراضی راج جو اونکے پاس فریب یا مراعات یا زبردستی سے تھی وہ اوسکو دیدینی ہوگی ایسی ایسی وجوہ بھی جو سد راہ اتفاق فیما بین امیر اور گورنمنٹ انگریزی ہند کے تھے اور اونھون نے لارڈ ہیسٹنگ کی تدبیر کے یکسان جاری ہونے کو روکا ہوتا مگر فوراً واقعات اونپر واقع ہوے یعنے آنا امیر خان کا اور مرہٹہ کے نارنجی جھنڈہ کا گرجانا اور انگریزی جھنڈہ کا مقام اجمیر مین قائم ہونا جس سے آخرکار اونکی رضامندی نسبت عہدنامہ کو تبادل ورخلاف خوشی خاطر بتاریخ ۲ ماہ اپریل ۱۸۱۸ع

---

[1] کوئی کیفیت اس سے بہتر درباب رائے ہندوستانیان نسبت اس امر کے نہین ہوسکتی جو وکیل ہولکر نے ساتھ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل ہند کے جو ہمراہ لارڈ لیک صاحب کے بیان کی تھی وکیل ہولکر نے درخواست بگستاخی کی کہ خراج جے پور و بوندی اوسکو عنایت ہو اسپر ایک نے یعنی وکیل جے پور نے عرض کی کہ اوسکو شبہہ اور شک نہین ہے کہ اونکو اجازت حاصل کرنے نتیجہ دوستی انگریزی کی پہنچیگی کیونکہ اونھون نے اپنی بیحرمتی گوارا کرکے انگریزون کی خوشی مقدم رکھی ہے یعنے وزیر علی کو جو پناہ گیر اونکے یہان ہوا تھا واسطے سزا پانے کے سپرد کردیا صاحب ایجنٹ نے جو اوسوقت مین کرنیل تھے اور اب سر جان مالکوم ہین وکیل مذکور کو سخت سست کہا کہ کیا گستاخانہ سخن نسبت طریق اور چلن دولت گورنمنٹ انگریزی کے وہ کہتا تھا اور اونھون نے ایسے مجرم کو دیا جسکی پناہ دینے مین بدنامی تھی گو مورخ تواریخ امور ملکی و انتظامی نے یعنی مالکوم صاحب نے یہ کہا ہو مگر اوسکے حوالہ کردینے مین بڑی بدنامی تھی (دیکھو مالکوم صاحب کی تواریخ امور ملکی و انتظامی ہند صفحہ ۲۳۲) +

[2] دیکھو شرط ششم عہدنامہ تتمہ نمبر ۵ +

[illegible] نامہ جس شرائط کا منعقد ہوا جسکی روسے راجگان کمبوا ہہ دولت اور خراج گذار دوامی گورنمنٹ برٹن [illegible] ہوئے ❖

[illegible] مذکور جگت سنگہ نے وفات پائی اور بقدر مد اپسند کینے جانشین ریاست کے اہلکاران کو [illegible] اوس اختیار کو جو اونکو سابق حاصل تہا یعنے کل حکومت روبرو اپنے ملک اور امتحان کے [illegible] بہی اونکو حاصل تہا کام مین نہین لاسکتے ہمارا فعل ثالثی کرنے کا مقدمات تنازعات [illegible] اور دستکے جاگیرداران سے دربارہ قطعات اراضی مخصوصہ راج آسان تہا اور کیہ اونکو ناگوار بہی نہتا [illegible] جب نہی مداخلت ساتہ ذیب کے دربارہ گدی نشینی کے کی تو ہماری ناواقفیت ساتہ قواعد مقررہ اور رواج ملک نے [illegible] مداخلت کو ناگوار کیا اور رئیسان جےپور کو نہایت رنج اس دوستی کا ہوا جو اونکے راجہ نے مصلحت چند روزہ کے باعث منظور کی تہی ❖

یہ امر آئندہ پیغام دوستی مین فائدہ بخش ہوسکتا ہے اگر ہم یہان وہ طریق اور مراسم بیان کرین جو دربارہ گدی نشینی کے ریاست ہاے راجپوتانہ مین جاری ہین ہر ایک راج ریاست راجپوت مین استحقاق فرزند اکبر کا غالب ہے اور جو بعض بعض موقع پر اس قاعدہ سے قطع نظر کی گئی ہے تو وہ صرف مستثنے تصور کرنی چاہیئین جو احکام غیر قطعی منہ سے کے اس باب مین اور اکثر امور مین ہین اونسے رجوع راجپوتان زمانہ حال نہین کرتے صرف رسم اور تمثیل حق گدی نشینی قائم کرتا ہے خواہ گدی ریاست کی ہو یا جاگیر کی اوسمین استحقاق فرزند اکبر کا ہوتا ہے اور اوسکو راج کمار اور پت کمار اور کمارجی کہتے ہین اور باقی بہائیون کے نام کے ساتہ لفظ کمار کا لگایا جاتا ہے مثلاً کمار دیوان سنگہ درحقیقت بزرگی کا تمیز ہر قسم کے آدمیون مین ہوتا ہے خواہ وہ خاندان راج سے ہون یا خاندان رئیس سے سب کے یہان پت کمار اور پت رانی ہوتی ہین استحقاق پت رانی کے بہت ہین صغرسنی راجہ مین وہ محافظ اوسکے بعوض رسوم اور دنیا کے ہوتی ہے اور میواڑ مین (جو ریاست قدیم ہندوستان کی ہے) پت رانی بہی گدی پر ساتہ رانا کے بیٹہتی ہے بزرگی شادی کی خطاب پت رانی کا دیتی ہے مگر جب وارث ریاست پیدا ہوتا ہے تو اوسکی والدہ کو ماجی[2] کہتے ہین اور

[1] دیکہو شرط ہشتم عہدنامہ ❖

[2] میواڑ مین صرف ماجی کہلاتی ہے اور جےپور مین بباعث اونکے طریق وردزبان دہلی کے اختیار کرنے کے اونکو اکثر لفظ فارسی صاحبہ ایزاد کرکے نامزد کرتے ہین ❖

کاروبار محافظت کے اوسکی مدد بعض بعض خاندان کرتے ہین اور اونکا یہ کام ہمراہ دیگر اہلکاران خانگی کے موروثی قرار دیا جاتا ہے ✣

جب کوئی راجہ لاوارث فوت کرے اور رشتہ داران قریبہ بھی اوسکے مثل برادران یا برادر زادگان نہون تو ہر ایک راج راجواڑا مین خاص خاص خاندان مقرر ہین جنکو استحقاق بعیدہ وراثت حاصل ہے اور بنظر محدود کرنے گروہ دعویداران کے قواعد خاص ہر ایک ریاست مین مقرر ہین جنکی رو سے حصر اس استحقاق کا اوپر اولاد خاص خاندان کے ہر ایک ریاست مین کیا گیا ہے اسطرح پر کہ ملک میواڑ مین بزرگ خاندان راناوت جنکو بابا یعنے بچہ کہتے ہین استحقاق پوشیدہ وارث بعیدہ کے رکھتے ہین اور مارواڑ مین سر خود خاندان ایدر یعنے خاندان جودا اور بوندی مین خاندان دوگری اور کوٹہ مین آپجی پولیتھو کے اور بیکانیر مین خاندان مہاجن اور جے پور مین فریع راجاوت (مطابق قاعدہ کبرسنی کے) جو خاندان راجہ مان سے ہین یہ استحقاق رکھتے ہین اور اس خاندان مین بھی فرق درمیان اونکے جو قبل راجہ مادہوسنگہ کے تھے اور اونکے جو بعد مادہوسنگہ کے ہوے ہین ہے جو قبل کے ہین وہ صرف راجاوت کہلاتے ہین اور بعض وقت اونکو مانسنگوت بھی کہتے ہین اور جو بعد ہوے ہین وہ مادہنی کہلاتے ہین راجاوت کے بہت برادر یعنے بھیوادی ہین اور منجملہ اونکے خاندان جہلائی رئیس ہے اور اونمین سے اگر کوئی نقص روحانی اور جسمانی نہو تو استحقاق وارث گدی جے پور دینے کا رکھتے ہین اور یہ استحقاق اونکا قدیم اور ثابت اور قائم ہے ✣

ہمنے اسکی تفصیل اسواسطے کی کہ گو خواہش صریح گورنمنٹ کی یہ ہے کہ اس معاملہ کی بیش بینی نہو مگر جو اول ہم اس اختیار کو بحیثیت حاکم اعلے کام مین لائے تو اوسکی کارروائی ایسی ہوئی جس سے انفساخ اور خلاف ورزی قواعد مقررہ کی بخلاف منشا شرط ہشتم عہدنامہ ظہور مین آئی منشا اوس شرط کا یہ ہے کہ مہاراجہ اور اوسکے ورثا اور جانشین کل حاکم اپنے ملک اور ریاستحتانی کے موجب قاعدۂ قدیم کے رہین گے علے ہذا اور جو یہ اول قدم ہی ہمارا غلط ہوا جس سے مداخلت خلاف قیاس ظہور مین آئی تو جو ہوشیاری منجانب جے پور ظہور مین آئی جس سے اونکو تامل بیچ شامل کرنے اپنے نصیب کے ساتھ ہماری حشمت کے پیدا ہوا وہ صحیح اور لازم تھی ✣

دونون شرائط ششم اور ہفتم مین تخم نا اتفاقی کے موجود ہین جب وقت وہی یا بے ایمانی محفوظین یا طمع محافظین کی حرکت مین آوے امر اول الذکر تو ابھی ظہور مین آگیا اور حاکمان جے پور مجبوری صاحب ریزیڈنٹ کل حال اور انتظام اپنے ملک اور آمدنی ملک کا وانکشاف اس غرض سے کرتے ہین کہ یہ امر ثابت ہو کہ آمدنی

ملک کی چالیس لاکھ روپیہ سے زائد نہین ہے کیونکہ اس رقم زائد مین سے (سواے حصہ پنجم مشروط) ہمارا حصہ تین آنہ کا ہو سکتا ہے +

اسطرح جب ہم آپ کو انصافاً لائق مداخلت کرنے وو فروع عظیمہ انتظام ملک مین تصور کرتے ہین یعنی گدی نشینی او رمال مین تو کس طرح یہ ممکن ہے کہ ہم شریک حرکات اہلکاران سرکاری اور شریک خیالات او رفریب در بار ہوون جنکی نسبت باقیماندہ رجواڑہ یہ کلمہ بدنامی زبان پر لاتا ہے یعنے جھوٹھا دربار اور جب تک ایک صاحب رزیڈنٹ جے پور مین موجود ہے کچھ ہی اوسکے ارادے ہون مگر یہ ممکن نہین کہ وہ علیحدہ طوفان فریب سے رہے نہایت نیک ارادہ اور نہایت بلیغ لیاقت مشکل خلاف اس بدی مرسومہ کے کام کر سکتی ہے اور کسی نہ کسی فریق کے ساتھ یا دراصل کل کے ساتھ نیکنامی گورنمنٹ کی شریک ہوگی +

یہ بیان پھر اوسی مطلب پر آگیا جہان سے وہ شروع ہوا تھا یعنے گدی نشین کرنا ایک لڑکے کا اوپر گدی جے پور کے تو اب ہم اس فعل کی کارروائی کا بیان ساتھ ترجمہ بجنسہٖ لفظی ایک کاغذ مصدقہ کے کرینگے جسکے ہر لفظ اور حرف کی تصدیق ہوگئی ہے چونکہ اوس سے عجیب حال اس رسم کا ظاہر ہوتا ہے

لہ میواڑ بھی جب حالت بھیوڑی مین تھا تو اوسکے ساتھ بھی یہی معاوضہ بروے کار آیا تھا یعنے اوسکو بھی ایسا ہی انعام ملا تھا مصنف کتاب ہذا نے کوشش بفائدہ اس امر مین کی تھی کہ مطالبہ محدود کیا جاے مگر اوسکو اب نہایت خوشی ہوئی جب اوسنے سنا کہ مہنا مجات میواڑ اور امبر مین نسبت خراج کے ترمیم عظیم ہونے والی ہے اوسکی راے نسبت تخفیف ممکن نہین ہے ہمارا رضامندی راجپوتانہ کی خرچ زائد چند لاکھ روپیہ سے دفع نہین ہو سکتی جب ہمارے تعلق سے کام تھا تو ہمنے بلا اندیشہ اپنی راے اس بارہ مین دی تھی اور اب بھی ہم اوسکو مخفی نہین کرتے کیونکہ اب ہمکو کوئی امید یا اندیشہ باقی نہین رہا صرف یہ غرض ہماری ہے کہ حکومت سرکار انگریزی کی اون ملکون مین ہمیشہ رہے اور خوشی اور آزادی اون لوگون کی دوبارہ پیدا ہو جنہون نے ہماری حمایت قبول کی ہے وہ شخص اپنے ملک کا دشمن ثابت ہوگا جو حالات راجپوتون سے ناواقف ہو کر زوال اونکی آزادی او رمداخلت کرنے او پر آزادی اون لوگون کے ظاہر کرے حالات سی سالہ جنگ وجدل اورنگ زیب اور راٹھور کا ملاحظہ کرو اونکے غلام اور بدعت کرنے والے کا خاندان اب کہان ہے نقشہ کا ملاحظہ کرو ایک صحراے وسیع اونکے ملک کی پشت پر ہے اور اراولی کوہ سامنے ہے پس کون دشمن اونکو دق یا تنگ کر سکتا ہے راجپوت سے لڑنے والے کو کیسے مختلف حال مین تصور کرنا چاہیے بہ نسبت اوسکے حقیر مرہٹون سے یا فوج تنخواہدار دغاباز نوابون سے لڑے جنکو ہم بہت آسان شکار تصور کرتے ہین پس فوج ہندوستانی کی پرورش کرو اور راجپوتونکو راضی رکھو تو دشمن پر خندہ مارو +

اور وجہ لطور تمثیل کے ہے لہذا ہم اوسکا کل ترجمہ تتمہ مین لکھین گے اور اس مقام پر اوسکی تفصیل سے درگذر کرکے صرف اوسقدر بیان کرینگے جو ضروری واسطے انکشاف فریب کے جسکے باعث انفساخ قواعد مقررہ گدی نشینی کا ہوا ہے درست ہے +

یہ لڑکا جسکا نام موہن سنگہ تھا اور جو گدی جے پور پر بوقت صبح بعد وفات جگت سنگہ کے بٹھایا گیا تھا پسر منوہر سنگہ راجہ خارج شدہ نرور کا تھا جسکو سیندہیہ نے اوسکی گدی اور ملک سے خارج کردیا تھا ہمنے سابق بیان کیا ہے کہ خاندان جے پور خاندان نرور سے پیدا ہوا ہے جسکو عرصہ آٹھہ سو سال کا گذرا مگر جب اوس ریاست مین کوئی وارث صلبی نرہا تو اونھون نے درخواست خاندان جے پور سے کی اور پرتھی راج اول کے فرزند کو متبنے کیا اوس سے یہ لڑکا جواب جے پور مین آیا ہے جو وہ پشت بعد کا ہے یہ کارروائی خلاف رسم مستمرہ تھی کیونکہ رسم یہ ہے کہ جیسا سابق بیان ہوا ہے کہ اگر کوئی وارث گدی جے پور کا باقی نرہے تو وارث بعیدہ خاندان راجہ مان سے یا اوسکی فرع مادہنی سے جنکو عموماً راجاوت کہتے ہین اور منجملہ جنکے اول دعویدار رئیس جہلنی ہے اور اگر کوئی نقص اوسمین ہو تو کاما سے یا اور خاندانون سے جو بچہ جے پور کہلاتے ہین لیا جاے +

وجوہ انحراف قواعد مقررہ سے حسب ذیل ہین ہنگام وفات جگت سنگہ کے باگ حکومت کی بیچ ہاتھہ خواجہ سراے محلات کے جسکا نام موہن[1] ناظر تھا اور جسکو مدت سے اختیار حاصل تھا تھی یہ شخص نہایت ذکی اور بہت نیکنام بیچ نیک انجام دہی امور ریاست کے تھا اگرچہ طریق فریب اور قوت[2] جس سے اوسنے اس کام کو انجام دینا چاہا اوس سے خود غرضی زیادہ تر بہ نسبت نمک حلالی کے ظاہر ہوتی تھی یہ لڑکا صرف نو سال کی عمر کا تھا پس صغر سنی جو مدت تک اسکے رہنے اور کل اختیار حکومت سے وجہ اس حرکت کے کرنے ناظر کی پیدا ہے اوسکا اصل شریک منجملہ جاگیرداران کلان راج کے میگھہ سنگہ ڈگی والا تھا جسنے فریب اور قوت سے اپنی موروثی جاگیر کو ساتہ دست اندازی اوپر علاقہ خالصہ کے دو چند کرلیا تھا اور اوسکے محفوظ رکھنے کی نیت سے وہ تائید تدابیر ناظر ساتہ اپنے کل فرقہ کے یعنے خانگروت کے جو نہایت طاقت دار بارہ خاندانہاے[3] کلان

[1] ناظر ایک نام عہدہ مسلمانی ہے یعنی محافظ اور نگران محلات جیسا اور بوندی صرف وراج راجپوتونکو تھے جنہون نے یہ مسلمانی طریق اختیار کیا تہا اور اسنے محلات مین ایسے شخصون کو مقرر کیا تہا جن سے محلات کی بدنامی محمول تھی +

[2] دیکھو خلاصہ کارروائی تتمہ نمبر ۵ +

[3] خانگروت خاندان مین بائیس جاگیر تہین جن سکی جمع چار لاکہ دو ہزار آٹہ سو چہ روپیہ سالیانہ تہا اور اونکی فوج جو سرکار کی خدمت مین

امیر سے سمجھے کرتا تھا اور ذاتی ملازم راج مثل پروہت اور دوہا بہاسے کے اور جملہ اہلکاران خرد خانگی ناظر
کا کام اپنا کام تصور کرتے تھے اور صغر سنی راجہ اور مہربانی ناظر اونکے عہد حیات کی ضامن تھی ورنہ اونکا نقصان
متخیل تھا اگر کوئی راجہ ایسا تجویز کیا جاتا جو خود ہوشیار ہوتا اور اوسکے متوسل اونکے عہدجات کے امیدوار ہوتے ٭
ملاحظہ کارروائی سے جو تتمہ مین درج ہے ظاہر ہوگا کہ اس بارہ مین کچہ مشورہ یا صلحت ساتہ جاگیرداران
یا رانیون کے نہین ہوئی تھی بلکہ بخلاف اوسکے ناظر نے اپنی ذمہ داری سے پانچ روز وفات مالک کے
موہن صغر سن کو سورج رتہ پر سوار کرکے واسطے کریا کرم اور آتش دینے چتا کے لیگیا رسومات متواجب ادا
ہوچکین تو فوراً اوسکو مبارکباد سب حاضرین نے دی کہ وہ راجہ ہوا ! ہوا اور نام اوسکا مان سنگہ ثانی
رکھا گیا روزنامچہ مین اسطرح مندرج ہے کہ جو کارروائی بعد ازین تا انکشاف راز بروے کار آئی اوس سے ہویدا
ہوتا ہے کہ مقصد اس فعل کا یہ ناظر کی خواہش یہ تھی کہ بذریعہ وکیلان رئیسان حاضرباش دربار منظوری وتخطی
رئیسون کی حاصل کیجاوے واضح ہوگا کہ جو جوابات اور تحریرات حاصل ہوئین وہ ایسی ہوشیاری اور خاطرداری
سے تحریر ہوئی تھین کہ کچہ وعدہ راقم التحریر کی طرف سے ثابت نہین ہوتا تھا اور اسطرح اونکو موقع خوب غور اور
خوض کرنے کا اس امر مین باقی رہا لہذا قطعی سرانجام اور اختتام اس امر کا ملتوی رہا اور ہر ایک شخص حاکم اعلے
کیطرف چشم وا تھا مگر ناظر نے جبلی مین خواہش یہ تھی کہ یہ امر بطے ہو حکام انگریزی مقیم دہلی سے درخواست کی کہ
وہ اپنے معتبر منشی کو فوراً روانہ جے پور کرین یہ منشی مقام دہلی سے ہہ روز بعد وفات جگت سنگہ کے جیپور مین
وارد ہوا اوسکو سب نصائح اور ہدایات تصمیم کی گئین تھین یعنے وہ جاکر یہ دریافت کرے کہ کسوجہ سے راجہ نزد کا
فرزند مسند نشین ہوا اور حال اوسکے خاندان کا اور نسل نامہ کا اور استحقاق گدی نشینی کا اور یہ کہ کسکی صلاح سے
یہ متبنے کیا گیا بتاریخ ۱۱ ماہ جنوری یہ درخواست پھر کی گئی اور یہ بھی دریافت کیا گیا کہ یہ امر منظوری رانی یا
اور رئیسان ہوا ہے یا نہین اور اگر ہوا ہے تو اونکی دستخطی منظوری بھیجی جاوے اس صلاح سے بہتر اور مناسب
کوئی اور صلاح یا کارروائی نہتی ٭
جوابات ناظر اور منشی معتبر کے اس قسم کے بجواب اس استفسار کے آئے کہ بتاریخ ۲ ماہ فروری چٹھی مبارکبادی
منجانب صاحب اجنٹ مع چٹھی حاکم اعلے ہند وصول ہوئی اور دربار مین بجلسہ عام سنائی گئی نوبت بلند آواز

حاضر رہتی تھی چہ سو تینتالیس سوار تھے میگہہ سنگہ اپنے فساد انگریزی اور بدل سے گوشتم یا ہفتم درجہ پر اپنے خاندان کہانگروت کے رشتہ مین تہا سبب کے
اوپر دور ہوگیا تہا اور اپنے کل خاندان کی نسبت دربار مین گفتگو کرتا تہا اور کارکن تہا ٭

ہوئی اور راجہ سنگہ صغر سن کو پرتاپ محل مین لیجاکر گدی نشین کیا جب اسطرح منظوری گورنمنٹ انگریزی کی آشکارا ہوئی
تو وکیلان رئیسان نے جو حاضر باش دربار راجہ تھے بجواب سوال ناظر درباب آراے رئیسان یہ کہا کہ اگر وہ
اونکو طلب کرین تو وہ سب حاضر ہونگے اور اطاعت احکام پر آمادہ ہین مگر اونکی منظوری منظوری پر رانی
ہے یعنی ہمشیرہ راجہ جودہپور کی جسکی راے سواے اسکے اور کچہ نتہی لہذا ناظر اور اوسکے شرکا سے منافقت بر سرے
رہے شروع ماہ مارچ مین عام نارضامندی زیادہ تر مشہور ہوئی اور راجاوت رئیس جہابئی نے ارادہ کیا کہ
بذریعہ اسلحہ اپنے استحقاق وراثت بعیدہ کی تائید کرے اس ارادہ مین اوسکے شریک رئیسان نزور اور
ایسرا جو رئیسان خورد مگر ذی قوت رئیس اسی خاندان کے تھے +
ایک اور گروہ کا یہ ارادہ معلوم ہوا کہ وہ استحقاق اوس فرزند پرتھی سنگہ کا جو بعد وفات اوسکے پیدا ہوا تھا
اور جسکا بیان ابھی ہو چکا ہے کہ جلا وطن ہوکر بمقام گوالیار بمراعات سیندہیہ بسر اوقات کرتا ہے پیش
کیا جاسے اور اگر شہرت اوسکی کم عقلی اور بدعادات کی نہوتی تو کوئی امر سد راہ فرع اعلے خاندان
مادہو سنگہ کے اپنی عزت تاف شدہ کے دوبارہ حاصل کرنے مین نہوتا +
جب حاکم اعلے کو تو مغالطہ اسطرح دیا گیا اور رئیس ملک متزلزل مختلف اراے مین تھے رانی مضبوط رہی
اور راجاوت سلح بندی کرتے تھے اور ناظر نے اس ششن وپنج مین یہ ایک تدبیر اخیر درجہ پر پیدا کی کہ راجہ مان
جودہپور والہ کو مالک قرار دے اس سے اوسکو یہ امید ہوئی تھی کہ جب اسطرح اوسکی خود پسندی کو شئے
ملے گی تو وہ اپنی ہمشیرہ پر غالب آکر تفہیم کرے گا کہ یہ امر جواب ہو چکا اور علاج اسکا دشوار ہے پس
اسکو منظور کرے اور یہ بھی ناظر نے مشہور کیا تھا کہ یہ امر بموجب مرضی راجہ مرحوم کے عمل مین آیا ہے مگر
راجہ مان کا جواب خوب آیا یعنے کچہ ضرورت اوسکے اور اوسکی ہمشیرہ کے دستخط کی واسطے اظہار حقیت
سند جے پور کے نہین ہے کیونکہ یہ امر متعلق بارہ رئیسان کلان خاندان کچھواہا کے ہے اگر وہ منظور
کر کے دستخط کر دینگے تو رانی یعنے ہماری ہمشیرہ اور مین بھی اگر ضرورت ہوگی دستخط کر دونگا +
ناظر اور اوسکے رفقا کو اونکو مدد و مداخلت منشی کی تھی مگر اب نا امید ہوے مگر اسی نا امیدی مین اوسنے
چاہا کہ شادی اسنے آوردہ راجہ کی ساتہ پوتی رانا میواڑ کے کیجاسے یہ تدبیر خوب بن پڑی اور رانا نے بھی
اوسکو منظور کیا مگر ایک ذی اختیار رئیس اوسکے دربار مین تھا جسنے اس تدبیر کو رد کر دیا گو رانا کے وکیل
ذی اختیار مقیم دہلی نے اوسکی سفارش اور تائید کی تھی اور یہ بجواب کہا گیا کہ رانا کی شادی ساتھہ ہمشیرہ

راجہ جے پور کے جبکی رسوم ابتدائی قریب بارہ سال گذرے طے ہو چکین ہین کیجاے بہت روپیہ موعود ہوا تھا اور راناکا شوق نمایش اور فضول خرچی ہر ایک اور عہدہ پر غالب آکر اوسکو دار الریاستہ جے پور مین لاتا اور اس رئیس جملہ خاندان ہندوستان کے استقبال کرنے کے واسطے جملہ روسا امرا اپنے اپنے علاقجات چھوڑکر آتے جس سے تعبیر یہ ہوتی کہ جس استحقاق کو ناظر نے تجویز کیا تھا وہ بدل منظور اونکو ہے اور اگر شادی ہو جاتی تو بالکل طے ہو جاتا مگر اس ارادہ اقراری سے بھی ناامید ہو کر جو گرہ ناظر نے بلا تامل اور استقلال کیساتہ ایسی دی تھی کہ اوسکا کہولنا اوسکو بھی مشکل ہو گیا تھا اس خوشخبری سے کٹ گئی بہٹیانی رانی حمل سے ہے +

یہ بروقت درمیان مین آنا ماتا جانوی کا قدرتی کہنا چاہیے اور اگرچہ انجام اس امر کا ایسے عام اشتہار کے ساتہ ہوا تھا کہ زبان طعنہ بند ہو مگر کلمات زبان[1] پر آتے یہ ایک امر استعجاب کا معلوم ہوا کہ ایسا امر جس سے خوشی کل دہوندہار مین ہوتی تین مہینے تک بعد وفات راجہ مخفی[2] رکہا گیا پوشیدہ باتین انہاے راجگان جے پور کی عوام مین بہت مشہور ہین اور خصوصاً اودے پور مین تو ہر ایک شخص اسکا مذکور کرتا ہے اختلاف طبائع خانگی اور اختلاف بیان کنندگان نجیر اور غرض ہاے مختلف اور امور متنازعہ گوناگون ان چہوٹے جانورنکے سینہ یا [illegible] ن نہین کہ پوشیدہ یا مخفی ہین نہ یہ کہ ایسا ایک امر عظیم سے یعنی حمل رانی راجہ لاولد مخفی رہے اور اس سے بھی زیادہ تر استعجاب ہوتا ہے کہ یہ امر ناظر کو بھی جسکا کام محلات کی نگرانی کا ہے تین مہینے بعد وفات جگت سنگہ کے ظاہر کیا جاے اگر وہ یہ خوش خبری اپنے مالک سے کہتا جسکا وہ بہت عزیز تھا تو اوسکا رسوخ زیادہ ہوتا +

ہنگام نواخت تین گھنٹہ کے بتاریخ یکم ماہ اپریل سولہ رانیان یعنی بیوگان راجہ مرحوم اور رانی ہاے جاگیرداران کلان جمع ہوئین کہ تحقیقات حمل کی عمل مین آوے اور رئیسان کلان زنانی ڈیوڑھی پر جمع ہو کر منتظر خوش خبری کے رہے آخرکار یہ بیان ہوا کہ بہٹیانی رانی فی الحقیقت حمل سے ہے اسمین کچہ شبہہ نہین ہے اسکے بعد گیارہ بجے تک ان سب کا مشورہ ہوا بعدازان اونہون نے ایک تحریر بھیجی کہ

---

[1] یہ شہرت اس موقع پر اسی قسم کی تہی جیسے بروقت تولد پسر وچہوڑی بیوی کے ہوئی تہی کہتے ہین کہ اوسکے صرف گواہ معمولی واسطے خاموش کرنے زبان خشک کے نہو بلکہ بتکرار یہ بیان ہوا تہا کہ مارشنز او رمارشلس فرانس کے کمرہ مین موجود تہے جب فرزند پیدا ہوا تہا +

[2] راجہ جگت سنگہ نے بتاریخ ۲۱ ماہ دسمبر ۱۸۱۸ع وفات پائی اور یہ شہرت کہ بہٹیانی رانی کو آٹہ ماہ کا حمل تہا بتاریخ ۲۴ ماہ مارچ ۱۸۱۹ع گوش زد ہوئی +

ہمکو یقین کلی اس امر کا ہوا اور اگر فرزند پیدا ہوگا تو ہم اوسکو اپنا مالک گردانینگے اور کسی دوسرے کی رفاقت منظور نہین کرینگے ایک نقل اس تحریر کی ناظر کو دی گئی بدین مراد کہ وہ ایک مصدقہ پاس صاحب ایجنٹ انگریزی مقیم دہلی روانہ کرے اِن قرارداد سے جس سے گزر تھا ناظر بالکل حسب خواہش راٹھور رانی کے خارج رکھا گیا ناظر نے کوشش اس امر مین کی کہ ایک تحریر رئیسونکی اس مضمون کی حاصل کرے کہ فرزند سرورکا متبنے کرنا موافق خواہش راجہ مرحوم اوسنکے مالک کے تھا مگر کچھ سود نہوا بلکہ یہ ارادہ اوسکا جو بغرض اپنی بریت کی اس فعل ناجائز سے تھا فوراً بوجہ اوسکی غلط[۱] بیانی کے فسخ ہوا +

اس کوشش بلیغ قابل جواز کی بوجہ اختیارات جو رانی ماجی صاحبہ کو مجمع رئیسان کلان کو حاصل تھی زبان خلق بند کی گئی اور اگر یہ معاملہ دگرگون ہوتا تو ایک اور رانی بھی ایسے خوش[۲] کن حالات مین بیان ہوئی مگر تاریخ ۲۵ ماہ اپریل یعنے چار مہینے اور چار روز بعد وفات راجہ جگت سنگہ کے ایک لڑکا یعنے فرزند وارث جہان کا ہوا ہر ایک کو خوشی ازحد ہوئی اوسکو مالک کچواہا تصور کرکے سب نے اوسکے مقدم کو مبارک تصور کیا اور جو لڑکا دست انداز گدی ہوا تھا وہ خارج ہو کر اپنی قدیم گمنامی مین ڈالا گیا اسطرح یہ امر طے ہوا جسنے کل رجواڑہ کو تکرار اور تنازعہ مین ڈالا تھا اور ایک وقت مین اوسکا نہایت بدانجام معلوم ہوتا تھا یہ امر ابھی اس طرح ہونے والا تھا کہ جس سے خوش نصیبی جملہ فریق کی پیدا ہوئی بلکہ حاکم محافظ کی بھی خوش نصیبی کہنی چاہیے +

اسطرح ہر ایک سلسلہ کے ساتہ گو ناتمام ہو ایک بیان ریاست جے پور کا اوسکی شروع بنیاد سے اسوقت تک بیان کرکے ہم قبل از بیان کرنے اوسکی آمدنی یا انتظام ملک کے حال پیدا ہونے اور ترقی پانے اور بیان حال شیخاوٹی گروہ کا کرتے ہین جو اپنی اوس ریاست سے جس سے پیدا ہوئے ہین درجۂ مساوات کو پہونچ گئے تھے +

---

[۱] اس کارروائی کا تحریر کرنا فائدہ مند تصور کرکے نہ اس غرض سے صرف کہ اوس سے وضاحت طریق وہم ہوتا ہے بلکہ اس مراد سے کہ وہ بطور تمثیل ہے اور اوس سے اختیارات اور مراتب مختلف روسا کو جو ایک ریاست راجپوتانہ مین شامل ہین بمقدمہ گدی نشینی ظاہر ہوتے ہین ہمنے اسکو تتمہ مین درج کیا ہے +

[۲] ہماری رائے مین اس دوسری اولاد کے پیدا ہونیکا کچھ ذکر کہین نہین لکھا گیا ہے +



شیخاوالی گروہ

باب پنجم

اصلیت گروہ شیخاوتی - اوسکا ترتیب پانا - نسل رئیسونکی بالوجی امیر والہ ہی - موکل جی - بذریعہ کرامات پیدا ہونا اوسکے فرزند کا - شیخ جی - ترقی دینی اوسکے ملک کی - راے مل - سوجا - راے مل اوسکی شجاعت - حاصل کرنا عطایات کا اکبر سے - حاصل کرنا قبضہ کھندیلا اور اودے پور - اوسکی مہمات اور سیرت - گروہرجی - پارہ پارہ ہونا قتل ہوکر - دوارکا داس - اوسکی جنگ حیرت افزا ساتھ شیر ببر کے - مقابلہ ہونا ساتھ خان جہان لودی کے - برسنگہ دیو - اوسکے فرزند کا چھین لینا اوسکی حکومت کا - بہادر سنگہ - اورنگ زیب کا حکم دینا واسطے مسماری مندر واقع کھندیلا - بہادر کا ترک کرنا اپنی دارالریاست کا - سوجان سنگہ راے سلوت کا اپنی جاینری کے واسطے فرار ہونا - اوسکا قتل ہونا - مندر کا مسمار ہونا اور شہر مین تھانہ قائم ہونا - کیسری - تقسیم ہونا ملک کا درمیان کیسری اور فتح سنگہ کے - فتح سنگہ کا قتل ہونا - کیسری کا مقابلہ کرنا حکومت شاہی کا - اور مدد نہین تنہا رہکر قتل ہونا - اوسکے فرزند اودے سنگہ کا اجمیر جانا - مقام کھندیلا کا دوبارہ قبضہ مین آنا اور اودے سنگہ کو بعد رہائی اوسکے ملنا - اوسکا ارادہ واسطے سزا دہی رئیس منوہر پور کے مگر محروم رہنا بباعث فریب رئیس مذکور کے - محصور ہونا ساتھ جی سنگہ امبر والہ کو - کھندیلا کا خراج گزار امبر ہونا *

اب ہم بیان تواریخ گروہ شیخاوتی کا شروع کرتے ہین جو مستخرج جاگیرداری کلان امبر سے ہوئی تھی مگر قوت زمانہ اور مواقع سے وہ اختیار اور رتبہ پیدا کیا تھا جو قریب قریب مساوی اقبال ریاست یعنے امبر کے تھا اور اگرچہ وہان کوئی قاعدہ تحریری نہین تھا اور نہ کوئی مجمع دوامی اور نہ کوئی ظاہر مین رئیس مقبولہ اونکا تھا مگر اونکی کارروائی بنظر عام بہبود کے ہوا کرتی تھی اب یہ خیال

کرنا چاہیے کہ کوئی طریق ملک داری کا اس گروہ مین نتھا اسوجہ سے کہ شت مستخرج شدہ ہمیشہ ہین اور متحرک نہین ہوتی جب کوئی امر حقیر عام یا خاص رونما ہوتا ہے تو جملہ رئیسان شیخاوٹی بمقام اودے پور جمع ہوکر تجویز کرتے ہین کہ اونکے واسطے کیا کرنا لازم ہے +

رئیسان شیخاوٹ اولاد بالوجی پسر سومی راجہ اودے کرن کی ہین جو سمت ۱۴۴۵ (۱۳۸۹ء) مین گدی نشین امبر ہوا تھا اسوقت اگر ہم سابق حالات ملکی اس گروہ پر نظر کرین کہ ظاہر ہوگا کہ کل علاقہ جو اب ماتحت گروہ شیخاوٹی کے ہے اکثر رئیسان اقوام چوہان اور تواریہ[1] جو اولاد قدیم ہنود شاہنشاہان دہلی کے تھے منقسم تھا اور یہ لوگ کچھ اطاعت نہین کرتے تھے مگر جو شمشیر اور جو اہل اسلام جو بعد اونکے دہلی مین ہوے اونسے زبردستی لیتے تھے +

---

[1] جو متلاشی قدیم حالات کے ہین اونکو صرف تلاش کرنی چاہیے اور اس علاقہ مین اونکو بکثرت قدیم دارالریاستہ اور شہر معلوم ہونگے جنکے نام بھی بمشکل سے باشندگان حال کو معلوم ہین در باب قدیم شہر راجور کے ہمنے ابھی ذکر کیا ہے اور اب ہم توجہ اپنے ہموطنون کے بجانب ابھانیر کی چاہتے ہین جسکو ناز اپنی قدامت پر ہے اور ایک قدیم قول سے ہم خیال کرتے ہین کہ اوسکے راجہ رشتہ خاندان کیانی ایران سے رکھتے ہین ہمنے اوس نظم کی نقل قریب بیس برس گذرے ایک کتاب کبیشر سیاح کی تھی اور اوسکو بھی کامل آگہی اس سے نتھی اور ہمنے جو اوس سے لکھا تو بے شبہ ہمنے اور بھی اوسکو ناقص کر دیا ہوگا تاہم وہ کافی آگہی ایک امر عظیم کی دے سکتا ہے +

راجہ جیند کا ابھانیر — بیاہ سنجوگ آیو گرنیر (گرنار)

دیکھہ بھارت لیو لوائے — کیھو بدعت من بکسائے

بیاہ سنجوگ پر مالا بری — کوس سات سو من جپت دہری

تو بتی کا ہی کم کا — نام پرل تتھو (یعنی پرتھیکے مالا یا ہار)

لکھا ہوا کر تار کو — یہ جانا سر بکو

یہ چند شعر ایک بڑی مثنوی کے ہین جنمین ذکر رقابت راجہ جیند ابھانیر والہ اور راجہ سورسین اندرپوری والہ کا جسکی نسبت پر مالا دختر کا یکم کے ساتھ ہوئی تھی اور جو گرنار مین اوس سے شادی کرنے آیا تھا جب راجہ ابھانیر اوسکو بھگا لیگیا تھا مذکور ہے راجہ سورسین اندرپوری یعنے دہلی تھا اگر بزرگ سورسین اور بانی سورپوری اوسوقت مین یعنے بارہ سو برس پیشتر عیسے کے تھے اون آفتاب پرستون نے آیکو علاقہ سار اشتر مین (جسکا دارالریاستہ جونا گڈہ گرنار ہے) قائم کیا تھا یا اوسکا نام عہد گریک بکٹریا والون کے تھا جیسا اب ثابت ہوتا ہے (دیکھو سٹراجسٹن وغیرہ) اور خواہ کایکم والد پر مالا وہ ہے جسکو فردوسی نے بنام کا یکرا مذکور کیا ہے ہم تحقیقات اسکی نہین کرتے آمد و رفت درمیان اس قطعہ اراضی

یلا بوجی نے جو دراصل بانی اکثر خاندانون کا تھا جواب سات نام مشہورہ تیخ جی سے اوسکے نبیرہ کے مشہور ہین جاگیر مین مقام امرت سر حاصل کیا مگر یہ مذکور نہین ہے کہ اوسنے مقام مذکور اپنی شجاعت اور دلاوری سے پایا تھا کسی اور طرح اوسکے تین فرزند تھے یعنے موکل جی کہیم راج اور کہا ۔ منجملہ انکے موکل جی یعنے فرزند اول اپنی جاگیر امرت سر پر قابض رہا اور دوسرے فرزند کی اولاد کثیر تھی جو بنام بالا پوت مشہور تھی اور منجملہ اونکے ایک بارہ کوٹھری کچھواہہ مین شامل ہو گیا تھا اور تیسرے کا ایک فرزند کمن نامی تھا جسکی اولاد کما وت کہلاتی تھی مگر اب نابود ہو گئے ہین ✣

موکل کو ایک فرزند تھا جسکا نام شیخ جی تھا یہ نام بیادگار ایک کراماتی فقیر مسلمان کے جسکی دعا سے رئیس لاولد کے امید فرزند پوری ہوئی تھی رکھا گیا تھا اور یہ شیخ جی ایک بڑی قوم کا ولی ہونے والا تھا جو قوم بنام شیخاوت ایک جزو کلان ملک راجپوتانہ مین سکونت پذیر تھی اس فقیر صاحب کرامات کا نام شیخ برہان تھا جسکا مقبرہ قریب چھ میل کے فاصلہ پر مقام اچرول سے اور چودہ میل مقام قیام موکل سے واقع ہے جو یہ عہد قریب

اور ایران کے آخر مین بکثرت ہو گئی تھی سنتے کہ یہ بات مشہور ہو گئی تھی کہ رانا میواڑ کی اولاد بادشاہان ساسانیان سے تھی ہم آپ کو نہایت خوش نصیب تصور کرتے ہین کہ ہمکو موقع دریافت کرنے سورپوری کا اوپر کنارہ دریاے جمن کے حاصل ہوا جو جاے سکونت قبیلہ والا بہانر کا تھا ہم اوسکا دیکھنا تعلق اپنے شخص سے کرتے ہین جسکے دل مین ایسا ہی شوق دیکھنے کا ہوا ورصرف اسقدر تحریر کرتے ہین کہ اوسکو ایک تحریر کنندہ نے ایک کونڈ کے جو وہان موجود ہے اور بنام سورج کونڈ مشہور ہے نظر آئیگی جو فاصلہ سات سو کوس کا لکھا ہے خواہ اندر پوری سے یا بہانیر سے تا بہ گرنار گو وہ کوکوس ہون تاہم بہت ہے یعنے مبالغہ ہے ہماری راے مین یہ آٹھ سو میل ہوگا مگر جو زاغ اوڑتا ہے تو وہ سات سو کوس نہین ہے اوسمین اکثر تخصیص بہی مذکور ہین اور حال راجہ جیپال راجہ جاج نگر کا جو ایک شہر قدیم اوڑیسہ مین ہے مذکور ہے وہان سنگ تراشی کا کام بہت اچھا ہوتا ہے ایسا کہ مینے کبہی نہین دیکھا تھا اور اوسمین ذکر راجہ سارنگ کا بہی ہے (شاید ساہو یا سمرسی اور ور) جو قوم کا پرمار تھا سلسلہ مین ہمارا گذر جاج نگر مین ہوا تھا بعد فتح علاقہ کٹک کے ہم وہان اپنی رجمنٹ کے ہمراہ گئے تھے اور وہان ہمارے قدیم دوست کپتان بلنٹ یلی صاحب مرحوم نے کئی رنگ نقشے عمارات قدیم کے ویرانونکا جنمین کار سنگ تراشی کا باقی اور موجود تھا اور یہ نقشے سب حکام کلکتہ کی خدمت مین روانہ ہوے تھے غالب کہ یہ نقشہ جات مدت تک مکانات قدیم جاج نگر اور میرے دوست کی لیاقت نقاشی کو دست زمانہ سے محفوظ رکہین کیونکہ کپتان بلنٹ یلی صاحب گویا زیور یا باعث رونق امورات خانگی اور سرکاری کے تھے یہ صاحب جنگ نیپال مین عارضہ تپ سے ضائع ہو گئے علامات بہانیر کی اوپر کنارہ بان گنگا کے تین کوس بجانب مشرق لال سوت کے واقع ہین ✣

بعد فتح بستی تیمور ست تھا غالب راے یہ ہے کہ یہ فقیر کوئی پیغمبرزادہ پیر مسلمان تھا جو سیاحت اس غرض سے آیا تھا
کہ جنگجو و صابر راجپوتوں کو مذہب میں لاوے جسکی صحبت میں اوسکو یقین تھا کہ اگر اوسکا مطلب اصلی
حاصل بھی نہوگا تاہم اوسکی خاطرداری اور تواضع ہوگی یہ شیخ سیاحی کرتا ہوا حدود امرت سر میں پہونچا اور ایک
سبزہ زار میں سیر کرتا تھا جہان موکل بھی موجود تھا منگتا یعنے فقیر مذکور نے نزدیک آکر سلام معمولی کیا اور صدا کی
کہ ہمارے واسطے کچھ ہے موکل نے جواب دیا کہ باباجی جو آپ چاہیں فقیر نے تھوڑا دودھ طلب کیا اور اگر ہم
شیخاوت کی طرح یقین کرین تو شیخ برہان نے ایک گاؤمیش کے خالی تھن میں سے دریا سے شیر نکالا یہ دیکھ
رئیس معمر کو یقین ہوا کہ شیخ اور بھی کرامات کرسکتا ہے اور اوسنے التجا کی کہ اوسکی اعانت سے امید ہے کہ
اب وہ لاولد نرہے گا اور عرصہ معہودہ میں اوسکو ایک وارث پیدا ہوا اور بموجب حکم شیخ برہان کے اوسکا
نام شیخ رکھا گیا اور شیخ نے یہ ہدایت کی کہ لڑکا بدھی پہنا کرے اور جب اوسکو اوتارے تو پیر مذکور کی درگاہ میں
لٹکا دے اور یہ بھی ہدایت کی کہ وہ سیاہ گھٹنا اور سیاہ کلاہ پہنا کرے اور گوشت خوک سے پرہیز رکھے
اور کوئی گوشت جسمیں خون ہو غذا نہ کرے اور یہ حکم دیا کہ جب کسی شیخاوت کو فرزند پیدا ہو تو ایک بکرا قربان
کرکے کلمہ محمدی پڑھکر اوسکے خون کی چھینٹیں لڑکے کو دیا کرے ہرچند جیسے موکل نے یہ احکام فقیر اختیار
اور مرعی کیے تھے چار سو برس کا عرصہ ہوا مگر اب تک اوسکی اولاد میں مثل مذہب کے مرعی اور جاری ہیں
اور اوسکی اولاد دس ہزار میل مربع اراضی میں سکونت پذیر ہیں خوک صحرائی جسکا ہر سال ایک مرتبہ کھانا
قدیم الایام سے راجپوتوں میں جاری اور مرسوم تھا اب قوم شیخاوت اوسکا شکار بھی نہیں کرتے اور
اگرچہ اس امر میں کچھ تفاوت ہوگیا ہے یعنے بدھی جب اوتاری جاے تو درگاہ پیر صاحب میں لٹکا دیجاے
مگر ہر ایک لڑکا اوسکو پہنتا ہے اور سیاہ گھٹنا اور کلاہ کو بھی تا دوسالہ عمر ہونیکے پہنا کرتا ہے اور ایک امر
زیادہ تر توقیر یادگار شیخ برہان کا یہ ہے کہ زرد جھنڈہ قوم شیخاوت کے اوپر ایک پھریرہ سیاہ رنگ کا لگاتے
ہیں اور یہ قول بصدق دل وہ بیان کرتے ہیں کہ جو سست اعتقادی یا بوجہ فاصلہ بعیدہ کے یا بغیر کسی
وجہ معقول کے ترک رسم خفیف بدھی پہنانے کی بھی کرتا ہے وہ کبھی صورت بہبود نہیں دیکھتا ایک اور
مضبوط دلیل سادہ مزاجی اور تحمل اور مستقل مزاجی راجپوت کی اسمیں ہے کہ گو امرت سر[1] اور اراضی گرد نواح
درگاہ کی جاگیر امیر میں شامل ہیں مگر درگاہ شیخ برہان مقام پناہ ہے اور دیگر قطعات اراضی قریب

---

[1] شہر امرتسر مع تینتالیس دیہات کے اب تک فریق منوہرپور کے قبضہ میں چھوڑے ہوے ہیں +

ایک سو گھر ونکو جو اولاد یہ یدکو رسے ہین اور متصل شہر تالا سکونت رکھتے ہین دی گئی ہے +
شیخ جی نے جب جوان ہوا تو اپنے والد کے علاقہ کو جو اوسکو بعد وفات والد کے ملا تھا بہت ترقی دی اور
تین سو ساٹھ دیہات اپنے ہمسایہ کے فتح کر کے زیر حکم کر لیے اب اوسکی شہرت اور قوت کا خیال اوسکے
مالک اور حاکم یعنے راجہ امبر کو پیدا ہوا اور راجہ نے اوسپر فوج کشی کی مگر بدو شیخاوتان پلٹی اونسے مقابلہ
اور حملہ ہاے متواتر اپنے مالک کا کیا اب تک وہ راجہ امبر کو اپنا مالک تصور کرتے ہین اور دلیل اطاعت
یہ ہے کہ وہ اونکے اصلی علاقہ مین جسقدر بچھیرے ہوتے ہین بطور خراج[1] امبر کو دیتے ہین +
ایک تکرار اس بارہ مین وجہ قوی ہوئی (گو اونکی ترقی جلد کے باعث) جسنے شیخاوتی کو اپنی مربی ریاست
امبر سے علیحدہ کر دیا اور اسیطرح تا بعہد سوائی جے سنگہ وہ علیحدہ رہے اب سوائی جے سنگہ نے بوجہ صوبہ
سلطنت دہلی ہونے کے اونکو زیر کر کے زبردستی اوس سے اطاعت اور فرمانبرداری کرائی اور روپیہ بھی
اونسے لیا شیخ جی نے اپنے فرزند راے مل کے واسطے ایک خوب قائم اور مستحکم حکومت چھوڑی مگر اسکا کچھ
حال درج نہین ہے راے مل کے بعد سوجا گدی نشین ہوا اسکے تین فرزند تھے یعنے لون کرن اور
راے سال اور گوپال پسر اکبر یعنے لون کرن مالک امرتسر اور تین سو ساٹھ دیہات اور شہر وغیرہ کا ہوا اور اوسکے
برادران کو جاگیر لاہتی اور جہارنی کی ملی یعنے راے سال کو لاہتی اور گوپال کو جہارنی راے سال برادر دومی
کے ساتھ قسمت شیخاوت کی ایک مرتبہ اوج کو پہونچی ایسے ایک موقع اتفاقیہ سے جو ہم چاہتے ہین کہ
ہمیشہ راجپوت کو نصیب ہوا کرے +
لون کرن رئیس شیخاوت کا ایک دیوان دیبی داس نامی قوم کا بنیا تھا اور مثل اس قسم کے آدمیون کے
وہ بہت ہوشیار اور تیز اور عقلمند تھا ایک روز اوسنے ایک بات اپنے مالک سے کہی (جسکے نتیجہ سے

---

[1] قوم نیی اقوام درانی مین سے ہین جنکے بارہ مین ملاحظہ الفنسٹن صاحب کی کتاب حال کابل کا کرنا چاہیے پچھلے زمانہ مین ایک بادشاہ اس قوم کا ایسا مشہور واسطے فیاضی اور مہمان نوازی کے ہوگیا ہے کہ وہ ضرب المثل ہے یعنے نیی تو نیی نہین داؤد خان نیی مراد اس سے یہ ہے کہ اگر کہین اور نیی تو خیر ورنہ داؤد خان موجود ہے اوسکی شجاعانہ حرکات اور مرگ عبد فرخ سیر مین اسکاٹ صاحب کی مشہور تاریخ دکھن مین درج ہین +

[2] اس سے خوانندۂ کتاب ہذا کو یاد آویگا کہ قدیم سلطنت ایران مین یہ طریق خراج گذاران مقامات بعیدہ اسی قسم کا خراج ادا کرتے تھے ہرودوٹس کے بیان سے پیدا ہوتا ہے کہ صرف آرمینیا یعنے ملک قوم ارمنی صرف بیس ہزار بچھیرا یعنے بچہ اسپان خراج مین دیا کرتے تھے +

معلوم ہوتا ہے کہ اوسنے وہ اپنی راے سے کہی تھی) یعنے بحصول خوش نصیبی کے ساتھ عطیہ عظمےٰ خدا کا ہے
اور کوئی انسان کی موروثی جایداد اوسکے برابر نہیں ہے لون کرن نے اسکے خلاف بہت تذلیل اور ترش مزاجی
یہان تک پہونچی کہ اوسنے دیوان سے کہا کہ وہ اسکی صداقت اوسکے بھائی راے سال نے پاس لاہتی مین جاکر
کرے دیبی داس فوراً اس گفتگو سے حیلۃً اپنی برخاستگی تصور کرکے مع اپنے عیال واطفال اور جایداد اوسکے
لاہتی چلا گیا وہان اوسکی خاطرداری معمولی ہوئی مگر اوسکو دریافت ہوا کہ راے سال کی آمدنی اوسکے بار کی
متحمل نہین ہوسکتی اور یہ جاگیر اوسکے قول کی صداقت جو قول باعث اوسکی برخاستگی کا ہوا تھا نہین کرسکتی
اوسنے اپنا ارادہ دہلی جانے کا ظاہر کیا اور راے سال کو بھی صلاح دی کہ اوسکے ہمراہ چلے اور قسمت آزمائی
دربار مین کرے راے سال خود بھی بلند ہمت تھا اور بیس سوار اپنے ہمراہ تیار کرکے روانہ ہوا اور اوسی وقت
دہلی مین پہونچا جب فوج واسطے مقابلہ افغانان کے جو اس زمانہ مین اکثر دہلی آتی تھی آراستہ ہوتی تھی یہ بھی
ہمراہ ہوا اور میدان جنگ مین راے سال کی خوش نصیبی سے اوسکے ہاتھ سے ایک افسر فوج دشمن قتل ہوا
اور افسر فوج شاہی نے اوسکو جنگ شجاعانہ اور قتل افسر مذکور کرتے ہوے دیکھا جس سے میدان فوج
شاہی کے ہاتھ رہا تحقیقات اس شجاع کی ہوئی کہ وہ کون تھا جسنے افسر دشمن کو قتل کیا تھا لیکن چونکہ یہ اپنے
ہموطنون کے جرگہ سے بباعث چند در چند جو بعد ازین دریافت ہونگے علٰحدہ رہتا تھا قول دیبی داس کا
کبھی پایۂ صداقت کو نہین پہونچتا اگر افسر شاہی تحقیقات کامل کرکے اس شخص کی لیاقت کا معاوضہ نہ دیتا
بنظر تحقیقات اوسنے ایک ضیافت ہر ایک افسر فوج کی قرار دی اور حکم دیا کہ جو ضیافت مین آئے افسر
یعنے جنرل فوج شاہی سے ملاقات کرے جب راے سال حاضر ہوا تو افسر مذکور نے اوسکو شناخت کیا کہ یہ وہی شخص ہے
جسکی تلاشی تھی جب اوس سے دریافت نام اور حال خاندان دریافت کیا تو اوسکے برادر لون کرن کو جو
اپنے دستہ فوج کے ساتھ خدمتگذاری مین حاضر تھا طلب کیا یہ اوسکو دیکھتے ہی خفا ہوا کہ بغیر اجازت کے وہ کیون
دربار مین حاضر ہوا مگر اس خفگی کا کچھ نتیجہ نہین پیدا ہوا راے سال حضور اکبر شاہ مین حاضر کیا گیا اور اکبر شاہ نے
اوسکو خطاب راے سال درباری[1] کا دیا اور مزید مرحمت اضلاع رواسوا ورکھا سلی جو چندیل راجپوتون کے تھے

---

[1] یہ ایک امر نہایت خوشی کا ہے کہ صداقت ایسے حالات کی از روے تواریخ راجپوتان بھی ہوتی ہے نام راے سال درباری کا کتاب
آئین اکبری مین دو اول رسالدارون کے ہے جو افسر بارہ سو پچاس سوارون کے تھے یہ عہدہ بہی کلان اور جلیل ہے اور برابر اوسکے ہے
جو بیشتر راجگان ذی قوت کو عطا ہوتا تھا ✣

جاگیرین عنایت ہوے یہ ابتدا راے سال کی ترقی کی تھی کیونکہ وہ ہنوز تبدیلی اپنے علاقہ بدیہین تا ہم نہین ہوا تھا کہ چند روز کی طلبی دربار میں ہوئی لا اوسکو ایک مہم ہنہنیر ہوا اس مہم مین برابر رہنے اور خدمتگذاری کی تو اوسکو اور عطایات بدیدہ عنایت ہوئین یعنے کہندیلا اور اوسکے پرگنہ جو زہبان راجپوتون کے قبضے مین تھے یہ لوگ اطاعت شاہنشاہی پسند نہین کرتے تھے اور غارتگری ناجائز کا پیشہ اونھون نے اختیار کیا تھا *

راے سال نے جو دریافت کیا کہ شجاع زبہان راجپوتون کو اونکے بزرگون یعنے موروثی علاقہ سے خارج کرنا ایک امر وقت طلب ہوگا اوسنے چاہا کہ فریب اور جنگ خفیف کرکے اپنا مطلب حاصل کرے قبل مہم ہنہنیر کے راے سال کی شادی ساتھ دختر رئیس کہندیلا ہوئی تھی اور کہتے ہین کہ ایک گفتگو اتفاقیہ جو وہان ہوئی اوس سے اسکا ارادہ ہوا تھا کہ کہندیلا اپنے قبضہ مین کرے حال یہ ہے کہ جو جہیز دختر رئیس مذکور کے ساتھ ملا اوس سے وہ راضی نہین ہوا اور تکرار اوسکے بابت بمیان آئی اسپر رئیس زبہان تیز اور تند ہوکر بولا کہ اب ہمارے پاس کچھ اور دینے کو نہین ہے اگر چاہو تو پہاڑ کے پتھر لیلو یہ سنکر جو شگونی اوسکے ہمراہ تھا اوسنے آہستہ راے سال سے کہا کہ اسنے کپڑے مین گرہ باندھو کہ یہ قول یاد رہے جب ایسی گفتگو پیشین گو کی زبانی سنی تو اوسکو خواہش ہوئی کہ مالک کہندیلا کا ہونا چاہیے اور جو خدمات شاہنشاہی اوس سے سرزد ہوئین اور سادہ لوحی قابض زبہان باعث اوسکے پورا کرنے خواہش کا ہوئین تا بود یکھکر اوسنے فوج کشی کی اور جو مدد اوسکو اپنے مالک کی تھی لہذا رئیس مذکور نے بغیر مقابلہ ترک مقام مذکور کیا اور باشندگان نے اطاعت منظور کی بعد ازین مقام کہندیلا دار الریاستہ گروہ شیخاوائی قرار پایا اور اولاد راے سال اپنے بزرگ کے نام پر رایسلوت مشہور ہین اور جنوبی شیخاوائی مین آباد ہین اور ایک دوسرے گروہ جو بعد اسکے پیدا ہوئی یعنے سد ہانی وہ شمالی علاقہ مین مسکن گزین ہین فوراً بعد قبضہ کرنے کہندیلا کے راے سال کو قبضہ اودیپور کا بھی حاصل ہوا جسکو سابق کسومبی کہتے تھے اور یہ بھی قبضہ زبہانو[1] مین تھا *

راے سال اپنے مالک یعنے راجہ مان امیر والہ کے ہمراہ بمقابلہ اوس شجاع رانا پرتاب میواڑ والہ کے رہا اور مہم کابل مین بھی ہمراہ اوسکے بمقابلہ افغانان کوہستان کے تھا اور ہر ایک مہم مین اوسکی نسبت مراعات جدیدہ

[1] زبہان ایک ساکہا قوم چوہان سے ہے وہ مدت سے قابض اس علاقہ پر تھے جسکا کا پیس یا کسومبی جسکو اب اودیپور کہتے ہین دار الریاستہ تھا اور یہ وہ مقام تہا جہان موقع عظیم پر اجتماع کثیر بطور کونسل کے جمع ہوتا تہا اس سے حال اوسکا واضح ہوگا جو مینار دہلی پر نام کسومبی کا کندہ ہے دار الریاستہ زبہان کا غالباً وہ شہر کسومبی ہے جو برلب دریاے گنگ واقع ہے *

ہوتی رہین ورباب اوسکی وفات کے کچہ ذکر نہین ہے مگر اوسکی تاریخ گویا ایک اور دلیل سیرت راجہ ہوتی ہے اور اوس سے قول اوس بنیا کا پایہ صداقت کو ہوںچتا ہے یعنی عقل اور نصیب زیادہ تر وراثت سے ہین ✤

ہنگام وفات رائے سال اوسکا ملک آراستہ اور انتظام پذیر تھا اوسمین سے اوسنے جاگیر اپنے سات فرزندون کو دی تھی یہ ساتون رئیس خاندانہائے کثیر کے ہوئے اور اونکے نام اونکے بزرگون کے نام پر مشہور ہین یعنے بھوجانی سدہانی لرخانی تاج خانی پرسرام پوت ہررام پوت اور یہ سب ایک عام نام شیخاوٹ سے رجواڑہ مین مشہور ہین ✤

۱	گروہر	جاگیر کہندیلا اور رواسو
۲	لارخان	جاگیر کہیرپا داس
۳	بھوج راج	جاگیر اودے پور
۴	ترمل راو	جاگیر کاسلی مع چوراسی دیہات کے
۵	پرسرام	جاگیر بائی
۶	ہررام جی	جاگیر مونڈری
۷	تاج خان	جاگیر ندارد

ہم سلسلہ احوال فرع کلان کہندیلا واسطے بیان کرئے حال سلسلہ خرد خاندان مذکور شکست نہین کرینگے گو اولاد بھوج راج نے بیچ نفری اور جایداد کے اولاد سلسلہ کلان رائے سل کو مغلوب کر دیا ہے ✤

گروہر جی وارث دلاوری اور ہوشیاری اور علاقہ اپنے والد کا ہوا اور بجلدوے ایک امر شجاعت کے پیشگاہ شاہنشاہ سے خطاب راجہ کہندیلا کا حاصل کیا اس عہد مین سلطنت مین نہایت بدانتظامی ہو رہی تھی اور عہد کو ہی جسکو میوات کہتے ہین ایک گروہ قزاقان بدعتی اور دلاور کا جنکو مودہ کہتے تھے مسکن تھا اور یہ لوگ تا بہ دروازہ دارالریاستہ دست غارتگری دراز کرتے تھے ✤

زندہ یا بعد مرگ سرغنہ قزاقان مذکورین کی محول اوپر رئیس کہندیلا کے گرفتاری ہوئی اور اوسنے اس فعل کو نہایت شجاعت اور فتح نصیبی کے ساتہ سرانجام دیا اس امر کو سمجھکر کہ اگر فوج بکثرت اپنے ہمراہ لیجائے گا تو دشمن اپنے قابو کے مقامات مین متواری رہین گے گروہر نے فوج مساوی فوج دشمن کی ہمراہ لی اور ایک چیدہ گروہ کو ہمراہ لیکر اوسنے تعاقب میواتی سرغنہ کا کیا اور آخر کار ایک جنگ چیدہ مین آو سے قتل کیا

سلسلہ عمر گرد ہزار جو چھوٹا لڑکا بندہ تھا قتل سے ختم ہوا جب وہ جیتا تھا مین نسل کرتا تھا احوال قتل سے ظاہر ہوتا ہے
کہ کتنا [illegible] سلامت اسے درمیان راجپوتان ولایت بدوضع مصاحبین دربار کے تھا +

ایک آدمی ہمراہی رئیس کھندیلا ایک آہنگر کی دکان پر کھڑا تھا اور اوسکی تلوار آہنگر مذکور مرمت اور تیز کرتا تھا
ایک مسلمان اودہر سے گذرا اور اوسکے دلمین خیال آیا کہ راجپوت سادہ وضع سے کچھ تمسخر کرے اول
کچھ سوالات لایعنی اوس سے کیے اور اونکے جوابات بے سر و پا زبان رجواڑہ مین سنکر بہت خندہ زن ہوا
بلکہ قہقہہ مار کر ہنسا اور ایک ہیزم سوختہ اوٹھا کر اوسکی دستار مین رکھی راجپوت نے صبر کیا اور اس بدوضعی کا
کچھ جواب نہین دیا اس سے مسلمان مذکور کو اور بھی خوشی زیادہ ہوئی اور اوسکی پگڑی جلنے لگی یہ دیکھکر
ٹھاکر مذکور نے تلوار سنبھالی اور اوسکی باڑہ کو دیکھکر ایک صدمہ سے سر تمسخر کرنیوالے کا اپنے پیروں مین ڈالا
مسلمان مذکور ایک رئیس دربار کا ملازم تھا اوسنے یہ حال سنکر اپنی ہمراہی سپاہ کو حکم دیا کہ رئیس کھندیلا کے
مقام پر جائین وہ حسب الحکم وہان گئے اور جب اوسکو وہان نہین پایا تو جہان لب دریا سے جمن پر وہ
اپنی پوجا کرتا تھا وہان گئے اور اوسکو اوس حال مین کہ بے اسلحہ تھا اور ہمراہی بھی اوسکے ساتھ نتھے
اوسکو نامردانہ طریق سے قتل کیا گردہر کی کئی اولاد تھی +

دوارکا داس پسر کلان جانشین اوسکا ہوا اور بعد گدی نشین ہونیکے فوراً محسود رئیس منوہر پور کا جو اولاد
فرع کلان خاندان کا بوجہ لون کرن کی نسل سے ہونیکے تھا ہوا شاہنشاہ نے ایک شیر ببر زنجیر مین
بند کیا تھا اور حکم عام اوسکے شکار کرنے کا دیا منوہر پور کے رئیس نے عرض کیا کہ اوسکا رشتہ دار اسے سلوک
جو شاگردنا ہرسنگہ کا تھا لائق جنگ کرنے ساتھ اس بادشاہ جنگل کے تھا دوارکا داس نے دغابازی اپنے
رشتہ دار کی سمجھی مگر بخوشی یہ فعل منظور کیا اور غسل کرکے اور اداے رسم پوجا کرکے وہ مقام شیر مین بے اسلحہ
گیا اس سے نہایت تعجب بادشاہ اور درباروالونکو ہوا مگر بیخوف وہان گیا اور ایک رکابی برنجی ہاتھ مین
لیکر اوسمین سب سامان پوجا کا رکھا مثل برنج ودہی اور صندل سودہ اور سیدہا شیر کے پاس گیا اور اوسکی
پیشانی پر قشقہ صندل کا لگایا اور ایک ہار اوسکے گلے مین ڈالا اور شیر کے سامنے سجدہ زمین پر دراز ہوکر کیا
مزید بران یہ کہ شیر آہستہ آہستہ اوسکے نزدیک آیا اور زبان سے اوسکے چہرہ کو چاٹنے لگا اور کچھ غصہ اوسپر
نہین کیا اور اوسکو وہان سے واپس جانے دیا یہ دیکھکر تماشہ بینان کو نہایت استعجاب ہوا اور شاہنشاہ نے
یہ بالیقین تصور کیا کہ اوسکی اس رعایا کی عمر بہت اچھی طرح بسر ہوگی لہذا حکم دیا کہ کچھ مانگ جو تو طلب کریگا

وقت ہی عطا ہوگا مگر شاہنشاہ کو کچھہ ندامت اوسکی درخواست سے ہوئی یعنے اوسنے یہ عرض کی کہ حضور کسی اور شخص کو ایسے خطرناک موقع پر آئندہ نہ آزماوین جس سے اوسنے خوش نصیبی سے نجات پائی ہے ✣

دوارکا داس ایک بڑے شجاع عصر یعنے خان جہان لودہی کے ہاتھہ سے قتل ہوا اور سخاوت کا یہ بیان ہے کہ لودہی بھی اونکے مالک سکے ہاتھہ سے جان بر نہیں ہوا تھا اور وہ لوگ ایک مبالغہ اس امر مین ایسا کرتے ہین کہ جس سے رونق حال شجاعت ہر زمانہ اور ہر ملک مین ہوتا ہے یعنے خان جہان اور رئیس کھندیلا دونون دوست بذریعہ قول وقسم کے تھے اور ایک وقت بادشاہ نے حکم لودہی کے قتل کا دیا تھا تو دوارکا داس نے اوسکو خبر بروقت کی تھی اور یہ صلاح دی تھی کہ یا تو اطاعت حکم بادشاہ کرے اور یا فراری ہوجاوے اوسکی قسمت نے جسکا بیان ایک نہایت دلچسپ نظم مین تاریخ فرشتہ مین درج ہی قسمت رئیس شیخاوٹ کو اپنا شریک کیا تھا

اوسکے بعد اوسکا فرزند نرسنگہ دیو گدی نشین ہوا یہ مع اپنی فوج کے شریک مہم اور جنگ دکن ہوا تھا اور جدا اوسنے نہایت امداد بیچ فتح کرنے مقام بیہالا کے کی تھی لہذا مقام مذکور کا وہ حاکم مقرر ہوا مورخ کھندیلا کی یہ خواہش معلوم ہوتی ہے کہ اوسکے بیان سے یہ پیدا ہو کہ اوسکی خدمت گذاری بلا توسط اوسکے مالک راجہ امبیر کے تھی مگر غالب یہ ہے کہ وہ زیر حکم مرزا راجہ جے سنگہ کے تھا کیونکہ راجہ مذکور اوس عہد مین ایک جنرل مشہور اور نامبرآوردہ اپنی قوم کا اور نیز دربار شاہی کا تھا ✣

پرسنگہ دیو کے سات فرزند تھے منجملہ اونکے ولیعہد یعنے بہادر سنگہ کھندیلا مین رہتا تھا اور اوسکے دیگر برادران کو علاقجات جداگانہ دیئے گئے تھے نام دیگر برادران کا یہ تھا یعنے امر سنگہ سیام سنگہ جگدیو بھوپال سنگہ موکرجی سنگہ وبیم سنگہ ان سب نے خاندان رائے سلوٹ کو ترقی دی جب راجہ خود خدمت دکن مین کرتا تھا تو اوسکو خبر ملی کہ اوسکے فرزند نے خطاب اور حکومت اپنے نام سے کرلی یہ سنکر وہ صرف چار سوار ہمراہ لیکر روانہ بسمت دارالریاستہ ہوا دوکوس کھندیلا سے جب باقی رہا تو وہ ایک جاٹنی کے گھر مین فروکش ہوا اور اوس سے کھانا طلب کیا اور کہا کہ اوسکے گھوڑے کی نگہبانی کرے تاکہ کوئی اوسکو چرا کر نہ لیجاوے یہ سنکر اوس عورت نے بہ ترشی جواب دیا کہ کیا میان بہادر سنگہ حاکم نہین ہے تو طلا راستہ پر ڈال دے تو بھی کوئی اوسکو ہاتھ نہ لگائیگا رئیس معمر یہ حال کارروائی اور انتظام اپنے فرزند کا سنکر نہایت خوش ہوا اور بغیر افشا کرنے اپنے راز کے واپس دکن کو چلا گیا اور وہان فوت ہوا ✣

بہادر سنگہ گدی نشین ہوا اور بعد وفات اپنے والد کے دکن مین جہان اوسکی فوج تھی حسب الحکم اورنگ زیب گیا

ایک رئیس اہل اسلام نے اوس سے کچھ بدزبانی کی اور جب بادشاہ متعصب نے بھی سماعت اوسکی نہ کی تو وہ ناراض ہوکر فوج سے چلا آیا لہذا اوسکا نام منصب داران کی فہرست سے خارج ہوا اب ظالم اورنگ زیب نے محصول نفری ہنود پر جاری کیا اور حکم دیا کہ اونکے معابد مسمار کیے جائین[1] +

جو ذاتی دشمن تیجاوت کے تھے اونکو دو کام سپرد ہوے یعنے تحصیل محصول و مسماری معابد ہنود جو باعث رونق کھندیلا تھے اور جہان کا رئیس اپنی دارالریاستہ کو چھوڑکر روبفرار لایا اور اپنے نام بہادر کو اوسنے داغ لگایا اور فوج شاہی دو کوس کے فاصلہ تک آگئی اور کسی نے اوسکا مقابلہ نہین کیا یہ خبر کل تیجاوت مین مشہور ہوئی کہ بہادر کھندیلا سے فرار ہوگیا اور ترک معابد کے مسمار کرنے پر آمادہ ہین شدہ شدہ یہ خبر سجان سنگہ رئیس چاپولی کی جو اولاد بھوج راج پسر دومی رائے سال سے تھا گوش زد ہوئی چونکہ اوسمین وہی شجاعت اپنے بزرگ کی تھی اوسنے ارادہ کیا کہ تحفظ معابد کا کرنا ضرور ہے اور یا تو وہ اوسکو بچالیگا ورنہ جان دیگا جب یہ خبر اوس کو پہونچی اوسوقت وہ اپنی شادی مین سرحد مارواڑ پر مصروف تھا یہ سنکر وہ فوراً واپس اپنے گھر مین آیا اور اپنی رانی اور والدہ سے تودیع چاہی اوسکے رشتہ دار سب جمع ہوے اور اس ارادہ سے اوسکو باز رکھنا چاہا اور ہر طرح کی گفتگو بیان لاکر یہ بھی کہا کہ یہ کام بہادر سنگہ کا ہے اوسکا نہین ہے یہ سنکر اوسنے جواب دیا کہ کیا مین بھی رائے سال کے خاندان سے نہین ہون اور کیونکہ مین یہ دیکھہ سکتا ہون کہ مندر ہمارے ٹھاکر کو مسمار ہون اور ہم ارادہ اونکے تحفظ کا نہ کرین یہ امر کیا موافق کاروبار راجپوت کے ہے جو اونھون نے دیکھا کہ اونکی نصائح بے سود ہین وہ قریب ساٹھہ نفری کے آمادہ اوسکی ہمراہی کے ہوے اور یہ کہا کہ جو اوسکا حال وہ اونکا حال بعد ازان ایک گروہ ہمارے بہادر بھی اونکے شریک ہوے اور یہ سب کھندیلا مین

[1] اکثر معابد مسمار شدہ اور بت ہاے شکستہ جو ہر ایک شہر اور دیہہ مین موجود ہین اوس سے ثابت ہوتا ہے کہ کس فرمانبرداری کے ساتھہ تعمیل حکم شاہ متعصب کی ہوئی تھی کوئی بت قدیم زمانہ کا لاہور سے سمندر تک ایسا نتھا جہان شاہ کے ملازم نہ پہونچے کہ اوسکی صورت بگاڑین ثابت ہون صرف اونکار جی نے جو دریاے نربدا کے ایک ٹاپو مین ہے اپنی نشان اس عہد تباہی خیزیت ہاے ہنود مین ظاہر کیے تھے وہ ظالم یہ کہتا تھا کہ اگر یہ خدا ہین تو اپنی کرامات دکھاوین اور میرے حکم کی تعمیل اپنی کرامات سے نہونے دین اونکار جی کے سر پر جو ایک ضرب ماری تو جیسے ضرب سے انسان کے جسم پر اثر ہوتا ہے اوسیطرح اونکے جسم پر اثر ہوا یعنے اونکی ناک اور منہ سے خون جاری ہوگیا یہ دیکھکر پھر کسی نے مبادرت دوسری ضرب کی نہین کی صرف اس صدمہ کے اثر سے جو پیدا ہوا اونکار جی کے مندر کی تو تعمیر دوچند ہوئی اور اس نواح مین یہ مندر بڑا نامی ہے اور بہت خلقت اوسکے درشن کو جاتی ہے +

داخل ہوے افسر شاہی جسکو خبر اس مقابلہ خلاف امیدکی پہونچی خوب واقف تھا کہ کیا راجپوت کر سکتا ہے جب تحریک وہی اوسکو ہوتی ہے اور یا شاید اس نظر سے کہ جزوی آدمی جو بمقابلہ فوج آئے ہین تو وہ واجب الرحم ہین اوسنے اونسے کہا کہ دو آدمی اونکے اوسکے خیمہ گاہ مین آکر اس بارہ مین گفتگو کرین جب وہ آئے تو اوسنے اونسے کہا کہ حکم راے یہ ہے کہ معابد مسمار ہون مگر بشرط اطاعت وہ صرف کلس طلائی اوسکا اتار لیگا اونھون نے کوشش اوسکو اس امر سے بھی باز رکھنے کی کی اور روپیہ بھی اپنے مقدور کے موافق دینا قبول کیا مگر اوسنے یہ کہا کہ کلس ضرور اوتارا جاوے گا یہ سنکر ایک رئیس اپنے جامہ مین نہ رہ سکا اور اوسنے تھوڑی مٹی کا ایک گولہ بناکر ایک مقام بلند پر رکھا اور کہا کہ کلس توڑ ڈالو اور تلوار کھینچ کر یہ کہا کہ کلس توڑ ڈالو بھلا اس گولہ گلی کو تو توڑو اس حرکت سے خندہ اوسکے دشمن کو بھی آیا اور اوسنے اجازت دی کہ بحفظ وامان جاکر اپنی اپنی برادری کے شریک ہون اور جو خرابی اونکی ہونی ہے اوسکے مترصد رہین ✤

اس زمانہ مین کھنڈیلا مقام مستحکم تھا صرف ایک دروازہ نصف راہ پہاڑی پر تھا جہان سے راستہ رئیس کے مکان تک جاتا ہے اور معبد متصل مکان رئیس کے واقع تھا اونھون نے ایک گروہ دروازہ پر قائم کیا اور جو دستہ سجان سنگہ معبد کی حفاظت کے واسطے مندر مین جاگزین ہوا اور اوسکے رشتہ دار اوسکے ہمراہ رہے جب فوج ظالم نے پیش قدمی کی محافظین دروازہ بعد قتل کرنے اکثر آدمیون کے غولہ تفنگ و تیر سے تلوار پکڑکر فوج مذکور پر حملہ آور ہوے اور یکہ یکہ قتل کو پہونچے جب یہان سے فوج شاہی مقام مقصود کیطرف روانہ ہوئی تو معبد سے چھوٹے چھوٹے دستہ سیاہ کے ٹھاکر کی پوجا کرکے نکلے اور اکثرونکو قتل کیا سجان خود بھی خوب کار ہاے نمایان کرکے میدان کارزار مین آرام گزین ہوا بعد ازان معبد مسمار کیا گیا اور بت شکستہ اور پارہ پارہ کرکے بنیاد مسجد مین جو وہان تعمیر ہوئی رکھا گیا رجواڑہ مین کوئی شہر ایسا نہین جسمین ایسا حال تعجب انگیز تحفظ اپنے معبد کے بمقابلہ ظالم اور بدوضع اورنگ زیب کے نہ گذرا ہو کھنڈیلا مین ایک تھانہ شاہی قائم ہوا مگر فتح نصیب نے قدیم اہلکاران ملکی ورواج کو قائم اور نوکر رکھا ✤

بہادر سنگہ ایک شہر متصلہ مین رہتا تھا اور بتوسل اپنے دیوان کے اوسکو ایک حصہ فصل و محصول راہداری سے ملتا تھا یعنے ایک سیر فی من پیداوار اور ایک فلوس فی روپیہ آمدنی راہداری - تمادی ایام مین مکانات سکنی اوسکے اور باغات اوسکو واپس ملے اور جب سید با اختیار ہوے تو اوسکو ملک بھی واپس ملا گو ایک تھانہ جنگی شاہی رہتا تھا اور اوسکا خرچہ اوسکو دینا ہوتا تھا اسکے تین فرزند تھے کیسری سنگہ فتح سنگہ اور اودے سنگہ ✤

کیسری سنگہ کی خواہش یہ تھی اپنے ملک کو اونھین شہزادیا پاسنے قبضہ مین رکھے جسطرح اوسکے بزرگونکے پاس تھا یعنے خدمت اپنے آقا کی کیا کرے اس نظر سے اوسنے اپنے جتھا کو جمع کیا اور اسنے برادر دومی فتح سنگہ کو جو ایک مقام قیام شاہی کو روانہ ہوا کہ حاضر ہوکر خدمت گزاری کا وعدہ کرے مگر رئیس منوہر پور جو فرع کلان خاندان سے تھا قیامگاہ شاہی مین موجود تھا اور چونکہ وہ بوجہ پست ہونے خاندان کھنڈیلا کے پھر اپنے ہیچ سابقہ کو حاصل کیا تھا اس امر سے یعنے اونکی دخلیابی دربار سے متردد اور ناراض تھا بدین اندیشہ کہ اوسکا رسوخ پھر ضائع ہو اس نظر سے اوسنے سازش ساتھ برادر دوم یعنے فتح سنگہ کے کی اور وعدہ کیا کہ وہ ملک تقسیم کرادے گا اس وعدہ سے فتح سنگہ اوسکے فریب مین آگیا جب دیوان نے دیکھا کہ تنازعہ باہمی خاندانی باعث تباہی وبربادی طرفین ہوگا وہ واپس کھنڈیلا کو چلا آیا اور بتوسط والدہ کے جو قوم سے گور راجپوتنی تھی اوسنے صلاح تقسیم کرنے کی دی لہذا مردم شماری اور پیمایش علاقہ کی وقوع مین آئی اور دو حصہ فتح سنگہ کو دیے گئے اور تین حصہ راجہ کو خاص شہر بھی اسی انداز سے منقسم ہوا بعد ازین دونون برادران مین گفتگو موقوف ہوئی اور کیسری سنگہ نے مقام کاؤنٹا مین بود وباش اختیار کی اور جب کبھی وہ کھنڈیلا مین آتا تھا تو فتح سنگہ وہان سے چلا جاتا تھا یہ صورت حال اوس وقت تک جاری رہی جب تک دیوان نے اپنے راجہ کو ترغیب اس امر کی دی کہ عہدنامہ سے جو باعث بزرگی منوہر پور والے کے جیح کردہ شیخاوائی کے ہوا ہے قطع نظر کرنا چاہیے اور وہ اسطرح کہ بھائی کو درمیان سے دور کیا جاوے اور دیوان نے اس غرض سے یہ تدبیر پیدا کی کہ مقام کاؤنٹا مین ملاقات دونون برادران کی ہو تاکہ باہم مصالحت ہوجاوے اور اس ملاقات مین فتح سنگہ قتل ہوا مگر ترغیب دہندہ بھی اپنی جزا کو پہونچا یعنے پہلا تلوار کا جسنے فتح سنگہ کو قتل کیا دیوان کی گردن مین گھس گیا اور باعث اوسکی مرگ کا ہوا +

کیسری سنگہ نے اسطرح اپنے اختیار اور حکومت تلف شدہ کو پھر حاصل کرکے جو دیکھا کہ دربار مین فساد ہو رہا ہے یہ خیال کیا اداے خراج مقام ریواسہ سے جو اب تک خزانہ اجمیر مین داخل ہوتا تھا اور خراج کھنڈیلا نارنول مین دست کش ہو سید عبداللہ جو اوس زمانہ مین وزیر تھا اوسنے یہ موقع عوض لینے گستاخی کا بہتر تصور کرکے ایک فوج کھنڈیلا کو روانہ کی ہر ایک شخص خاندان راے سلوت واسطے مقابلہ ترک کے جمع ہوا اور اوسکے دشمن منوہر پور والہ نے بھی ایک دستہ فوج بسرکردگی دا ہیاسے کے اس قوم کی جنگ مین بھیجا اس اجتماع کی جب اوسکو قوت ملی تو کیسری سنگہ نے ارادہ مقابلہ فوج شاہی کا دست بدست میدان جنگ مین کیا

فوج دشمن تھا ... تمام سرحدی سپہ متیم ہوئی اس جنگ مین فتح جانب دار ... تھا ... کی
ہوئی تھی کہ حسد شوہر اور والدکا زندہ ہوا اور اوسنے اپنا دستہ میدان جنگ سے علیحدہ کر لیا ... کا لی
جسپر زیادہ تر اعتبار اور بھروسا تھا قتل ہوا اس بدنصیبی پر مزید یہ ہوا کہ لار خان ... دانتا ... یعنی سے
اس موقع کو مفید اپنے تصور کرکے اور اپنی غرض مقدم جانکر میدان جنگ ترک کرکے ارادہ قبضہ کرنے
ریوا سوکا کیا شیر کھندیلا یعنے کیسری سنگہ نے یہ نقصان دیکھکر عین اوسوقت پر کہ آواز جے یعنے فتح کی
اوسکے گوش زد ہوتی تھی بے اختیار حالت ناامیدی مین زبان پر لایا کہ اگر فتح سنگہ یہان ہوتا تو ہمکو تمنا نچھوڑتا
اس علیحدگی افواج ہمراہی سے بھی وہ دل شکستہ ہوکر روبفرار نہین لایا بلکہ آمادہ اسپر ہوا کہ جو قسمت مین ہے
وہ ہوگا اور مثل اصل راے سلوت کے آمادۂ مرگ ہوا اوسنے میدان جنگ مین جہان اب تک بازار جنگ وجدل کا
اوسکے بھائی اودے سنگہ نے گرم کر رکھا تھا اپنے بھائی اودے سنگہ کو پیغام طلبی کا بھیجا اور اوس سے کہا کہ
وہ اپنی جان سلامت لیجاے مگر اوس راجپوت نے بچشم حقارت اس امر کو دیکھا لیکن جب کیسری سنگہ نے
اپنا ارادہ مرنے کا ظاہر کیا اور یہ کہا کہ اگر وہ بھی قتل ہوتا تو سلسلہ اوسکے خاندان کا ختم ہوجاتا تو اور حاضرین بھی
اس سخن مین شریک ہوے بلکہ اونھون نے ارادہ کیا کہ کیسری سنگہ کو بھی اس ارادۂ مرگ سے باز رکھین کیسری سنگہ نے
جواب دیا کہ مجھے خواہش زندہ رہنے کی نہین ہے دو بدنامی میرے سر پر ہین یعنے ایک تو قتل برادر اور دوسری
بد دعا بیکانیر کی چارن لوگون کی جنکے استحقاق کو مین نے ہنگام تقسیم مجبوراً اپنی شادی کے معدوم کیا تھا اب مین
تیسری بدنامی فرار ہونے کی اپنے اوپر نہین لونگا یہ سنکر اودے سنگہ نے بنا رضامندی منظور کیا اب کہ تلوار
گرد اوسکے چل رہی تھی کیسری سنگہ نے قربانی اوس ماتا کی جسکو گوشت اور خون اور مٹی چڑھتی تھی اوا کی اسطرح کہ
اپنے جسم مین سے گوشت کاٹا اور جو خون اوسکے جسم مین سے جاری نہین ہوا تو اوسکے عموی محکم سنگہ
اسوداوالہ نے اپنے جسم سے خون نکالکر اوسکے شامل کیا اس نظر سے کہ یہ امر اور وقت عظیم کا تھا اور یہ قربانی
اسواسطے کی تھی کہ کھندیلا قائم رہے کیسری سنگہ نے اپنا گوشت اور اپنے عموی کا خون لیکر مٹی مین ملایا اور
اوسکی گولیان بناکر اس غرض سے دان کین کہ علاقہ اوسکے ورثا کے قبضہ مین رہے دوم جسنے منتر قربانی کا
پڑہا یہ کہا کہ یہ قربانی منظور اور مقبول ہوئی اور ریاست لیثت اوسکی حکمرانی بیچ کھندیلا کی کرینگی شجاع کیسری قتل ہوا

سلہ احوال آئندہ سے دریافت ہوگا کہ نجی خارج کیا گیا تھا اور حکومت کاسلی فرع خاندان نے لے لی تھی اور اگر خوش نصیبی سے کوئی
تبدیلی حسب مراد ظہور مین نہ آوے تو قربانی کیسری کی بیکار ہوگی اور پیشین گوئی خاک مین ملجا یگی +

سنہ [illegible] قبضہ [illegible] ہوگیا [illegible] اودے سنگھ کو اجمیر مین لے گئے جہان وہ تین سال قید رہا اوس وقت رئیسان اودے پور اور کاسلی نے ارادہ کیا کہ تھانہ شاہی کو کھنڈیلا سے خارج کرین مگر اوسکے نتیجہ سے جو اونکے رئیس پر عائد ہوتا اندیشہ ناک ہوکر اونھون نے اول ایک پیغام اپنے صوبہ دار اجمیر کو واسطے اطلاع ہی اس اپنے ارادے کے بھیجا کہ وہ شریک اور ملزم ہمین ہنو مقام کھنڈیلا پر حملہ کیا ایک اور نادانستگی مخالف کی کرکے اوسکو اپنے قبضہ مین کرلیا اور دیوناتھ کو مع تین سو ترک کے تہ تیغ کیا جو صوبہ دار مذکور کو خواہش مقام مذکور کے لینے کی تھی اوسنے اپنے قیدی سے اس بارہ مین مشورہ کیا اور قیدی مذکور یعنی اودے سنگھ نے یہ وعدہ کیا کہ اگر وہ اوسکو رہا کرتا تو وہ اوسکو دوبارہ قائم اور سپرد کرتا نواب نے ضامن یعنے اول اوسکی رہائی کا چاہا اور راجپوت صفرسن نے جواب دیا کہ وہ کسی اور کو سواے اپنی والدہ کے اس امر کے واسطے لائق نہین جانتا اور والدہ بھی فوراً ضامن بابت اپنے فرزند کی ہوئی اودے سنگھ نے اپنا وعدہ پورا کیا اور صوبہ دار ایسا خوش اوسکے صداقت اور نمک حلال طریق سے ہوا کہ نذرانہ کثیر اوس سے لیکر اوسکا دار الریاستہ اوسکو دوبارہ بخش دیا ❊

اودے سنگھ نے اول یہ کام کیا کہ اوسنے اپنے برادران کو اس غرض سے جمع کیا کہ منوہر پور والہ کو جس کی دغابازی کے باعث اونپر یہ سب تباہی اور بربادی ہوئی تھی سزا دے اس موقع پر بھی دیاہاسے جنکی ساتھ سرداری فوج کی تھی بسرداری فوج آیا جنگ سخت کے بعد دیاہاسے مذکور رو بفرار لایا اور منوہر پور کا محاصرہ ہوا جب منوہر پور والہ نے دیکھا کہ اب نجات کسی طرح نہین ہے اوسنے پھر رجوع چھل یعنے فریب سے کی دو جاگیردار نسل نون کرن سے جو دونون مقام کھجرولی کے شریک قابض تھے اور مدت سے دیپ سنگھ کاسلی والہ سے منافقت رکھتے تھے جو کاسلی والہ اصل صلاح کار راجہ کھنڈیلا کا تھا ان دونون کو رئیس منوہر پور نے اپنی صلاح مین شامل کرلیا اور اونکو اوسنے دیپ سنگھ کے پاس یہ پیغام لیکے بھیجا کہ جب منوہر پور فتح ہوجاے گا تو کاسلی بھی اوسکے پاس نرہے گی ایسے اضلاع دغابازی سے کہ جو اوسکو لالچ دیتے تھے دیپ سنگھ اوسکے جال مین آگیا اور صبح ہی جب نقارہ جنگ کا بلند آوازہ ہوا رئیس کاسلی کا نقارہ کوچ کا بجانب اپنی ریاست کے گوش زد ہوا اودے سنگھ کو دیپ سنگھ کی وجہ سے معاوضہ منوہر پور والہ سے نہین لے سکتا تھا تو اوسنے تعاقب دیپ سنگھ کا کیا جو دیپ سنگھ لائق مقابلہ رئیس سردار یعنے کھنڈیلا والہ کے نہ تھا وہ سیدھا جاکر جے پور مین پناہ گیر اور خواہ ہوا اور اس فریب سے کاسلی تو فتح ہوا مگر منوہر پور بچ رہا

اسوقت مین جے سنگہ کلان حاکم امبر کا تھا اوسنے بدخواہ رئیس کو اپنے پاس رکھا اور وعدہ اوسکی حق رسانی کا
کیا بشرطیکہ وہ قسم کھائی کہ وہ جاگیروار اور خراج گذار جے پور کا رہے گا دیپ سنگہ نے قسم کھائی کہ مین مطیع گدی
جے پور کا رہون گا اور ایک عہدنامہ چار ہزار روپیہ سالانہ دینے کا دستخط کر دیا ✣

اسطرح پر بزرگی امبر کی اوپر گروہ شیخاوٹ کے پھر قائم ہوئی جو بزرگی اونکی اوسوقت سے جاتی رہی تھی
جب تکرار درباب دینے بھیری امرتسر کے جو قدیم رسم اطاعت کی تھی واقع ہوئی تھی اور جسوقت مین صرف
چند صد آدمی سلح بند اولاد شیخ جی کے موجود تھے بعد اس امر کے جے سنگہ گنگا جی نہانے گیا کہ وہان چند رسوم
مذہبی گرہن کی ادا کرے اور جب گنگا مین کھڑا دان کرتا تھا اور بہت اسباب واسطے دینے برہمنان کے
کنارہ پر جمع تھا اوسنے دریافت کیا کہ اوس روز دان لینے والا کون ہے رئیس کاسلی نے اپنا دامن پھیلایا
اور کہا کہ مین دان چاہتا ہون جو اسوقت کا دان صرف منگتا لوگون کو جنمین برہمن اور کبیشر اور غربا
تصور کیے جاتے تھے دیا جاتا ہے راجہ نے یہ حال دیکھکر تبسم کنان دریافت کیا کہ ٹھاکر صاحب آپ کی
درخواست کیا ہے دیپ سنگہ نے جواب دیا کہ آپ کے توسل سے پسر فتح سنگہ اپنا حصہ پدری کھندیلا کا
چاہتا ہے کہ اوسے ملے یہ درخواست اوسکی منظور ہوئی ✣

یہ واقعہ سنہ ۱۷۶۱ع مین ہوا تھا جب جاٹون کا دورہ ترقی کا تھا اور راجگان خرد اپنی اپنی فوج لیکر زیر حکم جی سنگہ جو افسر کلان
فوج شاہی تھا خدمتگذاری کرتے تھے مثل راجگان قرولی اور بھدوریا اور شیوپور وغیرہ سوم درجہ کا اودی سنگہ کھندیلا والا بھی
تھا بیچ محاصرہ مقام تھون کے رئیس شیخاوٹ کو الزام تغافلی کا دیا گیا اور گوا ودی سنگہ دو طرح ماتحت جی سنگہ کا تھا ایک تو
بنظر اوسکے مالک کلان ہونیکے اور دوسرے بباعث اوسکے افسر کلان فوج شاہی کے ہونے کے مگر وہ متحمل اس
الزام کا اپنی ہمقوم کی جانب سے ہونے سے نہین ہوا اور خفا ہو کر محاصرہ چھوڑ کر چلا گیا چورامن جاٹ نے
تجویز کی تھی کہ صلح ساتھہ سید کے جو وزیر تھا اوسوقت مین کرے کہ جب مقام تھون فتح ہونے پر تھا اور جو اودی سنگہ
شریک اس فریب کا تھا لہذا جے سنگہ نے جسکو نہایت رنج اس امر سے ہوا کہ وہ اپنی مدت کے غصہ کو جو بجانب
جاٹ ترقی نصیب تھا فرو کر سکتا ارادہ کیا کہ رئیس کھندیلا کو پاداش اوسکے غرور کی دیجاوے جو اوسکے ساتھہ
فوج شاہی بسرکردگی بازید خان تھی اوسکو ہمراہ لیکر اور اپنی برادری کو ساتھ لیکر اوسنے محاصرہ قلعہ اودے گدہ کا کیا
اودے سنگہ نے ایک مہینے تک اس قلعہ سے جو اوسنے تعمیر کر کے اپنے نام سے مشہور کیا تھا مقابلہ کیا اور
جب سامان اوسکا ختم ہوا تو مفرور ہو کر مقام نرو واقعہ مارواڑ کے چلا گیا اور اوسکے فرزند سوائی سنگہ نے کلید قلعہ

حاضر کردین اور فتح کنندہ کی خدمت مین حاضر ہوا اوسکی خاطرداری عمل مین آئی اور اوسکی عذر تقصیر کا وعدہ ہوا بشرطیکہ وہ خراج گذار امبر کا ہو جاوے اوسنے تیغ نیہ کا سلی کی کہ ایک عہدنامہ بابت ادا کرنے ایک لاکھہ زر سالانہ کا دستخط کردیا بعد ازان اس رقم مین کمی ہوتی ہزار کی ہوتی اور دوسری مرتبہ بیس ہزار اور کم ہوئے اور پینیتھہ ہزار خراج کھنڈیلا کا اوسوقت تک رہا ہے تا ... دونون مالک بیٹے جے پور اور اوسکی فوج کی قوت زائل ہوگئی اب ضعف مالک اور بدعت اور غارتگری پٹھانان و مرہٹہ نے اوسکی تعداد کو تعین میں اور مشکل الوصول کردیا قطع نظر اسکے وعدہ جو دیپ سنگہ نے ساتھہ کیا تھا اوسکو یاد کرکے اوسنے اراضی کی تقسیم مثل حصص قبل از قتل فتح سنگہ کردی یعنے تین حصہ سوائی سنگہ کے مع خطاب رئیس شنجاوٹ اور دو حصہ دھیر سنگہ پسر فتح سنگہ کے کردیے یہ دونون رئیس جو تابع شراکت کھنڈیلا کے تھے اپنی اپنی فوج کے ساتھہ اپنے مالک کے پاس حاضر رہا کرتے تھے پس اوسنے سنگہ نے اونکی غیر حاضری کو غنیمت سمجھکر مدد گروہ قزاقان قوم لارخانی حملہ کرکے کھنڈیلا پر قبضہ کرلیا بعد ازان نیز جے پور فرزند نے کار سعادت مندی کو انجام دیکر اپنے والد کو اوسکے موروثی علاقہ سے خارج کیا وہ پھر خارج ہوکر مقام نروہ مین چلا گیا اور وہان وہ رہنے لگا پانچ روپیہ یومیہ اوسکو اوسکا فرزند تا حین حیات اوسکے دیتا رہا مگر یہ شخص اپنے فرزند سوائی سنگہ کے بعد تک زندہ رہا سوائی سنگہ کے تین فرزند تھے ایک نندرابن جو کھنڈیلا مین گدی نشین ہوا دوسرا سمبھو جسکے پاس جاگیر رانولی کی تھی اور تیسرا کوسل جسکی جاگیر مین پپرولی تھی +

باب ششم

نندرابن داس کا شریک حال مادھو سنگہ رہنا بیچ جنگ ہاے باہمی امبر کے ۔ انقسام اراضی کا قاعدہ منسوخ ہونا برہمنان کا آپکو قربان کرنا ۔ نتیجے اسکے جو نندرابن داس کو بیچ تنازعات اندر سنگہ رئیس دوم کھنڈیلا کے حاصل ہوے ۔ جنگ ملکی باہمی ۔ خیرات بکثرت کرنا نندرابن کا واسطے اپنی تربیت کے اوسکا تارک ہونا گوبند سنگہ ۔ اوسکا قتل ہونا ۔ نرسنگہ داس ۔ ترقی اور غارتگری مرہٹہ ۔ حصار کھنڈیلا ۔ شرائط مخلصی قتل بیجا نبران جو مرہٹہ نے کیا ۔ اندر سنگہ کا اسکے معاوضہ لینے مین مرجانا ۔ پرتاپ سنگہ ۔ ترقی رئیس سیکر معاملات جو درمیان پرتاپ اور اوسکے شریک نرسنگہ کے واقع ہوے ۔ پرتاپ کا کل کھنڈیلا حاصل کرنا ۔ نرسنگہ کا بجنگ حاصل کرنا اپنا حصہ کھنڈیلا ۔ خانگی فسادات اور تکرار عام اجتماع رئیسان سدہانی اور رائے سلوت واسطے مقابلہ دست درازی امبر ۔ عہدنامہ فیمابین شنجاوٹ اور دربار امبر ۔

انفساخ اوسکا منجانب آخر الذکر یعنے دربار امیر ۔ گدی معلوم کا حملہ کرنا اور شہر گروہ ہلدیا ۔ نرسنگ کا [illegible]
خراج گذاری دربار سے اور کھندیلا کا ضبط ہونا ۔ نرسنگہ اور پرتاب کا بدعا بازی گرفتار ہوکر جے پور جانا ۔
کھندیلا کا شامل علاقہ خالصہ ہونا ✤

بندرابن داس باستقلال تمام شریک مادہو سنگہ کا بیچ جنگ ہاے باہمی کے جو واسطے گدی امیر کے واقع ہوئین رہا اور مادہو سنگہ نے چاہا جب اوسکا مطلب برآمد ہوا کہ اپنے شرکاے حال اور رفقا کو بابت اونکی خدمتگزاری کے انعام تقسیم کرے حسب درخواست اوسکے مادہو سنگہ اسپر آمادہ ہوا کہ انقسام اوس اراضی کا جو باعث اسقدر کشت و خون کی ہوئی تھی منسوخ ہوا اور بندرابن جو چاہے کہ تنہا مالک کھندیلا کا رہے پانچ ہزار آدمی اوسکے زیر حکم کیے گئے کہ رئیس خرد یعنے اندر سنگہ نبیرہ دیو سنگہ کو خارج کرے اور اوسنے کئی ماہ تک مقابلہ سخت اوسکا کیا اور آخر کار جب اوسکا قلعہ خرد قابل مقابلہ کے نہ رہا تو وہ مفرور ہوکر مقام پرسولی کو چلا گیا اور وہان پھر اپنے تحفظ مین مصروف ہوا وہان قریب تھا کہ وہ مغلوب ہوکر حاضر ہوتا کہ ایک امر اتفاقیہ نے اوسکو صرف جلا روطن ہونے سے نہین محفوظ رکھا بلکہ اوسکے استحقاق اوسکو عطا ہوے ✤

سپاہ تنخواہدار کی تنخواہ صرف بندرابن کے ذمہ تھی اور چونکہ اوسکے بزرگ کچھ خزانہ نہین چھوڑ گئے تھے لہذا بمجبوری اوسکو ڈانڈ اپنی رعایا پر مقرر کرنا ضرور ہوا اور اس ڈانڈ سے قوم مذہبی بھی مستثنا نہین رکھی گئی اس مطالبہ ناجائز سے ناراض ہوکر چند برہمنان ذی مقدرت نے راجہ سے التجا کی کہ اونکے مرتبہ بزرگی مین فرق آتا ہے مگر اونکے رئیس نے کچھ سماعت نہین کی کیونکہ اوسکی زیست منحصر اوپر آمدنی کے تھی چونکہ اس عدم سماعت کا نتیجہ نقصان مرتبہ اور دول کا تھا اونھون نے رجوع اوس قسم کے معاوضہ سے کیا جسکو چندی کہتے ہین یعنے قربان اپنا اپنی ذات کا اور اونھون نے آپ کو روبرو اوسکے مجروح اور قربان کیا اور دم واپسین اوسکو بددعا دی خون برہمنان کا اوپر گردن بندرابن کے ہوا اب اوسکے ذاتی دوست بھی اوس سے احتراز کرنے لگے اور اوسکے مالک مادہو سنگہ امیر والے نے واسطے بریت اپنی اس خفیہ شرکت گناہ سے اپنی فوج کو جمع کیا اور بیس ہزار روپیے اپنے ملک کے برہمنان کو تقسیم کیے اسطرح پر اندر سنگہ کو مہلت حاصل ہوئی اوسنے سب اپنے رفقا اور ہمراہی کو جمع کرکے ہوشیاری اور دانشمندی جاکر وہ شامل فوج جے پور ہوا جو بسر کردگی خوشحالی رام بوہرا کے واسطے سزا دہی راو ماچیری کے جمع ہوئی تھی نتیجہ اس فوج کشی کا یہ ہوا کہ راو کو مجبور ہوکر ریوٹرا دلایا اور پناہ گیر جاٹون کا ہوا اس مہم مین اندر سنگہ نے وہ نام پیدا کیا کہ بادا بے نذرانہ پچاس ہزار روپیہ کے

اوسنے اپنا حصہ تلف شدہ کھندیلا حاصل کیا اور پٹہ راجہ کا اوسکو ملا ✣

مگر نزاع دوامی درمیان ان دونون راجگان کھندیلا کے تہی اور ہر ایک اپنا اپنا قلعہ مضبوط رکھتا تھا ہر روز لڑائی دروازہ کھندیلا پہ ہوتی تہی اور گو طوالت کا اندیشہ ہے مگر ہم بیان کرینگے کسطرح یہ جنگ ہوا کرتی تھی اور ہم ایک تواریخ باہمی اور مقوم کی نظیر دیتے ہین کہ کسی مین اسقدر رشتہ خون اور واسطہ داری سے قطع نظر نہین کی گئی تھی جسقدر اس نزاع باہمی مین ✣

اندر سنگہ کی طرف ہر دل عزیزی بمقابلہ طرف ثانی کے قوت عظیمہ کی تھی اور وہ بہیجتی فوج کشی اوپر اودے گڈہ کو جو ایک قلعہ اوسکے مخالف کا تھا کرتا تھا کہ رگھنا تھہ سنگہ پسر خرد مخالف اوسکے شریک ہوا اس شخص نے جسکی جاگیر مین مقام کوچور تھا تین اور مقامات پر قبضہ کرلیا تھا اور اونکے قبضہ مین رکھنے کے واسطے اوسنے جانب داری اپنے والد کے دشمن کی کی بندرابن نے اس غرض سے کہ توجہ منقسم ہوجاوے حملہ اوپر کوچور کے کیا جسکے مقابلہ کے واسطے اوسکا فرزند مع اوسکے برادرزادہ پرتہی سنگہ رنولی والہ کے اور اوسکے ہمراہی کے موجال سے علیحدہ ہوکر مقام مذکور کے تحفظ کے واسطے روانہ ہوا مگر حملہ کوچور بیکار رہا اور بندرابن واپس واسطے لینے کھندیلا کے آتا تھا کہ راستہ مین فوج مخالف سے دوچار ہوا اور جنگ باہر شہر کے واقع ہوئی دروازہ شہر مسدود ہوے اور کوئی دوست یا دشمن اندر جانے نہین پاتا تھا اس اثنا مین محاصرہ اودے گڈہ کا بھی سب نہین ہوگیا تھا اوسمین گوبند سنگہ پسر کلان بندرابن کا کررہا تھا اور فوج محاصرین کا سردار ایک رشتہ دار قریبہ باہر سنگہ چیرانا والہ تھا کئی روز تک ہر روز جنگ واقع ہوئی اوس مین والد اور ولد عموی اور برادرزادہ وہمشیرزادگان باین قریب رشتہ داری ایک دوسرے کو قتل کرتے تھے آخرکار فریقین ماندہ اور عاجز ہوے اور صلح درمیان مین آئی جسکی رو سے وہ استحقاق اندر سنگہ کو حاصل ہوے جنکا اظہار اوسنے مردانہ وار کیا تھا ✣

اس اثنا مین ایک کوشش ضعیف اور متزلزل نجف خان نے واسطے دوبارہ حاصل کرنے اپنی قوت تلف شدہ کے بسرداری فوج شاہی کے کی جسکو ترغیب اوس دغاباز راو راجہ ماچیری والہ نے دی تھی فوج شاہی بیچ علاقہ گروہ شیخاواٹی مین داخل ہوئی کہ محصول تحصیل کرے اسوجہ سے سب اوس کو بدل ناپسند کرتے تھے نول سنگہ نول گڈہ والہ اور باگ سنگہ کھیتری والہ اور سورج مل لبباو والہ جو سب رئیسان قوم سدہانی سے تھے جو وہ مطالبہ ادا نہین کرسکے تو اونکو گرفتار کرکے محبوس کیا جب تک کئی لاکھ روپیہ اونسے بطور نذرانہ رہائی نہین لیا اونکو محبوس رکھا یہ سبب بیہ دہ اصل غریب کاشتکاران و رتجاران منحت کش کی گردن پر آ

جو آوازِ جنگ ختم ہوئی اہلکاران مذہبی نے کبھی یہ امر گوش گذار بندرابن کرنا موقوف نہین کیا کہ اوسکو ضرورت کفارۂ قتل برہمنان کا کرنا ضرور ہے گو وہ ہر روز اپنی اولاد کے ورثہ مین سے اچھے اچھے قطعات اراضی کھندیلا اوس گناہ کے دفعیہ مین برہمنان کو دیتا تھا جسکے کہ امرا اوسکے فرزند اور لعبید گوبند کو ناگوار ہوا اور وہ اس بارہ مین گفتگو بمیان لائے نتیجہ اسکا یہ ہوا کہ بندرابن راج سے کنارہ کش ہوا اور اوسنے پانچ شہر اور آمدنی درآمد اشیاے کھندیلا اپنے واسطے رکھکر باقی سب راج سپرد اپنے فرزند کے کردیا (اوسکا فرزند دوم رگھنا تھہ نامی کی جاگیر مین کوچور تھا) ✣

گوبند سنگہ مدت تک عزت رئیس راے سلوت ہونے کا لطف حاصل نکرسکا جس سال گدی نشین ہوا اوس سال پیداوار فصل خراب ہوئی اور باشندعا اپنے جاگیردار رنولی کے اوسنے دورہ اپنے علاقے کا اس مراد سے کیا کہ فصل کو دیکھکر جہان مناسب ہو جمع مین کمی دیجاے ✣

وہ مثل اپنے والد کے توہمات مذہبی کا حیدان پابند نتھا گو اوسکو اوسکے نجومی نے کہا تھا کہ ماہ پوس کی اماوس کے روز ہوشیار رہکر قلعہ سے باہر نجانا مگر وہ بخلاف اسکے اوس روز بھی علاقے کی گشت مین رہا اس روز ایک ہمراہی اوسکا جو راجپوت کجرولی کا تھا اوسکے پاس جو اسباب یا زیور قیمتی گوبند سنگہ کا تھا وہ جاتا رہا اور رئیس مذکور نے اوسکو جلسۂ عام مین الزام دزدی کا لگایا گو اوسنے عذر اپنی بیگناہی کا کیا مگر سود مند نہوا یہ خیال کرکے کہ میری عزت تو گئی اور سزا ابھی ضرور ہوگی اوسنے ارادہ اسکے رئیس کی جانستانی کا کیا اور شب روز مذکور اوسنے اوسکو قتل کیا گوبند سنگہ کے پانچ فرزند تھے نرسنگ سوبج مل (جسکی جاگیر مین مقام دود یا تھا) باگ سنگہ جوان سنگہ اور رنجیت اور یہ سب صاحب عیال و اطفال تھے ✣

نرسنگہ داس اوسکا پسر کلان گدی نشین ہوا اور باوجود تنازعات باہمی اور سزادہی اور جبرستانی فوج شاہی اور اونکے مالک راجہ امبر کے گروہ روساے شیخاواٹی نے اپنے ملک اور آبادی ملک کو ترقی دی تھی اور اسوقت مین صرف نام سلطنت مغلیہ کا رہگیا تھا اور اونکا بادشاہ بھی راضی ساتھہ نام اطاعت اور خراج گذاری اور خدمت گذاری وقت ضرورت کے رہتا تھا اور وہ ارادہ بہت کم دست اندازی کا اوپر اونکی آزادی کے رکھتا تھا مگر اب ایک دشمن جدید پیدا ہوا اور اگرچہ وہ اونکے مذہب ہنود کا تھا مگر وہ زیادہ تر تباہ کنندہ بہ نسبت تندخواہل اسلام کے تھا مگر خوش نصیبی باشندگان صحرا کی تصور کرنی چاہیے کہ درمیان اونکے اور غارت گر ہند یعنے مرہٹہ طامع کے ایک دریا ریگ کا موجود تھا بعد رزنحس جنگ میرتا کے

جہان بدنصیبی راجپوت سے ڈوی بائن صاحب کو موقع اونکی شکست آزادی کا دستیاب ہوا تھا یہ گروہ غارتکن جوق جوق علاقہ شیخاواٹی مین پھرتے تھے اور غارتگری اور قتل اور مقید کرکے لیجانا رئیسان کلان اور اونکی والاؤں کا جب اونکو روپیہ کہین سے نہین ملتا تھا اور ان مقیدین کو وہ اپنی فوج کے پیچھے لیے پھرتے تھے جس سے اونپر بڑی تکلیف گذرتی تھی اور اونکی بے آبروئی بھی ہوتی تھی اور وہ مجبور ہوکر اپنے مال و اسباب فروخت کرکے اپنی رہائی حاصل کرتے تھے اور یا جب یہ دیکھتے خانہ بدوش اونکے خرچ دینے سے عاجز آجاتے تھے اور یا اونکے تحفظ رکھنے سے تنگ ہوتے تھے تو اونکو رہائی دیتے تھے +

اب ہمکو طریق وحشیان چلنے دو اور بیان صرف ایک روز کی حرکت غارتگری کا بیان کرنے دو +

جب مرہٹہ داخل علاقہ کرومع شیخاواٹی کے ہوے فوراً بعد جنگ میر تلکے اونھون نے اول حملہ اوپر بائی کے کیا باشندگان بائی نے جو دیکھا کہ ان غارتگرون سے چشمداشت رحم کی خلاف قیاس ہے وہ شہر چھوڑکے روبفرار لائے اور جو اپنا اسباب وہ لیجاسکے وہ لیکر شہر ہاے کلان مین پناہ گیر ہوے مگر ایسے راجپوت قلعہ خرد مقام بائی مین اپنی حرمت اور آبرو راجپوتی کے بچانے کے واسطے نبا برمقابلہ حملہ آوران مقیم رہے بائی پر حملہ ہوا کسی راجپوت نے مہلت منظور نہین کی اور جملہ تہ تیغ ہوے وہان سے حملہ آور بجانب کھندیلا روانہ ہوا راستہ مین ایسی ہی حرکات خونریزی کی واقعہ ہوئین جب دو کوس شہر مذکور باقی رہا تو فوج نے قیام بمقام ہوڈی کا تنگ کیا اور ایک پنڈت[1] کو پاس راو اندر سنگہ کے واسطے تقرر تعداد خرچہ ادائی بھیجا اوسنے بیس ہزار روپیہ کا وعدہ دینے کا کیا اور تین ہزار بطور گھوس[2] لینے رشوت اس پنڈت درمیانی کو دو رئیس جنھون نے منجانب دونون راجگان کھندیلا وعدہ کیا تھا ہمراہ پنڈت مذکور کے دشمن کے قیامگاہ مین گئے ان دونون رئیسون کے نام نول اور دلیل تھے اور چونکہ اوسے سرانجام اسقدر روپیہ کا ممکن نتھا لہذا اونکے ہمراہ دونون اہلکاران مال بطریق اول گئے تھے مگر اونکو نا امیدی ہوئی جب حاکم دکنی نے

---

[1] درمیان ان غارتگرون کے مذہبی لوگ پنڈت رہا کرتے تھے اور وہ بہت خواہشمند مثل جلا ہوتے تھے اور اگر راست کہا جاے تو وقت ضرورت دلاوری مین بھی کم نتھے اور معاملہ صلح اور اتفاق مین برہمن مرہٹہ یکہ ہوتا ہے ہوشیار اور چالاک اور دلاور وہ خود نثار دلی سے بہتر اس کام مین ہوتے ہین +

[2] گھوس رشوت کو کہتے ہین اور کوئی صلح یا امر بغیر اسکے طے نہیں ہوتا تھا اور گھوس ایسی عام تھی کہ جب پیشوا کار وزارت کرتے تھے تو یہ شرط کیا کرتے تھے کہ اسقدر گھوس خزانہ خانگی مین جاویگی +

تکرار کی اور چاہا وہ دونون رئیس بطریق اول ہمراہ رہین منجملہ انکے ایک رئیس نے اپنی سانگ جسکو راجپوت کبھی جدا نہین کرتے ہلاکر آہستگی سے کہا کہ یہ پہنچا ہے اور حقہ اپنے ملازم سے لیکر خلاف ادب پینا شروع کیا ایک دکھنی جاہل نے اوسکا حقہ چھین کر پھینک دیا اور ٹھاکر مذکور کی تلوار فوراً میان سے باہر ہوئی مگر وہ اوسکو کام مین نہین لایا تھا کہ ایک گولی پستول کی اوسکے سر کے پار ہوگئی دلیل سنگہ کے ہمراہیان بیچ معاوضہ لینے اپنے ہمراہی کے ایک ایک قتل ہوے اور اندر سنگہ جو خود کھندیلا سے باہر اس غرض سے آیا تھا کہ دیکھین ملاقات اور صلح کیونکر ہوتی ہے عین اوسوقت وہان پہونچا جسوقت اوسکا ہمقوم قتل ہوتا تھا یہ دیکھکر اوسکو صلاح دی گئی کہ کھندیلا مین جاگزین ہو مگر اوسنے جواب دیا نہین بہتر یہ ہے کہ مین روبروے دروازہ کھندیلا قتل ہون نہ کہ اس بے آبروئی کے بعد بغیر معاوضہ لینے اپنے رشتہ دار کے قتل کا داخل شہر ہون یہ کہکر گھوڑے سے اوترا اور گھوڑے کو چھوڑ دیا اوسکے ہمراہیون نے بھی ایسا ہی کیا اور تلوار پکڑکر قاتلان کے گروہ مین گھس گئے قسمت کا لکھا پایا اندر سنگہ نزدیک اپنے جاگیردار مقتول کے زمین پر گرا تھا اور تعجب یہ ہے کہ منجملہ ان سب کے دلیل سنگہ صرف زندہ رہا گو اوسکا جسم زخمون سے بھرا ہوا تھا اوسکو اوٹھاکر دشمن کے مقام مین لے گئے ✣

یہ شروع اوس طول طویل خونریزی کا تھا جو شیخاواٹی مین اوسوقت ہوئی تھی جب مرہٹہ بعد پٹھان اور مغل کے آئے یہ لوگ وارث اونکی بدنیتی کے ہوے مگر کچھہ بھی ورثہ اونکو اونکی شان وشوکت اور تواضع وتکریم کا نصیب نہین ہوا تھا مگر اونکی بدعت کے واسطے علاقہ شیخاواٹی بہت کم تھا بلکہ کل ہندوستان ایک مرتبہ ان غارتگران کے نزدیک کم وسعت تھا اور کوئی ریاست یا ضلع یا شہر ستلج سے سمندر کے کنارے تک ایسا نہین جہان اسطرح کی قتل اور خونریزی نہوئی ہو اور اگر ہم مداخلت نہ کرتے تو وہی حال آج کی تاریخ تک جاری رہتا ✣

پرتاپ سنگہ جو اپنے موروثی حصہ پر بعد اپنے شجاع والد کے ایسے نازک وقت مین قابض ہوا اپنی والدہ کے ساتھ بمقام سکرائی تھا جو ایک قلعہ اوپر پہاڑ کے دس میل کے فاصلہ پر مقام کھندیلا سے واقع ہے واسطے حفاظت شہر کے بڑے آدمیون نے کھاتے غلہ کے کھودے اور اپنے اسباب کو فروخت کرکے یہ چاہا کہ اونکے رئیس صغرسن پر زیادہ وقت عائد نہو جو مطالبہ تھا وہ حاصل کرکے دشمن یہان سے روانہ بجانب علاقہ سدہانی ہوا اول اودے پور پر حملہ ہوا اور بعد لینے کے اوسکو لوٹا اور دیوار ہاے شہر پناہ مسمار کردین

اور قرش بطمع خزانہ کے کھودا گیا بعد چار روز لوٹ کرنے کے وہ وہان سے روانہ ہوے اور مقام مذکور کو ویران کرکے بجانب شمالی ریئسان سنگھانا اور جھونجھنو اور کھیتڑی روانہ ہوے بعد روانگی دشمن کے پرتاپ سنگھ کم سن نے مع اپنے رشتہ دار نرسنگھ کے قیام اپنا کھنڈیلا مین کیا مگر تاخت وتاراج وکھنی کا زخم ہنوز کلیۃً اندمال پذیر نہین ہوا تھا کہ مطالبہ خراج کا منجانب اونکے مالک یعنے راجہ امبر کے کیا گیا پرتاپ سنگھ نے معاملہ اپنا چہارم پیداوار کے دینے کے وعدہ سے کرلیا مگر نرسنگھ نے اپنے بزرگونکی عادات تساہل اور مدمغ پرنظر کرکے اس انتظام کو ناپسند کیا اور یہ کہا (فی الحقیقہ اوسکا قول درست ہی) کہ ایسی انتظام سے وہ مثل ایک میدار بھومیا کی ہوجائیگا +

اب ایک شاخ بعیدہ خاندان کھنڈیلا شیخاوٹ نے ایک طرز اختیار کیا جسکے باعث آیندہ اوسکی شہرت ہوئی دیبی سنگھ رئیس سیکر نے جو اولاد راو ترمل کاسلی والہ کا تھا زبردستی اپنے علاقہ موروثی مین پچیس شہر کلان مثل لوہاگڈہ وکھور وغیرہ شامل کرلیے تھے وہ اس موقع کو غنیمت سمجھا کہ اوسکا مالک درباری تکرار مین مصروف ہے اور تنگ ہورہا ہے اور ارادہ حملہ کرنے اوپر دواسو کے کیا مگر مرگ نے اس رئیس سیکر کے ارادہا بلند کو موقوف رکھا چونکہ کوئی اولاد اوسکی نہ تھی لہذا اوسنے مجبوری لچھمن سنگھ پسر ٹھاکر شاہ پورا کو متبنے کیا تھا مگر دربار جیپور نے جو ناراض اس حرکت بیجا حملہ آوری ناجائز منجانب رئیس سیکر اوپر اوسکے برادران کم قوت کے ہوگیا تھا نندرام ہلدیا کو (برادر وزیر دولت رام) جو تحصیلدار خراج شیخاوٹ کا تھا حکم دیا کہ فوج کشی کرکے اوسکو مغلوب کرے فوراً جب یہ حکم دربار کا مشتہر ہوا جملہ باروتیا[1] گرد جھنڈہ تحصیلدار کے جمع ہوے کہ وہ بھی مدیع چھوڑانے اپنے ورثہ کے جو رئیس سیکر نے اونسے چھین لیے تھے کرینگے سواے بذات خود شامل ہونی کھنڈیلا رئیس کے اوسکے شریک پتاوت کاسلی والہ اور بلارا اور دیگر خاندان ترمل جمع ہوے اور نیز سدہانی آکر شامل ہوے جو کبھی مداخلت بیچ امور راے سلوت کے نہین کرتے تھے یہ سدہانی مع زرخراج اور سپاہ بخوشی شامل افسر دربار جیپور ہوے کہ رئیس سیکر کو مغلوب کرین جو اون سب پر ترقی پکڑتا جاتا تھا اسطرح سب فوج شیخاوائی کی جمع ہوئی مگر خیال کرنا چاہیے کہ دیبی سنگھ بھی ایک آدمی عجیب طبیعت کا تھا جسنے یہ سب ناپسندی اپنی نسبت کر رکھی تھی اوسکی اول فکر یہ تھی کہ دربار مین مضبوط دوست کرنے چاہیین تاکہ جو اوسنے قبضہ مین کیا ہے وہ بحال رہے خاصکر دوستی وزیر کی اوسنے حاصل کی تھی اور وہی کام آئی ایک پیغام اوسنے معرفت رئیس چونداوت اور دیوان سیکر اور رہا بیہارے کی ہلدیا بھیجا

[1] باروتیا اوسکو کہتے ہین جو خارج بار اور وطن سی ہوا یعنے جلاے وطن یا اشتہاری جسکا جیسا جرم ہوا اور جو جسطرح پر خارج از وطن ہوا ہو +

اور التجا کی کہ وہ بپاس خاطر رئیس مرحوم اوسکے بچہ صغرسن کو حوالہ کرسنہ اور معاوضہ طلب بارو تیون کے
نہ کرین ہلدیا والہ سنے بجواب یہ کہاکہ ایک ترکیب ہے جس سے تعمیل حکم دربار مین کو پائی ہوسکتی ہے وہ یہ ہے
کہ جب وہ مع فوج متصل مقام مقصود کے پہونچے تو وہ بھی فوج بکثرت جمع کر رکھے تاکہ کچھ شبہہ سازش کا
اوسکی نسبت بھی عائد نہو بوجہ خزانہ دیبی سنگہ کے جو قائم خانی فتح پور کی قوت سے لا انتہا ہو گیا تھا یہ امر
بہت آسان تھا جس سے بریت ہلدیا کی ہوتی تھی لہذا جب وہ قریب سیکر کے پہونچا تو دس ہزار آدمی اوسکے
مقابلہ کو موجود تھے اوسنے ظاہر مین محاصرہ سیکر کا کیا اور بہت مصالحہ خرچ کیا بعد ازان ایک تحریر دربار کو
بھیجی جان اوسکا بھائی وزیر تھا اور یہ لکھا کہ سیکر کا بغیر نقصان عظیم وقت اور آدمی اور روپیہ کے وہ کچھ
نہین کرسکتا اور یہ بھی درج کیا کہ صلاح یہ ہے کہ اطاعت وہ منظور کرتا ہے وہ دربار سے بھی منظور ہو جاے
اور بغیر انتظار جواب کے اوسنے دو لاکھ روپیہ بطور جرمانہ راجہ کے واسطے لیا اور ایک لاکھ بطور نذرانہ
اپنے واسطے محاصرہ اوٹھا لیا گیا اور سیکر کو چھوڑ دیا جو اوسکی مرضی ہو کرے اور اس مین بھی اوسکی اعانت
بہت بوجہ تکرار باہمی رئیسان سرکار کھنڈیلا کے ہوئی پرتاب نے نرسنگہ کے نامنظور کرنے مطالبہ دربار کو
اور جو نتیجہ پھر اوسکو ملا غنیمت اور اپنے مفید تصور کرکے چاہا کہ اونکے بزرگون کی تکرار کا تصفیہ کرے اور دونون
حصص یکجا کرکے آپ لے لے اور بشرطیکہ نرسنگہ وہ ذمہ دار کل خراج کا ہوگا اور اپنی فوج سے خدمتگذاری دربار
کیا کرے گا اور سوائے اسکے ایک نذرانہ معقول ادا کرے گا ہلدیا اسکو منظور کرنیکو تھا کہ راول اندر سنگہ
سموت والہ رئیس خاندان نانہاوت جانب دار نرسنگہ کا ہوا اور اوسکو اپنی ذمہ داری پر طلب کیا اور اوسکے
نیت یعنے شریک کے ارادہ سے مطلع کیا اور کہا کہ اوسکے نام کا پٹہ بھی لکھا گیا ہے رئیس مذکور نے
کہا کہ اب بھی وہ اوسکو موقوف کروا سکتا ہے اگر وہ شرائط دربار منظور کرے مگر نرسنگہ نے منظور نہین کیا
بعد ازان رئیس سموت نے کہا کہ فوراً یہان سے چلے جاؤ جو تم میری حمایت پر آئے ہو تو مین جانتا ہون
کہ تم بسلامت پھر اپنے مقام تک پہونچ جاؤ ورنہ خاندان امبر کی ایسی پیچیدہ حرکات ہین کہ اگر تم زیادہ
یہان مقیم رہوگے تو مین بھی تمھاری حفاظت کے باعث خرابی مین پڑونگا لہذا بوقت شام اپنے ساتھ
جوان ہمراہ دیکر اوسنے اوسکو نول گڈہ پہونچا دیا اور دوسرے روز وہ اپنے قلعہ گوبند گڈہ مین پہونچ گیا
یہ ہوشیاری رئیس سموت کی بیفائدہ نتھی بلکہ اوسکو ملامت کی اور دھمکایا کہ دربار بہت ناراض ہونگے
کہ تمنے جو نرسنگہ کو جانے دیا مگر اوسنے عمدگی سے جواب دیا کہ مین نے راجپوتی کا کام کیا ہے اب جو نتیجہ اوسکا ہو

اوسکے واسطے موجود ہین چونکہ اخیر مین حال بدوضعی دربار اور طبائع زشت انسان درحالت انتظام جاگیرداری واضح ہوگا لہذا ہم خواندہ کتاب ہذا کی طبیعت تحمل پر جبر کرکے نتیجہ بھی تحریر کرتے ہین +

سموت اوسکا اصل خاندان ناتھاوت کے فرقہ کے ہین فرع کلان کا خطاب راول ہے اور اوسکو بزرگی اوپر اکثر جاگیرداران کے حاصل ہے مگر ان دو خاندانون مین اکثر تکرار برتری کی ہوتی ہے اور اوسکے باعث نہایت خونریزی وقوع مین آئی ہے بوجہ بے حرمتی اندرسنگہ کے جسکا ذکر ابھی ہوچکا ہے اوسکا رقیب جو بلایا ہوا دربار مین گیا اور اسقدر نذرانہ کثیر کا وعدہ کیا کہ اوسکو استحقاق برتری وبزرگی عطا ہوا طمع اور معاوضہ ثانی دوہری ترغیب تھی اور ایک حکم تحریر ہوکر اندرسنگہ کے پاس بھیجا گیا (جو کام سانحہ تحصیلدار خراج کی کرتا تھا) کہ سموت ضبط کیا گیا جب یہ حکم اوسکے پاس پہونچا تو اوسنے مثل رعایاے باوفا حکم مذکور کو سر پر رکھا اور فوراً مقام سموت مین جاکر حکم دیا کہ اوسکے عیال واطفال وہان سے روانہ ہون اور بہت جلد اونکو اور سب اپنے مال واسباب کو ہمراہ لیکر اپنے بزرگون کے مقام سے روانہ ہوکر مارواڑ چلا گیا بعد ازان اوسکی رانی کو موضع پیپلی عطا ہوا اور یہان وہ ذیشان اور ہر دل عزیز اور نمک حلال اندرسنگہ آکر مقیم ہوا اوسوقت جب اوسکو معلوم ہوا کہ دست قضا اوسپر دراز ہونے والا ہے کیونکہ اوسکی نیت یہ تھی کہ اوسکی موت اراضی کچھواہا مین ہو اور اوسکی خاک درمیان اوسکے بزرگون کے دفن ہو یہ شخص جو ذاتی دلاور تھا اوپر قاعدہ سومدھرم یعنے تابعداری کے کاربند ہوا اور یہ قاعدہ اب بھی درمیان اس جملہ بدوضعی اور بدنیتی کے متروک نہین ہوا ہے بموجب قواعد مستمرہ ان ریاستون کے قرین انصاف یہ تھا کہ اندرسنگہ اس ناجائز حکم سے استادگی کرتا گو یہ طریق اوسکا نزدیک اون لوگون کے جو صرف ظاہر ہر شے کا دیکھتے ہین سرکشی مین داخل ہوتا مگر حاکم اعلے کو اسمین غور کرنا چاہیے جب اونکو کوئی فیصلہ مقدمہ فیما بین راجہ اور اوسکے جاگیردار کے کرنا ہو اور اونکو لازم ہے کہ فریقین کی اصلیت اور حیثیت اور رشتہ داری پر نظر کرین جو صرف اس قسم کے اتفاق کو قائم رکھ سکتے ہین +

پھر سلسلہ تواریخ شروع ہوتا ہے جب پرتاپ سنگہ کو اسطرح کل کھندیلا ملگیا اوسنے ایک دروازہ مستحکم کا مسمار کرنا شروع کیا جس دروازہ پر سے ہنگام نزاع اوسکے دشمنون نے کچھ گولے اوسکے قلعہ پر مارے تھے جب مسماری ہوتی تھی ایک فال بد نسبت پرتاپ سنگہ کے ظاہر ہوئی ایک مورت گنیش کی اس دروازہ کی دیوار پر لگی ہوئی تھی ایک ضرب نادانستہ اور بدقسمتی سے اوسپر ایسی لگی کہ وہ شکستہ ہوکر زمین پر گر پڑی

اور جو وہ مورت تر کونا تھی لہذا اوسکے ٹکڑے ہوکر فرش پر پڑے رہے با وجود اسکے پھر بھی مسماری جاری رہی اور دروازہ بلند زمین کے برابر ہوگیا پرتاپ سنگھ نے جملہ امور دارالریاستہ طے کرکے مقام روہاسو پر فوج کشی کی اور اوسکو فتح کرکے محاصرہ گوبندگڈہ کا باعانت ہلدیا شروع کیا گوبندگڈہ سے دو کوس کے فاصلہ پر اور چار کوس رلوئی سے مقام گورا مین قیام کیا وہان رئیس رلوئی نے جو جانب دار اپنے مالک یعنے نرسنگھ بدنصیب کا تھا ایک پیغام بذریعہ اپنے کارپرداز کے پاس ہلدیا کے اس مضمون کا بھیجا کہ وہ ذمہ دار جملہ زر باقی ذگی نرسنگھ کا ہے بلکہ ایک نذرانہ معقول کا بھی وعدہ کیا اگر وہ پھر نرسنگھ کو اوسکے حق کو پہونچا وے وہ کھندیلا مین گیا اور وہان ایک گروہ سپاہ محلات مستحکم نرسنگھ مین تعنیات کی اور اسپر راضی ہوا کہ وہ گوبندگڈہ سے بذریعہ اوسکی سپاہ کے خارج کردیے جاوین اسوجہ سے سورج مل اور باگھ سنگھ برادران نرسنگھ شب تاریک مین ایک سو پچاس سپاہ ہمراہ لیکر برہمنان ہلدیا پر حملہ خفیف کرکے اور اونکو خارج کرکے اپنے قدیم مکانات پر قابض ہوے پرتاپ سنگھ اس سے نہایت خفا ہوا اور حکم دیا کہ اوس مقام پر جسکی زد محلات پر آئے قبضہ کرین تاکہ اونکا قبضہ اپنے قدیم مکانات کا بے سود اور بیکار ہو جاوے مگر اس اوسکے ارادہ پر اوسکے دشمن جنکے ہمراہی اب کھندیلا مین چلے آتے تھے لے لیے گئے لہذا اوسنے ارادہ بند کرنے پانی کا کیا اور تمام ذخیرہ آب اور غذیر اپنی سپاہ کے پہرے مین کر لیے اب وقت نازک آگیا اور جنگ باہم ہوگئی جس مین طرفین سے بہت آدمی کام آئے دغاباز ہلدیا نے پچرنگا جھنڈا استادہ کیا اور اسطرح جنگ موقوف کرائی اس جنگ مین نرسنگھ بھی خود شریک جنگ آور ان اپنے قلعہ گوبندگڈہ سے آکر ہوا تھا ایک عہدنامہ قرار پایا جسکی رو سے ضلع روہاسو پرتاپ سنگھ کو ملا اور حصہ نرسنگھ جو اوسکا کھندیلا مین تھا اوسکو دیا گیا +

یہ تنازعات جانگی مگر جاری رہے اور اکثر مواقع پیش ہوتے تھے جنمین دونون فریق دوچار ہوتے تھے اول موقع میلہ گنگور کا ہوا (اسکا حال جلد اول مین صفحہ ۷۰۵ کتاب انگریزی مین درج ہے) اور دوسرا موقع اوسوقت ہوا جب رئیس رلوئی نے ایک جاگیردار خرد پرتاپ کو قید کرلیا اس موقع پر کل خاندانہا ے فریقین جمع ہوے تھے اور ان دونون مواقع پر رجوع حاکم اعلے سے ہوتی جسنے اپنے کار صلاح و ہدایت کے ساتھ کام سرپنچی کے تبدیل کیا +

خاندان سدہانی یعنے رئیسان شمالی شیخاواٹی نے نتیجہ تنازعات راے سلوت کا بد تصور کیا اور اپنی ناراضامندی

نسبت مداخلات پرروزہ دربار جیپور جسکی باعث دربار جیپور کی بزرگی اور برتری قایم ہوتی تھی ظاہر کی اب تک کوئی عہد خراج گذاریکا اونکے ساتھ نہین ہوا تھا اور وہ صرف بزرگی امبہ کی اور واسطہ امبہ سے توقیر اور تابداری کا صرف بنظر رشتہ داری کے تصور کرتے تھے نہ بباعث بزرگی ملک داری کے مگر جواب افواج دربار ہمیشہ سرحدات پر رہتی تھی اور اوس سے آگے بھی قدم زن ہونے کا اندیشہ ہوا تو اونھون نے ضروری تصور کیا کہ اپنا تحفظ کرنا چاہیئے شہر لوہٹی متعلق نول گذہ پر قبضہ ہو گیا تھا اور رتولی پرگولہ رانی واسطے واپس دینے یا حوالہ کرنے رعایا سے پرتاپ کے ہوئی یہ افسوس سب سدہانی لوگون کو تھا اور جب اونھون نے دیکھا کہ اب وہ تنہا نہین رہ سکتے اونھون نے عہد کیا کہ باہمی تنازعات سے قطع نظر کر کے ایک تدبیر عام تحفظ کی یعنی تحفظ جملہ سدہانی عمل مین لانی چاہیئے بر طبق اسکے ایک عام مجمع رئیسان سدہانی کا اور جسقدر راے سلوت کو ن لوگون نے پسند کیا وہ بھی اونکے شامل ہو کر بمقام مجمع قدیم اودے پور جمع ہوا اور بنظر اسکے کہ شہر کے اس موقع کی زیادتی تصور کیجاے اور دغا بازی اور فریب کا شبہہ مندفع ہوا ور تنازعات قدیم دلون سے محو کیے جائین اور صلح رئیسون کی جو کبھی باہم نہ مانتے مگر صرف جنگ مین عمل مین آوے یہ سب نے منظور کیا کہ قسم لون اب کی (یعنے ہاتھہ نمک مین دبانے کی) جس سے زیادہ کوئی اور قسم برتر نہین نہین ہے کیجاے ٭

کل گروہ رئیسان سدہانی کا بوقت معینہ جمع ہوا اور قریب شب راے سلوت بھی آئے مگر رئیسان شریک کھنڈیلا جنکو ہرگز اعتبار ایک دوسرے پر نہ تھا اس مجمع باشان وشوکت اور اجتماع کل خاندان شیخ جی مین نہین آئے اس مجمع مین یہ قرار پایا کہ جملہ تنازعات باہمی سے قطع نظر کرنی چاہیئے اور آیندہ جب موقع ہوا استغاثہ یا چارہ جوئی دربار جے پور سے نہ کیجاے بلکہ جب موقع ہوا اور اندیشہ عام بہبود کے زائل ہونیکا ہو تو اجتماع اسیطرح اودے پور مین ہوا کرے کہ اوس معاملہ پر غور کر کے فیصلہ کیا جاے اور یہ بھی شرط ہوئی کہ اگر ضرورت ہو تو آیندہ دست اندازی دربار کا مقابلہ کرنا ساتھہ اسلحہ کے لازم ہے اس تدبیر خاص سے دربار امبر کو اندیشہ پیدا ہوا اور جب زیادتی کا مقابلہ ہونے لگا تو دربار نے اپنے افسر فوج کی کارروائی کو نامنظور مشہور کر کے دوسرے شخص وراارام نامی کو اوسکی عوض بدین حکم روانہ کیا کہ افسر سابق کو گرفتار کرے افسر سابق فرار ہونے سے سلامت تا ورنہ قید محبس امیر مین مبتلا ہوتا مگر اوسکی جایداد اور نیز اوسکے برادر حقیقی کی قرق ہو کر سب جایداد اوسکی ضبط ہوئی٭ حاکم جدید کو جو قوم کا درزی یعنے خیاط تھا یہ حکم ہوا کہ اخیر تک تعاقب بلدیا کا کرے کیونکہ ان ریاستون مین وزیر معزول اور بلوہ پرداز ایک ہی قسم کے تصور کیے جاتے ہین اور یہ امید ہوتی ہے کہ اگر اونکا سر قلم نہ کیا جاے

تو وہ سترابی احکام راج سے کرینگے جبتک تابعدار وہ آپ کو کہتے ہین دراصل ایک وزیر بلوہ پرواز رچارہ مثل
لوڑہی یاوگ معزول کئے ہے اور اگر کچھہ عرصہ کے بعد اوسکی اسلحہ بندی بخلاف اپنے راجہ کے اور غارت گری
اوسکی رعایا کے اور شہرونکو تباہ کرنے کے وہ بھی مصاحبین راج مین داخل ہو تو اس سے بھی اثر چند روزہ
لوگون کے دلون مین پیدا ہوتا ہے حاکم جدید کی عین خواہش تھی کہ اعانت گروہ شنخاوٹ کی بمقابلہ ہلدیا
حاصل کیجاسے مگر انکو تجربہ نے دانا اور ہوشیار کردیا تھا لہذا اونھون نے صرف شرائط موافق اپنے
موقع کے بالعوض اعانت کرنے کے حاصل نہین کی بلکہ ایک اور امر عظیم یہ اونھون نے کیا کہ آئندہ اپنا
توسط حاکم اعلے سے رکھنے کی تحریر حاصل کی +

اول شرط یہ تھی کہ جو شہر مثل لوڑہی گوالا وغیرہ ہلدیا نے قبضہ کرلیے تھے فوراً واپس دیے جائین +

دوم یہ کہ ہمارا اپنا کچھہ استحقاق خراج کا سوا اسکے جو وہ برضامندی وعدہ کرتے ہین اور جو وہ دربار مین
داخل کیا کرینگے تصور نہ کرے +

سوم یہ کہ کسی وجہ سے فوج دربار علاقہ گروہ شنخاوٹ مین نہ آئے کیونکہ اونکے آنے کا جو نتیجہ ہوتا ہے
وہ تباہی اور بربادی کھنڈیلات ظاہر ہے +

چہارم یہ کہ گروہ شنخاوٹ کچھہ فوج واسطے خدمت گذاری دربار کے دیا کرینگے اور جبتک وہ خدمت دربار مین
حاضر رہے اوس ایام کی تنخواہ دربار اونکو دیا کرے +

جب اس عہدنامہ کی تصدیق معرفت حاکم جدید کے ہوگئی اور اونکو دس ہزار روپیہ پیشگی واسطے خرچہ کے
ملا تو رئیسان مذکور مع اپنے ہمراہیان کے روانہ دارالریاستہ ہوئے اور وہان اپنے مالک کو سلام کر کے
بہ گرمجوشی تمام تعمیل حکم مین نسبت گروہ ہلدیا کے مصروف ہوئے اور اونکا علاقہ اونسے چھین لیا مگر
جیسا تواریخ ریاست اعلے سے واضح ہوتا ہے جے پور کا نام جھوٹا دربار ہوگیا تھا اسکی صداقت اون
حرکات سے ہوتی ہے جو نسبت رئیسان گروہ شنخاوٹ کے وقوع مین آئی تھین اور رئیسان مذکور نے
فوراً دیکھا کہ کیا فرق وعدہ اور کارروائی مین ہوتا ہے اونھون نے اپنا فرض ادا کیا مگر جس فائدے کی
امید پر اونھون نے خدمت گذاری دربار منظور کی تھی وہ اونکو حاصل نہین ہوا اور اونکو افسوس
اس امر کا ہوا کہ اونھون نے جو سپاہ ہلدیا اونکے قلعجات سے نکالدی تھی تو وہ قلعہ واسطے روارام کے
خالی ہوئے تھے بعد مشورہ باہمی کے اونھون نے قرار دیا کہ جو حق رسی اونکی نہین ہوئی ہے وہ خود

بزور اپنے حاصل کر لیا اس مشورہ کے [illegible] انھون نے [illegible] کو [illegible] کے پیرو آسارام سے
متوسلین کے پاس تھے شروع کیا اور [illegible] کر کے قدیم [illegible] ان سے [illegible] کیا +

اس اثنا مین دربار نے مطالبہ اپنے خراج ہموٹی کا نرسنگہ داس سے کیا جو ہمیشہ باقیدار رہتا تھا مگر اسنے براہ گستاخی اہلکار مطالبہ کن کو سنگسار کرایا یہ اہلکار قرابت دار وزیر کا تھا اور فوراً حضور مین حاضر ہوا اور اپنی دستار قدوم راجہ پر پھینکدی اور یہ کہا کہ میری بیحرمتی واسطے ہمیشہ کے ہوچکی فوراً ایک حکم جاری ہوا کہ کھندیلا ضبط کیا جاوے اور نرسنگہ گرفتار ہو نرسنگہ نے اپنے مالک سے کہا کہ قلعہ گوبندگدہ سے فرق سے رہے مگر اوسکا شریک پرتاپ سنگہ جسکو کچھہ اندیشہ نہ تھا مقام کھندیلا مین رہا جسکا محاصرہ فوج جے پور نے بسرکردگی آسارام کیا اوسکا اطمینان اوسکی خرابی کا باعث ہوا مگر ہوشیار بنیا یعنے آسارام نے یہ چاہا کہ دونون شرکا ایک ہی مرتبہ گرفتار کرے لہذا ہنوز کچھہ مزاحمت ساتھہ پرتاپ کے نہین کی اور پرتاپ ایک تدبیر واسطے گرفتاری اپنے شریک کے عمل مین لایا اوسنے اپنے شریک کو بضمانت یلین منوہر [illegible] طلب کیا نرسنگہ نے کچھہ شبہہ اس مین نہین کیا کیونکہ اوسکے ہموطنون کی عادت ان ایام زبون مین بھی یہ تھی کہ راجپوت بدنامی بچن چوک یعنے خلاف وعدہ کرنے کو دس مرتبہ زیادہ معیوب قاتل کے نام سے تصور کرتا تھا اور کوئی کار نیک اور احسن بعدازان اوس سے عمل مین آوے مگر وہ بدنامی اوسکی پشت ہا پشت تک موقوف نہین ہوتی اس بچن کے اعتبار پر نرسنگہ آیا اور وعدہ ظاہری واسطے ادائے بقایا کے کیا گیا نرسنگہ بعدازان مقام کھندیلا کو واپس گیا اور آسارام کوچ کر کے وہان سے واپس چلا مگر وہ ملتفی بنیا اسطرح اوسکو مطمئن کر کے تیسرے روز پھر واپس مع فوج کے یہان آیا اور بوقت نصف شب نرسنگہ کے مکان کا محاصرہ کیا اور حکم بھیجا کہ فوج مین حاضر ہو غصہ سے سوختہ ہوکر اوس نے چاہا کہ خودکشی کرے مگر اوسکو اس حرکت سے باز رکھا اور چند راجپوت اوسکے ہمراہ ہوے اونھون نے قول وقسم کی کہ اوسکے تحفظ مین وہ کوشش کرینگے اور تا بزیست اوسکی حفاظت کرینگے اس طرح وہ آسارام کے پاس واسطے دیکھنے نتیجہ کے آیا +

گرفتاری پرتاپ سکے واسطے ایک تدبیر خفیف عمل مین آئی یعنے اوسکو طلب کیا اور وہ بے وسواس حاضر ہوا دونون فوج مین رہے ایک سے یہ عہد ہوتا تھا کہ اگر وہ جرمانہ ادا کرے تو اوسکی رہائی ہوگی اور دوسرے کو امید بہت اپنی نسبت تھی اور اسیطرح جو خاطر دونونکی ہوتی تھی تو اونکے ہمراہی اونکی

ہوشیاری اور تحفظ مین سست ہوگئے ایک روز وہ کھانا کھانے گئے تھے کہ ایک گروہ سپاہ جو کمین مین بیٹھی تھی یکایک نکلی اور اونکو وقت اسلحہ لینے کا بھی نہین دیا اور دونون رئیسون کو گرفتار کرلیا وہ شل مجرمون کے قید ہوے اور ایک بند گاڑی مین بحراست پانچ سو سپاہ کے روانہ دارالریاستہ کیے گئے وہان اونکے واسطے مقامات محبس امبر مین موجود اور خالی تھے ان لوگون مین ایک قول چلا آتا ہے کہ مطلب ترکیب مطلب آری کو ضائع کرتا ہے جب یہ وہان پہونچے تو راجہ اور وزیر نے باہم مبارکباد ایک دوسرے کو بابت اونکی ترکیب کے کارگر ہونے کے دی مقام کھنڈیلا خالصہ کیا گیا اور ایک تھانہ پانچ سو سپاہ کا وہان فوج سے تعینات ہوا اور جاگیرداران خرد جنکی جاگیر علیحدہ دارالریاست سے تھی اونکو اونکی جاگیر بشرائط دوبارہ عطا ہوئی اور اونکو حکم ہوا کہ وہ قابض اپنی جاگیر پر اس شرط سے رہین کہ اراضیات منضبط مین کچھ فساد برپا نہ کرین +

باب ہفتم

باگھ سنگہ کا مقابلہ چھوٹے دربار امبر کا کرنا - اوسکے شریک مشہور جارج طامس صاحب کا ہونا - جنگ سخت باگھ سنگہ کا قابض ہونا اوپر محلات مستحکم کھنڈیلا کے - اوسکی فوج قلعہ داری کا مع اوسکے برادر کے تو سنگہ پسر پرتاپ سنگہ سے قتل ہونا - باگھ سنگہ کا پھر محلات پر قبضہ کرنا - علاقہ کھنڈیلا کی مستاجری دربار امبر سے دو برہمنان کو ملنی - انکا خارج ہونا بارو تیا سے اور بارو تیا کا مقابلہ دربار کا کرنا - اونکا غارتگر ہوجانا سنگرام سنگہ ہمشیرہ زادہ پرتاپ کا اونکا سرغنہ ہونا - اوسکا محفوظ رہنا فریب دربار سے - اوسکی وفات گروہ شیخاوٹ کا شریک سرکشی خلاف جودہ پور کا ہونا - عہدنامہ جدید ساتھہ دربار امبر کے - رہائی پرتاپ اور نرسنگہ کی بہت مجمع کثیر شیخاوٹ - ابھے سنگہ کا کھنڈیلا مین گدی نشین ہونا - دغابازی دربار کا دوبارہ گوبند گڈھ اور کھنڈیلا وغیرہ کا پانا - خوشحالی رام کا پھر وزیر جے پور ہونا - خلعت ہا جدید گروہ کھنڈیلا کو عطا ہونے - ابھے اور پرتاپ کو دوبارہ دخیل اپنے بزرگون کے مکانات مین کرانا - دلائل بہ ثبوت نقص طریق جاگیرداری راجپوت کے - کھنڈیلا پر فوج کشی لچھمن سنگہ رئیس سیکر کی - تحفظ دلیرانہ ہنونت - اوسکی وفات - کھنڈیلا کا حاضر ہونا پاس لچھمن سنگہ کے - ورثاے شریک کا جلاوطن ہونا - قوت اور رسائی لچھمن سنگہ کی - شکست کرنا ارادہ ہاے پروہت کا - حیثیت حال لچھمن سنگہ فروع خرد شیخاوٹ سدہانی - اونکے علاقجات کا چھین لینا - قائم خانی اور راجپوت سے فرع کھتری خاندان سادھو کا برتری حاصل کرنا - باگھ سنگہ کھیتری والے کا اپنے فرزند کو قتل کرنا - لاڈخانی - محاصل شیخاوانی ٭

دنیارام پورا اب یعنے ۱۷۹۸ و ۹۹ء مین دیوان جے پور تھا اور اوسنے جب فتحیابی آسارام کی سماعت کی فوراً واسطے شامل ہونے کے ساتھہ اوسکے خود روانہ ہوا اس غرض سے کہ خراج رئیسان سدہانی سے وصول کرے بمقام اوسے پورآسارام سے ملاقات کرکے وہ دونون روانہ پرسرام پور ہوے جو شہر وسط علاقہ سدہانی مین واقع ہے اور اس مقام سے اونھون نے حکم جاری کیے کہ خراج اگر وصول کرین اور بنظر اسکے کہ روپیہ جلدی داخل ہو وزیر مذکور نے دہوس[1] یعنے دستک ہر ایک شہر گروہ مذکور کے نام جاری کی یہ طریق توہین اور بیحرمتی نے ایسا ایک اثر پیچ دل سدہانیون کے پیدا کیا کہ اونھون نے ایک تحریر دنیارام کے نام بھیجی کہ وہ فوراً مع اپنی سپاہ کے وہان سے روانہ ہوجاے اور جھونجھنو کو چلا جاے ورنہ جو نتیجہ ہوگا اوسکا متوقع رہے اور یہ کہا کہ اگر وہ چلا جائے تو جو دس ہزار روپیہ خراج کا جمع ہے وہ روانہ کیا جاے گا اس امر مین سب نے اتفاق راے کی مگر باگھہ سنگہ برادر راجہ محبوس کھنڈیلا اسقدر رنجیدہ بوجہ بے ایمانی دربار کے تھا جو دربار نے بالعوض اوسکی خدمات نمایان کے کی تھی کہ اوسنے ارادہ بالجزم یہ کیا کہ اس توہین کے عوض مقابلہ بشمشیر کرنا چاہیے جس سے علاقہ گروہ مذکور جب تک خراج ادا ہوتا ہے توہین ایسے باوقعت رہتا اوسکی شریک پانچ سو سپاہی کھیتری کے ہوگئے اونکی رعایت سے اوسنے خراج بمقام سنگھانا اور فتح پور رئیس مفسد سیکر سے تحصیل کرکے جارج طامس صاحب کو جو ایک مشہور صاحب تھے اور اپنی قسمت آزمائی اس بدنظمی امور ملکی مین کرتے تھے واسطے اعانت کے طلب کیا قریب جملہ سپاہ تنخواہدار اور جاگیردار جے پور کی اس موقع پر جمع ہوئی اور گو یہ فوج تعداد نفری مین فوج گروہ مذکور سے بہت زیادہ تھی تاہم موجودگی طامس صاحب اور اوسکی فوج آراستہ کمی نفری کا بدلہ بخوبی کرتی تھی جملہ طامس صاحب کا قابل مقابلہ کرنے دشمن کے نتھا صف افواج جے پور نے جسکی سرداری مین روڑارام تھا میدان چھوڑدیا اور اکثر اتواپ اونکی چھوٹ گئین واسطے دوبارہ لینے کے جونامردی اور بدکرداری افسر فوج کے باعث چھوٹ گئی تھین رئیس پودہ نے ایک غول سواران جاگیرداری کا بناکر بمقابلہ فوج طامس صاحب خود روانہ ہوا اور توپون تک پہونچ گیا اوسکا مطلب دوبارہ لینے اتواپ کا حاصل ہوا مگر بعد خونریزی کثیر منجانب فریقین اس حملہ مین رئیس خرد رنجیت سنگہ نامی زخمی شدید ہوا اور بہادر سنگہ اور بہار سنگہ رئیسان خاندان خانگروت مع دیگر اکثر لوگون کے گولہ گریپ سے مقتول ہوے مگر اتواپ واپس لی گئین

---

[1] دھوس ایک کارروائی ہے جس سے مطالبہ جلدی وصول ہوتا ہے یعنے ایک گروہ سواران شہر مین جاتے ہین اور دستکانہ معین ہر فرد تا ادا ے زر مطالبہ پاتے ہین اگر دھوس کو منظور نہ کرے تو ظاہر ہوتا ہے کہ اونکا ارادہ جنگ کا ہے ❖

اور طامس صاحب اور اوسکی فوج سے گویا فتح زبردستی چھین لی گئی اور وہ آخر کار مجبور ہو کر واپس میدان جنگ سے چلا گیا[۱]

رئیسان محبوس کھندیلا نے اس سرکشی اور اتفاق اور اجتماع اپنے ہموطنون کا اپنی رہائی کے بارہ مین مفید مطلب اپنے تصور کر کے ایک تحریر اونکے نام بھیجی اور ایک تحریر بنام شکست خوردہ رورارام کے روانہ کی جسنے وعدہ کیا کہ وہ کوشش کریگا اگر ایک گروہ کار آزمودہ راے سلوت اوسکے شامل ہوتے اور اونکی خدمت گزاری تائید اونکی درخواست کے کرتے باگھ سنگہ اسکے واسطے تجویز اور پسند ہوا کیونکہ یہ شخص بڑی قدر طرفین کی آنکھون مین رکھتا تھا اور نیز مہتمم دربار کھندیلا نے اوسکی خدمات اپنے حق مین ضروری متصور کین اسوجہ سے کہ اوسکے خوف سے جو اوسکے لیے مہتم مذکور کے برادران کے دلمین غالب تھا وہ اپنی جاگیر چوند مین کچھہ کام کر سکتا تھا اس غرض سے اور نیز بنظر تحفظ آبرو مہتمم نے باگھ سنگہ سے کہا کہ وہ اپنی برادری کی فوج جزوی ساتھہ محلات مستحکم کھندیلا مین مقیم رہے مگر جب اوسکی تجویز ہمراہ سپہ سالار دربار ہوئی کہ اپنے ہموطنون کی فوج کی سرداری مین اوسکے ہمراہ جاوے تو اوسنے اپنے برادر کو چاک لچھمن سنگہ کو بطور نائب کھندیلا مین رکھا +

جب یہ خبر گوش زد ہنونت سنگہ سلیدی والہ پسر پرتاپ محبوس کے ہوئی کہ باگھ سنگہ فوج دربار کے شامل ہو گیا اوسنے فوراً بہ نیت فتنہ انگیزی ارادہ لینے قلعہ کا کیا اور جب تاریکی شب اوسکے حسب مراد ہوئی اوسنے فوراً اپنے ارادہ کو پورا کرنا چاہا اور زینہ لگا کر قلعہ پر چڑھ گیا اور فوج قلعہ داری کو جو آمادہ کارزار نہ تھی سیفے غافل تھی تہ تیغ کیا اس واقعہ کی خبر باگھ سنگہ کو بمقام رنولی پہونچی اوسنے فوراً وہان سے واپس کوچ کیا اور حملہ کر دیا اوسکے شریک شہر والے بھی بخوشی ہو گئے کیونکہ اونکو نہایت رنج قتل قبیحہ رئیس خرد کا تھا جنگ خوب سخت ہوئی محافظین اپنی زیست کے واسطے لڑتے تھے کیونکہ اونکو یقین تھا کہ اونکے سردار کو امان نہین ملے گی اور حملہ آوران کو مدد گرم جوشی کی یہان تک تھی کہ عورات بھی کچھہ خوف مرگ نہین کرتی تھین بلکہ اون کو نہایت خوشی ہوتی تھی جب وہ دیکھتی تھین کہ زینے اخیر مقام تحفظ محافظین پر لگا دیے گئے اب جھنڈہ سفید رنگ کا ہلایا گیا اور دروازے کھول دیے گئے مگر قاتل رو بفرار لائے تھے +

بانجی داس بجاے دینارام کے دیوانی جے پور پر مامور ہوا اور رورارام باوجود شکست فاش کھانے کے

---

[۱] فرانکلن صاحب نے جو سوانح جارج طامس صاحب کا لکھا ہے اوسنے مذکور اس جنگ کا مفصل تحریر کیا ہے مگر یہ اوسمین درج ہے کہ یہ واقعہ دربار جے پور کا ساتھ طامس صاحب اور مرہٹون کے ہوا تھا اور کچھہ ذکر شجاعت کا اوس مین نہین ہے طامس صاحب تعریف کامل راجپوت سواران کی شجاعت کی کرتے ہین دیکھو سوانحہ عمری جارج طامس صاحب صفحہ ۱۰۹ +

اور جبکہ شاعران سے تحصیل اخراج شیخاواٹی رہا اور اوسنے مستاجری اراضی کھندیلا کی بنام ایک برہمن کے بابت بیس ہزار روپیہ سالانہ کے لکھدی اس برہمن نے بشراکت اپنی ایک اور برادری کے برہمن کے[1] ٹھیکہ ملا پارا ہداری یعنے محصول شہراور راہداری سبھے چکا لیا تھا بہت سے اونکو منافع کامل ہوا لہذا اونھون نے اب اراضی منضبطہ کھندیلا کی مستاجری لی تھی اول سال اونھون نے صرف اسپنے زر ٹھیکہ کو ادا نہین کیا بلکہ روپیہ جمع بھی کیا اور آئندہ دوسال کے واسطے پھر مستاجری لی بعد ایک گروہ سلح پوشان دربار کے ان برہمنون نے ظاہر کیا کہ وہ صلح کے آدمی نہ تھے اور اونھون نے ارادہ ظاہر کرکے اپنی چندروزہ طاقت کا کیا پس اونھون نے صرف اون جاگیرداران سے محصول لینا شروع نہین کیا جواب تک مستثنی تھے بلکہ اونپر حملہ آوری کی جنھون نے دینے سے انکار کیا اور شمشیر بدست ہوکر اونکی مویشی وغیرہ جو ہاتھ لگے لے لیے شجاع اولاد راسے سال اس بدعہدی اور بے ایمانی دربار کی متحمل نہوئی کہ خیالا اور برہمن کے وہ تماشا اور بانکیری ہوئی اور اونکو یہ خبر بھی رئیسان محبوس سے ملی کہ رہائی اونکی بعید از امید تھی پس اونھون نے ایک مرتبہ سپر ہاتھ سے پھینکدی اور اونکے برابر ہوکر شروع معاوضہ ستانی کا کیا یہ فعل راجپوت اکثر کرتے ہین جب ناامید ہوجاتے ہین اونھون نے حملہ کھندیلا پر کیا اور بمقابلہ ساٹھہ ہزار داؤدپتی کے برہمن پروہت کو بیدخل کردیا اور اوسکو لوٹا بعد ازان ریاست جے پور مین داخل ہوکر خوف اور تباہی علاقہ مین ڈالدی حتے کہ علاقہ رانی کو بھی لوٹا فوج جدید اونکے مقابلے کے واسطے بھیجی گئی اور بعد جنگ ہاے متواترہ کے یہ گروہ شکست ہوے رئیس رنولی اور دیگر رئیسان فروع کلان نے صلح کرلی مگر رئیسان فروع خورد نے ترک وطن کرکے پناہ اور پرورش ملک مارواڑ او بیکانیر مین حاصل کی سنگرام سنگہ سوجاوس والہ ہمشیرہ زادہ پرتاپ مارواڑ مین گیا اور باگھ سنگہ اور سورج سنگہ بیکانیر مین جنکو راجہ بیکانیر نے زمین دی وہان وہ چندروز با من اور امان رہے بامید اسکے کہ شاید اونکا راجہ انصاف اونکا کریگا اور تحصیلدار اوس انصاف کو نہین سمجھتے مگر جب سردمہری اور تغافل نسبت اسکے تحمل کے موقع مین آ. تی تو وہ اس بیچین و حرکتی سے نکلکر قسمت شجاع باروتیا کا سپرد ہوا اور اوسکے گھوڑون کے سم کی آواز دروازہ دارالریاستہ تک پہونچنے لگی +

سنگرام سنگہ سرغنہ گروہ جلاے وطنان کا ہوا اور اونھون نے غارتگری زیادہ تر ملک ڈھونڈہار مین کی اکثر اضلاع اور علاقجات مین اونھون نے ریکوالی[1] یعنے اپنا روپیہ مقرر کرلیا اور جہان کہین وہ غالب

[1] ریکوالی اوسکو کہتے ہین جو روپیہ بلا استحقاق کے کسی سے لیا جاے اسکا حال جلد اول صفحہ ۲۸۱ انگریزی مین درج ہے +

تھانہ دربار پر آجاتے تھے وہان اونمین سے ایک کو بھی زندہ نہین چھوڑتے تھے اور اونھون نے شہر کھو کو جو چند میل کے فاصلے پر جے پور سے واقع ہے لوٹا اور شہر کی زیر فصیل سے وہ گھوڑے اپنے ہمراہیونکی سواری کے واسطے لیجاتے تھے چونکہ ہر جگہ اونکا مطلب حاصل ہوتا تھا اور کوئی سد راہ واقع نہین ہوا اور ایسی چالاکی کی زیست مناسب اور موافق راجپوت کے ہے اب سنگرام سنگہ سرغنہ کئی سو سوار ونکا ہوگیا اور وہ ایسے شجاع تھے کہ جو چاہتا وہ کرتا نالشات ہر طرفسے دربار مین بامید چترسی آنی لگین اور اونکی سماعت نہوتی اگر اونمین سوال تخفیف مالگذاری درج نہوتا آخرکار اوسکی حرکات شجاعت آمیز سے اندیشہ ناک ہوکر دربار نے پیغام معرفت شام سنگہ سدہانی رئیس لبانوہ کے بھیجا اور رئیس مذکور کے بچن یعنے حمایت پر سنگرام سنگہ راضی ہوا کہ اپنے مالک کی حضور حاضر ہوگا جب وہ زیر دیوار شہر پہونچا اوسکے سواران کے گرد ہر قسم کے آدمی جمع ہوے خصوصاً سکھہ سپاہ تنخواہدار اور سب نے اپنی اپنی چیز کی شناخت کی کسی نے گھوڑا اور کسی نے شتر اور کسی نے اسلحہ وغیرہ اپنے اونکے پاس شناخت کیے مگر اونکا بشرہ ایسا شجاعت کا تھا اور روش اونکی ایسی حفاظت اور ہوشیاری کے ساتھ تھی کہ کسیکو مجال نہوئی کہ اپنی چیز شناخت شدہ کا دعوی کرتا غرض دیوان کی یہ تھی کہ سنگرام کو گرفتار کرے اور یہ خیال اوسکو نتھا کہ جس رئیس نے اوسکو اپنی حمایت پر طلب کیا ہے اور اوسکے تحفظ کا حامی ہوگیا ہے اوسکی بدنامی اس فعل مین ہوگی مگر شام سنگہ نے جسکو اس فعل کی آگھی ہوگئی تھی سنگرام سنگہ کو اطلاع دی ایک شبانہ روز کے بعد دربار کو خبر ہوئی کہ سنگرام سنگہ بمقام تواروتی تھا اور قوم توار اور لارخانی اوسکے شامل ہوگئی اب وہ بسرداری ایک ہزار سوار کے ہے اب اوسنے شہر ہاے کلان راجہ پر تاخت کرنا شروع کیا روپیہ طلب ہوتا تھا اور اگر اوسکو نہین ملتا تھا تو وہ رئیسان شہر کو بطریق اول ہمراہ لیجاتا تھا بعد ازان اونکے سر کے بدلے روپیہ اوسکے پاس پہونچ جاتا تھا اگر کہین توقف دونون مین سے ایک کے حوالہ کرنی مین ہوتا تو اوس مقام کو وہ فوراً لوٹ لیتا تھا اور مال لغا شترون پر بار کرکے ہمراہ لیجاتا مگر یہ طریق ماروتیا کا آخرکو ختم ہوا اوسنے محاصرہ شہر مادھوپور کا جو کسی رانی کے علاقے مین شامل تھا کیا تھا اور یہان ایک گولہ اوسکے سر مین لگا اوسکی لاش کو مقام ٹونک مین لیجاکر پھونک دیا اور اوسکی چھتری درمیان اوسکے بزرگان مقتولین کے بنی پسر سنگرام سنگہ اپنے والد کا جانشین ہو کر اوسکی جگہ حکمرانی فوج پر کرنے لگا اور اپنے والد کا انتقام لینے پر آمادہ ہوا اوسنے بھی وہی طریق اپنے والد کا اختیار کیا اور کرتا رہا جب آخرکار دربار نے اوسکو اوسکا علاقہ موروثی سوجاوس عطا کیا ایسے امور مفسدہ آمیز شجاوالی مین ہوتے تھے اور ایسا ایک امر عظیم اوسمین واقع ہوا جس سے ایک عہد تاریخ راجپوتانہ مین قایم ہوا

اور جو امر نہ صرف مثل روغن سیاہ سکے تھا جو اونکے زخمون پر چھڑکا گیا تھا مگر اوسمین وہ اپنی خاندے کو بھی پہونچے + وہ بڑی جنگ مقوم ظاہر مین بابت حاصل کرنے معشوقہ رجواڑہ سکے قریب واقع ہونے کے تھی مقام وقوع اسکا بیچ شیخا واٹی سکے تھا اور واقعہ طلب لوگ خصوصاً سدہانی تھی یہ یاد ہوگا کہ گویہ درحال بنیاً ایک بڑی جدل وقتل کی تھی جو واسطے خارج ازگدی کرنے راجہ مان جودہ پور والے کے اور اوسکی جگہ قائم کرنے دھونکل سنگہ کے تھی راے چندا وسوقت مین دیوان جے پور کا تھا اور یہ بنظر ترقی دینے اپنے مالک سکے خیالات حاصل کرنے مسماۃ کرشنا کے جانب دار دھونکل دعوی دار گدی کا تھا +

دیوان سنے اپنے برادر زادہ کرپا رام کو باستطلب اعانت شیخاوٹ روانہ کیا اور شیخاوٹ سنے اپنی طرف سے واسطے عرض حال کے کشن سنگہ کو مامور کیا اور اسی عرصہ مین کھر بمقام اودسے پور جمع ہوے وہان ایک عہد نامہ جدید منعقد ہوا جسکی اصل شرط یہ تھی کہ اونکے رئیس یعنے شریک راجگان کھنڈیلا رہا کیے جاوین اور تجدید شرط قدیم دربارۂ عدم مداخلت دربارہ اونکے باہمی تنازعات اور تکرار کے کیجاسے کشن سنگہ مختار گروہ یعنی شیخاوٹ مع کرپا رام سکے مجمع سے رخصت ہوکر روانہ دارالریاستہ کا ہوا اور وہان سے بہت جلد بامراد ساتھہ تصدیق اونکے مطالب سکے واپس آیا ان شرائط پر دس ہزار اولاد شیخ جی جمع ہوئی اور آمادہ ہوئی کہ اپنے مالک سکے ہمراہ جہان اوسکی مرضی لیجانے کی ہو جائینگے اور جب اپنے علاقے سے باہر جائینگے تو صرف پیٹیا یعنے رسد پایا کرینگے جب تک علاقہ سے باہر رہین +

جب یہ تمہیدات سطے ہوئین تو شام سنگہ چمپاوت (برادر زادہ رئیس پوکرن) مع کرپا رام کے کیٹری کو گیا اور وہان سے دعویدار صغرسن یعنے دھونکل سنگہ کو ہمراہ لیکر مقام گروہ یعنے شیخاوٹ پر پہونچا یا اونکی ملاقات ایک گروہ سفارت سے ہوئی جنکی سرداری مین رانی آنندی کنور (دختر راجہ پرتاپ مرحوم اور بیوہ راجہ بھیم مارواڑ والا) والدہ دعویدار تھی اسنے لڑکی کو اپنی گود مین مثل فرزند متبنے کے لیا دارالریاستہ کو واپس آئی جہان فوج واسطے جنگ مارواڑ کے جمع ہوئی تھی +

فوج مذکور روانہ مقام کاتو جو دس کوس کے فاصلے پر کھنڈیلا سے واقع ہے ہوئی اور یہان وہ منتظر شامل ہونے راجہ بیکانیر اور دیگر افواج ملکی کی رہی رئیسان شیخاوٹ سنے یہان اپنی درخواست تحکماً واسطے رہائی پسران راے سال کے بھیجی تاکہ وہ اپنے حاکم کے زیر حکم ہوکر جو شہرت مین کسی رئیس مجمع سے کم نہین قدم فرسا ہون التواس درخواست کا باعث اندیشہ متصور ہوکر چند روز مین اونکے رئیس اونکو باقاعدہ حوالہ کر دیے گئے

اسوقت مین بندرابن بھی جو خود تارک ہوگیا تھا سلحہ بندی سے باز نرہ سکا راجگان مذکورین نے مقام اپنے
جاگیرداران مین کیا اور کبھی اسطرح کا مجمع اولاد شیخ جی کا راے سلوت اور سدبانی اور بھوجبانی اور لارخانی کا
اور نیز باروتیا کا گرد جھنڈہ زرد رنگ راے سال کے نہین ہوا تھا اس مہم کا بیان دوسری جگہ ہوا ہے اور
یہان ہم صرف اسقدر درج کرتے ہین کہ شیخاوٹ شریک نام آوری اور بدنامی فوج مجموعی کے رہے اور
اونکے دونون رئیس راو نرسنگہ اور اوسکا والد قبل از اونکے اپنے علاقے مین واپس آنے کے کام آئے ٭
اسبھے سنگہ پسر نرسنگہ گدی نشین ہوا اور اپنے ہموطنون کی فوج کی سرداری مین شریک مہم
اوسوقت تک رہا جب تک یہ مہم نحس طے ہوئی بعد ازان وہ مقام کھندیلا مین واپس آیا مگر بے ایمان بادی کی
نیت نہ تھی کہ کھندیلا اونکو دیا جاے جب مجبوری تلاش قوت لایموت پیش پا ہوئی تو وہ ڈیڑہ سو سوار ہمراہ لیکر
راجہ نجبا ورسنگہ پاچری والہ کے پاس گئے مگر اوسنے مراسم رشتہ داری اور مہمانداری ایسی بدعنوانی سے سرانجام دیے
کہ وہ وہان صرف دو ہفتہ رہے اس وقت ضرورت مین پرتاپ اور اوسکا فرزند حاکم مرہٹہ باپو سیندہیا کے
پاس بمقام دیون سا گئے اور یہان ہنونت نے موافق اپنے قدیم خاندان کی نیت کے ارادہ لینے
گوبندگڈہ کا کیا دربردہ اوسکو خبر ضروری حاصل ہوئی اوسنے اپنے ہمقوم ساٹھہ آدمی نہایت مضبوط
جمع کیے اور اونکو اوسنے وقت شام ایک غار مین نہان کیا اور جب خاموشی شب مخبر وقت مناسب ہوئی
وہ وہان سے باہر آیا اور راستہ معلومہ سے چڑہ گیا اور زینہ لگا کر سیاہ پہرہ یعنے سنتری کو قتل کیا اب
قلعہ مین خبر اسکی ہوئی مگر اوسنے فوراً قلعہ پر قبضہ کرلیا اور اکثر اونکو قتل کرکے مابقی سپاہ کو قلعہ سے خارج کیا
آواز نقارہ راے سلوت نی لارخانی اور مینا اور جملہ راجپوت قرب وجوار کو بیدار کیا اور وہ بجانب قلعہ فوراً
گامزن ہوے چند ہفتہ کے عرصے مین ہنونت شجاع بسرداری دو ہزار سپاہ کے ہوگیا اور لائق اسکے ہوا کہ
حملہ آور اپنے مالک قوم پر ہو بمقام کھندیلا اور دیگر شہرہاے قرب وجوار حاضر ہوے اونکی سپاہ قلعہ داری
روبروے فتحیاب کے روبفرار لائی اور خوشحال داروغہ جسکا نام جملہ امور فریب ودغاے دربار مین مشہور ہے
اپنی بے عزتی کی خبر دربار مین لے گیا اوسکی بے عزتی جو اوسکے دشمنون نے باحتیاط بیان کی تھی اوسکی اپنی
طمع سے پیدا ہوئی تھی کیونکہ اوسکو تنخواہ اور رسد سو سپاہی کی ملتی تھی اور اوسنے صرف تیس نفر سپاہی قلعہ مین
رکھے تھے راجہ نے اوسکے ہمراہ رتن چند کو مع دو پلٹن اور توپخانہ کے کیا اور لعنت ملامت راجہ کی اوسکے ہمراہ
ہوئی اور یہ حکم ہوا کہ اندیشہ مرگ نہ کرکے کھندیلا دوبارہ قبضہ مین کرے ہنونت شجاع نے انتظار اونکے حملے کا

ناپسند کرکے خود باہر شہر کے واسطے اونکے مقابلے کے گیا اور خوشحال کو پس پا کیا اور اگر عین وقت فتحیابی یہ وہ زخمی نہو جاتا اور راجہ جانی پیچھے نہ ہٹتے تو اوسنے اونکو شکست فاش دی ہوتی ہنوز منت بھوبری دیوار کے اندر آیا اور دو حملے جو اونکے ہوئے اونکا مقابلہ کیا ایک مین اوسنے بیس سلح پوش یعنے سیاہ زرہ پوش ہمراہی راجہ قتل کئے مگر چونکہ پانی اونکو صرف ٹانکے سے ملتا تھا وہ قریب تھا کہ خود حاضر ہو مگر اوسکے پاس پیغام پانچ شہر کے دینے کا آیا اوسنے اون شہرون کو لینا منظور کیا +

اب ایک اور عزل ونصب اہلکاران امبر مین واقع ہوا اور خوشحال رام بعمر چوراسی سال محبس امبر سے رہا ہوکر ایک مرتبہ پھر انتظام ریاست سپرد اوسکے ہوا یہ منتظم سفید مو جسنے پچاس سال سے زیادہ اپنے راجہ کی خوشی اور غصہ کو دیکھا تھا اب اخیر زندگی مین بچالاکی مثل جوانان فریب فتنہ مین مصروف ہوا کیونکہ اوسنے دیکھا تھا کہ دو دیوان جو اوسکے حاسد تھے اپنے اپنے اختیار اور حیات کو چھوڑ گئے یہ خوشحال رام عہد حکومت راجہ پرتاب سی مقید تھا اس راجہ نے بوقت مرگ تین وصیت کی تھین اول یہ کہ بورا (جو قوم اسکی تھی) ہرگز آزاد نہ کیا جاے اور اگر وقت نحس مین کوئی اوسکا جانشین بضرورت اوسکو آزاد یا رہا کرے تو لازم ہے کہ اوسکو سرخود انتظام امور مین دخل دے [۱] +

جب یہ خدمت گذار صاحب تدبیر جسکا حال سوانح عمری کی ایک کتاب [۲] علحدہ ہوتی ہے حکومت راج جیپور مین دخیل ہوا تو ایک پیغام قسمیہ منجانب رئیسان کلان شیخاوٹ دارالریاستہ مین آیا کہ بذریعہ اور توسل اسکے وہ اراضی اپنے بزرگونکی دلا پائین یہ بورا جسنے ہمیشہ بوجوہ موجہ اور نیز تحریک دلی سے دوستی ساتھ جاگیرداران کے رکھی تھی بخوشی وکیل اونکا اپنے راجہ کے پاس ہوا اور فہمایش کی کہ حفظ ریاست منحصر اوپر خوشدلی

---

[۱] دوسری وصیت یہ تھی کہ عہدہ فوجدار خاندان شمبھو سنگہ کوگاوت کے رہے یہ خاندان ہمیشہ سے مشہور ساتھ وفاداری کے رہا ہے اور مثل میرتیا ماڑواڑ کے ایمانداری اونکی نسبت گدی کے ایسی ہے کہ جو کوئی گدی نشین ہو وہ اوسکی تابعداری مین موجود رہتے ہین تیسری وصیت میرے کوا غذ مین درج نہین ہے +

[۲] اوسکا اول فعل بعد رہائی محبس امبر کے وہ مصالحت تھی جو اوسنے بمقام دہولی جو قلعہ چاند سنگہ کوگاوت کا ہے کی تھی اوسنے بمقام بسوا بتاریخ ۲۲ ماہ اپریل ۱۸۱۲ع ہنگام مراجعت مقام ماچری سے بمقام جیپور وفات پائی وہ وہان تجویز بے سود درباب مصالحت دربار مین کر رہا تھا یہ بھی فراموش نہوگا کہ بسبب خودی اور آنادی رئیس ماچری جو قوم سے ناروکا تھا صرف بذریعہ اس بورا کے نصیب ہوئی تھی اور در اصل یہ بورا اوس وفاباز ناروکا کا مرجع کار تھا +

اور رضاجوئی رعایا کی ہے کیونکہ باوجود اوسکی نافرمانی اور دقت اور تکلیف دہی کے وہ ہمیشہ موجود واسطے تائید ریاست کے
موافق اپنی قوت اور اختیار کے جب عام اذیت خطرے مین ہوتی ہے رہتے ہین اوسنے حوالہ مہم سابقہ کا دیا
جسمین دس ہزار اولا شیخ جی اوسکے مقابلہ مین موجود ہوئی تھی اور ایک بہتر دلیل یہ تھی کہ مرہٹہ صرف اوسوقت
غالب آئے ہین جبکہ باہمی نزاع پیدا ہوئی ہے بورا کو حکم ہوا کہ وہ اپنی نیک نیتی اور مرضی کے موافق کام کرے
اوسنے فوراً ایک اقرار اس مضمون کا لکھا تھا کہ آئندہ خراج راے سلوت کا ساٹھ ہزار روپیہ سالانہ ہوگا اور
چالیس ہزار نذرانہ وہ فوراً نقد داخل کرینگے اور بعد ازان پٹہ جات جدید بابت کھندیلا اور اوسکے ماتحت
مواضعات کا لکھا گیا ان درباروں مین اسقدر مطالب مختلف ہوتے ہین کہ یہ ہرگز نہین ہوتا کہ تعجیل بوقت
اجراے حکم عمل مین آوے اور گو احکام راجہ پر صحیح دیوان کی بھی ہوگئی تھی مگر قوم ناگا جو قلعدار کھندیلا کے
اور جاگیر بارے خرد کے تھے اونکا منشا تعمیل حکم کا معلوم نہین ہوا ہنونت شجاع کو شبہ بیچ راست کرداری
دیوان کے پیدا ہوا اور اوسنے اپنے راجگان شریک کو واسطے فوج کشی کے صلاح دی اور کہا کہ وہ
فوج کو لیجاے گا اونکے پاس پانچ سو ہمراہی تھے منجملہ اسکے ہنونت بیس جوان پُردل اپنے ہمراہ لیکر
روانہ اودے گڈھ کا ہوا اور بحیثیت سفیر ہنونت وہ مقام مذکور مین پہونچا بیس جوان اور اوسکے عقب مین
وہان پہونچے اور اونسے بھی کچھ مزاحمت نہین ہوئی اور وہ اوسکے پاس پہونچ گئے اور مابقی سپاہ اسکی بعد
پہونچکر دروازہ پر مقیم ہوئی ہنونت نے جو اوسوقت تک بصورت سفیر ہنونت تھا آپکو ظاہر کیا اور پاوہ گونکو
پٹہ جدید دکھایا اونھون نے اوسوقت بھی کچھ تامل تعمیل مین جو کیا تو اوسنے تلوار کھینچی جب اونھون نے
دیکھا کہ یہ آمادہ اسکا ہے کہ یا تو مطلب حاصل کرے اور یا قتل ہو وہ خلاف مرضی علیحدہ ہوگئے اور ابھی سنگھ
اور پرتاب ایک مرتبہ پھر اپنے بزرگون کے مکانات شکستہ پر دخیل اور قابض ہوے جو لڑکاپن اونھون نے
اوٹھائی تھین اور اونکی کم عمری اور ناتجربہ کاری سے جو صلاح اونکا رشتہ دار دیتا تھا اوسکو وہ فوراً اور
بلا تامل منظور کرتے تھے اور تنازعات سابقہ جو اونکے محلات کے ہر سنگ ریزہ پر کندہ تھی ظاہراً موقوف ہوے

فوراً بعد اس واپسی کے فوج کنٹنجنٹ شیخاوٹ میدان مین واسطے جنگ بمقابلہ دشمن عام رجپوتانہ
یعنے وہ مشہور میر خان کے آتے جبکا جرنیل یعنے افسر کلان فوج محمد شاہ خان نامی کو بیچ قلعہ بھوم گڈھ متصل
ٹونک کے فوج جے پور نے بسرکردگی راو چاند سنگھ دہونی والہ کے محصور سخت کیا تھا اور جب محاصرہ کا نتیجہ
فتحمند ظہور مین آنے والا تھا کہ ایک امر اتفاقاً واقع ہوا جس سے زبونی لاعلاج انتظام جاگیرداری کی

خواہ زد و ضرب مین یا مواقع تحفظ مین ظاہر ہوتی ہے اور یہ اتفاق گو در اصل خفیف تھا مگر ان بدنصیب رائیگان کے واسطے صدمۂ موت ثابت ہوا جو مدت سے تختۂ مشق نا انصافی ہو رہے تھے اور اوس سے اوس ڈویم کی پیشین گوئی کا بطلان ظاہر ہوتا ہے جسنے کہا تھا کہ قربانی جان جو راجہ نے اپنی کی تھی وہ منظور ہوئی اور سات پشت اوسکی اولاد کی گدی کھندیلا پر قائم رہینگی بیچ کارروائی بے تدبیراس جماعت جاگیرداران کے جو جملہ دستہ ہاے فوج امبر مین شامل تھے ایک گروہ شیخاوت نے ایک شہر ٹونک کو لوٹا جسمین ایک باشندہ خاندان گوگاوٹ بھی قتل ہوا اور اوسکا مال غارت گری عام مین غارت مین آگیا پسر گوگاوٹ مذکور مرحوم نے فوراً جاکر نالش پاس افسر فوج محاصرین یعنے چاند سنگہ کے جو رئیس خاندان مذکور کا تھا کی اور اوسنے ایک گروہ سلح پوش اوسکے ہمراہ کیے کہ جاکر اوسکا مال واپس دلاوین شیخاوت نے عدم تعمیل اسکی کی اور اپنے گروہ کی کمک زیادہ کی چاند سنگہ نے بھی اپنے گروہ کی نسبت یہی عمل کیا رئیسان کھندیلا خود گئے اور اونکے ساتھ جملہ گروہ شیخاوت باستثناے سیکر گئے اور رئیس گوگاوٹ جو رشتہ خاندانی ہی صرف نہین رکھتا تھا بلکہ مرتبہ افسری فوج بھی اوسکا تھا اس مقابلہ اور عدول حکمی کا متحمل نہین ہوا اور جسقدر فوج وہ بعد رکھنے محاصرہ کے بھیج سکا اوسقدر اوسنے بھی روانہ کی اسطرح قریب جملہ فوج امبر جنید جھگڑونکے گرد جمع ہوکر آمادہ قتل ایک دوسرے کے بھیال اپنی توقیر اور آبرو کے ہوئی اور فریقین مین سے ایک بھی اپنے دعوی سے باز نہین آتا اور تلوار آختہ ہوئی اس اثنا مین رئیس خانگروت درمیان مین واسطے صلح کرانے کے آیا اور ایک تدبیر بیان کی جس سے آبرو فریقین کی محفوظ رہتی تھی یعنے مال مغصوبہ لوٹنے والے کے ڈیرے پر یعنے راجہ کھندیلا پر بھیجا جاے اور وہان سے راجہ مذکور اپنی طرف سے پاس سپہ سالار فوج کے بھیجدیوے شیخاوت اسپر راضی ہوے اور قتل موقوف ہوا مگر شیخی چاند سنگہ کرکری ہوئی اور اوسنے اس تدبیر مین ایک توہین سپہ سالار فوج کی تصور کی گو ہمین کچھہ تحقیر رئیس گوگاوٹ کی نہ تھی +

لچھمن سنگہ رئیس سیکر نے جو حسب بیان بالا علیحدہ حملہ شیخاوت کے بلوے سے رہا تھا خیال کیا کہ اب وقت اور موقع واسطے اوسکی مدت ارادہ مخفی کے یعنے خواہش حاکم کھندیلا ہونے کی پورا کرنے کی آگیا ہے جو محاصرہ بھوم گڈہ کا بباعث ان تنازعات اور کمی گروہ شیخاوت کے اوٹھالیا گیا اور وہ لوگ براستہ طول طویل دار الریاستہ روانہ ہوے رئیس سیکر براہ راست اپنی ریاست مین گیا

اور پردہ درمیانسے اوٹھاکر اور راز دل اپنا ظاہر کرکے اوپر مقام سیوڑہ کے حملہ آور ہوا اور ساتھ فریب کے وہانکے حاکم یعنے فرزند بورا دیوان کو ترغیب دیکر اوسپر قبضہ کرلیا اور دشمن سے دو لاکھ روپیہ طلب کرکے ایک برگٹ تنخواہدار پٹھانون کا بسرکردگی اونکے اپنے افسران یعنے منوا ورمہتاب خان کے اوسنے اپنی کمک کے واسطے اپنی جانب کیا یہ مہتاب خان وہ ہے جسنے چند روز پیشتر اس امر کے ایک عہدنامہ ساتھ ہنونت کے کیا تھا کہ وہ منتظم ریاست ہاے خورد کا رہیگا اور اونکی تائید مطالب کرنیکے واسطے اور اونکی ریاست مین دست انداز ہونیکے عوض اوسنے پچاس ہزار روپیہ لیا تھا ایسے کارہاے زبون اسوقت مین عام مستعمل ہوگئے تھے حتے کہ اسپر کوئی اعتراض بھی چندان سخت نہین کرتا تھا ✣

ہنونت شجاع نے اب تیاری واسطے تحفظ اوس علاقہ کے کی جسکو اوسکی شجاعت نے اوسکو دلایا تھا اوسکے دشمن نے روپیہ بے اندازہ خرچ کیا جس قدر ضرورت اوسکے مطلب خودغرضی کے حاصل کرنیکی تھی اور مقام ریواسوا ور دیگر جاگیر اوسکے قبضے مین آگئین شہر کھندیلا کہ میدان مین تھا وہ بھی اوسکے قبضے مین آگیا مگر قلعہ سے اسقدر مقابلہ ہوا کہ اوسکو بمجبوری کوٹ کو مستحکم اور باسامان کرنے کی ضرورت ہوئی اوس کو اوسنے ارادہ کیا کہ تا بزیست بچاوے تین ہفتے تک حملہ ہاے دشمن کا مقابلہ ہیچ ایک قلعہ ویرانہ مین کرکے وہ شمشیر بدست قلعہ سے باہر آیا اور کوٹ کو اونسے چھین لیا اور یہان اوسنے جسقدر راور نمک حلال اس خاندان کے تھے اونکو جمع کیا اور یہ ارادہ کیا کہ اس مقام مستحکم مین مقابلہ کرنا یا مرجانا لازم ہے دیگر رئیسان نے اس حرکت بیوجہ اور امر طمع آمیز کو جو اوسنے نسبت راجگان خرد کھندیلا کے ظاہر کی تھی بچشم قہر دیکھا نہ صرف اسوجہ سے کہ یہ ایک امر خلاف انصاف تھا بلکہ ترقی بے اندازہ ایک فرع خرد کی اسلوت کی اونکو منظور نہ تھی اور یہ بھی وجہ ناراضگی کی تھی کہ اوسنے اس مطلب کے حاصل کرنے کو دشمن عام ملک کو اپنا ذریعہ بنایا تھا اکثر رئیسان نے اتفاق کیا کہ اوسکو اس حرکت ناانصافی سے باز رکھے مگر چند رئیس اوسکے جانب دار تھے بطمع ترقی علاقہ ہوگئے کیونکہ اوسنے وعدہ کیا تھا کہ ملک مین کچھ حصہ اونکو بھی دیگا اور جو رئیس بوجہ اپنی صاف طینتی اور نیک وضعی کے اوسکے طمع مین نہین آئے وہ کچھ مدد محصورین کی اسوجہ سے نہین کرسکے کہ بتحریک رئیس سیکر کے فوج امیر خان اونکے اوپر گئی تاکہ وہ جانب داری اوسکی سے باز رہین دربار بھی غلط گوئی سے جانب دار محاصرین کا ہوگیا تھا کیونکہ اونکو اطلاع ہوئی کہ شکست جو جھوم گڈہ پر ہوئی اور محاصرہ اوسکا جو اوٹھایا گیا وہ بوجہ بدوضعی سپاہ کھندیلا وقوع مین آیا ✣

پس ہنونت اور چند معدد شجاع دوست خانہ ان کے تنہا اپنے کام مین رہ گئے اور تین مہینے تک اونھون نے
اپنا تحفظ باہر قلعہ کے ایسی حالت مین کیا کہ حملہ چار طرف سے اوسکے اوپر ہوتا تھا بعد ازین اوسکو یہ صلاح
دی گئی کہ اندر قلعہ کے چلکر تحفظ کرے مگر اوسنے عمدہ دلی سے جواب دیا کہ اگر ہم پناہ زیر دیوار لینگے
تو کھندیلا واسطے دوام کے جاتا رہیگا اور یہ کہکر اوسنے آواز دی کہ بھائیو حملہ آور ان کو نکالدو یا مرجاؤ اور
ہنونت سنگ اپنے خاندان کے لوگون سے بہت خوش ہوا جب اوسنے دیکھا کہ اون لوگون نے شمشیر بکر
پلٹن کا مقابلہ کیا اور اونکو توپون پر سے ہٹا دیا اور مورچال کو بالکل صاف کر دیا مگر دشمن پھر آیا اور
جنگ آور ہوا یہ جنگ صبح سے شام تک ہوتی رہی اسی درمیان دشمن پر کیا گیا اور دشمن پھر پس پا ہوئے
مگر اس حملے مین ہنونت شجاع ہوا یعنی سپاہ کو توپون کے نزدیک لے گیا تھا زخمی گولہ ہوا جسنے اوسکی حیات کے دن
پورے کیئے گو فتح محصورین کی ہوئی مگر مرگ ہنونت نے جو اونکا سردار تھا اوسکے خاندان کے لوگونکو بیدل
بلکہ شکستہ دل کر دیا اور یہ لوگ قلعہ کے اندر چلے گئے پانچ دن تھیان اور سپاہ سکھ (یہ تعداد لفری برابر لفری
محصورین کے تھی) سب بے وسواس راے سلوت کھندیلا کے ہمراہ سانذین مین گئے ؏
دوسری صبح جہات واسطے علاحدہ کرنے مجروحین کے اور اوٹھا لینے لاش مقتولین کے مشروط ہوئی اور
شرط نہین کی گئی مگر قلعہ والون نے اوسکا منظور نہین کیا فورًا جب خبر مرگ ہنونت پہونچی رئیس اودیپور نے
جاول سے تائید امر راجی کی کرتا تھا اور مدد سپاہ اور رسد کی بھیجی اور اگر رئیس کھیتری اپنی ریاست مین
ہوتا تو اور بھی زیادہ کمک انکی ہوتی مگر وہ دربار مین تھا اور اپنے فرزند کو حکم دے آیا تھا کہ حسب صلاح
رئیس بساؤ کے کاربند ہونا اور یہ رئیس بوعدہ حاصل کرنے ایک قلعہ کے بیچ علاقہ مفتوحہ کے جانب دار
سیکر کا ہوگیا تھا تاہم قلعہ والے ہر طرح کی بے سامانی پر بھی بمقابلہ رہے اور پانچ ہفتے تک بعد مرگ
ہنونت کے اپنے قلعہ مین قائم اور ثابت قدم رہے اب اونکی خوراک صرف غلہ ملّی پر آ رہی تھی یہ غلہ قوم بنیا
فرود فرود لاتے تھے اس تنگی مین جو پیغام دینے دس شہر ونکا آیا تو اونھون نے منظور کر لیا اور وہ حاضر ہوگئے
پرتاپ سنگ نے اپنا حصہ بموجب اسکے اپنی ریاست موروثی مین سے لے لیا مگر اوسکے شریک ابھی سنگ نے
جسکی طبیعت سے درشتہ اولو العزمی راے سل کا حاصل ہوتا تھا اسکو ناپسند کیا اور کہا کہ یہ ایک امر بے آبروئی کا ہے
کہ کچھ بھی اپنے مجرم جاگیردار اور رشتہ دار کو دینا قبول کیا جاوے اگر پرتاپ بھی ایسا ہی کرتا تو اچھا تھا
کیونکہ لچھمن سنگہ نے جواب رئیس کھندیلا تھا اب غور کیا کہ یہ نہایت ناانصافی اوسکے حق مین تھی کہ وارث

ذی حق کو اوسکے موروثی علاقہ مین رہنے دے لہذا اوسنے صرف وقت گذاری اس نیت سے کہ اوسکا
قبضہ مستحکم ہوجاوے تو راجہ خرد سال کو یعنے پرتاب کو خارج کیا جاوے دونون شہر کا یعنے اچھے سنگہ اور
پرتاب مقام جھونجھنو مین رہتے ہین اور دونونکو پانچ پانچ روپیہ یومیہ اسطرح ملتا ہے کہ سدہانی لوگون نے
اونکے واسطے روپیہ جمع کیا ہے اوسمین سے اونکا خرچ پانچ روپیہ یومیہ فی کس دیا جاتا ہے اور اب[۱]
کچھ رمق امید کی بھی باقی نظر نہین آتی کہ اونکو پھر کھنڈیلا دیا جاوے +

سنہ ۱۸۴۳ء مین جب مصر شیونراین دیوان جے پور کا تھا اوسکو نہایت تنگی اور ضرورت روپیہ کی واسطے
اداکرنے میر خان کے مطالبہ کے تھی اوسنے رئیس سیکر پر آنکھ ڈالی جسکی عین تمنا یہ تھی کہ اوسکا علاقہ
مفتوحہ دربار سے منظور ہوکر اوسکو عطا ہوا اور یہ شرط ہوئی تھی کہ اگر نولاکھ روپیہ بدین تفصیل یعنی پانچ لاکھ
اپنے پاس سے اور چار لاکھ بذریعہ قوت اور فوج جے پور کے سدہانی سے تحصیل کرکے اداکرے تو ٹیکہ
اور خلعت کھنڈیلا کا اوسکو عطا ہو میر خان جو اس موقع پر طرفین کی جانب سے کاروکالت باہمی کرتا تھا
بمقام رتولی تھا وہان لچھمن سنگہ اوسکے پاس گیا اور اوسکو روپیہ دیا اور رسید لیکر اوسکے عوض سند مہر کلان
اوسکو حاصل ہوئی +

فوراً بعد اسکے لچھمن سنگہ حاضر دربار ہوا اور ایک سال کا اخراج پیشگی دیکر جو ستاون ہزار روپیہ ہوتا تھا اوسنے
اپنے مالک راجہ جگت سنگہ سے خلعت حاصل کیا اسطرح بوجہ بلند نظری سیکر کے اور بطمع دربار کے اور
رشک اور طمع سدہانی کے حق موروثی اصلی صلبی وارثان راے سال کا تلف ہوگیا +

لچھمن سنگہ نے بذریعہ اپنی لیاقت اور دول کے اپنا رسوخ دربار راجہ مین پیدا کیا مگر اس سے جو حسد بیج
پروہت راج کے دلمین پیدا ہوا اوس سے قریب تھا کہ اوسکی شے حاصل کردہ جو اوسکو گران بہا ملی
تلف ہوجاوے یاد ہوگا کہ ایک برہمن کو مستاجری اراضی کھنڈیلا کی حاصل ہوئی تھی اور اوسکی جبر ستانی سے
وہ ساتھ بے آبروئی کے خارج کیا گیا تھا مگر وہ اپنی اولوالعزمی اور بلند نظری مین قائم اور جاری رہا اور
رسوخ اپنے مربی شیونراین مصر کا ضائع کردیا حتے کہ اوسکو خودکشی کرنی پڑی بعد ازان اوسکے فرزند کا استحقاق
کالعدم کرکے فریب اور حیلہ سازی سے اب منصب دیوانی پر قائم ہوگیا رسوخ لچھمن سنگہ کا باعث اسکا ہوا
کہ وہ ہر موقع پر شامل مشورہ کیا جاتا تھا اس سے اوسکو اندیشہ خطرے کا ہوا اور اوسنے تجویز کی کہ اوس سے

[۱] یہ حال سنہ ۱۳ اور ۱۸۱۴ء مین لکھا گیا ہے +

فراغت حاصل کیجاے اس نے فہرست اوسنے چاہا کہ کسی صورت سے اوسکو بمقابلہ راجہ استادہ کیا جاسے اور اسکی کوئی [illegible] صورت [illegible] سکے نہ تھی کہ فوج کشی کھندیلا پر کیجاے قوم سدہانی جنکی طمع اور حسد نے اونکی [illegible] سے بھی انکو چشم دوختہ کردیا تھا شریک فوج دربار کے ہوگئے اور جاکر کھندیلا کا محاصرہ کرلیا لچھمن سنگہ نے اس موقع پر ظاہر کیا کہ وہ مثل دیگر انسان کے نہ تھا اوسنے بخاموشی اجرا اس حکم اور روانگی فوج کو جے پور مین دیکھا اور اسطرح کینہ توزی پروہت کو بیکار کردیا اور اپنے کھندیلا کے تحفظ کے واسطے اوسنے عین وقت پر روپیہ اسپنے شہ بیک جمشید خان کے پاس بھیجدیا اور اوسنے اپنی پلٹن بھیجکر پروہت مذکور کو عین اوسکے مقام فوج مین جاکر دھمکایا جب بباعث ہوشیاری اور عقلمندی لچھمن سنگہ کے وہ کلیۃً مایوس ہوا تو وہ اس مہم سے باز رہکر دارالریاست مین آیا اور اوسکے غصہ نے اب پردہ درمیان سے اوٹھاکر اوسکو آمادہ اسپر کیا کہ لچھمن سنگہ کو گرفتار کرے رئیس بیکر بمشکل اسکے جال اور اراوے سے محفوظ رہا اور پچاس سوار ہمراہ لیکر رو بفرار لایا مگر اوسکے دشمن نے اوسکا تعاقب کیا اور اوسکی جایداد مع اوسکے تر کہ کے (جنمین رئیس ہساوت بھی [illegible] ضبط کی قوم سدہانی نے جنکی سرداری مین رئیس کیٹری اور رئیس بسا وتھے بعد [illegible] کہ کھندیلا پر قبضہ کیا جاسے گا اوسکے [illegible] نبایا گیا تھا اپنی امید کی اخیر شکست سے جو سدہانی کو نصیب ہوئی مایوس سخت ہوا +

اگر [illegible] امور [illegible] کہ موافق موقع کے جایزہ کرے تو ظاہر ہوگا کہ اس خراب بدنظمی مین کیا نتیجہ نیک پیدا ہوا نا اتفاقی [illegible] انتساب حکومت نے درمیان پسران بہادر سنگہ کے پیدا کی تھی اب ختم ہوگئی لچھمن سنگہ صرف ظالم کھندیلا مین حکمران ہے اور جب تک اوسکا انتظام جو اوسنے کیا ہے قایم رہیگا اوسوقت وہ کوشش سدہانی پر صرف نہین بلکہ کوشش دربار پر بھی جو اوسکے اخراج کے واسطے عمل مین آدینگی خندہ زن ہوگا +

ہم مختصر حال خاندان لچھمن سنگہ کا بیان کرتے ہین یاد ہوگا کہ راسے سال جو اول راجہ پسران شیخ جی مین ہوا تھا سات فرزند رکھتا تھا پسر چہارمی ترمل نامی جسکو خطاب راو کا ملا تھا مقام کاسلی مع اوسکے چوراسی شہر ماتحت کے جاگیر مین رکھتا تھا اوسکے فرزند ہرے سنگہ نے علاقہ بلارا مع ایک سو پچیس شہر اور دیہات کے قایم خانی فتحپور والہ سے چھین کر شامل اپنے علاقے کے کرلیا تھا اور عرصہ قلیل کے بعد ریوا سو کے

پچیس دیہات اور اوسنے لیے تھے شیو سنگہ پسر ہری سنگہ نے خاص فتحپور فتح کیا جو اصل مقام قائم خانی کا تھا
اور جہان اوسنے خود رہنا اختیار کیا اوسکے فرزند چاند سنگہ نے سیکر کی بنا ڈالی جسکی اولاد صلبی دیبی سنگہ نے
لچھمن سنگہ پسر ٹھاکر شاہ پورا کو جو اوسکا قریب رشتہ دار تھا پیش کیا تھا علاقہ سیکر نہایت خوشحالی مین تھا
جب لچھمن سنگہ گدی نشین اپنے عمو کا ہوا جسکی تدبیر خاص انتظام علاقہ کی یہ تھی کہ سرکار جاگیرداران
بیخ و بن سے دفع ہو لچھمن سنگہ نے اس انتظام کو اور ترقی دی اور ایک عرصہ قبل اوسکے کہ اوسنے کھنڈیلا
لیا تھا اوسنے اپنے جاگیرداران کے جملہ قلعجات کو مسمار کر دیا تھا حتے کہ اوسنے قلعہ شاہ پورا کو بھی جو
اوسکا خاص وطن اور مولد تھا نہ چھوڑا اور بلارا اور تہوتی اور کاسلی کے قلعہ بھی مسمار ہوے تھے اور
یہان تک اوسنے رشتہ تبنیت کو اوپر رشتہ نسل کے فوقیت دی تھی کہ اوسکے والد نے بھی جلاوطنی
پسند کی اور یہ گوارا نہ کیا کہ ایسے فرزند کے ماتحت رہے جسنے دستار سیکر کی باندھکر اپنے پیدا کنندہ
اپنے والد کو بھی فراموش کیا تھا لہذا وہ بمقام جودہ پور چلا گیا ✤

لچھمن سنگہ کے پاس اب ایک ملک آراستہ اور قابل ترقی پذیر ہونے کے تھا جس مین پانچسو شہر اور دیہات
شامل تھے اور آمدنی جنکی آٹھ لاکھ روپیہ تھی اوسکو یہ خواہش ہوئی کہ اوسکا نام بعد اوسکے یادگار رہے
لہذا اوسنے قلعہ لچھمن گڈھ[1] تعمیر کیا اور اکثر قلعجات کے استحکام کے واسطے اوسنے ایک فوج آراستہ کی
جو اس ملک کی نام خطاب فوج آئینی کا رکھتی ہے یعنے آٹھ ٹپالن علی غول کی جنکے اسلحہ بندوق تھے اور
ایک برگڈ توپخانہ کا ہر ایک پلٹن کے ہمراہ تیار کیا سوائے اسکے اوسکے پاس سوار بھی ایک ہزار
بہت آراستہ تھے نصف اونکے بارگیر یعنے تنخواہ دار تھے اور نصف جاگیرداران جاگیرداروں کو زمین واسطے
خرچ کے ملی تھی بموجودگی اس سامان کے اور درحالت اوسکی بلند نظری اور اولوالعزمی کے اس مین
شک اور شبہہ نہین کہ اگر اوسکے مالک یعنے راجہ امبر کی دوستی ساتھ گورنمنٹ انگریزی کے نہوئی ہوتی
جس سے طریق غارت گری مسدود ہو گیا تو وہ بمدد اوسی رفیق کے جس کی مدد سے اوسنے

---

[1] لچھمن گڈھ ایک بلند پہاڑ پر سمت ۱۸۶۲ یا سنہ ۱۸۰۶ع مین تعمیر ہوا تھا غالباً یہ قلعہ کسی قدیم قلعہ کے ویرانہ پر تعمیر ہوا ہے وہان سے بہت دور تک نگاہ جاتی ہے یہ اس ملک مین جہان اکثر پہاڑی قلعجات موجود ہین ایک نشان کے طور پر ہے شہر مثل جیپور کے بنا ہے راستہ اور بازار چوپڑ کے بنے ہین اکثر مہاجن یہان بود و باش رکھتے ہین اور سب طرح سے محفوظ آسیب سے ہین ✤

کھنڈیلا[۵۰] حاصل کیا بر تری شیخاواٹی کے ملک کی اوسنے بہت مدت[۵۱] قبل اس وقت کے حاصل کر لی ہوتی +

اسطرح تواریخ راجگان کھنڈیلا ختم کر کے اب ہم مختصر بیان دیگر فروع شیخاوٹ کا خصوصاً اون

طاقت دار فروع سدہانی کا تحریر کرتے ہیں +

سدہانی اولاد بھوج راج کی ہین جو پسر سومی راے سال کا تھا اور تقریباً چالیس گانو اوسنے اپنے سات فرزندون کو نہین

کی تھی اوسکو اوسکے پور مع دیہات ماتحت ملے تھے بھوج راج کی نسل کثرت سے ہوئی اور وہ بھوجانی

کہلاتے تھے اونھون نے اپنا حصہ شہرت جب گروہ شیخاواٹی شروع ہوئی تھی خوب حاصل کیا تھا اور

شدہ شدہ تمادی ایام مین کسی وجہ سے جسکا مذکور نہین ہوا ہے یا شاید بباعث اچھے موقع پر ہونے کے

اونکا دارالریاستہ مقام اجتماع گروہ شیخاوٹ کا ہنگام مشورہ و صلاح کے ہوگیا تھا اور اب بھی اودیپور[۵۲] کی

گھاٹی مین اجتماع اونکا ہنگام ضرورت صلاح و مشورہ ہوتا ہے +

کئی پشتون کے بعد بھوج راج کے چکرام قابض اور گدی نشین اراضی اودے پور ہوا اوسکے چھہ فرزند تھے

فرزند کلان سادھو نامی نے کچھہ تکرار اپنے والد کی درباب بعض رسوم دسہرہ[۵۳] کے کی اور گھر سے چلا گیا اور تلاش

اور قسمت آزمائی پر اوسنے کمر باندھی اوسوقت مین قریب جملہ اراضی جسمین سدہانی آباد ہین ماتحت فتح پور

جھونجھنو کے تھے جہان ایک نواب قوم قایم خانی پٹھان سے حکمران تھا اور یہ اوسکو بادشاہ دہلی کیطرف سے

جاگیر مین عنایت ہوا تھا اس نواب کے پاس سادھو آیا نواب نے اوسکی بڑی خاطرداری کی اور اپنی لیاقت

اور دلاوری سے اوسپر نظر عنایت اور توجہ کی ستے تک اوسکے سپرد سب انتظام اس ریاست کا ہوا

یہان دو روایت اوسکی اخیر ترقی کی ہین اور دونون صحیح ہونگی ایک تو یہ کہ نواب لاولد تھا اوسنے سادھو

متبنے کیا اور اوسکے سپرد جھونجھنو مع چوراسی دیہات متعلق کے کیے اور تا مرگ نواب قایم خانی یہ اوسکے

قبضے مین رہے اور دوسری روایت گو ایسی مناسب نہین مگر بیان غالب ہے کہ جب سادھو نے دیکھا

کہ وہ حاوی ہوگیا اوسنے اپنے مربی سے کہا کہ فلان شہر اسکی آیندہ بود و باش کے واسطے تجویز ہوتا ہے

---

۵۰ کہتے ہین کہ کھنڈیلا کا نام کھنڈ کر راجپوت سے رکھا گیا ہے ان کھنڈ کر راجپوت کا ذکر اکثر تواریخ بھی مین آیا ہے جنکو ہم نے

گہلوت تصور کیا ہے جو درحقیقت اندو متعلک ہین کھنڈیلا مین چار ہزار گھر ہین اور اوسکے ماتحت اسی دیہات ہین +

۵۲ قدیم نام اودیپور کا کایس ہے اوسمین تین ہزار گھر ہین اور پینتالیس دیہات اوسکے متعلق ہین اور چار حصون مین منقسم ہے +

۵۳ دیکھو جلد اول صفحہ ۵۰ کتاب انگریزی +

وہان جاکر خرچ معقول بطور پنشن لیا کیجیے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اپنی حکومت قائم رکھے قائم خانی نے جو دیکھا کہ وہ اسقدر حاوی سب پر ہوگیا ہے کہ اوسکا اسکا شریک بمقابلہ احسان فراموش شیخاوٹ کے نہین ہوتا وہ جھونجھنو سے روانہ ہوکر فتح پور گیا جو ایک ضلع اوسکی حکومت مین اور اوسکے ایک رشتہ دار کے قبضے مین تھا اس رشتہ دار نے اوسکی جانبداری کی اور تیاری واسطے خارج کرنے وغا باز کے مقام جھونجھنو سے عمل مین لائے اسوقت ضرورت مین سادھو نے اپنے والد کو تحریر کیا کہ یہ موقع آپکی بھی نام آوری کا ہے اور درخواست کی کہ آپ میرے بھائی کو طلب کرکے بھیجدین رئیس عمر نے بوجہ نصرت مندی اپنے فرزند کے اوسکے طریق سابقہ پر جسکے سبب وہ گھر سے چلا گیا تھا نظر عفو ڈالی اور فوراً اپنے دوسرے فرزند کو جو ہمراہ اپنے مالک یعنے مرزا راجہ جے سنگہ کے فوج شاہی مین خدمت گزاری کرتا تھا تحریر کی کہ آکر اپنے بھائی کی مدد کرے بفور پہونچنے اس تحریر کے کچھہ فوج آئینی مع توپخانہ کے فوراً اوسکے ساتھہ کردی گئی کہ جاکر مدد سادھو کی بیچ اوسکی مہم کے کرے یہ مہم سر ہوئی اور فتح پور بھی شامل جھونجھنو کے کیا گیا سادھو نے فتح پور مع اوسکے متعلقات مواضع کے جو برابر اوسکے اپنے حصے کے تھا اپنے بھائی کو دیا کیونکہ اوسنے عین وقت پر آکر اوسکی اعانت کی تھی اور دونون نے موافق شرائط سابقہ کے عہد کیا کہ وہ شکر گزاری راجہ کی ساتھہ ادا کرنے خراج اور نذرانہ سالانہ کے بطور اونکے مالک کے بابت ہر ایک علاقہ کے جو وہ قبضہ کرینگے کیا کرینگے سادھو نے فوراً بعد اسکے علاقہ سنگھانا کو جسمین ایک سو پچیس مواضع شامل تھے ایک رفیع خاندان قائم خانی سے اور علاقہ سلطانو مع اوسکے چوراسی مواضع کے گور راجپوت سے اور کھیتری اور اوسکے متعلقات توار راجپوت سے جو خاندان قدیم راجگان دہلی سے تھے لیا پس تمام ایام مین اوسکے قبضے مین اسقدر ملک آگیا کہ اوس مین ایک ہزار شہر اور دیہات سے زیادہ تھے قبل از اپنی وفات کے اوسنے ممالک مفتوحہ کو درمیان اپنے پانچ پسران کے منقسم کیا جنکی اولاد اوسکے نام سے مشہور ہوئی یعنے سدہانی فرزند اوسکے یہ تھے زور آور سنگہ کشن سنگہ نول سنگہ کشور کی سنگہ اور بہار سنگہ ✤

زور آور سنگہ کو سوا اپنے اصلی اور موروثی حصہ علاقہ کے شادی مین شہر چوکڑی کا مع بارہ مواضع متعلقہ اور سب علامات ریاست مثل فیل و پالکی وغیرہ ملے اور اگرچہ طمع رئیس کھیتری نے جو اولاد فرزند دوم یعنے کشن سنگہ کا تھا حصہ موروثی اپنے برادر کلان کا چھین لیا اور اوسکے پاس اب صرف چوکڑی ہے مگر تاہم بزرگی خاندان اوسکی تلف نہین ہوئی اور رئیس خرد چوکڑی کو اوسکے پاس بارہ مواضع ہین مگر بزرگ ابھے سنگہ کا جو رئیس پانچ سو

دیہات کا ہے شمار کیا جاتا ہے ۔ اولاد باقیماندہ چار فرزندونکی جواب[1] سدہانی کی قوم مین مشہور ہین یہ ہین ✣
اسبھے سنگہ کھیتری والہ ۔ سام سنگہ لبانو والہ ۔ گیان سنگہ نول[2] گدہ والہ ۔ شیر سنگہ سلطانو والہ ۔
سوائے موروثی علاقجات کے جو سادھو نے اپنے پانچ فرزندان کو دیے اوسنے علاقجات سنگھانا اور جھونجھنو اور
سورج گدہ (جسکا قدیم نام اوریجا تھا) اپنے دیگر متعلقان خردسال خاندان کو دیے منجملہ انکے مقام اول الذکر
یعنے سنگھانا مع ایک سو چھبیس دیہات متعلقہ کے اسبھے سنگہ کھیتری والہ نے چھین لیا مگر باقی علاقجات ٹکڑے ہو کر
اب تک مختلف جاگیرات خرد مقبوضہ اون لوگون کے جنکی نفری ہمیشہ زیادہ ہوتی جاتی ہے منقسم ہے ✣
اسبھے سنگہ نے ویسی ہی ترقی اور برتری درمیان سدہانی کے حاصل کی تھی جیسے لچھمن سنگہ نے درمیان
راے سلوت کے پیدا کی تھی اور دونون نے ایک ہی طریق سے حاصل کی تھی یعنے زبردستی اور جرم سے
رئیس سیکر نے اپنی فرع کلان کھندیلا کو تباہ کیا تھا اور رئیس کھیتری نے نہ صرف اپنی فرع کلان کو بلکہ فروع خرد
خاندان سدہانی کو بھی خراب اور برباد کیا تو برتری اور ترقی اوسکی نصیب ہوئی جس فعل سے کہ نتیجہ آخر الذکر پیدا ہوا
اور جس سے اولاد شیر سنگہ کے ہاتھ سے علاقہ سلطانو جاتا رہا ایسا سخت قبیح ہے کہ اوسکا بیان کرنا بثبوت اسکے
کہ راجپوت واسطے حاصل کرنے زمین کے کیا کیا کرتے ہین مناسب معلوم ہوا ✣
بہادر سنگہ کا صرف ایک فرزند بھوپال نامی تھا جو بعہ ارادہ لینے لوہارو کے قتل ہوا لہذا اوسنے پسر خرد اپنے
برادرزادہ باگھ سنگہ کھیتری والہ کا متبنے کیا بہنگام وفات بہادر سنگہ کے رئیس متبنے سلطانو کا خردسال تھا اور
لائق اسکے نہ تھا کہ انتظام ملک کا خود کرے لہذا اپنے والد کے گھر مین رہا ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ علیحدگی
حقوق ملکی باعث زوال محبت اور انقطاع رشتہ یگانگت ہوتا ہے کیونکہ اس والد بیرحم اور خلاف وضع انسانی نے
اپنے فرزند کے خون مین اپنے ہاتھ آلودہ کر کے علاقہ سلطانو شامل علاقہ کھیتری کر لیا مگر اسکا نتیجہ بھی اوس
ظالم بیرحم کو موافق اوسکے جرم کے ملا اوسکو ہر ایک رشتہ دار نے بنظر تحقیر دیکھا اور اوسکے منہ پر تھوک کی
اور اوسکے سر پر خاک ڈالی حتے کہ وہ قابل اسکے نہین رہا کہ کسی کے روبرو ہو اوسکی رانی نے بھی اوسکا منہ دیکھنا

---

[1] واضح ہو کہ یہ حال سنہ ۱۸۶۲ع مین لکھا گیا ہے ✣

[2] نول گدہ مین چار ہزار گھر ہین گرد اوسکے شہر پناہ بنی ہے یہ شہر ایک قدیم شہر کی قطع پر جسکا نام رولیانی تھا تعمیر ہوا قدیم شہر کا
قلعہ ویران بجانب جنوب و مشرق اب تک موجود ہے اور قلعہ جدید وسط راہ پر درمیان قلعہ مذکور اور شہر کے واقع ہے اسکی
تعمیر نول سنگہ نے سمت ۱۸۰۲ یا سنہ ۱۷۴۶ع مین کی تھی ✣

روا نہین رکھا اور انتظام ملک بنام اپنے فرزند جی القائم ابھے سنگھ کے جواب موجود ہے کرنا شروع کیا
اور بارہ سال تک جو باگھ سنگھ بعد ازین زندہ رہا اوسنے اپنے مکان سے جو قلعہ کھیتری مین تھا باہر قدم نہین رکھا
مگر اوسکی لاش واسطے جلائے جانے کے باہر آئی مگر اسوقت مین بھی اوسکے رشتہ دار اوسکی نسبت سخت کلامی
اور الفاظ حقارت کے ساتھ پیش آتے تھے +

لارخانی — جو خوانندہ کتاب ہذا کو ہمنے بخوبی واقف ساتھ حسب ونسب ونسل سدہانی اور راے سلوت سے کیا
لہذا اب ہم اوپر مختصر بیان حال لارخانی کے جو نام یعنے رئیس محبوب اونکے افعال کے خلاف ہے کیونکہ وہ جو برا
مین مشہور قزاق ہین ختم کرتے ہین لفظ لار لا ایک نام پیار کا لڑکے کا ہے اوسکے معنی پیارے کے ہین اور
لفظ خان جو اس اولاد راے سل کے نام مین شامل کیا گیا ہے اور نیز اوسکے فرزند خرد کے نام مین یعنے
تاج خان نہین معلوم کس فقیر یا ولی اہل اسلام کی برکت کے واسطے شامل کیا گیا ہے لار خان نے اپنی
موروثی جاگیر داتا رام گڈہ پر جو اوپر سرحد مارواڑ کے واقع ہے اور اوسوقت مین ماتحت سانبھر کے تھی
قبضہ کر لیا غالباً بوجہ اوسکے والد کی حاضر باشی دربار کے یہ قبضہ اوسکا اوسکے پاس بحال رہا سواے
اس علاقہ کے اونکے پاس ٹھیہ نوسل کا بھی ہے اور کل انتی شہر اونکے قبضے مین ہین اور بعض راجہ مارواڑ
اور بیکانیر سے بالعوض اسکے حاصل ہوے ہین کہ وہ غارت گری اونکی حدود مین نکرین لارخانی ایک گروہ
قزاقان کا ہے اونکا نام مثل پنڈارہ اور قزاق کے ان علاقجات مین مشہور ہے اور چونکہ اون کا گروہ پانچسو
سوار قزاکا ہے لہذا اونکی تاخت وتاراج نہایت سخت ہوتی ہے بعض وقت اونکا مالک ملک اون سے
خراج طلب کرتا ہے مگر جو اونکا علاقہ بہت سخت اور دشوار گذار ہے اور رام گڈہ مقام مستحکم لہذا وہ چندان
لحاظ اوسکے مطالبہ کا نہین کرتے تھے ہان البتہ جب کوئی گروہ تنخواہدار مثل میر خان کے اونکے مطالبہ کی
تائید کرتے تھے تو البتہ وہ کچھ روپیہ اپنے مالک ملک کو دیتے تھے چنانچہ میر خان نے ایسی تدبیر کی تھی
کہ بقایا مالگذاری اوسنے بتعداد بیس ہزار روپیہ کے اونسے وصول کی +

محاصل — ہم اس حال کو ساتھ بیان محاصل شیخاواٹی کے ختم کرتے ہین یہ علاقہ ایام امن وبہبودی کے جو اب گویا
اول مرتبہ اوسکے شامل حال ہوے ہین پچیس سے تیس لاکھ روپیہ تک محاصل دے سکتا ہے مگر فی الحال
وہ اس سے بہت کم ہے اور نصف علاقہ شیخاواٹی قبضہ رئیسان سیکر اور کھیتری مین ہے +

لچھمن سنگھ سیکر والہ مع کھنڈیلا . . . . سے ملک

اسچھے سنگہ کھیتری والہ مع کوٹ پوتلی جو لارڈ لیک صاحب نے دی تھی	سے لک
شام سنگہ بساؤ والہ مع حصہ اوسکے بھائی رنجیت سنگہ کے تعدادی	سعہ
(جسکو اوسنے قتل کیا تھا)	لعہ لک
گیان سنگہ نول گڈہ والہ مع منڈاوا دونون علاقہ پچاس پچاس مواضع کے	معہ
لچھمن سنگہ مینڈسر والہ رئیس خرد نول گڈہ	ملہ
علاقہ تاین مع اراضی متعلقہ جو منقسم اوپر ستائیس نفری نبیرگان زوراور سنگہ پسر کلان ساد ہو جی کے	ایک لک
اودے پور واتی	ایک لک
منوہر پور[1]	ملہ
لارکھانی	ایک لک
ہررام سجے والہ	سعہ
گرو ہر پوتا	سعہ
علاقجات خرد	لکھان
کل میزان	مدعہ لک

خراج معینہ جے پور حسب تفصیل ذیل ہے

سدہالی	لکھان
کھنڈیلا	سہ
فتحپور	مہ
اودے پور بہی	معہ
کاسلی	سعہ
میزان کل	معہ لک

[1] رئیس منوہر پور کو راجہ جگت سنگہ نے قتل کیا تھا (دیکھو مداری لال کا روزنامچہ سفر ۱۸۱۳ع) اور اوسکا علاقہ ضبط ہوکر درمیان گروہ شیخاواٹی کے منقسم ہوگیا وجہ یہ تھی کہ اوسنے رہتی یا بانی قوم کو جو نومسلم بھٹی نمار تگران ملک بھٹیانا سے تھے واسطے حملہ آور ہونے اور لوٹنے ملک کے ترغیب دی تھی +

پس فرض کرو کہ حسب تحریر بالا محاصل بیس لک صحیح ہے اور خراج شادی تین لاکھہ تو یہ تشخیص جمع بحساب ہشتم حصہ ہوئی اور یہ اندازہ بہت معقول ہے اور قرین انصاف اور سرکار انگریزی بھی اچھا کرتی اگر پیروی اس شرح کی کرتی +

باب ہشتم

خیالات - عادات باشندگان امبر - حدود - وسعت - آبادی نفری - تعداد یعنے شمار شہرہاے انقسام باشندگان باعتبار قومیت - قسم زمین - کاشتکاری - پیداوار اراضی - محاصل افواج ملک غیر فوج جاگیرداری +

ہمنے اسطرح اصلیت اور ترقی قوم کچھواہا اور اوسکی فروع شیخاواٹی اور راجھری کا حال وانشگاف کیا ہے بعض شخصون کو دریافت کرنا اس امر کا باعث دلچسپی ہوگا کہ ایک شخص مفرور کی اولاد شدہ شدہ عرصہ آٹھہ سو سال مین بیچ ایک علاقہ پندرہ ہزار میل مربع کے پھیل گئی اور یہ بھی کہ چالیس ہزار آدمی اوسکے گوشت اور خون کے یعنے اوسکی نسل کے اسی میدان مین بیچ تحفظ اپنے ملک اور اپنے راجہ کے شمشیر بدست قتل ہوے صرف نام ملک کا ایک راجپوت کے دل مین قوت عجیب پیدا کرتا ہے نام اوسکی زوجہ یا محبوبہ کا ہرگز زبان پر نہ آنا چاہیے اور نہ اوسکے ملک کا مگر ساتھہ ادب اور تعظیم کے ورنہ اوسکی تلوار میان سے باہر ہوگی ایسے واقعات کی اکثر مثالین ان تواریخون مین مذکور ہین پھر کون جاہل پردیسی یعنے باشندہ ملک غیر یہ کہہ سکتا ہے کہ اس ملک مین کوئی نام حب وطن اور شکرگزاری کا نہین ہے +

حدود اور وسعت - حدود امبر کی اور اوسکے ماتحت علاقجات کی صرف ملاحظہ نقشہ سے دریافت ہوسکتی ہین مگر عرض زیادہ از زیادہ اسکا درمیان مقام سانبھر کے جو ملحق بجانب غرب سرحد مارواڑ سے ہے اور شہر سورت کے جو بجانب مشرق ملصق سرحد ملک جاٹ سے ہے واقع ہے اور یہ سلسلہ ایک سو بیس میل انگریزی ہے۔ اور اوسکا طول شمالاً و جنوباً مع شیخاواٹی کے ایک سو اسی میل ہے اوسکی ہیئت نہایت بیقاعدہ ہے مگر ہم تخمیناً علاقہ دھونڈہار کا یا جے پور کا نو ہزار پانسو میل مربع کا اور شیخاواٹی کا پانچ ہزار چار سو کا کرتے ہین کل چودہ ہزار نو سو میل مربع ہے +

آبادی نفری - تعداد نفری اس ملک کی قرار دینی بہت مشکل ہے مگر جو خبر معتبر ہمکو ملی ہے اوس سے ہمے معلوم ہوتا ہے کہ ایک سو پچاس نفری فی میل مربع ملک امبر مین اندازہ سے زیادہ نہین ہے اور اسقدر نفری شیخاواٹی کے

پس اس سے ایک اوسط ایک سو چوبیس نفری فی میل مربع کا ہوتا ہے اس حساب سے اس ملک مین ایک لاکھ پچاسی ہزار چھہ سو ستر نفری ہے اور جب ہم اوپر کثرت شہر ہاے کلان واقع ملک ہذا کے کرین تو ہم کہہ سکتے ہین کہ یہ اندازہ یا تخمینہ صحیح تعداد نفری سے زیادہ نہین بلکہ کم ہے خاص دھوندھار مین چار ہزار شہر ہاے کلان ماسواے دیہات خورد کے ہین اور شیخاوائی مین قریب نصف اسکے ہین منجملہ انکے لچھمن سنگہ رئیس سیکرا اور کھندیلا اور ابھے سنگہ کھتری والہ ہر ایک پانچ پانچ سو شہر اپنے قبضے مین رکھتا ہے یعنے قریب نصف علاقہ شیخاوائی اونکے قبضے مین ہے +

انقسام باشندگان - اس نفری باشندگان کا انقسام باعتبار نفری قومیت اور بھی مشکل ہے گو یہ صحبت کہا جاتا ہے کہ راجپوت باقی اقوام سے کم ہین مگر ہر ایک قوم سے تعداد نفری مین باستثناے قوم خانہ بدوشان مینا زیادہ ہین اور تعجب یہ کہ یہ قوم مینا اب بھی کثرت سے ہین ذیل مین اقوام کلان مذکور ہوتی ہین اور جس ترکیب سے وہ درج ہوتی ہین اوسی موافق اونکی تعداد نفری خیال کر لی جاے ہے۔ اول مینا دوم راجپوت سوم برہمن چہارم بنیا پنجم جاٹ ششم دہاکر یا کرار (خلکو سرانا کہتی ہین) ہفتم گوجر +

قوم مینا - قوم مینا منقسم اوپر بتیس فرقہ ہاے مختلفہ کے ہے اور ان سب کا بیان کرنا اس بات کی تواریخ کو بہت طول دیگا لہذا ہم بنظر اسکے کہ یہ قوم ہر ایک ریاست رجواڑا سے متعلق ہے کوئی اور موقع مناسب پر اسکا حال تحریر کرینگے جو عفو تقصیرات اور دیگر حقوق انکے اب تک بلا مزاحمت موجود ہین تو اوس سے صحت اس امر کی ہوتی ہے کہ راجگان جلا وطن نرور کا دخل راج امبر مین تھا اور یہ ایک امر تعجب افزا ہے کہ یہ دخل اونکا براہ فتح و نصرت کے نہین بلکہ بمنظوری تبنیت کے ہے اور اس فعل کی تجدید ہر موقع راجہ جدید ہونے کے ہوتی ہے جب ایک مینا اپنے خون کا تلک پیشانی راجہ جدید لگاتا ہے اور یہ قوم اوسکے نر انگشت کو کاٹ کر لگا لیتے ہین ہر چند مثل دیگر رسوم قدیم کے یہ بھی موقوف ہو گئی ہے (یہی طریق تلک کا رانا اودے پور کے یہان تھا کہ اوندیوا بھیل راج تلک لگاتے تھے) مگر دونون ملکو نمین اسکے سواے کوئی اور شہادت یقینی نہین ہو سکتی کہ اونکی اقوام کی خارج شدہ قوم یعنے مینا اور بھیل دراصل مالک ملک تھے مینا لوگ اب تک کار ہاے معتبر نزدیک راجہ امبر کی رکھتے ہین تحفظ دفتر اور خزانہ سے گڈہ کا اونکے سپرد رہتا ہے اور تحفظ جسم راجہ بوقت شب اونکے محول ہے اور

ان سب سے زیادہ معتبر کام ایک اور بھی اونکے حوالہ ہوتا ہے یعنے تحفظ محلات اول حکومت کچھواہا مین
یہ لوگ جو اونکی قدیم رعایا تھے کل نشانات ریاست اور جسم راجہ اپنی حفاظت مین رکھا کرتے تھے مگر اس استحقاق مین
جب اونھون نے زیادہ تر استادگی کی یعنے راجہ سے کہا کہ جب وہ بیرون حدود ملک جاوے تو علامات ریاست
یعنے نقارہ و جھنڈہ اونکے سپرد کر جاوے تو یہ حقوق اونکے مسترد ہوگئے اقوام بنیا اور جاٹ اور گرار بڑے بڑے
کاشتکار ہین اور اکثر اونمین کے بڑے بڑے علاقے رکھتے ہین +

جاٹ — یہ قوم نفری مین قریب مساوی قوم بنیا کے ہے اور اونکی اراضی بھی مساوی اراضی کاشت بنیا ہی
اور یہ نہایت جفاکش اور محنت کش کاشتکار ہین +

برہمن — یہ قوم کارمذہبی اور بنیک کرتی ہے یہ قوم امبر مین بہ نسبت دیگر ریاستہاے رجواڑہ کے کثرت سے ہے
مگر اس سے یہ خیال کرنا نچاہیے کہ راجگان یہان کے بہ نسبت راجگان ممالک گرد نواح زیادہ تر پابند
مذہب ہین بخلاف اسکے یہانکے راجہ نہایت گناہگار رہین +

راجپوت — یہ خیال کیا گیا ہے کہ اب بھی بروقت ضرورت اگر کوئی جنگ قوم باعث برانگیختگی جوش وطن
گروہ کچھواہا کا ہو تو وہ میدان جنگ مین تیس ہزار آدمی اپنے رشتہ دار اور ہمقوم جمع کر سکتے ہین اگر اونکا قول
لکھا جاوے تو وہ کہتے ہین کہ اسقدر آدمی ایک والد کی اولاد سے ہم جمع کر سکتے ہین ہمین خاندان مارمکا
اور گروہ شیخاوٹ بھی شامل ہین گو کچھواہا نے بزیر حکم اپنے ہر دل عزیز راجگان مثل بھون اور راجہ مان اور
مرزا راجہ کے ایسے ایسے کار ہاے نمایان بروے کار لائے ہین جیسے کسی اور قوم نے کیے ہون مگر اب اونکی
وہ شہرت دلاوری اور مردانگی کی نہین ہے جو قوم راٹھور اور ہراکی ہے اسکا باعث کچھ یہ بھی ہے کہ اونکی
نزدیکی دربار مغل سے بدوضعی اونمین آگئی تھی اور وہ شریک بدوضعی مغلیہ ہوا کرتے تھے مگر زیادہ تر وجہ
یہ ہے کہ اونکا رتبہ بوجہ مرہٹہ کے کم ہوگیا تھا اور یہ وجہ ساتھ برادران مغربی اونکے نہین ہے اور جہان کہین
اونکی رسائی زبون ہوئی وہان خیالات بہبود ملک و خانہ داری معدوم ہوے +

زمین کاشتکاری اور پیداوار — دھوندھار مین ہر قسم کی مٹی ہے اور فصول خریف اور ربیع دونون قریب قریب
یکسان ہین فصل خریف کا باجرا جوار سے زیادہ ہوتا ہے اور فصل ربیع مین جو گندم سے زائد پیدا ہوتا ہے
دیگر غلہ جات اور پھلی اور سبزی جو سب ہندوستان مین ہوتی ہین یہان بھی بکثرت پیدا ہوتی ہین
اونکی تفصیل کچھ ضرور نہین ہے نیشکر یہان بکثرت کاشت ہوتا تھا مگر بباعث بیرونی وجوہ کے اور زیادہ تر

اوجہ اسکی کہ مستاجری دینے والونکو زیادہ ترترغیب ہوتی تھی کاشتکارون نے بمجبوری یہ فرع فائدہ بخش کاشتکاری کم کردی تہا اور گو کہ ارضی قابل الزراعت بکثرت چاہیے جہہ نہ یہ تاہم فی بیگہہ دیجاتی ہے مگر جبتک سات روپیہ نہین لے لیتے اوسوقت تک اجازت درو کرنے کی نہین دیتے پنبہ قسم اول اکثر اضلاع مین بکثرت پیدا ہوتی ہے اورنیل وغیرہ اشیاء رنگسازی جو ہندوستان مین ہوتی ہین یہان بھی پیدا ہوتی ہین اونکے آلات کشاورزی اور اونکی محنت او مشقت مین کچھہ فرق اونسے نہین ہے جنکا حال کتاب ہذا مین اور دیگر کتب مین مذکور ہوکر بخوبی اوس سے آگاہی حاصل ہوچکی ہے *

طریق مستاجری اس ریاست مین یہ طریق ہے کہ مستاجری زیادہ تر دینے والے کو دیجاتی ہے اور طریق مستاجری نہایت مضر ریاست اور کاشتکاران کے ہے کیونکہ اوس سے دونون کا نقصان ہوتا ہے مستاجر یہانکے اکثر مہاجنان وتجاران صاحب دول ہوتے ہین اور وہ کل علاقے کا ٹھیکہ لیتے ہین اور پھر جدا جدا کرکے اپنی طرف سے اور ونکو بطور شکنہ دیتے ہین اور یہ شکنہ دار پھر اپنی طرف سے ایک ایک موضع کا بلکہ حصص موضع کا علیحدہ علیحدہ ٹھیکہ دیتے ہین باوجود نفع ان سب لوگون کی خرچہ تحصیل اور تھانہ غریب بھومیا اور رعیت پر عائد ہوتا ہے اگر اونکو یہ معلوم ہوجاتا کہ یہ جبرستانی کہان اور کب ختم ہوگی تاہم اوسکو ایک وجہ اسکے کام مین چالاک اور مستعد ہونے کی تھی مگر جب فصل اوٹھالیجاتی ہے اور مطالبہ صحیح ادا ہوجاتا ہے تو اونکے گوش زد ہوتا ہے کہ دوسرا مستاجر ضلع مین آگیا ہے جسنے دس یا بیس ہزار روپیہ زیادہ مستاجر اول سے دیا ہے اور یہ ایسے وقت مین ہوتا ہے جب جملہ محنت اور مشقت کاشتکار کی قریب الاختتام ہوتی ہے مستاجر سابق لاعلاج ہوجاتا ہے اگر وہ جاکر دروازہ محلات پر اپنی دستار دے مارے اور شور وغل دوہائی راجہ صاحب کی مچائے تو کوئی اوسکی سماعت نہین کرتا یا تو وہ خود تنگ ہوکر خاموش ہو رہتا ہے اور یا اوسکو گرفتار کرکے کوتوالی چبوترے مین بھیجدیتے ہین اور بعض وقت واسطے شور وغل کرنے کے کچھہ جرمانہ بھی اوسپر ہوجاتا ہے پس جب وہ جانتا ہے کہ ایسے فعل سے کچھہ فائدہ مترتب نہین ہوتا وہ تعمیل حکم کی کرتا ہے اور سب حساب کتاب کرکے تحویل تحصیل داخل کرتا ہے اور اپنے گروہ مردار خوار ونکو ہمراہ لیکر جو لوگ اول ہی سے ایسے فعل کے بروے کار آنے سے واقف ہوکر اپنی قوت اور اختیار کو واسطے لینے منافع عرق ریزی کاشتکاران مصروف کئے ہین منتظر موقع واسطے پھر چلنے اوسی قسم کے راستہ کے رہتا ہے بلکہ یہ عام طریق ہے کہ تین تین مستاجر

ایک ضلع مین ایک موسم کے اندر بلکہ ایک فصل کے اندر آتے ہین او رپانچ یا دس ہزار روپیہ دیکر پٹہ سابق کو منسوخ کرا دیتے ہین گو کسی قدر عرصہ اونکا گذرا ہو یہ حال اس ریاست کا تھا اور جب ان خرابیون مین ڈانڈ کا روپیہ بھی مزید کیا جاے جو واسطے ادا کرنے فوج اون قزاقون کے لیا جاتا تھا جو علاقے کو لوٹ کر صاف کر دیتے تھے تو زبان کو یارا نہین کہ بدنصیبی اور خرابی کی وسعت کے بارہ مین کچھہ مبالغہ کرے درحقیقت حب وطن بہت مستحکم ہے جو صرف سلسلہ پاے آدمی ایسی ریاست بدانتظامی اور غیر محفوظ مین ہو سکتا ہے ٭

محاصل — یہ ہمیشہ ایک امر دقت طلب متصور ہوا ہے کہ صحیح حساب محاصل ان ریاستون کا جو ہمیشہ متنزل رہتی ہین حاصل کیا جاے اب ہمارے سامنے کئی فہرست ہین دونون عہد راجگان گذشتہ و حال کی اور یہ سب دفتر خانۂ ریاست سے نقل ہوتی ہین انمین نام ہر ایک علاقے کا مع اوسکی جمع کے اور محاصل شہر اور راہداری وغیرہ کے درج ہین مگر تفصیل جو اون مین ہے اوس سے اطمینان کم حاصل ہوتا ہے اور بے شبہہ اہلکاران مقامی کا دسترس اونمین ہوا ہے محاصل دھونڈھار کا ہر قسم کا خالصہ اور جاگیر دار اور خراج گذار اور دیگر آمدنی سب مخلوط ہو کر ایک کرور ہے اب اگر اجرت محنت یعنے تنخواہ خدمتگذاری پر نظر کیجاے تو برابر چہند اسقدر جاگیر ملک انگلستان کی ہے جبسے یہ حساب تیار ہوا ہے اوسکے بعد اکثر علاقجات علیحدہ ہو گئے ہین اور سولہ اچھے زرریز علاقجات سے کم مرہٹانے یا اونکے فرزند خاندانی مارو کا رئیس ماچھری نے لے لیے ہین ٭

فہرست ذیل سے ظاہر ہوگا کہ کسقدر علاقجات علیحدہ ہو گئی ہین

۱ کاما ۲ کھوری ۳ پہاڑی	یہ جرنیل پیرون صاحب نے اپنے مالک سیندھیا کے واسطے لیے تھے اور بعد ازان متاجری مین جاٹون کو دیے گئے اب تک اونکے پاس ہین ٭
۴ کانتی ۵ اوکرود ۶ پنداین ۷ غازی کا تھانہ ۸ رام لوہرا (کرد اہا	ماچھری راو نے قبضے مین کر لیے

۹ کاپوری
۱۰ زلی
۱۱ پونینئی
۱۲ سچ پور بہاناما
} ماچیڑی راو نے قبضہ مین کر لیے

۱۳ کنودہ [1] یا کنود
۱۴ نارنول
} ڈی بائن صاحب نے لیکر امیر خان کو دی اور لارڈ لیک صاحب نے اوسکو منظور کیا

۱۵ کوٹ پوتلی — جنگ [illegible] مین ہمت سے لیکر لارڈ لیک صاحب نے ابھے سنگہ کھیتری والہ کو دیا

۱۶ ٹونک
۱۷ رامپورہ
} راجہ بلونت سنگہ نے ہولکر کو دی اور امیر خان کی حکومت مین لارڈ ہیسٹنگ صاحب نے دی

یاد رکھنا چاہیے کہ قریب جملہ علاقجات علحدہ شدہ بہت کم عرصہ تک جزو ریاست ڈھونڈھار رہے تھے اور اکثر انمین کے وہ تھے جو بطور جاگیر ممالک شاہی مین سے راجگان ریاست ہذا کو بحیثیت سپہ سالاری بادشاہی ملے تھے عہد راجہ پرتھی سنگہ کے قریب پچاس سال گذری جمعبندی امبر اور اوسکے متعلق علاقجات کی [illegible] لاکھہ تھی اور از روے ایک فہرست مختصر جو سمت [illegible] ([illegible]ع) مین جو آخر سال حکومت راجہ پرتاپ سنگہ کا تھا تخمینہ اوسکا اوناسی لاکھہ ہو گیا تھا یہ بھی محاصل بہت اور کافی ہے اگر بانتظام سر انجام مین صرف کیا جاسے ہم اصل رقوم خرچ امبر کی درج ذیل کرتے ہین +

فہرست محاصل امبر بابت سمت [illegible] ([illegible]ع) سال گدی نشینی راجہ جگت سنگہ

علاقجات خالصہ

باہتمام راجہ یا مستاجری	[illegible] لک
تعلقہ رانی یعنی خرچ رانی	[illegible] لک
شاگرد پیشہ یعنی ملازمان خانگی	[illegible] لک
دیوان اور اہلکاران ملکی	لکھان
جاگیر سلح پوشان	[illegible] لک .

[1] کنودہ جاگیر امیر سنگہ کی تھی جو خاندان کھانگروت سے اور ایک منجملہ بارہ کٹیان کلان امبر کے تھا +

جاگیر فوج یعنے دس پلٹن مع سواران	[illegible] لک
کل محاصل خالصہ	[illegible] لک
اراضی جاگیرداری جے پور خاص	[illegible] لک
اودک یعنے اراضی خیرات خصوصاً برہمنان کو	[illegible] لک
دان اور راپا محاصل درآمد و برآمد ملک	[illegible] لک
کچہری دارالریاست مع محاصل شہر جرمانہ و دیگر محصولات	[illegible] لکھان
ٹکسال	[illegible]
ہنڈوی بہاڑا وغیرہ	[illegible]
فوجداری امبر (جرمانہ سالانہ)	[illegible]
ایضاً شہر جے پور	[illegible]
بدعت یعنے جرمانہ خفیف کچہری	[illegible]
سبزی منڈی	[illegible]
میزان	[illegible] لک

خراج:

شیخاواٹی	[illegible] لک
راجاوت و دیگر جاگیرداران جے پور[1]	[illegible]
کوتری ہروتی[2]	[illegible]
کل خراج	[illegible] لک
میزان کل	[illegible] لک

اگر یہ حساب صحیح ہے اور ہم اسمین شیخاواٹی اور راجاوت اور خراج ہراشامل کرین تو آمدنی خالصہ اور جاگیرداری اور تجارت اور خراج گذاران امبر بروقت گدی نشینی جگت سنگہ اسی لاکھ روپیہ سے زائد ہوگا منجملہ اسکے نصف خالصہ سے ہے جو قریب دوچند ذاتی محاصل کسی دوسرے راجہ رجواڑہ کے ہے یہ رقم یعنے چالیس لاکھ

---

[1] بیواڑتا ـ کہیری ـ سوار ـ الیسرو یہ وغیرہ ❊

[2] انتردیہ ـ بلون ـ اندرگڈہ ❊

محاصل تحقیقی قابل خرچ گذاری کے اوسوقت تھا جب عہدنامہ ساتھ گورنمنٹ انگریزی کے ہوا تھا اس روپیہ مین سے راجہ کو آٹھ لاکھ روپیہ سالانہ اور پانچ آنہ حبہ محاصل جزرائد اس سے تحصیل ہو قرار پایا تھا جو بغور ملاحظہ اسکا کریگا وہ ضرور متعجب ہوگا جب وہ سبب اندازگی درمیان علاقہ تعلقان ملک اور علاقہ اون ست اور بیکار آدمیون کے یعنی برہمنان کے دیکھے گا اسکا حال ہمنے دوسرے مقام پر درج کیا ہی[1] اور کوئی اور امر زیادہ تر تضیع عقل راجگان جیپور کا ظاہر نہین کرتی بہ نسبت اونکا اسطرح پرورش کرنا ایک گروہ مذہبی سست اور خلل اندازکا اور بعوض کرنا اونکا اوس محاصل سے جو چار ہزار سوار کچھواہہ کی پرورش اور پرداخت کرسکتا تھا اگر محاصل جیپور کا بدرستی صرف مین آتا اور مثل راجہ ان شجاع جاگیرداری کا سردار ہوتا تو اونھون مین ہر ایک کوشش مرہٹہ کو شکست دی ہوتی مگر اونکی اپنی بیوقوفی اور بدنظمی باعث اونکی خرابی کا ہوئی +

فوج ملک غیر اسوقت (سنہ ۱۸۰۳ع) مین جب یہ فہرست محاصل امیر کی تیار ہوئی تھی امیر کی ملازمی مین سترہ ہزار فوج ملک غیر تھی جو منقسم اس ٹپالن پیادگان مین مع توپخانہ تھی اور ایک گروہ چار ہزار ناگ اور ایک گروہ علی غول واسطے کار پولیس کے اور ایک گروہ سواران سات سو سوار کے اور مع اپنی کنٹنجنٹ فوج جاگیرداری جو قریب چار ہزار سواران آراستہ تھی شامل اونکے تھی یہ سب فوج کافی واسطے دفع کرنے ہر ایک فوج کشی یا حملہ کے تھی اور جب کہ طلب ہوتی تھی تو بیس ہزار سوار اور پیادہ واسطے کمک اس دوامی فوج امیر کے جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے آمادہ اور موجود ہوتے تھے +

ایک مفصل فہرست فوج جاگیرداری امیر کی بیان خشک مندرجہ تواریخ ہذا کو روشن اور واضح کریگی اور ایک صحیح صورت گروہ مقدم کی ظاہر کریگی اس فہرست مین ہم تقدم کوٹھری بندونکو دینگے یعنی بارہ جاگیرداران کلان امیر کو جنکو بارہ کوٹھری کہتے ہین +

فہرست نام اور جاگیر بارہ پسران راجہ پرتھی راج جسکی اولاد بارہ کوٹھری کی مالک تھی یعنی بارہ بارہ جاگیر ہائے کلان امیر

	پسران پرتھی راج	نام خاندان	نام جاگیر	رئیس حال	محاصل	ذاتی دستہ فوج
۱	چتر بھوج	چتر بھوجوت	نیارا اور بھگرو	باگھ سنگھ	[illegible]	۲۸
۲	کلیان	کلیانوت	لوتوارا	گنگا سنگھ	[illegible]	۴۷
۳	ناتھو	ناتھاوت	چومو	کشن سنگھ	[illegible]	۲۰۵

[1] دیکھو بیان علاقہ مذہبی میواڑ جلد اول صفحہ ۵۰۰ کتاب انگریزی +

	پسران پرتھی راج	نام خاندان	نام جاگیر	رئیس حال	محاصل	ذاتی وستہ فوج
۴	بلبھدر	بلبھدر ہروت	اچرول	قائم سنگہ	[illegible]	۵۷
۵	جگمل بپیش خانگار	خانگروت	تہووری	پرتھی سنگہ	[illegible]	۴۷
۶	سلطان	سلطانوت	چاندسر			
۷	پچاین	پچاینوت	سمیرا	سلی سنگہ	[illegible]	۳۲
۸	•	گوگاوت	دہوتی	راوچاند سنگہ	[illegible]	۸۸
۹	قائم	کھومبانی	بہانسکھو	پدم سنگہ	[illegible]	۳۱
۱۰	کھومبو	کھومباوت	مہار	راوت سروپ سنگہ	[illegible]	۴۵
۱۱	سوریت	شیوبرن پوت	ٹھدر	راوت ہری سنگہ	[illegible]	۹
۱۲	بنبیر	بنبیر پوت	بانکو	سروپ سنگہ	[illegible]	۳۵

یہ وضاحت کیجاتی ہے کہ علاقجات ان کلان جاگیرداران امبر کے باستثنار دوکے باقی سب کم محاصل ہین بہ نسبت جاگیرات سولہ رئیس کلان میواڑ اور آٹھ رئیسان مارواڑ کے ہین اور ایک مفصل فہرست جاگیرداران خرد ہرایک کوٹھری یا خاندان کی ظاہر کریگی کہ اکثر منجملہ اونکے جاگیر زیادہ اپنے رئیس خاندان سے رکھتے ہین مثلاً کشن سنگہ چیموالہ زیادہ لاکھ روپیہ کی جاگیر سے رکھتا ہے اور بہیری سال کوٹ والے جو رئیس خاندان ناتہاوت ہے صرف چالیس ہزار کی جاگیر اپنے قبضے مین رکھتا ہے اور رئیس لاہیری کے قبضے مین جاگیر پینتیس ۳۵ ہزار کی ہے اور اوسکے رئیس خاندان کی صرف پچیس ہزار کی ہے رئیس خاندان شیوبرن پوت کی جاگیر صرف دس ہزار کی ہے اور اوسکی فروع خرد گوروکی چھتیس ۳۶ ہزار اور رئیس خانگروت کی جاگیر صرف پچیس ہزار کی ہے اور اوسکی تین فروع خرد ہرایک دوچند اوس سے رکھتی ہین اور بلبھدر ہروت کی خاندان خرد کی قبضے مین ایک لاکھ سے زیادہ کی جاگیر ہے اور اوس کی بزرگ اچرول والہ کی پاس ایک ثلث کی برابر بھی اسکی نہین ہے عنایت راجہ اور روقت فراتی اور لیاقت ذاتی رئیس کے سبب یہ کمی بیشی ہوگئی ہے مگر بے اندازگی یاوری بخت کیسقدر ہو مگر عزت اور توقیر ہمیشہ اصلی اولاد اور قابض اصلی جاگیر کی ہوتی ہے ❖

ہم زیادہ تر وضاحت اس امر جاگیرداری امبر کے ساتھہ تحریر کرکے ایک عام فہرست جملہ خاندانہاے کی

مع شمار انقسام اور آمدنی ہر ایک اور دستہ فوج جو ہر ایک سرانجام کرتا ہے کرینگے زیادہ عرصہ نہین گذرا ہے کہ یہ صحیح متصور ہوتی تھی اور مفصل حال کچھوا ہا رؤسا کی حکومت کا حالی کرینگے ہمارا ارادہ یہ تھا کہ ایک مفصل بیان انقسام ہر ایک جاگیر کا مع اوسکے نام اور اونکے قابضان کے نام کے کیا جاوے مگر پھر جو خیال کیا تو گو اونکے حاصل کرنے مین محنت تھی مگر عام خواننده کتاب ہذا کے واسطے چندان دلچسپ نہوتی ❊

فہرست خاندانہای کچھوا ہا تعداد جاگیر ہر ملک اونکی آمدنی مجموعی اور دستہ سواران ہر ریاست

	نام خاندانہا	تعداد جاگیر ہر خاندان	آمدنی مجموعی	دستہ سواران
	چیتر بجوجوت	۶	[illegible]	۹۲
	کلیانوت	۱۹	[illegible]	۴۲۲
	ناتھاوت	۱۰	[illegible]	۳۷۱
	بلبھدروت	۲	[illegible]	۱۰۷
	کھانگروت	۲۲	[illegible]	۶۴۳
	ساطانوت	+	+	+
۱۲ (۱)	سچانیوت	۳	[illegible]	۴۵
	گوگاوت	۱۳	[illegible]	۲۷۳
	کھومانی	۲	[illegible]	۳۵
	کھومباوت	۶	[illegible]	۶۸
	شیوبرن پوت	۳	[illegible]	۷۳
	بھن بیرپوت	۳ ❊	[illegible]	۴۸
۲ (۲)	راجاوت	۱۶	[illegible]	۳۹۲
	ناروکا	۶	[illegible]	۹۲

(۱) اول بارہ جو ہین وہ بارہ کوٹھری امبر کی ہین ❊

(۲) دوسرے خاندان کچھوا ہا سے ہین مگر وہ کوٹھری بند نہین کہلاتے ❊

نام خاندانہا		تعداد جاگیرہر خاندان	آمدنی مجموعی	دستہ سواران
۴[1]	بہانگاوت	۴	للعہ۔ سا۔ ر	۵۳
	برن ملوت	۱	عہ۔ ر	۱۹
	سبھی	۴	لاکھ سعہ لوبہ۔ ر	۲۰۵
	چوہان	۴	عہ عا۔ ر	۶۱
	برگوجر	۶	کعہ۔ ر	۵۰
۱۰[2]	چندراوت	۱	للعہ۔ ر	۲۱
	سکروار	۲	سعہ عا۔ ر	۸
	گوجر	۳	وعہ عا۔ ر	۳۲
	رانگرا	۶	لکھان رلو ماصہ۔ ر	۵۴۹
	کھتری	۴	لک عہ۔ ر	۲۸۱
	برہمن	۱۲	لک کعہ۔ ر	۶۰۶
	مسلمان	۹	لک للعہ اہما۔ ر	۲۷۴

ہم تواریخ امیر کو ساتہ نام چند شہرہاے قدیم کے ختم کرتے ہین جنمین اگر تلاش کیجاے تو کوئی چیز ایام سلف کی دستیاب ہوگی ✣

سورا۔ ۱۰ کوس بجانب مشرق دیونسا کے تعمیر کردہ مورو بیج راجہ چوہان ✣

ابہانیر۔ تین کوس بجانب مشرق لعل سونٹ نہایت قدیم شہر دارالریاستہ راجگان چوہان ہے ✣

بجان اگدہ ۔ پانچ کوس تہولی سے یہ ویرانہ ایک شہر قدیم اور قلعہ کا بیچ کوہستان کے ہے تعمیر کیا ہوا قدیم راجگان دہوندھار کا قبل از کچھوا ہا راجگان سے ✣

امرگدہ ۔ تین کوس خوشحال گدہ سی تعمیر کردہ ناگ بنسی ✣

---

[1] دوسرے چار خاندان کچھوا ہا سے ہین مگر وہ کوٹھری بند نہین کہلاتے ✣

[2] تیسرے دس رئیسان غیر ہین مختلف اقوام اور خاندان کے ۔ اسمین شبہہ نہین کہ بہت تبدیلی ہوگئی ہے جبسے یہ فہرست تیار ہوئی تھی خصوصاً دربیان تنخواہ داران پٹیت یا جاگیرداروں کے دستہ اونکے بھی بقاعدہ ہین گو لیاقت ایک سوار رکھنے کی اس ریاست مین پانسو روپیہ کی آمدنی پر شمار کیجاتی ہے ✣

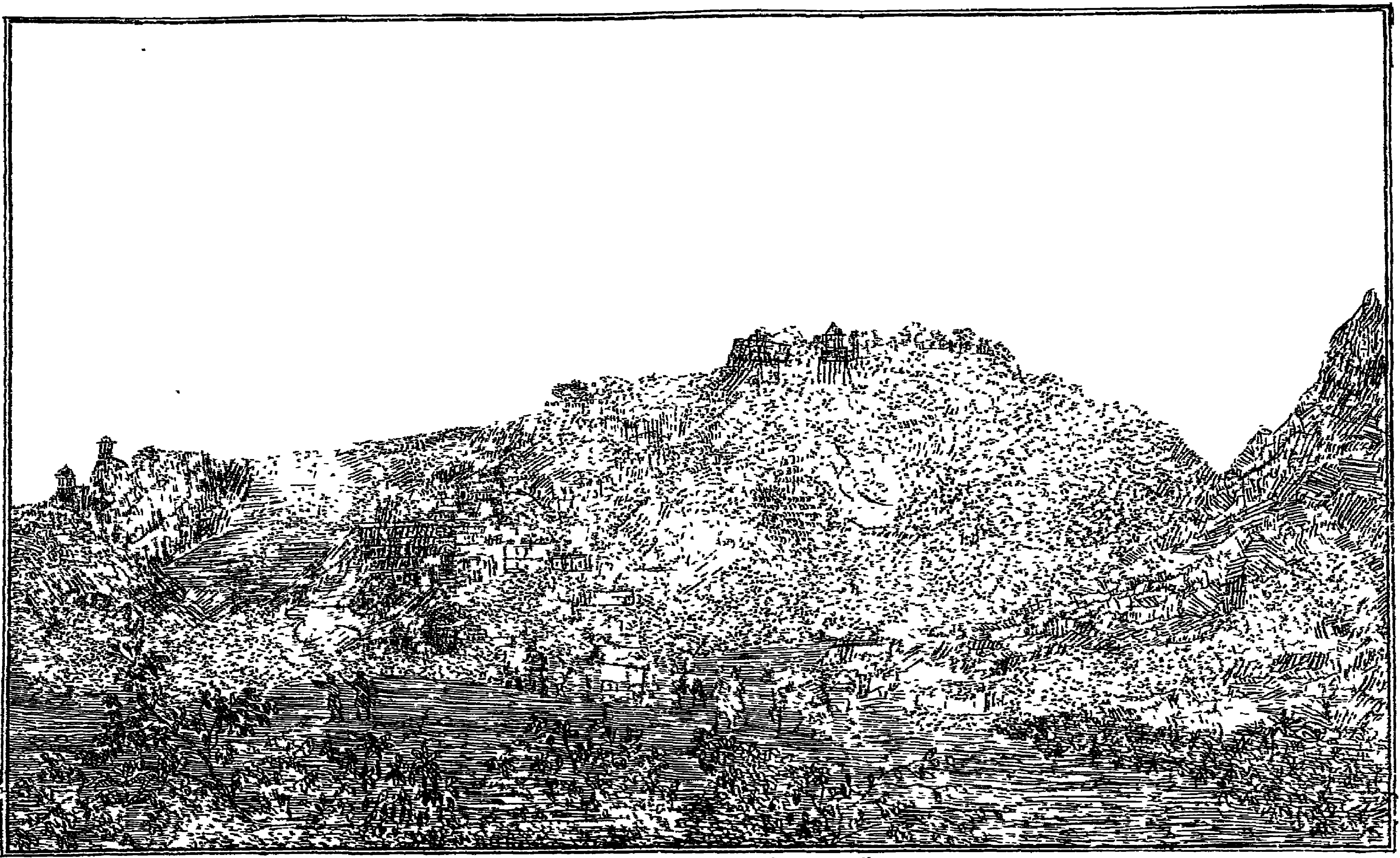
برات — تین کوس بستی واقع باچھری سے اسکی اصلیت پانڈوے لگاتے ہین +

پاٹن اور غنی پور دونون تعمیر کردہ تواراجگان دہلی +

کھراریا کھندہار متصل رنتھمبور

اوت گیر واقع کنارہ دریاے چمبل

امبریا امب کشور نام شیو کا ہے جسکی علامت بیچ وسط کنڈ واقع درمیان وسط شہر قدیم کے ہی نصف لنگ پانی مین غرق رہتا ہے اور ایک قول جاری ہے کہ جب یہ لنگ بالکل غرق آب ہوجاوے تو ریاست امبر غرق ہوجاے گی یہان کچھ تحریر کندہ ہے +



قلعه ومحل مقام بوندی — ۵۲۸ ج ۲



ہاراوتی محدود کی گئی — جھوٹھی اصلیت خاندان اگنی کل کی — کوہ ابو چوہان کا ماکاوتی وگول کنڈا اور گونکان کا پانا — اجمیر کی بنیاد ڈالنا اجے پال مانک راو — اول فوج کشی اہل اسلام — اجمیر پر قبضہ پانا — سانبھر کی بنیاد قائم ہونی — اوسکے چشمہ نمکسار — اولاد مانک راو — قائم ہونا بیچ راجپوتانہ کے — جنگ ساتھ مسلمانون کے — بیلن دیو اجمیر والہ — گوگا چوہان مہرا والہ — دونون کا قتل ہونا محمود کی ہاتھ سے — بیسل دیو سپہ سالار فوج راجپوت — اوسکا عہد قائم ہونا — اوسکی بنیاد دہلی مین — اوسکی صلح کرنی — اصلیت قوم ہارا — انوراج کا اسی حاصل کرنا — بیدخل ہونا اوسکا — اشٹ پال کا اسیر کا حاصل کرنا — راو ہمیر راو چند کا مقتول ہونا — اسیر پر قبضہ کرنا علاء الدین کا — راجہ رانیسی کا چتور مین فراری ہونا قائم ہونا بمقام بھینسرور واقع میواڑ — اوسکے فرزند کولن کا حاکم پتھار نا مزد ہونا ✤

ہاراوتی یا ہروتی یعنے ملک قوم ہارا مشتمل اوپر دو بڑی ریاستون کے ہے یعنے کوٹہ اور بوندی دریاے چمبل ملک قوم ہارا کو دو حصون مین منقسم کرتا ہے اور اب اونکی حدود سرحدی ہوگیا ہے گو صرف تین سو سال گذرے ہین جبسے فرع خرد بوندی سے علیحدہ ہوکر سر خود ہوگئی ہے ✤

ہارا نہایت بڑا چوبیس ساکھا چوہان کا ہے کیونکہ یہ اولاد انوراج پسر مانک راو راجہ اجمیر کی ہین جبسے سمبت ٧٤١ (سنہ ٦٨٥ع) مین اول حملہ فوج اہل اسلام کا ہوا تھا ✤

جسنے سابق کرنل مہ چوہان کا جلد اول صفحہ ٩٤ کتاب انگریزی مین درج کیا ہے یہ قوم چھتیس راج کلی ہندوستان[1] مین

---

[1] بموجب بیان ہروڈوٹس کے ستہک ساکھا مشتمل اوپر آٹھہ خاندان راج کے ہے اور مسٹر بونڈ کور کرتا ہے کہ ایک قوم منجملہ اقوام سی تھی

زیادہ تر نامی اور مشہور ہے مگر ہمکو لازم ہے کہ اس مقام پر ہم کچھ تفصیل انکی کرین اور تفصیل نویسی مین ہمکو چاہیے کہ قصص اونکی جہالت کے متروک القلم نہ کرین کیونکہ اونسے ظاہر ہوگا کہ عقل انسان کی اوس وقت تک تمام زمانہ مین اور ہر ملک مین ویسی ہی تھی جب تک پردہ گندہ جہالت اور توہمات مذہبی کا اوسکے آگے سے اوٹھایا نہین گیا تھا ایسی کمیاب تحریرات قدیم چوہان کی ہوگئی ہین کہ ارادہ تقسیم کرنا اونکی تواریخ کا بموجب اس انقسام کے یعنے عہد امور خلاف قیاس اور امور غالب اور امور تحقیق کے خلاف واقع معلوم ہوتا ہے اول دو امور یعنے خلاف قیاس اور غالب کو علحدہ کرنا غیر ممکن اور امور سومی یعنے تحقیق کا نشان سات سو برس سے یعنے ہفتم صدی سے پیشتر نہین ملتا +

جب افعال قبیحہ راجگان قوم جنگ جونے اپنی نسبت غصہ پرسرام کا عائد کیا اوسنے اکیس مرتبہ اس قوم کو بیخ و بن سے نابود کیا مگر بعض شخصون سنے بنظر اسکے کہ نسل اونکی قائم رہے آپ کو بھاٹ ظاہر کیا اور بعضون نے لباس نسوان پہنکر نجات پائی اسطرح بینگ راجپوتون کا قائم رہا گو ریاست برہمنان کی ہوگئی تھی طمع غلیظ سہسر ارجن کے لیے جو خاندان ہیا سی راجہ مہیشر واقع دریاے نربدا کا تھا جنگ اخیر کو وقوع مین لایا اور والد پرسرام کو قتل کیا +

مگر چونکہ اصل اسلحہ برہمنان کا اونکی بد دعا یا دعاے نیک ہے لہذا نہایت وقت بوجہ احتیاج اسلحہ قوی پر کے فوراً پیدا ہوتی جہالت اور بے ایمانی ملک مین پھیل گئی کتب دہرم شاستر پاؤنمین روندی جاتی تھی اور انسان کو پناہ دینے کی پیدایش سے نہ تھی اس ضرورت مین بشوامتر نے جو گورو بھگوانؐ کے تھے اپنے دل مین تجویز کی اور ارادہ کیا کہ پھر چھتری پیدا ہون اور اس کار مذہبی کے واسطے اونھون نے

نانزا و پراسنے نام بسیلئی کے کرتے ہین راجپوت بیان کرتے ہین کہ ایام سلف مین اونکی صرف آٹھ ساکھا یا فروع تھین یعنے سورج سوم ہیایا اشو (جسکو اسی کہتے ہین) نیا اور چار اگنی بنس یعنے پریار پریہار سولنکی اور چوہان +

ابو الغازی بیان کرتا ہے کہ تاتار چھ قسمین منقسم او پر چھ خاندان کے تھے راجپوت بھی یہی خیال رکھتے ہین جو اون کو در اصل دریاے جیون سے حاصل ہوا تھا +

سلہ کبیشر یعنے شاعر اونکو دیت اور اسورا اور دانو کہتے ہین اور ان نامون سے وہ اکثر قوم ستھک کو جو شمال و مغرب سے آئی تھی مذکور کرتے ہین کیونکہ وہ لوگ کچھ لحاظ برہمنان کا نہین کرتے تھے +

سلہ اوڈہ گورو +

کوہ ابو[1] پسند کیا جہان مونی اور رُوسی جو ہمیشہ کار مذہبی یعنے دہرم مین مصروف رہتے تھے اور جنھون نے بارش
اور دریا وا اپنی تا بہ چھیر سمندر جہان اونھون نے اپنے پیدا کنندہ کو سیس ناگ پر سوار دیکھا پہونچائی تھی رہتے تھے
بھگوان نے اوسسے کہا کہ پھر قوم جنگ آور پیدا کرو یہ حکم لیکر وہ واپس کوہ ابو پر آئے اور اندر اور برہما
اور رودر و وشنو اور بہت دیوتا اونکو ہمراہ لائے انہل کنڈ یعنے اگنی کنڈ گنگا جل سے روشن کیا گیا رسوم
پراشچیت ادا ہوئی اور بعد رد و بدل بسیار یہ قرار پایا کہ اندر کار پیدا کرنے کا سرانجام دے ایک صورت کوسا کی
بنا کر اوسنے امرت اوسپر چھڑکا اور اگن کنڈ مین ڈال دیا اور سجیون منتر جب پڑھے تو جوالا مین سے ایک صورت
پیدا ہوئی اور ایک سانگ ہاتھ مین لیکر آواز دی کہ مار بار لہذا اوسکا نام پربار رکھا اور اوسکا ملک بیچ ابو
اور دہارا اور اوجین سکے قرار دیا +

بعد ازین برہما سے کہا گیا کہ وہ بھی ایک صورت اپنے آنس سے پیدا کرے اوسنے ایک صورت بنا کر کنڈ مین ڈالی
اوسمین سے ایک صورت جسکے ایک ہاتھ مین تلوار یعنے کھرگ اور دوسرے ہاتھ مین پوتھی بید کی تھی
اور جنیو یعنے زنار گلے مین تھا نکلی اسکا نام چالک یا سولانکی رکھا گیا اور اوسکے واسطے انہل پور پٹن کا
علاقہ تجویز ہوا +

رودر نے تیسری صورت پیدا کی اسپر گنگا جل چھڑک کر جو منتر پڑہا تو ایک صورت زشت سیاہ رنگ کی پیدا ہوئی
اسکا اسلحہ کمان و تیر تھا چونکہ جب یہ دیت کے سامنے بھیجا گیا تو اوسکے پیر نے لغزش کی لہذا اوسکو پریہار کہا
اور بطور پولیو یعنے محافظ دروازہ اوسکو قائم کیا اور لو نگل مارو ستھالی یعنی نو آبادیہاے صحرا اوسکو دی گئی +

چوتھی صورت وشنو نے پیدا کی یہ صورت مثل اوسکے چار ہاتھ کر کے اور چارون مین اسلحہ جداگانہ
لیے ہوے اگن مین سے نکلی لہذا اوسکا نام چتر بھوج چوہان رکھا گیا دیوتاؤن نے اوسکو بر دی اور مکاوتی نگری
اوسکو ملی اسطرح نام گور منڈل بیچ دواپر جگ کے تھا +

دیت یہ سب کام دیکھتے تھے اور دو سرغنہ اونکے نزدیک اگن کنڈ کی تھی مگر کار دوبارہ پیدایش کا سرانجام ہو گیا
اور یہ نو پیدا شدہ جنگ آوران بمقابلہ دیت روانہ کیے گئے اون مین جنگ سخت ہوئی جب خون دیت کا
زمین پر گرتا تھا تو اور دیت اوس سے پیدا ہوتے تھے آخرکار چار دیبی جوان چارونکے ہمراہ تھین اونھون نے
خون پینا شروع کیا اور اسطرح اور دیت کی پیدایش کو مسدود کیا دیبی کے نام یہ تھے +

---

[1] یہین آخر سفر مین کوہ ابو پر گیا تھا +

آسا پورنا — چوہان کی

گاجن ماتا — پریہار کی

کیمنج ماتا — سولانکی کی

ساینجیر ماتا — پرمار کی

جب دیت مارے گئے آواز خوشی اور خرمی طبق چرخ کو پھوڑ گئی پھولون کی برکھا اکاس یعنے آسمان سے ہوئی سب دیوتا اپنے اپنے واہن یعنے سواری پر اکاس پر آئے اور سب نے خوشی اس فتح نصیب شدہ کی کی +

چند کبیشر چوہان جو بڑا کبیشر تھا کہتا ہے کہ سب چھتیس راج کلی سے اگنی کل والے بڑے ہین کیونکہ باقیماندہ سب عورات سے پیدا ہوئے ہین اور انکی پیدایش برہمنان[1] سے ہے چوہان کا گوتر آچار یہ ہی بید شام بید سوم بنس مادہو نی ساکہا واچا گوتر پانچ پرور جنو لکتنکہ ہی نکاس چندر بھاگا ندی پر گونشان امبکا بھوانی بالن پوتر کال بھیرو ابواچلیشر مہادیو چتر بھوج چوہان +

عہداس اجتماع دیوتاؤن کا اوپر کوہ ابو کے واسطے دوبارہ پیدا کرنے قوم جنگ آوران ہند کے اور بنابر اونکے بھیجنے کے بمقابلہ دیت جو تمام زمین مین پھیل گئے تھے شروع جگ دوم ہنود سے لکھتے ہین ہمین ہم تکرار نہین کرینگے اور نہ ہم کچھہ شبہہ نسبت اوس حال کے کرینگے جس سے واضح ہوتا ہے کہ راجہ سیپل جو منجملہ شجاعان مہابھارت تھا سلسلہ درمیانی مابین اصل چوہان ست پتی کے تھا جسنے شہر مکاوتی بنایا تھا اور جسنے کوزکان کو فتح کیا تھا اور دوسرے فرزند نے جسکا نام تنترپال تھا اسیر اور گولکنڈہ کو فتح کرکے اپنے تھانے ہر ایک ملک مین قائم کیے تھے اور جسکے ہمراہ نوسو ہاتھی صرف پکہال پانی کی لیجاتی تھے +

یہان ہمکو کچھہ دیر تحریر تواریخ کو ملتوی رکھکر یہ سوال کرنے دو کہ یہ جنگ آوران جو اسطرح واسطے جنگ برہمنی کے اور پھر لانے اپنے مذہب اور دہرم کے دوبارہ پیدا کیے گئے تھے کون تھے وہ

---

[1] یہ امر کسی طرح خلاف قیاس نہین کہ یہ فصول گروہ دعوی قوت کا مساوی جدا کرین بلکہ اوس سے بھی زیادہ قوت کا دعوی کرین دیکھو حالات راماین جس مین اونھون نے بھگوان کو شخص درمیانی بنایا تھا کہ وشسٹ منی برہمن سے جاکر التجا کرین کہ وہ ذریعہ دست راجہ بشوامتر کی باشندہ جائے دوستی سماعت کرین اس سے کوئی امر زیادہ ہے شاید ہم اسکو برابر اوس امر کے جو عیسائی بت پرستی مین ہوا تھا تصور کرسکتے ہین جس مین اونھون نے خدا سے درخواست کی تھی کہ سینٹ جینوا ریس سے کہین کہ کرامات سالانہ خون منجمد کو سیلانے مین لانے کی شائع کرین +

یا تو اصلی اقوام تبر شدہ ہون جنکو ان اہالیان مذہبی نے ترقی بیچ اونکی باطنی بزرگی کے دی تھی اور یا اقوام غیر ہونگی جو اونمین آملی تھین ہر ایک فرقہ کا بشرہ اس سوال کو طے کریگا اصلی باشندے سیاہ رنگ کوتہ قد اور بدہیئت ہین اور اگنی کل خوش قد خوش رنگ اور خوش ہیئت مثل بادشاہان پارتھین اور جو خیالات اونکے اشعار جنگ مین بیان ہوے ہین وہ مثل خیالات سیتھین زمانہ سابق کے ہین اور انکو برہمنان نے بھی رفع اور دور نہین کیا ہے اور جو مقابر یعنے سادہ جنمین راکھ اور اسلحہ رکھے جاتے ہین ہندوستان مین پائے گئے ہین اور خصوصاً دکھن مین قریب گولکنڈہ کے جہان چوہان کی حکومت تھی اونسے ظاہر ہوتا ہے کہ جو کوہ ابو پر ایمان نہین لائے گئے تھے وہ خانہ بدوش جنگ آوران شمالی تھے ٭

چارون خاندان اگنی کل سے چوہان اول قابض ملک وسیع ہوے تھے قوم پرمار کی حکومت عام ضرب المثل ہے مگر حکومت بسیط چوہان کا مشکل ظاہر ہوتا ہے اونکی شان تنزل پر تھی جب پرمار کی ترقی پذیر ہوئی اور اگر ہم اعتبار بڑے شاعر راجپوت کا جو اخیر زمانہ مین ہوا تھا کرین تو وہ کہتا ہے کہ چوہان تلنگانہ کے پرمار کے قبولیت وار بیچ ہشتم صدی بکرماجیت کے تھے گویا پرتھی راج کا ایک شجاع شان گذران اور پر حملہ قدمات اپنے سلسلہ کے سے تہ کہ اگن کنڈ بالاے کوہ ابو پر بھی ڈالتا ہے ٭

واقعات جو تواریخ قدیم سے ظاہر ہوتے ہین چند شعر مین لکھے گئے ہین جس سے پیدا ہے کہ حکومت انکی سب پر تھی گو مدت تک نہین رہی علاقہ برلب نربدا مقام مکاوتی سے میسٹر تک اونکی خاص دار الحکومۃ تھی اور اسمین شامل کل علاقجات قرب و جوار شمالی و جنوبی تھے جب یہ کثرت سے ہوے تو سب ہندوستان مین پھیل گئے اور ماندو اور آسیر اور گولکنڈہ اور کوکان پر قبضہ کرلیا اور بجانب شمال تا بہ چشمہ گنگ پھیل گئے از روے بیان گیسٹر یعنے شاعر حال ریاست چوہان کا ذیل مین درج ہوتا ہے ٭

دار الحکومۃ یعنے راجستان مکاوتی سے عہد دوستی کا باون قلعجات تک بلند آوازہ ہوا علاقہ ٹھٹھہ لاہور ملتان اور پشاور[1] اور چوہان نے اپنی قوت کے سبب اوٹھکر تا بہ کوہستان بدری سر کیا اسور کی فوج رو بفرار لائی اور دوستی بیچ دہلی اور کابل کے مشتہر ہوئی ملک نیپال

[1] مورخین اہل اسلام اس بیان کی تصدیق کرتے ہین اپنی اول فوج کشی سنہ ۴۳۳ ہجری مین تحریر کرتے ہین کہ راجہ لاہور اور راجہ [illegible] جو ایک ہی خاندان کے تھے بڑے مخالف اہل اسلام کے تھے اور اونکی پیش قدمی کی سد راہ بیچ علاقجات بجانب مغرب دریاے سندہ ہوے تھے ہم بے شبہہ یہ جانتے ہین کہ اوس زمانہ مین مقام اجمیر دار الحکومۃ چوہان کا تھا ٭

ملانی کو عطا ہوا اور ساتھہ اشیرباد یعنے دعاے دیوتان اوسنے مراجعت اپنی دار الحکومتہ مکاوتی مین کی +

یہ ابھی بیان ہوچکا ہے کہ مکاوتی نگری قدیم نام گورمنڈل کا تھا جسکے راجہ مدت تک ساتہ نام پال کے لکھے جاتے تھے جس سے ازروے اقوال سابقہ اونکا قدیم پیشیہ چرواہا گری پیدا تھا اہیر جو تمام وسط ہند مین قابض تھے اور ایک مقام پر اپنا یادگار اہیروارا بنایا تھا جو اب تک موجود ہے ایک فرع اسی خاندانکی تھی اور اہیر مترادف پال کا ہے بھیلسا بھوج پور دیپ بھوپال ایرن گرسپور چند شہر قدیم پال کے ہین اور اگر ہم حالات اول آبادان ہند کا جو اب تک ہمکو معلوم نہین ہے مطالعہ کرین تو زیادہ تر وضاحت تواریخ جوہانکی[علم] روشن ہو +

مکاوتی کی ایک فرع نے بمقام اجمیر[۵۳] قیام کیا اور قلعہ تاراگڈہ کی تعمیر کی اسکا نام اجے پال تھا یہ نام بہت مشہور اقوال زمانہ سابق مین ہے اور اسکو چکوا یعنے چکرورتی کہتے تھے اسکا عہد ہمیشہ مشکوک رہیگا اگر ہم جیسا ہمنے سابق بیان کیا ہے اس قوم کے حروف اور حالات سے آگہی پیدا نہ کرین اونکے حروف اب تک پتھر اور مس[۵۴] پر موجود ہین ہمکو معلوم نہین کس وجہ سے یہ بیان نہین ہوا ہے (غالباً بوجہ نہونے نسلی اولاد کے)

---

[۵۱] ملانی بھی ایک فرع یعنے ساکہا چوہان کی تھی اور غالباً یہ وہی مالی ہین جنھون نے مقابلہ سکندر کا اوپر فروع دریاے سندہ کے کیا تھا یہ قوم اب نابود ہوگئی ہے اور پانچسو سال پیشتر بھی ایسی گمنام تھی کہ ایک راجہ لونڈی نے جو قوم بارا سے تھا ایک مالنی کے ساتھ شادی کی تھی اور کتاب انساب سے نہین پایا جاتا تھا کہ اس سے شادی کرنی ممنوع ہے مگر ایک ذی ہوش گمنیئہ یعنے شاعر نے عدم جواز اس شادی کا ثابت کیا لہذا طلاق اور کفارہ وقوع مین آیا (دیکھو صفحہ ۹۰ کتاب انگریزی)

[۵۲] ان سب مقامات مین علامات قدیم موجود ہین یعنے دیپ بھوج پور اور بھیلسا مین بیس سال گذرے کہ ہمارے ایک دورے مین ہم مقام ویرانہ ایرن کو دیکھنے گئے وہان دو ندی ایک مقام پر ملتی ہین اوسجگہ ایک منار شاندار موجود ہے قریب تیس فیٹ بلند ہے اوپر ایک تصویر آدمی کی جسکے بشرے سے شان وشوکت پائی جاتی ہے بنی ہے اور منار کے نیچے ایک شیر ببر یعنے نرگاو بنا ہوا ہے ہمنے اوسکی ایک تصویر کھنچوا دی زمانے مین کول میدک صاحب کے پاس بھیجی تھی مگر نقل اوسکی ہمارے پاس نہین ہے +

[۵۳] اسکو اجے میرا اور اجے درگ یعنے پہاڑ اور قلعہ جو فتح نہو سکے ایک قول مشہور کے نام اس مقام مشہورہ کا جو کلید راجپوتانہ کی ہے ایک چوپان کے پیشیہ پر رکھا گیا ہو وہ بکری چراتا تھا اوسکی وجہ سے یہ نام ہوا کیونکہ شاستر مین آج بکری کو کہتے ہین جو قدیم پیشیہ پالی لوگونکا تھا +

[۵۴] ہمکو بمقام اجمیر اور پوشکر بہت سکے قدیم بکثرت اور راٹہور تھک اور ہندوؤن کے دستیاب ہوے اونکی ایک طرف قدم پالی سے ہے اور دوسری طرف تصویر گھوڑے کی بنی ہے +

کہ کیون پر بھی پہاڑ کو مکاوتی سے اجمیر مین لاتے تھے صرف ایک منکوحہ سے (کیونکہ اوس زمانے مین کثرت شادی کی ممنوع تھی) اسکے چوبیس فرزند ہوے اونکی اولاد نے اس ملک کو آباد کیا اونکی اولاد مین سے ایک مانک راے حاکم اجمیر اور سانبھر سمت ۷۴۱ یا ۶۸۵ع مین تھا ؛

اس مانک راے کے نام سے تواریخ چوہان کی پردۂ خفا سے یا حالات وروغ مثل قصہ وکہانی سے جدا ہوتی ہے یعنے اسکے وقت سے حالات تواریخی ظاہر ہوتے ہین اور گو کمیشر یعنے شاعر آگہی حالات مابعد کی بخوبی نہین دیتا مگر ہم اوسکے مطلب کو سمجھتے ہین اور دیکھتے ہین کہ اوسکے شجاعان تہور پیشہ اپنے اپنے وقت مین اس دار ناپایدار مین بارہ سو برس تک اپنا کام کرتے رہے اس سنہ مین یعنے ۶۸۵ع مین اول سپاہ اہل اسلام راجپوتانہ مین آئی یہ سنہ ۶۳ ہجری تھا مالک راے اس زمانے مین راجہ اجمیر تھا اور بدر اسکا قتل ہوا اوسکا ایک فرزند صغیر سن لوت نامی ایک کنگورے پر کھیلتا تھا کہ اوسکا بھی ایک تیر نے کام تمام کیا کہتے ہین کہ یہ فوج کشی سندہ سے ہوئی تھی وجہ یہ تھی کہ ایک پیغامبر اہل اسلام کا جسکا نام روشن علی تھا یہان آیا تھا اوسکی بے وقوفی یہان ہوئی جسکی معاوضہ ستانی کو فوج کشی ہوئی تھی گو حالات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ فوج کشی بوجہ مذہب کے ہوئی ہوگی پیغامبر مذکور کا انگشت یہان کاٹا گیا وہ یہان سے بھاگ کر غزنین مین اور شہادت راجپوت کی بت پرستی کی دی اسپر فوج آراستہ ہوئی اور بلباس سوداگران اسپ روانہ ہوئے اور راہ ونہون نے بلا اطلاع دولہ راے اور اوسکے فرزند پر حملہ کیا اور اونکو قتل کرکے قبضہ اوپر قلعہ گڈہ بٹلی کے کرلیا ؛

گو یہ امر مثل بازیچہ طفلان معلوم ہوتا ہے مگر اسکی صداقت ایک امر سے ہوتی ہے کہ خلیفہ عمرؓ نے ۱۵ سنہ مین ایک فوج سندہ کو روانہ کی تھی اور اوسکا افسر ابو العاص بمقام دارالریاستہ قدیم الور کے قتل ہوا تھا بہ عالم گرم جوشی مذہب باعث روانہ کرنے فوج کا درمیان صحرا کے بہزاروہی امر گستاخانہ جو بسبب مذہب جدید کے واقع ہوا تھا ہوئی ہوگی ؛

جو کچھ وجہ یا طریق ہوا ہو جس سے اجمیر پر قبضہ ہوا اور دولہ راے قتل ہوا مگر یہ امر منقش او پر دل چوہان کے ہے جنہون نے اسکی یادگار مین وارث اجمیر کو دیوتا بنا دیا لوت پوترا اور چوہان کے دیوتا ؤن مین یہ بھی شامل ہوا جس روز یہ قتل ہوا تھا وہ دن عبادت کا قرار پایا اور برفرد مذکور جسقدر چوہان ہین وہ سب اوسکی صورت کی پرستش کرتے ہین بجھتے کہ گھونگرو جو اوسکے پاؤن مین تھے وہ بھی واجب التعظیم شمار کیے جاتے ہین

اور اس خاندان کے لوگ اپنے بچونکو اوسی لحاظ سے نہین پہناتے ✠

یہ اوسکی نشانی مین لکھا ہے خاندان دولہ راے چوہان کا لوت دلیو وارث بحکم شیو بروز دوشنبہ دوازدہم جیٹھ سورگ کو گیا ✠

مانک راے عموی پوتر مذکور جواب بھی واجب التعظیم خصوصًا چوہانون مین ہے بروقت قبضہ ہوجانے اجمیر کے سانبھر چلا گیا اس سال کا بھی ثبوت جیسا ہمنے بیان کیا ہے سمت ۷۴۱[سلہ] مین منہدی شعر سے ثبوت ہوتا ہے یہان کبیشر نے نسبت مانک راے کے بیچ اوسکی بدنصیبی کے تائید اور امداد آسمانی[۱] بیان کی ہے یعنے ساکمبری دیبی اوسوقت مین اوسکے پاس آئی جب وہ پناہ اپنے بیرحم دشمن کے تعاقب سے تلاش کرتا تھا اور اوسکو کہا کہ جہان مین تجکو ملی ہون اوسی مقام پر قیام کر اور جسقدر تو اپنے گھوڑے سے زمین طے کرسکے گا اوسقدر تجکو ملیگی اور حکم دیا کہ جب تک تو واپس اس مقام پر نہ آوے جہان سے کہ تو جاتا ہے اوسوقت تک پیچھے نہ دیکھنا اوسنے گھوڑا اپنا وہان سے قدم زن کیا اور وہان تک احاطہ یعنے چکر گھوڑے کو دیا جہان تک وہ جانتا تھا کہ اوسکا گھوڑا طے کریگا مگر حکم اخیر فراموش کرکے اوسنے جو پیچھے دیکھا تو کل زمین ایسی معلوم ہوئی جیسے چادر سفید اوسپر مبسوط ہے وہ چشمہ نمکسار ہوگیا اوسنے اوسکا نام اپنی دیبی کے نام پر رکھا یعنے ساکمبری اور اونکی مورت بھی ایک قطعہ مین بیچ چشمہ مذکور کے موجود ہے اب کثرت استعمال سے ساکمبری کا نام سانبھر[سلہ] ہوگیا ✠

کیسے ہی مشکوک بیانات اول زمانہ اقتدار چوہان ہون مگر وہ بصحت تمام اونکے خاص مقامات ظاہر کرتے ہین اور جو بزرگی اس مقام کی ہے وہ اس سے پیدا ہے کہ پرتھی راج اولاد مانک رای جب مہاراجہ تمام شمالی ہندوستان کا ہوگیا تھا تاہم اوسنے اپنا خطاب سانبھری راو رکھا تھا ✠

مانک راے نے جسکو ہم بانی مبانی خاندان چوہان شمالی تصور کرسکتے ہین اجمیر دوبارہ حاصل کی اوسکی اولاد بکثرت تھی جنہنے اکثر خاندان مغربی رجواڑا مین قائم کیے اور اکثر اقوام اونسے پیدا ہوئین جو تابہ دریاے سندھ

سلہ

سمت سات سو اکتالیس مالت بالی بیس
سانبھر آیا تاتی سرس مانک راے نریس

سلہ ایک تحریر جو فیروز شاہ کے منار واقع دہلی پر کندہ ہے جو متعلق اس خاندان کے ہے اوسمین لفظ ساکمبری جو لکھا ہے اوسکی نسبت اکثر خیالات مسٹر ڈبلیو جون صاحب اور مسٹر کول بروک صاحب اور کرنیل ولفورڈ صاحب نے کیے ہین ✠

پھیلی ہوئی ہین اقوام کیچھی (جسکو پابر کیچھ کوٹ لکھتا ہے) بارا سمہل برجہان بدوریا - سوریجا - وہنیریا باگریجا - سب اوسکی اولاد مین ہین کیچھی دوابہ بعیدہ سندہ ساگر مین قایم کیے گئے اس دوابہ مین وہ علاقہ شامل ہے جو درمیان دریاے بہٹ یعنے جیلم اور دریاے سندہ یعنے اٹک کے واقع ہے اور جس کا دارالریاست کیچھپور پٹن تھا قوم باراکواسی یا پالسی واقع ہریانہ ملا اور ایک تیسری قوم کو گولکنڈہ اب جسکو حیدر آباد دکہتے ہین اور جب وہان سے خارج ہوے تو پھر اسیر مین آگئے موہن کو علاقہ گروناگور الف کے دیا گیا اور بھدوریا کو جاگیر برلب دریاے چبل ملی اوس علاقے کا نام اب تک اونکے نام سے مشہور ہے اور یہ جو اب بھی اونکے ماتحت ہے اور وہنیریا مقام شاہ آباد مین قایم ہوے مگر وہ کسی عجیب واقعہ متعلق سخت نصیب کے بیچ قبضہ قوم باراکوٹہ والہ کے آگیا اور ایک فرع جاکر مقام نادول مین آباد ہوئی اوسنے اپنے نام چوہان کو ہرگز تبدیل نہین کیا +

لہ تواریخ مارٹوارٹین بیان ہوگا کہ قوم راٹھور نے ناگوریا ناگ دورگ کو قوم موہل سے فتح کیا جنکے قبضے مین چودہ سو چالیس دیہات تا بہ آخر پندرہ صدی تھے اسقدر اگنی کل نے نام ناگ کا اپنے اپنے مقامات کو دیا ہے کہ مجکو یقین ہے کہ وہ اولاد تکشک یا ناگ نبسی تھے جو ساکادیپ سے آئے تھے اور جنھون نے چھ سو برس پیشتر بکرماجیت کے بسر کردگی اپنے حاکم شیش ناگ کے ہندوستان کو فتح کیا تھا اور اسکا عہد حد قدامت اگنی کل کے ہوسکتی ہے +

لہ مقام نادول کی شہرت بہت ہے اور تحریرات موجودہ اور اقوال خانگی سے اوسکا ثبوت ہوتا ہے عہد وسطین اوسکی بنا سے جو آٹھ صدی مین ہوئی تھی اوسکی تباہی تک جو بارہ صدی مین ہوئی ایک راو لاکھن تھا جسنے سمت ۱۰۳۹ یا ۹۸۳ع مین بنرفتح اور فیروزی مقابلہ راجگان نا ہرواله کا کیا تھا +

سمیہ دس سو اونتالیس — بارا لکھو ٹاپٹن بیلا پول

دان چوہان اگاوی — میواڑہ دہانی ڈونڈ بھری

تس بر راو لاکھن تھپے — جو آرمب سوکرے

معنی اسکے یہ ہین کہ سمت ۱۰۳۹ مین شہر پٹن کے دروازہ بعیدہ پر چوہان کے محاصل تجارت یعنے ڈنڈ تحصیل کیا اوسنے خراج حاکم میواڑ سے لیا اور جو اوسکے خیال مین آیا وہ اوسنے کیا - لاکھن نے اپنے اوپر فوج کشی سبکتگین کی کرائی اور اوسکے فرزند محمود کی اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ نادول اوس سے چھن گیا جملہ شوالہ وغیرہ معابد مسمار کیے گئے اور قلعجات زمین کے برابر کر دیے گئے مگر بعد ازین پھر اوسنے بہت قوت پیدا کی بلکہ اکثر فروع اپنی بمقابلہ روانہ کین مگر وہ سب تیرہ صدی مین علاء الدین کی مغلوب ہوئین

آلتہ [illegible] خواہ اپنی سانگ پر اعتبار اپنی آزادی کا رکھتے تھے لیدیا تحت
انہیں [illegible] اونکا بیان [illegible] دلچسپ ہوگا یہان تنا یہ غیر محل ہے گیارہ رجگان کا
نام فہرست جابالکا مین [illegible] سے [illegible] دیو کا نام نہایت مشہور تواریخ
راجپوت مین ہے اور ایک علامت [illegible] حکومت کی سب [illegible] لائق [illegible] نامے مین درج ہوئی تھی
جیسے ہم یہان متروک القلم باستثنا [illegible] نام ہرس[1] راج کے کرتے ہین یہ ہرس راج کتاب ہمیر رس مین اور نیز
فہرست جابالکا مین مندرج ہی حکومت ہرس راج کی کوہستان اراولی سے کوہ ابوتک اور بجانب مشرق چمبل تک تھی
اوسنے حکومت سمت ۱۱۲ سے سمت ۷۲۷ تک (سنہ ۱۳۸ سے سنہ ۱۵۳ ہجری تک کی تھی اور جنگ ہوران مین
قتل ہوا جب اوسنے خطاب اری مردان کا پایا تھا +

فرشتہ تحریر کرتا ہے کہ سنہ ۱۴۳ ہجری مین سلمان بہت زیادہ ہوگئے تھے اور اپنے پہاڑون سے نکلکر اونھون نے
قبضہ اوپر کرمان اور پشاور اور جملہ علاقجات قرب وجوار کے کرلیا اور بیچ راجہ لاہور نے جو خاندان راجہ اجمیر سے تھا
اپنے برادر[2] کو بمقابلہ افغانان روانہ کیا مگر ان افغانان کو مدد اقوام غلزئی مقامات غور اور کابل سے تھی
جو عرصہ قلیل سے مذہب اسلام مین آگئے تھے اور وہ یہ بھی بیان کرتا ہے کہ عرصہ پانچ مہینے مین ستر لڑائیان
بفتح اور فیروزی وقوع مین آئین مورخ مذکور اس حال کو اسطرح درج کرتا ہے کہ ان جنگہا سے متواترہ مین
سپاہ سرما اوپر کفار کے فتحیاب ہوئی مگر وہ پھر بعد سپری ہونے موسم سرما کے افواج تازہ دم لیکر بمقابلہ مین آئے
دونون افواج درمیان کرمان اور پشاور کے مقابلہ آئین بعض وقت راجپوت کوہستان تک جنگ کنان
گھس جاتے تھے اور اہل اسلام کو پس پا کرتے تھے اور کبھی اہل اسلام کمک حاصل کرکے بارش تیر سے

جب شہاب الدین نے انہی مدینہ فتح ہندوستان کیا تو ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ راجہ نادول نے صلح کی اور مطیع شاہ ہوگیا یہ حال
اس عجیب امر سے پیدا ہوتا ہے یعنے اونکے سکہ رائج الوقت مین ایک طرف بحروف سنسکرت نام اونکے راجہ کا لکھا ہے اور دوسری طرف
نام فتح کنندہ کا +

[1] ازروے تواریخ کے معلوم ہوتا ہے کہ ہرس راج اور بیجے راج پسران اجے پال راجہ اجمیر کے تھے +

[2] یہ اقبال فرشتہ کا درباب مسلمان ہوجانے ان اقوام کے بہت کارآمد ہے اور ہمارے اس خیال کو ثابت کرتا ہے کہ افغان
دراصل جادو یا یادو تھے اور یہودی نہ تھے گور بھی ایک مشہور قوم راجپوت کی ہے اونکو صرف اپنے نام کو گور سے
غور تبدیل کرنا پڑا موافق تاریخ بھٹی +

کفار کو پھر اپنی سرحد تک پہونچا دیتے تھے اور جب دریاے نیلاب طغیانی پر آتا تھا تو وہ ہمیشہ واپس اپنی سرحد پر چلے آتے تھے ✤

مورخ مذکور یہ بیان نہین کرتا کہ آیا راجہ اجمیر خود اس لڑائی مین مصروف تھا حسب بیان کتاب ہمیر رس کے ہرس راج کے بعد دو جگن دیو گدی نشین ہوا جسکا مقام تھنبیر تھا اور جو ناصرالدین پر غالب آیا تھا اور بارہ سو گھوڑے اوس سے چھین لیے تھے لہذا خطاب اس راجہ کا سلطان گیر ہوا ناصرالدین خطاب سبکتگین کا تھا جو مشہور بادشاہ والد اپنے سے زیادہ تر مشہور بادشاہ محمود کا تھا سبکتگین نے کئی مرتبہ اس پندرہ سال کے عرصہ سلطنت اپنے والد الپتگین مین فوج کشی ہندوستان پر کی تھی ✤

درمیانی راج اور حکومتونکو متروک القلم کر کے اسوجہ سے کہ اونمین کو ہر ایک مین جنگ اہل اسلام کی ہوئی مگر اوسکا ذکر ناکمل اور غیر مطمئن تھا ہم عہد بیسل دیو تک پہونچے والد اس راجہ کا بموجب نسب نامہ ہارے دہرم گج تھا ظاہرا یہ خطاب معلوم ہوتا ہے یعنے فیل دہرم جیسے فہرست جانگا مین بیر بلین دیو لکھا ہے اور اوسکا ثبوت تحریر کنندہ مینار دہلی سے ہوتا ہے آخر فوج کشی محمود کی عہد بلین دیو مین ہوئی تھی جسنے اپنی جان دیکر نام مغلوب کرنے اوس ذی قوت فتح نصیب کا حاصل کیا اور اوسکو مجبور یہان تک کیا کہ اوسنے محاصرہ اجمیر کا اوٹھا لیا قبل از تحریر کرنے بیان خالی از لطف کمبیشر یعنے شاعر ہندی کے بہ نسبت لبسال[1] دیو کے ہم چند الفاظ بیچ یادگار ایک چوہان کے جسنے اپنے اور اپنی قوم کے نام کو بذریعہ اپنی کارروائی اور جنگ آوری بیچ اول فوج کشی محمود کے بیچ ملک ہندوستان کے بزرگی دی تھی تحریر کرتے ہین ✤

گوگا چوہان فرزند وچا راجہ کا تھا جسکا نام کچھ شہرت رکھتا ہے اوسکے قبضے مین تمام جنگل ویس تسلج سے ہریانہ تک تھا اوسکی دارالریاستہ کو ہرا کہتے تھے یا گوگا کا میری جو اوپر ستلج کے واقع ہے اسکو تحفظ مین وہ مع اپنے پینتالیس فرزندون کے اور ساٹھ برادرزادونکے قتل ہوا اور چونکہ اوسکا قتل بروز یکشنبہ یعنی رسلیے وارا ورنومی کو ہوا تھا لہذا یہ روز متبرک بنام گوگا چھتیس ہین یعنے خاندان راجپوتانہ تصور کرتے ہین اور خاص صحرا کے لوگ زیادہ تر تعظیم اس روز کی کرتے ہین اور صحراے مذکور کو گوگا کا تھل کہتے ہین اوسکا گھوڑا ابھی جسکا نام جوادیا[2] تھا زندہ جاوید کیا گیا اور یہی نام راجپوتون مین اسپ جنگی کا رکھا جاتا ہے

---

[1] یہ طرز تحریر کرنے نام بیسل دیو کا ہے ✤

[2] راجپوت قصہ کو بیان کرتے ہین کہ گوگا کے کوئی فرزند تھا اسکا اوسکو نہایت غم تھا اوسکی دیوی گل کی نذر اوسکو دیکر دے...

اور راجپوتون سے کے ذی قوت آدمی قسم کوگا کے ساکا کی واسطے قائم رکھنے نام راجپوت کے جب محمود نے
مجبور دریا سے تسلیم کیا تھا کہاتے ہین ؛

غالباً یہ اخیر فوج کشی محمود کی تھی جب اوسنے براہ راست ملتان سے براہ صحرا کوچ کیا تھا اوس نے
حملہ اجمیر پر کیا راجہ اجمیر خالی کرکے فراری ہوا اور ملک گرد لواح لوٹ اور غارت گری مین آیا مگر قلعہ
گڈہ بٹلی سے نے مقابلہ کیا اور محمود کی شکست ہوئی اور زخمی ہوکر براہ نادول[1] جو ایک اور ملک جوہان تھا
روانہ ہوا اسکو لوٹ کر محمود نہروالہ کو گیا اور اوسپر قبضہ کیا اوسکی حرکات وحشیانہ نے اجتماع پیدا کیا جسکے باعث
وہ مجبور ہوکر براہ صحرا سے مغربی گھاٹی سندہ جاتا تھا اور اوسکی فوج کو صدمۂ عظیم پہونچا ؛

کبیشر کا بابت بیسل دیو کے بیان مین ایک کتاب جداگانہ چند کبیشر نے لکھی ہے تاریخ یعنے سمت بیسل دیوکا
کتاب رس مین (سمت ۱۲۱۰) درمیان مین لکھا گیا ہے یہ قباحت عام کبیشران راجپوت مین ہے اور اونکے
سمت لکھے ہوئے کی تصدیق اسباب صحیحہ سے ہونی چاہیئے نہ اونست جو وہ اپنے شعر ونمین درج کرتے ہین[2] ؛

چند بیان نیز اجتماع سپاہ راجپوت کا جو گرد بیسل دیو کے جمع ہوئی تھی کرتا ہے بیسل دیو کو جو ممد اور حامی
مذہب ہنود کا تھا ان سب نے پسند کیا کہ اونکی سرداری مین بمقابلہ فوج اہل اسلام قدم زن ہو صرف چالوک
راجہ انہل واڑا نے انکار اس جماعت کے ساتھ شریک ہونے سے کیا اور ایسی گفتگو کی کہ جہان اوس سے

ایک اوسنے اپنی رانی کو دیا اور دوسرا اپنی گھوڑی کو اوسکی برکت سے گھوڑی کو بھی ایک بچھیرا ہوا اوسکا نام جوادیا رکھا وہ بھی
ایسا ہی مشہور ہوا جیسا کوگا رانا اودے پور نے مولف کتاب ہذا کو ایک کمیت گھوڑا کاٹھیا وارکا دیا تھا اوسکا نام بھی جوادیا تھا
گو وہ گھوڑا یہان پر بکری کے مثال تھا مگر جب زین اوسپر دہرا جاتا تھا تو پرکالۂ آتش ہوجاتا تھا اور خوب آراستہ اور بنا ہوا
ہر قدم پر تھا اس سے بہتر کوئی گھوڑا ہمنے نہین دیکھا ہین اوسکو اور ایک اور گھوڑے کو جسکا نام مرگ راج تھا سمندر تک
اس ارادہ پر لایا کہ اونکو ولایت لیجاؤن مین نے مرگ راج تو ایک دوست کو دیدیا اور سفر دریا سے اندیشہ کرکے جوادیا کو واپس
رانا کے پاس بدین درخواست بھیجدیا کہ اوسکی پوجا سالانہ تیوہار یادگار دشہرہ مین اول کیجاے اور مجکو یقین ہے کہ یہ درخواست
میری بے شبہ قرین اقبال ہوتی ہوگی ؛

[1] دیکھو حاشیہ صفحہ ۴۴۴ کتاب انگریزی بابت کیفیت نادول کے وہان مولف کتاب ہذا کو بہت معتبر اسباب دستیاب ہوا تھا
مثل سکجات وتحریرات کندہ اوپر سنگ اور مس کے اور تحریرات قلمی جب وہ ۱۸۲۱ع مین اس شہر قدیم کو دیکھنے گیا تھا ؛
[2] اب ہمارے پاس بہت اسباب مطابقت کرنیکے ہین اگر وہ اول زمانہ تحقیقات علمی ہنود مین بیان کیجاتی تو نیا دہ تر توجہ نسبت اوس سنہ کے

معاوضہ ہندستانی پر آمادہ ہوسے ترجمہ فقرہ کبیشتر دلچسپ زیادہ ہوگا لہذا درج ذیل ہوتا ہے +

گوئیلوال جیٹ کو راجہ نے اجمیر سپرد کی اور کہا مجھے اعتبار تمھاری نمک حلالی پر ہے چالاک کہان جاکر پناہ گیر ہوسکتا ہے یہ کہکر وہ شہر اجمیر سے باہر آیا اور چشمہ لبتال[۵۱] پر خیمہ زن ہوا اور اپنے ہمراہیونکو اور جاگیرداروں کو طلب کیا کہ وہان آکر اوسکے شامل ہون ہانسی پریہار نے ساتھ فوج مندور کے اوسکے قدم چھوئے[۵۲] بعد ازان گہلوٹ جو رونق گروہ مجموعی[۵۳] کا تھا آیا اور پواسر مع توار[۵۴] کے اور رام قوم گور[۵۵] مع موہن[۵۶] مالک میوات

پیدا ہوتی جسکا منبار واقع دہلی باعث تحقیقات کرنے حالات کا ہوا تھا اور جون صاحب اور الفورڈ صاحب اور کول بروک صاحب نے جسکی تحقیقات کی تھی

ا۵ یہ چشمہ اب بھی بنام بیسل کا تال مشہور ہے۔ گو اکثر تبدیلات اس عرصہ ہزار سال مین ہوئی ہین جیسے اوسنے اوسکو بعد بند کرنے نہرون کے بنایا تھا یہ ایک چشمہ دریاسے لونی کا ہے جہانگیر بادشاہ نے محلات اوپر کنارہ اس بیسل کے تال کے تعمیر کیے ہین اور اسی مقام پہ اوسنے ملاقات سات سفیر شاہ جمیس اول انگلستان کے کی تھی +

۵۲ اس سے پیدا ہے کہ پریہار مطیع چوہان اجمیر کے تھے +

۵۳ چونکہ گہلوٹ کا بدین الفاظ مفظم کیا گیا ہے کہ وہ رونق گروہ مجموعی تھے اس سے پیدا ہے کہ راجہ چتور خود آکر شریک ہوا تھا متلاشی احوال قدیم کو اسقدر خوشی ہوتی ہے جب اوسکو دریافت ہوکہ اسکی صداقت ایک تحریر سے ہوتی ہے جو درمیان ویرانہ ایک شہر سیوار کو دستیاب ہوئی تھی جسمین ذکر اس اجتماع کا درج ہے یہ تحریر ایک نوشتۂ دوستی ہے جو اونکی اولاد نے بارہ صدی مین بھی اپنے پاس رکھا ہے جو فیما بین سمرسی چتور والہ اور پرتھی راج اخیر چوہان راجہ ہندوستان کے درباب اتفاق واسطے ہزادہی راجہ پٹن انہلواڑہ کے ہوا تھا اور بمطابق بیسل دیو اور تیج سی زمانہ سلف کے بمقابلہ اپنے دشمن کے متفق ہوسے تھے اب واضح ہو کہ تیج سی جد اعلے راول سمرسی کا تھا جو بیچ مقابلہ آخر حملہ مسلمانان مین جو بمقام تنیسر پر ہوا تھا بعد راج کرنے مدت دراز کے جسکے برابر کوئی اندراج اسقدر طول طویل مندرجہ تواریخ نہیں ہے قتل ہوا تھا اس سے ہم خیال کرتے ہین کہ تیج سی قریب سمت ۱۱۲۰ (۱۰۶۴ء) کے گدی نشین ہوا ہوگا اوسکی کم عمری اور ناتجربہ کاری باعث اوسکے ماتحت کام کرنے چوہان اجمیر کے ہوا ہوگا نام اودیادت کا بھی تصدیق اس سمت کی کرتا ہے جیسا آیندہ تحقیقات مین ثابت ہوگا اسکی تاریخ بخوبی تصدیق اکثر تحریرات سے جو مولف کو ملی ہین ہوتی ہے (دیکھو ٹرانسیکشن رائل ایشی ایٹک سوسائٹی جلد اول صفحہ ۲۲۳ *

۵۴ یہ توار منجملہ جاگیرداران دہلی کے ہوگا جہان راجہ اس قوم کا تھا +

۵۵ یہ گور مشہور قوم ہے اور چوہان جاگیردار و نیز نہایت نامی ایک فرع اسکی تھوڑا عرصہ گذرا کہ اب تک قابض ہوتی سو پرا و قریب تولاکھہ کے ملک پر تھی ہمکو شبہہ نہیں ہے کہ جاگیر گور کی بجانب مغرب سندہ کے تھی اور جب یہ مسلمان ہوسے تو غور ہوگئے +

۵۶ منو کا خاندان میوات کا مشہور ہے وہ سب اب مسلمان ہین +

سوہل[٥٠١] دونا پور والہ نے خراج بھیجکر عذر اسپ آنیکا کیا خود نہین آیا مگر خراج بدلیل اطاعت روانہ کیا وست بستہ بلوچ[٥٠٢] حاضر ہوے مگر رئیس[٥٠٣] بامنی سندہ چھوڑکر چلا گیا بعدازان نذر جیسلمیر[٥٠٤] سے آئی اور نعلبندی ٹھٹھہ[٥٠٥] اور ملتان[٥٠٦] اور جب حکم طلبی بھومیا بھٹی دراول[٥٠٧] کے نام پہونچا سب نے تعمیل کی اور اسیطرح سے جادون مین لمن واس[٥٠٨] نے موری[٥٠٩] اور برگوجر بھی[٥١٠] اکثر شریک ساتھ گھواہا[٥١١] انتر بید کے ہوے میراس[٥١٢] مفتوحہ ومغلوبہ نے آکر قدم چومے بعدازان فوج تاکت پور[٥١٣] کی بسواری کوہیل وال[٥١٤] جیٹ کے حاضر ہوئی جلد سوار ہوکر ادیا[٥١٥] پرمار آنے مع نرباہان[٥١٥] اور دورا[٥١٦] اور چندیل[٥١٧] اور داہما[٥١٨] +

اس مختصر فقرہ مین وہ سند لکھی گئی ہے جس سے بیان اوپرکل تواریخ خاندانہاے راجپوتانہ جو اوسوقت مین موجود تھے ہو سکتا ہے ایسے خلاصہ نہایت قدیم کبیشرون کے جو اونکے واثنان کی کتب مین شامل ہو گئے ہین گو مختصر ہین مگر شہادت کافی اس امرکی دیتے ہین کہ اونکی تواریخ منظومہ ہمیشہ ایسی ہی تھی کیونکہ یہ فقرہ

٥٠١ سوہل کے بارہ مین کافی مذکور ہو چکا ہے +

٥٠٢ ظاہرا اوسوقت مین بلوچ ہندو تھے اور جیسا ہمنے متواتر سابق کہا ہے جیٹ یا جٹی نسل کے تھے +

٥٠٣ رئیس بامنی اور مقامات پر اسکا نام باسن باسو لکھا ہے اور یہ قدیم بامن آباد یا دیول ہوگا جسکے مقام پر ٹھٹھہ جدید آباد ہوا ہے +

٥٠٤ دیکھو تاریخ جیسلمیر +

٥٠٥و٥٠٦ اس سبب سے برتری اوپر راجگان اس ملک کے پیدا ہے سودا سہا اور سومرا +

٥٠٧ درباب دراول کے مذکور کنٹ مین آچکا ہے +

٥٠٨ لمن واس کا حال ہمکو معلوم نہین +

٥٠٩و٥١٠و٥١١ موری گھواہا اور برگوجر محتاج زیادہ اطلاع کے نہین ہین +

٥١٢ میراس اراولی مین رہتے تھے +

٥١٣ تاکت پور جدید تھوڑا سا ہے متصل ٹونک کے جہان بہت اچھی علامات موجود ہین +

٥١٤ ادیادت صرف اب نشان تواریخ ہنود مین ہے +

٥١٥ دیکھو تواریخ شنیاوالی بابت نرباہان کے جنکے پاس کھندیلا بطور جاگیر عطیہ اجمیر تھا +

٥١٦و٥١٧ دورا اور چندیل مشہور اقوام ہین چندیل پرتھی راج سے لڑے تھے جنسے اونسے مہوبہ اور کالنجر اور حلقہ بندیلکھنڈ جدید چھین لیا تھا +

٥١٨ مشہور داہما رئیس بیانا کا تھا جسکو درونا دار بھی کہتے ہین +

چند کبیشر نے صرف بطور دیباچہ تواریخ لکھا ہے جو اوسنے اپنے راجہ پرتھی راج اولاد بیسل دیو کی تحریر کی تھی +

اسیطرح کا ایک فقرہ قدیم تواریخ میواڑ مین سے بھی حاصل ہوا تھا جہان بیان فوج کشی مسلمانان کا لکھا ہے جسکا نشان مورخین حملہ آور کہین نہین دیتے (جلد اول صفحہ ۲۴۴ کتاب انگریزی) شہادت ناپسند دونون کی قابل تکرار کے نہین ہے ہر ایک نام سے مطابقت سنین کی ایسی ہوتی ہے کہ اوس مین کچھ تکرار باقی نہین رہتی اور گو ایک فقرہ تنہا شعاع ضعیف اوپر متلاشی حالات اوس ایام تاریک کے ڈالتا ہے مگر جب اوسی طرح تلاش بہمہ تن بیچ تواریخ ان اقوام کے جاری رہے تو ایک دریا روشنی کا ہمارے اوپر طغیانی کرتا ہے اور ہم اسقدر تو یہ حال کہہ سکتے ہین کہ یہ اقوام کون تھے اور کسکی حکومت ان ملکون مین ایک ہزار برس پیشتر تھی +

درمیان بیانات مشتبہ اور ناکمل اور عدم اطمینان کے قابل مورخین راجپوتانہ کو لازم ہے کہ ان سے قطع نظر کرنی پر راضی ہو تاکہ اور کوئی بنیاد مستحکم تر واسطے تواریخ ان اقوام کے حاصل کرے لیکن ایسے بیانات اوسکی کوشش کو تسلی کرتے ہین اور اوسکی محنت کا ثمرہ دیتے ہین اور بغیر اونکے اوسکا کام منجر بنا امیدی ہوگا ہر ایک ان بیس اقوام کا جو شامل چوہان ہوئی ہین ہمنے حاشیہ لکھدیا ہے تاکہ جو اونکی بزرگی کی خواہان ہین اونکا اطمینان ہو ورنہ ایک عام کیفیت متعلق اوس امر کے جسکی اب تلاش ہے کافی ہوتی یعنے قوم ہارا اولاد بیسل دیو کی ہین +

اول یہ ایک بڑا امر ہے کہ تحقیقات سمت بیسل دیو کی جو ایک بڑا مشہور شخص تواریخ چوہان مین عہد مانک راے سے پرتھی راج تک ہوگیا ہے عمل مین آوے پس ایک خرد شجرہ انساب اس امر کو روشن کریگا +

شجرۂ انساب چوہان

	انھل[1]	یا اگنی پال یعنی اولاد اگنی چوہان اول غالباً سال اسکا ۶۰۰ برس قبل بکرماجیت کے ہے جبکہ ز فوج کشی کی تھی مکاوتی نگری کو قائم کیا (گرہ و منڈل) اور فتح کونکان اور اسیر اور گولکنڈہ کو دیا
	سواچا	
	مالن	غالباً یہ موجد اور بانی مالانی قوم کا ہے دیکھو صفحہ ۱۰۳ کتاب انگریزی
	گلن سور	
سمت ۲۰۲	اجے پال چکوا	یعنی مالک کل روئے زمین بانی مبانی اجمیر بعض اسناد سے سمت ۲۰۲ معلوم ہوتا ہے اور بعض تواریخ سمت غلبہ رائے بجانب سمت آخر الذکر کے ہے
	دولہ رائے	قتل ہوا اور اجمیر قبضہ سے نکل گیا اول فوج کشی اہل اسلام میں بعض سمت ۷۴۱ میں [illegible] ۶۸۵ع
سمت ۸۴۷	مانک رائے	سانبھر کی بنیاد قائم کی اسوجہ یہ زنگان چوہان کا جرا سکی اولاد میں ہیں خطاب سانبھری راؤ ہوا
سمت ۸۲۷	ہرش راج	ناصرالدین سبکتگین کو شکست دی لہذا اوسکا خطاب سلطان گیر ہوا
	بیر بیلن دیو	یعنی دہرم گج ہنگام تحفظ اجمیر بمقابلہ محمود غزنوی قتل ہوا
سمت ۱۰۶۶ لغایت ۱۱۳۰	بیسلدیو	اسکو بسالدیو بھی کہتے تھے اوسکا عہد اکثر تحریرات سے سمت ۱۰۶۶ لغایت سمت ۱۱۳۰ پایا جاتا ہے

[1] انھل سے بیسلدیو تک بہت کم مشہور نام ہیں اور بیسلدیو سے سلسلہ برابر آخر راجہ چوہان پرتھی راج تک قائم ہے

سارنگ دیو — عمر صغر سنی مین فوت ہوا

آنا — اسنے آناساگر اجمیر مین بنایا اب تک اوسکے نام سے مشہور ہے

جی پال — ہرس پال

اجودیو یا انند دیو — بجی دیو — اودی دیو

سُمیس در — اسنے شادی ساتھ روکابائی دختر اننگ پال توار راجہ دہلی کے کی

کان رای — اپنے اوس مسلمان ہوگیا تھا

بیت گوہیل وال

پرتھی راج — اسنے دہلی حاصل کی شہاب الدین کے ہاتھ سے قتل ہوا سمت ۱۲۴۹ سنہ ۹۳ ۱۱ع

چاہر دیو — بیجے راج — لاکھن سی

رائے ناسی — ہنگام حملہ اور لوٹ دہلی کے قتل ہوا

متبنی گدی نشین پرتھی راج کا اسکا نام اور بنیا ر دہلی کے کندہ ہے

اسکے اکیس فرزند تھے سات اون مین سے اصلی صلبی تھے اور باقی عورات غیر منکوحہ سے یہ بانی اکثر اقوام مشترکہ کے ہوئے لاکھن سی لونده سنگہ تک جو رئیس حال نیمرانا کا ہے اور جو قریب تر اولاد نسلی اجے پال اور پرتھی راج کا ہے چھبیس پشت گذری ہین

نام ذیل وہ (بیسال دیو) تا شروع تحریر کنندہ مشہور منیار پر ہے جو بیچ وسط محلات فیروز شاہ مین مقام دہلی قائم ہے یہ مینار جسکا ذکر چند کیا ہے اور جس سے شہرت چوہان کی پیدا ہے مقام نگمبودہ پر جو ایک مقام تیرتہ بر لب دریاے جمن چند میل نیچے دہلی کے واقع ہے قائم کیا گیا تھا وہان سے اس مقام عجیب پر[1] آیا گیا ہوگا +

یہ تحریر ایک ہی تاریخ مین شروع ہے اور ختم ہوتی ہے یعنے پندرہ ماہ بیساکہ سمت ۱۲۲۰ اگر اوسکی نقل صحیح کیجاے تو اوسکو کچھ تعلق بیسل دیو سے نہین ہے مگر اسقدر کہ وہ نزدیک تھی جہان تلک ساکمبری ہوتی یعنے پرتھی راج چوہان ناک - اوسی سانحہ جاکہ دوسرے مین تھا پہلے حکومت دہلی تین بیچ سمت ۱۲۲۰ کے کی تھی اور سمت ۱۲۴۹ مین قتل ہوا تھا اوس وقت بھی اوسکا خطاب سانبہری راو تہا یہ مقام قدیم اوسکی دارالحکومت[2] کا تھا دوسری تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ او تھا یا او سمت اول الذکر کو نہین کہنا چاہیے اور سمجھنا چاہیے سمت ۱۲۲۰ کے سمت ۱۱۲۰ پڑھنا چاہیے جس زمانہ مین بیسال دیو نے ایا مدت سے وحشی ہندستان خارج کیا تھا سنسکرت مین ہندسہ ایک اور دو مین کم فرق ہے اور اکثر غلطی ہوسکتی ہے اگر یہ مقرر ہو تحقیق ہے سمت ۱۲۲۰ ہے تو یہ کل تحریر متعلق پرتھی چوہان کے ہے جسکا اور بیسال کے درمیان چچا اور راجہ[3] گذرے تھے اور شروع مین صرف پرتھی راج کی نسل کا ذکر ہے یعنے کندہ کرنے والے کی غلطی تاریخ مین کی ہے +

---

[1] دیکھو ایشی اٹیک ریسرچز جلد اول صفحہ ۳۷۹ جلد ہفتم صفحہ ۱۸۰ اور جلد نہم صفحہ ۴۵۳ +

[2] ہم ایک نقل اسکی لیتے ہیں اتیر مہاراجہ چوہان کے حال کی ویرانہ محلات واقع ہانسی سے مورخہ سمت ۱۲۲۴ لانے تھے دیکھو جو کیفیت اوسکی لکھی گئی ہے بیچ ٹرانزیکشن رائل ایشیاٹیک سوسائٹی جلد اول صفحہ ۱۴۴ +

[3] ان تحریرات سے جنکے معنی خلاف عقل پیدا ہوتے ہین ظاہر ہے کہ ترجمہ بھی انکا اچھا نہین ہوا ہے گو نہایت لائق مترجم کا ترجمہ ہے جو واقفیت تواریخی اون اقوام کی نہین رکھتا تھا جنکے وہ متعلق تھین ان تحریرات کا ترجمہ اول سر ولیم جونس صاحب نے سنہ ۱۷۸۴ع مین کیا تھا (ایشی اٹیک ریسرچز جلد اول) ایک دوسرا ترجمہ (ہمکو یقین ہوتا ہے کہ یہ دوسری تحریر کا ہوگا) مسٹر کول بروک صاحب نے سنہ ۱۸۰۱ع مین کیا (ایشی اٹیک ریسرچز جلد ہفتم) مگر اس ترجمہ سے اور بھی تاریکی اور مطالب پر طاری ہوئی کیونکہ اونھون نے اپنے پنڈت کے بیان پر راجہ کے نام اور اوسکی قوم کو کیا تھا ظاہر کیا ہے اور جب تک ولفورڈ صاحب نے اپنے خیالات مخلوط درباب بکرماجیت اور سالباہن کے مشتہر نہین کیے اوس وقت تک مسٹر کول بروک صاحب اپنی غلطی سے مطلع نہین ہوے اور اوسکی صحت ایک حاشیہ لکھکر نہین کی جو حاشیہ اونھون نے شامل جلد مذکور کیا ہے

رچ

ہمارا ارادہ یہ ہے کہ اول شعر کو بسمت بسالدیو (بیسل دیو) کے منسوب کرین اور باقی اشعار [illegible] کو ساتھ اوسکی اولاد یہ تھی بیراج کے جسنے خیال کرکے اپنا فائدہ بزور سالگرہ فتح اسنے بزرگ کے نکالا کہ اپنے کارہائے نمایان بھی تحریر کیے اسکے کام بھی بعینہ اوسی قسم کے تھے یعنے جنگ با فتح و فیروزی بخلاف اہل اسلام جس مین ہر ایک نے اوسکو یعنے مخالف کو آریاورت سے خارج کیا تھا اسکی تصدیق مورخ اہل اسلام بھی کرتا ہے اور منظور کرتا ہے کہ شہاب الدین کو شکست فاش نصیب ہوئی تھی قبل اوسکے کہ اوسنے آخر کار شمالی ہند کو فتح کیا ✦

اگر ہم خیال کرین کہ اول شعر متعلق بیسل دیو کے ہے تو سمت ۱۱۲۰ یا سنہ ۱۰۶۴ع ہے اور یہ اجتماع کثیر جسکا ذکر کبیشر جو بیان کرتا ہے کہ اوسکے جھنڈے کے گرد قبل اوسکے اوسکی فتح کے جمع ہوئے تھے جسکی یادگارین وہ تحریر کندہ ہوئی تھی ✦

بیچ اوس فقرہ کے جو بحوالہ کبیشر ہند درج ہوا ہے جسمین مذکور اون راجگان کا ہے جو اپنی خانگی فوج لیکر بیسل دیو کے پاس آئے تھے چار نام ہین جنسے اتفاق اور مطابقت سنہ کی ہوتی ہے اور منجملہ اونکے ایک تو وہ ہے جس سے صریحاً مطابقت سمت ہوتی ہے اور باقی مین سے بہ تکلف ـــ

اول آدیاوت پرمار راجہ دہار (پسر راجہ بھوج) ہے جسکا عہد ہمنے اکثر تحریرات[1] کے مطابق درمیان سمت ۱۱۰۰ اور سمت ۱۱۵۰ کے قرار دیا ہے پس تاریخ اوسکی شامل ہونی اس مہم کی اوسکے عہد حکومت کے وسط مین ہوگی اور بہ تکلف جنسے یہ موافقت ثابت ہوتی ہے ذیل مین درج ہوتے ہین ✦

اورکو صحت کی مگر تاہم وہ کارآمد بطور تحریر تواریخی نہین ہے ہم ولفورڈ صاحب کے خیالات محررہ کو مخلوط دانستہ تحریر کرتے ہین کیونکہ وہ کاغذ مملو نتیجہ اکثر تحقیقات کا ہے اور اکثر مطالب اوسمین مندرج ہین مگر اونھون نے اپنے خیالات کے موافق اوسکو موافق اپنے مطلب کے بنا دیا تھا چوہان سولانکی اور گہلوٹ سب اون مین مخلوط ہین یہ حال سب اونھون نے کتاب سارنگدہر ندہب سے جو ہمیر چوہان کے کبیشر نے کہی تھی تحریر کیے تھے (ولفورڈ صاحب اس ہمیر کو راجہ میواڑ لکھتے ہین مگر یہ راجہ رنتھمبور کا نسل بیسالدیو سے تھا جو علاء الدین کے مقابلے مین قتل ہوا تھا سارنگدہر مصنف ہمیر رسا کا بھی ہے اور ہمیر کاویہ کا جو دونون اس راجہ کے نام پر لکھی گئی ہین ان دونون کتابونکی اصل مطلب کو ہمنے بمدد اپنے گورو کے ترجمہ کیا ہے [illegible] ولفورڈ صاحب کی تلاش کی تعریف کرتا تھا مگر تجربہ نے اوسکا اعتبار ہمارے دل سے زائل کردیا اب ہم بہ مثل ان جلاہو مین کام مین لاتے ہین یعنی تعریف [illegible]

[1] دیکھو ٹرانزیکشن رائل ایشیاٹک سوسائٹی جلد اول صفحہ ۱۳۳ ✦

اوّل ذکر بھوسیا بھٹی کا طالب ہونا دراول[1] سے کیونکہ اگر چند کے بیان مین کوئی امر تحریری غیر معتبر ہوتا تو مقام جیسلمیر جو دار الریاستہ حال ہے مقام بھٹی[2] مذکور کیا جاتا +

دوم مذکور کچھوا ہا کا ہے کہ وہ انتر بید سے (یعنے دوابہ جمن و گنگ سے) آئے تھے اس سے پایا جاتا ہے کہ جو آبادی نرور والون کی امیر مین ہوئی تھی وہ اوس وقت تک نہین ہوئی تھی +

سوم دلیل تحریرات میواڑ سے پائی جاتی ہے جب یہ مذکور ہے کہ تیج سی جد اعلے سمیر سی کا بیسل دیو آکر شریک ہوا تھا کہتے ہین کہ بیسل دیو چونسٹھ سال سے القائم رہا تھا پس خیال کرو کہ یہ سمت ۱۱۲۰ وسط اوسکی زندگی کا تھا تو اوسکا سمت ۱۰۸۸ سے سمت ۱۱۵۲ تک یا ۱۰۳۲ سنہ ع سے ۱۰۹۶ سنہ ع تک ہو سکتا ہے مگر جو اوسکا والد دھرم گج یا بیر بلین دیو (جسکا نام ہمیر رس مین بالن دیو لکھا ہے) بیچ تحفظ اجمیر کے بجنگ اخیر محمود قتل ہوا تھا تو ہم بضرورت پیدایش بیسل کے (اگر یہ بھی خیال کرو کہ یہ بیسل اوس وقت مین صغر سن تھا) دس سال پیشتر یا ۱۰۲۲ سنہ ع (سمت ۱۰۷۸) سے ۱۰۸۶ سنہ ع (سمت ۱۱۴۲ مین) قرار دیجاسے تو تاریخ کندہ مینار دہلی کے مطابق ہوتا ہے اور جو حساب کیا جاسے تو جو سمت فہرست مین درج ہین اونکے لیے بھی مطابقت ہوتی ہے لہذا ہم سمت مذکورہ رس یعنے سمت ۱۰۶۶ اسی سمت ۱۱۳۰ تک بلا اندیشہ منظور اور تحریر کر سکتے ہین +

پس اس حساب سے بیسل دیو معصر جے پال تو ار راجہ دہلی اور دور لب برادر بھیم گجرات والا اور بھوج اور ادیا وت دہار والا اور پدم سی اور تیج سی میواڑ والے کے تھا اور جس مہم مین وہ سردار بنایا گیا تھا

---

[1] دیکھو تاریخ جیسلمیر بابت بنیاد دراول کی صفحہ ۲۳۶ کتاب انگریزی +

[2] بیچ تحریر کرنے تواریخ کیمپی کے جو ایک فرع عظیم چوہان کی ہے اونکے کبیشر نے یہ فقرہ لکھا ہے مگر بوجہ ناواقفیت مقامات دراول اور لودروا کے (جو دونون ہمارے ترجمہ چند مین درج ہین) اونھون نے نام جیسلمیر کا ثبت کیا ہے ایسے اختلاف سنین ہے جو رہگذر ناواقفیت سے پیدا ہوتا ہے کبیشرونکی تواریخ منظوم نصف قدر اپنی تلف کرتی ہے انکا تقابل کرنا جو چند کی کتاب مین دیگر کبیشرونکے اقوال سے جمع کیے گئے ہین اور کبیشران مابعد نے جنکو بے موقع کر دیا ہے ہمکو نہایت خوشی حاصل ہوتی ہے مجھے بھی ایسی قطع نظر کی ہوتی مگر مجھکو تسلی ہوئی جب ہمکو اوسسے یہ دریافت ہوا کہ کس قدر فرق درمیان اختراع اور ارادہ صحت کرنے مین غلطی کی ہے اس مین شک نہین کہ کبیشر کیمپی نے یہ خیال کیا ہو کہ وہ جو نام دراول دور کرکے نام جیسلمیر لکھتا ہے تو امر واقعی کرتا ہے +

وہ مہم بمقابلہ بادشاہ مودود چہارم محمود غزنوی سے تھا ہوگی جسکا اخراج شمالی علاقہ راجپوتانہ سے (مطابق تحریر کندہ بیفار دہلی) باعث آریاورت کے پھیر ملک نیکی اور صواب کا ہوا تھا محمود کا آخر مرتبہ ہندوستان سے براہ سندھ اس غرض سے جانا بمقابلہ فوج مجموعی کے جو بیرم دیو اور راجہ اجمیر نے واسطے اوسکے مقابلہ کے جمع کی تھی سنہ ۴۱۶ ہجری یا سنہ ۱۰۲۶ع سمت ۱۰۸۲ لکھا ہے یہ بھی قریب اوسی سمت کے ہے جو چند نے اس مہم کا لکھا ہے یعنی سمت ۱۰۸۶

ہم مفصل بیان اوس جنگ کا جو بھیل دیو نے ساتھ راجہ گجرات کے کی تھی اور اوس فتح کا جو اوسکو نصیب ہوئی تھی اور تعمیر ہونا بھیل نگر[51] کا اور اوس مقام کے جہاں فتح اوسکی سانگ پر قائم ہوئی تھی کرتے مگر یہ ہم بیان ملتوی رکھکر ابتدا سے تواریخ پرتھی راج میں جو مشہور راجہ ہوا ہے مذکور کرینگے اکثر قصص حالات بھیل دیو بہن شامل ہوے ہیں غالباً بنظر اسکے کہ جو ایک بدنامی اوسکی بوجہ اختیار کرنے مذہب اسلام کے اوسکی ہوئی تھی وہ رفع ہو جاوے گو وہ بجبر مسلمان ہوا تھا جسکا ثبوت اوسکا بعد ازان کفارہ کرنا بہ ہیئت گوشہ نشین کے ہے اور جس مقام بلند یعنی دھوند پر اوسنے بود و باش اور عزلت اختیار کی تھی وہ اب تک موجود ہے اور اوسکے نام سے یعنی بھیل کا دھوند واقع کالیک جنیر[52] کے مشہور ہے +

بموجب کتاب راجگان جو گوبند رام بھاٹ بارا نے لکھی ہے خاندان بارا اولاد انوراج پسر بھیل دیو سے ہیں مگر موگجی بھاٹ انوراج کو بزرگ خاندان کیچی اور ولد نانک رائے تحریر کرتا ہے ہم تتبع بھاٹ قوم بارا کی کرتے ہیں +

انوراج نے قلعہ حصین سرحدی نام جسکو ہانسی کہتے ہیں اوسکو جاگیر میں دیا تھا اوسکے پسر اشٹ پال مع اگن راج پسر اجے رائے بانی مبانی کیچی پور پٹن واقع سندھ ساگر تیاری بخت آزمائی کی ساتھ زندھیر چوہان راجہ گولکنڈہ کے کرتا تھا مگر دونون مقام یعنی ہانسی اور گولکنڈہ ایک ہی وقت مضرب فوج وحوش تاران کجلی بند یعنی کجلی بن کے ہوے تھے زندھیر نے ساکھا جمع کیا اور صرف ایک عورت یعنی دختر اوسکی جس کا نام

۵۱ یہ شہر جو ایک اور دلیل ثبوت تواریخ ہے اب بھی شمالی گجرات میں موجود ہے +

۵۲ اگر اس ہوند یعنی مقام بلند پر (جسکے نام سے دھوند بار مشہور ہے) بھاوڑا واسطے کندہ کرنے کے لگایا جاوے تو غالباً ظاہر ہوتا کہ یہ مقام مدفن ہے اور یہ کہ چوہان اپنے مردے یہاں دفن کرتے ہونگے اگر قبرستان جو گرد حیدرآباد یعنی قدیم گولکنڈہ کے جہان راجگان چوہان رہتے تھے موجود ہیں وہ بھی مدفن اس خاندان کے ہونگے اور اسلحہ و ظروف جو اوس میں سے نکلتے ہیں ثابت کرتے ہیں اور ہمارے خیالات کی تائید کرتے ہیں کہ یہ قوم اصل ستھک تھی +

سوراہ باقی تھا اسطرح زندہ رہی کہ وہ واسطے نپاہ گیری کے جانب آسی روانہ ہوئی کہ اس مقام مین بھی ہی حملہ آور ان ظالم حملہ آور تھے انوراج نے تیاری مفرور ہونے کی کی مگر اوسکے فرزند اشٹ پال نے ارادہ کیا کہ اس مقام پر منتظر حملہ آوری کا نہ رہکر خود دشمن کے مقابلہ پر جانا مناسب ہے ایک جنگ میدان میں واقع ہوئی اور حملہ آور قتل ہوا مگر اشٹ پال نے کہ مجروح سخت ہوا تھا تعاقب اوسکا اوسوقت تک کیا جب وہ جراحتون سے گر پڑا مگر نزدیک اوس مقام کے گرا جہان سوراہ بائی منتظر اپنی مرگ کی نیچ سایہ ایک درخت پیپل کے پڑی تھی کیونکہ امید زیست اوسکی منقطع ہو چکی تھی اور اندیشہ اور انتہائی اوسکو نہایت ضعیف کر دیا تھا بلکہ صرف اوسکی استخوان باقی رہ گئی تھین ہنگام نا امیدی کے درخت مذکور جسکے نیچے وہ سایہ مین پڑی تھی شق ہو گیا اور آسا پورنی جو کل دیبی اس خاندان کی ہے اوسکے روبرو آئی سوراہ بائی نے اوسکے روبرو بیان کیا جسطرح اوسکا والد اور بارہ بھائی بیچ تحفظ گولکنڈہ کے بمقابلہ وحوش سیتران کیلی بند مر گئے تھے دیبی نے اوسکو کہا کہ خوش ہو کیونکہ ایک چوہان نے جو اوسکے خاندان مین تھا اوسکو قتل کیا ہے اور اب وہ نزدیک اوسکے ہے یہ کہکر اوسکو ہمراہ لیکر اوس مقام پر گئی جہان اشٹ پال بے حس و حرکت بوجہ جراحتون کے پڑا تھا اوسکی مدد سے[۵۱] وہ ہوش مین آیا اور اپنے قدیم موروثی خاندان چوہان کو یعنے قلعہ اسیر کو اپنے قبضے مین لایا ✣

اشٹ پال بانی قوم ہارا نے اسیر بیچ سمت[۵۲] ۱۰۸۱ (۱۰۲۵ء) کے حاصل کیا از در جو محمود کا آخر مرتبہ آنا اور خراب کرنا ہندوستان کا براہ ملتان اور درمیان صحرا سے تا اجمیر ۴۱۶ ہجری یا ۱۰۲۲ء مین تھا ہم یہ مرطرح ختم کر سکتے ہین کہ اوسکے والد انوراج نے اپنی زندگی اور مقام آسی بدست شاہ غزنی تلف کیا اور یہ بھی کہہ سکتے ہین کہ جو فتحیابان سے اجمیر کو لوٹا اور ملک کو تباہ کیا تو اونکو ہندو کبیٹ

[۵۱] قصہ اسطرح لکھا ہے کہ اوسکے اعضا جدا جدا پاشان و پریشان پڑے تھے سوراہ بائی نے جمع کرکے مقامات پر اونکو رکھا اور دیبی نے امرت یعنے آب حیات اوسپر چھڑکا وہ کھڑا ہو گیا اسوجہ سے نام ہارا کا جو ہڈی یعنے استخوان سے مراد ہے جسطرح جمع کیے گئے تھے رکھا گیا اور یہ بھی بیان غالب ہے کہ بوجہ ہارنے کے بمقام آسی یا ہاسی نام ہارا رکھا گیا تھا ✣

[۵۲] تواریخ ہارا مین سمت ۱۰۸۹ لکھا ہے مگر تعجب ہے کہ اقوام چوہان یہ غلطی سب کرتے ہین اور اپنے سوانحہ کو ایکسو سال پیشتر کی تاریخ سے مذکور کرتے ہین بیسل دیو کے انہل پورپٹن کے لینے کا سمت ۹۸۶ بجائے سمت ۱۰۸۶ لکھا ہے یہ غلطی چند مین بھی ہے جو کبیشر پرتھی راج کا تھا کیونکہ اوسنے بھی اوسکی پیدائش کا سمت ۱۱۱۵ بجائے سمت ۱۲۱۵ کے لکھا ہے غالبا یہ ہے کہ یہ غلطی دانستہ نہین ہوئی مگر شاعر کی نا واقفیت سے ظہور مین آئی ہے ✣

درحقیقت دیوسیتان کجلی بند کہہ سکتے ہین مورخین اہل اسلام کچھہ اشارہ بھی کبھی فوج جزو محمود کی اس ملک مین آنیکا
تحریر نہین کرتے گو وہ بلند نظری عالم گیر جسکے روبرو اور جسکے خیال مین علاقجات برلب دریاے سار اشتر
ایک قدم درمیانی غزنی سے سیلون اور پیگوتک[۵۲] ہے باعث روانہ کرنے فوج کا بیچ عرصہ قیام طول طویل مقام
انہل وارا کے اور سبب خارج کرنے رند ہیر کا مقام گولکنڈہ سے ہوا ہو مگر ایسے اسباب خفیفہ پر خیالات کرنا
بیکار ہے انمین سے ایک یہ امر جدید واضح اور روشن ہوتا ہے کہ یہ ممالک جنوبی و شمالی قبضہ اجگان راجپوت
مین تھے جنکی اولاد اصلی نے باشندگان ملک سے مخلوط ہوکر پیدایش اس قوم مخلوطہ مرہٹہ کو دی جنکو
خصات جنگجوئی اونکے مورثان سے ورثہ مین ملی اور جنھون نے نام اپنے مقامات سکنی سے بطور خطاب
یا عرف کے مثل نمالکر و سہپالکیا و بانہکر بجاے نام اپنی اقوام جادون و توار دیوار وغیرہ کے قائم کیا +

اشٹ پال کا ایک فرزند بنام جیند کرن تھا اوسکے فرزند لوک پال کے ہمیر اور گمبھیر دو بیٹے تھے
جنکے نام جنگ ہاے پرتھی راج مین خوب مشہور ہین یہ دونون بھائی درمیان اوسکے ایک سو آٹھہ
جاگیر داران کلان کے تھے جس سے یہ بیان کر سکتے ہین کہ گوا سیر بالکل بطور جاگیر متصور نہین ہوسکتا
مگر اوسکا رئیس اطاعت اجمیر کی جو اصل دار القرار چوہان کا تھا کیا کرتا تھا +

بیچ قنوج ساسیہ کے جو وہ کتاب منظوم چند کی ہے جسمین وہ مشہور جنگ کا مذکور ہے جس مین راجہ چوہان
راج پوتری قنوج کو لے گیا تھا ایک ذکر تعظیم راجگان ہارا کا بیچ جنگ روز سوم کے لکھا ہے جسمین انھون نے
تحفظ مراجعت پرتھی راج کا کیا تھا +

تب ہارا اور ہمیر مع اپنے برادر گمبھیر کے لکھی گھوڑون پر سوار ہوکر اپنے رئیس کے پاس آئے اور اسطرح
اونھون نی اوس سی کہا کہ اپنی تحفظ کا خیال کر وای جنگل ایش (یعنے رئیس جنگل یہ بھی خطاب پرتھی راج کا تھا) اور ہم
جیچند کی حملہ ہای متواترہ کا مقابلہ کرینگے ہمارے گھوڑونکے سم میدان جنگ مین کام قلبہ رانی کا مثل جہاز سمندر کرینگے +

۵۱ جنگل فیلان اوسکا بیان یہ ہے کہ غزنی دراصل گجنی آباد کردہ جادو تھا اور یہ ایک نقشہ کے جو نمونہ عجیب ہند و جغرافیہ کا ہے
(جو ہمنے رایل ایشی ایٹک سوسائٹی کی خدمت مین بھیجا تھا) کل علاقہ متصل کنارہ دریاے گنگ کے نام گجلی بند یا کجلی بن یعنے
جنگل فیلان درج ہے ایک مقام بنام گجنی گدہ ابو الفضل نے بیچ علاقہ سجو رکے مذکور کیا ہے جسکے باشندے سلطانو اور جادون
اور یوسف زئی اقوام کے کہتے ہین +

۵۲ دیکھو فرشتہ جہان وہ حال سوانحہ عمری محمود کا تحریر کرتا ہے +

بھائیون سے مقابلہ قنوج کے نصف راجہ کاشی (بنارس) کا کیا جو منجملہ جاگیرداران کلان قنوج کے ایک جاگیردار کلان تھا جب دونون مین چپقلش ہوئی تو آواز بلند ہمیر کی درگاہی تک جو ہماری تخت پر جلوہ افروز تھی پہونچی ان لڑائیون مین دونون بھائی کام آئے گو وہ ایک شخص جوان لڑائیون مین زندہ رہا تھا اور جسنے مقابلہ شہاب الدین کا واسطے آزادی راجپوت کے کیا تھا توم کا ہارا تھا ✣

ہمیر کا بیٹا کالکرن تھا اور اوسکا بھائی اوس مہا کہد کا فرزند راوباجا تھا اور اسکا راوجیند ✣

درمیان اکثر راجگان چوہان کے جو سرخود اور آزاد تھے اور جنکی قسمت کا پیغامبر علاء الدین تھا ایک راوجیندا سیروالی تھا اوسکی دیوار ہاے شہر پناہ گو مستحکم تھین مگر بمقابلہ حکمت اور شجاعت اس چالاک جنگ آور کے چندان مضبوط نہ تھی اور جیندا اور جملہ اوسکے خاندان کے لوگ باستثنار ایک پسر صغرسن کے تہ تیغ ہوے یہ صغیرسن لڑکا رنیسی نامی تھا یہ نام داستان چوہان کے واسطے بدمین تھا اسوجہ سے کہ یہ نام اوس فرزند پرتھی راج کا تھا جو تحفظ دہلی مین قتل ہوا تھا مگر رنیسی اسیروالا خوش نصیب تھا یہ لڑکا ڈہائی برس کا تھا اور جو یہ برادرزادہ رانا چتور کا تھا لہذا اوسکو واسطے پرورش کے چتور مین بھیجدیا جب یہ جوان ہوا تو اوسنے حملہ فتح مندا وپر قلعہ ویران بھنسرور کے کیا اور وہان سے درگا رئیس بھیل کو جو وہان اسکے ہمراہی برباد ہان کو ہی تہ ایکر وہان جاے امن اپنا قرار دیکر رہتا تھا خارج کیا اس قدیم جاگیر میوار کو علاء الدین نے ہنگام حملہ چتور کے مغلوب کیا تھا اور اس صدمہ سے اوسکو ابھی دم راست نہین کیا تھا کہ یہ چوہان صغرسن اونکے پاس واسطے پرورش کے آیا ✣

رنیسی کے دو فرزند تھے کولن اور کالکل کولن کو ایک مرض مہلک پیدا ہوا لہذا اوسنے کدارناتھ کے درشن کو جانے کی نیت کی یہ ایک شہر منجملہ شہرہاے واقع برلب دریاے گنگ ہے اور اس امر عظیم کے ثواب کامل حاصل کرنے کو اوسنے ارادہ کیا کہ پیادہ وہان جاے اور شب کو زمین پر سویا کرے چند مہینے کے عرصہ مین وہ صرف کوہ بدا تک پہونچا یہان اوسنے ایک چشمہ مین جہان سے مان گنگا نکلتی ہے غسل کیا جسکی تاثیر سے اوسکو کچھ صحت معلوم دی کدارناتھ (جو اوپر قلہ کوہ ہمالیہ کے واقع ہے اور یہ ایک نام شیو کا ہے) خوش ہوکر روبرو آئے اور اوسکا دان قبول کیا اور اوس کو راجہ تہار کیا یعنے اوس خطہ وسطی ہند کا جو سطح مسطح ہے کل یہ علاقہ قبضہ راجگان چتور مین تھا

۱ اوسنے اپنے بھائی کالکل جی کو وہم حصہ علاقہ جو اوسکے قبضہ مین تھا جاگیر مین دیا تھا اس کالکل سے قوم بھاٹ پیدا ہوئی جنکو کروری بھاٹ کہتے ہین

مگر غارت گری اس مشہور قلعہ کی جو علاؤالدین نے کی تھی اور قتل گھلوٹ جو کیا تھا اوس سے قوت اونکی بقدر ضعیف ہوگئی تھی کہ اصلی باشندگان قوم مینا نے ایک مرتبہ پھر اپنے قدیم کوہستان پر قبضہ کرلیا تھا اور سازش ساتھ جاگیرداران ماتحت چتور کے کرلی تھی ✣

زمانہ سابق مین راجہ ہون جسکو خاندان پرمار سے کہتے ہین رئیس تہار تھا اور اپنا دربار مقام مینال مین کیا کرتا تھا اکثر اشیا یادگار اس ہون یا ہن راجہ کی موجود ہین یہانتک کہ جب اول مرتبہ حملہ اوپر چتور کی آٹھ صدی مین ہوا تھا تو اوسکے راجہ کی مدد بیچ تحفظ قلعہ مذکور کے انگت سی راجہ ہون نے کی تھی مشہور معابد برولی کے متعلق ہون راجہ سے کیے گئے ہین جو ایسی ایک صورت شائستہ سے ظاہر کیا گیا ہے کہ ہم بمشکل انکار اس امر کے اعتبار کرنے سے کرسکتے ہین کہ ایک فریق اس مشہور خاندان کی شروع صدیہا سے بلکہ حسب بیان اونکے بیدشر کے منجملہ چھتیس راج کلی راجپوت مین شمار کیجاتی تھی یہ امر کیا ہی ہو مگر ہارا گ بنیرہ کولن نے اپنے قدیم شہر بینال پر قبضہ کرلیا تھا اور ایک بلند مقام پر جس مقام سے بجانب مغرب تہار کے نگاہ جاتی تھی قلعہ باؤدا تعمیر کیا تھا مقام بھنسرور بجانب مشرق اور باؤدا اور بینال بجانب مغرب ان مین جسقدر علاقہ تہار کا تھا وہ اب تمام قبضہ ہارا مین تھا اسکے بعد اور مقامات فتح کیے گئے اور ... اور ... اور بجولی اور بیگورتن گڈھ اور چوریت گڈھ سب مگر ایک ریاست عظیم گو ... بقدر نہو نیاست ...

راو بانگو کے بارہ فرزند تھے جنکی اولاد علاقہ تہار مین پھیل گئی اسکے بعد دیوا رئیس ہوا اوسکے تین فرزند تھے یعنے ہرراج[1] ناتی ... اور سمرسی ✣

قوم ہارا نے اب وہ قوت حاصل کی تھی کہ اوسکی نظر توجہ شاہنشاہ کی ہوئی اور راو دیوا دربار مین طلب ہوا جب سکندر لودہی کی حکومت تھی لہذا وہ اپنے فرزند کلان ہرراج کو باؤدا مین گدی نشین کرکے آپ فرزند خورد سمرسی کو ہمراہ لیکر ... ہوا یہانتک وہ اوس زمانہ تک ... کہ جب بادشاہ نے ... راجہ تہار ... کے

---

[1] ہرراج کے بھی بارہ فرزند تھے اور پسر کلان جسکا نام الو تھا گدی نشین باؤدا کا ہوا الو ہارا کا نام ہمیشہ ... ہوگا جبتک ایک بھی اوسکی قوم مین سے مقام تہار مین زندہ رہیگا اکثر ... اوسکی اولاد مین سے ابتک ... مین مثل کہاوت اور ... حادثات ہارا یان انجام الو ہارا اور تباہی باؤدا کا (جس مقام کو مصنف کتاب ہذا نے بچشم خود دیکھا ہے) بیچ روزنامچہ مصنف کے لکھا جائیگا ✣

گھوڑے کی کی اس طلب پر راجہ نے جانا کہ اپنے قدیم کوہستان مین پہونچے اس گھوڑے کی تعریف تواریخ بار؟ اور کھیچی مین تحریر ہے اور شل گھوڑے میڈ کے شریک اپنے مالک کی قسمت کا رہا اوسکی پیدایش کا بیان اسطرح کیا گیا ہے کہ بادشاہ کے یہان ایک گھوڑا ایسا تھا کہ عبور دریا کرنے مین اوسکے سم تر نہین ہوتے تھے دیوا نے بادشاہی محافظین کو رشوت دیکر اس گھوڑے کی نسل اپنے علاقہ تیہار کی گھوڑی سے لی اور بچھیرا پیدا ہوا اسکے لینے کو بادشاہ نے وہ قاعدہ منسوخ کیا جو مسلمانان اور عیسائی دونون پر فرض ہے دیوا نے رفتہ رفتہ اپنے عیال واطفال کو روانہ کیا اور جب اوسنے دیکھا کہ اب اندیشہ نسبت اونکے باقی نہین رہا اس رانگھڑ نے اپنے گھوڑے پر زین رکھوایا اور برچھا ہاتھ مین لیکے روبرو شاہنشاہ کے جو ایک نگیرے کے نیچے بیٹھے تھے گیا اور یہ زبان پر لایا سلام حضرت بادشاہ سلامت تین چیز حضور ہرگز کسی راجپوت سے طلب نہ کرین یعنے اوسکا گھوڑا اور زوجہ اور تلوار یعنی اسپ و زن و شمشیر اور یہ کہکر اوسنے باگ گھوڑے کی اوٹھائی اور باامن وامان تیہار مین پہونچا مقام ہما او دوا اپنے فرزند ہرراج کو دیکر آپ باندو نل مین آیا جہان اوسکے بزرگ کولن نے اپنے مرض مہلک سے شفا پائی تھی یہان مینا قوم او سارا رہتے تھے اور انتظام طوائف الملوک اونمین تھا یعنے کلان خاندان رئیس کہلاتا تھا اونکا رئیس جیتیا نامی اوسوقت مین تھا اوس زمانہ مین شہر آراستہ نتھا گھاٹی (یعنے تھل[؎] جسکے دونون جانب دیوار پختہ سے بند کردیتے تھے اور اوسمین دروازہ رکھتے تھے اور جہیر قوم مینا کے جہان جسکی مرضی ہوتی تھی وہان بنتے تھے اس زمانے مین وہ گروہ جنہنے تابعداری رانا کی بعد لوٹ چتور کے اختیار کی تھی نہایت تنگ تاخت راو گنگو سے تھے یہ قوم کا کیچی تھا اور اپنے قلعہ رام گڈہ (رلاون) سے برچھی دوہائی سب گردنواح مین پھیرتا تھا اس گنگو سے محفوظ رہنے کی نیت سے جو اپنی سانگ حدود باندو تک ہلاتا تھا قوم مینا نے عہدنامہ اوسکے ساتھ منعقد کیا اور یہ وعدہ کیا کہ ہر وسی ماہ کی پورنماشی کو وہ اپنے علاقے کی چوتھ سرحد پر لگا آیا کرینگے وقت معینہ پر وہ جو آیا تو اوسنے کوئی تھیلی خزانہ کی نہین دیکھی اور یہ کہا کون ہمارے سامنے آتا ہے یہ سنکر رئیس تیہار روبرو ہوا اوسی گھوڑے پر جو بادشاہ لودہی نے طلب کیا تھا گنگو رلاون والہ بھی ایسے ہی ایک گھوڑے پر سوار ہوا جو اوسکے دشمن کے گھوڑے سے کم مشہور نتھا اسکی پیدایش پار کے دریائی گھوڑے رئیس کھیچی کے

؎ تھل اور نل دونون گھاٹی کو کہتے ہین گو لفظ ثانی اکثر واسطے گھاٹی کے مستعمل ہے +

گھوڑے سے تھی جو کنارہ دریا[1] پر چرتے تھے اس گھوڑے پر سوار ہوکر کوئی چیز اوسکی سدراہ نہین ہوسکتی تھی اور نیز چمبل کچہ سدراہ اوسکے خراج لینے مین قوم مینا سے کسی موسم سال مین نہ تھی +

جنگ سخت مابین مین ہوئی ہارا فتحیاب ہوا اور گنگو رئیس کیچارے روبرو پشت دکھائی اسنے چاہا کہ قسمت اوسکے بھیرہ پار کی دیکھے اور اس نیت سے اوسکا تعاقب تا بدریاے چمبل کیا مگر تعجب اوسکو یہ ہوا کہ گنگو کنارہ بلند سے دریا مین گرا اور راکب اور مرکب دونون دریا مین غائب ہوگئے اور تھوڑی عرصہ کے بعد کنارہ مقابل پر جاکر موجود ہوے دیوا نے جو متعجب کھڑا ہوا تھا جب راو کو پانی سے نکلتے دیکھا تو اوسنے باواز بلند یہ کہا شاباش راجپوت تمھارا نام کیا ہے اوسنے جواب دیا گنگو کیچی یہ سنکر اوسنے کہا کہ میرا نام دیوا ہارا ہے اب ہم تم دونون بھائی ہوے اور آیندہ دشمن ایک دوسرے کے نہونگے یہی دریا ہماری تمھاری باہمی سرحد ہے +

سمت ۱۳۹۵ (سنہ ۱۳۴۲ع) مین جتیا اور قوم اوسارا نے راے دیوا کو اپنا رئیس گردانا اور اوسنے تعمیر شہر بوندی کی بیچ وسط باندو نل کے کی اور یہ مقام بعدازین دارالریاستہ قوم ہارا کا ہوگیا دریاے چمبل جو عرصۂ قلیل تک بعد از اوس معاملہ کے جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے سرحد مشرقی رہا مگر فوراً بعدازان اوسکی حد تنگ ہوگئی اور شجاعت اس خاندان کی باعث مقابلے مین آنے صوبۂ شاہنشاہی کی ہوئی لہذا ہارا قوت دار اور مورد عنایات ہوے اور اپنی سرحد کو بڑہانا شروع کیا اور بذریعۂ فتح یا عطیہ کے اپنی سرحد کو تا بہ حدود مالوہ ترقی دی اور جو علاقہ اسطرح حاصل ہوا اوسکا نام جغرافیہ مین ہاراوتی یا ہروتی ہوا (مورخین اہل اسلام اسکو ہروتی لکھتے ہین +

باب دوم

دوبارہ تذکرہ راجگان ہارا کا بانی مبانی انوراج سے تا بعہد راے دیوا - اوسکا تعمیر بوندی کرنا - قتل قوم اوسارا - دیوا کا تارک ہونا - رسوم ٹگہ راج گدی نشینی سمیرسی کی - اوسکا ترقی دینا اپنی حکومت کو بجانب مشرق دریاے چمبل - قتل کوتیا بھیل - اصلیت کوٹہ - ناپوجی کا گدی نشین ہونا جنگ سانۃ سولانکی تھوداوالہ کے - قتل ناپوجی - ستی عجیب - ہامو کا گدی نشین ہونا - رانا کا دعوی نسبت پتہار کے پیش کرنا - ہامو کی تکرار اس بارہ مین اور اوسکو رد کرکے اوسپر فوج کشی کرنا —

[1] پاربا پاربتی دریا متصل رام گڈہ رلاون سے جاری ہے (دیکھو نقشہ) +

بیان حالات ـ بیرسنگہ ـ بیرو راے ـ باندو ـ قحط ـ بیان حالات ـ باندو کا خارج ہونا باعث اپنے برادران کے ـ مذہب اسلام قبول کرنا ـ نراین داس کا قتل کرنا اپنے عموی کا اور اپنے موروثی علاقے کا حاصل کرنا ـ حالات نراین داس ـ اوسکی مدد کرنی رانا چتور کی ـ فتح حاصل کرنی شادی کرنی ساتھ ہمشیرہ زادی رانا ہے پال کے ـ اسکا شوق افیون ـ وفات راو سورج مل ـ شادی ساتھ راج کماری چتور ـ نتیجہ ہاے مہلک ـ اوسکا اپنے شکار موسم بہار ـ قتل راو ـ اوسکا ضعف دو چند ـ ستی ہونا ـ راو سُرتان ـ اوسکی بیرحمی ـ خارج ہونا اور جلاے وطن ہونا ـ راو ارجن کا اپنے کیا جانا ـ اوسکی مرگ عجیب ـ راو سورجن کا گدی نشین ہونا ✤

اوس خاندان کی تواریخ دوبارہ پیدایش اول جہان انہل بنسی اگن ست (جسکی تاریخ قرار دینی ناممکن ہے) تا یہ قایم ہونے اول راجہ ہارا مقام بوندی بیان کرکے ہم یہان اعادہ حالات نہایت مشتبہ ترجیحات مع اونکی سنین کے جو اوسکے معتبر تواریخ ریاست ہاے دیگر سے مطابقت کو پہنچ گئے ہین یا کسی تحریر کے پایہ صداقت کو پہونچے ہین کرتے ہین بعد ازان ہم تہیہ تواریخ ہارا جو ایک ریت خوانندے دیگر ہندوستان کے تھے درج کرینگے ✤

انوراج نے اسی یا ہانسی حاصل کی ✤

اشٹ پال پسر انوراج یہ ہانسی سے سمت ۱۰۸۱ (سنہ ۱۰۲۵ع) مین خارج ہوا تھا اور مقام اسیر حاصل کیا یہ شخص بانی خاندان ہارا کا ہے مگر تواریخ سے یہ نہین معلوم ہوتا کہ بعد حاصل کرنے اسی کے کسقدر مدت کے بعد یہ امر واقع ہوا تھا مگر ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ فوراً بعد ازان وقوع مین آیا ہوگا ✤

ہمیر جنگ سگر مین قتل ہوا جب شہاب الدین نے سمت ۱۲۴۹ یا سنہ ۱۱۹۳ع مین فوج کشی کی تھی ✤

راو چندر کو علاؤالدین نے بمقام اسیر سمت ۱۳۵۱ مین قتل کیا ✤

رتن سی اسیر سے فرار ہوکر میواڑ مین آیا اور سمت ۱۳۵۳ مقام بھینسرور حاصل کیا ✤

راو بانگو باؤدا اور مینال وغیرہ بدست لائے ✤

راو دیوا نے سمت ۱۳۹۸ (سنہ ۱۳۴۲ع) مین باندو کہاٹی کو قوم مینا سے لیا اور بنیاد شہر بوندی کی ڈالی اور نام ملک ہاراوتی مشہور کیا ✤

راو دیوا نے جسکی رعایا سے مینا اوسکے اپنے ہارا سے زیادہ تھی ایک امر قبیحہ اور وحشیانہ جو فتوحات راجپوت مین

عام ہے بنظر استحکام اپنی حکومت کے عمل مین لایا تھا مورخ راجپوت اسقدر اوسکو خفیف کرتا ہی کہ ایک وجہ اوسکے ظہور مین آنے کی قائم کرتا ہی یعنے گستاخی افسر قوم مینا جسنے مبادرت کرکے ایک دختر رئیس تہپار کی طلب کی تھی یہ صحیح ہویا غلط اوسنے اعانت اور استمداد قوم ہارا بماوودا والہ اور سولانکی تہودا والہ سے طلب کی اور اوسارا کو قریب بربادی اور نابودی کے پہونچایا +

کسیقدر مدت بعد اس فعل قبیحہ اور وحشت آمیز کے دیوا نے اپنے پسر کے حوالہ ملک کرکے خود کنارہ کشی اختیار کی کہین مذکور نہین ہے گو یہ ظن غالب ہے کہ ایسے جرم سے وہ پشیمان ہوکر تارک ہوا تھا یہ مرتبہ ثانی اوسکی کنارہ کشی حکومت سے تھا اول جب اوسنے مقام بماوودا ہرراج کو دیا تھا اور جو سکندر لودہی کے پاس گیا تھا اور اب سمیرسی کے سپرد علاقہ کیا گو فروع بوندی اور تہپار دونون ایک دوسرے سے جدا جدا اور بے واسطہ رہی فعل ترک کرنے کا خطاب جگ راج کا یعنے دیدنیا حکومت کا حاصل کرتا ہے اور جب اختیارات ولد اور والد کے شامل ہوجاتے ہین تو اوسکو جیوراج کہتے ہین چار مثالین اس فعل سپردگی کی تواریخ بوندی مین مذکور ہین یعنے دیوا نے اور نراین داس نے اور راج چہترسال نے اور سری جی امید سنگہ نے ترک حکومت کی تھی یہ ایک قاعدہ ہی کہ جب راجہ ترک ریاست کرتا ہے تو اوسکو حکم دار الریاستہ مین آنے کا نہین ہوتا بلکہ وہ راجہ مردہ متصور ہوتا ہے اور وہ نہ تو رعایا مین شمار ہوسکتا ہے اور نہ وہ راجہ کہلا سکتا ہے بلکہ اس فعل کو زیادہ سنگین کرنے کے خیال سے وہ ایک پتلا راجہ تارک کا بناتے ہین اور بعد بارہ روز کے جو ایام عزاداری ہوتے ہین اوسکو جلا دیتے ہین بموافقت اس رسم کے دیوا کبھی بعد ازان داخل دیوار بوندی اور بماوودا[1] کا نہین ہوا بلکہ جب کبھی ادہر آتا تھا تو موضع اومر تہونا مین جو پانچ کوس کے فاصلے پر بوندی سے واقع ہے فروکش ہوتا تھا اور تا بمرگ اوسنے ایسا ہی کیا +

سمیرسی کے تین فرزند تھے اول ناپوجی جو گدی نشین ہوا دوم ہرپال جسکو جہجاور ملا تھا اور اوسکی اولاد بکثرت تھی جو بنام ہرپال پوتر مشہور ہوئی اور سوم جیت سی جسکو عزت نام ہارا کی آرزو سے چمبل مشہور کرنے کی نصیب ہوئی تھی جب وہ واپس بعد ملاقات رئیس کیتون کے جو قوم کا نوار تھا آتا تھا وہ ایک آبادی بھیل کی قریب سے گذرا جو ایک غار وسیع متصل دریا کے آباد تھی یکایک اون پر پہونچکر حملہ آور ہوا اور اون کو

---

[1] ہرراج پسر کلان دیوا رئیس بماوودا کے بارہ فرزند تھے منجملہ اوسکے الوہارا پسر کلان تھا جسکے قبضے مین چوبیس قلعہ تہپار کے تھے ان سب کو مصنف نے دیکھا ہے اور ہر طرف تہپار کے سیر کی ہے +

قتل کو بہونچایا بیچ دروازہ اس عمارت کے جسکی حفاظت کے واسطے ایک برج بنا ہوا تھا جیت سی نے افسر بھیل کو قتل کیا اور اوس مقام پر ایک مورت ہاتھی کی بنام بھیروجی جو سوامی جنگ گاہ کے ہین بنوادی یہ مورت اوس مقام پر بنی ہے جسکو چار جوہڑا کہتے ہین اور جو متصل اصل دروازہ قلعہ کوٹا کے واقع ہے اور یہ نام کوٹا کا ایک گروہ بھیل کے نام پر ہے جو کوٹیا کہلاتے تھے +

ناپوجی جو ایک نام مشہور تواریخ ہاڑاوتی مین ہے سمبرسی کی جگہ گدی نشین ہوا ناپوجی نے شادی ساتھ دختر ایک رئیس سولانکی تھوڈا عالہ کے کی تھی جو اولاد سلسلہ وار قدیم راجگان انہل وارا کا تھا ایک مرتبہ تھوڈا مین تھا

سالہ اولاد جیت سی نے اپنے قبضہ مین کئی پشت تک یہ علاقہ اور علاقجات گرد و نواح رکھے جب بہونگسی کو جو پشت پنجم مین تھا راو سورجن بوندی والہ نے بیدخل کیا جیت سی کا ایک فرزند سورجن نامی تھا جسنے اس کل آبادی بھیل کا نام کوٹہ رکھا اور اوسکے گرد ایک دیوار بنوائی اوسکے فرزند دہیر دیو نے بارہ تالاب کھدوائی اور جو بجانب مشرق شہر واقع ہے اوسکا بند بندھوایا جو اب تک اوسکے نام سے مشہور ہے گو اوسکا قدیم نام بھی یعنے کشور ساگر معروف عام ہے اوسکا فرزند کنڈل تھا اور اوسکا بہونگسی جسنے بطریق مذکورہ ذیل کوٹا کو ہاتھ سے بھی دیا تھا اور دوبارہ بھی حاصل کیا کوٹا پر قبضہ دو پٹھانون نے جنکے نام دوکرا اور کیسر خان تھے کر لیا تھا اور بہونگسی جو کثرت استعمال شراب و افیون سے دیوانہ وار ہوگیا تھا بوندی بھیجدیا گیا اور اوسکی رانی بسرواری اپنی خانگی جاگیر واقع مقام کیتون کو چلی گئی تھی وہان اوسکے قبضے مین تین سو ساٹھ دیہات گرد و نواح کے تھے بہونگسی نے جلا وطنی مین افسوس اپنی کثرت استعمال نشہ کا کیا اور اپنی خواہش واسطے جانے پاس اپنی رانی اور رشتہ داران کے ظاہر کی اولوالعزم راجپوتنی رانی نے اوسکے دوبارہ آنے سے خوشی کی اور تدبیر دوبارہ حاصل کرنے کوٹہ کی کی اور اوس سے کہا کہ وہ بھی شریک اوسمین ہو بعدہ فوج اس امر کا ظہور مین لانا گویا اپنی تباہی لانی تھی لہذا وہ فریب اور دلاوری کو کام مین لایا جب تیوہار مسرت آلود موسم بہار کا آیا جب حیا تھوڑے عرصہ کے واسطے راجپوت کی زنانہ خانہ سے برطرف رکھی جاتی ہے اوسنے آپ کو مع دیگر عورات خوبصورت کیتون کے واسطے ہولی کھیلنے ساتھ پٹھانان کوٹہ کے طلب کرایا پٹھانون نے اسکو بہت خوشی سے منظور کیا اور بہت خوش ہوئے کہ رانی کیتون اسطرح یگانگت اونکے ساتھ بروے کار لاتی ہے رانی نے تین سو اچھے جوان ہاڑا جمع کرکے اونکو لباس زنانہ پہنائی اور بہونگ بھی ایک عورت ضعیفہ کو ہمراہ لیکر گیا ہر ایک کی ہاتھ مین ظرف عبیر اور گلال کا تھا جو یہ جوانان عبیر اور گلال پٹھانون پر ڈالتے تھے عورت ضعیفہ بہونگ کو رئیس پٹھان کے پاس لیگئے کہ اونسے وہ کھیلے اس عورت ضعیفہ کی لباس مین جو ہارا تھا اوسنے اپنا ظرف کیسر خان کے سر پر مارا یہ نشان لڑائی کا قرار پایا تھا اس فعل کے ہوتے ہی راجپوتون نے انگھنگھروکی نیچے سے تلوارین کھینچین اور تمام خانہ برانداشتہ ہوکے کیسر اور اوسکے ہمراہیون سے ہوا مسجد کیسر خان کی اب تک اندر دیوار کے موجود ہے

بہونگسی کے بعد اوسکا فرزند ڈونگرسی گدی نشین ہوا جسکو راو سورج مل نے بیدخل کرکے علاقہ کوٹہ شامل بوندی کر لیا +

اوسکو ایک چوکی جو نہایت خوبصورت سنگ مرمر کی تھی پسند آئی اور راجہ ہارا نے اپنی رانی سے کہا کہ وہ اوس چوکی کو اپنے والد سے طلب کرے وہ بڑا نازک مزاج تھا اوسکو یہ طلب پسند نہین آئی اونے جواب دیا کہ وہ خیال کرتا ہے کہ ہارا دوسرے مرتبہ طلب اوسکی رانی کی کرے گا اور یہ کہکر اوسکو یعنے داماد کو رخصت کیا ناپوجی بہت ناراض ہوا اور اوسکا غصہ اوپر اوسکی رانی کے موثر ہوا یعنے اوسنے اوسکو چھوڑ دیا اور کبھی بعد ازان ہم بستر اوس سے نہین ہوا اوسنے شکایت اپنے والد سے بروز کجلی تیج جو روز خوش اور ماہ ساون سودی تیج ہوتا ہے کی اس روز ہر ایک راجپوت اپنی زوجہ کے پاس جاتا ہے لہذا جاگیرداران بونڈی کو رخصت اپنے اپنے گھر جانے کی ملی کر جا کر تیوہار کرین تہوارا اوسنے اس حالت عدم محافظت بونڈی کو غنیمت تصور کرکے اپنی سانگ ہارا اوکے سر مین ماری اور بلا مزاحمت روانہ ہوا راستہ مین اپنے ہمراہیون سے حال اپنی حرکت کا بیان کرتا تھا کہ گذر اوسکا ایک جاگیردار بونڈی کے مقام قیام کے قریب ہوا یہ جاگیردار ایک گوشے مین بیٹھا عمل پانی اپنا کر رہا تھا اور یہ دلمین غور کرتا تھا کہ گھر جانا بیوقوفی ہے کیونکہ وہان اوسکی زوجہ کی ملاقات فرحت افزا اور معانقہ مسرت انتما بوجہ اوسکے سودائی ہو جانے کے میسر نہ ہوگی پس بہتر ہے کہ بونڈی کو واپس جاے وہ ان خیالات رنج افزا مین محو اور مستغرق تھا کہ آواز سم اسپان اوسکے گوش زد ہوئی اور اوسنے تاخیر باعث خوشی ہمراہی تہوارا او بھی سماعت کی کہ راجہ ہارا نے سب جاگیرداران کو رخصت کر دیا تھا اور تنہا تھا جب یہ حرکت ہلاکت وقوع مین آئی اس چوہان نے باقی حال خیال کرکے جب تہوارا و اوسکے نزدیک آیا اوسنے ایک ہاتھ ایسا اوسکو مارا کہ اوسکا دست راست اوسکے جسم سے جدا ہو گیا اور وہ گھوڑے سے نیچے گرا جو سولانکی اوسکے ہمراہ سے سب رو بفرار لائے اور چوہان نے وہ بازو جدا شدہ اوٹھا کر جسپر بازوبند طلائی بندھا ہوا تھا اوٹھا کر اپنے رومال مین باندہا اور واپس بونڈی مین آیا یہان کل بدانتظامی اور غم والم ہو رہا تھا رانی سولانکی اپنے ایمان پر ثابت قدم تھی اور اوسنے ارادہ کیا کہ اپنے شوہر کے جسم مردہ کے ساتھ جل جاے مگر جس خاندان کی وہ تھی اوسکا بھی اوسے لحاظ صدق نیت سے تھا لہذا وہ اپنے بھائی کی قوت بازو کی بھی تعریف کرتی تھی کہ اسقدر منہ زخم کے اوسنے بنا دیے تھے کہ وہ چاہتی تھی اوسیقدر اوسکے ہاتھ ہو جاتے تو ہر ایک ہاتھ سے ایک ایک منہ مین پان دیتی جب وہ اسطرح اپنے مالک کے جسم مردہ کو لیے ہوے گفتگو کر رہی تھی کہ وہ جاگیردار حاضر ہوا اور رومال کھولکر بازو قطعہ شدہ پیش کیا اور کہا شاید اس سے کچھ تسکین ہو اوسنے

بازوبند کی شناخت کی اور گو وہ ستی تھی اور امور دنیوی کو ترک کر چکی تھی تاکہ سب خیالات مکروہات دنیا سے
پاک اور بے وسوسہ ہو کر سب سے بلا خیال عداوت اس جہان سے گذر کرے مگر اوسکو اوسوقت بھی تو خیال
ولسے رفع نہیں ہوا تھا کہ معاوضہ لینا فرض ہین سہ پہر اوسنے دوات اور قلم طلب کیا اور قبل از چتا پر
چڑھنے کے اپنے بھائی کے نام تحریر کیا کہ اگر [illegible] بازاکو رفع نہیں کریگا تو اوسکے خاندان مین یہ بدنامی
رہیگی کہ یہ لوگ اولاد وست بیرم لینے کے ... [illegible] کے ہین جب اوسکے بھائی نے اپنی ہمشیرہ ستی کے
اخیر وقت کے الفاظ پڑھے اوسکے دلکو نہایت اثر ہوا اور چونکہ معاوضہ لینے کے قابل تھا لہذا اوسنے
اپنا ماموں بھتون سے مارکر پھوڑ ڈالا ❊
ناپوجی کے تین فرزند تھے ہاموجی نورنگ (جسکی اولاد نورنگ پوت کہلاتی ہے) تھورڈ (جسکی اولاد تھورڈ ہاراکے
نام سے مشہور ہے) اور ہاموجو سمت ۱۴۴۰ مین گدی نشین ہوا جسنے اوپر بیان کیا ہے کہ یہ فروع جدا
اور علحدہ ہوگئی تھین جب ہرراج کے پاس بانودا اور اوسکو والد کے پاس بوندی تھی الوہارا گدی نشین ہوا
مگر رئیس تیہار کی نزاع ساتھ راناکے تھی لہذا وہ اپنے موروثی استحقاق سے بیدخل ہوا بانودا مسمار کیا گیا
اور اوسکے کوئی اولاد نہ تھی جو معاوضہ اوسکا لیتی ❊
راجگان چتور جنھون نے علاؤالدین کے حملہ کے صدمے سے دم راست کیا تھا اب پھر اپنی قوت سے
کام لینے لگے اول کام اونکا یہ تھا کہ اونھون نے اون جاگیرداران کلان کو زیر کیا جنھون نے اوسکے
ضعف قوت کو غنیمت تصور کرکے سرخودی اختیار کی تھی یعنے اوسکی اطاعت سے سرتابی کی تھی
اور اونھین وہ قوم ہارا کو بھی شامل کرتے ہین مگر ہارا اوسکی جاگیر سے انکار کرتے ہین اور بیان کرتے ہین
کہ وہ گدی میوار کو اپنا بزرگ ہمیشہ سے تصور کرتے ہین مگر اونکا علاقہ اونکے زور شمشیر سے ہے نہ ازرو
پٹہ میواڑ کیونکہ اونھون نے علاقہ تیہار فتح کیا ہے یہ دونون امر کچھ صحیح ہین ہمین مقام شبہہ نہین
کہ جب ہارا اسیر سے مفرور ہو کر پناہ گیر ہوا تھا تو اوسکی حفاظت اور اوسکا پھر قائم ہونا بوجہ راناکے تھا
جسکے قبضے مین بالتحقیق کل علاقہ یا بفتح کشی علاؤالدین تھا مگر تب قوت سسودی کی ضعیف ہوگئی تھی
اور بھومیا اور اصلی باشندگان نے اپنے علاقے پھر لے لیے تھے اور اونسے قوم ہارا نے فتح کیے
مگر رانا اوسکو منظور نہین رکھتا تھا کہ اگرچہ چند روز اوسکی قوت ضعیف ہوگئی تھی تو اوسپر دست اندازی
جائز تھی لہذا اوسنے ہاموسے کہا کہ بوندی کے عوض وہ کچھ خدمت گزاری ریاست کیا کرے ہارا نے منظور کیا

کہ وہ سلام کرنے بروز دسہرہ اور ہولی حاضر ہوا کرے گا اور تلک بھی لینے حاضر ہوا کرے گا مگر ہمیشہ کی
حاضر باشی کو اوسنے پسند اور قبول نہین کیا مگر راجہ چتور کوئی امر اوسکے حکم سے کم راضی نہین کرتا لہذا اوسنے
ارادہ کیا کہ بزبردستی اطاعت منظور کراوے اور خاندان دیوا کو تہجار سے خارج کر دے ہامو نے منظور نہین کیا
اور ارادہ مقابلہ کا کیا رانا میواڑ نے مع اپنی فوج جاگیرداری کے بوندی پر فوج کشی کی اور جاکر بمقام نیمیرہ
جو چند میل کے فاصلے پر شہر سے واقع ہے مقام کیا پانچسو ہارا اولاد ایک شخص کی آمادہ ہوئی . اور اونہون نے
کیسریا بانا کیا اور اپنے رئیس کے ہمراہ اس نیت سے ہوے کہ اوسکے ساتہ مرجائین چونکہ اونکو کوئی امید قوی
سواے حرکت بیجگری کے نتھی لہذا وہ بوقت نصف شب نکلے اور رانا کے مقام پر حملہ آور ہوے اور بیخبری مین
اونپر تاخت لاے یعنے شب خون مارا اسسودی سب واسطے حفاظت اپنی جان کے رو بفرار لائے ہارا ہو
سیدہا خیمہ ہندوپت کی طرف گیا مگر راجہ سیسودی بوجہ تاریکی شب کے اور بدنظمی اور سوء انتظامی کے جانبر ہو کر
پناہ گیر چتور مین ہوا اور اوسکی جاگیردار تہ تیغ ہارا ہوے ❊

اسطرح عاجز اور بیحرمت اور رنجیدہ ہوکر کہ جزوی آدمیون نے اوسکو شکست دی رانا نے مقام چتور مین
پھر اپنی فوج آراستہ اور تیار کی اور قسم کھائی کہ جب تک بوندی کو نہ لے کھانا نہ کھائے گا اس قسم کی شہرت
سب مین ہوئی مگر بوندی ساٹھ میل کے فاصلے پر تھی اور اوسکے محافظ نہایت قوی دل اور شجاع تھے رئیسون نے
رانا سے کہا کہ اس قسم کا پورا کرنا غیر ممکن تھا مگر قول راجگان کا صحیح اور قائم ہوتا ہے لہذا بوندی کی فتح
قبل از راجہ گہلوت کے کھانا کھانے کے ہونی چاہیے اس ضرورت مین ایک تدبیر طفلانہ تجویز ہوئی جس سے
راجہ صدمۂ اشتہا اور پورا کرنے اپنے قول سے بازرہے وہ یہ تھی کہ ایک مقام خام بنایا جاے اوسکا نام
بوندی رکھا جاے اور اوسپر حملہ کرکے اوسکو فتح کیا جاے فوراً یہ مقام خام زیر دیوار چتور بنایا گیا اور اس نظر سے
کہ یہ فریب پورا بنایا جاے نام بوندی کا اوسکو دیا گیا اور ہر جانب اوسکے بوندی کی جانب کے نام سے
مشہور کیے گئے ایک گروہ قوم ہارا ساکنان تہپار بیچ خدمت چتور کے تھی جنکا افسر کومبو بیرسی نام اوسوقت
شکار ہرن سے مع اپنے ہمقومون کے واپس آتا تھا کہ اوسنے یہ شور و غل سنا اور ماجرا دیکھا کومبو نے
سب قصہ سنا کہ بوندی کی فتح کرکے رانا کھانا کھاے گا اوسنے اپنے برادران تہپار کو جمع کیا اور کہا کہ
نقل بوندی کا بھی تحفظ کرنا ضرور ہے ہر ایک کے دلمین غصہ پیدا ہوا اور ہر ایک کا دل اس نقل سے سوختہ ہوا
اونھون نے تیاری محافظت نقل بوندی خام کی اس بیحرمتی سے کی رانا کو اطلاع ہوئی کہ بوندی تیار ہوگئی ہے

وہ واسطے حملہ کرنے کے تیار ہوکر روانہ ہوا مگر اوسکو استعجاب ہوا جب اوسنے دیکھا کہ بجاے خالی بنادوق کے گولیان چلنے لگین ایک پیغامبر بھیجا گیا اوس سے بیرسی دروازہ بوندی خام پر ملا اور اوسنے شخص مرسلہ کو اطلاع وجہ گولی چلنے سے دی اور کہا کہ رانا کو اطلاع دو کہ وہ نقل بوندی ہارا کی بھی بیحرمتی جائز نہین کہہ سکتے اور ایک چادر دروازے مین بچھا کر وہ اور کاونت لوگ منتظر حملے کے رہے اور دہلیز بوندی خام پر جس کو گارے کی بوندی کہتے تھے اونھون نے اپنی جان واسطے حرمت اپنی[1] قوم کے دی اور رانا بھی ہوشیاری ایسی حرکت تحفظ مرتبہ اپنے سے راضی ہوا اور کوئی اور تدبیر واسطے رفع کرنے اپنی بیحرمتی کے بسبب اصلی دارالریاستہ ہارا کے نہین کی خیال کرکے کہ ایسے شجاع خاندان کا خارج اور خراب کرنا خلاف عقل تھا کیونکہ اونکی کمک بوقت ضرورت اوسکو حاصل ہوسکتی تھی ✣

بامونے سولہ سال حکمرانی کی اوسکے دو فرزند تھے اول بیرسنگھ اور دوسری لالاجسکو مقام کشکر ملا تھا اسکے دو فرزند تھے نوویرم اور جتیا ان دونون کی اولاد اونکے نام سے مشہور ہین یعنے نوویرم پوت اور جتاوت بیرسنگھ نے پندرہ سال حکمرانی کی اوسکے تین فرزند تھے بیروا اور جیدو[2] (اس جیدو کی اولاد نے تین فرقے قائم کیے) اور نیما جسکی اولاد نیماوت کہلاتے ہین بیرو جسنے سمت ۱۵۲۶ مین وفات پائی پچاس سال حکمرانی کی اوسکے سات فرزند تھے اول راو باندو دوم سندو سوم اکھا چہارم اودہو پنجم چاندا ششم سمرسنگھ ہفتم امرسنگھ پانچ اول الذکر نے پانچ فرقے اپنے اپنے نام سے مثل اکاوت اور اوداوت اور چونداوت قائم کیے مگر دو آخرالذکر نے اپنا طریق ترک کرکے مذہب اسلام اختیار کیا ✣

باندو کا نام لازوال ملک رجواڑہ مین بوجہ اوسکی فیاضی لاانتہا کے باقی رہا خصوصاً بیچ ایام قحط کی جو سمت ۱۵۴۲

---

[1] کچھ مطابق اسکے حال اوس مقام بادشاہان فرانس کا جو اونھون نے واسطے بود وباش موسم گرما کے بنایا گیا ہے جو مقام پارس مین بوی دی بولون مین بنا تھا اور اوسکا نام میڈرڈ رکھا تھا جب فرانسیس اول کو اجازت اپنی دارالریاست مین جانے کی ہوئی تھی تو اوسنے عہد کیا تھا کہ مین پھر میڈرڈ جاونگا مگر خوشی آزادی کی اور شگفتگی مقام پارس کی تفوق اوپر عہد کے رکھتی تھی اور جب اوسکو تامل اپنے قول پر ہوا تو ایسی ہی تدبیر اوسکے واسطے تجویز ہوئی تھی جیسی رانا کے واسطے بردے کار آئی جب اوسنے ارادہ اور عہد بوندی کے لینے کا کیا تھا ایک نقل میڈرڈ کی بیچ بوی دی بولون کے بنائی گئی اور فرانسیس وہان گیا ✣

[2] جیدو کے تین فرزند تھے اور ہر ایک رئیس فرقہ جداگانہ کا ہوا پسر کلان باچانامی کے دو فرزند تھے سیواجی اور سرونجی پہلے فرزند کا لڑکا سیوجی تھا اور دوسرے کا ساونت انکی اولاد میوا ورساونت ہارا کہلاتے ہین ✣

(سنہ ۱۴۸۶ع) مین اس ملک مین ہوا تھا کبیشر کہتا ہے کہ اوسکے اس قحط کی اطلاع بیشتر وقوع اوسکے سے
بیچ ایک خواب وخیالی ملاقات کے ہوئی تھی کال مجسم ہوکر ایک ضعیف وسیاہ رنگ کی گاومیش پر سوار
اوسکو نظر پڑا اس شجاع بار اسنے تلوار اور سپر لیکر اوسپر حملہ کیا اوسنے دیکھکر کہا شاباش باندو بار امین کال
یعنے قحط ہون تیری تلوار مجہپر کارگر نہوگی مگر تونے صرف جمیع انسانون مین میرا مقابلہ کیا اب سن مین بیالیس مہینے
سب روے زمین جنگل ہوجاے گا اپنے غلے کے مقامات یعنے کھتے پر کرلے اور بفیض دلی تقسیم کر وہ کبھی
خالی نہونگے یہ کہکر وہ غائب ہوگیا راو باندو نے اس حکم کی تعمیل کی اوسنے غلہ ریاستہای قرب وجوار سے
خرید کیا اس مین ایک سال گذرا اور دوسرا شروع ہوا تھا کہ بارش موسم کی موقوف ہوئی اور قحط واقع ہوا
جسنے کل ہندوستان کو خراب کیا راجگان قرب وبعید نے مدد غلہ بوندی سے چاہی اور اس ملک کے غربا کو
ہر روز غذا بلا قیمت ملتی تھی یہ رسم اب بھی بیادگار راجہ باندو کے بنام لنگر کا گوگری جاری ہے +
مگر خدا پرستی اور فیاضی راو باندو کی بھی اوسکو خرابی سے محفوظ نرکھہ سکی اوسکے دو برادران چہرو نے
تہر غیب حصول قوت واختیار اپنے دہرم کو چھوڑکر بمدد فوج شاہی اوسکو بوندی سے خارج کیا اور آپ دونون
باتفاق بخطاب سمرقندی وعمر قندی حکمرانی کرنے لگے اور گیارہ سال تک راج کیا باندو کوہستان مین
بمقام ماتوندا چلاگیا اور وہان بعد حکمرانی اکیس سال کے وفات پائی اوسکی چھتری اب بھی وہان موجود ہے
اوسکے دو فرزند تھے اول نراین داس اور دوسرا نربودہ اسکو مقام ماتوندا ملا تھا +
نراین داس اسی گوشہ گزینی والدین عمر تمیز کو پہونچا تھا مگر فوراً جب وہ خودسر ہوا اور خود اپنے کام کا
سرانجام کرنا پڑا تو اوسنے اپنے ہارا ہتہار والون کو جمع کیا اور اونسے کہا کہ میرا ارادہ یہ ہی کہ یا تو
بوندی حاصل کرون اور یا اوسکے لینے مین جان بھی دیدون جملہ ہارانے قسم یاد کی کہ ہم تیرے ہمراہ
نیک وبد مین ہین بعد ایام ماتم داری کے اوسنے اپنے دونون مسلمان عموی کو پیغام بھیجا کہ مین آپکی خدمت مین
حاضر ہونا چاہتا ہون اونکو اسکی طرف سے اس خیال سے کچھ اندیشہ نتھا کہ اوسنے تمیز بیچ گوشہ گزینی کے
حاصل کی ہے لہذا اونھون نے اوسکے پیغام کو منظور کیا اور اجازت آنے کی دی +
جزوی مگر چیدہ آدمی ہمراہ لیکر وہ محل کے چوک مین پہونچا اور اپنے ہمراہیون کو چوک مین چھوڑکر خود تنہا
محل مین گیا اور جہان اوسکے دونون عموی تنہا بیٹھے تھے وہان وہ بھی تنہا چڑہ گیا اونکو یہ دلیری اوسکی
پسند نہین آئی اور اونھون نے چاہا کہ تہ خانے مین چلے جائین جسوقت یہ ارادہ اونکا اوسکو معلوم ہوا

اوسی وقت باندو کے چی کا کھانڈا نکلا اور عمو سے کلان کو مار کر کے زمین پر ڈالدیا اور اوسکی ساتھ ساتھ لے
دوسرے کو جا لیا قبل اسکے کہ وہ کسی مقام محفوظ تک پہونچتا اور ایک آن مین دونون کے سر کاٹکر
بھوانی کے مندر مین چڑہا دئے اور ایک آواز دی جس سے اوسکے ہمراہی نے چوک مین تلوار کھینچی
اور اہل اسلام کو تیغ کیا ہر ایک اصل مارا نے ہمین جمع کی اور لاش ہا سے بے ایمانان مع اونکے
ہمراہی کے لاشون کے بدقت تمام دیوارون پر لٹکادی گئین بیچ یادگار اس واقعہ کے اور دوبارہ
حاصل کرنے بوندی کے ان دنما بازون سے اوس ستون کی پوجا بروز دسہرہ[1] ہر سال ہوا کرتی ہے
جسپر تلوار مارا چوہان کی بعد کاٹنے جسم ہمرقندی کے لگی تھی اور جس سے قوت بازو اوس فرزند
باندو کی ظاہر ہوتی ہے ✤
زاین واس واسطے اپنی قوت اور کارگزاری کے مشہور ہوا منجملہ اون چند راجپوتان بزدل مین سے تھا
جو بالکل بیگانہ اثر خوف سے تھے اور انکی نسبت یہ کہہ سکتے ہین کہ وہ اور خوف دونون بھائی تھے
ایک روز پیدا ہوئے تھے مگر وہ برادر کلان تھا مگر بدنصیبی یہ تھی کہ یہ صفات اوسکی بوجہ کثرت استعمال افیون
بیکار اور سست ہو گئی تھین وہ اسقدر کثرت سے افیون کھاتا تھا کہ دوسرا اگر کھائے تو مر جائے یہ لکھا ہے
کہ وہ ایک وقت سات پیسہ[2] بھر افیون کھاتا تھا نتیجہ اس قباحت کا یہ تھا جو قرین قیاس تھا کہ وہ ہر وقت
مخمور اور پینک مین رہتا تھا اسکی اکثر روایات مشہور ہین ایک مرتبہ رانا ایمل نے اوسکو اپنی مدد کیواسطے
بخلاف پٹھانان باندو طلب کیا وہ مع اپنے چیدہ پانچسو بارا لوگون کے روانہ ہوا اول منزل مین ایک درخت کے نیچے
اسنے عمل پانی کر رہا تھا حالت نشہ مین منہ اوسکا کھلا تھا اور مگس اوسمین آمد و رفت کرتی تھین اس عرصہ مین
ایک تیلن یعنے عورت روغن فروش کی چاہ سے پانی بھرنے آئی اور جب اوسنے سنا کہ راجہ بوندی رانا کی
مدد کے واسطے جاتا ہے اوسنے اوسے دیکھا اور یہ کہا اگر اوسکو کوئی اور مدد کرنیوالا نہین ملتا تو افسوس کا
مقام ہے یہ مثل مشہور ہے کہ عملدار کے گوش وا رہتے ہین گو چشم بند رہتی ہے لہذا راو نے سنکر اوس عورت سے
پوچھا کہ تو کیا کہتی ہے رانڈ اور اوسکی جانب چلا جب وہ خوف زدہ ہو کر کچھ عذر کرنے لگی تو اوسنے کہا
کہ کچھ خوف مت کر صاف کہو کیا سابق تونے کہا تھا اوسکے ہاتھ مین ایک سلاخ آہنی تھی وہ راو نے

---

[1] گو اوسکو ستون لکھا ہے مگر وہ ایک چوکی قدیم محل کی زینہ پر تھی اسکو ہمنے بھی دیکھا ہے ✤

[2] پیسہ بوندی کا ہاف پنی انگریزی کی برابر ہے ایک پیسہ بھر افیون ہر ایک راجپوت کھاتا ہے مگر جو نہین کھاتا ہوا اوسکو وہ خراب دوامی کو بھیج سکتا ہے ✤

اوس سے لیکر موڑنا شروع کیا جب تک دونون سرے اوسکے ملگئے پھر اوسکی گردن مین ڈال کر یہ کہا کہ یہ ہنسلی میری طرف سے تو پہنے رہ جب تک مین راناکی مدد کرکے واپس آؤن اور اگر اس عرصہ مین کوئی شخص مجھسے قوی تر آئے اور اسکو کھولدے تو تو اوتار ڈالنا ✦

چیتور کا محاصرہ مستحکم ہورہا تھا اور راو کے دلمین رحم اور ضیق عافیت پیہار کے آیا اوسنے یکایک حملہ بیخبری مین اوپر فوج شاہی کے کیا اور سپہ سالار کے خیمے کی طرف روانہ ہوا جو راستے مین ملا اوسکو بیدریغ تہ تیغ کیا بدنظمی اور خوف مسلمانون مین پیدا ہوا اور وہ ہر طرف مفرور ہوگئے بوندی کا نقارہ بلند آواز ہوا جب صبح روشن ہوئی اور محصورین نے دیکھا کہ اونکے محاصرین منتشر ہوگئے اور اونکی کمکی فوج موجود تھی رانا رایمل قلعہ کے باہر آیا اور اپنی رہائی بخش شان وشوکت چیتور مین لیگیا جملہ سرداران اور رئیسان راجہ بوندی کی تعظیم کے واسطے جمع ہوئے اور رانیان بھی پردیمین سے اوسے دیکھتی تھین اور کچھ خوف اوسکی افیون خوری کی کثرت کا نہین کرتی تھین حتی کہ راناکی ہمشیرہ زادی نے چاہا کہ اوسکی ساتہ شادی کرے اور دوسرے روز اپنی نیت پر رانا کو اطلاع دی نراین داس بھی ایسا بے حمیت نہ تھا کہ کسی عورت کو اپنی محبت مین مرنے دیتا اور رانانے بھی خیال کیا کہ احسان اوسکا اوسکی نسبت ایسے اور اظہار احسانمندی بجز کسی اور صورت ظاہر نہین ہوسکتے لہذا شادی ہارا اور کیتو کی بشان وشوکت وقوع مین آئی بافتح ورانی وہ اپنی گھاٹی باندو مین واپس آیا اور یہان گلہاسے شتے منشی نے غلبہ اوپر کامدیو کے بھی کیا اور اوسکی مقدار اسقدر زیادہ ہوگئی تھی کہ ایک روز اوسنے اپنی رانی کے جسم کو بجائے اپنے جسم کے خراش کرتے کرتے مجروح کردیا اور ایسا زخم ہوگیا کہ رانی میواری کی خوبصورتی مین فرق آگیا جب صبح اوسنے دیکھا کہ کیا شب کو اوسنے کیا تھا اور کچھ شکایت اوسکی رانی کی طرف سے نہین ہوئی تو اوسکے دلمین خود پشیمانی پیدا ہوئی اور اوسنے افیون کی ڈبیا سپرد رانی کے کردی نراین داس نے بتیس سال حکمرانی کی اور اپنے ملک کو امن وامان کی حالت مین اور بہت وسعت کے ساتھ سپرد اپنے فرزند کے جو ایک ہی تھا کیا ✦

سورج مل سمت ۱۵۹۰ (۱۵۳۴ع) مین گدی نشین ہوا وہ بھی مثل اپنے والد کے سادہ وضع اور نحیف تھا اور کہتے ہین کہ وہ علامت شجاعت کی اوسکے جسم مین پیدا تھی یعنے ہاتہ اوسکے بہت طویل تھے (مثل رام اور پرتھی راج کے) اور اوسکے زانو سے نیچے تک پہونچتے تھے ✦

یگانگت ساتہ چیتور کے دوبارہ بوجہ شادی کے پیدا ہوئی سوجا بائی ہمشیرہ سورج مل کی شادی ساتہ رانا رتن کے ہوئی

اور رانا نے اپنی ہمشیرہ کی شادی راو کے ساتہ کردی راو سوجو مثل اپنے والد کے بہت شائق عمل کا تھا
ایک روز بمقام چتوروہ دربا مین پلنگ مین آگیا اور ایک پوربیا ئیس جو وہان موجود تھا اوسنے چاہا
کہ اوسکو چھیڑے اور ایک پرکاہ لیکر اوسکے کان مین ہلایا مگر اوسکے حق مین بہتر ہوتا اگر اوسنے بجای اسکے
کسی شیر کو چھیڑا ہوتا کیونکہ اس حرکت کے کرتے ہی ہاراکے کھانڈے نے اوسی ہاتھ سے پوربیا مذکور کو
فرش پر فرش کردیا فرزند پوربیا کے دلمین خیال معاوضہ ثانی کا ہوا مگر موقع کا منتظر رہا اور یہ تدبیر اوسنے
نکالی کہ رانا کو یقین کرادیا کہ راو کا کچہ اور ہی ارادہ سوا سے ملاقات اپنی ہمشیرہ سوجابائی کے محل مین ہے جب ایسا مکر کا
جال پھیلایا جاتا ہے تو خفیف اشارہ بھی واسطے اوسکی ترقی دینے کے کافی ہوتا ہے سوجابائی نے
کھانا تیار کیا اور دونونکو یعنے اپنے شوہر اور برادر کو طلب کیا اوسنے صرف یہ کھانا اپنے ہاتھ سے
نہین بنایا تھا بلکہ وہ وقت کھانے کے خود پنکھا لیکر مگس رانی کرتی تھی گو عورات منکوحہ راجپوتان زیادہ تر
مائل اپنے شوہر کی ہوتی ہین مگر اوسکی یہ بھی یقین خواہش رہتی ہے کہ جس خاندان سے وہ پیدا ہوئی ہے
اوسکی بھی عزت اور توقیر بہ نسبت اوسکے جس مین وہ آئی ہے زیادہ ہوا اور اس خواہش نے اکثر تکرار
اور نزاع پیدا کی ہے افسوس یہ ہے کہ سوجابائی نے جب ظروف کھانے کے علحدہ کیے تو زبان سے یہ کلمہ کہا
کہ اوسکے بھائی نے اپنا کھانا مثل شیر کے کھایا ہے اور اوسکے شوہر نے اپنے کھانیکو مثل بالک کے
کھایا ہے اس کلمہ نے اور اشتعالک اون کلمات کو دی جو اوسکے خیال مین تمکن ہے تھے اور باعث تلف جان راو
اور سوجابائی کے ہوئے ہیں وقت اندر لوک مین جانیکے ہوا مگر قاعدہ مہمانداری نے رانا کو اجازت نہ دی کہ اسکا
خیال اوسوقت کرتا بلکہ یہ اوسکی عام عادت مین تھا کہ وہ معاوضہ نہایت حفاظت اور قابو کے ساتھ
لیا کرتا تھا اور ایسے وقت مین بھی مناسب نہین تصور کرتا تھا جیسا اب تھا یعنے شجاع ہارا تنہا
اوسکی پاس تھا جب راو رخصت ہوا تو رانا نے کہا کہ وہ موسم ہولی مین جنگل بوندی مین شکار کھیلنے آویگا
مہینا مسرت افزا پھاگن کا اور رانا اور راو اوسکے درباری آدمی امرا رنگ کے جوڑے پہنکر ہتیار سے براہ بوندی
چڑہے ہے اور راو اوس ستی کے قول کو فراموش کیا جسنے بروقت چتا پر چڑہنے کے بمقام سماؤدا یہ کہا تھا کہ جب کبھی
راو اور رانا باتفاق بیچ ایہرا کے شکار کرینگے تو یہ ملاقات اونکی جیسی اوسکی جملہ امید زندگی تلف اور برباد
ایسی ملاقات سے ہوگئی ہین ہمیشہ باعث خرابی ہوگی مگر صدہا سال اس بیان دختر الوہار ستی تابہ سوجابائی
بوندی والے کے گذر گئے تھے اور یہ پیشین گوئی گو ہر ایک کے زبان زد تھی مگر مثل نہی کی ہوگئی تھی اور راو اوسکے

اصل نتیجے کو سب نے فراموش کر دیا تھا اب اوسکو صرف مثل قصہ باستانی شمار کرتے تھے +

مقام شکار کا بلندی کوہ نانذتا تجویز ہوا جو متصل دریاے چمبل بجانب کنارہ مغربی واقع ہے جسکے غارون مین شکار ہر قسم کا شیر ببر سے خرگوش تک بکثرت ہے افواج ایک لین باندہ کر جنگل مین شور و غل مچاتی چلین تاکہ ہر قسم کے باشندے جنگل کے مثل شیر ببر و شیر چرغ و خوک اور ہر قسم کے ہرن اور بارہ سنگا سے اور نیل گاے سے تابہ چیتہ اور روباہ و خرگوش و سگ صحرائی وغیرہ گھیر لائین ایسے دلچسپ موقع پر راجپوت اپنی افیون کو بھی فراموش کرتے ہین اونکو اس امر سے زیادہ اور کسی کھیل مین خوشی حاصل نہین ہوتی یہ بھی ایک قسم کی جنگ خفیف ہے جو خالی خطرہ سے نہین +

اس ہنگامہ مین بزدل رانا نے ارادہ کیا کہ اپنے کینے کو نکالے ہر ایک راجہ کے واسطے ایک ایک مقام آسایش کا تجویز ہوا تھا جہان سے وہ بلا اندیشہ جب شکار اونکے روبرو سے گذر کرے شکار کرین اور ہر ایک کے پاس وہان ایک یا دو ہمراہی تھے رانا کے ساتہ معاوضہ خواہ یعنی پسر پوربیا تھا جسکو راجہ ہارا نے قتل کیا تھا رانا نے اوس سے کہا کہ اب وقت خوک مارنیکا ہے فوراً ایک تیر پوربیا کی کمان سے بجانب راو چلا مگر اوسنے اوسکو مثل ہمارے تیز نگاہ دیکھا کہ اوسکی جانب آتا ہے اور اپنی کمان سے اوسنے دوسری جانب پھیر دیا اسکو اوسنے اتفاقیہ تصور کیا تھا مگر جب دوسرا تیر رانا کے بھائی غیر بطنی کا اوسکی جانب آیا تو اوسکو دغا کا اعتبار ہوا اوسنے اوسکو بھی دوسری طرف پھیر دیا اب فوراً رانا گھوڑے پر سوار ہوکر اوسکی جانب آیا اور کھانڈے سے اوسے زخمی کیا راو زمین پر گرا مگر پھر ہوش مین آکر رومال سے اپنا زخم خوب کھینچکر باندہا اور اپنے دشمن کو جو رو بفرار لایا تھا باآواز بلند . تم بھاگ جاو مگر میواڑ کو تمنے غرق کر دیا پوربیا نے جو اپنے راجہ کے پیچھے تھا جب دیکھا کہ راو نے اپنا زخم باندہا تو کہا کہ یہ کام ناتمام ہوا یہ سنکر رانا بھی ہیل بزدل کے زخمی راو پر حملہ آور ہوا راو ہارا نے مثل شیر مجروح جب رانا نے ایک اخیر ہاتھہ مارنیکو اوٹھایا تھا جرات کرکے قاتل کے کپڑے پکڑکر اوسکو گھوڑے سے نیچے کھینچ لیا وہ بھی زمین پر گرا مگر راو اوسکے اوپر گرا راو نے دونوزانو اوسکے سینہ پر رکھے اور اپنی اصلی ذاتی قوت سے اوسنے ایک ہاتھہ سے قاتل کا گلو دبایا اور دوسرے ہاتہ سے خنجر کی تلاش کی کیا موقع اور وقت عوض لینے کا تھا خنجر لیکر اوسنے قاتل کے سینے مین گاڑ دیا اور بچشم خود اوسکو اپنے قدمون پر مرتے ہوے دیکھا راو کو تسلی ہوئی مگر اوسکی بھی زیست اوسیقدر باقی تھی کہ بدلا اپنا لے سکے لہذا وہ بھی

بعد قتل کرنے قاتل کے اوسکی لاش پر گرکر مرگیا ✤

یہ خبر بوندی مین راو کی والدہ کے پاس پہونچی کہ اوسکا فرزند مقام ایہرا مین قتل ہوا اس عمدہ والدہ نے کہا قتل ہوا اور تنہا یہ ممکن نہین کہ جس لڑکے نے اوسکی پستان سے شیر پیا ہو وہ تنہا عالم بقا کو جاے یعنے اپنے دشمن کو بھی ساتھ لیکر جائیگا وہ یہ کلمہ زبان پر لائی تھی کہ جوش مادری کے سبب اوسکی پستان سے اس زور سے شیر نکلا کہ جس چوکی سنگین پر گرا تھا اوسکو توڑ ڈالا ✤

اندیشہ بجز مہتی جسنے جوش قدرتی مرگ فرزند کو منطفی کیا تھا زبان سے بھی نہین نکلتا تھا کہ دوسرا مخبر آیا اور اوسنے عمدگی معاوضہ ستانی ظاہر کی والدہ راجپوتنی کو کچھ اطمینان اوسکی نسبت حاصل ہوا مگر تازی اندیشے اوسکے دل مین حالی ہوے یعنے رانیہاے راجگان مقتولین زندہ نہین رہینگی اور چتیا اوپر میدان شکار کے تیار ہوئین رانی سوجا کو بالعوض اوسکی خوش طبعی کے جسنے شوہر اور برادر کو ضائع کیا شعلہ نصیب ہوا اور ہمشیرہ رانا رتن جسکی شادی راو کے ساتہ ہوئی تھی بوجہ رسم یا محبت کے اپنے مالک کی لاش کے ساتہ جلگئی چھتری راجگان کی جہان وہ گڑے تھے اوسی مقام پر تعمیر ہوئی اور سوجابائی کی چھتری ایک بلند مقام گھاٹی پر بنائی گئی جس سے اور بھی رونق گھاٹی مذکور کی ہوگئی ہے اور جو مسافر قدرت کا تماشا دیکھتے ہین یا شوق سماعت کرنے حالات[۱] باستانی کا رکھتے ہین اونکے نزدیک دوچند رونق اس گھاٹی کی چھتری رانی مذکورہ سے ہوگئی ہے ✤

سرتان سمت ۱۵۹۸ (سنہ ۱۵۳۱ع) مین گدی نشین ہوا اور اوسکی شادی ساتہ دختر مشہور سکتا کے جو بانی قوم سکتا میوار کا تھا کی تھی وہ از حد بھگت کال بھیر ونکا ہوا جو دیوتا جودہ اور رودہر یعنے خون کا ہے اور مثل اون سب خونفشان راجپوتون کے جو اوسکے امور قبیحہ کو روا رکھتے تھے وہ بھی بیرحم اور آخرکار دیوانہ ہوگیا بل آدمی کا اس دیوتا جودہ کو چڑھتا ہے گو سرتان نے کفایت صرف اوپر چشمان رعایا کے کی تھی اور دیبی کو آنکھین نکلوا کر چڑھاتا تھا یہ اب وقت سوال کرنے کا ہے جس طرح یہی وہ حکمرانی کرتا تھا رئیسان مجتمع نے اوسکو خارج از گدی کرکے جلا وطن بوندی مین کردیا اور ایک موضع خرد اوپر لب دریاے چمبل اوسکی بود و باش کے واسطے مقرر ہوا جسکو بنام سرتان پورا اوسنے مشہور کیا

---

[۱] ہم بیان تصویر چھتری سوجابائی کی جو ایک مقام علیحدہ مین تعمیر ہے لکھتے ہین مؤلف کتاب ہذا نے چھتری راجگان واقع ناڑتا کو بھی دیکھا ہے وہان اب بھی شکار اچھا اور بکثرت ہے ✤

جو ایک اور شہادت موجودہ منجملہ دیگر شہادت ہاے اخراج راجگان راجپوت سے ہے جب وہ امور خلاف رسم یا عقل کے کرتے تھے چونکہ اوسکی کوئی اولاد نتھی لہذا رُوسانے پسر نربودہ ولد راو باندو کو پسند کیا جسنے پرورش بیچ اپنے موروثی موضع ماتوندا کے پائی تھی +

راو ارجن جو پسر کلان منجملہ آٹھہ فرزندان[۵۱] نربودہ تھا بجاے اپنے ہمشیرہ زادہ جلا روطن کے گدی نشین ہوا کوئی امر کلیّۃ برطرفی ورفع عناد فیما بین ان شجاع اقوام کے جب ایک مرتبہ دوبدو ہوجائین زیادہ تر حرکات راو ارجن ستے روشن نہین کرتا کیونکہ جب وہ گدی نشین ہوا تو وہ اور اوسکے رشتہ داران شجاع نے خدمت اور مدد اوس رانا کے فرزند کی کی تھی جسنے بزرگ ارجن کو قتل کیا تھا قابل یاد رکھنے کے فوج کشی بہادر گجرات اوپر چتور کے سابق جلد اول صفحہ ۱۳۱ کتاب انگریزی[۵۲] مین مذکور ہوچکا ہے اور مرگ راجہ ہارا مع اوسکے جاگیرداران لمقام عزت یعنے شگاف قلعہ یہ راجہ ہارا راو ارجن تھا جو برج قلعۂ چتور پر سے اوڑایا گیا تھا کبیشر بوندی اس امر بد وزبون کا بیان خوب کرتا ہے جسمین دلیری ودلاوری لاثانی اوسکے راجہ کی خوب ظاہر ہوتی ہے اس امر کی تصدیق تواریخ میوار سے بھی ہوتی ہے یعنے ــــــ

ایک گوشہ پہاڑ پر بیٹھے ہوے سورنگ کے ساتھہ جب اوڑا تو ارجن نے تلوار کھینچی اور زمانہ نے اوسکی روانگی اس جہان سے باستعجاب دیکھی[۵۳] +

سورجن جو ارجن کے چارون فرزندان مین کلان تھا سمت ۱۵۸۹ (۱۵۳۳ع) مین گدی نشین ہوا +

---

۵۱ چارانمین کے جاگیر پائے تھے اور باقی علیحدہ علیحدہ فرقے کے ہوے یعنی بھیم کے پاس تاکردا اور پورو کے پاس ہردوئی جاگیر مین تھی اور مہپال اور سچائین کے مقامات معلوم نہین +

۵۲ سورسے کہا بہت ترورہ   وہار پربت اوڑسے سلا
تین سکاری تلوار   آد پتیا ہارا[+] آجا

۵۳ رام سنگہ کے فرقے کا نام رام ہارا تھا اسکے راج کے فرقے کا اسکے راج پوت اور کاندل کی اولاد کا نام جباہارا تھا +

+ اجا مخفف ارجن کا ہے +

باب سوم

راو سورجن کا رنتھنبور حاصل کرنا - اکبر کا محاصرہ کرنا - راجہ بوندی کا قلعہ حوالے کر دینا اور جاگیر داسلطنت ہونا -
ساونت ہارا کا قربانی عظیم کرنا - اکبر کا خطاب راو راجہ کا راجہ ہارا کو عطا کرنا اور روانہ کرنا واسطے فتح کرنے
گونڈوانہ کے ... اوسکی فتیابی اور عزت افزائی - راجہ بھوج کا گدی نشین ہونا - اکبر کا گجرات فتح کرنا -
... شجاعت آمیز راجہ ہارا ... احمد آباد - گروہ سے ریش و بروت - بیجبرتی راو بھوج
و... وفات اکبر - راو رتن - سرکشی بغاوت شاہنشاہ جہانگیر - راجہ ہارا کا شکست سرکشون کو دینا -
... ہاروتی - مادھو سنگھ کا کوٹہ حاصل کرنا - راو رتن کا قتل ہونا - اوسکے وارث گوپی ناتھ کا قتل ہونا -
... جاگیرات ہاروتی - راو چھتر سال کا گدی نشین ہونا - ... حاکم آگرہ مقرر ہونا - خدمات دکھن
دولت آباد کا زینہ لگا کر قبضہ کرنا - کالبرگہ - ... جنگ باہمی پسران شاہجہان - راجہ بوندی کا بیان
نسبت سیرت اورنگ زیب کے - وفاداری راجگان ہارا - جنگ ہائے اوجین اور دہولپور - شجاعت
چھتر سال - اوسکا قتل ہونا مع بارہ راجگان نسل ہارا - راو بھاو کا گدی نشین ہونا - بوندی پر فوج کشی -
فوج شاہی کا شکست کھانا - راو بھاو کا پھر مورد عنایات ہونا - اورنگ آباد مین مقرر ہونا - اوسکی جگہ
راو انوراد کا گدی نشین ہونا - اوسکا لاہور مین مقرر ہونا - اوسکی وفات - راو بودھ - جنگ جاجو - راجہ ہائے
کوٹہ اور بوندی کا مقام مخالفت مد گر مین آنا - قتل راجہ کوٹہ - شجاعت راو بودھ - اوسکا فتحیاب ہونا
منجانب بہادر شاہ - وفاداری راجہ بوندی - مجبوری فرار ہونا جنگ ساتھ راجہ امبر کے - اوسکی وجوہ
خیالات بلند امبر - اوسکی حالت ملک - دغابازی امبر - جنگ سخت - راو بھاو کا بوندی سے
خارج ہونا - علاقہ بوندی کا کم ہونا - راو بودھ کا جلا وطنی مین وفات پانا - اوسکے پسران -

راو سورجن کے ساتھ ایک نیا زمانہ بوندی کا شروع ہوا اب تک اوسکے راجگان سرخود اور آزاد تھے صرف تعلیم اور بر وقت ضرورت خدمتگذاری کیا کرتے تھے اور یہ بھی زیادہ تر بوجہ رشتہ داری کے نہ جاگیر داری کے تھا مگر اب وہ زیادہ تر وسیع مقام مین قدم زن ہوا چاہتے تھے اور انکا حال زیادہ تر تواریخ زمانہ آیندہ ہندستان مین مندرج ہے +

ساونت سنگھ نے جو ایک فرع خرد بوندی سے تھا بہنگام اخراج خاندان شیر شاہی خط کتابت ساتھ افغان صوبہ رنتھنبور کے شروع کی اور نتیجہ یہ ہوا کہ قلعہ مذکور اوسکو مل گیا اور اوسنے اپنے بزرگ راو سورجن کو دیا

بجلدوے اس خدمت بزرگ کے جسکے سبب قلعہ اور علاقہ اسقدر وسیع دستیاب ہوا کہ کسی شخص تحت بندی کے پاس اسقدر نتھا ساونت جی کو علاقہ متصل شہر کے عطا ہوا اور اوسکا نام مشہور ہوا اور بنام نہاد ئیں خاندان ساونت ہارا شہرت پذیر ہوا +

رئیس بیدلا نے جو قوم کا چوہان تھا اور جو خاص باعث دیوانی قلعہ مشہورہ مذکورہ کا تھا شرط کی تھی کہ یہ قلعہ راو سورجن ہو سکے قبضے مین بطور جاگیر میوار رہے اوسطرح رنتھمبور جو زمانہ پاسے دراز تک جاگیر فرزندان راجہ اجمیر کے تھا اور چودہ صدی تک بیچ قبضہ ایک فرع خاندان بیسلدیو کے اوس زمانے سے رہا تھا جیسے وہ ہمیر شجاع[1] سے بوجہ جنگ سخت حاصل ہوا تھا ایک مرتبہ پھر خاندان چوہان مین آگیا +

رنتھمبور مدت سے اکبر کا مطمح نظر تھا اوسنے اوسکو خود جاکر محاصرہ کیا قبل اسکے وہ ایک مرتبہ روبرو اوسکی مستحکم دیوارون کے بغیر امید سپرد ہوجانے کے گیا تھا جب بھگوانداس امبر والہ نے اور اوسکے فرزند مشہور راجہ مان نے جنھون نے صرف اطاعت اکبر کی اختیار نہین کی تھی بلکہ بوجہ شادی کے رشتہ پیدا کیا تھا ارادہ کیا کہ وہ اپنی رسائی سے سورجن ہارا کو اوسکے عہد کی خلاف ورزی کا باعث ہوگا یعنے جو عہد اوسنے کیا ہے کہ وہ اس قلعہ کو بطور جاگیر چتور[2] اپنے قبضے مین رکھے گا اوس عہد کی خلاف ورزی کرنے کو اوسکو آمادہ کرے گا وہ مہمان نوازی اور تواضع جس سے ہرگز جنگ جو راجپوت قطع نظر نہین کرتے باعث راجہ مان کے قلعہ مین پہونچنے کے ہوے اور شاہنشاہ بھی اوسکے ہمراہ بلباس خدمتگار گیا اثنا ء گفتگو مین ایک عموی راو نے شاہنشاہ کو پہچانا اور دفعۃً برنگذر تعظیم پیالہ جو علامت خدمتگاری کی تھی اوسکے ہاتھ سے لیکر اکبر کو گدی حکومت قلعہ پر بٹھایا اکبر نے استقلال کو ہاتھ سے نہ دیکر کہا اچھا راو سورجن اب کیا کرنا چاہیے اسکا جواب راجہ مان نے فوراً دیا راناکو لازم ہے کہ رنتھمبور حوالے کردے اور ملازم شاہ ہوجاوے اوسکو عزت اور منصب بزرگ عطا ہو جو معاوضہ تجویز ہوا وہ درحقیقت بہت تھا یعنے حکومت

[1] اوسکی شہ بیت اولا و چند کیشر نے لازوال اور ابدی بوجہ مندرج کرنے بیچ اوسکی کتاب ہمیر راس اور ہمیر کاویہ مین کردی ہے *

[2] راجہ مان امبر والہ کا نام تواریخ منظومہ ہارا مین کلنکی مشہور ہے یہ نام زبون اسوجہ سے ہے کہ اوسنے اپنی رسائی زشت اور تمثیل زبون رشتہ داری کرلی ساتھ خاندان شاہی کے بذریعہ دینے ڈولہ کے نام راجپوت کو داغ لگایا اسی ہی انکار کرنیکا حال بیچ تواریخ رانا پرتاب میوار والہ مین لکھا ہے کہ کس ہمدل عزیز کے ساتھ اوسنے انکار کیا اور کیا نتیجہ اوسکا ہوا یہان راو سورجن نے وہ فعل مصالحت کے ساتھ کیا جو رانا پرتاب نے بذریعہ اسلحہ کے کیا تھا *

باون اضلاع کی جنکی آمدنی بلا مزاحمت اوسکو دیجاوے بالعوض جسکے وہ معمولی فوج سے خدمت کیا کرے اور ما ورائے اسکے یہ بھی اجازت ہوئی کہ اوسکا اور جو شرط منظور ہو وہ عرض کرے بادشاہ اوسی منظور[1] کرینگے +

فوراً ایک عہدنامہ اوسی مقام پر بتجویز راجہ امیر تحریر ہوا جسکی پابندی عقائد مذہب ہنود خوب روشن ہوتی ہے +

اول رئیسان بوندی اوس رسم سے مستثنے ہین جس سے تمام راجپوت کو داغ لگتا ہے یعنے حرم شاہی مین ڈولا[2] بھیجنا +

دوم — استثنا جزیہ سے +

سوم — رئیسان بوندی کو حکم اٹک کے پار جانے کا نہو +

چہارم — جاگیرداران بوندی مستثنے محل شاہی مین روانہ کرنے اپنی رانی اور رشتہ کی عورات سے واسطے رکھنے دکان کے بروز نوروز[3] تصور کیے جائین +

پنجم — وہ مسلح دیوان عام تک جانے کے مجاز ہوان +

ششم — اونکے معابد کی تعظیم ہوا کرے +

ہفتم — وہ کبھی زیر حکم کسی ہندو کے نکیے جائین +

ہشتم — اونکے گھوڑون پر داغ[4] شاہی نہین لگایا جاوے +

نہم — اونکو اجازت ہو وہ نقارہ بجاتے ہوے بازار ہاے شہر مین تا بہ لعل دروازہ جایا کرین اور حضور مین مجرا[5] اپنا عدۂ عام نہ کیا کرین +

---

[1] ہم بیان تحریر کرتے ہین کہ آیندہ جو حال لکہا جاتا ہے وہ ترجمہ اوس خلاصہ تواریخ بوندی کا ہے جو راجہ بوندی نے اپنے گھر کی کتب تواریخ سے ہمارے واسطے لکھکر بھیجا تھا اور جس میں جابجا مبالغہ شاعرانہ کبیشتر ہے +

[2] ڈولا سے مراد یہ ہے کہ رانی بادشاہ کو دیجاوے +

[3] یہ قدیم رسم بادشاہان تیموریہ کی ہے جو اونکے قدیم بزرگ تاتاری کرتے تھے اسکے مفصل حال کو دیکھو جلد اول صفحہ ۲۴۴ کتاب انگریزی اور گلیڈون صاحب کا ترجمہ آئین اکبری کا +

[4] یہ داغ ایک پھول اوپر پیشانی گھوڑے کے دیا جاتا تھا +

[5] یہ رسم مثل رسم کوتوچین والون کی ہے اگرچہ ہمارے سفیر بھی رہی دل رکھتے جو ہندوستان سرہی والا کا تھا جسکا حکم مجرا کرنے کا

دہم ۔ بوندی قوم ہارا کے قبضے مین اوس ہیئت پر رہی جسطرح دہلی بادشاہ کے قبضے مین ہے اور اونکو
مستثنی کسی تبدیلی دارالریاستہ سے کیا جاسے +

ماسواے ان شرائط کے جو بادشاہ نے قسمیہ منظور کین اکبر نے راو کو ایک مکان بیچ شہر بنبرک کاشی کے
ساتھ اوس استحقاق کے جو نہایت مرغوب راجپوت کو ہے عطا کیا یعنے جاسے پناہ جو مندرون مین ہوتی ہے
یعنے جو مندر جو اب تک قائم اور موجود ہے ایسے معاوضہ عظیم سے اور بوجہ منظور ہونے اوسکی شرائط کے
ہمکو تعجب نہین کہ راو سورجن نے وہ ذرہ اطاعت جو میوار کی کرتا تھا دور کر دیا جو میوار اب بباعث جاے رہنے
اوسکی دارالریاستہ کے ضعیف بھی ہوگیا تھا یا اوسنے پیروی فتحیاب سواری مغل کی کی مگر یہ نقض عہد
ساتھ نیک نیتی مستحکم ساونت ہارا کے جو نہایت شجاع تھا غلط ہوگئے جسنے جیسا سابق مذکور ہو چکا ہے
بشراکت کوٹہ یا چوہان کے رنتھمبور لیا تھا اوسے کیسریا باناکیا اور ساتھ اپنے جزوی ہمقوم کے جو نیک نیت تھے
بخلاف تمثیل اپنے شاہنشاہ کے عزم کیا کہ اکبر کو قبضہ صرف اونکی لاشون کے بعد ملیگا یعنے جب اونکی لاش
زمین پر ہونگی اوسوقت اکبر قابض رنتھمبور پر ہوگا +

قبل از اشتہار اس وفاداری بے سود کے اوسنے ایک مینار بنا کر اوسپر ایک قسم نامہ اس مضمون کا کندہ کرادیا
کون ہارا اصل نسل کا رنتھمبور پر چڑہیگا اور کون اوس سے زندہ علیحدہ ہوگا ساونت اور اوسکے رشتہ دار نے
عزت کے واسطے جان دی اونھون نے اپنی حیات بیچ ایفاے قول کے جو ساتھ راناکے ہوا تھا ضائع کی
اور اوس روز سے کوئی ہارا رنتھمبور سے بغیر پھیر لینے اپنے سر کے اسوجہ سے گذر نہین کرتا کہ اوسکے باعث
بے آبروئی قوم کی ہوئی تھی اس معاملہ سے جملہ تحریر و تقریر ساتھ میوار کے ختم ہوئی اور اس زمانہ سے رئیس ہارا کا
خطاب راو راجہ بوندی ہوا +

راو سورجن کی طلبی فوراً واسطے جنگ کے ہوئی اور اوسکو حکم ہوا کہ افسری فوج مین جاکر گونڈوانہ کو سر کرے
اسکا نام گونڈوانہ اسوجہ سے ہوا کہ وہ ملک گونڈ قوم کا تھا اوسنے جاکر اونکی دارالریاست باڑی نامی کو حملہ کرکے
لیلیا اور بنظر یادگار اس فتح کے اوسنے ایک دروازہ وہان تعمیر کیا جسکا نام اب تک سورجن پل مشہور ہے

روبرو بادشاہ کے ہوا تھا تو اونکی انکار اس بیحرمتی سے کیا تھا تو وہ اپنے آسمانی فرزند یعنی حضرت عیسیٰ کی تتبع کرتا اسکی تفصیل کو دیکھو (تاریخ مارواڑ)
ؔلہ اس حرکت مشترکہ لینے رنتھمبور کی تصدیق حالات رئیسان کوٹہ ریونے سے ہوتی ہے جو خاندان ہارا سے تھے مگر پوربیا چوہان
کہلاتے ہین مین اوس سے خوب واقف ہون اور نیز بیدلا والہ سے جو اسی خاندان سے ہے اور منجملہ سولہ پٹیت میوار کے +

وہ افسران گونڈ کو گرفتار کرکے شاہنشاہ کے پاس لیگیا اور ساتھ فیاض دلی کے اونکی شفاعت کی اور عرض کیا
کہ وہ آزاد اور رہا ہوکر اپنے علاقے کا کوئی جزو حاصل کرین بوجہ بروے کار لانے اس خدمت کے بادشاہ نے
اکثر اضلاع اوسکو عطا کیے جنمین بنارس اور چنار بھی تھے یہ واقعہ سمت ۱۶۳۲ یا ۱۵۷۶ء مین ہوا تھا
یہ وہی سال تھا جسمین رانا پرتاپ میوار والے کی جنگ ہلدی گھاٹ کی بمقابلہ سلطان سلیم کے تھی (اسکا حال
جلد اول صفحہ ۳۴۰ کتاب انگریزی مین درج ہے)

راو سورجن اپنی دارالریاستہ بنارس مین رہتا تھا اور بوجہ اپنی نیک نیتی اور دانائی اور فیاضی کے
فائدہ ملک کو اور کل ہنود کو بخشا جسکی وجہ سے حرمت مذہب ہنود کی زیادہ رونق پذیر ہوئی بوجہ ہوشیاری
اوسکے انتظام کے اور ہوشیاری اوسکی سپاہ تھانہ کے نہایت کامل امنیت جسم و جایداد رعیت ملک کے
قائم ہوئی اوسنے شہر کو بہت خوبصورتی اور رونق بخشی خصوصاً اوس جانب کو جہان وہ رہتا تھا
اور اوسکی وجہ سے چوراسی مکانات مفید عام اور بیس حمام تعمیر ہوے اوسنے وہان وفات پائی
اور تین فرزند صلبی چھوڑے اول راو بھوج دوئم دودا جسکا نام منصبی کا اکبر نے لاڑخان رکھا تھا سوئم رائمل
جسکو شہر پولیٹا مع اوسکے متعلق مقامات کے ملا تھا جو اب ایک منجملہ جاگیر کوٹہ ہے اور جاے سکونت
راے ملوت ہارا کی ہے *

اس عرصہ مین اکبر نے اپنی دارالحکومت مقام دہلی سے مقام آگرہ کو منتقل کی جسکو اوسنے وسعت دیکر
نام اوسکا اکبرآباد رکھا ارادہ فتح کرنے گجرات کا مصمم کرکے اوسنے وہان فوج کثیر بھیجی اور آپ بھی بعد اوسکے
چیدہ سپاہ شتر سواران لیکر روانہ ہوا اوسنے رسم راجگان صحرائی ہند اختیار کرکے پانچسو شتر تیار کیے تھے
اور ہر ایک شتر پر دو دو سپاہی کجاوے مین بیٹھے تھے اس گروہ چیدہ کے جس مین خاصکر راجپوت تھے
راو بھوج اور دودا بھی شامل تھے بچستی و چالاکی راہ سپر ہوکر اکبر شامل اپنی فوج کے ہوا جو محاصرہ سورت کا
کر رہی تھی اس سے پیشتر اکثر جنگ وقوع مین آئی تھین حملہ اخیر مین راو ہارا نے افسر فوج دشمن کو
قتل کیا بجلدوے اسکے بادشاہ نے اوس سے کہا کیا مانگتا ہے جو مانگنا ہو مانگ راو مذکور نے اپنی درخواست
صرف اسقدر کی کہ اوسکو اجازت اپنے علاقے مین جانے کی موسم برشکال مین ہوا کرے یہ درخواست اوسکی
منظور ہوئی *

جنگ ہاے دوامی اکبر واسطے فتح اور استحکام سلطنت تمام ہندوستان باعث مواقع فراوان کیسان راجپوت کے

اظہار شجاعت کا ہوئین اور قوم ہارا ہمیشہ مقامات مخاطرہ اور عزت پر رہتے تھے محاصرہ اور فتح مشہور قلعۂ احمد نگر نے موقع خوب اظہار شجاعت ہارا کو دیا تھا شجاعت پھر ظاہر ہوئی اور پھر مستدعی امتیاز اور انعامات کے ہوے باظہار قدردانی لیاقت افسران بوندی بادشاہ نے حکم دیا کہ ایک برج جدید تعمیر کیا جاے اوس مقام پر جہان بوندی نے حملہ کیا تھا اور نام اوسکا برج بھوج رکھا جاے اور سواے اسکے اپنی سواری کا خاص فیل عطا فرمایا اس حملۂ سخت مین چاند بیگم بیگم احمدنگر مع سات سو عورات مسلح جنگ سخت واسطے اپنی آزادی کے کرتی ہوئی قتل ہوئی +

باوجود ان جملہ خدمات کے راو بھوج معرض ناراضامندی شاہنشاہ مین آیا بعد وفات رانی جودا بائی کے اکبر نے حکم دیا کہ دربار مین سب ماتم کرین اور سب شریک رنج مالک ہون ایک حکم صادر ہوا کہ جملہ رئیسان راجپوت اور نیز افسران اہل اسلام ریش و بروت صاف کرین اور بنابر تعمیل اس حکم کے حجامان شاہی کو حکم ہوا کہ موافق حکم کے تعمیل کرین مگر جب وہ خیمہ گاہ ہارا مین آئے کہ یہ علامت جوانی قطع کرین اونکو بزد و ضرب و دشنام و سخت کلامی اونھون نے نکال دیا دشمنان راو بھوج نے اس حرکت مقابلہ کو بمبالغہ بیان کیا اور گوش زد شاہنشاہی کیا کہ ہنگام مقابلہ حجامان کچھ کلمات ناسزا نسبت رانی مرحومہ کے بھی زبان پر آئے تھے جو رانی یاد ہوگا کہ ایک راجپوتنی میوار کی تھی اکبر اپنے اس جاگیردار یا رعایا کی خدمات شجاعت آمیز کو فراموش کر کے حکم دہ ہوا کہ راو بھوج کے دست و پا اوسکی بروت قطع کرین اوسنے اگر یہ حکم نسبت کسی شیر کے دیا ہوتا تو بہتر تھا یہ حکم سنکر ہارا دست بشمشیر ہوئے اور جملہ کمپو مین شور و غل برپا ہوا اور بڑی خونریزی ہوئی اگر شاہنشاہ اپنی بیوقوفی کا معترف بروقت ہوکر بوندی والے کے مقام قیام پر خود نجاتا وہ جا کر تعریف شجاعت قوم ہارا کی زبان پر لایا (کہنا چاہیے کہ اوسکو اندیشہ شجاعت بوندی سے ہوا) اور ہاتھی سے اوتر کر عذر خواہ راو کا ہوا اور راو نے نہایت حزم کے ساتھ اپنے والد کے استحقاق کا عذر کر کے عرض کی کہ مثل اوسکے جو خوک خور ہے لائق اسکے نہین کہ بیگم کے ماتم مین لب کشا ہو اکبر اس عذرخواہی سے بھی خشنود ہوا اور راو کو سینے سے لگا کر اپنے محل مین لے گیا +

اس خبر و تواریخ بوندی مین بیان طریق وفات اکبر درج[1] ہے اوسنے ارادہ کیا کہ مان سنگہ کو شیرینی کی گولیان

[1] دیکھو جلد اول صفحہ ۳۵۱ کتاب انگریزی +

زہر آلودہ بنا کر یار ڈالے راجہ کو بے اندیشہ اور بجبر کرنیکے واسطے اوسنے اور گولیان بھی اوسی قسم کی مگر جو سادہ تھین تیار کرا مین رکہا۔ اپنے گھبراہٹ مین جو گولیان سادہ تھین وہ تو اوسنے راجہ کو دین اور جو زہر آلود تھین وہ ناوانستگی مین آپ کھالین بعد وفات شاہنشاہ کے راجہ بھوج اپنے سوروتی ملک مین واپس آیا اور اپنی محلسرا سے بوندی مین فوت ہوا اوسکے تین فرزند تھے راو رتن اور ہردے نرائن[1] اور کیشو داس[2] ❊

اب جہانگیر شاہنشاہ ہند ہوا اوسنے اپنے شاہزادہ پرویز کو صوبہ دکھن نامزد کیا اور شہر برہانپور مین اوسکو اختیار دیکر وہ بجانب شمال واپس گیا مگر شاہزادہ خرم کو رشک اپنے برادر کا ہوا اور خلاف اوسکے سازش کر کے اوسکو قتل کیا بعد اس قتل کے ایک ارادہ اوسنے یہ کیا کہ اپنے والد جہانگیر کو بھی تخت سے خارج کرے اس نیت سے اوسنے سرکشی اور بلوہ عظیم برانگیختہ کیا تواریخ مین اسطرح لکھا ہے کہ منجملہ بائیس راجگان کے سب مخالف شاہنشاہ کے ہوگئے مگر راو رتن

سرور پھوٹا جل بہا اب کیا کرو جتن
جاتا گھر جہانگیر کا رکھا راو رتن

یعنے چشمہ طغیانی پر آیا اور پانی باہر نکلا اب کیا علاج باقی ہے
گھر جہانگیر کا جاتا تھا اگر رکھا راو رتن نے

مع اپنے دو فرزندان مادہو سنگہ اور ہری سنگہ کے رتن برہانپور گیا جہان اوسنے فتح کامل اوپر سرکشون کے حاصل کی اس جنگ مین جو بروز سہ شنبہ کاتک سودی پورنماشی سمت ۱۶۳۵ (۱۵۷۹ء) واقع ہوئی تھی اوسکے دونون فرزند مجروح سخت ہوے بمجلدوے ان خدمات کے راو رتن کو حکومت برہانپور انعام ہوئی اور مادہو اوسکے دوسرے فرزند کو شہر کوٹہ مع متعلقات اوسکے عطا ہوا اور اس حکم سے کہ یہ جاگیر کوٹہ براہ راست تخت و تاج سے یعنے شاہنشاہ سے تصور کرے یہ اوسوقت سے انقسام علاقہ ہروتی وقوع مین آیا اور بادشاہ نے بخیال انعام دہی مادہو سنگہ خدمات شایان اوسکے والد سے قطع نظر اور چشم پوشی کی مگر یہ حرکت بھی جہانگیر کی بلاارادہ کے نہ تھی

[1] اسکو کوٹہ بطور جاگیر علیحدہ بادشاہ سے حاصل ہوا تھا اور پندرہ سال تک اوسکے قبضے مین رہا ❊

[2] اسکو شہر مہیسری واقع برلب دریاے چمبل مع ستائیس مواضع کے جاگیر مین ملا تھا ❊

بلکہ بخلاف اسکے اوسنے شمول اسقدر قوت کا بیچ اختیارات اسی شجاع خاندان کے خالی از خوف وخطر تصور نہین کیا
کیونکہ وہ خوب جانتا تھا کہ اس قسم کے انقسام قوت سے وہ دونون کو ایک دوسرے کے ذریعہ سے
زیر حکم رکھہ سکتا تھا شاہ جہان نے منظوری عطیہ بنام مادہو سنگہ فرمائی اسکا حال اپنے محل اور موقع پر
تواریخ کوٹہ مین درج ہوگا +

راو رتن نے تا حکومت برہان پور اوسکے پاس تھی اوسنے ایک شہر تعمیر کیا جسکا نام اب تک بنام اوسکے
یعنے رتن پور مشہور ہے وہ ایک اور خدمت عظیم بروے کار لایا جسنے بادشاہ کو بھی راضی کیا
اور زیادہ تر باعث امنیت اوسکے قدیم مالک رانا میوار کا ہوا ایک رئیس سرکش درباری دریا وخان نامی
اوس ملک مین دست سرکشی اور غارت گری دراز کرتا تھا کہ راجہ ہارا نے اوسپر حملہ کیا اور شکست دیکر
اوسکو گرفتار کر کے بادشاہ کے پاس لے گیا اس مہم عظیم کے جلدوے مین بادشاہ نے اوسکو نوبت اور نقارہ
عطا کیا اور حکم ہوا کہ جھنڈہ عظیم زرد رنگ نشان وشوکت اوسکے آگے چلا کرے اور ایک جھنڈہ سرخ
اوسکی اپنی فوج کے ساتہ رہا کرے یہ علامات نشان وشوکت اب تک اوسکے جانشینان کے ہمراہ رہتی ہین
راو رتن نے عہد وپیمان نہ صرف اپنے راجپوت بھائیون سے بلکہ کل قوم ہارا سے حاصل کیا اور اونکے
مذہب کو اوسنے تبدیل ہونے سے محفوظ رکھا قوم ہارا بخوشی دل ناز کرتے ہین کہ کوئی مسلمان اوس مقام کو
جہان وہ رہتے تھے خون پاک گاؤ سے ناپاک نہین کر سکتا بعد اپنی کل خدمات کے رتن بیچ ایک جنگ
متصل برہانپور کے قتل ہوا اوسکا نام شجاعت اور نیکی کے ساتہ کل خاندان ہارا مین باقی ہے +

راو رتن کے چار فرزند تھے گوپی ناتھ جسکو بوندی ملی تھی مادہو سنگہ جو کوٹہ مین قابض ہوا ہری جی
جسکے پاس گوگور تھا[1] جگنا تھ جسکے اولاد نہ تھی اور گوپی ناتھ وارث بوندی بحین حیات اپنے والد کے
فوت ہوا طریق اوسکی وفات کا ایک اور نمونہ سیرت راجپوت کا دیتا ہے اور مستحق حاصل کرنے ایک مقام کا
بیچ حالات عجائب تواریخ کے ہے یعنے گوپی ناتھ خفیہ آمد ورفت پاس زوجہ ایک برہمن خاندان بلدیا کے
رکھتا تھا اور تاریکی شب مین زینہ لگا کر اوسکے مکان پر جایا کرتا تھا آخر کار برہمن مذکور نے اوسکو گرفتار کر کے
اور اوسکے دست و پا باندھکر محل مین گیا اور راو صاحب سے کہا کہ مین نے ایک دزد گرفتار کیا ہے جو میری
آبرو کی چوری کرتا تھا اور پوچھا کہ ایسے جرم کی سزا کیا ہے راو نے جواب دیا کہ قتل یہ سنکر اوسنے

[1] قریب پچاس خاندان اوسکی اولاد کے ایک گروہ بنا کر گرد مقام نیمودا کے رہتے ہین +

کچہ اور گفت و شنود نہ کی اور واپس گھر مین آکر ایک ضرب[۵۱] مین دماغ اوسکا پھوڑ ڈالا اور لاش اوسکی شارع عام مین پھینکدی یہ خبر راو رتن کو پہونچی کہ وارث بوندی قتل ہوا اور اوسکی لاش راستہ مین بدبت پڑی ہے مگر جب اوسنے وجہ اوسکے قتل کی سنی اور اوسکو یاد آیا جو حکم اوسنے نادانستہ دیا تھا اوسنے صبر کیا[۵۲] +

گوپی ناتہ کے بارہ فرزند تھے راو رتن نے ہر ایک کو علٰحدہ علٰحدہ جاگیر دین جو اب تک نبام کوٹھری بوندی مشہور ہین +

۱ راو چتر سال جو گدی نشین بوندی ہوا +

۲ اندر سنگہ جسنے اندر گدہ[۵۳] تعمیر کیا +

۳ بیری سال جسنے بلون اور فلوڈا کی بنیا ڈالی اور اوسکے پاس کرور اور پیپلڈو بھی تھے +

۴ محکم سنگہ جسکے پاس انتردیہہ تھا

۵ مہا سنگہ جسکے پاس تہانوہ[۵۴] تھا

[۵۲] یہ دلیل سیرت راو رتن ہمکو ایک ایسے ہی معاملہ کی یاد دلاتی ہے جو غزنی مین واقع ہوا تھا اور جسکا بیان فرشتہ نے بیچ حال تصنیف محمود کے لکھا ہے +

[۵۳] یہ تین جاگیر کلان بوندی کی یعنے اندر گدہ بلون اور انتردیہہ اب بوندی سے بوجہ فریب ظالم سنگہ کوٹہ والے کے علٰحدہ ہوگئی ہین راو بوندی کے واسطے زیان تہا جب یہ دونون ریاست دوستی مین لائی گئین کہ یہ سب حالات تواریخی پوشیدگی مین ہین اب بھی یہ امر ایک امر عظیم اور عین انصاف ہوگا کہ ہم اتفاق کرکے رفاقت ان رئیسونکی اونکے اصلی سردار بوندی کیطرف راجع کرین یہ امر چندان مشکل نہین اور بوندی کی بڑی عزت ہوگی اور کوٹہ پر کچہ سختی نہوگی مگر اسقدر کہ کچہ اختیار تحفظ اون لوگونکا زائل ہوجائیگا جنکو اب ضرورت اوسکی حفاظت کی باقی نہین رہی ہے یہ جملہ رئیس بانی ایک ایک فرقہ جداگانہ کے ہوے ہین جو اونکے نام سے مشہور ہین مثل اندر سلوت اور بیری سلوت اور محکم سنگوت فرقہ اول کے پندرہ سو ہاڑا سلحہ بند موجود ہو سکتے ہین جنپر کہ ان رئیسون پر خراج قائم کیا اور ظالم سنگہ نے زمانہ مختارگری مین ذمہ اوسکا کرلیا اسکے عوض اوسکی وہ عزت اور آبرو فنائی ہوتی جو بوندی کی تھی اور جسکا بوندی اب تحفظ نہین کرسکتی تھی تصفیہ اسی کا آسان طریق یہ ہے کہ ان رئیسونکو جنپر کے خراج سے بری کرین اسطرح کہ کسی سال تک کا روپیہ بطور قیمت ارادی ادا کیا جاے اس صورت مین وہ ظالم سنگہ مطالبہ سے بالکل پاک ہوجائینگے اور یہ امر موافق ہماری عہدنامہ کے بھی ہوگا جسکا منشا یہ ہے کہ سطرح کا دخل فیمابین یاستونکے نہو +

[۵۴] تہانوہ جسکا نام سابق مجاہد پور تہا جاگیر منجملہ بارہ جاگیر پسران رتن سے ہے جو اب اطاعت اپنے اصلی مالک کی کرتی ہے مہارانا میواڑ کے +

اب نام باقیماندہ کے لکھنے جنکی اولاد باقی نہین رہی بیکار معلوم ہوتا ہے +

چترسال بجاے اپنے جدامجد راو رتن کے گدی نشین ہوا اسکو شاہجہان نے نہ صرف اوسکے موروثی ملک کا رئیس بنایا بلکہ حاکم دارالحکومت شاہی کا بھی مقرر کیا اور یہ عہدہ اوسکے پاس شاہجہان کے عہد سلطنت تک رہا جب شاہجہان نے اپنا ملک چار صوبہ دارنی مین زیر حکم اپنے چارون فرزندان یعنے دارا اور اورنگ زیب اور شجاع اور مراد کے منقسم کیا چترسال اوپر ایک عہدۂ جلیلہ کے ماتحت اورنگ زیب کے دکھن مین سرفراز ہوا اس بار اسنے اپنی شجاعت اور طریق سے حملہ محاصرہ اور جنگ مین ایک نام پیدا کیا خصوصاً جنگ دولت آباد اور بیدر مین اس بیدر کا حملہ خود چترسال نے کیا تھا اور اس قلعہ کو لیکر فوج قلعہ داری کو قتل کیا سمت ۱۷۰۶ (سنہ ۱۶۶۳ع) مین مقام کالیرگ بعد جنگ سخت مفتوح ہوا اس مین بھی چترسال بذات خود شریک حملہ تھا آخر جاے پناہ دکھن کی قلعہ دہونی تھا جسنے حملہ جنگ کو موقوف کیا اور اسکی فتح ہونیکے بعد دکھن جب صاف ہوگیا اور پھر شور و فساد باقی نہ رہا +

اس عرصہ مین کہ یہ معاملات دکھن مین بروے کار تھے ایک خبر مشہور ہوئی کہ شاہنشاہ شاہجہان نے وفات پائی اور چونکہ بیس روز تک شاہزادہ اورنگ زیب نے دربار نہین کیا اور نہ کسی سے ملاقات تک بھی کی اسوجہ سے اس خبر کا یقین[1] عام ہوا صرف داراشکوہ منجملہ شاہزادگان کے دربار مین موجود تھا باقی برادران نے جو موجود نہ تھے اپنے اپنے دعوی تخت ظاہر کیے +

جب شجاع بنگالہ سے روانہ ہوا اورنگ زیب نے بھی تیاری روانگی کی دکھن سے کی اور مراد کو ترغیب اور اشتعالک دی کہ مع فوج آکر اوسکے شامل ہوا اور اوسکو یقین کرایا کہ وہ خود عقیدہ مین درویش ہے اور کوئی خواہش دنیا کی اوسکے دلمین نہین ہے اوسکی خواہش یہ ہے کہ گوشہ گزینی کرے اور عقائد سخت پیرو نبی کی تتبع کرے دارا کافر ہے اور شجاع خودسر وہ خود یعنے اورنگ زیب گوشہ گزین صرف

اصلی اولاد مہاسنگہ کا ہے اور اگر زندہ ہے تو دنیا مین ایسا ذی عزت اور شجاع اور سادہ وضع راجپوت کوئی دوسرا نہ ہوگا وہ بدل تابعدار اپنے راجہ صفرسن کا تھا اور میرا نہایت راست باز اور سیلے بہادوست مگر یکو موقع اس شیر کش کے ذکر کرنے کا بیچ اپنے روزنامچہ کے ہوگا +

[1] ملاحظین کتاب ہذا درباب طریق بیان امور ہذا خیال فرماوین کہ زبان اور محاورہ اصلی کتاب کا ہے دراصل یہ ایک تحت لفظی ترجمہ سوانحہ عمری ان راجگان کا ہے جو دفتر بوندی سے حاصل ہوا تھا +

اب مراد شاہزادگان شاہجہان مین باقی ہے جولائق سلطنت کے ہے اور اوسکی مدد ہی مین وہ بھی ہر کی کوشش کریگا
شاہنشاہ نے ارادہ عناد اورنگ زیب گوش زد کرکے خفیہ راجہ ہاڑا کو تحریر کی کہ حضور مین حاضر ہو
بحصول حکم شاہی چترسال نے اوسکے مضمون کو غور کیا مگر خیال کیا کہ جو مین ملازم گدی کا ہون لہذا مجہپر تعمیل اسکی
فرض ہے اوسنے فوراً تیاری دکھن سے روانہ ہونے کی شروع کی یہ خبر تیاری جو گوش زد اورنگ زیب کے
ہوئی اوسنے وجہ اوسکی ایکایک روانگی کی دریافت کی اور کہا کہ وہ بعد چندے اوسکے ہمراہ دربار مین جائیگا
راجہ بوندی نے جواب دیا کہ اوسکا اول کام اطاعت شاہنشاہ حکمران ہے اور یہ کہکر فرمان طلبی اوسکے
ہاتھہ مین رکھا اورنگ زیب نے حکم دیا کہ راجہ جا نے نپاوے اور فوج کے نام حکم ہوا کہ اوسکے مقام قیام کا
محاصرہ کرین مگر چترسال نے پیش بینی کرکے اپنا اسباب پیشتر روانہ کردیا تھا اور جملہ جاگیرداران اسپے کو
اور جاگیرداران دیگر راجگان راجپوت کو جو جانب دار شاہنشاہی تھے جمع کرکے خود بھی بمقابلہ فوج
تعاقب کن کے روانہ براہ نربدا ہوا مگر فوج مذکور کو جرأت اونکے روکنے کی نہوئی بعد چند سواران کی رسیون کے
جو اوپر کنارہ دریاے نربدا کے سکونت گزین تھے راو صاحب بوندی نے اس دریاے ذخار کا عبور کیا
جو اس موسم مین بباعث بارش برشکال کے خوب طغیانی پر تھا جو بوجہ حکمت اور دلیری چترسال کے
اورنگ زیب نے بمجبوری ترک تعاقب کیا پس راجہ باسن وامان وارد بوندی ہوا اور وہان اپنے
خانگی انتظام کرکے فوراً روانہ دارالحکومت شاہی ہوا تا کہ وہان خدمت اور اعانت بادشاہ عمر کی جسکی قوت
اور نیز زندگی بوجہ احسان فراموشی اور دعوی اپنے فرزندان کے بابت لے لینے حکومت کی اوس ہاتہ سے
جسکے اختیار مین اب بھی حکومت تھی خطرہ مین تھے +

اگر خیال اوپر ان جنگ ہاے خونریز کے جنسے ہندوستان کو تباہ اور برباد بوجہ اول امور کے جسکی حالات مذکورہ بالا
ابتدائی تھے کیا جاے وہ نتایج پیدا ہونگے جو تمثیلات یون سے پیدا ہوتے ہین اگر ہم جانب داری اختیار کرین
تو تو ہم بیان قابل ادب بادشاہ شاہجہان کا جولب گور تک پہونچا تھا جس مین اوسکے پسران کی تنازعات
بخیر فطرت انسانی بابت لے لینے سلطنت کے اوسکو ڈالا چاہتے تھے یہ کرین کہ اوسنے دست استطلاع اعانت
بجانب عمائد اہل اسلام اور رشتہ داران کے دراز کیا تھا مگر اوسکے راجپوت نے جو وفادار اوسکی کام مین تھے

لہ جیس راجہ راجپوت نے یہ حال لکھا ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خوب واقف اورنگ زیب سے تھا اور اطمینان اس بارہ مین اوس سے
ہوتا ہے کہ ہر ایک کتاب سے اسکی تصدیق ہوتی ہے پس ایسی سیرت دراصل غلط متصور ہوسکتی ہے +

اور مطیع تخت تھے اپنی حیات اور علاقجات سے بھی اوسکی مددمین دریغ نہین رکھا یہ بیان ہماری جملہ رحم دلی کو
بجانب بادشاہ بیکس راجع کرتا ہے مگر جب ہم واقعات گذشتہ کو یاد کرین اور خیال کرین کہ شاہجہان نے بھی
جب وہ شاہزادہ خرم تھا وہی کام کیا تھا (پردہ فریب اوٹھاکر) جو اورنگ زیب نے اب ارادہ کیا تھا
یعنے اپنے ارادہ مجرمانہ کرنے کی نیت سے اوسنے اپنے بھائی پرویز کو جو مارج درمیان اوسکے اور تخت موروثی کے تھا
اور جسکے خلاف اوسنے فوج کشی کی تھی قتل کیا تو ہماری رحم دلی نسبت اوسکے مسدود ہوتی ہے اور ہم
یہ نتیجہ مستخرج کرتے ہین کہ بادشاہی بیجد یعنے وسیع ایک بددعا واسطے اوسکے اور جملہ اوسکے مطیع فرمان کے ہے*

جنگ فتح آباد تھوڑے عرصہ کے بعد اسکے وقوع مین آئی جس مین اورنگ زیب نے فتح پائی
اب اوسکا راستہ تخت کا بلا سدراہ یعنے صاف ہوگیا ہمکو اطلاع اس امر کی نہین کہ کیون راجہ بوندی نے
اپنی فوج شامل اوس فوج شاہی کے نہین کی جو بمقابلہ اورنگ زیب زیر حکم جسونت سنگہ مارواڑ والہ کے
تیار ہوئی تھی مگر یہ ہو کہ جو عہدنامہ راو سورجن نے کیا تھا اوسمین یہ شرط تھی کہ کوئی اوسکا جانشین مابعد
خدمت گذاری زیر حکم اپنے قوم قبیلہ کے راجہ کی نہین کریگا فرع نزدیک کوٹہ ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ جب وہ
بوندی سے علٰحدہ ہوئی تو آپکو بری ایسے حکم کی اطاعت سے تصور کیا تھا کیونکہ چار برادران راجہ کوٹہ نے
مع اپنے اکثر ہمقوم کے میدان جنگ مین واسطے سوم دہرم اور شاہجہان کے دراز ہوکر آسایش جاودانی
حاصل کی تھی قبل اسکے کہ اورنگ زیب نے حکومت اپنے مربی یعنے والد کی دست ضعیف سے
چھین لی تھی اوسکو اپنے برادر کلان دارا نامی سے جنگ باقی تھی جسنے بمقام دہولپور اون سب کو
جمع کیا تھا جو اوسوقت تک فرائض راجپوت سے واقف تھے راجہ بوندی مع اپنی قوم ہاڑا کے
پوشاک زعفرانی زیب تن کرکے جو علامت مرگ یا فتح کی تھی پیش فوج دارا اس روز تھے جو روز اوسکی
بدنصیبی کا تھا اور جو اخیر مین اوسکی حیات بھی لے گیا تھا اور دہولپور اس دارا قوم مغل کے حق مین
ایسا منحوس تھا جیسا مقام آربلا واسطے دارائے فارس یعنے ایران کے تھا ازروے رسم و رواج کے
یہ امر ضروری تھا کہ افسران خاندان راج سب گروہ کے شان و شوکت سے ہون لہذا دارا اپنی ہاتھی پر
سوار ہوکر جہان جنگ سخت ہورہی تھی وہان گیا اور اوس ہنگامہ مین شجاعت اور وفاداری نے
حکومت شاہجہان کے قبضے مین رکھی ہوتی مگر دارا یکایک غائب ہوگیا اس سے ایک اندیشہ
سب فوج مین پیدا ہوا اور بعد ازان بدانتظامی اور فرار نے منہ دکھایا اب راجہ ہاڑا اس تباہی فوجکو دیکھکر

اپنے جاگیرداروں کی طرف متوجہ ہوا اور یہ زبان پر لایا کہ جو بھاگے وہ نہایت بدنصیب ہے یہاں دیکھو نمک حلالی کی وجہ سے میرے پاؤں اس میدان مین جم گئے اور بغیر فتح کرنیکے نہ ہٹیں گے اپنے قبضہ نظر خویش ڈالکر وہ اپنے ہاتھی پر سوار ہوا اور اپنے آدمیوں کو زبان اور مثل سے دلدہی کرتا تھا کہ ایک گولہ توپ کا اوسکے ہاتھی کو لگا اور وہ پشت دکھا کر رو بفرار لایا چترسال نے اوسکی پشت پر سے کود کر گھوڑا طلب کیا اور کہا میرا ہاتھی چاہے دشمن کو پشت دکھائے مگر اوسکا سوار اور مالک ہرگز ایسا امر نہیں کریگا یہ کہکر گھوڑے پر سوار ہوا اور ایک غول بنا کر بمقابلہ مراد گیا اور اوسکو پہچانکر اپنا برچھا اوسکی جانب راست کیا تھا کہ اس عرصہ مین ایک گولی اوسکے سر مین لگی اوسکے فرزند خرد بھارت سنگھ نے اس جنگ کو بعدہ طریق قائم رکھا اور اپنے والد کا پیرو ملک عدم کا ہوا اوسکے ہمراہ چیدہ سپاہی اوسکی قوم کے بھی کام آئے محکم سنگھ برادر راو نے مع اپنے دو فرزندان اور اودی سنگھ برادرزادہ نے اپنی حیات سے یعنے خون سے مہر اوپر نمک حلالی کے کی اسطرح بیچ دو جنگ اوجین اور دھولپور کے بارہ راجگان نے مع اپنی قوم ہاڑا کے افسران کے نمک حلالی اور رسوم دہرم تا ہرگ قائم رکھا اور کہاں ایسی تمثیل ہمکو نظر آسکتی ہے +

راو چترسال خود باون جنگ مین مصروف ہوا تھا اور نام شجاعت اور دلاوری ساتھ نمک حلالی کے اپنے بعد چھوڑ گیا اوسنے محلات بوندی کو اوسقدر بڑہا کر جو اوسکے نام سے چترمحل مشہور ہے وسعت دی اور اوسکے حکم سے مندر کیشورائے کا بمقام پٹن تعمیر ہوا تھا سمت ۱۷۱۵ مین وہ قتل ہوا اسکے چار فرزند تھے راو بھاؤ سنگھ اور بھیم سنگھ جسکو گوگور کا علاقہ ملا تھا اور بھگونت سنگھ جسکے قبضہ مین مؤ تھا اور بھارت سنگھ جو جنگ دھولپور مین قتل ہوا +

اورنگ زیب کو جب حکومت شاہانہ نصیب ہوئی تو اوسنے جو غصہ اوسکو نسبت چترسال کے تھا وہ اوسکے اوسکے فرزند اور جانشین راو بھاؤ کی طرف منتقل کیا اور راجہ آتمارام گور راجہ شیوپور کو حکم دیا کہ اوس قوم مفسد اور نمک حرام ہاڑا کو مغلوب کرکے بوندی کو شامل حکومت رنتھمبور کر دے اور یہ حکم دیا کہ وہ خود ہنگام روانگی دکھن عرصہ قلیل مین بوندی تشریف لاوینگے اوسوقت تک امید ہے کہ موقع مبارکبادی دینے کا بابت فتح اس امر کے ہوجائیگا راجہ آتمارام بارہ ہزار فوج لیکر داخل ملک ہاڑاوتی ہوا اور دست آتش زنی اور شمشیر رانی دراز کیا اور جاکر بمقام کھتولی کا جو ایک شہر علاقہ اندر گڈھ جاگیر کلان بوندی کے ہے

محاصرہ کیا یہ قوم مخفیہ جمع ہوئی اور بمقام گوترہ اجنبک آتمارام ور آئی اور اوسکو شکست دیکر بھگا دیا اور جو علامات
عطیہ شاہی اوسکے پاس تھین اور جو اسباب ہمراہ تھا سب چھین لیا اسپر بھی قناعت نکرکے اونھون نے
شیوپور کو جاکر لوٹا راجہ شکست خوردہ فرار ہوکر دربار شاہی مین گیا کہ یہ تازہ دلیل بہادری قوم ہاڑا کی بیان کرے
اس غریب راجہ گور پر خندہ اور طعنہ زنی دربار مین ہونے لگی اور وہ بدل نادم ہوا کہ اوسنے کیون
اپنے ہمسایہ پر اونکی ایسی حالت مین حملہ کیا جب وہ معرض خفگی مین تھے ظالم یعنے بادشاہ بظاہر
اس دلیل شجاعت ہاڑا سے خوش ہوا اور اوسنے ایک فرمان بنام راو بھاؤ امان دہی اور معافی کا بھیجا
اور حکم دیا کہ حاضر حضور ہو اول مرتبہ راو مذکور نے حاضری سے انکار کیا مگر جب دربارہ عہود و مواثیق
نیک نیتی اوسکے پاس پہونچے اوسنے منظور کیا اوسکو حکومت اورنگ آباد کی ماتحت شاہزادہ معظم کی
عطا ہوئی یہان اوسنے اپنی آزادی اور سرخودی بیچ حفظ جان راجہ کرن بیکانیر والہ کے بیچ ایک سازش کے
جو اوسکی جان سکے واسطے ہوئی تھی ظاہر کی اوسنے اکثر امور شجاعت سکے مع اپنے اچھوت بھلیون کے
جنھون نے اسلحہ بندی کی تھی یعنے بوندیلان اور چاوردتیا کے ظہور مین لائے اونے اکثر مکانات رفاہ عام
اورنگ آباد مین بنوائے اور وہان اوسنے اپنی شجاعت اور سخاوت اور پاک نیتی[1] سے ایک نام پیدا کیا
کہتے ہین کہ وہ اکثر علاج کرامات سے بروے کار لایا اور سمت ۱۷۳۹ (۱۶۸۲ء) مین اوسنے
بمقام اورنگ آباد وفات پائی چونکہ لاولد تھا لہذا نبیرہ اوسکے برادر بھیم[2] کا انرادسنگہ نامی اوسکی جگہ
گدی نشین ہوا +

انراد کی گدی نشینی شاہنشاہ نے بھی منظور فرمائی اور بنظر اظہار قدردانی راجہ سابق کی اپنا فیل سواری کی
گج گور نامی مع خلعت راجگی عنایت فرمایا انرادسنگہ ہمراہ اورنگ زیب کے بیچ جنگہای دکن کے رہا
اور ایک موقع پر خدمت نمایان اوس سے ظہور مین آئی یعنے بیگمات شاہی پر دست دشمن پہونچ گیا تھا
کہ اوسنے اونکو چھین لیا اس شجاعت نمایان کے جلدو مین شاہنشاہ نے حکم دیا کہ اپنا انعام وہ خود
مقرر کرے اوسنے عرض کی کہ مین چاہتا ہون کہ مجھکو افسری ہیش فوج کا بجای فوج پیچھے مرحمت ہو

---

[1] یہ قابل بیان ہے کہ نہایت شجاع راجپوت راجگان کے دل خداپرستی پر بہت مائل ہوتے تھے +

[2] بھیم سنگہ جسکو جاگیر گنگورکی ملی تھی ایک فرزند کشن سنگہ نامی رکھتا تھا جو اوسکی جگہ جاگیردار ہوا تھا اور جسکو اورنگ زیب نے قتل کیا تھا اوسکا ایک فرزند انرادنامی تھا +

بعد اسکے اوسنے نام آوری بیچ محاصرہ اور حملہ[51] سبجّے پور کے پیدا کی +

ایک تکرار بیدر کے باعث جو ساتھ درجن سنگہ رئیس جاگیر کلان بوندی کے وقوع مین آئی تھی راو مذکور کو نہایت وقت ہوئی کچھ کلمات بد اوسکی زبان سے نکلے تھے کہ راو نے خفا ہو کر کہا مین جانتا ہون کیا تمسے ہوتا ہے یہ سنکر درجن سنے ارادہ کیا کہ اوسے کتون کے آگے ڈالدیا جاسے یہ کہکر وہ فوج سے علیحدہ ہو کر اپنی جاگیر مین چلا گیا اور اپنے رشتہ داران کو سلوہ بندی کرا کر اور حملہ آوری کر کے بوندی پر قابض ہو گیا یہ سنکر شاہنشاہ سے انرودّ کو مع فوج کے روانہ کیا اوسنے آکر درجن سرکش کو خارج کیا اور اوسکی جاگیر ضبط کر لی قبل از اوسکے اخراج کے درجن سنے ٹیکا یعنے قشقہ گدی نشینی اوپر پیشانی اپنے برادر بلون والہ کے لگایا تھا فیصلہ امور بوندی کر کے راو مذکور باتفاق راجہ بشن سنگہ امبر والہ کے واسطے پاک اور صاف کرنے ممالک شمالی سلطنت کے مصروف ہوا جو زیر حکم شاہ عالم بحیثیت صوبہ دار پنجاب بادشاہ سے تھے اور بمقام صوبہ دار بیچ لاہور کے رہا کرتا تھا اس امر کو سرانجام کر نہین اوسنے وفات پائی +

انرودّ کے دو فرزند تھے بودہ سنگہ اور جوّدہ سنگہ بودہ سنگہ جانشین اپنے والد کا بیچ اعزاز اور منصب کے ہوا فوراً بعد اسکے اورنگ زیب جسنے سکونت بیچ اورنگ آباد کے اختیار کی تھی بیمار ہو گیا اور جب معلوم ہوا کہ اوسکی مرگ نزدیک ہے تو عمائد اور افسران شاہی نے بخوف اس واردات کی درخواست کی کہ اپنا جانشین نامزد کرے بادشاہ قریب المرگ نے جواب دیا کہ جانشینی باختیار خدا ہے اور اوسکی مرضی اور حکم سے وہ چاہتا ہے کہ اوسکا فرزند بہادر شاہ عالم بجاے اوسکے تخت نشین ہو مگر اوسکو اندیشہ ہے کہ شاہزادہ اعظم بمدد فوج کوشش بیچ اپنی تخت نشینی کے کریگا جیسا بادشاہ نے کہا تھا ویسا ہی ظہور مین آیا اعظم شاہ نے جسکی مدد اور اعانت فوج دکھن نے کی تیاری جنگ آوری کی ساتھ اپنے برادر کلان کے کی اور کہلا بھیجا کہ دونون کے دعاوی سلطنت کا فیصلہ میدان دھولپور مین ہوگا بہادر شاہ نے سب رئیسان کو جو اوسکے جانب دار تھے جمع کیا اور اس حال سے اونکو اطلاع دی منجملہ اونکے راو بودہ بھی تھا جسکی شروع عمر جوانی کی تھی اور راو کو اسوقت نہایت رنج بباعث مرگ بیوقت اپنی برادر جوّدہ سنگہ[52] کو

---

[51] یہ بیان مکرر کہنا لاحاصل ہے کہ یہ ترجمہ تحت لفظی نوشتہ اور تواریخ راجگان ہاڑا کا ہے جنہون نے خدمتگذاری شاہنشاہان کی تھی +

[52] اس بدبختی کا حال روزنامچہ مین درج ہوگا +

عاید حال تھا بادشاہ نے اوسکو حکم دیا کہ بوندی جاکر رسمیات موتا ادا کرے اور اپنے رشتہ داران اور وسطہ داران کا اطمینان کرے مگر بدھ سنگہ نے جواب دیا کہ اوسکے فرائض اوسکو مقام بوندی مین طلب نہین کرتے بلکہ ہمراہ بادشاہ میدان جنگ مین طلب کرتے ہین یعنے میدان بوندی مین جہان اکثر جنگ وقوع مین آئی ہین اور یادگاری شجاعانہ سے جو وہان اپنی کارزار مین جان بحق ہوے ہین وہ میدان متبرک تصور کیا جاتا ہے اور یہ بھی زبان پر لایا کہ اوسی میدان مین اوسکا بزرگ شجاع دل یعنے چترسال کام آیا ہے اور اوسکی نام آوری کا وہ بھی شریک ہوا چاہتا ہے اور بفضل خدا اوسکے اسلحہ کو تاج فتح و فیروزی واسطے سلطنت کے نصیب ہوگا +

شاہ عالم لاہور سے روانہ ہوا اور اعظم مع اپنے فرزند بیدار بخت کے دکھن سے اور دونون افواج میدان جاجو متصل دہولپور مین دوچار ہوئین کوئی جنگ کبھی اون جنگ ہاے خونریز مین سے جنکا ذکر خونریزی تواریخ ہندوستان مین درج ہے اس سے خونریزتر نہین ہوئی اگرچہ جنگ مثل عام جنگ ہاے کے واسطے برتری کے ہوتی جسکا فیصلہ امداد اہل اسلام سے ہوتا تو یہ بھی مثل دیگر حرب و غا کو حملہ سخت ہوکر آخر کو کوئی فرار ہوجاتا اور کوئی بفریب علیحدہ ہوجاتا مگر یہان گروہ ہاے شجاعت شعار و جنگ آزمودہ راجپوتان جمع تھے خاندان بمقابلہ خاندان اور قوم بخلاف قوم دیگر راجگان دتیا اور کوٹہ جنھون نے مدت سے خدمتگزاری شاہزادہ اعظم کی کی تھی اور بوجہ مراعات کے اوسکے جانب دار تھے احکام اورنگ زیب کو فراموش کرکے ممد حقوق شاہزادہ مذکور بمقابلہ اصلی وارث تاج و تخت کے ہوے اور دوستی مستحکم رئیسان بوندی اور دتیا کے درمیان تھی جنکی زندگی اور حیات نے ایک سلسلہ فتوحات عظیمہ کا ملک دکھن مین ظاہر کیا تھا خلاف ورزی شاہ عالم جو رام سنگہ کوٹہ والہ نے اختیار کی تھی اوسکی وجہ یہ تھی کہ وہ جانتا تھا کہ رئیس ہم پلہ ہارا ہوجاے اور بخیال فتح کے اوسکو اعزاز مثل بوندی عطا ہوے تھے ایسی ایسی وجوہ ہر جانب ہوئی تھین اس سبب سے اقوام ہارا باہم میدان جاجو مین رخ برخ اور سینہ بسینہ واسطے تصفیہ کرنے حقوق سلطنت اور نیز زیادہ تر اسوجہ سے کہ اون کے اپنے مالک اور رئیس کو برتری اور بزرگی حاصل ہو ملے قبل شروع جنگ کے رام سنگہ نے ایک پیغام راو بوندی کو اس مضمون کا بھیجا کہ جو امر اوسنے اختیار کیا ہے اوس سے درگذر کر شریک اعظم کا ہو اسکا جواب اوسنے تبرش روئی یہ دیا کہ جس میدان مین اوسکے بزرگون نے اپنی جانبازی سے شہرت حاصل کی ہے وہ ایسا نہین کہ اوس میدان مین وہ اپنی بیحرمتی اپنے بادشاہ کی ترک کرکے پیدا کرے +

بودہ سنگہ کے سپرد ایک مقام نامی کیا گیا اوسنے اپنے طریق اور دلاوری سے مدد کافی اوس فتحیابی مین دی جسنے بہادر شاہ کو بغیر شریک کے تخت سلطنت پر قائم کیا طرفین مین قوم راجپوت نے زیادہ تر حصہ جنگ کا اوٹھایا اور راجہ کوٹہ جو قوم کا ہاڑا تھا اور رئیس بوندیلا دلیپ نامی دتیا والہ دونون ضرب گولہ سے کام آئے اور جس امر کو اونھون نے اختیار کیا تھا اوسی مین اپنی جان دی اور حقوق شاہزادہ اعظم اور اوسکے فرزند بیدار بخت کے اونکی مرگ کے ساتھ ختم ہوسے ✤

بجلدوے خدمات نمایان جو اس روز کلان مین بودہ سنگہ نے بروے کار لائین تھین اوسکو خطاب راو راجہ کا عطا ہوا اور بادشاہ کی دوستی قلبی سے سرفراز ہوا اور تا حین حیات اوسکے یہ عزت اور حرمت اوسکی قائم اور برقرار رہی بعد اوسکی وفات کے او تنازعات پیدا ہوے جنمین نبیرگان اورنگزیب کام آئے فرخ سیر تخت نشین ہوا اسکے عہد مین سیدان بارہہ کو بڑی قوت حاصل ہوئی اونھون نے جبر ستانی اور ظلم سے سلطنت کو تباہ کیا اور جب اونھون نے تجویز خارج کرنے بادشاہ کی کی تو راجہ ہاڑا نے جو اپنے قول پر پکا تھا اوسکی رہائی کے واسطے عزم کیا اور اس ارادہ مین ایک جنگ سخت مقام چوک قلعہ مین بروے کار آئی جسمین اوسکا عموی جیت سنگہ اور اکثر اوسکی قوم کے قتل ہوے ✤

عناد جو درمیان خاندانہاے کوٹہ اور بوندی کے میدان جاجو مین جہان رام سنگہ قتل ہوا تھا پیدا ہوا تھا وہ راجہ بھیم اوسکے فرزند اور جانشین کے دلمین قائم رہا لہذا اوسنے مدد سیدان کی کی اور اپنے مطلب کے حاصل کرنے کو اور معاوضہ لینے کو یہان تک وہ آمادہ ہوا کہ اوسنے سیرت راجپوت سے قطع نظر کرکے فریب اور دغا کو رجوع کیا اور اپنے دشمن کو بیخبری مین جب وہ اپنے گھوڑے کو میدان مین باہر قلعہ کے پھیرتا تھا گھیر لیا جو جزوی سپاہی اوسکے ہمراہ تھے اونھون نے اپنے مالک کا نرغہ کرکے بشجاعت اوسکو بچایا گو اونکا نقصان جان بہت ہوا مگر وہ اپنے راجہ کو ایک مقام محفوظ پر لے گئے اس حالت مین جب بودہ سنگہ نے دیکھا کہ وہ بادشاہ کی مدد نہین کرسکتا اور دشمن کی دغا مین گرفتار ہوگیا تھا اوسنے بمجبوری اپنی جانبری فرار[1] سے کی عرصہ قلیل کے بعد فرخ سیر کو اونھون نے قتل کیا اور سلطنت مین بالکل بے انتظامی ہوگئی اور جب عمائد اور راجاؤن نے دیکھا کہ سلطنت خونی و غارتگر سیدان مین

[1] دیکھو جلد اول صفحہ ۴۰۰ کتاب انگریزی جہان تواریخ بوندی کی تائید تواریخ میوار بھی کرتی ہے اور ایک چٹھی دستخطی راجہ جے سنگہ امبر والہ مرقومہ ۱۹ ماہ پھاگن سمت ۱۷۷۵ (۱۷۱۹ع)

اونکا مفر نہین ہے وہ سب اپنی اپنی ریاستون مین چلے گئے[۱] ✣

اب راجہ جے سنگہ امبر والہ نے یہ چاہا کہ بودہ سنگہ کو بوندی سے خارج کرے اور بودہ سنگہ اوسکا مہمان تھا کیونکہ دربار سے یہ اوسکے ہمراہ امبر گیا تھا وجہ تنازع کی اسطرح بیان ہوئی ہے کہ راجہ بودہ کی شادی ساتہ ہمشیرہ جے سنگہ کے ہوئی تھی یہ رانی اول منسوب شاہنشاہ بہادر شاہ کے ساتہ ہوئی تھی مگر بادشاہ نے بنظر رعایت فتح دھولپور خود انکار کرکے راو بودہ سنگہ کے ساتہ شادی کردینے کا حکم دیا تھا مگر اس رانی سے اوسکو کوئی اولاد نہین ہوئی لہذا وہ بنظر رشک اوسکے دو فرزندون کو جو دوسری رانی سے تھے دیکھتی تھی یہ دونون لڑکے کالا میگہ بیگووالہ کی دختر سے تھے جو ایک رئیس منجملہ سولہ رئیسان میوار سے تھا بیچ غیر حاضری اپنے راجہ کے اس رانی نے بہانہ حمل کا کیا اور ایک لڑکا لیکر بیان کیا کہ وہ اوسکا اصلی فرزند تھا جب راو بودہ کو اس طریق مشکوک رانی سے جو مضر اوسکی اصلی اولاد کے حق مین تھا ہوئی تو اوسنے یہ موقع مناسب تصور کرکے رانی کے روبرو سے اوسکے بھائی کو اطلاع دی بھائی نے فوراً رانی سے جو وہان موجود تھی تحقیقات کی مگر رانی نے غصہ مین آکر یا بوجہ اسکے کہ اوسکی حرمت پر شک واقع ہوا تھا یا اس سبب سے کہ اوسکا فریب ظاہر ہوگیا اپنے بھائی کا خنجر اوسکی کمر سے نکالکر اوسکو سخت کلامی سے کہا کہ تو اولاد درزی[۱۲] یعنی خیاط کی ہے اور اوسی مقام پر اوسے مار ڈالتی اگر وہ بھاگ کر اپنی جانبری نہ کرتا ✣

یہ طعنہ جو اوسپر ہوا تھا اسوجہ سے راجہ امبر نے چاہا کہ راو بودہ کو بوندی سے خارج کرے اور ایک اپنے جاگیردار سے کہا کہ گدی بوندی کی لے مگر یہ جاگیردار اندر گدہ دیو سنگہ نامی بہت نیک نیت تھا اوسنے اوس سے انکار کیا بعد ازان اوسنے رئیس کرور کو ترغیب اس فعل کی دی وہ اس ترغیب سے محفوظ نہ رہ سکا یہ رئیس کرور سالم سنگہ نامی ملزم دوچند بے ایمانی کا ہوا کیونکہ اوسکے سپرد عہدہ معتبر حکومت تارا گدہ بھی تھا جس قلعہ کی زد شہر اور محل پر تھی ✣

یہ تنازع خاندانی صرف ایک بہانہ اوس تدبیر ملک گیری کا تھا جو راجہ امبر کی دل مین مدت سے جاگیر تھی

[۱] ان امور کا بیان جلد اول مین ہوچکا ہے لہذا ضرورت یہان اعادہ کی نتھی مگر اس خیال سے یہان تحریر ہوا کہ معلوم ہو کہ کیسی راستی اور صحت کی ساتہ راجگان بوندی واقعات کا بیان کرتے تھے اور نیز اس غرض سی لکھا گیا کہ جو الزام نسبت ذکر کوئی کتاب تواریخ موجود نہونیکا ہی وہ رفع ہو ✣

[۱۲] یہ رانی ہمشیرہ چین یا چیناجی کی تھی جو برادر کلان جے سنگہ کا اور وارث گدی امبر کا تھا اسکو جے سنگہ نی قتل کیا تھا اسی قتل کا بیان راٹہور کا کبیشر اپنے اوس شعر مین حوالہ دیتا ہی جو جلد دوم صفحہ ۱۲۰ تواریخ راٹہور مین درج ہی چیناجی خطاب ولیعہد امبر کا ہی ہمکو معلوم نہین کہ چیناجی جو ایک نام پیار اور محبت کا ہے اوس سے بجے سنگہ سے مراد نہو جسکی گرفتاری کا حال ہمنے صفحہ ۳۶۲ کتاب انگریزی مین ثبت کیا ہے ✣

سے یعنے اپنی حکومت قائم کرنا اور سرراجگان خردونکے اوراس تدبیر کو پوری وسعت اس سبب سے حاصل ہوئی تھی
کہ وہ صوبہ دار مالوہ اوراجمیر اورآگرہ کا تھا اوسنے ہوشیاری اپنا فائدہ اس تنازع باہمی مغلیہ مین نکالا
اخراج فوج سیرمین اوسنے ثمرہ اپنی تدبیر مذکور کا دیکھا اور ایک نمایش سعی وکوشش واسطے اوسکی تحفظ کے
کرکے اسنے ملک مین واسطے بروے کار لانے اپنی تدبیروں کے چلا آیا +

اب تک ملک امبر وسیع نہ تھا لہذا اوسکے راجہ کی ترقی بباعث اوسکے عہدہ دار سلطنت ہونیکی تھی
لہذا راجہ نے ارادہ کیا کہ جسقدر علاقجات سرحدی اوسکے قبضے مین آسکین اونپر دست درازی کرے
اور سواے اسکے اوسکا منشا یہ تھا کہ جو رئیس اوسکے ہمراہ بوجہ اوسکے صوبہ دار بادشاہ ہونیکے
رہا کرتے تھے وہ اوسکی خدمت گزاری اختیار کرین +

اس عہد مین اکثر رئیس آزاد بیچ حدود ملک امبر کے تھے مثلاً سیوانا چوہان جو گرد و پیش علاقہ لالسوٹ
اور گوراہ اور نیمرانا کے سکونت رکھتے تھے اور نہ خدمت کرتے تھے اور نہ خراج جے پور کو دیتے تھے
مگر اپنی فوج مثل فوج شاہی زیر جھنڈہ امبر رکھا کرتے تھے اونکے اپنے گروہ کے آدمی بھی مثل
شیخاوٹ آپ کو کسی طرح مجبور خدمت یا خراج گزاری کا متصور نہین کرتے تھے اور برگوجر راجور کے
اور جادون بیانا کے اور اکثر جاگیرداران قدیم کے بھی یہی خیالات تھے مگر یہ لوگ جب ضعف سلطنت ہوا
تو اپنی حفاظت نہ کرسکے اور اونھون نے بلاتامل منظور کیا کہ اپنے علاقجات بطور جاگیر امبر انکے قبضے مین
رکھا کرینگے اور خدمت گزاری بھی ساتھ فوج مشروطہ کے کیا کرینگے مگر جب جے سنگہ کے خیالات نے
یہ امید اوسکو دی کہ قوم ہارا بھی اوسکی اطاعت منظور کرے تو اوسکو اپنی نادانی اور بیہودگی ثابت ہوئی
لہذا اوسنے ارادہ کیا کہ بودہ سنگہ کو خارج از گدی کرکے اپنی طرف سے ایک راجہ وہان مقرر کرے تو وہ بطور
اوسکے جاگیردار کے رہا کرے گا +

بوجہ رہنے راو قوم ہارا جاب بوجہ مہمانی اور رشتہ خانگی کے امبر مین رہتا تھا جے سنگہ کو خوب موقع
اپنے ارادے کے ظاہر کرنیکا دستیاب ہوا اور اول اوسنے راجہ بوندی سے کہا کہ وہ اپنی سکونت
امبر مین اختیار کرے اور پانچسو روپیہ اوسکے واسطے اپنے ہمراہی کے لیا کرے اوسکا عموی یعنی برادر جیت سنگہ
جسنے بیچ تحفظ اپنے مالک کے بمقام آگرہ جان دی تھی اس ارادہ قبیحہ جے سنگہ پر پہلے سے گیا اور ایک چٹھی
بوندی کو لکھی کہ بیگو رانی مع اپنی اولاد کے اپنے والد کے گھر چلی جاے اور اس امر کے سرانجام کیواسطے

کافی وقت دیکر اوسنے خفیہ اپنے ہمقومون کو باہر دیوار امبر کے جمع کیا اور اسنے راجہ کو اس خطرناک فعل کی اطلاع دیکر اوسکو اس دغاباز مقام سے باہر نکالا راجہ بودہ نے تین سو اپنے ہمقومونکی سرداری مین اندیشہ کسیکا نہین کیا اور روانہ اپنی دارالریاستہ کا ہوا مگر مقام پنچولاس مین جو سرحد باہمی پر واقع تھا اوسکو فوج چیدہ پانچ رئیسان کلان امبر نے گھیر لیا اوسکے جزوی سپاہی محصور ہوے اور جنگ سخت واقع ہوئی راجپوت بمقابلہ راجپوت کے تھا ہر ایک منجملہ پانچون رئیسان امبر کے قتل ہوے اور اونکی جاگیردار رعایا بکثرت کام آئی اور مقام مدفن رئیسان الیہ وا اور سروارا وبھوار جواب تک موجود ہین شہادت معاوضہ ستانی قوم ہارا کا دسنیے مین عمومی راجہ بوندی بھی قتل ہوا اور یہ گروہ شجاعان بوندی اسقدر کم ہوگیا تھا کہ اونہون نے بوندی جانا مصلحت تصور نہین کیا اور بوجہ واقعات پیچ در پیچ کے وہ پامان بیگو مین پہونچے یہ فتح جو بنقصان کثیر حاصل ہوئی تھی باعث بروے کار لانے اپنی تدبیر جے سنگہ کے ہوئی اور دلیل سنگہ کرور والہ نے دختر امبر سے شادی کی اور اوسکو خطاب راو راجہ بوندی کا حاصل ہوا ✣

راجہ بھیم نے خرابی فرع اعلے خاندان سے اپنا فائدہ مستخرج کر کے فوراً رجوع ساتھ اجیت مارواڑ والہ اور سید و نکے کیا اور تنازع قدیم بزرگی اور برتری کو پیش کر کے چمبل کو سرحد قائم کرایا اور اوسپر جملہ اراضی جاگیرداری بوندی واقع مشرق دریاے مذکور کے (باستثناے کوٹھری) قبضہ کر کے شامل کوٹہ کیا ✣

اسطرح چہار طرف سے دشمنون سے محصور ہوکر بودہ سنگہ نے کئی مرتبہ قصد دوبارہ لینے اپنے موروثی علاقے کا کیا مگر کچہ فائدہ مترتب نہین ہوا اور بہت خونفشانی قوم ہارا کی ہوئی آخرکار وہ بمقام بیگو جلاے وطنی مین فوت ہوا اور دو فرزند اوسکے امید سنگہ اور دیب سنگہ نامی باقی رہے ✣

فوراً بعد اسکے یہ دونون فرزندان بودہ سنگہ اونکی والدہ کے مکان سے بھی خارج کیے گئے یعنی اونکی دشمن امبر والہ نے راناکو ترغیب دیکر بیگو ضبط کرایا اس نامردی کے معاوضہ ستانی سے ان دونون شجاعون نے تھوڑے سپاہی جمع کیے اور جنگل پچیل مین پناہ گیر ہوکر سکونت اختیار کی اور وہان سے درجن سال کو جو بعد راجہ بھیم کے گدی نشین کوٹہ ہوا تھا تحریر کی اس راجہ نے بدل افسوس اونکی بدنصیبی پر کیا اور اپنی علو ہمتی سے نہ صرف اونکی پرورش کی بلکہ اونکی مدد پیچ دوبارہ حاصل کرنے اونکے ملک موروثی کے عمل مین لایا ✣

باب چہارم

راو امید کا فوج امبر کو شکست دینا ـ جنگ وبلانا ـ امید کو شکست ہونی اور فرار ہونا ـ سقط ہونا ہنجا اوسکے اسپ کا ـ اوسکا پناہ لینا بیچ ویرانہ اور کہال چیبل کی ـ دوبارہ حاصل کرنا اپنی دار الریاست کا ـ سپہر دیان سے خارج ہونا ـ ملنا ساتہ بیوہ اپنے والد کے ـ موہ مذکور کا متطلب اعانت ہولکر سے درباب دوبارہ قائم کرنے امید کے ـ راجہ امبر کا بمجبوری اعتراف کرنا حقوق امید کا ـ اوسکا بوندی دوبارہ پانا ـ خودکشی راجہ امبر ـ اول مرتبہ علاقہ علیحدہ ہوکر مرہٹہ کو ملنا ـ مادہو سنگہ امبر والہ کا اظہار برتری اوپر ہروتی کے ـ اصلیت مطالبہ اوسپر ـ ظالم سنگہ ـ دست اندازی مرہٹہ ـ امید کا عوض لینا رئیس اندرگڈہ سے ـ اوسکے وجوہ اور نتائج ـ امید کا ترک ریاست کرنا ـ رسوم جگراج یعنے ترک ریاست ـ اجیت کا گدی نشین ہونا ـ امید کا تیرتہہ کرنا ـ اوسکی آوارگی ـ وجہ آوارگی کے روکنے کی ـ اجیت کا قتل کرنا رانا میوار کا ـ ستی کی بددعا ـ مرگ زبون اجیت ـ پورا ہونا پیشین گوئی کا ـ راو بشن سنگہ کا گدی نشین ہونا ـ امید کا اعتبار نکرنا اوپر اپنے نبیرہ کے ـ اونکی مصالحت وفات امید ـ فوج انگریزی کا بعد بوندی ملک ہروتی مین گذر کرنا ـ دوستی ساتہ انگریزون کے ـ فائدہ جو بوندی کو حاصل ہوا ـ بشن سنگہ کا وبائی ہیضہ سے وفات پانا ـ اوسکی ممانعت واسطے ستی ہونیکے ـ اوسکی سیرت ـ مصنف کتاب ہذا کا محافظ اوسکے فرزند راو راجہ رام سنگہ کا مقرر ہونا +

امید صرف تیرہ سال کی عمر کا تہا جب اوسکا دشمن خاندان یعنے راجہ امبر سمت ۱۸۰۰ (سنہ ۱۷۴۴ع) مین فوت ہوا جب اسکی خبر اوسکو پہونچی اوسنے فوراً لبسرداری اپنے ہمقوم کے حملہ اوپر مقامات پٹن اور کیتولی کے کیا اور دونون مقامون کو اپنے قبضے مین کرلیا جب یہ خبر مشہور ہوئی کہ لبسر لودہ سنگہ بیدار ہوا جملہ قدیم ہارا اوسکے گرد جمع ہوے اور درجن سال کوٹہ والا اصلی رئیس قوم ہارا کا یہ حال سنکر بہت خوش ہوا اور علو ہمتی سے اوسکے پاس کمک بہیجی +

ایشری سنگہ نے جو اب رئیس امبر ہوا تہا اپنے والد کی صاحب تدبیری کا پیرو ہوکر تجویز کی کہ کوٹہ اوسکا مطیع فرمان ہوجاوے اور نیز فرع کلان یعنے بوندی جو تا بید امید صغر سن کے ہوتی اوس سے خلاف ورزی اوسکی حکومت کی جو پائی گئی تو اوسنے یعنے راجہ امبر نے اپنی تدبیر کو ظہور مین لایا اور محاصرہ کوٹہ کا کیا مگر اس محاصرے کا نتیجہ متعلق ہماری اس تواریخ نویسی کے نہین ہے ـ ہنگام واپسی کوٹہ سے ایشری کے

ایک گروہ نانک بلنچھی واسطے حملہ کرنے اوپر امید کے روانہ کیا کہ ہنگام اوسکی واپسی کے بمقام قدیم بودہ ہاری
درمیان قوم مینا کے جو اصلی رئیس کوہستان صحرائی کے تھے جنگ آزما ہون جنھون نے اکثر واسطے
ہارا کے خدمت کی تھی باوجودیکہ اونھون نے اونکے حق موروثی چھین لیے تھے شجاعت عنفوان جوانی
اور لڑکا لیف امید صغر سن کی نے اونکے دلون کو اسقدر قابو مین کیا کہ پانچ ہزار تیر انداز اوسکے پاس
جمع ہوے اور مستدعی اس امر کے ہوے کہ اونکو اپنے دشمن کے مقابلے مین لیجاے اس فوج ملکی کے
ساتھہ وہ روبرو اپنے دشمن کے بمقام بچوری ہوا اور جب کہ چالاک کوہی فوج کو لوٹتے تھے امید نے
فوج جے پور پر شمشیر بدست حملہ کیا اور بلا اظہار رحم اونکو تیغ بیدریغ کیا اونکے نقارے اور جھنڈے
چھین لیے جب اس شکست کی خبر پہونچی تو ایک اور فوج اٹھارہ ہزار سپاہ کی بسرکردگی نراین داس قوم کھتری
بمقابلہ دشمن روانہ کی گئی مگر فتح بچوری نے طبیعت قوم ہارا کو مستقل کر دیا تھا اور ہر طرف سے وہ لوگ
زیر جھنڈہ راجہ صغر سن جمع ہوے اور راجہ نے ارادہ کیا کہ کچھ چیز بیچ عام جنگ کے دریغ نہ رکھی جاے
دشمن یعنے فوج امبر تا بمقام دبلانا پہونچی تھی جب جنگ قریب تھی امید دیبی کے مندر مین گیا جو اونکے
کل کی تھی یعنے خاندان کی تھی اور جونہی اوسنے سر روبرو سے آسا پورنا دیبی کے خم کیا اور اوسکی آنکھہ
اوپر برج بوندی کے پڑی جو اوسوقت دغاباز دعویدار کے قبضے مین تھے اوسنے قسم کھائی کہ یا تو اوسکو
فتح کرے یا مرجاے گا ❊

ایسے خیالات نے ترغیب اور دلدہی اوسکے شجاع ہمقوم کی کی جو آکر گرد نارنجی رنگ کے جھنڈے کے
جو جہانگیر نے راو رتن کو عطا کیا تھا جمع ہوے اور جب اونھون نے راستہ دبلانا کا صاف کیا تو اونھون نے
دیکھا کہ دشمن بھی آراستہ اور آمادہ جنگ ہے منجملہ ان غولون کے ایک غول کے جو برچھی رکھتے تھے
ہمراہ لیکر امید مع اپنی ہارا فوج کے حملہ کرنے کو آگے بڑھا اوسکا جسم اور دل قابل مقابلہ کرنے کے نہ تھا
یعنے کوئی اوسکا مقابلہ نہین کر سکتا تھا دشمن کی فوج مین وہ گھس گیا اور اونمین راستہ کاٹکر دوسری جانب تک
چلا گیا اور پھر فوج دشمن پھر برابر جم گئی اور پھر گولہ وغیرہ برستے تھے شمشیر بدست وہ اون مین گھس گیا
ان دونون حملہ ہاے بیجگری مین شجاعان امید کا بڑا نقصان ہوا اول حملہ مین اوسکا ماموں پیرتھی سنگہ
سولانکی والہ مع مہاراجہ مرجاد سنگہ موہرا والہ جو ایک شجاع قوم ہارا سے تھا کام آئے یہ مرجاد سنگہ ایسے وقت مین مرا
جب اوسنے اپنا چکر بجانب رئیس کھتری جو سردار فوج امبر تھا پھینکا تھا پراگ سنگہ رئیس سورن جو ایک شاخ

خاندان تھانہ جاگیر کی ہے قتل ہوا اور اکثر آدمی کہ مشہور بھی ہین جان بحق ہوئے اسپ سواری امید کو ایک گولہ توپ کا لگا اور زخم سے اتر پڑا اور اوسکی نکل ترین شجاعت اس نوجوان شجاع کی جسکی مدد اوسکے رشتہ دار اور ہمقوم بعد کی کرتے تھے بیکار تھی رئیسان ہمراہی نے دیکھا کہ اونکی جان جسکو وہ محفوظ رکھنا چاہتے تھے مفت جاتی رہیگی اونھون نے عرض کی کہ اب اس معاملے کا ترک کرنا مناسب ہے کیونکہ اگر وہ زندہ رہینگے تو بوندی اونکی ہو سکتی ہے اور اگر کام آئے تو اونکی جملہ امید ختم ہو جائیگی ❊

ساتھ افسوس اور خلاف مرضی اپنے اوسنے منظور کیا اور بجانب گھاٹی سوالی روانہ ہوئے جو راستہ اندرگڈہ کا تھا یہان وہ گھوڑے سے اوترا کہ اپنے اسپ وفادار کو دم دے اور جونہی اوسنے تنگ کھولا گھوڑا گر کر مر گیا امید بیٹھکر رویا اور یہ گھوڑا اوسکا ایسی ہی قدر کے لائق تھا یہ گھوڑا عراق کا تھا جو بادشاہ نے اوسکے والد کو دیا تھا اور بہت اکثر لڑائیون مین سواری مین تھا یہ خوش طبع باراصغر سن کا چند روزہ تھا کیونکہ یادگار ہنجا کی تعظیم ہوتی تھی اور جب امید نے گدی حاصل کی تو اول اوسنے ایک تصویر اس گھوڑے کی بنوا کر جسنے اوسکو ایسی عمدگی سے جنگ دبلانا مین اپنی پشت پر رکھا تھا قائم کی شہر کو چوک مین یہ تصویر رکھی گئی اور ہر ایک ہارا اوسکی تعظیم کرتا ہے اور اوسکے حال کو وہان بیان کرتا ہے جہان اوسکے فتوحات نمایان کا بیان ہوتا ہے گو چندروز کی شکست سے اوسکے حال کو پوشیدہ کرتی ہے [سلہ] ❊

امید بمقام اندرگڈہ جو قریب تھا پیادہ پا پہونچا مگر اس ونمابار قوم ہارا نے جسنے حکومت امید کی اختیار کی تھی اسنے راجہ کو نہ صرف انکار گھوڑے کے دینے سے کیا بلکہ اوس سے کہا کہ وہ علاقہ سے چلا جاوے کیونکہ وہ یہ حرف زبان پر لایا مین پوچھتا ہون کہ تمھاری مراد اندرگڈہ اور بوندی کے تباہ کرنے کی ہے یعنے اگر تم یہان رہوگے تو یہ علاقہ اور بوندی دونون تباہ اور برباد بدست دشمنان ہو جائینگی راجہ صغرسن نے وہان پانی پینا بھی گوارا نہ کیا اوسکو نہایت رنج اس سوء مہمان نوازی سے ہوا اور اوسنے راستہ کروین کا لیا یہان کے رئیس نے بدلہ رئیس سابق کی بداطواری کا دیا یہ رئیس پیشوائی کرکے اوس سے ملا اور جسقدر اعانت اوس سے ممکن تھی وہ دی اور ایک گھوڑا بھی پیش کیا راجہ نے اسکو رخصت کیا اور کہا کہ جب بخت مددگار ہوگا تو وہ بھی اپنی سپاہ سے مدد کریگا یہ کہکر اپنے قدیم مامن کا راستہ لیا یعنی محلات ویرانہ رام پورا واقع کنارہای کنارہ چمبل ❊

سلہ جسنے اس گھوڑے کی تصویر کو سلام کیا اور اگر ہم قوم ہارا مین رہتے تو ہر نوروز تیوہار مقررہ اوسکے گلے مین ہار بھی ڈالتے ❊

درجن سال کوٹہ والہ نے جسنے بڑی شجاعت سے اپنی دارالریاستہ کو بخلاف دعوی برتری ایشری سنگھ اور اوسکے حامی یعنی آباسیندہیہ کے محفوظ رکھا تھا زیادہ تر متوجہ معاملہ امید کا ہوا راجہ کوٹہ کا دربار اور اوسکی فوج زیرحکم اور مشورہ ایک بھاٹ کے تھی جسکو ترغیب بباعث شجاعت اس بارا صنوس کے ہوئی کہ فوج اور اپنی شاعری سے تایید معاملہ امید کی کرے اور اوسکو اونسے بزرگون کے محلات مین دوبارہ قائم کرے مطابق اسکے کل فوج کوٹہ بسرکردگی بھاٹ مذکور شامل فوج رشتہ داران اور دوستان امید اکے ہوتی اور ارادہ یعنے بوندی کا کیا بوندی کی جسکی دیوار بباعث جنگ متواترہ کے شکستہ ہوگئی تھی باسانی لے لی گئی اور حملہ قلعہ پر شروع تھا کہ ایک دغا باز نے جو ہمراہ تھا بھاٹ مذکور پر ایک ضرب کاری ماری جسکے صدمے سے وہ مرگیا مگر اوسکی مرگ مخفی رکھی گئی اور ایک چادر اوسکے جسم پر ڈالدی گئی حملہ آور آگے بڑہتے گئے اور شخص متصرف بوندی کو اندیشہ پیدا ہوا اور وہ رو بفرار لایا امید سنگھ کی امید بر آئی اور اوسکو اوسکی والد کی گدی پر جانشین کیا +

دلیل فرار ہوکر اپنے مالک امبر کے پاس گیا راجہ جسقدر فوج دے سکا اوسقدر بسرکردگی کیشو داس قوم کھتری کے اوسکے ہمراہ دی کہ جاکر بارا کو پھر خارج کرین بوندی کا محاصرہ ہوا اور جو فرصت اوسکو واسطے تیاری تحفظ کے نہ ملی لہذا امید نے بمجبوری اون دیوارون کو چھوڑا جنکو اوسنے ایسی مردانگی اور شجاعت سے حاصل کیا تھا جھنڈہ دھوندہار پر ایک کنگورہ دیوار بانگو پر قائم ہوا اب جو نیک نیتی اس دلیل کے دلمین آئی اوسکا بیان ہوتا ہے یعنے جب اوسکے مالک امبر والہ نے چاہا کہ پھر اوسکو گدی نشین کرے اوسنے انکار کیا اور کہا کہ وہ دوبارہ الزام خلاف ورزی اپنے مالک کا اپنے سر پر نہین رکھے گا کہ پہلے مرتبہ کی حرکت سے وہ گناہ مردمان مین ملزم ہوچکا ہے +

امید پھر سرگردان ہوا اور اوسنے اعانت میوار اور مارواڑ سے چاہی اور کبھی اپنے عنا دلی کو بخلاف اپنے حقوق کے چھین لینے والے کے کم نہین کیا بلکہ تاخت وتاراج اوسکے موروثی ملک مین متواتر کرتا تھا ایک مرتبہ وہ بمقام نبودیا پہونچا جہان کچھواہہ رانی بیوہ اوسکے والد کی اور باعث ان سب خرابیون کی اپنی ذات سے اور دنیا سے خفا ہوکر رہتی تھی اب بعد گذر جانے وقت کر افسوس کرتی تھی کہ کیا کیا خرابی وہ اوپر اسپنے شوہر کے اور اپنی ذات کے اور اوس خاندان کے جسمین وہ آئی تھی لائی تھی امید اوسکی ملاقات کو گیا اور ملاقات سے اور زیادہ رنج رانی کو جو آپ کو بددعا دیا کرتی تھی ہوا امید کی تکالیف

اور اوسکی شجاعت جو باعث تکالیف اور بھی بہتر ہوگئی تھی اور جو صرف اس رانی کی خواہش ز بون سے
کہ اسکا حق تلف ہو اور اوسکی اولاد کو جو اوسنے متبنے خلاف واقع کیا تھا ملی پیدا ہوئی تھین باعث اسکی
ہوئین کہ رانی مذکورہ کے دلمین خیالات پشیمانی اور رحم اور رنج کے پیدا کرین اسوجہ سے رانی نے چاہا
کہ کچھہ معاوضہ اپنی حرکات گذشتہ کا کرے لہذا وہ جانب دکھن روانہ ہوئی کہ بودہ سنگہ کے فرزند کیواسطے
استدعا اعانت کی کرے جب وہ کنارہ دریاے نربدا پر پہونچی تو ایک منیار اوسکو دکھایا گیا اوسپر کندہ تھا
کہ کوئی شخص اوسکے خاندان کا اس دریا کا عبور نہ کرے اور اسکو بھی مثل دریاے اٹک اٹک کہتی تھی
مثل راجپوتنی اصلی کے اوسنے اوسکو توڑ ڈالا اور دریا مین پھینک دیا اور حسب عقائد عقلی بیان کیا
کہ اب ممانعت نہین ہے جب توبخانہ ساتہ نحو الغرض عبور دریا کر کے وہ فوج ملہار راو ہولکر مین پہونچی
ہمشیرہ جے سنگہ جو راجہ نوی اختیار ہندوستان تھا اب ملتجی ایک رئیس قوم چوپان جنکا پیشہ غارتگری تھا ہوئی
بلکہ اوسکو اپنا برادر بنایا کہ وہ بوندی لیکر سرگردان امید کو دے +
ملہار گو عمدہ خاندان کا نہ تھا مگر جو باتین عمدگی ہوتی ہین سب اوسمین تھین اور اوسنے سب امور رانی کو
منظور کیا کس قدر اوسکی منظوری متعلق دوسری درخواست سے تھی جو رانا ے میوار نے بابت مدد کے
بیچ ایک معاملہ شادی کی جسمین وعدہ گدی امبر کا نسبت رانی خاندان مذکور کے ہوا تھا ازروے تواریخ بوندی کے
معلوم نہین ہوتا کیونکہ اوسمین ذکر صرف اوسکے اپنے راجہ کے معاملات کا درج ہے مگر ہم بلالحاظ
شجاعت ہولکر کے اپنا شک نسبت مدد دہی ہولکر صرف اس معاملہ رانی مین ظاہر کر سکتے ہین اور وہ
ہرگز ایسا نہ کرتا اگر اوسکو خیال اوس زر کثیر چونسٹھہ لاکھہ روپیہ کا نہوتا جو رانانے دینا منظور کیا تھا
اس غرض سے کہ ایشری سنگہ خارج از گدی ہو کر گدی اوسکے برادر زادہ مادہو سنگہ کو ملے (دیکھو تاریخ
میوار جلد اول صفحہ ۴۲۴) کتاب انگریزی +
پھر کیسا ہی ہو مگر تواریخ بوندی سے دریافت ہوتا ہے کہ رانی مذکور بجاے اسکے کہ واسطے ضرورت
خبر دہی رہائی بوندی فوج مرہٹہ کو سیدھی جے پور لے گئی اور واقعات حامی اور مددگار اوسکی مطلب کی ہوئی
طریق ایشری سنگہ نے اوسکے اپنے نزدیک بھی دشمن پیدا کر رکھے تھے جنھون نے اس موقع کو
مفید مطلب اپنے تصور کر کے معاملات بوندی اور میوار کی اعانت اختیار کی وہان کی راجاون نے
اوسکو قبضہ اپنے جانب کر رکھا تھا +

راجہ امبر نے جب سنا کہ فوج مرہٹہ نزدیک اوسکی دارالریاستہ کے آگئی وہ فوراً وہان سے روانہ ہوا کہ آگے بڑہکر اوس سے مقابل ہو مگر اوسکی فوج کی تعداد کی نسبت اوسکو مغالطہ دیا گیا اور یہہ حال اوسکو جب تک معلوم ہوا جب تک وہ قلعہ بہاگرو تک پہونچا اور وہان محصور ہوگیا جب وقت ہاتہہ سے جاتا رہا تھا اوسوقت اوسنے دیکہا کہ فریب نے اپنا کام تمام کرلیا ہے اور جو اعتبار اوسنے اپنے دیوان مقتول کے جانشین پر رکہا تھا اوسکا ثمرہ اوسکو حاصل ہوا کبیشر نے ایک اشلوک یعنے شعر مین اسکا حال درج کیا ہے ٭

جب ہی چھوڑا ایشورا　　راج کرنا کے آس
منتری موتا ماریا　　کھتری کیشوداس

یعنے ایشری نے سب امید راج کی کہودی جب اوسنے دیوان کیشوداس کو قتل کیا پسران دیوان ہرسہائے اور گورسہائے نامی نے مغالطہ اپنے راجہ کو نسبت فوج دکھنی کے دیا اور دروغ تعداد اوسکی تبائی اور تہوڑی اور غیر کافی فوج کے ساتہ اوسکو واسطے جنگ کرنے کے لے گئے جو فوج کبیشر کے مقابلہ مین آنا دیوانہ پن تہا لہذا وہ اس جاگیر امبر کے قلعہ مین چلا گیا اور وہان دس روز کے محاصرہ کے بعد اوسنے مجبوری یہی نہین لکہدیا کہ وہ بوندی دیدیگا اور جملہ حقوق نسبت اوسکے منجانب اپنے اور اپنے ورثا کے چہوڑ دیگا بلکہ وہ بنظر استحقاق کے ٹیکا امید کی پیشانی پر لگائیگا اس سند کو اور فوج کوٹہ کو ہمراہ لیکر وہ بجانب بوندی روانہ ہوے دغاباز خارج کیا گیا اور جب یہان خوشی تلک لگانے امید کی ہورہی تہی امبر مین چتا بنتی تہی جسمین اوسکے دشمن کی لاش جلائی جاتی راجہ ایشری اس بخرجی کا متحمل نہوکر زیست سے تنگ ہوگیا اور زہر کہا کر اپنی حیات اور دشمن کو الوداع کیا اور اسطرح معاملات بوندی اور میوار مین تسہیل پیدا کی ٭

اسطرح سمت ۱۸۰۵ (سنہ ۱۷۴۹ء) مین امید نے اپنے ورثہ موروثی بعد چودہ سال کی جلاے وطنی کے دوبارہ حاصل کیا اس عرصہ مین ایک دغاباز بارگدی بوندی تہا مگر اس نزاع نے اوسکی اکثر رونق کم کردی تہی اور بواسطہ دیگر وجوہ کے جو شامل اسکے ہوے آخرکار اوسکو آب اتار ہنیہ کا باقی۔ کہا طہار راو بانی ریاست ہولکر باعتبار اپنے بہائی ملفوظی ہونے رانی بیوہ بدہ سنگہ کو خطاب ماہون مید تسعین کا رکہتا تہا مگر وہ اپنی قوم کے مسائل مین بہت مستحکم تہا اوسنے اسلحہ واسطے تحفظ مظلوم کو بوجہ خیالات شجاعت آمیز

جو راجپوت کی قوم کی عادت مین ہے نہین اوٹھاتے مگر ایک جزو علاقہ بوندی کو معاوضہ معقول اور علامات لاثانی احسانمندی بہ نسبت خطاب بھائی اور ماموں کے تصور کیا مطابق اسکے اوسنے درخواست کی اور شہر اور ضلع مین واقع کنارہ چپ دریاے چنبل[1] بذریعہ سند جائز کے حاصل کیا +

صرف معاوضہ (اگر اسکو معاوضہ کہو) بابت ان چودہ سال کے بیدخلی کے مقامات مستحکم یعنی قلعہ تعمیر کردہ دلیل سنگہ ہے جسکی زد محالات اور شہر پر ہے اور جسکو تاراگڈہ کہتے ہین مادہو سنگہ نے جو گدی نشین جیپور ہوا تھا وہی تدبیر عمل مین لایا جو جے سنگہ نے شروع کی تھی اور جسکے بروے کار لانے مین اوسکے جانشین نے جان کھوئی تھی یعنے ریاستہاے خرد وسطی ہند کو مطیع امبر کرے اس نیت سے کوٹہ کا محاصرہ ہوا اور امید خارج کیا گیا اور چونکہ یہ امر بغیر امداد فوج ممکی کے نہین ہو سکتا لہذا اس فعل سے بیہ فائدہ ممکی کا ہوا یعنے وہ مدار المہام ہو گئے اور سب اونسے بدگمان اور اپنے کاروبار سے محروم ہوے مادہو سنگہ نے جو قلعہ رنتھمبور حاصل کیا اوسکے ذریعہ سے استحقاق برتری ظاہر کیے جسوقت سے یہ قلعہ راوسورجن نے اکبر بادشاہ کے حوالے کر دیا تھا اوسوقت سے اس قلعہ کی بزرگی قائم ہوئی تھی اور یہ قلعہ یعنے علاقہ ضلع اجمیر مین اول سرکار کہلاتا تھا اسمین تراسی محال سے کم شامل نتھے اور ایک محال جاگیر کلان کا لیا اور اسمین نہ صرف کوٹہ اور بوندی مع اپنے ماتحتان کے شامل تھی بلکہ کل ریاست شیوپور کی تھی اور جملہ جاگیرہاے خرد بجانب جنوب بان گنگا بھی شامل تھین اسکا اوسط ابتدائی امبر ہے دراصل باستثناے محمود آباد واقع بنگالہ یہ مقام رنتھمبور نہایت وسیع سرکار سلطنت مین بھی تھی عہد ضعف سلطنت کے اس قلعہ کو ایک تجربہ کار اور آزمودہ کار افسر نے اوسوقت تک قائم رکھا جب تک سامان اور رسد اوسکے پاس موجود رہی جب یہ ختم ہوئی تو اوسنے بنظر اسکے کہ اگر مرہٹہ کے ہاتہ مین جاویگا تو واسطے ہمیشہ کے گدی سے جاتا رہیگا اوسنے ایک راجپوت راجہ کی تلاش کی کہ اوسکے سپرد کردے

[1] صحیح اوس زمانہ کے جب غارتگری مرہٹہ کی شروع ہوئی ایک خزانہ متشکلہ ایسی حاصلات کا قرار پایا تھا پس پانچ کے بھی حصہ ہوے ایک پیشوا کا اور دوسرا سیندہیا کا مگر حصہ پیشوا صرف براے نام تھا اور ہولکر اس روپیہ کو حساب خدمت و مدد ریاست پونا مین لیجاتا تھا بیچ عام صلح سنہ ١٨١٨ع کے یہ ضلع جو مدت سے جاتا رہا تھا اور اوسکی خواہش قائم تھی ایک مرتبہ یہ شامل بوندی کے ہوا جس سے نہایت خوشی اور احسانمندی راجہ اور رعایا کی ہوئی اس امر کے وقوع مین لانے کیواسطے بغیرہ امید کی مصنف کتاب ہذا نے وہ خوشی اور تسلی کہ جو کم خود اوسکے بیٹے راجہ کے اطمینان سے نتھی +

اس غرض سے اوسنے راجہ بوندی کو کہلا بھیجا مگر اوسنے بنظر اسکے کہ اگر وہ اوسکو اپنے قبضے مین نرکہہ سکا
تو اوسکی تابعداری مین فرق آجائیگا انکار کیا لہذا جب کوئی اور امر باقی نہ رہا تو اوسنے راجہ امبر کو دیدیا
کہ اب آیندہ وہ اوسکی خود حفاظت نہین کرسکتا تھا ✦

صرف اسوجہ سے دعوی جے پور بابت خراج کوٹھری یعنے جاگیر ہروتی کے پیدا ہوا تھا جو دعوی اصلاً کا
سایہ بھی نہین رکھتا تھا مگر اوسکے قائم رکھنے نے بوجہ اظہار برتری اور جزوی سالانہ کے پچاس سال تک
جوش دلون مین پیدا کیا ہے اور اوسکے موقوف کرنے کا اب اچھا وقت آگیا ہے[ا] ✦

اس برتری کے اظہار نے جو اوپر کوٹہ اور بوندی کے ظاہر ہوئی اول مرتبہ اوس مشہور راجپوت زمانۂ حال
یعنے ظالم سنگہ کوٹہ والہ کو ہماری اطلاع تک پہونچایا اور جس سال جو اوس زمانہ مین ریاست مذکور کا
رئیس تھا اپنے جسم مین خون ہاڑا کا سبب رکھتا تھا اور اوسکو تحمل ایسے حقوق کا نتھا جو اسکے بھائی
راجہ امبر نے بوجہ قبضہ چند روزہ قلعہ رنتھمبور کے اپنی نسبت قرار دیے تھے اور اوسنے یہ کہا کہ جو وہ
سابق صوبہ دار بادشاہی تھا تو وہ اپنے اختیارات اپنے تک رکھے جنگ بھوارو جو سمت ۱۸۱۷ (۱۷۶۱ع)
مین واقع ہوئی تھی اوسنے واسطے ہمیشہ کے ان حقوق کو زائل کردیا تھا اور اوس موقع پر ظالم سنگہ
گو صغر سن تھا مگر زیادہ تر مدیع تحفظ آزادی اوس ریاست کے ہوا تھا جو آخرکار اوسکی حکومت مین
آنے والی تھی مگر یہ معاملہ تعلق تواریخ کوٹہ سے رکھتا ہے اور یہان اوسکا ذکر کچہ ضروری نتھا مگر یہ یہان
کہہ سکتے ہین کہ اگر فوج بوندی شامل کوٹہ کے بیچ عام معاملہ کے ہوتی تو اوسنے اپنی جاگیر کو بری خراج سے کرلیا ہوتا

[ا] عام پنچ یعنے فیصلہ کرنے والے ظالم سنگہ نے ذمہ کیا کہ وہ اونکا اطمینان کریگا اور اوسکو محفوظ فوج جیپور کے ہر سال
آنے سے رکھیگا اور صلحنامجات اندرگڈہ اور بلون اور انتردہیہ کو اپنی طرف راجع کیا گورنمنٹ انگریزی ان مورخی الواقعی
تاریخ دانی سے جو نا واقف تھی اور نہین جانتی تھی کہ دست اندازی امور مین بیچ اونکی حالت ظاہری مین کرین التفت بجانب
دعوی بوندی بابت ولاپانے حکومت اصلی اپنی اور پر اوسکے اصلی جاگیرداروں کے نہین ہوئی باوجود شکرگزاری اور
احسانمندی بابت دوبارہ پانے ملک کے بشن سنگہ جو شجاع اور نیک نیت تھا آہ سرد کو روک نہ سکا جب اوسنے مصنف کتاب کی
زبانی سنا کہ لارڈ ہیسٹنگ صاحب مقدمات کوٹھری کی سماعت نہین کرینگے جنہون نے اپنی رفاقت ساتہ ظالم سنگہ کوٹہ والہ کی کی بشن سنگہ نے
کنایۃً جو اون لوگونکی عادت ہے نہایت افسوس سے کہا میرے بازو شکستہ ہین ورنہ کچہ مشکل نتھا کہ دعوی جیپور کا فیصلہ ہوا اور کار پرداز گویا
اپنے مداخلت اوٹھالی اس سے کچہ نقصان اوسکا نہوتا مگر فائدہ کثیر اور یقینی بوندی کی قائم رہتی اور بوندی نے ہماری معرفت اعانت حاصل کرنیکا استحقاق پیدا کیا ہے

جو خراج وہ اب تک بمجبوری جے پور کو دیتے ہین +

امید کی طبیعت بالکل مائل اسکی تھی کہ وہ بہبودی اور رفاہ ملک مین دوبارہ قائم کیجاے جو بندریج سال گذشتہ کی تبدیلات کثیر نے بیخ و بن سے برکندہ کردی تھی مگر اوسکے ارادہ باطل اور اوسکی کوشش محدود بوجہ بے سامانی اور قوت اور طمع مرہٹہ طامع کے جنکے وسیلے سے اوسنے اپنی دار الریاست پر قبضہ پایا تھا ہوتی تھی مگر ہنوز کوئی قاعدہ خاص انتظام کا قائم نہین ہوا تھا اور راجپوت کی یہ امید تھی کہ اونکا وقت مقررہ پر آنا جو مثل آمد ملخ اونکے ملک مین تھا چندروزہ ہوگا اس غلطی کلان و عام کے باعث جملہ ریاستہاے راجپوتانت ان دست اندازون کو اپنی قوم کے فسادات اور تنازعات مین شامل کرتے تھے اور اس مداخلت مین زیادہ تر نقصان قوم ہارا بوندی والہ کا ہوتا تھا اور اونکو وجہ افسوس کرنے کی زیادہ تر تھی مگر قبضہ مرہٹہ کا جو اوپر اراضی دیوابانکو کے تھا یہ قوت ہرگز حاصل نہین کرتا اگر سپاہ شجاع اور دل دانا امید کا اپنی رعایا کی ہدایت بیج اوسکی عمر طویل کے کرتا اوسکی ملک داری کے عوارض جو قبل از وقت عائد ہوے تھے ایک اور دلیل صداقت اس امر کی پیدا کرتے ہین کہ کسی طرحکا انتظام ہو اگر قوانین اور قواعد اور ضوابط اوسمین پیش نظر نہین گے تو وہ ہرگز کامل نہوگا +

ایک فعل معاوضہ ثانی نے نیکنامی امید کو داغ لگایا مگر دراصل وہ امر واجبی اور نیک تھا اور اوس فعل کو بدل ہم اوسکا بیان نہایت شجاعت اور دانائی اور بے قصوری کے ساتھ کرسکتے ہین جسکا ثانی کوئی تواریخ راجپوت مین درج نہین ہوا ہے آٹھ سال گذر گئے تھے جبسے اوسکو ملک ملا تھا اور ہم یہ کہہ سکتے ہین کہ جسقدر بے اعتنائی اوسکے ساتھ ہوئی تھی اور جس جس نے کی تھی وہ سب اوسنے فراموش کی تھی یا معاف کردی تھی کیونکہ کوئی انسان ایسا نہین جو ایسی دغابازی کے افعال جو جاگیردار اندرگڈہ نے بعد شکست دیلانا کیے تھے فراموش کرے اور چونکہ اسقدر عرصہ دراز گذر گیا تھا کہ کچھ معاوضہ کسی سے بابت دغابازی کے جو اوسکے ساتھ کی گئی تھی نہین لیا گیا تھا اس سے یہ نتیجہ مستخرج ہو سکتا تھا کہ ذاتی فیاضی اس راجہ فیاض دل کی ساتھ صاحب تدبیری صائب کے شریک ہو کر باعث قطع نظر کرنے سزادہی قصورات کی ہوئی گو قصورات کے معاوضہ لینے کا استحقاق اپنا اوسنے فراموش نہین کیا تھا وہ کمتر راجپوت جو ایسے موقع پر ضروریات اپنے راجہ کی دیکھے اور اونکا دفعیہ نہ کرے وہ نسبت اپنے سواے الزام اور ناپسندی کے نظر نہین کرسکتا مگر اوسکا دل اسقدر کمینہ تھا کہ اوسنے ہرگز خیال اوسکے

معاوضہ کا ساتہ خدمتگزاری آیندہ کے نہین کیا وہ بدعاے بدترقی اوس شخص کی زبان پر لاتا تھا جسکو
اوسنے تکلیف دی تھی اور اوسکے معافی قصورات کو بھی ناپسند کرتا تھا بلکہ اور افعال قبیحہ اور ایذا رسانی سے
اپنے افعال قبیحہ سابقہ کو ترقی دیتا تھا اور ایسے نازک موقع پر اوسنے یہ فعل قبیحہ کیا تھا کہ بغیر بیان کرنیکے
اوس سے چشم پوشی نہین کیجاتی امید نے نارجیل علامت پیغام شادی پاس مادہو سنگہ کے نام
اپنی ہمشیرہ کے بھیجا تھا اسکو اوسنے مجمع عام عمائد و رؤساے دربار مین اور ساتہ ادب او رتعظیم تمام
جو لائق ایک مشہور راجہ راجپوت کے تھی قبول کیا اوسوقت مین دیو سنگہ اندرگڈہ والا بھی جیپور مین
واسطے ملاقات کے موجود تھا راجہ نے اوسکی عزت افزائی ساتہ دریافت کرنے حال دختر بودہ سنگہ کو کی
یہ ناممکن نہین کہ ایسے وقت مین وہ قابو واسطے زیادہ تر بدنام کرنے اپنے راجہ کے دیکھکر آیا ہو
کیونکہ اوسکا جواب طعنہ آمیز تھا جس سے تراوش بد اصلی اوس رانی کی کوتی تھی مگر یہ غلط بیانی
اوسکی تھی اور ثابت بھی ہوتی جب اوسکو راجہ بجے سنگہ مارواڑ والے نے منظور کیا مگر یہان سے نارجیل
واپس بوندی کو گیا ایسا طعنہ یا بیحرمتی کوئی راجپوت گوارا نہین کرتا اور نہ اپنی دلسے فراموش کرتا ہے

سمت ۱۸۱۳ (۱۷۵۶ع) مین امید واسطے پوجا کرنے بجے ستی ماتا کے جسکا مندر متصل
مقام کرورکے ہے گیا چونکہ یہ مقام نزدیک اندرگڈہ کے ہے لہذا اوسنے وہانکے رئیس کو طلب کیا
کہ اگرشامل دیگر جاگیرداران کے جو اپنے عیال و اطفال لیکر ہمراہ تھے ہو گوا وسکو منع کیا مگر
دیوسنگہ نے تعمیل کی اور اپنے فرزند اور نبیرہ کو ہمراہ لیکر گیا یہ سب ایک مرتبہ قتل کیے گئے اور سلسلہ
دغاباز کا ختم ہوا اور اس نظر سے کہ ہوا اوسکے جسم کی دوونا مسعود سے ناپاک نہو امید نے حکم دیا
کہ ایسے دغاباز کا جسم مع اوسکی اولاد کے چشمے مین پھینک دیا جاے اور اوسنے جاگیر اندرگڈہ
اپنے برادر کو عطا کی اوسکے اور جاگیر دار حال کے درمیان چار پشت اب تک گذری ہین

پندرہ سال گذرے جسمین ہمیشہ کے فسادات نے اوسکو مصروفیت کامل دی تھی اور اسکا دل
اون مین مصروف رہتا تھا تاہم یہی ایک امر اوسکے دلمین ناخن زد رہتا تھا کہ اوسنے اختیارات
اور حکومت ایسے شخص کی چھین لی تھی جس سے معاوضہ لینا شایان تھا گو کسی شخص نے اوسکے
اس فعل کو بد نہین کہا اور گو اوسکو بھی یقین تھا کہ دیو سنگہ کا قتل قتل ایک دغاباز کا تھا
مگر اوس کا دل جو فیاض اور شجاع تھا اوسکو ایک جرم تصور کرتا تھا گو از روے

رسم و رواج[سلہ] کے جو مجرم اور بجرم کو معاف کر دیتی ہے یہ فعل اوسکا نیک تھا یعنے جرم سے پاک تھا مگر بنابر اطمینان اپنے دل کے اوسنے چاہا کہ ترک راج کرکے بقیہ عمر مقامات معابد ہنود کے سفر اور دیدار سے جبقدر ہندوستان وسیع بنیان مین ہین گذرے +

سمت ١٨٢٧ (١٧٧٠ع) مین رسوم ضروری جوگراج جس سے حکمرانی امید کی ختم ہوئی عمل مین آئین راجہ کی ایک صورت بنائی گئی اور چتا بناکر اوسمین اوسکو جلا دیا اجیت کی ریش و بروت جو اوسکا جانشین ہوا تراشی گئین غم والم کی آواز نواح سے آئی اور بارہ روز ماتم اور عزاداری کے گذرے گویا امید نے وفات پائی بعد ختم ہونے ایام ماتم داری کے جانشین کو راج تلک لگایا گیا اور اجیت سنگہ راجہ قوم ہاڑا ساکنین بوندی کا ہوا +

تارک امید جسکا نام اب سری جی ہوا (آیندہ اسی نام سے وہ مذکور ہوگا) اوس مقام متبرک مین گیا جو گھاٹی کوہ مین واقع ہے اور جہان اول راجہ تیہا کا علاج مثل کرامات کے وقوع مین آیا تھا (جسکا حال صفحہ ٥۴ کتاب انگریزی مین درج ہے) اور جو نام اوس مقام متبرک کے واقع لنگ کے یعنی کدارناتھ سے مشہور ہے چلا گیا اس مقام پر جہان انبوہ اوسکے رفقا کا آیا اس جنگ آور زایر نے اکثر اضلاع اور ممالک دنیا سے کل ثمر کے لاکر لگائے اور اوسکو خوشی ہوئی کہ یہ بیگانہ ملک کے اشجار خواہ برفستان ہمالیہ کے یا کنارہ سمندر کے پیدا اور سرسبز اوسکے کوہستانی مقام پر ہوتے ہین اس تعجب و استعجاب اوس شخص کو بھی ہوگا جو نا واقف اوس کارروائی سے ہے جو در باب موافق اور مناسب کرنے زمین کے عمل مین آئی ہے کہ انگور تبت کے اور نیشکر ملاکا کے اور دیگر پیداوار ملک غیر جو بدست راجہ گوشہ گزین کے قائم کیے گئے تھے اوسکے مقام عزت کے گرد بخلاف شدت گرمی کوہستان کے سرسبز اور شاداب ہین +

جب امید نے ترک حکومت اختیار کیا تو اوسکو یقین تھا کہ اسطرح کی زندگانی صرف اوسکے دلکو تسکین دے سکتی ہے اور اوسکے جرم کی معافی دلوا سکتی ہے جو معافی واسطے اوسکی عقبے کے بہت ضرور تھی مگر اس ہیئت زایرمین بھی اوسنے وہ امور ترک نہین کیے جو لائق اوسکے مرتبہ اور خاندان کے تھے اوسکی عقل عجز بیجا کو قبول نہین کرتی تھی اور نہ خیالات متعصب سے کچھ ضعف اوسمین آگیا تھا بلکہ وہی بلندنظری اور عالی ہمتی

سلہ قواعد رسم و رواج ہندوستانی کے نہایت سخت ہین اگر والدہ دیو سنگہ کی زندہ رہتی تو تنازع اونکی اپنے مالک کے ساتھ تا بقیام ریاست باقی رہتی یہ ایک موقع اور مضمون ایسا ہے جس سے تمیز درمیان نمک حلالی اور باپ کے بیٹے کیا جاسکے +

جو اوسکے خاندان کی علامت تھی اوسکے ہمراہ رہی جہان قدم درمیان مجمع پارسا اور فقرا کے تلاش تحقیقات
امور کی رکھا اوسنے اپنی ریاست کی اور دیگر ریاستہاے متفرقہ کی تواریخ مین دیکھا تھا کہ رکاب راجگی دام بلا ہے
اور وہ شخص خوش ہے جو اسکو ترک کرکے اوسکی یاد کرنے کے بیچ تعمیل کرنے احکام دلی اور رسم کے اوسنے
دریافت کیا کہ اوسکا دل مائل تعجبات قدرتی کا ہے اور صرف مندر کنھیا مین محبوس ہوکر رہنا اچھا نہین
اور نہ گنگا پر اکتفا کرنا اچھا ہے لہذا اوسنے ارادہ کیا جسقدر مقامات متبرک اوسکی قوم کے قدیم کتب مین
لکھے ہین اونکو دیکھنا چاہیے بلکہ ہمیشہ گام فرسا رہنا بہتر ہے یہ ارادہ شاید اسوجہ سے اوسکے پسند تھا
کہ بدو شعور سے وہ مہمات کا شوق رکھتا تھا اور اس سے اور بھی تشفی اوسکے دلکو ہوئی جب اوسنے
دریافت کیا کہ اسلحہ بھی ہمراہ سفر مذہبی کے درکار ہین بلکہ دونون کی ہمراہی بوجہ دقت اور دشواری
اور خطرہ راہ کے جو زائرون کو اثناء راہ مین عائد ہوتی ہین اوسکی زیارات کے ثواب کو اور ترقی دیگی
مطابق اس خیال کے راجہ تارک زیارات کے واسطے روانہ ہوا اور وہ بلباس زائر نہین گیا بلکہ اوسنے
ہر مقام کے اسلحہ اپنے جسم پر آراستہ کیے اس مین بھی ایک طرحکی نفس کشی تھی اور نمود یا خودنمائی نتھی
اور جسقدر اسلحہ حرب و محافظت اوسوقت مین مروج تھے ایک ایک ہر قسم کا اوسنے اپنے زیب کیا
اور اسقدر وزن اونکا ہوگیا تھا کہ اس زمانے کے دو راجپوت اوس سے دب جاتے اوسنے ایک زرہ
آہنی خفتان پنبہ مین دوختہ کی ہوئی جسپر شمشیر کارگر نہو زیب تن کی اور ایک بندوق اور برچھہ اور تلوار
اور خنجر اور اونکا سامان یعنے سار سینگڑا باندہا اور ایک گرزا اور سانگ اور تیر اور چگرا اور کمان و ترکش تیر
اپنے ہمراہ لیے اور یہ امر بپایہ ثبوت کو پہونچا ہے کہ اوسکی قوت جسمانی اوسوقت مین بھی کہ وہ ستر سال کی
عمر کا تھا اور اس وزن کو جسم پر لیکر پھرتا تھا جس سے اور اختلاف آب و ہوا سے اوسکی ریش سفید ہوگئی تھی
اسقدر تھی کہ وہ یہ سب اسلحہ اپنی سر مین رکھکر ایک ہاتھہ سے نہ صرف اوسکو اوٹھا لیتا تھا بلکہ کچھہ عرصہ تک
اوسکو ہاتھہ پر قائم رکھتا تھا +

ساتھہ جزوی شجاع ہمقومون کے بیچ عرصہ چند سال کے اوسنے ہر ایک ملک کی سیر کی کوہستانی چشمہ گنگ
یعنی گنگوتری سے تا جنوبی کنارہ رامیشر اور سیتا کے گرم کنڈ اراگان سے اور مولوچ اوڑیسہ سے تا بندر واقع
آخر کنارہ دنیا ان حدود ملک ہنود مین امید نے ہر ایک مقام پرستش اور عجائبات اور علم کی سیر کی اور جب کبھی
وہ اپنے ملک بزرگان مین واپس آتا تھا تو اوسکی خوشی نہ صرف اوسکے ہمقوم کرتے تھے بلکہ ہر ایک راجہ

اور راجپوت رجواڑہ جو اپنے مقام کو اس راجہ درویش صفت کے مقدم سے پاک تصور کرتے تھے یعنے
اگر وہ راستے مین کسیکے مکان پر قیام کرتا تھا تو وہ تصور کرتے تھے کہ اوسکا مکان اوسکے مقدم سے پاک ہوگیا
اوسکو ہر ایک شخص عابد اور ریشی تصور کرتا تھا اور جو خزانہ علم اوسنے اپنے سیر مقامات سے حاصل کیا تھا
اوسکے باعث اوسکی گفتگو کے ہر ایک خواہان تھے اور جو وہ کہتا تھا اوسکو بجاے سند تصور کرکے قابل
درج کتاب کرنے کے سمجھتے تھے جو اوسکی تعظیم اور ادب حین حیات تھا وہ اوسکی یادگار سے ثابت ہوتا ہے
جو ہر ایک ہار ادب کرتے ہین اون لوگونکو اوسکا ہر سخن ایک قانون تھا اور اوسکی ہر شے جو بعد اوسکے
باقی رہی تعظیم دیکھی جاتی ہے اوسکا اخیر سفر اوسکی قوم کی اخیر سرحد تک تھا یعنے مندر واقع دریاے سندھ سے
تا بہ اگن دیبی ہنگلاج واقع کنارہ مکران جو ہند کی سرحد سے باہر ہے جو وہ براہ دوارکا واپس آیا تھا
اوسکو ایک گروہ قوم کاپا نے جو غارتگری اوس نواح مین کرتے تھے گھیر لیا مگر اس کار آزمودہ نے
قوت دہرم اور جسم سے اپنا تحفظ کرکے اونکے اوپر فتح کامل حاصل کی اور اونکے سرغنہ کو گرفتار کیا
اس سرغنہ نے بالعوض اپنی رہائی کے قسم کھائی کہ وہ آیندہ کسی دوارکا کے جاتری کو نہین لوٹیگا *
یہ زیارت جنگ آمیز امید کی ایک واقعہ جنگ جوتی سے جاری نہین رہی یعنے اوسکے فرزند نے
اوسمین وفات پائی اس باعث سے اوسکو مجبوری اپنے مقام پر قیام کرنا واسطے تربیت اپنے نبیرہ کے
ضرور ہوا یہ واقعہ خیر بدنصیبی جسکا ذکر تواریخ سرحدی میواڑ اور ہروتی کے درج ہے قابل بیان کے ہے
جس سے طریق اور یقین ظاہر ہوتا ہے اور جس سے وہ پیشین گوئی ثابت ہوتی ہے جو صد ہا سال پیشتر
بھاؤدا کی ستی نے کی تھی یعنے راو اور رانا کو ہرگز بمقام اہیر املاقات کرنی نچاہیے اگر کرینگے تو مرگ ضرور
واقع ہوگی اب جسکا ہم بیان کرتے ہین یہ چوتھے مرتبہ کا واقعہ ہے جسکا نتیجہ حسب بیان ستی مذکورہ کو پیدا ہوا تھا *

موضع بلیتا جس مین کچہ انبہ خوش مزہ پیدا ہوتے ہین اور جسکے باشندے تھوڑے مینا ہین وجہ
تکرار کی تھی رئیس بوندی نے بخیال اسکے کہ وہ اوسکے علاقے مین واقع ہے یا اوسکو ایسا تصور کرکے
ایک گڈھی وہان بنائی اور تھوڑی فوج اوسمین واسطے دباغت اور تنبیہ غارتگران کے رکھی ان غارتگران کو
رئیسان میواڑ نے جو اس امر سے ناخوش ہوے تھے ترغیب دی کہ یہ فعل اونکے راجہ کے حقوق کا
اتلاف کرتا ہے لہذا رانا مع اپنے کل رئیسون کے اور تنخواہدار فوج سندہی کے روانہ ہوکر بمقام تنازعہ پر
آیا اور وہان اجیت راجہ بوندی کو طلب کیا وہ بموجب طلبی کے آیا اور رانا اوسکے طریق اور رویہ سے

ایسا خوش ہوا کہ بلیتا اور اوسکے باغات انبہ سب اوسکو فراموش ہو گئے موسم بہار نزدیک تھا وہ مہینا
بھاگن کا اوسوقت مین یہ ضرور ہوتا ہے کہ شروع سال مین ایک خوک وہی گوری کو چڑھایا جاتا ہے
(دیکھو جلد اول صفحہ ۵۷۰ کتاب انگریزی) +

ہاڑا صغر سن نے بالعوض تواضع و مدارات کے جو اوسکے رانا نے کی تھی رانا کو اہرا یعنے شکار مین طلب کیا
کہ بونڈی کے رمنہ اور رکھہ مین کھیلین رانا نے منظور کیا راجہ بیسو دیا نے حسب رسم قدیم دستار اور رومال سبز
تقسیم کیے اور روز مقررہ پر ہمراہیان بارونق لیکر بلندی نانڈتا پر گیا +

اس نازک راو نے جب تھوڑے عرصہ سے بدری ناتہ سے آیا تھا جب شکار کا حال سنا فوراً ایک خاص پیغام
اپنے فرزند کے پاس بھیجا کہ جو ستی نے کہا ہے اوسکو یاد کرے اجیت سنگہ تند مزاج نے جواب دیا کہ
یہ ممکن نہین کہ ایسی ضعیف اور نامردانہ اور جبر سے استرداد پیغام طلبی کا کرے صبح ہوئی اور رانا بخیال دوستی
راو صغر سن اوسکے ساتہ میدان مین سوار ہوا مگر شب ماقبل مین ایک اہلکار میوار کا راو کے پاس آیا تھا اور اوسنے
سخت زبانی سے یہ کہا تھا کہ موضع بلیتا واپس دے ورنہ ایک گروہ سندھی آکر اوسکو محبوس کرے گا
اور وہ ایسا بد باطن تھا کہ اوسنے یہ بھی کہا کہ وہ صرف اپنے راجہ کا حکم بیان کرتا ہے یہ خیال تمام روز
راو کے دلمین ناخن زن تھا جب شکار ہو چکا اور رانا نے اوسکو رخصت جانے کی دی معًا اوسکے دلمین
خیال بے حرمتی گذرا اور وہ اس ارادہ سے کہ اپنی بے حرمتی کا معاوضہ لے واپس آیا رانا کو کچہ خیال اوسکے
دلی رنج کا نتھا اوسنے پھر تبسم کنان رخصت کیا اور کہا کہ پھر جلدی ملاقات ہوگی اس کلمہ سے اور اوسکی
دوستانہ گفتگو سے اوسکا دل اپنے ارادے سے باز رہا اور پھر وہ سلام کر کے رخصت ہوا مگر چند قدم بھی
نہین گیا تھا کہ گویا اوسکو پھر شرم دامنگیر ہوئی اور قوت معاوضہ ثانی نے زور پکڑا وہ فوراً برچھا لیکر
اپنے شکار پر دوڑا اور ایسی قوت سے برچھا مارا کہ وہ رانا کے جسم مین سے گذر کر اوسکے گھوڑے کی
گردن پر جا بیٹھا راجہ مجروح صرف اسقدر زبان پر لایا جب اوسنے دیکھا کہ اوسکا قاتل وہ شخص ہے
جسپر اوسنے اسقدر دوستی صرف کی تھی اے ہاڑا یہ کیا کیا تمنے اسی عرصہ مین رئیس اندرگڈہ نے
اس دغابازی کو تلوار سے ختم کیا ہاڑا راو گویا اس فعل سے بہت نازان تھا اوسنے چتر جاگلی
مع علامات سورج وغیرہ جو شاہی علامات میوار کی تھی لیجا کر محلات بونڈی مین رکھے امید تارک نے
جسکی معاوضہ ثانی پر اطمینان باعث تمامی عمر رنج والم کی ہوئی تھی نہایت خوف زدہ اس تازہ بدنصیبی سے ہوا

جو اوسکے خاندان مین واقع ہوئی اور وہ رویا کہ یہ فعل نہایت شرمندگی کا ہے اور وہ ہرگز آیندہ اپنے فرزند کا منہ نہین دیکھے گا ✤

دربارہ اخیر تعظیم دنیوی راجہ مقتول میواڑ کے کئی نقلین ہین اور گو اوسکے مقسوم کا حال دوسرے مقام پر تحریر ہوا ہے مگر یہان بھی کچہ حال جو اوسکے مخالف کی تواریخ سے دریافت ہوتا ہے درج کرنا واجبات سے معلوم ہوتا ہے ✤

رانا اور راجہ بوندی نے دختران راجہ کشن گڈہ کے ساتہ شادی کی تھی یہ دونون باہم ہمشیرگان تھین پس یہ رشتہ جو باہم اونکے تھا تو رانا کو کوئی خیال اشتباہ خوف کا باقی نہین رہا تھا گو اوسکو اوسکی رانی نے ہوشیار کر دیا تھا کہ اپنے ہمزلف سے خبردار رہے جو دو راجہ سابق قتل ہوے تھے اونین خیال نزاع سابق کا تھا اور کوئی وجہ دشمنی کی ظاہرا نہ تھی اس روز بد کے ایک روز پہلے اہلکار میواڑ نے دعوت کی تھی اسمین راجہ اور اوسکے عمائد بھی شریک ہوے تھے اور سب امور دوستی اور یگانگت ظہور مین آئے تھے مگر جب بعد اس فعل کے وقوع مین آیا اوس سے تائید اس خیال کی ہوتی ہے کہ یہ ہزیمت بوجہ ترغیب رانیان میواڑ کے جو اپنے ظالم راجہ سے راضی نتھے ظہور مین آئی تھی اور دیگر وجوہ بھی درکار نتھے بنابت اہلکار مذکور نے ایسی سخت کلامی کی کہ باعث اشتعال طبع راو واسطے معاوضہ تنانی کے ہوا جسوقت راو نے برچھا مارا ایک صرف خدمتگار نے براہ نمک حلالی اپنے مالک کے تحفظ مین کوشش کی اور کوئی رئیس نزدیک نتھا جو اوس ضرب کو روکتا یا تعاقب قاتل کا کرتا بخلاف اسکے جسوقت یہ فعل وقوع مین آیا کل فوج میواڑ خوف زدہ ہوکر گویا اوسپر کوئی دیو حملہ آور ہوا تھا روبفرار آئی اور اپنا مقام اور لاش راجہ کی چھوڑکر بھاگ گئی ✤

ایک عورت داشتہ جو طوائف مین سے تھی صرف واسطے اداے رسوم موتا موجود رہی اوسنے حکم دیا کہ قیمتی چتا تیار کیجاے اور خود آمادہ اوسکی ہمرہی کی بیچ دنیاے دیگر کے جسکا حال کچہ معلوم نہین تیار ہوئی موتا کی لاش لیکر وہ چتا پر چڑھی اور جب آگ دی گئی تو اوسنے یہ بددعا قاتل کے حق مین دی اور جس درخت کے نیچے چتا بنی تھی اوسکو شاہد بنایا کہ جو مین کہتی ہون تو اوسکی صداقت کرنا یعنے اگر صرف بوجہ دغابازی کے یہ فعل ہوا ہے تو دو مہینے کے عرصے مین قاتل باعث عبرت انسان ہو مگر درصورتیکہ یہ فعل بباعث کسی قدیم تنازع واجبی کے ظہور مین آیا ہے تو مین اوسکو اس بددعا سے بری کرتی ہون

اسی عرصہ مین ایک شاخ درخت مذکور کی گویا بعلامت اقبال اسکے زمین پر گری اور رانا اوراوسکی ہستی کی خاک سنے میدان موضع بلیتا کو سفید کیا +

دو مہینے کے عرصے مین پیشین گوئی اوسکی پوری ہوئی بارارا وفوت ہوا اور اسطرح کہ جس سے قہر خدا ظاہر ہوتا تھا یعنے اوسکے تمام جسم کا گوشت گر گیا اور صرف استخوان باقی رہے تھے کہ ایک صورت تکلیف اور بدنصیبی کی نبکر اوسنے وفات پائی اب تک تنازعات کا معاوضہ حسب قاعدہ وقانون معاوضہ ثانی یا قواعد دیگر جو اوسکی عوض مقرر تھے لیا جاتا تھا مگر یہ معاملہ موافق اسکے نہین ہوتا بلکہ قوت اس یقین کو بخشتا ہی کہ نرغیب اسکی میوار سے ہوئی +

بشن سنگہ جو صرف اولاد اجیت کا تھا اور جو گدی نشین اوسکی جگہہ ہوا صرف اسوقت مین ایک بچہ صغر سن تھا لہذا یہ ضرور ہوا کہ سری جی اوسکی بہبود کا لحاظ کرین لہذا اوسنے انتظام امور راو صغر سن کرکے اور ایک ہوشیار دابھاے کو سر حکومت پر مامور کرکے پھر اپنی زیارات شروع کین اور اکثر چار چار برس وہ گھر مین نہین آتا تھا مگر جب چند سال اوسکی مرگ کے باقی رہے اور بباعث معمری ضعف نے قوت پکڑی تو اوسنے کدار ناتہ مین قیام اپنا اختیار کیا +

یہ امر ایک اور دلیل تلون مزاجی راجپوت یا نا درستی اونکے انتظام کی ہے کہ بیچ معمری کے جب لیست بسنحتی کرنے سے ترک اوسکے راج مین از رہگذر خیالات چند در چند آگیا تھا یہ قابل ادب جنگ آور کے بے اعتباری نزدیک اوسکے نبیرہ کے ہوگئی شریر لوگ جو نہین چاہتے تھے کہ گدی کے نزدیک کوئی دانا آدمی رہے اسقدر دلیر ہوگئے کہ سری جی کے بوندی مین آنے کو ایک باعث طعن خلائق بیان کرکے یہ حکم اوسکے پاس بھجوایا کہ وہ شرینی کھایا کرے اور بنارس مین وظیفہ پڑہا کرے پیغام بر یہ حکم لیکر اوسکے پاس اوسوقت پہونچا جب وہ نواشہر تک آگیا تھا اس مقام پر اوسنے پیغام راجہ ادا کیا اور یہ بھی کہا کہ اوسکی خاک اوسکے بزرگون کی خاک سے شامل نہوگی مگر اوسکا اسقدر لحاظ اور ادب ملک مین تھا اور اسقدر اوسکے قدوم متبرک بباعث زیارات کے متصور ہوتے تھے کہ جب یہ حال مشتہر ہوا تو راجگان گرد ونواح اوسکی صحبت کے خواستگار ہوے اوسکی جوانی کی شجاعت اور پاک طینتی عمری اسقدر پرتاپ سنگہ راجہ امبر کے دلمین جوش زن ہوئی کہ کسی اور شخص اوسکے ہمقوم کے دلمین نتھی اوسنے سری جی کو اسطرح ایک چٹھی تحریر کی جسطرح کوئی فرزند اپنے والد کو اور ملازم اپنے مالک کو لکھتا ہی اور درخواست کی

کہ آکر ورشن دین اور اوسکی دارالریاستہ مین آئین الیسی تواضع اور تکریم کی تحریر کل کھوا رکھی تھی کہ سری جی نے القاب وآداب سے تو انکار کیا کہ وہ اس لائق نہین مگر طلبی کو منظور کیا اوسکا استقبال بتعظیم ہوا اور الیاس خ اوسکو یعنے راجہ امبر کو بباعث بچپن بھی راجہ تارک سکے ہوا کر اوسنے اوس سے کہا اگر کوئی رمق ہوس دنیا باقی ہو تو وہ خود بسرداری جملہ فوج امبر کے جاکر اوسکو اوپر گدی بوندی اور کوٹہ کے بٹھا دے مگر سری جی کا جواب مطابق اوسکی بلند نظری کے تھا اوسنے جواب دیا کہ وہ دونون میرے ہین ایک میرا برادرزادہ ہے اور دوسرے میرا نبیرہ اس اثنا مین ظالم سنگہ راجہ کوٹہ درمیان مین پڑا وہ خود بوندی گیا اور بشن سنگہ کو اوسکے اندیشہ بے اصل سے آگہی دی اور مصالحت کی سب اسباب سے خاطر جمع ہوکر اوسنے لالہ جی پنڈت کو بھیجا کہ جاکر راو تارک کو اپنے ہمراہ دارالریاستہ مین سلے آوے ملاقات دونونکی اوسی طرح پر ہوئی جس طرح توقع تھی نیا ہین نوجوان جلد مزاج کے جسکو شریر آدمیون نے صلاح دی تھی اور رئیس معمر کی جسنے ہر ایک خیال دنیوی ترک کرکے صرف محبت اولاد دلمین رکھی تھی اس ملاقات سے ایسا اثر پیدا کیا کہ سب آب دیدہ ہوئے زاہر جنگ آزمودہ نے اپنی تلوار دیکر کہا میرے فرزند یہ لیکر خود لگا دو اگر تمکو کچھ خیال ارادہ زشت کا میری جانب سے ہے مگر کمینہ لوگون کو میری بدنامی کرنے دو راو خرد سال بہت عذر خواہی کرکے خوب رویا اور پنڈت اور ظالم سنگہ خوش ہوے کہ ارادے شریر آدمیونکے جو گرد راجہ خرد سال کے تھے شکست ہوے سری جی نے محلات بوندی مین جانے سے تابقیہ عمر انکار کیا آٹھ برس اس واقعہ کے بعد تک وہ زندہ رہا تھا وقت نزع اوسکے نبیرہ نے عاجزی کرکے کہا کہ تم چلکر اندر دیوار اپنے بزرگون کے دنیا سے چشم بند کرو کچھ رمق جو اوس محبت کی باقی تھی جو اقتضاے بشریت سے ہے امید نے وقت نزع اوسکی التجا مین عذر نہ کیا لہذا اوسکو سکھپال مین ڈالکر محل مین لے گئے اوسی شب اوسنے ترک حیات کیا اسطرح سمت ۱۸۷۰ (۱۸۱۳ع) مین امید سنگہ نے زندگی جس مین اختلافات اور تبدل حالات ہوے تھے ختم کی آفتاب اوسکی صبح زندگانی کا درمیان ابر تیرہ و تار بدنصیبی کے طلوع ہوا تھا مگر فوراً بعد ازان بہبودی کے ساتھہ روشن ہوا اور اوج شان وشوکت تک پہونچا تھا کہ جرم نے اوسکی روشنی کو تاریک کیا آخرکار تنہائی اور افسوس مین اوسنے غروب کیا ✠

ساٹھہ سال اوس عرصہ کو گذرے تھے جب امید نے جو اوسوقت مین تیرہ[۱۳] سال کی عمر کا تھا بسر کردگی

اسنے ہاڑا کے مقامات پٹن اور گینولی کو فتح کیا تھا اوسکی یادگار بتعظیم ہیج قوم ہاڑا کی ہوتی ہے اور صرف یہی
ایک داغ بدنامی جو بغرض معاوضہ ستائی وقوع مین آیا تھا اوسکی نیکنامی اور شہرت مین لگا تھا ورنہ
وہ نمونہ راجہ راجپوت کا تھا مگر ہمکو لازم نہین کہ ہم ولایت یورپ کی عقائد نیکی کے نسبت ان راجگان کے
منسوب کرین کیونکہ ان راجگان کے طریق مین روک ٹوک کم ہے اور بواعث جرم زیادہ ہین اور ان کے
صرف کار رہا ہے نیک زیادہ تر قابل تعریف کے ہین کیونکہ ان مین ایک قاعدہ ہونہار کا ایسا جاری ہے
کہ وہ آدمی کے دلکو ذمہ داری کار نیک سے بری کرتا ہے +

ہنگام وفات سری جی ایک عہد کار عظیم ملکی قوم ہاڑا کا تھا کیونکہ اسوقت مین فوج انگریزی بسر کردگی
اوس بدنصیب مونسون کے اول مرتبہ اس ملک مین ظاہرا بغرض مغلوب کرنے ہولکر کے جو دشمن قومی
راجپوت کا اور خصوصًا بوندی کا تھا آئی تھی خواہ راجہ بمعر اسوقت مین زندہ تھا اور اوسنے صلاح اتفاق سرکاری
دی تھی جسکا عوض گورنمنٹ انگریزی نے ساتھ احسانمندی کے ادا کیا ہے ہمکو اطلاع نہین مگر جو کچھ بوندی کے واسطے ہوا
ہوا ہے وہ کم اوسکے راجگان کی شجاعت کی لیاقت سے سوا ہے کیونکہ جب ہماری فوج پیش قدمی کرتی تھی اور اوسکے
جھنڈے سے بنجیال فتح ہلتے تھے اوسیوقت مین نہین بلکہ جب وہ نا امید ہو کر فرار ہو لی تھی اوسوقت مین
بخوشی راستہ ساتھ امن وامان کے دیا گیا تھا اور جہان تک راجہ کے حیطۂ اختیار مین تھا مدد بھی فوج کو
بلا لحاظ اپنی بہبود اور منافع کے دی گئی تھی درحقیقت اسکا معاوضہ دیا گیا مگر چندان مشہور نہین ہے
یا بوجہ اوسوقت کی صاحب تدبیری نامردانہ کے چندان خیال اوسکا نہین کیا گیا اسیقدر کافی ہے
کہ جب سنہ ۱۸۱۷ع مین ہمنے راجپوتون کو حکم دیا کہ مع فوج ہمارے شریک واسطے دفع کرنے غارتگری کے ہون
بوندی اول ہماری شریک ہوئی اور اوسکو ہونا تھا کیونکہ جھنڈہ مرہٹہ او سکے اپنے جھنڈہ کے ساتھ
درمیان دیوار دار الریاستہ کے کھڑے تھے اور جو آمدنی تحصیل ہوتی تھی اسوجہ سے اپنی ذاتی حفاظت
نہین کر سکتا تھا یہ زیادہ تر اسوجہ سے بھی تھا کہ ہمنے سنہ ۱۸۰۴ع مین بوندی کے راؤ کو چھوڑ دیا تھا —
بیچ جنگ سنہ ۱۸۱۷ع کے بوندی کی اپنی کچھ صلاح یا مرضی نہ تھی مگر جو ہماری تھی وہی اوسکی بھی اوسکا راجہ
اور سپاہ مسلح تیار ہمارے حکم کی تعمیل کے واسطے تھی اور جب ہمکو فتح ہر جانب سے نصیب ہوئی اور آخر کار
جو صلح ہوئی اوسمین راؤ راجہ بشن سنگہ ہمکو فراموش نہین ہوا جو علاقجات ہولکر کے قبضے مین تھے بعض
اونکے پچاس سال سے علیحدہ ہو گئے تھے اور بوجہ فتح کرنے کے وہ ہمارے ہو گئے تھے وہ بلا کسی معاوضہ کے

بوندی کو دیے گئے اور نیز ہمنے عہد و پیمان کرالیا کہ جو علاقجات سیندہیہ کے قبضے مین تھے وہ بھی اوسکو باوداے رقم سالانہ بحساب اوسط آمدنی دس سال جس مین آمدنی نہایت کم تھی دیے جائین اسکی مہانندی بیسد جو راجہ کے دلمین تھی اوسکا بیان اوسنے چند الفاظ بسیط مین کیا یعنے مجھے کچھ عذر نہین ہے میرا سر جب ضرورت ہو آپ کا ہے یہ احسان فروشی بے معنی نہ تھی بلکہ اگر امتحان اونکی نمک حلالی اور وفاداری کا کیا جاتا تو وہ مع اپنی قوم ہارا کے جنھون نے اوسکا نمک کھایا تھا اپنی جان دیدیتے تاہم گو بہت فوائد بوندی دیے گئے اور اوسکے عوض اوسکے راجہ بھی بہت مشکور و ممنون ہوے مگر وہ سب کم تھے عمر رسیدہ کوٹہ والے نے اوس سے پیشتر آپ کو فدوی سرکار انگریزی لکھدیا اور ایسی تدبیر کی کہ اندرگدہ اور بلون اور انترویہہ اور کھنولی جو اصل جاگیرات بوندی کی ہین اوسکے حوالے ہوگئین +

صاف گو اور شجاع راو راجہ کو نہایت افسوس اس انتظام کا ہوا اور اوسنے باواز شد و مد سے کہا کہ یہ انتظام اوسکے بازو توڑتا ہے یہ انتظام برا تھا اور انصاف اور ضرورت ملک داری دونون چاہتے ہین کہ اسکا انفساخ ہوتا کہ وہ مصالحت بروے کار آوے جس سے تکمیل اس نہایت دلچسپ اور مستحق ریاست خرد ہندوستان کی عمل مین آوے[1] جو فکر ہمکو اوسکی بہبودی کی تھی وہ اوسنے رفع کردی کیونکہ جب ہر ایک اور ریاست نے کسی نہ کسی طرح تکلیف اور دقت حکومت محافظ کو دی ہے بوندی نے نسبت اور ونکی خاموشی سے بہبودی اپنی حاصل کی ہے اپنی آزادی سے خوش ہو کر کسی مین اوسنے مداخلت نہین کی راو راجہ صرف چار سال بعد حاصل کرنے اپنی آزادی کے زندہ رہا بعد چار سال کے اوسنے بعارضہ وبائی ہیضہ وفات پائی اوسکے اخیر وقت جب تکلیف عارضہ مذکور کی نہایت مضبوط اور قوی دل کو بھی بدحواس کردیتی ہے وہ سلیم المزاج رہا اور خاطر اوسکی جمعیت کے ساتھ تھی اوسنے اپنی رانیون کو منع کیا کہ کوئی

---

[1] مصنف کتاب ہذا کو نہایت خوشی اس امر کی ہے کہ اوسنے عہدنامہ جو سنہ ۱۸۱۸ء مین ساتھ بوندی کے ہوا تھا طے کیا چونکہ اوسکو الہی سابق اوسکی لیاقت سے تھی اس سبب سے اونکے منافع کا نقصان نہین ہوا اور اوسنے ذمہ داری کی کہ عام عقائد جنکی روسے ہماری آیندہ صاحب تدبیری انتظام پذیر ہوئی جیسا شروع جنگ مین قرار پایا تھا وہ طے کردیگا اور اون خیالات کو جو ہمارے اخیر صلحنامہ مین بخلاف انکے درج ہوے علیحدہ کردیگا ہمارے عام عقائد مین یہ شرط مقدم تھی کہ مرہٹہ ایک قدم زمین بھی راجپوتانہ مین بجانب مغرب دریاے چنبل نپاوسے اور اسطرح دروازہ اختلاف کا ساتھ دوبارہ شامل کرنے ٹونک اور جملہ علاقہ اس قسم کے ساتھ بوندی کے مسدود کیا +

اوسکے ساتھہ چتا پر نجائے اور اپنے فرزند اور جانشین کو زیر حفاظت اور حمایت وکیل گورنمنٹ انگریزی کے کرکے مین جوانی مین دم واپسین لیا +

سیرت بشن سنگہ کی چند الفاظ مین بیان کیجاتی ہے وہ دیانت دار آدمی تھا اور ایک راجپوت اس مین جو ہجر کا بھی فرق نتھا گو اوسکا ظاہر آراستہ نتھا مگر اوس مین ایک نہایت عمدہ دل اور ضبط جگر مخفی تھا فہم مین بھی اوسکی کسیطرحکا قصور نتھا اور اپنی غرض سے خوب آگہی رکھتا تھا جب مرہٹہ نے رفتہ رفتہ اوسکی آمدنی کم کردی اور اوسکی قوت حکومت اور آسایش مین فرق ڈالا تو اوسنے ایسا ظاہر اپنا بارہا کیا گویا وہ اوسکی اصلی اسایش کے دور ہوجانے سے خوش تھا اور صرف شکار مین خوش ہوتا تھا کہ یہی فعل مفید یا لایق راجپوت ہے شیر کے غار مین وہ دنون رہتا تھا اور جب تک وہ بادشاہ جنگل کو مغلوب نہین کرتا تھا اوسوقت تک وہ وہان سے حرکت نہین کرتا تھا اور اسی شکار کو وہ لایق اپنی تصور کرتا تھا اوسنے اپنے ہاتھہ سے سو شیر سے زیادہ مارے تھے اور سوا اسکے شیر خرد اور خوک اوسنے اپنی برچھی سے بشیار مارے اس عمدہ تفریح مین جو خطرہ سے خالی نتھی اور لائق محنت کے تھی جو اوسمین ہوتی تھی اوسکی ایک ٹانگ شکست ہوگئی تھی اور عمر بھر وہ شکستہ رہی اسوجہ سے اوسکا قد جو اول ہی کوتہ تھا چھوٹا معلوم ہوتا تھا مگر جب وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوتا تھا اور برچھا ہلاتا تھا وہ شان مردانگی اور دبدبہ اوسکے چہرے سے نمایان تھا کہ اوس سے ظاہر ہوتا تھا اگر ہم اوس سے کہتے تو بشن سنگہ اوس چالاکی اور فائدہ ذاتی سے اپنے اسلحہ ہمارے کام مین لاتا جس شان وشوکت سے اوسکے بزرگ جہانگیر بادشاہ عالم کی خدمت گزاری مین کام مین لاتے تھے وہ کچہ ایک جابر اپنی ملک مین تھا اسوجہ سے کہ وہ جانتا تھا کہ خوف باعث ادب محکوم ہے خصوصاً ملکی اہلکاران ریاست مین بہت ضروری ہے اگر دربار بوندی کا روزنامچہ معتبر شمار کیا جاے تو جو گفتگو اوسکے ساتہ اپنے دیوان کی ہوتی تھی وہ ہمارے انڈیا چیمبر مین یعنے محکمہ مال ولایت مین باعث خوش مزگی ہو راجہ نے ایک خزانہ پس داشتہ رکھا تھا جسمین دیوان کو حکم تھا کہ سو روپیہ روز جمع کیا کرے اور اگر وہ کچہ عذر اس بارہ مین واسطے انصرام دیگر امور کے کرے گا وہ سماعت نہوگا اور اوسکو دہمکی دیجاتی تھی کہ اگر وہ ایسا نہین کرے گا تو اندرجیت سے رجوع کیا جائیگا یہ اندرجیت کوئی دیوتا نتھا بلکہ ایک پاپوش نہایت کلان ایک بانس مین لٹکائی تھی بجاے اوسکے جو راجہ ذی لیاقت ایک سونٹا رکھتے ہین اور یہ پاپوش صرف اوسنے اپنے اہلکاران کے واسطے رکھی تھی

اوسیہی پاپوش جسکا نام بدلکر رکھا تھا مجرم اہلکاران کی اصلاح کیا کرتا تھا +

مقام بوندی مثل دیگر ریاست ہا سے خاندانی اہلکاران ذی اختیار بہت کم ہین صرف چار ہین یعنے اول دیوان یا مصاحب دوم فوجدار یا قلعہ دار سوم بخشی چہارم رسال یعنے سردفتر منشی گری +

یہ ریاست خود اسقدر دربار شاہی کی صحبت مین رہی کہ مثل جے پور یہان کے راجاؤن نے بھی اکثر رسوم وہانکی اختیار کین مثلاً پردہان یا اہلکار درجہ اول دیوان یا مصاحب کہلاتا ہے اسکو کل اختیار امورات ریاست مین ہے یعنے انتظام اور مال دونون اسکے زیر حکم ہین فوجدار یا قلعہ دار حاکم قلعہ ہوتا ہے اور یہ عہدہ بوندی مین کبھی کسی راجپوت کو نہین ملتا تھا مگر دھابہاے کو ملتا تھا جسکی رسائی عیال و اطفال مین ہوتی تھی اور اسی کے زیر حکم فوج تنخواہدار رہتی تھی اور علاقہ اونکی تنخواہ کے ادا کرنیکے واسطے اوسکے سپرد ہوتا تھا بخشی کا کام کل حساب کتاب کی پڑتال کا ہے اور رسال اوسکو کہتے ہین جسکے تعلق خراجات خانگی ہون راجہ سابق کا انتظام مال تعجب افزا تھا بجاے اسکے کہ رقم حاصل جمع خزانہ ہووے بیع تجارت کے معرفت پردہان یعنے دیوان کے خرچ ہوتی تھی اور منافع اوسکا منقسم ہوکر راجہ کو بھی ایک حصہ ملتا تھا مگر جب وہ پندرہ روپیہ فیصدی منافع کا کاغذ فاضلات مین مندرج کرتا تھا تو تیس روپیہ فیصدی بیان کرتا تھا اس منافع سے خرچ فوج و مصاحبین و متوسلین دربار کا ہوتا تھا اکثر اونکو غلہ وغیرہ ملتا تھا اور جو نرخ وہ چاہتا تھا[81] اوس نرخ سے اونکو دیتا تھا مگر چونکہ اونکی ضرورت بروقت رفع ہوتی تھی اور اونکا راجہ شریک اس تجارت کے تھا لہذا اس بارہ مین نالش یا استغاثہ بیکار متصور ہوتا تھا مگر اس طریق ادائی سے سب دیوان کو بددعا دیتے تھے +

بشن سنگھ کے دو فرزند اصلی صلبی تھے ایک راؤ راجہ رام سنگھ جو اوسوقت صرف گیارہ سال کی عمر کا تھا اور جسکو راج تلک ماہ اگست ۱۸۲۱ء دیا گیا تھا اور دوسرا مہاراجہ گوپال سنگھ جو اوس سے چند ماہ خورد تھا یہ دونون تندرست اور ہونہار تھے خصوصاً راجہ اوسکو شوق شکار گویا ارث پدری تھا اور اس خردسالی مین بھی جب ایک مرتبہ اوسنے شکار صحرائی جانور کا کیا تھا اوسنے اپنے عمائد[82] سے نذر لی اب تک

[81] یہ طریق بران کا راجپوتانہ مین خوب رائج ہے +

[82] ہمراہ دیگر عمائد کے مصنف کتاب ہذا سے بھی نذر لی جو راجہ کو بوجہ دوستی اوسکے والد کے برادر زادہ کہتا تھا اور وہ بھی یعنے راجہ عموی یعنے چاچا کہتا تھا +

اوسکی شمشیر خرد کا امتحان اوپر نبرغالہ وبھیٹر وغیرہ کے ہوتا تھا اوسکی والدہ یعنے رانی کارپرداز دختر کشن گڈھ
کی ہے نیک نیت اور لائق اور مشتاق اپنے فرزند کی یہ امید بدل ہے کہ یہ ریاست اور خاندان وپچہ لحب
اپنی سابق ترقی کو بوجہ مراعات وبلا طلب سرکار جنّنے اوسکو بربادی سے محفوظ رکھا ہے پہونچے گا
بالعوض اسکے ہمکو وہ شے ملیگی جس سے ہنوز ہماری فوج ناواقف ہے یعنے دست مستحکم اور دل مشکور
جو اوسیطرح ہمارے معاملے مین بھی اپنی جان دینگے جس طرح اونھون نے سابق اپنے مالک کی کام مین
دی ہے ہماری عین خواہش واسطے بہبودی اور بہتری قوم ہاراکے ہے ❖

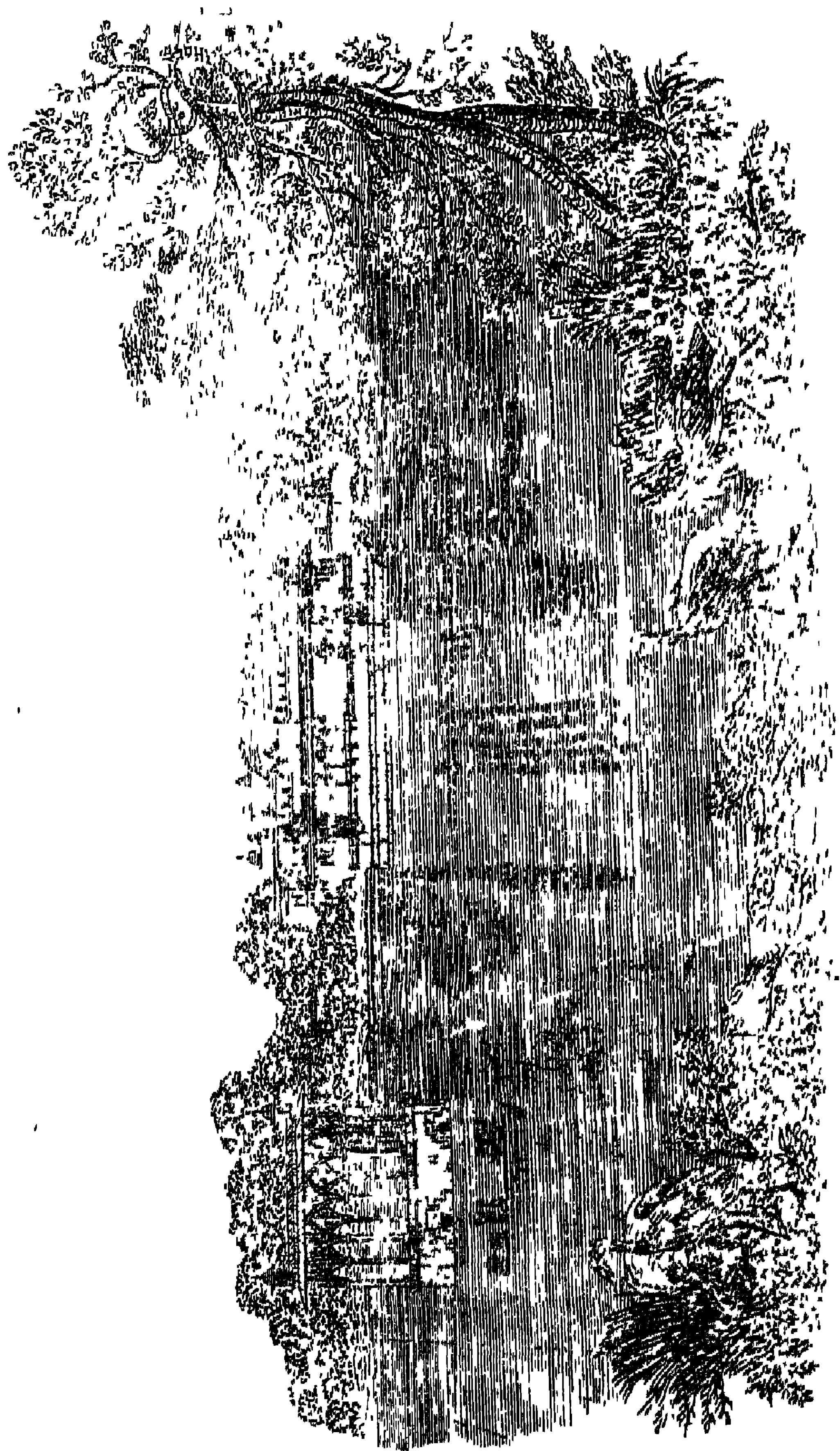
باب پنجم

علیحدہ ہونا کوٹہ کا بوندی سے - کوٹیا بھیل - مادھو سنگہ اول راجہ کوٹہ - انقسام بیچ جاگیرات کے - مادہنی - راجہ مکند - ایک دلیل جان نثاری - اوسکا قتل ہونا ساتہ چار برادران کے - جگت سنگہ بہیم سنگہ - خارج از گدی ہونا - کشور سنگہ - اوسکا بمقام ارکوٹ قتل ہونا - قاعدہ استحقاق فرزند اول فروگذاشت ہونا - رام سنگہ - اوسکا قتل ہونا بمقام جاجو - بھیم سنگہ - چکسین راجہ بھیل - اوسکی قوت کا ضعیف ہونا بوجہ راجہ بھیم کے - قوم اومت - اصابت دعوی کوٹہ نسبت اونکے - راجہ بھیم کا حملہ کرنا اوپر نظام الملک کے اور قتل ہونا - سیرت راجہ بھیم کی - اوسکی بدولی نسبت بوندی کے - تواریخ - خطاب مہاراو کا راجہ بھیم کو عطا ہونا - راو ارجن - تکرار باہمی درباب گدی نشینی کے - سیام سنگہ کا قتل ہونا - مہاراو درجن سال - اول فوج کشی مرہٹہ - شرکت بخلاف کوٹہ - محاصرہ اوسکا شکست کھانا ہمت سنگہ جہالا سے - ظالم سنگہ کا پیدا ہونا - محاصرہ کا اوٹھنا یعنے موقوف ہونا - کوٹہ کا خراج گذار مرہٹہ کا ہونا - مرگ درجن سال - اوسکی سیرت - اوسکی مہم شکار - اوسکی رانی - دلیری رئیس جہالا - انتظام گدی نشینی کے دوبارہ قائم ہونا - مہاراو اجیت - راو چتر سال - مادہو سنگہ امیر والے نے اپنی بزرگی اور برتری نسبت راجگان ہاڑا کے بیان کی اور ہروتی پر فوج کشی کی - جنگ بتوارو - ظالم سنگہ جہالا - فتح نصیب ہونا قوم ہاڑا کا - مغرور ہونا فوج امبر کا اور چھین جانا جھنڈہ پچرنگا - دعوی خراج لینے کا کوٹہ سے متروک ہونا - وفات چتر سال +

ابتدائی تواریخ کوٹہ کی قوم ہاڑا کی متعلق تواریخ بوندی کے ہے کیونکہ وہ ایک فرع خرد خاندان مذکور کی ہے یہ علیحدہ اوسوقت مین ہوئی تھی جب شاہجہان شاہنشاہ ہندوستان تھا جسنے علاقہ کوٹہ اور اوسکے ماتحت علاقجات کو حوالہ مادہو سنگہ پسر دومی راو رتن سنگہ کے بجلدوے اوسکی شجاعت بمثیل جو جنگ بسلا پنور مین وقوع مین آئی تھی عنایت فرمایا +

مادہو سنگہ سمت ۱۶۲۱ (سنہ ۱۵۶۵ع) مین پیدا ہوا تھا بعمر چہاردہ سالگی اوسنے وہ شجاعت مستقل ظاہر کی کہ اوسکو خطاب راجہ کا عطا ہوا اور ملک کوٹہ مع اوسکے تین سو ساٹھ شہروں کے (جو اوس زمانہ مین جاگیر کلان بوندی کی تھی اور جمع اونکی دو لاکھ روپیہ تھی) بلا واسطہ اوسکے والد کے دیا گیا +

اسکا بیان ابھی ہوچکا ہے کہ اس علاقہ کو بھیلان کوٹیا خاندان اوجلا یعنے اصلی سے فتح کرکے لیا تھا



اونکے ساتھ راجپوت کھانا کھاتے ہین اور ہر ایک قوم اونکے ہاتھ کا پانی پیتی ہے اوس زمانہ مین کوٹہ کی آبادی خس پوش مکانونکی تھی جسمین رئیس بھیل جسکو راجہ کہتے تھے رہتا تھا یہ قدیم گدھی اکیل گڈہ کی جو بفاصلہ پانچ کوس بجانب جنوب کوٹہ واقع ہے تھی مگر جب مادہو سنگہ کو بادشاہ سے جاگیر مین ملا اوسوقت بھی اوسنے بڑی وسعت حاصل کی تھی بجانب جنوب سرحد اوسکی گگرون اور گھاٹولی تھی جو اوسوقت مین بیچ قبضہ کھیچی کے تھے بسمت مشرق منگرول اور ناہرگڈہ واقع تھے منجملہ ان کے منگرول متعلق قوم گور کے تھا اور ناہرگڈہ متعلق راجپوت راٹھور کے جسنے واسطے تحفظ اپنی ملک کے تبدیل مذہب اختیار کیا تھا اور اب رئیس وہان کا نواب کہلاتا ہے بجانب شمال اوسکی سرحد بہ سلطانپور واقع برلب دریاے چمبل تھی اور پار دریاے مذکور کے علاقہ خورد ناندتا کا واقع ہے اور اوس وسعت مین تین سو ساٹھ شہر تھے اور زمین بھی یہان کی زرریز اور شاداب اکثر فروع دریا سے تھی +

جو مراعات نسبت مادہو سنگہ کے تھے اور جو اختیارات اوسکو حاصل تھے ذریعہ اوسکی ترقی و نیز اوس علاقہ کے ہوے جو اوسکو بلا توسط غیرے بادشاہ سے مرحمت ہوا تھا اور وقت مرگ اوسکے اوسکا اختیار سرحد فیما بین مالوہ اور ہروتی کے ہوگیا تھا مادہو سنگہ نے بسمت ۱۷۴۱ مین وفات پائی اوسکے پانچ فرزند تھے اور اونکی جاگیرات گویا اصلی جاگیرہاے کلان کوٹہ کی ہین بواسطہ تمیز کرنے درمیان اونکے اور فروع اعلے قوم ہارا بوندی والہ کے قابضان جاگیرات مذکور اور اونکی اولاد ساتھ نام اپنے بزرگ اور باقی ریاست کے مشہور ہین اور جب دو ہارا ایک ہی نام کے ملتے ہین تو فرق صرف بنام مادہنی سے ہوتا ہے یعنے مادہنی ہارا یا ہارا مادہو سنگہ کی اولاد کے ان پانچونکے نام یہ ہین

۱ مکند سنگہ جو قابض کوٹہ پر ہوا +

۲ موہن سنگہ جسکے پاس پولیتو ہے +

۳ جوہار سنگہ جسکے قبضے مین کوترا ہے اور بعد ازان رام گڈہ رلاون بھی اوسکو دیا گیا +

۴ کنی رام جسکے قبضے مین کوبلا ہے (اسکو بادشاہ نے علاقہ دیہہ اور گورا بھی مرحمت کیا تھا)

۵ کشور سنگہ جسکو سانگود ملا

راجہ مکند سنگہ گدی نشین ہوا وہ درہ سرحدی جو درمیان مالوہ اور ہروتی کے واقع ہے اسکے نام سے مشہور ہے یعنے مکند درہ یہ مقام نہایت مشہور بوجہ شکست کھا کر مفرور ہونے فوج انگریزی کے

بسر کرو گی برگیڈیر مونسن صاحب کے سنہ ۱۸۰۴ع میں ہو گیے مکندرے کے اکثر مقامات مستحکم اور کارآمد تعمیر کیے اور محلات اور نیا اثنا سے کے اوسی کے باعث تیار ہوے ؛

راجہ مکند نے ایک نہایت تابندہ مثال پابندی قواعد اصلی راجپوت کی پیدا کی جسکا اکثر بیان تواریخ قوم مذکور میں ہے جب اورنگ زیب نے ارادہ [illegible] پیدا کیا کہ اپنے والد شاہجہان کو تاج از تخت و تاج کرے جملہ راجپوت گرد بادشاہ جمع ہو کے [illegible] پیران مادھو سنگہ نے سوا پابندی وفاداری کے اس امر کو [illegible] نہیں کیا کہ شاہجہان کے باعث وہ سرخرو اور آزاد اطاعت لوندی سے ہوے تھے لہذا اونھون نے ارادہ کیا کہ تا مرگ تحفظ بادشاہ کا کرنا لازم ہے [illegible] سمت ۱۷۱۴ میں بیچ میدان متصل اوجین کے [illegible] فتح نصیب نے بعد ازان فتح آباد [illegible] تھا پانچون بھائی مع اپنے اپنے جاگیرداران کے [illegible] فتح کرلے یا مرجانے کی ہمت گو ہوشیاری حاکم راٹھور نے فتح او [illegible] روک نہیں سکتا تھا اور پانچون بھائی ایک [illegible] تھا کشتگان میں زندہ پایا گیا مگر تمام مجروح و خستہ تھا اسنے [illegible] جو لازمہ راجپوت کا ہے کلمن میں بروے کار لا کر نام آوری [illegible] سے لیئے پیدا ہوے تھے شاہزادگان بادشاہی نہیں جانتے کسطرح انکی دلجوئی [illegible] چاہیئے اور کسطرح انسے کام لینا چاہیئے یہ لوگ اگر بہ حکم حاکم لائق ہون تو کوئی اونکا مقابلہ نہیں کرسکتا ؛

جگت سنگہ پسر مکند علاقہ موروثی پر گدی نشین ہوا اوسکو منصب دو ہزاری فوج شاہی کا بھی عطا ہوا وہ دکھن میں خدمت گزاری بادشاہ تا مرگ کرتا رہا اسنے سمت ۱۷۲۶ میں وفات پائی کوئی اولاد اسکی نہ تھی پیم سنگہ پسر کنھی رام کوٹیلا والہ گدی نشین ہوا مگر ایسا سخت بیوقوف تھا کہ پنچون نے یعنے جماعت روسا نے اسکو چھ مہینے کے بعد خارج از گدی کرکے اوسکو بمقام کوٹیلا واپس روانہ کیا اوسکی اولاد اب تک وہان قابض ہین [1] ؛

---

[1] اسکی ایک اولاد میں سے تھا جسنے مونسن صاحب کی فوج کا تحفظ قبل از اونکے وارد ہونے گھاٹی مکندرہ میں کیا تھا اور امیجارسکے مان باپ کی حفاظت میں جان دی اور واپس جانے کو منظور نہیں کیا اوسکی سادہ سینہ مقبرہ جو تنہا ہے اوس سے پیدا ہے کہ کس شجاعت سے اس رئیس نے اپنا تماشہ وہان پھیلایا اور منظر دکھنی آئیندگان کا رہا جب انسر انگریزی جسکے ہمراہ اسقدر فوج تھی کہ ایک کنارہ ہندوستان سے دوسرے کنارہ تک فتح کرتا چلا جاتا مفرور ہوگیا اسکا حال مفصل مصنف کتاب ہذا اپنے روزنامچہ میں جہان اوسنے اوس مقام کو دیکھا ہے درج کریگا ؛

کشور سنگہ جسنے بفضلہ اپنے جراحتون سے صحت پائی تھی گدی نشین کیا گیا جب اورنگ زیب کو آخر کار تخت نصیب ہوا اوس زمانہ مین کشور سنگہ دکھن مین خدمت شاہی مین مصروف تھا اور اوسکے مفتوح کرنے مین اپنا اور اپنے ہمقوم کا خون بہا رہا تھا محاصرۂ بیجا پور مین اوسنے بڑی نام آوری پیدا کی اور آخر کار حملہ ارکٹ گڈہ مین جسکو آرکٹ بھی کہتے ہین سمت ۱۷۴۲ مین قتل ہوا یہ گویا ایک نمونہ قوم ہارا کا تھا اور کہتے ہین کہ اوسکے جسم پر پچاس زخم لگے ہوے تھے اوسکے تین فرزند تھے بشن سنگہ۔ رام سنگہ۔ ہرناتہ سنگہ پسر کلان بشن سنگہ اپنی ارث سے محروم کیا گیا اسوجہ سے کہ اوسنے اپنے والد کی ہمراہ دکھن جانے سے انکار کیا تھا مگر اوسکو جاگیر و محلات انتا دیے گئے تھے اوسکی اولاد حسب تفصیل ذیل تھی پرتھی سنگہ رئیس انتا اسکا فرزند اجیت سنگہ اور اجیت سنگہ کے تین فرزند چتر سال - گوپال سنگہ اور راج سنگہ ✣

رام سنگہ جو ہنگام قتل اپنے والد کے ہمراہ اوسکے تھا ریاست اور منصب مین جانشین اوسکا ہوا اور کسی سے کم کسی امر مین جسکا ذکر تواریخ شاہی مین درج ہے نتھا اور نہ بمقابلہ ترقی مرہٹہ وہ کبھی پس پا ہوا بیچ جنگ تخت نشینی کے وہ جانب دار شاہزادہ اعظم کا جو صوبہ دکھن کا تھا ہوا بمقابلہ اوسکے برادر کلان شاہزادۂ معظم کے اور جنگ جاجو مین بیچ سمت ۱۷۶۴ اسکے قتل ہوا اس جنگ قابل یادگار مین جسنے فیصلہ نزاع تخت نشینی کا کر دیا راجہ کوٹہ نے اپنے رئیس خاندان یعنے بوندی والہ کے خلاف مین مقام لیا تھا سوجہ سے ہارا بمقابلہ ہارا اس جنگ مین بجگری سے جنگ آزما تھے مگر عین جنگ و جدل و جدال و قتال مین ایک گولہ توپ نے رام سنگہ کا کام تمام کیا ✣

اب بھیم سنگہ گدی نشین ہوا اور اس راجہ کے عہد مین راج کوٹہ کا تیسرے درجہ کا نہین رہا بعد وفات بہادر شاہ کے اور تخت نشینی فرخ سیر کے راجہ بھیم نے جانب داری سیدون کی اختیار کی اسلیے اوسکا منصب پنجہزاری ہوا جو منصب اب تک راجگان اصلی اور اول درجے کے راجاؤن کو عنایت ہوتا تھا مگر فرع اسعلے قوم ہارا نے پاسداری نمک حلالی کر کے اطاعت تخت کی بمقابلہ اون دست اندازان سلطنت کی بعد سیدونکے نہین چھوڑی پس جو نا اتفاقی جنگ جاجو مین پیدا ہوئی تھی اوسکو اور زیادہ ترقی اس فرع کی جانب داری تخت کی اختیار کرنے سے ہوئی راجہ بھیم نے جو قصد نالائق اور ناشایستہ حیات راو راجہ بودہ راجہ بوندی کا کیا تھا اوسکا ذکر سابق ہو چکا ہے بالکل اتفاق ساتہ ارادہ ہاے سیدان و جیسنگہ راجہ عنبر کے کرکے اوسنے اعانت بیچ ہر ایک امر کے راجہ امبر کی کی جو وہ درباب تخریب بوندی کے عمل مین لایا تھا

اور جسکا سرانجام ہونا سہل الوجوہ تھا کیونکہ اتفاقاً راو بودہ کی عقل مین فتور واقع ہوگیا تھا راجہ بھیم کو
سند شاہی بابت جملہ علاقجات تیمار کے عنایت ہوئی یعنے بجانب مغرب کوٹہ سے تا بہ نشیب ابہر دارا
بجانب مشرق جسمین اکثر اراضی او . علاقہ کھیچی اور بوندی کے آگئے تھے اسطرح اوسکو مشہور قلعہ گگرون ملا
جو ابہرو تی مین سب سے زیادہ مضبوط قلعہ ہے اور اوسکی شہرت اسوجہ سے اور بھی زیادہ ہوگئی
کہ اوسکا تحفظ بمقابلہ علاءالدین کے کیا گیا تھا اور نیز اوسکو مومیدانا اور سیر گڈہ اور بارا اور منگرول
اور ہرو ملے جو سب بجانب شرق دریاے چمبل کے واقع ہین اور جو زمانہ سابق مین مغربی سرحد ریاست تھی
اصلی بھیل قوم اوجلا نے اپنے قدیم علاقجات موروثی واقع دشوار گذار سرحد جنوبی ہرو تی مین حاصل
کیے تھے انمین سے بھی منوہر تھانہ جو ابجنوبی سرحدی تھانہ کوٹہ کا ہے اوسکا دارالریاست ہوگیا تھا
اور یہان راجہ بھیل راجہ چکرسین نامی رہتا تھا اوسکے ہمراہ پانچسو سوار اور آٹھ سو کماندار رہتے تھے
اور جسکی اطاعت اور فرمان برداری جملہ اقوام بھیل میواڑ سے اسکی آخر سرحد تک کی کرتے تھے یہ قوم
وطنی جنکی سادہ وضعی بیچ انقلاب کے جیہ راجہ بھیچ دہار والا کے عہد سے تا بعہد راجہ بھیم کوٹہ والہ
واقع ہوے تھے باعث اونکے تحفظ کے ہوے تھے اب بیدخل کیے گئے اور بلا ترحم قتل ہوے
اور اونکے علاقجات شامل ملک کوٹہ کیے گئے جب بھیلوارا فتح ہوا کوٹہ نے قطعات اراضی رئیسان قوم
اومت نرسنگہ گڈہ اور راج گڈہ پٹن والونکو مع شہرہاے تہائی واقع کوٹہ خاص دیے اس وجہ سے
دعوی کوٹہ کا بابت خراج[1] انکا نسبت اس ازاد ریاستون کے پیدا ہوا اسی عرصہ مین جملہ رئیسان نے
برتری کوٹہ کی منظور کی اور ویسی ہی شرائط منعقد ہوئین جیسی انگریزون نے درباب تحفظ اور آزادی
رجواڑہ کے کی تھین صرف فرق اسقدر تھا کہ اومت کا کوئی رئیس بغیر خلعت راجہ کوٹہ کے مقرر نہین ہوسکتا تھا
اگر راجہ بھیم زندہ رہتا تو وہ اور بھی حدود ہرو تی کو ترقی دیتا گو اب بھی وہ کوہستان سے آگے قائم
ہو چکے تھے مقامات اونارسی اور ڈگ اور پرا وا اور علاقجات چندراوت مطیع احکام کیے گئے تھے
مگر ہنگام وفات راجہ مذکور کے وہ پھر قبضہ سے نکل گئے اسکی مرگ بھی مثل اوسکے بزرگون کے
بیچ خدمت گذاری شاہی کے بیوقت ہوئی تھی یعنے عمر پا کر نہین ہوئی تھی +

[1] یہ بھی ایک دعوی منجملہ ان دعاوی کے ہے جسکی صراحت نہین ہوسکتی اور جو گورنمنٹ انگریزی کو بحیثیت عام پنچ کے فیصلہ کرنا تھا کوئی فریق اسکی اصلیت سے آگہی نہین رکہتا تھا پس جو بقت ایسے فیصلہ مین ہوتی ہے وہ ظاہر ہے اسیوجہ سے وہ ملتوی رکھا گیا +

جب مشہور خلج خان جسکا نام نظام الملک تواریخ مین درج ہے دربار شاہی سے اس نیت سے فرار ہوا
کہ اپنی حکومت دکھن مین جاکر اپنا تحفظ کرے راجہ جے سنگہ امبر والہ نے بحیثیت افسر فوج شاہی بھیم سنگہ
کوٹہ والا اور گج سنگہ نرور والہ کو حکم دیا کہ اوسکا راستہ روکین نظام پگڑی بدل بھائی راجہ ہارا کا تھا لہذا
اوسنے اوسکو دوستانہ پیغام بھیجا اور التجا کی کہ جو خبرین خلاف اوسکے اوسنے سماعت کی ہون اونپر اعتماد
نہ کرے اوسنے کچہ خزانہ شاہی نہین لیا ہے جے سنگہ ایک شریر بدنیت آدمی ہے اور وہ چاہتا ہے
کہ دونون خراب ہون لہذا اوسکو لازم نہین کہ اوسکی کچہ سماعت کرے اور مخل اور مزاحم اوسکے راستہ دکھن مین ہو
اسکا جواب ہارا شجاعت پیشہ نے یہ دیا کہ وہ دوستی اور فرائض خدمت گزاری کے فرق کو خوب جانتا ہے
اوسکو حکم ہے کہ اوسکا راستہ روکے اور اسی غرض سے وہ آیا ہے اور جو حکم اوسکو ملا ہے وہ حکم
بادشاہ کا ہے لہذا اوسکو جنگ کرنے سے گریز نہین ہے اور وہ دوسرے روز صبح حملہ آور ہوگا
مصلحت راجپوت کی جسکی تقریر مین غصہ ساتہ جنگ کے شامل نتھا مگر مثل شجاع راست گو اوسنے اپنے
ارادہ سے آگہی دی تھی متقی مسلمان نے اوسکو ضائع نہین کیا لہذا نظام نے مقام اپنا پیچ شکستہ
اور نشیب و فراز کنارہ دریاے سندہ کے متصل کوروی بھوراسا کے کیا اس مقام کا صرف ایک راستہ تھا
جو سیدہا تھا یہ راستہ راجپوت بے تامل کو سازگار نہین ہوا اوسکے دشمن نے ایک توپخانہ نیچے جھاڑیون کے
پوشیدہ قائم کیا پہلے بادلون مین یعنے صبح صادق کے وقت راجہ بھیم عمل پانی کرکے فیل پر سوار ہوا
اور اپنی فوج ساتہ فوج کچھواہا کے شامل کرکے روانہ ہوا اور ایک جھاڑی مین برچھے آگے کیے ہوے
جنکا مقابلہ کوئی نہین کرسکتا تھا حملہ آور ہوے اب فاصلہ نظام سے ایک گولے کا رہگیا تھا اگر وہ
اوسکے قریب پہونچ جاتے تو حیدرآباد کا کچہ وجود بجاے گولکنڈہ کے جو قدیم مقام ہارا کا تھا نہ ہوتا
مگر اوس تک پہونچنے نہین پائے تھے کہ توپخانہ مخفی سے گولہ رانی شروع ہوئی اور ایک لمحہ مین
ہاتھی مع اونکے سواروں کے یعنے راجہ بھیم اور راجہ گج ضائع ہوگئے سوار اور پیادہ سب یکجا ہوگئے
اور جس دشوار اور صعب مقام مین اونکے رئیس کے اعتبار نے اونکو پھنسایا تھا اوس مین سے
نکل جانے مین بہت خوش تھے اس حال کی بعد خلج خان کی قسمت مین جو راستہ لکھا تھا اوس پر
وہ قدم زن ہوا اس موقع پر قوم ہارا کے دو نقصان ہوے ایک تو اونکا رئیس قتل ہوا اور دوسرے
اونکا دیوتا خاندان کا یعنے برج ناتھ گم ہوگیا یہ دیوتا قوم ہارا کا طلائی تھا اور راجہ ہر ایک جنگ مین

اوسکو اسپنے زین اسپ مین آگے کیطرف رکھا کرتا ہے جب غول تیار ہوتا ہے اور برچھے ہلائی جاتی ہین
تو حملہ ان الفاظ سے شروع ہوتا ہے یعنے جے برجناتہ جی اور اس برجناتہ نے اکثر واقعات جنگ
و قتل دیکھے ہین مدت تک یہ دیوتا گم رہا بعد ازان دستیاب ہوا اور کوٹہ بھیجا گیا ہر ایک ہارا اوسکے
دستیاب ہونے سے نہایت خوش ہوا سمت ۱۷۷۶ (سنہ ۱۷۲۰ء) مین راجہ بھیم نے بعد حکمرانی پندرہ سال کے
وفات پائی اور اس عرصہ قلیل حکومت مین اوسنے امور ریاست ایسی بنیاد پر قائم کیے کہ پھر کبھی
اون مین خلل واقع نہین ہوا +
جو رقابت درمیان خاندانون کے شروع ہوئی تھی جب ہارا ہارا سے میدان دھولپور مین جنگ آور
ہوئے تھے اور جسمین ہر ایک راجہ نے اپنے وفاداری کے دفتر پر جسکا جانب دار ہوا اپنے خون سے
مہر کی تھی اب راجہ بھیم اوسکو بنصۂ شہود پر لایا جسکی حملہ آوری اور راو بودہ بوندی والے کے
ناکام اوسکے بچانے فتح سیر تنہا مدہ کے سابق بیان ہو چکی ہے جو نتایج اوسکے مذکور نہین ہوئے ہین
یہ نتایج مضر خاندان اعلے کے ہوئے تھے کیونکہ اپنے مرتبہ سے فائدہ اوٹھا کر اور جب راو بودہ
کے سبب خارج کرنے مین اوسنے حملہ اور اعانت کی تھی خارج ہوا راجہ بھیم نے حملہ بوندی پر کیا اور دیا
جسقدر بادشاہی علامات تھین مثل نقارہ اور رن سنکہ جو اونکے بزرگون سے ارث مین چلا آتا تھا
لوٹ لیا اور نیز باجہ جنگی جسکے اب بھی متفرق ساز کام مین آتی ہین دروازہ کلان قلعہ کوٹہ پر سمع نواز
ہوتا ہے اور جھنڈہ نارنجی جو جہانگیر نے راو رتن کو عطا کیا تھا اور جسکے نیچے اکثر شجاعان قوم ہارا
قتل ہوئے تھے اب خاندان کوچک کے قبضے مین ہے اور ہر ایک تیوہار اور موقع جنگ پر
وہ اوسکو نصب کرتے ہین +
واسطے دوبارہ حاصل کرنے ان علامات مرتبہ کے کئی مرتبہ جنگ وقوع مین آئی کلید مصنوعی قفل دروازہ شہر
و قلعہ کوٹہ موجود کی گئین اور اوسکے پہرے والونکو بذریعہ او رطمع رشوت آمادہ اسپر کیا کہ اونکو داخل شہر ہونے دین
مگر چہ ہوشیاری اس طرف سے ہر وقت رہتی تھی اوسکے باعث سب یہ تدابیر دشمن کی فسخ ہو جاتی تھین اور اوسوقت پر
جب سب طرح ظاہر مین اونکی تدبیر کی ہو جاتی تھی اسیوقت دروازے کوٹہ کے سر شام سے بند ہو جاتے تھے
اور کسی کے واسطے نہین کھلتے گو راجہ بھی آوے اسوجہ سے اکثر دقت عظیم واقع ہوتی ہے ایک تو مثال اوسکی
ذیل مین لکھی جاتی ہے کہ جب راجہ دورجن شکست کھا کر قریب نصف شب کے بمقام کوٹہ مع چند ہمراہیان کے پہونچا

اوسنے پہرے والے کو آواز دی کہ دروازہ کھولدے مگر پہرے والے کو حکم قطعی ممانعت کا تھا اور اوس مین
کچھ اختیار نتھا سپاہی پہرے والے نے راجہ سے کہا کہ اسوقت چلا جائے جب راجہ نے دیکھا کہ کچھ لجاجت
یا التجا فائدہ نہین بخشتی اوسنے آپ کو ظاہر کیا کہ مین راجہ ہون یہ سنکر سپاہی مذکور خندہ زن ہوا اور عذر خواہی
اپنے حکم کی کی مگر جب دیکھا کہ اوسکی عذر خواہی کچھ اثر پیدا نہین کرتی اوسنے خفا ہو کر کہا کہ دوزخ مین جا
اور یہ کہکر بندوق تانی اور اپنے افسر کو بھی اسکی اطلاع نہ کی راجہ بمجبوری وہان سے چلا گیا اور ایک مندر مین
جو متصل اوس مقام کے تھا شب بسر کی جب صبح ہوئی اور دروازہ وا ہوا اور ہر ایک سپاہی اپنے رفیق
سپاہی کے حال شبینہ سنکر قہقہہ زن تھا کہ راجہ وارد ہوا سب سپاہی یہ حال دیکھکر متعجب ہوے اور زیادہ تر
وہ سپاہی جسنے خوف حرکت شبینہ سے اندیشہ ناک ہو کر اپنی سپر اور شمشیر راجہ کے قدم پر دھر دی اور
مردانہ وار حکم راجہ کا منتظر کھڑا رہا راجہ نے اوسکو اپنے ہاتہ سے اوٹھایا اور اوسکی نمک حلالی کی تعریف کی
جو پوشاک اوسوقت راجہ کے جسم پر تھی وہ اوسکو بخشی اور روپیہ نقد بھی اوسپر مزید کیا *
مورخ قوم ہارا بیان کرتا ہے کہ راجہ بھیم کا جسم زخمون سے بھرا ہوا تھا اور وہ ایسا مستقل مزاج کا تھا
کہ بخیال اسکے کہ اوسکی خود بینی ظاہر نہو وہ کبھی اپنے ہمراہیون کے روبرو برہنہ نہین ہوتا تھا اور جب تک
کہ اوسکو زخم کاری بجنگ کوروی نہین لگا تھا اوسوقت تک اس حال کا انکشاف کسی پر نہین ہوا تھا
جب یہ حال اوسکے جسم کا دیکھا تو ایک ہمراہی نے جو اوسکا مصاحب اور رازدار تھا نسبت اسقدر زخمون کے
اپنا تعجب ظاہر کیا اور یہ جواب موافق مزاج راجہ کے پایا جو حکومت ہارا پر کرنے پیدا ہوا ہے اور جو اپنے
ملک کو رکھنا چاہتا ہے اوسکو اسمین گریز نہین ہے راجہ راجپوت کی جگہ ہمیشہ اپنے جاگیرداران کی سرداری پر نے
یعنے اپنی سپاہ سے اول وہ ہمیشہ رہیگا *
راجہ بھیم اول راجہ کوٹہ کا تھا جسکو منصب پنجہزاری عطا ہوا تھا اور نیز یہ اپنے خاندان مین اول تھا جسکو
خطاب مہاراو کا عطا ہوا تھا یہ خطاب گو پیشگاہ بادشاہ سے عطا نہین ہوتا تھا مگر منظوری بادشاہ کی
ضرور ہوتی تھی اور تجویز اس خطاب کی رانا میوار کا کیا کرتا تھا جو اقوام راجگان مین رئیس گروانا جاتا تھا قبل عہد
گوپی ناتھ بوندی والہ کے جسکی اولاد بڑے جاگیرداران ہروتی مین سے ہین اونکا خطاب آنجی تھا یعنی خود
جو خطاب رئیسان سکوٹ لنڈ اختیار کرتے ہین مگر جب اندر سنگہ اودے پور گیا تو اوسنے خطاب مہاراجہ کا
واسطے اپنے اور اپنے برادر کے حاصل کیا اور خطاب آنجی کا قابضان جاگیر یعنے مادہنی کوٹہ پر عاید ہوا راجہ بھیم

تیون فرزند تھے ارجن سنگھ شیام سنگھ اور درجن سنگھ +

مہاراو ارجن نے شادی ساتھ ہمشیرہ مادھو سنگھ بزرگ ظالم سنگھ جھالا والے کے کی تھی چار سال حکومت کرکے
لاولد فوت ہوا اوسکی وفات پر تنازع باہمی درباب گدی نشینی کے پیدا ہوا اور جاگیرداران مختلف الرای ہوکے
ایک فرقہ بمقابلہ دوسرے کے میدان اودسے پورا مین قسمت آزما ہوا اور شیام سنگھ کے مقسوم پر اوسی کے
خون سے مہر ہوئی یعنے وہ قتل ہوا کہتے ہین کہ اوسکا بھائی جو زندہ تھا بخوشی کہتا تھا کہ اگر اوسکا بھائی
زندہ ہوجاوے تو وہ ملک مفتوحہ اپنا اوسکو بخوشی دیدیتا اور اوسنے اپنے بھائی مقتول کی لاش پر بہت
گریہ وزاری کی ان تنازعات مین علاقجات زرریز رامپورہ اور بھان پورہ اور کالاپیت بادشاہ نے اون کے
قدیم مالکان سے لیکر راجہ بھیم کو دیے تھے پھر قبضہ حاکمان قدیم مین آگئے اور قبضہ قوم ہاڑا سے جاتی رہی +
سمت ۱۷۸۰ (سنہ ۱۷۲۴ع) مین درجن سال نے حکومت اختیار کی اور اوسکی گدی نشینی کو محمد شاہ
بادشاہ نے جو اخیر بادشاہ تیموریہ تھا اور جسکو نام بادشاہ کا کہہ سکتے تھے منظور کیا اور اوسکے دربار مین
راجہ کوٹہ کو خلعت عطا ہوا تھا اور یہ مراعات اوسکی نسبت مبذول ہوئی تھی کہ کنارہ جمن پر جہان اوسکی قوم
آمد و رفت رکھتی تھی اون مقامات پر گاؤکشی کی ممانعت ہوگئی تھی درجن سال اوسوقت مین گدی نشین ہوا
جب اوسکے ملک کی تواریخ کے واسطے بہت اسباب واقعات کا جمع ہورہا تھا اسکے عہد مین باجی راو مرہٹہ نے
اول فوج کشی ہندوستان پر کی اس موقع پر وہ گذر ناریج سے گذرے اور سرحد شرقی ہروتی کے قریب آکر
درجن سال کی تواضع یہ کی کہ قلعہ ناہرگڈھ جو ایک رئیس اہل اسلام کے قبضے مین اسوقت تھا حملہ آوری کرکے لیکر
درجن سال کو دیا سمت ۱۷۹۵[سلہ] (سنہ ۱۷۳۹ع) مین اول اتفاق درمیان ہاڑا اور دکھنی فوج کے ہوا
اور یہ جو تواضع قلعہ ناہرگڈھ کے افسر پیشوا نے کی تھی اسکا عوض رسد اور سامان جنگی ضروری واسطے اوسکی
مہم کے تھا مگر عرصہ چند سال مین یہ امور دوستی اور صلح اور اخلاص جو اونسے پیدا کیا تھا فراموش ہوگئے +
ہمنے تواریخ بوندی مین درج کیا ہے کہ چند امیر راجگان امبر نے جنکو قوت اختیارات راجگی سے حاصل ہوئی تھی
درباب کم رتبہ کرنے رئیسان ہروتی کے اور حالت جاگیرداری مین لانے اونکے بروے کار لائی تھین یہ تدبیر
جے سنگھ سے پیدا ہوئی تھی اور اوسکے جانشین نے بھی اوسکو ملحوظ رکھا تھا اور اوسنے بودہ سنگھ کو

سلہ اس سال مین جب باجی راو نے ہندوستان پر فوج کشی کی اور ہروتی سے آگے گذرا ہمت سنگھ جھالا فوجدار کوٹہ کا تھا اس سال مین
شیو سنگھ اور اسکے دوسرے سال مین مشہور ظالم سنگھ پیدا ہوے تھے +

جلاے وطن کرکے دیوانہ وار کردیا تھا اور آخر کو باعث اوسکی مرگ کا ہوا گو جو تدابیر ان امور کے واسطے اوسنے عمل مین لائین وہ اوسپر عائد ہوئین اور باعث اوسکی بھی تخریب اور خرابی کی ہوئین یعنی اوسنے بودہ سنگہ کو بوندی سے خارج کرکے اور جسکو اوسکی جگہہ گدی نشین کیا اوس سے شرط تابعداری اور فرمانبرداری کرکے اوسنے چاہا کہ اپنی بزرگی اوپر کوٹہ کے بھی قائم کرے اس مطلب کیواسطے اوسنے سمت ۱۸۰۰ مین تین افسران کلان مرہٹہ کو اور جاٹون کو بسرکردگی سورج مل کے طلب کیا اور بعد جنگ سخت کوٹہ کے شہر کا محاصرہ ہوا تین مہینے کے عرصہ تک ہر ایک کوشش اور تدبیر عمل مین آئی مگر کچھ فائدہ اوس سے مترتب نہین ہوا اور بعد تراشنے درختون کے اور کاٹنے باغات کے جو گرد نواح مین تھے اونکو مجبوری محاصرہ اوٹھانا پڑا اور افسر جے آپا سیندھیہ کا ایک ہاتھ گولے سے کٹ گیا +

درجن سال کی اعانت اور کمک فوجدار قلعہ ہمت سنگہ نامی نے جو راجپوت قوم جہالا ساتہ اپنی شجاعت اور مصلحت اور مشورہ کے کی اور اسی ہمت سنگہ کی وجہ سے وہ مصالحت بروے کار آئی جسکے ذریعہ سے قلعہ ناہرگڈہ شامل کوٹہ کے ہوا اور اوسکے ذریعہ سے وہ تدابیر بروے کار آئین جنکے باعث کوٹہ نے بمجبوری اپنے ہمقوم سے علیحدگی اختیار کرکے اطاعت مرہٹہ کی قبول کی ان دو واقعات عظیم مین سمت ۱۷۹۵ اور سمت ۱۸۰۰ مین وہ ظالم سنگہ پیدا ہوا تھا جسکا نام ایسا مشہور ہے کہ آیندہ جو کچھ تواریخ کوٹہ مین درج ہوگا وہ اوسکے سوانحہ عمری کا بیان ہوگا +

تب ایشری سنگہ خراب ہوگیا تو درجن سال شجاع نے اپنی اعانت امید جلاے وطن کو دی کہ اوسکو اوس گدی پر بٹھاوے جو اوسکے والد سے جاتی رہی تھی مگر بغیر مدد ہولکر کے یہ امر ممکن نہ تھا اور سمت ۱۸۰۵ (سنہ ۱۷۴۹ع) مین جب سال امید پھر گدی نشین ہوا تھا کوٹہ بمجبوری مطیع مرہٹہ کا ہوا +

درجن سال نے اکثر مقامات اپنے ملک کے شامل کیے اوسنے مقام پھول برود کھیچی سے لیا اور ارادہ لینے قلعہ گوگور کا کیا جسکا تحفظ خود بلبھدر نے کیا اور اوسنے سازش ساتہ رئیسان رامپورا اور شیوپور اور بوندی کے بخلاف بوندی کے کی جھنڈہ کوٹہ کا بباعث شجاعت امید سنگہ بوندی والے کے کھیچی کے ہاتہ مین آنے سے بچگیا یہ جنگ جو درمیان اقوام خاندان چوہان کے باہم ہوئی تھی سمت ۱۸۱۰ مین وقوع مین آئی تھی اور اسکے تین سال کے بعد درجن سال نے اس حیات مستعار کو پدرود کیا یہ راجہ بڑا شجاع تھا اور جو جو خصلت راجپوت کی ہین وہ سب اوسمین تھین یعنے بے تکلفی فیاضی اور شجاعت وہ شائق جنگل کے شکار کا تھا

خصوصاً شکار شاہانہ شیر اور اسیواسطے اوسکے ملک مین ہر جگہ رمنے بنے ہوے تھے (بعض بہت وسیع تھے
اور اونکے گرد خندق اور جھاڑی اور صلابت کو چھپنے تھے) اور ان سب رمنوان مین اوس نے
شکارگاہ بنارکھی تھین +

اس سیر و شکار مین جسکی تیاری مثل تیاری جنگ ہوا کرتی تھی وہ رانیون کو بھی ہمراہ لے جاتا تھا
ان رانیون کو بھی بندوق لگانی سکھائی جاتی تھی اور جو یہ بھی شکارگاہ پر جاکر ہمراہ راجہ کے شریک
رہتی تھین لہذا وہ بھی گولی شیر کو مارتی تھین جب شکاری اونکو گھیر کر باہر نکال لیتے تھے ایک مرتبہ
فوجدار جھالا مخمسے مین اور ضغطہ مین آگیا تھا شیر غراکر اور منہ کھولکر اوسکے قریب آگیا تھا اور چونکہ
راجہ نے حکم مارنے کا نہین دیا تھا لہذا کوئی گولی اوسکو نہین مار سکا شیر نے اوسکی طرف دیکھا اور
چاہتا تھا کہ زقند مارکر اوسپر حملہ کرے کہ جھالا نے سپر آگے رکھکر اوسپر حملہ کیا اور ایک ضرب شمشیر سے
اوسکو مارکر ڈالدیا اس جرأت کی تعریف راجہ اور اوسکے درباروالون نے کی اور جو شہرت شجاعت کی
اوسکی مشہور تھی اوسمین اس امر سے اور بھی ترقی ہوئی +

درجن سال کے کوئی اولاد نہ تھی اوسکی شادی ساتھ ایک دختر رانا میواڑ کے ہوئی تھی مگر اکثر اس بارہ مین
ناامیدی اوسکو نصیب ہوئی تھی اور آخرکار ناامید ہوکر قریب تین سال پیشتر اپنی وفات کے آپ نے
اپنی رانی سے کہا کہ اب وقت متبنے کرنے کا ہے کہ گدی نشین ریاست ہو کیونکہ ظاہر ہے کہ بھائیون کو
ہماری حرکت گدی چھین لینے کی ناپسند آئی ہے - واضح رہے کہ بشن سنگھ پسر رام سنگھ گدی نشینی سے
خارج اسوجہ سے کیا گیا تھا کہ اوسنے بصلاح اپنی والدہ کے جنگ دکھن مین اپنے والد کے ہمراہ جانے سے
انکار کیا تھا جب اپنے ورثہ سے محروم ہوا تو اوسکو جاگیر انٹا کی واقع دریاے چمبل دی گئی بعد وفات
درجن سال کے اجیت سنگھ نبیرہ راجہ محروم الارث رئیس انٹا کا تھا مگر نہایت ضعیف بوجہ بیمری کے تھا
اوسکے تین فرزند تھے منجملہ اونکے پسر کلان چتر سال نامی نے واسطہ قدیم کو زندہ کیا یعنی رانی میواڑ کی گود مین
اوسے ڈالا اور ہمیں لینے دعا دی گئی اوسکو نام اوسکے بزرگون کا سکھایا گیا (کیونکہ اب وہ بیعت بنام
انٹا والہ تصور نہین کیا جاتا تھا) یعنے چتر سنگھ پسر درجن سال بھیم سنگھ پت رام سنگھ کشور سنگھ وغیرہ ذوالکل
تا بمورث اعلے دیوا بیگوا و مانک راسے اجمیر والہ کو تہنیت اوسکی مشہور ہوئی اور سب چتر سال کو
راجہ آیندہ قوم ہارا کوٹہ والہ تصور کرتے تھے تاہم بعد وفات درجن جھالا فوجدار نے اپنے ذمے کیا

که اس امر عظیم مین کچھ تبدل کرنا واجب ہے اور اوسکو قوت بھی اس فعل کے کرنے کی حاصل تھی معمر رئیس اثناء اب تک زندہ تھا اور فوجدار مذکور نے کہا کہ یہ خلاف وضع بشری ہے که فرزند حکمرانی کرے اور والد تابعداری مگر اسمین شبہہ نہین کہ اور وجوہ اوسکی نیک نیتی کی شامل ہوئی گو اوسکی خودغرضی اسمین ہو یا اندیشہ ایک خردسال کی حکمرانی کا ہو مگر دقت یہ تھی کہ رئیس معمر کی مرضی کیونکر حاصل کیجاے جواب اسّی سال کی عمر سے زیادہ کا تھا اندیشہ یہ تھا کہ اس عمر مین وہ کیونکر اپنے قلعہ بے دغدغہ واقع کالی سندھ کو ترک کرکے تفکرات حکمرانی کو قبول کرے مگر فوجدار مذکور اوسپر غالب آیا اور اجیت معیم راجہ بنایا گیا اور ڈہائی سال بعد راجگی کے زندہ رہا اجیت کے تین فرزند تھے چتر سال گمان سنگہ اور راج سنگہ ٭

چتر سال مہاراو ہاراکا مقرر ہوا بجنت سنگہ جو بالا تر مشہور آدمی تھا قبل اسکی گدی نشینی کے فوت ہوا اور اوسکا علاقہ فوجداری اوسکے برادرزادہ ظالم کے با نام ہوا ٭

اس عہد مین مادہو سنگہ نے جو گدی نشین امبر بعد خودکشی اپنے ماسبق گدی نشین ایشری کے ہوا تھا بجاے اسکے کہ جو واقعات بروے کار آئے تھے اونسے متنبہ ہو کر ویسی ہی تیاری اور آمادگی اوسی دعوی خراج گیری کی نسبت قوم ہارا کے ظہور مین لایا جو باعث ہلاکت اوسکے برادر ہی ہوتے تھے یہ کہ ابتدا مین راجپوت اور راجپوت کے تھی ایک دعوی تو برتری کا تھا یعنے ایک فریق اپنی برتری اور بزرگی دوسرے پر قائم کیا چاہتے تھے اور دوسرا دعوی متابعت فریق ثانی کی نسبت فریق برتر کے اور وجہ صرف یہ تھی کہ فوج کوٹہ زیر حکم راجگان امبر کے رہی تھی جب راجگان امبر افسر فوج شاہی تھی مگر قوم ہارا اس وجہ کو کچھ وقعت نہین بخشتی تھی اور اونکے ارادہ مطیع کرنے کو بحقارت دیکھتی تھی کیونکہ وہ کہتی تھی کہ حیثیت راج مین وہ دونون مساوی تھے ٭

سمت ۱۸۱۷ (سنہ ۱۷۶۱ع) مین راجہ امبر نے تمام اپنی قوم کو جمع کیا کہ وہ قوم ہارا کو زبردستی مطیع اوسکا کرین اور اوس سے وعدہ خراجگذاری کا کرالین فوج کشی ابتدائی نے مرہٹہ کو زیر کرکے اونکے دعوی بادشاہی کل روے زمین کو باطل کردیا تھا مگر [illegible] تھا مادہو سنگہ نے اثناء راہ ہر وقتی حملہ اوسپر مقام اونیارا کے کیا اور اوسکو فتح کرکے شامل اپنے ملک کے کرلیا وہان سے وہ لکیری کو روانہ ہوا اور اسکو بھی فتح کرکے فوج مرہٹہ کو جو شکستہ حال ہو رہی تھی مقام مذکور سے

خارج کر دیا اس مین فتحیابی سے زیادہ تر دلیر ہوکر اوسنے عبور دریا بمقام بالی گھاٹ جہان اشتال دریاے جہیل اور دریا کابل ہے کیا اور رئیس سلطانیو پر جو قوم کا ہارا تھا اور جو ذمہ دار محافظت اس مقام باباب کا تھا حملہ بیخبری مین کیا مگر اوسنے مثل صحیح النسب ہارا کے اپنے رشتہ داران کو باہر قلعہ کے جمع کیا اور مخالف کے ساتھ جنگ آور ہوا اوسنے معاوضہ اپنی غفلت کا اسطرح دیا کہ آبرو کو جان دیکر خرید کیا حملہ آور یہ بیان کرتا ہے کہ جب وہ زمین پر گرا اوسنے مضبوطی سے زمین ہاتہ سے پکڑی بعضے یہ دیکھکر خندہ زن ہوے مگر بعض لوگون کو جو اس قوم سے واقفیت رکھتے تھے رنج ہوا اور اونھون نے اسکے معنے یہ لگائے کہ یہ دلیل اس امر کی ہے کہ قوم ہارا بعد مرگ بھی اپنی زمین نہین چھوڑتی فتحیاب اس فتح تازہ سے خوش ہوکر کوٹہ کے وسط مین داخل ہوے اور شدہ شدہ بمقام تواروو وارد ہوے یہان اونھون نے دیکھا کہ پانچ ہزار ہارا ایک باپ کے بیٹے یعنے ایک مورث اعلے کی اولاد واسطے اونکے مقابلہ کے جمع تھے +

فوج مقابل کوٹہ شمار مین بہت تھی اور اوسکو دیکھکر خوف دلمین پیدا ہوتا تھا مگر کوٹہ والے اپنے بزرگونکی سادہ اور عزت اور آبرو کے واسطے آمادہ جنگ تھے جنگ شروع ہوئی اول ایک مرتبہ سب سواران کچھواہا نے حملہ کیا یہ سوار کوٹہ کی سپاہ سے بہت زیادہ تھے مگر چونکہ اونکو یقین اور اعتبار اپنی فتحیابی پر تھا اونھون نے ایسی تگ و دو کی کہ اونکے گھوڑے ماندے ہوگئے قبل اسکے کہ دشمن کے قریب ہون ادہر سے قوم ہارا بشائستگی اور بلاتردد کارزار کرتی تھی اور اونکی حملہ آوری سے اون کا گروہ شکست نہین ہوا اب اور بھی فوج جوق جوق آئی اور پیادہ آکر شامل سوار ہوے اب جنگ بہت سخت اور خونریز ہوئی اس اثنا مین ظالم سنگہ نے اول شروع کارجنگ کیا اسوقت مین یہ اکیس سال کی عمر کا تھا اور بحیثیت متبنی ہمت سنگہ پگڑی باندھی تھی اور اوسکے عہدۂ فوجداری پر مامور ہوا تھا جب جنگ خوب ہو رہی تھی ظالم سنگہ گھوڑے سے اوترا اور اپنے گروہ کی سرداری مین پیادہ پا جنگ آور ہوا اور بڑے نازک وقت مین لیاقت نصرت اور فتح کی حاصل کی اور ایسی دانائی اور ہوشیاری سے فتح پائی جیسی تمامی عمر مین اسکی حرکات اور افعال سے ظاہر ہوئین یعنے جس دانائی سے کارگزاری کرنے مین وہ تمامی عمر مشہور اور معروف رہا تھا اوسی دانائی سے یہ اول مرتبہ اوسنے فتح حاصل کی تھی +

ملہار راو ہولکر متصل اس مقام کے اپنی باقیماندہ فوج کو لیے ہوے مقیم تھا مگر ایسا شکستہ حال بعد جنگ پانی پت سنہ ۵۱ کے

لہ یہ تعجب ہے کہ ظالم سنگہ اوس سال مین پیدا ہوا تھا جس مین نادرشاہ نے حملہ ہندوستان پر کیا تھا مگر اوسکی کارکردگی اوس عہد مین شروع کی جب بدامنی آیا تھا

ہوگیا تھا کہ اوسکو اندیشہ کسی فریق کی جانب داری کرنے مین بھی تھا اس اثنا مین ظالم سنگہ گھوڑے پر سوار ہوکر مرہٹہ کی فوج مین گیا اور ملہار راو سے کہا کہ وہ لڑتا نہین تو یہان سے روانہ ہوکر فوج جیپور کو اوڑے یہ اشارہ محتاج اعادہ کا نتھا +

بوقدرے تاثیر گروہ کوٹہ کے دلون مین تھی وہ مقتضی اور مستدعی اسکی تھی کہ اوسکو خبر ملے کہ فوج پر حملہ ہوا تاکہ وہ دلاوری سر دمخالف کو ساتہ خوف اور فرار کے تبدل کرین واردان جیپور رو بفرار لاوے اور شمشیر ہارا نے غسل دریاے خون مین کیا +

رئیسان ماچیری اور ایشردہیہ اور روانکوا اور بروال اور راجرول مع جملہ اوٹ اور آدٹ امبر کے بمقابلہ پانچ ہزار ہارا کوٹہ والون کو پشت دکھائی گو بوندی کی فوج بھی جمع ہوئی تھی مگر وہ شریک جنگ نہین ہوئی اور اسی وجہ سے یہ موقع سعد اونکے ہاتھہ سے جاتا رہا کہ وہ اپنی کوٹھری اور جاگیرونکو خراج گذاری سے بری کرتے اکثر مخالف مقید ہوے اور پچرنگا جھنڈہ امبر کا قوم ہارا کے ہاتھہ لگا کبیشر قوم ہارا کا اس واقعہ کے نظم بنانے مین لس پا نتھا اوسنے فوراً یہ شعر بنایا اور اب بھی جب خوش روز بیادگار فتح بٹوارو کہا جاتا ہے تو اس شعر کو گاتے ہین جسمین ستارہ ظالم کا اوج اور ترقی پر تھا +

جنگ بٹوارو جیت تارا ظالم جہالا
رانگ ایک رنگ چڑہا رنگ پچرنگ کا

یعنے جنگ بٹوارو مین ستارہ ظالم کا فتح اور نصرت کا تھا میدان جنگ مین ایک رنگ پانچ رنگ کے جھنڈے پر ہوگیا یعنی جھنڈہ امبر جو پانچ رنگ کا تھا خونمین ڈوبکر ایک رنگ کا ہوگیا یعنی سرخ رنگ جون وسپہر چڑہ گیا +

جنگ بٹوارو نے فیصلہ دعوی خراج کا کردیا اور اس روز کے بعد پھر کبھی کچھواہا نے مبادرت اپنی برتری ظاہر کرنے کی نہین کی جو سابق بوجہ اپنے افسر فوج شاہی ہونے کے وہ دعویدار تھا بیچ تضحیک اس دعوی کے ہمیشہ بعد جنگ بٹوارو کے جب قوم ہارا بیچ میدان پریٹ وغیرہ پر واسطے سالگرہ کرنے اس فتح نمایان کے جمع ہوتے ہین تو وہ ایک قلعہ امبر بناتے ہین اور خوش ہوکر اور شور وغل بشاشت کا مچاکر اوسکو منہدم اور مسمار کرتے ہین +

چتر سال صرف چندسال بعد اس ترقی اور فتحیابی کے زندہ رہا اور چونکہ اوسنے لاولد وفات پائی تھی لہذا اوسکا برادر اوسکی جگہہ گدی نشین ہوا +

باب ششم

مہاراو گمان سنگہ - ظالم سنگہ - اوسکی پیدایش - مورث - ترقی اختیار - عہدۂ فوجداری اُس خاندان مین موروثی ہوگیا - اوسکا عہدہ اور علاقہ گمان سنگہ نے ضبط کیا - اوسکا کوٹہ سے چلا جانا - میواڑ جانا - خدمت گزاری کرنا رانا کی - اور خطاب راج رانا اور علاقہ پانا - خدمتگزاری بمقابلہ مرہٹہ مجروح ہوکر مقید ہونا - واپس آنا کوٹہ مین - فوج کشی مرہٹہ - حملہ اوپر کپنی کے - اوسکا تحفظ مردانہ وار ایک قوم کا قتل ہونا - تخریب و شکست فوج - قلعداری سوکیت - ظالم سنگہ کا معروف ہونا - اوسکی مصالحت با مراو - دوبارہ اختیار حاصل کرنا - راو گمان کا اتالیق اپنے فرزند امید سنگہ کا مقرر کرنا - جو ٹیکہ وار ریاست مقرر ہوا تھا - فتح قلعہ کیلوارا - محافظین پر جو مشکلات عائد تھین - سرکشی اور سازش بخلاف اوسکے اختیارات کے - تخریب سرکشان - جلاوطنی عمائد - ضبطی علاقجات - سرکشی اتھون گروہ قزاقان - اتھون کا حاضر ہونا - جلاوطنی عمائد قوم ہاراکی - تنزل معاملہ جاگیرداری - سرکشی موسین - تدابیر درباب قتل کارپرداز اور اوسکے خاندان کے - رئیس موسین کا پناہ ایک مندر مین لینا - وہان سے اوسکا اخراج ہوکر قتل ہونا - مہاراو کے برادران کا شریک سرکشی ہونا - اونکی مقیدی اور مرگ متواتر - تدابیر بخلاف حیات کارپرداز - سرکشی عورات - کسطرح اسکا انسداد ہونا ہوشیاری کارپرداز ❊

گمان سنگہ سمت ۱۸۲۲ (سنہ ۱۷۶۶ع) مین گدی نشین گدی بزرگان ہوا یہ عین شباب مین تھا نہایت طاقت دار اور عقیل اور موافق مقابلہ اوس طوفان کے تھا جو دکھن مین جمع ہوتا تھا اور جو راجپوتانہ پر نازل ہونے والا تھا مگر قسمت نے صرف عرصہ قلیل پانچ سال کا واسطے اوسکی حکومت کے مقرر کیا تھا بعد ازان اوسکو باگ اختیار اور حکومت کی ایک طفل خردسال کے تفویض کرنی پڑی مگر قبل بیان کرنے اس حال کے ہمکو پھر اوسی شخص کا حال بیان کرنا چاہیے جسکے سوانحہ عمری کا حال آئندہ تواریخ اس ریاست مین مملو ہے کیونکہ ظالم سنگہ کوٹہ ہی اسوجہ سے کہ اوسکا نام ساتہ کوٹہ کے ہر ایک صفحہ تواریخ ہستی کوٹہ مین شامل ہے اور نہ صرف کوٹہ کے نام کے ساتہ بلکہ ہر ایک ریاست راجپوتانہ کے ساتھہ اسکا نام پچاس سال سے زیادہ تک شامل رہا ہے جس ملک مین وہ رہتا تھا اوسکی گویا وجہ اول وہ تھی اور اوسکی لیاقت کے واسطے وسعت زیادہ اوسکے اپنے ملک سے چاہی کیونکہ وہ لائق اسکے تھا

کہ اقوام کی سمت کا فیصلہ کرتا نہ کہ ایک ملک کا جس مین وہ پیدا ہوا تھا ؀

ظالم سنگہ راجپوت قوم جہالا سے ہے سمت ۱۷۹۶ (سنہ ۱۷۴۰ع) مین پیدا ہوا تھا یہ سال قابل یادگار تواریخ ہندوستان مین ہے (جیسا سابق ذکر ہو چکا ہے) کیونکہ اس سال مین نادرشاہ نے فوج کشی اس ملک زرریز پہ کی تھی اور صدمہ عظیم خاندان تیموریہ کو دیا تھا اگر یہ واقعہ نہوتا تو اون کی حکمرانی زیادہ عرصہ تک رہتی گو اب اوسکا دوبارہ حاصل کرنا خلاف چشمداشت ہے اورنگ زیب نے بنیاد عزل کی ڈالی تھی اس عہد مین محمد شاہ بادشاہ ہند تھا اور جس سال شجاع گدی نشین کوٹہ اسوقت سے (سنہ ۱۷۴۸ع) پانچ بادشاہ گذرے اورششم خارج از تخت حکومت کیا گیا اور ایسا نہین ہوا کہ ایک ان مین کا پچاس سال بھی سلطنت کرتا مگر ظالم سنگہ ان سب کے عہد مین[۱] موجود رہا اور گو نابینا ہو گیا تھا مگر اوسکی عقل ایسی ہی تیز ہے جیسی ہنگام جنگ بٹوارو کے تھی کیسے کیسے انقلابات اسی عمر طویل نے نہ دیکھے ہونگے ایک سلطنت عین ترقی پر دیکھی اور پھر اوسے تنزل مین دیکھا کہ خاک سیاہ ہو گئے جب اس سلطنت کو ترقی تھی تو نہایت عمدہ رئیس انگلستان بادب تخت تیموریہ سے فاصلے پر مثل امیدواروں کے کھڑا رہتا اور اب غریب سے غریب بھی وہانکا ادب اوسکا نہین کرتا کچھ بھی انصاف سے جانب سوانح عمری ایسے شخص کے جو اسقدر عرصہ دراز تک مدار کار رہا ہو کرنا بالکل ناممکن ہے مگر اس خیال سے کچھ بھی حال ایسے مشہور صاحب تدبیر کا درج نکرنا جسکا ثانی صفحات تواریخ مین معدوم ہے ضرور نہین ہے ؀

بزرگان ظالم سنگہ رئیسان خرد ہلود واقع علاقہ جہالاوار سے تھے جو ایک اقسام ملک سوراشتر کا ہے بہاو سنگہ اس خاندان کا ایک پسر خرد تھا یہ اپنے والد کے گھر کو چھوڑ کر چند ہمراہی ساتھ لیکر قسمت آزمائی کو چلا گیا اوسنے یہ خیال کیا کہ جو تنازعات باہمی پسران اورنگ زیب مین واسطے برتری اور تخت کے بروے کار آتے ہین جنکے باعث تمام ہندوستان مین افواج جمع ہوتی ہین اون مین اپنی قسمت کی آزمایش کرنی چاہیے اوسکا بیٹا مادہو سنگہ نامی اوسوقت مین کوٹہ مین آیا جب راجہ بھیم کی عین ترقی تھی گو اوسکے ہمراہ صرف پچیس سوار تھے مگر بپاس آداب خاندان جہالا راجہ نے اوسکی رفاقت کو نامنظور یا ناپسند نہین کیا بلکہ اپنے فرزند ارجن کی شادی ساتھ اوسکی ہمشیرہ کے کردی کچھ عرصہ کے بعد علاقہ نانڈتا کا اوسکو عنایت ہوا اور عہدہ فوجداری کا دیا گیا اس فوجداری کے سپرد

[۱] یہ حال سنہ ۱۸۲۱ع مین لکھا گیا ہے جب مہاراو کشور سنگہ گدی نشین ہوا تھا ؀

صرف حکم فوج کا نہین رہتا تھا بلکہ تنخواہ و محلات کی بھی حکومت جہان خود راجہ رہتا ہے اسکے
تفویض رہتی [illegible] اوسکی حکومت کو زیادہ اعتبار ہوا اور اوسکو
فوجین [illegible] اگرچہ نام اوسکے جانشینون کا بھی رہتا آیا چنانچہ [illegible] سبب
ناما صاحب [illegible] مدن سنگھ اپنے والد کے کار فوجداری پر مامور ہوا اوسکے دو فرزند تھے
ہمت سنگھ اور پرتھی سنگھ

بہاو سنگھ پچیس سوار ہمراہ لیکر بلوہ سے روانہ ہوا

مادہو سنگھ

مدن سنگھ

پرتھی سنگھ — ہمت سنگھ

ظالم سنگھ سمت ۱۷۹۶ مین پیدا ہوا — شیو سنگھ سمت ۱۷۹۵ مین پیدا ہوا

مادہو سنگھ کا زندہ حال

بابالال معہ بعد سال تھاجی القائم

عہدہ فوجداری جو مثل دیگر عہدہ ہاے ملک شرقی کے موروثی ہوگیا تھا ہمت سنگھ سے رونق پذیر ہوا اوسکی شجاعت اور حکمت اکثر اوقات ضروری پر بہت بڑی قسم کی تھی اوسنے فوج کی سرداری یا کہوا عانت تحفظ کوٹہ مین جب اول افواج مشترکہ مرہٹہ اور جے پور نے حملہ کیا تھا کی تھی اور ایسا عہدنامہ کیا جس سے کوٹہ خراجگذار جیپور کا ہوا اور آخرکار اوسکی رسائی قوم ہارا مین ایسی تھی کہ اوسنے باتفاق راے اونکے قدیم سلسلہ گدی نشینی کو پھر قائم کیا اگرچہ راجہ درجن سال اور اوسکے فوجدار نے اس امر مین کچھہ کارلیاقت نہین کیا یا کچھ دخل نہین دیا مگر ظالم سنگھ نے اس امر کو بتائید اپنے استحقاق اختیاری کے اور ثبوت ناشکوری اپنے راجہ کے جسکے بزرگون نے اسی کے بزرگون کی ترغیب سے اپنے حقوق حاصل کیے تھے بخوبی سرانجام دیا پھر ظالم سنگھ کو یہ ضرور نہین کہ اپنے بزرگونکے حقوق کا اظہار کرکے اپنے استحقاق حکومت کی بنیاد قائم کرے وہ اپنی خدمت گزاری میدان جنگ ٹہوارہ بیان کرسکتا ہے جہان اوسکی شجاعت اور حکمت نے صرف مدد کرکے دشمنان کوٹہ یعنے جیپور کو شکست دی تھی

اور انیسا اونکو مغلوب کیا تھا کہ اونھون نے پھر مباورت اپنے استحقاق بے اصل برتری کے پیش کرنیمیں
نہین کی جسکے قائم کرنے کے واسطے وہ سابق ھر طرحکی کوشش عمل مین لائی تھی ۔
جب گمان سنگہ گدی حکومت بارا پر جلوہ افروز ہوا اوسکے چند عرصہ کے بعد اوسکے فوجدار نے مباورت
قدم زنی کی بیچ راہ عشق اپنے مالک کے کی یعنے جسکے جادۂ محبت مین راجہ گام فرسا تھا اوسیکے طریق
عشق کو فوجدار نے بھی اختیار کیا لہذا وہ عہدہ فوجداری جو اوسکو بعمر بست ویک سالگی حاصل ہوا تھا
اوسکے ہاتہ سے جاتا رہا غالباً اوسنے کچہ عذرخواہی بابت اتلاف عہدۂ فوجداری نہین کیا کیونکہ فوراً
بعد لینے عہدہ کے اوسکی جاگیر نانڈتا بھی ضبط ہوئی یہ علاقہ جو برلب مغربی دریاے چمبل واقع ہے
اب تک خاندان جہالا مین بطور جاگیر استمراری قائم ہے اور یہ دراصل جاگیر خاندان راج کوٹہ تھی جب تک
یہ خاندان فرع خرد خاندان بوندی شمار ہوتا تھا اس امر سے خیال کرنا چاہیے کہ بزرگان جہالا جسکا اب
ذکر ہو رہا ہے کسقدر وقعت اور عزت رکھتی تھی کہ اونکو جاگیر موروثی خاندان راج دی گئی تھی بعد ازان
عہدہ فوجداری اور جاگیر مذکور دونون راجہ کے ماما صاحب بھوپت سنگہ کو جو خاندان ہالاوت سے تھا
عطا ہوئی اسطرح جب دروازہ مصالحت کا اوپر جہالا مذکور کے مسدود ہوا اور کوئی امر باقی نہین رہا
جس سے اوسکو توقع آئندہ مصالحت کی رہتی اوسنے ارادہ کیا کہ اس ملک کو چھوڑ کر جہان اوسکی بیحرمتی
ہوئی تھی کسی اور جگہ قسمت آزمائی کرے اس تجویز مین وہ پس و پا نہین ہوا اوسنے خیال کیا کہ امبر اوسکے
خلاف ہے اور مارواڑ مین بھی اوسکو توقع ترقی کی نہین ہے پس میواڑ اوسکے قابل تھا کیونکہ وہان
ایک شخص اوسکا ہمقوم مصاحب درجہ اعلے رانا ارسی کا تھا جو اوسوقت حکمران تھا مگر اوسکی حکومت
بباعث گروہ مخالف اور دعوی دار گدی کے بیکار ہو رہی تھی رئیس دیلوارا جو قوم کا جہالا تھا اور منجملہ
سولہ ارکین میواڑ کے ایک یہ بھی سرغنہ اوس فریق کا تھا جنھون نے راجہ کو گدی پر بٹھایا تھا اور اوسکی
مرضی علیحدہ ہونے کی بوجہ اوسکی خاطرداشت کے جو بباعث اوسکی خدمت گذاری کے ہوتی تھی نہین بھی
اوسنے سپاہی ملک غیر کے گرد راجہ کے تعینات کیے اور علاقہ حسب مرضی اپنی اونکو دیتا تھا جو ممد اوسکے
ہر امر مین رہتے تھے اور علاقہ خالصہ اور اوس علاقہ پر جو دشمنون اور مخالفون کا وہ ضبط کرتا تھا دست اندازی
کرکے اپنے علاقے کو اوسنے دوچند کر لیا تھا اسطرح کا دربار رانا ارسی کا تھا جب فوجدار معزول کوٹہ تلاش
میہان آیا اوسکی شہرت باعث اوسکے استقبال کی ہوئی اور اوسکی لیاقت ملکی جو ظاہر ہو چکی تہی باعث

اسکی ہوئی کہ راجہ نے اوسپر اعتماد اس امر کا کیا جو اوسکو لاحق تھا یعنے اوسکی بے اختیاری بدست جاگیرداران
اس موقع پر ظالم سنگہ نے وہ لیاقت ظاہر کی جس سے تعجب زمانے کو ہوا یعنے اشتراک بیباکی اور جزم کا
ساتہ تدبیر مردانہ کے جس مین اس دہلوارا کی جان گئی بروز روشن اور اوسوقت مین جب سب ٹھاکر درپیش
موجود تھے رانا کو اوسنے بے اختیاری اور تابعداری سے خلاص کیا بالعوض اس خدمت کے خطاب
راج رانا کا (اورنہ رانا کا جو وہ اپنی مہر مین لکھتا ہے) اور علاقہ جنیر کھیرہ واقع سرحد جنوبی ظالم سنگہ کو
عطا ہوا اور اب اوسکا رتبہ ملک میواڑ مین درجہ دوم کا ہوگیا مگر سرکشی ہنوز قائم تھی اور دعویدار
مع اپنے گروہ کے مستدعی کمک مرہٹہ سے ہوئے مگر بصلاح مستحکم ظالم سنگہ اور عزم رانا کے ایک فوج
جمع ہوئی جسنے مقابلہ فوج مشترکہ سرکشان اور مرہٹہ کا کیا اس روز کی جنگ کا نتیجہ سابق جلد اول مین بیان
ہوچکا ہے یعنے رانا کو شکست ہوئی اور اوسکے عمائد جو اوسکے باعث رونق تھے تلف ہوئے مین اوسوقت کہ
جب فتح اونکی ہونے والی تھی اور ظالم سنگہ مجروح و شکستہ میدان جنگ مین گرکر مخالفین کے ہاتہ لگا
وہ تریمبک راو والد مشہور امباجی انگلیا کے ہاتہ لگا اور جو دوستی اور عہد اوسوقت [illegible]
مطابق کارروائی اوسکی زندگی مین ہوتی رہی ✢

اس جنگ کے شکست ہونے سے رانا اور میواڑ فتحیاب کے اختیار مین ہوگئے اودے پور پر محاصرہ
اور بعد تحفظ مردانہ رئیس وہان کا بشرائط حاضر ہوا اور وہ شرائط ایسی تہین جنکی نسبت دوامی متابعت
مشروط ہوئی ظالم سنگہ نے بدانائی دیکھا کہ خاندان افتادہ کے شریک ہونا بے سود ہے لہذا بجائے اسکے
کہ وہ اودے پور جاے اوسنے راستہ کوٹہ کا اختیار کیا اوسکے ہمراہ پنڈت لالجی بلال ہوا جو آئندہ اوسکا
شریک رنج و راحت رہا ظالم سنگہ نے دیکھا کہ کیا طوفان رجواڑہ مین آنے والا ہے اور تصور کیا کہ وہ
اپنی کوشش سے کوٹہ کو محفوظ رکھہ سکتا ہے اور ضعف ملک داری میواڑ سے اوسکو چندان امید کامیابی نہتی ✢

راجہ گمان سنگہ نے نہ اپنے رقیب کا قصور معاف کیا تھا اور نہ اپنے دل سے فراموش کیا تھا
لہذا اوسنے اوسکے ساتہ ملنے سے انکار کیا مگر اس سے شکستہ دل ہوکر اوسنے ارادہ گفتگو کرنے کا
ساتہ راجہ کے کیا اور بے اطلاع اوسکے پاس چلا گیا جو وقت اوسنے اس امر کے واسطے تجویز کیا تھا
وہ بہت سعد اور نیک تھا کیونکہ اوسکے قصور صرف معاف نہین ہوئے بلکہ اوسکو پہر خدمت
راج کی عطا ہوئی ✢

اب مرہٹہ جنوبی سرحد تک پہونچ گئے تھے اور اونھون نے محاصرہ قلعہ بکائنی کا کیا اس قلعہ کی محافظت مین
چارسو ہاڑا[1] خاندان ساونت بسر کرتے تھے گی مادہو سنگہ رئیس تھے دشمن کے ارادہ متواترہ داخل ہونیکے قلعہ مذکور کے
بذریعہ زینہ وغیرہ بارہا شکست ہوی اس سے صاف پیدا ہے کہ دکھنی لوگ نہایت کم آلات محاصرہ
اپنے ہمراہ رکھتے تھے اونکے ہمراہ آلات محاصرہ مین صرف ہاتھی تھے جنکا سر بجای آلہ دروازہ شگافی کے
متصور ہوتا تھا اکثر مواقع مین ثابت ہوا ہے کہ یہ حیوان لائق اس کام کے ہے اور اس مرتبہ بھی
وہ کام دیتا مگر بھیگری رئیس ہاڑا کی نے وہ کام مردانہ کیا جسکے بیان سے اس تاریخ کے صفحات منقوش ہین
یعنے خنجر لیکر مادہو سنگہ دیوار قلعہ سے کودکر ہاتھی کی کمر پر آیا اور فیلبان کو خنجر سے قتل کرکے ہاتھی کو
ضربات سخت سے مجروح اور خستہ کرکے زمین پر ڈال دیا ایسے موقع پر زندہ رہنا اوسکا خلاف قیاس
اور خلاف چشمداشت تھا مگر اوسکی وفات اور اوسکے کار بھیگری نے وہ اثر اوسکے ہمقوم کے دل مین
پیدا کیا کہ وہ سب تلوار پکڑکر قلعہ کے دروازہ کھولکر باہر آئے اور دشمن کے گروہ مین جاکر بازار جدال وقتال کا
گرم کیا اور ایک ایک تنفس کام آیا یہ لوگ بلا معاوضہ قتل نہین ہوے بلکہ تیرہ سو مرہٹہ جرار اونکے ہمراہ
سورج لوک کو گیا حملہ آوران نے فوج کشی جاری رکھی اور جاکر سوکیت کا محاصرہ کیا راجہ نے فوج قلعہ دار کو
حکم بھیجا کہ اپنی جان بچاکر چلی آوے کیونکہ کوٹہ مین اونکی ضرورت ہوگی اور عزت قوم ہاڑا کی سابق
قائم رہ چکی ہے مطابق اس حکم کے وقت نصف شب اونھون نے قلعہ خالی کیا مگر نہین معلوم اتفاقاً
یا عمداً جنگل گھانس کا جس مین سے اونکو جانا تھا آتش گیر ہوا اور اسقدر روشنی اوسنے دی کہ یہ لوگ
نظر آتے تھے لہذا فوج دشمن نے اونکا تعاقب کیا اور قوم ہاڑا کو راستے مین جنگ متواتر کرنی پڑی
اور اسمین اکثر اونمین سے قتل ہوے ملہار ہولکر جو بوجہ نقصان جو جنگ بکائنی مین ہوا تھا نہایت
بیدل تھا مگر اس فتح نے اوسکا دل دوبالا کردیا اور اوسنے ارادہ پیش قدمی کا کیا راجہ کمان نے
مصلحت یہ دیکھی کہ صلح ہوجاے اور فوجدار قوم بانکروت کو باختیارات کل روانہ کیا کہ حاکم مرہٹہ سے
صلح کرے مگر یہ امر وقوع مین نہین آیا اور وہ بے نیل مرام واپس آیا +

ایسے موقع پر ظالم صنعرسن نے آپ کو اپنے راجہ ناراض کی حضوری مین پہونچایا غالباً اوسنے تذکرہ رنج
جنگ بھواروکا کیا ہوگا جہان صرف اوسکی شجاعت سے اور اوسکی کارزار سے اوسنے کوٹہ کو بدنامی سے طاعت

[1] ذکر نمک حلالی اور شجاعت ساونت ہاڑا کا سابق ہوچکا ہے یہ شخص بانی اس خاندان کا تھا +

اور متابعت امیر سے منحرف کیا تھا اور اوسکی رہائی اوسکی کارروائی ست اسی ہولکر مہارا سے جواب کرکے کو اندیشہ
مین ڈالتا تھا مطلب آتی تھی اوسکو دخل اختیار دیا گیا صلح مجدداً قائم ہوئی اور جب مرادسے ملے ہوئی
جنید لاکھ ... لیکن ... ملک کوشش سے مع اپنی فوج کے چلا گیا راجہ کی مہربانی پھر اسیر ہوئی اوسکا علاقہ
اوسکو دوبارہ ... ہوا ... سابق صلح نہین ہوئی تھی اوس سے عہدۂ فوجداری بھی جاتا رہا اور پھر
ظالم کو ... جب ظالم سنگہ نے اپنے جائز حقوق حاصل کیے تھے کہ گمان سنگہ بہت بیمار ہوگیا اور امید اوسکی
زیست کی منقطع ہوئی اسی وقت ... اوسکی نظر بنا بر تحفظ اوسکے بچہ صغیر سن کے پڑتی مگر اوسپر جسکی حکمت اور
دانائی نے ... ریاست کو اندیشہ سے بچایا تھا مطابق اسکے اوسنے اپنی راے اوپر اوسکے ... کیے
ظاہر کی اور موافق رسم و دستور کے امید سنگہ کو جو دس سال کی عمر کا تھا ظالم سنگہ کی گود مین ڈال دیا +

سمت ۱۸۲۷ (سنہ ۱۷۷۰ع) مین امید سنگہ گدی نشین کیا بروز گدی نشینی قدیم رسم ٹیکہ داری کی ابتدا
وقوع مین آئی اور فتح کیلوارا نے جو خاندان زور سے لیا گیا تھا زیادہ تر باعث خوشی اور موقع گدی نشینی
مہاراؤ صاحب ... کوٹہ والے کی ہوئی اور اوس سے یہ پیدا ہوا کہ کارروائی کارپردازی کی بوجہ محافظ راجہ جو بچے
غفلت مین نہین آئی ہے نصف صدی سے زیادہ عہد حکومت درمیان انقلابات چند در چند بخوبی
امر ... کی ثابت کرتی ہے +

ایسے اختیارات کا عمل مین لانا جو اسطرح حاصل ہوتے ہین بغیر سختی کے ممکن نہین اور نہ حکومت زور کی
اسقدر عرصہ دراز تک جو زیادہ حد حیات انسانی سے ہو بغیر کسی امر حکومت کے عمل مین لانے کے صرف
ترغیب اور تحریص سے نہین ہوسکتی تاہم جب ہم ظالم سنگہ کی حالت اندیشہ ناک پر اور امور جو ہمیشہ
خلاف حرکت پیدا کرتے تھے نظر کرین تو اوسکی حرکات سخت جسقدر ہونی چاہیے تھین اوس سے بہت کم تھین
اور جس قدر راے ایسے مواقع پر ہوتی تھین اوسیقدر نہ تھین راے صائب ہمیشہ اوسکے امور سے ظاہر تھی
اور جس دانائی سے اونکا خیال کرتا تھا اوسیقدر جلدی وہ اونکو عمل مین لاتا تھا خواہ نتیجہ نیک ہو یا بد مگر وہ
کسی امر کو ناتمام نہین چھوڑتا تھا اور کوئی اخگر باقی نہین رکھتا تھا جس سے اندیشہ آیندہ شعلہ ور ہونیکا
باقی رہے اس سختی اور شتابی مین بھی ایک فائدہ متصور تھا اسلیے ایک امر خواہ دراصل نیک ہو یا بد جسکو
وہ ختم کر دینا چاہتا تھا پھر دوبارہ وقوع مین نہین آسکتا تھا اوسکے امور پر راے صحیح دینی بہت مشکل ہے
کیونکہ ایک امر اگر ایک موقع پر نہایت سخت بلکہ مثل حرکات وحشیان کہ مملو سا تہ بیرحمی کے ہوتی ہین معلوم ہوتا ہے

تو وہی امر دوسرے موقع پر نہایت ضروری واسطے رفاہ ریاست کے متصور ہوتا ہے مگر یہ مقام مناسب واسطے تکرار درباب سیرت اور عادات کارپرداز کے نہین ہے ہمکو اوسکی سیرت اور عادت اون امور سے ظاہر کرنی دو جنکے باعث اوسکا تذکرہ بیچ کل تواریخ ہندوستان کے باوجود طوفان خیز ہونے دریاے ذخار ملک داری کے ہوا ہے جب سواے انقلابات اور غارت گری کے اور کوئی امر ملک مین جاری نہ تھا جب ریاست ایک بعد دوسرے کے خاک مین ملتی تھی یا غارت اور تباہ ہوتی تھی اس شخص نے اوس رعایا کو جو اوسکے سپرد ہوئی تھین بحزم اور ہوشیاری ان جملہ انقلابات مین محفوظ رکھا بلکہ ہرسال اونکے دول اور رفاہ کو ترقی دی اور آخرکار اونکو بذریعہ حمایت سرکار انگریزی محفوظ و در امن مین کردیا ❊

ظالم سنگہ نے اچھی طرح عہدہ تحفظ اختیار نہین کیا تھا کہ اوسکو مجبوری اون لیاقتون کو جو اوسکی عادت مین تھین یعنے حزم اور ہوشیاری عمل مین لانا پڑا تاکہ شکست اون تدابیر کا ہو جو بخلاف اوسکے تجویز ہوئی تھین کام فوجدار کا جواب تک صرف اوسکے سپرد تھا کلیتہً ازقسم سپاہگری تھا اگرچہ اوسکی تعلق جو حفاظت محل اور قلعہ کی بھی تھی جہان راجہ رہتا تھا اسواسطے اوسکی شرکت صلاح اور مشورہ مین بھی ہوتی تھی مگر اس سے کوئی دعوی مداخلت امور دیوانی اور ملکی ریاست کا نہین پیدا ہوتا تھا لہذا جبسے وہ ذی اختیار ہوا تھا اوسوقت سے ایک شخص امور ریاست مین اوسکا ہمعصر تھا یعنے راے اکرام جو نہایت لئیق تھا اور چتر سال کے عہد حکومت مین اور اوسکے جانشین کے زیادہ تر عہد مین دیوان رہا تھا اور صرف اوسکی صلاح اور مشورہ سے کوٹہ کو اون راجاؤن کے عہد مین فائدہ حاصل ہوا تھا مگر بعد وفات اوسکے راجہ گمان سنگہ کے یہ بھی لوگون کے حسد کا نشانہ ہوا یہ تحقیق نہین ہے کہ بوجہ ظالم سنگہ کے یہ معاملہ وقوع مین آیا بعد وفات اکرام کے بہت کم آدمی ایسے رہے جو تکرار بمقابلہ ظالم سنگہ کے کرتے کہ اوسنے کیون سب امور ریاست دیوانی اور ملکی اور جنگی اپنے تعلق کر لیے بہرحال اسکو پھر بھی اکثر مقابلہ کو مغلوب کرنا پڑا اور شروع کارروائی مین یعنے ایک گروہ نے ظالم سنگہ کا کارپرداز ریاست ہونا منظور نہین کیا اور کہا کہ راجہ مرحوم نے یہ اختیارات اوسکو نہین دیے ہین اور اس گروہ مین شریک ایک کو ہمشیرہ زادہ اوسکا اور مہاراج سروپ سنگہ اور رئیس بانکروت بھی جسکی بیحرمتی باعث ترقی ظالم ہوئی تھی ماورا ے انکے مسمے جسکرن دہابہاے راجہ کا بھی شریک اونکے تھا یہ شخص نہایت لئیق اور معتبر تھا اور چونکہ وہ ہمیشہ نزدیک راجہ کے رہتا تھا لہذا وہ ذریعہ اونکی تدبیر کے

عمل مین لانے کا خوف تھا ایسا سخت تھا بلکہ بخلاف محافظ راجہ کے شروع کارروائی مین تجویز ہوا تھا
یہ سازش پختہ ہنوز نہین ہوئی تھی کہ پست ہوگئی اسوجہ سے کہ دہا بہاسے نے مہاراج کو قتل کیا اس
پاداش مین دہا بہاسے جلاسے وطن ہوا اور رئیس بانکروت مفرور ہوگیا اور یہ سب فعل ایسی جلدی وقوع
مین آئے سب کو اندیشہ پیدا ہوا دہا بہاسے کا اپنے موافق کرنا اور اوسکو مستوجب سزا قرار دینا اور بپاداش
جرم اوسکو جلاسے وطن کرنا اسطرح وقوع مین آیا جیسے کوئی بذریعہ جادو یا سحر کے کوئی قتل ہوتا ہے اور
اوسنے بیگری اور راست کرداری اسطرح ظاہر ہوئی کہ کوئی شخص آپ کو محفوظ تصور نہین کرتا تھا
کوئی وجہ نااتفاقی کی فیما بین مہاراج اور دہا بہاسے کے نہتی جس سے یہ فعل معاوضۂ قتل کا وقوع مین آیا
مگر دہا بہاسے نے بروز روشن باغ برج بلاس مین اوسپر حملہ کرکے خنجر سے مجروح کرکے قطع حیات اوسکی کی
کارپردازنے لعنت ملامت ازحد قائل کرکے اور فوراً گرفتار کرکے مقید کیا اور ملک ہروتی سے
خارج کیا گو یہ فعل نہایت صفائی اور مناسبت کے ساتہ ہوا مگر یہ حیلہ باعث صفائی متصور نہین ہوا
اور خواہ وہ مجرم اسمین ہو یا نہو مگر لوگ یہ کہتے ہین کہ ظالم سنگہ نے یہ سازش بابت قتل مہاراج کے
کرائی تھی دہا بہاسے جلاسے وطنی اور حقارت مین بمقام جے پور فوت ہوا ظالم سنگہ نے جو اوسکو
بغیر کوئی وجہ معیشت کے خارج کیا اور اگر وہ شریک اس جرم مین تھا تو ظاہر ہے کہ وہ انسان کو
حقیر تصور کرتا تھا اگر وہ ایک قتل اور کرتا اور غصہ مین آکر اپنے راز کا آپ ہی ظرف باقی رہتا
یعنے اگر وہ اوس غصہ مین دہا بہاسے کو بھی قتل کرڈالتا تو جو لوگ زیادہ تر شبہہ اوسکی نسبت کرتے
مگر اوسنے جو مجرم کو آزاد کردیا کہ اوسکی شرکت بیان کرے تو اوسنے اس الزام کو نابود کردیا اور
کوئی اعتبار نہین کریگا کہ جب ایک شخص کے اختیار مین انسداد اشتہار جرم ہوا اور وہ نہ کرے تو
وہ مجرم یا شریک جرم سے بنظر صاف کرنے اس معاملہ پر فریب کے یہ بیان کرنا پر ضرور ہی کہ کارپردازکی
ترغیب سے دہا بہاسے کو ترغیب اس فعل کی ہوتی تھی کارپردازنے بیان کیا کہ مہاراج ایک تدبیر خلاف
راجہ صغرسن کے کررہا ہے اور اوسکا کارپرداز اور محافظ راجہ صغرسن ہونا بھی خلاف اوسکے مزاج کے
ہوا ہے اسمین جسقدر راستی ہو یا نہو جو باعث اس فعل بدکا ہوئی یہ ظاہر ہے کہ جو نتیجہ اس سے
متخیل تھا وہ ظہور مین آیا فوراً بعد اسکے دیگر رؤسا جو شریک تھے روبفرار لائے اور اکثر اونمین کے
علاقہ اور ملک چھوڑکر فرار ہوگئے ظالم سنے اونکے برسر مقابلہ آنیکا خیال اگر وہ ملک سے چلے جاتے

بے بنیاد اور حقیر تصور کیا بلکہ یہ حکم دیا کہ اگر وہ واپس آوین تو اونسے جواب لیا جاسے وہ لوگ جیپور اور جودہ پور چلے گئے مگر اسوقت مین فساد اور خرابی ہر جگہ تھی ہر ایک راجہ بمشکل طامع مرہٹہ کو انچے دروازے سے فاصلے پر رکھتا تھا اور اونکے پاس اسقدر روپیہ نتھا اور نہ دل تھا کہ راجگان غیر سے ایسے امر کے واسطے جنگ آوری کرین جو اونکی دقت اور خرابی کو ایزاد کرتا یہ امر اوسی ہیئت پر ہوا جیسا ظالم نے تصور کیا تھا اور جن راجاؤن کے پاس پناہ گیر نالشی ہوے تھے اونکو عذر معقول بیان کار پرداز کا تھا جسنے لکھا تھا کہ وہ لوگ سرکش تھے اور راجہ کے خلاف اور اوسکی حکومت کے خلاف تھے چند اونمین سے ملک غیر مین فوت ہوے اور بعض سرگردانی سے تنگ آکر ملتجی ہوے کہ اونکی راکھ ساتھ اونکے بزرگون کی راکھ کے یکجا رکھی جاسے یہ التجا اونکی ظالم نے اوس خوش وضعی سے منظور کی جو اوسکی عادت مین تھی اوسنے اجازت اونکے واپس آنیکی دی مگر اونسے ملاقات اوسیطرح کی جیسے کوئی دغاباز سے کرتا ہے جو اپنا راجہ اور ملک چھوڑ کر فراری ہوجاتا ہے اور اون سے یہ کہا گیا کہ یہ فعل ترحم کا ہے کہ اونکو اجازت اونکے علاقے مین رہنے کی دی گئی کیونکہ جب اوسکو وہ خود چھوڑ کر چلے گئے تھے تو وہ ضبط ہوکر خالصہ ہوگیا تھا ❊

اس قسم کی فتح ظالم کی تھی جو اوسنے اوپر اول گروہ کے حاصل کی تھی جو اوسکے کل اختیار کارپردازی کوٹہ کے لینے مین خلاف تھے اور امراے کوٹہ کچھ راضی ہوکر خاموش نہین رہے بلکہ جو چوب آہنی اونکے اوپر رکھی گئی تھی اوس سے مجبور تھے اور کوئی موقع اونکے مغلوب کرنے کا فروگذاشت نہین کیا جاتا تھا کیونکہ یہ فرقہ امرا اکثر اپنے رتبے اور رسائی کے باعث ان ریاستون مین کوشش بیچ تخریب کل باشندگان کے کیا کرتے تھے بے پروائی جو عادت راجپوتونکی ہے اکثر ایسی تدابیر کا موقع پیدا کرتی تھی جس سے بربادی عام ہوا اور وجہ واجبی ایسے فعل کرنے کی بھی اوس سے پیدا ہوتی تھی ❊

دوسری سازش اس سے بھی زیادہ سخت اور اندیشناک تھی اوسکا سرغنہ دیوسنگہ رئیس اتھون کا تھا جسکے قبضے مین علاقہ ساٹھ ہزار روپیہ سالانہ کی مالگذاری کا تھا اوسنے اپنے قلعہ کو خوب مستحکم کیا اور جسقدر ناراض امرا تھے سب اوسکے شریک ہوگئے اور اونھون نے چاہا کہ جس حکومت نے اونکو خاک مین ملا دیا ہے اوسکو وہ کالعدم کرین کارپرداز خوب جانتا تھا کسکا اوسکو مقابلہ کرنا ہے

اور یہ بھی جانتا تھا کہ قوت ریاست کی اوسکے مقابلے مین کافی نہین ہے مگر بمدد فوج لکی جسکو موہی مدد کیتے تھے
اس تکرار سے اوسکی حکومت اور بھی مستحکم اور قائم ہوئی اور اونکی تدابیر اولٹی اونکے جاگیرداران کے سر پڑی
حال مجمع عام کا وقت زائل ہونے قوت راج سے نہایت خلاف انتظام رجواڑہ کے تھے اور اونکے امرا کی
دلاوری بلا شرکت غیرے مقابل قوت سپاہ تنخواہدار کے نہتی جو اونکے حاکم بوقت اون گروہ سے حاصل
کر سکتے تھے جو کسی ریاست کے نوکر نہ تھے مگر اس ملک وسیع مین جابجا بہ تلاش لوٹ یا نوکری پھرتے تھے
مدد موسی سرغنہ ایک ایسے گروہ کا تھا یہ نام اوسوقت تنزل کی تواریخ مین بہت مشہور ہے اور اوسکے ساتھ
صرف ایک اچھے آراستہ برگیڈ فوج کی نہتی بلکہ توپخانہ بھی اچھا تھا جواب بمقابلہ اتھون لگایا گیا کئی مہینے تک
قلعہ اتھون مقابلہ کرتا رہا اور اس عرصہ مین قلعہ والے اکثر باہر آکر حملہ کرتے تھے مگر مدد موسی اونکو شکست
دیتا تھا آخرکار تنگ اور لاچار ہوکر قلعہ والون نے امان چاہی اونکو اجازت ہوئی کہ جہان چاہین نکلکر
چلے جائین کوئی اونکا مزاحم نہوگا یہ سرکشی اسطرح ختم ہوئی اسکے باعث قریب جملہ رئیسان کوٹہ تباہ
اور جلا وطن ہوے اور کارپردازکو بلکہ ریاست کو اور زیادہ قوت بوجہ ضبط کرنے اونکی جایداد کے
حاصل ہوئی دیو سنگہ اتھون والا جو رئیس اور سرغنہ اس سرکشی کا تھا جلا وطنی مین مرگیا اور کئی سال تک
اوسکو غم جسم کا رہا مگر اوسکے فرزند نے عذرخواہی کی اور معافی چاہی گو اوسکا دل گواہی اس امر کی دیتا تھا
کہ اوس سے کوئی جرم سرزد نہین ہوا ہے اوسکی عذرخواہی منظور ہوئی اور اوسکو اجازت وطن مین آنیکی دیگئی
اور علاقہ بمولیا جسکی نیدرہ ہزار روپیہ سالانہ اوسکو عطا ہوا دیگر شرکا سے کم رتبہ سرکشی بھی مورد ترحم ہوے
اونکو اجازت کوٹہ مین واپس آنیکی دی گئی مگر کوئی قوت اونکو ایسی نہین دی گئی کہ پھر کچھ شرارت کرین
اس سے زیادہ اور کیا دلیل قوت صاحب تدبیری کارپرداز کی دیجاسے بہ نسبت اسکے کہ اوسنے اسباب
اور سامان دشمن اسپنے مکان مین جمع کیا اور اوسمین رہتا تھا گویا وہ سب اوس ہی موافق تھے اوسکی خلاف نتھے
اسی سرکشی کے مقابلہ کرنے مین اور اپنے خوف کے زور دینے مین عرصہ کثیر گذرا اوسکی شادی
جو ایک فرع بعیدہ خاندان راج میواڑ سے ہوئی جس سے اوسکو ایک فرزند اور اوسکا جانشین مادہو سنگہ نامی
پیدا ہوا تھا باعث اسکی ہوئی کہ ظالم سنگہ کو زیادہ تر توجہ اس ریاست بدنظمی کے حالات مین پیدا ہوئی
گویا وہ اوسکی فکر مین ایسی حالت مین بھی رہتا تھا جب اوسکو ایسی ایسی دقتین عائد ہوتی تھین جن کی وجہ سے
سمت ۱۸۴۸ (۱۷۹۱ء) مین ظالم سنگہ نے کوٹہ کے حالات کو بعد حالات میواڑ تصور کیا تھا بصراحت

تاریخ میوار جلد اول مین درج ہی اور جو نقصان کوٹہ کا بیچ سرانجام دنیے اوسکی تدابیر کے ہوا ملاحظہ تصریح سے معلوم ہوگا جو اوسکی تدابیر کی گئی ہے پس خوانندۂ کتاب ہذا کو حوالہ اوپر تاریخ میوار کے کرکے ہم سمت ۱۸۴۷ سے سمت ۱۸۵۶ (سنہ ۱۸۰۰ع) تک فروگذاشت کرکے اس سال کا حال درج کرتے ہین جب ایک اور سرکشی رئیسون نے اس کارپرداز کی حکومت کے زائل کرنیکے واسطے کی تھی ❖

اکثر ارادے اوسکے قتل کے عمل مین آئے مگر اوسکی ہوشیاری نے اون سب کو شکست کردیا گو کوئی ارادہ خونریزی اوس ارادہ سمت ۱۸۴۳ کے بعد بروے کار نہین آیا جس مین ارادہ کنندہ یعنی رئیس اتھون جلاے وطن ہوکر جانسے گیا تھا مگر سرکشی موہین جو سمت ۱۸۵۶ مین ہوئی تھی جسکو اب عرصہ بیس سال کا گذرتا ہے (یہ حال بمقام کوٹہ سمت ۱۸۷۶ یا سنہ ۱۸۲۰ع مین لکھا گیا) تفصیل اسکی یہ ہے کہ بہادر سنگہ رئیس موہین جو دس ہزار روپیہ سال کا مالگذار ہے سرغنہ اس سرکشی کا تھا اور ہمین جملہ رئیس ورخاندانہا کلان شامل تھے جنکی تباہی اور بربادی اس کارپرداز کی تدابیر غارت کن سے ہوئی تھی اسکی پختگی نہایت خفیہ کی گئی تھی اگر کسیکو اسکا حال معلوم تھا تو ظالم سنگہ کو صرف معلوم تھا اور اوسکو بھی اوسوقت معلوم ہوا جب وہ قریب ختم ہونیکے تھی فہرست اونکی جنکا قتل منظور تھا بہت طویل تھی یعنے کارپرداز اوسکے عیال واطفال اوسکے دوست اور صلاح کار لال جی پنڈت ان سب کے قتل کی تجویز ہوئی تھی اور وقت وہ قرار دیا تھا جب وہ بروز روشن دربار کرنے جاتا تھا اور یہ فعل بذریعہ ایک اوسکے ہمراہی کے عمل مین آنا جسکی دلاوری سے توقع فتحیابی کی تھی کہتے ہین کہ وہ بروز مقررہ دربار جانے کو تیار ہوا تھا کہ یہ اندیشہ اوسکو معلوم ہوا سواران پایگاہ جو اوسکے ایک دوست کے زیر حکم تھے اور ہمیشہ تیار رہتے تھے فوراً طلب ہوکر شامل سپاہ ہمراہی کے کیے گئے اور اسطرح سرکشون پر حملہ ہوا جب اونکو اطمینان اس امر کا تھا کہ اونکا شکار اونکے جال مین بند ہوتا ہے مگر اونکو نہایت تعجب اس حملہ آوری سے ہوا اکثر اونمین سے قتل ہوئے بعض گرفتار ہوے اور باقی رو بفرار لائے سرغنہ سرکشی یعنے بہادر سنگہ بھی مفرور ہوکر چمبل تک پہونچا اور وہان جاکر اوسنے پناہ مندر مین بمقام پٹن لی جہان وہ سمجھا تھا کہ قوم ہارا کا یہ معبد ہے مگر اوسکا یہ خیال باطل ہوگیا جو اوسنے خیال کیا تھا کہ میر کے مقام مندر کیشوراے بالحاظ اوس راجہ کا جسکے علاقے مین وہ تھا یعنے راجہ بوندی اوسکو سزایابی سے محفوظ رکھتے وہان سے بھی اوسکو کشان کشان لائے اور اوسنے اپنے جرم کی سزا مین یا بیوقوفی کے نتیجے مین جان دی ❖

حسب بیان جانب وارکا پہ دا؟ کے یہ امر یعنے معاوضہ تنائی قرین انصاف تھا کیونکہ یہ فعل صرف اوکی اپنی حفاظت کے واسطے نہین تھا اور نہ اوسکے فائدے کے واسطے بلکہ بنا بر تحفظ راجہ کی تھا جسکی قوت اور جان کا اندیشہ اسوقت ... سے تھا کیونکہ ... سرکشان کا ارادہ یہ تھا کہ راجہ حال کو خارج ازگدی کر کے اوسکے ایک بھائی کو گدی نشین کرین اسوقت مین مہاراوکے زندان کے یہ لوگ تھے اونکا عموی راج سنگہ اور دو برادران کور دہن اور گوپال سنگہ ہنگام سرکشی اونہون سے یہ تینون نظر بند آئے مگر جب سرکشی دوبارہ ہوئی اور فہرست سرکشان مین اونکا نام بھی پایا گیا اس مرادسے کہ اونکا بھائی خارج ازگدی کیا جاسے تو اونکی قید اور بھی سخت ہوئی اور اونکی بقیہ زندگی قید تنہائی مین بسر ہوئی گوردہن برادر کلان صرف دس سال اس قید سخت مین زندہ رہا اور برادر خرد گوپال بہت عرصہ تک زندہ رہا مگر ان دونون کو اجازت دیوار قید خانہ سے باہر آنیکی نہ تھی اور آخرکار انکی مرگ نے اونکو اس قید خانہ سے رہا کیا کاکا راج سنگہ بڑی عمر تک زندہ رہا اور چہ اوسکی شرکت ان سرکشیون مین نہین پائی گئی اوسکی نسبت کچہ سختی نہین ہوئی اوسکو اجازت تھی کہ شہر کے ہر مندر مین جایا کرے اور اوسکی خواہش بھی نہوئی کہ انکے سوا سے کہین اور جانے کا ارادہ کرتا ✤

ہم اس مقام پر کچہ حال شجرۂ انساب اوس فرع بشن سنگہ کا درج کرتے ہین جو بلے اختیار کی گئی ہے مگر بشن سنگہ کے نبیرہ اجیت نے پھر اپنے حقوق اور گدی حاصل کی تھی حالات اس خاندان کے گویا ایک نمونہ اوس صاحب تدبیری کا ربرداز کا ہے جو وہ نسبت جاگیرداری کوٹہ کے عمل مین لایا تھا اس امر کے دیکھنے سے دل شکنی ہوتی ہے کہ ایسی جاگیرداری ملکون مین جہان حکم قانون ہی جو اختیار دیا جاسے تو اوسکے قائم رکھنے اور بمقدار رکھنے مین کسقدر کشت وخون ہوتا ہے ✤

سرکشیان بخلاف زندگی اور اختیارات اس محافظ یعنے کاربرداز کے ہر قسم کی ہوئین اور اٹہارہ سے کم نہ تھین جنکو اس شخص کی ہوشیاری و بیدار مغزی نے شکست اور بیکار کر دیا تھا طریق اونکے بذریعہ فوج اور زہر خورانی علانیہ وخفیہ اور خنجر وغیرہ کے تھی اور یہان تک ان سرکشیون نے اوسکو تنگ کیا کہ وہ اپنی حفاظت سے تنگ آگیا اور یہ کہتا تھا کہ مین اپنی حفاظت بروقت نہین کرسکتا مگر ان سب سے ایک سرکشی نہایت اندیشہ ناک تھی جو عورات نے بخلاف اسکے محل مین تجویز کی تھی کہ جس سے فعل اور حیلہ دونون ظاہر ہوتے تھے اور اس سے وہ بوجہ اپنی عادت ہوشیاری کے ہرگز سر نہوتا اگر اوسکو

اعانت ایک عورت پر دل نکرتی جسکو اوسکی زندگی کا خیال بباعث اوسکی خوبصورتی کے تھا تفصیل یہ ہے
کہ اوسکو ایک راجہ راوگان صغرسن کی والدہ نے طلب کیا اور جب وہ باہر ڈیوڑہی مین کھڑا تھا
اور گوش برآواز تھا کہ کچہ کلام پردے سے اوس سے ہوگا کہ یکایک اوسکو ایک گروہ عورات
راجپوتانیون نے جو مسلح بشمشیر و خنجر تھین نرغہ کرلیا اوسکو دیکھکر چونکہ وہ واقف اپنے ملک کی عورات کی
عادات سے تھا اوسکو امید مغفرت باقی نہین رہی مگر خوش نصیبی اوسکی تھی کہ وہ عورات صرف
اوسکی جانستانی پر راضی نہین ہوئین بلکہ اوس سے واصلات کرنے لگین اور اوسکی کارروائی
اور سوانحہ عمری کا تذکرہ درمیان آیا اس عرصہ مین اوسکا فرشتہ محافظ نمودار ہوا یعنے ایک عورت
مصاحب والدۂ مذکورہ کی جو نہایت قوی ہیکل اور دلاور تھی فوراً اون عورات مین زبردستی گھس آئی
اور نہایت غصے مین آکر اوسکو اس گروہ مین سے باہر کھینچکے لے گئی اور اوسکو سخت سست کہنے لگی
کہ ایسے موقع پر اوسکو آنا کیا تھا +

با وفات غسل و شکار کے جو اوسکو نہایت مرغوب تھا ایسی تجاویز اکثر ہوئین مگر وہ سب برعکس ہوکر
موجد کے سر پر پڑتی تھین تاہم باوجود اسقدر کثرت سرکشیونکے جو دوسرے شخص کی عقل گم کردیتین
اوسنے کبھی بلا تحقیقات صرف شبہے مین کسی کو سزا نہین دی اور اگرچہ بنظر تحفظ جان وہ بمجبوری
ایک آہنی پنجرے مین رات کو سوتا تھا مگر اوسنے کبھی اندیشہ بے بنیاد کو اپنے دل مین جگہ نہین دی،
جو باعث جرم و خونریزی کا ایسے موقع زبردستی سے کاروبار کرنے مین اور اختیار کو کام مین لانے مین
ہوتا ہے اوسکی چشم بینا بلا تامل اوس شخص کو دیکھہ لیتی تھی جو اوسکے خلاف سرکشی کرنے کو
آمادہ ہوتا تھا اور سرکش بھی جانتے تھے کہ جو اندیشہ اونکو اوسکے طریق ہوشیاری ہی عائد ہونیوالا تھا
اوسکا اپنی ذات پر اعتبار کرنا اور انتظام پولس ایسا کہ کسی اور ملک کا پولس اوسکے برابر نہین ہوسکتا تھا
اور ملازمان کو تنخواہ خاطر خواہ دینا اور خدمت گزاری کا انعام حسب لیاقت دینا لئیق اور اچھے آدمی
ہر قسم کے کاروبار ریاست مین رکھنا اور خود اون سبکی نگرانی رکھنا اور کسی پر اعتبار زیادہ نرکھنا اور ہر روز
جملہ امور ریاست کو دیکھنا یہ سب طریق انتظام اوسکا تھا اور یہی باعث تھا کہ ہر ایک مشکل آسان ہوجاتی تھی اور
ظالم سنگہ کو صرف قائم اپنے کام پر نہین رکھتا بلکہ اوسکی اختیارات اور شہرت انتظام صاحب تدبیری کو درمیان اسقدر کثرت
خونخوار غارتگری سرکشیان اور تخلل اندازی انتظام کے جو قریب پچاس سال تک جاری رہین ترقی دیتی تھین +

باب ہفتم

ظالم سنگہ کو واضع قانون تصور کرنا - اوسکے ارادہ ہاے ملک گیری نسبت میوار کے - اوسکی باعث کوٹہ کا خراب ہونا - اوسکا ظلم - اوسکے توہمات مذہبی - اپنے ملک کا دورہ کرنا - ایک فوج سفری دوامی تیار کرنا - آراستہ کرنا فوج کا - انگریزی اسلحہ اور قواعد کا اختیار کرنا - ہروتی کے انتظام مالگذاری کو ترمیم کرنا - بیان طریق پٹیل - کونسل مینے صلاح کار چار نفر ہونا - وسعت حکومت - بیان بہورا اوسکا فائدہ بخش ہونا بیچ قدیم طریق متاجری ہندوستان - پٹیل کا اونکی رسائی اور اختیار کا چھین لینا تباہی کاشتکاران - پٹیل کا فریب مین آکر قید ہونا اور رہا نہ ہونا - طریق پٹیل کا خراب ہو جانا - اور طریق قدیمی جاری ہونا - راجپوتانہ کے کاشتکاران کی طبیعت کا بیان - بیان طریق تحصیل مالگذاری - اوسکا فوائد اور نقصان +

اب ہم اس محافظ ملک یعنے کارپرداز کا حال اور امر مین تحریر کرتے ہین یعنے بحیثیت واضع قانون و مہتمم ملک جسپر وہ واسطے حکمرانی کے مقرر ہوا تھا کئی سال تک ملک کوٹہ بطور دائی کے طفل بلند نظری محافظ نسبت ملک میوار کے تھا جسمین کل آمدنی جو وہ اپنے ملک کی رعایا سے بظلم و بدعت تحصیل کرتا تھا غرق ہوتی تھی سمت ۱۸۲۷ سے جبسے وہ واقف دربار رانا سے ہوا تھا تا بہ سمت ۱۸۵۷ اوسنے کبھی اس امید کو ترک نہین کیا کہ وہ اوسیطرحکی حکومت اوس ملک مین بھی حاصل کرے جس طرحکی اوسکو اپنے ملک مین حاصل تھی اور اس امر کے وقوع مین لانے کو اوسنے ہروتی کو تباہ کیا اور کاشتکاروہان کے حالت مزدوری کو ہوپنچے تھے سنہ ۱۸۴۰ع مین بدعت اور زیادہ ستانی اوسکی اقصی غایت کو ہوپنچی رعایاے مفلوک جب زیادہ طلبی اوسکی منظور نہین کرسکی اونکی مویشی اور آلات کشاورزی سب قرق اور ضبط ہو گئے تھے وہ بالکل ناامید ہوے اکثر اون مین کے صدمات شدائد سے جانبر نہ ہوے بعض رو بفرار لائے مگر ایسی بدنظمی مین اونکو کہان ملجا اور مامن ملتا اکثر اون مین کے قلیہ انی مزدوری پر کرنے لگے اور اون مویشی سے جو سابق کبھی اونکی اپنی تھی اور اوسی زمین مین جو سابق اون کے اپنے قبضے مین تھی مگر اب اونسے چھین گئی تھی اس طریق عام مفلوکی سے جو خانہ ہاے بے پوشش کاہ اور کھپرے سے ظاہر تھے کارپرداز خود ٹھیکہ دار کلان کوٹہ کا بنگیا +

خوش قسمتی اوسکی رعایا کی اور باعث نیکنامی اور نام آوری اوسکی تصور کرنا چاہیے کہ بوجہ اوسکی جہانمندی

اور دوستی خاندان انگلیا کے جبکا رئیس بالاراو نامی اوسوقت میوار مین مقید تھا اوسکو خیال اوسکی رہائی کا آیا اور یہ اوسنے قرار دیا کہ رانا سے جنگ کرکے اس امر کا سرانجام دے جب یہ خیال جنگ آیا تو جو ارادہ سابقہ اوسکا نسبت اس ملک کے تھا وہ اوسنے آخرکار ترک کیا اور اب اوسنے دیکھا کہ اوسنے جملہ بہبود ہر قسم کی رعایا کے واسطے ایک امر قیاسی کے قربان اور ضائع کردی اور اوسکی عقل صائب نے ایک علاج اوسکا بتایا جسکو اوسنے فوراً اختیار کیا +

تا وقوع سرکشی جو ہوئی سنہ ۵۶ع مین کارپرداز قلعہ مین رہتا تھا اور بطور قلعدار کام کرتا تھا مگر ہنگام مراجعت بعد رہائی بالاراو کے سمت ۱۸۶۰ (سنہ ۱۸۰۳ و ۴ع) مین جب فتوحات انگریزی نے مشارکت مرہٹہ کو شکست دی اور مرہٹہ مجبوری گروہ گروہ ہوکر اوسکی تلاش مین آوارہ ہوئے جو ہماری فتوحات نے اونسے لیلیا تھا کارپرداز نے دیکھا کہ اسطرح ایک مقام پر دوامی قیام کرنا مصلحت سے بعید تھا اور ارادہ کیا کہ نزدیک تر مقام مخاطرہ کے آوے اسمین دو وجہ قوی تھین جو فی نفسہ اس نقل وحرکت کے واسطے دلیل کافی تھین اول یہ کہ ترمیم طریق مالگذاری کرنا منظور تھا دوسری تجویز ایسے مقام کی جو وسط ملک مین ہو اور جہان سے فوج جلدی مقام مخاطرہ پر پہونچ سکے اور جہان سے وہ مع فوج اوس مقام پر جلدی پہونچ سکے جہان اندیشہ ان گروہ ہاے غارت گران کا پیدا ہوا اورگو یہ دونون امور اصلی وجہ ہون مگر لوگون کے نزدیک جو اوسکی اصلی دلی مطلب پر آگہی رکھتی تھی باعث تبدیل کرنے مقام کا قلعہ واقع جبل سے میدان خیمہ گاہ مین کسی اور وجہ قوی سے بہ نسبت اسکے نتھا کہ ایک بوم جبسے فال لیجاتی ہے اپنا قبضہ اپنے مقام قیام سے ماہ روشن کو کہتا تھا کیونکہ ایک مجمع نجومی اور پیشین گویان کا جمع کیا گیا تھا اور اونکی راے اسپر قرار پائی کہ اس مقام قلعہ مین رہنے سے قسمت آزمائی ہے اگر یہ امر صحیح ہے تو طبیعت ظالم سنگہ کی شریک اوس وہم مذہبی کی تھی جو اوسکے قوم کے نہایت مشہور اور شجاع آدمی یقین کرتے تھے جنکو کوئی فال اس سے زیادہ نتھی کہ وہ ایک گھگھو یعنے بوم کو اپنے مکان کے بالاخانے پر دیکھین مگر غالباً یہ بوم صاحب تدبیری اور ملک داری کا تھا جو اس موقع پر بیان ہوا ہے اور وہ صرف کارپرداز کے دل کی آنکھ نے واسطے پورا کرنے اپنی تدبیر کے دیکھا تھا +

پیشین گویان نے مقام کارپرداز کا حسب قاعدہ اپنے طریق کے تجویز کیا اور اوسنے فوراً اوسکی خط کشی اور پیمایش شروع کی یہ مقام ایسی جانب ملک کے تھا جو مدت سے نسیان اور تغافلی مین پڑا تھا

یعنے کبھی اوس جانب خیال بھی نہین ہوتا تھا اب ایسے مقام مین اوسنے اپنی بلند نظری کو محدود کیا اب اوسنے دیکھا اور شاید افسوس بھی کیا کہ اوسکی غلط تدبیری سنے کیا خرابی پیدا کی تھی مگر اصلی خرابی اپنا کام تمام کرچکی تھی یعنے اوسنے ایک ثلث کاشتکاران کو تباہ کردیا تھا اور ما بقی نہایت بددل اور دل شکستہ ہورہے تھے کمی اوسکے محاصل کی راست امر کا بیان کرتی تھی اور اوس کا اعتبار مہاجنون مین اب ایسا کم ہوگیا تھا کہ اوسکا قول یا تمسک اب کوئی نہین مانتا تھا اب تک وہ بیع تمامت نالشات کے پنبہ درگوش تھا مگر روپیہ اب واسطے سرانجام کرنے اوسکے مطلب کے ضرور تھا اور جملہ عذرات عدم استطاعت یا عدم مقدرت پر ضبطی ہونی شروع ہوئی ظاہر ہے کہ اگر اس خرابی کا انسداد نہ ہوا تو ملک مین کوئی وسیلہ یا ذریعہ تحفظ اور حفاظت کا باقی نرہیگا مگر اوسکے ذہن رسانے اکثر طریق اسکے دفعیہ کے پیدا کیے اوسنے شروع اصلاح کیا کہ اوسنے ایک مقام نزدیک قلعہ مستحکم کانگرون کے واسطے مقام دوامی کے قرار دیا اور یہان آپ رہنے لگا اور صرف ایک سایہ اپنی خیمے کے اوپر استادہ کیا اور گو افسران اور منیربان فوجی رتبہ سنے بھی سائے اپنے اپنے واسطے قائم کیے مگر اوسنے اپنے واسطے اور کچھ تجویز نہین کیا جملہ مراسلات اور اخبارات پر مقام چھاونی ثبت ہونے لگا *

یہ مقام جو پسند ہوا تھا نہایت مناسب تھا مقام مذکور مساوی المسافت دونون مقامات جنوبی مدخل ملک ہرونی کے تھا اور متصل اوس آبادی جھیل کے تھا جو نافرمانبردار تھی اور نزدیک قلعجات مستحکم شیرگڈہ اور کانگرون کے تھا اس کارپردازنے اس قلعہ کانگرون کو نہایت ہوشیاری سے مستحکم کیا تھا اور اوسکو مخزن اور سلحہ خانہ اپنا قرار دیا اوسنے ایک فوج آراستہ کی اور اسلحہ اور قواعد انگریزی اختیار کی اور فوج مین جو افسر مقرر کیے اونکا نام کپتان رکھا اونکے پاس ایک فہرست الفاظ معمولی کی رہتی تھی اور اوسکی راج پلٹن جو تھی اوسنے ایسے کارہاے نمایان کیے جو لائق اونکے نام کے تھے یہ پلٹن ہر وقت ایک لمحہ کی اطلاع مین تیار ہوتی تھی اور جہان حکم ہوتا تھا وہان بمقابلہ دشمن جاتی تھی قطع نظر اسکے اس تبدیلی سے وہ اکثر پیچیدہ واقعات سے اور توقف سرانجام امور ضروری سے جو دار الریاست مین رہنے سے بضرورت عائد اور واقع ہوتے تھے رہا اور فارغ ہوا *

اس عرصہ تک جو عرق طوفان قریب ملکی مین رہا کارپرداز کو خوب اور بہتر واقفیت طریق مالگزاری

اور امور کفایت علاقہ سے بہ نسبت دیگر رئیسان قوم راکگڑھ کے نہتی لہذا اوسنے وہی طریق قدیم جسکو بٹھوا ور بٹائی کہتے تھے اور جو باندازۂ قسم زمین یا پیداوار کے مقرر تھا اختیار کیا تھا کارپرداز نے اسکے نقص دریافت ہوے کہ اس سے منجانب تحصیلدار زیادتی ہوسکتی تھی اور منجانب کاشتکار فریب اور بے ایمانی کا محل تھا اور یہ دونون امور نقصان دہندۂ سرکار تھے مگر واسطے طامع فرقہ پٹیل کے بہت فائدہ بخش تھے جب یہہ متوسط یعنے درمیانی فیما بین کاشتکار اور حاکم کے سازش ساتھہ تحصیلدار کے کر لیتے تھے اور بغیر انکے زیادہ طلبی یا تشخیص جمع ممکن نہ تھی اور نہ بغیر انکے اطمینان کے زیادہ روپیہ تحصیل ہوسکتا تھا اور جب تک جیسا ہمنے اکثر بیان کیا ہے کارپرداز کو کچھ لحاظ نسبت طریق آمدنی کے نتھا کہ آمدنی زیادہ ہے گو رعیت کو سواے بربادی کے اور کچھ حاصل نہ تھا +

کارپرداز نے خوب واقفیت نسبت پیچیدہ طریق بٹائی کے حاصل کر کے اور اسکے جزو کل کو خوب تحقیقات کر کے جملہ قوم پٹیل ملک کو طلب کیا اور نسبت ہر ایک کی پٹیلی کے اوسکا اظہار لیا اور نسبت اونکے طریق تحصیل اور اعتبار اور وضع اور آمدنی ہر ایک کے دریافت حال کیا اور اس طرح آگہی حاصل کر کے ہر ایک کی وسعت پٹیلی اور آمدنی کا ایک تخمینہ بنایا اور اپنا دورہ ملک شروع کیا اور چک بندی ہر ایک شہر کی کر کے ہر ایک کی قسم موافق قسم زمین اور پیداوار کے جدا جدا کی مثل پیول یعنے آب پاشی کے جدا اور گورنا یعنے زمین قسم بہتر مگر بارانی کی جدا اور موری یعنے جنگل اور پہاڑ کی جدا کی اور اوسط کئی سال کی آمدنی سے حاصل کر کے مالگذاری نقدی مقرر کی اور مشتہر کرا دیا کہ طریق تحصیل بٹائی موقوف ہوے مگر اس مین بھی سختی اوسنے کی یعنے اوسنے ایک ثلث جریب کم کر کے ایک ربع اپنی اوسط مین ازاد کیا اور یہ ثبوت دیا اور دلیل کی کہ جو نفع پٹیل کا تھا وہ اس ازادی محاصل کو گوارا کر سکتا ہے اور یہ قصد کیا کہ اپنی ہوشیاری سے اونکی حکمت پر غالب آئے +

اس طرح فیصلہ مالگذاری اراضی طے کر کے آمدنی پٹیل بحساب فی بگیھہ ویرانہ اوپر کل اراضی پٹیل کے قرار پائی اور جو اوسکی اراضی ذاتی پر مالگذاری خفیف تھی اور وہ مالگذاری نسبت رعایا کے بہت کم ادا کرتے تھے لہذا اوسکے خیال مین یہ گذرا کہ کچھ بھی زیادہ ستانی سواے رقم جائز اور قرار دادہ کے باعث اوسکی ضبطی کا ہوگا پس آمدنی پٹیل کی اوپر زر تحصیل کے پانچ ہزار سے پندرہ ہزار روپیہ سالانہ تک ہوئی مگر فلکہ ان لوگون کی واسطے دوبارہ قایم ہونے محل اعتبار مین اونکی پیشکش سے ظاہر ہوتا ہے یعنے وہ امانت

دینے دس ہزار اور بیس ہزار اور نیز پچاس ہزار روپیہ کے واسطے اس امر کے تھے ایک ہی وہلہ مین اونسنے
دس لاکھہ روپیہ اپنے خزانہ خالی مین صرف رقم نذرانہ سے جو واسطے دوبارہ قائم ہونے ان لوگون کے
بیچ کار سرکار کے ملے تھے جمع کیا رعیت کو امید روز بھی پیدا ہوئی کیونکہ باوجود جمع سنگین کے اونھون نے
ایک حد جبر ستانی کی دیکھی اور دروازہ جبر ستانی اہلکاران ماتحت کا مسدود ہوکر قطع نظر تحریک امید سے
اوسکو اندیشہ خوف کا بھی تھا جس سے وہ کوشش بہت جلد کرتا تھا اور جب اشتہار اس امر کا جاری ہوا
کہ نقدی بجاے ٹبائی کے مقرر ہوئی یہ بھی رعیت کو فہمایش ہوئی کہ بخیال فصل کے کمی بیشی مالگذاری
سرکاری مین عمل مین آویگی اور اراضی غیر مزروعہ معرفت پٹیل کے اوس شخص کے سپرد کیجاویگی جو اوسکو
کاشت کریگا اور اگر اراضی مذکور کوئی نہ لے گا تو وہ شامل خاص یعنے ذاتی ٹھیکہ کاریہ زمین کیجاییگی
بہرحال پٹیل ذمہ دار واسطے کمی مالگذاری کے قرار دیے گئے ✤
اب تک اس گروہ کو ایک ترغیب لوٹنے کی تھی گو حکم یا اجازت اسکی اونکو نہ تھی کیونکہ او نپر ایک محصول
سالانہ یا سہ سالہ بنام نذر پٹیل برار کے قائم تھا یہ اب منسوخ ہوا بلکہ یہ بھی اونکو تفہیم کیا گیا کہ اگر وہ بزر معہود
سرکار بلا تنگ اور دق کرنے رعایا کے ادا کر دیا کرینگے تو اونکی حمایت اور اونکی تعظیم ہوا کریگی اس طرح
قوم پٹیل جو منجانب دیہات ہوا کرتی تھی اور محافظ رعایا کی تھی اب اہلکار راج ہوگئی غرض مختار ریاست کی
یہ تھی کہ ایسے گروہ مردان کی دلداری اور دلدہی ضرور ہے جنکی کوشش پر بہبود ریاست منحصر تھی اور
وہ لوگ بھی اس صلاح مین شریک ہوے یعنے اونھون نے اس امر کو کہ اہلکار راج مقرر ہون منظور کیا
کڑہ طلائی اور دستار بطور خلعت اور دفتر ہر ایک پٹیل کے سپرد ہوا اور وہ لوگ اپنے اپنے علاقہ کو روانہ ہوے ✤
چند خیالات خواہ مخواہ دل مین آتے ہین جب ایسے حال پر خیال کیا جاتا ہے یعنی خوانندہ حالات انکو
بلاشبہہ یہ خیال ہوگا کہ ان ممالک مین اسباب کسقدر درست واسطے انتظام ملک بذریعہ مختاران مہیا اور آمادہ ہے
کیونکہ ہر ایک ملک رجواڑا ایک ہی صورت پر ہے پٹیل لوگونکو صرف شریک مختاران گروہ تجار کے کرنا چاہیے
پس یہ لوگ خاندان راجپوت سے ہین اور کسی امر قوت یا انتظام مین کسی اور قوم دنیا سے قاصر نہین
اکثر یہ لوگ مصاحب اور مدار انتظام ملک رہتے ہین اور اکثر ہنگام جنگ سرداری فوج کرتے ہین اب زیادہ
بیان تقابل ان دونون خصلتونکا ضرور نہین لیکن اگر یہ خواہش انگریزی حکومت کی ہو کہ یہ طریق انتظام
مشرق مین ترقی پذیر ہوا اور آزادی کو اوپر ویرانہ تابعداری کے تخت نشین کیا جاے اور لیاقت ایک

پنچایت کلان قوم کی اگر مطلب ہو تو اسباب اور مصالحہ اسکا زیادہ تر مہیا اور موجود ہے اور ہمین کچہ امر جدید یہان متصور نہوگا ہمکو ٹھاکران ذی عزت قوم راجپوت اور صاحب دول اور گروہ کاشتکار واسطے استقرار رسوم حدود اور قائم کرنے اونکے قدیم طریق اور قواعد انتظام مذہبی کے موجود ملینگے اور ایک کتاب قوانین فوجداری اور دیوانی وغیرہ نہایت درست اور کافی اونکی کتب مذہبی سے اور تحریرات کندہ شدہ جو پتھرون پر کندہ ہین اور اقوال سلف سے فراہم ہوسکتی ہے اور آمدنی ملک سے زر کافی واسطے استادکرنے فوج ملکیہ کے مستخرج ہوسکتا ہے اور یہ فوج بروقت ضرورت اگر ملک کی امنیت مین اندیشہ تخلل کا ہو تو شریک فوج آئین ہوسکتی ہے اور طریق انتظام سواران راج کی نمود اور نمایش کیواسطے موجود رہ سکتی ہین اور بطور فوج سفری بھی کام کرسکتے ہین ✤

اب پھر اپنے مطلب اصلی حال نویسی پر میل کرتے ہین ۔ یعنے منجملہ ان گروہ کثیر پٹیل کے ظالم سنگہ نے چار نہایت ہوشیار اور تجربہ کار پٹیل پسند کیے اور اونکو حکم حاضر رہنے کا واسطے صلاح اور مشورہ کے دیا گیا اول اونکے تعلق صرف امور مالگذاری کیے گئے مگر تھوڑے عرصہ کے بعد امور پولس بھی اونکے تعلق ہوے اور آخرکار کوئی امر انتظام ملک بغیر اونکی صلاح کے سرانجام پذیر نہین ہوتا تھا ہیچ جملہ امور مشتبہ کے یہ لوگ بطور مرافعہ فیصلجات پنچایت اصلاح کی سماعت کیا کرتے تھے بابابہ انکے روبرو مقدمات پیچیدہ کا مرافعہ فیصلہ پنچایت ہاے شہر اور نیز دارالریاست کا پیش ہوتا تھا پس یہ لوگ سہ چند کام ہماری بورڈ آف رونیو یعنے صدر بورڈ سے کیا کرتے تھے یعنے کام صدر بورڈ اور کام جسٹس یعنے جج اور پولیس کا انکے مشورے سے ہوتا تھا اور انکے حکم سے فیصلہ ہوتا تھا اور شاید تمام روی زمین پر کہین انتظام پولس ایسا نہ تھا جیسا ظالم سنگہ کا تھا یہان ایک حاکم نتھا چار تھے اور ایسا ایک دام مجبوری کا ملک مین مبسوط تھا کہ اوسکے حلقہ سے کوئی امر باہر نہین جاسکتا تھا ✤

یہ انتظام قوم پٹیل کوٹہ کا تھا یہ انتظام جو ایسا سخت تھا مخلوط خرابی سے تھا پردہ پوشیدگی جو امور تجارت مین ایسا ضرور ہے بیہودگی کے ساتھ اوٹھ گیا تھا یعنے ہر ایک امر کارپرداز پر روشن ہوجاتا تھا اور کسی شخص کو اطمینان جاسوسان مجمع یعنے کونسل کارپردازان سے نتھا خوش نصیبی سے ایک تدبیر کی اطلاع دی گئی اور کارپرداز فوراً شریک کامیابی مدبر کا ہوا اسکا نتیجہ اندیشہ اور راہانت پیدا ہوا عزم تجارت سست ہوگیا کسیکو توقع باقی نرہی کہ اسکی محنت اور مشقت کا معاوضہ واجبی حاصل ہوگا مگر امنیت

کہین اور بھی نہ تھی اور صرف کوٹہ مین کارپرداز بدلیری اور دلاوری اونکو تکلیف دیتا تھا +
کونسل ملک ونس کی زیادہ صاحب اختیار بہ نسبت مجمع پٹیل کوٹہ کے نہ تھی اہلکاران کو بھی اندیشہ
ہروقت رہتا تھا کہ تلوار آختہ اونکے سرپر موجود ہے اور باستثنائے اون لوگون کے جنکو نفع ان سے
پہونچتا تھا اور سب اونکو ناپسند کرتے تھے بلکہ اوسیقدر اونکا اندیشہ بھی دلمین رکھتے تھے +

اب خیال مین آسکتا ہے کہ جب ایسا ایک مجمع ہوشیار رفیق ہو تو کارپرداز کو اپنی امنیت
اور سلامتی کا یقین ہوگا مگر ایسا نہ تھا کیونکہ کارپرداز نے اونپر بھی جاسوس مقرر کیے تھے القصہ
ایک مثل اوسکا ایک اہلکار جسکی راے بہت صائب تھی اور عقل صحیح جب اپنے خیالات کا ذکر
کرتا تھا یہ کہا کرتا تھا پانی بنیا اور موت تولنا +

پٹیل نے جواب دراصل مالک کاشتکاران کے ہوگئے تھے خیال کیا کہ جرمانہ اور ضبطی اور قرقی سے
زیادتی اور ظلم صریح اوپر رعایا کے ظاہر ہوگا مگر سواے اسکے اور ترکیب ایسی نہین جنسے اونکی
زیادتی پائی سنجاے اور اونکا مطلب حاصل ہو یعنے بذریعہ اون لوگون کے جو اونکے رفع ضروریات
کرتے تھے اب تک نادار کاشتکار اپنی رفع ضرورت قوم بھورا سے کرتے تھے وہ لوگ منظوری ریاست
مہاجن اونکے تھے مگر اب جو پٹیل دخیل ہوے اونھون نے اونکا پیشہ اونسے لیکر خود اختیار کیا
اور اونکو اپنی مطلب برآری کے واسطے پابند کیا اب ہمکو کاروبار بھورا کا بیان کرنا لازم آیا جس سے
واضح ہو کہ رعایا کسقدر مطیع اور تابعدار تھی +

بھورا لوگ راجپوتانہ کے مثل میٹر قدیم ملک فرانس کے تھے وہ کاشتکار کی ہر ایک قسم کی ضرورت مین
مدد کرتے تھے یعنے مویشی اور آلات کشاورزی اور تخم سے اور پرورش اوسکی اور اوسکے عیال واطفال کی
اوسوقت تک تمام فصل مین کرتے تھے جب تک فصل قابل دروکے ہوتی تھی اور حساب کتاب اونکا
آخر فصل مین ہوا کرتا تھا اور یہ امداد دو طرح پر ہوتی تھی خواہ نقد اور اس صورت مین سود مطابق
موقع کے قرار پاتا تھا اور خواہ ساتھ خاص حصہ پیداوار کے اور اس صورت مین بھورا شریک نفع ونقصان
کاشتکار ہوتا تھا فائدہ اور ضرورت ایسے لوگونکی بعہد حکومت ایسے حاکم کے جو زیادتی کرتا ہو اور جسکے
عہد مین رعیت کچھ جمع واسطے کارروائی آیندہ کے نکر سکتی ہو قیاس مین آسکتی ہے درحقیقت ایسے لوگونکا
ہونا بہت ضرور ہے اور دنیا مین انکے دیانت اور امانت بہت ضرور ہے کیونکہ زیادہ ستانی منجانب بھورا

باعث اسکا ہوگی کہ کاشتکار اوسکے ہاتھ سے جاتا رہے اور بددیانتی منجانب کاشتکار وجہ اسکی ہوگی کہ اوسکے ہاتھ سے صرف وجہ گذارہ اور امداد بمقابلہ جبرستانی اوسکے مالک کے جاتا رہے گا لہذا ان متمول لوگونکی بڑی قدر تھی اور یہ لوگ مربی کاشتکار متصور ہوتے تھے ہر ایک کاشتکار اپنا اپنا بھورا خاص رکھتا تھا اور اگر موضع متصلہ کے بھوراکو بہ نسبت اپنے دیہ کے بھوراکے پسند کرتے تھے ✤

یہ حال انتظام کا تھا جب قدیم طریق ہاتھا بٹائی کا تبدیل ہوکر گھٹی یعنے روپیہ مالگذاری کا اوپر قطعات اراضی کے مقرر ہوا اب جو پٹیل کا کام صرف تحصیل کا رہگیا تھا لہذا وہ سوائے تحصیل مالگذاری کی اور کسی مین دست انداز نہین ہوسکتے تھے جب تک وہ سازش یا اتفاق ساتھ بھورا لوگون کے کرین یا اون کو زیر دزبر کرین اور ان دونون حالتون مین اندیشہ چشم بنیا اور متلاشی کارپرداز سے تھا لہذا اونھون نے طریق بین بین کا اختیار کیا جس سے اوسکی طمع کو ترغیب ہوا اور بطریق ذیل کارروائی کرنے لگے جب فصل تیار ہوتی اور کاشتکار اجازت خواہ اوسکی درو کرنیکا ہوتا تو وہ کہتے کہ اول اپنی ذمہ کی مالگذاری اداکرو اس امر کی سرانجام دینے کو بھوراسے وہ درخواست کرتے مگر اوسکو اندیشہ یہ تھا کہ اوسکو اطلاع ہوچکی تھی کہ وہ کسی ایسے شخص کو روپیہ قرض دے جسکے ذمے باقی سرکاری ہو پس کوئی صورت کاشتکاران کو سوای اسکے نہی کہ اپنی کاشت کی جزو پیداوار کو رہن پاس پٹیل غارتکن کی رکھین اور یہی غرض اونکی تھی وہ اوس پیداوار کو اپنے مفید قیمت لگاکر لیتا تھا اور رسید لکھدیتا تھا کہ مالگذاری سرکاری ادا ہوگئی اور ایک تحریر کاشتکار سے اس قسم کی لکھا لیتے تھے کہ ہمارے پاس روپیہ بروقت طلب مالگذاری کے نتھا اور نہ ہم کسی اور جگہ سے روپیہ قرض لے سکے لہذا ہمنے اپنی پیداوار کا ایک جزو برضا ورغبت اپنے اور بقیمت واجبی اور مناسب مکفول کردیا اس طریق سے پٹیل لوگون نے بہت غلہ جمع کیا اور جو کوٹہ مقام غلہ تمام راجپوتانہ کا ہوگیا لہذا اونھون نے بہت روپیہ پیدا کیا اور کاشتکار اپنی مشقت کا فائدہ حاصل نہین کرسکتے تھے اور غریب اور محتاج ہوتے جاتے تھے اس زیادتی سے کارپرداز مدت تک ناواقف نہین رہا مگر جب خزانہ پر پہونچتا گیا کارپرداز چندان متوجہ اس انتظام پر نہین ہوا جس سے قطعات جدید اراضی اپنی مستاجری مین آتے تھے اور یہی اب غرض اصلی اوسکی تھی ✤

یہ طریق سمت ۱۸۶۷ (سنہ ۱۸۱۱ع) تک جاری رہا جب مثل برق حکم گرفتاری جاری ہوا اور ہر ایک پٹیل کوٹہ کا گرفتار ہوکر پا بزنجیر ہوا اور اوسکی جایداد قرق ہوئی اور جو روپیہ طریق ناجائز سے اونکو حاصل ہوا تھا وہ خزانہ کارپرداز مین آنا شروع ہوا چند پٹیل جرمانہ سنگین سے محفوظ رہے اور صرف ایک شخص تلاش پولس سے

آزمانا نہین ہوا اسوجہ سے کہ اوسنے اول ہی بہ دانائی اپنی جملہ دولت تعدادی سات لاکھ روپیہ کی ملک غیر مین جمع کی تھی اور صرف اس شخص کی دولت سے قیاس کرنا چاہیئے کہ ان طامع آدمیون نے کسقدر اوگلا ہوگا *

یہ نتیجہ پیدا ہوسکتا ہے کہ کارپردازنے نیکی حال کو ساتھ اوس برائی کے جو اوسنے بوجہ ضعف اعتبار اور ناقص کہنے کارروائی ایسے سلسلۂ قوی کے جیسے انتظام پٹیل جسکو اوسنے قائم کیا تھا پیدا کی تھی خوب وزن کیا ہوگا چارہ معتبرین کی کونسل اپنے مقام پر قائم رہی گو اونکے ہمعصران کی حالت حیرت انگیز اور حسرت خیز اور اونکی رسائی بیچ لوگونکی بوجہ سبب بے اعتباری اونکے دیگر اشخاص قوم کے کم نہین ہوسکتی تھی جو انتظام ظالم سنگہ ایسی ہوشیاری سے داخل کیا تھا جب اسطرح کلیتہ شکستہ ہوگیا تو اوسنے اپنی قوت تخیلہ سے اپنے خیالات کو اور قوت دینی چاہی یعنے اپنی ذاتی متاجری کو زیادہ کرنے کا ارادہ کیا ہیچ بیان کرنے اس امر کے کہ یہ امر کیونکر صورت پذیر ہوا اور کس طرح اسکا انتظام بروے کار آیا ہمکو چاہیئے کہ سیرت اور مزاج کارپرداز کا بیان کرین اور نہ وقت طلب خلاصہ بیان کیا جاسے کیونکہ واقعات سے آدمی کی طبیعت کا حال منکشف ہوتا ہے *

مگر قبل از شروع کرنے اوسکی ایسی عجیب تواریخ کے یہ ضرور ہے کہ قدیم طریق کاشتکاری ملک ہاڑوتی بھی ہم ظاہر کرین جس طریق کو اوسنے پھر بعد شکست کرنے انتظام پٹیل کو اختیار کیا تھا اور اس امر مین ہمکو صورت حال زمین اور اوسکے باشندگان کا بیان کرنا چاہیئے جنکی طبائع کا خیال اونکے حاکمان کے دلمین زیادہ تر اثر اوپر اونکے طریق انتظام کے کرتا ہوگا *

رعیت ہندوستان کی مثل ہوڑان کاشتکاران روسے زمین داغ معاوضہ کا اوپر اپنی پیشانی کے رکھتی تھی جسطرح فرشتہ کین کو خدا تعالے نے بددعا دی تھی اوسیطرح کاشتکاران ہند کو رام چندر نے بددعا دی ہے کہ یہ لوگ کبھی نرمی اور ملائمت سے راضی اور دیانت دار نہونگے جب تسجاع اجودھیا یعنے رام چندر اپنے ملک کو ترک کرکے لنکا گئے تو اونھون نے اپنے اہلکاران کو حکم دیا تھا کہ رعایا کی خاطرداری کرنا تاکہ ہنگام مراجعت کوئی نالش اونکے روبرو پیش نہو اہلکاران نے جو واقف اسکے بیفائدہ ہونے سے تھے ارادہ کیا کہ ایسی تدبیر ہو کہ کوئی نالش واجبی پیش نہو لہذا اونھون نے وزن من کو تبدیل کیا اور جسقدر ہمیشہ لیا جاتا تھا اوس سے نصف لینا شروع کیا اور یہ نصف بھی چھوٹی طرف سے جسمین سعت کم ہوتی ہے اسپر بھی جب رام چندر واپس آئے تو کاشتکاران جوق جوق ہر منزل پہ پہونچے اور نالش کی کہ اہلکاران نے ایک امر جدید کیا ہے جب استفسار کیا گیا تو جواب مین کہا کہ وزن من کو تبدیل کردیا ہے راجہ رام چندر نے

اونکو بدعا دیکر رخصت کیا اور یہ کہا کہ یہ گروہ مراعات سے راضی نہین رہتے اور یہ کسی کے نہین ہین اور یہ مثل آجکی تاریخ تک مشہور اور مستعمل ہے یعنے رعیت کیسکی نہین ہین اور اس مثل کی تصدیق مورخان سکندر بھی کرتے ہین بیان کرتے ہین کہ یہ صرف تردد زمین کرتے ہین اور محاصل بادشاہ کے یہان داخل کرتے ہین اور جب ملک کو تکلیف ہوتی ہے تو یہ لوگ اندیشہ سے بری رہتے ہین اسی سبب سے جب زمین زیادہ تر جب وطن سے ہوجاتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ کارپرداز کوٹہ پیروی اس مثلہ رام چندر کی نسبت طبائع اپنی رعایا کی کرتا تھا جو دراصل مثل قوم ہلوت تھی کو نام اونکا ہلوت نتھا +

اب ہم طریق تحصیل مالگذاری سرکاری بیان کرتے ہین جس سے سیرت اور حالت کاشتکاران کی زیادہ تر ظاہر ہوگی یہان چار طریق تحصیل مالگذاری اراضی کے ہین اور منجملہ اونکے تین طریق عام ملک ہاڑوتی مین اور چہارم خاص ملک ہروتی اور میوار مین جاری ہے اول اور قدیم طریق بٹائی کا ہے یہ اوسوقت سے جاری ہے جب سے سکہ روپیہ ذرا جاری نتھا مگر طریق بٹائی صرف غلے مین جاری ہے کیونکہ نیشکر اور پنبہ اور سن اور پوست اور آل اور کسونب اور ادرک اور زردچوب اور دیگر اجناس رنگسازی مصالحہ اور جملہ پیداوار باغات کا محصول نقد روپیہ نہین لیا جاتا ہے یہ محاصل جزیہ اور قابل ترمیم ہونے کے حسب ضرورت اور انصاف حاکم ہوتے ہین دونون ملکون مین پانچ روپیہ سے دس روپیہ تک فی بگیہ بابت نیشکر کے اور تین روپیہ سے پانچ روپیہ تک بابت پنبہ اور پوست اور سن اور تخم نیل کے اور دو روپیہ سے چار روپیہ تک بابت دیگر اجناس پیداوار کے لیا جاتا ہے مگر جب بارش اچھی ہوتی ہے طمع اور جبر پسندی اپنا مطالبہ ازدیاد کرتے ہین اور ستر روپیہ تک فی بیگیہ بابت نیشکر کے لیا جاتا ہے اسطرح مشقت کاشتکار کو بیکار اور تفضلات اور رحمت الہی کو بیسود کردیتے ہین +

بٹائی مین موافق فصل اور پیداوار کے کمی بیشی ہوتی ہے +

اول۔ فصل یونالو یعنے ربیع جسمین گندم جو اور ہر قسم کا غلہ مثل نخود و موٹھ مونگ تل پیدا ہوکر دو حصہ ریاست اسمین مختلف بموجب قسم زمین کے ہے یعنے ایک ربع ایک ثلث اور دو پانچ سے نصف تک یہ حصص زیادہ از زیادہ اور کم از کم ہین منجملہ اسکے حصص ایک ثلث اور دو پانچ اکثر یہ حصہ منظور شدہ اور مقبولہ رواج ہے مگر سوائے اسکے اور بھی حقوق اہل حرفہ کے ہین جنکی ضرورت دیہات مین ہوتی ہے اور اونکو بالعوض اونکے کام کے ہر ایک کاشتکار اپنی پیداوار فصل سے دیتا ہے یہ حقوق

ویگر کاشتکار کو پیداوار مین سے نصف باقی رہجاتا ہے اور یہ بھی اگر اوسکو ملے تو وہ راضی اور خوشحال رہتا ہی +
دوسری فصل سیالو یعنے خریف جسمین کہ جوار باجرہ یہ دونون جوار اور باجرہ گویا خاص پیداوار
یہان کی ہین اور تل اور دیگر پیداوار دانہ مثل کنگنی[1] وغیرہ پیدا ہوتے ہین اسمین نصف حصہ سرکار کا ہی +
یہ طریق بٹائی کا ہے اب ہم بیان کونت[2] کا کرتے ہین کونت ایک خیالی تخمینہ مقدار پیداوار کا
کھڑی کھیتی پر اہلکاران سرکار باتفاق مالک زمین کرتے ہین اور جو حصہ سرکار کا اوسمین ہوا اوسکے
نرخ بازار کے مطابق قیمت لگا کر کاشتکار پر وہ روپیہ باندہ دیتے ہین اس کام مین بوجہ تجربہ کاری
اور استعمال کے ایسے واقف یہ لوگ ہوجاتے ہین کہ اونکے تخمینے مین ہرگز فرق زیادہ از بستم حصہ کے
نہین ہوتا اگر اس تخمینے مین کاشتکار یہ خیال کرے کہ اوسکی پیداوار کا زیادہ سخت تخمینہ ہوا ہے
تو اوسکو اختیار حاصل ہوتا ہے کہ اوسکو درو کرکے پیمانہ سے وزن کرلے اور اسکو لاتہا کہتے ہین +
تیسری قسم نقدی کی ہے کہ قبل از کاشت کرنے کے کھیت کی پیمایش ہو کر نقدی قرار پاتی ہے +
چہارم - محصول مخلوط ہے یعنے نقدی اور غلہ +
مگر ان سب طریقون مین نقص موجود ہین گو کونت مین زیادہ بہ نسبت لاتہا کے ہین طریق اول یعنے
کونت مین یہ خوب معلوم ہے کہ اہلکار کو جو رشوت ملے تو وہ ایک کھیت کا دس من تخمینہ کرے گا
جسمین پیداوار دوچند ہو کیونکہ دیانت داری کے واسطے یا تو خوف طشت ازبام ہونے کا ہوتا ہے
اور یا ناگواری طبع سو یہ دونون امور بہتر تربیت یافتہ ملکون مین بہ نسبت رجواڑہ کی خفیف متصور
ہوتے ہین اور اگر کیسی ہی نگرانی سخت اہلکار پر ہوتا ہم وہ اور طریق سے رعیت سے روپیہ لے سکتا ہی
چنانچہ ایک طریق یہ ہے کہ جب فصل تیار ہو تو وہ کونت کرنے مین دیر اور توقف کریگا جس حالت مین
ایک ایک دن کا توقف باعث نقصان ہوتا ہے القصہ ایک مشہور اہلکار ضلع نے جو نہایت ہوشیار
اور دیانت دار اور معتبر تھا اقبال کیا کہ ہم لوگ مثل درزی یعنے خیاط کے ہین ہم تمکو تمہارے روبرو

[1] یہ غلہ دریاے رائن کے کنارے پر بہت پیدا ہوتا ہے اسکو وہان پیکم اتاکم کہتے ہین اور مکی بھی وہان ہوتی ہے اوسکو
وہان وانس کورن کہتے ہین اور دیگر غلہ دانہ دار اور پہلی بھی وہان خوب پیدا ہوسکتی ہے +
[2] یہ کہنا قرین صدق ہے کہ بٹائی دو قسم کی ہے یعنے کونت اور لاتہا اول مین کھڑی کھیتی کے پیداوار کا تخمینہ کرلیتے ہین
اور دوسرے مین بعد درو کرنے کے پیمانہ سے دریافت کرتے ہین +

فریب دیتے ہین اور تم اوسکو نہین سمجہ سکتے ۔ رعیت طریق کونت کو پسند کرتی ہے کیونکہ اسکی کارروائی جلدی ختم ہوجاتی ہے اور اوسکا معاملہ سرکار سے طے ہوجاتا ہے مگر طریق لاتہا مین طریق مختلف ہین جنمین وقت اور فریب اور دغا ہوسکتی ہے شروع سے جب غلہ درو ہوا تو رعایا کو کچہ غلہ ؛ دس من دور کو دینا پڑتا ہے جو غلہ جمع کرتا ہے بعدازان دہم حصہ اوس شخص کو ملتا ہے جو درو کرتا ہے اوسکے بعد جو صاف کرتا ہے اوسکو کچہ ملتا ہے اور گو وہ نرگاؤ کا دہن بند کرتے ہین جب وہ غلہ بالی سے اپنے قدمون سے جدا کرتا ہے مگر وہ اپنا منہ اور اپنے عیال واطفال کا بند نہین کرسکتے بعدہ اگر فروخت نہوا تو اونکو حکم ہوتا ہے کہ کھلیان یعنے خرمن مین جمع کرین یہان موش وغیرہ ضرور دعوت کھانے آتے ہین غرضکہ دونون حالمین شحنگان بھی مقرر ہوتے ہین کہ نگہبانی فصل کی کرین اور اوسوقت سے مقرر ہوتے ہین جبکہ کچہ بھی سبز دانے مین پڑتا ہے ان شحنون کو جو کاشتکار سے بھی نفع ہوتا ہے اور سرکار سے وجہ منصوبی ملتی ہے تو وہ جانبداری اور رعایت کاشتکار کی کرتا ہے اسطرح مشہور ہے کہ ایک ربع بلکہ ایک ثلث پیداوار کا خرچ ہوجاتا ہے قبل اسکے کہ حصہ سرکاری قائم کیا جاوے +

اسیر بھی طریق لاتہا کارپردازون نے مثل انتظام پٹیل کے اختیار کیا تھا یہ طریق بہت خفیف مشابہت ساتہ قدیم طریق مروجہ بنگالہ[1] کے رکھتا ہے مگر اسکے نتائج وہی پیدا ہوے یعنے قرقی وضبطی ونیلام جس سے عادات موروثی قدیمہ جو بنیاد ہندوونکے گروہ کی ہے شکست ہوگئی +

[1] پٹیل ہروتی کا مثل زمیندار بنگالہ ذمہ دار مالگذاری کا ہے فرق یہ ہے کہ منجملہ انکے ایک تو صرف موروثی حسب مرضی مالک اور دوسرا ہمیشہ کا موروثی ہے اونکے اختیارات دونون کے یکسان ہین +

باب ہشتم

طریق مستاجری ظالم سنگہ ۔ کہان تک اسکی کارروائی ہوئی ۔ اوسکی ترقی ظاہری وچند روزہ ۔ تشریح طریق مذکور ۔ قسم زمین کوٹہ ۔ کارپرداز کا قلبہ ہاے غیر کا داخل کرنا ۔ قبہ مزروعہ اصل پیداوار ۔ قیمت کہتہ ہاے غلہ ۔ شرح نرخ ہنگام کثرت پیداوار و قحط ۔ ظالم سنگہ نے ایک سال مین دس لاکہہ روپیہ کا غلہ فروخت کیا ۔ مستاجری محاصل اوپر غلہ کے جو پاٹہری جگاتی یعنے تحصیلداران محاصل بعدم مناسبت اس محاصل کی ۔ نکاسی خام کوٹہ ۔ مستاجری افیون ۔ محاصل اوپر بیوگان کے اور غربا اور فقرا کے ۔ محاصل تمبا برار اور جہارو برار ۔ کبیشر لوگ کارپرداز کو ناپسند کرنے لگے ۔ حال ملک کوٹہ اسوقت اور بروقت ضبطی سرکار مقابلہ کیا گیا ۔ سوال نسبت نتیجہ عقلی ۔ اوسکی ترقی اور بہبودگی ❊

اب ہمکو نہایت عظیم امور انتظام اندرونی کارپرداز کے بیان کرنے دو یعنے اوسکا طریق مستاجری جسکی سبب اوسکی شہرت بیچ تمام ملک راجپوتانہ کے ہوئی تھی سرسری ملاحظہ کرنے والا جسکو ایک راستہ مشکل سے بیچ کشت زار گندم وغیرہ مین جو علاقہ ہروتی مین محیط ہے ملتا تہا حال اوپر نتیجہ اس طریق کے جس مین اوسکو سواے ہوشیاری اور بہبودی کے اور کچہ ظاہر نہین ہو سکتا تہا نہین کر سکتا کہ جو بہبود نظر آتی ہے وہ غلط نمائی سے جو نتیج اوپر اوسکے دلی اور انتظامی ناانصافی کے بہی ہے وجہ یہ کہ اوسکے اپنے ظلم نے اکثر کہیت غیر تردد اور اکثر مواضع غیر آباد کر دیے تہے اور کاشتکارون کو فاقہ کش و آبادی مین فتور کر دیا تہا اور بوجہ اسکے کہ بسبب اس افتادگی اراضی کے نقصان مالگذاری مین نہو ظالم سنگہ نے آلات و مویشی کشاورزی سے جو رعایا کے اوسنے ضبط اور قرق کیے تہے اپنی طرف سے کاشت کرانا اوس زمین افتادہ کا شروع کیا اور اسوجہ سے وہ ٹہیکہ دار کلان ملک ہروتی کا ہو گیا اور اوسنے اس طریق کو بغایت درجہ پہونچایا کوئی گوشہ یا قطعہ اراضی علاقہ ہروتی مین ایسا نہ تہا جس مین کچہ پیدا ہو سکتا ہو اور قلبہ ہاے کارپرداز نے وہان اپنی کارروائی نکی ہو جنگل سب مفقود ہو گئے کوہ ہاے بنجر پر مٹی دیگر مقامات سے لاکر ڈالی گئی اور جس پہاڑ کے دامن مین قلبہ رانی نہین ہو سکتی تہی وہان بیلچہ سے کام لیا الغرض ایسے ایسے مقامات سے بہی فصل اوسنے پیدا کی ❊

بیچ سمت ۱۹۰۰ (سنہ ۱۸۴۳ع) کے ظالم سنگہ کے پاس صرف دو یا تین سو قلبہ اسپنے ذاتی تہے چند سال مین یہ آٹہہ سو ہو گئے اور اوس سال مین جسکو تواریخ کوٹہ مین نیا سمت کہتے ہین یعنے جب انتظام ٹہیل ہوا تہا

توقریب دو چند آٹھ سو سے ہوگئے تھے اور اب کہ (۱۸۲۰ و ۱۸۲۱ء) ہے چار ہزار قلبہ اوسکے ذاتی ہوگئے ہین
اور فی قلبہ دو جوڑی نرگا وکے حساب سے اس عجیب متاجر کے ٹھیکے کے علاقے مین سولہ ہزار نرگا و
مصروف کشتا ورزی ہین اسمین ایک ہزار قلبہ اور چار ہزار نرگا و اور زیادہ تصور کیے جائین جو علاقہ راجہ مین
اور دیگر اشخاص خاندان راج مین کام کرتے ہین +

یہ امر راج راناکے اختیار اور شہرت کا ہے اور لبسبب اوس روپیہ کے جو کوٹہ کو پیداوار اراضی سے
حاصل ہوا یہ ملک اس تباہی اور بربادی سے محفوظ رہا جو دیگر ریاست ہاے گرد وپیش کو بیچ فسادات
پنجاہ سال کے نصیب ہوئی تھی جسمین ہر ایک ریاست وقتاً فوقتاً خراب اور برباد ہوگئی ہے اور گو
اس انتظام مین دانائی معلوم ہوتی ہے اور نہایت ہوشیاری اوسکی کارروائی مین ظاہر ہوتی ہے
مگر ہم جو تہ کو دریافت کرین خواہ عقلاً خواہ انتظاماً توہمکو یہ کہنا لازم ہے کہ نتیجہ اسکا صرف ایک ولولۂ ہبوی ہے
جو بوجہ ایسے اسباب کے جس سے ترغیب دلکو حاصل ہو پیدا ہوتے ہین مگر یہ مداومت کو مقتضی نہین
حکم خود اختیاری نے اپنا خوب کام کیا ورنہ ایک شخص بھی امیر سے غریب تک اور عمائدسی کاشتکار تک
ایسا نہین جسکا نقصان اس سے نہوا ہو یا اب بھی نہوتا ہو جب یا تہ اس اسّی برس کے سن کے
کارپرداز کا اوٹھہ جاے گا اور حکومت منتقل اوسکے فرزند پر ہوگی جو مثل اپنے والد کو ہوشیاری
اور قوت طبع نہین رکھتا ہے اوسوقت سو نظمی اس انتظام کی ظاہر ہوگی بوجہ علاقجات منضبطہ
رئیسان شجاع قوم ہارا اور نسبت اوس ظلم اور تعدی کے جسنے کاشتکاران ہروتی کو کم کردیا تھا اور
زمین کو افتادہ اور غیر آباد کہ کارپرداز کی عقل نے اسقدر وسعت حاصل کی کھیت جو نسلاً بعد نسل
زمانہ ہاے دراز سے ایک خاندان مین چلے آتے تھے اور حقوق لاینفک کاشتکاران پر بخلاف
قوانین اور رسم اور مشائل قدیمیہ کے علت باقی مین قبضہ کرلیا گیا تھا اور یہ بھی پایۂ ثبوت کو پہونچا ہے
کہ وہ حیلہ جوئی واسطے لینے ایسے قطعات زمین کے کرتا تھا جو متصل اوسکی اراضی کے تھے
یا زرریز تھے اور اسطرح بھی حیلہ جوئی سے صدہا آدمی اپنے ورثہ سے محروم کیے گئے تھے ہمکو
کہین اب وہ مکان خس پوش نظر نہین آتا جسمین باشندے بامن وامان ہون جیسے سابق ملک
ہروتی مین زینت بخش ملک تھے اب ہم اوسکی جگہہ مقام ٹھیکہ داری کارپرداز دیکھتے ہین اور یہ
خوبصورت نظر آتا اگر جاید اد رعایا پر تعمیر نہوا ہوتا اگر ہم دریافت کرین کہ کیا نسبت کاشتکار کو

اپنی کاشت سے تھی اور اب اوسکی وجہ فوت کیا ہے اور معلوم ہو کہ کاشتکار جو ایک زمانہ مین خود مالک تھا اور اوسکا استحقاق پاک از روے وراثت[سلہ] کے قائم تھا اور اب وہ بطور کاشتکار محض اوس کھیت کا تردد کرتا ہے جو کبھی اوسکی ملکیت مین تھا تو خیالات انصاف پروری اثر شکستہ پیدا کرتے ہین +

حب وطن اور شوق قبضہ اراضی نہایت بہترا اور غالب بیع ممالک راجپوتانہ کے ہین جب تک ایک امید قیام کی ہے کاشتکار اپنی اراضی بوتا مین مصروف رہتا ہے اور بیع ہر وقتی کے یہ حب وطن ایسا غالب ہے کہ اونکی مثل مشہور یہ ہے کہ وہان اپنا شکم بذریعہ غلامی پر کرنا بہتر اس سے ہے کہ ملک غیر مین بعیش و عشرت گذران کرنا مگر وہ اس زیادتی سے محفوظ رہنے کو کہان جا سکتے ہین تمام گرد نواح مین تباہی تھی افواج مختلفہ ملک مین آمد و رفت کرتی تھی اور اکثر اوقات افواج کا گذر ایک بعد دوسرے کے ہوتا رہتا تھا اس خرابی پامالی سپاہ سے نسبت بدیگر مقامات ملک کوٹہ محفوظ تھا اس ملک مین صرف کار پرداز غارت کن تھا فی الحقیقت باشندگان ممالک گرد و پیش سمت ۱۸۶۹ سے حب ظلم و زیادتی انتہائی غایت کو پہونچی تھی ملک کوٹہ مین جمع ہوتے تھے اور جو شکست حالی باشندگان مین بوجہ بدعت کے واقع ہوتی تھی اوسکی پری اور درستی یہان آکر کرتے تھے بعدم موجودگی جنگ ہاے غارت گران اور حاصل ہونے معاوضہ مشقت اپنی اپنی کوشش کے یہ علاج بابت اوس زخم کے جو حاکم مارتا تھا ناپید تھا اور گو تدابیر متفرقہ جو کار پرداز کے دل سے پیدا ہوتی تھی

سلہ بیع کل علاقہ بوندی کے جہان کسی کار پرداز نے قواعد مقررہ وراثت مین مداخلت اور تجدید نہین کی زیادہ تر اراضی بالکل ملکیت کاشتکار کی ہے جسکو اختیار بیع اور رہن کرنے کا حاصل ہے ایک عجیب مثل یہان مشہور ہے کہ یہ استحقاق کسی راجہ سابق کو حاصل ہوا تھا اوسنے کل اراضی خالصہ فروخت کر کے صرف محاصل اپنے تعلق رکھا تھا ملک بوندی مین اگر کوئی رعیت یا کاشتکار بوجہ کمی زراعت کسی اور وجہ سے نادار ہو جاتا ہے اور مقدرت اوسکو اپنی زمین کے تردد کرنیکی باقی نہین رہتی وہ اوسکو سپرد دوسرے کے کردیتا ہے اور رسم یہ ہے کہ چار آنہ فی بگیہ اراضی سیرابی پر اور دو آنہ فی بگیہ اراضی بارانی پہ یا اسیقدر حصہ پیداوار حق مالک قرار پاتا ہے اگر یہ شخص کسی وجہ سے اراضی چھوڑ کر کہین اور چلا جاوے تو وہ یہ حصہ سپرد الضامن کے کر جاتا ہے ثبوت اوسکے اس استحقاق کے لاینفک ہونیکی یہ دلیل ہے کہ بالضامن مذکور وہ سیر فی من پیداوار جسکو وہ حق بیٹا کا ہوم یعنے حقوق اراضی موروثی کہتے ہین جدا رکھا کرتا ہے +

باعث معدومی تباہی یا نقصان کی ہون اور اوسکی ہوشیاری نگرانی اس انتظام وسیع اور پیچیدہ کی کرتی تھی مگر بوجہ اسکے کہ اسکو مداومت نہتی بدانتظامی سے ضرور مبدل ہوسکتی ہے ہم اب اوس طریق انتظام کا بیان کرتے ہین جس سے تازہ دلیل لیاقت اور مشقت اور تیزی ذہن اور ہوشیاری اس عجیب شخص کی واضح ہو +

زمین کوٹہ کی چکنی ہے مثل زمین بہتر مقامات مالوہ پائین ایک قلبہ اوسکو توڑ نہین سکتا لہذا کارپردازنے قلبہ جوڑی بیل کا واسطے اوسکے تجویز کیا تھا اوسکی مویشی بھی قسم اول کی ہین اور کار قلبہ اور توپخانہ دونون دے سکتی ہین وہ ہرایک میلہ سے جو نزدیک اوسکے ہوا کرتا ہے اور میلہ سالانہ جھالراپاٹن سے نرگاؤ خرید کرتا ہے اوسنے مارواڑ اور جنگل کے نرگاو بھی خرید کیے اور اونکی پرورش کرنے سے یہ تجربہ پیدا ہوا کہ ملک ریگستان سے جو ملک نم گیر پرتی مین وہ آتے ہین تو اونکی قوت مین فرق آجاتا ہے اور ویسے نہین رہتے جیسے وہان رہتے ہین +

ہرایک قلبہ قابل تردد کرنے ایک سو بیگہہ کے ہے لہذا چار ہزار قلبہ چار لاکھ بیگہہ ہر فصل مین تردد کرتی ہین اور فصلین مین آٹھہ لاکھ یعنے قریب تین لاکھ ایکڑ انگریزی جس زمین مین سات سے دس[۵۱] من تک گندم فی بیگہہ پیدا نہو اوس زمین کو کم زور اور ضعیف کہتے ہین اور پانچ سے سات تک جوار وغیرہ اور مکی مگر تخمیناً اگر کم از کم لیا جاے اور فروگذاشت بابت نقصانی فصل کے دیجاے تو چار من فی بیگہہ پیداوار اوسط قرار دیجاسکتی ہے (گو اس سے دوچند اگر تخمینہ کیا جاے تو مبالغہ مین متصور نہوگا) پس بتیس[۳۲] لاکھ من غلہ دونون قسم کا پیدا ہوسکتا ہے اور نسبت ایک دوسرے سے تین دو کی ہے اب ہمکو اوسکے زرقیمت کا تخمینہ کرنا چاہیے اگر موسم موافق ہو تو اوسط نرخ دونون غلونکا بارہ روپیہ فی مانی[۵۲] ہوتا ہے +

---

[۵۱] ایک من برابر پچہتر پونڈ انگریزی کے ہوتا ہے +

[۵۲] اوزان غلہ مجریہ ملک راجپوتانہ

۷۵ پونڈ	مساوی	ایک سیر
۴۳ سیر	ایضاً	ایک من
۱۲ من	ایضاً	ایک مانی
۱۰۰ مانی	ایضاً	ایک منسا

اسوقت مین (ماہ جولائی ۱۸۸۰ع) باوجودیکہ فصل سابق بہت خراب بوجہ موسم کی کمی کے تمام ممالک راجپوتانہ مین ہوئی (گو توقع فصل بہتر کی آیندہ ہے) اور غلہ گران ہے اٹھارہ روپیہ فی مانی ارزبازار ہے یہ نرخ اوسط ملک ہروتی کا قرار دے سکتے ہین مگر خیال کرنا چاہیے کہ شرح اولین ارزانی مین ہوتی ہے اور شرح دومی گرانی مین مگر اوسط سال کا اگر فصل اور موسم خوش مین لیا جاے تو بارہ روپیہ فی مانی[1] دونون غلون کا یعنے جوار اور گندم کا یا ایک روپیہ فی من ہوتا ہے اس سے پیدا ہے کہ قیمت غلہ پیداوار کی تیس لاکھ روپیہ سالانہ ہوا +

اب یہ حساب کرنا چاہیے کہ کسقدر اس مین سے سرکار کو ملتا ہے اور صرف سرکار مین آتا ہے تفصیل سے دریافت ہوگا کہ قریب ایک ثلث اوسط خرچ ہوتا ہے +

تفصیل اخراجات

ملازمین وغیرہ اخراجات یعنے صرف خوراک مویشی وملازم آلات کشاورزی
صفائی کشت زار وغیرہ جملہ قریب ہشتم حصہ[2] کے ہوتا ہے یا . . . . للعہ لک
تخم . . . . سے لک
تبدیلی چار ہزار نرگاوان ہر سال بصرف مبلغ سہ . . . . لـ سہ
اخراجات متفرقہ لابدی . . . . عـ سہ
دعـ لک

ہم یہ نہین کہہ سکتے کہ یہ حساب یا رقم نکاسی خام بالکل صحیح ہے مگر قریب صحت کے ہے اور کارپرداز نے خود ہمسے ذکر کیا ہے کہ ایک سال مین نقصانی نرگاوان مین اوسکے پانچ ہزار روپیہ کی ہوئی تھی ہم نے ایک چہارم اس مین سے مجرا دی کیونکہ ایک نرگاو اگر پرداخت اور غور اوسکی اچھی ہو تو سات برس تک کام کرسکتا ہے پس خیال کرو کہ سرکار کو ضرورت فروخت کرنے غلہ کی اوس سال مین ہو جسمین ۵ پیدا ہوا ہے

[1] نرخ جب نہایت کم ہوجاتا ہو تو آٹھ روپیہ فی مانی گندم اور جوار اور چار روپیہ جوار وغیرہ اچھی فصل مین فروخت ہوتا ہے +

[2] ملک رجواڑہ مین جب لوگون کو مقدرت اپنی اراضی کی کاشت کرنے کی نہین رہتی یہ عجب نہین کہ اپنی اراضی کے تردد کیواسطے مزدور اور نیز آلات کشاورزی عاریۃً اور بزد حاصل کرین اس مصارف کا تخمینہ ہشتم حصہ پیداوار کا مقبولہ ہے اور ہمنے یہ شرح اخراجات انتظام ٹھیکہ داری کارپرداز سے لی ہے +

تو بیس لاکھہ روپیہ نفع خالص متاجری کارپردازکا شمار مین آسکتا ہے مگر اوسکی آمدنی اور بہت تھی اور اوسکو ضرورت نہ تھی کہ جب تک موقع مناسب نہو غلہ فروخت کرے اور اس عرصہ مین غلہ وہ کھتہ ہاے زیر زمین مین رکھا کرتا تھا اس ملک مین ہر چیز سادگی اور آسانی کے ساتہ ہوا کرتی ہے اور کام بہت دیتی ہے لہذا ہم کھتہ کا بیان کرتے ہین جس طرح وہ بنایا جاتا ہے اور اوسمین غلہ رکھا جاتا ہے *

غار یعنے کھتا زمین بلندی پر بنایا جاتا ہے اور اوسکی وسعت بموجب قسم زمین کی بنائی جاتی ہے صرف یہ سرانجام واسطے تحفظ غلہ وغیرہ کے یہ کیا جاتا ہے کہ گھانس اوسمین جلائی جاتی ہے اور اوسکی تہ اور اطراف مین بھوسہ رکھا جاتا ہے اور اوسپر غلہ رکھا جاتا ہے اور غلہ کے اوپر بھی وہی بھوسہ رکھتے ہین اور اوسکے دہانے کو بطور چھت مکان کے مٹی سے بند کر دیتے ہین اور یہ مٹی قریب ڈیڑہ فٹ بلند ہوتی ہے اور اوسپر ایک ٹیلہ یعنے مٹی جمع کرکے کچھ بلندی دیتے ہین اسکا تحفظ اس طرح کرتے ہین کہ مٹی اور گوبر سے اوسکو لیپ دیتے ہین یہ مٹی اور گوبر ایسا مضبوط ہوجاتا ہے کہ ہواسے گرم سے شق نہین ہوتا اور جب بارش سے بہ جاتا ہے تو اور اوسپر لیپ دیتے ہین اسطرح اون مین غلہ رکھا جاتا ہے اور گرمی جو غلہ کے بند رہنے سے پیدا ہوتی ہے اوسکے باعث غلہ نمو نہین کرتا اور موش اور دیمک وغیرہ کرم بھی نہین لگتی کارپردازکا قریب پچاس پچاس لاکھہ من غلہ اس طرح جمع رہتا ہے اور وقت ضرورت یا موسم خلاف مین ان کھتون مین روشنی دخل پاتی ہے اور ایسے وقت مین بجاسے بارہ روپیہ فی مانی کے چالیس روپیہ فی مانی تک اور ہنگام قحط ساٹھہ روپیہ تک نرخ ہوجاتا ہے بیچ سمت ۱۸۶۰ (سنہ ۱۸۰۴ء) کے ہنگام جنگ مرہٹہ جب ہولکر علاقہ بھرتپور مین تھا اور افواج دست تطاول دراز کرکے ہر طرف آمد و رفت کرتی تھی اور قحط اور جنگ ملک کو تباہ کرتی تھی صرف کوٹہ نے تمام ممالک رجواڑہ کو غلہ دیا اور جملہ افواج کو رسد پہونچائی اوس فصل مین نرخ غلہ پہنچا چالیس روپیہ فی مانی تھا اور کارپردازنے ایک کرور روپیہ کا غلہ فروخت کیا *

تجاران قوم مہاجن بوجہ نیک نیتی تجارت غلہ سے پرہیز کرتے ہین اور اوسکو خیال کرتے ہین کہ اسمین دہرم نہین ہے اور تجاران قوم جین کہتے ہین کہ غلہ اس نظر سے جمع کرنا کہ اورونکی مصیبت مین اپنا نفع نکالین گو روپیہ پیدا کرتا ہے مگر نفع یعنے برکت اوس مین نہین ہوتی *

بموجب اوس کاغذ کے جو صرف ہمکو دستیاب ہوا ہے کل آمدنی راج کوٹہ بذریعہ محاصل غلہ اگر انتظام تام بھی نہو

نہین لاتا ... ہے ... استعمال ... ... کرتا ہے کہ وہ اپنی تھوڑی سی زمین سے تحصیل کرتا ہے
اسمین ... اپنی مستاجری کو ... شامل ... ... وجہ یہ ہے جو کاشتکار ان سے
تحصیل کرتا ہے اوسکا بیان یہ ہے ... ... جنگل ... ... اب ہمین فرق ہو گیا
کہ دو ثلث اراضی مزروعہ ... ... سے نہین ہوا ... جنگل اور جھاڑی وغیرہ ہین
جہان کچھ تردد نہین ہوتا +

سمت ۱۸۶۵ (سنہ ۱۸۰۹ع) مین گویا شفقت یعنے کاشتکاران پر ہنوز زنجیر مسلسل کافی نہین پڑی تھی کارپرداز نے ایک محصول جدید اوپر غلہ برآمدہ کے قائم کیا یعنے جو غلہ باہر جاوے اوسپر ایک محصول قائم کیا اسکا نام محصول لنتو رکھا اور تعداد اوسکی ایک روپیہ آٹھ آنہ فی مانی مقرر ہوا یہ محصول جسقدر ناجائز اصلیت مین تھا اوسیقدر تکلیف دہندہ کارروائی مین اور زیادہ تر خراب بہ نسبت محصول گیبیل نامی ملک فرانس کے تھا اور ایک نتیجہ مستاجری کارپرداز اوائل مین یہ محصول محدود اوپر کاشتکار ہوا تھا گو باطنًا خرید کرنے والے پر عائد ہوتا تھا مگر جگاتی یعنے افسر تحصیلداران محصول جسکا دل مثل دل کارپرداز کے تھا اسقدر خوش اسکی اول ہی کارروائی سے ہوا کہ اوسنے اپنے مالک یعنی کارپرداز کو صلاح دی کہ اوسکو اور زیادہ ترقی دینی چاہیے لہذا محصول مذکور دونون پر یعنے بائع اور مشتری پر قائم ہوا اس سے ایک ہی دفعہ دس لاکھ روپیہ پیدا ہوا اور گویا کہ یہ بھی کافی معاوضہ درمیان مستاجر اعلے یعنے کارپرداز اور اوسکی رعایا کے متصور نہین ہوا تو سہ چند چہار چند بلکہ پانچ گونہ محصول مکرر لنتو سے اوسی ایک غلہ پر تحصیل ہوتا تھا پھر وہ فروخت واسطے خوردنوش کے ہوتا تھا کوئی مین وہ صورت آمدنی کی پیدا تھی گو بالکل فاقہ نہین کرتے تھے مگر افراط غلہ مین بجز بہی بسر کرتے تھے اور اراضی اوسکے رئیسون کی اور نہ اوسکے اہلکارون کی اس محصول سے بری تھی اور جملہ جگاتی کی اختیار مین تھی اور اوسکی طبیعت زیادتی پسند کا مرافعہ کہین اور نہین ہو سکتا تھا جب دوستی گورنمنٹ انگریزی سے ہوئی اوسوقت زیادتی اسکی اوج بلندی کو پہونچی تھی یہ تحصیلدار یعنی جگاتی کارپرداز کے انتظام کا ایک جزو ہو گیا تھا اور اگر کارپرداز چند لکھ روپیہ نقد طلب کرتا تو سواے (جو حکم) کے اور کچھ جواب نہ تھا ایک فہرست بقایا محصول لنتو کی بنائی جاتی تھی اور ہر ایک دشمن یا دوست اور اہلکار اور مہاجن اور تجار اور مستاجر کے نام حکم گشتی جاری ہوتا تھا عذر اور تکرار

زمہ رشید بنیا نہ تھی بلکہ اوس سے اندیشہ پیدا ہوتا تھا اور خطرناک تھی اوسکا جو قدیم دوست پنڈت بلال تھا اوسکو بھی دیا ہے مرتبہ بموجب اس فہرست کے پچیس ہزار روپیہ دینا پڑا تھا ایک رئیس جو اوسکا معتبر اور مصاحب تھا اوسکے نام پانچ ہزار تھے اور اوسکا دیوان بھی شریک اس محصول کے تھا اور کمشت مہاجنان شہر کے نام کسی کے چار ہزار اور کسی کے پانچ اور کسی کے دس ہزار روپیہ تھا لفظ لہتو اونکی زبان میں ایک لفظ نحس بمعنی زبردستی سے لینے کے تھا بلکہ درحقیقت اوس سے وہی مراد تھی جو لفظ ڈانڈ سے تھی جو مشہور منحوس لفظ رجواڑا کا ہے اوسنے ہر ایک کے دلکو کبادہ کش کر دیا حتے کہ کارپردازکی بربادی پر آمادہ کیا کیونکہ بمشکل یہ حال واجب الرحم ہر شخص کا ظاہر ہوا تھا کہ راجگان قوم ہارانے سرکشی کی کراسیسے لاانتہا اور جراحت بخش تحفظ کارپرداز سے علیحدگی اختیار کیجاے +

جب گورنمنٹ انگریزی کا اتفاق سات رجواڑہ کے ہوا تو اول وجہ اتفاق جو تحفظ عامہ تھی تو وہ بیان کرتی تھے کہ یہ اتفاق واسطے فائدہ دونوں حاکم اور محکوم کے ہے کیونکہ اس سے کچھ فائدہ نہیں کہ گرگ ہاے صحرائی کو قتل کرین اور رعایا کو سپرد شیران اندرونی کے کرین مگر انتظام اور قواعد واضعان قانون مغربی یعنی گورنمنٹ انگریزی مین بھی ہین اور موجود ہونے چاہیین جب ایک قسم کا قاعدہ سب کے واسطے جاری ہو ظالم سنگہ کو فوراً دریافت ہوا کہ زمانہ برسر پرورش رعایا ہے لہذا حیثیت محصول مذکور مین فرق اوسنے کیا یعنی اوسکو محدود کاشتکار اور بائع اور مشتری پر کر دیا اور اوسکی مراد یہان تک ہوئی کہ اپنے آگے زیادتی کے مخفی کرنے کو اوسنے نام محصول لہتو کو موقوف کرکے اوسکا نام سوائی کا رکھا یہ رقم اب تک کہتے ہین کہ پانچ لاکھ روپیہ تک کی ہے +

اسطرح حکمت عملی اور انتظام سخت کارپرداز نے اپنی جزوی زمین سے جو وہ رقبہ کوٹہ کو کہتا تھا پچاس لاکھ روپیہ پیدا کرتا تھا اور یہ بھی واضح رہے کہ سواے اسکے قریب پانچ لاکھ روپیہ اور بھی آمدنی بابت اراضی اوسکے اپنے اور راجہ کے خاندان کے لوگون کے ایزاد ہو سکتا ہے جو اونکی خرچ کیواسطے کافی ہے +

کیا ایک کاشتکار اہل ولایت جو صاحب جایداد وسیع اور تجربہ کار ہو اس شخص کا خیال کرے گا جسنے ایسے پیچیدہ انتظام کا بندوبست کیا اور جسنے چالیس سال تک اسکی کارروائی کی نگرانی کی ہے اور وہ کیسا خیال اس شخص کی قوت عقل کا کرے گا جسنے اسی برس کے سن مین کہ نابینا ہو گیا تھا اور جسم مین رعشہ آگیا تھا مگر تاہم نگرانی اس انتظام کی کرتا تھا اور اوسکو قائم اور بحال رکھا تھا

وہ کیسا خیال اس شخص کی رسائی یادداشت کا [illegible] تا جبکہ ولیم تمل تھنہ سے ایک حساب اوس کے
جملہ کھلیان اور ذخیرہ [illegible] تھا اگر ذخیرہ [illegible] اوزان غلہ میں تھا اور چند سال کا جملہ ذخیرہ اوس مین
تھا اور حافظہ او [illegible] ہوا بلکہ [illegible] غلہ [illegible] تھے اونکی غلطی کی نگرانی بھی خود کیا کرتا تھا
اور مزید بران یہ کہ وہ خود انتظام اس جملہ وسیع ملک کے فصول کی پیداوار کا اور تخم ریزی کا کیا کرتا تھا
اسقدر واقفیت ملک اس نائب کی تھی کہ ہر ایک کشت زار یعنے کھیت سے واقف تھا اور کوئی
قطعہ زمین ایسا نتھا جو قابل الزراعت ہو اور تردد مین نہ آئی ہو +

گو یہ انتظام وسیع ہو اکثر لوگوں کے خیال مین نہایت پیچیدہ معلوم ہوگا مگر اس شخص کی قوت ذاتی کی
انتظام ملک کا ایک جزو تھا تفصیل اوسکے انتظام ملک اندرونی اور بیرونی کی محتاج ہوشیاری لاانتہائی ہے
یعنے ترتیب دینا اور قائم رکھنا اور بندوبست کرنا ایک فوج بیس ہزار سپاہ کا اور انتظام قلعجات کا اور سامان
جنگ کا اور جملہ کارروائی اسکی ایک آدمی کے واسطے کافی تھا سوا سے اسکے رپورٹ ہر روزہ پولس
جس مین صدہا معاملات واقع ہوتے تھے اور ماورا اسکے جید کیفیات جو ضلعجات سے آتی تھین
ایک آدمی کے دماغ کو مختل کرسکتی ہین کیونکہ ایسا انتظام اس ملک بیرونی مین تھا کہ ہوا بھی بغیر
اطلاع نائب اور مندرج ہوتی ہیچ کیفیت کے گذر نہین کرسکتی تھی مگر جب ماورا سے ان سب کے
یہ بھی معلوم ہے کہ نائب مذکور تجاربعمل تھا اور نفع ونقصان تبادلہ کا سمجھتا تھا اور وہ ترقی فنون
تجارت کی کرتا تھا اور اعانت اور پرورش بیگانہ ملک کی صناعی کی لیتا تھا اور فن باغبانی مین خود
متوجہ ہوتا تھا اور اسپر بھی قول اوسکا یہ تھا کہ جس کام مین سولہ آنہ کے عوض ساڑھے سولہ آنے
حاصل ہون اوسکی محنت کو محنت بیکار تصور نہین کرنا چاہیے تو اوسکو کس سے مشابہت دیجاے
اور بوقت فرصت اوسکے مطالعہ مین کتب علمی اور فلاسفہ اور خلاصۂ اوقات عظیمہ تواریخ رہا کرتی تھی
اب ہم خیال کرتے ہین کہ ہمنے کچھ حال اوسکی کفایت شعاری کا بیان نہین کیا ہے اوسکی ہشیاری
خصوصاً غلے کی نہ صرف اوسکے اپنے ملک کی بازارون مین جاری تھی بلکہ حاوی بازارہای ملک قرب وجوار مین
بھی تھی اور جب جزرسی ورباب افیون کے اس نہایت کو پہونچی کہ مستاجری گورنمنٹ انگریزی کل پیداوار کو
کنار شمالوہ کی ہوئی تو اوسنے اپنا منافع بذریعہ اپنے دیوان کے حاصل کیا اور نرخ بازار کو کم یا زیادہ
اور بمطلب کے موافق کردیتا تھا اوسکے باغات سے جو کل ملک مین واقع تھے اب تک بازار ہای

اشعار متفرقہ اور دارالریاست مین ترکاری وغیرہ سبزی فروخت ہوتی ہی اور اوسکے ملک کی جنگل سے ہیزم سوختنی واسطے صرف کے آتی ہے ✤

ایسا سخت اوسکا انتظام محاصل کا تھا کہ کوئی شے اوس سے مستثنےٰ نتھی محصول سنگین اون بیوگان عورات سے لیا جاتا تھا جو دوبارہ شادی کرتی تھین اور نیز فقرا دہم حصہ اپنی گدائی کی آمدنی مین سے دیتے تھے اور گوشہ نشین اور عزلت گزین سے گوشونکی اور حجرونکی تلاشی ہوتی تھی کہ انکو کیا پیدا ہوتا ہے تاکہ اوسمین سے بھی کچہ واسطے رفع ضروریات ریاست کے لیا جاوے محصول تومبا برابر بعد تیاری یکسالہ کتاب قواعد خزانہ ملک ہر وقتی موقوف ہوا تھا اور یہ کچہ نائب کی طرف سے موقوف نہین ہوا تھا بلکہ واسطے خشنودی دوستان کے ایسا ہوا تھا قریب اسکے گو کچہ کم اس سے محصول جہار و برابر ہے جو دس سال تک جاری رہا مگر جو مذمت بھاٹون نے اسکی کی اوسنے کچہ اثر نائب کی فرزند مادہو سنگہ کی دلمین پیدا کیا اور اوس سے عرض کرکے اسکو منسوخ کرایا ظالم سنگہ کو بھاٹ لوگ پسند نہین کرتے تھے اور یہ شخص اونکی پسند کے لائق بھی نہ تھا اسکا حال بیان ذیل سے ثابت ہے یعنے ایک نامی بھاٹ چند کبت یعنے شعر ہندی بیچ تعریف نائب کے پڑہتا تھا نائب نے اوسکی تعریف نہین کی بلکہ بکراہیت یہ کہا کہ یہ لوگ سوائے دروغ کے اور کچہ نہین کہتے اگر اسکے کلام مین راستی ہوتی تو البتہ مقام خشنودی کا تھا شاعر نے جواب دیا کہ راستی کی درنیولا بہت کساد بازاری ہے ورنہ اوسکو بھی وہ پیش کرتا اور یہ عرض کیا کہ اگر جان بخشی ہوا ور رنجش خاطر نہو تو وہ عرض کرے اور یہ کہکر فی البدیہ صحیح صحیح حال نائب کا بیان کرنے لگا اوس مین اسقدر مضامین زہر آلود تھے کہ تمام بھاٹون کی جاگیر ضبط ہوئی اور بعد ازان کسی بھاٹ کو حکم حاضری نہ تھا ✤

گو بہت لحاظ رسوم مذہبی کا اوسکو تھا اور رواج ملک کا وہ بہت پابند تھا مگر قومیت اور خاندان کچہ تاثیر اوپر اوسکے انتظام کے نہین رکھتا تھا اگر کوئی شخص مجرم کسی قصور کا ہوتا تھا تو وہ بوجوہ بالا سزایابی سے بری نہین ہوسکتا تھا گو مجرم قوم کا برہمن ہو یا بھاٹ ہو اور اگر یہ لوگ تجارت کا پیشہ اختیار کرین تو وہ محاصل سے بری نہین رہ سکتے ✤

یہ بیان انتظام ملکی ظالم سنگہ نائب کا ہے جب اوسکی ماموری ہوئی تھی تو اوسکا ملک محدود بجانب مشرق ساتہ کیلوارہ کے تھا اور اب اوسنے اوسکو تا بجدود کوہ ابراز کردیا اور جو قلعہ اوسکی چوٹی پر واقع ہے

اور جسکو اوائل مین مرہٹہ حکام سے عاریتًہ لیا تھا اب موجب عہد نامہ کے اونکی ملکیت مین آگیا جب وہ مامور ہوا تھا تو خزانہ ریاست خالی تھا اور تیئیس لاکھہ روپیہ قرض تھا اور تحفظ ملک کے واسطے جو قلعجات تھے افتادہ اور بوسیدہ تھے اور فوج جاگیرداری گو شجاع گر بے قابو تھی مگر نائب نے بصرف زر خطیر قلعجات کو نہایت مستحکم اور آراستہ کیا اور اونکے بروج و دیوار پر صدہا ضرب اتواب نصب کردین اور اوسنے بجاے فوج قریب چار ہزار سواران ہرو تی کے بیس ہزار سپاہ نوکر رکھی اور اونکو پلٹنون مین تقسیم کیا اور ایک پائیگاہ سو ضرب توپ کی یعنے ایک ہزار نہایت عمدہ گھوڑونکی تیار کی سواے اسکے جاگیرداری کنٹنجنٹ کی فوج علیحدہ تھی +

مگر یہ کیا ترقی بہبودی ہے کیا یہ وہ عظمت ہے جو راجہ گمان سنگہ کی مخیلہ مین تھی کہ اوسکی اولاد اور رؤسا اور رعایا کی نصیب ہو یہ بیس ہزار سپاہ پیداوار کاشتکاری منضبطہ قوم بار اسی جو اصلی مالک اوسکی تھی نوکر رکھی جا اسکو انتظام کہتے ہیں اسکو کیا انتظام معقول ہم راسے اقوام ذی علم اور لیاقت کے کہتے ہین کہ محاصل کو انتہا درجہ تک پہونچاے تا کہ یہ مصرف تا عرصہ قائم رہے ہم اسکو منظور کرتے ہین کہ تھوڑے عرصہ کے واسطے ایسا انتظام لابدی اور ضروری ہو نہ صرف اس خیال سے کہ قوت ضعیف شدہ کو پھر قوت حاصل ہو بلکہ اس خیال سے کہ ملک کو دست غارتگری قزاقان سے حفاظت اور امنیت حاصل ہو مگر اب جو ہم دیکھین کہ رؤسا کو اونکے علاقجات منضبطہ مسترد ہو جائین اور رعایا کو اپنی اپنی اراضی دستیاب ہو تو ہم کہینگے کہ ظالم سنگہ دست قدرت مین ایک آلہ واسطے تحفظ حقوق قوم بارا کے تھا لیکن صورت حال مین جو غلہ زر ریز اراضی کوٹہ مین پیدا ہوتا ہے اوس سے کوئی علامت بہبودی کی نظر نہین آتی اور نہ اوسکی فوج آراستہ ذریعہ تحفظ متصور ہو سکتی ہے کیونکہ صداقت دلی مین فتور واقع ہو گیا ہے حقوق سب ملتوی رہے ہین اور جب تک حقوق سب کے اونکو نصیب نہونگے اوسوقت تک جو یہ آراستگی اور استحکام ملک نظر آتا ہے یہ سب ایسے وسیلون سے قائم ہوا ہے جیسے امنیت ملک مین اندیشہ خطرے کا ہو +

باب ہشتم

طریق انتظام ریاست — اوسکی تدبیرات نسبت ملک غیر کے — اوسکی عظمت بیچ رجواڑہ کے — اوسکی اول ملاقات ساتہ گورنمنٹ انگریزی کے — مسون صاحب کی مراجعت وغیرانہ — طریق اور مرگ رئیس کہ بلا قوم ہارا — مددہی نائب باعث بدمزگی ہولکر — آنا ہولکر کا کوٹہ مین — سامان حملہ آوری اوپر کوٹہ کے — عجب تنہائی کی ملاقات ساتہ ظالم کے — وکیل ظالم کا دربار غیر مین رہنا — ملاقات ساتہ امیرخان و دیگر رئیسان پنڈارہ — بیان سیرت وعادات — ظالم کی تدابیر زبون — اوسکی تدابیر خانگی بیان حال مہاراو — امید سنگہ ظالم کا سلوک اونکے ساتہ — تجویز پسند کرنے وزیر کی — بشن سنگہ فوجدار دلیل خان پٹھان — تیاری فصیل گرد شہر کوٹہ — بنیاد شہر جھالرا پاٹن — مہراب خان حاکم فوج *

خیالات بالا سپہر کیطرف خیالات صاحب تدبیری مائل کرتے ہین مگر یہان ہم اسکے بیان کو دو فروع مین تقسیم کرتے ہین یعنی خانگی اور غیر آن اور ہم دانستہ اس مطلب کی تکرار کو بنظر تسہیل تقسیم تبدیل کرتے ہین *

ظالم سنگہ کی تدبیر نسبت اپنے یہ تہی کہ قوت کے دونون پلّے برابر ہون یعنے ایک افسر کو اپنی دوستی دوسرے افسر کے ساتہ رکہکر مخالف رکہے اور سب سے موافقت رکہکر ہر ایک متنفس کے اندیشہ کو دفع کرے اور اوسکی قوت اسقدر کافی تہی کہ پلّہ ہمیشہ اوسکی جانب گرانی کرتا تہا *

چونکہ ملک کوٹہ وسط ہند مین واقع تہا لہذا یہ چند سال تک ایک مرکز تہا جسکے گرد افواج غارت کن یا حکومتہای سیار جو قیام سے آشنا نہ تہی گردش کرتی تہی اور گو اس ملک کی دولت اور ثروت ایسی نہتی کہ ان سیار حکومتونکی چشم طمع اوسپر نہ پڑے مگر طریق فریب آمیز سے ظالم سنگہ نے پچاس برس سے زیادہ وہی رعب اور خوف اور نیز لحاظ اور ادب اپنے ملک کا قائم رکہا اور صرف ملک کوٹہ نے اس عرصہ دراز تک جسمین ہر جگہ خرابی عائد ہوتی تہی کوئی دشمن اپنا اپنے دروازے پر نہین دیکہا ہرچند یہ زمانہ ایسا تہا کہ آئین ہر لحظہ رنگ بدلتا تہا اور ملک زیروزبر ہوتے تہے افواج غارت ہوتی تہین ریاستین زیروزبر ہوتی تہین اور قحط اور وبا اعانت کرکے زمین اور انسان کو تباہ اور تلف کرلی تہی مگر اس نائب نے لبت و پنج سالگی سے ہشتاد و دو[1] سال کی عمر تک اپنی دانائی اور ہوشیاری اور اعتدال طبع اور حزم وعقل سے اوس شئے کو

[1] ہم پہر یہ اعادہ کرتے ہین کہ یہ واقعات ۱۸۲۱ و ۱۸۲۰ع مین مندرج ہوا تہا اور ظالم سنگہ کی عمر ہشتاد و دو سالگی تک پہونچی تہی *

جو اوسکی تفویض مین آئی تھی اندیشے اور خوف سے جو ہر وقت موجود تھے محفوظ اور مصئون رکھا تھا ہمین کچھ تعجب نہین کہ وہ ایسے وقت مین اپنی حکومت کے ترک کرنے مین ناراض ہو جب کشتی کا رروائی کی آب صاف مین روان ہوا جب مالک سب بے عقل حالہ طوفانہا سے گذشتہ کو فراموش کرکے یہ خیال کرے کہ اوسکی عقل واسطے کاروبار ریاست کے کافی سب اور حکومت اوس سے مسترد کرنا چاہیے تو وہ جھنڈہ انکار کا کھڑا کرے +

کوئی دربار رجواڑہ مین ایسا نتھا بلکہ حکومت ہاے نمارت کن جو کسی نہ کسی طرح اوسکی راے نہین لیتا تھا اور اکثر مطابق اوسکی صلاح کے کارروائی کرتے تھے ہر ایک دربار مین اوسکے وکیل رہتے تھے اور جب کوئی مطلب حاصل کرنا ہوتا تھا تو دلائل لاجواب اوسکے حاصل کرنے کو بیان آتی تھین ضروریات اور خود بینی اور قصور انسان کا وہ اپنی طرف عائد کیا کرتا تھا اور وہ راجہ سے لیکر چھوٹے سے چھوٹے پنڈارے تک ایسے وقت واقعہ خیز مین اوسنے یہ رسم پیدا کی تھی کہ کسیکا تو وہ باپ بنا تھا اور کسیکا چچا اور کسیکا بھائی وہ اکثر کہتا تھا کہ کوئی شخص یہ نہین جانتا کہ کیا اوسکو ہونیوالا ہے اور جب اوس سے درخواست کرتے تھے کہ وہ کلمات عجز زبان پر نہ لایا کرین کہ وہ شایان اور موافق اوسکی عمر اور مرتبے کے نہین اور خلاف اونکی داب کے بھی ہین تو وہ جواب دیتا کہ خدا تمھاری عمر دراز کرے مگر میری یہ عادت ہوگئی ہے سچ آخر دس سال کے اوسنے نہ صرف اتفاق ساتھ امیر خان کے اس نظر سے کیا کہ سازش اوسکی ہولکر کے ساتھ نہو جاے بلکہ خان مذکور کے اتفاق سے اوسنے اپنی قوت کو پلہ کو زیادہ تر سنگین کیا وہ شکر خدا کا کرتا تھا کہ وہ وقت اب گذر گیا جس مین اوسکو مبارکباد ایک غلام ترک کو بھی متوقع پیدایش فرزند کرنی پڑتی تھی اور اس خوشی کے عوض کچھ دینا بھی پڑتا تھا +

اگرچہ طبیعت سے یہ شخص زود رنج اور غصہ ور اور مغرور تھا مگر وہ تابعداری بھی بدرجہ غایت کرتا تھا اور جب تحریر یا تقریر کسی غارت گر پنڈارہ یا پٹھان سے وہ کرتا ہو تو ایسے ایسے لفظ کام مین لاتا یعنی مین عرض کرتا ہون اور دوریاب اپنی راے کے یعنے اگر میری راے بہو میل یعنے ذمیداری لائق مشورہ کرنے کے ہو یا اگر طلب روپیہ کوئی کرتا اور اندیشہ اوسکی غارتگری کا تھا تو وہ اسطرح تحریر کرتا کہ تحریر دوستی پہونچی اور حال تکالیف وغیرہ اپنا بافسوس بیان کرکے جسقدر طلب ہوتا تھا اوس سے چند ہزار زیادہ بھیجدیتا اور پیغامبر کو بھی کچھ دیتا غرضکہ ایسی تحریر اور تقریر کرتا جس سے خراہ مخواہ

دست درازی سے محفوظ رہتا مگر جہان یہ تھا وہان یہ بھی تھا کہ اگر کوئی زیادتی کرنا چاہتا تھا تو وہ مستعد اور موجود اوسکے دفعیہ پر ہوتا تھا اور اگر ایک لڑائی سے اوسکا فیصلہ ہو سکتا تھا تو وہ اوسکے واسطے بلا تامل جسقدر قوت ممکن تھی سب جمع کرتا تھا تاہم وہ ایسی فتح کو بھی اپنی مضرت تصور کرتا تھا اور عام رویہ اوسکی تدابیر کا نسبت غیر کے مصالحت آمیز اور دو رویہ تھا جو متزلزل موقع پر وہ تھا لہذا وہ دونون کھیل کھیلتا تھا یعنے صلحنامہ سنہ ۱۸۰۶ع مین جو بمقابلہ جودہ پور کے ہوا تھا وہ تینون فریق کو راضی رکھتا تھا اور وہ تینون خواستگار اوسکی مدد کے تھے ایسے موقع پر بلا آمیزش رہنا غیر ممکن تھا لہذا اوسنے اپنے وکیل تینون کے پاس بھیجے اور بظاہر وہ متوسط اور شخص درمیانی اوٹھین تھا مگر اوسنے مدد کسیکو بھی نہ دی ٭

یہ ارادہ کرنا بے سود اور بیکار ہے کہ بیان اوسکی تدابیر کا نسبت غیر حکومتون کے کیا جاے لہذا ہم صرف اوس موقع کا بیان کرتے ہین جسمین وہ بمقابلہ گورنمنٹ انگریزی سنہ ۱۸۰۳ و ۱۸۰۴ع مین آیا تھا بعد ازان ہم اوسکی تدابیر نسبت اوسکی اپنی ریاست کے بیان کرینگے ٭

جب منحوس مہم منسون صاحب کی نئے واسطے حملہ آوری اوپر ہولکر کے وسط ہند کو طے کیا نائب کوٹہ نے بخیال اسکے کہ فوج انگریزی پر کوئی ظفریاب نہین ہو سکتا کچھ تامل نہین کیا اور جب فوج انگریزی اوسکے ملک مین آئی اوسنے سپاہ اور رسد سے اونکی کمک کی مگر جب فوج مذکور نے مراجعت کی اور افسر فوج نے چاہا کہ اوسکی دیوار شہر کوٹہ کے اندر آوے اوسنے جواب صاف دیا اور ممانعت اندر آنے کی کی اور یہ کہا کہ تم فوج شکست خوردہ لاکر ہمارے بے شر شہر والون پر تباہی مت لاؤ مگر اپنی پلٹن باہر دیوار شہر کے رکھو ہم تمکو رسد وغیرہ دینگے اور ہم اپنی فوج کو ہمراہ لیکر درمیان تمھارے دشمن کے متوسط ہونگے اور اگر وہ جنگ کریگا تو اول ہماری فوج بمقابلہ ہوگی یہ ظالم سنگہ کا خود بیان تھا اور ہم یہان اس امر مین حجت نہین کرتے کہ آیا دانائی اس مین تھی کہ وہ افسر فوج کی درخواست منظور کرتا بعد ازان منسون صاحب گریزان ریاست ہاے بوندی اور جیپور مین گیا اور اپنی بدنامی اور بے حرمتی اوسنے تا بہ چشمہ مشہورہ پہونچائی یہ موافق عادت بشری کے ہے جو اوسنے چاہا کہ اپنی غلطی مین اورونکو بھی شریک کرے اور منجملہ اونکے جو اسمین ناحق ملزم ہوے اول اور سب سے زیادہ نائب کوٹہ تھا اوسکا الزام صرف یہ تھا کہ اوسنے فوج خوف زدہ اور گاو وغیرہ کو اپنے شہر کی دیوار کے اندر

آنے سے ممانعت کی تھی اور اس حرکت کو اوسکی ساتھ دغابازی او شرکت دشمنان کی تعبیر کیا یہ الزام
مدت تک اوس صاحب تدبیر کے دلمین جاگزین رہا مگر کوئی الزام بیجا اس سے زیادہ نہ تھا اور کوئی معاوضہ
برعکس باوجود خدمت گزاری اور جانبازی کے بجز اسکے ایک امر کے ہوتی تھی جسمین کچھ مطلب اوسکا
اس سے زیادہ نہ تھا اور اسکا اثر ازبس نیج افزا اوسوقت مین یعنے سنہ ۱۸۰۴ع مین معلوم ہوا
جب ہمکو کوئی گریہ اوسکی اعانت طلبی سے نقتا اسکا بیان کبھی نہین ہوا اور نہ اس عرصہ دراز تک
یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہ شخص کیا خدمت گزاری بدل اوسوقت مراجعت فوج مین عمل مین لایا تھا
کیونکہ یہ تو ایک بدنامی اوسکی ہوچکی تھی کہ فوج کوٹہ اور سپاہ لیوکن صاحب جو بدل مصروف تھی دونون
باسطے حفاظت مراجعت فوج کے گھاٹی مکندرا سے باہر آنے تک قتل ہو گئے اگر کوئی شخص تائید کلام
افسر مذکور کی جو اوسوقت ندامت مین اوسکا بیان تھا کرے اور یقین امر واقع کا نہ کرے تو اوسکو چاہیے
لہ رئیس کوٹلا کے سمادہ یعنے مدفن کو جاکر دیکھے جس رئیس نے مثل صحیح النسب قوم ہارا کے اپنا غالشیہ
اوپر کنارہ اجیار کے مبسوط کیا اور وہان منتظر جنگ جویان مرہٹہ کا رہا اور بیچ تحفظ راہ فرار اوس فوج کے
جو ایک حد ہندوستان سے دوسری حد تک گذر سکتی تھی قتل ہوا پس یہ شخص ہماری احسان فراموشی
سنہ ۱۸۰۴ع کا بواجبی حوالہ کرسکتا ہے جب سنہ ۱۸۰۳ع مین اوس سے بمطلب موافقت اور اتفاق واسطے
دفع کرنے اوس طریق غارت گری کے کی گئی تھی جسکے مقابلے مین اوسنے اپنی عمر لرزہ مین بسر کی تھی
اگر اوسکی خدمت گزاری مین کچھ شک ہو یا اگرچہ سمادہ مقتولون کی ہین وہ بطور شہادت منظور نکیجاوین
تو ہمکو چاہیے کہ اس بارہ مین راے دشمنونکی لین جنکی شہادت اور ہی غمازہ اس عجیب شخص کی تصویر
لگاتی ہے ❊

ماورائے رئیس کوٹلا اور اکثر شجاعان قوم ہارا جو ہنگام مراجعت منسون صاحب کے قتل ہوے تھے
ایک بخشی دستگیر ہوا تھا اور بالعوض اوسکی رہائی کے یا بطور سزا بوجہ اوسکی اعانت کرنے انگریزون کے
افسر مرہٹہ نے ایک دست آویز دس لاکھ روپیہ کی اوس سے لکھالی اور یہ کہکر دھمکایا کہ اگر وہ اوسکے
ادا کرنے سے انکار کرے گا تو جہان تک وہ تعاقب کرتے جاوینگے وہان تک آتش اور تلوار سے
تباہ کرتے جاوینگے مگر جب یہ شکست خوردہ بخشی روبرو سے نائب کے آیا اوسنے اوسکو سامنے سے
نکلوا دیا اور اوسکی حرکت تحریر دست آویز کو نامنظور کیا اور ہولکر کے پاس اوسکو واپس بھیجا اور کہا

کہ جسطرح وہ چاہے روپیہ وصول کرے ہولکرنے اسپر اپنے دلمین کہا کہ اسکا عوض لونگا اور جب موقع اوسکو ملا اوسنے فوج کشی اوپر بہروتی کے کی اور نزدیک دار الریاست کے جاکر خیمہ زن ہوا دیوارون پہ سپاہی آمادۂ جنگ مقرر ہوے اور علامات جنگ تیار ہوئین جنکے باعث کوئی نگر میدان مین آباد رہتا اور بھیل یکجا ہوکر ہولکر کی رسد اور بہیر پر حملہ آور ہوتے دست آویز مذکور پھر پیش ہوئی اور بے تامل اوس سے انکار ہوا اور جنگ کا ملتوی رہنا باہر قیاس سے تھا کہ دوستان فریقین درمیان آئے اور تدبیر ملاقات کی کرنے لگے مگر ظالم سنگہ نے جو اپنے دشمن کی بے ایمانی سے واقف تھا اس سے انکار کیا اور کہا کہ ملاقات موافق ہماری شرائط کے اگر ہو تو مضائقہ نہین اوسکی شرائط عجیب تھین اور اوسنے ایک اور مشہور ملاقات یاد آتی ہے اوسنے کہا کہ معاملہ جنگ یا صلح جو کچھ ہو اوسکی گفتگو دریاے چمبل مین کیجاے اسکو ہولکر نے بھی منظور کیا لہذا ظالم سنگہ نے دو کشتیان ایسی بنوائین جنمین بیس بیس سپاہی مسلح سوار ہو سکین اور اپنی کشتی پر سوار ہوکر چمبل کے درمیان گیا اور وہان قرار کیا جہان شہر کی اتواپ کی زد تھی اودہر سے ہولکر بھی اپنے ہمراہی لیکر کشتی پر سوار ہوا اور اوسکی ملاقات کو آیا قالین بچھہ گئے اور ان دونون عجیب شخصون نے جنمین صرف ایک[1] آنکھہ تھی باہم شرائط صلح قرار دین اور رشتہ اتحاد عموی اور برادرزادہ کا باہم قرار پایا اور اظہار خوشی و فرحت طرفین سے بیان آئے اب ہمین کچھ شبہہ نہین کہ ہر ایک کشتی لنگر ڈالی گئی اور سپاہی موجود ہوے کہ کچھ بھی ظہور دغا کا پایا جاے تو اون سبکو غرق دریا کردین مگر ہولکر کی ضروریات بہت شدید تھین لہذا تین لاکھہ روپیہ دینے کا وعدہ ہوا کہ یہ امر قبیحہ ظہور مین نہ آوے گو اوسنے کبھی یہ دہمکی نہین چھوڑی کہ وہ دس لاکھہ روپیہ لیگا اور جب آخر کار وہ دیوانہ اور مسلوب الحواس ہوگیا تاہم وہ ہر مرتبہ ذکر دست آویز کا کا ظالم سنگہ کا کیا کرتا بعد ازان بقیہ عمر اوسکی دیوانگی مین بسر ہوئی +

یہ بلا تامل یقین ہو سکتا ہے کہ جو محنت اوسکو اپنے انتظام مین ہوتی تھی وہ اوسکے ارادے کے واسطے کافی ہوگی اور اوسکو فرصت واسطے دست اندازی کرنیکے علاقجات اوسکے ہمسایگان کے نہوتی ہوگی مگر بنظر بہبود کوٹہ وہ واسطے لینے مستاجری علاقجات وسیع ملحقہ سرحد جنوبی کے جو تعلق سیندہیہ اور ہولکر سے

---

[1] اگر ہماری یاد مین فرق اور غلطی نہو تو ہمکو یاد آتا ہے کہ اس بدنصیب افسر یعنی بخشی نے بوجہ شرم اور ندامت کے زہر کھا کر جان دی +

[2] حال یہ ہے کہ ظالم سنگہ تو نابینا تھا اور ہولکر یک چشم تھا لہذا یہ کہا گیا کہ دو شخصون مین ایک ہی آنکھہ تھی +

رکھتے تھے آمادہ تھا سیندہیہ سے اوسنے متاجری علاقہ پنج محال کی لی تھی اور ہولکر سے اضلاع زرریز
دیب وپراوا وغیرہ یہ اضلاع جب بحق فتحیابی کے انگریزون کے ہو گئے تھے تو بطور معافی نائب مذکور کو
دیے گئے اور اسپر بھی راضی نرہکر کہ اوسکا اختیار ایسی بڑی حکومتون مین ہے وہ اپنے معتبر اہلکارون کو
بطور مخبرون کے رکھتا تھا اور وہ اوسکو ہر ایک امر کی خبر دیتے تھے اور زیادہ تر اطمینان اور یقین صحت اخبار کے
اوسنے اچھے لئیق مرہٹہ پنڈتون کو اپنے انتظام مین رکھا تھا اور اونکے سبب سے جو اونکے رشتہ دار
اونکے ملک مین تھے اونکی ذریعہ سے کوئی امر ریاست داری کا اوسکی اطلاع سے باہر نہین رہتا تھا
اور نسبت امیر خان کے یہ خیال ہے کہ نائب اور خان مذکور دونون ایک تھے کوٹہ سے خان مذکور کو سامان
جنگ اور رسد ہر قسم کی ملتی تھی اور جب اوسکی فوج نے فساد کیا تھا (جو ایک امر ہر روزہ وقوع مین آیا کرتا تھا)
اور دھمکایا کہ وہ اوسکو باندہ کر دھوپ مین کھڑا کرینگے تو کوٹہ مین اوسکو براے چندے امنیت نصیب ہوئی تھی
اور ہر طرحکی مدد اوسکی واسطے فرو کرنے فساد کے ساتھ تقسیم کرنے تنخواہ کے ہوئی تھی ظالم سنگہ نے قلعہ اسیر گڈہ
اوسکے خاندان کی بود و باش کے واسطے دیا تھا جسکے باعث اس افسر یعنے خان مذکور کو کچھ فکر اونکی جانب سے
باقی نہین رہی تھی اور بے اندیشہ مقامات بعیدہ پر جاکر اپنا دست غارتگری دراز کرتا تھا +
پنڈارونکی بھی خاطر داشت وہ اوسی لحاظ اور توقیر کے ساتھ کرتا تھا جیسے ایک لئیق آدمی کی ہوتی ہے
اونکے اکثر افسرون کو جاگیر کوٹہ مین دی گئی تھی درحقیقت ایسی یگانگت اس گروہ کے ساتھ اوس کی تھی
کہ جب سیندہیہ نے سنہ ۱۸۰۶ع مین کریم کو جو ایک نامی آدمی اوس فرقہ کا تھا گرفتار کرکے قلعہ گوالیار مین
محبوس کیا تو ظالم سنگہ نے اوسکی رہائی کے واسطے بہت روپیہ دیا اور قطع نظر اسکے اوسکا ضامن ہوا
اور گو یہ امر اوسکی عقلمندی کے خلاف بظاہر ہوا مگر دراصل سیندہیہ کی طمع کی ایک سزا سے واجبی ہوئی +
جس فیاضی کے ساتھ وہ عقائد پناہ گیری نسبت عمائد ملک غیر جو اوسکے پاس پناہ گزین ہوتے تھے
عمل مین لاتا تھا اوسکی ریاست کی حیثیت سے زیادہ تھے عمائد جلاے وطن مارواڑ اور میواڑ کو علاقجات
ملک کوٹہ مین اسقدر زیادہ ملے تھے کہ اونکے اپنے موروثی علاقجات منضبطہ سے زائد تھے ایسی کارہای نمایان
فیاضی کے ایسے گروہ کی نظرون مین ہمیشہ رہتے ہین جنکے فرقے مین مہمانداری سے زیادہ کوئی کار نیک
نتھا ان ملکون مین جہان عجیب طرحکی دشمنی اور نا اتفاقی بیچ امور ریاست کے پیدا ہوئی ہے ایسے طریق کا
اختیار ہونا تعجبات مین نہین ہے اور یہ طریق اون ریاستون کی تکرار کا باعث بھی نہین ہو سکتا جہان سے

پناہ گیر لوگ آیا کرتے تھے اور نائب صرف پناہ گزینان کو پناہ نہین دیتا تھا بلکہ اونکے راجاؤن سے بھی اونکی صفائی کرا دیتا تھا اوسکو نازا سپنے اس نام پر تھا کہ وہ صلح کرانے والا مشہور تھا اور گو اوسکا یہ طریق بوجہ فیاضی کے ہویا بباعث صاحب تدبیری ملک کے مگر اسکے جلدوے مین اوسکو خطاب دیگا نگت کے ملا کرتے تھے جو بذاتہ بلند مرتبے کے ہوتے تھے وہ کہتا تھا کہ یہ لوگ اپنی تکالیف آکر معمر ظالم سنگہ کے پاس بیان کرتے ہین اس نظر سے کہ گویا ظالم اون سب کے واسطے اپنے علاقے سے جو بہت چھوٹا سا ہے معاش دیسکتا ہی *

اب ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہین نتیجہ اوسکی تدابیر تحفظ کا برعکس نتیجہ تدابیر حرب کے تھا ایک مین تو اوسکو فتح کامل اور نمایان نصیب ہوتی تھی اور دوسرے مین شکست اور نا امیدی اور صرف کثیر بیجا پیدا ہوتے تھے میوار نے اوسکی سب حکمتون کو درکنار رکھکر کوٹہ کو ایسی وقتون مین گرفتار کیا کہ اوس سے کبھی اوسکو مفر نہین ہوسکتا اور اوسکا ارادہ لینے شیوپور دار الریاستہ غوز ساتہ مہم کے شکست فاش ہوا اگر اوسکو انمین سے کسی مین بھی فتح نصیب ہوتی اور اوسکے فوائد ملک کوٹہ کو حاصل ہوتے تو بے شبہہ اوسکے خیالات بہت وسیع اور بلند مرتبہ ہوتے اوائل نیابت مین اوسکے پاس ایک پیغام پرتاب سنگہ جیپور والہ کا آیا تھا کہ اوسکی وزارت قبول کرے یہ خیال کرنا بیکار ہے کہ کیا نتیجہ اوسکو یا ریاست کو حاصل ہوتا اگر وہ اپنی آمدنی کا انتظام کرتا جو اوسوقت مین کم نقصان پذیر ہوئی تھی *

اب ہم توجہ نسبت اس نائب کے خانگی انتظام کے کرتے ہین اور اس غرض سے ہمکو پھر راجہ امید سنگہ راجہ دیدارو کا یعنے صرف دکھانے کے اور برائے نام راجہ کا حال درج کرنا ہوگا جسکے نصیب مین ہرگز آزادی زنجیر سرپرستی سے نہتی اور یہ عہدہ سرپرستی یعنے محافظ اور ولی کا مثل دیگر عہدہ ہای موروثی ہندوستان موروثی ہوگیا تھا اور بعمر شصت ودو سالگی امید آپ کو اوسیطرح خردسال تصور کرتا تھا جیسا وہ اوس زمانہ طفلی مین تھا جب اوسکے قریب المرگ والد نے اوسکو ہیچ گو محافظ یعنی ولی ظالم سنگہ کے سپرد کیا تھا مگر جو طریق وہ نسبت اسپنے راجہ کے پچاس برس کے عرصہ تک مرعی رکھتا تھا عجیب قسم کا اور موافق رتبہ کے تھا اوسکی عمر اور سیرت اور خطاب نانا کا باعث اوسکی وقعت اور اختیار کا تھا اور طبیعت راجہ کی ایسی تھی کہ وہ ہرگز ارادہ اوسکے دور کرنے کا دلمین نہین لاتا تھا القصہ راجہ کا مزاج کلیتہً موافق راے نائب کے تھا اور نائب بھی گو ہر امر مین اوسکا استمزاج کرتا تھا مگر وہی فعل کرتا تھا جو اوسکو منظور تھا مہارا وایک راجہ نہایت عمدہ فہم کا تھا اور اکثر عادات راجپوت کی اوسمین تھین

وہ شائق شکار کا تھا اور تمام ملک مین سواری اسپ مین اور نشانہ بازی مین یکتا تھا اور نائب ایسا محیط
اوسپر تھا کہ اوسکی خواہش تبدیل کرنی اس انتظام کی پائی نہین جاتی تھی ماوراے اسکے کوئی امر
زبردستی نائب کا نسبت راجہ کے پایا نہین جاتا تھا اور راجہ کی توجہ نسبت امور مذہبی کے جو اوسکی
عمر کے ساتھ ترقی پذیر ہوتی جاتی تھی اوس سے اور بھی اوسکو خواہش مصروفیت کی بیچ امور ریاست کہ
کم ہوگئی تھی اوسکی عبادت نے درحقیقت اوسپر روشن کردیا تھا کہ ایسی خواہش کرنی بے سود ہے
لہذا وہ ہرگز اسکو دلمین بھی نہین لاتا تھا اور جسقدر یہ تجویز نائب کو منظور کرتا تھا اوسیقدر توجہ نائب کی
اوسکی نسبت زیادہ ہوتی تھی اگر کوئی سفیر کسی ریاست غیر سے آتا تھا اوسکو روبرو راجہ کے لیجاتی تھے
اور جو تحریر اوسکے پاس ہوتی تھی وہ راجہ کو دیجاتی تھی اور راجہ سے ہی اوسکا جواب حاصل ہوتا تھا
گو وہ جواب اصل نائب کا ہوتا تھا اگر کوئی رئیس علاقہ غیر پناہ چاہتا تھا تو اوسکی پرورش زرا جہ کرتا تھا مگر مراعات راجہ
ہوتی تھی گو وہ قسم مراعات اور تعداد مراعات کو تبدیل نہین کرسکتا تھا یعنے جو نائب تحریر کرتا تھا وہی رہتا تھا
حتے کہ اگر نائب کا خود فرزند کچھ علاقہ اسپنے واسطے ایزاد کیا چاہتا تھا تو وہ بھی حکم اور خواہش مہاراو سے اوسکو
ملتا تھا اور اس امر مین نائب نے اس غایت تک احتیاط رکھی تھی کہ اوسکی اپنی ذاتی مراعات بھی وہ بغیر
اصرار راجہ کے زیادہ نہین کرتا تھا اگر گھوڑے کسی ملک غیر سے واسطے فروخت کے آتے تھے تو اوس مین
جو اچھے ہوتے تھے وہ مہاراو اور اوسکے فرزندان واسطے علیحدہ رکھے جاتے تھے دفترخانہ اور مہر اور
تمام علامات راج مثل سابق قلعہ مین بحراست ملازمان ذاتی راجہ کے رکھے جاتے تھے گو ان مین سے کوئی
بغیر استرضا نائب کے کام مین نہین آتے تھے نائب نے اپنے فرزند کو تین سال تک اسپنے علاقہ نانتا مین
ریاست گاہ سے جلاے وطن صرف اسوجہ سے کردیا تھا کہ اوس نے کچھ بے ادبی گھوڑا پھیرتے ہوئی نسبت
ولیعہد کشور سنگہ کے ظاہر کی تھی اور بمشکل تمام بصد اصرار مہاراو اوسنے اوسکو پھر طلب کیا تھا اکثر روایات
مشہور ہین جنسے لحاظ اور تکریم نائب کی نسبت مہاراو کے ثابت ہوتی ہین اور وہی باعث اور زیادہ معتبرین
اوسکی صاحب تدبیری کے ہوتے تھے منجملہ اونکے ایک یہ ہے کہ ایک روز نائب شوالہ راجہ واقع اندرون قلعہ
پوجا کرتا تھا جب مہاراو کے چھوٹے بیٹے بلا اطلاع اسکے کہ نائب وہان ہے شوالے مین پوجا کرنے آئے
موسم سرما کا تھا اور شوالے کا فرش دھویا ہوا تھا اور نم تھا نائب نے اپنی چادر جو اوڑھ کے پوجا کرتا تھا
اوتار کر بچھا دی کہ اوسپر کھڑے ہوکر راجہ زادگان پوجا کرین جب وہ پوجا کرکے چلے تو ایک ملازم نے یہ خیال کیا

کہ اب جو اوسپر پاؤن رکھے گئے تھے تو وہ لائق اسکے نہین رہی کہ نائب پھر اوسکو اوڑھے اور اس خیال سے وہ اوسکو اوٹھا کر علیحدہ رکھنے لگا مگر ظالم سنگہ نے اوسکے خیال پر سے لیجا کر چادر مذکور اوس سے چھین لی اور اوڑہ کر یہ کہا کہ اب یہ چادر بہت قیمتی ہوگئی کیونکہ اب اوسپر خاک ہمارے راجہ کے صاحبزادون کے قدوم کی لگ گئی یہ عجیب حرکات ایسے شخص سے معلوم ہوتی ہین جسکو اختیار بحد حاصل ہو کوئی مثال اختیارات کی بسہولیت چھین لینے کی اور کلیۃً اختیارات لے لینے کی کبھی ایسی نہوگی اور یہ پایۂ ثبوت کو پہونچا ہے کہ راجہ اور نائب دونون موافق ایک دوسرے کے اور موافق وقت کے تھے +

یہ توقع ہوسکتی ہے کہ جسکا نام مدت تک عقل و دانائی مین مشہور ہو وہ کچہ تمیز بیچ پسند کرنے ملازمین کے ظاہر کریگا مگر اسکو یہ حکمت یاد تھی کہ یہ ہر ایک کو اپنا جانب دار ساتہ تواضع و تکریم کے کر لیتا تھا اور کوئی امر مہربانی یا دوستی کا اسکی شرائط اور پاسداری کو فراموش نہین کرا سکتا تھا مگر جس صورت مین یہ اونکی حاجات روا کرتا تھا اور ہر طرح کی مراعات نسبت اونکے مرعی رکھتا تھا وہ یہ بھی خوب جانتا تھا کہ ہر ایک شخص کی خواہش ایسی ہے کہ وہ اوسکی محتاجی سے بری ہوجاے لہذا وہ اونکی پرورش کرتا تھا اور اونکے واسطہ داران اور ملازمین کی پرورش کا خیال رکھتا تھا اور اوسکا دست فیاضی بمواقع روزہاے خوش یعنے تیوہار اور تولد اور شادی اور مرگ کے دراز ہوتا تھا مگر وہ ہرگز اونکو موقع اجتماع کرنے دولت کا نہین دیتا تھا یہ بھی قابل یادگار ہے کہ اوسکے ملازمان معتبر یا قوم پٹھان سے تھے یا پنڈتان قوم مرہٹہ پٹھانون کو وہ مقامات سپاہ مین رکھتا تھا اور پنڈتون کو امور پیچیدہ ریاست مین اپنے ملک کے آدمیونکو وہ بہت کم رکھتا تھا اور عہدہ فوجدار کا جو بنام بشن سنگہ قوم سکتاوت راجپوت کے تھا وہ مستثنیات مین تھا دو شخص دلیل خان اور مہراب خان اوسکے نہایت معتبر اور وفادار ملازم اور دوست تھے مستحکم فصیل دار الریاست جسکے ثانی کوئی تعمیر ہندوستان مین سواے فصیل شہر آگرہ نہین ہے باہتمام دلیل خان تیار ہوئی تھی اور اوسی شخص کے اہتمام مین وہ مشہور تعمیر جسپر نائب کو بھی ناز ہے یعنے شہر جھالرا پاٹن[1] جو اوسکی قوم کے نام سے نامزد کیا گیا تھا تیار ہوئی ہے سواے اسکے اور جملہ قلعجات ایسے مستحکم بناے گئے تھے جنکی بابت ملک کوٹہ جملہ مقامات ہندوستان مین نہایت محفوظ مقام ہوگیا اور اسقدر محبت اور لحاظ دلیل خان کا نائب کو تھا کہ وہ اکثر کہا کرتا تھا کہ مین چاہتا ہون کہ دلیل خان میرے روبرو ودیعت حیات کرے یعنے میرے بعد زندہ نہ رہے مہراب خان افسر پیادگان کا تھا اونکو اوسنے نہایت آراستہ

[1] جھالرا پاٹن یعنے شہر جھالا جو قوم نائب کی تھی +

اور ساتھ انتظام[1] کے تیار کیا تھا اونکو لیست روزہ ہر مہینے ملتا تھا بعد اختتام سال دوم سے کل باقی تنخواہ اونکی بیباق ہوا کرتی تھی +

باب دہم

ریاست ہاے راجپوت کا طلب ہونا واسطے کمک سرکار انگریزی کے ۔ ظالم سنگہ کا اول منظور کرنا ۔ مارکوئس ہیسٹنگ صاحب بہادر کا ایک اجنٹ دربار ظالم سنگہ مین بھیجنا ۔ اتفاق کرنا بخلاف پنڈارون کے ۔ اس نائب کا طریق درمیان جنگ کے ۔ اوسکی خدمات کا مقبول ہوکر مورد انعام ہونا ۔ مصالحت بیچ ہندوستان کے ۔ وفات مہاراو امید سنگہ کی ۔ عہدنامہ و تتمہ شرائط عہدنامہ ۔ فرزندان مہاراو امید سنگہ اونکی سیرت اور عادات ۔ پسران نائب ۔ حالات فریقین ۔ نائب کا چھاونی سے رخصت ہوکر کوٹہ جانا ۔ اوسکا بیان کہ کشور سنگہ وارث راجہ مرحوم کا ہو ۔ اوسکی تحریر بنام صاحب اجنٹ انگریزی ۔ صاحب کا کوٹہ جانا ۔ بیماری شدید ۔ نائب کی تدابیر واسطے برہم کرنے انتظام گدی نشینی کے ۔ نائب کی ناواقفیت نسبت اس امر کے ۔ پیچیدہ حال سرکار انگریزی کا ۔ دلائل بجانب تتمہ شرائط کے ۔ منظور کرنا جملہ حکام اصلی کا ہمارے عہدنامہ کی بنیاد کو ۔ کشور سنگہ کا انکار کرنا نسبت منظوری تتمہ شرائط کے ۔ نتیجہ اسکا ۔ نائب کا بند کرنا راجہ کا اور اوسکے فرزند گوردہن داس کا واپس طلب کرنا ۔ مہاراو کا بند سے نکل جانا ۔ صاحب اجنٹ انگریزی کا درمیان مین آنا ۔ حوالہ کردینا گوردہن داس کا اور اوسکا جلاے وطن ہونا ۔ مصالحت مہاراو کی ساتھ صاحب اجنٹ انگریزی کے ۔ گدی نشینی مہاراو کی ۔ شرائط باہمی کا تحریر ہونا ۔ نائب کی مخالفت درباب لینے ڈانڈ کے بیچ ملک کوٹہ کے ۔ خیالات +

اب ہم وہ موقع حالات نائب کا بیان کرتے ہین جب سلسلۂ واردات نے اوسکو شریک تدابیر انگریزی کا کردیا جب ۱۸۱۷ع مین مارکوئس آف ہیسٹنگ صاحب بہادر نے جنگ بمقابلہ پنڈارا کی جو ورد یعنے تلچھٹ گروہ ہاے غارت گران کی تھی اور جسکو قوت ہاے عظیم نے بوجہ شکستگی کے پھینک دیا تھا ظاہر کی اوسوقت مین تنہا رہنا گوارا سرکار انگریزی کو نتھا لہذا یہ امر مشتہر کیا گیا تھا کہ جو ہمارے جانب دار اس مہم عظیم مین

---

[1] مہراب خان افسر ایک دستہ فوج کنٹنجنٹ ظالم سنگہ کا تھا اور ہمارے ساتھ تعینات تھا اسنے آٹھ روز کے عرصہ مین جملہ علاقجات مہو اگر متصل ہروتی کے تھے قبضہ کر لیے تھے اور اوسنے بڑی نیک نامی مہم قلعہ سودی مین برفاقت جرنل سر جان مالکوم صاحب کے حاصل کی تھی راج پلٹن بسر کردگی سیف علی کی تھی یہ بھی بڑا ملازم سپاہی تھا اور جب جنگ باہمی ۱۸۲۱ع مین ہوئی تھی وہ شامل ہوئے سو ساتھ مہاراو اور اونکو رفاقت کی باز نہین رہ سکا +

جسپر حصر بہبودی جملہ آدمیونکا ہے منہونگے وہ ہمارے دشمن تصور کیے جائینگے ریاستہائے راجپوت
خواہان قائم کرنے حکومت قیامی کے تھے اونکو طلب کیا گیا کہ شریک ہماری جنگ اور امن کے
اور اس صورت مین وہ واسطے ہمیشہ کے غلامی اور خراجگزاری افواج غارتگران سے محفوظ رہینگے اور
بالعوض اسکے [illegible] اونسے اپنی حکومت کی تعظیم اور ایک حصہ اونکی آمدنی کا طلب کیا تیز چشمی ظالم سنگھ نے
[illegible] مین [illegible] اس پیغام کی منظوری کا دیکھا اور اگر یہ منظوری جلد ہوگی تو مراعات زیادہ ہوگی
اسی وجہ سے اوسکا وکیل اول حاضر ہوا اور اوسنے کوٹہ کو شامل اوس اتفاق کے کیا جسمین فوراً بعد ازان
جملہ رجواڑہ شریک انگریزی ہوگیا تھا اسی عرصہ مین کل ہندوستان مسلح ہوگیا دو لاکھ آدمی جمع ہوگئے
اور مقامات متفرق مین گشت کرنے لگے تاکہ جرم یعنے بیخ و بن غارتگری کا واسطے ہمیشہ کے برکندہ کیا جاے
چونکہ اول جنگ کا ہونا بیچ علاقہ سرحدی ملک ہروتی کے مخیلہ مین گذرا لہذا ایک اجنٹ کا ہمراہ ظالم سنگھ کے
رہنا بہت ضروری متصور ہوا اوسکو یہ ہدایت ہوئی کہ وہ ملک کوٹہ سے ہر طرح کی اعانت فوج کشی کو پہونچاوے
اور دشمن کی جنگ آوری کو اونکو اس ملک سے باہر روک کر ہونے نہ دے یہ اعانت ایسی موافق اور مناسب تھی
کہ پانچ روز کے عرصہ مین بعد آنے اجنٹ مذکور بیچ کیمپ[1] یعنے مقام قیام ظالم سنگھ کے ہر ایک راستہ گویا
مقام جنگ بن گیا تھا اور ایک دستہ پندرہ سو سپاہی پیادہ و سوار کا مع چار ضرب توپ کے روانہ ہوا کہ جا
ساتھ جنرل سر جان مالکوم صاحب کے کارروائی کرین اس صاحب نے تھوڑا عرصہ ہوا کہ عبور دریاے نربدا
ہمراہی جزوی فوج دکھن کے کیا تھا اور بجانب شمال روان تھے جہان چار طرف اونکے اکثر دشمن تھے
اور جو دوست بھی تھے وہ مشتبہ تھے اس زمانہ تواریخ انگریزی ہندوستان کے جب ہر ایک ضلع مین دریاے
گنگ سے دریاے شور تک بوجہ جنگ و جدل کے فتور برپا تھا کمپو ناٹ جی کارزار کا مجمع اور خبر اخبار کا
مرکز تھا اور جسطرح اوسنے کام کیا وہ بے لوث اور مردانہ اور موافق وقت کے تھا اور اگر کسی امر مین تذبذب
ہوا تو وہ ہمارے کردار سے ہوا تھا جس کردار کے باعث اوسکے دلمین شبہہ نسبت اوسکے اپنے طریق عمل کے

[1] مصنف اس تواریخ کا اوسوقت مین اسسٹنٹ رزیڈنٹ دربار سیندھیہ مین تھا اوسکو حکم لارڈ ہیسٹنگ صاحب بہادر نے دیا کہ
پاس رانا ظالم سنگھ کے جاوے برطبق اسکے وہ کوٹھی رزیڈنٹی گوالیار سے بتاریخ ۱۲- نومبر ۱۸۱۷ع روانہ ہوکر بمقام رونا جہان
کمپو ناٹ کا تھا اور جو بفاصلہ پچیس میل کے بجانب شمال و مشرق کوٹہ کے واقع ہے بتاریخ ۲۳- ماہ [illegible] نومبر
وارد ہوا تھا ۞

پیدا ہوا تھا اوسنے یہ دیکھا تھا اور دریافت کیا تھا کہ قاعدہ کلیہ صاحب تدبیری کا یعنے ضرورت حمایۂ دربار اور
کونسل کی خواہ مغل کا ہو یا مرہٹہ کا یا انگریزی ہادی اور ... تھا ہوتا ہے اور نامنظوری عہود جو لارڈ لیک صاحب نے
ماتحت مارکوئس ویلیسلی صاحب بہادر کے منعقد کیے تھے وال اوپر اس تکرار اور درجہ کے تھی اور وہ ہماری
تواریخ حکومت سے خوب واقف تھا لہذا زیادہ تر اعتبار اوپر ہمارے ترک کرنے حقوق فتحیابی متخیلہ کے
نہین کرتا تھا بہ نسبت اوسکے جو ظاہرداری چاہتے تھے اور تبسم صاحب سادہ لوح صاحب تدبیر کے
چہرے پر بھی پیدا ہوتا جب وہ سنتا کہ وکیل اس امر کے جملہ خیالات سے درگذر کرتا کہ یہ جنگ واسطے
ترقی ملک کے تھی اس جملہ بیانات کے جواب مین وہ کہتا کہ مہاراجہ مجھے شبہہ نہین ہے کہ جو آپ کہتے ہین
اوسکا آپ کو یقین بھی ہے مگر یاد رکھو کیا ظالم سنگہ معمر آپ سے کہتا ہے کہ وہ روز نزدیک ہے جب
ایک سکہ جملہ ہندوستان مین جاری ہو جاوے گا یہ گفتگو سنہ ۱۸۰۶ع کی ہے اور دس برس بھی بعد ازین
اگر وہ زندہ رہا ہوگا تو اوسکی صداقت اوسکو بخوبی ہوگئی ہوگی کیونکہ گو کلیۃً فتح یا انتزاع ملک
راجپوتانہ نہین ہوا ہے مگر ہمارا طریق حکومت اور ہماری تجارت نے ان حدود مین (اسکا ہمکو اوسوقت
خواب بھی نہین ہوتا تھا) اوسکی پیشین گوئی کی صداقت جزو کردی ہے درحقیقت یہ خیال کرنا
بیوقوفی ہے کہ کوئی عذر اوس شخص کے دلسے ایسے خیالات کو حک اور نابود کر دیگا جسنے ہر ایک
صفحہ تواریخ ہماری حکومت کا ملاحظہ کیا ہے اور جو آگاہ ہماری حکومت کے ظہور سے ابتدای جنگ پلاسی سے
جو بسر کردگی کلایو صاحب سر ہوئی تھی تا بہمات لیک صاحب بمقامات عبادت سکندر (شاید یہ مراد پنجاب سے ہے
جہان تک سکندر کا آنا مشہور ہے) اوسنے کلیۃً یہ دیکھا کہ قاعدہ کلیہ راجگان راجپوت کا یعنے زمین کا لینا
عملاً و ارادۃً سفیران مغرب خوب سمجھے تھے اور وہ مطابق چہار عقائد راجپوت کے عمل تھے یعنی قسام دان
بید ڈانڈ مراد شام سے درپے رہنا ہے اور دان سے بخشش اور بید سے فریب اور ڈانڈ سے زبردستی
اور مطابق قول واضعان قواعد راجپوت ان چارون عملون سے سلطنت ہاے غیر حاصل ہوتی ہین اور
قائم رہتی ہین اور کارہاے دنیوی سرانجام پاتے ہین لہذا جب نظر حاصل کرنے اپنے مطلب کے ہمنے
بالتفصیل اپنے ارادے کی بغرضی ظاہر کی تو اوسکی مشارکت حاصل ہوئی گو ہمارے بیانات یہ چندان
اعتبار بالیقین اوسکا نہ تھا مگر اس خیال سے کہ اوسکے مخیلۂ متامل میں آیا کہ اس اتفاق اور مشارکت سے فائدہ کثیر
کوٹہ کو ہوگا اور اوسکے خاندان مین اوسکے عہدے کے قائم اور بحال رکھنے مین کارآمد ہوگا اوسنے

اپنے دلمین خیال کیا ہوگا کہ کسقدر مشکلات کو اوسنے رفع کیا ہے جب اوسکے یہ اختیارات بمقابلہ اوسکے
دشمنان ملک و ملک غیر کے جنسے اوسکو اندیشہ رہتا تھا بحال رہے ہین اور یہ بھی اندیشہ اوسکے محیلہ مین
آیا ہوگا کہ بوجہ نالیاقتی اوسکے جانشین کے یہ سب از دست جاتے رہین گے پس اونکی نالیاقتی کے
نتیجے کے انسداد کے واسطے اوسکو یہ کرنا پڑا کہ بدل وجان اوسنے وہ اتفاق منظور کیا جو ہم چاہتے تھے
اور جو امر اوسنے اختیار کیا اوس سے فائدہ عظیم اوٹھایا لیکن اگر ہم ایسے شخص کی حرکات کا مطالعہ کرین
جسنے کبھی اپنے ما فی الضمیر کسی اپنے دوست یا دشمن سے ظاہر نہین کیے تو ہمکو دریافت ہوگا کہ یہ ایک ساوقت
ایسا تھا جس مین اگرچہ اوسنے انحراف اپنے جادۂ قدیم سے نہین کیا یا جو عہد اوسنے کیا تھا اوسمین کوئی
امر مشکوک ظاہر نہین کیا مگر وہی طبیعت جسنے اوسکی رہنمائی کی تھی جسکے باعث وہ اس مرتبہ عظیم کو پہونچا
جو اوسکو اب حاصل ہے اوسنے اوسکو ایسے وقت مین ہدایت کی تھی کیا اوسکو کرنا واجب ہے جب تمام
ہندوستان باستثناے راجپوتانہ کے کمربستہ واسطے غارت کرنے فوج انگریزی کے تھا سب کو وجہ اندیشہ
کرنے کی انگریزی حکومت عظیم سے تھی اور نا پسندی اور معاوضہ ثانی نے ہمارے اکثر دوستون کے دلمین
یہ اثر پیدا کیا کہ وہ اوس اتفاق سے علیحدگی اختیار کرین جسمین گو وہ بوجہ دوستی یا بسبب خوف کے
شامل تھے مگر اوسکو وہ اپنے مضر تصور کرتے تھے اگر کوئی شخص مضبوط دل کا تھا جو اونکے اسباب کو
واسطے ہماری بربادی یا شکست کے جمع اور درست کر سکتا تھا تو وہ صرف ظالم سنگہ تھا مگر اوس کی
بلند نظری اور علو ہمتی جو اوسکے اپنے میدان کارروائی سے زیادہ تر تھی اسقدر بلندی تک نہین پہونچ سکتی
تھی اور یا بوجہ ایسے موسم سرما کے وہ ساکت ہوگئے تھے ہمکو صرف خود خیال کرنا چاہیے صرف ایک مرتبہ
یہ مشکوک امر ظاہر ہوا تھا یعنے اوس نازک وقت مین جب ہمارے تین دستہ فوج انگریزی درجہ بدرجہ یورش
اوپر گروہ پنڈارہ کے بسر کر رہی کریم خان اوسکے اپنے ملک مین کر رہی تھی اور اوسکی فوج اور رسد وغیرہ
سامان سب ہمارے ہمراہ تھا تو اوستی بنا ایک نے ان تینون دستون مین سے شہر بارا مین کچھ بے ادبی
یعنے کوئی امر خلاف رسم و رواج مذہب کیا تھا اوسوقت مین جو خیال اوسکے دل مین تھا برملا ہوگیا اور
اوسنے یہ کہا کہ اگر بیس سال اوسکی عمر سے کم بھی ہوجائین مگر دہلی اور دکھن کو ایک ہونا چاہیے اس سے
مکنون خاطر ایسے شخص کا ظاہر ہوگیا جو کبھی کوئی امر زبان پر نہین لاتا تھا مگر بطور مسئلہ یا مسائل کے
ایک امر سے اور بھی شبہہ پایا جاتا ہے یعنے اوسکے معتبر دوست اور صلاح کار جو مرہٹہ تھے وہ

خلاف راے اوسکے بیچ دوستی انگریزی کے تھے پس ایک مرتبہ اوسنے خلاف راے سابق یہ چاہا کہ اوس
بندشہ کو شکست کرے جس سے وہ انگریزی صاحب تدبیری سے مربوط تھا اور اوسنے یہ بھی دلیل اپنے
دلمین واسطے اوسکے بحال رکھنے کی ہوگی کہ جس لیاقت سے اوسنے وہ آزادی حاصل کی ہے
جسکو اوسنے پچاس برس مین خوب مضبوط کرلیا ہے اوسی لیاقت سے وہ اب بھی اوسکو قائم رکھیگا اور
نیز اوسکو یہ بھی معلوم ہوا ہوگا کہ جس حکومت کے ساتھ وہ اب اتفاق کیا چاہتا ہے اوس سے سا...

کوئی طریق سواے فرمانبرداری بجیدکے وہ مرعی نہین رکھ سکتا حاصل کلام اوسکا انجام فرمانبرداری
اور اطاعت کا رہجاوے گا لہذا اوسنے اوسکو گوارا کیا جس مین اوسکو تحفظ زیادہ نظر آیا اور جو طبیعت
اوسکا اعتبار اس امر کا زائل ہوجاتا تاہم اوسکو زیادہ تر امید اسمین تھی کہ اوسکی اولاد کو بھی یہی اختیارات
جاری رہینگے بہ نسبت اسکے کہ وہ اونکو نااتفاقی اور تکرار مین چھوڑجاے مگر جب جنگ سخت غارتگر آنے
ہوئی اور جو زیادہ تر قائم حکومت ہاے پیشوا اور بھونسلا اور ہولکر اور سیندھیہ کی تھین اونھون نے
ارادہ مصمم ہماری دوستی سے ترک کرنے کا کیا ہم اوسکو یہ دلیل لاجواب واسطے یکتائی اغراض باہمی کے
کہہ سکتے ہین لیفے ہمارے سفیر یا اجنٹ نے اوسکو صرف یہ جتادیا کہ استحقاق فتح سے جملہ اضلاع جو
اوسنے ہولکر سے مستاجری مین لیے ہین وہ سب ہمارے اختیار مین آجاوینگے اور چونکہ ہم یہ نہین چاہتے
کہ ہمارے پاس کوئی ملک وسط ہند مین رہے لہذا بعد اختتام جنگ ہم اپنے دوستونکو فراموش
نہین کرینگے اس گفتگو سے جسقدر شبہے باقی بھی تھے وہ بھی رفع ہوگئے اور جب گروہ عظیم مذکور نے
شکست پائی تو یہ ظاہر ہوا کہ اطفال و عیال افسران گروہ مذکور اوسکے ملک مین مخفی تھے تو اوسکی اعانت
باطنی سے ہم اونکو گرفتار کرسکے اور ایک مرتبہ قوت غارتگران کو درہم برہم کردیا بجلدوے ان خدمات
لائقہ کے حکومت کل چارون اضلاع کی جو اوسنے ہولکر سے مستاجری مین لیے تھے نائب کو عطا ہوئی
جو روداد اس عطیہ کے دینے مین واقع ہوئی اوس سے یہ خیال ہوا کہ ظالم سنگھ کا ارادہ مصمم یہ ہے کہ اپنی
حکومت کو وہ ہرگز ترک کرنا نہین چاہتا کیونکہ جب سند عطیہ کی اوسکے نام سے ہونے لگی تو اوسنے
اوس سے انکار کیا اور یہ درخواست کی بجاے اوسکے نام کے نام اوسکے مالک مہاراو کا درج ہو
اوسوقت تو یہ ظاہر ہوا تھا کہ اوسکو بوجہ عظم و شان اپنے اسکی غرض نہین ہے مگر جو روداد بعد ازین
وقوع مین آئی اوس سے ہمکو صحت اسکے مطالب اصلی کی ہوگئی مہم طے ہوئی اور افسر کلان فوج

اور اونکے مشیر کار[۱] باعقل و فرہنگ نے میدان جنگ سے باعتبار ثبوت خدمات لائقہ اور تعظیم اور تکریم تمام نسبت لیاقت اس تجربہ کار صاحب تدبیر کے رخصت لی اور جس سفیر نے بیچ اس مہم کے اوسکے ساتہ کارروائی کی تھی وہی واسطہ درمیانی نبابر امور ریاست کے مامور ہوا *

بماہ مارچ سنہ ۱۸۱۸ع ایسا امن و امان کلی دریاے ستلج سے تا بکنارہ دریاے شور قائم اور جاری ہوا کہ اوسکا ثانی کوئی زمانہ تواریخ راجپوت مین درج نہین ہے وہ اسم اعظم یعنے منتر جسکی قوت سے شمالی لوگ طوفان دریا کو فرو کر سکتے ہین اوسکا اثر بھی زیادہ تر ہماری چوب قوت اور حکومت سے نہین ہوسکتا جسنے اسقدر ملک وسیع کو جسمین زمانہ دراز سے جنگ و جدل ہو رہی تھی مقام امن امان کا کر دیا صرف سنجگ ہنود مین اسکی امنیت کا ثانی مشہور ہے جواب زمانہ دراز جنگ و جدل کے بعد یہان قائم ہوا تھا *

اسطرح کی امنیت تا بماہ نومبر سنہ ۱۸۱۹ع رہی جب وفات مہارا و امید سنگہ نے خیالات جدید دعویداران گدی کے دلمین پیدا کیے اور نائب کو ایسے حال مین مبتلا کیا کہ اوس سے رہائی اوسکی عقل سے بغیر امداد اوس حکومت کے جس سے اوسنے دوستی بر وقت مناسب پیدا کی تھی بعید تھا اب یہان ضرور ہوا کہ کچہ بیان شرائط دوستی مذکور کا کیا جاوے یہ صلح اور عہدنامہ[۲] اوسکا بمقام دہلی بتاریخ ۲۶ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۱۷ع معرفت مختار نائب کے بنام اوسکے راجہ اصلی مہارا و امید سنگہ کے منعقد ہوا تھا اور اوسکی تصدیق فریقین سے شروع ماہ جنوری مین ہوکر دربار نائب مین باہم منقول اوسکی لیگئین اس عہدنامہ پر مہر راجہ کی اور نائب کی لگائی گئی تھین مگر کچہ اجازت اختیارات نائب کی نسبت تذکرہ اس صلحنامہ مین نہ تھا اور نہ کہین نائب کا ذکر بھی اوسمین آیا ہے مگر ابتدا اور تمہید مین اور وہان بھی صرف اسقدر کہ وہ کارپرداز مہارا و امید سنگہ کا ہے جسکے یعنے مہارا و کی طرف سے عہدنامہ در اصل لکھا گیا تھا اس سے انگریزی وکیل[۳] کو نہایت استعجاب ہوا اور اس صاحب نے اپنی سرکاری تحریرات مین

---

[۱] اس مشیر سے مراد مسٹر ایڈم صاحب سے ہے جسنے کل لیاقت اس مہم یادگار کی مارکوئس صاحب ممدوح سے تقسیم کرائی تھی یعنی مارکوئس صاحب اور ایڈم صاحب کی مشارکت اس مہم کی لیاقت مین رہی *

[۲] اس عہدنامہ کی نقل تتمہ نمبر ۵ مین درج ہے *

[۳] یہ وکیل سی ٹی مٹکف صاحب تہے وہ اوسوقت مین صاحب رزیڈنٹ دہلی اور اب سر سی ٹی مٹکف بارٹ ممبر کونسل بنگالہ ہین *

جہان اونھون نے بیان کارروائی اور طے ہونے صلحنامہ کا تحریر کیا ہے وہان یہ بھی اطلاع دی ہے کہ اوسکو امید تھی کہ ایسی شرط پیش ہوگی اور وہ آمادہ اوسکے منظور کرنے پر تھا یہ سہواً کچہ نادانستگی سے نہین ہوا تھا بلکہ نائب نے اسکی تحریر اور تذکرہ کی کچہ ضرورت نہین دیکھی تھی کیونکہ اختیارات کل جو اوسنے پچاس برس سے سواے عرصہ تک عمل مین لائے تھے اوس سے وہ عملی راجہ کوٹہ منظور اور مقبول ملک ہوگیا تھا سواے ازین ہم یہ بھی خیال کرتے ہین کہ اگر اوسکے دل مین بھی یہ تھا کہ یہ شرط لکھی جاے تاہم جو غرور اوسکو تھا وہ مانع ایسے اظہار کا ہوتا کیونکہ اس سے تجویز اور پسند نائب منحصر اوپر حکومت غیر کے ہوجاتی تھی اور اسوجہ سے سرخود راجگی کوٹہ مین خلل واقع ہوتا القصہ کوئی وجہ اس شرط کے متروک القلم ہونے کی ایسے وقت مین ہو جب اسکی بھی منظوری مثل دیگر شرائط عہدنامہ بتراضی طرفین ہوتی مگر اسنے آیندہ مخالفان نائب کو ایک دلیل قوی بخلاف اوسکے عہدہ کے موروثی ہونیکی بعد وفات مہاراو امید سنگہ کے پیدا کی ✣

یہ ابھی بیان ہوچکا ہے کہ یہ عہدنامہ بمقام دہلی بماہ دسمبر ۱۸۱۸ء ہوا تھا اور نقول اسکی طرفین کو بماہ جنوری ۱۸۱۸ء دی گئی تھین مگر بماہ مارچ سنہ الیہ تتمہ دو شرائط بمقام دہلی منعقد ہوکر خاص نائب کو دی گئین جسکی رو سے انتظام امور ریاست اوسکی اولاد اور جانشینان کو واسطے ہمیشہ کے سپرد اور عطا ہوا ✣

اسقدر یہ حال بیان کرکے اب ہمکو تھوڑا حال اون لوگون کا بیان کرنے دو جنکی قسمت آیندہ انتظام کے متعلق تھی ✣

مہاراو امید سنگہ کے تین فرزند تھے کشور سنگہ بشن سنگہ اور پرتھی سنگہ ولیعہد جسکا نام نہایت عزیز قوم ہاڑا کو ہے اسوقت مین چالیس برس کا تھا اوسکا مزاج اور اوسکی عادت بہت ملائم تھی اور چونکہ اوسنے علمی گہن مین پرورش پائی تھی لہذا وہ اپنے مذہب کے عقائد سے اور اوسکے مسائل سے زیادہ تر واقف تھا بہ نسبت امور دنیوی کے وہ اپنے خاندان کے حالات سے بھی خوب واقف تھا اور اونکے حالات دلاوری و شان سے جو واقفیت رکھتا تھا تو اوسکے دماغ اور طبیعت مین جوش بھی تھا مگر اصلی میل اوسکی خاطر کا اور اوسکی تربیت نے اوسکے دلکو رجوع اپنے والد کی پیروی مین کیا تھا یعنے ناناصاحب[1] جس سے

[1] اس بزرگ نام سے ہمیشہ امید سنگہ اور اوسکی اولاد نائب کو مخاطب کرتی تھی اور یاد ہوگا کہ وہ کچہ خون جالا وہ اونمین شریک کرتا تھا نانا والدہ کے والد کو کہتے ہین ✣

مراد نائب سے ہے اوسکی ہدایت کے موافق اوسکے اور اوسکے ملک کے امور انتظام پاوین ✤

بشن سنگہ قریب تین سال خرد تھا یہ بھی مزاج کا بہت ملائم تھا اور عقلمند اور مستقل مزاج اور نائب سے نہایت محبت رکھتا تھا ✤

پرتھی سنگہ تیس برس سے کم کا تھا یہ ایک عمدہ نمونہ قوم ہاراکا تھا آمادہ طریق راجپوت پر یعنے اسلحہ بندی اوسکو اس سب طریق کارروائی مین بیحرمتی معلوم ہوتی تھی اور اوسکا دل ہمیشہ متوجہ اسپر تھا کہ وہ آپکو اور اپنے خاندان کو یا اوس اطاعت سے آزاد کرے جسمین اوسکے والدنے اوسکو پابند کیا تھا اور یا اس ارادے مین جان دی بھائی سب آپس مین محبت رکھتے تھے اور اتحاد اور ارتباط مین بسر کرتے تھے گو یہ شبہہ پیدا ہوا تھا کہ بشن سنگہ جو از حد مہربانی اور مراعات نائب کے فرزند اور جانشین کی نسبت رکھتا ہے وہ بوجہ ضرورت یا بارادہ دغا کے تھی ہر ایک کے پاس علاقہ پچیس ہزار روپیہ سالانہ کا تھا اور اوسکا انتظام وہ اپنے اپنے مختارونکی معرفت کرتے تھے ✤

نائب کے دو فرزند تھے فرزند کلان مادہو سنگہ نامی اصلی تھا اور چھوٹا گوردہن داس بد اصل تھا مگر اسکی محبت زیادہ تھی اور اوسکو بھی وہی اختیارات حاصل تھے جو جانشین نائب کے تھے اسوقت جبکا ہم ذکر کرتے ہین مادہو سنگہ قریب چھیالیس برس کی عمر کا تھا کوئی بشرہ شناس اوسکے چہرے سے کوئی علامت عقل کی دریافت نہین کرتا گو اوسکی حرکات گستاخانہ سے ایک طبیعت مغلوب الغضب جو نتیجہ مراعات کا تھا ظاہر ہوتی تھی اسکو مہاراو مرحوم بہت روا رکھتے تھے عہد طفولیت سے وہ اسکی خاطر زیادہ تر اپنے فرزند سے رکھتے تھے اسوجہ سے اور بھی مغلوب الغضب ہوگیا تھا اور اوسکو اختیارات بھی صغر سنی مین مل گئے تھے اس سے اور بھی خود سر ہوگیا تھا حسب بیان سابق جب نائب کوٹہ سے روانہ کمیو ہوا تھا تو مادہو سنگہ اوسکے موروثی عہدۂ فوجداری پر مامور ہوا تھا اور اوسکی غیبت مین بجاے اوسکے نیابت کوٹہ کا کام کرتا تھا اس عہدے کے سبب جس مین حکومت اور تقسیم تنخواہ کل فوج کی متعلق تھی زر کثیر اوسکے اختیار مین رہا کرتا تھا اور رسیدات جو اور افسرون سے لیجاتی تھین وہ اوسکے فرزندان پر واجب نہین آتی تھین کیونکہ کون شخص ایسی دلیری کرتا کہ جو نائب آیندہ ہونیوالا تھا کچہ اوسکے خلاف کرتا لہذا اوسنے اپنی لذات کی اسطرح داد لی کہ اوسکو لوگ ناپسند کرنے لگے اوسکے باغات اور اوسکے گھوڑے اور اوسکی کشتیان ایسی فضول خرچی کے ساتہ آراستہ تھین کہ اوسکے راجہ کے فرزندون کو اونپر رشک آتا تھا اور اوسکے ہمراہی

سپاہ ویسی ہی وردی کی تھی جیسی اوسکے راجہ کے ہمراہی کی تھی القصہ وہ نہایت کم لحاظ اپنے والد کی نصائح پہ رکھتا تھا وہ اکثر کہا کرتا تھا کہ جب مین سو برس کی عمر کا ہونگا یعنے قریب المرگ ہونگا تو جو عمارت مین نے تمام عمر مین تیار کی ہے وہ گرکر مسمار ہو جائیگی +

گوردہن داس[1] بد اصل فرزند نائب اب قریب[2] ستائیس برس کے سن کا تھا یہ طبیعت کا تیز اور زندہ دل اور عقلمند اور صاحب جرأت تھا اوسکا طریق نسبت خاندان راجہ کے کلیۃً مختلف اپنے بھائی کے طریق سے تھا لہذا وہ معتبر اور دوست اوسکا ہوگیا تھا خصوصاً پرتھی سنگہ راجہ اور ولیعہد کا سب سے زیادہ رفیق معتبر تھا اور اوسکی طبیعت موافق اوسکی طبیعت کے تھی اوسکے والد نے جو اس اپنے فرزند کو کمسنی سے اوسکے برادر کلان کی نسبت زیادہ تر محبت رکھتا تھا اوسکو عہدہ جلیلہ پر دیا تھا جس عہدے کے تعلق جملہ امور غلہ ریاست تھے اسوجہ سے اوسکا حکم کل ذخیرہ غلہ پر تھا جسکے باعث جانشینی مذکورہ خطرے مین پڑی تھی دونون بھائی باہم دلے ناپسندی رکھتے تھے اور مادہو سنگہ اکثر حرکات بیجا بھی نسبت گوردہن داس کے عمل مین لایا جسکے کہ اوسنے اوسکو پہرے مین بٹھایا اس سبب سے بیحد علیحدگی دونون مین باہم ہوگئی صرف یہ ایک قصور فہم نائب تھا کہ اوسنے اپنے فرزندان کو تعلیم اور تربیت اچھی نہین کرائی دونون اپنے اپنے خیالات لایعنی مین مصروف رہا کرتی تھی اور یہ خلاف طریق نائب بھی تھا اور جو کام اوسکی آیندہ لیتا تھا اوسکے بھی لائق نتھا نائب اس قصور کا از حد اور بدل افسوس کرتا تھا جسکے باعث اوسکے امور ہوشیاری اور وہ مشکل امور جو اوسنے سرانجام دیے تھے پوشیدہ ہوگئے اور اوسکو اس امر کا افسوس تھا کہ اوسکے اختیارات اوسکی ساتھ نابود ہو جاوینگے +

بماہ نومبر ۱۹ سنہ ۱۸ع یہ حال ان لوگون کا امور ریاست کوٹہ کا تھا جب وفات مہاراو نے وہ امور ظاہر کیے جو مدت سے پوشیدہ اور مخفی تھے اور جنکا نتیجہ نہایت افسوس تھا جب مہاراو نے وفات پائی نائب چھاونی مین بمقام گگرون تھا وہ فوراً اسکو سنکر اس خیال سے ریاستگاہ مین آیا کہ رسوم موتا بدرستی ادا ہون اور عہود اتفاق اور گدی نشینی مہاراو کشور سنگہ عمل مین لاوے +

---

[1] گوردہن داس یعنے غلام گوردہن جو ایک نام سری کرشن کا ہے جو نائب کے کل کے دیوتا تھے +

[2] پھر ہم یاد دلاتے ہین کہ یہ واقعات سنہ ۱۸۲۰ع مین تحریر ہوئی تھی اور کئی وجہ سے محاورات اور سنین مندرجہ مسودہ کتاب ہذا قائم رکھی گئی ہین +

صاحب پولیٹکل اجنٹ کو اسکی اطلاع[1] اوسوقت پہونچی جب وہ مارواڑ سے بجانب میواڑ کوچ کرتے تھے
اونھون نے فوراً اسکی اطلاع گورنمنٹ کو دی اور مستطلب ہدایت کی اسی عرصہ مین چند روز بمقام اودیپور
قیام کرکے وہ کوٹہ کو گئے کہ جاکر حال اون لوگون کا دریافت کرین جنکی دشمنی اور امید سے ایسی ایک
تبدیلی اول ہی معلوم ہوتی تھی جس سے تخلل انتظام امور ریاست مین واقع ہوتا بوقت اون کے
وارد ہونے کے اونھون نے دیکھا کہ نائب کبرسن جواب تک لذات خانہ داری سے ناواقف تھا ایک میل کے
فاصلے پر شہر سے مقیم ہے اوسکے گروہ رفقا اوسکے ہمراہ ہین اور اوسکا فرزند اور وارث اپنے محلات
واقع شہر مین ہے راجہ اور اوسکے بھائی مثل سابق ایک محل مین قلعہ کے اندر ہین اور وہ وہان اپنے
دوستون کو جمع کیے ہوے بیٹھے ہین منجملہ اونکے گوردہن داس اور پرتھی سنگہ اونکے سرغنا ہین اور
مہاراو جدید کو اپنی مرضی کے موافق کرتے ہین اور اس گروہ مین سے بشن سنگہ برادر دوم خارج کیا گیا تھا
اگرچہ مہاراو مرحوم نے ابھی دم واپسین نہین لیا تھا کہ وہ دشمنی جو درمیان پسران نائب کے مدت سے
جاری تھی ظاہر ہوئی اور اوس سے اندیشہ جنگ اندر دروازہ ہاے شہر کے پیدا ہوا اور اگرچہ حاصل کرنا
اپنے حقوق کا جواب تک ملتوی تھا راجہ نے اپنے دلمین مصمم کیا تاہم کو اسکا یقین بہت مشکل ہے
یہ ارادے نائب کی نگاہ تیز سے باہر تھے +
وفات اوسکے دوست اور راجہ کی دوبالا تفکرات اور ضعف سے ہوکر باعث اوسکی بیماری کی ہوئی جسکا
نتیجہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ اون لوگون کی امید جنکی غرض لاحق تھی برآویگی اور جبتک کہ اوس نے

[1] چیٹھی نائب نے مشعر اوپر اطلاع وفات مہاراو مالک کے بتاریخ یکم ماہ صفر سنہ ۱۲۳۵ ہجری مطابق ۱۹ ماہ نومبر سنہ ۱۸۱۹ع
لکھی تھی اوسکا ترجمہ ذیل مین درج ہوتا ہے +
تا بہ شام روز یکشنبہ تاریخ یکم صفر طبیعت مہاراو امید سنگہ کی بہت اچھی تھی قریب ایک گھنٹہ کے بعد غروب آفتاب کے وہ سری بجناتہ جی
کی پوجا کرنے گئے اور چھہ مرتبہ شاشانگ ڈنڈوت کرکے جب ساتوین دفعہ کرنے لگے تو غش مین آگئے اور بالکل بیحس ہوگئے اسی
حالت مین اونکو مکان مین لے گئے اور ہر طرحکی دوائی دی گئی مگر کچھ فائدہ مترتب نہین ہوا بوقت نواحت دو گھنٹہ بعد نصف شب کے
وہ بہشت نصیب ہوے +
ایسا رنج کسی دشمن کو بھی نصیب نہو مگر حکم مین کیا دخل ہے آپ ہمارے دوست ہین اور اب مہاراو کے پس ماندگان کی حرمت اور بہبود
آپکے ہاتھ ہے مہاراو کشور سنگہ پسر کلان مہاراو مرحوم گدی نشین کیے گئے اس امر کی اطلاع دوستانہ آپکو کی گئی +

صحت پائی جس سے اونکو نہایت تعجب اور افسوس ہوا اس عرصہ مین راجہ اور اوسکے بداصل فرزندکی تدابیر پختہ ہوگئی تھین اور گو ہر ایک شخص نام برآوردہ پرشل آفتاب نیمروز روشن تھین مگر نائب اونسے آگہی نہین رکھتا تھا فی الحقیقت یہی ایک حاکم تھا گو مشہور واسطے نیکی کے تھا جو اپنے خاندان نزاع سے ناواقف رکھا گیا تھا ایک پیغمبر چاہیے جو حضرت داؤد[۱] کو اُدوینجا[۱] کے منصب چھین لینے سے آگہی بخشی اور اوسی وجہ سے حضرت داؤد[۲] کو ناواقف اس امر سے رکھا تھا کہ اوسکے فرزند نے اوسکا منصب چھین لیا سبب تیز نگاہ ظالم سنگہ سے اس سازش کو مخفی او رمستور رکھا تھا کہ اوسکی حکومت اوسکے ساتھ زائل ہو جاے اور اوسکا فرزند گوردہن داس بجاے وارث اصلی کے اوسکے عہدۂ موروثی پر مامور ہو یہ امر تعجب انگیز معلوم ہوگا کہ صاحب اجنٹ انگریزی سے کام ناتھن کا اس موقع پر کیا یعنے قسمت ملک کوٹہ اور حالات آماوگی جنگ باہمی اوسکے فرزندان سے ایسے شخص کو اطلاع دی جسنے ساٹھ برس باختیارات کل حکومت کی تھی اور اس سے بھی اوسکو آگہی بخشی کہ اوسکے راجہ کا یہ ارادہ مصمم ہے کہ اوسکی جھڑی اختیار اور حکومت کی بقول اوسکے اوسکے ساتھ اوسکی چتا مین جلے گی جب بھگوان کا حکم ہوگا *

اب اسوقت مین نتیجہ شرائط جس سے مادہو سنگہ جانشین نائب قرار پایا تھا بطور غلط فہمی اور سدراہ بیچ ہمارے درمیان مین آنے مابین فریقین کے ثابت ہوئین ایک تو کہتا تھا کہ اپنے ایسی مشکل سے حاصل کیے ہوے اختیارات کو ترک کرے اور دوسرے کا یہ ارادہ مصمم تھا کہ جسکو وقت اور موقع نے اوس سے محروم رکھا تھا اوسکو دوبارہ حاصل کرے اگر یہ ضرورت اوسوقت مین واقع ہوتی جب طریق غارت گری جاری تھا تو کوئی سرگوشی بھی نہوتی اور یہ امر غالباً ہرگز ظہور مین نہ آتا اور یقیناً یہی خیال کیا جاتا کہ امرت کے بعد امرت ہوتا ہے یعنے مہاراو کشور سنگہ ویسا ہی مثل پتلہ اختیار مادہو سنگہ مین رہتا جیسا اوسکا والد ظالم سنگہ کے اختیار مین تھا اور اس سے کچہ تعجب بھی نہوتا اور یہ ایسے امر پر کوئی ایک لحظہ بھی خیال اور غور کرتا بلکہ اختیار چھین سے نے والا انتہائی غایت کو پہونچتا اور مثل فریک ذی اختیار کے ناتھہ وارا کے گورو سے یہ چاہتا جیسے پیپن نے پوپ الیشرلس سے کہا تھا کہ وہ جو اختیار رکھتا ہے وہ کیون خطاب راجگی نپاوے[۲]

---

[۱] ناتھن نے بتہ شیبا سے کہا کہ تو نے نہین سنا کہ اُدوینجا پسر ہجیتھا حکومت کرتا ہے اور حضرت داؤد ہمارا پیغمبر اوس سے واقف نہین ہے *

[۲] ایسا ہی سوال نسبت خارج کرنے چلدرک اخیر بادشاہ قوم مروونجین کے ہوا تھا اور اوسکا جواب حسب مراد پیپن کے دیا گیا تھا *

اور وہی مراعات کاینہ نسبت اول قوم جاراکے راجہ کوٹہ کے مرعی ہوتا جیسے نسبت اول بادشاہ قوم کا لوونجین کے مسلوک ہوا تھا لہذا یہ ایک امر تعجب کا خصوصا اون لوگون کو بھی ہوا جو کبھی ایسے امور مین غور بھی نہین کرتے کہ یہ مترحم کہان سے پیدا ہوا جو بیدل گرمجوشی مین نسبت اس خاندان کے ہوگیا جسکا کبھی خیال بھی نہین ہوتا تھا اور یہ تعجب کچھ عمائد سے لیکر کاشتکاران ملک تک ہی نہین ہوا اور اوس فوج تنخواہدار کو جو نائب نے ملازم رکھی تھی بلکہ راجگان اور عمائد ممالک قرب وجوار کو بھی ہوا جنھون نے اب تک اس اختیارات راج کے دوسرے کے ہاتھ مین ہونے کو بخاموشی ملاحظہ کیا تھا ✤

ایک مختصر بیان وہ امر ظاہر کردیگا جو اوسوقت مین اون لوگون سے بھی مخفی اور پوشیدہ تھا جنکی غرض یہ تھی کہ خیال صحیحہ نسبت اوسکے کیا جاے کار ہاے صواب کا گروہ عقلمندان سے بھی عمل مین آنا تحقیق نہو مگر اوسکا لحاظ اور قاعدہ خیال مین رہتا ہے انتظام ۱۸۱۷ء نے طبیعت کو بھی ساتھ انتظام ملک رجھتیان کے تبدیل کردیا تھا اگر قبل اسکے کسی نے بخلاف اختیارات چھن جانے کے یا جرائم کے آواز نہین نکالی تھی تو اوسکی وجہ یہ تھی اونکی امید بہتری اور دادرسی معدوم تھی مگر یہ انتظام جدید گویا اونکو ایک نیا سمت تھا کیا راجہ نہین چاہتا تھا کہ وہ اختیارات اوسکو حاصل ہون جو بروے عہدنامہ اوسکو ملے تھے کیا رؤسا نہین چاہتے تھے کہ اونکے علاقجات منضبطہ اونکو واپس ملین کیا کاشتکار نہین چاہتے تھے کہ اونکی اراضی جو شامل خالصہ ہوگئی تھی بھی اونکے قبضے مین آوے اور کیا جملہ حاکمان ملک غیر کی یہ خواہش تھی کہ کوئی دلیل ایسی پیدا ہو جس سے انصاف نسبت نائب کے اختیارات اپنے قبضے مین کرنے کے کیا جاے گو نائب کا طریق نسبت راجہ کے ملائم ہو یہ تو دلیل عقل کی ہے نہ ملک داری کی کہ اونھون نے ہماری شہرت نصفت دہی عام سے استغاثہ واسطے سرانجام دینے اسکے کیا تھا مگر ہمارا حال قابل افسوس کے بلکہ خلاف واقعہ تھا کہ بوجہ واقعات کے اور نسبت احسانمندی اور صاحب تدبیری کے انصاف نے طریق مختلف کی ہدایت کی اور ہماری ٹپالن کو ہمراہ اختیارات چھین لینے والون کے صف میدان مین بمقابلہ راجہ باقاعدہ ملک کے آراستہ کیا اور یہ ایک امر نہایت وقت طلب ہماری صاحب تدبیری کو ملک ہندوستان مین رونما ہوا تھا جسکو ہمیشہ کچھ نہ کچھ وجہ نسبت حالات اون لوگون کے پیدا ہوتی تھی جسکے مقابلے مین وہ آتے تھے یا شاید اس موقع پر کوئی حزم اور پیش بینی اونکے اتفاق کے نتیجے کو تبدیل نہین کرسکتی تھی ✤

اس مین کچه شبهه نهین که تمتهٔ شرائط عهدنامه کوٹه نے جسکی روسے هم متکفل بایان دونون فریق سی اصلاح هوسکتے تهے له دونون کی جانب داری غیر ممکن تهی وه نتایج پیدا کیے تهے جنسے اعتبار باشندگان رجواڑه کا نسبت هماری راستی انتظام ملکی کے متزلزل هوگیا تها اونهون نے دو شخص باشان و شوکت ظاهری بجاے ایک کے قائم کیے جنکا یکجا رهنا داخل کرامات یا تعجبات کے هے مگر چونکه ایک امر کو صرف اوسکے نتایج سے غور کرنا بیجا هے لهذا هم اصل اور صحیح حال اسکا بیان کرتے هین +

اگر یه شرائط تحکم بهتر صاحب تدبیری کی نه تهین یا اگر اونکا تحفظ بقدر ضرورت نهین هوسکتا یا اگر یه جو اصل عهدنامه ماه دسمبر مین قلم انداز هوئی تهین تو اب اونکا حیطه تحریر مین ماه مارچ لانا بغیر شبهه نقص یا احتیاج پیش بینی بیچ واضع شرائط کے نهین هوسکتا تو وه انصافاً اور بواجبی یه وجه اوسکی بیان کرسکتا هے که وه بوجه خیالات احسانمندی بابت خدمات لائقه کے جو ایسے وقت مین عمل مین آئی تهین که جب قسمت هماری قوت کی بیچ ملک هندوستان کے اوس غایت درجه پر مبتلا هوگئی تهی که اول روز آمد سے کبهی ایسی نهین هوئی تهی ایک عهدنامه رجواڑه کے قدیم راج سے کرنا گویا که باقی ریاستون سے اتفاق هوجانے کا یقین تها اور یهی اصل مطلب لارڈ هیسٹنگ صاحب بهادر کی صاحب تدبیری کا تها اس واسطے عموماً مطالب کے اور نیز خاص وجوه کے (کیونکه کمک کوٹه کی نهایت کثیر تهی) شرکت نائب کی نهایت ضروری تهی تاهم هم یه کهه سکتے هین که جب نائب نے خودکسی وجه خاص سے اوس وقت کو گذرنے دیا تها که جب ضرورت سے همکو مجبوری هو تو ایسی شرط بیچ اصل عهدنامه کے شریک کیجاسے تو کیا کوئی اور تدبیر ایسی نه تهی جس سے معاوضه اون خدمات کا سواے ایسی منظوری کے جو باعث نااتفاقی کا هوتی هوسکتا تها جنگ ختم هوچکی تهی اور هم انصافاً یه کهه سکتے تهے که ریاست کوٹه نے جسکے ساته همنے عهدنامه کیا هے بیچ غارت کرنے حکومت هاے بدنظمی کے اور شریک مال مغروته هونے سے اپنی خدمات کا معاوضهٔ تام حاصل کیا هے ایسی ایک دلیل بے شبهه معرفت وکیل کے صحیح اور درست تهی مگر هم نهایت خوشی بوجه ایسی فتوحات لاثانی کے جسمین ظالم سنگه کم محمد نهین رها تها کر رهے تهے اور اوس خوش وقت مین قباحت آئنده هماری نظر مین نهین آئی اور اگر ضرورت وقت اسکو کافی دلیل صحیح تصور نهین کرے تو هم اور بهی دلائل تلاش کرسکتے هین یعنے جب باعث صاحب تدبیری سنه ۱۸۱۸ع نے اپنی تدابیر نسبت اتفاق جمله حکومت هاے قیامی کے مستحکم کرلی تهی تو لازم تها که عقائد وسیع درباب اونکے جنکے ساته همکو مراعات

منظور بھی پیش نہاد خاطر رکھتے انہیں وقت مین وہ تحقیقات بیچ انتظام اندرونی ہر ریاست کے
نہین کرسکتا تھا اور یا دلائل اونسے طلب کرتا جو با اختیار تھے کہ کس سند سے اونکو اختیارات حاصل
ہوے تھے لہذا یہ امر ضرورت کا معلوم ہوتا ہے کہ اون لوگون کو صرف شناخت کرنا جو حاکم یا با اختیار
بیچ عمل کے تھے اور یہی قاعدہ مشہور عام اور عمل عوام ہے آیا ہمکو انصافاً بماہ مارچ جب ہماری سب
خواہشین پوری ہوگئی تھین ایک امر سے انکار کرنا جسکو ہم بماہ دسمبر بخوشی منظور کرتے قرین انصاف تھا
یا نہین ایک سوال ایسا ہے کہ اوسکو ہم واسطے فیصلہ[له] اون صاحبون کے چھوڑکر جو سفارت یا ایجنٹی مین
رہے ہین تنازع اس امر کے بیان کرتے ہین +
صلاح کاران مہاراجہ جدید نے فوراً اوسکو شرائط عہدنامہ سمجھائین اور اوس سے کہوایا کہ ایفاے شرائط حسب
منشاے معنی کیا جاے جو ادب نائب ہمیشہ راجہ مرحوم کی نسبت رکھتا تھا بحکمت عملی اوسکو خلاف منشا
اوسکے بیان کیا اونھون نے بامید فتحیابی معاملہ حوالہ شرط دہم کا کیا یعنے مہاراجہ اوسکی اولاد اور
جانشین حاکم کل اپنے ملک کے رہینگے اور سوال کیا کہ ہم کیونکر اپنے ارادہ مابعد کو جائز کرسکتے تھے
جس سے ہم منظوری نسبت مادہوسنگہ اور اوسکے ورثا کے بابت رکھنے اختیارات کے جنسے وہ
دراصل راجہ بنے ہوے تھے اور گدی کوٹہ کو صرف ایک انبار پنبہ کا کرتے تھے ہوتے تھے گویا امر
ہمارے پیش نظر تھا کہ مواہیر فریقین معاہدہ اصل عہدنامہ پر تھین اور تتمہ شرائط سے مہاراجہ مرحوم
ناواقف بحت تھے +
جملہ معاملات دوستانہ فیمابین راجہ اور نائب اور بعد ازان فیمابین راجہ اور مادہوسنگہ بالکل مسدود ہوگئے
اور ہر ایک کوشش عمل مین آتی تھی جس سے آزادی ملک داری راجہ وقوع مین آتی فصاحت فرشتہ
بھی اونکی اس امید کو ملتوی نہین کرسکتی تھی اور نہ معنی خلاف الفاظ عہدنامہ کو دے سکتی تھی

له درخواست ان تتمہ شرائط کی غالباً منجانب نائب نہین ہوئی بلکہ منجانب اوسکے فرزند کے اگر مصنف کتاب ہذا سے (جو اوس وقت مین
دراسلہ اور ذریعہ امور ملکی کوٹہ کا تھا) اس ضرورت مین مشورہ لیا جاتا تو جو صلاح وہ اب دے سکتا ہے وہی وہ اوس وقت بھی دیتا
اور شاید اوسکی خوشی بھی اسی مہم عظیم کی جسمین وہ بھی شریک کسی اور سے کم نہ تھا اوسکی راے کو بھی تاریک کردیتی تو امر دوسرا ہے
مگر اسکی تکرار اب بے سود ہے یہی صرف بوجہ صفائی طبیعت لکھنا کافی ہے کہ ایسی وجوہ جو باعث ایک امر کے ہون جسکا
نتیجہ ایسا قابل افسوس ہو ظاہر کرنے لائق نہین +

جسکو وہ بواجبی حوالہ کرتے تھے بیان مفصل حملہ و توہمات کا جو اون تحریرات سے پیدا ہوے جو بنام ہماری گورنمنٹ کے ارسال ہوئین بیکار ہے راجہ کو اعتبار نتھا یا وہ تجاہل سے اعتبار نہین کرتا تھا کہ گورنمنٹ کا یہ منشا ہے اور اونسنے بکثرت دلایل گورنمنٹ کی حرمت اور نصفت دہی کی پیش کین جب راجہ سے یہ کہا گیا کہ ہدایات گورنمنٹ کی یہ ہین کہ کوئی استحقاق کسی راجہ کا جو براے نام راجہ ہو بخلاف ہمارے عہود واثق جو نائب کے ساتھ ہوے ہین سماعت نہین ہو سکتا اور وہ یعنے نائب رئیس ریاست کوٹہ متصور ہوتا ہے اور راجہ براے نام راجہ ہو بخلاف ہمارے عہود واثق جو نائب کے ساتھ ہوے ہین سماعت نہین ہو سکتا اور وہ یعنے نائب رئیس ریاست کوٹہ متصور ہوتا ہے اور راجہ براے نام ایسا حاکم ہے جیسے راجہ ستارا حاکم مشہور ہے اور بادشاہ مغل شاہنشاہ ہندوستان ہے تو اوسنے اوس تقریر صاحب اجنٹ کو سماعت نہین کیا اور کہا کہ جو شخص اوسکے مانند اونکے تصور کرتا ہے جنکو کچھ نہیت اور اوسکے ساتھ نہین ہے وہ اوسکا دشمن ہے۔ القصہ جب تک اوسکا بھائی پرتھی سنگہ اور کوردہن واس خیالات خام ان کشتہ پیشہ ہین اوس وقت تک یہ ناممکن ہے کہ کوئی امید اس امر کی پائی جاے کہ راجہ اپنے قصد سے پیشتر کہ رہیگا لہذا راجہ کو فورا سمجھایا گیا کہ وہ لازم ان دونون شخصونکو اپنی محفل سے علیحدہ کرے ‡

مگر یہ ناممکن تھا کہ یہ امر بغیر مفتوح کرنے قلعہ کے انجام پاوے اور جنگ آوری مین گمان غالب راجہ کے مرجانے کا تھا لہذا یہ مصلحت معلوم ہوئی کہ قلعہ کو محصور کرکے اونکو ایسا بے آب و دانہ کردین کہ مجبور ہوکر وہ حاضر ہون جب لاچار ہوے تو مہاراو نے یہ ارادہ کیا کہ اپنا مطلب اپنے ملک والون پر ظاہر کرے لہذا اوسنے پانچ سو سوار جو قوم کے ہاڑا تھے ہمراہ لیکر اور اپنے کل کے یعنے اپنے خاندان کے دیوتا کو اپنے آگے گھوڑے پر رکھکر نقارہ بجاتے ہوے اور جھنڈہ سیاہ کا کھولے ہوے فوج محاصرین مین سے گذر کیا بہتر ہوا کہ فوج کو حکم مقابلے کا نہین دیا گیا تھا اور وہ مع اپنے ہمراہی کے بجانب دکھن بلا مزاحمت روانہ ہوا جب اوسکی روانگی کی خبر پہونچی فورا صاحب اجنٹ نائب کے مقام پر گئے اور دیکھا کہ وہان اضطراب سا پایا جاتا تھا اور نائب سے دریافت کیا کہ اوسنے کیا تجویز کی ہے یا کیا تجویز وہ عمل مین لاویگا جس سے یہ وباے فساد ملک مین نہ پھیلے اوسکا حال ایسے نازک وقت مین نہایت دقت طلب تھا شبہات سے محصور ہوکر صاحب اجنٹ نے درجواب یہ سخن بے محل گو وہ بیکار نتھا سنا کہ وہ نمک حلالی پر آمادہ ہے اور جواب یہ تھا کہ وہ دامن مہاراو بہادر سے جا لگیگا اور چاکری کریگا اور وہ اسکو پسند کرتا ہے کہ وہ ناتھہ دوارہ مین جا بیٹھے

نہ یہ کہ اپنی روسیاہی جرم خلاف ورزی اپنے مالک کے سے کرے ✤
صاحب اجنٹ نے صرف ایک علامت اوسکی راے کی دریافت کرکے جسکے باعث ایک طریق کم از کم
کشایش گرہ سخت صاحب تدبیری کا پایا گیا جواب دیا کہ کوئی انسداد ارضی اوسکے عزم اور ارادے کا
جو اوسکو ظاہر کرنا تھا نہیں ہے اور وہ ایسے وقت مین جب ایسا کام کرنا چاہے جو معاملہ کو طے کرے
بیوقوفی اور سست رہنے کو ناپسند کرتا تھا اور اوسکو اندیشہ بیچ پانچ سو سواران چالاک کی ایسے ملک مین
جسکے باشندے نہایت ابتر ہو چکے تھے آوارہ پھرنیکا بھی تھا لہذا وہ جلد اس سیاہ دیرینہ سے
رخصت لیکر راجہ کے تعاقب مین گیا اور بمقام زنگباری جو ایک مقام راج کا بفاصلہ چہ میل دارالریاست سے
واقع تھا اوسنے اونکو مقیم پایا راجہ کے ہمراہی اور اونکے گھوڑے باہر دیوار باغ کے گروہ گروہ مقیم تھے
اور راجہ اور اوسکے رؤسا اور صلاح کار محلات باغ مین قیام پذیر تھے اور مشورہ درباب اپنے آیندہ
طریق کے کر رہے تھے کچہ تکلفات ظاہری کے سرانجام پانے کا یہ وقت نتھا اور اونکے آنیکی اطلاع بھی
اونکو نہین ہوئی تھی کہ وہ اونکے قواعد رسمی و تعظیمی سے ایسے وقت مین بھی جب تکرار باہمی نہین تھی
فروگذاشت نہین ہوئی کو ظاہرداری کم ہوئی راجہ نے اور اوسکے مصاحبین نے بہت جلد اونکی تعظیم کی
راجہ اور اوسکے مصاحبین کو فوراً اطلاع دی گئی کہ تمھاری اس طریق نے تم کو بمقام دشمن گورنمنٹ
انگریزی مہونچایا ہے اور وہ اپنے راجہ کے واسطے کوئی امر بہتری اور بہبودی کا تو نہین کرینگے مگر
اوسخون نے اوسکو خرابی مین ڈال دیا کلمات ظاہرداری اور تعظیم کے جو لائق ان شجاع آدمیونکے تھے
مبدل ساتہ ملامت کے ہوے اور صاحب نے گوردہن داس کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ تم نے اپنے
والد سے دغابازی کی ہے پس راجہ کیا نیکی کی توقع تم سے رکھے گا کیونکہ اسکے تمام کام خودغرضی
کے ہین اور اوسکو کہا کہ وہ مستوجب سزاے سنگین کا ہے یہ سنکر وہ فوراً دست بقبضہ ہوا مگر اوس کی
اس حرکت کو بحقارت دیکھکر اور اوسکے جواب گستاخانہ پر کچہ نظر نہ کرکے صاحب اجنٹ راجہ کی طرف
مخاطب ہوے اور کہا کہ آپ اپنی بہتری پر خیال کرین قبل اوسکے کہ دروازہ آسایش کا آپ کے اوپر بند ہو جاے
اور خود ضامن ہوے کہ جو عقلاً اور تعظیماً آپ کی واسطے لائق ہے وہ ہوگا باستثناء سپردگی اختیارات نایب
جنکے قایم رکھنے کو ہمارا ایمان اور قول ہمکو مجبور کرتا ہے اور راجہ کا مرتبہ اور آسایش اور خوشی ہمیشہ ملحوظ
رہیگی جو راجہ اسمین متامل ہوا تو صاحب اجنٹ نے باآواز کہا راجہ صاحب کا گھوڑا لاؤ اور راجہ کا ہاتہ پکڑ لیا

کشور سنگہ بھی اونکے ہمراہ کھڑا ہوگیا اور گھوڑے پر سوار ہوتے ہوے اوسنے کہا کہ مین آپ کی دوستی پر اعتبار و اثق رکھتا ہون اوسکے بھائی پرتھی سنگہ نے کچہ کہا مگر اور رئیس خاموش رہے اور گوردہن داس اور ایک یا دو اور صاحبین کی سخت کلامی پر کچہ خیال نہین ہوا صاحب اجنٹ پہلو بہ پہلو راجہ کے سوار ہوکر چلے اور کل ہمراہی راجہ کے گرد اونکے بخاموشی روان تھے اسطرح وہ پھر داخل قلعہ ہوے اور صاحب اجنٹ اونکے ہمراہ اوسوقت تک رہے جب تک اونھون نے اوسکو پھر گدی پر نہین بٹھا دیا اب پھر صاحب اجنٹ نے اپنی خواہش اونکی بہتری کی ظاہر کی اور یہ بھی کہا کہ اب راجہ کو ضرور ہے کہ اپنے مرتبے کے لائق کام کرین اور اونکو اطلاع دی کہ تمھارا بھائی اور گوردہن داس دونون تمھاری رفاقت سے علیحدہ کیے جائین اور گوردہن داس تو ملک ہروتی سے خارج کیا جاوے یہ واردات وسط ماہ مئی مین ہوئی تھی اور ماہ جون بعد از اخراج گوردہن داس کے ملک ہروتی سے بعلت مخبری خلاف ریاست کے بمقام دہلی اور راجہ اور ہر ایک شخص خاندان راجہ کے واسطے مصارف معقول مقرر ہوکر صلح درمیان راجہ اور نائب کے سر و ربار ہوئی +

یہ ملاقات بطور خوش روز کے ہوئی اور اوسنے نہایت خوشی پیدا کی رعایا بڑے شور و غل خوشی کی ساتھ ہر کوچہ و بازار مین جو اوس محل کیطرف جاتا تھا جدہر سے نائب اور اوسکا فرزند گذر کرتے تھے جمع ہوئی ظالم سنگہ جو قابل ادب اور لحاظ کے تھا مثل گورو کے نظر آتا تھا اور راجگان مثل فرزندان یا فرمانبردار از خود کردہ پشیمان نظر آئے وہ اوسکی قدم بوسی کو قد خم کرتے تھے اور نائب کوشش بفائدہ اونکی ممانعت مین کرتا تھا کہ ایسا اونکو نہ کرنا چاہیے اور اپنی تعظیم نسبت اپنے راجہ کے بحرکات ملائم ظاہر کرتا تھا کلمات منجانب مہاراو بابت قائم رکھنے ایسی ہی محبت اور تعظیم کے اور کلمات توقیر اور وفاداری کے منجانب نائب والد مہاراو اور مہاراو کے بجوش دیانت ظاہری زبان پر آکے کیا مختلف حال امور انسانی کا ہوتا ہے اختلاف عجیب جو ظاہر تھا اوسنے اس قابل یادگار صلح کو ظہور اصلیت کا قبول کرنے نہین دیا +

اس صلح مطلوبہ کے بعد بتاریخ ہشتم ماہ ساون مطابق ۲۰ ماہ اگست ۱۸۲۰ع گدی نشینی مہاراو برسوم معمولی شان و شوکت ظہور مین آئی اس نمایش نے اوسوقت جملہ اختلاف کو موقوف کر دیا اور بزرگی نائب کی شان کو حضار کے نزدیک جو صرف ظاہر نہین ہوتے ہین ظہور منظوری بخشا اس حال کی

تفصیل ہم دوسرے موقع[۱] پر حصر کرکے صرف اسقدر تحریر کرتے ہین کہ وکیل سرکار انگریزی یعنی صاحب اجنٹ نے
بعد گورو کے ٹیکا راج[۲] کا اوپر پیشانی راجہ کے لگایا اور کلغی اور بازو بند اور ہار راجہ کو پہنا کر تلوار کمر سے
لگادی اور سلامی التواپ کی ہونے لگی مہاراو نے گفتگو معقول کرکے ایک سوا ایک اشرفی نذر سرکار
گورنمنٹ کی پیش کی اور اپنی فرمانبرداری نسبت گورنمنٹ کے ظاہر کی اور فوراً ایک خلعت بنام
نواب گورنر جنرل کشور ہند نائب کو عطا فرمایا اور اوسنے اکیس مہر نذر گذرانین +

اسوقت مادہوسنگہ اپنے علاقہ موروثی فوجداری پر مامور تھا ٹیکا اسنے بھی لگایا اور تلوار باندھی اور
نذر گذرانی اسکے جلدوسے مین مہاراو نے اوسکو خلعت نیابت آیندہ کا عطا فرمایا یہی امر مشکل تھا
جو سرانجام ہوا اور جسکے عوض یہ سب فساد اور دقت واقع ہوئی تھی صاحب اجنٹ ایک مہینا کامل
اس کوٹہ سے بعد سرانجام ہونے ان رسوم کے رہا کہ جو صلح مابین ہوگئی ہے وہ استحکام پذیر ہوجاوے اور مہاراو
اپنا دل موافق اوس حال کے کرین جس حال مین تقدیر نے اونکو رکھا تھا اور نیز بخیال اسکے کہ جانشین
نیابت کے دلمین یہ نقش کردے کہ جو کام بموجب اس صلح کے اوسکے محول ہوا ہے اوسمین ہمارے عظیم
اور اعتبار کلان مشتمل ہین اگر وہ اوسکی سستی اور بیرحمی اور بدوضعی سے خراب ہون تاریخ ۹ ماہ ستمبر
قبل از روانہ ہونے کوٹہ سے صاحب اجنٹ نے ایک مرتبہ اور ان سبکی ملاقات کرائی اسمین اسقدر
یگانگت اور دلداری ظاہر ہوئی جسکی امید ایسے مشکل موقع پر نہ تھی نائب قدیم اور مہاراو اور مادہوسنگہ نے
باہم اپنے ہاتھ ملائے اور عفو تقصیرات گذشتہ کا باہم چاہا اور ہر ایک نے قسم یاد کی کہ ہمین آیندہ ایسی ہی
دوستی رکھونگا +

اس موقع پر نائب نے دوام عقلمندی کے کیے جلسے اونکی یادگار بعد ترک کرنے امور ریاست کو نسبت مہاراو کے
اور اوسکی رعایا کے یہ نیکی رہیگی ایک تو یہ کہ اوسنے ایک تحریر ضمانت کی نسبت اپنے قدیم اور وفادار
ملازمین کے تعمیلی بعد وفات اپنے لکھی اور چاہا کہ مہاراو اور اوسکا فرزند مادہوسنگہ اور صاحب اجنٹ اوسپر
دستخط کرین اوسمین یہ شرط مندرج تھی کہ اگر اوسکا جانشین اونکو ملازم رکھنا چاہے تو وہ خود مختار ہین

۱ تفصیل اس نمایش کی روزنامچہ مصنف مین درج ہوگی +

۲ ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ ایسے موقع پر ٹیکا کرنا ہر زمانہ مین علامت راجہ بنانے کی ہے ایسے موقع پر ٹیکا صندل اور عطر کا تیار ہوکر
تھوڑا سا اوپر پیشانی کے انگشت درمیانی دست راست سے لگا دیا جاتا ہے +

اور اونسے محاسبہ بابت گذشتہ کے نہ لیا جاوے اونکو اجازت ہو کہ جہان چاہین بود و باش کرین مہاراو
اور ماو ہوسنگ نے جب اوسپر دستخط کردیے تو صاحب اجنٹ نے بھی حسب خواہش نائب کے اپنا نام ضامن
واسطے تعمیل کے لکھدیا اس حرکت سے ہکو نہ صرف دلیل اس امر کی ہاتھ آئی کہ اخیر تک نائب نے بزرگی اپنے
مالک کی قائم رکھی بلکہ اس سے اوسکا اندیشہ نسبت طریق اوسکے جانشین کے بھی پیدا ہوتا ہے +

دوسرا امر ایک فتح نمایان اور قدیم عادت اوس زمانہ اور ملک کے تھا یعنے موقوف کرنا ڈانڈ کا بیچ تمام
ملک کوٹہ کے - یہ سرخود موقوف کرنا ایسی ایک رواج کا جو ہندوستان مین بکثرت باستحکام تمام جاری تھا ایک اور
دلیل جودت طبع نائب کی ہے اور اوسکی اس خواہش کی کہ قوت محافظ یعنے گورنمنٹ انگریزی اپنی راے
نسبت رائگان کے جو نسبت اپنی رعایا کے اپنا حق اداکرتے ہین رجوع اور مائل کرے وہ حق جسکی نسبت
وہ کہتا تھا کہ ہم اپنے خیال مین ناواقف نہ تھے اور نسبت جسکے اوسنے اپنے فرزند کے ساتھ جب وہ اوسکو
ہدایت کارروالی کی بعد اسکے کرتا تھا تاکید کی تھی اوس وقت مین اوسنے اپنا حال گذشتہ مفصل اور صحیح بیان کیا
اور اوسکی نفی کی اور اوسکے نتائج لابدی بیان کیے اور اوسکی خلاف کارروائی سے جو فواید مقصود تھے
اونکی تصحیح بھی زبان پر لایا یہی بات اسے فرزند ایک فلسے کی بھی قدر نہین رکھتی تھی مگر اب کوئی شخص
کچھ بھی ظالم مرتبہ دولتمند نہین رکھتے کا لہذا بنظر فواید یقینی جو اوسکو اور ریاست کو بوجہ موقوفی اس محاصل
یعنے ڈانڈ کے پیدا ہوتے اور بخیال حاصل کرنے راستے نیک اور نام نیک کے اوسنے حکم دیا کہ ہر ایک ضلع
شہر کلان مین جو اوسکے ملک مین ہوان ایک سنگ پارہ پر موقوفی اس ڈانڈ کی کندہ کیجاوے اور یہ بھی کندہ ہو
کہ جو کوئی پھر اوسکو جاری کرے اوسپر طلاق عائد ہو اور اوسکی دوسری جانب صورت آفتاب اور ماہتاب
اور گاو اور خوک کی جسکو اقوام مانتے ہین کندہ کیجائین تاکہ طلاق ثابت ہو +

اسطرح وہ تکرار نسبت اختیارات کی طے ہوئی جسنے ملک کوٹہ کو خون مین غرق کیا تھا اور خواہ ہم استحقاق اس امید کا
رکھتے ہین یا نہین کہ ایسے حقوق عظیم اور ذاتی اس تدبیر اتفاق اور صلح سے جواب ہوئی ہے یکطرف
ہو سکتے ہین یا نہین ہم اون شخصون کو جو صرف نظر اوپر نتایج کے رکھتے ہین حوالہ اوپر اختتام حال کے
کرتے ہین جس سے اونکو سب حال خود ظاہر ہو جاوے گا +

باب یازدہم

جلاے وطنی گوردہن داس پسر بداصل نائب کی — اوسکا پھر ملک مالوہ مین ظاہر ہونا — اسی سبب سے دوبارہ فسادات کا ملک کوٹہ مین پیدا ہونا — فوج کا بلوہ کرکے شریک مہاراو کے ہونا — نائب کا قلعہ پر حملہ کرنا — رو بفرار لانا مہاراو اور اونکے گروہ کا — اوسکا استقبال بیچ بوندی کے — مہاراو کے دوسرے بھائی کا شریک نائب کے ہونا — گوردہن داس کی کوشش واسطے شریک ہونے ساتھ مہاراو شکست خوردہ کے — مہاراو کا بوندی سے روانہ ہونا — عام رحمدلی نسبت اونکے — اونکا مقام بندرابن پہونچنا — فریب گوردہن داس کا — اور اہلکاران جلیل القدر ہندوستانی ملازم گورنمنٹ انگریزی جنہون نے مہاراو کو دغابازی واپس آنا بیچ ملک کوٹہ کے — بسرکردگی فوج کثیر قوم ہاراکا اپنے جھنڈے کے گرد جمع ہونیکے واسطے طلب کرنا — اوسکی خواہشین — تتمہ شرط عہدنامہ پر غور کرنا — نائب کا طریق تکلیف رسان — مہاراو کا حمایت سے انکار کرنا — اوسکا عزم — خاص انگریزی فوج کا کوچ کرنا — شامل ہونا ساتھ نائب کے — حملہ کرنا اوپر مہاراو کے — اوسکی شکست اور مفروری — وفات اوسکے بھائی پرتھی سنگہ کی — جنگ عجیب — معافی قصورات کا اشتہار دینا — ریئسان قوم ہاراکا اپنے گھرون مین آنا — مہاراو کا کرشن کے مندر واقع میوار مین جانا — اتفاق واسطے اونکے واپس آنےکے — اسکا انجام حسب مراد ہونا — خیالات نسبت ان جنگہاے باہمی کے — سیرت اور وفات ظالم سنگہ کی ❊

صرف تجویز سخت جوان تنازعات سے پیدا ہوئی اوپر فرزند بداصل نائب کے عمل مین آئی اوسکی جلاے وطنی بروز روشن اوسکے مقام قریب دقت دہ سے ہوئی گوردہن داس یا جس نام سے اوسکا پدر اوسکو یاد کرتا تھا یعنے گوردہن جی (پیدایش عشق کی) اور ضعیف عمر کی تھا اور کہتے ہین کہ اوسکی والدہ سے نائب کو نہایت تعشق تھا جلاے وطنی دوامی اس پرکالہ آتش کی اصل بنیاد دنہیت کی تھی تاہم باوجود اوسکی بدکرداری بیچ امور ملکی وخانگی کے یہ اندیشہ تھا کہ راجپوت نائب کے دلمین رای پادشاہ یہودی کی اثر پذیر ہوگی اور نہ سخت طبعی والد قوم رومی کی اور اوسکا صبر جو ہنگام اجراے فتواے سزا ظاہر ہوا اوس سے گمان ہوتا تھا کہ اوسکو شبہہ اس امر کا ہے کہ مہاراو کو بھی ترغیب اس امر مین اوسکے خیالات مصمم نے دی ہے مگر وہ برملا اوسکو عمل مین نہین لاسکتا لیکن ظالم سنگہ کا حکم موافق ایک رومی کے تھا اور اوس سے بالکل شبہہ مذکور رفع ہوگیا یعنے اوسنے یہ حکم دیا کہ آئندہ

وارث گدی ہوتی کو اوسکی موجودگی سے دقت ہونے نذو یہ قرار پایا کہ دہلی یا الہ آباد مین ہی جہان چاہے بود و باش پسند کرے اور اوسکی بدنصیبی تھی کہ اوسنے دہلی پسند کی یہان وہ مع اپنے عیال و اطفال کے پنشن معقول پاتا تھا اور سلسلۂ امور ایسا تھا کہ وہ کوئی امر یہان سے کر نہین سکتا تھا اوسکے ہمراہ چند سوار حکام دہلی کے رہتے تھے +

قریب اختتام ۱۸۲۱ع کے اجازت بلا غور نتائج اس جلاے وطن کو دی گئی کہ مالوہ جاکر سرانجام شادی ساتھ ایک دختر بد اصل رئیس جالوا کے کرے جب اوسنے قدم اوس شہر مین رکھا فوراً علامات اضطراب بعوض اذیت کے ملک کوٹہ مین ظاہر ہونی شروع ہوئین اور وہان کی اور بوندی کی خط کتابت کا انسداد نہو سکا قبل اسکے کہ خبر مشہور ہوئی کہ ارادہ فساد کا بیچ دل شجاعان آزمودہ کار ہمراہی نائب کے پیدا ہوا ہے اور سیف علی افسر راج پلٹن کا جو تیس برس کا نوکر تھا اور مشہور واسطے نمک حلالی اور وفاداری اور شجاعت کے تھا افواہ تھا کہ وہ اپنے راجہ بارے نام کا شریک ہوگیا ہے اس خبر کو غلط اور افترا پردازی غرض گویان تصور کیا مگر نائب سنے جو ایسا بیوقوف نتھا کہ اوسکو محض بے اصل تصور کرے ایک فوج درمیان فوج سرکش اور قلعہ کے قائم کی اس سے امر مخفی مشہود مین آگیا مہاراو فوراً سیف علی اور اوسکے ایک حصہ پلٹن کو ہمراہ لیکر بر راہ آب محلات کی طرف چلا جب یہ خبر مشہور ہوئی تو نائب نابینا بھی ایک پالکی مین سوار ہوکر اور فوج کو ہمراہ لیکر باقی پر حملہ آور ہوا اور دو چبین نئی توپ ایک برج پر چڑہالی گئین جہان سے اونکا گولا نہ صرف شہر پر آتا تھا بلکہ دونون طرف دریاے چمبل کے جاسکتا تھا اور وہان سے قلعہ پر گولہ رانی اونسے شروع ہوئی اس گولہ رانی مین جسکی امید نہ تھی لیکن بھی مہاراو اور اونکا بھائی پرتھی سنگہ اور اونکے رفیق کشتی پر سوار ہوے اور عبور دریا کرکے بوندی چلے گئے اور باقی مفسدین راج نے اسلحہ حوالے کیے اس ہوشیار طریق سے جو ارادہ خلاف اوسکے اختیارات کی ہوا تھا وہ شروع ہوتے ہی نابود ہوگیا اور گدی توم ہارا کی خالی ہوئی اس ہنگامہ مین بشن سنگہ اپنے بھائیون سے جدا ہوکر شریک نائب کا ہوا اور جو نیت اوسکی ایسے وقت نازک مین تھی نسبت اسکی بھی اوسمین کچہ شبہہ پیدا نہین ہوسکتا گو وہ صریحاً ظہور مین نہین آئی تھی مگر ہمارا انتظام ان ممالک بعیدہ مین راجہ بنانے کا اور خارج کرنے کا ایسا ہی کہ گو اوس سے ترقی حکومت ہماری ہے مگر ترقی نیکنامی مین اور نائب صحیح نارضامندی نسبت منظور کرنے اس طریق ہماری دوستی کے رکھتا تھا جو گو اس نااتفاقی کو

جو جاری تھی کم کرتا تھا یا حاکم اعلےٰ کو اوس وقت سے جسمین وہ بوجہ اپنے وسیع رشتہ داران کے مبتلا تھا اور اوس سے رہائی بغیر اوٹھانے الزام انفساخ شرائط منعقدہ کے ناممکن تھی رہائی دیتا تھا اوسنے وضعداری بھی مانع پیش کرنے اس عذر کی ہوتی ہے جو ہم بیچ کرنے اس عہدنامہ کے پیش کرتے ہین یعنے ہمارا یہ خیال کرنا کہ راجہ صرف دکھانیکا ہے، اور اگر ہم دلیری کرکے اسکو پیش کرین تو یہ جواب ہوسکتا ہے کہ پھر تم کیون ایسے شخص سے عہد کرتے ہو پھر وہ اسپر اصرار کرسکتا ہے کہ عہدنامہ کے لفظی معنے پر تعمیل کرنی چاہیے +

ایک وقت کی دقت مین ایک طریق کارروائی کا تھا یعنے منشار عہدنامہ کو سرانجام دیا جاوے تاکہ اغیت عامہ بالیقین ہو ہدایت راجہ بوندی کو لکھی گئی کہ کچہ ممانعت مہانداری اور مراعات کرنیکی نسبت راجہ مفرور کے نہین ہے مگر وہ خود ذمہ دار اس امر کا متصور ہوگا کہ وہ کچہ فوج بہ نیت مقابلہ نائب کے فراہم نہ کرے اور اسی عرصہ مین کمانبر فوج انگریزی مقیم نیمچ کو تحریر گئی کہ کچہ فوج درمیان راستہ جالوا اور بوندی کی بھیجی جاوے کہ وہ گوردہن داس کو زندہ یا مردہ گرفتار کرین اگر وہ ارادہ مہارا وسے ملنے کا کرے اوسنے تجویز کی کہ اس تدبیر درست سے بچے مگر جب اوسکو دریافت ہوا کہ راجہ بوندی کو بھی ایسی ہی ہدایت کی گئی ہے اوسنے راستہ مارواڑ کا اختیار کیا جب اوسکو وہان بھی پناہ نہین ملی تو اوسکو کوئی اور چارہ سوائے جانے دہلی کے نتھا اور وہان زیادہ تر محافظت اور نگہبانی اوسکی ہوتی اور یہی تجویز ہوتی مگر فوراً بعدازین مہارا و بوندی سے روانہ ہوا کہ بندرابن جاکر رسوم مذہبی ادا کرے اور یہ امید تھی کہ وہ اپنے خاندانی دیوتا کے مندر مین جانے سے اوسکے دلمین امنیت اور اطمینان حاصل ہوتا اور برجناتہ جی کے درشن سے اوسکا دل مائل امور گوشہ نشینی موافق طریق مذہب کے ہوجاتا اور بقیۃ العمر وہ وہان ہی بسر کرتا جب تک مہارا و مقام بوندی مین رہے کسی نے کچہ توجہ اوسکی طرف ظاہر نہین کی فاصلہ وہانسے کوٹہ کا بہت کم تھا اور جا اپنے قوم کے رئیس کے پاس تھا لہذا خیال تھا کہ اگر کوئی امر ہوتا تو وہ خوش طبعی جو اکثر ان ملکون مین ہوتی ہے تصور کیا جاتا اور بہی آشتی ہوجاتی مگر جب راجہ بجانب شمال روانہ ہوا اوسکے دلمین یہ امید تھی کہ ملک غیر مین ضرور اوسکے معاملے کی رعایت ہوگی اور ایسا ہی بروے کار آیا یعنے خطوط ترحم اور افسوس کے ہر رئیس ملک کی جانب سے آنے شروع ہوے اور جو تعظیم شاہان ہوتی ہے وہی تعظیم اوسکی ہر ملک مین ہونے لگی جسمین وہ گذر کرتا تھا

باستثناء اوس ملک کے جو نہایت ملصق اور ملحق ہمارے ملک سے تھا یعنے بھرت پور راجہ اس مقام مشہورہ نے ایک پیغام اپنی سرحد پر بھیجا اور عذر اسنے آنیکا بوجہ ضعیفی اور نابینائی کے کیا مگر راجہ ہارا واقف تھا کہ زمیندار جاٹ سے گو بخت اوسکا مددگار ہو کیا ہو سکتا تھا لہذا اوسنے دوستی پیشکش اور پیغام کو بحقارت رد کیا بالعوض اس غرور ولیل کے گو بے موقع تھی مہارا و کو اطلاع دی گئی کہ حدود بھرت پور سے باہر باہر جاوے مہارا و کچہ عرصہ تک باغات برج مین رہا اور اب وجوہ اس یقین کی پیدا تھی کہ توم جے دیوا کی اوسکی نظر مین تاج شاہی کو مثل ایک حباب کے دکھائی دینگے اور اقوال کرشن اور رادہا کے اوسکے دل سے اقوال چند اور امور ذیشان چوہان کو محکوک کر دیا لہذا اوسکو اختیار دیا گیا کہ جہان جاہے سیر کرے چونکہ یہ ہونہار اور رشد نی امر تھا اوسکو خود تمیز اوسکے حال گذشتہ اور حال کا پیدا ہوا کہ اب اوسکے ہمراہ ایک گروہ محتاجین کا ملک بیگانہ مین تھا لہذا وسط ماہ اپریل مین وہ بمقام متھرا بیچ مراجعت بجانب کوٹہ کے وارد ہوا مگر اوسکی زشتی اعمال نے صورت گور دہین وس کی پکڑ کر اس امر کے ظہور ہونیکو مسدود کیا اور باوجود نگہبانی سخت جو بمنزلہ قید کے تھی اس شخص نے قابو پاکر سازش ساتہ مردمان ذی رتبہ اور اہلکاران جلیل ہندوستانی کے شروع کی ٭

فریب نے ترقی پکڑی اور امیدہاے خلاف بذریعہ اس نادست طراوت کے پیدا ہوئین اور اوس کے پیغام ہاے زبون بھی مبدل ساتہ بنیاد حکومت ملک کے ہوتے اور جو واسطہ جائز تحریرات فیمابین راجہ بدصلاح اور حکومت اعلے کے تھا اوسپر غالب آئے لہذا ایک فوج جمع کرکے بجانب ملک ہروتی روانہ ہوا اور جس راجہ کے ملک مین گذر کرتا وہان بیان کرتا کہ مین با سترضاے حکومت اعلے کے واسطے لینے اوسکے حقوق ریاست کے جواب تک ملتوی رہے تھے واپس جاتا ہون اوسکے ہمراہ آدمی مع چپراس سرکاری اون اہلکاران کے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے تھے اور ایک نائب خزانچی خزانہ دہلی کا واسطے رسد رسانی کے راجہ کے ساتہ تھا انکے ہمراہ ہونے سے اوسکا بیان راست معلوم ہوکر ملک کو فریب مین لاتا تھا اور وہ بدل یہ چاہتے تھے کہ وہ کامیاب ہو جسقدر وہ منازل طے کرتا تھا اوسیقدر اوسکی فوج زیادہ ہوتی جاتی تھی اور قریب اختتام موسم گرما ۱۸۲۱ع وہ کنارہ دریاے چمبل پر وارد ہوا اسوقت اوسکے ہمراہ تین ہزار آدمی ہوگئے تھے عبور دریاے مذکور کرکے اسنے طلبی لوگون کی بذریعہ تحریرات اوس زبان مین کی جس سے راجپوت ناواقف تھے اور جس کی

وہ نافرمانی نہین کرسکتے تھے اوسنے اونکو لکھا کہ اوسکی مشارکت سے وہ داد خواہ مطابق عہدنامہ کے کرسکتا ہے اور اوسکی طلب کو ہر ایک قوم ہاراے نے جو ملک مین تھا منظور کیا اوسکا طریق ایسا تھا کہ اوس سے ہر ایک راجپوت کا خیال وفاداری ثابت ہوا کیونکہ وہ لوگ بھی جو نائب کے ہمقوم تھے اور اوس سے فائدہ اوٹھاتے تھے وہ بھی نائب سے جسکے باعث اونکی بہبود ہوئی تھی جدا ہوکر شرکت اپنے موروثی اور ذیحق راجہ کی اختیار کی جسکو اکثر آدمیون نے دیکھا بھی نتھا اور بعض اوسکو جانتے بھی نتھے صلح اور تابعداری بجلف اور بخواہش بخطرۂ جان جو وہ کرتا تھا ہوتی تھی اور اوس سے اندیشہ تخلل عامہ بھی تھا مگر وہ رجوع اخیر دلیل سے یعنے جنگ سے نہین کرتے تھے اور یہ ضرور بھی نتھی کیونکہ سب گردنواح مین امنیت عامہ قائم تھی اور فساد کے فرو کرنے کے وسیلے بھی موجود تھے اسیطرح ایک مہینا گذر گیا اور مطلب اصلی نے کوئی طریق انسداد بدانتظامی روزافزون کا سواے اپیل[۱] یعنے استغاثہ کے جو چند وجوہ سے اب تک ملتوی رکھا گیا تھا باقی نہین رکھا تھا ✣

---

[۱] چٹھی مہاراو کشور سنگہ بنام کپتان ٹاڈ صاحب جسمین شرائط غیر منعقدہ ملفوف تھی مرقومہ اسوج یعنے کنوار بدی پنچمی مطابق ۱۶ — ماہ ستمبر سنہ مقام میانو ✣

بعد القاب معمولی — چاند خان نے اکثر اپنی خواہش واسطے دریافت کرنے میرے مکنون کے ظاہر کی ہے اور وہ مین نے معرفت اپنے وکیل مرزا محمد علی بیگ اور لالہ سالک رام کے آپکے پاس لکھ بھیجا ہے مین پھر آپ کے پاس تفصیل شرائط بھیجتا ہون مطابق اونکے منشا کے آپ کرین اور میرے حق انصاف بحیثیت وکیل سرکار گورنمنٹ انگریزی آپ کرین اور مالک کو مالک اور نوکر کو نوکر کی طرح رکھین ایسا ہی ہر مقام پر ہوتا ہے اور آپ سے پوشیدہ نہین ہے ✣

شرائط ذیل کی تعمیل مہاراو کشور سنگہ چاہتے تھے اور اونکی چٹھی ۱۶ — ماہ ستمبر مین ملفوف تھین ✣

اول — مطابق عہدنامہ کے جو بمقام دہلی عہد مہاراو امید سنگہ مین انعقاد ہوا تھا اوسکے مطابق مین عمل رہونگا ✣

دوم — مجھے ہر طرح اعتبار نانا جی ظالم سنگہ کا ہے جسطرح وہ نوکری مہاراو امید سنگہ کی کرتے تھے اوسیطرح میری نوکری کرین مین اونکے انتظام کرنے ملک کو منظور کرتا ہون مگر فیما بین میرے اور مادہو سنگہ کے شبہہ ہوگیا ہے اور ہم باہم اتفاق نہین کرسکتے لہذا مین اوسکو جاگیر دونگا اوسمین وہ رہے اور اوسکا فرزند بپا لعل میرے ساتھ رہیگا اور جس طرح اور اہلکار کار ریاست اپنے مالک کے روبرو سرانجام کرتے ہین اوسیطرح وہ میرے روبرو کام کرے گا مین مالک اور وہ نوکر اور اگر مثل ملازمان وہ کام کو سرانجام دیگا تو ملازمی نسلاً بعد نسل ہوجائیگی ✣

انہو دو نحیح نائب پر بھی اعتبا نہین تھا اور نائب خود بھی اسکا مقر تھا اور اس فساد مین کیا ایک شہادت
اوسکے حکم کے مطابق کی تھی اور اوس لحاظ سے جو دنیا مین نسبت انصاف مستقیم کے مدعی تھا ہر ایک فوج
جو خواہ باقاعدہ ملکی تھی یا اس ملک کی تھی آمادہ اسپر تھی کہ رجوع اپنے اصلی حاکم کی طرف کرین بمقابلہ اوسکے
جسنے اونکی پرورش اور پرداخت کی تھی یہ خیال اسقدر تمام بہ جانب ملک مین جاری تھا کہ نائب خود اوسکی حفاظت
جو اوسکی عمارت مین تھی بعد محفوظ ہوئے اندیشہ خطرہ سے کہتا تھا کہ جو پارچہ اوسکے جسم پر ہین اونسے بھی
بوئے خلاف ورزی پیدا ہے اب امید یہ تھی کہ جو شخص دانائی کا ہر ایک کوچہ و بازار مین مشہور تھا اوسکو یہ سپاہی
قدیم اپنے نائب فضول نہین تصور کرے گا یعنے حقارت نسبت ایسی علامات انکار کے اوسکی نسبت سے
انکار اپنے اختیارات کا ثابت کرے گا اور اسیوجہ سے حاکم اعلے کو اوس مقام رنج و تردد سے آزاد کرے گا
اکثر مواقع ایسے پیش آئے اور اکثر گفتگو ایسی ہوئی کہ وہ صرف اس گرہ کو وا کر سکتا ہے ورنہ اوسکا کشود
منحصر اوپر ناخن شمشیر کے رہیگا مگر یہ سب گفتگو بے سود تھی وہ اپنے قول پر قائم تھا اور تعمیل عہدنامہ پر
آمادہ مہاراو اوسکے برائے نام مہاراجہ نے بھی وہی دلیل اختیار کی تھی بلکہ ایک نقل عہدنامہ کی پاس
صاحب اجنٹ کے بھیجی اور طنزاً استفسار کیا کہ یہ قابل منظوری کے ہے یا نہین یہ جملہ تردد رفع ہو جاتا اگر تتمہ
شرائط اصل عہدنامہ مین شامل ہو جاتی اس حالت مین لفظی معنی اور مراد مین اختلاف واقع نہوتا اور

سوم۔ جو خطوط سرکار انگریزی یا کسی اور ریاست کو تحریر ہون وہ بصلاح اور ہدایت میری لکھے جائین +
چہارم۔ اونکی جان کی ضامن اور میری جان کی ضامن سرکار انگریزی ہو جاوے +
پنجم۔ مین ایک جاگیر واسطے پرتھی سنگہ اپنے بھائی کے علیحدہ کر دونگا وہ اوس مین رہنے جو ملازم اوسکے ہمراہ اور میرے
بھائی کشن سنگہ کے ہمراہ رہین گے اونکو مین مقرر کرونگا سوائے اونکے اور جو میرے رشتہ دار اور ہمقوم ہین مطابق
اونکے رتبہ کے مین اونکو بھی جاگیر دونگا اور وہ مثل شد آمد قدیم میرے ہمراہ رہین +
ششم۔ میرے خاص سپاہی تین ہزار اور بیالان نائب کا پتا میرے ہمراہ رہین گے +
ہفتم۔ زر تحصیل ملک بیچ کشن مندر یعنے خزانہ ریاست کے رکھا جاویگا اور وہان سے سب خرچ ہوا کرینگے +
ہشتم۔ قلعدار ہر قلعہ کے میرے حکم سے مقرر ہونگے اور فوج پر میرا حکم جاری رہیگا نائب بھی اپنے حکم کی تعمیل افسران حکومت سے
کراوین مگر وہ بھی میری صلاح اور منظوری سے ہو +
یہ سب شرائط مین چاہتا ہون اور یہ سب مطابق راج ریت کے ہین ۔ متی اسوج سدی کنوار پنجمی سمت ۱۸۷۸ (سنہ ۱۸۲۲ء) +

نہ کسیکو عذر باقی رہتا کہ حکومت اعلے نے انفساخ ایمان اورخلاف انصاف کیا گو یہ الزام بالعموم [illegible] ہیت نہین ہوسکتا کیونکہ جن فریقین نے عہدنامہ اصل منعقد کیا تھا اونھون نے اوسکی ترمیم بھی ساتھ تتمہ شرائط کے کی تھی تکرار پھر رجوع امر ضروری پر کرتی ہے جسکا ذکر سابق ہوچکا ہے یعنے ہم واسطے آیندہ کے اس سے بہتر کوئی اور تجویز نہین کرسکتے تھے اور جن خدمات کا ہمکو اقرار ہے اونکا معاوضہ بہتر اس سے نہین کرسکتے تھے کہ دو مستحق راج ریاست قائم ہون اور دونون قبول اور منظور کیے جائین ایک تو دراصل راجہ اور ایک برائے نام یہ امر نہایت خوشی کا تھا کہ راجہ کی درخواست ایسی بڑی تھی کہ اوس سے دیگر فریق عہدنامہ سے ناموافقت صریحی ہوئی تھی سے جسے کہ وہ مطابق لفظی معنی اور منشاے عہدنامہ یا تتمہ شرائط کے گو کیسے ہی معنی ترمیم کیے جائین تھی اوسکی درخواست بابت سپاہی ہمراہ تین ہزار رشتہ داران کے اور یہ کہ وہ اپنے مرضی کے موافق جاگیر اپنے روسا کو عطا کرے اور افسران قلعجات خود مقرر کرے اور خود افسر اعلے فوج کا ہو یہ سب ہر ایک شرط اتفاق اور مصالحت کی نافسخ تعین اور تقرری منصب حکومت اور اختیارات انتظام ملک بھی جو استحقاق اولاد نائب کا قرار پایا تھا وہ بھی اوسنے اپنی مرضی کے موافق رکھے تھے یہ اختیارات ضعیف دونون ولایت یورپ اور راجپوتانہ مین تھے ❊

ہر ایک تدبیر واسطے جدا کرنے راجہ بیوقوف کے دام بدصلاح کاران اور تیز مزاج آدمیون سے جو اوسکے پاس ہر روز جمع ہوتے تھے اور اپنی بدافعالی اور اپنے بزرگون کی بدافعالی اونکے ہمراہ تھی جب بیکار اور بیسود متصور ہوئی تو وہ فوج جو واسطے قائم رکھانے عہدنامہ کے طلب ہوئی تھی مع فوج نائب کے آگے بڑھی جو فوج مذکور مقام کالی سندہ مین پہونچی جو صرف درمیان ہر دو فریق کے جاری تھی بارش باران نے جس نے چند روز سے اوسکو طغیانی پر کر رکھا تھا زیادہ فرصت واسطے اوس امر دوستی اور ہوشیاری کے دی جس سے خواہش یہ تھی کہ مہاراو اپنی تباہی سے محفوظ رہے مگر سب بیکار پائی گئین اوسنے اس طوفان کو دیکھا اور یہ بھی اوسکو معلوم ہوتا تھا کہ وہ نزدیک آتا ہے مگر اوسکو کچھ پاس اپنے ارادے کا تھا اور کچھ ناامیدی تھی لہذا وہ اپنی تابعداری بدل نسبت حکومت اعلے کے ظاہر کرتا تھا اور کہتا تھا کہ اوسکو یقین نسبت ارادہ نیک اور دوستی صاحب اجنٹ کے ہے مگر جب کوئی امر کہا جاتا تھا تو وہ یہ جواب دیتا تھا کہ زندگی بغیر آبرو کے کیا ہے اور راجہ بغیر اختیارات کے کیسا ہوتا ہے پس یا تو مرگ ہو یا بزرگون کا راج نصیب ہو ❊

نائب بھی راجہ سے کچھ کم حالت ضیق مین نہ تھا کیونکہ گو وہ ظاہر مین نمک حلالی بیان کرتا تھا اور کہتا تھا

کہ مین اپنی سفید ریشی کو دانست محفوظ رکھونگا مگر وہ اپنے روبرو سپرد سلیح عہدنامہ بھی رکھتا تھا اور یہ چاہتا تھا
کہ اوسکی حکومت بھی قایم رہے مگر اوسکو اوسکے حاصل کرنے مین اپنی طرف سے جنگ نکرنی ہو یہ امر
بری الذمہ ہونیکا خیال مین بھی نہین آسکتا اور ناحق وہ بیان کرتا کہ اوسکی فوج کا دل اوس سے بد
اس مین شبہہ نہین اور زبان پر یہ کلمہ لاتا کہ وقت جنگ وہ اپنے اسلحہ ہمارے مقابلے مین پھیر دیتے
اسکا بھی اوسکو کہا گیا کہ ہمکو اندیشہ نہین اور یہ بھی بیان کیا گیا کہ اگر وہ چاہے تو جو کچھ صرف ہو جو اختیارات
اوسکے خاندان کو دیے گئے ہین اونکا تحفظ ہم کرینگے مگر اوسکو بھی شریک ہمارا جنگ و امن مین رہنا چاہیے
کیونکہ کچھ عرصہ کے بعد یہ غیر ممکن ہوگا کہ اوسکی نمک حلالی بھی قایم رہے اور اوسکے اختیارات کا
تحفظ بھی ہو نائب ہوشیار نے یہ چاہا کہ اوسکا مطلب سرانجام کیا جاوے اور جو فوائد اوسکو ہماری دوستی سے
حاصل ہونے والے ہون وہ سب حاصل ہون مگر جو بدنامی اوس سے عائد ہو وہ اوسکی نسبت نہو
صاحب ایجنٹ کو کچھ امید تھی کہ اس اخیر وقت مین بھی وہ بدنامی دنیا کی نہین حاصل کریگا اور نہ وہ
الزام انفساخ سوم دہرم کا بیچ قتل کرانے اون لوگون کے جنکا وہ محافظ تھا اوسکے اوپر عائد ہوگا بلکہ
وہ اس سے پہلو تہی کرکے اوسکے اختیار کو بصلاح باہمی تجویز کراوے گا مگر ظاہر کرنا اس اوسکے
نیم پختہ خیالات کا بیچ ایک گروہ دورویہ آدمیون کے جنکی طبایع موافق اژدہام کے تھی باعث
خارج کرنے اس بیان کا ہوا اور گو تکرار باہمی بہت مضبوط تھی مگر شوق حکومت کا ہر ایک شبہہ کے رفع
کرنے کا باعث ہوا ✣

تذکرہ درباب اشتعال افواج کے اوسکے روبرو اور اوسکے افسران کے روبرو ہوا اور اس وجہ سے کہ جو امر
باتفاق اور یکدلی سے ہو ایک افسر انگریزی[۱] حسب استدعا اوسکے اوسکی فوج مین مقرر ہوا ✣

بتاریخ یکم اکتوبر بروقت طلوع آفتاب فوج واسطے جنگ کے میدان مین گئی نائب کی فوج مین آٹھ پلٹن
پیادگان کی تھین اور بتیس ضرب توپ اور چودہ پاکا یعنی رسالہ سواران منجملہ انکے پانچ پلٹن مع چودہ ضرب توپ
اور دس رسالہ سواران فوج پیشین مین گئے اور باقی پیچھے ہمراہ نائب کے پانچ سو گز عقب فوج پیشین مین
رہے اور فوج انگریزی چھ پلٹن و دو پلٹن ضعیف اور چھ رسالہ سواران اور توپخانہ اپسی تھا بجانب یمین

---

[۱] لفٹننٹ ایم ملن صاحب نہم رجمنٹ ہندوستانی نے خود درخواست اس کام کی دی اور اوسکو اس خوبی سے سرانجام دیا
جیسے کسی افسر سے جسکی شجاعت اور جسکا طریق مثل اسکے تھا توقع اور امید کرنے کی تھی ✣

فوج نائب کی جو قریب مقام جہاراو کے آگئی تھی قیام پذیر ہوئی جس میدان مین یہ فوج جمع تھی وہ ایک قطعہ
میدان وسیع تھا اور قریب ایک ندی پایاب کے کم ہوکر پھر دوسری جانب ندی مذکور کے وسعت پکڑ گیا تھا
مقام جہاراو کا ایک بلند مقام پر تھوڑے فاصلے پر ندی کے اوس پار تھا جہاراو اپنے خیمے خالی چھوڑکر
جملہ فوج کو کنارہ آب پر قائم کیا تھا راج پلٹن جسنے اپنے قدیم مالک سے مع اپنے افسر سیف اعلی سے
سرتابی کی تھی بجانب چپ قائم کیے گئے اوجہاراو اپنی چیدہ فوج پانچسو سواران قوم ہاڑا کے بجانب راست
قیام پذیر ہوے اور درمیان مین جملہ انبوہ مجتمع تھا فوج مشتملہ کو اجازت ہوئی کہ بفاصلہ دوسو گز کے دشمن سے
اپنا مقام پسند کرے اور کوئی امر مقابلہ کرنے یا واپس آنے کا بیان اونکے نہین آیا صاحب اجنٹ کو
یہ موقع منتخب ہوا اور اونھون نے صاحب کمانیر انگریزی سے کہا کہ وہ اپنی فوج کو مقام کرادین تاکہ وہ پھر
ایک مرتبہ کوشش بیچ تحفظ دیوانہ راجہ اور اوسکے ہمراہیون کے اس خطرہ سے جو اونکے روبرو ہے
کرے اور درمیان دونون قومون کے نصف راہ تک وہ گئے اور یکسان شرائط و معافی تقصیرات
سب کے دلنشین کیے گئے اور کہا کہ وہ پھر راجہ کو اوسکے بزرگون کی گدی پر بعزت اور حرمت بٹھادینگے
تاہم گو تباہی اوسکے پیش رو تھی وہ اپنی کسی درخواست سے باز نہین آیا اور اپنی شرائط پر حجت آور ہوا
اور کہا کہ وہ کوٹہ مین جب ہی جاوے گا جب تین ہزار رشتہ دار اوسکے قوم ہاڑا سے اوسکے ہمراہ ہونگے
ایک گھنٹہ کی مہلت اوسکو دی گئی کہ اس امر پر غوض کرے اوسکے بعد تلوار کھنچے گی اور اس عرصہ مین
افواج طرفین اسپنے مقام مناسبہ پر آکر قائم ہوئین جہاراو کی چیدہ فوج نے اپنی کل قوت بجانب راست
بمقابلہ فوج پیشین نائب کی رکھی اور فوج انگریزی قدم قدم پر اسطرح کھڑی ہوئی کہ اونکی کل فوج کے مقابلے مین آگئی *
میعاد مہلت جب گذر گئی اور ایک ذرہ بھی خواہشہا سے سابقہ مین کم نہین ہوا تو حسب قرارداد حکم جنگ کا
صادر ہوا اور جنگ فوج نائب نے ساتھ سرکرنے توپ و تفنگ کے شروع کی اور فوراً بجانب راست سے
بھی توپخانہ اسپی نے گولہ رانی شروع کی بشجاعت قوم ہاڑا جسکے واسطے وہ مشہور ہین اونھون نے
کارہاے دلاوری مثل جنگ فتح آباد و دھولپور کے بروے کار لائے اور اوپر فوج نائب کے حملہ کیا
اور اکثر اون مین سے عین توپونکے دہانہ پر قتل ہوے اور اگر تین رسالہ فوج سواران انگریزی اونکی کمک کو
نہ آجاتے تو اونھون نے بازوے چپ کا منہ پھیر دیا ہوتا اور تابہ فوج پسین جہان خود نائب[1] تھا

[1] مصنف کتاب ہذا جو نائب کی فوج کے دستہ چپ اخیر مین اس نظر سے تھا کہ فوج مذکور کوئی امر مشکوک عمل مین نہ لاوے اس ارادہ

پہونچ گئے ہوتے جب یہ ارادہ اونکا شکست ہوگیا تو اونکو کوئی اور امر سواے واپس جانے کے اس جنگ سے جسکے برابر وہ نتیجے باقی نہین رہا اور مہاراو مع اپنے غول قوم ہارا جو سب اونکے رشتہ دار تھے عبور دریا کرکے واپس چلا گیا اور قریب نصف میل کے فاصلے پر ایک مقام بلند پر قیام پذیر ہوا مگر اوسکے حملہ توپخانہ کے سپاہی منتشر ہوکر ہر طرف روبفرار لائے فوراً بعد اسکے فوج انگریزی نے عبور دریا کیا اور جب فوج پیدل نے قدم آگے بڑہایا کہ اونکے واپس جانے مین بجانب جنوب سدراہ ہون دو دستونکو حکم ہوا کہ مہاراو پر حملہ آور ہون جو ارادہ اوسکا جنگ کرنیکا نہ تھا انسے وقت ضرورت مین بھی اونسنے اس اپنے ارادے کو قائم رکھا اور اوسکے ہمراہی یکجا ہوکر بہت مستقیم بلا حرکت فوج حملہ آور کے منتظر کھڑے رہے فرار کو حقارت دیکھتے تھے مگر حاضر ہونے مین بھی بوجہ غرور شجاعت آمادہ نہین ہوتے تھے ہر ایک ترتیب کی افسری مین ایک ایک انگریز تھا اور یہ افسر اور اونکی سپاہ ہمراہی عادی اسکی تھی کہ اونکے روبرو کوئی دشمن ثابت قدم نہین رہتا تھا اور روبفرار لاتا تھا مگر جو دشمن اونھون نے دیکھے تھے وہ پنڈارے تھے راجپوت نہ تھے یہ گروہ مثل دیوار سنگین کے کھڑے رہے اور ہماری فوج حملے سے واپس آئی اونکے دو شجاع افسر لفٹننٹ کلارک اور لفٹننٹ ریڈ چہارم جمعیت سواران غیر آئین کام آئے اور اونکا کمانیہ میجر جو اب لفٹننٹ کرنیل جی سی جی بی ہین قدرت خدا سے محفوظ رہے یہ حالت گذری کہ ایک ضرب ایسی اونکے خود سر پر لگی کہ اوس سے وہ حالت سکتہ مین آگئے اونکی باگ گھوڑے کی کٹ گئی مگر ہاتہ اونکا بلند ہوگیا اور ضرب سے بچ گئے ایک سپاہی جو اونکی اردلی مین تھا اوسنے گولی پستول سے ضارب کا کام تمام کیا یہ سب ایک لمحہ مین گذر گیا +

جو ارادہ تھا اوسپر ثابت قدم رہکر مہاراجہ کو نہایت خوشی ہوئی کہ فوج حملہ آور واپس چلی گئی بعد ازان وہ بھی مقام بلند سے متحرک ہوا اور جب تک کہ پھر توپخانہ اسپی نے گولہ رانی اونپر شروع نہین کی اونھون نے قدم تیز نہین کیے اور جب تک کہ تین اور دستے اونکے تعاقب کے واسطے تیار ہون وہ ایک مکی کے کھیت مین پہونچ گئے اور وہین نظر سے غائب ہوگئے +

پرتھی سنگہ برادر خرد مہاراو نے بتحریک شجاعت جو قوم ہارا کی موروثی عادت ہے اور اسکو خیال کرکے کہ اوسکو تا بزیست ملک ہروتی مین آرام نہین ملے گا یہ عزم کیا کہ اسی زمین پر مدفن بنانا بہتر ہے یہ عزم کرکے فوج حملہ آور پر اول ہی سے لیگیا تھا اور اگر میجر کینڈی صاحب پیش قدمی نکرتے تو یہ عزم اونکا ہرگز شکست نہوتا +

وہ قریب پچیس سوار ہمراہ لیکر بجانب فوج دشمن بارادہ مرگ پھرا اور ایک مکی کے کھیت مین جب فوج آگے بڑھی دستیاب ہوا گو اوسوقت زندہ تھا مگر مجروح شدید ہوگیا تھا اوسکو پالکی مین ڈالکر چند سواران رسالہ سکنر صاحب کے ہمراہ مقام فوج مین روانہ کیا یہان اوسکا علاج بدل گیا تھا مگر کچہ فائدہ اوس سے مترتب نہین ہوا اور دوسرے روز اوسنے جان بحق تسلیم کی اوسکا طریق مردانہ اور رئیسانہ تھا وہ سب الزام اس ہنگامہ کا قسمت پر رکھتا تھا کچہ اوسکو خواہش زیست کی نتھی اور کہتا تھا کہ یہ درخت جو قریب خیمہ کے ہی اسپر سے اوسکی روح اپنے بزرگون کے میدان جنگ کو دیکھکر خوش ہوا کریگی ایک سوار نے اوسکی تلوار اور انگشتری نکال لی تھی اور اوسکے خنجر اور مالاے مروارید اور دیگر جواہرات جو اوسکے پاس تھے وہ اوسنے صاحب اجنٹ کے سپرد کیے اور کہا کہ وہ اوسکے فرزند کی جو صرف وارث شان و شوکت بیکار راج ریاست کوئٹہ کا ہے خبرگیری کرین +

یہ زخم کاری جو اونکو لگا تھا وہ کسی سپاہی لگکی سے نہین معلوم ہوتا تھا وہ زخم برچھی کا تھا جو پس پشت سے خوب زور سے لگایا تھا حتے کہ اوسکی نوک جگر کو چیر کر چھاتی کے باہر نکل آئی تھی اور وہ خود یہ کہتا تھا کہ یہ کسی دشمن نے خوب تولکر مارا تھا اور معلوم ہوتا تھا کہ زخم لگاکر اوسنے برچھی کو گردش دی تاکہ زخم کاری ہو اگرچہ سواران نائب بھی تعاقب مین شامل فوج تھے مگر کوئی اونمین کا جرأت نزدیکی دشمن کی نہین رکھتا تھا لہذا یہ گمان ہوا کہ کوئی دغاباز سپتھی سنگہ کے ہمراہی سپاہ کے شامل ہوگیا تھا اور اوسنے یہ زخم کاری مارا تھا اور نائب کو ایسی دشمن کے اندیشے سے رہائی دی جو اوسکے فرزند اور جانشین کا بھی دشمن تھا +

مہاراو اور اوسکے ہمراہی کی حیات بباعث کھیت کے ہوئی جسمین پیداوار مکی ایسی کثرت سے اور بلند تھی کہ اوسکا ہاتھی سواری کا بھی اوس مین مخفی ہوگیا تھا اور اسیطرح کے کھیت تا بکنارۂ دریا پانچ میل کے فاصلے تک تھے اور یہان تک سرحد ملک ہروتی کی تھی اور یہی کافی متصور ہوا کہ اوسکو ملک کوٹہ سے خارج کردینا چاہیے کیونکہ اوسکی موجودگی بھی وہان باعث اندیشہ اور خوف کی تھی پیادگان اور فوج ملک غیر جو جرأت استادگی کی نہین رکھتے تھے بحفظ جان رو بفرار لائے اور اکثر اون مین کے ہمارے سواران کے تہ تیغ ہوے +

شجاعت متحمل مہاراو اور اوسکے گروہ رشتہ داران کی اون شجاع دلون سے تعریف کرا سکتی ہے جو اپنے دشمن کی شجاعت کی تعریف کرسکتے ہین اگرچہ بعض اون مین کے بھی جو اوس روز اونکے مقابلے مین تھے

شجاعت دشمن سے واقف تھے جس شجاعت کے باعث اوسکا حرکت نہ کرنا ایک سد باب پیش قدمی ہوگیا تھا ❊

اگرچہ شجاعت مہاراو اورا وسکے رشتہ داران کا اکثر بیان اس کتاب مین ہوچکا ہے مگر اب ایک دلیل یکدہی جو خاصہ قوم ہاڑا کا ہے ایسی وقوع مین آئی ہے جسکو ہم فروگذاشت بمقابلہ حالات شجاعت گریس یا روم کے نہین کرسکتے سطح ملک کا ہم اوپر بیان کرچکے ہین جن میدانون مین فوج مشتمل جمع ہوکر پیش قدمی کرتی تھی وہ کنارۂ دریا تک تھی جسکا کنارۂ ثانی بلند تھا گو وہ ایک دمدمہ سطح میدان کا تھا جو بتدریج مائل بہ بلندی تھا ٹپالن نائب کی صف باندہ کر اس کنارے پر گذر کرتی تھین کہ یکایک اونکی نظر اوپر گولیون کے پڑی جو ایک بلندی پر سے مقام واقع آنروسے دریا سے آتی تھین اس فوج نے بلا حصول حکم مگر کچھہ تھوڑا یک دل سے قیام کیا اور دیکھا کہ دو آدمی دلاور آمادہ اسیر ہین کہ اپنے مقام بلند کو بطور گڈہی مستحکم کرین ایک یا دو لحظہ خاموش اور متعجب سب استادہ رہے پھر حکم روانگی کا صادر ہوا اور یہ حکم زبان سے ہنوز نہین نکلا تھا کہ اکثر زخمی آدمی آگے سے پیچھے کو آتے تھے اور بندوق دونون طرف سے بہت تیز چلنے لگی یہان تک کہ ایک گولی کے بدلے بیس گولی چلتی تھین مگر طویل بنادیق اون دو آدمیون کی ہر وقت ہماری فوج مین جواب دیتی تھین اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ دونون سحر اور جادو کے بنے ہوے تھے کیونکہ گولیان اونپر برستی تھین اور اونکا یہ قاعدہ تھا کہ ایک شخص اوس دمدمہ کی پشت پر بندوق بھرتا تھا اور اس عرصہ مین دوسرا نشانہ سے لے نہ لگاتا تھا آخرکار دو ضرب توپ بارہ پنی اونکے روبرو گئین جب اونکا گولہ اونکے نزدیک سے گذرا تو دونون مقام بلند یعنے دمدمہ کے اوپر کھڑے ہوے اور اپنی شجاعت کی قدردانی پر بہت پشت خم ہوکر اونھون نے سلام کیا اور پھر بنادیق بھرکر سر کرنے لگے اگرچہ آدمی بکثرت تلف ہوے تھے مگر یہ ارادہ ہوا کہ ان دونون شجاع آدمیون کو زندہ رکھنا چاہیے لہذا حکم ہوا کہ اب گولہ رانی موقوف ہو اور فوج کو حکم ہوا روانہ پیشتر ہو اگر کوئی دو آدمی ایسے نہین جو جاکر دو بدو اون سے جنگ آرا ہون جب یہ حرف زبان پر آیا معاً دو سپاہی قوم روہیلہ تلوار کھینچکر کنارۂ بلند پر سے کودے اور میدان درمیانی طے کرکے مقام مذکور پر چڑہے یہ دیکھکر سب کو فکر نسبت ان دونونکی تھی کہ وہ دونون شجاع خواہ وہ قوی جثہ تھے یا زخمون سے بیدم ہوگئے تھے اور یا کسی اور سبب سے گر گئے مگر اوسی مقام پر جہان سے وہ اس ٹپالن پیادگان اور بیس ضرب توپ کی

روانگی مین سدراہ[۱] ہوئی تھی یہ دونون قوم کے ہارا تھے اور ظالم سنگہ ایک ابر تیرہ درمیان اونکے اور اونکے بخت کے آگیا تھا اور اوسکے دفع کرنے مین اونھون نے اپنی موت چاہی تھی جو آخرکار اونکی نصیب ہوئی ✣

بدل تصدق ہونا جو رعایا سے عمدہ ہروقت سے[۲] ہیچ کام مہاراوکے ظاہر کیا اوس سے جیسا ہمنے سابق بیان کیا ہے سوام دہرم یعنے نمک حلالی کے اوس قسم اور رواج کو ظاہر کیا جو راجپوت کی عادت مین بیان ہوچکا ہے اور اس سے سختی حکومت نائب بھی پیدا ہے کہ وہ رئیس جو صلح کے کلمات درمیان لایا تھا اس یقین کا مقابلہ نکرسکا (ایک اوسکا فرزند زخمی شدید ہوا تھا) گو اوسکو ایسی جاگیر نائب سے حاصل ہوئی تھی جسکا استحقاق وراثتاً وہ نہین رکھتا تھا اور علاوہ برین رشتہ دامادی بھی نائب سے رکھتا تھا ✣

مہاراو پاربتی ندی پر پہونچا اور کہتے ہین کہ اوسنے شناوری کرکے عبور کیا وہ کنارۂ مقابل پر پہونچا تھا کہ اوسکا گھوڑا گولے سے زخمی ہوکر گر گیا قریب تین سو سوار ہمراہ لیکر وہ بروده پہونچا ہمکو کچہ معاوضہ نہین لینا تھا لہذا ہم ایسے اشخاص شجاعان کو جنھون نے اپنا گھر اور اپنے عیال واطفال کو بپاس عزت وحرمت چھوڑ دیا تھا قدیم دشمن اپنا تصور نہین کرسکتے کہ اونکا تعاقب کرکے اونکو نیست ونابود کرین یہ صحیح ہے کہ اونھون نے مقابلہ ہمارا میدان جنگ مین کیا تھا مگر صرف بنظر اپنے تحفظ کے اور اسی امر مین جو عقلاً واجب تھا اور ظاہرا ایسے حاکم کی منظوری بھی اوسکی ہوچکی تھی جسپر وہ بے اعتباری نہین رکھہ سکتے تھے جو حقوق اسنپے دست درازنگ خلاف عہدنامہ کے ہوے تھے اسطرح قطعاً وکلیۃً زائل ہوے اصل ترغیب دہندگان سرکشی واسطے ہمیشہ کے علیحدہ ہوگئے ایک تو بوجہ مرگ اور دوسری بذریعہ جلاوطنی اور سزا جو مفرورین فوج نائب کو پہونچی آئندہ اورونکو متنبہ اور باز رکھے گی اس روز کی بدی پر جو خیال نتھا لہذا کسی رئیس نے تیاری خلاف اوسکے نہین کی تھی اور ہمارے ایک حکم سے ہر ایک دروازہ ملک رجواڑہ مین اونکی درآمد کے واسطے بند ہوتا مگر یہ امر کچہ باعث ضبطی یا جرم کا نسبت اونکے تصور نہین ہوا جو مرتکب اس حرکت کی چند ایسی وجوہ سے ہوئی تھی جنکے خلاف وہ خود نہین کرسکتے اور نہ اوسکا تحمل کرسکتے تھے اور جسکی تعمیل کے واسطے فریب[۳] آمیز توجیہات پیش ہوئی تھین مہاراو کے خیمہ وغیرہ سامان قیام

---

[۱] لفٹنٹ جواب کپتان ایم ملن ہین اور مصنف کتاب ہذا صرف دو افسر تھے جنھون نے یہ واقعہ عجیب دیکھا تھا ✣

[۲] ہیچ ایک چٹھی کے جو روسا سے کلان نے نائب کو بذریعہ صاحب اجنٹ لکھی تھی اوسمین اونھون نے بلے تامل یہ بیان کیا تھا

جواوسیطرح اشاوہ ہگیا تھا تو اوسکے حملہ کو اتفاقیہ ہاتہ سے لگے اوسکے ایسے پیچیدہ فریب اور ایسی حرامزدگی ظاہر ہوئی کہ وہ اور اوسکے ہمراہی شجاع آدمی جنھوں نے نقصان جان ومال اوسکے ہمراہی حاصل کیا تھا وہ جملہ مستحق ترحم[۱] متصور ہوتے تھے فوراً جب سبے بنیادی اونکے حقوق کی ظاہر ہوئی اور جب اسطرحپر وہ اونکی آنکھون کے روبرو ثابت ہوگیا اونھون نے اپنا ارادہ متابعت کا ظاہر کیا نائب کو ہدایت ہوئی کہ وہ معافی عام مشتہر کرے اور رؤسا کو کہے کہ وہ اپنے اپنے مکان کو واپس آوین اونسے کوئی سوال یعنے مواخذہ اس بارہ مین نہین کیا جاویگا اسطرح چند ہفتون مین جملہ ملک مین امن وامان ہوگیا رئیس او جاگیردار اپنے اپنے گھرمین چلے آئے اور اوس حاکم کو دعا کرتے تھے جسنے سزا کو ساتہ رحم[۲] کے مبدل کیا +

کہ جو امر اونھون نے اختیار کیا تھا یعنے تعمیل مطلب ہمارا وہ اونھون نے اونکے معتبر صاحبین کی صلاح سے کیا تھا +

[۱] خزانچی خزانہ دہلی جسنے یہ فریب کیا تھا بعد تحقیقات کامل اپنے عہدے سے برطرف کیا گیا اور یہی سزا میرمنشی دفتر فارسی صاحب سکرٹری گورنمنٹ کے نصیب ہوئی عہدنامجات اور اقرارنامجات خیمہ ہمارا اوسنے برآمد ہوسے جنسے دلیل کافی بخلاف ان معتبر ملازمین کے پیدا ہوئی جن اہلکارونکے باعث یہ واقعہ بد جسکا ہمنے مذکور کیا ہے بروے کار آیا تھا اور ہماری جملہ کوششہاسے دلی کو جو واسطے تحفظ راجہ ترغیب شدہ اور اوسکے شجاع مقبوضونکی عمل مین آتی تھی بیکار کردیا تھا +

[۲] مصنف کتاب ہذا کو جسکے تعلق یہ جملہ امور دقت طلب تھے جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے ہر وقت واقفیت تواریخ باستانی قوم ہارا اور واسطہ باہمی درمیان اون مختلف متوسطون کے سے مدد او دقت بھی حاصل ہوتی تھی شاید جہالت تا اسکی بہتر تھی یعنے صرف آگہی مضمون عہدنامہ اور ضرورت اوسکی تعمیل تام بلا واسطہ ترحم یا امور نصفت جو کچہ تعلق عہدہ سفارت سے نہین رکھتے مگر بغیر قطع نظر کرنے لوازم اپنے عہدہ کے اوسنے قرار دیا کہ سپہ انگریزی سپر تعلقم نہونی چاہیے اور اوس سے نشان آزادی قوم ہارا جسکا لحاظ نائب خواہ مصلحۃً خواہ بوجہ خوف کے کرتا تھا تلف نہونا چاہیے لہذا اوسنے چندروز بعد جنگ کے اپنی ذمہ داری سے اشتہار معافی عامہ کا بابت رؤسا کے مشتہر کرایا اور اونکو طلب کیا کہ اگر اپنے اپنے گھرمین آباد ہوں اوسنے نائب سے کہا کہ اگر کوئی امر مناقض عمل مین آویگا جس سے اوسکا یہ امر ترحم بیکار ہوجائیگا تو گورنمنٹ انگریزی کا باعث ناخوشی ہوگا فوراً جملہ رؤسا نے اس اشتہار کا فائدہ اوٹھایا اور ہرطرح ظاہراً وباطناً نتیجہ اسکا حسب دلخواہ پیدا ہوا اور علاج اوس زخم کا ہوا جو ہماری پاسداری عہد نے بمجبوری لوگون کے دلمین دیا تھا جسے کہ درمیان اونکی زیادتی کی حرکات کو بھی اوسکو تسکین اور اطمینان دینیکی وجوہ پیدا ہوتے تھے جسکا بیان وہ کرتا ہے تاکہ سیرت راجپوت کی ظاہر ہو یعنی سنہ۱۸۲۱ع مین

مہاراو بجانب ناتھہ دوارہ واقع میوار رہگرا ہوا اور ثابت کیا کہ خیالات مذہبی صرف خیالات بلند نظری کی جگہ قائم ہو سکتے ہین اون لوگون نے جنھون نے اپنی غرض خبیثہ کی وجہ سے اوسکو غلط نمائی اور فریب سے آمادہ اپنی تباہی کا کیا تھا اب اوس سے کنارہ کیا اب اوسکی آنکھون کے آگے سے پردہ اوٹھہ گیا اور اوسنے

جب مصنف کتاب ہذا کی ابتدائی نوکری تھی اور وہ تنہا اس ملک مین گشت کرکے اونکے ملک کا جغرافیہ تیار کرتا تھا اور نقشہ اونکی حیثیت ملک کا بناتا تھا وہ سیندہیہ کے قلعہ تہنگڈہ سے روانہ ہوکر ایک گارد اپنے ساتھ لیے ہوے چندیری کے جنگلون مین پھرتا تھا وہانسے سیدہا بجانب مغرب روانہ ہوا تاکہ دریاؤنکا حال جو درمیان بتوا اور چمبل کے واقع تھے دریافت کرے جب گذر اوسکا ملک ہروتی مین ہوا اوسنے اپنا خیمہ مقام بارا مین چھوڑا اور خود اپنے اردلیکر کالی سندہ تک جو بفاصلہ سترہ میل کے تھی چلا گیا تھا یہان سے ہمراہیان اپنے کو حکم آہستہ آہستہ آنیکا دیکر خود اپنے گھوڑے کو پویہ کیا جب قریب شہر بمولیا کے پہونچا چند کسان نے آکر اوسکو گھیر لیا اور کہا کہ وہ اونکے رئیس سے چلکر ملاقات کرے گو اوسوقت بہت تکان اور سواری فاصلہ دراز سے ماندہ ہوگیا تھا مگر انکار کرنا ایسے موقع پر بیوقوفی تھی وہ اونکے ہمراہ گیا اور ایک احاطہ مربع مین پہونچا اوسکے وسط مین ایک درخت پیپل کا تھا اوسکے نیچے چبوترے پر فرش قالین کا بچھا تھا اور رئیس اونکا اپنے جزوی درباری کیے ہوے بیٹھا تھا مصنف کتاب ہذا کی اونھون نے بڑی تعظیم کی اول اونھون نے چاہا کہ اوسکے بوٹ پاؤن سے نکالین مگر بباعث عرق کے جو آیا تھا اونھون نے موقوف رکھا کھانا اوسکے واسطے لائے اور ایک برہمن پانی ہاتہ منہ دہونیکے واسطے لایا گو وہ خود زبان ہندی سے بخوبی ماہر نہتھا اور اونکی زبان بخوبی فہم نہین کر سکتا تھا مگر ایک گھنٹہ نہایت تپاک سے گذرا اور گفتگو ہوتی رہی اس عرصہ مین وہ سب احاطہ آدمیون سے بھر گیا اور عورات بھی بہت جمع ہوئین اور سیاہ چشمان اوس بیگانہ وضع کو دیکھکر تبسم کرتی تھین اوسکو تعجب یہ ہوا کہ عورات بے پردہ بلا خوف بدگمانی اوسکے روبرو کھڑی تھین گو وہ یہ نہین جانتا کہ کس پیشہ کی وہ عورات تھین مصنف کا گھوڑا لنگ کرنے لگا تھا اور یہ حال رئیس مذکور کو دریافت ہوا جب وہ رخصت ہونے لگا تو اوسنے دیکھا کہ ایک گھوڑا اوسکے واسطے اور تیار ہوکر کھڑا تھا مگر اوسنے اوسکی سواری سے انکار کیا بروقت واپس آنے اپنے خیمہ کے مصنف نے بجلدوے اونکی تواضع کے چند اشیاے ولایتی جو اوسکے پاس تھین رئیس کے پاس بھیجین چودہ سال کے بعد ایک روز بعد جنگ ننگرول کے اوسکے پاس ایک خط منجانب والدہ رئیس بمولیا آیا رانی مذکورہ نے بعد دعا کے یاد دہانی دوستی سابقہ کی کی اور درخواست کی کہ اوسکا فرزند جسنے اپنی آبرو کے واسطے رفاقت اپنے راجہ کی اختیار کی تھی محفوظ رہے مصنف کو بڑی خوشی ہوئی کہ اوسکو موقع یہ لکھنے کا درجواب حاصل ہوا کہ اوسکا فرزند بروقت پہونچنے پیغامبر کے اوسکے پاس پہونچے گا یاد ہوگا کہ رئیس بمولیا اولاد رئیس اتہون سے تھا جو اول مین دشمن سخت نائب کا شروع نیابت مین تھا ✦

اب دیکھا کسطرح وہ زندہ رہ سکتا ہے غرضکہ قلیل میں یہ ایک دعوی جو خلاف مضمون اور معنی عہدنامہ اصلی وتتمہ شرائط کے تھا ترک کیا گیا اسپر بصلاح نائب ایک خط اوسکو تحریر ہوا اور وہ فریق اوس مین درج ہوا جسپر اوسکا پھر کوٹہ مین آنا ممکن تھا اسکا جواب منظوری اوسکی جب آیا تو ایک تحریر باضابطہ عمل مین آئی صاحب اجنٹ نے لکھی اور نائب نے اوسکو تصدیق کیا اوس مین صرف یہی نہین درج تھا کسطرح دونون باہم رہتے بلکہ ایک اوسمین علیحدگی حاکم برائے نام اور حاکم عملی کے لکھی گئی جسکے عمل مین آنے سے جملہ مشارکت امور واسطے دوام کے برطرف رہے اور کوئی امر اتفاق یا حیلے پر منحصر نہین رہا مطلب اصلی یہ تھا کہ تجویز امنیت اور آسایش اور داب راجہ کی پیش نظر رہے اور یہ جملہ امور بوسعت تمام سرانجام پذیر ہوے زیادہ تر اوس سے جو اوسکے والد کے بلکہ کسی راجہ کوٹہ کے نصیب تھے اور باہر اندازہ آمدنی ریاست کے تھے جسکے قریب بہتم حصہ کے برابر اونہین قرار پایا تھا جو روپیہ تجویز ہوا تھا وہ برابر خرچ خانگی رانا اودیپور کے تھا جو رئیس جملہ اقوام راجپوت کا بمنظوری سب کے تھا مگر یہ روپیہ بلا دقت آمدنی فراوان ملک کوٹہ سے ادا ہو سکتا تھا یہ نسبت آمدنی نسبت ملک میواڑ کے ✤

یہ تدابیر جب حسب دلخواہ قرار پائین تو یہ امر پیش نظر ہوا کہ اس بددل راجہ کا اطمینان کسطرح کیا جاوے کہ اوسکی خیرخواہی اور بہبود اوسیطرح ملحوظ رہےگی جسطرح تعمیل اوس عہدنامہ کی شرائط کی جسکے انفصال سے اوسکو اسقدر دقت اور تکالیف نصیب ہوئی تھین اوسکے ذہن مین اپنی حیات کی نسبت اندیشہ بوجوہ بوجہ اوسکی بداطواری گذشتہ کے تھا اور اوسی وجہ سے جو امر اوسکے واسطے کیا جاتا تھا نہ بیکار ہو جاتا تھا اوس روز بھی جس روز وہ آمادہ ناتھہ دوارہ سے روانہ ہونیکا واسطے واپس آنے کے ہوا تھا اور یہ امر نہایت کوشش سے ظہور مین آیا تھا کہ اوسکی عدم اطمینان کم ہوئی تھی کہ ایک اور امر نہایت زبون پیش ہوا جس سے گمان تھا کہ اوسکی واپسی حسب بیان بالا عمل مین نہ آوے ایک عضو بریدہ حرامزادہ نے آپکو برادر مہاراو بشن سنگہ نامے قرار دیا اور مشتہر کیا کہ اوسکی عضو بریدگی بحکم فرزند نائب ہوئی ہے اور وہ بدوضع اسقدر دلیر تھا کہ قریب بفاصلہ دو میل کے مقام مہاراو تک آ گیا وجہ اس فریب کی راست نمائی کی یہ ہوئی کہ اوسکی شباہت مناسبت ساتہ شکل بشن سنگہ کے رکھتی تھی اور گو یہ امر ظاہر ہو گیا تھا مگر اوسکے فریب نے جو اثر پیدا کیا تھا اوسکے رفع کرنے کو نہایت ہوشیاری درکار تھی رانا اودےپور نے جو شریک واسطے بہبودی مہاراو کے جسکی ہمشیرہ سے اوسکی شادی ہوئی تھی جب یہ سنا کہ اوسکی جملہ کوشش اس سے برباد جاتی تھی

ہورا وہ اوس حرامزادہ کو گرفتار کرکے شہر مین لایا شہر مین اوسکے حال نے ترحم اوسکے اوپر پیدا کیا
مگر رانا کے غصہ نے اوس شے کو دفع کردیا جسکے باعث سرکشی کا احتمال تھا یعنے اوسنے فوراً اوسکو
قتل کروا ڈالا اور آخر کار یہ دریافت ہوا کہ یہ شخص باشندۂ جیپور تھا اور کسی جرم کے عوض اوسکا عضو
کاٹا گیا تھا اگر اس معاملے کی تحقیقات ہوتی اور نتیجہ برعکس ان معاملات کا پیدا ہوتا اور فریب اور
بے اعتباری نے کشور سنگہ کو اون معاملات مین گرفتار کردیا تھا جو عقل سے باہر تھے اور امید جلد جلد
اوسکے بری ہونا مشکل تھا *

جب یہ اخیر امر بھی ختم ہو چکا تو مہاراو نے اپنی عزلت گزینی جو بیچ مندر کنھیا جی کے تھی ترک کرکے روانہ
بجانب اپنے موروثی ملک کے ہوا بروز آخر سال نائب مہراجی صاحب اجنٹ واسطے استقبال مہاراو کے
اور اوسکے لانے کے بیچ دار الریاست کے گئے اوسکے واپس آنے سے جو کلمات اطمینان کے ہر کہ و مہ کے
زبان سے نکلے اوس سے پیدا تھا کہ اگر کوئی اور امر سوا اسکے کیا جاتا تو وہ خلاف ہوتا اوسی روز
اوسنے آکر اپنی گدی لی جسکو اوسنے دو بار ترک کیا تھا اور اسطرح سے لی کہ پھر کوئی امر سختی یا دقت کا
اوسکو باقی نہین رہا خیالات جو ایسے دل سے پیدا ہوتے ہین جو عادی تصورات مذہبی کا ہوا ہون اونہون نے
امداد اوسکی کی اور بد نصیبی کے خیالات کو کم کردیا اور ان دونون کی وجہ سے اطمینان ہوا کہ آئندہ
اوس سے کوئی حرکت خلاف قرارداد حال سے سرزد نہوگی *

ماورائے تفصیل ذاتی اخراجات کے جو اوسکے اختیار مین تھے اکثر اخراجات ریاست بھی اوسکے زیر نظر
رکھے گئے تھے مثل خیرات اور انعامات بمواقع روزہاے کلان یعنے تیوہار و اداے رسوم خنگی علاوہ
راج جو ہر موقع تیوہار پر کام مین آتے تھے مثل سابق قلعہ مین رکھے گئے اور راجہ بھی قدیم مکان پر دیر
دروازہ درآمد کے رکھا گیا مہاراو ہر ایک روز کلان مین رئیس اور برتر سب سے نشست کرتا اور جملہ
شان و شوکت ریاست اوسکے ہمراہ ہوتی اور جو انعام ایسے موقع پر دیے جاتے وہ بنام راجہ تقسیم
ہوتے تھے جملہ عمارات راج اندرونی و بیرونی شہر اوسکے اختیار مین تھی اور روپیہ اونکی مرمت کیواسطے
علیحدہ رکھا گیا تھا باغات اور رمنہ اور شکارگاہ اور اوسکی سپاہ ذاتی سب اوسکے اختیار مین تھی اور
اوسکی بحالی اور تقسیم تنخواہ اوس سے تعلق رکھتی تھی اور اس انتظام کے قائم رکھنے کے واسطے
ایک افسر با اختیارات کل قرار پایا کہ کوٹہ مین رہا کرے تنخواہ معقول واسطے فرزند کوچک پرتھی سنگہ مرحوم کے

قرار پائی اور بنظر اسکے کہ مہاراو کو کوئی ضرر عائد نہو اوسکے بھائی لشن سنگہ کو جسکی تدابیر ساختہ مہاراو کو تھین جاگیر خاندانی انٹا مین روانہ کیا جو مقام بیس میل کے فاصلے پر ریاست گاہ سے واقع تھا اور اس موقع پر اوسکی جاگیر مین کچہ خواہ مخواہ اضافہ کیا گیا +

ایک مہینا کامل صاحب اجنٹ بعد اسکے وہان مقیم رہے تاکہ جو مصالحت اب باہم ہوئی ہے اوسکو استحکام پیدا ہو صاحب موصوف نے مصالحت فیمابین راجہ اور مادہو سنگہ کے بھی پیدا کی راجہ نے الزام جملہ حرکات کا بہ صفائی اور صاف دلی اپنے ذمے عائد کیا اور دونون نے ہاتہ ملائے کہ آیندہ دوستی باہمی قائم رہیگی اور راجہ نے اپنے طیب خاطر سے ایسے شخص کو یعنے فرزند نائب کو دوستی مین قبول کیا جسکی نسبت الزام جملہ اوسکی خرابی کا وہ لگاتا تھا مگر اب مہاراو کے امور آسایش اور مرتبہ بلا اختیار غیر ہوگئے تھے اور اسی محافظ کے زیر نظر تھے جو زبردستی مطابقت ہر ایک عہد کی مفید اوسکے کراتا +

ظالم سنگہ اس امر سے بہت خوش ہوا اور اوسنے ظاہرا اپنی خوشی بیان کی جسکی نسبت اونسکو اندیشہ تمام تباہی مین گرنے کا تھا وہ آپ کو نہایت ملزم اسوجہ سے کرتا تھا کہ اوسکا طریق خلاف عقل تھا اور اوسنے اس قباحت کی پیش بندی یا پیش بینی اور تحفظ نہین کیا تھا اور صحیح اور سخت الزام وہ اپنے جانشین کی نسبت دیتا تھا اور کہتا تھا کہ اے فرزند تیرے منصوبے مین مین گرفتار ہوا اور ہر نصیحت آخر مین یہ کلمہ اوسکی زبان پر تھا +

کیا ایک عجیب امر متعلق بقسوم معلوم ہوتا ہے کہ یہ کار عظیم صاحب تدبیری عہد نائب اوسی مقام پر وقوع ہوا ہو جہان ساٹھ سال پیشتر ابتدائی کارروائی اوسکی بروے کار آئی تھی کیونکہ میدان بتوارو[1] کا ملحق میدان منگرول سے تھا اس روز یادگار مین کیا کیا خیالات گذرتے ہون گے جب وہ یاد کرتا ہوگا کیا وہ سابق اس میدان مین بروے کار لایا تھا کہ اوسی تلوار نے جسنے آزادی کوٹہ کی متابعت امبر سے بزور حاصل کی تھی وہی اب بخلاف پوتے اوس راجہ کے عمل ہوتی ہے جسنے بجلدو سے خدمتگذاری کے عہدہ جلیلہ قسم اول ریاست کا بخشا تھا اگر کوئی شاعر ہندی پیشین گوبھوانی کی تعریف ترک کرکے حالات ساٹھ سال نائب کے بیان کرتا اور اول مین اوسکا حال مین جوانی کا لکھتا کہ وہ تماشہ سمجھا کر میدان بتوارو مین منتظر حملہ آوری سواران کچھواہا بیٹھا تھا اور بعد عرصہ دراز کے وہی شخص ضعیف اور نابینا ہو

[1] جنگ بتوارو سمت ۱۸۰۷ یا ۱۷۶۱ع مین وقوع مین آئی تھی اور جنگ منگرول تباریخ یکم ماہ اکتوبر ۱۸۲۱ع مین +

جب رعشہ اوسکے بدن پر طاری ہوگیا تھا ب واری اک گروہ مختلف القوم اور رسوم کے بخلاف اور بمقابلہ
اسپے راجہ کے پوتے کے اور اوس قوم ہارا کی اولاد کے واسطے حملہ آوری کے جاتا تھا جنھون نے
اوسکی اعانت شائستہ بیج حاصل کرنے نیکنامی اور نام آوری کے کی تھی کیسا ایک اثر ایسے شخص کے
دل پر پیدا کرتی جسکو صرف آواز بوم نے جو بالا خانے پر بولا تھا اندیشہ مند کرکے جادہ راستی عقل سے
منحرف کردیا تھا +

بعد از حسب مراد ختم ہونے اِن واقعات رنج افزا کے نائب اپنے مقام یہ چھاونی مین واپس گیا اور
تجویز کی کہ کل ریاست مین ایک دورہ کیا جاے کہ جو بدانتظامی وقوع مین آئی ہے اوسکو فرو کرے
اور پھر ریاست کی کارروائی کو جسکے درست کرنے مین اوسکی عمر کثیر صرف ہوئی تھی اور جو اونھین
لوگون کی خام خیالی اور خیالات فاسد سے جو اوسکے انتظام کے واسطے مامور تھے خراب ہوجاتی
درست کرے وہ اکثر ایسی تکرار مین زبان پر دونون ہنگام بہبودی اور نقصان کے لاتا کہ میرے
رشتہ دارون نے مجکو ترک کیا ہے اور میرے خاندان کے لوگون نے مجھے فراموش کردیا ہے
مگر ظالم سنگہ کو وہ موقع یا وجہ اپنے رنج کا نہ تھا جو جوب کو تھا اور نہ وہ مثل اوسکے یہ زبان پر لاسکتا تھا
کہ اگر میری زمین میرے خلاف نالشی ہو کہ مین نے اوسکا ثمرہ بلاقیمت کھایا ہے یا اوسکے مالکان کی جان
تلف کرائی ہے تو گیا دہ بجاے گندم کی بیکار درخت بجاے جو کے پیدا ہون[سلہ] اب بھی اوسکی قوت عقل نے
عرصۂ قلیل مین ہر ایک شے کو صورت بہبودی کی پیدا کی اور چند ہفتے کے عرصے مین نشان بھی
اِن فسادات کا جسنے جملہ ملک کو جگہ سے ہلا دیا تھا اور جس سے اندیشہ تھا کہ کل ملک دریاے خون مین
غرق ہوجاے گا باقی نہ رہا راجہ پھر گدی پر بیٹھا اور زیادہ تر آسایش اور استحکام کے ساتھ بہ نسبت
اوسکے کہ اوسکو قبل از عہدنامہ حاصل تھی عمائد نے اپنے اپنے علاقے پائے اونمین سے ایک کا ہ بھی
تلف نہین ہوا تھا اور نائب کے گھر کھیتی کا کچھ نقصان پیدا وار نہین ہوا تھا تجارت پر کچھ نقصان عائد
نہین ہوا تھا اور راے عوام کو جو برملا اِن امور کی نصفت پر شبہ کرتے تھے اطمینان اونکی نتیجے سے ہوا
نائب پانچ سال بعد اسکے زندہ رہا اوسکا جسم لاغر اور ضعیف اوسکے ارادہ بارے مشقت طلب سے
کمزور ہوگیا تھا اور وہ اوسیطرح جفاکشی کے رعشہ کے عالم مین بھی رہے اور اوس قفس بوسیدہ کے

سلہ۔ جوب باب ۳۱ +

لائق محبوس ہونیکے نہ تھے جس مین وہ مقید تھے اگر کوئی مورخ اوسکے حالات اور ارادے جمع کرے یا اس شخص
عجیب کی عادات کی تحقیقات کامل کرے تو ہم اوسکو کس قسم کا تصور کرین اگر حرکات اوسکی عمر کی جو اس
تواریخ مین ہمنے ارادہ مندرج کرنے کا کیا ہے تلاش کو اطمینان دے تو ہم کہتے ہین کہ اوسکا اصل حال ہم تک
نہین پہونچا ہے اصل ارادے اوسکے بابت ان حرکات کے سوائے عالم الغیب کے اور کسیکو معلوم نہین
کوئی شخص کبھی اوسکا محرم اسرار نہین ہوا یہ شخص شروع کارروائی ریاست سے اخیر تک جسمین اسّی برس سے
زیادہ عرصہ گذرا ہمیشہ یہ کہتا تھا کہ میرا اسرار میرے پاس ہے یہ عجیب علامت اور ایسی کارروائی دقت طلب
عرصہ دراز مین اوسکی اصلی عادت پر دال ہے جوش فرحت یا خوشی فتح یا تحریک ترحم جو اکثر سخت قسم کے
پیدا ہوتے ہین اور نہ اتفاقیہ اشتغال طبع یا وقوع خوشی یا رنج یا امید بلکہ معاوضہ ستانی بھی اوسکے اصلی
مطالب کو منصۂ شہود مین نہین لاسکتی تھی اکثر یہ دریافت ہوا ہے کہ اوسکی بلند نظری خود آشکارا ہو گئی
اور اسی وجہ سے اوسکا مطالب فوت ہو گیا مگر یہ اون لوگون کے نزدیک جو اس قصور عقل مین مبتلا تھے
ایسا تھا کہ فرشتہ بھی تصور کرتے ہین مگر وہ اپنے ارادے کے اسباب پر اطمینان کلی رکھکر ہرگز اوسکو
فروگذاشت نہین کرتا تھا گو دراصل امید مین وہ گرمجوش اور سخت کوش تھا اور مزاج مین بھی اوسکی غصہ تھا
مگر وہ ان عادات جبلی پر غالب تھا اور بلا اضطرار انتظار رنجیدگی معاملہ کیا کرتا تھا نیز ایام بے تمیزی جوانی مین
اوسنے یہ غلبہ اپنی عادات مذکورہ پر حاصل کیا تھا اوسکا بہ ردیہ مزاج جو صغر سنی سے تھا باعث اوس کے
محفوظ رہنے کا اون سرکشیون سے ہوا جو خلاف اوسکی حیات کے ہوتی تھین اور جو دقت اور مشکلات
اون مین واقع ہوئین اونکے باعث خواہ مخواہ علاج مین بھی ترقی ہوئی کوئی امر ایسا نہ تھا کہ نہایت کمینہ نہو
جو وہ نہ کرتا یا عمل مین نہ لاتا اوسکی ذاتی سادگی نے وقت ضرورت بے تکلفی کو ایک پردہ قابل تعریف کا
کر دیا تھا اور اوسکی توجہ بلا تامل بجانب اعانت رسوم مذہبی نے اوسکی صرف تصدیق کو معتبر اور مقبول
کر دیا تھا اوسکے تحمل اور بردباری نے زیادہ تر وزن یعنے سنگینی اوسکی رائے کو دی اور اوسکی تجویز کو
صادق گردانا اور اوسکی خوش خلقی نے رائے نیک ماتحتان حاصل کی اور جو اوس سے برتر تھے
وہ اوسکی خوش آمد کرنے سے اوسکی جانب ہوتے تھے اور خوش آمد مین یہ شخص یکتا تھا بالاتر ان جملہ
عادات سے اوسکے کلام مین وہ اختصار تھا جیسے ذو معنی کلام پیشین گویون کا ہوتا ہے جسکے باعث
کچھ نہ کچھ واسطے غور کرنے سامعین سب کے رہتا تھا اور کوئی امر وہ بیان کرے یا نہ کرے مگر سامعین اوس سے اتعاظ

اوسکی نسبت منسوب کرتے تھے کوئی شخص زیادہ تر رائے نیک کے حاصل کرنے مین آمادہ نہ تھا اور نہ کوشش اوسکے حاصل کرنے مین کرتا تھا اور درمیان اوسکی عمر درازکے تا واقع ہونے اس واقعہ کے جو اوپر مذکور ہوچکا ہے وہ ایسے امور زیادتی اور معاوضہ ثانی پر ایک پردہ ایسا حکمت عملی سے ڈالتا تھا جس سے زیادہ از نصف اونکی زبونی پوشیدہ ہوجاتی تھی اوسکا یہ مقولہ تھا کہ انسان ظاہر بین ہین اور مطابق اس قول کے اوسکی توجہ اسپر زیادہ تر رہتی تھی کہ ظاہر خراب نہو اور کبھی کسی کی طبع کو رنجش حتے الوسع نہ پہونچے لہذا جب اوسنے علاقجات جاگیرداران قوم ہارا ضبط کیے تو اول اوسنے اون کھیتون مین تخم ریزی کی جنکو وہ لوگ کاشت نہین کرتے تھے اور اس طرح تمیز سستی اور چالاکی مین جتا کر اوس اختلاف کو جو اس سے پیدا ہوتا اپنے مفید بہبت کرلیا اور جب اوسنے کام راجہ کا اپنے تعلق کیا تو اوسنے اول تزک اور نشان راجہ کو ترقی دی اور گدی کو جواہرات وغیرہ سے نہایت درجہ کی رونق بخشی وہ خوب جانتا تھا کہ دنیا جواہرات اور آرایش پر مفتون ہے اور درحقیقت راجہ کو نہ ایسے تزک اور شان سے کبھی پیشتر برآمد نہین ہوتا تھا جیسا وہ اوسوقت مین نکلتا تھا جب وہ جملہ مراتبات راج پر سوائے نام راجہ کے قابض تھا ہر ایک اوسکی حرکت سے پیدا تھا کہ وہ عوام الناس سے اور اونکی عادات سے جنمین وہ تھا خوب ماہر تھا مرہٹہ لوگونکو جو بہت ہوشیار مشہور ہین وہ فریب دیسکتا تھا اور خودپسند اور مغرور راجپوت کو خاموش کرسکتا تھا اور تعریف انگریز سے بھی حاصل کرسکتا تھا جنکی رائے ہرگز مائل نسبت لیاقت ایشیا والونکے نہین ہے اپنے ملک کے لوگون کا وہ معتقد علیہ بیچ رسوم مذہبی اور خیالات آبرو کے تھا مگر گو یہ مشکوک اور مشتبہ متصور ہو وہ اکثر اونکے خلاف بھی عمل مین لاتا تھا گو خلاف ورزی اوسکی ایسی بتدریج اور مخفی تھی کہ صرف وہی شخص اوسکو سمجھ سکتا تھا جو اوسکی تدابیر کی کارروائی درجہ بدرجہ پر چشم تلاش رکھتا تھا اور ایسے شخص کو اوسکا مزاج اجتماع ضدین معلوم ہوتا تھا یعنے فیاض اور جزرس ظالم اور محافظ ایک ہاتھ سے مالا مال جواہرات عطا کرتا اور دوسرے ہاتھ سے دہم حصہ گوشہ گزین کے کیسے مین سے لیتا تھا ایک روز علاقجات قدیم رئیسان کے ضبط کرتا اور دوسرے روز بکشادہ پیشانی کسی رئیس جلاے وطن کو بخاطرداشت استقبال کرکے اوسکی پرورش اور ترقی درجہ بدرجہ کرتا جب تک کہ آخرکار تنزل امور انسانی آنے سے اوسکی پرورش اور پرداخت کو غیرضروری قرار دیتا ❊

ہمنے سابق بیان کیا ہے کہ اوسکی کچہ توجہ اس سبب سے نسبت سرودسرایان کے تھی اور وہ مثل آمیوکلیشن کے

دشمن کیمیاگرونکا نہ تھا کہ یہ دونون فعل مجمع عام یعنے طوائف انام کو کچھ فائدہ نہین بخشتے لہذا ان دونونکی خاطر داشت ملک کوٹہ مین نہین ہوتی تھی مگر دشمن نائب کے یہ بیان کرتے تھے کہ وہ اونکی لیاقت کے سبب اونکو ناپسند نہین کرتا تھا بلکہ اوسکو قسم اول سے توبیوقوف بنایا تھا اور دوسری قسم کو لوگ اوسکا مضحکہ کرتے تھے اوسکی سزا دہی قسم ڈاکن کی بعینہ موافق ہدایت مندرجہ ڈیٹی ہٹیونش کے تھی یعنے تم کسی ڈاکن کو زندہ نرکھو (کتاب اکسودیاب ۲۲ شعر ۱۸) اور اوسکی سزا دہی مرگ سے بھی زیادہ تر زبون تھی ایسی جادوگرنیون کے واسطے گولہ آہنی تاب دادہ سزا کم از کم تھی کیون کہ یہ خوب معلوم تھا کہ وہ بوجہ اپنے جادو کے یہ کام بلا تکلف کرسکتی تھین دوسری آزمایش اونکی یہ تھی کہ اونکو تالاب مین ڈالدین اگر وہ غرق ہوجائین تو بیگناہ ہین اور اگر وہ غرق آب نہون تو اونکی قوت سحر ظاہر اور لتو بڑہ مرچ کا اونکے منہ مین باندھتے ہین اگر خفا سے گلو اوسکی تیزی سے اونکا نہو تو یہ بھی ایک دلیل اونکے جرم کی ہی ایک اور وضع امتحان ملائم تر یہ ہے کہ مرچ خشک اوسکی آنکھ مین ملتے ہین یہ طریق عام ہے اور اگر اس امتحان مین اونکی آنکھ سے اشک نہ آوے تو اوسکو بہ صحت ڈاکن یعنے ساحرہ کہتے ہین یہ ڈاکن مثل ویمپایر جرمن کے ہین جنکا ذکر شاعران قوم جرمنی کرتے ہین اور گمان یہ ہے کہ یہ ساحرہ جس پر نظر ڈالتی ہین اوسکے کلیجے کو رفتہ رفتہ بقوت سحر کے کھا جاتی ہین لہذا ابوالفضل نے بمقام تذکرہ شدہ جہان یہ بکثرت ہوتی ہین لکھا ہے کہ یہ جگرخور کہلاتی ہین ایک نگاہ اس ڈاکن کے واسطے مار ڈالنے کسی آدمی کے کافی ہے مگر کوٹہ مین ایسی کم ہین جو متصف ساتہ نام ڈاکن کے ہوسکین گو قدیم زمانے مین انکا ذکر بہت تھا جب بوجہ وہم اور بدقسمتی کے یہ بدنامی اکثر کی نسبت منسوب ہوتی تھی *

جو نقصان سستی سے وہ واقف تھا لہذا لفظ اختتام کو بجا بہی موسم سرما کے اوسپر گذر چکے تھے کبھی اوسکے دلمین متمکن نہین ہوتا تھا وہ جانتا تھا کہ گدی راجپوت ہمیشہ اوسکے گھوڑے کے عقب مین ہونی چاہیے اور جب بے بصارتی نے اوسپر غلبہ کیا اور وہ شکار گھوڑے کی سواری سے کرنے مین معذور ہوگیا تو وہ پالکی پر سوار ہوکر شکارگاہ مین جاتا تھا اور ہزارہا آدمی اوسکے ہمراہ ہوتے تھے سواے موقوف کرنے خاموشی اپنے ہمراہ جاگیرداران کے یعنے اونکو موقع گفتگوے عام دینے کی اوسکو اور بھی مطالب اس امر مناسب طبع سے حاصل ہوتے تھے بیچ ابتہاج بخش اس کھیل یعنے شکار کے وہ آراے صاف اپنے ہمراہیون کی سماعت کرتا اور اونکی محبت اس شغل راجپوتی سے

اپنی جانب مائل کرتا کیونکہ عمر ایک راجپوت کی بغیر ایسے شغل کے سست گذرتی تھی اور جنگل مین وہ ہزار ہا آدمی
ہمراہ لیکر شکار سے دل خوش کرتا اور مہار شتران اوسکے ہمراہ پر از میدہ و شکر و مصالحہ اور کلان کلان سامان واسطے
اوسکے باورچی خانہ کے ہمراہ رہتا تھا اور درمیان ایسی خوشوقتی کے وہ امور انتظام مین مشغول ہوتا
اور تدابیر ملک غیر اور تجارت مین وقت صرف کرتا اور تفصیل اپنی مستاجری کی اور فوج کی ملاحظہ کرتا اور
رپورٹ پولس کی سماعت کرتا بلکہ عین گرمی ہنگامہ شکار مین جب کہ لو چارون طرف سے چلتی تھی ذات قدیم کو
مثل ہمارے الفنٹن پاوہ ... کے یا مانند سینٹ لوئس فرینک والون کے ایک درخت پیپل سایہ دار کے نیچے
انصاف کرتے ہوئے دیکھتے تھے اور ایسے روز خوش کے آخر مین رسوم مذہبی ادا ہوتی تھی اور کلام
بزرگان دین پڑھتے ... کے واسطے رقت مہیا تھا کبھی کسی فعل مین جلدی
نہین کرتا تھا اور نہ اوسکو کوئی ناداستگی مین پایا جب وہ بالکل نابینا ہوگیا تھا اور اپنے نام کو بھی دستخط
نہین کرسکتا تھا تو اوسنے ایک مہر کندہ کرائی اور ایک اہلکار معتبر کے سپرد اوسکو کیا تھا اور حکم تھا کہ جب
حکم ہو تو وہ اوسکو چھاپ کردے یہ نقصان ایک قوت کا اوسکی ہوا تھا اوسکا معاوضہ دوسری قوت کی
ترقی سے ہوگیا تھا ... نابینا ہونے سے ہوگیا تھا تاہم کوئی شخص اوسکو ہیچ پسند شبیہہ یا دیگر
پارچہ جات کی فریب نہین دے سکتا تھا اوسکی استری اور قماش کو وہ مس کرکے شناخت کرلیتا تھا بلکہ
یہ بھی کہتے ہین کہ وہ قیمت الماس سے شناخت اون بھی کرلیتا تھا ٭

اگر یہ مسئلہ صحیح ہے کہ اوس آدمی کا شکرگزار ملک ہوتا ہے کہ گھانس بھی ایسی جگہ پیدا کرے جہان
کبھی پرکاہ بھی نہین ہوتا تھا اور کسقدر تعریف اوس شخص کی ہونی چاہیے جسنے نفائس روزگار
ایسے مقامات پر پیدا کیے جہان کبھی ایک پرکاہ بھی روئیدگی پذیر نہین ہوتا تھا اور جسنے کوہ ہاے
خشک پر جو گرد اوسکی دارالریاست کے تھے مٹی قائم کرکے پیداوار عربستان اور سیلون اور ممالک
مغربی کے پیدا کیے اور جسنے کوہ ملیبار سے نارجیل وغیرہ کے درخت لاکر نصب کیے اور اس قول کو
بیفروغ کردیا کہ ایسے درخت سواے مقامات متصلہ کنارہ سمندر دوسری جگہ نشوونما نہین کرتے اوسکے
باغات مین سیب وغیرہ کابل اور انار مشہورہ گنگلا کا باغ واقع صحرا اور سنگترہ ہر قسم پیوند آگرہ اور سلہٹ کا
اور انبہ سرنگون اور چمپی کیلہ ... اور ... راجپوتانہ موجود تھے بعض چاہات کہ جو واسطے آبپاری
اون باغات کے ... ہزار روپیہ فی چاہ

صرف ہوا تھا اور اونسنے اپنے دوستونکو تعینات کردیا تھا کہ سواے اوسکی تعمیل احکام کے اور کوئی اور عہدہ
نہین کر سکتے لہذا ایک اشارہ اوسکا ایک کام کے سرانجام کے واسطے کافی متصور ہوتا تھا اور نہ ہماری
سوسائٹی کاشتکاری سے انعام مل سکتا تھا کیونکہ پیوند وغیرہ بہتری کو اسقدر بڑھایا تھا کہ ہر ایک سیب خربوزے
جتنا پیدا ہوتا تھا ہیچ علم کشید کے بھی اونسنے شہرت پیدا کی تھی اوسکا عطر گلاب و چنبیلی یعنے سمن اور کیتکی
اور کیوڑا ایسا بہتر تھا کہ دوسری جگہ نہین ہوتا تھا اور کچھ ضرورت نہتی کہ اسواسطے دیکھنے پشمینہ کے کوئی
کشمیر کا قصد کرے اسواسطے کہ اونسنے پشم وغیرہ مقام مذکور سے کوٹہ مین طلب کیا تھا اور بافندگان کشمیری
طلب کیے تھے کہ وہ آکر روبرو ظالم سنگہ کے پشمینہ تیار کرین مگر رباب کا ان جست کہ اونسنے دریافت کیا
کہ اوسکی محنت کا نتیجہ ساڑھے سولہ آنے بھی نہوگا کیونکہ وہ نصف آنہ منافع پر بھی قناعت کرتا لیس آخر
اسکے کارخانے کو موقوف کیا تھا اوسکی تلوار اور بندوق کے کارخانے نے بھی بڑی شہرت پیدا کی تھی
اور اوسکی بندوق مثل بندوق بوندی کے توڑا اور کاریگری مین ہوتی تھی ❊

اوسکے گروہ کشتی گیران سے جو جیٹ کہلاتے تھے اوسکی نام آوری بناہی تھی اسکے صرفہ کیواسطے
ایک مرتبہ پچاس ہزار روپیہ سالانہ جمع ہوا تھا مگر اوسکے کشتی بہ قوت اور فن کشتی گیری مین ملک ہندوستان مین
یکتا اور بے مثل تھے اور بڑے مشہور پہلوان دوسری ریاستونکے اگر کوٹہ مین آتے تو آسمان دیکھتے
اور عہد جوانی مین ظالم سنگہ صرف دست و پائی کشتی سے خوش اور راضی نہین ہوتا تھا بلکہ اوسکی جیٹ
باگ نکھہ[1] یعنے ناخن شیر آہنی بنواکر اوسکو ہاتھون مین پہنکر کشتی کرتے تھے اوس سے ہر ایک کا گوشت
پھٹ جاتا تھا مگر شجاع اور جنگ آزمودہ امید سنگہ بوندی والے نے اس حرکت وحشیانہ کو موقوف کرادیا
ایک مرتبہ جب وہ دوارکاجی سے درشن کرکے واپس آتا تھا اوسکا گذر کوٹہ مین ہوا اوسوقت ظالم سنگہ
اگیارہ مین تھا اور اوسکے دو کشتی گیر پہلوان جنگ پر آمادہ تھے اس شجاع قوم ہاڑا کی موجودگی کے باعث
وہ خونی آلہ موقوف رہا اور اوسنے بخوف وہراس نائب کو ملامت کی کہ اسقدر روپیہ ایسے نالائق
فرقے پر خرچ کرتا تھا رہیے بلکہ اوس روپیہ سے پرورش اور پرداخت راجپوتان مناسب اس گفتگو اور ملامت کا
کچھ اثر نائب پر نہوتا مگر اس راجہ نے جو تیر تحمل کرتا پھرتا تھا غصے مین آکر ہار جملہ جیت کی گردن سے
اوتروادیا یعنے اپنی سپر زمین پر رکھکر اوسپر اونسنے اپنے جملہ اسلحہ جو اوسکے جسم پر ہمیشہ رہتے تھے

[1] اسکا ذکر کرنیل برگ صاحب نے اپنے ترجمہ حالات راج ملک الیشیا جلد دوم مین درج کیا ہے ❊

اوتارکر رکھے یعنی اپنی بندوق مع ساز و سینگڑہ اور تلوار اور خنجر اور تیر وغیرہ اور حکم دیا کہ کوئی شخص اسکو ایک ہاتھ سے اوٹھالے جملہ پہلوانان نے کوشش کی مگر کسی سے نہ اوٹھے مگر سری جی نے گو ساٹھ سال کی عمر اوسکی ہوگئی تھی ایک ہاتھ سے اوسکو سر سے بلند کرکے کئی لحظہ تک ہاتھ پر رکھا قوم ہارا اپنے رئیس کے اس کام سے بہت خوش ہوئی اور جملہ جیت نے اپنے سر فرو کیے اور اوس روز سے نائب کی نظروں سے گرگئے مگر یہ حرکت بیوقوفی اوسکی صغرسنی کی تھی نہ کبرسنی کی اپنی کبرسنی میں وہ مثل درخت کلان چنار کی تھا گو دست بردزمانہ سے کمزور اور ضعیف ہوگیا تھا مگر جسقدر طوفان اوسکے گرد ہوتا تھا سب میں ثابت قدم اور مضبوط رہتا ❊

اب ہم ختم کرتے ہین اگر اوسنے تتبع دائیوکلیشن کی کی ہوتی اور حکومت ویدی ہوتی تو ایک اور سبب تمیزی عقل انسان کی پیدا ہوتی اوسنے ایسا نہین کیا بنظر اپنی نیکنامی اور شہرت حاکم عامل کے اور نیز بواسطہ بہبود راجہ کے اسکا افسوس ہے اور زیادہ تر اسوجہ سے کہ اوسکی چہڑی حکومت کمزور رہاتہ مین بعد اوسکے آئی اوسنے اصلی تاج ساٹھہ سال تک کیا جو زمانہ مساوی عہد حکومت دارا بیدو الہ کے تھا اور ایسی ایسی مشکلات سر کین جنسے دل بیگہ رون کا بھی پہلو تہی کرتا اوسنے اپنے جملہ دشمنان بیرونی اور اندرونی یعنی ملکیہ اور غیر ملک پر فتح حاصل کی اور اوسکی جملہ تدابیر نسبت بندوبست ہروتی کے اختتام کو پہونچ گئی تھین ❊

درمیان اون وجوہ کے جنہون نے لاچار اوسکو حکومت حوالہ کردینے پر کیا نہایت مستحکم شاید یہ نسبت معاوضہ قدرت الہی اور راجہ کے یہ تھی کہ اوسکو اندیشہ اپنے جانشین کی نالیاقتی کا تھا مگر اوسکے اس خیال کا معاوضہ بہتر لیاقت عجیب اور قبل از انقضاے عمر اوسکے پوتے کے ہوگیا جسکو وہ نہایت عزیز رکھتا تھا اور جسکو وہ جانتا تھا کہ اوسکے نام کو زندہ کریگا اور غرور نے بھی جو عادت اوسکی تھی ایسی سپردگی حکومت کو منع کیا تھا اوسکو اندیشہ تھا کہ دنیا یہ خیال کریگی کہ اوسنے بوجہ اسکے کہ اوس سے سرانجام نہوسکا حکومت سپرد کردی تھی اور اوسنے خزانے کو پسند کیا بہ نسبت اس خیال کے کہ وہ گدی حکومت سے خارج کیا گیا تھا لائق اور ہوشیار اہلکاران جلیل ایسے خیال کو پسند کرتے ہین اور اوسکے جملہ خیالات کو بالاتر کرنے کی لیے یہ سبب ہے کہ عوام اوسکے احسانات کے جو اوسنے بوجہ حکومت بلاشرکت کے کیے تھے شکرگذار ہوکر تائید کرتے تھے تاہم ضعیفی عمر و کمزوری جسم اور خواہش آسایش اور عبادت نے

اون خواہشونکو پیدا کیا جو اوسکی زبان سے نہین نکلتی تھین مگر خواہشہاے مختلف درمیان مین آتی تھین اور یہی تکرار درمیان نیت نیک اور بد کے اوسوقت تک جاری رہی جب تک وہ وقت گذر گیا جو ترک کرنا باعث حرمت کا ہوتا اگر وہ اس تجویز کی تعمیل کرتا اوسکی بدولت زیر مثل چارلس پنجم کے ہوتی نہ مثل شاہ روم کے اور زیر سایہ ناتجربہ کاری او سنے وہ آرام پایا ہوتا جو ڈایوکلیشن کو مقام سلونا مین نصیب نہین ہوا تھا اور چونکہ وہ خوب حکمت عملی جانتا تھا اور لوگون کی طبیعت سے خوب آگاہ تھا وہ اسکو خوب عمل مین لاتا جو کہا ہے کہ کچھ فرق درمیان حکومت اور انسان اور خدمت گذاری خدا کے ہونا چاہیے یعنی حکومت دنیا کی اور خدمت گزاری خدا کی دونون برابر ہین +



روانگی اودےپور کی گھاٹی سے - چشمہ کھیرودا - قدیم مندر مندلیشر کا - بہارتی وار اوس مین مندر جینین کے کھیرودا - متعلق تواریخ تنازعات میوار - کارہاے عظیم سنگرام سنگہ - اوسکا مقام کھیروداکا حاصل کرنا - عجیب موقع نازک جے سنگہ وارث متبنےٰ سنگرام سنگہ کا - سہولیت جسکے ساتہ ملکی اتفاق مشرق مین عمل مین آتے ہین - کفایت کاشتکاری کھیرودا - عجیب خصلت کاشتکاری نلیٹگر کی - مقام ہنتیا - قطعات کلان اراضی کے جو مذہبی بخشش مین دیے گئے ہین - مقامات ہنتا اور ویندیاکا ویر اراضی عطیہ مذہبی کے آباد ہونا - راجہ ماندہاتا - اوسکی نسبت کے اقوال - اوسکا اشومید کرنا - اور شیونکو مقام منیار عطا کرنا - عطیہ کا کندہ ہونا ایک ستون پر - کارہاے نمایان راج سنگہ کے بمقابلہ مرہٹہ - موروں سرحد ملک میوار - خیالات نسبت اوسکے - مصنف کی تدابیر ملکی ہنگام قیام اون کے مقام مذکور مین ✤

مقام اودیپور بتاریخ ۲۹ - ماہ جنوری سنہ ۱۸۲۰ع روزنامچہ جو اخیر جلد اول کتاب ہذا مین درج ہی تا ہنگام مراجعت مصنف بمقام اودےپور بعد دورۂ کامل ماروار اور اجمیر کے لکھا ہے بعد ازان صاحب موصوف مقام مذکور مین جو مقام قیام اونکا تھا تا تاریخ ۲۹ - ماہ جنوری سنہ ۱۸۲۰ع مقیم رہے بعد ازان بوجہ امور ضروری لازم آیا کہ وہ ریاستہاے بوندی اور کوٹہ کا جواب اونکے تعلق کیے گئے تھے ملاحظہ کرتے لہذا اونھون نے ارادہ کیا کہ اس موقع کو فروگذاشت نہ کرکے کیفیت باشندگان اور طریق بود و باش اونکے اپنی کتاب مین

ایذا دکرے کیونکہ اب تک اس ملک مین کسی ولایت والے کا قدم نہین پڑا تھا +

اگرچہ ہم ایک مہینا بھی گھاٹی اودے پور مین نہین رہے تھے مگر ہم سبکی یہ خواہش تھی کہ ہم موسم کے لپسند کے فائدے سے اوٹھائین جو موسم سرما ہندوستان ہمیشہ پیدا کرتا ہے اور جس سے انگریز ونکو جو ہواے گرم مین اور باد سموم مین یہان رہتے ہین نہایت اہتزاز بخشتا ہے اس تاریخ مین تھرمامیٹر یعنے آلہ موسم شناسی انگریزی بیچ اس گھاٹی پہاڑ کے بوقت صبح مقام انجماد پر رہتا تھا اور رفتہ رفتہ آکر ۹۰ درجے پر قیام کرتا تھا اور مطلع آسمان صاف تھا کوئی لکہ ابر نظر نہین آتا تھا اور شب کو تابندہ اختر نگاہ کو خیرہ کرتے تھے +

مقام کھیرودا — تباریخ ۲۹ — ہم بلندی کوہ تو س سے روانہ ہوے اور پندرہ میل انگریزی کی منزل کی (ہندوستانی صرف شش ونیم کروہ ہوا) اور آکر برلب چشمہ وسیع کھیرودا مقام کیا راستے مین میدان سرسبز اور شاداب پایا مگر مدت سے اس مین قلبہ رانی نہین ہوئی تھی تین میل کے فاصلے پر مقام ڈبوک سے ہمنے اپنی ندی بیرس نامی سے عبور کیا اور بموضع دورولی مین ایک فرع خرد اس دریا کی جا بہی ہے یہ فرع ایک غار مین جاکر بشکل جھیل ہو جاتی ہے یہان ایک نہایت دلچسپ مندر بنام مندیشر (شیو) اس فرع دریا کے کنارے پر تعمیر ہے اور اوسکی ساخت سے قدامت اوسکی ظاہر ہے وہ نقل اون مشہور مندرونکی ہے جو برلب دریاے چندراوتی متصل کوہ ابو تعمیر ہے اور اوس مثل کو تصدیق کرتا ہے کہ قاعدہ تعمیر قدیم زمانہ کی مبنی اوپر قاعدہ مقررہ کے تھی یعنے اون مین کچھ تبدیلی نہین ہوتی تھی +

ہم لوگون کا گذر ایک میل بجانب راست سراے سورج پورہ کے ہوا یہان ہم ہمارے توپخانے کے دلدل مین پھنس گئے یہ شہر جو ماتحت رئیس کنورہ کے ہے اور رئیس مذکور ایک منجملہ سولہ عمائد میوار کے شمار کیا جاتا ہے نہایت قدیم شہر مشہور ہے اور بھرتری برادر کلان بکرماجیت اوسکا بانی مبانی مشہور ہے اگر ہم کچھ اعتبار اوپر اقوال قدیم کے رکھین تو سات سو پچاس مندرونکے گھنٹے جو خصوصاً جین مت کے تھے ایک مرتبہ اسکی دیوارون مین بلند آوازہ ہوتے تھے اور یہ دیوار چند میل طول مین تھی مگر اب بعض بعض علامت اونکی موجود ہے اور جو علامات اونکی اب قائم ہین اونسے پیدا ہے کہ وہ نہایت عمدہ تھی ڈیڑہ میل کے فاصلے پر مقام کھیرودا سے ہمارا گذر موضع کھیرسا مین جو ایک موضع کلان خیراتی برہمنان کا ہے ہوا +

کھیرودا — ایک عمدہ مقام ہے اوسمین ایک قلعہ ہے اور دو خندق اوسکے گرد ہین انمین پانی دریا کا حسب مرضی اپنی وہ لا سکتے ہین چونکہ یہ موضع اوپر شارع عام درمیان دارالریاست قدیم اور جدید کے

واقع ہے لہذا آٹھوان جنگ تنازعات باہمی مین ہوا کرتا تھا یہ مقام اول بیچ قبضہ راوت جے سنگہ لاواوت کے تھا جو وارث متبنٰی سنگرام سنگہ سکتاوت کا جو سرغنہ کلان بیچ جنگہاے ۱۸۰۴ع کے تھا یہ سند ایسا مشہور ملک میوار مین ہے جیسا ۱۸۷۵ع ملک اسکاٹ لنڈ مین ہے جوکہ دراصل قبضہ محاصل پر تھا او مقام مذکور ایسے موقع پر واقع تھا کہ اعتبار کسی رئیس جاگیر وار کے قبضے مین رہنے کا اوسکی نسبت نہین ہو سکتا تھا لہذا مقام مذکور راجہ کو واپس دیا گیا اور نہایت مشکل سے رئیس لاوا نے دستخط کرنا اوپر عہدنامہ[1] چارم ماہ مئی کے منظور کیا اور اپنے راجہ کو وہ قلعہ واپس کیا جو اوسنے بعوض خون اپنے رشتہ داران کے اپنے قبضے مین لیا تھا +

تواریخ کھیروا سے تنازعات میوار خوب روشن ہوتے ہین جو جنگ فیمابین سنگرام سنگہ سکتاوت اور بھیرون سنگہ چونداوت کے ہوئی تھی اوسمین وہ دونون خاندان کلان میوار کے اچھے اچھے جنگجو کام آئے تھے ۱۸۳۳ع مین سنگرام سنگہ نے جو اوسوقت مین بعمر جوانی تھا (اوسکا والد لالجی راوت شیوگڈہ اوسوقت مین زندہ تھا) اپنے راجہ سے مقام کھیروا لیا اور چہہ سال اپنے قبضے مین رکھا ۱۸۳۸ع مین اقوام دیوگڈہ اور امیت اور کورابر وغیرہ جو مخالف تھے بسر کردگی اپنے سردار رئیس سولمبر کے متفق واسطے اخراج سکتاوت کے ہوے اور اس امر کو موجودگی دیوان وزیر نے اونکی نسبت جائز کیا سنگرام نے چار مہینے مقابلہ کیا بعد ازان اوسنے جھنڈی صلح کی ہلائی اور وعدہ حاضر آنیکا اس شرط پر کیا کہ اوسکو اجازت چلے جانیکی مع رفقا وہمراہی کے اور اسباب ومال کے بمقام بہنیدر دارالریاست سکتاوت کے دیجائے یہ شرط اوسکی منظور ہوئی اور وارث شیوگڈہ بہنیدر مین پہونچا اور یہان اوسنے اپنی دست درازی اور غارت گری شروع کی اور جو حاصلات اوسکو ہوتی تھی اوسکے قصہ ہاے متکاثرہ تیار ہوے اوسکی ایک مہم مین جو اوسنے علاقہ کورابر پر کی تھی وہ مویشی اور باشندگان گورلی کو لوٹ لیگیا اور جب ظالم سنگہ وارث کورابر اونکی رہائی کے واسطے آیا تو وہ برچھہ سنگرام سے زمین پر گرا اوسکی مرگ کا معاوضہ لینے کو جملہ چونداوت ملک کے گرد سولمبر اکے جمع ہوے اور رانا نے خود بھی اونکی جانب داری اختیار کی اور فوج تنخواہدار سندہی ہمراہ لیکر اوسنے محاصرہ بہنیدر کا کیا درمیان محاصرہ کے ارجن کورابر والہ متوجہ بدلہ لینے کا بابت خون اپنے وارث کے ہوا اور اوسنے ارادہ کیا کہ جاکر شیوگڈہ کو تاخت وتاراج کرے

[1] دیکھو عہدنامہ فیمابین رانا اور اوسکے رؤسا کے جو جلد اول کتاب انگریزی صفحہ ۲۰۹ مین درج ہے +

اوسنے ایسا ہی کیا اور کسیکو بلاتمیز عمر یا فرقہ کے جو اوسکے روبرو آیا زندہ نچھوڑا[1] مقام کھیروداکئی سال تک داخل خالصہ رہا بعدازان رانانے بلاخیال کرنے نتیجہ کے جس بیجائی کے باعث جملہ تنازعات پیدا ہوتے تھی یہ موضع سردار سنگہ چونڈاوت رئیس بہدیسر کو عطا کیا سنہ۱۷۴۶ع مین چونڈاوت نے سرکشی اور نافرمانی کی اور اونکے دشمن بسرداری رئیس بہینڈر اپنے خویش واقارب لیکر جمع ہوسے کہ فوج قلعہ داری سندہی کو جنگ پاس کھیرودا منجانب اونکے دشمن کے تھا خارج کرین ارجن کورا بروالہ مع سندہی قلی کے واسطے مدد قلعہ داری فوج کے آیا پس زیر دیوار ایک جنگ واقع ہوئی جسمین سنگرام سنگہ نے اپنے ہاتہ سے دو کلان رئیسان کورا بر یعنی کمان سکروال اور بھیم جی راناوت) کو قتل کیا تاہم چونڈاوت کی فتح رہی اور سکتاوت پھر مقام بہینڈر کو واپس گئے وہان اونکو مدد ملی جو ظالم سنگہ کوٹہ والے نے اونکی کمک کے واسطے بھیجی تھی (یہی شخص یہ جملہ تنازعات کرتا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ آخرکار وہ اونسے استخوان تکرار چھین لیگا) اور ایک دستہ فوج عرب بھی اونکے پاس آئی اس سب فوج کو ہمراہ لیکر وہ پھر مقام جنگ پر آئے قوم چونڈاوت جو فوج سندہی لیے ہوسے میدان اکولا مین پڑی تھی بخوشدلی مقابلہ آرا ہوئی مگر اس مرتبہ اون کو شکست نصیب ہوئی سندہی قلی سردار فوج کمکی قتل ہوا اور فوج بالکل منتشر ہوگئی سنگرام جو اس حملے مین اور دیگر حملون مین بسرداری فوج مقابلہ آرا خلاف دشمنان کے ہوا کرتا تھا اس جنگ مین تین مقام پر زخمی ہوا مگر اوسکو وہ کچہ خیال مین نہین لاتا تھا کیونکہ اسکی وجہ سے رانا اوسکا بہت لحاظ کرنے لگا اور اوسنے اپنے دشمن کو بھی کھیروداسے خارج کردیا تھا مقام مذکور سنہ۱۷۵۸ع تک خالصہ رہا بعدازان بادا سے نذرانہ دس ہزار روپیہ کے علاقہ مذکور اوسکو پھر رانا عطا ہوا یہ امر سنہ۱۸۰۲ع مین واقع ہوا اور اس سال سے سنہ۱۸۱۸ع تک جب ہم درمیان رانا اور اوسکے رؤسا کے واسطہ ہوسے کھیرودا ایک نشان شجاعت وامتحان ودلیری سکتاوت کا باقی تھا پس کچہ تعجب نہین کہ راوت سجے سنگہ لاوا والہ وارث متبنی سنگرام کے چھوڑ دینا کھیرودا کا خلاف مرضی ہوتے کہ اوسنے اوسکی دیوارونکو سپاہیون سے مستحکم کیا اور ممانعت کی کہ کوئی کچہ تحریر ملازمان رانا سے نہ کرے وجہ خفیف بھی ایک محاصرہ اور حملہ پیدا کرتی اور اوس جنگ مین جملہ چونڈاوت شریک اور شامل بخوشی ہوتے اور تنازعات قدیم پھر زندہ ہوتے جیسے مرہٹہ کی حکومت سے آزادی حاصل ہوتی مگر کیا خیال اس امر کا ہوگا جب بیان کیا جاوے کہ رئیس کھیرودا اب حاضرباش دربار

---

[1] نتیجہ اسکا صفحہ ۴۴۰ کتاب انگریزی مین بیان ہوا ہے *

اور ہر روز وہ ہمراہ رانا کے رہتا ہے کو امتحان بجے سنگہ کو لے مارنے اگر کوئی ملازم اوسکے مالک کا نزدیک دیوار کے آتا اور جیسا ہمنے سنا تھا کہ وہ اوسوقت سرکش بخلاف اپنے راجہ کے اور حاکم اعلے محافظ کو یعنے سرکار انگریزی کے تھا مگر کوئی لفظ خلاف داب اوسکا کبھی سماعت مین نہین آیا اور نہ کبھی ظاہر ہوا کہ رانا اور راوت کسی اور طرح پر سوا ے مالک مہربان اور رعیت نمک حلال کے باہم تھے ان امور کا انتظام بسہولیت کیا گیا جملہ بار تکرار کا اور کارندگان راجہ اور رئیس کے رکھا گیا ان دونون مین کوئی دقیقہ بدسلوکی کا ظاہر نہین ہوا بلکہ امید تصفیہ کی نظر آئی اس ملک کے رہنے والے جو وقت درمیان تجویز کار اور مہ زد ہونے اوسکے گذرتی ہے اوسکو مثل باشندگان ملک سر دشمار مین نہین لاتے وہ لوگ اپنے جملہ امور مین استقلال کو قائم رکھتے ہین جسکے سبب خواہ کوئی وجہ اوسکی ہو اونکی کارروائی مین ایک شان اور مرتبہ پایا جاتا ہے اب ہمنے وہ گفتگو جو درباب حرکات سرکشی آمیز کے ساتہ مصاحبین رانا اور رئیسان کے ہوتی تھی موقوف کی تاکہ رؤسا کے پاس جو چشمہ کی سیر مین یا محلات کی سیر مین باہم گفتگو اختلاط کی یا ذکر کسی گھوڑے کا کرتے ہونگے جائین یہ ایک عادت اختلاط کی ہندوستانیون مین بری نہین ہے بلکہ وہ باعث استحکام رشتہ ہوتی ہے جس سے ہمیشہ مجموعی راجپوت کی قائم ہے ٭

بیان طریق محاصل کاشتکاری مقام کہیروا جس سے علامت طریق قدیم کی پیدا ہے خالی از لطف نہین ہے کہیروا ایک پٹہ یعنے جزو ایک ضلع وسیع خالصہ یا محصولی ملک میوار کا ہے اوسمین چودہ شہر ہین سوا ے اونکے داخلی مواضعات کی نکاسی اوسکی للعہ حاء ؎ سالانہ ہے اور مبلغ سمہ حاء ؎ اوا ے زمین اوسکی گو عموماً اچھی ہے تین قسم کی ہے یعنے پیول یا چاہی اور گورما یعنے اوسمین بھی آبیاری ہوتی ہے اور ایسی زمین تین چار کھیت تک گرد موضع کے ہے اور تیسری ماریامال یعنے بارانی جیسا سابقاً ذکر ہو چکا ہے یہان دو فصل ہوتی ہین یعنے اونالو (یا گرم) یعنے فصل موسم گرما کی اور دوسری سیالو (یا سرد) یعنے موسم سرما و خزان کی حصہ سرکاری مثل قدیم عملداری ہند کے غلے مین لیا جاتا ہے اور انقسام غلہ اسطرح ہوتا ہے فصل اول مین جسمین گندم جو نخود پیدا ہوتا ہے وہ کھلیان مین جمع ہوتا ہے فی کھلیان سو من کا ہوتا ہے اس کھلیان کو وہ چار حصے کرتے ہین فی حصہ پچیس من کا اول اوسمین سے ایک سیرانو یعنے سیر فی من ہر ایک شخص متعلقہ دیہہ کو حسب تفصیل ذیل دیا جاتا ہے یعنی پٹیل رئیس دیہہ پٹواری دیہہ شحنہ بلئی یعنے بلاہر (اور اوسکے تعلق بھیڑی گاؤن کی رہتی ہین اور یہ ہر ایک کی کھیت مین

بھیڑی بٹہاتا ہے لہذا اوسکو سواے سرانو کے اور بھی کچھ فائدہ ہر شخص سے حاصل ہوتا ہے اور حفاظت کھیت کی بھی مداخلت یعنے نقصان رسانی مویشی سے کرتا ہے) بڑہی یعنے بنجار لوہار کمہار دھوبی چمار اور نائی یہ دس سرانو یعنے ڈہائی من فی نفر کے دینے سے ایک کھلیان پچیس من کا صرف ہوتا ہے اور جو تین باقی رہے منجملہ اونکے پچیس من حصہ راجہ کا اور دو باقیماندہ حصہ رعیت یا کاشتکار کا ہوتا ہے مگر اس حصہ کاشتکار مین سے ایک سیر انو دو من کا بنام وارث راج داخل راج ہوتا ہے اوسکو کنور مکا کہتے ہین چند سال سے ایک ایجاد قرضہ دینے مین کی گئی ہے اوسکے مطابق تین سیر انو ایک ایک من کے قبل تقسیم ہونے کے بیچ دس ملازمان دیہی مذکورۂ بالا کے نکالے جاتے ہین ایک کنور مکا دوسرا بنام سائیس راج اور تیسرا بنام مودی یہ تینون سرکار مین جمع ہوتے ہین اور اسطرح اب تیس من فیصدی بجاے ایک ربع رسم قدیم کے لیا جاتا ہے اور ملازمان دیہی قبل بیٹھے جانے غلہ کو اور بھی پاتے ہین اسکو کرپا کہتے ہین یہ فی بیگھہ اراضی مزروعہ پر ہر ایک شخص کو ملتا ہے اور یہ کرپا پانچ سیر سے سات سیر تک غلے کا ہوتا ہے جو مزدور کاٹتے ہین اونکو بھی کچھ کرپا ملتا ہے یہ دو یا تین سیر فی کس ملتا ہے اور سواے اسکے اور بھی رسوم جزوی دیجاتی ہین جنکو دانتونی اور چبینی کہتے ہین پس دراصل یہ لوگ اوپر مکئی وغیرہ چبینے کے بسر کرتے ہین +

فصل سیالو جس مین مکئی اور جوار اور باجرہ وغیرہ پیدا ہوتا ہے اسطرح تقسیم ہوتی ہے - ایک کھلیان صدمنی سے چالیس من حصہ راج علیحدہ رکھا جاتا ہے اور مابقی بعد مجرا دینے سیر انو ملازمان دیہی کے کاشتکار کو ملتا ہے +

کاشتکاری نیشکر اور کپاس اور نیل اور افیون اور تماکو اور تلی اور دیگر اشیاے رنگ پر چھ آنیہ سے زائد دو روپیہ سے دس روپیہ تک فی بیگھہ لیا جاتا ہے +

کسی کاشتکاری کا نتیجہ ایسا غیر معین نہین ہے جیسا کاشتکاری نیشکر کا ہے اور اہمین ترغیب سخت تحصیلداران راج کو واسطے بد دیانتی کے پیدا ہے مگر یہان یہ بیان ہوتا ہے کہ رعیت کو کچھ اور چارہ نہین مگر وہ بمجبوری قدرے قدرے نیشکر اور افیون اور غلہ کی ایک ہی چاہ کی کاشتکاری کرتے ہین یہان ایک تخمینہ مصارف کاشتکاری ایک چرسہ یعنے چاہ کا اس مقام پر خالی از لطف نہوگا لہذا ہم اول ایک بیگھہ نیشکر کا مصارف جو صرف ایک چاہ سے اور ایک جوڑی نرگاوان سے آبپاری ہو سکتا ہے

تحریر کرتے ہین اوریہ اول درج کرتے ہین کہ نیشکر بماہ اگہن بویا جاتا ہے اور اسی مہینے مین دوسرے سال درو ہوتا ہے یعنے پورے بارہ مہینے محنت لیتا ہے ❊

محاصل	عہ
تخم ایک بیگہہ کا	عسہ
نرائی آٹھہ مرتبہ فی مرتبہ سولہ نفر مزدور اور فی مزدور ۲ ر	ہیہ
دو نفر بر کھیتے ہین یعنے پروائی ہین ۱۲ ر فی ماہ بارہ ماہ کے	لہ[1]
دو نرگا وان خوراک وغیرہ	مہ بیہ
مزدوری درو کرنے کی بحساب ۴ ر فی ہزار کل ۱۸۰۰ ر نیشکر	عہ
پرائی رس کی پارچہ مزدور و نکو اور ایک سیر شکر فی من	عسہ
حصہ ملازمان دیہی اگر بیگہے مین پچاس من پیدا ہو تو پنجم حصہ اونکا ہوتا ہے	لعہ
ہیمہ سوختنی	عان
مزدوری پخت کرنے کی	سہ ر
کل	۱۱ مہ بیہ

ایک بیگہے مین اسی من شکر تک پیدا ہو سکتی ہے گو پچاس من کا

تخمینہ اچھی فصل کا ہے قیمت بحساب ۱۲ ر فی من	۱۱ ر
منہائی بابت نقصان کاشتکار	مہ بیہ

خیال کرنا چاہیے کہ یہ کل مصارف کاشتکار کا ہے سوائے اسکے واسطے پورا کرنے نقصانی کے ہم کو حساب منافع بوجہ اسکے کہ انہین دو مزدور اور نرگاوان کی محنت سے اور زمین بھی پانی پاتی ہے اوسکا بھی درج کرنا لازم آیا یعنے ایک بیگہہ پوست اور چار بیگہہ گندم اور جو کا ❊

منافع خالص افیون کا یعنے سات سیر افیون کا بحساب چار روپیہ فی سیر	مہ عسہ
منافع ایکسو پچاس من غلہ فصلین کا جسکا ایک ثلث حصہ اخراج کا منہا کر کر جو سو من باقی رہا اوسکا بحساب ایکروپیہ فی من . .	۱۰۰ ر
کل	۱۱ مہ عسہ

[1] اگر کاشتکار خود یہ کام کرے تو یہ روپیہ اوسکو ملیگا ❊

منہائی بابت نقصانی نیشکر	مہ
منافع خالص بعد خوراک و مزدوری وغیرہ	لعہ

بعض اوقات گو شاذونادر نیشکر کھڑی کھیتی مین فروخت ہوجاتا ہے بحساب چار یا پانچ روپیہ فی ہزار نیشکر مگر کاہ ایسا ہوتا ہے کہ فصل بالکل ضائع ہوجاتی ہے اگر نیشکر بدنصیبی کاشتکار سے پھول لے آوے او س حالتمین اوسکو اوکھاڑ کر جلا دیتے ہین یا مویشی کو کھلا دیتے ہین اسواسطے کہ اوس حالتمین وہ قابل انسان کے کھانے کے نہین رہتا ہے یہ توہمات مذہبی کی روسے ہوگا کیونکہ کاشتکاران نیشکر جزیرہ ویسٹ انڈیز مین کہتے ہین کہ نیشکر جب خراب ہوجاوے تو وہ اس قابل نہین رہتا کہ رس اوسمین سے لیا جاوے اب ہم کاشتکاری کے نتائج تمام کمیر ووا کو ختم کرتے ہین یہ ایک نمونہ طریق قدیم ملک میوار کا ہے اور یہ کہتی ہین کہ باوجود قواعد منوکے جو سنگ پر کندہ ہین اور اقوال قدیم ہین چلے آتے ہین اور وہی قواعد مروج راجپوتانہ کے ہین اور جو محاصل ٹبائی کو نہایت خفیف اوس سے کرتا ہے جو ہمنے اوپر مذکور کیا ہے تاہم کاشتکاران بہت خوشحال اور مرفہ الحال ہوتے اگر یہ طریق بھی قائم رہتا مگر جنگ دوامی اور ضروریات اور طمع اور افلاس حاکمان مالسے اور مطالبات جزوی مثل کھرلکرا اور گھرگنتی وغیرہ مقرر کرتی ہین مطالبہ اول یعنے کھرلکر ایک روپیہ سالانہ فی بیگہ اراضی مزروعہ پر اور دوسرا ایک روپیہ فی گھر گنتی پر تھا اور نیز کاید سالی یعنے ع فیصدی پٹیل اور پٹواری سے لیتے تھے یہ بھی کاشتکاران پر پڑتا تھا اور قطع نظر ان محاصل مقررہ اور معینہ کے کچھ حد و حصر مطالبہ برار یا ڈانڈ مین نتھا آخر کار ملک ان سب مطالبات سے تباہ و برباد ہوگیا تھا مگر اب کچھ کچھ رو بہ اصلاح لاتا ہے ✣

مقام ہنیتا - ۲۱ - جنوری - یہ منزل چھوٹی تھی ساڑھے تین کوس یا نو میل انگریزی کے اس راستہ مین وسیع میدان اوس سیاہ رنگ کی مٹی کے تھے جسکو مال کہتے ہین اور اسی مٹی کے سبب اس ضلع کا نام مالوہ مشہور ہے ہم بہت قبل طلوع آفتاب سے سوار ہوے تھے ہوا صاف اور خوش اور مفرح تھی کاشتکاران اپنی کشت زار تر و تازہ کو دیکھکر بہت خوش تھے اور فصل گندم و جو نخود کے کھیت سرسبز دیکھکر تبسم کرتے تھے اور اونکو یقین تھا کہ اب کوئی دست بیرحمی درمیان اونکے اور فیاضی قدرت کے دراز نہوگا چھپر ہاے جدید اور دیوارہاے نو تعمیر نشاندہی کرتے تھے کہ اشخاص جلاے وطن دوبارہ آئے ہین اور وہ لوگ ہمسے ہر قدم پر ملاقی ہوتے تھے اور ہمکو ساتھ دعا کے یاد کرتے تھے اونکا خوشی

اور افسوس سے دیکھتے تھے ہمارا گذر بیچ پور وہ امر پورا متعلقہ کھیرودا کے ہوا اور ہمارے دست چپ کیطرف
شہر منیار جو دہرم ارتھہ جاگیر برہمنان مین سے ہے واقع تھا یہ مقام ایک اچھی دلیل دانائی بزرگان گذشتگان
ملک میوار سے ہے یعنے پچاس ہزار بیگھہ یا قریب ساٹھہ ہزار ایکڑ نہایت تحفہ و عمدہ زمین خالصہ واسطے
دوام کے ایک گروہ ناکسان ملک کو دی گئی تھی اور گو اب صرف قریب بیس گھر کے اس گروہ مین سے
باقی ہین جنکی نسبت یہ روایت ہے کہ راجہ ماندہاتا نے ترتیا جگ مین اس گروہ برہمنان کے بزرگون کو
آباد کیا تھا تاہم توہمات مذہبی اور بیوقوفی ایسی غالب ہین کہ منجملہ اسکے ایسی زمین بھی جسکے تردد کرنیکو
کوئی شخص باقی نہین ہے پھر ضبط نہین ہوتی کیونکہ دوزخ مین ساٹھہ ہزار برس رہنا بے شبہہ امید خوشی
نہین ہے اور جو لوگ تناسخ کے قائل ہین اونکے نزدیک راج سے گذر کر ایک کرم غلیظ ہونا ناگوار تر ہے
ایسی پیدایش کا ہونا قوم راجپوت مین ضرور بالیقین ہے کہ بغیر ایسے پیدا ہوے جرم ضبطی اراضی برہمنان سے
مخلصی غیر ممکن ہے مگر ہم اس امر کے دریافت کرنے سے نہایت خوش ہوے کہ بعض اولاد سکتانی
جو بکثرت ہوگئی تھی اور اونکی بسر کے موافق علاقہ اونکے پاس نتھا تو اونھون نے اس امر کو بہتر تصور کیا
کہ جملہ عذاب ہاے الیمہ کا گوارا کرنا بہتر ہے اور دوسرے راج مین تلاش زمین جانا مناسب نہین ہے
لہذا اونھون نے اوسی زمین برہمنان پر یہ دو مواضع یعنے ہنیتا اور دوندیا آباد کیے چونکہ ہمکو لحاظ
تحفظ ہر ایک شخص کے استحقاق کا تھا لہذا ہمنے کہا کہ اگر رانا جملہ اراضی سواے اوسقدر کے جس قدر
بقایا خاندان برہمنان مذکورین کے واسطے کافی ہے ضبط کرین تو جو بدنامی یا بددعا اسکے عوض ہوگی
وہ ہم اپنے سر پر رکھتے ہین اور ہمنے یہ کہا کہ ایک ہزار بیگھہ زمین عمدہ اونکے قبضے مین رکھی جاے
اور اونکو صرف مویشی اور تخم اور آلات کشاورزی نہ دیے جائین بلکہ چاہات بیکار شدہ مرمت کیے جائین
یا چاہات جدید کندہ کرا دیے جائین اوسوقت مین ایک نجومی مصاحبین مین سے تھا اور وہ
طبابت بھی راجہ کی کرتا تھا چونکہ وہ بھی برہمن تھا لہذا اوسنے چاہا کہ اپنے برادران منیار کا تحفظ کرے
اور اونکو حکم ہوا کہ تیر تانبے کا جسپر معافی اس اراضی کی لکھی گئی ہے پیش کرین مگر یہہ بے سود
ایک حرکت تھی ❊

ماندہاتا راجہ جسکا نام تواریخ ان ملکون مین یادگار ہے قوم سے پرمار تھا اور راجہ وسطی ہند کا اوسکا دار الریاست
دہارا اور اوجین تھا اور اگرچہ اوسکا زمانہ تحقیق نہین ہے مگر اقوال باستانی متفق اسپر ہین کہ وہ بکرماجیت سے

جسکا سمت (چھپن بہال قبل سنہ عیسوی سے شروع ہوتا ہے) کل ہندوستان مین جاری ہے سب سے پہلے تھا
نربدا پر اکثر مقامات ایسے ہین جنکے اوسکا نام یادگار زمانہ ہے خصوصًا وہ مقام جہان دریا سے مذکور کی
نہایت طغیانی ہے اور اوس زمانہ پیشین مین جیتو پور ہاتھمان ایک جاگیر خاندان راج راجہ دیا کا تھا اور
کوئی قدم ہم نہین چل سکتے جہان علامات اونکی حکومت کامل کی اور یادگارین نمودار نہوں اور جنہیں مقام پر
ہم اب سفر کر رہے ہین اسکا حال قدیم کی تحریر ایک کتاب ہو سکتی ہے۔ دو دان ہیتیا اور دوندیا جو تحت
منیار کے ہین انکے تعلق نام ماندہاتا کا ہے اس راجہ نے ایک بڑا جگ اشومید مقام دوندیا کیا تھا
اس مقام پر اب بھی وہ کنڈ یعنے جہان ہوم ہوا تھا باقی ہے دو رشی یعنے بزرگ آدمی مقام ہیتیا کے
ماندہاتا کے ہمراہ ہوے اور جب جگ ختم ہوا تو معمولی پن یعنے دچھنا اونکو دینے لگے تو اونھون نے
لینے سے انکار کیا کہ جب وہ رخصت ہونے لگے تو ماندہاتا نے حکمت عملی سے پان کے بیڑے مین
سند معافی اراضی منیار رکھکر اونکو بیڑہ دیا لیکن یہ معافی جو بلا طلب اونکو دی گئی تھی اون کے کمال کے واسطے
باعث زوال کی ہوئی اور جو کرامات اونکی ظاہر ہوتی تھی وہ اوسوقت سے جبسے اونھون نے قبضہ
اوپر معافی کے کیا جاتی رہی ناظرین کتاب ہذا کوئی اونکی کرامات سنا چاہتے ہین تو مین بیان کرتا ہون
جب وہ اپنی پوجا کرکے دہوتی نچوڑتے تھے تو وہ دہوتی کو اوپر پھینک دیتے تھے اور وہ ہوا مین
معلق اونکے سر پر دہوپ کی حفاظت کے واسطے پھیلی رہتی تھی مگر اب جو اونکی قدرت زائل ہو گئی
تو وہ لوگ کاشتکار ہو گئے اونکی اولاد اب تک قابض منیار پر ہین اور اس جملہ علاقے مین جسکا نام
براچہ بلیا ہے آباد ہین +
آجکی منزل مین ہمارا گذر موضع بامنیو مین بھی ہوا وہان ایک نہایت عمدہ تالاب ہے گرد اوسکے
پختہ گھاٹ بنا ہوا ہے اس موضع کے متعلق چار ہزار بیگھہ اراضی سے کم نہین ہے اول مین یہ زمین
خالصہ تھی مگر بلوہ مین چھن گئی تھی اور چونکہ غیر آباد ہو گئی تھی لہذا کسی نے اوسطرف خیال بھی نہین کیا
اب موضع مذکور مسماۃ موتی پاسبان آفتاب ہند کے قبضے مین ہے یہ موتی حیلتہً یہ بیان کرتی ہے
کہ وہ اوسکو بذریعہ رہن کے سلا ہے مگر یہ امر تبانا مشکل ہے کہ کون اوسکا راہن ذیحق تھا متصل
موضع بہانسیرا کے بیچ علاقہ فتح سنگہ پرا اور بہینسر کے ہمارا گذر متصل ایک سیورا یعنے منیار کے ہوا اوسپر عطا ہونا
زمین کا کندہ تھا اور معمولی نشان بھی تھے یعنے تصویر ایک گاے کی بھی بطور شہادت نیت وہب کندہ تھی +

بھنیتا ایک مقام کچہ نہرگی کا درمیان تنازعات باہمی ملکیہ کے تھا اور سمت ۱۹۰۸ (سنہ۱۸۵۲ع)
جاگیر باپاپنکی یا اولاد دربار مہاراج ساونت سنگہ کی تھی اب وہ تعلق سکتاوت سے جو ماتحت سے رکھتا ہے
اور باپیہ از حدتکرار بروقت عہدنامہ منضبطہ مرقومہ چہارم ماہ مئی سنہ۱۸۱۸ع کے تھی جو درمیان رانا اور اوسکے
رؤساکے منعقد ہوا تھا +

یہ مقام سمت ۱۸۱۲ مین بھی میدان کارہاے شجاعت کا تھا جب دس ہزار سپاہ مرہٹہ کی بسرکردگی سنتوا
میوار پر حملہ آور ہوئی تھی راج سنگہ قوم جہالا رئیس سدری اور اولاد اوس شجاع کا جسنے اول راجہ راجپوت
رانا پرتاپ نامی کو چھوڑا لیا تھا جب دربار سے سدری کو آتا تھا اثناے راہ مین بیچ شہر ہنیتا کے گذر اوسکا ہوا
یہان اوسنے سنا کہ دشمن بمقام سلیر وصرف تین میل کے فاصلے پر تھے اوسکو تفہیم کی گئی کہ تھوڑا پھیر کھاکر
براہ رہبنیدر کے بچ جاوے مگر چونکہ اوسکو کسی امر کا خوف نتھا اوسنے اس تفہیم کو منظور نہین کیا اور اپنے
راستے مین راہ سپر ہوا لنصف میل بھی اوسنے راستہ طے نہین کیا تھا کہ اوسکا مقابلہ غارتگران مرہٹہ کو ہوگیا
ہوا غارت گرون نے اس گروہ جزوی مگر آراستہ کو اپنا شکار تصور کیا الا مقابلہ کثرت کے اونھون نے مرگ کو
گوارا کیا اور اپنا اسباب دیدینا منظور نہین کیا اسمین جنگ بمیان آئی اسمین راج سنگہ نے کارہاے نمایان
شجاعت کے کیے اور آخر کار اپنے تین سو پچاس ہمراہی مین سے صرف آٹھہ آدمی سے قلعہ تک پہونچا
یہ خبر جب خوشحال سنگہ رئیس بہنیدر کو پہونچی جو سواے وجہ راجپوتی اور شجاعت کے دوستی اور رشتہ داری
مادری بھی رکھتا تھا لہذا اوسنے ایک چیدہ گروہ سپاہ جمع کیا اور واسطے چھوڑانے اپنے دوست کے
اور محفوظ رکھنے دوستی ریاست کے کہ وہ واسطے اداے لعل بندی دشمن کے رہن نہوجاے روانہ ہوا
یہ گروہ جزوی صرف پانچ سو نفری سپاہ کا تھا اور جملہ قوم کے سکتاوت تھے منجملہ انکے تین ربع پیادہ تھے
یہ سب یکجا ہوکر توڑے سے شیر کے روانہ ہوے اور سوار اونکی دونون جانب بسرکردگی خوشحال سنگہ چلے
اور یہ حکم دیا کہ جو صف سے باہر ہوگا یا بغیر حکم کے بندوق سرکریگا وہ قتل کیا جاوے گا فوراً بعد روانگی کے
اونکا محاصرہ ابر گرد سواران مرہٹہ نے کیا مگر استقلال اس گروہ بیوسواس سے پیدا تھا اور ایک گولی بھی
سرنہوئی اسطرح میدان وسیع مابین بہنیدر اور ہنیتا کا طے ہوا اور وہ قریب دروازہ ہنیتا کے پہونچے تھے
کہ دشمن کو شرم اس امر کی آئی کہ ایسا شکار اونکے پنجے سے نکل گیا اور اوسنے حکم دیا کہ برچھی دے فوراً
ایک جنگل برچھیون کا جنمین ہر ایک بارہ فٹ طول مین تھی بمقابلہ سکتاوت چلا خوشحال نے حکم قایم ہونیکا دیا

اوراپنے سوارونکو حکم دیا کہ عقب مین ہوجائین اور دشمن کو پیش قدمی کرنے دی جب تک وہ پستول کی
گولی کے انداز پر آگئے اب اوسنے حکم سر کرنے بنادیق کا دیا اور اونکی قدراندازی بے سختی دشمن کی
ہونے دی اور اونکو منتشر کردیا بعدازان جو جزوی سوار اوسکے عقب مین ہو گئے تھے اونھون نے
اس موقع پر حملہ کیا جب تک پیادگان نے اپنی اپنی بندوق بھری سوار پھر عقب مین ہو گئے کہ وہ پھر گولی
سر کرین اسطرح وہ دروازے تک پہونچے اور رئیس سدری نے اپنے آزادکنندہ کی سپاہ کا استقبال کیا
اس فتح سے خوش ہوکر مہاراجہ نے ارادہ کیا کہ پھر کر راستہ اپنا لینا بہتر ہے نہ کہ ہنیتا مین محبوس اور محصور
ہوکر آخرکار روز فاقہ کشی سے دشمن کے حاضر ہونا جملہ سپاہ نے تائید قول رئیس کی اور جزوی نقصان
اوٹھاکر وہ پھر مقام سبندرمین پہونچے اس شجاعت سے سب آگاہ ہین اور اسکا بیان بخوشی کرتے ہین
کہ یہ بھی منجملہ دیگر جنگ ہاے نمایان اولاد سکتاکے ہے جسمین مہاراجہ خوشحال سنگہ مشہور واسطے
لیاقت اور شجاعت کے تھا +

مقام موروان تاریخ ۳۱ - ماہ جنوری — آخر تاریخ ماہ جنوری کی تھی (تھرمامیٹر یعنے آلہ موسم ۵۰ درجے پر
طلوع آفتاب کے وقت تھا) کہ ہم سرحد میوار پر پہونچے ہم اوسکی اراضی قابل مگر افتادہ کو نہایت
افسوس سے دیکھتے تھے اور نہ ہم مقامات موروثی رؤساے میوار کو قبضہ مرہٹہاے بدنہاد اور پٹھانان
بیرحم مین دیکھکر بغیر اشتعال طبع نسبت شجاعان زمانہ گذشتہ کے رہ سکتے تھے گو اونکی کم لیاقت
اولاد کی جانب سے ہمکو نہایت تکلیف ہوئی تھی وہ لوگ کم لیاقت رکھتے تھے مگر نالائق نتھے
اسواسطے کہ ہمنے اپنی تفکرات کو پیچھے دربار کے ساتھ چھوڑدیا تھا جہان باسداری بعض شخصونکی اور
بدی اور فریب دوسرون کا اور سردمہری جملہ اشخاص کی نے ہماری طبیعت کو علیل کردیا تھا دوری مین
عجب تاثیر ہے وہ ہمارے اور شے دور کے درمیان عجب فریبندہ واسطہ پیدا کرتی ہے کہ اوسکی صفت
نیک مین ترقی اور صفت بدمین تنزل بخشتی ہے ہم میوار کو اپنی پسندیدہ زمین تصور کرتے ہین اور بوجہ
زنجیرہ بندی ہماری امیدہاے ابتدائی کے اور اونکے دراصل پیدا ہونے کے ہم نسبت اوسکے اور اوسکی
بے انتظامی اولاد یعنے باشندون کے ہم یہ کہہ سکتے ہین کہ

اے میوار باوجود تیری قباحتون کے مین تجھے پسند کرتا ہون

نیکی بہت کچھ نسبت جاگیرداران حال کے قرضدار ہے اور صرف میوار کے جاگیرداران کی نہین بلکہ

کل راجپوتانہ کی اور امید یہ ہے کہ اب جو اولاد اونکی ہے وہ میوار کو وہ شے ادا کریگی جس سے مردان گذشتہ نے اوسکو بے نصیب رکھا تھا اور قوت اور اعتدال طبع اور پر افیون اور عرق مہوہ کے غالب آنیکے اور سوائے اسپ لطور کا وہ وایٹرن کے عادت بجائے آرام نیمروز تابعد غذا اور طبلہ اور بانسری کے ہوگی ہمنے کوشش کی ہے کہ اس خرابی سے صغرسن محفوظ اور باز رہین اور اب کوئی رئیس خردسال ولیعہد سے لیکر خواہان جرسہ مین تک (جب ہمکو قابو ملا) ایسا نہین جس سے ہمنے قول نہین لے لیا کہ وہ آیندہ اوس شے زبون سے یعنے افیون کو ہاتہ بھی نہین لگاوینگے بعض بعض شاید اس قول کی پابندی نہ کرین مگر اکثر اپنے قول پر ثابت قدم رہینگے خصوصاً وہ جنکی خردسالی مین ہمنے اونکو دربارداری اور طمع سے باز رکھا ہی ایسا ایک ارجن سنگہ رئیس خردسال لبئی قوم سنکاوت فرع خاندان چونداوت سے ہے اوسکے جد امجد نے (بوجہ وفات پانے اوسکے والد کے) اپنے قدیم قلعہ اور علاقہ واقع اویرمال کو بخلاف جملہ ارادہائے مرہٹہ قائم رکھا تھا مگر نارضامندی بھیم سنگہ سولمبرا والہ جو رئیس اوسکے خاندان کا تھا اپنی نسبت پیدا کی تھی جسنے سمت ۱۸۶۷ مین اوسکو بیدخل کیا اور ایک فرع خرد کو رئیس لبئی نامزد کیا مگر ہوشیار تخت سنگہ نے اپنے حقوق تلف شدہ کو پھر حاصل کیا اور اونکو اپنے قبضے مین اوسوقت تک رکھا جب تک باہمی تنازعات اور دشمنان ملک غیر دونون بوجہ اونکے اتفاق کرنے ساتہ گورنمنٹ انگریزی کے سنہ ۱۸۱۸ع مین نابود ہو گئے بعد ازین یہ آزمودہ کار رئیس مع اپنے نبیرہ کے دربار مین آیا تا کہ دیگر رؤسائے میوار کے ساتہ جو حاضر دربار تھے شریک مطابعت راجہ ہو مگر مفلسی اور یاد تنازعات گذشتہ باعث بیدخلی جوان ہوئی اور نذرانہ دس ہزار روپیہ کا واسطے گدی نشینی رئیس دست انداز کے جسکی جانب رئیس سولمبرا تھا مقرر ہوا اس رئیس درجہ اول میوار نے ہماری دوستی کے نتیجے نسبت اپنے آوردہ کے برت سنگہ کے حاصل کرنے مین کوشش کی اور اکثر اوسکو اپنے ہمراہ لایا اور تخت سنگہ بھی اپنے نبیرہ کو لایا کرتا تھا یہ دونون ایک عمر اور سن کے تھے یعنے تیرہ سال کی عمر کے تھے خواستگار لبئی گندم رنگ اور فربہ مگر بشرہ سے سست معلوم ہوتا تھا اور قابض لبئی ارجن سنگہ لاغر تن سیاہ رنگ مگر تیز ہوش تھا اب لیاقت اور انصاف تو ایک جانب تھا اور بیوقوفی اور قوت دوسری جانب مگر اب کام کرنا تھا اور ٹھاکر معمر کی استغاثہ کی سماعت بیکار نہین ہوئی رئیس معمر نے بیان کیا کہ سوم ہم نے اور اسنے (اپنی شمشیر پر ہاتہ رکھکر) اب تک ہمارے حقوق قائم رکھے ہین مگر اب لڑکا اپنے راجہ کے

اور اوسکے اختیار مین ہے مگر یہان رہیہ سے انصاف دستیاب ہوتا ہے اور مروت استحقاق کو مغلوب کرتی ہے رانا صاحب نے گومرضی سولہراوالہ کو منظور کیا تھا مگر مقدمہ ہارے سپرد کیا ہمنے فریقین کو اپنے روبرو طلب کیا اور اونکی موجودگی مین اونکے بیانات سے ایک شجرہ انساب تیار کیا اور جو استحقاق درست اندازکا فرع بعیدہ پر قائم ہوا تھا وہ راناکو دکھایا گیا چونکہ رانا ہمیشہ مائل نصفت دہی پر رہتا تھا جب کبھی گروہ رئیسان غالب نہ آسکتے اوسنے ارجن کے استحقاق کو منظور کیا اس استحقاق کو اوسنے تین سال پیشتر بھی عطا کیا تھا اور اوسکو قبضۂ شمشیر عطاکی عذرداری نسبت اپنے حق موروثی کے اوسکو بہت فائدہ بخش ہوئی اسوجہ سے کہ اوسکا جداامجد لپند ہوکر حاکم فوج جو واسطے تحفظ قلعہ سرحدی جہازپور کے مقرر ہوئی تھی مامور ہوا اور اس کام کو اوسنے نہایت عمدہ طریق سے سرانجام دیا اوسکا نبیرہ اوسکے ہمراہ گیا اور اکثر جب وہ اپنی ریاست کے امور کے سرانجام کے واسطے آتا تھا تو وہ انکا سرگروہ اور حاکم فوج مذکور رہتا تھا یہ دونون ہمسے ملاقات کرنے بمقام چیتور آئے ارجن سنگہ نے بہت لیاقت اپنی دو سال کی علیحدگی میں محال موروثی سے حاصل کی تھی اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ جس خاندان کا ہے اوسکو عزت بخشنے کا دیگر اینتگا کرکے ہمنے اوس سے دریافت کیا کہ اب بھی وہ اپنا عمل کرتا ہے اسکا جواب اوسنے نہایت ہوشیاری سے یہ دیا کہ میری قسمت پھوٹ جاسے اگر مین کبھی انکے حکم کو فراموش کرون ✣

اب ہمکو اس مضمون سے علیحدگی اختیار کرنی چاہیے جملہ پنچایت موضع کے انصف گھنٹہ سے زیر درخت سایہ دار بڑ کے منتظر ہماری ملاقات کے بیٹھے ہین وہ یہ کہین گے کہ کمپنی صاحب کے پرتاپ سے ہم خوش ہین اور کمپنی صاحب ہزار برس زندہ رہے ✣

لہذا اب ہمکو اپنی تواریخ نویسی ملتوی رکھنی چاہیے اور نصف شب تک ہمکو قصہ ہائے بے سود بنجر زمین اور کمی آمدنی اور واپس نہ آنا جلاسے وطنونکا اور غارتگری وحشی کوہستانی بھیلونکی سماعت کرنے ہونگے ✣

باب دوم

رئیس ہنیتا - مشکلات جو ہنیتا کے علیحدہ کرنے مین اراضی خالصہ سے واقع ہوئین - بدوضعی رئیس حال مانسنگہ سکتاوت - اوسکا حال - لال جی راوت نتھارا - اصلیت خاندان دودیا - سنگرام سنگہ رانا میوار کی - اوسکا فرزند چندر بھان اور رانا راج - عجیب طریق جسطرح اوسنے ملک لاوا حاصل کیا - تنزل خاندان - نمونہ تحریر عطیہ اراضی - حاکم اعلے سے گفتگو مانسنگہ - قتل زبون ایک پسر راٹھور کا - اوسکا نتیجہ عجیب ✣

ہم غلطی پر نہ تھے اب نصف شب گذر چکی ہے اور جو دیر ہو گئی لہذا ہم چند شخصونکا حال جو ہماری ملاقات کو آئے تھے واسطے ناظرین کتاب ہذا کے درج کرتے ہین رئیس ہنیتا اپنے موروثی علاقہ کو ن واقع کوہستان چھپن مین تھا لہذا اوسنے اپنے بھائی اور قلعہ دار کو ہمارے پاس بھیجا کہ اوسکی طرف سے سلام کر کے عرض کرین کہ اوسکو افسوس اس امر کا ہے کہ وہ مقام ہنیتا مین جو اوسکا اپنا شہر تھا خود حاضر ہو کر سلام نہ کر سکا یہ صرف رسمیات ظاہرداری نتھی یہ مقام ہنیتا قوم سکتاوت سے بعد شروع ہونے تنازعات باہمی سمت ۱۸۲۴ لیا گیا تھا یہ زمانہ ۱۷۶۶ع کا تھا ازروے عام بندوبست کے تاریخ ۱۴ ماہ مئی ۱۸۱۸ع قرار پایا تھا یہ قائم ہو چکا تھا کہ یہ شہر واپس کیا جاوے اور بغیر انہدام اوس قاعدے سے کر جنکے جسپر وہ عین تھا یہ ممکن نتھا کہ رئیس مذکور اوسکو اپنی قبضے مین رکھے گو وہ عذر اپنی استحقاق پنجاہ سالہ کا کرتا تھا ✣

لہذا گفتگو نسبت مقام ہنیتا کے بہت گرم رہی چھوڑ دینا اوس اچھے اور زرریز شہر ونکا مہارا جہ زور آور سنگہ بھنیدر والہ رئیس خاندان سکتاوت کو اسقدر ناگوار نتھا جیسا چھوڑ دینا مقام ہنیتا کا جو اوسے شاق تھا بلکہ دیدینا مقام ارجا کا جو خون دیکر اوسکو حاصل ہوا تھا اور جو اس سے نہایت عمدہ قلعہ اور علاقہ اوسکے بھائی فتح سنگہ کا ہے (جسکے لینے سے تنازع قدیمہ ختم ہوا تھا) یعنے اگر اوسکا بھائی فتح سنگہ اوسکو بھی دیدے تاہم اوسکو اسقدر خوش نہین آتا جو اس درخواست سے آتا تھا کہ مقام ہنیتا بازگشت خالصہ مین ہو جاوے رئیس خاندان نے تو یہ کہا کہ وہ کنجی یعنے دروازہ بھینیدر کا ہے اوسکے بھائی نے یہ کہا کہ وہ حصہ سکتاوت مین اول ہی ہی ایک اور زبان پر لایا کہ راناوت کی دست اندازی زبردستی اسپر کی تھی اور شہندگان کا یہ قول تھا کہ وہ ہمارا ہو چکا یعنی ہماری بزرگونکا مقام سکنی ہی پس ایسی ایسی دلائل کو رد کرنا کچھ کار سہل نہین خصوصا اوسوقت مین جب استغاثہ عقل اور انصاف کو کیا جاوے اور مقابلے مین تحریک مستحکم خودغرضی کی ہو مگر ایسے مقدمے مین جب یہ شرط عظیم

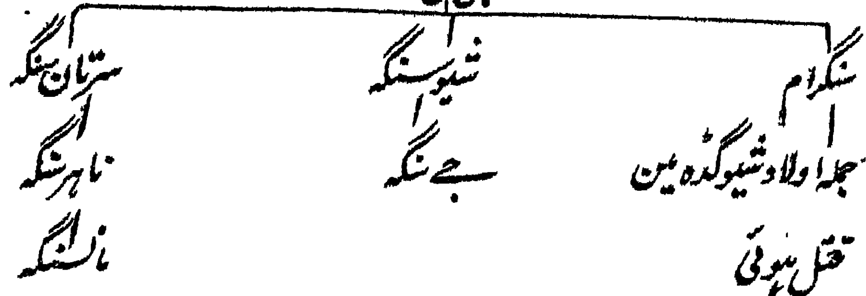
عہدنامہ کی ہو کہ جملہ مقبوضات خالصہ جو سمت ۱۸۲۲ (سنہ ۱۷۶۶ء) سے جب شروع تنازعات باہمی ہوتی تھی کسی طرح پر راناکے قبضے سے نکلکر رئیسون کے قبضے مین آگئے ہوان واپس دیئے جائین تو استقلال درکار ہے کہ اوس سے انتظام کا دوبارہ قائم ہونا ہو بلے ہے مگر سکتاوت نے نہایت عمدگی سے کام کیا اور تحریک ہر دل عزیزی سے اوس بارہ مین کارروائی کی جس مین سبکو مقبوضات عظیم چھوڑ دینے پڑے تھے نتیجہ یہ ہوا کہ مقام ہنیتا مع متعلقات بعد شامل رہنے بارہ مہینے ساتھ علاقہ خالصہ کے دوبارہ ظالم سنگھ کو دیا گیا مگر اوس سے مقام دونڈیا مع اوسکے بارہ سو ایکڑ اراضی کے علحدہ کر لیا گیا گو وہ شامل ہنیتا کے تھا مگر دفتر قدیم مین وہ ایک علحدہ شہر درج تھا دس ہزار روپیہ نذرانہ دیکر رئیس مذکور کو قبضہ شمشیر عطا ہوا اور اوسکو پھر اپنے بوتا مین قائم کیا گیا جس سے جملہ قوم خوش ہوئی +

ہنیتا پر فرض خدمت چودہ سوار اور چودہ پیادہ کی ہے کیونکہ اوسکی پیکھہ یعنے مالگذاری برائے نام ٹیپ بھی مین سات ہزار روپیہ ہے مگر بنظر حال محتاجی اوسکے علاقہ کے رئیس سے صرف پانچ سوار اور آٹھ پیادہ طلب ہوے قابض حال مقام ہنیتا کا ریاست کوٹ کا متبنے ہے مگر خلاف رواج مقررہ کے اوسکی بابت دونون ہنیتا اور کوٹ اوسکی جاگیر موروثی ہین اور اسی وجہ سے اوسکے مرتبے مین اور اوسکے امور مفروضہ مین دقت واقع ہوتی ہے بحیثیت رئیس کوٹ وہ قسم سوم کا رئیس ہے جسکو گول کہتے ہین اور اوسکو ہر وقت حاضر باش بخدمت رانا رہنا چاہیے اور بحیثیت رئیس ہنیتا اوسکو سپاہی واسطے خدمت کے دینے چاہیین چونکہ اوسکو ہر وقت دربار مین حاضر رہنا چاہیے لہذا اوسکے سپاہی بابت ہنیتا کے زیر حکم مانسنگہ جو قوم سکتاوت اور جاگیردار ماتحت ہنیتا کے تھا رکھی گئی اور بمقام تھانہ خرد سدری واقع سرحد مالوہ واسطے تحفظ بخلاف غارتگری قوم بھیل بھیجی گئی اور پھر رانا نے یہ کہلا بھیجا کہ ہم افسر ہنیتا کو فہمائش کر دین اور دھمکا دین کہ اگر وہ اپنا کار مفوضہ بخوبی نہین سرانجام دیگا تو علاقہ پھر ضبط ہو جاوے گا بوجہ اس تفہیم کرنے کے ہماو آگہی اور ایک قصہ غم اندود کے ہوئی اور مانسنگہ کا جواب سرانجام نہونے کار مفوضہ سے ایک مطلب قابل تحریر کرنے کے پیدا کریگا جو متعلق ساتھ طریق جاگیرداری میوار کی ہے یعنے تقسیم ہونا جاگیر کا +

مانسنگہ سکتاوت فرع خرد خاندان لاوا سے ہے اور ایک لڑکا منجملہ اون صغر سنون کے جو قتل شدہ سے محفوظ رہے تھے جب لال جی راوت اور دولت سنگھ بدلہ لینے تنازع کورابڑ کے قتل ہوے تھے

نبظر اسکے دعوی مانسنگہ کے بخوبی مفہوم ہون ہمکو اوسوقت کے حال سے شروع کرنا چاہیے جب لالجی اوت رئیس نتھارا کا تھا جو نتھارا اوس سے بوجہ بعض قصور کے یا فریب درباریون سے اوس سے چھنکر قوم دشمن چونداوت کو دیا گیا تھا چونکہ فرع کوچک خاندان بہانسی سے تھا (یہ ایک بزرگ حصہ داران بھیندر سے ہے) لالجی کو حصہ بہت کم خاندانی بٹوارا مین سے ملا تھا جب نتھارا اوس سے جاتا رہا تو وہ ڈونگرپور چلا گیا وہان کے راول نے اوسکو شیوگڈہ دیا یہ قلعہ نہایت دشوار گزار اور سرحد دو ملکون کے واقع ہے اسطرح جب مجبور ہوکر اوسکو تلاش خورونوش کی اپنے ملک سے باہر کرنی پڑی تو لالجی نے نمک حلالی کو ترک کیا اور مع اپنے فرزندان کے جواب بار وتیا یعنے اشتہاری ہوگئے ہین ارادہ لوٹنے ملک میوار مین مصمم کیا اور اب اونھون نے بھیندر کو اپنے خاندان کا رئیس قرار دیا اور اوسکے شریک بمقابلہ اونکے راجہ مرحوم کے میدان جنگ مین ہوے اور اپنے دشمنونکی علاقے مین زبردستی لوٹنا شروع کیا اور جب رسائی اور رسوخ اونکے دشمنان کا دربار مین جاتا رہا اور قوم سکتاوت پھر حضور رس اور مصاحب ہوئی تو لالجی نے اپنی برچھی ہمراہ اپنے رئیس کے واسطے تحفظ گدی کے بلند کی اسطرح اوسکی عمر کبھی نمک حلالی اور کبھی خلاف گدی کے نمک حرامی مین گذری جب آخرکار اوسکی شورش مقام شیوگڈہ مین ختم ہوئی (دیکھو جلد اول صفحہ ۲۴۴ کتاب انگریزی) +

سنگرام سنگہ فرزند کلان لالجی کا مع اپنے خردسال برادرزادونکے مسمیان جے سنگہ اور ناہر جو اوسوقت موجود نتھا معاوضہ ستانی تلوار سے محفوظ رہے جسکے صدمے سے اوسکا والد اور والدہ اور دونون بھائی اور جملہ اوسکے لڑکے ایک وقت مین مقتول ہوے سنگرام جانشین شیوگڈہ کا اور وارث تنازعات خاندانی کا ہوا اوسکا برادرزادہ خرد ناہر سنگہ اوسکی جملہ مہمات مین شریک اوسکا رہا تحفظ کہیر و دا سے تا حملہ اور لینے قلعہ لاوا کے اس قلعہ مین اوسنے اوسوقت تک قیام رکھا جب تک بھیم رانا نے اوسکی تقصیرات معاف کین اور اپنی کونسل یعنی محفل مین اوسکو ترجیح اوپر اوسکے دشمنونکی دی +



مقام لاوا کو سنگرام سنگہ سکتاوت نے سنگرام سنگہ وودیا سے چھینا تھا۔ قوم وودیا مثل دیگر
اقوام کے کم مشہور تھی مگر اس موقع پر جسکا ذکر ہم کرینگے اونھون نے نہایت شہرت حاصل کی تھی
اور شاعرونکو یعنے کبیشرون کو موقع اپنی کتاب مین اونکی شہرت کے تذکرے کا دیا ان ملکون مین بھی
جہان تنزل اور تبدیلی ہمیشہ ہوتی رہتی ہے ترقی اتفاقیہ وودیا کا تذکرہ زبان زد خلائق ہوا کرے گی +
چند ربہان نام والد اس دن کے آفتاب کا تھا اوسکی جملہ دولت مشتمل اوپر شاہہاے
نرگاوان کے تھی انکی مدد سے وہ چند بیگہہ اراضی دامن کوہ ناہرمرگہ یعنے کوہ شیر مین تردد
کرتا تھا یہان رانا کا ایک رقبہ واسطے شکار شیر کے تھا۔ ہنیج فصل ہونت کے جب وودیا اپنا
کام روزینہ کر کے اور مکئی کا کھلیان لگا کر اپنے نرگاوان لیکر گھر کو واپس آتا تھا جنگل مین سے
ایک آواز سلام اوسکو آئی اوسنے جواب سلام دیا اور جہان سے آواز آئی تھی اودہر کو روانہ ہوا
وہان جنگل مین ایک شخص ناواقف ظاہر اذی رتبہ اوسنے دیکھا اور اوسکا اسپ سواری دم کرتا تھا
بعد استفسار حال قوم کے جب اوسکو معلوم ہوا کہ یہ بھی راجپوت ہے اوس شخص اجنبی نے تھوڑا
پانی پینے کو طلب کیا اوسنے اوسے پانی دیا اور دو نان مکئی اور تھوڑی دال نخود ایک کٹھری مین سے
نکالکر اوسکو دی اور جو شرائط مہمانداری کے تھے سب ادا کرکے چاہتا تھا کہ سلام کر کے رخصت ہو
کہ ناگاہ چند سوار اوسکو نظر پڑے یہ دیکھکر وہ ٹھہرا اور اوسنے دیکھا کہ وہ سب آکر گرد اوس شخص
اجنبی کے جمع ہوے اور جو باادب وہ اوسکے روبرو کھڑے ہوے اس سے اوسکو دریافت ہوا
کہ اوسکا مہمان کوئی شخص عوام الناس سے نہین ہے +
دراصل وہ اوسکا راجہ رانا جگت سنگہ تھا جو شکار کا شائق تھا اور اوس روز ناہرمرگہ کے پیچیدہ
راستون مین گمراہ ہو کر اس وودیا کے جنگل مین آگیا تھا وودیا کو نہ کچھ تعجب ہوا اور نہ خوش جب اوسکی
ملاقات رانا کے ساتھ ہوئی اور اوسکے جملہ سوالات کو جواب اوسنے ایسی صفائی سے اور بیباکانہ دیے
جو دیانت اور آزاد منشی سے پیدا ہوتے ہین اور یہ دونون خصلت کبھی راجپوت سی علیحدہ نہین ہوتین
کیسی ہی اوسکی حالت ہو جاے[1] رانا اپنے دیہاتی میزبان سے ایسا خوش ہوا کہ اوسنے حکم دیا

[1] جب سے مجھے کچھ تجربہ تھا اور مین ان ملکون مین ناآشنا پھرتا تھا اور جو کوئی کاشتکار ملتا تھا اوسکو مین کہتا تھا کہ بطور راہبر
ساتھ ہو اوسوقت مجھے ایک ہنسی معلوم ہوتی تھی جب وہ اول ہی یہ کہتا تھا کہ مین راجپوت ہون گویا وہ جانتا تھا کہ سوال

کہ ایک خاصہ گھوڑا جو جلو مین تھا حاضر آوے اور دودیا سے کہا کہ اوسکے ساتہ اوسے پورے چلے جو قریب دس میل کے فاصلے پر اس مقام سے تھا روشنی ماہ (جنیدربھان) اپنی کسانی پوشاک مین اوس گھوڑے پر ایسی آسانی سے سوار ہوا گویا وہ عادی سوار ہوا تھا روز دوم دودیا حضور مین گیا راجہ نے خوش ہوکر اپنی پوشاک خاص اوسکو عنایت کی جو علامت خشنودی راجہ کی تھی اوراس سے زیادہ مستحکم انعام اوسکو بخشا یعنے جاگیر کواریو مع اراضی متعلقہ واسطے دوام کے اوسکو عطا ہوئی ✽

جنیدربھان اوراوسکا مربی دونون ایک ہی وقت مین فوت ہوے اور رانا راج گدی نشین ہوا اور سردار سنگہ پسر جنیدربھان خود بالعوض جاگیر کواریو کے حاضر باش تھا ہر روز راجہ اور اوسکے ہم عصر مصاحبین سہیلیا کی باڑی[1] مین جو چشمہ تھا اوسمین جاکر نہاتے تھے اور پانی مین بازی کرتے تھے یہ باڑی قریب دو میل کے فاصلے پر دارالریاست سے تھی اور ایسے موقع پر لحاظ اور تامل کچہ باقی نہین رہتا تھا اور خوشی بے اندازہ وہان کیا کرتے تھے وودیا خورد یعنے سردار سنگہ کی کچہ ایسی حرکات تھین کہ سب اوسکو خاک تو وہ ظرافت بناتے تھے بیان ذیل سے دریافت ہوگا کہ کس طرح کے دفع الوقتی کے اشغال راجہ کیا کرتے تھے ایک روز یہ خیال مین آیا کہ سردار سنگہ جب اوس چشمہ یعنے کنڈ مین غسل کرتا ہے تو دستار اپنے سر سے علیحدہ نہین کرتا اس سے گمان یہ ہوا کہ اوسکے سر پر بال نہین ہین راناکو شوق اس امر کا ہوا کہ جنیدربھان کے فرزند کے صاف سر کو دیکھے اس خیال سے اوسنے کہا کہ سب باہم پانی مین کھیلو سب پانی مین کھیلنے لگے اور ایک دوسرے کو گرانے اور غوطہ دینے لگا اس بازی مین دودیا کی دستار گر پڑی اور اونکے گمان کو مبدل بصداقت کیا یہ ہنسی سردار سنگہ کو خوش نہ آئی اور اوسنے اپنے راجہ کے سوال کا کہ تمھارے بال کیا ہوے ترشی سے جواب دیا کہ اوسکے بال پہلے جنم مین خدمت کرتے کرتے اوڑ گئے ہین یعنے وہ چیلہ تھا اور اوسکا راجہ جوگی تھا اور تپشیا بدری ناتہ کے پہاڑون مین کرتا تھا اور وہ چیلہ لکڑی دھونی کے واسطے سر پر رکھکر جلاتا تھا اسواسطے اوسکے بال سب اوڑ گئے راجہ نے خیال کیا کہ اس جواب سے اوسنے

رہبری اوس سے کیا جاویگا اور یہ گویا ایک حرف لحاظ کا تھا معنے اوسکے یہ تھے کہ مین خاندان راجہ سے ہون اس نام کے باعث اوسکی ہر ایک حرکت مین ایک مرتبہ پایا جاتا تھا اور دیگر اقوام سے اوسکا تمیز رکھا جاتا تھا ✽

[1] باڑی سے مراد گلزار سے ہے نہ زمین مزروعہ ✽

قاعدہ احتیاط کو ہاتھ سے دیا مگر اوسکا جواب جو طعنہ آمیز تھا اور اوسکے رتبے کا بھی خیال آیا لہذا راجہ نے جواب دیا کہ اگر سردار سنگہ اپنے بیان کا ثبوت نہین دیگا تو اوسکو سزا ہوگی اس رئیس خورد سال نے اوسی طرح باواز بلند کہا کہ اسکا گواہ دیوتا ہے اور کواریو کے مندر مین جو دیوتا ہے وہ اسکے شہادت دیسکتا ہے یہ گویا ایسا تھا کہ اوسکی شہادت پر گمان اور طرح ممکن نتھا لہذا اوسکو حکم ہوا کہ اونکی شہادت پیش کرے +

یہ موضع گوپال پور متعلق ریاست کواریو ایک مندر قوم ناگراوت کا تھا یہ قوم کم مشہور ہے اوسمین اونکے دیوتا کی مورت تھی جسکا سر پتھر کا تھا اوسنے اس موقع پر اوسکی مدد چاہی دیوتا نے ایک پھول[1] اوسکے ہاتہ مین پھینک دیا اور حکم ہوا کہ وہ پھول لیجاکر راجہ کو دے اوسنے ایسا ہی کیا اور رانا ایسا پابند اپنے دہرم کا تھا کہ وہ اس کرامات مین کچھ شبہہ نکر سکا کسقدر عزت افزائی ایسے شخص کے واسطے کافی ہو جسنے پہلے جنم مین اپنے راجہ کی ایسی خدمت نمایان کی ہو یہ خیال کرکے راجہ نے خوش اور مہربان ہوکر کہا کہ مانگ کیا مانگتا ہے سنگرام کی درخواست متوسط قسم کی اور معتدل تھی اوسنے مانگا کہ علاقہ لاوا مع اراضی متعلقہ جو ملحق علاقہ کواریو سے ہے عطا ہو +

چونکہ رانا ہنوز خورد سال تھا اور رانی یعنے والدہ اونکی کارپرداز ریاست تھی لہذا وہ فوراً اوسکے پاس گئے اور چاہا کہ اوسکی احسانمندی سے سبکدوش ہو مگر افسوس کہ لاوا خاص رانی کا تھا اور گو وہ ایسے لائق سبب نہ تھی کہ اوس حال کرامات پر شبہہ لاتے مگر اوسنے خیال کیا کہ وہ دیا کوئی اور علاقہ طلب کرتا اور اوسکا انکار اور بطور تفہیم اپنے فرزند کو کہا کہ اگر اوسکی مرضی ہے تو میوار اوسکو دیدے ایسے نا ملائم جواب سے وہ ناخوش ہوا اور فوراً اوسنے کہا کہ اچھا تو میوار ہی اوسکو دیا جاوے گا چونکہ قول راجہ کا صادق ہوتا ہے لہذا اوسنے سنگرام کو طلب کیا اور یہ اوس سے کہا کہ ہم تمکو میوار تین روز کے واسطے دیتے ہین ہمین جو تمکو کرنا ہو اپنے فائدے کے واسطے کرلو ہمارا توپخانہ اور اسلحہ خانہ اور خزانہ اور اصطبل اور گدی اور اہلکار سب تمہارے اختیار مین ہین یہ سنکر چند روزہ رانا نے اس اختیار عظیم کا فائدہ حاصل کرنا شروع کیا اور جو چاہا وہ اپنے علاقے مین بھیجدیا درمیان اس عرصہ کے سردار نے دربار کیا اور گو اوسکو بڑا لحاظ اس امر کا تھا کہ اپنے مالک کی گدی دبا کر بیٹھے مگر وہ گدی کے باہر خالی تخت پر جلوس کرتا تھا اور سب رئیس اور اہلکار ایسے شخص کی پاک ذاتی کا خیال رکھتے تھے جسنے ایسا نام پیدا کیا تھا تیسرے روز رانی نے اپنے فرزند کی پاس

[1] یعنے ایک پھول سنگین +

سندلاوا کی جیجد ی اوسکے پرو ز چہارم دودیا کے عصاسے حکومت سپرد کردیا +
جو روپیہ اوسنے اسطرح حاصل کیا تھا اوس سے اوسنے ایک قلعہ علاقہ لاوا مین تعمیر کیا اوسپر اوسنے نولاکھہ روپیہ صرف کیا اوسنے ایک تالاب اور ایک باولی قلعہ مین بنائی اوسمین ایک لاکھہ روپیہ خرچ ہوا اوسنے ایک نہایت شاندار محل بنایا جسکی گلکاری اور صفائی اب تک قابل تعریف کے ہے اسکو ایک تہہ جو گودام باروت کا اوڑگیا تھا اوسنے بدہئیت کردیا تھا اور قریب نصف قلعہ اوس سے مسمار ہوگیا تھا وہ پھر بیس برس مین تیار ہوا اور گوبڑی مرمت اوسکی ہوئی مگر اوسکی شان اور خوبصورتی مین نقصان عظیم پیدا ہوا اور ہولکر کی افواج نے اور بھی اوسکو کم کردیا تھا تاہم قلعہ لاوا حملہ میواڑ مین نہایت عمدہ متصور ہوتا ہے سردار سنگہ کو ایک محل راجہ اودے پور کا بھی جو برلب تالاب تعمیر تھا عنایت ہوا تھا وہ مطابق جگ مندر کے جسکی تصویر جلد اول کتاب ہذا مین مرقسم ہے تیار ہوا تھا اور گو وہ اب قبضہ رئیس امیت مین ہے مگر نیاہ دودیا کا محل مشہور ہے اب اوسکے دالان مسکن شب پرہ اور بوم کے ہین اوسکی شہ نشین مین اب درخت برپیدا ہوگئے ہین اور اوسکی دیوار کوئی سیدھی نہین رہی سردار سنگہ بیس سال بعد تعمیر لاوا کے زندہ رہا اوسنے سمت ۱۸۳۸ (سنہ۱۷۸۲ع) مین وفات پائی اوسکا ایک فرزند تھا وہ وارث آبرو اور علاقہ اوسکے کا ہوا اوسکی تمام زندگی مین کوئی دقیقہ اوسکی عزت اور حرمت سابقہ مین فرو گذاشت نہین ہوا مگر اوسکے ساتھ نام دودیا کا غرق دریاے خفا کا ہوا اور اگر باقی رہا تو بطور نمونہ ناہنجاری زمانہ کا رہا یہی وہ لڑکا تھا کہ جب سنگرام سنگہ سکتاوت نے اوسکو لاوا سے بیدخل کردیا تو اوسکو کوئی جگہ پناہ گیری کی باقی نہین رہی اور آخر کار وہ گمنامی اور مفلسی مین مرگیا اوسکے فرزند (یعنے نبیرہ سردار اور پوتا روشنی ماہتاب یعنے چندر بھان) کی پرورش ولیعہد راج یعنے راجہ جوان سنگہ کرتا ہے اور اوسکو روزینہ ملتا ہے ایک جو زمین بھی اوسکے پاس نہین ہے +
سنگرام سنگہ سکتاوت کے پاس ایک سند باضابطہ بابت جاگیر لاوا کے ہے اور جمع لاوا کی تیئیس ۲۳ ہزار روپیہ سالانہ سے ہے اور علاقہ کوار یعہ و ذیس شامل خالصہ ہوگیا ہے چشمہ لاوا جس سے آبیاری ہزارون ایکڑ اراضی شالی کی ہوتی ہے باعث اس خواہش کا ہے کہ وہ علاقہ متعلقہ میواڑ رہے جب سنگرام کی جماعہ اولاد جنگ شیوگڈہ مین کام آئی لہذا اوسکا جانشین جے سنگہ پسر شیو سنگہ برادر دومی سنگرام سنگہ ہوا اوسکو جملہ اہلکاران لاوا نے کھولا یعنے پسر متبنے منظور کیا جب تک سنگرام سنگہ زندہ رہا کچہ تفریق اونمین نہین ہوئی تھی

اور بقول مانسنگہ سب ایک تھالی مین کھاتے تھے اور خود اوسکا والد راجہ جینے کمایا اوس حرم مین کی تھی اور ایسی ہی مہم اتفاقیہ سے علاقہ پھول پر قبضہ کرلیا تھا تاہم کچھ قدرت علیحدگی کی نہین ہوئی تھی مگر اب جو پھول جیسا سابق بخالصہ تھا پھر سنہ ۱۸۱۸ع کے انتظام مین شامل خالصہ ہو گیا تو اب مانسنگہ کو کچھ اور چارہ باقی نہین رہا مگر یہ کہ جے سنگہ وارث نشینے سنگرام سنگہ سے اپنا بخت یعنے حصہ اراضی لاوا طلب کرے اسوجہ سے کہ وہ بالاشتراک حاصل ہوا تھا اور وہ برادر خورد اوسکا ہے جے سنگہ نے اس انکار کیا مگر رسم و رواج غالب آئی اور موضع جبیت پورہ پندرہ سو روپیہ سالانہ کا پہلے مانسنگہ کو دیا گیا جبتک مانسنگہ اپنے رئیس کی خدمت کرے اوسوقت تک قصبہ لاوا قابل ضبطی یا علیحدگی کے نہین ہے اسوجہ سے رئیسونمین سخت پاسداری اپنے حصہ اراضی موروثی کی ہوتی ہے گو بہت کچھ اونکو ماورا اوسکے سرکار سے ملے اور پھر بعد ازان وہ سرکاری عطیہ بوجہ طمع یا فریب کے ضبط بھی ہو جاوے مگر سواے اونکی اپنی بدوضعی کے اور کسی طرح اونکا باپوتا ضبط نہین ہو سکتا صرف سند عطیہ اس امر کو بہتر طے یا قائم کریگی مضمون سندیہ ہے +

مہاراو سری جے سنگہ بچن آئی تو یعنی اپنی دہرم کو ضامن دیتے ہین

اسوقت بھائی مانسنگہ مین تمکو اپنی رضا و رغبت سے موضع اور اراضی جبیت پورہ دیتا ہون یہ عطیہ کچھ رنکرو[1] اور سپوت اور کپوت کو نہین دیکھے گی تمھاری اولاد اس پر متصرف رہیگی اسکی شہادت مین مین چیتور بھوج کو دیتا ہون تم میرے چورو یعنے فرزند ہو جہان کہین اور جب کبھی مین حکم دون تم خدمت کرو اگر تم نہ کروگے تو قصور تمھارے اوپر عائد ہوگا فقط

خواہ مانسنگہ نے قصور بیچ خدمت گزاری اپنے بزرگ یعنے راجہ کے کیا یا نہین جبیت پورہ تو ضبط ہو گیا اور اوسنے گو کوشش بیچ دادرسی اپنے اہلکاران سے کی مگر کچھ فائدہ مترتب نہین ہوا اب وہ ہمارے پاس آیا کہ اوسکے مقدمے مین توجہ کیجاوے بوجہ ضبطی کہیروا کے اوسکے بھائی رئیس لاوا کا نقصان نصف آمدنی کا ہوا لہذا یہ خیال کرنا چاہیے کہ اگر اوسکو کچھ خرچہ واسطے مان سنگہ کے پڑے جس سے وہ دوبارہ اپنا حصہ پاوے تو وہ بخاموشی اوسکو نہین سماعت کرے گا جب ہم بماہ اگست سنہ ۱۸۲۰ع روانہ مارواڑ کے ہوے تھے تو اوسنے ہمکو لکھا تھا کہ اوسکو جے سنگہ نے طلب کیا ہے کہ اگر جبیت پورہ

---

[1] رنکرو کی معنی ضعیف العقل یا ضعیف الجثہ اور سپوت فرزند رشید اور کپوت فرزند بدوضع +

خالی کردے اوسکے جواب مین ہمنے لکھا تھا کہ یہ امر صرف رانا طے کرسکتا ہے مطابق اسکے وہ دربار مین
گیا مگر جب وہان کچھ مطلب برآری اوسکی نہین ہوئی تو وہ ہمارے پاس آیا مگر چونکہ وہ ہماری خواہش سے
سردار سپاہ سرحد سدری مامور ہوا تھا اور اوس کام کو اوسنے نہایت تغافلی کے ساتھ سرانجام دیا تھا
لہذا ہم اوس سے سردی کے ساتھ ملے مگر اس ہماری ملاقات سرد نے اور بھی اوسکو تائید اپنی صفائی
کرنے کی دی کیونکہ واسطے تغافلی کا مفوضہ کے اوسکے پاس دلائل قوی موجود تھے مگر پسر شیر یعنی
ناہر سنگہ اسنے مفید ہی سے کہے گا ناظرین کتاب ہذا کو خیال کرنا چاہیے کہ ایک شخص پچیس برس کی عمر کا
چھ فیٹ یعنی دو گز سے زیادہ بلند جسم ورزشی اطوار دلیرانہ بیان با شرم اور آزادانہ جملہ علامات
راجپوت جنگ آور کی ریش و بروت چڑھی ہوئی اور مسلح بر عضو یہ ہیئت سیم ایسر یعنے سردار جنگی مانسنگہ کی
تھی اوسنے سند مذکورۂ بالا ہمکو واسطے ملاحظہ کے دی بعد ازان گفتگو شروع کی کہ اگر مین نے کوئی قصور
احسان فراموشی نسبت اپنے بھائی کے کیا ہو تو وہ مجاز اس امر کا ہے مگر جب آپ نے اوسکے اشارے سے
بنول مجھسے لے لیا میرے ہمراہی اوسوقت اوسکے ہمراہ ہو سنگہ برابر لفری مین تھے پھر کیا استحقاق
وہ ضبط کرنے جیت پورہ کا رکھتا تھا جب سنگرام سنگہ فی وفات پائی لاوا میرے قبضے مین تھا اگر
میری خوشی ہوتی تو کون مجھے اوسکے قبضے مین رکھنے سے روکتا تھا اور فرزند ناہر کو جملہ رعایا سے
سنگرام سنگہ پسند کرتی بہ نسبت اوس شخص کے جسکو اونھون نے کبھی دیکھا بھی نتھا مگر مین نے
لحاظ اوسکے حقوق کا کیا اور اب بھی وہ مجھے زبردستی بیدخل نہین کرسکتا جب ٹھاکر امیت
دربار جاتا تھا اور اوسنے سرحد لاوا پر ڈنکے پر چوب دی مین نے کیا اپنے ہمراہی جمع کرکے
اوس سے معاوضہ اس حرکت طعن کا نہین لیا جو اوسنے میرے رئیس پر ڈنکہ دینے سے کیا تھا
میرا سر اور جے سنگہ کا ایک تھا یعنے ہر ایک کنگورہ لاوا پر اور وہ ہرگز مبادرت جیت پورہ کے
لینے مین نہین کرسکتا تھا اگر لحاظ رئیس لاوا اور ادب رانا کا اور آپ کا مجکو صبر نہ دیتا صرف آپ
حکم دیجیے کہ جا لیلے پھر مین فرزند ناہر کا نہین اگر وہ ایک روز بھی اوسکو اپنے قبضے مین رکھ سکے
اوسکا قلعہ جوان ہاتھون سے بنا ہے اوسمین میرے عیال و اطفال رہتے تھے وہ اب میرے
موروثی مقام سے خارج ہوکر پناہ دوسری جگہ لین جو اراضی مجھے بالعوض بنول کے ملی ہے وہ
غیر آباد ہے اگر ایک روپیہ مین اوس سے وصول کرنے کی امید رکھون تو ایک روپیہ میرا خرچ ہوتا ہے

اور صرف بیست پورہ پر مین روپیہ حاصل کرتا ہون [illegible] سو پچاس روپیہ
نذرانہ واسطے اپنے پیٹ کے دیا اور میری توقع یہ تھی کہ اوس آمدنی سے مین اپنے عیال و اطفال کی
پرورش اوسوقت تک کرونگا جبتک یہ [illegible] اراضی متعلقہ بندوبست سے کچھ پیدا ہونے لگے گا
جب یہ آمدنی میری جاتی رہی تو قرضخواہون نے مجھہ پر نرغہ کیا اونکے راضی کرنے مین جو کچھہ
میرے پاس تھا سب مین نے فروخت کیا یہانتک اپنی زوجہ کے جواہرات اور زیور اور وہ گھوڑا
جو آپ نے میری سواری مین دیکھا تھا جب مین آپ کی ملاقات کو بمقام گنگاپور آیا تھا سب مین نے
فروخت کر دیا مین نے اپنی نالش روبرو پرتھی ناتھ کے کی اوسکا یہ جواب میرے مفید مطلب ہے
مین نے اوسکو بوسیلہ جیون داس برادر اصلی رانا پیش کرایا اور پانسو روپیہ پر فیصلہ ہوا مین نے
بچن سے یعنے ضمانت مانگی اور کہا اگر مین فتحیاب ہونگا تو پانسو روپیہ دونگا اور مجکو بچن بکانیری جی کا
یعنے رانی بکانیری کا دیا گیا [illegible] جیت پور کی ٹھاکر کی ایسی [illegible] نہین ہے جیسے رئیس لاوا کی
اور اوسنے ایک ہزار روپیہ دینے کا وعدہ کیا پس اوسکا معاملہ صحیح قرار پایا اسوجہ سے مین نے
اپنے کار مفوضہ مین تغافل کی اسیوجہ سے پٹھانون کو رغبت ہوئی کہ یہی فصل خریف کی اوٹھا لے گئے
اور مقام بھیرا وہی اب تک قبضہ جنگا ہو نہین ہے یہ میرا مقدمہ ہے اگر مین کوئی امر خلاف انصاف یا خلاف
رسم چاہتا ہون توجسطرح آپ کی خوشی ہو اوسطرح میرے ساتھ کیجیے ایک فتح سنگہ ہے جسنے علحدہ ایک علاقہ
تیس ہزار روپیہ کا رانا سے پایا ہے مگر بحیثیت برادر خورد بھیندر اوسکو پانچ ہزار اپنے بھائی سے بھی ملا ہے
اور اجیت سنگہ ایسندوالہ کو اوسکے پاس زیادہ دولت بہ نسبت اوسکے رئیس کوراباروالہ کے ہے
مگر بحیثیت فرزند ارجن سنگہ اپنا حصہ اوسنے بھی اوس سے پایا ہے مگر آپ یہ سب خود جانتے ہین میرے
اعادہ کرنے کی کیا ضرورت ہے یہان ٹھاکر مذکور نے اپنی گفتگو ختم کی اثناء گفتگو مین کسی نے اوسکا قطع کلام
نہین کیا اور اوسکے مصاحب نبانے نے اور طریق شرمساری نے اوسکی گفتگو کو اور بھی رونق دی تھی
یہ شخص ایک عمدہ نمونہ صرف اپنی قوم کا نہین بلکہ جملہ انسان کا ہے اوسکا استغاثہ لاجواب تھا اور اوسکی
صداقت اور صحت وہ بھی کرتے جو اوسکی زبان سے واقف نہتے مگر ہمکو ہمدردی اس تحریک سے کرنی
ضرور تھی لہذا ہمنے صلاح دی کہ بہتر طریق انصاف جوئی مقدمہ کا یہ تھا کہ وہ اپنے مقام پر جاکر دعوی جدید
واسطے خشنودی اپنے مالک کے اپنی خدمات کی رو سے پیدا کرے اور اوس حرکت بدعت کو جو غالباً

اوسکی غیر حاضری سے وقوع مین آئی ہے دفع کرے یہ کہکر اوسکو ایک جوڑی پستول کی دیکر اور رسوم رخصت مثل عطر و پان ادا کرکے رخصت کیا اور مانسنگہ ہمارے خیمے سے روانہ ہوا ❊

اب وہ حال زبون اور واقعہ غم اندوہ بیان ہوتا ہے جو قبل از بیان سکتاوت خرد کے سماعت مین آیا تھا اوپر سرحد سدری خرد کے جہان دستہ ہاے سپاہ قایم کیے گئے ہین ایک کوئی قطعہ جنگل واقع ہے جہان نصف وحشی اقوام مینا اور بھیل رہتے ہین اونکے مقامات مین مخلوط علاقجات چند جاگیرداران کے ہین جنکا کام یہ ہے کہ اون اقوام کی بدعت اور زیادتی کو مسدود کرین مگر اسوقت مین جسکا ہم ذکر کرتے ہین وہ جاگیرداراکثر اون اقوام کو ترغیب غارتگری کی دیتے تھے اور مال یغما مین شراکت کرتے تھے مگر سب مین سرغنہ رئیس کالاکوٹ تھا دامن کوہ مین جہان سے راستہ جنگل چھپن کو جاتا تھا ایک پورہ بنام بیلپو آباد تھا اوسمین ایک راٹھور راجپوت رہتا تھا اوسنے کوہ کی جانب چند بیگھہ اراضی تیار کی تھی اور چند چاہات واسطے آبیاری اراضی گرد و پیش اپنے مکان کے تعمیر کیے تھے اور نہایت محنت اور مشقت سے اوسنے اپنے اور اپنی زوجہ اور فرزند کلوتا کے واسطے اذوقہ پیدا کیا تھا اور یہی ایک فرزند اوسکا تھا جو وارث اس جایداد کا ہوتا ایک روز جب اپنے گھر کو بعد مشقت روزینہ کے واپس آتا تھا اوسکو اوسکی زوجہ گریہ کنان راستے مین ملی اوسنے کہا کہ وحشی بھیل نے اوسکے گھر کو لوٹا اور ہمراہ مویشی کے اونکے قوت بازو یعنے فرزند کلوتی کو اور جوگی کو جو اوس راٹھور کا دوست تھا لیگئے متاسف والدنے کچہ جواب نہ دیا مگر اپنی بندوق بھر کر اوسنے راستہ کالاکوٹ کا لیا اوسکے اور بھی رنج کا باعث کیا ہوا کہ جب وہ موضع مذکور مین جانے لگا اوسکا قدم اوپر جسم بے سر اوسکی فرزند اور اوسکے دوست کی پڑا اوسکو دریافت ہوا کہ غارتگر متعلق رئیس کالاکوٹ کے تھے اور جب وہ اون دونون لڑکونکو مویشی پر سوار کرکے اونکی گھری چورا کر پھرے اور یہین لیجانے لگے راٹھور کی فرزندنے رئیس کو شناخت کرکے کہا چچا مجھے بچاؤ میرا باپ جو تم طلب کروگے میری جانکی سلامتی کی عوض مین تمکو دیگا یہی مطلب اونکے چورا لانیکا تھا مگر ان باتون سے ثابت ہوا کہ رئیس خود بانی اس غارتگری کا تھا پس یہی کلمات آخر اوس لڑکی کی تھی یہ اطلاع پاکر بدنصیب والد کالاکوٹ مین تبلاش رئیس گیا رئیس نے انکار اپنی شرکت غارتگری اور قتل سے کیا اور نظر کم کرنے بدنصیبی راٹھور کی کہا کہ وہ اوسکو چہار چند مویشی اوسکی غارت شدہ کی عوض مین اور دو چند اوسکی نقصانی دیگر اموال اور دو چند صرفہ تلاش دیگا یہ سنکر راٹھور نے اوسکو جواب دیا کہ وہ اوسکو اوسکا فرزند بھی واپس دیگا مین صرف انصاف اور معاوضہ چاہتا ہون روپیہ نہین چاہتا ہون اوسکا ایک جزو بھی لیلیتا مگر اب زندگی کیا ہی یہی سب پر ہونے دو ❊

کوئی تدبیر تشفی اورد لاسہ کی رنج والد مذکور کو کم نہین کر سکتی تھی مگر ہمارے وعدہ نے کہ ہم اوسکو مدد واسطے لینے معاوضہ کے دینگے یہنے اوسکو امید اوسکی مطلب برآری کی دی اور مانسنگہ کے سپرد کر دیا اور یہ کہا کہ اوسکا یعنے مانسنگہ کا مقدر بھی اسلوبی حاصل کریگا اگر وہ جملہ مجرمان غارتگری کو گرفتار کرکے قید کرے یہ سنکر اوس راٹھور نے کم تخفیف اپنے رنج مین پائی اور وہ رخصت ہوا مگر قبل از اوسکے روانہ ہوسکے یہ خبر خوش آئی کہ رئیس ومرتکبہ انسان کے دسترس سے باہر ہوگیا اور خدا نے اوس مجرم رئیس کالاکوٹ کو اپنی عدالتمین طلب کرلیا ان علاقجات مین بھی جہان غارت گری ہمیشہ ہوتی ہے اور خون آدمی کا اور بکری کا برابر ہے راٹھور کا رنج رعایاے کالاکوٹ کے دلمین اثر کرگیا تھا اونھون نے رئیس مذکور کو ملامت کی اور بار بار کہا کہ بمقدار شرکت اوسکی اس امر مین ہو اوس سے اقبال کرے مگر اوسنے قسم خدا کی کھائی کہ میری شرکت کچہ نتھی اور کہا کہ مین اپنے دیوتا کے مندر مین اس اپنے قول کی تصدیق قسمیہ کرونگا کیونکہ کوئی امر اس سے کم اوسکا اطمینان نہین کرتا اور وہ واسطے امتحان اس امر کے اوسکے سات آمادہ مندر مین چلنے کے ہوے چند گز کے فاصلے پر مندر تھا لہذا رئیس گھوڑے پر سوار ہوا اور جب دروازے پر پہونچا تو وہان گھوڑے سے مردہ ہوکر گرا اس سے ایک عبرت لوگون کو ہوئی اور دیوتا کے کوپ یعنے قہر خدا سے یہ سزا اسکے چند جرائم دزدی اور قتل اور دروغ حلفی کو منسوب کیا اب صرف واقف کار اور شریک اس بدبخت کے جو اپنا فائدہ اپنے ہمجنس کی اتلاف آزادی سے لیتا تھا باقی رہے اور ہم نہایت خوش ہونگے اگر وہ بیلبو کے راستہ کو ہی پر بجھانے گلو سزایاب ہون اور اس سے کچہ اطمینان یا تشفی اوس لاولد راٹھور کی اور باعث عبرت اونکی جو اب بھی یہ طریق رکھتے ہین ہوگی +

باب سوم

موروں۔ اس بہتر ضلع کی عدم آبادی۔ توجہ مرہٹہ اور اونکی سپاہ تنخواہدار ملک غیر۔ بدتدبیری ہماری بجانب مرہٹہ۔ حالات قدیم موروں۔ اقوال نسبت قدیم شہر کی آبادی اور بربادی کے۔ تحریرات کندہ۔ مندر قوم جین۔ شکار۔ حملہ آوری ایک شیر کی۔ یکایک تبدیل ہونا موسم کا۔ کہرا خرابی کن۔ حالات بزرگان۔ مندر ماما دیبی۔ تحریرات عظیم۔ تکالیف کاشتکاران۔ احسانمندی لوگون کی نسبت مصنف کتاب ہذا کے۔ نیکومپ۔ زیادتی کاشتکاران۔ مرلا مسکن قوم چارن۔ استقبال مصنف کتاب ہذا۔ عجیب استحقاق قوم چارن۔ اوسکی اصلیت۔ اقوال قدیم۔ نسبت آباد ہونے

اس قوم کی ملک میواڑ مین - بدمعاشی کی - ٹانڈا یعنے کاروان - اونکا تحفظ غارتگری اور زیادہ ستانی سے - نیمبیرا - رانی کھیڑہ - بے ادبی ایک خاکروب لیمراون کی - سزاے مجرم - بیان کنندہ نسبت ایک سلپی سے یعنے سنگتراش کے - استقبال بمقام نیمبیرا *

مقام موروں - تاریخ یکم فروری - دیروز زمانسنگہ نے ہمارا وقت بیچ بیان تنازعات لاوا اور اون کے نتائج کے صرف کیا لہذا ہمکو بمجبوری مقام کرنا پڑا تا کہ ہم دریافت کرین کہ کسوجہ سے قرب وجوار کی اراضی غیر آباد ہے موروں سے یا ہمکو کہنا چاہیے کہ ایک شہر کچہ نام برآوردہ اور ریاستگاہ ایک پٹہ کا تھا اوسکی آمدنی کا تخمینہ مع اوسکے متعلق مواضعات کے سات ہزار روپیہ سالانہ ہے موقع بھی اسکا بہت عمدہ ہے بلند زمین پر طرح طرح کا فرحت انگیز ایک چشمہ یعنے تالاب بھی اوسکی مغرب کی جانب ہے اوسکے کنارے پہ درختہاے کلان تمرہندی کے نمایش افزا ہے مقام ہین زمین زور پر ہے اور پانی بھی بکثرت پچیس فیٹ کے عمق مین زمین سے ہے مگر آدمی نہین ہین سب مین خرابی غیر آبادی کی حکمرانی کرتی ہے اور بقول اوسمیں سے کہ ... آدمی نظر ... آتا ... حساب دریافت کیا گیا ہے *

ہمکو اور بھی افسوس ہوا جب ہمنے دیکھا کہ یہ زرریز علاقہ اونھین تباہ کنندگان کو ملا ہے یعنی اون ٹھاکرونکو جنکے سبب یہ تباہی اوسکی وقوع مین آئی تھی موروں شامل اوس علاقے کے ہے جو بابت اداے خرچ جنگ کے رہن رکھا گیا تھا اور ہمراہ اور علاقجات کے مرتہن یعنے مرہٹہ کے یا اونکے ماتحتان تنخواہدار کے قبضے مین رہگیا تھا مگر اس خیال سے افسوس آتا ہے کہ اگر واسطے بزرگی بے اصل ہمراہی فریبی اصل دشمنان یعنے مرہٹہ کا نہوتا تو جملہ یہ علاقہ اپنے اصلی مالکان کے پاس واپس چلا گیا ہوتا جو مثل ہمارے خواہان اس امر کے ہین کہ جنگ غارتگران مسدود ہوجاتی انصاف اور خوش تدبیری اور انسانیت خوب کام مین آتی اگر مرہٹہ کلیتہً وسطی ہند سے جلاے وطن ہوجاتے جب ہم تقابل اس روئداد کا ساتھہ اوس بہبودی کے کرتے ہین جو ہمنے پیچھے چھوڑی ہے اور جو وہان ابھی شروع ہے تو ہمکو ایک طرحکی تسلی اب بھی حاصل ہوتی ہے کہ یہ ویران ایکڑ اراضی کے قابضان حال کو سواے گیاہ اور کیسولا اور پلاس بے برگ کے اور کچھ پیدا کرکے نہین دیتے *

مقام موروں کچھ استحقاق قدامت کا رکھتا ہے اوسکا نام قوم موری سے مستخرج ہوتا ہے جنکی حکمرانی اس مقام مین قبل از اونکے حاصل کرنے چتوڑ کے تھی ویرانہ ایک قلعہ کا جسکا نام اب تک چترنگ موری کا قلعہ

مشہور ہے لوگ کہتے ہین کہ چترنگ موری کا مقام مسکن تھا قبل اوسکے کہ اوسنے تعمیر چیتور کی کی تھی جسکا
صحیح نام چترور ہے قصہ اوسکا اسطرح ہے کہ چترنگ ایک ماتحت خاندان راجہ دہار کا تھا اوسکی جاگیر مین
موروان اور علاقہ قرب وجوار بھی ایک اوسکی رعایا مین سے قلبہ رانی کرتا تھا اور اوسکے قلبہ کا پھل
کسی سخت شے مین جا اٹکا جب اوسنے اوسکو وہان سے نکالا اور دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ سونا ہو گیا تھا
یہ پارس پتھر تھا وہ اوسکو نکالکر اپنے راجہ کے پاس لے گیا اور اوسکی مدد سے اوسنے ایک قلعہ بنایا
اور شہر موروان کو ترقی دی اور بعد ازان چیتور کی تعمیر کی دہولکوٹ اب تک بجانب مغرب موروان جانب کے
نشان دیتے ہین اور اوسکو موری کا پٹن بھی کہتے ہین وہ قدرت آلہی سے بوجہ بدوضعی باشندگان کے
جلکر خاک سیاہ ہو گیا تھا یہ ایک اور بڑی خرابی کو یاد دلاتی ہے مگر اس موقع پر صرف یہ بدوضعی ہوئی تھی
کہ اونھون نے ایک ریشی یعنے عابد گوشہ نشین کو گرفتار کرکے جو مقام جنگل مین عبادت مین مشغول تھا
ترب سبز اوسکے سر پر رکھوا بازار مین واسطے فروخت کے بھیجا تھا یہ قصہ کچھ لائق سماعت کے ہے
یعنے اوس سے ایک تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ اوسوقت مین ترب پیدا ہوتی تھی دوسرے یہ کہ اس علاقے مین
آگ بھی بوجہ کان گوگرد کی زمین سے پیدا ہوتی تھی اور اوجین اور واقع گھاٹی اودے پور جہان ایک چشمہ ہے
اور اوس چشمہ کو لوگ اتھاہ یعنے جسمین تہ زمینی نہین ہے مشہور کرتے ہین اس سے بھی پیدا ہے کہ کچھ قدرت کی نیرنگی
یہان ہے موروان مین پٹن نہایت عمدہ مندر ہین جنسے اوس مقام کو ناز ہے منجملہ اونکے ایک شیش ناگ کا
مندر ہے شیش ناگ ایک بڑا اژدہا ہزار سر کا مشہور ہے جسپر زمین قائم ہے سابق زعفران اوسکو نذر مین
چڑہایا جاتا تھا مگر اب اوسکو صندل جو خاص میوار مین پیدا ہوتا ہے چڑہتا ہے +
ہمنے سنا کہ مقام انیر مین جو پانچ میل کے فاصلے پر یہان سے بجانب جنوب و مغرب واقع ہے کچھ
نوشتہ قدیم ہے اور ہمنے اپنی قدیم گرو کو کہا کہ سوار ہو جاوے اور اوسکی نقل کر لاوے وہ نوشتہ جدید تھا
صرف اوس سے ثابت ہوتا تھا کہ اراضی انیر برہمنان کو دی گئی ہے یہ نوشتہ بیچ مندر چتربھوج کے ہے
جسکو رانا سنگرام سنگہ نے سمت ۱۵۰۰ (۱۴۴۳ع) مین تعمیر کرکے آراستہ کیا تھا اوسکی اس تحریر کے
نیچے بطور تتمہ رانا جگت سنگہ نے سمت ۱۷۰۹ مین ایک طلاق اوسکے واسطے تحریر کی جو انفساخ اسکا
کرے اور ایک ستون پر اور بھی ایک کندہ ہے جو برضا و رغبت اپنی دیہات والون نے دیوتا کے نام
اول پھل ہر ایک فصل کا نذر کیا ہے یعنے ڈہائی سیر فی قلبہ یا کھلیان فصل ربیع سے اور اسیقدر فصل خریف کی

پیداوار کے کھلیان سے سمت ۱۱۴۵ (سنہ ۱۰۸۹ع) سے دریافت ہوتا ہے کہ یہ نذر واسطے خوش کرنے دیوتا کے جنگھا سے میوار مین دی گئی تھی *

ٹھیک مقابلہ پر اور پر متصل مندر چتربھج کے ایک مندر قوم جین کا ہے جو سمت ۱۴۷۷ مین تعمیر ہوا تھا یہ مندر پارس ناتھ کا ہے جسکی مورت قریب اس مقام کے زمین مین سے نکلی تھی یہان ہر ایک قدم پر نشان زمانہ گذشتہ کا پایا جاتا ہے *

تاریخ ۷ - فروری - ایک واقعہ ایسا ہوا کہ دوسرے روز بھی مقام موروں مین کرنا پڑا صبح مطلع آسمان صاف تھا اور گھر اگرتا تھا کوئی لکہ ابر آسمان پر نمایان نتھا اور ہم وقت طلوع آفتاب واسطے شکار کے روانہ ہوے ہمارے قرابت دار کپتان وا صاحب نے اپنا گھوڑا ایک نیلگاے کے پیچھے چھوڑا اور ہم کچھ گھڑی تیتر یعنی ورتاج کے شکار مین جو بکثرت گرد مقام موروں کے ہین مشغول ہوے میرے دوست نے بعد تعاقب سخت اوسکو زخمی کیا اور دوسری برچھی مارنے کی نوبت تھی کہ وہ جنگل متراکم مین گھس گیا اسکا خیال کچہ نہ کرکے راکب اور مرکب دونون ایک درخت سے ٹکراکر زمین پر گر پڑے اور راکب بیدم ہوگیا باشندگان دیہات اونکو چارپائی پر ڈالکر لائے انکا جسم قیمہ ہوگیا تھا مگر اونکی خوش نصیبی سے کسی استخوان مین ضرب نہین پہونچی تھی دیہات قرب وجوار مین جو تلاش جونک کی کی دستیاب نہوئی صاحب کے کولے پر بہت ضرب آئی تھی اور اوس مین اونکو نہایت تکلیف اور درد ہوتا تھا سوائے ضماد وغیرہ کے اور کچہ دوا دستیاب نہوئی اور اوسکی گرمی سے کچہ آرام آیا ہمکو کچہ شکار نملا صرف ایک روز ایک تیتر اور بٹیر پہاڑی کبوتر جنکو بر تیتر کہتے ہین گو شکاریوں کا اندیشہ اونکو نتھا مگر وہ اسقدر وحشت کرتے تھے کہ ہم اون کا شکار نہین کرسکے یہ جانور کچہ مشابہت کبوتر سے نہین رکھتا بلکہ سب خوبصورت بر تیتر کے اوسمین ہوتے ہین اور مغربی واقفان علم طیور اصل اسکی تیتر سے مستخرج کرینگے یہ جانور دو قسم کے ہندوستان مین ہوتے ہین ایک نہایت خرد تیتر سے ہوتا ہے اور جسکا مین ذکر کرتا ہون وہ بہت بڑا ہوتا ہے اور یہ شکل اوسکی ہے کہ پر اوسکے پنجے تک ہوتے ہین بعد ازان ہمنے اوسی قسم کا جانور عجائب خانہ شہر چیمبری مین دیکھا اوسکو وہان بارٹولٹ ڈی ایلیس کہتے ہین اور ملک اسکاٹلنڈ کے ہاے لنڈ والے ٹارمگان کہتے ہین نرکی بعینہ ایسے روشن سفید پر ہوتے ہین اور جو ہمنے مقام سیواسے مین دیکھا تھا وہ مادہ خوش پر بر تیتر کی تھی آجکی صبح جو ہماری اشیاے خورونوش کی تازہ حسب الطلب ہمارے پہونچین لہذا ہم بعد غذا اسے شب

تحفہ شراب برگنڈی اور لارنس کے استعمال مین مصروف تھے کہ ایک آواز شور و غل کی موضع کی طرف سے آئی
ہم سب فوراً کھڑے ہو گئے اور کئی آدمی اوس جانب گئے جدھر سے آواز آتی تھی ہم بغور و تامل سبب اسکا
خیال کرتے تھے کہ دورہ کا ہے اور ایک لڑکا مرد شیر لیے ہوئے آنے اونکے آنے سے ہمارا ایک گونہ
اطمینان ہوا اس دورہ کے واسطے وہ کئی میل تک گئے اور جب قریب مقام قیام گاہ کے پہونچے تو
وہ اوس لڑکے سے کچہ آگے ہو گئے تھے کہ اونھون نے اوسکی آواز اور یہ کلمات گوش زد کیے ای مامون
جانے دے جانے دے مین تیرا لڑکا ہون مامون مجھے جانے دے ان کلمات کے سننے سے اون کو
خیال ہوا کہ لڑکا دیوانہ ہو گیا ہے اور اونھون نے چند دشنام اوسکے مامون کو دین اور اوسکو کہا کہ جلدی آ
مگر جب وہی کلمات اوسکی زبان پر جاری رہے تو وہ واپس اوسکے نزدیک گئے اور جا کر دیکھا کہ
ایک شیر کلان اوسکی چادر کو کھینچتا ہے ہر دو ہرکارگان نے مردانہ وار اپنی تھیلیون سے جنمین بھالے بنی
لگی تھی شیر پر حملہ کیا اور خود بھی ایسا شور و غل کیا کہ فوراً جملہ باشندگان دیہ زن و مرد و بچہ ہر طرح کا آلہ ضرب لیکر
اونکے تحفظ کیواسطے جمع ہوے ان لوگون کے شور و غل سے ہم اپنی کیفیت چھوڑ کر جنگل موردن کو راہی
ہوے تھے +

یہ مالک کالا پہاڑ یعنے یہ شیر جو اس نام سے مشہور ہے ایک قدیم موردن کا ہے اوسکی جاگیر کالا پہاڑ ہے
جو درمیان اس مقام اور مگروار کے واقع ہے اور اوسکی حکومت سالہا سال سے بلا مزاحمت رہی ہے
گو اوسکی زیادتی اوپر اوسکی چارپایہ رعایا کے اکثر ہوتی رہی ہے چند شب گذرین کہ اوسپر حملہ ہوا تھا جب وہ
ایک غریب تیلی ساکن موردن کی میش پر شکم سیری کر رہا تھا آیا یہ شیر سابق کوئی رئیس قوم موری حکمران موردن تھا
کسی اقوال قدیم سے دریافت نہین ہوتا مگر کبھی کوئی حربہ مثل بندوق یا تیر یا برچھا نہین مارا گیا بعوض اس
سلوک کے کہتے ہین کہ اوسنے کبھی کسی آدمی کو نہین مارا اور اگر کبھی اوسنے کسی آدمی کو پکڑا بھی تو جب اوس سے
بعاجزی یہ کہا گیا کہ مامون اسکو چھوڑ دے تو وہ چھوڑ دیتا تھا اور یہی وجہ تھی کہ یہ لڑکا اسی کلمے کو بار بار کہتا تھا اور
اسی سبب سے ہرکارگان مذکورین اوسکے تحفظ مین کوئی حربہ کام مین نہین لائے +

تاریخ سوم فروری — اوس بیمار صاحب کے سبب سے آج کے روز بھی مقام رہا لیکن اب صاحب موصوف
اچھے ہین اونکو بہت آرام جونک لگانے سے ہوا جو بمقام نیمبیرا سے آئی تھین کیا رات ہی وہ ابر جو ہر وقت
جمع اور مبسوط ہوتا تھا جبسے ہم مارواڑ سے بماہ دسمبر گذشتہ روانہ ہوے تھے اور تھوڑے عرصہ ہی مفقود ہو گئے تھے

پھر جیسیے ہے اس مرتبہ کوچ کیا ہے جمع ہونے شروع ہوے آلہ موسم جو ماہ گذشتہ مین وقت صبح اکتالیس ڈگری
پر تھا آج کے روز صبح کو ۲۰ درجے پر ہو گیا تاریخ یکم ہوا جنوبی ہوئی اور ترشح بھی اوسکے ساتھ تھا کل تمام روز
اوسی سمت کی رہی مگر شب کو یکایک شمالی ہو گئی اور آلہ موسم وقت صبح ۲۸ درجے پر تھا یا چار ڈگری کم اوس
درجے سے جہان پانی منجمد ہو جاتا ہے اب ناظرین کتاب ہذا تم کیا میری حالت پر رشک کرتے ہو کہ میری پاس
ایک لکڑی آتشدان مین نہین ہی سردی سے درد جگر مین ہوتا ہے اور کام پانچ آدمی کے برابر میری پاس ہے
صرف تین دن گذرے کہ آلہ موسم وقت سہ پہر ۸۶ درجے پر تھا اور آج جہان تک صبح کو تھا اوس سے بھی
کم سہ پہر کو ہے انگلستان مین بھی جہان موسم ہر وقت بدلتا رہتا ہے ایسی جلدی وہان بھی نہین بدلتا جیسا
درنیولا یہان تبدل آب و ہوا ہوتا ہے ✤

اے بدبخت میوارہ ہماری جملہ امید منقطع ہو گئین اس دوسرے دیہہ کو جو ہمنے دیکھا تو ہماری تمام محنت ضائع ہو گئی
کُہرا جو ماہ دسمبر مین گرا اوسکے باعث آلہ موسم ۲۷ درجہ پر آگیا اور جب ہم مارواڑ کے علاقے مین گذرے
تو معلوم ہوا کہ یہ کُہرا تمام رجواڑہ مین گرا اور اوسنے ہر ایک پھول پتے کو سوختہ کر دیا مگر غریب جلاے وطن لوگ
یہ کہکر اپنے دل کو تسلی دیتے تھے کہ جہان سب نقصان ہوا وہان یہ ایک فائدہ غنیمت ہے کہ نخود اوسکے
اثر سے محفوظ رہا ہے مگر اب یہ امید بھی جاتی رہی سب نکلتے ہی جاتا رہا اگر یہ کُہرا ایک مہینہ بیشتر گرتا تو
جو چھوٹے درخت تھے اونکی سری کاٹ دیجاتی تو اور شگوفے اونمین سے پیدا ہوتے چونکہ ہم بیمار ہو گئے تھے
اور قابل سواری اسپ نہ تھے لہذا ہم خود اس نقصان رسانی کُہرا کو بچشم خود ملاحظہ نہین کر سکے ✤

تاریخ چہارم ماہ فروری — ہمارا بیمار صاحب آج اسقدر تندرست ہے کہ ہم خیال کرتے ہین کہ کل کے روز یہان سے
سفر کرنا چاہیے آلہ موسم صبح صادق کے وقت ۲۸ درجہ پر اور طلوع آفتاب کے وقت ۳۱ درجے پر ہے
اور ہوا تیز اور سرد شمالی چلتی ہے گویا جسم کے پار ہوتی ہے دہان مشک یخ بستہ ہو گیا اور جو آب رواں متصل
خیمے کے ہے اوسکے اوپر ایک ہلکی تہ یخ کی منجمد ہو گئی ہمارے ہمراہی جملہ لرزان گرد آگ کے جو باجرہ کی
لکڑی جلا کر روشن کرتے تھے جمع تھے اور جملہ قسم کے چارپایہ نہایت سست نظر آتے تھے ✤

ہمارا دوست جتی مقام بلود سے جہان ہمنے اوسکو واسطے نقل لینے نوشتہ کندہ کے جو بیچ مندر
ناما دیبی کے کندہ تھا بھیجا تھا واپس آیا مگر جس کام کے واسطے وہ گیا تھا اوس مین اوسکو ناامیدی
حاصل ہوئی اور صرف بیان اقوال قدیم اوسکو دریافت ہوے یعنے مندر مذکور ایک شخص نے جو قوم مینا سے تھا

واسطے اپنی قوم کے دیوتا کے تعمیر کرایا تھا مگر جب وہ اختتام کو پہونچا تو ماتا دیبی اوسکو نظر آئین اور اسطرح اپنی مرضی وہان قیام کرنے کی ظاہر کی کہ گو وہ متعصب اپنے طریق مین تھا مگر وہ انکار نہ کر سکا مگر اوسنے انکار کیا کہ خون بکری یا میش کا اوسکے ہاتھ سے نہوگا یعنے وہ بل اونکا نہین دے گا چونکہ دیبی جی اوس سے راضی اس امر پر ہوئی تھین کہ اوسنے اونکے وہان قائم کرنے مین کچھ عذر یا انکار نہین کیا تھا اونھون نے اوسکو حکم دیا کہ رئیس چتور سے جو قوم سے سونگرا تھا جا کر کہے وہ آکر بلدان کر دے گا جین مذکور نے بلا انفساخ عقائد اپنے مذہب کے بموجب حکم کے تعمیل کی اور ایک دوسرا مندر تعمیر کر کے اوسمین مورت پارس ناتھ کی قائم کی مگر ہمارے دوست نے بیچ مندر ماتا جی کے ایک نوشتہ کار آمد پایا اوس سے استقرار تاریخ راجگان نہروالہ یا انہل واڑہ ہین جو قوم کے سولانکی تھے ہوتا ہے اور ایکروز اوسی راجہ کا نوشتہ ہمکو بعد ازان چتور مین نظر آیا وہ بھی اوسی تاریخ کا تھا (یہ نوشتہ جلد اول کتاب انگریزی کے صفحہ ۸۰۳ مین درج ہے) اوس سے ثابت ہوتا ہے کہ سولانکی راجہ نے دارالریاستہ قوم گہلوٹ کیا تھا مطلب اوس نوشتہ کا صرف یہ ہے کہ کمارپال سولانکی اور اوسکا فرزند سوہن پال بماہ پوس (روز بخوبی پڑھا نہین جاتا) سمت ۱۲۰۷ (موسم سرما ۱۱۵۱ع) واسطے پوجا کرنے ماتا جی کے بیچ مندر واقع مقام بلوڈ[1] کے آئے قوم سیسوڈی اس مشکلات کے رفع کرنے کو یہ کہتے ہین کہ جب کمارپال جلاے وطن بحکم سدہ راج ہوا تھا تو اوسکو صرف مقام محفوظ چتور مین نہین ملا تھا بلکہ وہ وزیر راول سمیرسی کا ہوگیا تھا جو دوست اور برادر زن چوہان مہاراجہ دہلی کا تھا مگر وہ نوشتہ جو جلد اول مین درج ہے اور جو ہمنے اوس مندر مین دیکھا تھا جو لاکھا رانا نے تعمیر کیا تھا وہ اوسطرح پر لکھا ہے جیسے کوئی فتح نصیب لکھتا ہے اور جسنے اپنا جھنڈا مقام سالپور مین بھی جو ایک شہر جتیون کا واقع پنجاب ہے قائم کیا تھا بہر حال یہ بھی ایک سند تواریخ راجپوتانہ مین ہے +

تاریخ پنجم فروری — آلہ موسم ۳۰ درجے پر ہم بازراج یعنے اسپ راجہ صاحب پر سوار ہوے اور پہاڑون کے بلند مقامات کی سیر کو گئے گو جنگل تھا مگر خوش آیند تھا ایک سطح زمین جسکو تہار کہتے ہین مائل بجانب مشرق پائین اوسکے نہایت خوش آیند گیاہ لگی تھی اور درخت ہاے ڈہاکہ یعنے پلاس جو ہوا سے سرد سوخت ہوگئے تھے ایسے نظر آتے تھے گویا برق کے گرنے سے سوختہ ہوگئے ہین اونکو دیکھنے سے

[1] طرز تحریر اسکا بعینہ ویسا ہے جیسا معابدان وغیرہ شہر مصر مین دیکھنے مین آیا ہے +

وہ قول شاعر یاد آتا ہے جو نسبت اس قسم کے درخت کے بیچ موسم بہار کے لکھتا ہے کہ وہ سیاہ بے برگ کیسولا ہم ایک موضع ویران مین گئے اوس مین درخت نیم کچھ خیال موسم سرما کا نہ کرکے بہت شاداب تھے اور درخت ببول دیوارونکی اندر کی جانب پیدا ہو گئے تھے اور کوئی شخص مزاحم پپیہا کے گھونسلے سے نہین ہوتا تھا جو نازک شاخہاے درخت مین آویزان تھے کوئی نشان انسان کا نظر نہین آتا تھا مگر یہ ثابت ہوتا تھا کہ یہان آدمی تھے زمین پر کھرا گرا ہوا تھا اور جو آب خرد روان تھا اوسکے کنارے بیخ جمی تھی اسکے سبب بہت دل رنجیدہ ہوے تھے اور بہت محنت بامید خوشی غرق نا امیدی ہو گئی تھی مثلاً فرض کرو کہ ایک جاٹ اپنے کھیت کے پاس بیٹھا ہے اور اوسکو بچشم نا امیدی دیکھتا ہے تین مہینے کا عرصہ ہوتا ہے کہ وہ بعد جلاے وطنی چند سال اپنے موتا مین آیا ہے مگر اوسکے پاس نہ روپیہ ہے نہ خوراک اور نہ آلہ پیدا کرنے خوراک کا اوسکے پاس ہے وہ بطور گیرا یعنے فرد ورلاک بیگانہ مین بسر کرتا تھا اور اوسنے سنا کہ اوسکے ملک مین اب امن ہو گیا تھا لہذا وہ اپنے موروثی بیگھہ یا اکڑ مین آیا جہان اوسکی روانگی سمت ۱۸۴۴ سے کبھی قلبہ رانی نہین ہوئی تھی یہ وہ سن ہے جب دکھنیون نے بعد جنگ ہر کیا کہال کے میوار کو تابعداری مین کر لیا تھا اب وہ ایسے حال مین کیا کر سکتا ہے اوسکا چاہ خشک ہو گیا تھا اور اگر خشک بھی نہین ہوا تو اوسکے پاس مویشی بھی نہین جسکی مدد سے وہ آبیاری اپنی کشت زار گندم وجو کی کرنے مگر میوار بڑی مادر مہربان ہے وہ فصل نخود کی بغیر آبیاری کے دیتی ہے اوسنے اپنے بوہرا سے کہا کہ پنجم حصہ پیداوار کا وہ اوسکو بالعوض تخم ضروری اور کرایہ نرگاوان اور قلبہ کے دیگا اور پنجم حصہ ریاست واسطے ایسی زمین کے ہے جو اسقدر مدت تک بے تردد رہی ہو اب تین حصے اوسکے واسطے باقی رہے ایسی زمین کی پیداوار سے جو اسقدر مدت تک اوسنے تردد نہین کی تھی مگر کھیت زرریز تھے اب اوسنے نگہبانی اوسکی شروع نشو سے تا موسم بسنت جو فصل بہار کہلاتا ہے کی ہر شب کو جب وہ اپنے مکان بے سقف مین جاتا تھا تو وہ اپنی کھیت کی نشو کی تعریف اور اوسکے جلدی سرسبز ہونے کا حال بیان کرتا تھا اور جب اوسکی پیداوار پر خیال کرتا تھا تو وہ حساب لگاتا تھا کہ اسقدر بابت کرایہ قلبہ کے اور اسقدر بوہرا کو اور جزوی حصہ بابت کرایہ نرگاوان کے جائیگا باقی جو رہے گا وہ تا بہ فصل مکی اوسکی خورش کو کافی ہوگا اسطرح وہ اپنے دن گذرانتا تھا کہ اس قاتل کہرے نے اوسکی امید شروع ہی مین منقطع کر دی اب دیکھو کہ وہ دست افسوس ملتا ہے یہ بیان خیالی اور فرضی نہین ہے بلکہ یہی حال ہر ایک موضع میوار مین ہے اس اچھی زمین مین نخود اسقدر کثرت سے

پیدا ہوتا ہے جسقدر گندم اور جو دونون ملکر پیدا ہون اور اول فصل اسطرح کی بنجر یا اراضی بے تردد سالہا سال مین
گندم اور نخود ایک ساتھہ بوئے جاتے ہین یہ ایک صدمہ عظیم جلا بے وطنون کو ہے گو یہ خرابی علاقہ
خالصہ مین کم ہے کیونکہ وہان ٹھیکہ سات برس کا دیا جاتا ہے اور ٹھیکہ دار اپنی غرض کو ملائم ہوتے ہین
اور سوا اسکے اونکی نگرانی بھی بہت ہوتی ہے ✣

تاریخ ششم فروری — آج بھی مقام کیا ہمارے بیمار صاحب بہت اچھے ہین مگر کچھ درد جسم مین ہنوز باقی ہی
مگر کل ہم اونکو ہاتھی پر سوار کرکے لیجاوینگے مرہٹون کے اندیشے سے اب تک باشندے حسب خواہش
اپنی ہمارے پاس نہین آسکتے تھے مگر آج پنچان دیہات سرگروہ ہو کر سب یکجائی ہمارے پاس آئے
حاکمون کو ضرور نہین کہ اندیشہ بیج بیان کرنے سادہ روی زمین کے جو عیان ہے کرین مگر اونکو اندیشہ
اونکے حالات کے مقابلہ کرنے کا ساتھ ہماری غریب رعایا کے حالات مین ہے جنسے مزاحمت اونکی غریبی مین
بہت کم ہوتی ہے مگر اس امر کے دریافت کرنے سے خوشی حاصل ہوتی ہے کہ اس تقابل کا نتیجہ پیدا ہوا
لیفے پٹیل نے اپنی ایک دختر خرد سال میرے روبرو کر کے یہ کہا کہ ہماری بدنصیبی بوجہ ہمارے قصورات کے
متصور نہو ہم سب متعلق میوار کے ہین گو ہم ایسے خوش نصیب نہین کہ حضور کی پرورش اور حراست ہماری جانب
مبذول ہو ہمنے یہ سنکر اونکا اطمینان کیا کہ گو وہ ماتحت ترک کے ہین مگر ہم اونکو مثل اپنی اولاد کے اور
رعایاے رانا کے تصور کرتے ہین اور ہم سمجھتے تھے کہ یہ امر ہمارے اختیار مین تھا کہ ہم اونکے معاہدہ کو
پھر جدید کردین اور تعجب یہ ہے کہ خود امیر خان نے بنظر اسکے کہ بہبودی رعایا کی گویا بہبودی راجہ کی ہے
اپنے ماتحت حاکم نیمبیرا کو حکم دیا تھا کہ ہر امر مین وہ ہمسے مشورہ کیا کرے بلکہ یہان تک اوسنے کہا کہ ہمسے
التجا اس امر کی کی کہ ہم مقام مذکور کو ماتحت اپنے تصور کرین اور اوسنے ہمارے عقائد کی پابندی کرکے
محاصل راہداری نصف کم کر دیے تھے اور انگریزی طریق کفایت شعاری کو اپنے طریق پر فوقیت دی تھی
کیونکہ اوسکا نقصان آیندہ مبدل بسود و بہبود ہو گیا ✣

مقام نیکومپ تاریخ ۷ ماہ فروری — گیارہ میل وسط راہ مین ہمارا گذر بیچ موضع چکورا کی جو متعلق میرخان کی ہی
ہوا نیکومپ ایک تعلقہ جاود کا ہے یہ موضع مع مند یپیا کے پنڈارہ فاضل نامے کے پاس اور جسونت راو
بہاو کی جایداد مین تھا اب یہ دونون حاکم جاود نے ایک پنڈت کو ٹھیکے مین دیے ہین اور موضع آخر الذکر
سیندھیا نے اپنے خسر سینا پتی کو دیا تھا نیکومپ ایک نہایت اچھا موضع ہے مگر دو ثلث سے زیادہ

غیر آباد ہے اور ٹھیکہ دار ملازمت کرنے سے مجبور ہے کیونکہ اوسکی نسبت بھی کچھ مراعات نہین ہوتی اسپر بھی وہ لوگ مثل ہمارے کہرا کے نقصان رسانی سے محفوظ نہین ہین اب تشخیص جمع ہوتی ہے ایک غریب آدمی نے مجھسے کہا کہ مین صرف تین مہینے کا عرصہ ہوا ہے کہ جلاے وطنی سے واپس آیا ہون اور مین نے اپنے گھر کی دیوار گلی دو فیٹ اوٹھائی تھی کہ میری زوجہ نے انتقال کیا اور ایک لڑکا آٹھ برس کی عمر کا اوسنے میرے واسطے چھوڑا کہ مجھے فکر اوسکی اور اوسکی خورش کی رہی اگر دیوار دو فیٹ اور بلند ہوتی تو مین اوسکی پوشش کی تجویز خس سے کرلیتا مگر اب میری اوس چار دیواری کا محصول ایک روپیہ آٹھ آنہ مانگتے ہین دو روپیہ کے پانے سے وہ زیادہ تر خوش بہ نسبت اپنے حاکم کے ہوگیا ؞

علاقہ خوبصورت ہے زمین زرخیز اور پانی جیسا ہمنے سابق مذکور کیا ہے پچیس فیٹ نیچے سطح زمین سے ہے اب ہم اوس علاقے مین ہین جہان وہ کمبخت پوست پیدا ہوتا ہے فصل بوجہ کہرے کے پژمردہ معلوم ہوتی ہے مگر وہ قطعات جو نزدیک چاہات کے ہین اور پانی اونمین رہتا ہے بہتر معلوم ہوتے ہین جب کہرا گرے تو یہ ضرور ہے کہ پانی درختون مین دیا جاے اور اگر بروقت پانی کے نمی درخت مین ہو تو ہرگز کہرا سے محفوظ رہتا ہے وہ پہاڑ جو ملحق سدری کلان کے ہین پرتاب گڈھ سے آتے ہوے بارہ میل کے فاصلے پر بجانب جنوب رہتے ہین اور مقامات سولمبرا اور اودے پور تک انکا سلسلہ جاری ہے وہان وہ کوہ ارادلی مین شامل ہوجاتے ہین ؞

مقام مرلا تاریخ ہشتم ماہ فروری ۔ سات میل ۔ دو سلسلہ کوہ کو جو بجانب شمال میدپیسر تک جاتے ہین طے کیے راستے کی گھاٹیان مثل سابق زرخیز ہین دیہات بکثرت ہین مگر وکھنی گاتہ یا اونکے شریک پٹھانون کو دیے گئے ہین سکے شہر کلان مین بھی گذر ہوا مثل باری اور بنوتا اور بمبوری وغیرہ جو سابق شامل علاقہ خالصہ میواڑ کے تھے فاصلے پر چیز مین یعنے مشہور چتور نظر آیا مرلا ایک شہر اچھا ہے باشندگان اوسکے اکثر چارن قوم چکولیا سے ہین انکا پیشہ بنجارہ ہے گو دراصل وہ بھاٹ ہین یہ اجتماع پیشہ عجیب ہے اور ضد ایک دوسرے کا معلوم ہوتا اگر اصل مطلب دونون فرقہ کا زرکشی نہوتا اون کے پیشہ بھاٹ کی پاکی سے ہمارے بھاٹ بیچارہ ہوگئے کیونکہ جیسا جیسا اونکا جسم پاک تصور کیا جاتا ہے اوسی طرح اونکی چیز بھی متبرک تصور کیجاتی ہے یعنے نہ اونکے جسم پر حربہ جائز ہے اور نہ اونکے مال پر دست برد لہذا اونکا مال محاصل سے بھی بری ہے پس ایک عرصہ مین وہ تجارت یعنے بنجارہ راجپوتانہ کے ہوگئے

ہم نہایت تھامند اس لیے ہوئے کہ استقبال سے ہوئے یہ سب جمع ہوا کہ شہر کے باہر کچھ فاصلہ تک ہمارے
استقبال کو آئے اونکے ساتھ گانون کے گانے بجانے والے تھے اور عورات بھی ساتھ تھین جب وہ
ہمارے نزدیک آمین تو اونھون نے اپنی چادر کا پلہ ہمارے اوپر ملایا اور ہم مشتاق بلکہ گرفتار ہالہ کے
آگے کے ہو گئے یہ تماشا نیا اور عجیب تھا اور اوس قسم چادر کی پوشاک اونکی بہت سفید اور عمامہ کلان
مائل ایک جانب کو اور اوسمین ایک مالا آویزان نہایت خوبصورت معلوم ہوتی تھی اونکے دو عنت
کندہ طلائی سینے ہوئے اور اوسمین تصویر اونکے پیر پیغمبر کی آویزان تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ صاحب دول
اور مرتبہ ہین عورات کی پوشاک بھی موافق تھی کرتی یعنی انگیا ہوئے گہرے رنگ کی کمرکہ کی اور
کمانی سے ہلکے رنگ کے کپڑے کی اور بالون مین یعنے سر پر زیور طلائی مرصع کار اور چوڑی ہاتھی دانت
یعنی عاج کی تا بہ بازو سب کے ہاتھون مین تھین یعنے کلائی سے کہنی تک اور کسی کی کہنی سے بھی
آگے تک تھین بمصور کے واسطے کسی شہر یا کسی زمانے مین اس سے بہتر کام نتھا یہ ایک ایسا کام تھا
کہ سیلو ٹیر روزا مصور اسکو قبول کرتا اور قابل تصویر کشی کے متصور کرتا سیاہ رنگ کی پوشاک عورات کی
سفید پوشاک مرد کی برابر نہایت زیبا تھی اور اونکے طریق اور حرکات اور طرز سے معلوم ہوتا تھا کہ
گو وہ تعظیم کرتے تھے مگر اوسکے عوض مین بھی وہ تعظیم چاہتے تھے اور اونکی تعظیم بھی ہوتی کیونکہ اگر
کوئی گروہ ایسے تھے جو خواہان تعظیم مرد و عورت کے تھے تو وہ گروہ چارن ساکن ہرلا تھے ؂

پھر کو جب نایک یعنے سرغنہ دوبارہ ہماری ملاقات کے واسطے ہمارے قیامگاہ پر آئے
تو معلوم ہوا کہ ہمارے گرفتار نہونے کو بیچ ریشمی بند عورات چارن کے وہ ایک امر عظیم تصور کرتے تھے
اس گروہ کا یہ قاعدہ پانچسو برس سے ہے کہ وہ ہر ایک راجا سے میوار کو جسکا گذر ہرلا مین ہوتا تھا
گرفتار کر لیتے تھے اور اوس وقت تک اوسکو گرفتار رکھتے تھے جب تک وہ گوٹ یعنے دعوت
نہین دیتا تھا اونکی زنجیر گرفتاری نہ ایسی تھی جس سے زخم یا تکلیف پہونچے اور نہ میعاد اون کی
گرفتاری کی جو محبوس کے اختیار مین تھی مدت دراز کی تھی نایک نے کہا کہ مین بھی بحیثیت نائب راجا
لائق گرفتاری کے تھا مگر چونکہ وہ اس امر سے واقف نتھے کہ آپ یعنے ہم اس مذاق کو کیا پسند کرتے
اگر وہ اخیر تک عمل مین آتا لہذا اونھون نے مجکو گرفتار نہین کیا گو نقصان اپنی دعوت کا کیا مگر
ہمنے اونسے کہا کہ ہماری ہمین خوشی قدیم رسم کے جاری رکھنے مین ہے اور ہمنے فوراً روپیہ اون

عورات کے پاس بھیجا اور سلام کہکر یہ کہلا بھیجا کہ وہ ضیافت اپنی قبول کرین نایک اور اوسکے ماتحت نایک اور اونکے لڑکے ہمارے پاس دیر تک بیٹھے رہے اور گفتگو ایام سلف کی کرتے رہے ٭

مالی یعنے مورث اعلے اس آبادی خرد کا ہمراہ رانا ہمیر کے گجرات سے فتح شروع عہد ریاست رانای مذکور کے آیا تھا اور اگرچہ پانچسو برس اس امر کو گذرے مگر اونھون نے ایک ذرہ بھی اپنی رسوم قوم یا رواج سے انحراف یا فروگذاشت نہین کیا ہے اونکے جسم اور طریق اور پوشاک کچھ مشابہت اون لوگون سے نہین تھی جسمین وہ اب بود و باش کرتے ہین فی الحقیقت اونکی وضع بالکل ہندوستان سے خلاف ہے اور گو اونھون نے ایک مقام اور مقام بھی بالاتر درمیان ہند کے پایا ہے تاہم اونکی مشابہت ساتھ قدیم فارس کے تعجب خیز ہے یعنے کرتہ ڈھیلا عمامہ کلان ریش دراز اونکی صورت زیادہ تر مشابہ ساتھ اون تصاویر کے ہے جو معابدان گبر مین ہوتی ہین اور نہ مانند کسی وضع ان چار برن ہنود کے ٭

اب ہم وہ قصہ بیان کرتے ہین جس مین سے معلوم ہوگا کہ یہ لوگ کیونکر میوار مین آکر آباد ہوے رانا ہمیر جو اسقدر مشہور تواریخ میوار مین ہے ایک سفید داغ برص کا اپنے ہاتہ پر رکھتا تھا اوسکے دفعیہ کیواسطے وہ ہنگلاج مین درشن کرنے جاتا تھا جو برلب مکران جسکو ضلع روہٹی کے نام سے بیچ جغرافیہ قوم ارین کے درج ہے واقع ہے جب وہ اوپر سرحد کچھ بھوج کے پہونچا وہان ایک ٹانڈا یعنی کاروان چارن کا اوترا ہوا تھا اور ایک عورت کھانا پکا رہی تھی یہ بھی اونکے قریب گھوڑے سے اوترا یہ دیکھکر اوس عورت نے کھانا چھوڑکر اوسکے قریب جاکر اوسکا گھوڑا پکڑا ہمیر نے اوسکی احسانمندی ظاہر کی اور تمسخر سے کہا کہ وہ چاہتا تھا کہ اوسکے آدمی بھی ویسا ہی کھانا تیار کرتے جیسا وہ کر رہی تھی یہ سنکر عورت مذکور نے کھانا جو اوسکے ظرف مین تھا پیش کیا ہمیر نے کہا کہ یہ کھانا ان سب بھوکون کے لائق نہوگا اوسنے بے تامل جواب دیا کہ اگر ہنگلاج چاہیگی تو کم نہوگا اور کھانا روبرو رانا اور اوسکے ہمراہیون کے رکھا اوس سے سب نے شکم سیر ہوکر کھایا اور ایک غار خرد کہ جو عورت مذکور نے ریگ مین کندہ کیا تھا پر از آب ہوگیا اور اوس سے سبکی آتش تشنگی فرو ہوگئی اس سے صاف پیدا ہوا کہ ہنگلاج دیبی اوس رانا پر بہت راضی اور خوش ہوئی ہے جب وہ اچھا ہوکر یعنے صحت پاکر ہنگلاج سے واپس آیا اوسنے عورت چارن مذکورہ کے گھر والونکو ترغیب دی کہ اوسکی ہمراہ میوار چلین جب وہ یہان آئے تو اوسنے اراضی مرلا اونکی بود و باش کے واسطے عطا کی اور حکم دیا کہ اونکی تجارت جملہ محصول اور محاصل سے بری رہے اور بنظر اسکے کہ وہ عورت قدرتی جو اوس عورت نے رانا کی کی تھی

یادگار رہی یہ حکم دیا کہ عورات چارن اپنے مالک کو قید مثل مذکورۂ بالا کیا کرین *

اس آبادی نے جسمین اب کئی ہزار آدمی دونون فرقون کے یعنے مرد اور عورت تھے ایک معماہمارے انگریزان کم عمر کو بنایا جو خیال کرتے تھے کہ جملہ سیاہ رنگ یعنے ہندوستانی یکسان ہین اور لائق توجہ کے نہین ہین یہ قابل تعریف کے ہے کہ کیسے خوش وہ گھر ہین اور طبیعت سے معلوم ہوتے تھے گو گرداونکی آبادی کے کوئی نشان زراعت کا پایا نہین جاتا تھا تدابیر جنگی ہنگام غدر باعث صورت اول کا ہے اور ملاحظہ مندر مرلا سے وجہ تغافلی قوانین انقسام اراضی ملک میوار معلوم ہوتی ہے جسقدر گروہ انکا زیادہ ہوا انقسام اراضی بھی مطابق رسم ملک کچھ کے جاری رہا جب تک کہ نزاع درباب حدود کے منجر بجنگ عظیم ہوئی جنگ عظیم واقع ہوئی اور جو لوگ اوسمین کام آئے تھے اونکی بیوگان ستی ہوئین اور بروقت چتا پر چڑھنے کے بخیال اسکے کہ پھر یہ بدبختی واقع نہوا ونھون نے بددعا دی اوسکو جو کوئی اس روز سے علاقہ مرلا مین کاشتکاری کرے اس روز سے اراضی یہان کی بے تردد پڑی ہے اسقدر لحاظ حکم ستی اوسوقت کا ہے جب وہ اس دنیا سے رخصت ہوتی ہے اور ملک میوار مین سب سے بڑی قسم ستی کی ہے اور یہان تک لحاظ اور پاسداری اسکی ہے کہ فرمان رانا مین یہ لکھا جاتا ہے کہ مہاستیونکی آن *

یہ ٹانڈا یعنے کاروان جسمین چار ہزار نرگاوان تھے اون خرابیون مین بھی جو اس ملک مین درمیان تعلقات مغل اور مرہٹہ کے قائم اور برقرار رہا تھا فائدہ اس کاروان کا جو افواج جنگ آوران کو عموماً رسد رسانی کرتا رہا اور اپنے محاصل زندگی کو بطور رعایا ادا کرتا تھا باعث اونکے تحفظ کا ہوا تھا اور اونکے گروہ کثیر ایسی قوت رکھتے تھے کہ گروہا ے خرد غارتگران اون پر دست برد بھی نہین کر سکتے تھے اس حال کو وہی خوب جانتا ہے جسنے اوس کاروان کو دیکھا ہو یہ ایک جگہ بہیئت مربع قیام کیا کرتے ہین اونکی گون غلہ کی وہ ایک دوسرے کے سینے تک بلند چنکر رکھتے ہین اونمین راستہ تھوڑا سا اونکی نباویق کے رکھنے لائق چھوڑتے تھے اور اس صورت سے قیام کرتے تھے کہ بطور مورچال اونکی گون رکھی جاتی تھین جمشید خان ترک بیرحم نے بھی ایک تختی مفید قوم چارن ساکنان مرلا کے لگا دی تھی اوسمین لکھدیا تھا کہ یہ لوگ ڈانڈ سے بری رکھے جاوین اور یہ بھی لکھدیا تھا کہ اونکے محاصل مین کچھ اضافہ نہوا اور اگر کوئی کریگا اور اس گروہ کو رنج اور تکلیف دیگا تو اوسکو سزا ہوگی مثل شد آمد قدیم چہرۂ آفتاب اور ماہتاب کا بطور شہادت صداقت قول لکھا جاتا ہے بلکہ پتھر پر بھی کندہ کیا جاتا ہے نیز جنگلی بھیل اور کوہی میران پسندیدہ

ہمکلاج کی نسبت اپنے دستخط اور تصدیق اونکے تحفظ اور بریت سزایابی کی کرتے ہین اور صورت کا واہ بچہ گاوکی جو بہ طور شہادت کندہ ہوتی ہے اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ واجب القتل نہین ہین اور اونکا مال حدود مرلا مین چوری بھی نہین ہوسکتا +

مقام نمبرا - سات میل - زمین مثل سابق بہتر ہے مگر رانی کھیڑہ سے نمبر اتک زمین مین نیلی سل کی تہ ہے اور دریا کی تہ کے قریب تھوڑی زمین غیر قسم کی تھی جو کوہ سنگین سے ملتی تھی جسپر ایک دریا صاف پانی کا برازماہی خرد تھا اور گاہ گاہ ایک خاص قسم کی ماہی بھی نمودار ہوتی تھی جسکو زبان انگریزی مین ٹروٹ کہتے ہین رانی کھیڑہ جس مین ہمارا گذر ہوا نہایت شہر کلان اس ضلع کا ہے اوسی راناکی رانی نے جو والدہ حاکم حال میوار کی تھی اس شہر کو تعمیر کرایا تھا اور اپنے روپیہ سے اوسنے مندر اور باؤلی اور فرش گلی کوچہ تیار کیے تھے گو علاقہ ویران مین آباد ہے مگر ہمارے پاس وہان کے باشندگان کلان آئے اور اونھون نے نالش بیحرمتی کی نسبت بھنگی لیسراون کے کی کہ اوسنے ایک خوک مار کر باؤلی مین ڈال دیا تھا جس سے پانی اوسکا ناپاک ہوکر قابل خور ونوش کے نہین رہا تھا لہذا وہ لوگ دوسرے موضع سے پانی لاتے تھے یہ باؤلی شہر سے قریب نصف میل کے فاصلے پر ہے اور چونکہ وہ شارع عام پر واقع ہے لہذا گروہ کونسل اور اونکے ہمراہی نے نہایت عقلمندی سے مقام واردات کے بیچ قیام کیا تھا اور گو سواری حاکم نمبرا کی نظر آتی تھی اور وہ ہمسے ملاقات کے واسطے آتے تھے مگر یہ ممکن نتھا کہ بغیر سماعت کرنے کل فریاد کے ہم وہان سے نقل وحرکت کرتے اور اونھون نے جو رعایا سے میوار اور اولاد راناکی جو زیر حکم ترک تھی یہ درخواست کی تھی کہ اونکی حق رسی ہم کرادین ہم اس حال کو درج نہین کرتے مگر بنظر اظہار نتیجہ ہمنے ثبت کیا یعنے خوک کے بائی جی راج کی باؤلی مین ڈالنے سے ظاہر ہے کہ قوت رہن کی یہان بہت تھی +

بھنگیان رانی کھیڑہ نے اپنے حقوق مردہ جانوران شہر کے اپنی برادری کے لوگ باشندگان لیسراون کے ہاتھ گرو رکھی تھی مگران ایام امن وامان مین وہ اپنے اقرار سے منحرف ہوگئے رئیس لیسراون نے اپنی رعایا کی جانبداری اختیار کی اور غالبا اوسنے یہ طریق بدلے کا بتایا لہذا ایک روز وقت صبح جمعیت نمبرا والا کچھ خوف پیش نظر نرکھکر مرتہنان مذکورین نے ایک خوک مارا اور یہ حرکت کمینہ آدمی کے مانند تجویز کرکے ارادہ کیا کہ اوس مردہ خوک کو رانی کے شہر کی باؤلی مین ڈالدے اور یہ حرکت کرکے وہ فوراً روبفرار لاکر

حمایت رئیس ہمیشہ رہین چلا گیا مگر ایسے کم بخت بچیا کا کوئی کیا کر سکتا ہے جسنے بپاداش جرائم سابقہ سزاے قطع دست و پا و بینی بریدگی کی پائی تھی اور اب یہ سزا اوسکو ہوئی کہ جلسہ عام مین سواری خر چہرہ سیاہ کر کے ہار پاپوش کا گلے مین ڈالکر رانی کھیڑہ سے خارج کیا گیا اب اس باولی کو پاک کرتے ہین یعنے پانی اوسکا نکالکر گنگا جل سے اوسکو پاک کرینگے بعد ازان ایک برہمن کو دعوت کھلا کر رسم پاک کرنے کی ختم کرینگے قبل اسکے ہمنے ایک نظر معابد ان رانی کھیڑہ کو ملاحظہ کیا جملہ ساخت جدید کی ہین مگر ایک تختی کندہ سے پیدا ہوتا ہے کہ اس ملک مین لحاظ اور احسانمندی عامہ جاری ہے یہ تختی شہر کے عمائدنے لگائی ہے اوسپر لکھا ہے کہ کشنا نامی سنگتراش نے اپنے صرف زر اور مشقت سے ان جملہ معابد کی مرمت جو افتادہ ہوگئے تھے کی تھی اور اس احسن کے جلدو مین اونھون نے اوسکے اور اوسکی اولاد کے واسطے یہ مقرر کیا کہ ہر موضع کی دعوت خوش روزہ مین چند تھال مختلف اشیا کی مثل زعفران و تیل و گھی و نقد روپیہ دیے جائین ہمین شبہہ نہین کہ یہ علامات صرف منحصر اوپر رانی کھیڑہ کی نہیون ہین ہمنے پیشکش ان عمائد اور دیگر باشندگان شہر کی جس مین ایک ہانڈی جغرات کی اور چند کلمات دعائیہ تھے منظور کی اور روانہ آیندہ ہوے کہ جاکر رئیس نمیبرا سے جو منتظر ہمارا کھڑا تھا ملاقات کرین ہمارے آنے مین جو کچھ وقفہ بوجہ مذکورہ بالا ہوا تھا تو وہ اس عرصہ مین اپنے گھوڑونکو کاوہ پھیرتے تھے اور بندوق اور بھالے کی ورزش کر رہے تھے خان اور لڑکا اوسکے بیچ مین تھا اوسیطرح سے سواری بلاتکلفات ظاہری ہمنے باہم دست بوسی کی یہ پٹھان رئیس معلوم ہوتا ہے عمر اوسکی اوسط درجہ پر پہونچی تھی وضع اوسکی خاطر داری اور ملائمت آمیز تھی اور اپنے بزرگ یعنے جمشید دوررو پیر جسنے عارضہ دنبل پشت سے عرصہ قلیل ہوا وفات پائی تھی مختلف قسم کا معلوم ہوتا ہے یہ خیال نسبت جمشید مرحوم کے اگر ہم اپنے دوستان میوار کا اعتبار کرین تو اوس ظلم اور بدعت سے ثابت ہوتا ہے جو اوسکے اس ملک مین جب وہ نائب امیر خان کا مدت تک رہا ہے مشہور ہین خان مذکور ہمکو نمیبرا ہمراہ لے گیا اور ہندوستانی تواضع سے کہا کہ یہ مقام آپ کا یعنے ہمارا ہے اور اوسکو یہ ہدایت اوسکی نواب صاحب یعنے امیر خان نے جسکا وہ داماد تھا کی تھی کہ مین آپ کو مثل اونکے تصور کرون بجواب اسکے جو ذمہ داری اور اعتبار ہم پر اس کلمہ سے رکھا گیا تھا اوسکو منظور کر کے ہم سوا اسکے اور کچھ زبان پر نہین لاسکتے تھے کہ جب کبھی موقع ہوگا تو ہم نسبت نمیبرا کے وہ کام کرینگے جو ہم

اوس حالت مین کرتے جو نیمبیر اور اصل ہمارا اپنا علاقہ ہوتا اس جواب کے سننے سے خان مذکور کو
یقین ہوا کہ اوسکے اطمینان موضع نمبیر محل پر نہین رکھے گئے تھے اور جب ہمکو قابو اوسکی نفع رسانی کا
دستیاب ہوا تو ہمنے تحفظ حقوق دیگر جاگیرداران کا بھی فروگذاشت نہین کیا جو اسکے علیحدہ کرنے سے
جسکا ذکر تواریخ میوار مین درج ہے اختیار رانا سے باہر ہوگئے تھے خان مذکور نے ہمراہ ہمارے
خیمہ گاہ تک آکر رخصت لی مگر شام کے وقت پھر آکر دیر تک ملاقی رہا اس ملاقات مین اوسنے گفتگو
نسبت بہبودی اوسکے علاقہ مفوضہ کے اور امنیت سرحدات کے کی جو حال اب یہان کا ہے اوس سے
لازم ہے کہ یہان کے اطمینان اور بہبودی کے امور عمل مین آوین مگر افسوس آتا ہے کہ ایسی زرریز
جاگیر میوار کی ایسے ایک ظالم شریر کے ہاتہ مین جیسا امیر خان ہے اور جسنے اپنے مالک ہولکر سے
دغا کر کے حکومت دوامی اکثر علاقجات زرریز میوار اور امیر کی لی ہے اور کچہ خدمت اوسکے عوض
ظہور مین نہین لایا ہے جب کبھی کوئی روز حساب طلبی پیش ہو تو اس امر کا خیال رکھنا پر ضرور ہے
نیمبیرا ایک شہر کلان ہے دیوار سنگین اوسکے گرد ہے اور چونکہ شارع عام مالوہ اور ہندوستان کے
واقع ہے لہذا تجارت بھی وہان اچھی ہے ایک سو مواضع سے زیادہ متعلق اسکے ہین اور تخمیناً
محاصل سالانہ کا تین لاکھ روپیہ ہے ٭

باب چہارم

تہار یا زمین مرگ وسط ہند — وہان سے کیفیت نظر — تحویل نہر — فوائد نہر جو ملک میوار کو متصور تھے
دیگر عمارات کے فوائد باشندگان کو — علامات توہمات مذہبی تہار — مندر سکھدیو — دیت کا ہاڑ
یعنے استخوان جن — بیر جہامپ یعنے دفن جنگ آور ملکیت تہار — اوسکی پیداوار — پوست
نتایج مضر پوست کے ترقی کاشتکاری سے — یہان داخل ہونے اور طریق کاشتکاری افیون —
اصل مقام کاشتکاری مذکور — تیاری افیون ہمقدم تباہی ویرانی میوار کی — تدابیر کاشتکاری اور
تیاری افیون — اوسکی قیمت غیر مقرر — افیون خراب مقام کہانتل کی — نتایج بد استعمال افیون کے —
فرائض حکومت اعلے واسطے انسداد کاشتکاری مذکور — ممکنات ایسی تدبیر کے — اقتسام فصول
بدتدبیری گورنمنٹ درباب متاجری افیون ٭

بمقام کنیرو — تاریخ ۱۳ — فروری — نو میل — ایک صورت جدید ملک میوار کی آجکی تاریخ ہمپر ظاہر ہوئی

جب ہماری منزل خرد آجکی سطے ہوئی آخر منزل مین ہم ایک تپہار پر پہونچے ہین جو قدرتی فصیل کلان واسطے تحفظ حد شرقی میوار کے تھی جیسے ہم اوسکے نزدیک پہونچے تو سطح مسطح اوس بلند زمین کا جو مختلف ہئیت کا کوہ اراولی سے تھا یکبارگی بصورت زمین سطح کے نظر آیا اگرچہ بلندی اوسکی زیادہ چارسو فیٹ سے اوسکی مغربی بنیاد سے نہین مگر تبدیلی بہت معلوم ہوتی ہے اور اوسکی بلندی سے عجب رنگ برنگ کی صورت نظر آتی ہے خواہ اوسکو بنظر ذاتی یا ملکی یا تصویر کے دیکھا اور ہمنے ایسی زمین کبھی نہین دیکھی ہے اس مقام سے نظر دل اوپر جملہ مقامات عظیمہ تواریخ میوار پڑتی ہے داہنی جانب رہت مقام چتور حامی مذہب ہنود ہے بجانب مغرب کوہ کلان اراولی جوگرد دار الریاست جدید کے ہے اور جا ئے حفاظت شجاعان اور یہان ہمارے قدمون کے نیچے یا زیر نگاہ جملہ علاقجات جدا شدہ جو اب زیر حکم ترکان وحشی صفت یا مرہٹہ کے ہین مثل جاود اور جیرن اور نیمچ اور نیمبیرا اور کہیری اور رتن گڈہ کس طرحکا اتفاق اور اولوالعزمی اسکے دیکھنے سے اوس شخص کے پیش نظر ہوتی ہے جو مثل راجپوت اس عمدہ علاقے پر دلسوزی کرتا ہے جس زر ریز سطح اراضی پر ہمنے گذر کیا ہے اور جو قریب ستر میل کے وسعت مین ایک سطح زمین بالاے کوہ سے دوسرے تک ہے وہ ایک مقام نشیب معلوم ہوتا ہے جسمین اکثر آبشار جاری ہین جنمین پانی چشمہ ہاے کوہی سے پہونچتا ہے اور جس مین جا بجا ایسے ایسے شہر موجود ہین جو کبھی نہایت شگفتہ اور آباد تھے مگر اب زیادہ تر غیر آباد ہو گئے ہین گو علامات ابتدا سے آبادی اور شگفتگی کی اب تک ظاہر ہین اس بلندی پر سے ہمنے اپنے خیالات اوپر ایک امر مفید کے مستحکم کیے یعنے تیاری ایک نہر کی جسکے ذریعہ سے دار الریاستہ قدیم اور جدید میوار شامل ہو جاتی اور جسکے باعث فصل دہ چند شگفتہ اور شاداب ہوتی اور اوسکے دروازہ سے قحط خشک سالی واسطے ہمیشہ کے برطرف ہو جاتے ہمنے بچشم خود جملہ دور دریاے بیرس کا اوسکی ابتدا مقام اودے ساگر سے قریب ایک میل کے فاصلے تک مقام چتور سے ملاحظہ کیا تو معلوم ہوا کہ جو فوائد اس نہر سے بروے کار آتے وہ قیاس سے باہر تھے کیا خیالات سنئے راجپوت کے دلمین آتے جب وہ دیکھتا کہ بجاے نرگاوان کے جو اب باہستگی اسباب تجارت لیجاتے ہین کشتیان اس نہر مین چلتی ہون اور اوسکے کھیت کئی میل تک دونون جانب نہر مذکور کے برہ یعنے راستہ آب سے آبیاری پاتے ہین بجاے اسکے کہ اب وہ رہٹ سے جو اصل ہند کی ایجاد ہے پانی پاتے ہین اگر ملاحظہ کنندگان کتاب ہذا نقشہ اس سرزمین کا دیکھین گے تو اون کو

معلوم ہوگا کہ کسقدر آسانی اس امر کے سرانجام کرنے مین ہوتی اونکو نقشہ سے دریافت ہوگا کہ دو نہایت کلان چشمے بفاصلہ چھہ میل کے ایک دوسرے سے واقع ہین ایک تو بنام بتشیولا اندر کی جانب ۸۰ اسی فیٹ بلند دوسرا چشمہ بیرونی بنام اوسے ساگر ہے جسمین سے دریاے بیرس نکلتا ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو گھاٹی اوسے پور کی مثل ایک چشمہ کلان کے ہوتی بلکہ ایک مرتبہ کچھ تدبیر مناسبہ مین جو فرق آگیا تھا تو اوسکے باعث قریب ایک ثلث غرق آب ہوگیا تھا چشمہ بتشیولا دوسرے چشمے کا ممد بلکہ باعث کہلاتا ہے گو دیگر چشمہ ہاے خرد مقام سہیلنا کی باڑھی پر اوسمین شامل ہوتے ہین دونون بارہ سے چودہ میل تک مدد ہین اور بعض بعض مقام پر عمق پینتیس ۳۵ فیٹ تک کاسے ہے اوسمین دیگر آبشارہ جو کوہ اراولی سے آتی ہین شامل ہوتے ہین اور پانی پہونچتا ہے چشمہ بیرونی سے مقام چتوڑ تک نشیب ایسا ہے کہ چند بند درکار ہونگے اور مٹی جو نرم سے ہے لہذا خرچ اس کام مین یعنے نہر کے بنانے مین کم ہوگا مصالحہ اور سامان بکثرت کوہ ہاے متصلہ اور جنگل مین ہے اور جو آبادیہاے جنگل کے باشندون کے واسطے مزدوری پیدا ہوگی تو وہ بہتر حال مین ہوجاوینگی مگر روپیہ کہان سے ہے اسوقت کمی زر کے باعث اور بوجہ صدمہ کے جو ہماری ابتداے بہبودی نے اس غیر وقت کے کھڑا کرنے سے اوٹھایا ہے ہماری تدبیر بھی مثل کھڑی کے جو صبح کو گرتا ہے نابود ہوگئی تاہم اپنے اس یقین کو ہم ترک نہین کرسکتے کہ یہ امر اگر وقوع مین آوے تو اس سے صرف رانا اپنی مالگذاری کے ادا کرنے لائق نہوگا بلکہ اپنے رعایا پر وہ رحم کرے گا جنکی بہبودگی ہماری اصل غرض اس محنت[1] کشی کی ہے ✤

بلندی پتھار پر زمین زرریز ہے پانی بخوبترین وجہ پہونچتا ہے اور جنگل بھی بہت ہے اور وہان درختہاے انبہ و مہوہ و نیب ہوتے ہین اور اگر ظاہرا پیداوار اندازہ سے ہوتا ہم ہم یہ کہہ سکتے ہین وہ برابر بہتر اراضی میوار کی ہے قدیم تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس بہتر ہیئت نباتات وسطی ہند کو اوپرمال اور پتھار کہتے تھے نام اولین یعنے اوپرمال بعینہ مثل جرمن یعنے جرمنی ملک کے اپرلنڈ کے ہے اور پتھار سے مراد سطح مسطح زمین ہے ✤

بیچ اکثر گوشہ ہاے اس زمین بلند کے جو زیادہ تر وسطی ہند مین واقع ہین اکثر مقامات قدرتی خوبصورتی کے ہین

[1] اب بھی جو مین اس روزنامچہ کی نقل کرتا ہون مین یہ چاہتا ہون کہ بعد ختم ہونے اس کتاب کے دو سال اوراوس خوش اور شگفتہ گھاٹی مین جہان ایک روز بھی مین تندرست نہین رہا ہون قیام کرون تاکہ یہ امر اور ایک اور امر یعنے کشادہ کرنا کان آہن جاورہ کا وقوع مین لاؤن ✤

جسمین تعجب نہین مذہب نے کوئی مذہبی تعلق سے خالی نہین چھوڑا ہے جہان کہین کوئی غار یا چشمہ یا جھرنا پانی کا ہو وہان بلاشبہہ علامات مہادیو کی جو پیدا کنندہ اور کشندہ خلائق ہے موجود ہین ⁂

بوجہ بیوقوفی ہمارے راہنما کے اور بسبب غیر حاضری ہمارے برہمن واقف حالات قدیم بالگوبند نامی کے ہمسے موقع دیکھنے مندر سکھدیوجی کا فروگذاشت ہوگیا یہ مندر ایک نہایت تاریک کوہ مین واقع ہے اور جس راستہ سے ہم کوہ پر چڑھے تھے اوس سے قریب دو میل کے فاصلے پر واقع تھا بیچ عذر اس فروگذاشت کے اوسنے کہا کہ اوسنے یہ خیال کیا تھا کہ جو مقام قیام نزدیک تھا لہذا وہان سے پھر مندر سکھدیوجی مین اوترکر جانا آسان ہوگا مگر واپس جانا اور نیز ضرورت دریافت احوال ہمراہیان افیونی سے مانع اس امر کا۔ مندر سکھدیوجی کا بیچ ایک عمیق غار کے ہے جنگل وہان بہت ہے اور ایک چشمہ آب تلہ کوہ پر واقع ہے اوسکے کنارے پر مورت دیوتا کی یعنے سکھدیو کی قایم ہے متصل اوسکے اکثر غار یعنے گوپھا فقرا کے ہین مگر شے دیدنی ایک کنارہ آگے نکلا ہوا ہے جسکو دیت کا ہاڑ یعنے استخوان جن کہتے ہین اوسپر سے وہ لوگ جو خواہان آسائش نفس ہین نیچے کودتے ہین اور اس حرکت کو دیرجھانمپ کہتے ہین اور یہ حرکت باداے منت جو ہوتی ہے جو کسی امر نیک کے واسطے لوگ مانتے ہین ہرچند اکثر کودنے والے گرکر مرجاتے ہین مگر بعض مثال زندہ رہنے والونکی دیجاتی ہے کہتے ہین کہ اکثر یہ منت واسطے اولاد کے مانتے ہین اور ہمسے بیان ایک غریب عورت کا بسنجیدگی کیا گیا ہے جسکو صدمہ خواہش اولاد کا ایسا تھا کہ اوسنے منت کی تھی کہ وہ مع بچہ کے کودیگی اور راوی یہ بیان کرتا ہے کہ اوسکی ایمانداری ایسی تھی کہ دونون کودے مگر زندہ رہے ایک روغن فروش یعنے تیلی اخیر مرتبہ کودا تھا اور وہ بھی زندہ رہا اوسکے واسطے دیت کا ہاڑ فرش گلاب ہوگیا تھا اسیقدر ایمانداری روغن فروش جادو کی بھی تھی اس ملک مین اکثر مقامات مذہبی واقع ہین خصوصاً مشہور مندر اونکارناتھ واقع نربدا اور گرنار ہین ⁂

عرصہ ساٹھ سال کا گذرتا ہے کہ جملہ علاقجات تا بدریاے چمبل متعلق میوار کے تھے اب جملہ علاقجات باستثناے کنیرو قبضہ سیندھیا مین ہین یہ کنیرو ایک شہر دارالریاست ایک علاقہ خرد بائیس مواضع کا ہے جو تغیرات واقعات پھر رانا کو مل گیا ہے گو اوسکا قبضہ مرہٹہ سے نکلنا خالی از دقت نہ تھا اوسپر اول قبضہ کیا گیا اور بعد ازان دوبارہ قبضہ کرلینے کے بیان کیے گئے ہم جانتے ہین کہ ایسی ہی کارروائی باقیماندہ علاقجات کے نسبت بھی بروے کار آتی مگر وہ بیچ متاجری لالہ جی بلال کے تھی

جو شایق انتظام کا اور دوست ظالم سنگه معمر کا تھا مگر ہم مرتبه و ہم یه بیان کرتے ہین که یه محله علاقجات
سیندھیا کے پاس بالعوض خرچه جنگ کے رہن تھے جو خرچه کئی مرتبه ادا بھی ہو چکا تھا پس جب
کوئی موقع پیش آوے تو اس تحریر پر لحاظ ہو کر تیہار واقع مغرب دریای چمبل واپس میوار کو دیا جاوے
ہم یه دیکھکر بہت خوش ہوے که فصل مقام کنیرو کا جزوی نقصان تاریخ ۳ و ۴ و ۵ تک کے
کہرے سے ہوا تھا جس کہرے نے تمام ملک مالوہ مین دست برد دراز کیا تھا اور گو فصل نخود کا
نقصان ہوا مگر فصل گندم و جو و نیشکر و پوست بکثرت تھی اور اسکا بہت کم نقصان ہوا گو مرضی اور خوشی
ہماری یه تھی که فصل پوست جو نہایت مضر ہے اور جو ہر سال ترقی پذیر ہوتی جاتی ہے بالعوض نخود کے
تلف ہو جاتی +

کاشتکاری پوست جسکے باعث اور زراعت کارآمد مسدود ہو گئی ہے اسقدر ترقی پر ہے که نہایت سخت
ہاته قوانین کا اوسکے روکنے کو درکار ہے اور دیکھنے والے کو اوس سے نہایت تعجب ہوتا ہے
جب قوانین محدودہ اس حکومت کے جاری اور ساری تھے تو ایک حد طریق متاجری مین قائم
کی گئی تھی گو اس سے نقصان راجه کا تھا کیونکه اصل آمدنی اوسکی محاصل اراضی سے تھی اور ایک
قاعدہ میوار کا یه تھا که ہر ایک چرسه زمین مین ایک بیگھه کاشت پوست ہوا کرے اور اوسیقدر نیشکر
باقی غله مگر ہماری سرکار جو متاجری اس شے کی لیتی ہے اس سے ایسا اندیشه مثل تپ کے پیدا ہوا
که ہر طرف اس پیداوار کی کاشت کی ترقی ہونے لگی ہے که جہان کبھی یه شے کاشت نہین کیجاتی تھی
وہان بھی جاری ہو گئی اور جو کچھ مصلحت یا صاحب تدبیری ہماری مداخلت کی بیچ اس امر کے ہو
اسمین بھی شبهه نہین که نتیجه اسکا یه ہوا که اوسنے کاشتکارونکو ہوشیار اور دغاباز کر دیا +

ہماری راے مین ایک مختصر بیان اس شے کا که کس طرح یه داخل ہوئی اور کیونکر اسکی کاشتکاری ہوتی ہے
جس شے نے باشندگان کی صورت اور سیرت خراب زیادہ تر وبا اور جنگ سے کردی تھی خالی از لطف نہوگا

ہم احسانمند تواریخ شاہی بابر اور اکبر اور جہانگیر کے واسطے اطلاع صحیحه درباب ابتداے لانے
اشجار ملک غیر ہندوستان مین ہین اور ہم بدل تعریف مشہور خاندان تیمور کی کرتے ہین جسکے بادشاہ
گو پیدائش اور تعلیم سے خودسر اور بہمه وجوہ قاتل راجپوتانه کے تھے مگر ہم کہه سکتے ہین که وہ سلسله وار
اچھی طبیعت کے اور تواریخ دان اور صاحب تدبیر اور جنگ آور به نسبت کسی اور خاندان کے تھے

جنھون نے سلطنت ملک[ا] مین کی تھی ٭

اکبر نے بھی طریق بابر کا اختیار کیا تھا اور وہ باغبانان ایران و تاتار کو ہندوستان مین لایا اور اکثر میوجات مثل شفتالو اور بادام اور پستہ وغیرہ لگائے اور وہ بارور ہوئے جہانگیر کے روزنامچہ سے ہمکو آگہی حاصل ہوئی کہ تماکو ہندوستان مین اوسکے عہد سلطنت مین آیا تھا مگر کب کاشتکاری پوست برائے پیدا کرنے افیون کے ہندوستان مین جاری ہوئی ہمکو کہین سے اطلاع نہین پہونچی یہ شئے کسی زمانہ سے

ا بیچ جملہ نوع فنون آسایش و نزاکت وعیش زندگی کے وہ لابد گوئے سبقت راجپوت سے لیگئے تھے کیونکہ راجپوت حدود توہمات مذہبی مین گرفتار تھے دربار سمرقند جس سے بادشاہان فرغانہ تعلق رکھتے تھے نہایت تابندہ اور درخشندہ بوجہ لیاقت اور نیز شان وشوکت کے دنیا مین ہوگا اور جسقدر ہدایات اور نصائح تعلیم ہوتے تھے اونمین اور ترقی بابر فتاح ہند کے اون فنون مین جو صرف سیاحت اور تماشائے دنیا سے حاصل ہوتے تھے لہذا جب اوسکی عقل اوسکو تاریک ملک کاشس سے ہندوستان لیگئی عادت روزنامچہ لکھنے کی جو حضرت تیمور نے اپنے روزنامچہ سے اوسکو سکھائی تھی اور جس مین ہرایک شئے جدید اوسکو معلوم ہوتی تھی اوسنے کبھی ترک نہین کی اور ایسے انقلاب مین بھی یعنے کوہستان وسطی ہند مین اور میدان روشن ہند مین تھا اوسکا قلم کبھی بیکار نہ تھا کوئی پیدایش حیوانی یا نباتاتی جو اوسکے اپنے ملک سے مختلف تھی کبھی اوسکی کتاب روزنامچہ سے باہر نہین رہی اور وہ ایک نمونہ اور دلیل لیاقت شاہانہ اوسکی تھی جو کسی اور بادشاہ سے سرزد نہین ہوئی تھی کیونکہ کوئی کتاب کسی زمانہ مین یا کسی ملک مین ایسی بسیط اور صاف صاف نہین لکھی گئی تھی جیسی کتاب روزنامچہ بابر تھی اور نیز ایسے ملک مین جہان ہرایک امر مین مبالغہ ہوتا ہے جو کچھ اوسنے کیا یعنے اگر کسی سے ذاتی تکرار ہوئی جسپر اوسکی زندگی اور بہبودی مبنی اور منحصر تھی یا اوسنے جنگ کی تھی جس سے اوسکو ہندوستان ملا تھا سب اوسنے درج کیا ہے جو بیان وہ انعامات کا کرتا ہے جو اوسنے اپنی مع تعمیر میر محمد جلبان کو عطا کیے تھے بالعوض اوسکی تیاری کرنے پل دریائے گنگ جب وہ صرف تین سال سے حاکم ہندوستان مین تھا اوسی سادگی سے وہ بیان اپنے خربوزہ وغیرہ اور انگور کے ہندوستان مین لانیکا کرتا ہے اوسکے دیکھنے سے ہم اپنی تعمیرات رفاہ عام پر خیالات واہی کرین اور اونکو چندان وثوق روبروے تعمیرات بادشاہان آزودہ شدہ کی تدین جو صرف اوسوقت مین پچیس سال کی عمر کا تھا اب جو اس کتاب کو ملاحظہ کرین اونسے توقع ہے کہ بدعائے خیر مترجم[٭] کو یاد کرین جو اپنی طبیعت صاف اور قوت لیاقت سے روح بابر کو اپنے ترجمہ مین لایا ٭

٭ ولیم ارسکن صاحب ساکن بلیک ستون نے جو میرے دوست ہین مجھکو آمادہ اس کام پر کیا تھا اور ایک دوسرے کام پر جسکا ارادہ مین بعد ازین رکھتا ہون یعنے ترجمہ چند کبت مسمے چند شاعر کے ٭

واسطے ادویہ کے یعنی معالجہ کی کاشت ہوتی ہوگی ہم یہ کہہ سکتے ہین کہ اوسکا استعمال بد او زبون عرصۂ قلیل سے جاری
ہوا ہی تین سو سال سے زیادہ عرصہ سے اسکا استعمال نہین ہوتا تھا کیونکہ کسی کتاب قدیم نظم ہند مین اوسکا
استعمال مذکور نہین ہے مہمان کی خاطرداری اور تواضع مین ذکر میوار پیالہ کا لکھا ہے مگر کہین عمل پانی کا تذکرہ
نہین ہے جسنے اب مقام آب گلاب کا حاصل کیا ہی قبل از اختراع ہونے حکمت افیون کشی کے جیسا اب ہوتا ہی
پوست نہایت طریق بدسی استعمال ہوتا تھا یعنے اوسکو کچلکر پانی مین کچھ عرصہ تک تر رکھتے تھے اور اوسکا آب زلال
پیتے تھے اوسکو تجارو کہتے تھے اور اکثر پوست بھی کہتے تھے یہ طریق اب بھی مقامات بعیدہ راجپوتانہ مین مستعمل ہے
جہان اونکی جہالت اصلی اور بدگمانی اور سستی قدیم طریق کو جاری رکھتی ہے +

کاشت افیون اول دوآبہ مین ہوتی تھی یعنے درمیان علاقہ مابین چمبل اور سیپری کے ابتدا سے انتہا تک
اور گو اقوال قدیم سے پیدا ہے کہ یہی دوآبہ وسطی ہند مین جاے پیدایش پوست تھی مگر مدت سے اب وہ سیر
حصر نہین رہا ہے اور صرف ملک مالوہ مین اب جاری نہین ہوا ہے بلکہ اکثر مقامات راجپوتانہ مین بھی
اور خصوصاً میوار اور ہیروتی مین جاری ہوگیا ہے اور گو سب اقوام یعنے کوہی اور جاٹ اور بنیا اور برہمن
کاشت کرتے ہین مگر اسکی کاشت مین وثوق قوم کوہی کو ہے جو قدیم کاشتکار پوست کی تھی اور یہ لوگ
ایک خمس زیادہ افیون پوست سے نکال سکتے ہین بہ نسبت اور اقوام کے جو کاشت کرتے ہین +

یہ ایک عجیب امر ہے کہ کاشت پوست کی بخلاف بہبودی عامہ ترقی پذیر ہوئی اور جس قدر جنگ
اور دنیا اور قحط کے شدائد زیادہ ہوے اور راجپوتانہ تباہ ہوا اوسیقدر کاشت اس شے زبون کی زیادہ
ہوئی طریق غارت گری نے جو بعد حکومت مغل کے بروے کار آیا بہت جلد اس ملک خوش کو تباہ کیا
اور رفتہ رفتہ صرف کاشت فائدہ بخش اشیا مثل جو و گندم و نخود کو باقی رکھا تھا مگر آخرکار یہ زراعت بھی
صرف اسقدر باقی رہی جسقدر واسطے خوراک کاشتکاران کے درکار تھی جو بجاے اسکے سب پوست کی کاشت
کرنے لگے کیونکہ تھوڑی کاشت کی حفاظت وہ خود کر سکتے تھے یا مال لٹیا سے اوسکی حفاظت دوسرے
شخص سے کرا سکتے تھے مگر حفاظت غلہ کی جسکو میدان وسیع درکار تھا نہین کر سکتے تھے کیونکہ اوسکے
درو کرنے کی محنت سے فوج سواران اونکو علٰحدہ رکھتی تھی اگر عقل کی میزان مین تولا جاے تو ظاہر ہوگا کہ
اوسط تظلم میوار کا برابر اوسط کاشت پوست کے تھا سمت ۱۸۴۰ (سنہ ۱۷۸۴ع) مین لوگ اس ملک سے
جانے شروع ہوے سمت ۱۸۵۶ (سنہ ۱۸۰۰ع) مین روانگی اونکی اقصی نہایت کو پہونچی اور سمت ۱۸۷۴

(سنہ ۱۸۱۸ع) تک رفتہ رفتہ ملک خالی ہوتا گیا مگر خرچ اس شے کا یعنے پوست کا موافق پیداوار کے رہا اور بازار ہاے ملک غیر مین اوسکی فروخت ہوتی تھی +

جن اضلاع مین انتقال کنندہ جا کر آباد ہوی یہ تھی یعنے مندسور کہاچرود اونیل وغیرہ واقع نالہاے چبل ورا نتنا اجراے اونکے بیچ ملک مالوہ پائین سکے وہان اونکو نسبت یہان سکے حفاظت اور مدارات زیادہ تحت آپا صاحب اور اوسکے والد کے حاصل ہوئی یہ دونون مستاجران کلان اس اراضی زرریز کے تھے مگر یہ امید نہین ہوسکتی کہ آبادان جدید کو اوس قطعہ اراضی مین حصہ نصیب ہوا ہو جو آبیاری چاہات جدید سے حاصل کرتے تھے مگر آپا صاحب نے اونکو روپیہ واسطے اخراجات ضروری کے دیا اور قطعات زمین معین کردین جو گو زرریز تھی مگر بے تردد بڑی تھی اس زمین مین اونھون نے چاہات جدید اسنیے واسطے کندہ کیے اور اونھون نے کاشت گندم وجو کو بالکل ترک کردیا اور صرف غلہ مکی کاشت کرتے تھے اور یہی اونکی خوراک تھی اوراسمین چندان آب پاشی کی ضرورت بھی نہین ہوتی اور علاوہ ازین اس غلے کی زمین مین موقع کاشت کرنے پوست کا باقی رہتا ہے اس کاشت مین اور نیشکر کی کاشت مین اونکی جملہ محنت صرف ہوتی تھی +

اب ہم طریق کاشتکاری تحریر کرتے ہین جب پیداوار مکی اور سن جمع کیجاتی ہے اوسکی بیخ اوکھاڑ کر جلاتے ہین بعدازان کھیت کو سیلاب کرتے ہین اور جب خوب تر ہو جاتا ہے تو اوسمین قلبہ رانی کرتے ہین بعدازان اوسمین پانس گوبر کی ڈالتے ہین یہ پانس اونکے نزدیک نہایت بہتر ہوتی ہے اسکو بھی ایک طرح کی ترکیب دیتے ہین یعنے اسکو ایک غار مین جمع کرتے ہین اور موسم برشکال مین اسکو گاہ گاہ لکڑی سے خوب ملا دیتے ہین اور تہ وبالا کردیتے ہین تاکہ گرمی اسکی دور ہو جاے بعدازان اسکو کھیت مین ڈالکر پھر قلبہ رانی اوسپر کرتے ہین اور وہ لوگ جنکے یہان گاو وغیرہ نہین ہوتے اور پانس خرید بھی نہین کرسکتے وہ لوگ بکری اور بھیڑ والون کو معمولی اجرت دیکر اپنے کھیت مین بٹھلاتے ہین جب زمین کو قلبہ وغیرہ تردد چھہ یا سات مرتبہ کرلیتے ہین اور مٹی خوب ملکر باریک ہو جاتی ہے تو اوسکو کیاریون مین منقسم کرتے ہین اور چھوٹی نالی واسطے پانی کے بناتے ہین تاکہ پانی جلدی اور بآسانی پہونچے بعدازان تخم پاشی کرتے ہین اور کھیت کو پھر پانی سے بھرتے ہین اور بروز ہفتم پھر اوسکو تر کرتے ہین بروز ہفتم یا نہم اور بعض وقت بروز یازدہم تخم کا نشو ہوتا ہے اور بروز بست وپنجم جب اوسمین کچھ برگ بھی پیدا ہو جاتے ہین مگر وہ کچھ پژمردہ سے معلوم ہوتے ہین تو وہ اوسکو ایک مرتبہ پھر پانی دیتے ہین اور جب یہ نمی خشک ہو جاتی ہے

تو عورات اور بچہ ہاے کمسن کھیتون مین جاتے ہین اور درخت علیحدہ علیحدہ بفاصلہ آٹھ انچہ کر دیتے ہین اور زمین گرداگرد کی آلہ کھرپی سے نرم کر دیتے ہین یعنے کھیت کو نراتے ہین اوسوقت درخت قریب تین انچہ کا ہو جاتا ہے بعد ایک مہینے کے پھر اوسکو تھوڑا پانی دیتے ہین اور جب یہ خشک ہو جاتا ہے تو پھر زمین نراتے ہین پانچوین مرتبہ پانی پھر بعد قریب دس روز کے دیتے ہین دو روز بعد اسکے جابجا پھول نظر آنے لگتا ہے یہ نشان گویا پھر پانی دینے کا ہے اور اس پانی کو پھول پانی کہتے ہین بعد اوسکے چوبیس یا چھتیس گھنٹہ کے بعد جملہ پھول کھلجاتے ہین جب قریب نصف برگ گل گرجاتے ہین تو پھر ایک پانی ایسا دیتے ہین کہ زمین نم ہو جاے اسکے بعد بہت جلد جملہ برگ گل گرجاتے ہین اور صرف ڈوڈہ پوست باقی رہتے ہین یہ بہت جلد کلان ہو جاتے ہین اور عرصہ قلیل مین جب کوئی پھول باقی نہین رہتا تو کچہ سفید گرد ڈوڈہ پر نمایان ہو جاتا ہے جو نشان تیاری کا ہے یعنے اسوقت سوزن سے اوسکو مشبک کرتے ہین +

اب کھیت کو تین حصص مین منقسم کرتے ہین ایک مین اول کارروائی مشبک کرنے کی شروع ہوتی ہے آلہ شبکہ مین تین سوزن ہوتی ہین اور نوک اونکی بہت مہین ہوتی ہے اوسپر سوت لپیٹ دیتے ہین تاکہ زخم عمیق نہ ڈالدے کیونکہ زخم عمیق کے سبب عرق اندر ڈوڈہ کے چلا جاتا ہے اور شگاف نیچے سے اوپر کو لگاتے ہین اور عرق مثل دودہ نکلتا ہے وہ باہر جمع ہو جاتا ہے ہر ایک ڈوڈہ کو تین مرتبہ شگاف دیتے ہین یعنے تین روز برابر اور یہ کارروائی طلوع آفتاب کے وقت ہوتی ہے خنکی صبح مین جب وہ عرق جلدی منجمد ہو جاتا ہے تو اوسکو چاقو سے اوتار لیتے ہین بصبح روز چہارم پھر ایک مرتبہ شگاف دیتے ہین تاکہ اگر کچہ عرق اور باقی ہو تو نکل آوے ہر صبح اس عرق برآمدہ کو ایک ظرف مین جو تیل سے مچرب ہو جمع کرتے ہین تاکہ خشک نہوجاے جب سب عرق جمع ہو جاتا ہے تو صرف تخم باقی رہجاتا ہے لہذا ڈوڈہ پوست کو توڑکر کاتہ پر لیجاتے ہین اور زمین پر خشک ہونے کو پھیلا دیتے ہین اور تھوڑا پانی اوسپر چھڑکاتے ہین اور ایک چادر اوسپر ڈالدیتے ہین اس حالت مین وہ صبح تک رکھے رہتے ہین اور صبح کو مویشی اوسپر چلاتے ہین جس سے تخم سب نکل آتا ہے اوسکو تو براے کشید روغن تیلی کے پاس بھیجدیتے ہین اور جو پوست بچتا ہے اوسکو جلا ڈالتے ہین اسواسطے کہ مویشی اوسکو نہ کھاوے کیونکہ اس حالت مین بھی اوسمین سمیت ہوتی ہے ملک میوار مین تیل پوست کا اکثر چراغ مین جلاتے ہین

بہ نسبت اور تیل کے دو سیر عرق تخمیناً ایک من پوست کا ہے قیمت پوست دانہ کی اب بیس روپیہ فی مانی ہے اور ایک مانی ایک سو بارہ من خام کی ہوتی ہے ÷

ایک بیگھہ مالوہ بپیمایش شاہجہانی مین (حسب جریب یعنے لاٹھ ایک سو کیوبٹ کی ہوتی تھی) پانچ سیر سے پندرہ سیر عرق تک نکلتا ہے (فی سیر سلیم شاہی پینتالیس روپیہ کا ہوتا ہے) اگر اوسطا اسکا پیدا ہو تو اوسکو اچھی پیداوار کہتے ہین کاشتکار یا مستاجر اسکا ایسی حالت مین بہ نرخ بازار بدست کوٹھیدار فروخت کرتا ہے مشتری اوسکو تین پرت کے تھیلہ ہاے پارچہ سوتی مین بھرکر اپنے گھر لیجاتا ہے پتے پوست کے جمع کرکے وہ زمین پر دو تین انچہ اونچی پھیلا دیتا ہے اور اوسپر گولیان اوسکی فی گولی پندرہ روپیہ بھر وزن کی بناکر پھیلا دیتا ہے او پانچ مہینے تک وہ اسطرح پھیلی رہتی ہین تاکہ نمی جاتی رہے اگر عرق پتلا ہو یا اوسمین تیل ملا ہو تو دس مین سات پھر باقی رہے گا لیکن اگر عرق بھی اچھا ہے اور بلا غش ہے تو آٹھ پھر باقی رہتا ہے بعد ازین بیوپاری لوگ جو بنام کوٹھیدار لکھے گئے ہین اسکو واسطے فروخت راجپوتانہ یا دیگر ممالک کے فروخت کرتے ہین ÷

سمت ۱۹۰۴ (۱۸۴۷ء) سے سمت ۱۹۰۷ (۱۸۵۰ء) تک نرخ بازار افیون بحالت اولین سولہ روپیہ سے اکیس روپیہ سلیم شاہی تک فی دری کاشت کار فروخت کرتے تھے ایک دری پانچ سیر پختہ کی ہوتی ہے اور ایک سیر نوے روپیہ سلیم شاہی کا تھا مین نرخ افیون حالت اولین کا بہتر نمونہ بہ نسبت افیون پختہ کی تصور کرتا ہون او سمت ۱۹۱۵ مین نرخ پچیس روپیہ ہوگیا تھا اور سمت ۱۹۲۰ مین ستائیس روپیہ اور اسیطرح سمت ۱۹۲۵ تک ترقی پاتا گیا یعنے ۱۸۶۹ء تک اس سال مین نرخ بیالیس ۴۲ روپیہ ہوگیا تھا یعنے ایک سو ستر ۱۷۰ فیصدی زیادہ بہ نسبت نرخ ۱۸۴۷ء کے اور بعض خاص وجہ قدرتی اس ترقی نرخ کے واسطے کہتے ہین بعد ازان وہ رفتہ رفتہ کم ہونے لگا اور سمت ۱۹۳۰ (۱۸۷۳ء) مین کم ہوکر اونتیس ۲۹ روپیہ ہوگیا تھا سمت ۱۹۳۲ مین وہ پھر تینتیس ۳۳ روپیہ ہوگیا اور سمت ۱۹۳۴ و ۱۹۳۵ مین جب اوسکی روانگی لنکا شایر گران سندہ اور گجرات مین بلا مزاحمت ہوگئی تھی (جہان سے وہ چین اور آرچیپلیگو کو روانہ ہوتی تھی) وہ اڑتیس ۳۸ اور اونتالیس ۳۹ روپیہ ہوگئی تھی اور اب تک (سمت ۱۹۳۷ (سنہ ۱۸۸۰ء) وہ اوسی نرخ پر قائم ہے ÷

بیچ کا محل کے (جس مین پرتاپ گڈہ دیولا شامل ہے) اور جو قطعہ اوپر کنارہ دریاے مہی کے واقع ہے افیون بکثرت کاشت ہوتی ہے اور اوس مین آمیزش عجیب طرح سے کرتے ہین انمین

جو چین مین بنام افیون مالوہ فروخت ہوتی ہے اسنے نرخ بازار بہت کم کر دیا ہے آمیزش اوسمین اسطرح ہوتی ہے
قند سیاہ کو شیرہ بناتے ہین اور گوند برابر ڈالکر اوسکے برابر افیون ساختہ ملاتے ہین اور اوسکو ایک ظرف مین
رکھکر خوب جوش دیتے ہین تاکہ خوب ملجاوے اور یکسان ہوجاسے تب اوسکو اوتار کر خشک کرتے ہین جب
خوب خشک ہوجاتی ہے تو اوسکو خوب کوٹتے ہین اور بعد ازان تھیلہ ہاے پنبہ مین بند کرکے سبز جریدہ مین
بھیجتے ہین اور بسکا منڈیسی مین فروخت کے واسطے روانہ کرتے ہین قوم گسائین اس نواح کے اصل مستاجر
اس افیون آمیزش یافتہ کے ہین اس قسم کی افیون کو نہایت مضرت رسان تصور کرکے اوسکا استعمال
راجپوتانہ مین نہین کرتے مشہور ہے کہ وہ جزائر اسپاپس مین جاتی ہے اور وہان کاشتکاران اوسکو بالعوض
بانس یا دام کے درختون مین دیتے ہین محصول راہداری افیون ممالک ہندوستانی مین فی بار نرگا وپر لیا جاتا ہے
پس افیون خالص اور آمیزش دار دونون پر برابر دینا ہوتا ہے گسائین لوگ بہت افیون چوری لیجاتے ہین
یہ کیفیت اور ہماری دانست مین صحیح حال پیدایش اور ترقی اس شے مضرت رسان کا چالیس سال
سے ہے اگر اب حکومت اعلے بجاے اوسکی مستاجری کی اور اسیوجہ سے اوسکی ترقی ہونے کی کوشش
اوسکے انسداد مین ازروے قوانین کرین یا یہی کرین کہ جسقدر چالیس سال پیشتر تھا اوسیقدر رہے تو جو
ہنوز پیدا نہین ہوئی ہین وہ وجہ کافی واسطے اس امر رحیمانہ کے ہماری تعریف کرنے کی رکھین گے اور یہ امر
ہماری خواہش کا نہین بلکہ ہمپر فرض ہے کہ ہم ایسا ہی کرین اور محنت اور مشقت کی استطلب واسطے
ترقی اور بہبود روئی اور نیل اور نیشکر اور دیگر پیداوار کی کرین جنکے باعث یہ ملک بجاے تباہ اور مفلس
ہونیکے متمول اور تونگر ہوجاے گا جنہنے راجپوتانہ کو خرابی انتظام سے محفوظ رکھا ہے مگر جو زندگی بیقدر ہے
اگر ہم لوگونکو اونکی قوت دلی بہ اقتضی بخشش اس اچھی اور عمدہ قوم کو دیکھکر ہم کہہ سکتے ہین جیسا بیرن صاحب نے
نسبت ملک گریس کے کیا تھا یعنے یہ ملک گریس ہے مگر زندہ گریس نہین ہے اسوجہ سے کہ دل کمزور
ہوگئے ہین اور جسم ضعیف اور کمزور عین جوانی مین ہوگئے ہین جسقدر میری رسائی پہونچی مین نے یہی
کام کیا جو مین نصیحت کرتا ہون اور مین نے جیسا سابق مذکور ہوا ہے ایک اقرارنامہ رانا سے غریب ٹھاکر تک
لیا ہے کہ وہ ہرگز اپنی اولاد کو اس عادت مین نہین ڈالین گے اور جو صرف بیان سے کچھ فائدہ نہین ہوتا
مین یہان ایک جزو کتاب میوار اور مالوہ کا تحریر کرتا ہون جو صریحاً یا دربردہ استعمال مین آئے گی ❊
تقسیم فصل حسب تفصیل ذیل ہے — فی چرس یا جریدہ زمین مین پچیس بیگھہ اراضی چاہیے اوسط گندم اور جو کی

اور تیس بگیہہ سے پچاس بگیہہ تک اور بھی زمین جسکو بارانی مال کہتے ہین اور جو بارانی ہوتی ہے اوسمین نخود کاشت ہوتا ہے اوس پچیس بگیہہ چاہی مین قانوناً ایک بگیہہ واسطے پوست یا افیون کے اوروس سے پندرہ بسوہ تک نیشکر مگر اس ایام بدنظمی اور فساد مین جب ہر ایک شخص اپنی اپنی راے پر چلتا تھا وہ لوگ دو بگیہہ افیون اور تین بگیہہ نیشکر کاشت کرنے لگے اور شاید دو بگیہہ جو بجاے پچیس بگیہہ کے واسطے پرورش عیال و اطفال کاشت کرتے تھے کیا خلاف قدرت حال انتظام کاشتکاری یہ ہے کہ کاشتکار بعض وقت خوراک اپنے عیال و اطفال کے واسطے خرید کرتے تھے تاکہ وہ اپنی سب محنت اسکی کاشت مین صرف کرین اگر بازار ہاے ملک غیر مسدود ہو جائین اور قحط جو ہمیشہ ہوتا ہے واقع ہو تو کیا نتیجہ پیدا ہوگا کہ بہتر ملک ہند جو گندم کی پیداوار کے واسطے مشہور تھا اب باغ لالہ ہو گیا ملک ہروتی مین وہ لوگ اسکا خوب انتظام رکھتے ہین اور گو اوسکا قدیم حاکم ملک اضلاع مالوہ مین کاشت کرتا ہے جو امست مرہٹہ سے مستاجری مین واسطے کاشت افیون کے لیے ہین کیونکہ وہ خود تجارت افیون کی کرتا ہے تاہم ہمکو یقین نہین کہ وہ اس شے مضرت رسان کو اپنے ملک مین داخل کرے نہایت خوشی کا یہ امر ہے کہ کچھ نشان دانائی انتظام قانونی ایام گذشتہ کا باقی ہے اور ظالم سنگہ مسن چاہتا ہے کہ اوسکے ملک کی ترقی غالباً قلبہ رانی سے ہوگی بہر حال ہماری مستاجری باعث اس خرابی کی ترقی کا ہے کیونکہ جب یہ مشہور ہوا کہ کمپنی صاحب مستاجر کلان افیون ہین فوراً رانا اور کاشتکار نے بلکہ ہر ایک خاکروب نے اختیار بیوپار کیا تمام ملک مالوہ ایک جوش مین آیا مثل قوم یہود خرید و فروخت اون آدمیون نے بھی کرنی شروع کی جنکے پاس کبھی ایک سیر افیون بھی نہین رہتی تھی جسقدر ترقی اسنے پکڑی ہے اوسکا خیال ہو سکتا ہے جب نقشہ اوسکا ملاحظہ کیا جاوے کہ فروخت اول سال مستاجری ہماری مین دس لاکھہ روپیہ سے زیادہ ہوئی جسمین ہماری راے مین سرکار نے قریب چار لاکھہ روپیہ کا نقصان حاصل کیا امید ہے کہ اب یہ امر خوب فہمید مین آگیا ہوگا اور واضع قانون ولایت خیال کرینگے کہ اس تجارت کا قائم رکھنا ہماری آبرو اور منافع کے موافق نہین ہے اور نہ ہماری انسانیت کے لائق ہے +

اگر وجوہ جو ہمنے جمع کیے ہین بروقت تحقیقات پایۂ ثبوت کو پہونچین تو تدابیر گذشتہ گورنمنٹ[1] جو کسی وجہ سے

---

[1] یہ یاد رہے کہ یہ تحریر بموقع ماہ جنوری سنہ ۱۸۲۰ع ہوئی تھی +

بروے کار آتی ہون صرف اس خرابی کو ترقی دینگی اگر یہ بھی منظور کرو کہ یہ توقیر ہماری مستاجری پٹہ کے تحفظ کے واسطے ہے اور قرین انصاف بھی اسوجہ سے ہین کہ حکومت ہاے ہندوستانی پر تاثیر اوسکی ہوتی ہے یعنے مستاجران و کاشتکاران افیون پر تاہم اور تدابیر بھی ممکن تھین جو موافق اونکے بہتر ہوتین اور اسقدر نتیجہ ہاے زبون اونسے پیدا نہین ہوتے +

باب پنجم

دہار لیشر - رتن گڈہ کھیری - آبادی چارن - اتوا خرد - تحریر کندہ پارا گڈہ - ڈونگر سنگہ - شیو سنگہ قاعدہ تبنیت - کالا میگہہ - امید پورہ و رئیس مقام مذکور - سنگولی - مندر بھوانی - قطعہ اراضی رانا موکل قدیم حال قوم بارا - الوبار ابا وہا - دانگرہو - عجیب تاثیر آفتاب اوپر ہواے مقام تہیار +

مقام دہار لیشر تاریخ ۱۴ - ماہ جنوری سولہ میل آلہ شناخت موسم یعنے تھرما میٹر ۴۶ درجہ بوقت افتاب ۵ گھنٹہ صبح - مقام کینرو سے دہار لیشر تک برابر نشیب ہے شاید برابر ایک ثلث زاویہ بلندی کے سطح قریب نصف فاصلہ تک زمین اچھی زرریز اور سیر حاصل ہے مگر دوسرا نصف کوہ ہاے خرد سے پر ہے دہار لیشر خوبصورتی سے آخر مقام نشیب پر واقع ہے اور ایک آبشار بصفا جاری ہے بجانب جنوب درختہاے لکڑی کلان متراکم ہین حقوق بھومیا بعض کھیوا یا راجپوتون کا ہے یہ لوگ ایک حصہ پیداوار کنیرو کو دیتے ہین صبح کو ہمارا گذر چند مواضع مین ہوا اور اکثر گروہ نیل گاے کے نظر آئے ہمکو دیکھکر وہ آہستگی ہمسے کنارہ کش ہوے مگر سطح زمین پر اکثر پتھر تھے ہم اپنے گھوڑونکو پھیر نہین سکتے تھے +

تاریخ ۱۵ - مقام رتن گڈہ کھیری فاصلہ نو میل - راستہ ایک کوہ صاف پر تھا ایک ندی اوس مین سے گذرتی ہے دو میل کے فاصلہ پر دہار لیشر سے سرحد کنیرو کی تھی اور چوراشی موضع کھیری کے نشیب اب بھی کھیری تک تھا اور غالباً ایک سو فیٹ کی بلندی سے زیادہ بہ نسبت میدان میوار کے تھی راستہ پتھرون پر اور جنگل مین تھا مگر جابجا اچھی سیاہ زمین بھی نظر آتی تھی ہمنے کنارہ دہار لیشر نالہ پر برابر سفر کیا راستے مین جنگل بہت ہے اور ایک مقام پر نہایت خوبصورتی سے پانی گرتا تھا ہمارا گذر اکثر مواضع مین اور ایک آبادی قوم چارن مین ہوا منجملہ اونکے ہمارے چند دوست مر لاکے تھے اونھون نے اپنے فرائض فراموش نہین کیے تھے مگر چونکہ عورات اوس آبادی کی بانگی تھین لہذا وہان قیام مین کچھ لطف نتھا پس ہمنے مبلغ پانچ روپیہ اونکے برنجی کلس مین ڈالدیے اور وہان سے آگے کو روانہ ہوے سواری کا سدا

کہیری کی بھی نزدیک تھی قریب دو سو سوار پیادہ تھے یہ سب اسپنے قلعہ بالاے کوہ سے ہمارے استقبال کے واسطے آئے تھے کہ آکر ہمکو خیمہ گاہ تک پہونچا دین یہ شخص رشتہ دار لالہ جی بلال کا ہے اور ہوشیار اور صاحب تدبیر ہے ہمارے خیمے متصل شہر کے نصب تھے وہان ہمکو وہ پنڈت لیگیا اور بعد رسمیات تواضع و تکریم کے منجانب ہمارے دوست لالہ جی اور اوسکے راجہ سیندہیا کے (جنکے کمپو مین ہمنے بارہ سال تک سفر کیا تھا) وہ ہمسے رخصت ہوا اور استدعا کی کہ ہم بھی اوسکے قلعہ مین جاوین مگر چونکہ اوسمین کوئی شے قدیم نہتی لہذا ہمنے مناسب متصور نہین کیا کہ اوسکی دعوت قبول کرکے اوس کے راجہ کے دل مین رشک پیدا کرین اور ہمنے بلطائف الحیل نا منظور کیا ✤

چوراسی رتن گڈہ کہیری کے سمت ۱۸۲۸ (سنہ ۱۷۷۲ع) مین مہاراجی سیندہیا کو بالعوض خرچ فوج کے دیا گیا تھا اور سمت ۱۸۳۲ تک اوسکی مالگذاری بدرستی حساب مین آئی بعد ازان وہ برجی تاپ داماد سیندہیا کو ملا اوسوقت سے وہ میوار سے علیحدہ ہوگیا دغابازی رئیس بیگو نے جو منجملہ سولہ رئیسان رانا تھا اس جواہر کو اپنے تخت مین سے گم کر دیا اسواسطے کہ اوسنے قبضہ اوپر چوراسی کے کیا جو ملحق اوسکے علاقے کے واقع دامن کوہ تھا اوسکے خارج کرنے کو رانا نے سیندہیا سے مدد طلب کی اور سیندہیا نے نہ صرف وہ چوراسی اپنے قبضے مین کی بلکہ خود بیگو کو بھی لے لیا بیگو پر جرمانہ سنگین کیا گیا اور اوسکے چالیس عمدہ مواضع یا قریب نصف جاگیر کے واسطے اداے جرمانہ رہن رکھے گئے اس بلندی پر سے تماشا نہایت عمدہ نظر آتا تھا اور پنڈت اپنے ہوائی مقام سے نیچے کہیری کو دیکھکر یہ کہہ سکتا تھا کہ

مین بادشاہ اوس سب کا ہون جو میرے زیر نگاہ ہے

ہم اوسکے اس استحقاق کا بدل مقابلہ کرنا اگر ہمکو امید فتحمندی ہوتی ✤

اتوار خرد فاصلہ آٹھہ میل تھرمامیٹر وقت طلوع آفتاب ۴۸ درجہ پر ہواے شمال تند جو ہمارے ہمراہیونکے چہرے پر لگتی تھی جب وہ بلندی رتن گڈہ کو طے کرتے تھے بلندی اس دوسرے مقام کی چار سو فیٹ سے کم ہے گو پیچدار راستہ سے وہ برابر پانچ فرلانگ کے ہے قلعہ اوپر ایک نوکدار چوٹی پہاڑ کے تعمیر کیا گیا ہے اور کام اوسکا اب تک درست بنا ہوا ہے وہ لوگ تعمیرات تازہ اطراف مین جہان ممکن ہے تیار کرتے تھے مگر امنیت عامہ نے اسکو موقوف کر دیا دراصل یہ قلعہ چوبیس گھنٹہ بھی بمقابلہ دو توپ مارٹر یعنے غبارہ کے قائم نہین رہ سکتا کیونکہ ایک مقام بلند متصلہ سے اوسکے اندر تک زد تھی ہمنے

اسنیے قدیم ہمراہی سے دریافت کیاکہ یہ قلعہ کبھی حملۂ فوج مین قائم رہا ہے یا نہین اوسنے جواب دیاکہ نہین اور یہ قلعہ اب تک کماری ہے یعنی کنوارہ اور یہ نام ہر ایک قلعہ کو اوسوقت تک دیا جاتا تھا جب تک وہ کبھی حملے مین قائم اور مستحکم نہین رہتا تھا اوسکی بلندی سے ہمکو نہایت عمدہ تماشا نظر آیا یہ بلند تر کنیر وسے ہے جسکی دیوار سرحد مختلف اور علحدہ ہے نالہ جو دہار تیشر سے آتا تھا یہان سے نظر آتا تھا کہ کوہ سیاہ کے کنارے کنارے بہتا تھا اوسکے کنارے پر عمدہ فصل نمودار تھی اور درختہاے انبہ اور مہوہ متراکم تھے یہ ایک امر عجیب ہے کہ جسقدر زیادہ بلندی پر ہم جاتے تھے اوسیقدر کم نقصان فصل نظر آتا تھا گو غلہ قبل از موسم تیار اور پختہ نظر آتا تھا کشت زار گندم عمدہ تھی مگر جو کی بال سے پیدا تھا کہ اوسپر کچہ نقصان عائد ہوا ہے ہمنے یہ بھی دیکھا کہ شاخہاے درخت مہوہ جو نیچے تھین اونکو نقصان پہونچا تھا برگ اوسکے پژمردہ اور خشک نظر آتے تھے مگر جو شاخ بلند تھین وہ آسیب سے محفوظ تھین مٹر (ہٹہولی) جو ساتہ جو کے بوئی گئی تھی کم وبیش نقصان پذیر ہوئی تھی مگر اوسقدر نہین جسقدر کنیر و مین نقصان پہونچا تھا ✣

راستہ نہایت خراب ہے اگر اوسپر اطلاق راستہ کا کیا جاوے کئی میل تک پنڈت نے براہ مہربانی ہمارے واسطے راستہ بنوایا تھا جنگل کٹواکر جو نہایت گنجان تھا اور جہان نیل گاے اور شیر رہتے تھے اور وہ راستہ صرف ہمارے اسباب کے گذرنے لائق بنا تھا اس راستے سے کبھی فوج گذر نہین کرتی تھی مگر ہم کو عجائبات دیکھنے تھے نہ آرام کرنا قریب چار میل کے فاصلے پر قلعہ سے ہم ایک اور بلندی مختصر پر چڑہکر موضع اومر پر پہونچے یہانسے ہمنے دیکھا کہ مقام نارا گڈہ بجانب چپ تھا اور یہ سنکر کہ وہان کچہ کندہ ہے ہمنے اسنیے ایک پنڈت کو بھیجا کہ جاکر نقل کرلاوے ایک میل اور سفر کرکے ہم اخیر سلسلہ کوہ تک پہونچے جو بطور خط کشتی چوراسی کہیری کے تھے وہان سے ہمنے ایک اور بلندی دیکھی جسپر ہم پس فردا جاوینگے اور جہان سے ہمنے سنا کہ پہار رفتہ رفتہ پست ہوکر کنارۂ چمبل تک پہونچتا ہے جو مقام آخر ہمارے سفر کا قرار پایا ہے چلتے ہمنے موضع امید پورہ سے گذر کیا جو جاگیر ماتحت بگو کے ہے اور عموی رئیس مقام بگو اوسپر قابض ہے ہمارے استقبال کو ٹھاکر مع اسنیے دو رشتہ داران کے آیا وہ سب خوب سوار تھے بھالا ہاتہ مین اور پوشاک اونکی بنیی کرتہ اور ہرن کی کھال کی مرزئی بجاے خود کچہ بڑا زرہ تھا اونھون نے اسنیے رئیس کی طرف سے سلام کہا اور ہمارے ہمراہ ہمارے خیمہ گاہ تک آکر رخصت ہوے ✣

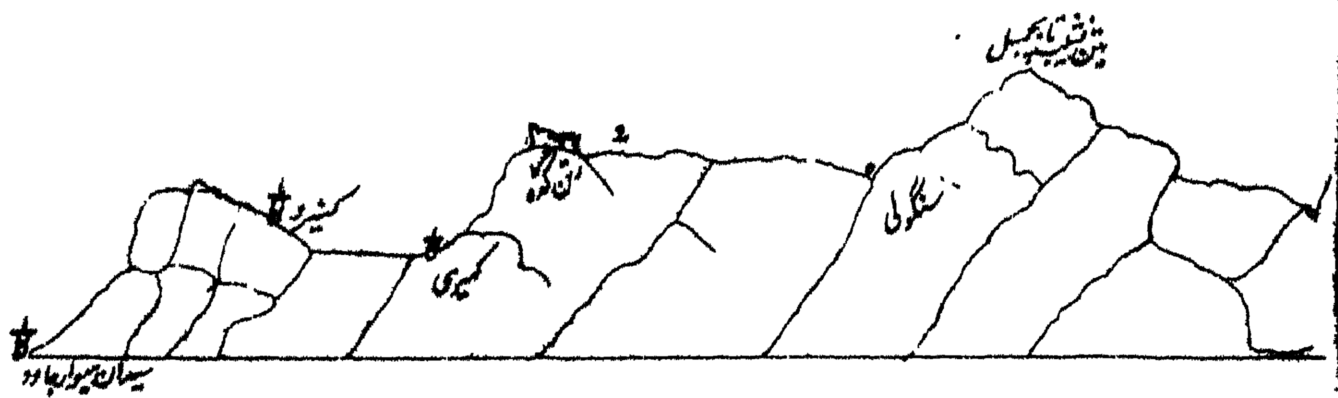
چھوٹا یعنی اتوا خرد بھی ایک ماتحت جاگیردار ایسے خاندان کے یعنے میگاوت بگووالہ کے پاس ہے

نام اوسکا ڈونگر سنگہ لینے شیر کوہی ہے اور وہ ہمارے ہمراہ ہے یہ شخص مدت تک ہنیں کلان تھپار کا مشہور تھا ہمارے لوگون سے اوسکا نام رودرک دہور کہا تھا اور بغیر ناز کرنے اپنی گذشتہ جنگجوئی کے وہ کبھی خواب مین بھی اپنی گذشتہ حرکات کی بدنامی نہین دیکھتا تھا گو اوسنے گشت ملک مین وورونہ بیک یا بارادہ جبریہ لینے روپیہ کے جو وہ اپنے مقام کوہی مین قیام کرکے صرف ضروریات مین کرتا تھا مگر یہ بھی اوسکے مصارف مرہٹہ کی اعانت سے ہوتے تھے اور اوسکو صرف قوت وبکار ہے کہ وہ شہرت مثل اپنے بزرگ لاکھیہ کو بیگووالہ کے حاصل کرے تاہم اوسکا نام اس ملک مین بخوف یاد کرتے تھے اور یہ لفظ کہ ڈونگر سنگہ آیا کافی اس امر کے واسطے تھا کہ باشندگان گرد و نواح اپنے اسباب سے علٰحدگی اختیار کرین یا اوسکے تحفظ کے واسطے سلاح بندی کرین دکھنی کے ساتھ اوسکو ایک وجہ واجبی تکرار کی تھی کیونکہ اگر اوسکا واسطہ نہوتا تو وہ مالک ندووائی مع اوسکے چوبیس مواضع کے جنکو سیندہیا نے اوسوقت اوسکے جد سے لینے داوا سے چھین لیا تھا جسوقت اوسنے یہ کوہی ملک اوسکے مالک سے لیا تھا گو یہ ہولکر کی ملک تھا مگر ڈونگر کے والد نے برچھا لیکر کبھی اوسکو آرام نہین دیا مگر اوسوقت کہ جب اوسنے مستاجری دوامی چار مواضع موروثی کی اوسکو دی منجملہ اونکے دو مواضع بہر خاص ہولکر اور دو باقیا ندہ بہر مالگذار قریب بیس سال کا عرصہ گذرتا ہے کہ جب دو پچھلے مواضع ضبط ہوگئے تو شیو سنگہ نے پھر اپنا برچھا سنبھالا اور اپنے فرزند ڈونگر سنگہ کو ہدایت بیچ قانون معاوضہ ستانی کے کی اوسنے سپر پھینک دی اور اپنے عیال واطفال کو بنظر تحفظ پاس راجہ شاہپورا کے روانہ کیا اور دل معاوضہ ستانی پر باندہا یہ دونون والد اور فرزند اور دیگر شجاع دلان بغرض معاوضہ ستانی تا وسط ملک مالوہ تاخت وتاراج لیگئے اور وہان سے مال بغما لاکر اپنے مقامات مین بیچ اتوا کے واپس آئے مگر گو اوسکا ہاتھ بخلاف ہر ایک شخص کے بلند ہوا تھا اوسنے کبھی اپنے خاص بیر یعنے دشمنی کو فراموش نہین کیا اور اوسکی موروثی نفع ندووائی سے بہت پیدا مرہٹہ کو ہوتی تھی مگر شیو سنگہ کے ہر چہار طرف اوسکے دشمن تھے جنھون نے اتفاق کیا کہ اوسپر غالب آوین اور لیکر روزہ وہ چند گاومیش بہت عمدہ اپنی مقام پناہ مین لیجاتا تھا کہ اتفاقاً ایک گروہ سواران نے جو جھاڑی مین حسب الحکم بھاؤ مخفی تھے اوسکا نرغہ کرلیا مگر یہ دونون خوب اچھے سوار تھے اور سوارون مین سے نکلکر مندل گدہ کی طرف چلے سوارون نے تعاقب کیا وہ دونون قریب موضع امنیت کے پہونچ گئے تھے کہ جب شیو سنگہ نے اپنے گھوڑے نالے مین ڈالے اوسنے اوسکو

وہاں دو بیٹے ڈونگر کے پڑے اور جب تک کہ وہ اوٹھے برچھہ مرہٹہ اوسکے جسم کے پار ہوگیا مگر ڈونگر سنگہ
شہرت سبب تھا اور اپنے تعاقب کرنے والون کو مغالطہ عبور نالہ دیکر جو اپنے والد کی لاش کو اپنے
گھوڑے پر لیکر اپنے راستے سے جو اوسکو معلوم تھا پہاڑ پر چڑھ گیا اور بمقام ندووائی اپنے بزرگون کے
مقام مدفن مین جہان اوسکے بزرگ جلائے گئے تھے اپنے والد کی لاش کو بوقت نصف شب جلا دیا
اور بجائے فرو ہونے کے اسنے اور بھی ترقی خواہش معاوضہ ستانی کو دی اور وہ خواہش ان ایام
امنیت مین بھی جاری ہے اور اگر ہر ایک رئیس میوار کا مثل ڈونگر سنگہ کے کرتا تو مرہٹہ بہت کم
میدان جنگ آ چکے روز رکھتا جب صاحب اجنٹ ذکر نالشات سنگین کا جو مہتم حال ندووائی بجلاب
اوسکے کرتا تھا اوس سے بیان لاتے تو اوسکا صاف اور چست جواب یہ ہوتا تھا کہ مجکو روٹی کھانے
اور پیدا اونھون نے اوس سے چھین لی ہے مگر حکومت ہولکر کی جو کبھی خیال تعدی و قوعہ کا نہین
کرتی تھی حاکمان مقام کے پاس نالشات بشور و شغف کرتے تھے اور حاکم مذکور فیصلہ اونکا او بہ
قاعدہ قبضہ کے اور ڈونگر کے طریق بسر اوقات کے کر سکتے تھے میری نسبت یہ ہے کہ مین اس امر کے
اقبال کرنے مین تامل نہین کرتا کہ مین لحاظ رئیسان میوار کا اوسیقدر کرتا ہون جسقدر اونکی معاوضہ ستانی
وشمنان دکھنی سے ہے اور خوب دریافت حال اونکے بواعث اور موجبات عظیم و قوی کی بابت
معاوضہ ستانی کے کرکے ہمنے نہایت گرماگرمی سے معاملہ شیر کوہی یعنے ڈونگر سنگہ کا اختیار کیا اور چونکہ
معاملہ (معرفت مسٹر جیرلڈ ویلی صاحب کے) ریاست ہولکر نے ہمارے فیصلے کے سپرد کیا ہمنے رئیس مذکور کو
ایک جزو اوسکے موروثی علاقے کا بھر طرفین دلوا دیا اور اوسکو ایسا کر دیا کہ وہ اپنے برچھے کو تبدیل کرکے
قلبہ کا پھل اوسوقت تک بنائے جبتک کوئی موقع تازہ زیادتی کا پیدا ہو اس فیصلے نے ہمکو ایک اور
دلیل حق الملحقہ اراضی عطیہ کاشتکار رعیت کے لانیفک ہونے کی اور اوسکی برتری اوپر اوس عطیہ کے جو
بادشاہ نے عطا کی ہو دستیاب ہوئی یہان بعض حقوق زمین (بھوم) کے ایسے تھے جو بزرگان ڈونگر سنگہ
نے شہر ندووائی کے حاصل کیے تھے اور اوسکی وہ زیادہ تر قدر بہ نسبت خود مقام مذکور کے کرتا تھا ڈونگر سنگہ کا
حال ایک دلیل عجیب عقائد تبنیت کی غالب آنے اوپر خوش نصیبی کے ہے جو حق ولدیت سے پیدا ہوتی ہے
گو وہ رتبہ حاصل نہو شیو سنگہ اور دولت سنگہ ماتحت جاگیرداران بیگو دونون بھائی تھے بر اور اول کے پاس
ندووائی تھا اور دوسرے کے قبضے مین راور وجود دولت سنگہ کے کوئی اولاد نتھی اوسنے ظالم سنگہ برادر خرد

ڈونگر سنگھ کو تنتیے کیا ہے اور ڈونگر سنگھ اسطرح یمیں مقام راوردو کا ہوگیا جسکی سالانہ مالگذاری قریب چار ہزار روپیہ کے تھی اور ڈونگر سنگھ کی ریاست مقام اتوا خرد اور بھوم نددوائی تھی ظالم سنگھ پر اب زیادہ مہربانی اوسکے رئیس بکھووالہ کی ہے اور وہ اوسکا نمبردار ہے بیچ شکل و شباہت کے وہ بہتر ڈونگر سنگھ سے ہے طویل قد اور خوبصورت ہے گفتگو مین دلیر اور طریق رئیسانہ رکھتا ہے ڈونگر سنگھ مضبوط جسم کا سیاہ رنگ نقشہ نادرست گفتگو کرنے کہ کھتا تھا مگر بالکل نیک مزاج صاف دل اور بے شبہ تھا اور وہ جو ہمارے ہمراہ ہے اوسنے ہمکو نہایت خوش روایات متعلق مقامات گرد و پیش سے کیا +

مقام سنگولی تاریخ ۱۰ ماہ فروری - ساڑھے آٹھ میل فاصلہ تھرما میٹر ۴۴ ڈگری یہ شہر دارالریاست ایک پٹہ کا ہے جسمین باون مواضع ضلع آنتری مین ہین لفظ آنتری ایسی گھاٹی یعنے جبال کو کہتے ہین جو درمیان دو کوہ کے واقع ہو آنتری میوار کی سرسبزی منحصر اور پیالہ بھامنی کے ہے یہ اکثر مقامات کے بیچ مین بہتا ہے اور دو مقام کلان مین گرکر شامل چمبل ہوتا ہے اور قریب تیس میل طول مین مقام بھور سے تا بقلہ کوہ ہے اور دس میل عرض مین اوسمین تحت فصل گندم اور جوا ور نخود اور نیشکر اور پوست کی پیدا ہوتی اور اوسمین ایک سو مواضع خرد و کلان آباد ہین مگر ایک نقشہ اس ملک کا خوب وضاحت کرے گا +



مقام بھور سے جو راستہ میدان میوار سے تا بکرہ بلند تر تھار جاتا ہے اوسمین کالا میگھ بکھووالہ حکمران ہے اوس سے ایک اور خاندان منجملہ اکثر فرقہ ہاے میوار کے نکلتا ہے جو اپنا نام اپنے مورثی میگھاوت سے اختیار کرتا ہے یہ فرقہ اور خاندان زیادہ ہوتے ہین اسوجہ سے کہ کالا میگھ اور اوسکے بزرگ ایک فرع سنگاوت سے شمار کیے جاتے ہین اور یہ سنگاوت ایک قسمت چونڈاوت کی ہے جو اصل خاندان میوار کا ہی اولاد کالا میگھ جسکا قلعہ بکھووا اوپر سرے آنتری کے واقع ہے اب علاقہ تھار سے ڈیڑھ سو سپاہی مسلح سے زیادہ

جمع نہین کر سکتے اور اسیقدر اور اقوام بیگانہ کے مثل راجپوت اور بہارا اور گور جنکو اراضی بالعوض جاگیری
دی گئی تھی جمع کر سکتے تھے رئیس سیگھاوت اب جاگیر بیگو مین بیس مواضع سے زیادہ نہین رکھتا ہے
گو اس مین اگر تردد ہو تو پچیس ہزار روپیہ سالانہ تک پیدا ہو سکتے ہین باقی سب ہنوز قبضہ مرہٹہ مین
بذریعہ رہن جو قریب چالیس سال سے تھا ہے گو قریب دس مرتبہ زیادہ روپیہ ادا ہو چکا ہے وہ اپنی
بھی ایک ثلث اپنے مقام سکنی کی پیداوار شامل کرتے تھے اور خود شہر بھی اونکی دست اندازی سے
خالی نہین ہے وہان بھی وہ ہمیشہ فساد کرتے رہتے ہین ملک میوار کی بدنصیبی سے بڑی وجہ ہماری
فوج کشی کی اور اوسکے نتیجہ ملک گیری یعنے اخراج مرہٹہ غربی کنارہ چنبل سے بیچ ہماری فتوحات کے
فراموش ہوگیا ورنہ جملہ اراضی متفرق میوار تا بسرحد مالوہ رانا کو دوبارہ ملجاتا مواضع خود تھیار مین مکانات
کھپریل کے ہین اور دیوار پست تیرا امید پورا گو اوس مین عموی رئیس رہتا ہے دیگر مقامات سے بہتر نہین ہے
اور خود رئیس کا مکان ایسا ہے کہ اوس مین کوئی غریب کاشتکار انگلستان بھی بود و باش اختیار نہ کرے
گو غرق مفلسی تھا مگر رئیس مذکور مع اپنے فرزند اور برادرزادہ اور بندرہ دیگر رشتہ داران اور لواحقان کے
واسطے استقبال اپنے رئیس بیگو اور انگریزی صاحب اجنٹ کے آنے کوئی رئیس امید پورا ایک اچھی
دلیل اس امر کی ہے کہ طریق رئیسانہ تزک و شان مرتبہ یعنے دل سے مبرا ہے اوسکا طریق اور درست
خودداری ہر ایک وضع اور حرکت سے پیدا تھی پوشاک اوسکی اموا رنگ کی تھی اور دستار بھی اوسی
رنگ کی (یہ پوشاک پسندیدہ راجپوت کی ہے) اور سپر پوشش بطور زرہ پوست چیتے کی جو اوسنے خود
شکار کیے تھے پہن کر اسطرح برچھہ شفاعت ہاتھ مین اور ایک عمدہ مضبوط گھوڑے پر سوار جسکا زین بھی
مثل اوسکے مالک کے سادہ اور عمدہ تھا آیا دیکھو جاگیردار امید پورا پوشاک شکاری پہنے ہوے
اور باقی اوسکے ہمراہی پیادہ خوش اور بے فکر مثل غزال صحرا سے تھیار نا واقف لذات با ستغنا سے
عمل پانی جب وہ بیگو جاتے ہین اور جنکی کل ضروریات خوراک و پوشاک و بارود و تماکو وغیرہ بخوبی آٹھ پونڈ
یعنے اسی روپیہ سالانہ مین سرانجام ہوسکتے ہین یہ گروہ ہمارے ہمراہ تا بخیمہ گاہ آیا دستار ہاے سرخ اور
رومال ہاے سرخ اور مقدار سے بارود انگریزی رئیس مذکور اور اوسکے فرزند اور برادرزادہ کو دیکر ہم
بخوشی باہم رخصت ہوے +
انشیب سنگولی کا بہت ملائم ہے اور ہم اب زیادہ انسی فیٹ سے نیچے سطح اومر کے جو نہایت بلند ہوئی

تیہارکی سے ہے نہین ہین اوسکے دیکھنے سے ہمکو نہایت خوشی ہوئی مگر افسوس کہ ہمارے پاس بیروشیر کا آل نہین ہے شنگولی ایسے ملک مین جیسا یہ ہی ایک شہر کہا سکتا ہے جسمین پندرہ سو آباد گھر ہین اور گرد ایک مضبوط دیوار ہے پنڈت خود اپنی خوش انتظامی کا اور گرد و نواح کی عدم امنیت کا واسطے اس آبادی کی کثرت کے شکر گذار ہے بیچ وسط شہر کے دیوار ہائے گلی ایک قلعہ کی تعمیر کردہ الہ بار انظر شرقی مین مقابلہ تعمیرات جدید جو پنڈت نے تیار کرائی ہین اوسکے گرد ایک خندق عمیق ہے مع پشتہ و فصیل گرد اوسکا پونے دو میل کا ہے قریب ایک میل بجانب شمال و مغرب بقیہ مندر بجیاسنی بھوانی کا جو راجپوت کی دیبی ہے موجود ہے ہمنے ایک تختی جس مین مالک تیہار کا دہرم وان ہونا کندہ ہے یعنے اوسنے معافی دوامی واسطے جوت بتی مندر کے عطا کی ہے دیکھی اوسپر یہ کندہ ہے سمت ۱۸۷۷ (سنہ ۱۸۲۱ ع) دوم اسوج روز جمعہ (بھرگوار[۱]) مہاراجہ سری موکل جی واسطے جوت بجیاسنی بھوانی کے ڈیڑہ بگیہ ارضی

---

[۱] یہ ایک نام شکراچارج کا ہے اسکو سیارہ شام بھی کہتے ہین مگر دلکو نہایت زبون اور ناموزون معلوم ہوتا ہے جب یہ دریافت ہو کہ یہ ستارا جو نہایت خوبصورت جملہ ستارگان سے ہے بنام کانا دیوتا یعنے یکچشم مشہور ہے اسکی دوسری آنکھ وصال جسمانی کے سبب ہوئی تھی جو اوسنے مسماۃ تارا زوجہ دوسرے دیوتا کی چاہا تھا شکراچارج باوجود اسکے گورو جملہ ارضی پیدایش کا ہے ہم یہ بالتحقیق کہہ سکتے ہین کہ جو ہندو اپنے دیوتاؤنکا حال حرف بحرف دریافت کرے تو اوسکا اعتقاد اوس سے مستحکم نہین ہو سکتا اب جو ہوشیار اور ذی علم ہندو ہے وہ اوسکو نجومی قصہ تصور کرتا ہے اور ایسا ہی اوسکو تصور کرنا چاہیے وہ اوسکو اوسی قسم کا تصور کرتا ہے جیسا حال سفر دریا ارگونات کا مگر سب گروہ شوالہ تین تیس[۳۳] کرور دیوتاؤنمین اوسی اعتقاد سے جاتے ہین جیسے روم والے بیچ اپنے بتہین کے اول قوم اور وہ نہایت سخت تھا اس عبادت کثرت دیوتاہا کی نسبت اور وہ باب روگردانی طبیعت ہندوؤں کے اس عبادت سے لیا گیا تھا کہ ہندو اپنی شرف غایت خیال کرکے ایک عالم الغیب اور قادر مطلق اور لایزال خدا کی پرستش کرین یہ قدم رام موہن راے نے لیا تھا وہ ایک ہدایت مجسم ہوگیا تھا اور امید ہے کہ بتہین کوئی فوائد نسل آدم مین افعال وہ اچھا عیسائی تھا گو برہمن ثابت قدم پرستش کرنے والا صرف پیدا کنندہ کا اور فیاض مخیر متحمل بردبار اور رحم مگر نہایت سخت بیچ مقابلہ بدعت مذہبی کے جو اوسکو ایسے صدمہ ہوتی تھی جیسے کسی شخص کو جو امور عظیمہ کے سرانجام کے واسطے پیدا ہوا ہو اس لیاقت طبیعت پر اوسکی لیاقت علمی بھی بڑے مرتبہ کی تھی دل اوسکا صاف اور زود فہم فہم مستحکم تلاش علم مین جد و جہد بیشمار دل قبضہ اختیار مین سواے اسکے لیاقت علمی ایسی تھی کہ وہ ایک ہی زبان نہین بلکہ عبرانی و گریک لاٹن فارسی عربی اور زبان اپنے ملک کی یعنے سنسکرت *

معافی عطائی جو کوئی اسکو موقوف کرے گا بھوانی اوس سے سمجھیگی یہ یادداشت اوس مشہور رانا موکل مہاراجہ کی ہے جسکی مرگ حسرت افزا بذریعہ قتل تواریخ ملک میواڑ[1] مین درج ہے +

موکل ایک نہایت مشہور رانا اس خاندان کا تھا اور اوسنے بیچ ایک جنگ تخت مقام راے پور کے بنیرہ شاہنشاہ دہلی کو شکست دی تھی وہ والد لعل بائی کا تھا جسکی نسبت ہمنے کچھ طعنہ آمیز بیان اوردو تواریخ بہٹی کوٹ پر صفحہ ۲۰۵ کتاب انگریزی کی درج کیا ہو مگر شاعر ہندی کہیں جو بیان کرتا ہے کہ راجہ بہیم جی نے بلا خیال طعنہ کرنے راجہ جنگلی کے اوس سے شادی کی تھی کچھ شبہہ تابندگی نسبت اس لعل کے اپنے دلمین نہین رکھتا تھا

تہپارہ یہیر یہان قصہ ہاے قوم بارا کا بیان کرتا ہے جو زمانہ پیشین مین آکر اس پہاڑ پر آباد ہوتی تھی اور یہان اونھون نے اپنی حفاظت کے واسطے بارہ قلعہ تعمیر کیے تھے وہ اب تک قائم ہین کچھ قائم اور کچھ افتادہ اور گو وہ آپ کو مالک تہپارہ مشہور کرتے ہین مگر بزرگی راناے میوار کے اب تک معترف ہین اور اوسکی اطاعت بطور مالک کرتے ہین منجملہ ان بارہ قلعہ کے ایک رتن گڈہ ہے جو اب تک بالکل ویران نہین ہوا ہے گو ویرانہ قلعہ دوم یعنے دیوار گڈہ باعث جنگ خونریز درمیان منگھا وت بیکواوت سکتاوت گوالیار جو بیچ تہپارہ کے واقع ہے ہوا تھا قلعہ بار انگریا بیرولی تھوڑے فاصلے پر اوس سے واقع ہے مگر نہایت مشہور جملہ قلعجات کا قلعہ بیاوداہے جو کنارہ مغربی کوہ مذکور پر واقع ہے اور وہان سے نگاہ جملہ میدان میوار پر ہے گو چند صدی گذر گئی ہین جبسے قوم بارا اس سطح زمین سے خارج کی گئی ہے مگر نام آلو بیاوداوالہ کا اب تک زندہ ہے اور نیز وحشی بہیل بہی اوسکے نام سے واقف ہین جو مثل حیوانات کے جنگلی فواکہ پر بسر اوقات کرتے ہین +

ہمارا ارادہ یہ ہے کہ دوسرے راستے سے تہپارہ سے گذر کرین اور راستے مین مقام سکنی آلو کا ملاحظہ کرین اور اسی اثنا مین ہم چند قصص آلو کے بیان کرینگے جو ہمارے رہنما نے ہمسے بیچ سفر اس مقام کے مذکور کیے ہین جہان اوسکی بشان وشوکت ظہور مین آئی تھی +

---

[1] مذراجہ اس تختے کے ہم مطابقت سنین ماضیہ کی کرسکتے ہین بیچ صفحہ ۲۸۶ جلد اول انگریزی ہمنے تحریر کیا ہے کہ موکل سمت ۱۴۷۵ مین اپنے والد کی جگہہ یعنے رانا موکل کے گدی نشین ہوا یہ سمت دو سال پیشتر تاریخ عطیہ بابت جوت مندر مذکورہ بالا سے تھا مگر ایسے سہو اکثر اون لوگون کے راستے مین آتے ہین جو ملاحظہ تواریخ پیشین راجپوت کرتے ہین یعنے راجپوتون کی تواریخ قدیم مین ایسے فرق اکثر ملاحظہ مین گذرتے ہین +

ایک روز الوہارا شکار سے اپنے مقام کو واپس آتا تھا راستے مین ایک چارن سے دوچار ہوا جسنے
اوسکو دعا دی اور عوض مین کچھ نہین لینا منظور کیا مگر اوسکی دستار سر کو یہ درخواست عجیب تھی مگر اوسنے
اوسکو منظور کیا تا کہ اوسکی مذمت اور ہجو گوئی سے محفوظ رہے چارن شاعر مذکور نے دستار الو کی اپنے سر پر
رکھکر کہا کہ ہزار سال زندہ رہو اور رخصت ہوا چارن مذکور بطرف منڈور دار الریاست مارور روانہ ہوا اور جب
حضوری راجہ مین پہونچا اور راٹھور کی بردی یعنے تعریف زبان پر لایا بعد ازان اوسنے اپنی دستار دست چپ سے
اوتاری اور دست راست سے مجرا کیا یہ عجیب حرکت اوسکی دیکھکر راجہ نے سبب دریافت کیا بجواب اوسنے
یہ کہا کہ دستار الوہارا کی روے زمین پر کسی کے آگے خم نہوگی ایسا ادب بہت ایک گمنام رئیس کوہی میواڑ کا
باعث خفگی راجہ جنگلی ہوا اور اوسنے بعد زبونی دستار مذکور ٹھوکر دونسے دروازے کے باہر پھینکوا دی الو
اوسکی درخواست عجیب کو فراموش کرکے باسایش آرام مین تھا کہ یہ دوست اوسکا پھر حاضر ہوا سر اوسکا برہنہ
اور دستار لگد خوردہ اوسکی بغل مین تھی اوسنے حال راجہ راٹھور کا بیان کیا اور بشور و شغف چاہا کہ بدلا اوسکا
راٹھور سے لیا جاے الو یہ سنکر تنگ ہوا اور چارن کو ملامت کی کہ اوسنے ناحق یہ خفگی اوسکی نسبت عائد
کرائی اور کہا کہ ہمنے تجھسے نہین کہا تھا کہ زمین یا مویشی یا روپیہ لے مگر تجھکو سواے اس چتھیڑے پارہ پارچہ کے
اور کچھ پسند نہ آیا اور اب میرا سر جوابدہی اوس طعنہ کی کریگا جو نسبت اس پارچہ کم قیمت کے سرزد ہوا ہے کیونکہ
کوئی سنتے الوہارا کی طعنہ کیسکا بغیر دینے سزا کے نہین سنے گی گو تھا کہ یا روا رہے کیون یہ طعنہ زن ہو
الونے فوراً اپنے ہمقوم جمع کیے اور فوراً پانچسو پسران ایک خاندان کے اور ایک اورث لے کے درمیان
دیوار ہاے باپ دادا جمع ہوے اور آمادہ جانے کے ہوے جہان وہ لیجاے اوسنے اونسے حال مہم عظیم
بیان کیا کیسکو امید بازگشت کی وہان سے نتھی اور اوسنے حکم دیا کہ جو بار اون سب کے واسطے تیار ہو
جو آمادہ اوسکے ساتھ مرنے کے ہوے تھے یہ اول قوم معاوضہ ثانی کا جب ختم ہوا تو دن روانگی کا مقرر ہوا
مگر قبل اسکے وہ خواہشمند اس امر کا ہوا کہ تحفظ اوسکے برادرزادہ کا مقدم ہے کیونکہ اوسکے کوئی اولاد نہ تھی
اور یہ بھی وارث متبنے باپ دادا کا تھا لہذا اوسنے اوسکو اندر قلعہ کے ایک مکان مین مقفل کردیا وہان تک سات
دروازے تھے اور سات تین مقفل تھے اور اوسکا کھانا پینا بہم کرکے خود روانہ ہوا ✣
راجہ منڈور واقف اس امر کا تھا کہ اوسنے ایک تکرار پیدا کی ہے مگر اوسکو اسقدر لحاظ خفیف نسبت کارزار
رئیس کوہی کے تھا کہ اوسنے کہا کہ جسقدر زمین پر ہارا گذر کرے گا وہ سب برہمنان کو دان دیگی مگر اوسنے

جواعانت فریب کو کم تصور نہین کرتا تھا اپنی فوج کو ہیئت سوداگران اسپ ملتبس کرکے اونکے اسلحہ وغیرہ سامان
گاڑیوین بھرے اور اونکے گھوڑے باگڈور پر لے چلے اس ہیئت سے کاروان دشمن بلاشبہہ کسیطرح سے
دارالریاست تک پہونچ گئے اور وہان شب کو قیام کیا مگر صبح صادق مین گھوڑون پر زین کرکے روانہ ہوے
اور آوازہ نقارۂ ہارا نے راجہ راٹھور کو نوم غفلت سے بیدار کیا جب وہ بیدار ہوا تو دریافت کیا کہ یہ کون
شخص ایسا دلیر ہے جو دروازۂ منڈور پر اپنے نقارے پر چوب لگاتا ہے جواب یہ تھا کہ الوہارا بماودا والا ہے +

والدۂ راجہ مارو نے (غالباً قوم چوہان سے تھی) اپنے فرزند سے پوچھا کہ کیا نیت اوسکی نسبت
اپنے قول کے ہے جو اوسنے کہا تھا کہ جہان تک ہارا گذر کریگا وہ زمین دان دیجائیگی مگر راجہ اپنے
قول پر ثابت قدم تھا اور اسقدر بزرگی دلمین رکھتا تھا کہ اوسنے نہ چاہا کہ اپنے دشمن کے اوپر جو کم تعداد
مین تھے فائدہ لے اور اوسکی جنگجوئی جو بآواز نقارہ اوسنے چاہی تھی اوسکا معاوضہ فوراً لے لہذا اوسنے
چاہا کہ جنگ دوبدو ہو یعنے ایک ایک آدمی طرفین سے جنگ کرے الونے اسکو پسند کیا اور شکرگزار اوسکی
انسانیت کا ہوا اور اپنے رشتہ داران سے کہا کہ ہمارے رنج کے دفع کرنیکو پانچسو سپاہی کی جان درکار ہے +

فہرست تیار ہوئی اور پانچسو چیدہ پسران سوجی صف بستہ اپنے راجہ کے روبرو واسطے امتحان دینے
جوانمردی قوم ہارا کے آمادہ ہوے اور اب دونون طرف سے ایک ایک پہلوان واسطے اس جنگ خونریزی کے
آگے بڑہا اسی عرصہ مین ایک نوجوان میدان مین آیا اوسکا گھوڑا نہایت دم کرتا تھا اور آگر بیان کیا کہ
کوئی راٹھورین سے جنگ کریگا پہلوانان نے اپنے برچھے نیچے کرلیے اور خاموش کھڑے ہوگئے
اس خاموشی کو اول رئیس ہارا نے توڑا اور غل مچاکر یہ کہا اے جوان بیوقوف اور نافرمانبردار تو یہان
خاندان الوہارا کو نابود کرنے آیا ہے اس مین وارث متبنے بماودا نے کہا کہ کاکا اوسکو مرجانے دو اگر
تم اندیشے مین ہو اور مین تمہارے ہمراہ نہون جنگجو راٹھور یہ کلمہ دلیری جوان ہارا سنکر متبسم ہوا مگر جوان ہارا
شمشیر بدست میدان مین بڑہا اوسکے بعد اوسکا دشمن بھی میدان مین آیا اور ہر ایک طرفسے تکرار رہی
کہ کون اول ضرب لگاوے آخرکار برادرزادہ الو نے منظور کیا مگر اوسکی ضرب کو دوسری بار درکار تھی
کیونکہ اوسنے ایک ہی ضرب مین راٹھور کو دو ٹکڑے کیے دوسرا راٹھور اوسکی جگہہ آیا اوسکو بھی وہی نصیب ہوا
بعدہ تیسرا آیا اور پھر چوتھا اور اسیطرح پچیس آدمی اوس جوان ہارا کے تہ تیغ ہوے اس جوان ہارا کی
حیات پیشتر سے مربوط تھی یعنے بھوانی بھیاسنی جسکی مورت دروازہ بماودا پر ہے اوسنے خود اس جوان کو

سات تقل مین سے جہان اوسکے عموی سنے اوسے بند کیا تھا نکالکر اوسکو دعا دی تھی کہ کسی مقام کی ضرب سے وہ کشتہ نہوگا مگر گردن کی ضرب سے اور یہ دعا دیکر اوسکو اوسکے عموی کی مدد کیواسطے اور پیدا کرنے شجاعت خاندان جسکی وہ بھوانی محافظ تھی بھیجا تھا الغرض وہ مقام بھی زخمی ہوا اور آلونے اپنے فرزند دلبند اور متبنے کو زمین پر گرا ہوا دیکھا والدہ راجہ راٹھور جسنے یہ سب جنگ آورہی دیکھی تھی اندیشہ کیا کہ کہیں ایسی دلاوری اون شخصون سے سرزد ہو جنکے روبرو خواہش زندگی ناچیز ہے لہذا اوسنے حکم دیا کہ جنگ موقوف ہوا اور بیچ معاوضہ کے رئیس ہتیار لو دختر مہندور کی دیجاوے اس پیغام سے عزت آلو کی ترقی پہ ہوئی اوسنے اس پیغام کو منظور کیا اور رانی جدید اپنے ہمراہ لیکر مقام بہاودا کو واپس آیا اس شادی کا ثمرہ اوسکو یہ ہوا کہ ایک دختر اوسکے پیدا ہوئی مگر قسمت مین یہ لکھا تھا کہ خاندان آلو نابود ہو جاوے جب یہ دختر عمر کتخدائی کو پہونچی اوسکی نسبت کی گئی اور مقام بہاودا ایک مرتبہ پھر مقام خوشی وعیش کا ہوا اور آلو مندر مین گیا اور بھوانی کو شادی مین مدعو کیا سب طرف سے خوشی ہو رہی تھی اور درمیان انبوہ غربا جو دروازہ سخاوت پر جمع تھے ایک ضعیف عورت اسن تھی یہ عورت دروازہ محل تک آئی اور پہرہ والے سے کہا کہ آلو ہارا سے جا کر کہو کہ مین شادی مین آئی ہون اور اوس سے ملنا چاہتی ہون مگر پہرہ والے نے اوسکو چھیڑا اور کہا کہ چلی جا اور درمیان اوسکے اور ہوا کے کھڑی نرہ لیکنے اوسکے روبرو نرہ اوسنے پھر کہا کہ مین اوس سے ملونگی کیونکہ میری دعوت خاص اوسنے کی ہے مگر پہرے والے نے کچھ نہ سنا اور اوسکو پھر مٹی سے اوسنے نکالدیا وہ عورت بد دعا دیتی ہوئی چلی گئی اور خاندان آلو ہارا نابود ہو گیا وہ عورت خود بھیاسنی تھی جسکو اونھون نے اسطرح اوس گھر مین سے نکالدیا تھا جسکی وہ محافظ تھی ❊

خوب نصیحت راجپوتون کو اس سے حاصل ہوئی جنھون نے مثل تباہ کن آلو ہارا مین دیکھا کیا خوف قواعد مہانداری کشتہ سے پیدا ہوتا ہے سوا اسکے کوئی وقت ایسا متبرک اور کوئی شخص ایسا کمینہ نتھا جو ایسا دعوی اوپر حاکم کے کرے بالفعل ہم بیان حالات آلو ہارا اور بھیاسنی بھوانی پتہر سے جسکے مندر کو ہم بروقت مراجعت مقام ہاراوتی سے دیکھینگے قلم کش ہوتے ہین کیونکہ اوسوقت ہم دریافت کرینگے کہ کون آلہ محافظت اوسنے بیچ تحفظ شجاع وارث بہاودا کے جدا کر دیا تھا ❊

تاریخ ۱۸- ماہ جنوری مقام دونگر مسافت آٹھ میل- آلہ تھرمامیٹر ۴۸ ڈگری آجکی صبح تین راستے روبرو آئے بجانب جنوب مشہور مقام مینال تھا جو کسی وقت دارالریاست اوپرمال کا تھا بجانب راست مگر راستہ سے علحدہ

قلعہ بھنیرور واقع تھا یہ بھی کم شہرت مین نہین تھا اور ہمارے روبرو ستارہ قطب اور کوٹہ تھا یعنے وہ مقام ہر
ہم سفر کرتے تھے اور ہمنے گرہ ششن وپنج کو توڑا اور سیدھے راستے سے عنان پھیر کر راستہ نشیب بھنیرور کا
اختیار کیا اور بغیر عبور کرنے چمبل کے قریب قریب راستہ اولین برابر کنارہ چنبل کے رہگذر اسے مقام کوٹہ ہوتے
اور نینال کو چھوڑ دیا کہ بروقت مراجعت اوسے پورا وسکو دیکھین گے یہ راستہ ہمارا درمیان آنتری کے
جسکی سرحد شمالی تک ہم پہونچ گئے تھے اور درمیان اوسکے اور بھامنی ندی کے واقع تھا زمین بنجر تھی
مگر جنگل اوسمین بہت تھا کہین کہین چند قطعات اراضی درمیان شعبہ جھیل اور پہاڑ واقع تھے جنکے
سطح سیاہ مین اکثر نالون نے عمق تہ آب بنالیا تھا اور وہ سب دریاے بھامنی مین گرتے تھے منجملہ انکے
ایک کا نام رانی بورہ کا کھال تھا اسکے نام کا ترجمہ ہم نہین کرتے اور یہ سرحد درمیان اراضی میگھاوت
آنتری اور سکتاوت بھنیرور کے تھے +

ڈونگر مئو بوراو - ایک چھوٹا پٹہ بارہ مواضع کا ہے اور پندرہ ہزار روپیہ سالانہ پیداوار مالگذاری ہے مگر
اب یہ منقسم ہوگیا ہے چھہ مواضع متعلق ہر ایک شہر مذکورہ بالا کے ہوگئے ہین یہ حصہ سکتاوت مین ہین
اور کلان سکتاوت سکت سنگہ ابھی دربار سے واپس آیا ہے وہان وہ تلوار بندہائی کے واسطے
نسبت ملکیت بوراو کے گیا تھا بشن سنگہ ڈونگر مئو والہ مقام کوٹہ مین ہے وہان وہ معتبر ظالم سنگہ کا ہے
اور کمانڈنٹ یعنے افسر سواران اوسنے ایک قلعہ اوپر چوٹی تکیہ سے پہاڑ ستیار کے تعمیر کیا ہے اوسکی
سفید دیوارہاے شفاف بمقابلہ سیاہ وصاف پہاڑ کے جسپر وہ واقع ہے خوب روشن معلوم ہوتی ہین
اور نمودار ہین سکتاوت ستیار کے خاندان بانسی سے ہین یہ خود دوسرے درجے کے عمائد میواڑ سے ہین
اور رتبہ دونون سرداران ڈونگر مئو اور بوراو کا سوم تھا یعنے جسکو وہ غول کہتے ہین مگر اب کہ ہر ایک کو
براے نام ایک پٹہ زیادہ پانچ ہزار روپیہ سالانہ کی جمع کا ہوگیا ہے لہذا وہ اب مرتبہ بتیسا کو پہونچ گئے ہین
یعنے بتیسا درجہ دوم کا +

دریاے بھامنی جسکے کنارے ہمکو اوسکے اخیر تک بمقام بھنیرور پہونچنا وے کا عین نیچے دیوار ڈونگر مئو
اور بوراو کے بہتی ہے اور اوس سے صرف سرسبزی اور زرریزی زمین نہین ہوتی بلکہ خوشنمائی اس
ملک کوہی مین بخشتی ہے موسم اب پھر تبدیل ہوا معلوم ہوتا ہے اور اونکو بہت مضر ہے جو مثل ہمارے
بیمار [illegible] رکھتے ہین اور جنکو مجبوری کہرا قلعہ کوہ کا تا بطلوع آفتاب سہنا ہوتا ہے دوسری

بوقت صبح الّتھرمامیٹر ۶۰ درجے پر تھا و تین روز کے بعد ۲۰ درجے پر آگیا اور پھر ۳۴ درجے ہو گیا اور کئی روز تک اسی درجے پر رہا اور دوپہر کو ۵۰ درجے پر ہو جاتا تھا ایک روز پیشتر جب ہم تہار پر چڑہے تھے تو وہ ۴۵ درجے پر تھا اور سہ پہر کو ۴۹ درجے پر ہو جاتا تھا اور جب ہم اوپر اوسکے پہونچ گئے تو ۶۰ اور ۹۰ درجے پر رہتا تھا پھر وہ گر کر ۳۴ درجے پر آگیا اور اب ہم سخت سردی سے لرزہ براندام ہین سردی ہوا نہایت تکلیف دہ کل اور آج بھی ابر ہاے کہرا پہاڑ پر پھیرتے ہین اور جب آفتاب سطح صاف کرتا ہے اور اونکو بلندی پر چھوے برابر بلند کر دیتا ہے تو اونکا عجیب اثر پیدا ہوتا ہے کہ صاف تھا اور آسمان تابندہ مگر لکہ ہاے ابر کہر اکے گو بہت باریک ہو گئے تھے اور نزدیک معلوم ہوتے تھے عجیب اور رنگارنگ ہیئت پیدا کرتے تھے کوئی صورت جہان مین ایسی نہین جو دہوپ مین معلوم نہین ہوتی تھی کبھی گول اور نیچے اوسکے ترچھا اور کبھی برعکس اسکے اور کبھی سب ترچھا اور کبھی خلاف اوسکے اور کبھی متحرک اور کبھی مثل سیب کے اور کبھی گول مثل ہماری سپر کے اور کبھی مثل جزو دائرہ اسیطرح اوسکی ہیئت تبدیل ہوتی رہتی ہے جب تک وہ بلند تر ہو کر یہ سب صورتین موقوف کرتا ہے یہ صورتین اوسوقت خوب نظر آتی ہین جب سطح فلک غبار اور ابر سے پاک ہوتا ہے اور کہرا بھی اس عرصہ مین قبل ازان صورتونکے ختم ہونیکے رفع ہو جاتا ہے +

باب ششم

بھینسرورگڈہ — انبار سنگ علامت مدفن راجپوت — رگھناتھ سنگہ بھینسرور والا — قلعہ بھینسرور — راستہ جو چمبل نے درمیان پہاڑ کے بنا لیا ہے — حلیت اور وجہ تسمیہ بھینسرور — چارن — راہبران رجواڑہ — رئیس نوجوان مقام ہودکا — نام آور میوار ہو جانا — معاوضہ لینا راناکی جنگ کا ساتھ جیلیکے اور بھینسرور حاصل کرنا — مرگ بدعا — اوسکی حکمرانی کی جو دختر برادر راناتھی — اوسکا جلاے وطن ہونا — حال رگھپان قوم پر مار مقام بھینسرور — سبب اونکے اخراج کا — لال سنگہ چونڈاوت کا بھینسرور پانا — قتل کرنا اپنے دوست عمومی راناکا — مانسنگہ اوسکے فرزند کا گدی نشین ہونا — مقید ہونا — اور تنہا مغرور رہنا — خیالات نسبت صاحب تدبیری گورنمنٹ انگریزی نسبت ان لوگون کے — حالات قدیم — نوشتجات بمقام بھینسرور — وابی — تماشا راستہ سے بطرف مقام ناسیرا — انبار سنگ علامت مدفن ایک راجپوت کی — مدفن کہیتر — رای لوگونکی نسبت نتیجہ ہماری مداخلت کے — اونکی احسانمندی — انبار سنگ علامت مدفن ایک رئیس بھٹی — کری پور تباہ حال ملک — نوشتجات بمقام سونترا — معابد بھیل — ویرانہ — تیوہار ہولی — کوٹہ — اوسکا بیان +

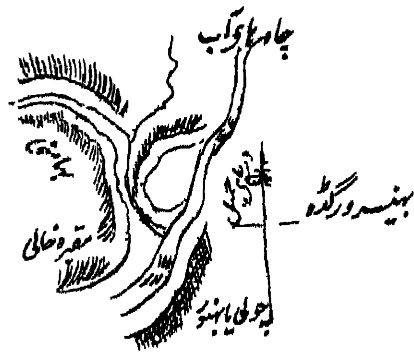
تاریخ ۱۹۔ ماہ فروری مقام بہینسرورگڈھ ۔ دس میل جانب فرانگ آلہ تھرما میٹر ۱۵ درجہ ہوا مرطوب اور تکلیف دہ
اور راستہ خراب درمیان جنگل متراکم کے اگر محافظت میری دوست کی نہوتی تو ہمارا اسباب کبھی ہم تک نہین پہونچتا
ہمارا گذر بیچ اکثر مواضع کے ہوا جنمین بارہ یا کچہ زیادہ مکان خس پوش تھے اول اون مین کا ہمارے دوست
کم سن مسمے مورجی گوراہ والہ کا تھا جو ایک جاگیردار بہ نام بجولی والہ کا تھا (جو ایک منجملہ سولہ امرایان میوار کی تھا)
اوسکے قبضے مین چند بگیہہ بھوم یعنے اراضی حصہ ہوتا یعنے موروثی واقع نوبراوسکے تھا ہمنے سابق ایک نقل
شرائط جنپر مورجی کے پاس ایک موضع بیچ جاگیر بجولی[1] کے ہے تحریر کیا ہے بفاصلہ سات میل کے ڈونگر ہوتے
ہم ایک مقبرہ اہل اسلام پر پہونچے جہان ایک ولی زندہ دفن ہوگیا تھا یہ ایک مقام بلندتر واقع ہے اور
وہان سے خوب تماشا جنگل کا نظر آتا ہے وہان ایک کنڈ یعنے چشمہ متصل مقبرہ کے ہے اوسپر درخت نصب ہین
وہان ایک میلہ جزوی ہر قسم کے آدمی کا جمع ہوتا ہے کون شخص کچہ نہ کچہ برکت ایسے مقام سے منسوب نہین
کریگا جہان ایک ولی نے گو وہ مسلمان تھا اپنے گناہون کے دور کرنے کو ایسی حرکت کی موجب ہم
وہان سے بجانب نشیب روانہ ہوے تو آواز آب گوش زد ہوئی اور تھوڑے عرصے مین اوپر کنارے
بہامنی ندی کے وارد ہوے یہ ندی یہان قریب پچاس فیٹ کی بلندی سے نیچے گرتی ہے اوسکی بلا
غضبناک ہنگام موسم گرما اوس گھانس سے ظاہر ہے جو وہ درختون پر قریب بیس فیٹ بلند پر چھوڑتی ہے
یعنے جو گھانس اوسکے چڑہاو کے ساتہ درختون تک پہونچتی ہے اور ہنگام اوتار کے وہان رہجاتی ہے
اوس سے پیدا ہے کہ بیس فیٹ بلند بہ نسبت اوسکی دہار کے جہان وہ اب ہے نشیب اس موقع پر سید ہا ہے
اس مقام نشیب سے بھی تا بہ تہ دریاے چمبل اور مال نہایت بلند سطح زمین جانا پاسی ہوگا جہان سے چمبل
اور دیگر دریا جاری ہوتے ہین مگر نسبت ان سب کے ہم کچہ عرصہ مین صحیح اور کامل بیان کرینگے ہمارا گذر
ایک انبار سنگ پر ہوا جو علامت مدفن ایک راجپوت کی تھی جو وہان اپنے مقام کے تحفظ کرنے مین
بمقابلہ قوم مینا ساکن کرار کے جو ایک مقام اوپر کنارہ بناس کے واقع ہے اور جہان یہ قوم غارتگر بکثرت
آباد ہے بیچ ایک تاخت اون لوگون کے جو آخر تاخت اونکی واسطے خلل امنیت اس علاقے کے تہی قتل ہوا تھا
ہر ایک مسافر یہان ایک تہپر رکھتا ہے اور ہمنے بھی ایک تہپر اوسمین ایزاد کر دیا ✣

[1] بہینسرور کا قبضہ رکھنا تھہ سنگہ مین ہے جو ایک منجملہ سولہ عمائد میوار کے ہے اوسکا خطاب راوت ہے

سلہ دیکھو جلد اول انگریزی صفحہ ۲۰۰ ✣

یہ خطاب قدیمی راجپوتانہ کا کم مرتبہ راوسی ہی بھینسرور ایک عمدہ جاگیر میواڑ سے ہی جو اراضی اوسکی متعلق ہی اوسکی آمدنی
سالانہ کہتی ہین ایک لاکھ روپیہ کی ہی جو برابر پچاس ہزار پونڈ اچھی ملک یورپ کے ہے اور جب ہم یہ بیان کرین
کہ ایک سوار مع اپنے اسپ اور دیگر اخراجات ضروری کی پچاس پونڈ مین بخوبی بسر کرتا ہی تو اوسکی قدر بخوبی فہم مین
آسکتی ہی اوسنی ایک محصول میربحر بھی معابر چمبل پہ لگایا ہی اور اس سی بھی راضی نہوکر اوسنی فیصدی اوپر مال
تجارت کی لگایا تھا اور اب تھوڑا عرصہ ہوا جبتک لیتا تھا اور ایسکے ہر قسم کی مسافر دو ایک محصول بنام نہاد
کوٹ مرمت کی لیتا تھا مگر ہم جو اوسکی تباہ حال کا خیال کرین تو ہم کہہ سکتے ہین کہ اوسکا مطالبہ بہت خفیف تھا
یا آمدنی فضول خرچ ہوتی تھی یہی ایک دہار چمبل کی دور تک ہے اور جملہ مال تجارت مالوہ اور ہروتی اور
میواڑ کا ایسے علاقے سے گذر کرتا ہے وہ قسم بنجاروں کی جنکو تہنوی کہتے ہین اور جو مدت سے
شہر پورہ واقع میواڑ مین آباد ہین جب وہ نمکسار جنگل سے مالوہ یا بندیلکھنڈ کو لیجاتے ہین تو وہ سوا اسکے
کسی اور راستے سے نہین جاتے اونکا ٹانڈا چھہ ہزار نرگاوان کا ہوتا ہے اور وہ کبھی کسی سال مین دو مرتبہ
سے کم سفر نہین کرتے اور اکثر تین مرتبہ بھی کرتے ہین محصول راج پانچ روپیہ فی سو نرگاوان پر بارکا ہے
مگر جاگیرداران اوسکے محصول کوٹ مرمت اور بھوم سے جو وہ بوجہ مالک ملک ہونیکے لیتا ہے راضی
اور صابر نہوکر ڈیڑہ سو فیصدی معمولی محصول راہداری ریاست پر ایزاد کرتے ہین بنام نہاد دو رقم کے یعنے
ساڑھے تین روپیہ محصول معابر اور اسیقدر بنام بلوئی یعنے حفاظت بیچ اپنے علاقے کے اور چونکہ
ہروتی ہمیشہ تحفظ کرتے ہین (یہ امر کسی اور ریاست سرخود ہند مین نہین ہے) لہذا گھاٹ چمبل کا باوجود
اسقدر سنگین محاصل کے جو باعث دست کشی کا مشقت سے ہو سکتا ہے زیادہ تر پسندیدہ گذرگاہ تھا
ہمارے دوست راوت نے یہ امر ضروری متصور کیا کہ جملہ محاصل جنگ برطرف کیے جاوین اور صرف وہ
جنکو باقی رہے جو متعلق مقامات سرحدی کے بنا بر تحفظ ہے اور ایک جزو محصول میربحر کا جو قریب
دو سو برس گذرے اس جاگیر کو عطا ہوا تھا بجائے پندرہ فیصدی کے جو ابتک لیا جاتا تھا مع
محاصل راج اب نصف سے بھی کم رہگیا اور مالگذاری چار چند ہوگئی ❊
قلعہ بھینسرور عجیب طرح سے اوپر کنارہ پہاڑ کے تعمیر ہے یہ پہاڑ ایک علحدہ مقام تہار پر ہے جہان سے
ہم اوترے ہین بجانب مشرق اوسکے ایک سل دریائے چمبل کے اوپر آگئی ہے جہان بلندی اوسکی
دریائے مذکور سے دو سو فیٹ سے زیادہ ہے دریائے مذکور کی طغیانی بیچ موسم گرما کے تیس فیٹ بلند

ہو جاتی ہے بہنیرورگہ کی جانب مغرب بہامنی ندی واقع ہے اور جو زور سے گرتی ہے لہذا پہاڑ کو کاٹ ڈالا اوس گوشہ تک جسمین یہ قلعہ واقع ہے اور تحفظ زیادہ تر قلعہ مذکورہ کا بواسطہ ایک درمیانی نالہ کے ہے چونکہ غلطی سے یہ مقام بجانب غلط دریاے بہامنی کے نقشے مین واقع ہوا ہے لہذا ہم اس غلطی کے رفع کرنے کے لیے ایک نقشہ مقام تحریر کرتے ہین +



صرف جانب شمال سے قابل رسائی کے ہے اور اسطرف پہاڑ کٹا ہوا ہے اور مثل خندق کے یہ خندق جو قریب تین سو گز دور ہے خوب پوشش کی صورت ہے اور دو چار گولے سیل کے جو وہان سے اوپر قلعے کے سر کیے جاوین تو قلعہ والی بجبوری قلعہ سپرد کردین یہ پہاڑ ملائم اور ڈھیلے نیلگون تختو لگا ہے کہ کندہ کرنیوالونکو دیر اور درنگ نہین ہوتی اگر دریا سے جو یہان پانچسو گز عریض ہے ارادہ یہان آنیکا کرے تو نقصان سکان ہوگا وہ کبھی پایاب نہین ہوتا اور اوسکا تابندہ سبزی مائل پانی اب بھی چالیس فیٹ عمیق ہے جب موسم برشکال مین اوسکے چشمے مین پانی جمع ہوتا ہے اور راستے مین اکثر چھوٹے چھوٹے دریا کوہ بندسیا سے اور دیگر مقامات بلند سے اوسمین شامل ہوتے ہین تو اوسکی تیزی ازحد ہو جاتی ہے اور طغیانی اوسکے کنارے سے اوپر آجاتی ہے اور سب زمین کوٹہ تا بہ پائین بلند زمین ہر وتی غرق آب کر دیتی ہے اور اس زور سے بہتی ہے کہ اگر پہاڑ بھی ہو تو بہ جاوے قوت تخیلہ ضائع ہو جاے اگر وہ ارادہ بے سود اظہار کرنے اس امر کا کرے کہ کسطرح قدرت اس سد راہ کارروائی پر سر بر ہو سکتی ہے اور کسطرح یہ دریا اپنا راستہ ایسے سخت سد راہ مین بنا سکتا ہے جو نہر اوسکی گھاٹی مین جاتی ہے وہ ایسی صاف اور شفاف ہے گویا شیشے کی بنی ہوئی ہے اور پہاڑ کے اوپر کھڑے ہو کر جو تین سو فیٹ سے سات سو فیٹ تک بلند ہے کوئی خیال اوپر علامات اس اتفاق اور اجتماع آب کے کرے قول شاعر کلان

بہ نسبت دریاے رون کے کیا گیا ہے صادق آتا ہے مضمون اوسکا یہ ہے کہ بلندی جو مثل ایسے عاشق کے
معلوم ہوتی ہے جو بحقارت علحدہ ہوا ہے اور جسکا عمق ایسا پیچیدہ ہے کہ وہ بھیر نما کا تو دل شکستہ ہو *
ہمکو امید ہے کہ ہم ابھی ایک صحیح واقفیت بلندی اس کوہ کی اور اوس قلہ کوہ بندہیا کی جہانسے چمبل
نکلتی ہے حاصل کرینگے مگر گو یہ دریا البتہ اپنے چشمے کے سطح سے نہایت نشیب مین ہے تاہم اس مین
شبہہ قلیل بھی نہین ہے کہ بلندی اس قطعہ یعنے اوپرمال کی اسم با مسمے ہے یعنے بلند تر ملک مالوہ مین ہے
ہم یہ سخن بعد حاصل کرنے واقفیت نسبت عام نشیب مین ہونی ملک مالوہ کی اس مقام تک کہتے ہین
اور اس سخن مین اس دریا کی دہار ہماری تائید کرتی ہے نیچے مہنیسر ور کے دہار کبھی سست نہین ہے بلکہ
اوپر اور نیچے کنارے اوسکے تیس فیٹ سے پچاس فیٹ تک اوتار مین ہین جو اوپر کا جانب دہار کا ہے
اوسکو ہوپلی کہتے ہین اسوجہ سے کہ اوسمین بکثرت بھنور پڑتے ہین اور انکے باعث اوسکو مثل نربدا کے
متبرک اوس مقام پر تصور کرتے ہین کہ بڑا بھنور جو بہی مہیشر کا پڑتا ہے بہت سے پتھر گرد اور گول اس دریا
مین سے لیے جاوین وہ پانی کی رگڑ اور آپس کی ٹکراؤ سے ہیئت مدور پیدا کرتے ہین اونکا صرف نام پاک
رکھدینے اور سیندور لگا دینے سے بشکل بھیرون یعنے دیوتا لڑائی کا جسکو پسر کلان منو بھی کہتے ہین بنجاتا ہے
یہ مقام قریب دو میل اوپر کیطرف اوتار کے واقع ہے اور ایک اور بھی مقام بیچ کوترا کے قریب تین میل
نیچے واقع ہے اور اکثر جھرنے پانی کے بھی ہین ایک چادر آب متصل رام پورا کے بہی ہے اور ایک دو سرا
قریب پانچ کوس بجانب شمال واقع چورتیاگڈہ جہان اصل دریا پہاڑ مین جاتا ہے واقع ہے مقام مذکور پر
ہمنے سنا ہے کہ دریا ستر گز سے زیادہ عریض نہین ہے وہان وہ درمیان دو پہاڑ کے جو سیدھے ہین واقع ہے
کہتے ہین کہ ایک اور چادر آب یا جھرنا درمیان رام پورا اور اوس مقام کے بیچ کوہ جناپا کے ہے متصل رونیلکہ
جہان سے وہ شروع ہوتا ہے اگر یہ سب چادر آبشار ہین گو صرف مثل جھرنے کے ہون تو ہم صحیح خیال اختلاف
سطح زمین کا درمیان پائین اوپرمال اور اراضی بلند بندہیا جہان سے چمبل نکلتی ہے کر سکتے ہین اور ہم یہ بھی
دیکھتے ہین کہ یہان اکثر مقامات ایسے ہین جہان پہاڑ سیدھے کئی سو فیٹ اوپر کوہ جناپا کے ہین اگر یہی
حال ہے تو یہ غار کبھی پانی نے نہین کیے ہین *
میوار بجانب شرق دریا بھی ہے اور زیادہ تر علاقہ مہنیسر ور کا بمقابلہ اوسکے واقع ہے ایک چھوٹی ندی
جسکو کرب کا کھال کہتے ہین اراضی ہاراکو زمین سیسو دیا سے علحدہ کرتی ہے اور ایک کندہ قدیم بمقام

شیسا تلاو کے سوسال کا موجود ہے اس سلسلے مین اور درمیان اوسکے اور چمبل کے یہ کونڈال کا واقع ہے
اور زیادہ تر بطرف جنوب جانب رام پورا پہ چمبل کا ہے اِن دونون مین چوبیس مواضع بھنیسرور کے ہین اور
آگے اس زمین سے کے مالوہ بالا جسکو مالکی دیس سے کہتے ہین جسمین شہر جیت اور سوکیت واقع ہین سابق مین ازروے
جغرافیہ متعلق میوار کے تھا اب بھی وہ قبضہ سکتاوت مین ہے گو ماتحت کوٹہ کے ہے *
اقوال قدیم مین وجہ تسمیہ بھنیسرور کا اب تک موجود ہے اور اوسکی تعمیر کی تاریخ دوسری صدی سمت بکرماجیت مین
کہتے ہین گو بعض اوسکو قبل اوسکے بھی بتاتے ہین یعنے قبل شروع سمت بکرماجیت یہ مقام آباد تھا
یہ کسیطرح ہو مگر اوس سے ایک امر عظیم دریافت ہوتا ہے یعنے قوم چارن اوسوقت مین بھی راہبر جوارہ
کی تھی اور یہ کہ یہ اوسکا بڑا راستہ آمد و رفت کا تھا لہذا بھنیسرور بجاے اسکے کہ تعمیر کردہ کسی قوی فتح نصیب
راجہ کا ہو وہ تعمیر کردہ باتفاق دو شخصونکا تھا یعنے بھنیاساہ مہاجن اور بسے رورا چارن اور بنجارا اور
یہ تعمیر اونھون نے واسطے حفاظت اپنے ٹانڈے یعنے کاروان کے بمقابلہ دزدان کوچی کے بنایا تھا اور
یہان وہ لوگ مع اپنے کاروان کے موسم برشکال مین قیام کیا کرتے تھے کسقدر سلسلہ شجاعان نے اسکو اپنے
قبضے مین قبل قائم ہونے ہارا کے کیا تھا جو ہارا آکر یہان کے ویرانہ مین آباد ہوے تھے معلوم نہین
گو قوم پرمار جو جہان مین پھیلی ہوئی تھی مذکور ہین مگر اوسکے بعد ازان جو تبدیلی مالکان کی ہوئی اور
اون کے نام اور تواریخ مین بہت کم شبہہ ہے چونکہ معابد اقوام دودیا اور پرمار اور راٹھور اور سکتاوت
اور چونداوت جنھون نے بصد تلاش اور جد و جہد براہ ہاے خطرناک راستہ شہرت دوامی پایا تھا اب تک
نظر آتے ہین نام دودیا کا جسنے اب تک ایک نشان باقی رکھا ہے گو آیا چاندنی ماہتاب اوس خاندان سے
تھی جو اوپر بھنور یعنے چولی چمبل کے بود و باش رکھتے تھے ہم حوالہ خیال کرتے ہین مگر یہ حال اوسکے بعد
آتے والے کا یعنے راٹھور کا نہ تھا جو ایک فرع خاندان مہو سے تھا ساکن اوپر دریاے نمکین جنگل اور
جس سے گو وہ جاگیردار منڈور کا تھا مگر رانا نے حقیر تصور نہین کر کے دختر اونکی اپنی شادی مین بنظر
نجابت نسل راجگان قنوج کے منظور کی ایک چھوٹا بھائی اوسکے ہمراہ چتوڑ تک آیا فوراً بعد ازین راول
جیسلمیر نے طعن اوپر راناکے کی جو رئیس مقبولہ خاندان راجپوت کا تھا شجاعان میوار جمع ہوے اور بیڑہ
معاوضہ ستانی کا پیش ہوا جو نوجوان وارث مہو نے آگے بڑھ کے اوٹھا لیا چونکہ وہ صرف پندرہ سال کی
عمر کا تھا لہذا منت اور سماجت بے سود اوسکی کی گئی کہ وہ اوس مہم کو ترک کرے جو اوسنے غالباً

بوجہ تنازعات سابقہ اپنے خاندان اور بہٹی کے اودیا سوم دہرم یعنے نمک حلالی کے جو اوسکے ولین
از طرف اپنے راجہ اور رشتہ داران کے تھی اوسنے اختیار کی تھی مگر اوسنے منظور نہین کیا اور صرف
یہ خواہش اوسکی تھی کہ اوسکے ہمراہ اوسکے دو رفیق دلی اور پانچ سو سوار جنکو پسند کرے سکیے جاوین
کس طرح اوسنے جنگل طے کیا یا کسطرح اونسی رساتی رئیس بھی تک پیدا کی بیان نہین ہوا ہے کافی
یہ ذکر ہے کہ وہ راول کا سر لایا اور راجہ چیتور کے قدم پر دھر دیا اس خدمت کے عوض اوسکو علاقہ
سو لمبر اعطا ہوا اور بعد ازان (چونکہ اوس زمانے مین جاگیر تبدیل نہین ہوتی تھی) اوسکو بہنیسرور مین
بدل دیا یہ نوجوان راٹھور لوگا قیوماً مصاحبت مین ترقی پاتا رہا وہ اب بھی مراعات اور شادی کی وجہ سے
برادر زادہ اپنے راجہ کا تھا اور راجہ نے واسطے اس خدمت کے ایک دختر خاندان راج کو جو اوسکی
اپنی نسل سے تھی راٹھور کی شادی مین دی مگر یہ عزت افزائی اوسکے حق مین آخرکار مضر ہوئی یعنے
ایک روز رئیس مذکور اپنے دربار مین مقام بہنیسرور ناچ دیکھتا تھا ایک عجیب امر درپیش ہوا شاید تحریک نے
ترغیب دیکر اوسکی رانی کو اسپر آمادہ کیا کہ اوسنے دربار مین اپنے دریچے سے جھانکا اس خلاف وضع
حرکت سے ناراض ہوکر اوسنے ایک ملازم ہمراہی کو باآواز بلند کہا کہ ٹھکرانی سے کہو کہ اگر اوس کو شوق
باہر آنیکا ہے تو وہ آوے ہم یہان سے چلے جاوینگے رانی نے تکرار اس الزام بے بنیاد مین کی اور
بیان کیا کہ اوسکے خاوند کو غلطی ہوئی اور یہ الزام ایک اپنے ہمراہی خدمہ کے سر رکھا مگر اوسکو اسکا
یقین نہین ہوا لہذا رانی مذکورہ دیوار سے نیچے بھنور یعنے چولی مین کودپڑی وہ مقام جہان وہ دریاے
چمبل مین گری تھی اب تک بنام رانی گنا مشہور ہے جب یہ خبر راناکو پہونچی کہ بوجہ ایک الزام بے بنیاد کے
اوسکی ہمشیرہ زادی نے خودکشی کی اوسنے فوراً حکم دیا کہ راٹھور مذکور میوار سے جلاے وطن کیا جاوے
مگر اس حکم کو اوسنے بعد ازان مسترد کیا شاید بوجہ خدمات سابقہ راٹھور مذکور کو مگر بہنیسرور ضبط کرکے
اوسکو ایک جاگیر خرد نمیری کی مع بیس موضع متعلقہ واقع بالاے تہپار جو زیادہ فاصلے پر بہنیسرور سے
واقع نہ تھی اوسکو دی ؀

بجے سنگھ اولاد شجاع جسکا ذکر اس بیان مین ہے ابھی ہماری ملاقات کو آیا تھا ایک ہوشیار اور دلیر
رئیس ہے کچھ دل شکستگی بوجہ تبدیل ہوجانے لونی سے چمبل کو اوسکی نہین معلوم ہوتی کیونکہ کو اوسکے
گرد اگرد غارت گران مرہٹہ غلبہ آور تھے مگر بواسطہ قلعہ جسمین وہ رہتا تھا اور با عانت برچھہ جس سے وہ

اوس سے اوسیطرح پیش آتا تھا جسطرح وہ اوس سے سلوک رکھتے تھے اوسنے اپنے علاقہ خرد کو اپنے وقت
مفر آزادگی مین محفوظ رکھا تھا اگر ہمنے خوب ملاحظہ لغو تواریخ باستانی کا نہ کیا ہوتا تو ہم بیانات مشہورہ سے
جو نسبت اِن شجاع آدمیون کے ہمارے گوش زد ہوے غلطی کرجاتے کیونکہ وہ لوگ غارتگران کوہی مین شامل
کیے گئے ہین اور سزاوار اوسی سزا کے قرار دیے گئے ہین جو ایسے شخصونکو ہوتی ہے کیونکہ اونکا اجماع
عوبوجہ اونکے اپنے تحفظ اور معاوضہ ستانی مرہٹہ سرگردان کے تھا اور جنھون نے اونکے حقوق موروثی
ضبط اور زائل کردیے تھے ایک ایک نالشات کو جو بخلاف اونکے درپیش ہوئین دیا تھا *

پرامار جسکو عوام پوار بھی کہتے ہین بعد راٹھور کے قابض جاگیر بھٹنیسر ور ہوے کسقدر عرصہ تک راٹھور کے
قبضہ مین یہ جاگیر رہی تحقیق نہین ہے مگر جسطرح جاگیردار ثانی نے اوسکو مع اپنی زندگی کے تلف کردیا
ایک اور علامت طریق قوم کی پیدا ہے اس موقع پر بھی ایک عورت جسکی تاثیر اوپر رئیسان راجپوتانہ کی
ہمنے بمقام بیکانیر بیان کی ہے باعث اس بدبختی کا ہوئی تھی پرامار مذکور نے شادی ساتھ دختر رئیس ہمسایہ
بیکانیر کے کی تھی اور وہ دونون خوش وخرم رہتے تھے ایک روز چپیسی کے کھیل مین باہم تکرار پیدا ہوئی
اوسمین پرامار نے بحقارت اوسکے خاندان کو یاد کیا یہ طرز ایسا تھا کہ کوئی راجپوتنی اسکو درگذر نہین کرتی تھی
اپس روز دوم اوسنے اپنے والد کو تحریر کیا قاصد جواب لیکر ہنوز روانہ نہین ہوا تھا کہ نقارے پر چوب
واسطے اجتماع کھیر کے بڑی اولاد کا لامیگھہ آواز پر آئی اور مواضع واقع برلب دریاے مہامنی اور بہار نے
اپنے اپنے جنگ آور باواز نقارہ بیکو روانہ کیے جب وجہ تکرار کی گوش زد کی گئی ہر ایک کے دلمین اثر ہوا
اور وہ فو ... واسطے معاوضہ ستانی کے روانہ ہوے اونکا راستہ درمیان جنگل انتری کے تھا اور جب وہ
چند کروہ کے فاصلے پر بھٹنیسر ور کے پہونچے اونھون نے اپنے اپنے گروہ علیحدہ کیے اور جب رئیس
پیچیدہ راہ سے روانہ ہوا وارث بیکو نے راستہ بھامنی کا اختیار کیا اور جاکر پرامار مذکور پر جو بےخبر حملہ آور
ہوکر ہنوز والد اوسکا اوسکے پاس نہین پہونچا تھا کہ اوسنے اوسکو قتل کیا جب بدلا میگھا وت لے چکے تو
پرامار نے اب ارادہ عوض لینے کا کیا مگر جب اوسنے دیکھا کہ اوسکے خاندان کی عزت اور آبرو ایسی
گران قیمتی کے ساتھ قائم رکھی گئی ہے تو اوسکا غصہ محبت کے ساتھ مبدل ہوگیا اور راجپوتانی مذکورہ نے
ارادہ کیا کہ اپنی بیوقوفی کا ثمرہ اپنی جان دینے سے حاصل کرے لہذا حکم ہوا کہ ایک چتا متصل مقام
طغیانی دریاے مہامنی وچمبل بنائی جاے اور وہ اوس چتا پر اپنے شوہر کی لاش لیکر چڑہی اور اوسکو والد نے

خود اوسکو آگ دی ہمنے مقام متصل اس مقام کے کیا جہان یہ حال کندہ تھا +

اس جنگ نے قاعدہ گدی نشینی علاقہ بیگو کو تبدیل کردیا اس نوجوان میگھاوت کی شجاعت نے رئیس معمر کو تسلی بعوض امر افسوس انگیز اتلاف دختر کے دی اور بھرے دربار مین جسمین جملہ اولاد کالا میگھ جمع تھی حقوق اولاد اکبر برطرف ہوے اوراس شجاع نوجوان کی نسبت راے زنی ہوئی اور مالک یعنی رئیس معمر رانا نے اس فیصلے کو منظور کیا جاگیر ماتحت چیتھانا جس مین سابق ضلع حال جاود شامل تھا پسر کلان کو دی گئی جسکی اولاد تیج سنگہ اب بھی ایک حصہ اوسمین ما ورا سے خطاب راوت رکھتا ہے ان دونون علاقجات مین نقصان مساوی ازدست مرہٹہ مثل دیگر علاقجات میوار کے واقع ہوا ہے +

جانشین راما را ایک چونداوت نوع کشناوت سے اور پسر خرد سو لمبرا سے تھا اور لال سنگہ کے واسطے بہتر ہوتا اگر وہ زیادہ ہوس مدارج اعلے کی نسبت اوسکے نہ کرتا جو اوسکو حقوق تولید سے حاصل تھے مگر لال جی راوت ایک نشان بیانات جرم مین تھا اور اب بھی بطور مثل اون لوگون کے روبرو ظاہر کیا جاتا ہے جو نام نیک اینجہان اور حیات جاودان آنجہان بعوض عطیہ بے ثبات نصیب نہین ہین اوسنے عزت بغیر ورساتہ خونفشانی اسپنے دوست قلبی عموی راجہ کو خرید کی تھی +

مہاراجہ ناتہ جی ایک فرزند منجملہ پسران رانا سنگرام سنگہ کے اور برادر راجہ جگت سنگہ راجہ حال کا تھا بعد وفات جگت سنگہ کے اشتباہ نسبت اصلیت راج سنگہ اوسکے جانشین کے پیدا ہوا لیکن ناتہ جی نے خواہش اوسکے مرتبے کی دلمین کی مگر اوسکی تدابیر بوجہ وفات راج سنگہ کے فسخ ہوگیین راج سنگہ کا ایک پسر تھا جو بعد وفات اوسکے پیدا ہوا تھا اسکا حال اور تنازعات جو اوسکے عموی مسمے ارسی بروے کار لایا تھا اور جسنے قبضہ گدی پر کرلیا تھا تمام وکمال بیان ہوچکے ہین مسمے ارسی جو فی الحقیقت قابض بجبر تھا اگر دعویدار پسر اصلی رانا راج کا تھا اندیشہ اسپنے عموی ناتہ جی سے رکھتا تھا کیونکہ اسنے بھی ایک مرتبہ خواہش ریاست کی کی تھی مگر جب اوسنے سنا کہ اوسکا برادرزادہ یہ خیال دلمین رکھتا تھا کہ وہ سازش بخلاف اوسکے کررہا تھا اوسنے فوراً اپنی بلند نظری ترک کی اور خوشگار عقبے کا ہوا اپنی وابستگی شعرگوئی سے کرتا تھا اس فن سے بھی وہ ماہر تھا اور اسپنے باغ مین جو تہ دیوار بناس مین واقع تھا اور جہان وہ فالیز خربزہ کی کرتا تھا مصروف رہتا تھا یہ دریا نیچے دیوار اوسکے قلعہ بگور کے جاری تھا ہمہ تن مصروفیت عبادت اور محبت اور لحاظ جو اوسکی لیاقت اکتسابیت

اور راجپوتنی کے واسطے اوسکو حاصل تھی اب باعث اوسکے ضرر کی ہوئین بیچ شبہا سے سردسکے صرف
ایک ملازم ہمراہ لیکر اوسکی عادت چشمہ پر جانے کی تھی اور وہانسے پانی لاکر اسنے ٹھکل دیو یعنے خاندانی
دیوتا جگناتہ کے نہلانے اور پوجا کرنے کی تھی یہ کیفیت رانا کو کہی گئی کہ ایسی سخت عبادت اور ریاضت سے
وہ مدعا اپنے ارادہ ہائے بدمین دیوتا سے چاہتا ہے اسکی تحقیقات کے واسطے مسمے ارسی ایک
معتبر دوست ہمراہ لیکر مندر پر بھیس بدلکر گیا اور زینے پر کھڑا ہوا ناتہ جی بھی تھوڑے عرصہ کے بعد
لوٹا پانی کا لیکر پہونچا اور جب وہ نزدیک آیا تو رانا روبرو ہوکر اوس سے کہنے لگا یہ ریاضت اور
اسقدر کثرت عبادت شاقہ کسواسطے ہے اگر واسطے گدی کے تمھاری ہوس ہوا سے پچا تو وہ تمھاری ہے
یہ سنکر ارسی کسیطرح ہیجاس نہین ہوا اور نہایت ملایمت سے جواب دہ ہوا کہ تم راجہ ہوا سے میرے فرزند
اور مین یہ عبادت اس نظر سے کرتا ہون کہ یہ عبادت میری منظور دیوتا کی ہوگی کیونکہ اوسنے ہمکو ایسا
رئیس عطا کیا ہے اور میری عبادت تمھاری بہبودی اور بہتری کے واسطے ہے یہ دیانتداری
بے تمامہ شک وریب سے رانا کا دوبارہ اطمینان کردیا مگر رئیسان دیوگڈہ اور بھیندر وغیرہ سے
جو ناراض اس راجہ کی سخت اور تیز و تند مزاجی سے تھے کوشش کی کہ اوسکی خوش طبع کا انسداد کرین
اور مہاراجہ کو بتایا کہ یہی صرف پناہ بمقابلہ اوسکے تظلم کے ہے ❊
ایسے انسداد سے بری ہونے کو ارسی نے آخرکار ارادہ کیا کہ اپنے عموی کو قتل کرے مگر اوسکی شجاعت
اور قوت سے اندیشہ اس امر کے کرنے مین تھا لہذا اوسنے ایک شخص کو آمادہ کیا کہ شخص مذکور
در پردہ دوستی یہ امر قتل بلا خطرہ عمل مین لاسکتا تھا یہ شخص لال سنگہ تھا دوست قلبی مہاراجہ کا اور
اوسنے قطع نظر اسکے دستار مہاراجہ سے بدلی تھی اور قسم دوستی کی مندر مین کھائی تھی یہ شخص ہر ایک
رازدلی اوسکا جانتا تھا اور اوسمین کچہ فریب نتھا بوقت نصف شب ایک آواز اوسنے ہنگام پوجا
مین سنی کہ اوسکا نام لیکر پکارتا ہے اوسنے سمجھا کہ کوئی اور شخص ایسی بیباکی نہین کرسکتا تھا پس اوسنے
جواب دیا آو بھائی لالجی اسوقت تمکو کیا ایسا کام تھا جو تم آئے یہ کلمہ ناتہ جی کی زبان سے نکلا ہی تھا
کہ جب اوسنے سجدہ اخیر پوجا روبرو دیوتا کے کیا کہ اوسکی گردن پر خنجر اوسکے دوست کا پڑا اور مورت
بشنو کی سب خون مین ڈوب گئی اس خدمت کے جلدومین قاتل کو جاگیر بھنیسرور انعام مین ملی اور
ایک نشست بیچ سولہ عمائد میوار کے اوسکو حاصل ہوئی مگر چونکہ تعداد سولہ سے زائد نہین ہوسکتی لہذا

استحقاق گذشت رئیس بانسی کالعدم ہوے اسطرح اوسنے ایک جرم پر دوسرا مرتکب یہ کیا کہ اس
امر نے اپنا بدلا دیدیا اور معاوضہ خون ناتہ جی لیا اور میوار کو تباہ اور برباد کر دیا اور دریا سے خون اور بھی
جاری کیے جو ابھی بوجہ دشمنی باہمی اقوام سکتاوت اور چونڈاوت کے جاری ہو چکی تھی *
لالجی زیادہ عرصہ تک ان اغراز کا لطف نہین اوٹھا سکا اوسکا جرم ہر چند ہمیشہ اوسکے دلمین رہتا تھا
اس لیے بیماری سخت نے اوسکو مبتلا کیا کیونکہ اس سرزمین مین ابھی جہان ایسے واقعات اکثر ہوتے ہین
آواز مظلوم سنی جاتی ہے حیاب مین اوس دغاباز کو کرم نے کھایا اور اوسکی بدنامی ابتک جاری ہے
گو وہ مر گیا اور منجلات اسکے یادگار ناتہ جی یاد کیجاتی ہے اور کہتے ہین کہ وہ شخص ملائم مزاج کا
شجاع اور مرتاض تھا *
مانسنگہ پسر اس خونی آدمی کا جانشین مسند بنیہر ورکا ہوا یہ سپاہی بے بدل تھا بیچ جنگ اوجین کے
جہان رانا میوار نے اخیر مقابلہ بابت آزادی کے کیا مانسنگہ زخمی شدید ہوا اور گرفتار ہو کر مرہٹہ کی
فوج مین بھیجا گیا جب اوسنے محاصرہ اودے پور کا کیا تھا جب اوسکے زخمون مین کچھ آرام ہونے لگا
تو اوسکے دوستون نے کوشش بیچ اوسکی رہائی کے معرفت اوس قوم کے جنکو باوری کہتے ہین کی
اور کسی تدبیر سے اس ارادہ سے اوسکو اطلاع دی رئیس زخمی اپنی دلکی تسلی اس قیدمین اوس
امر آسایش سے یعنے ناچ سے کر رہا تھا اور طوائف کی آواز کی جو ایک پنجابی ٹپہ گارہی تھی کر رہا تھا
کہ ایک شخص بیگانہ نے اشارہ معلوم کیا دریافت حال کرکے وہ فوراً زبان پر لایا کہ اوسکے زخم
پھر پھٹ گئے اور گدی پر لیٹ رہا اور اوسنے شمع گل کردی اور جملہ حاضرین کو گھبراہٹ اور
تاریکی مین کر دیا اس مین باوری مذکور کا مطلب نکلا اسنے ایک دوست رئیس مذکور کو گدی پر راست
اور دراز کر دیا اور رئیس مذکور کو ایک چادر مین لپیٹ کر اپنی پشت پر رکھ لیا اور درمیان فوج
محاصرین گذر کرکے اوسکو شہر مین لے گیا رانا نے اپنی رہائی سے خوش ہو کر حکم دیا کہ سلامی سر ہو
اور حاکم مرہٹہ کو اوسوقت خبر اوسکے قیدی کی رہائی کی ہوتی جب اوسنے سلامی کا حال دریافت کیا
اور درجواب اوسکے یہ حال سنا تجسس جو کیا تو معلوم ہوا کہ ایک جاگیردار بان سنگہ کا اوسکے
عوض بستر مین سوتا ہے مگر یہ نہین لکھا ہے کہ اوس جاگیردار کی ایسی وفاداری کا جلد و اوسکو
کیا ملا چھتری اس شجاع فرزند ایک نالائق والد کی بیچ تربیتی کے سبب یعنے اوس مقام پر جہان

تین دریا چمبل اور بھامنی اور کہاں ملتے ہین وہ جو بہت سبک اور تحفہ بنی ہے اس سے اوسکی رونق اوس مقام کو ہوگئی رئیس حال رگھناتھ سنگہ نے جو بعد بالسنگہ کے گدی نشین ہوا تھا خوب اپنی آزادی ایسے وقت نازک مین بچائی بالو سیند ہیا جسکا نام مدت تک یادگار رہے گا کہ وہ تباہ کنندہ اس ریاست کا تھا ہر ایک حکمت اپنی اوپر ہنبیسر ورس کے بروے کار لایا ہمقام یہ اوسکے مورچال کے نشان بجانب شمال و مغرب شہر نمودار ہین مگر اوسپر حملہ بعد حملہ محصورین نے کیا اور شب کو اقوام کوہی اوسپر شب خون مارتے تھے مگر اوسکو مجبوری پریشان ہوکر بھاگ جانا پڑا ✤

ہم تواریخ اس خاندان کی بغیر تحریر کرنے کیفیت سرسری نسبت نہایت عظیم تبدیلی بیچ اونکی طبائع کے جو بعد داخل ہونے حکومت انگریزی کے بیچ اس آبادی عجیب کے بروے کار آئی ہے ختم نہین کر سکتے یہ ہماری عادت تھی کہ جب کوئی رئیس اپنے خاندانی خوش روز مثل سالگرہ ہماری دعوت کرتا تو ہم اوسکے گھر جایا کرتے تھے اور ہم صاحب اجنٹ گورنمنٹ انگریزی کو بصورت دوست مبدل کرکے بے تکلف اور بلا شان سواری ظاہری جایا کرتی تھی درمیان ہمارے اکثر پگڑی بدل بھائی ہونکے ایک مہاراجہ شیودان سنگہ نبیرہ اور قابض اعزاز اور علاقہ ناتہ جی جنکے پاس اب بھی علاقہ بنگیو رہے تھا اور اوس سے ہمکو ایک حصہ پیداوار خربزہ جو وہ مثل اپنے دادا کے نہایت مشقت کرکے بوتا تھا ملتا تھا جشن سالگرہ ہمارے دوست مذکور کا اوپر بالاخانہ محل کے جو بر لب چشمہ اودے پور تعمیر تھا منعقد ہوا اور ہم بھی اوسکے برابر بیٹھے ہوے جب گانا موقوف ہوتا تھا اوسکے اشعار بدیہہ جنکی وہ نہایت تعریف کرتا تھا سنتے تھے اور چوبدار آواز بلند سے ایک شخص کا نام جو مبارکباد دینے آتا تھا لیتا تھا ہمکو ایک نام سنکر نہایت تعجب ہوا یعنے اوسنے بآواز بلند کہا کہ مہاراجہ اسلا دت رگھناتہ سنگہ جی کا مجرا لیجو تعجب کا باعث یہ تھا کہ پوتا قاتل کا مبارکباد دینے پاس مقتول کے پوتے کو اور اوسکی گدی زانو سے دبانیکو آیا ہم انصاف کے ساتہ یہ مثل بیچ ایسے اختلاف مضامین اونکی تواریخ تنازعات پر تحریر کرسکتے ہین یعنے شیر اور بکری ایک ہی گھاٹ پانی پیتے ہین ہم اسطرح تھوڑی توجہ سے بجانب حالات اور عادات ایسے خاندان دلچسپ عجیب فوائد عقلی اونکو دے سکتے ہین کیونکہ ظاہر ہے کہ اکثر نیک خصلتونکی فروغ صرف محتاج آفتاب توجہ اور مہربانی کی تابش واسطے پختہ کرنے اونکی فوائد کے ہین اور واسطے ہماری اپنی بہتری کے اور نیز بہبودی انسانیت کے حکومت محافظ کو بیچ عمل مین لانے

انپی پرورش سکے بچا ہیے کہ اون لوگون مین ایسے آدمی مامور فرما وین جنمین ایسی رحمدلی نہو کہ اونکو بہت
بطرف فراست اور باہم دلسوزی سکے نہ کرسکے اور اونکو نصیحت نیک نہ دے سکے یا اونکی فتوح کی داشت
بروقت ضرورت نہ کرسکے نام ان قباحتون کا اب بھی تازہ ہے اور صرف دوبارہ ظہور بدنظمی واسطے
خنجر کشی اور عمل کرنے کے درکار ہے مگر ہم جو اونکی اصل نیکی پر خیال کرین تو یادگار رفتہ رفتہ ضعیف ہوجائیگی

قبل اسکے کہ ہم کلیتہً تذکرہ چمبل کے جنگل کا ترک کرین ہمکو یہ تحریر کرنا چاہیے کہ نہنیر مین ایک
اور شخص خونی یعنے مشہور علاء الدین جسکے حالات خونریز مین سکندر ثانی درج ہے جسکی تواریخ سی بدنامی دوامی
اوسکے ذمے عائد ہوتی ہے ہم واقفیت بادشاہ خلجی سے جو غارت کن اور غصہ ور تھا اور جسنے
ہر ایک راجہ ہندو ملک ہندوستان پر فوجکشی کی تھی حاصل کرتے ہین باتباع قوانین مذہب اوسنے ارادہ
قرار دیا تھا کہ خشت کے اوپر خشت کسی معابد اور محل نہنیرور کی باقی نرہے ہر مقام پر ہمنے تلاش
یادگار بتون کی کی جسکا نام بھی شامل بنیاد نہنیرور کے ہے یعنے پرا مار اور دودیا کی مگر تلاش ہماری
بے سود ہوئی نشان اوس زمانے کے زائل ہوگئے ہین یا عمارات جدید اونپر قائم ہوگئی ہین البتہ ہمکو
دو کندہ اس قسم کے دستیاب ہوے وہ ملبہ کے ساتھ دیوار شہرپناہ کے کام مین آئے تھے ایک یہ
سمت ۱۱۷۹ (سنہ ۱۱۲۳ع) تھا مگر چونکہ حروف اوسکے جین لوگون کے تھے اونکے دریافت کرنے مین
عرصہ اور محنت درکار تھی دوسرا کندہ اعلاسے قبل کا تھا اسپر بھی حروف جین کندہ تھے مطلب اوس
کندہ کا یہ تھا برفوز پرب تسیورا تری جہارایان ورائے رائے سنگہ دیوسنے بنام بامیتر موضع تاگڈہ پن دیا
جو اس پن کو بحال رکھینگے وہ اوسکا ثمرہ پاوینگے اصل اسکی حرف بحرف یہ ہے ؎

جس جبیا جد ہو بھومی
تس تیا ندہو پھلنگ

سمت ۱۳۰۲ (سنہ ۱۲۴۶ع) یہ طریق ساسن یعنے مذہبی عطیہ خاص ہے اور اسکو ساسن ادیاوت کہتے ہین
جس سے ثابت ہے کہ پرامار جسکی یہ یادگار ہے جاگیردار راجہ دہار کا تھا کیونکہ اوس راجہ کی قسمت اوسپر
درج ہے اس دریافت نے اعانت ہماری تلاش مین کی اور ہمارا معزز دوست اور گورو جسکی لیکن اب زیادہ تر
خواہش حالات قدیمہ کے دریافت کی ہے ایک انعام گران بہا ناحق واسطے اجازت کندہ کرنے مورت
پارسناتہ کے جو اوسکا کل دیوتا تھا پیش کیا اور کہا کہ کندہ اولین بے شبہہ یادگار اوسکے مندر کا ہے جب ہم

اس مقام سے روانہ ہونے کو تھے (ہمارا اسباب روانہ ہوچکا تھا) ہمکو اطلاع پہونچی کہ چند مشہور مندر آنر دریا کے
ایک مقام پر جسکا نام بروٹی ہے اور قدیم نام اوسکا دہول پور تھا موجود ہین مندر بنام گیتیشر مہادیو کی ہے اوس مین
ایک لنگ ہولی مین پھرتا ہے اور باعث تعجب اون لوگون کا ہے جو درمیان جنگل متراکم اور رستہ جنگلی مین
دلیری کرکے درشن کرنے وہان جاتے ہین جو ہم خود وہان نہین جا سکے ہمنے اپنے گورو کو روانہ کیا کہ جاکر
نکندہ جو وہان ہے اور جو کیفیت وہانکی دریافت ہو لیکر آوے +

مقام دابی تاریخ ۱۴ جنوری گیارہ میل آلہ تھرمامیٹر ۴۸ ڈگری - ہم پھر تیسرے قلعہ کوہ پر گھاٹ نصیرا سے
چڑھے دامن اوسکا ٹھیک پانچ میل کے فاصلے پر مقام ہنیر ورسے تھا اور ساڑھے تین فرلانگ کی چڑہائی تھی
راستہ دقت طلب نتھا گو راستے مین نشیب و فراز تھے اور درمیان دو پہاڑون کے واقع تھا یہی صرف
صحیح خیال بلندی پہاڑ تہا ر سطح آب دریا سے دیکھتا ہے درختہاے بلند نیچے سے اوپر تک پہاڑ کی موجود ہین
اونہین ہمکو ہرگز راستہ نہین ملتا اگر تبر ہماری ہمراہ نہوتے سواے چند درختان کلان تمرہندی کے وہان بہت
بلند درخت پلیہ بیل کے اور ساکھو کے تھے جو مثل جذامی کے ہیچ دیگر تر و تازہ بر اوران کے نمودار تھا اور درخت
تیندو جو اس موسم مین خوب باردار ہے اور درخت دہو جو نہایت کارآمد ہوتا ہے سواے انکے اور بھی اکثر
درخت چھوٹے اون مین ہین اوسکی بلندی سے تماشا خوب نظر آتا تھا اوسپر سے ہمنے نیچے چرتیہی لغنی چھیل کو
اور قلعہ رگھناتھ کو دیکھا اور دریاے سیاہ بہامنی کی جملہ گردش بیچ گھاٹی آنزی کے اوسکی انتہا تک بمقام
قبرستان قوم سکتاوت نظر آتا تھا راستہ دابی کا بہت اچھا ایسے ملک مین تھا اور جب ہمارے خیمے چار میل کے
فاصلے پر رہے تو ہمنے عبور ایک نالے سے کیا جسکی ابتدا چشمہ بینال سے کہتے ہین جو مقام بلند تر اوپر ال کا
ہوگا یہ ندی ایک اور وجہ تخمینہ کرنے بلندی ہمارے مقام کی پیدا کرتی ہے سواے ایک عام چادر کنارہ
غار پر سے جو گرتی ہے وہ ایک مناسب چادر کی صورت مین سو فیٹ تک نشیب مین بہتی جاتی ہے ہمکو
نہ فرصت اسقدر تھی اور نہ موقع ملا کہ ہم اس ندی کے اخیر تک جو چھ میل تھی تراکم اشجار مین جاتی بلندی
گھاٹی نصیرا سے ہمنے نظر اوپر ایک مقبرہ پر اہل اسلام کے کی جب مقام سے زمین رفتہ رفتہ تا با خر ہمارے
سفر کوٹہ کے نشیب مین ہوتی جاتی ہے +

دابی مقام خط کشی درمیان سیوارا اور بوندی کے ہے اور وہ خود بیچ ریاست بوندی کے واقع ہے نہایت
خوفناک اوسمین بیج باجرہ مکئی اور تخم گندم پیدا ہوتا ہے ہمارا گذر متصل انبار سنگ علامت مدفن اکثر راجپوتونکا ہوا

جو بیچ تحفظ اپنی مویشی سے کے بمقام قوم میناساکن کرار کے قتل ہوے تھے ہمکو نہایت تعجب ہوا جب ہمنے ایک
انبار سنگ علامت مدفن ایک چارن کا دیکھا جسپر ایک صورت اوپر سنگ کے اوس چارن کی کندہ تھی
اس ہئیت پہ کہ برچھی اوسکی رکھی ہوئی تھی اور سپر آگے تھی غالباً یہ اسنے ٹانڈے کے تحفظ مین قتل
ہوا ہوگا اس ملک مین نہایت بدعت راہزنونکی تھی جو درمیان غار ہاے بناس واقع نشیب کوہ بجانب
جنوب سکونت پذیر تھے جب ہم اس مقام پہ کھڑے تھے ہمارے راہبر نے کہا کہ کون ایسا دلاور تھا جو
اٹھارہ مہینے قبل اسکے یہاں سے گذر سکتا تھا قوم مینا نے آپکو واسطے صرف روٹی کے جو آپکے پاس ہے
آپکو قتل کردیا ہوتا مگر اب آپ سونا اچھالتے چلے جائیے اس سبز کھیت مین اونکا حصہ ہوجاتا یا وہ بالکل
اوسکو کاٹ کر لیجاتے اور اب گو زیادتی پیداوار نہین ہے مگر کچہ شغل دندان دستیاب ہوتا ہے اور ہم
اپنی پگڑی رات کو سر پر رکھکر بغیر اس خوف کے سوتے ہین کہ صبح وہ جاتی نہین رہیگی اٹل راج رہنے کا یہ کلمہ
اون آدمیون کا ہے جنھون نے کبھی روز امنیت نہین دیکھا تھا جنکو تعلیم بیچ ایام بدنظمی اور غارتگری کے
ہوئی ہے اور جو بعد ازان اس تبدیلی حکومت کا ثمرہ حاصل کیا ہے اور بالکل وہ صرف تماشائی نہتے ایک
مضمون چوہان نے کہا کہ ہمکو عوض لینا چاہیے وہ جاگیردار مورچی کا تھا اور ہمراہ پانچ اور دونکے اونچی اقرار کیا
کہ وہ ہمکو بنیسرور لیجاتا اور اوسوقت ہمسے جدا ہوتا جب ہم اوسکو اجازت سرحد سے آگے جانے کی نہ دیتے
ہمکو نہایت ہنسی آئی جب ہمنے جواب ایک شخص کا منجملہ اونکے سنا جسکو ہمنے گفتگو دلائل آمیز کرکے روکا تھا
یعنے جب اوسنے ایک طول طویل گفتگو درباب پانچ اچھی گاومیش کے کی جو ٹھاکر نیمیری لے اوسکی چھین لی تھین
اور ہماری مدد اونکے واپس پانے مین چاہی تب ہمنے کہا کہ یہ مقدمہ عرصہ دراز کا ہے اور تبسم کنان یہ کہا کہ آؤ
ٹھاکر صاحب اقبال کرو کہ تمنے کبھی اپنا نقصان اور جگہہ سے پورا نہین کرلیا ہے اوسنے جواب دیا اے مہاراج
میری بہت جاتی رہین اور مینے بہت چھین لین مگر رام دہائی اگر مینے ایک گھانس کا تنکا بھی چھوا ہو جبسے
تمہارا راج ہوا ہے مین راجپوت نہین ہون ہمکو دریافت ہوا کہ وہ قوم کا بارا تھا اور ہمنے اوسکو کہا کہ وہ مثل
اودے کے تھا اور اس سے برتری اوسکو دی کیونکہ اودے مالک بماودا کا تھا اور وہ اپنی خود پسندی کی شیخی کم نہین
کرتا تھا ہمنے اونکو بہت کہا کہ اسقدر فاصلہ دراز تک وہ ہمراہ آئے تھے اب وہ واپس جاوین مگر اونھون نے
نہ مانا ہمارے ہر ایک کلمہ رخصت کا چوہان یہ جواب دیتا تھا کہ آپ نے ہمکو بہت آرام دیا اور یہ من کی چاکری ہے
یعنی اسنے خوشی دل کی ہمنے اسکو قبول کیا اور راستہ ساتہ حالات ایام گذشتہ کے طے کیا ہر ایک قدم راستہ سے

وہ واقف تھے اوپر ایک انبار سنگ علامت مدفن کے جو جنگل مین واقع تھا وہ سب ایک لحظہ ٹھہرے وہ انبار او پلاش بھی ٹھاکر کے بھائی کے جمع کیا گیا تھا اور جو شخص اوسکے پاس سے گذرا اوسنے ایک ایک پتھر اوسپر رکھا مین دیکھتا تھا کہ جو تاثیر ہمارے دلمین ہوئی تھی وہی اثر اون مین بھی پیدا ہوا تھا یا نہین اور شاید ویسا ہی ہوا ہو مگر اونھون نے ظاہر نہین کیا چونکہ وہ اصلیت سے واقف تھے اونکو وہ تعجب معلوم نہین ہوا مگر بہر حال وہ بالکل ناموافق ایک نقاش کے نہ تھا +

مقام کری پور تاریخ ۱۱۔ فروری ساڑھے نومیل۔ گھاٹی کری پور مین مقام کیا جو محصور ہر طرف سے ہے اور جنگل سے ہے آٹہ تھرما میٹر ۵۱ ڈگری مگر ہوا اچھی اور صاف اور خوش آیند۔ راستہ نہایت برے جنگل مین سے ہے نصف راستے پر سلسلہ کوہ کو طے کیا اوسکی بلندی برابر نشیب وادی کے تھی مگر وہان سے ہم پھر نشیب مین تا بمقام کری پور گئے۔ اس جنگل متراکم مین بھی اکثر مواضع خرد تھے مگر تمام ویران تھے اور نشان آبادی کا صرف اون لوگون کے مدفن مین تھا جنھون نے اپنے مقامات کو بمقابلہ جون کی شام مینون کے جو گرد ا ر مین رہتے تھے تا مرگ اپنی بچایا تھا انکی زیارت ہم ہنگام واپسی کرینگے +

آج صبح جب ہمنے سفر شروع کیا ایک میل طے کرکے ہمنے شہر سونترا اپنے دست راست کیجانب دیکھا جو ہمیشہ شامل وادی کے رہا ہے جس سے نام پٹہ وادی سونترا ضلع لوہیا مشہور تھا ایک ہمارے ہمراہی نے اطلاع دی کہ اوسمین کندہ سنگ کیے ہین لہذا ہمنے اپنے گورو اور ایک برہمن اپنے ہمراہی سے کہا کہ وہان جاوین اس تلاش سے ایک ثبوت جدید حکومت عام پرامار کی اور فتح ایک دوسرے شخص یعنے علاء الدین سکندر ثانی کی پیدا ہوئی جتی مذکور کو کئی مندرا ایسے ملے جنمین کندہ تھے اور کئی مینار منجملہ اونکے تین پر سے جو ایک دوسرے کے مقابل تھے اوسنے یہ کندہ نقل کیے +

سمت ۱۴۲۲ (۱۳۶۶ع) پرمی تیرا اور اوسکے فرزند دیولا پردی نے باندیشہ شرم واسطے دیوتاؤنکے اور برہمنان کے اور مویشی اور اپنی زوجہ کے اپنی حیات فروخت کی +

سمت ۱۴۴۶ (۱۳۹۰ع) بماہ اساڑہ بدی یکم روز دوشنبہ بیچ قلعہ سونترا (سترون ورگ) پرامارا ودا اور کولا اور بہونا نے واسطے اپنی گاو اور زوجہ اور برہمن کے مع فرزند جیندا کے اپنی حیات فروخت کی +

سمت ۱۴۶۱ (۱۴۰۵ع) یکم اساڑہ روز دوشنبہ بمقام سونترا گرام روگھا سے جاو را نے بحفظ دیوتا و زوجہ و برہمن اپنی حیات فروخت کی +

عبارت فصلہ ذیل جو ایک کنڈ یعنے چشمہ کے ایک پتھر پر کندہ ہوئی تھی نقل کی گئی ہے +

سمت ۱۳۷۰ (۱۳۱۴ء) متی اساڑہ سودی یکم وہ جسکی شہرت لاثانی ہی بادشاہ مالک الناس مہاراج ادہراج سری علاءالدین نے مع اپنی فوج تین ہزار فیل دس لاکھ سوار اور جنگی رتھ اور سپاہ پیادگان بیشمار کے مقام سانبھر واقع شمال سے مالوہ کرناٹ کنورہ جھالور جیلمیر دلوگڈہ تیلنگ تا بکنارہ دریاء شور اور چندیری بجانب مشرق فتح کیے اور فتحیاب او سپہ جملہ راجگان روئے زمین کی ہوکر اوسنے مقام ستروان درو گ مع بارہ شہر متعلقہ پرامار نسی سی فتح کیا اوسکی فرزند بلاجی جسکی اوتپت یعنی مولد مقام سری ہار ہے یہ چشمہ کندہ کرایا یہ نوشتہ اور لکھا ہوا اور کندہ کیا ہوا سیدپوا سنگراش ستورہر کا ہے +
نیچے چشمہ کے ایک اور کندہ نظر پڑا مگر اسقدر فرصت نہ تھی کہ پانی خالی کیا جاتا کوئی دوسرا سیاح پتہار اسکو پورا کرے مقام سونتر ا جسکو ستروان درو گ کہتے ہین جہان دشمن کی رسائی نہین ہے ایک قلعہ منجملہ قلعہ ہاے پرامار کے تھا اور بلاشبہہ ماتحت چیتور کے اوسوقت مین تھا جب خاندان موری وہان حکمران تھا اور یہ صرف ایک قصبہ وسطی ہند کا ہے جو تمام و کمال حکومت پرامارین دریاے نربدا سے جمنا تک تھا یہ بیان ازروے تحریر کندہ اور اقوال قدیم سے پایہ ثبوت کو ہوپنچا ہے ہم بادہ حال اسکا بمقام بنیال اور بجولی کے ہنگام واپسی اپنے بمقام اوپرمال سماعت کرینگے ہمارا ارادہ ہے کہ کلیتہً واقفیت اسکی حاصل کرین +

مقام کوٹہ تاریخ ۲۲ ماہ فروری گیارہ میل تا بکنارہ چمبل — اگرچہ ایک لکہ ابر بھی نمودار نہ تھا مگر آفتاب جب تک ایک برچھے کے اندازے سے بلند نہین ہوا نظر نہین آتا تھا کہرا ایسا بھاری تھا اور اوسکے ساتھ ہوا بھی سرد نہایت تیز جانب شمال و مغرب سے چلتی تھی نشیب راستے کا سلامی تا بکنارہ دریا تھا مگر زاویہ یعنے گوشہ پر خیال اس امر سے ہوسکتا ہے کہ کلس محل کا گو ایک سو تیس فیٹ بلند دریا سے تھا مگر جب تک پانچ میل کنارہ باقی نہین رہا اوسوقت تک نظر نہین آتا تھا جسقدر یہ سفر علاقہ سے ہمنے طے کیا وہ سب علاقہ بوندی مین تھا مگر علاقہ متصل کوٹہ کے جہان اراضی نندتا کی جو ذاتی علاقہ ظالم سنگہ نائب کا تھا اور یہی صرف علاقہ متعلقہ کوٹہ کا بجانب مغرب دریاے چمبل سے ہے مقام کری پور اور نیز یہ کل علاقہ مسکن قوم بھیل کا ہے اس قوم کا ایک نہایت ہوشیار آدمی آج صبح ہمارا راہبر تھا وہ کہتا ہے کہ وہ لوگ اوسکو بابا کا نوند کہتے ہین اور وہی لوگ راجہ اوسکے اوسوقت تھے جب تک اونکو راجپوتون نے بیدخل کیا ہمکو اوسکا اعتبار کرنا چاہیے کیونکہ یہ علاقہ صرف لائق ان بھیلون کے

اور اونکے بھائی صحرائی وحشیون کے تھا ہمکو اسکے دیکھنے سے بھی خوشی حاصل ہوئی گو ہمکو تمنا دوبارہ اس علاقے مین آنیکی باقی نہین رہی نصف راہ پر ہمارا گذر ایک پتھر کے مکان بے سقف و بام کے ہوا اوسمین دیوتا ان بھیلون کا رکھا ہوا ہے یہ مکان بیچ خار دار جھاڑی بہم پیچیدہ کے واقع تھا اونکی شاخون پر جا بجا رنگین پارچے بندھے ہوے تھے یہ منّت کے پارچے مسافر لوگ اس دیوتا کے نام سے واسطے تحفظ اپنی جملہ بلیات جنگل سے باندھتے تھے ہماری راے مین ان بلیات سے یہی بھیل[له] مراد ہین ✤

ہمکو یہان قلم انداز کرنا چاہیے (گو ہمنے ذکر تہوار کا ترک کر دیا ہے) کہ یہان ہر ایک موضع کے سرحد پر شروع فصل بہار مین مقامات میلہ و تماشا مقرر ہین اور یہ میلہ تا بہ ہولی جو اب ختم ہوئی ہے ختم ہوتے ہین اس سال موسم نہایت خراب تھا لہذا بجاے خوشی کے افسوس اس سال پیدا ہوا اس مقام میلہ مین ایک بلّی پر ایک بوجھ گھانس یا لکڑی کا باندھتے ہین اور بعضی جگہ اس بلّی مین لکڑی عرض مین مثل ہاتھ کے باندھتے ہین اور ایک جھنڈہ او سپر قائم کرتے ہین مگر اکثر مقامات تہوار مین اس بلّی کے عوض قلبہ بنام دیبی پیداوار ایستادہ کرتے ہین اس سے دو مراد حاصل ہوتی ہین ایک تو بلّی میلہ فصل بہار اور دوسرے ہرن کے خوف دینے کو کہ اگر چھوٹے درخت غلہ کاٹ نہ ڈالین ✤

صورت شہر کوٹہ کی نہایت دلچسپ ہے اور دلمین خیال تمول اور ہوشیاری بہ نسبت اکثر شہر ہاے ہندوستان کے پیدا کرتے ہین ایک مضبوط دیوار مع بروج برابر تعمیر کی ہوئی ہے اور تھوڑے فاصلے پر دریا سے جسکے اخیر مقام جنوبی پر محل ایک قلعہ مین علحدہ شہر سے بنا ہوا ہے جسکے کلس اور گاو دم مینار نہایت عمدہ صورت شہر کی پیدا کرتے ہین اور اکثر اشیا زندہ اور غیر ذی روح کثرت سے نظر آتی ہین درمیان دریا اور شہر کے اکثر آدمی اپنے کاروبار مین مصروف نظر آئے مگر نگاہ آکر اخیر برج شمالی پر قرار پکڑتی ہے یہ برج بجاے خود ایک قلعہ خرد ہے اور اوس پر سے زد دونون کنارون پر ہے مگر ہم اسکا حال زیادہ تر بیچ اپنے مقام کے جو یہان غالباً کچھ روز رہے گا تحریر کرینگے ✤

[له] پارک صاحب نے اپنی کتاب مین لکھا ہے کہ یہی طریق ملک افریقہ مین جاری ہے ✤

باب ہفتم

ناموافقت آب وہواے کوئٹہ ۔ واقعات خیز ایام مصنف کے وہان قیام کا ۔ جانور کوئل ۔ بیان مقام قیام ۔ مقام مدفون خالی قوم ہارا ۔ مسافران کوئٹہ کی تلاش ۔ تحقیقات پرتاوان سخت کا ہونا عام ناموافقت آب وہواے کوئٹہ ۔ آب چاہات کا مضر ہونا ۔ غبار کا پیدا ہونا ۔ مہاراو اور نائب سے رخصت ہونا ۔ نائب کا افسوس ظاہر کرنا ۔ عبور چمبل کرنا ۔ مست ہاتھی کیتری ۔ نائب کے موروثی علاقے ۔ نندتا ۔ استقبال مصنف جوماد ہو سنگہ نے کیا ۔ راگ راجپوت ۔ پنجابی ٹپہ ۔ تماشا طفولیت کی سیرگاہان ظالم سنگہ کا ۔ تلیرا ۔ نواگانون ۔ نزدیک آنا راجہ بوندی کا ۔ سال ہمراہیان بوندی ۔ بوندی کا محل ۔ ملاقات راجہ ۔ بیماری ہمارے ہمراہیون کی ۔ روانہ ہونا بوندی سے ۔ مقام مدفون بیچ موضع ستور کے ۔ دیبی خاندانی آساپورنا ۔ مندر بھوانی ۔ کنارہ دریاے بیچ تھانو تحریرات کندہ ۔ جہازپور ۔ شاندار ہمراہیان رئیس لبتی ۔ عجیب بیماری مصنف ٭

مقام نندتا تاریخ ۱۰ ۔ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۲۱ع ۔ یہ ایک روز رہائی کا تھا جسکے واسطے ہم سب نگران اور چشم براہ تھے اور اسکو ہم اپنی حیات دوبارہ تصور کرتے ہین پچھلے چار مہینے ہمارے قیام بیچ کوٹہ کے ہیضہ وبائی اور بخار مہلک کے مقابلے مین گذرے کبھی کسی آدمی کی یاد مین ایسا خراب موسم کبھی نہین آیا تھا اور یہ حالت طبیعت اور جسم کی ایسی نہین جس مین واقعات روزمرہ تحریر کیے جاوین اور اگرچہ عرصہ چھ مہینے کا ہمارے کوٹہ مین آنے سے بماہ فروری گذشتہ تا تاریخ امروز کہ یوم روانگی ہمارا مقام مذکور سے ہے ایک عرصہ واقعات خیز تھا مگر اس باعث سے کوئی علامت اون واقعات کی ہمارے دلمین باقی نہین رہی کہ اپنے سفرنامے مین درج کرین یہ عرصہ ایسا ہوگیا کہ گویا ہمنے کچہ کام نہین کیا ان واقعات کے خلاصے کے ملاحظے کے واسطے ناظرین کتاب ہذا کو ہم حوالہ باب ششم کا کرتے ہین اوسکے ملاحظے سے ناظرین کو آگہی اوپر حالات اون لوگون کے حاصل ہوگی جنمین ہم بسر کرتے تھے یہ قصد کرنا کہ یادسے وہ امر تحریر کیے جائین جنسے سلسلہ سخن ہمارے ذاتی روزنامچہ کا باقی رہے بے سود ہے کیونکہ اس سفرنامہ کے تحریر کرتے وقت بھی ہمارے جسم پر بخار اور لرزہ موجود ہے اور ہمارے ایک دوست اور ہمراہی بھی اسی بلا مین گرفتار رہین گو ہمنے کئی مرتبہ اپنے مقام قیام کو تبدیل کیا مگر بیماری ہمارے ہمراہ رہتی تھی ہمنے بسر ہواے گرم مین تا ماہ جون اچھی طرح کی اور گو ہمنے ہر طرحکی تبدیلی موسم اطراف ہندوستان مین

دیکھی ہے مگر ہم کوئی موسم بمقابلہ ان چند روزہ ماہ جون کے جو بمقام کوٹہ ہمپر گذرے برابر تصور نہین کر سکتے +
تھوڑے عرصے کے بعد جب ہمنے اپنا ڈیرہ کشت زار شالی سے اوٹھاکر کنارۂ شور ساگر پر جو نزدیک بجانب مشرق شہر واقع ہے قائم کیا آسمان اسقدر نیلگون ہوگیا کہ اوسکی تابش نگاہ کو خیرہ کرتی تھی شب و روز مین ایک تل برابر ہوا بھی نہین چلتی تھی کہ پتا یعنے برگ جنبش مین آوے مگر سکون اور ضبط مثل مرگ کے تھا آلہ تھرمامیٹر ۱۰۴ درجے پر اندر خیمے کے تھا اور جنبش پنکھا جو ہوا پیدا کرتی تھی اوس سے اور بھی دم خفا ہوتا تھا اس سے ہم اوس حالت مین بھاگے جو نزدیک دیوانگی کے تھی اور جا کر کنارۂ چشمہ پر جو باغات تھے اونمین قیام اختیار کیا مگر وہان بھی سایۂ درخت تمر ہندی اور کیلہ سرد تسلی افزا نہین ہوتا تھا جانور منقار کھولے ہوے اور بازو سستی سے ڈالے ہوے مثل ہمارے بیقرار اور بیدم تلاش مقام سرد کی کرتے تھے گھوڑے سر جھکائے ہوے بغیر کھانے گھانس کے گھانس پر منہ ڈالے کھڑے تھے اس عام سکتہ حیات مین ایک آواز جو اس سکون سخت کو شکست کرتی تھی آواز کوئل کی تھی یہ آواز ہمنے اب اول مرتبہ ہندوستان مین سنی اوسکی آواز خوش جو ایک حالت خاطر جمعی پیدا کرتی تھی ہمکو اوس رنج سے جو ہمکو مدت سے رہتا تھا ایک گونہ اطمینان دیتی تھی ہمنے ہمیشہ دیکھا ہے کہ یہ جانور اپنی آواز عین گرمی مین قریب دو گھنٹہ بجے کے کھولتا ہے اور قریب ایک گھنٹہ تک ٹھہر ٹھہر کے بولتا ہے بعد ازان پرواز کرکے دوسری جگہ چلا جاتا ہے بعد ازین ہم اس جانور کی آواز سے خوب واقف ہوگئے اور ہر روز موسم گرما مین بمقام اودےپور جب ہم ایک موضع مین بیچ گھاٹی کے رہتے تھے اوسکی آواز صرف سنتے نہ تھے بلکہ اوسکو اکثر دیکھتے بھی تھے (یہ جانور مثل بھری کے ہوتا ہے شاید کچھ طویل اور خوبصورت اوس سے زیادہ ہوتا ہے اور منقار اوسکی سیدھی ہوتی ہے) +
خوانندۂ کتاب ہذا بآسانی ہمارے مقام قیام کا تصور کر سکتا ہے مقام ہمارا گوشۂ شمالی و مشرقی چشمے پر تھا روبرو اوسکے وہ پرنزاد جزیرہ تھا جس مین مکانات قابل موسم گرما تعمیر تھے (دیکھو تصویر) کنارے سے نیچے تک باغ آراستہ تھے اور درختہاے بلند و تناور متراکم تھے دیوار گرداگرد وسیع اور بلند اوسکے اوپر سے گنبد اور کلس مندرون اور مساجد کی دیوار کی ہمواری مین فرق ڈالتے تھے اور گاہ گاہ اراضی فاصلہ اور بلند بعیدہ دریاے چمبل نظر آتے تھے نزدیک ہمارے ایک مقام متبرک مدفن اکشہ شہا عالی

اس خاندان عمدہ کا تھا ہم اوپر مدفن قوم ہاراکے گئے جو اگرچہ ایسے شاندار نتھے جیسے مارواڑ اور
میوارکے اور نیز اس خاندان کے رئیس بوندی کے مگروہ مقابلہ اونکا بیچ یادگار ہردل عزیزی اور تباہی
اور بربادی کے جو تنازعات باہمی مین ہوتا ہے کرتے تھے یہ کثرت مدفن کی نزدیک دیوار شہر تک تھی
اور بعین چشمے کے بند تک مگر چونکہ برگ درختان ہین مستور ہین لہذا نظر مین کم آتے ہین ہم دیکھکر بہت
خوش ہوے کہ اونکی خوب مرمت ہوتی ہے یہ بھی ایک امر خلاف رسم بیچ طبیعت نائب کے تھا
کیونکہ کون چیز اسقدر مزاج ہاراکو زندہ رکھہ سکتی ہے جنمین یہ علامات اونکے بزرگونکی اور جو کچہ وجہ اس
فعل کی ہو یہ دین نیکی کا ہے اور ہم بھی کلمات تعظیم نسبت اس نائب کے زبان پر لانے سے باز
نہین رہ سکتے وہ اب ایک مقبرہ یا سمادہ اپنے راجہ مرحوم کی بنواتا ہے اور اگر یہ مدت تک قائم رہی
تو بعض آیندہ مسافران کو موقع یہ کہنے کا بخشے گی کہ مہارا و امید سنگہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کوٹہ نے
بر تری قوت اقصلی نہایت مرتبہ کی حاصل کی ہے ہم بھی تعریف اپنی سے انکار نہین کر سکتے کہ ہمنے بھی
اس بے خطرہ کار خود بینی مین کچہ مدد کی ہے کیونکہ ہمنے رانا میوار سے اجازت بنام نائب حاصل کرادی ہے
کہ جسقدر سنگ مرمر اس کام کے واسطے اوسکو درکار ہو بلا قیمت اور بلا محصول کان مرمر واقع کنکرولی سے
لے لے یہ درخواست وہ خود ہرگز بہ غرور بوجہ تنازعات قدیمہ نہین کر سکتا تھا ہمارے نزدیک باغات
مادہو سنگہ کے بھی کئی ایکڑ انگریزی اراضی کے تھے اون مین گل وثمر خوشبو اور خوش ذائقہ تھے اور
تختہ ہاے وسیع گلاب مگر یہ جملہ لذات ساتہ وبائی ہیضہ اور تپ تجاری اور دیگر قسم کی تپ کے جو ہمارے
گرد و پیش تھی کیا کیفیت بخشتی اور یہ عوارض جسمانی بمقابلہ اون فتوح دلی بکے جنکے واسطے ہمکو علاج کی
تلاش کرنی ہوتی تھی اور جنکی کمی کے واسطے ہم کوشش کرتے تھے کچہ زیادہ مضرت رسان نہ تھے
اور اونکا حال ہمنے اپنی تحریرات مین جو ہمنے اکثر اس مقام سے بخدمت گورنمنٹ اعلے روانہ کی ہین

ایک کم نصیبی شخص خیال کر سکتا ہے کہ کیسا خوش آیندہ سفر ایسے دلچسپ خاندانون مین ہو سکتا ہے اور کیسی
خوشی خاطر دیکھنے ویرانہ عظمت گذشتہ سے اور اونکے مقبرہ وغیرہ مین اونکے حالات کے ملاحظہ
کرنے سے اور سفر اوپر کنارہ ایسے دریاؤنکے مثل چمبل اور بہامنی کے کرنے سے اور ان شجاع
آدمیونکی ہمراہی سے اور اونکی جاے ادب اور دوستی کے ہونے سے اور اپنے ماتحت کی حالت مین

بہبودی داخل کرنے سے حاصل ہوتی ہے مگر ایسی خوشی کی قیمت ایسی گران ہے کہ بہت کم بخوشی
اوسے ادا کرینگے یعنے قیمت اوسکے تمارض دوامی ہے مگر ہماری اور ہمارے ملک کی خوش نصیبی سے
اگر یہ عمدہ نفع بے مشقت یا چمن گل گلاب نہین ہے تو ہم اوسکو خارستان بھی نہین بناتے اس
تماشے کے دیکھنے سے ایک تحریک دلی پیدا ہوتی ہے جو قوت طبیعت اور جسم کو چالاک رکھتی ہے
یہ تحریک دل خوش نصیبی سے زیادہ تر تاثیر انگیز بہ نسبت ہیضہ کے ہے اور جملہ گرد نواح مین تاثیر بخش ہے
کیسی تعریف کے ساتھ یہ تحریک دل آج صبح ظاہر ہوئی ہے ہمارے خوانندۂ کتاب ہذا اگر ہمارے
ہمراہی کی سپاہ اور اونکے ملازمین کا ملاحظہ کرتے جب وہ عبور دریاے چمبل کرتے تھے تو وہ اونکو
مثل اون روحونکے دیکھتے جو پل صراط طے کرتی ہین اون مین ایک بھی متنفس ایسا نتھا جو گرفتار
پنجۂ تپ ولرزہ نہوا ہو چند اون مین سے وباے ہیضہ مین مبتلا ہوے تھے اور نصف اونمین کے
گرفتار درد طحال تھے تاہم گو اونکی بروت اونکو ایک بار گران تھی یعنے ایسے ضعیف ہوگئے تھے
کہ موے بروت بھی اونکو گران معلوم ہوتے تھے مگر تاہم کہین نگاہ ترش یا سرکہ جبینی پیدا نہ تھی
جیسا تعجب تما ویسا ہی خوش نظر آتا تھا کہ جو لوگ ابھی بستر تمارض سے اوٹھے تھے وہ بھی ایسے
چالاک نظر آتے تھے اور وہ جانتے تھے کہ وہ اپنی بیماری بجانب مشرق دریاے چمبل چھوڑے جاتے ہین *
بمشکل کوئی مقام ایسا بد آب وہوا مثل کوٹہ کے موسم گرما مین نہوگا جیسے دریاے چمبل طغیانی پر
آتا ہے پانی اوسکا پہاڑ کے غارون مین جمع ہو کر بہتا ہے اور چاہات مین پانی زہرکانی عرق سبزی
وغیرہ برگہاے اشجار سے مالامال ہو کر جمع ہوتا ہے اور چاہات اوس نشیب کی زمین کے جہان
ہمارا خیمہ تھا اسیوجہ سے ملبب ہوگئے تھے اور سطح زمین پر چکنی تہ ایسی جم جاتی ہے کہ وہ چمکتی ہے
اور رنگ اوسکا مثل رنگ سینہ کبوترا ورپہر ایک جال نیلگون مین کچہ طلائی جھلک معلوم ہوتی ہے
مقام اودے پور مین بھی موسم برشکال مین یہی حال ہوتا ہے اور اوسکے نتائج بھی اسی قسم کے
ہوتے ہین یعنے تپ لرزہ اور تپ تجاری وغیرہ اور جیسا ہمنے ذکر کیا ہے کوئی شخص انگریزی
یا ہندوستانی نہین بچتا یہ تپ بہت سخت ہوتی ہین گو مہلک نہین مگر بمشکل رفع ہوتی ہین الا
دواے کلومل سے جو اکثر بیماریون کو دور کرتی ہے *
چند روز اخیر ہمارے قیام کے رسوم رخصت وغیرہ مین گذرے بتاریخ پنجم ہمراہ نائب ہم واسطے

انجیہ ملاقات مہاراوکے گئے اور مہاراو صاحب مع اپنے بھائیوں کے دوسرے روز ہماری ملاقات کو
آئے اور بتاریخ ہشتم اور نہم ہماری اور نائب کی اسیطرح ملاقات ہوئی جس آدمی نے ایسے ایسے اتفاقات
دیکھے ہوں جو خوانندہ نے اس کتاب مین ملاحظہ کیے اور وہ اب کنارہ گور ہو تو وہ اپنے افسوس کا
ضبط نہین کرسکتا اوسکی پشیمان وا اشک سے پرتھین اور جب ہمنے اوسکے دست لرزان کو جو اوسنے
ہمارے گلے مین ڈالا تھا دبایا تو اوس سے غلبۂ اشک سے بولا نہین جاتا تھا ہم اس حال کو خارج
از تحریر کرتے اگر ہمکو یہ معلوم نہوتا کہ اس بیان مین اظہار نیک طینتی ثابت ہے اور خود پسندی نہین ہے
ہمنے اوسکی سیرت اور طبیعت کے بیان مین کوشش کی ہے پس یہ رنگ بھی متروک کرنا بدنما تھا
ہمکو معلوم ہوا کہ اوسکو محبت ہمارے ساتھ ہے یہ اوسکے بشرے سے اور گفتگو سے ثابت تھا مگر
اوسکی مقدار مین ہمکو آجکے دن تک شبہہ تھا +

ہم مقام عبور دریا اپنے ہمراہیون کے چند گھنٹہ بعد تک نہین پہونچے کیونکہ تپ ولرزہ نے ہمکو گھیر لیا تھا
تو ہم روانہ اوسوقت ہوئے کہ ہنوز گرمی جسم سے جدا نہین ہوئی تھی نائب نے ایک بجرہ کلان ہمارے
واسطے تیار کیا تھا اوسپر سوار ہوکر ہم فوراً دوسرے کنارے پر پہونچے مگر فتح بہادر فیل سواری ہمارا
معلوم ہوا کہ اس مقام کو بہ نسبت اودے پور کے زیادہ تر بلند کرتا ہے بعد ازان کہ ہودہ اور دیگر
گدی وغیرہ اوسکی ایک کشتی پر رکھی گئی وہ بخوشی دریاے چمبل مین کود پڑا اور عمیق پانی مین گیا اور
وہان اپنی خرطوم کو مثل فوارہ آب بنایا اور پانی مین کھیلنے لگا اور قریب ایک ثلث دریا طے کیا تھا
کہ ایک مادہ فیل جسکو عادت عبور دریا کی نتھی اولٹی بجانب کنارہ روانہ ہوئی اور فتح بہادر بھی اپنے
مالک کا کچھ خیال نکرکے اوسکے پیچھے ادہر کو روانہ ہوا مہاوت نے آنکس اوسکی پشت گوش مین اور
سر مین بزور مارے مگر کچھ سود نہ بخشا بلکہ اس سے اور بھی غصہ ہاتھی کو آیا اور اوسنے دو تین جھٹکے
ایسے مارے کہ اوسکا مہاوت گر پڑتا ہمنے اپنی خوش نصیبی سے کیونکہ ہمکو طاقت گھوڑے پر سوار ہونیکی
بھی نتھی ایک مادہ فیل پائی جسپر بار لادا جاتا تھا مگر ہمنے اوسپر اپنا ہودہ رکھوایا اور وہ بار اوس
جنگجو ہاتھی پر رکھا گیا +

ہمارا گذر شہر کیتری مین جو متعلق راجہ گلاب سنگہ جہالا رشتہ دار نائب کے تھا اور وہ ایک امراے کوٹہ مین سے
تھا ہوا یہ مقام خوب شگفتہ اور آسایش کا ہے اور مینار دار محل راج کا اور بھی اوسکی رونق کو

ترقی بخشتا تھا اور عالم تصویر نمودار ہوتا تھا ہمارا راستہ نندتا تک ایسے مزروعہ میدان مین تھا اوسمین باغات
انبہ بکثرت تھے اسکے دیکھنے سے ہمکو کچھ تعجب نہین ہوا کیونکہ ہم چاہتے تھے کہ یہ خاندانی علاقہ نائب کا تھا
اور مکان بادری کی رونق ہمیشہ محفوظ اور ملحوظ رہتی ہے اور اوسکا فرزند مادہو سنگہ بھی وہان اکثر رہتا تھا
وہ ہمارے استقبال کو بمقام کنیز انصف راہ تک آیا اور اپنے مکان تک لیگیا ✣
مقام نندتا ایک اچھا نمونہ راجپوت رئیس کے مکان کا ہے ہم ایک دروازے مین گئے اوسکے اوپر
نوبت خانہ تھا اور اوسکے بعد ایک وسیع چوک تھا اوسکے گرد مکانات بنے ہوے تھے اور اونمین
سب جاگیردار رہتے تھے اس چوک کے وسط مین ایک چبوترہ علیحدہ محل سے تھا اوسکے گرد درختہاے
سنگترہ اور گلہاے خوشبودار تھے اوسکے بیچ مین ایک حوض یا فوارہ تھا اور اوسمین سے راہ آب بنی تھی
اوسمین سے پانی سب جگہ پہونچتا تھا اور ہمیشہ سبزی قائم تھی نیچے محراب اوس چبوترہ کے جب ہزارون
آدمی مبارکباد دیتے تھے اور توپ سلامی سر کرتے تھے اور باجہ بجتا تھا اور ہر طرح کی آواز گوش زد ہوتی تھی
ہم وہان بیٹھے اور فوراً رسم مبارکباد ادا ہوچکی اور ہمارے ہمراہی وہانسے علیحدہ ہوے کہ آواز طبلہ اور
سارنگی اور پنجابی ٹپہ نے ہماری سمع نوازی کی عجب سادگی اس راگ مین ہے جس سے اوسکی اصلیت پیدا ہے
اور گو زبان کی واقفیت بھی نہو تاہم ایک جاہل کو بھی لطف بخشتی ہے خصوصاً جب بلا تکلف اور صاف
کوئی خوانندہ اوسے ادا کرے جب مرہٹہ دہر پد سے راضی ہوتے ہین اوسمین نہایت تیزی بانکی
درکار ہے راجپوت ٹپے سے خوش ہوتا ہے اسکی آواز جب نشہ افیون مین گوش زد کرتے ہین گویا بہجت
اونکو وہان ہوجاتی ہے یہان ہم درمیان درختہاے سنگترہ مقام نندتا مین بیٹھے مگر فوارہ سے جو
درمیان ہمارے اور درختون کے ایک تاریکی سی معلوم ہوتی تھی جیسے کہرا گرتا ہے اسطرح ہزاری کا پانی
گرتا تھا اور اوسکی سیاہ پیچ مثل زلف اور چشمان روشن اور آواز خوانندہ بالکل گویا بے لطف تھی کیونکہ
شدت لرزہ سے ہمارے دانت بجتے تھے ✣
ایسے رقبے مین جواب جوانان اور عورات کوٹہ سے پرے ہے نائب نے اپنے کشتی گیر طلب فرماے اور
اسی مقام مین جہان ہم بیٹھے ہین سری جی بوندی والہ نے ان شہریون سے زور آزمائی کی تھی جسکا ذکر
تواریخ مین درج ہے ایک پاو گھنٹہ اور ہمنے بقاعدہ ظاہرداری اور نیز بلحاظ فرزند نائب جو ہمارے استقبال
کے واسطے اسقدر فاصلے تک آیا تھا رخصت لی اور جلدی ایک پیالہ چاے طلب کیا ✣

مقام تلیرا تاریخ ۱۱ ستمبر — دو میل بجانب شمال و مغرب نندتا ہمنے سرحد علاقہ نائب اور علاقہ بوندی سے گذر کیا راستہ اچھا تھا راستے مین کھیت خوب مزروعہ اور جنگل بھی اچھا تھا درخت پنبہ خوب شگفتہ اور شاداب تھے تلیرا ایک موضع کلان برلب آب مصفا واقع ہے اوسکے کنارے خوب جنگل ہے سبزہ مین مچھلی اوس مین بکثرت ہے حتے کہ ہمارے دوستون نے بھی قسمت آزمائی چاہی تلیرا اوس وکیل کی جاگیر مین ہے جو راجہ بوندی کی طرف سے ہمارے ہمراہ ہے مگر اب تک اوس مین ویرانہ کثرت سے ہے اور چونکہ شارع عام پر واقع ہے لہذا گروہ افواج اوسپر دست درازی کرتے ہین +

مقام نواگانون تاریخ ۱۶ — ۱۵ ستمبر — راستہ بہت اچھا گو کہ ایک [illegible] نمارے گرد جاتے ہین زمین زرریز پانی کثرت سے اور جنگل بھی بہت ہے مگر آبادی واسطے تردد کرنیکے درکار ہے مقام قیام یعنے خیمہ گاہ ہمارا جہان تھا وہان ایک درخت بھی تمازت آفتاب سے [illegible] کو تھا ہم دو ساد ہون پر سے گذرے جہان راجپوت قتل ہوے تھے [illegible] کندہ وہان تھا اور کسیکو معلوم نہین کہ اونکا حال کیا تھا +

مقام بوندی تاریخ ۱۳ ستمبر — علاقہ اور راستہ مثل سابق مسطح صرف ایک نشیب تلیرا سے کوہ بوندی تک ہے اس کوہ کی بلندی پہاڑ سے ناہموار سے پیدا ہے کہ البتہ اوس سطح مسطح کا نہین ہو سکتا جس سے وہ شامل ہوتا ہے سلسلہ اس کوہ کا عموماً بجانب مشرق و شمال و مشرق ہے گو اور بھی قطار پہاڑ کی پیدا ہوتی ہین اونکا رخ بیان کرنا کہ کس رخ جاتی ہین ناممکن ہے +

جب ہم نزدیک دارالریاست ہاڑا کے پہونچے ایک ابر گرد وغبار کا جو ہوا مین نمودار ہوا وہ گویا علامت نزدیک آنے راجہ کی تھی فوراً بعد ازین آواز نقارہ و توری و آواز سم ستور سماعت مین آئی اور آخرکار سانڈنی سوار اور شتر سوارون نے تشریف آوری راجہ ظاہر کی راجہ گھوڑے پر سوار تھا فوراً مین اسنپے ہاتھی سے اوترا اور گو مجھہ مین اسقدر قوت نتھی کہ متحمل تیزی اسپ جوادیا جو ہماری سواری کا تھا ہوتا مگر یہ ایک جرم بے ادبی قابل معافی کے نہوتا اگر راجہ سے بلندتر سواری پر اوسکے روبرو جاتا ہوتا میرے جوادیا کی تیزی اور جنگجوئی اس شاندار ہمراہیان راجہ کو دیکھکر اور زیادہ ہوئی اونمین سے ہر وقت ایک نہ ایک جوان ہاڑا نکلتا تھا اور اپنے فن سپاہگری اور سواری سے ایک جہان کو فریفتہ کرتا تھا اور چونکہ [illegible] کے ایک گھوڑا بھی راجپوتانہ مین ایسا نتھا جو ہمارے

گھوڑے سے بہتر ہوتا لہذا ہماری نہایت تکلیف اور خوف کا باعث یہ ہوا کہ ہمارا گھوڑا بھی اسوقت
اپنی تیزی دکھانے لگا ایک مرتبہ وہ اسقدر کودا کہ اوسنے اپنے پاؤن ایک چشمے کی دیوار شکستہ پہ
رکھدیے اور جب ہمنے اوسکو وہان سے اوتارا تو اوسنے ایک ایسا سر مارا کہ ہمارے سر مین لگا
اور اسقدر سید یا ہوا کہ ہمارے چابک سوار کی زبان سے بے اختیار یہ کلمہ نکلا کہ یا علی مدد اوسکے بعد
دو چار لمحے لیکر وہ ہمارے دوست راو راجہ کے نزدیک پہونچ گیا یہ دیکھکر وہ فوراً گھوڑے سے اوترا
اور ہمسے آکر بغلگیر ہوا بعد ازان اوسیطرح ملاقات کرنے ساتھ دیگر رؤسا کے وہ پھر ہمارے پاس آیا اور
تین مرتبہ پھر بشوق تمام بغلگیر ہوا اور اپنی دوستی غایت درجہ کی ظاہر کرکے زبان پر لایا یہ آپکا گھر ہے
جہان آپ تشریف لائے ہین اور چند کلمات محبت آمیز زبان پر لا کر رخصت خواہ ہو کر ہمسے آگے
قدم زن ہوا اوسکی ہمراہی تعجب خیز تھے نہ صرف زیور جواہرات سے مگر حالت خوشی سے جو اوسپر طاری تھی جب
ہمارے دوست نے اپنا برچھا درمیان آٹھ سو سوار اور پندرہ سو پیادہ کے پھیرا تو ہمکو خیال اوس
کارزار کا آیا جو اوسکے بزرگ بسر کرد گی ایسے غول کے واسطے تحفظ اپنی نام آوری اور شہرت
تابعداری کے ظہور مین لاسے تھے اور جو وہ بروقت انعقاد عہدنامہ جسکی روسے فیاضی انگلستان نے
اوسکے ملک کو آزادی دوبارہ بخشی تھی زبان پر لایا تھا وہ بھی یاد آیا یعنے مین بالعوض دوبارہ پانے
اپنے گھر کے کیا شکر گزاری زبان پر لا سکتا ہون میرے بزرگ عہد شاہی مین مشہور تھے اور اکثر
اون مین سے کے بیچ خدمت گزاری کے جان بحق ہوے شاید کوئی وقت ایسا بھی آوے کہ جو میرے
دلمین ہے وہ ظہور مین آوے اگر میری خدمت گزاری درکار ہو مین اور میرے رئیس جملہ آپ کو ہین
اور مین اپنی جان کی قسم کھاتا ہون کہ تعمیل وعدہ سے پیچھے نہین رہتے اگر موقع ہوتا ہم قریب
پانچ گھنٹہ تک شہر سے تا کہ گرد و غبار جس مین صرف راجپوت بلا دقت دم لے سکتے ہین فرو ہو بعد ازان
مین اسنے لائق اور ذی رتبہ دوست قدیم مہاراجہ بکرما جیت کو ہمراہ لیے ہوے بجانب خیمہ گاہ جو اوپر
کنارہ ایک تالاب آرزو سے شہر کے نصب تھا روانہ ہوے +
نگاہ تابندہ محل بوندی کی جسطرف سے اوسکے نزدیک جاو نہایت تعجب خیز بیچ ہندوستان کے ہے اور
اوسکی خوبصورتی اور شان کے ظاہر کرنے کو مصوری زیادہ وسعت کے ساتھ بہ نسبت اوسکے جو اس
کتاب مین ہوتی ہے مطلوب ہے بیچ ملک راجپوتانہ کے جسکو ناز اوپر اکثر تعمیرات و محلات عمدہ کے ہے

بوندی کا محل اول مرتبہ پر رکھا گیا ہے اوسکی عمدگی بوجہ موقع مقام اور نیز تعمیرات جدیدہ کے جو اوس مین ہمیشہ ہوتی رہتی ہین سے ہے وہ ایک مجموعہ محلات کا ہے اور ہر ایک محل کا نام اوسکے بانی مبانی کے اسم پر ہے اور باوجود کثرت محلات کے اسقدر موافق اور مناسب ایک دوسرے کے ہے اور فن تعمیر ایسا یکسان سے ہے کہ جو فاصلہ درمیان ہے وہ معلوم ہوتا ہے کہ حسب موقع چھوڑا گیا ہے اور اوس سے اور بھی خوبصورتی کل کی پیدا ہوتی ہے چتر محل یعنے محل تعمیر کردہ راجہ چتر سال نہایت وسیع اور جدید تعمیر ہے اوسمین دو وسیع دالان اور اوسمین دو قطار ستونونکی جو سنگ ابری سے بنی ہوی ہین اور راجہ کے اپنے علاقے کی کان سنگ سے نکالے گئے ہین اونمین جاگیرداران حسب مرتبہ کھڑے رہتے ہین اور اونمین سے ہوکر راستہ دیوان خاص راجہ کا ہے وہان سے تماشا خوب معلوم ہوتا ہے باغات اور محلات اور مستحکم بالاخانون کے بنے ہوے ہین منجملہ اسکے ایک مین راجہ سے ہماری ملاقات ہوئی جب ہم دوسرے روز اونکی بازدید کو گئے تھے جنھنے محل بوندیکا دیکھا ہے وہ بہت آسانی سے باغات متعلق مقام سیمیرمیس کا تصور کر سکتے ہین بعد از طے کرنے پیچیدہ راستے ہم ان دالانون کے قریب درمیان صف دورویہ جاگیرداران جنکے بشرہ شجاعانہ اور خوش کے دیکھنے ہمکو نہایت خوشی حاصل ہوتی گذر کر اندر کے محل مین وارد ہوے وہان تھوڑی دیر درباب امور ملکی گفتگو کرکے راجہ ہمکو ایک بالاخانے پر لے گیا وہان ہمکو نہایت تعجب ہوا جب ہمنے دیکھا کہ ایک دربار کلان بیچ سایۂ درختان کلان اور ٹٹی انگور کے جمع ہے اور ایک عمدہ حوض سنگ مرمر پر از آب مصفا بنا ہوا ہے رئیس اور ہمراہی قریب ایک سو نفری کے صف بستہ کھڑے تھے اور اون کے سرے پر ایک تخت رکھا تھا یہان سے تماشا دور و نزدیک کا نہایت عمدہ نظر آتا تھا وہان تو حوض جنکے نام جیت ساگر اور پریم ساگر تھے اور جنکے کنارے پر باغات آراستہ تھے موجود تھے اور فاصلے پر شہر کوٹہ اور دونون کنارہ چمبل تھے اور ان بالاخانون اور محلات سے آگے بلندی کوہ پر چھتری وہا بہاسے کی بیچ درختان متراکم کے تاراگڈہ کی دیوار سے بلند تر نمودار تھی یہ بالاخانہ اوپر ایک وسیع برج کے ہے جسکی زد اوپر جنوب و مشرق کے راستہ گھاٹی پر ہے جہان سے راستہ شہر کو جاتا ہے اور اسپر بھی اسقدر کثرت تعمیرات کی ہے کہ شہر سے کچھ خیال اوسکی وسعت اور مقدار کا نہین ہوسکتا اگر ہماری مرضی بھی ہوتی تاہم ارادہ بیان بوندی بے سود تھا دغا باز کردار نے دیوار ہای تاراگڈہ

تعمیر کی اور راجہ بودہ سنگہ نے شہر کے گرد دیوار بنوائی اسکی نسبت امید سنگہ کہتا تھا کہ ان دیوارونکی ضرورت بمقابلہ دشمن مساوی القوۃ کے نہین ہے اور بمقابلہ قوی تر دشمن کے یہ تحفظ نہین کر سکتین بلکہ درصورتیکہ بوندی سے خارج ہو جائین اور دوبارہ بوندی مین یہ دیوار سدراہ ہونگی شہر بوندی کا تحفظ اوسکی دیوارہاے کوہی سے ہے +

تاریخ ۱۲ ماہ ستمبر - کچہ بوجہ کثرت کار اور کچہ بباعث بیماری ہمنے بمجبوری یہان ایک ہفتہ مقام کیا ہمارے دوست ڈاکٹر صاحب جو چند روز سے بیمار تھے روز بروزہ حال اونکا خراب ہونے لگا آخر کار اونھون نے توقع زیست ترک کی کری صاحب نے دیکھا کہ وہ کاغذ بیکار چاک کرتے ہین اور اپنا وصیت نامہ تحریر کرتے ہین یہ دیکھکر وہ ہمارے پاس نہایت افسوس مین آئے مین اپنے بستر سے اوٹھا کہ جاکر اپنے دوست کی تفہیم کرون مگر اونے غذا ترک کر دی تھی اور ضعف تہا جاتا تھا کچہ مایوسی طبیعت اور کچہ بیماری سے ہمنے اول اونکو دلائل معمولی سے تفہیم کیا مگر کچہ فایدہ مترتب نہین ہوا آخر کار ہمنے خیال کیا کہ ایسا سخن کرنا چاہیے جس سے کچہ خفگی اونکو آوے یہ خیال کرکے ہمنے اونکو طعنہ آمیز گفتگو سنائی کہ یہ مایوسی مرد کے لائق نہین ہے اور اوسکو لازم ہے کہ نصیحت مع مثال کری اس طریق ہمنے اونکے رخسارون پر جوش خون پیدا کیا اور اس سے بہتر کیا کام ہوا کہ ہمنے گرم جیلی جو مثل شوربا کے ہوتی ہے اونکی حلق سے اوتار دی اور خانساماں کاپتان کو مقرر کیا جو اونکا مصاحب اور رفیق تھا کہ اونکو اوٹھاتا رہے اور کھلاتا رہے یہ کہکر ہم اوس سے رخصت ہوے جب وہ کچہ اچھا ہوا تو کیری صاحب بیمار ہوگئے اور اونکو کوئی نصیحت یا طریق کارگر نہین ہوا مگر جب میعاد قیام گذر گئی تو روانہ ہونا واجب آیا اور پالکیان راجہ سے لیکر ہم بھی سفر کو روانہ ہوے +

مقام کنارہ دریاے میج تاریخ ۲۶ ماہ ستمبر فاصلہ دس میل - آج کے روز ہمنے اپنے دوست شفیق راؤ راجہ کو رخصت کیا جس وقت ہم اپنے خیمے سے روانہ ہوے ہمکو دریافت ہوا کہ مہاراجہ تہالنوہ مع فوج کنٹنجنٹ (ضابطہ) دبلانا جو قریب سو سوار کے تھی ہمراہ ہمارے تا بسرحد جانیکے واسطے مقرر ہے ہمارا راستہ درمیان باندہ نال کے یعنے گھاٹی باندہ کے تھا جسکا گلو متصل دارالریاست چار سو فیٹ کے عرض سے زیادہ نہین تھا مگر رفتہ رفتہ زیادہ ہوتا گیا جب تک ہم بمقام ستور جو قریب دو میل کے فاصلے پر واقع ہے

پہونچے دونون جانب اس گھاٹی کے باغات بکثرت ہین ا. مندرہاے خرد اور مدفن جو بلند مقامات پر واقع ہین اور اکثر مقامات مین جنگل بھی اچھا ہے ایک عالم تصویر پیدا کرتے ہین یہ جملہ مدفن خوش قطع ہین صرف گنبد سنگ سفید پرست ہین اور ستونوں پہ کھڑے ہین مدفن مہاجا بالی کا نہایت خوبصورت ہے جب ہم مقام ستور مین پہونچے تو گھاٹی سے آخر آگاہ خوبصورت محل بارا کو بنا کر دیا جگہ جگہ اوسکے برج اور رنگ برنگ مینار ونکو نصف راہ کوہ تک اور کنگرہ تارا گڑھ اوسکے گرد مثل تاج کے نمودار تھے اور تماشے خیر آباد کوہ میراجی جسکے دامن مین شہر قدیم تھا اس تماشے کو ختم کرتا ہے اور بوندی یہانسے ایسی معلوم ہوتی ہے جیسے پہاڑون سے بند ہوگئی ستور ایک مقام متبرک تواریخ بارا مین مذکور ہے اور یہان اونکے کل کی دیبی آسا پورنا کا مکان ہے اس دیبی نے ایام سالکا اسی اور رگوال کند اور اسنے آج کی تاریخ تک کبھی اونکو بالکل متروک نہین کیا ہے اور اگرچہ اس کرانانی نے اکثر اپنی حرکات تبدیل کرکے حرکات کالی یا گی کی اختیار کی ہین تاہم اعتقاد اوسکے مدون کا ہر ایک تبدیلی مین قایم اور ثابت رہا ہے نہایت قدامت اس ستور کی مشہور ہے اوسکا بیان یہ ہے کہ اسکا ذکر دہرم شاستر مین ہے اگر ایسا ہو تو وہ متعلق قوم بارا کے نہوگا اصل مندر یہان بھوانی کا ہے اور اوسکا آسا پورنا ایک نام مستخرجہ اوسکا ہے کوئی چیز قابل تعریف کے اس تعمیر مین نہین ہے مگر اوسمین اکثر مکانات بنام اشخاص بارا موجود ہین جو دہرم چھتری مین جان بحق ہوے ہین کوئی کندہ یہان نہین ہے مگر مست برہمن بکثرت ہین جو درختہاے بر اور بیل کے سایہ مین پڑے رہتے ہین جب اونکو حسب دلخواہ دو تو وہ آمادہ پڑھنے منتر بھوانی کے ہوتے ہین خواہ واسطے بھلائی یا برائی کے وہ ہوت اور صرف اس غرض سے ستور کی بھوانی مشہور ہے یہان مقام نہ کرکے ہم لوگ نو پہونچے یہ ایک اچھا موضع ہے مگر چونکہ یہان کوئی مقام قیامگاہ کا نہین ہے ہمارے خیمے ایک میل کے فاصلے پر اوپر کنارہ دریا کے صبح نصب ہوے تھے اس دریا کا گندلا پانی نہایت تیزی کے ساتھ جاری تھا کیونکہ اکثر نالہ ہاے کوہی موسم برشکال ہین اوسمین شامل ہوتے ہین +

مقام تھانوہ تاریخ ۲۷ ماہ ستمبر ـ یہ مقام مہاراجہ ساونت سنگہ پسر کلان ہمارے دوست مہاراجہ بکرماجیت کھینچی والا کا ہے یہ بھی ایک اور دلیل ہے جسمین قواعد تبنیت نے فوقیت فرزند کو اوپر والد کے دی ہے اگر والد ایک مرتبہ مین واجب التعظیم ہے اور دوسرے موقع پر تعظیم کرنیوالا ہے

کیونکہ ساونت سنگہ نے فوج خورد سے فوج کلان بمقام تہانہ مین ترقی پائی تھی قلعہ ساونت سنگہ کا جس سے
محافظت سرحد بوندی کی ہے چھوٹا ہے مگر پختہ چونہ کاری کا ہے اور اوپر کنارہ ایک کوہ خورد کے
واقع ہے اوسکی جاگیر مین سوائے تہانہ کے اور صرف چہہ مواضع خورد ہین مگر اوسکو پچیس سوار کی
نوکری دینی ہوتی ہے بیچ بوندی کے ایک سوار کی جاگیر یعنے وہ جاگیر جس سے ایک سوار کی نوکری
لیجاسکے ڈہائی سو روپیہ محاصل کی ہوتی ہے بوقت سہ پہر مہاراجہ اپنے فرزند وارث کو ہماری ملاقات
کے واسطے لایا یہ لڑکا خوبصورت چھہ سال کی عمر کا ہے اور وہ تلوار کمر سے لگا کر اور سپر پشت سے
باندہ کر اپنے گھوڑے کو کوہ وجبال پر مثل راجپوت صحیح النسب پویہ کرتا ہے یہان ہمنے اکثر تحریرات
کندہ حاصل کی مگر کوئی تین سو سال سے زیادہ عرصے کی نہین ہے ❊

بمقام جہازپور تاریخ ۲۲ ستمبر بوقت صبح ہمنے مہاراجہ کو مع اوسکی ہمراہی فوج کے ہماری ہمراہی
کے واسطے تا بسرحد تیار پایا ہمنے گو اوس سے کہا کہ اونہون نے کوئی دقیقہ مہمانداری کا فروگذاشت
نہین کیا مگر کچھ فائدہ اس سے مترتب نہین ہوا کیونکہ اوسکو ایسا ہی حکم تھا اور اوسکو تعمیل اوسکی
واجب تھی ہم خوب جانتے تھے کہ قواعد ہیڈ والون کے زیادہ تر مستحکم بہ نسبت قواعد بشن سنگہ کے
تھے پس ہم قدم بقدم روانہ ہوئے اور قطع وقت بیچ گفتگو کے درباب نصفت وحشی قوم اوس علاقے کے
کیا جسمین ہم اب جاتے تھے یعنے قوم مینا جہازپور کے اور کرار یعنے قلعجات بنارس کے جو زمانہ دراز سے
باعث خوف اوس ملک کے تھے اور جنھون نے میدان کوسانہ مدفن ہارے قوم ہارا کے زینت دی تھی
جن ہارا نے بیچ تحفظ اپنے مال ومتاع کے مقابلہ غارتگری اونکی جان دی تھی قلعہ جہازپور اوسوقت تک
نظر نہین آتا تھا جب تک ہم گھاٹی مین نہین پہونچے بلکہ دراصل اوسوقت تک جب تک ہمنے اوسکو
طے نہین کر لیا کیونکہ قلعہ مذکور اوپر ایک کوہ کے تعمیر ہے جو علیحدہ اس قطار کوہ سے ہے اور اوسکی مشرقی
رو ہے اور وہ تحفظ کامل اس مقام کلان یعنے دروازہ میوار کا کرتا ہے یہ ضلع چوراسی کہلاتا ہے یعنی
اسمین چوراسی شہر ہین اور چوراسی الفسام علاقہ ہر جانب ہے اور نہ اسمین کسیقدر مواضع درمیان آسکے
اور تین سو ساٹہ کے ہے جہازپور مین درحقیقت سو شہر سے زائد نہین ماورائے اکثر پورون کے یعنی
مواضع خورد کے آبادی اس مین کلیتہً قدیم مینون کی ہے اور وہ لوگ چار ہزار کمٹھا یعنے کمان دیسکتے ہین
اور اونکی مدد یا دشمنی قابل حقارت کے نہین ہے اسکی تحقیقات خوب ظالم سنگہ کو ہو چکی ہے جسکے پاس

یہ ضلع پندرہ سال رہا تھا درمیان اس کل ضلع کے جسمین جسقدر زمین میدانی ہے اوسیقدر کوہی ہے صرف مینا مالک اراضی ہین اور اسمین راناکی بھی کچہ جایداد سواے دو تالاب بود لوہاری کے نہین ہے اور یہ دونون ظالم سنگہ نے اپنے عہد قبضہ داری[۱] مین مینون سے چھین لیے تھے +

اوپر سرحد کے ہمکو فوج تعیناتی جہاز پور ملی اوسکی سرداری مین مسن رئیس مقام لبتی کا اور اوسکا بیٹا ارجن تھا جنکا ذکر ہمنے بیچ سفر کوٹہ کے لکھا ہے وہ بہت اچھی فوج سوارونکی تھی اور گو اونکی تقرری برابر ہماری ہمراہی فوج ہاڑا کے نتھی مگر اسکے دیکھنے سے ایک اطمینان حاصل ہوتا تھا کہ صرف ایک مقام پر ایسی ایک گروہ جمع ہوئی تھی کہ رانا دو سال پیشتر اسکے اسقدر فوج اپنے پاس بھی خواہ واسطے ملاحظہ یا تحفظ کے جمع نہین کرسکتا تھا لہذا بنظر اسکے اول مرتبہ ہونے کے یہ بہت اچھی تھی ہماری ملاقات کو مالی مہتمم سوبھارام بھی آیا یہ شخص برادرزادہ دیوان کا ہے اور بہت اچھا آدمی ہے مگر لیاقت ایسے ملک کے انتظام کی نہین رکھتا اوسکے ہمراہ اکثر نائک یعنے افسر قوم مینا کے تھے یہان اکثر امور کارروائی اور تواریخی کے بہت دلچسپ ہین لہذا ہم چار روز یہان مقام کرکے اپنے بیمار اور ماندی ہمراہیون کو آرام دینگے +

---

[۱] باشندے مینا یہانکے ایک بہت اچھی دلیل مسئلہ منو کے ہین یعنے استحقاق زمین اوسکا ہے جسنے اول تو تہ نگانی کرکے اوسکا تردد کیا ہو فتحیابان راجپوت دعوی خراج زمین کرتے ہین اور لیتے ہین اور اگر وہ اس سے زائد طلب کرین تو اونکو یہ لوگ اپنے طریق تحفظ سے عقل سکھاوین یعنے آتش زنی اور خود قربانی اور ترک زمین بالمشارکت سے ہمنے بوجہ یقینی کرنے اپنی دلائل کے اوپر انتظام اہل اسلام کے فتحیاب شخص کے ایک امر صریح کو پوشیدہ کردیا ہے اگر ہم اوسکے مثل کی پیروی کرین جسکا مسئلہ قانون شمشیر کا تھا تو کرین مگر ہمکو قوت اور حق کو مخلوط کرنا نچاہیے رسم اور رواج ہندوستان کا ملاحظہ کرو جہان اب تک نشان اصلیت کے باقی ہین تو صریح ظاہر ہوگا کہ حق اراضی کاشتکار کا ہے اور کاشتکار جلاے وطنی مین بھی حق بوتا کی بھوم اوسی طریق بلا تکرار سے رکھتا ہے جیسے کوئی سعا فیدار انگلستان کا مگر کرنیل برگ صاحب نے اس امر کا تصفیہ اونکے نزدیک کردیا ہے جو بدگمانی سے بے بصر نہین ہین +

باب ہشتم

عجیب صدمۂ علالت مصنف - اشتباہ زہر دہی - سفر مندیل گڈہ - احوال کرار - حالات نہیت ملک قوم مینا کار رعایاے شہر ہونا - تماشا راستہ - ساہمن یعنے اراضی و ہرم ارتھ - قلعۂ امیر گڈہ کہما چورا اوسکی عظمت سابقہ - ہماری واجبی صاحب تدبیری نسبت نوح جاگیرداری علاقجات اوس نواح کی - مقام دمیتو - مقام مان پورہ - علامات دوبارہ ہونے بہبودی کی - وارد ہونا بیچ مندیل گڈہ کی - دسہرہ - ہمارے گروہ جو پیچھے تھے - اجتماع ہونیا وپٹیل - بیان مندیل گڈہ - دوبارہ تعمیر ہونا اوسکا - ایک شخص خاندان تکشاک سے - تواریخ سابقہ مندیل گڈہ - نسب نامہ کی تختی سنگ - نسب نامۂ اقوام - مندیل گڈہ کا راٹھور کو دینا اورنگ زیب کا - دوبارہ حاصل کرنا رانا کا - محاصل کا قائم ہونا - عطایات بے حساب - مقام بجیٹہہ - مصنف کا دوبارہ شامل اپنے گروہ کے ہونا - برسلایا - اکولا - ویرانی ملک - کندہ - ہمیر گڈہ - سیورو - تماشا عظیم میراج - شہادت یعنے اظہار احسانمندی منجانب باشندگان کلان مقام لوریدہ - شگفتہ حالت مرولی رسمی حالات قدیمہ - قانون عجیب چھمبوہ - ملک ویران - کندہ - کان مسن - سونور - تربینی - مندر پارس ناتھ - ویران حال ملک - کریرا - مولی - ملک بنجر - مقام شکار نہرانگرا - بلندی توس ومیترا - اتمام سفر دوم ❊

مقام جہازپور تاریخ یکم اکتوبر - میرا تحریر روزنامچہ قریب تھا کہ کل کی تاریخ سے ختم ہوجاتا ڈنکن اور کیری صاحب جواب تک بیمار اور وقف بستر تھے میرے رشتہ دار کپتان وا ہمارے ساتھ کھانا کھاتے پیتے مگر تپ ولرزہ نے میری اشتہا بالکل موقوف کردی تھی اور مین صرف دیکھتا رہا مین نے خواہش مکی کی روٹی کی تھی مگر دو لقمے بھی نہین کھائے تھے کہ کچھہ عجیب حالت میری ہوئی معلوم ہوتا تھا کہ میرا سر اسقدر کلان ہوتا جاتا ہے کہ صرف تمام خیمے مین بھر جاؤنگا میری زبان اور لب اینٹھتے تھے اور معلوم ہوتا تھا کہ ورم کر آئے ہین اور گو مجکو کچھہ اندیشہ نتھا اور نہ میری عقل مین کچھہ فتور آگیا تھا مگر مین نے خیال کیا کہ یہ ابتداے علامات اوس سخت صدمے کی ہین جو میرے اوپر چند سال گذشتہ سے عائد ہوتے تھے اور جنکے باعث مین قریب المرگ ہوگیا تھا مین نے کپتان وا صاحب سے کہا کہ جاوین اگر وہ ہنوز روانہ نہین ہوے تھے کہ میرا حلق بند ہونے لگا اور مین نے خیال کیا

کہ مرگ نزدیک آئی مگر مین اوٹھا اور مین سنے چوب خیمے کی پکڑی اسی عرصے مین میرا رشتہ دار مذکور ڈاکٹر صاحب کو ساتھ لیکر دوبارہ آیا مین نے اشارے سے اونکو کہا کہ مجھے دق نہ کرین مگر بجای اسکی اونھون نے کچھ دوا پانی مین ملا کر میری حلق سے اوتاردی اس دوا نے سحر کا کام کیا ایک تے مجھے بمشکل آئی اور خفا سے گلو موقوف ہوگیا مین بستر پر گر گیا اور قریب دو بجے صبح کے بیدار رہا بالکل عرق مین غرق تھا اور کچھ علامت علالت کی باقی نہ تھی مگر یہ نتیجہ کیونکر پیدا ہوا بیان نہین ہوسکتا تھا ڈاکٹر نے خیال کیا کہ مجھکو زہر دیا گیا تھا مگر مین اسکو منظور نہین کر سکتا تھا اور اگر یہ امر صحیح تھا تو زہر روٹی مین ہوگا چونکہ اوس شخص کے ملازم رکھنے مین اندیشہ تھا جسنے وہ روٹی بنائی تھی لہذا باورچی موقوف کیا گیا یہ میری خوش نصیبی تھی کہ علامات ایسی ظاہر تھی کہ کپتان وا صاحب بصراحت اونکا بیان کر سکے اور زیادہ تر خوش نصیبی کا امر یہ تھا کہ ڈاکٹر صاحب نبسی وغیرہ لیکر شکار ماہی کو نہین گئے تھے کیونکہ اس سبب کارروائی مین پانچ منٹ بھی نہین گذرے یہ چوتھا مرتبہ میرے میواڑ کے آنے سے تھا کہ مین قریب المرگ پہونچا تھا ؂

مقام کھجوری تاریخ دوم ماہ اکتوبر۔ آجکی صبح مین نے اپنے بیمار دوستونکو یہان چھوڑا کہ باجانت بدیگر بسر کرین اور مجھے کچھ کام مندیل گڈہ مین تھا جو مقام راستہ سے باہر تھا اور ایک مقام تجویز کیا جہان مین اونسے بعد ختم کرنے کام کے جا ملتا یہ میرا اول مرتبہ تھا کہ بمجبوری پالکی مین بند ہوکر مین نے قطع راہ کی تپ نولرزہ و دامی دو ماہ گذشتہ نے جسم کو نہایت شکستہ کر دیا تھا جیسا اکثر یہ صدمات عائد ہوئے تھے اب ہم علاقہ کرار مین پہونچے یہ نام جملہ علاقے کا جو دونون کنارہ دریاے بناس پر واقع ہے تا بکنارہ کوہ تھا اور میرا راستہ ایک چھوٹی قوم مین سے گذرا جو خاندان اور پیشے کے چور تھے مگر اونکا کھٹا یعنی کمان اوتر گئی تھی اور تیر ترکش مین زنگ آلود ہوگئے تھے ہماری سلطنت بیچ مشرق کے خیالی کہلاتی ہے جب ایک تنہا ولایت زا ہمراہی چند سواران رسالہ سکینر صاحب بیچ گھاٹی کھجوری کے سفر کرسے جہان صرف تین سال گذرے کہ ہر ایک پتھر ایک ایسی جھاڑی کو پوشیدہ رکھتا تھا جو اوسکی لوٹنے پر آمادہ تھے اور اب حال مین ہم ایک اشارے مین چار ہزار کماندار خواہ تحفظ اور خواہ لوٹنے کے واسطے جمع کر سکتے ہین گو قوم مینا نے جب خیال کیا کہ اونکے حقوق کا لحاظ رہتا ہے وہ رعایاے مالگذار ہوگئے اور اپنے سے بہتر نہین کہتے ہین کہ اٹل راج (یعنے حکومت ہماری دایما رہے) ہمارے پاس افسران مینا بکثرت جمع ہوے

اور راناکے نام سے ہمنے سرخ پگڑی اور رومال اونکو دیے کیونکہ ہمارے توسط سے جورانانے علاقہ جہازگدہ دوبارہ پایا تھا اوسنے اوسکا بندوبست بھی ہمارے سپرد کردیا تھا ہمنے ان مینونکو قدرتی پیدایش وریاست کیا تھا جنھون نے اول مرتبہ آپ کو شریک مجمع بجاے خارجی ہونیکے پایا اور یہ مسلہ کہ مہربانی سے دل بجانب مہربانی مائل ہوتا ہے ایسے استحکام کے ساتھ نصف وحشی گرارونکے دلمین متمکن ہے جیسے ذیعلم باشندگان ملک غیر مین جاگزین ہے +

ہمارا راستہ درمیان ایک کم عریض گھاٹی کے تھا ناقابل الزراعت گوکسی کسی مقام پر نزدیک آبادی کے ایک قطعہ سبز نظر آتا تھا تماشاے صحرائی نظر آتا تھا اور ہواے سرد صبح ہمارے جسم ضعیف کو قوت بخشتی تھی اکثر مقام پر نشیب گھاٹی مین درختھاے کلان متراکم ہین اور بلندی کوہ تک چلے گئے ہین اونپر مرغان صحرائی نغمہ زن تھے اور ہم ہر لحظہ خیال کرتے تھے کہ خرسان بھی جو موافق صحبت مینونکے ہین جنکی جبلی قدیمی یا ہواخوری مین نظر آوینگے جیسے ہم نزدیک کھجوری کے پہونچے گھاٹی عریض اور چوڑی ہوگئی اسقدر کہ وہ ایک مقام باوان ہزار بیگھہ کا کہلا سکتا ہے یہ بھی ایک دلیل عقلمندی بزرگان سلف کی ہے کہ یہ قطعہ زمین ساسن یعنی جاگیر وہر ارتھہ برہمنان مین تھی مگر راہزنان گرار گو وہ دہم حصہ مال لٹیا کا گہات رانی کے نام پر خیرات کرتے تھے مگر کچہ لحاظ نسبت بیکار باشندگان میدان کے لینے برہمنان کے نہین رکھتے اور یہ نیت صرف قوم مینا کی نہین ہے بلکہ بھومیا راجپوت بھی کچہ خیال بددعاے معابد پر نہ کرکے جس قدر اچھی زمین کھجوری کی تھی اوسپر قابض اور متصرف ہوگئے تھے اور جزوی حصہ باون ہزار یعنے قریب سترہ ہزار انگریزی ایکڑ زمین قابل الزراعت ہے +

مقام کچولا یا کچوپا تاریخ سوم اکتوبر۔ راستہ خراب ۔ ہمارا راستہ درمیان اوسی گھاٹی کے تھا گاہ گاہ بجانب مغرب وسیع ہوتی تھی نصف راہ پر ہمارا گذر قلعہ امرگڈہ پر ہوا یہاں کا رئیس راوت دلیل سنگہ آپ مع اپنی سپاہ کے جہانگڈہ مین کارگزاری کرتا ہے مگر اوسکا عموی بہاڑ سنگہ جو ہمارے گروہ کا بڑا دوست ہے (جسکو ہمارے ہمراہی سب شیر کوہی کہتے ہین) ہمارے استقبال کو آیا کہ ہمکو قلعہ مین لیجاوے مگر مین بہت بیمار تھا ورنہ مین کئی وجہ سے خواہشمند دیکھنے اس قلعہ کا تھا جوکچہ مشہور مقام ایک بچہ میواڑ کا ہے جسکے معاینہ کی مین نے تائید بمقابلہ اوسکے ذی قوت ہمسایہ شاہ پورہ کے کی تھی جسکا ذکر جلد اول صفحہ ۲۸۱ کتاب انگریزی مین درج ہے یہ قلعہ قابل حملہ کرنے کے نہین ہے

کیونکہ ایک تنہا پہاڑ پر تعمیر کیا گیا ہے اور صرف ایک جانب سے بذات پیچیدہ راستہ اوسپر جانے کا ہے ورنہ ہر طرف جنگل متراکم ایسا ہے کہ اوسمین گذرنا ممکن نہ ہے یہ ایک طریق تحفظ پسندیدہ قوم مینا کا ہے اگر ہر ایک قلعہ مین جو اس علاقے مین بکثرت ہین یہی طریق اختیار کیا جاوے تو زیادہ تر حکومت بیکار ہو جاوے ہم صرف اسیقدر دیکھنے قلعہ ویل سے خوش ہوے اور آخر نشیب سے ایک عمدہ تماشا کیا سامنے کی زمین پر مدفن رانا ارسی کا وسط گھاٹی مین بنا ہوا ہے یہ گھاٹی چلی جاتی ہے اور بجانب مندیل گڈھ پھیلتی جاتی ہے اور اس مندیل گڈھ کی نیلگون قطار پہاڑونکی فاصلے سے نمودار ہے کوہ بجانب بیت جا بجا شکستہ جمع تھے اور جہان تک نگاہ پہونچتی تھی ہر طرف بقایا عمدہ اجتماع ٹبری پہاڑونکا نظر آتا تھا ہمارا اب ارادہ واسطے دوبارہ آباد کرنے اس ضلع کے ہے جو نہایت کلان علاقہ میوار کا ہے لہذا ہمنے جملہ بہومیا اور پٹیل تین سو ساٹھ شہرونکو بمقام ریاست مندیل گڈھ جمع کیا ہے میرے دوست پہاڑ سنگھ نے جو قائم مقام اسپنے عموی کا ہے اس موقع پر صرف باروت کا کیا یعنے سلامی دی ہمارجی اپنے پچکلیان کے سوار ہمارے پاس آیا اوسکا ارادہ ہے کہ ہمارے ساتھ مندیل گڈھ تک جاوے اور اوسنے کہا کہ یہ خدمت صرف اسیلیے ہے کہ اوسکے خاندان پر واجب اور لازم نہ ہے بلکہ موافق حکم اوسکے راجہ یعنے رانا کے ہے جسکا وفادار اور گرمجوش اور شجاع مددگار پہاڑ سنگہ وقت خرابی مین تھا درحقیقت مندیل گڈھ کے بہومیا عموماً مستحق تعریف کے ہین کہ اونھون نے اس قلعہ کو وقت بدبختی مین بغیر حکم اور اعانت کے قائم رکھا ہے +

کھورا ایک شہر چھ ہزار روپیہ سالانہ مالگذاری کا جمعبندی میوار مین درج ہے اب ایک موضع خورد کے برابر رہگیا ہے ایام سلف مین ایک بڑا مقام ہوگا کیونکہ تمام گرد اوسکے فاصلہ بعیدہ تک علامات تعمیر کلان نمودار ہین اور ایک مقام ظاہرا مدفن خاندان معلوم ہوتا ہے یہ شہر ایک نہایت کلان چشمہ کے کنارہ مغربی پر واقع تھا مگر اب بوجہ غفلت کے وہ چشمہ صرف دلدل رہگیا ہے اور نصف راہ کوہ پر بیچ جھاڑی دہوکے علامات مندر کی نمایان ہین مگر حال اوسکا ہمراہ آبادی کے تلف ہوگیا ہی ان پر ہمیشہ بد دماحلہ ہا سے باشندگان ملک غیر اور غارت گری قوم مینا ساکن کرارکی رہی ہے اسطرح ایک قطعہ زمین جسکی زرریزی اوسکی اراضی سرد سیر سے پیدا ہے اب بالکل غیر تردد پڑی ہے کچھ رستہ شاہ پورا کا اس ضلع مین ہے جسکا رئیس دو مالکونکی خدمت گزاری کرتا ہے اسوجہ سے کہ وہ خراج گزار

اجمیر کا بابت شاہ پورا کے ہے اور خود جاگیردار میوار کا ہے اور ایک علاقہ قریب چالیس ہزار روپیہ سالانہ مالگذاری کا منڈیل گڈہ مین رکھتا ہے یہ دو سال سے بوجہ اوسکے انکار کرنے اور رد کرنے طلب اودے پور کے اور بباعث اوسکے قتل زبون رئیس امر گڈہ[1] کے ضبط ہوگیا ہے یہ حال ایسا ہی ہمیشہ کا جاری رہنا چاہیے جب ہمنے اس ملک کو مرہٹہ کے قبض و دخل سے آزاد کیا تھا تو ہمکو لازم تھا کہ جزوی خراج جو اوپر گرد نواح کے رئیسون کے جو اندر حدود ضلع اجمیر کے واقع نہ تھے لگا ہوا تھا اور جسکے قائم رکھنے سے تکرار دوامی سات راجگان کے بتوسط جاگیرداران رہتی ہے ترک کر دیتے اس رسائی ظاہری پر گمان کر کے راجہ شاہ پورا نے اپنے راجہ کی طلبی کو رد کیا اور آپ کو رعایا ے اجمیر قرار دیا اور جب تک اوسکو یہ نہ معلوم ہوا کہ اوسپر دوگونہ فرائض عائد ہوتی ہین اوسوقت تک وہ دار الریاست مین حاضر نہین ہوا اور ضبطی علاقہ منڈیل گڈہ نے صرف سکون رئیس شاہ پورا پر غلبہ کیا اوسکو جو راسی شاہ پورا مین ایسی رعایا کے واسطے جیسا وہ تھا اور جو مالک ملک غیر کو اپنے ملکی مالک پر فوقیت دیتا تھا بہت تھا ہم سفارش کرتے ہین کہ راٹھور رئیسان ماروا جو آنزوے کوہ اراولی رہتے ہین اور جو خراج گذار اجمیر کے ہین اور اسیوجہ سے صرف اوس ریاست کو سمجھتے ہین دوبارہ اپنے اصلی رئیس کے ماتحت کیے جاوین اور اس تبدل سے ہمارا کچہ نقصان نہین ہے اور وہ اسکو غنیمت تصور کرینگے ❖

مقام دمینو تاریخ ۹ ماہ اکتوبر ہمارا قیام کہورا مین بوجہ زیادتی تپ ولرزہ وطحال کے جو بلا شبہہ بوجہ زبونی مقام درمیان نمی اور جنگل کے زیادہ ہوگئی تھی ہوا مگر یہ مقام بہت تندرستی کا ہے اور ہم چاہتے ہین کہ یہان بہو میا اور رعیت کو جمع کر کے کوشش کرین کہ الزام ایسی اچھی زمین کے غیر آباد اور غیر تردد رہنے کا دفع ہو مقام دمینو جو پٹہ منضبطہ شاہ پورا مین سے ہے ایک شہر دو ہزار گھر کا ہے مگر عمدہً ویران ❖

مقام مان پورا تاریخ ۱۵ بعد قیام ایک ہفتہ کے ہم اس مقام مین وارد ہوے قریب ایک میل بجانب جنوب و مغرب شہر اوپر کنارہ دریاے بناس (غلطی سے مانپورا بمقام صحیح نقشہ درج نہین ہے) جملہ باشندگان مانپورا ہمارے استقبال کے واسطے باہر شہر کے آئے عورات برنجی ظروف آب

[1] دیکھو جلد اول صفحہ ۵۲۳ کتاب انگریزی ❖

یعنے کلسہ سر پر لیے ہوے تھین مگر سرود سہیلیون کا مجکو خوش نہین آتا تھا اور تپ ولرزہ نے یہانتک مجہکو ناتوان کردیا تھا کہ مین اونکی اس مہربانی کا بدل بھی نہین کرسکا آجکی تاریخ مجھے قدرے صحت ہے اور کل کے روز آرام کر کے ہم اوس کام کو شروع کرینگے جسکے واسطے ہم یہان آئے ہین منڈیل گڈہ یہان سے تین کوس کے فاصلے پر ہے ہمکو نہایت خوشی اس سے ہوئی کہ کچہ علامات بہبودی یا نمودار تھین چند قطعات نیشکر نگاہ کو ترو تازہ کرتے تھے +

مقام منڈیل گڈہ تاریخ ۱۶ و ۱۷ — اوپر گھاٹی کے جسکے قریب نصف میل کے فاصلے پر شہر ہے قیام کیا شہر سے حاکم مع اپنے ہمراہی کے ہماری ملاقات کو آیا مگر مین اسقدر ضعیف اور ناتوان ہوگیا تھا کہ مین قلعہ پر چڑہ نہ سکا اس سے ہمکو افسوس رہا یہ قطعہ کسیطرح اندیشہ ناک نہین ہے قریب چار فرلانگ طول مین ہے اور ایک دیوار چھوٹی سی گرد اوسکے اور برج گرد قلعہ کوہ کے نیچے ہوے ہین مکان حاکم بجانب مغرب معلوم ہوتا ہے اور اس مقام پر صاحب اجنٹ گوڑ سے اوسکے زینے چھوٹ گئے تھے اونکو یہ بطور علامت فتحیابی اپنے پاس رکھتے ہین آج روز دسہرہ ہے یعنے یوم مبارک رام چندر مگر دعوت میری ضائع ہوئی کیونکہ نور وز سے میرا کھانا ترک ہے کپتان اوضاحب پھر کل کے روز میرے پاس آگئے نہایت بیمار معلوم ہوتے ہین اور ہمارے دوستونکا خصوصاً مسٹر کری صاحب کا حال زبون بیان کرتے ہین کری صاحب بہت ضعیف ہوتے جاتے ہین اونھون نے اونکو بمقام سجیت جو مقام ملاقات ہے کہ بر لب دریاے بناس جہان ہم کل کے روز اونسے ملاقات کرینگے مقرر ہوا تھا چھوڑ کر یہان آئے تھے جسوقت وہ میرے پاس آئے اوسوقت مین اپنی چارپائی پر پڑا تھا اور قریب تین کوڑی جونک یعنے زلو میرے بجانب چپ پسلی کے لگی ہوئی تھین یہ جونک ہمکو مقام منڈیل گڈہ مین دستیاب ہوئی تھین مگر اسپر بھی جو کیفیت زبانی بہومیا اور پٹیل اس ضلع کی معلوم ہوتی تھی درج کر رہا تھا بہت سے بہومیا اور پٹیل میرے خیمے کے

---

[1] ورم طحال ضرور تپ ولرزہ طویل مین پیدا ہوجاتا ہے اور ایسی وجوہ سے زیادہ ہوتا ہے جو ہمکو لاحق تھین مجھے طحال جوف شکم مین معلوم ہوتی تھی اور ایسی سخت تھی جیسے پتھر ہوتا ہے اخراج خون سے وہ کم ہوگئی تھی اور اکثر اسوجہ سے کم ہوجاتی ہے ہمنے جونک بھی بہت لگائین اگرچہ جونک نے ڈیڑہ ڈیڑہ پیا پھر بھی خون بیا تو بھی بہت ہوتا ہے ہمنے اس معالجے کو خود پسند کیا تھا کیونکہ ہمارے حکیم نے دو علاج بتائے تھے ایک تو جلانا اور دوسرے جونک لگانا ہمنے اسکو سہل تصور کر کے پسند کیا تھا +

اندر تھے اور اکثر جوق جوق باہر کھڑے تھے باوجود اسکے اپنی مرضی کے موافق ہمنے اس کام کو
سر انجام دیا اور آگہی تمام بیچ تفصیل کاشتکاری جو اس قطع غرض مین مروج ہے حاصل کی اوسکا
بیان اگر مجھہ مین توانائی آئی تو روز قیام اول درج صفحہ کرونگا +
مندیل گڈہ کی تعمیر ایک رئیس قوم بالنوت نے کی تھی جو ایک روح خاندان سولانکی یا چالوک کی تھی
جنھون نے ایک عمدہ خاندان راجگان انہلوارا (نہروالا) پٹن کو اپنے بین سے دیا تھا جنھون نے
حکومت بیچ مغربی علاقجات برلب دریاے شوردس صدی سے چودہ صدی تک کی تھی وہ لوگ خاندان
تکشک سے تھے اور جو مع تین اور اقوام کے برہمن ہوگئے تھے قوم بالنوت مندیل گڈہ ایک
فرع اوس خاندان کی تھی جو ساکن ٹونک تھودا برلب دریاے بناس تھے اور جنکے اشعار قدیمہ مین
نام اوسکا تکشک اور اونکی زبان مین تکت پورہ یعنی شہر تکشک سانپ مشہور[۱] تھا گو اقوال قدیمہ سے
ظاہر ہے کہ سولانکی تھودا کے بیچ جنگہاے مذہبی بارہ صدی کے پٹن سے آئے تھے مگر غالب یہ ہے
کہ اس فرع نے شمال سے آتے ہوے قیام کیا کیونکہ اونکے نسب نامہ سے پیدا ہے کہ مقام
حکومت اوسکا لوکوٹ واقع پنجاب تھا درحقیقت یہ ایک عجیب امر واقعی ہے جس سے اقوام
اگنی کل کی اصل اندوستھک یعنے قوم ستھک جو ہندوستان مین آکر آباد ہوئی تھی معلوم ہوتی ہے
اور یہ مخیلہ ہوسکتا ہے کہ اونکی اصل شمال سے تھی بخلاف اونکے پیدا ہونے اگن سے دراصل عمدہ
خودستائی برہمن کی کبھی کسی موقع پر ایسی بڑی نہین ہے جیسی اوس موقع پر جب وہ بزرگی قوم جو اونکی
اس بیان سے اوپر دیگر سورج نبسی کے ظاہر کرتا ہے کہ یہ عورت سے پیدا ہوے ہین مگر آپکو یعنے
چوہان کو برہمن نے بنایا ہے یہ ایک دلیل تبدیلی اصلیت کی ہے مگر اوسپر کچھ کیفیت تحریر کرنی ضرور
نہین بخلاف اس پیدایش مثل قصہ کے کہ انہل کنڈ مقام ابو سے پیدا ہوے ہین اقوال قدیمہ نفی اس
نسب نامہ برہمن کی کرتے ہین اور اونکی آمد شمال سے قائم کرتے ہین یہ کسیطرح ہیر ہو مگر جو فرع آکر بمقام
مندیل گڈہ آباد ہوئی تھی اوسنے اپنا نام اس علاقے کو دیا اور اب بھی بعضے لوگ اسکو بالنوت کہتے ہین

[۱] مقام ٹونک تھودا لائق دیکھنے کے ہے نقاش ایک کتاب صنعت اور نقاشی کی یہان جمع کرسکتا ہے قطع نظر اسکے
ایک قسم کا سنگ بیش قیمت برنگ زرد نیلگون یہان پیدا ہوتا ہے اور غار گوکرن جو مشہور تواریخ بیسلدیو اجمیر والہ مین جو نامی
راجگان چوہان مین سے تھا مذکور ہے یہان موجود ہے یہ بھی لائق دید ہے +

بانی مبانی کیسہ اول جو مقام اسنے قبضے مین لایا لاہوہ تھا یہ ایک شہر نہایت قدیم ہے ایک بھیل اسکا نوکر تھا نام اوسکا مندو تھا یہ حفاظت لشکر کی خوک صحرائی سے کرتا تھا کہ اوسنے ایک خوک خفتہ دیکھا اور یہ ارادہ کرکے کہ تیر اوسکو مارے اوسنے ایک پتھر پر بھال تیر کی تیز کرنی شروع کی اس اثنا مین اوسکو نہایت استعجاب ہوا جب اوسنے دیکھا کہ وہ سونے کا ہوگیا یہ دیکھکر وہ اسنے مالک کے پاس گیا اور مالک اوسکے ساتھ مقام مذکور پر آیا اور پتھر کو دیکھا اور خوک کو بھی سوتا پایا اوسنے پتھر اوٹھا لیا اور خوک بھی فوراً بعد اسکے غائب ہوگیا جب پارس پتھر اوسکے ہاتھ لگا تو اوسنے دیوار مندیل گڈہ کی بنائی اور اوسکا نام اسنے ملازم بھیل کے نام پر رکھا اوس سے ایک امر نا انصافی کا نسبت ایک رعایا کے ہوا جسکے باعث مندیل گڈہ اوس سے اور اوسکی اولاد سے ضبط ہوگیا یہ رعایا ایک جوگی تھا اور اوسکے پاس ایک گھوڑی ایسی چالاک تھی کہ وہ چیتے سے زیادہ بھاگتی تھی خواہ اس غرض سے کہ وہ فقیر گوشہ نشین کو ایسی گھوڑی رکھنی مناسب نتھی یا کسی اور وجہ سے ہوا اسکا ذکر نہین معلوم ہوتا مگر اوسنے زبردستی وہ گھوڑی اوس سے چھین لی جوگی نے جاکر نالش راجہ سے کی راجہ نے ایک فوج بھیجکر بالنوت کو مندیل گڈہ سے خارج کردیا اب اوسکی اولاد دہوہمیا درجہ خرد کے مقامات جاول اور کھا چرودمین ہین اور گوصرف کاشتکار ہین مگر خطاب اونکا اب بھی راوت ہے اکثر قصص اس قسم کے رجواڑے مین عام ہین اونسے حال بنیاد اکثر مقامات قدیمہ کا معلوم ہوتا ہے اور یہ قصص اونکی دولت کمائی کا اکثر اظہار کرتے ہین جسکے حاصل کرنے سے یا بدل ہو جانے سے اونکے مذہبی لوگون نے قصص تیار کر لیے ہین +

ہمکو دو تختی کلان بادلی سنگ مرمر واقع کہو را مین ملین اونمین پشت نامہ خاندان سولانکی کا کندہ تھا اوسکے پڑہنے کو ایک عرصہ درکار ہے مگر اقوال قدیمہ مین نام راجہ بھیم اور اوسکے فرزند بن انہل وارا والے کا بہت مشہور ہے اونسے اکثر فروع خاندان پیدا ہوئین اور اگرچہ نام اول الذکر سے صرف خاندانہاے راجگان ہوے مگر دوسرے کا نام بہت مشہور بوجہ پیدا ہونے مختلف اقوام کو یعنے ازجن سے دو بڑے برن یعنے اقوام بیس اور شودر کی پیدا ہوے اوس سے بگھیروال مہاجن جنھون نے جین مت اختیار کیا تھا پیدا ہوے اور نیز گوجر سونتی کتوریہ کے اور زرگر یعنے سنار کونکن کے اور بھیل اگن بنورا یعنے میوار اور نیز موہمیدا نا واقع گوڈہ کے ہوے ہمکو معلوم نہین ہوا کہ نام

برن سنکر کا جو قوم مخلوط کو کہتے ہین اسی برن سے یا اوسکی بد اصل اولاد سے قائم ہوا ہے قوم بگھیروال ساڑھے بارہ ذات مہاجنان مین سے ہے انہین خاندانہا سے تنکا فرد پیدا ہوئے ہین اور انہین سے اکثرون نے جین مت یعنے مذہب جین کا اختیار کیا ہے گو یہ سب راجپوت سے پیدا ہین یہ امر نہایت عظیم اس خاندان کے زیادہ تر باشندگان کا دریافت ہوا نسل تہوواراو کی اب تک موضع خردلبی مین سکونت رکھتی ہین اور دو اور فروع جنکے پاس زیادہ مقبوضہ تہوڑی اور جہازپور مین تھا اب وہ مواضع مرچیا کہیڑا اور بتوار و واقع چتور قبضہ مین رکھتے ہین اور اس جملہ انقلابات مین جنمین اونکے علاقجات اونسے جاتے رہے ونہون نے نام راو کا قائم رکھا ہے اور کوئی راجہ رجواڑہ اونسے رشتہ کرنیکو معیوب یا ناقص نہین سمجھتا اسطرحکی اصالت نسبت اس ملک مین خیال کیجاتی ہے ہمکو اب خیال کرنا چاہیے کہ بالنوت منجانب میوار قابض تھے کیونکہ منڈیل گڈہ جزو اندرونی اوس ریاست کا بیچ ایام شگفتگی اور بہبودی خاندان انہل وار اکے تھا گو تحریرات کندہ چتور مین مزاحمت کا پایا جاتا ہے اور اس حالت مین ہمارے سوال کا بیان اور دلیل یہ ہو سکتی ہے کہ بالنوت کو اوسکے بزرگ یعنے راجہ کمارپال نے داخل منڈیل گڈہ کے کیا تھا (اس کمارپال کا ذکر بیچ صفحہ ۹۷ جلد اول انگریزی کے تحریر ہے)

بیچ سمت ۱۷۵۵ (سنہ ۱۶۹۹ع) کے اورنگ زیب ظالم نے منڈیل گڈہ رئیس راٹھور مقام لسنگن کو جسکا نام دوداجی تھا دیا اسنے اس علاقے کو اپنے بھائیون مین منقسم کر دیا اور کچہ محصول اوسکا واسطے مصارف انتظام ملکی اور مرمت قلعہ کے باقی نہین رکھا اس نقص کے دفعیہ کے واسطے اوسنے ایک محصول بنام دوترا یا دسوترا یعنے دہم حصہ کل قیمت پیداوار پر اپنے بہومیا بھائیون پر قائم کیا جب رانا فتحیاب بیچ خارج کرنے فوج قلعہ داری شاہی کے ہوا تو اوسکو بڑی دقت اور مشکلات بمقابلہ جاگیرداران راٹھور کے ہوئی لہذا اوسنے اونکو پٹہ اپنے اپنے علاقے کا اوپر اوسی دسوترا کے دیا مگر جب اوسکو معلوم ہوا کہ اسمین مداخلت بیچ دیکھنے پیداوار وغیرہ کے ہوتی ہے اور فصل بدمین تکرار اور نوبت مرافعہ کی ہوتی ہے اوسکے بالعوض اس دسوترا کے نوکری ایک سوار اور ایک پیدل کی فی پانچ سو روپیہ محصول پر مقرر کی اور کچہ جزوی روپیہ بھی قائم رکھا جس سے اونکی مطابعت پیدا رہے +

ان ایام مفسدہ میں لع ردیگر اوسکے اپنے رشتہ داران بہومیا مثل راناوت اور کناوت اور سکتاوت پر

انہون نے اپنے حقوق بزور شمشیر و سوقت مین قائم کیے تھے جب یہ علاقہ ماتحت بادشاہ تھا اونکا ... او سیطلح پر جسطرح راٹھور سے کیا تھا رانا نے اونکی حاصلات کی منظوری اور پر ادا کرنے بعض نذرانہ کے کی یعنے نذرانہ بعوض برر جو بر کریا ترسولا یعنے یک سالہ و سہ سالہ تھا یک سالہ تو اون لوگون سے لیا جاتا تھا جنکے پاس صرف ایک موضع تھا اور سہ سالہ اونسے لیا جاتا تھا جنکے پاس ایک سے زائد مواضع تھے پس امرگڈہ دو ہزار پانسو روپیہ پر اور المدوہ پندرہ سو پر اور تینتر و تیرہ سو پر اور جہونجرا و چودہ سو پر بشرح سہ سالہ قائم ہوا اور اسیطرح اور مواضع بھی تشخیص ہو گئے انہون نے زبردستی سے اپنی اراضی حاصل کی تھی اور یہ لوگ جب مندیل گڈہ پر کچھ اندیشہ طاری ہوتا تو مع اپنی رعایا کے جاکر اوسکا تحفظ کرتے اور دس روز تک اپنے پاس سے صرف ضروریات کرتے اگر دس روز سے زائد قیام کرنے کا موقع ہوتا تو بعد دس روز کے ریاست سے اونکو خوراک ملتی تھی سوا اسکے اور بھی نذرانہ بہومیا لوگون سے لیا جاتا تھا مثل لواسما یعنے خرچ اتارچیان اور عصا برداران و جھنڈہ برداران اور نیز مشعلچیان فوج قلعہ داری اور نیز ایک نذرانہ بنام کہر لکر یعنے قلبہ اور گھانس مالی یعنے چراگاہ تھا انکی شرح مقررہ نہین ہے اسکا حصر اوپر قوت کے ہے یعنے جسقدر تحصیل کر سکتے تھے لیتے تھے لہذا عمدہ زمین مندیل گڈہ کی پاس کیسان بہومیا کے ہے *

اسی ایام مین عہد راجگی جگت سنگہ ثانی کے یہ ہوا کہ امید سنگہ شاہ پورا والے کو بانٹر مواضع یعنے پنجم حصہ کل علاقہ مندیل گڈہ کا صرف اوپر نذرانہ تین ہزار دو سو پچاس روپیہ سالانہ گھانس مالی اور پانسو روپیہ نذرانہ نائب اور دو سو روپیہ نذرانہ چودہری کے ملا اس بے پروائی سے علاقجات دیے گئے تھے اس خاندان کے پاس سمت ۱۸۴۳ تک یہ علاقہ رہا جب سوم جی دیوان نے واسطے حاصل کرنے مدد کے بیچ سرکشی چونڈاوت کے اوسکو معاف کر دیا اور سوا اسکے دو ماتحت جاگیر وانگر مٹو اور پورا واقع کوہ کی اور علاقہ زرریز گیونچا واقع کہیری عطا کیا جسکے جلدو مین اوسنے اوس سے عہد و پیمان خدمت گزاری چار سو سوار کا لیا اور اس وعدے کا ایفا صرف ایک رئیس خاندان نے کیا جو اپنی فوج کی سرداری مین بیچ جنگ اوجین کے قتل ہوا معلوم ہوتا ہے کہ اوسکی اولاد اسی خدمت گزاری کے عوض معافی چاہتی ہے رئیس حال وہان کا دیوانہ ہے مگر تھوڑے عرصہ سے

بہت تبدیلیان حالات بھوسیا مین واقع ہوئی ہین اور یہ نذرانہ تباہ کن ایک محاصل بموافق عادات راجپوت کے ہوگیا ہے یعنے خدمت گذاری بیچ قلعہ منڈیل گڈہ اور جہاز پور کے اور ایک رقم نقدی اون لوگون سے جو نہایت غریب ہین اور جو ایک گھوڑا بھی نہین دے سکتے +

مقام بجیت تاریخ ۱۸ - فاصلہ آٹھہ میل - ایک موضع کلان اوپر کنارے ہماری ندی بیرس کے جو اودے ساگر سے آتی ہے ہمارا راستہ عمدہ زرریز زمین پر تھا اور اوسپر مثل سابق گھانس عمدہ لگی تھی یہان مین پھر اپنے بیمار دوستون سے ملا جملہ بہت علیل تھے ڈاکٹر صاحب اچھے تھے مگر کیری صاحب نہایت نازک حالت مین تھے +

مقام برسلباس تاریخ ۱۹ - راستہ نہایت زرریز میدان میوار مین تھا مگر سب جنگل اور گھانس تھی مہاراجہ ہماری ملاقات کو باہر آیا یہ شخص نہایت خوش خلق اور خوش مزاج راجپوت ہے یہ خاندان راناوت سے ہے اولاد رانا امر سنگہ اور فرع کلان خاندان شاہ پورا سے اسکے والد اور دادا دونون شاہجہان کیطرف سے بمقابلہ اورنگ زیب قتل ہوے تھے لہذا اوسکا حق خاندانی تلف ہوگیا مگر اوسکے پاس پانچ مواضع برسلباس مین ہین ہمنے مقام متصل چھتری اوسکی بزرگان شجاع کی کیا +

مقام امباہ تاریخ ۲۱ - بفاصلہ ساڑھے چھہ میل - راستہ اوپر ایک قطعہ تباہ کے تھا کھیت تر و تازہ بکثرت گیاہ اور ویرانی تھی مین نے ایک برہمن کو بمقام اکولا جو بفاصلہ دو کوس کے واقع تھا روانہ کیا اور اکثر تحریرات کندہ نقل کرائی وہ جملہ تحریرات معافی یا عطای حقوق بنام نقاشان شہر مذکور تھی لہذا اسکو چیپا کا اکولا کہتے ہین تاکہ تمیز اسمین اور دوسرے مقام ہمنام مین رہے ہمنے مقام برسلباس مین کیا اکثر لوگ ہماری ملاقات کو آئے اور گفتگوے دلچسپ سانحہ مہاراجہ کے بیان آئی مگر تپ ولرزہ نے دلکو نہایت مغموم کر رکھا تھا ہم کچہ توجہ نسبت آلہ ہیرومیٹر یا سپمپیولیٹر کے نہین کر سکتے آلہ سپمپیولیٹر کا روزنامچہ بابو مہیس رکھتا ہے اور اوسکی ہوشیاری پر ہمکو اعتبار ہے +

مقام بہیر گڈہ تاریخ ۲۲ - یہ شہر متعلق بیرم دیو کے ہے جو قوم سے راناوت ہے اور فرزند دہیرج سنگہ کا جو اصل صلاح کار راجگان سولمبر کا بیچ سرکشی سمت ۱۸۴۳ کے تھا جس سال ہین اوسکو یہ ملا تھا رئیس حال ایک مجنون ہے ہمیشہ بدمست رہتا ہے اور چونکہ اوسنے قوم باورا کو

جسکا بیٹیہ وزدی سے ہے اپنی ملازمی سے موقوف نہین کیا لہذا جب ایام ہنیت دوبارہ آئے تو اوس سے
دو شہر جنکی سالانہ آمدنی سات ہزار روپیہ تھی چھن گئے بلا شبہہ اوس سے از روے عہدنامہ سنہ ۱۸۱۸ع مقام
ہمیرگدہ بھی لے لیا تھا مگر وہ بطریق نادرست کوشش بیچ ملتوی رکھانے اس عہد کے اور قایم
رکھنے قبضہ اس شہر کے عمل مین لایا یہ شہر نہایت شگفتہ ملک میوار کا ہے اوسمین قریب آٹھ سو
گھر سکنی آباد ہین اور کاریگران چھینٹ اور دوپٹہ اوس قسم کے جیسے جملہ راجپوتانہ مین اوڑھتے ہین
اکثر اون مین رہتے ہین اوسمین ایک بہت عمدہ تالاب ہے بط وغیرہ اوسمین بکثرت ہین اونکو کوئی
تکلیف نہین دیتا اور وہ سنگھاڑہ اور نیلوفر کی بیلون مین بلا مزاحمت رہتی ہین ایک قدیم شہر یہانکا
بکرول ہے اسکا حال قدامت ہمکو دو تحریرات کندہ سے دریافت ہوا اور اونسے بھی ایک دلیل
اجراے قواعد اخراجات پائی جاتی ہے ✦

مقام سیانو تاریخ ۲۳ — بفاصلہ آٹھ میل اور تین فرلانگ — اب ہم عین وسط میوار مین ہین میدان
جہان تک نگاہ پہونچتی ہے نظر آتے ہین علامات ابتداے بہبودی ظاہر تھی مگر پچیس سال گذشتہ کی
جو خرابیان تھین اونکی درستی کے واسطے چند سال درکار ہین ہمارا گذر بیچ اوجھانو اور املی نرلو مین ہوا یہ سب
مقامات بوجہ عہدنامہ سنہ ۱۸۱۸ع کے دیے گئے تھے اور مقام آخر الذکر مع سیانو رئیس بہدنیسر سے لیے گئے تھے
یہان سے تماشا خوب نظر آتا ہے یعنے کوہستان اودے پور فاصلے پر اور کوہستان پور اور کورلا مع
اونکے بروج کے ہمارے دست راست کیطرف اور خیالی قلعہ کوہ برک علیحدہ میدان سے نظر آتی تھی
اب ہم نزدیک مقام آسایش کے آتے تھے اور آسایش ہم سب کو نہایت مطلوب تھی اگرچہ ہمکو اندیشہ ہے
کہ کیری صاحب کا آرام دوامی ہوگا ہمنے ایک خوبصورت میراج جانور دیکھا جو موسم سرما کا خبر رسان تھا
سلسلہ کوہ پور ہزارون صورتون کا تھا اور قلعہ کوہ برک بکثرت پیچیدہ تھا کوئی شے زیادہ خوش آیند
آرام رسان بہ نسبت دیکھنے انقلابات ان چندروزہ اشیا کے جو علامات ہماری اپنی حالت روزینہ کی
بھی تھین دراصل یہ اول صبح سرما تھی پنچایت مقام پور کی مع اشخاص کلان مقام مذکور جو قریب پچاس
آدمیون کے تھی اس راستہ ہماری ملاقات کو آئے اور اونھون نے اظہار اہتزاز خاطر اور احسانمندی اپنی
ظاہر کی کوئی اور وجہ اس سے زیادہ قابل اظہار اس امر کے نہین ہے جسمین اسکی تعمیل کیجاوے
دیکھو کیا اونھون نے بیان کیا بجواب ہمارے سوال کے ہم اونکی زبان ہندی تحریر کرتے ہین ہمنے

اونسے کہا کہ کیون تم اسقدر فاصلے پر اپنے مکان سے آئے جواب دیا کہ جب آپ اول یہان آئے تھے تو ہمارے شہر مین دو سو گھر بھی آباد نہ تھے اور اب بارہ سو گھر آباد ہین رانا ہمارا راجہ ہے مگر آپ ہمارے پرمیشر کے برابر ہین کشت زار ہماری شگفتہ اور شادان ہین تجارت پھر ترقی پر ہے اور ہمسے اب شادیکی رسوم[1] بھی نہین لیجاتی ہین ہم بہت خوش ہین اور ہم آپ کو یہ کہتے آئے ہین پانچ کوس اور پانسو کوس کیا ہین بمقابلہ اوسکے جو آپ نے ہمارے ساتھ سلوک کیا ہے ہمنے کہا کہ اے دوستو جو تمنے کہا وہ سب صحیح ہے مگر تم بھی اسکا خیال رکھو یہ کہکر ہمنے اونکو نصیحت کی کہ باہمی نزاع اس شہر خوش پور سے علیحدہ رکھنا یہ سنکر وہ رخصت ہوے اور دس میل پیادہ پا جانے کو آمادہ ہوے ❊

جلسے پنچایت شہر مذکور ہمسے رخصت ہوئی اوسوقت سے ساڑھے سات بجے تک بابا منگروٹ والہ اور ٹھاکر پرا اور دو والہ ہمسے گفتگو کرتے رہے اس ٹھاکر کے فرزند کو ہمنے قلعہ اجمیر سے قید سے رہا کرایا تھا ہمکو نکان بھی معلوم ہوا مگر کیا چارہ تھا یہ ممکن نہین کہ کوئی رئیس چند میل کے فاصلے سے نیت نیک اور تحریک محبت سے آوے اور اوس سے ملاقات اور گفتگو نہ کیجاوے اب وہ رخصت ہوے تو ہمنے تین منٹ کا فی ہکر چارپائی پر استراحت کی ❊

مقام رہمی تاریخ ۲۳ اکتوبر سیدہا اور معمولی راستہ ساڑھے تیرہ میل کا ہے مگر ہمنے جو راہ پیچیدہ مقام مرولی اختیار کیا لہذا ہمکو پندرہ میل پڑا اگر ہم راستہ معمولی سے جاتے تو ہم کنارہ دریاے بناس پر سارا راستہ طے کرتے مگر بوجہ بالا نصف راہ کے بعد ہم اوسکے کنارہ ہاے پر نشیب سے علیحدہ ہوے اور دریاے مذکور ہمارے شمال و مشرق کی جانب روان ہوا امسال کاشتکاری نسبت سال گذشتہ نہایت ترقی پر تھی مگر اب بھی بہت جنگل ہے گھانس اور جھاڑی اوسمین موجود ہے اور اونمین جابجا یہ زراعت بفاصلہ بدیگر نمایان ہے مقام مرولی ایک ویرانہ مین آباد اور شگفتہ ہے اور ستاون قلبے جاری ہین اور جب ہم سوا برس مین آئے تھے اوسوقت صرف بارہ قلبے جاری تھے اور مقام رہمی مین اب ستر گھر بجاے بیس گھر کے جو سابق بروقت ہمارے آنیکے تھے آباد ہین اور ہمکو امید ہے کہ چند سال مین وہ نہایت کثرت سے آباد ہو جاویگا دریاے بناس مین ہمکو چند خوشنما ماہی دستیاب ہوئین چند اونمین کی اون مچھلیون کے برابر تھین جو ہمکو سال گذشتہ ہونا مین ملی تھین کلان تر اون مین کی تہتر روپیہ بھر یا قریب

[1] جب رانا شادی دو لڑکیونکی اور ایک پوتی کی اگھان جیسلمیر اور بیکانیر اور کشن گڈھ کے ساتھ کرتا تھا تو وہ اپنی رعایا سے رسم مالگذاری لیتا تھا

ایک سیر کے وزن کی اور ستره انچہ طویل اور نو انچہ عریض تھین ہمارا دوست لوم ڈوڈ سٹوارٹ سبسے زیادہ تر فائده مندبسی کے شکارین ہوا لهذا ہنے اونکو جال سے پکڑا یہ کھیل شکاریون کا سا نہ تھا معلوم ہوتا ہے کہ یہ موسم اونکے کھانے کا ہے +

مقام رسمی نہایت خوش آیند ہے اور اقوال قدیمہ سے اسکی قدامت قائم ہوتی ہے اوسکو نسبت راجہ چند سے دیتے ہین مگر معلوم نہین کہ یہ آیا بہار چند راوتی کا تھا یا چوہان ابھنیر کا نشانات ایام گذشتہ کے وہان موجود ہین مگر ان ملکو نہین جہان اوب قدامت کا ایک حد بلیغ تک ہوتا ہے ہمنے دیکھا کہ مندر بالکے کہنہ منہدم ہوکر تعمیرات جدید اونکی جگہہ قائم ہوئی ہین درمیان باغات رسمی کے ہمکو ایک پتھر سے قوانین اہل مذہب کے ملے جلسے ممانعت تھی کہ کوئی عورت اپنے گھگرے کے اندر کوئی چیز سیاہ یعنے دعوت دیہاتی کی نہ لیجاوے اور ہمنے ایک تختی بھی دیکھی جو جملہ باشندگان رسمی نے لگائی تھی اوس سے ایام راست معلوم ہوتا ہے کہ وہ کچھ علاج زیادتی کا رکھتے تھے اوسکا مضمون یہ ہے محریره تجاران وصاحبان و نقاشان وجملہ پنچایت مقام رسمی ۔ چونکہ تحصیلدار محاصل نے زیادتی اوپر پاکرنام تجار کے کی اور محاصل بے تعداد اوپر غلہ اور زیره پارچہ کے لیا لہذا اوسنے یہ مقام چھوڑدیا مگر چونکہ اہلکار ریاست نے اسی طریق سے قسم کھائی کہ وہ آینده ایسی زیادتی نہین کریگا اور اوسکو پھر لاکر آباد کیا اور خدا کو گواہ و بیان لهذا ہم جملہ پنچ نے یہ تختی لگائی کہ یادگار رہے متی اساڑه تیج سمت ۱۸۱۹ +

چوده سال گذرے جبسے ہمنے اول قدم میوار مین رکھا تھا اوسوقت ہمارا عہده چھوٹا سپاه ہمراہی صاحب ریذیڈنٹ مین تھا اور (مسٹر گریم مرسر ساکن ہیوس بلینک) اوسوقت سے ہمارا خیال متوجہ تواریخ میوار اور اوسکے گرد ونواح کے علاقجات کے تھا +

مقام جلیمو تاریخ ۲۴ ۔ فاصلہ چوده میل مگر سیدھے راستے سے باره سے زیاده نتھا یہ مقام ایام سلف مین ایک مشہور شہر تھا اور نہایت عمده زمین ہند کے وسط مین واقع تھا پانی نزدیک مگر جب ہم آئے تھے اوسوقت ایک گھر بھی اوسمین آباد نہ تھا اور اب اسمین اسی گھر آباد ہین ہمارا راستہ اس چوده میل مین بنا اوپر زمین غیر آباد کے تھا جہان آمد و رفت بھی نتھی دریاے نباس ہمراه ہمارے نصف راه تک رہا بعد ازان مقام گلوند سے ہمارے دست راست کی جانب رہا یہان ہمنے اکثر گدڑے دیکھے اونکا بیان ہم آینده کرینگے ہمارا گذر نزدیک کانہاسے مس مقام دریبہ مین ہوا مگر وه سب غرق آب مین اور

کندہ کرنے والے سب غریق لجۂ فنا ہوگئے ہین ✤

مقام سنوار تاریخ ۲۵ - فاصلہ سیدھی راہ سے براہ لونی رودہ ساڑھے بارہ میل کا ہے مگر ہم پیچدار راستے سے واسطے دیکھنے اوس مشہور میدان جنگ کے گئے جہان راول سمرسی چیتوڑ والہ اور بھولا بھیم انہل واڑا پٹن سے جنگ ہوئی تھی جسکا ذکر ہے چند شاعر نے اپنی کتاب رس مین تحریر کیا ہے میدان مشہور مثل دیگر اس قسم کے جو کبھی ایک باغ میوار تھا اب اوسمین درخت پلاس یعنے ڈھاکھ اور گیاہ کلان لگی ہے اور صرف وجہ شہرت اسکی اب اوسکا موقع مقام ہے شاعر مذکور اس جنگ کا حال تحریر کرتا ہے کہ کھیت گہیرا مین ہوئے تھے اور سولانکی بعد شکست کھانے کے عبور دریا کر گیا تھا یعنے دریاے بناس جو یہان سے چند میل کے فاصلے پر بجانب جنوب جاری ہے تھوڑے فاصلے پر یہان سے مقام سنگم ہے یعنے وہ مقام جہان دریاے بیرس اور بناس دونون ملے ہین اور اسمین ایک اور چھوٹی ندی شامل ہوکر تربینی ہوئی اس مقام تربینی پر ایک مندر مہادیو کا بنا ہے ✤

مقام گہیرا ایک مندر مشہور تیئیسوین اوتار مذہب جین یعنے پارسناتھ کا بنا ہے یہان سے ہمنے چند کندے دیکھے کسی مین بنا اس مندر کی سمت ۱۱۰۰ اور کسی سے سمت ۱۲۰۰ اور کسی سے ۱۲۵۰ ظاہر ہوتا ہے پوجاری یہان کے غریب اور بیوقوف ہین مگر وہ اوسکا حال بیان کرتے ہین اور جیسا وہ کہتے ہین ویسا ہی ہم بھی تحریر کرتے ہین مندر خوش آیند ہے اور گو بظاہر اسی زمانے مین بنا ہے جب شہر تعمیر تنزل پر تھا مگر پھر بھی بارہ صدی کی عمارات کا بہت اچھا نمونہ ہے اوسمین دو گنبذ ہین اور ستون سنگ بہت کثرت سے ہین سنگ مذکور بہت سخت اور جلا پذیر ہے اوپر ستونون کے حروف جین ہین جو اونکے گوروکے تھے کندہ ہے بروج مساوی الوسعت ہین ہر ایک قریب تیس فیٹ کا ہے اور قریب چالیس فیٹ بلند ایک مین پارس کی مورت ہے اور دوسرے مین اوسکے چیلون کے دروازے کے برابر ایک تعمیر بطور برآمدہ ہے جسمین ستون بکثرت بنے ہوے ہین اور اونپر کندہ ہے اس سے زیادہ رونق کل مندر کی ہے مگر یہ مندر ایک ویرانے مین تعمیر ہے تیس سال کا عرصہ گذرا کہ ان میدانون مین فصل جوار ہوتی تھی اور ایسی کلان ہوتی تھی کہ ہاتھی بھی اوسمین غائب ہوجاوے مگر اب اوسمین راستہ قدم بھر کا بھی نہین ہے اور ہم بمشکل پالکی پر گئے کیونکہ ہم ابھی لائق

...اقی اسپ کے نہین ہین) ہماری پالکی کے اوپر تک گھانس پہونچتی تھی اور درخت ببول بھی بہت ہین
اونکے خارون سے ہمکو نہایت تکلیف ہوئی مقام کریرا جس مین سابق چھہ سو گھر تھے اب صرف ساٹھ گھر
ہین اور انمین کے بھی نصف سے زیادہ اوسوقت سے آباد ہوے ہین جبسے ہم یہان آئے عورات
کریرا ہمکو مبارکباد دینے باہر آئین اور پانی ہمراہ لائین فاصلہ مقام رسمی سے کریرا تک سات میل کا ہے
اور وہان سے سنوار تک نو میل کا یہ مقام سنوار ایک اولاد میوار کے پاس ہے یعنی مہاراجہ دولت سنگہ
جواب قاعدار مقام کو ملیر کا ہے یہ شہر ہمارے دوست مہاراجہ کا چھوٹا ہے اور بحالت شگفتگی ہے یہین
یہان ایک قلعہ خورد ہے اور اسمین اوسنے بمقابلہ گروہ وحشیان یعنے جنگلی قوم کے جو ملک مین مدت تک
غارت گری کرتے تھے قائم رکھا ایک تحریر کی نقل کی اوس سے دریافت ہوا کہ سمت ۱۷۲۶ مین
مستاجری ٹھاکوکی موقوف ہوئی +

مقام ماولی تاریخ ۲۲ - ساڑھے سات میل - مثل سابق سب اراضی بنجر درمیان سنوار اور ماولی کے ہے
گو ان دونون مقامون مین علامات شفقت پیدا ہین یہ مقام سابق بڑا شہر تھا اور کتب دفتر مین بیان ہوا
روپیہ سالانہ اسکی جمع تھی مگر اب سات سو بھی تحصیل نہین ہوتے آبادی اس مین قریب اسی گھر کے ہے قوم
کے ہین نصف انمین کے بعد جلاے وطنی ایام دراز مقامات مالوہ اور خاندیس سے دوبارہ طلب ہوئے ہین
اور اونھون نے آکر ایک صورت جدید مقام ماولی کو بوجہ کاشتکاری نیشکر بخشی ہے پانی کا مصاحب
مگر وفاداران مین سے نہین ہے اس مقام مین ایک نہایت تحفہ باولی سنگ مرمر کی تعمیر کردہ بائی جی راج
یعنے والدہ رانا سے حال اور ہمشیرہ رانا کی ہے ہمشیرہ کی جاگیر مین یہی ایک کندہ سمت ۱۷۳۰ کا
مضمون جین کے مذہب کے مطابق ہے یعنے یہ کہ چار مہینے برشکال مین آبیاسے روغن کشی جاری
نہ رہے تاکہ اتلاف حیوانات نہو +

مقامات بلند توس اور میرتا تاریخ ۲۷ - ساڑھے چودہ میل - آخرکار ہمارے سفر پرخطر کا انجام یہی ہے
اب ہم اس مقام سے حرکت نہین کرینگے جب تک ہم دریاے شور کا عزم واسطے روانگی اپنی آبائی
ولایت کے نہ کرینگے ہمارا راستہ مثل سابق میدانہاے تحیر تردد مین تھا ہمکو زیادہ تعجب ہوتا تھا جب ہم
دیکھتے تھے کہ وہان مقامات شکار ناہر نگرا موجود تھے اسپ باج راج یعنے گھوڑا راجہ کا جو ہماری اردی مین تھا
معلوم ہوتا تھا کہ اوسنے اپنی عقل حیوانی سے دریافت کر لیا ہے کہ اوسکا سفر اختتام کو پہونچا اسواسطے

اوس راستے کو اور اپنے ہمراہیون کے جدا ہونے مین مکس کرتا تھا جب ہمنے اوسکو راستہ محلات ایان
رانا کی جانب پھیرا جہان بلا تصنع بوم سیاہی دروازہ تھا اور جو گرگر کر دریاے باہنی کو روکتا تھا جسکا غل
اس سے ٹکراکر جو ہوتا تھا اور بھی تحسر پیدا کرتا تھا گو اوسکی ویرانی کو دیکھکر افسوس آتا تھا ہر سال
مدد اوسکے انہدام مین ہوتا تھا اور تیزی ہر جگہ قائم ہوکر اوسکی دیوار کو شکستہ کرتی تھی مکانات
اصطبل تیس ہزار گھوڑون کے جو سب سنگین تھے اور مقامات چارہ بھی اب ایک ڈھیر ویرانہ کا ہے بموجب
اقوال قدیم اس مقام پر ہمیشہ ہرت دانلے نے سبھال جادو کی اوپر نزرک سیسودیا کے گیارہ سو سال گذری ماری تھی
مگر اونکا عہد گذر گیا اور اب اس مثل پر خیال کرنا چاہیے کہ آیا وہ پھر اپنا عہد شروع کرینگے یا اسیطرح
منہدم ہوتے جاوینگے جیسے محلات ناہرنگرا دیوار ہاے اس رمنہ راج کی اب حیوانات شکاری کو دوسری
طرف جانے سے نہین روکتین ایک بڑے خوک نے ہمارے راستے پر گذر کیا اوسکے تعاقب مین
کوئی شکاری تھا ہمارا خون بھی سرد ہو رہا تھا اور ہم آرام چاہتے تھے جب ہم نزدیک اپنے قدیم
مقام کے وارد ہوے ہمارے ہمسایہ میرتا اور دیگر دیہات قرب وجوار سے آدمی ہماری استقبال کو
آتے اونکی آگے آگے دہولی توس کی اور نقارہ تھا اور عورات اپنے اپنے لوٹے اور دیگر ظروف
پر از آب لیکر ہمکو مبارکباد دینے آئین ہمنے ایک ایک روپیہ ہر ایک کے لوٹے مین ڈال دیا اور
جلدی مقام آرام کو واسطے آسایش جسم واماندہ کے چلے گئے +

غریب مستر کری معلوم ہوتا ہے کہ پھر کبھی سفر نہین کرے گا روح اوسکی بہت تحلیل ہوگئی ہے
اور ہم سب مثل پنجر کے ہوگئے تھے یعنے صرف پوست اور استخوان ہمارے باقی تھے +

باب نہم

مصنف کا بہ مجبوری بوندی جانا — وجہ سفر — مرگ ۱۸۲۱ء قیہ راو راجہ جسنے اپنے فرزند کو سپرد
مصنف کے کیا تھا — وباے ہیضہ — اوسکی غارت گری — عجیب طریق اوسکے اخراج کرنے کا
کوٹہ اور بوندی سے — موسم خراب — مرگ مصنف کے ہاتھی کی — مقام لوہونا — بھیلوارا —
استقبال مصنف — حال شہر بمقابلہ حال سابق — امور اونکی ترقی زیادہ کے — خیالات اوسکی
ترقی پر — جہازپور — دشواری راستہ — وارد ہونا بوندی مین — صورت دربار — ملاقات ساتھ
راو راجہ خردسال — متابعت مصنف +

مقام اودے پور تاریخ ۱ ماہ جولائی ۱۸۶۱ع - جب ہمنے بیان اپنے سفر کا ۱۸ ماہ اکتوبر گذشتہ ختم کیا تھا تو ہکو امید نتھی کہ ہم پھر اپنا پیر رکاب مین ڈالینگے مگر براہ بنبئی واسطے روانگی قدیم انگلستان کے مگر ہو نہار جو ہمارے راجپوت دوست اوسوقت ساتھ آہ سرد کے کہتے ہین جب تقدیر غالب خلاف اونکی ارادے کے ظہور مین لاتی ہے ہم صرف منتظر اسکے تھے کہ ایام گرما ختم ہون تاکہ شکستہ جسم کو جو ایک وقت نہایت مضبوط تھا زیادہ تر موافق آب وہوا مین لیجا ئین مگر اب یہ ثابت کرنا باقی رہا ہے کہ آیا پیشین گوئی ہمارے دوست لیئق ڈنکن صاحب کی منصہ شہود مین آتی ہے یا نہین یعنے اونھون نے یہ کہا تھا کہ تم مرجاوگے اگر چھ مہینے اور اس سرزمین مین رہوگے بیچارہ کری صاحب اور پہلنڈی میرتا کے قبر مین ہے ڈاکٹر صاحب خود مقام کیپ کو جاتے ہین کیونکہ وہ نصف مردہ تپ کوٹہ سے ہوگئے ہین اور گویا یہ بھی کافی اونکے واسطے نتھا ناروا ونکے رخسارے پر نکل آیا ہے جس سے وہ ناکارہ ہوگئے ہین ہمارا برادرزادہ کپتان وا صاحب بمقام کوٹہ مبتلا اوسی مرض مین ہین اور مین پھر چند روز مین تنہا اسی موسم گرما مین سر دوتی جاؤنگا +

چند روز گذرے کہ میرے پاس ایک تحریر ضروری بوندی سے آئی اوسمین مرگ اتفاقیہ ہمارے دوست معزز راو راجہ کی مذکور ہے اور اوسنے وقت نزاع ہکو اپنے فرزند صغرسن کا محافظ قرار دیا ہے اور درخواست کی ہے کہ ہم نگران اوسکے اور بوندی کی بہبود کے رہین ہمراہ چٹھی معمولی دیوان کے ایک چٹھی رانی کی طرفسے تھی یعنے والدہ راجہ صغیرسن اور راجہ صغیرسن کی بھی یا اوسکی طرف سے دوچار سطور اوسمین درج تھین یہ دونون تائید وصیت راجہ مرحوم کی کرتی ہین اور ہمکو یاد دہانی کرتی ہین کہ اندیشے صغرسنی کو کیسے ہین اور کیسی علامات گرد وپیش اونکے ہین یہ درخواست قابل رد کرنے کے نتھی لہذا حکم ہوا کہ فوراً سواری میرتا کو جاوے اور وہان سے مقام مادلی کو جو پچیس میل کے فاصلے پر واقع تھا اور وہان ہم اونسے جاملینگے راجہ مذکور لقمۂ مری یعنے وبائی ہیضہ کا ہوا جو اوس نواح مین ۱۸۲۱ع سے غارت کر رہی ہے وہ لوگ یہ کہہ سکتے ہین اور یہ بہترین وجہ کہ اگر ہمنے ایسے وقت مین جو نہایت مشہور اونکی تواریخ مین ہے اونکے دشمن غارت کن کو تباہ کیا جسنے مدت سے اونکی آرام اور آسایش کو تلف کیا تھا ہمنے موت یعنے مری

اونہین داخل کی یہ بیماری اول ہماری فوج مین بیچ شمالی ہند کے ظاہر ہوئی تھی اور گو ہمنے اول یہ خیال
غور کیا تھا کہ یہ بیماری صرف اونکو ہوتی ہے جو جادۂ اعتدال سے گذر جاتے ہین یا جنکو غذا ہموافق
یا پارچہ پوشیدنی حسب ضرورت میسر نہین آتے مگر ہمکو یہ امر جلدی منکشف ہوگیا کہ مری لحاظ کسی شخص کا
نہین کرتی اور راجہ اور کاشتکار اور ولایتزا اور ہندوستانی اور قوی اور ضعیف اور پر غور اور فاقہ کش
کوئی اوسکے اثر سے نہین بچتا مین اپنے چار رفیق دلی اور افسران کا ذکر کر سکتا ہون جو عین جوانی مین
اس بیماری سے تلف ہوگئے اور جو ریاست میرے زیر حکومت ہے اوسکے محلات مین دو جگہ اسکا
زور ہوا اور راجہ اودے پور نے تو صحت پائی مگر بوندی کے راو کے دن پورے ہوگئے اسمین نہایت
استقلال کے ساتھ تحمل کیا اور عین شدائد بیماری مین جب انسان کو نہایت تکلیف ہوتی ہے اوسنے
کبھی خودداری ہاتھ سے نہین دی بلکہ ہر وقت تکلیف مین اوسنے گفتگو درباره اپنی ریاست خورد کے کی
اور جمعیت خاطر ہدایت واسطے کارروائی آئندہ کے کی اوسنے خاص کر یہ خواہش کی کہ کوئی اوسکی رانی
اوسکے ہمراہ ستی نہو اور جب وہ دم واپسین پورا کرے تو ہمکو بوندی مین وہ لوگ طلب کرین کیونکہ اوسنے
لالجی کو یعنے اپنے پیارے فرزند کو ہماری گود دیا ہے جب ہم سفر گذشتہ مین بوندی مین تھے تو ہمکو نہی
آتی تھی جب ہمارے دوست نے کچھ رسوم ادا کیے کہ وباے مری اونکی دارالریاست مین نہ آوے اسکا
ذکر کرنا ہمنے اسوقت فروگذاشت کیا تھا اور نیز اون رسوم کا جو نائب اسی باسی کوٹہ کو محفوظ رکھنے
کے لیے ظہور مین لایا تھا مگر یہ فروگذاشت نہونی چاہیین یعنے اونھون نے برہمنان اور منجمان اور دیگر
واقفکاران منتر شاستر کو جمع کیا اور ایک بڑی پوجا کی گئی اور بلدان یعنے قربانی کی گئی اور حکم ہوا ہوم
یعنے جلاے وطنی نام مری زبان پر آیا مطابق اسکے ایک سواری اوسکے واسطے تیار ہوئی اور
علامات موتہ جسقدر ہوتی ہین وہ سب اوسمین رکھی گئین اوسکو سیاہ رنگ دیا اور دو جوڑی نرگاون
سیاہ رنگ اوسمین لگائے گئے تھیلہاے غلہ گاڑی مذکور مین رکھے گئے (وہ تھیلے بھی سیاہ رنگ کے
تھے) تاکہ بیماری مذکور گرسنہ نجاوے اور گاڑیان بھی سوگواری کی پوشاک پہن کر تھا اوسکے پیچھے
اور لوگ غل مچاتے جاتے تھے اسطرح مری کو چمبل پار پہونچا دیا اور بحکم گرو وہ پہر قدیم شہر کوٹہ مین
نہ رکھے فوراً جب ہمارے دوست مرحوم نے سنا کہ وہ اس دارالریاست سے باہر بوندی نکالدی گئی
اوسنے دانایان شہر کو جمع کیا اور کہا کہ تدابیر عمل مین لانی چاہیین جس سے وہ وہان نہ آوے مطابق اسکے

جسقدر آب گنگ میسر آیا جمع کیا گیا اور دروازہ وکھن سنّے رکھا گیا اسطرح کہ ایک ایک قطرہ اوسکا نیکلنا ہے تاکہ اوسکی برکت سے کوئی خرابی نہ آوے خواہ آب گنگ کم ہوگیا یا مری نے کچھ خیال اس متبرک پانی کا نہین کیا وہ آخرکار داخل محل ہوئی[1] +

مقام پونا یا پوہونا تاریخ ۲۵ – جولائی – دیروز نہایت تکلیف کا دن تھا ہم دارالریاست سے عین بارش مین سوار ہوے اور درمیان راستہ میترا اور راولی کے ہمنے دیکھا کہ ہمارا ہاتھی مرا پڑا تھا منزل درازاور واقعہ اتفاقیہ اور بار گران باعث مرگ اسکی ہوئی اس روز ہمنے نہایت تکلیف کھینچی اور شب کو اور بھی زیادہ

---

[1] ہمنے دیگر مقامات مین حال اس وبا کا تحریر کیا ہے جس سے واضح ہوگا کہ تمام ہندوستان مین یہ بیماری اسی نام سے مشہور ہے اور یہ کوئی عجیب نتیجہ ہماری کوشش ثبوت کا نہین ہے کہ ہندو لوگ تحریرات تواریخی موجود رکھتے ہین جنکی وجہ سے ہم نشان دے سکتے ہین کہ یہ وبا ہندوستان مین قریب دوسو برس سے ہے صفحہ ۸۹ کتاب انگریزی مین اسطرح تواریخ میوار مین درج ہے یہ سال کا سوجت کا یعنے سلاح بندی سپاہ مذکور اوسوقت مین ہوئی تھی جب سمت ۱۷۳۷ آخر ہوا اور سمت ۱۷۳۸ یعنے ۱۶۸۱ع شروع ہوا اس ہنگامے مین تلوار اور مری نے باتفاق میدان کو صاف کیا اور رم صاحب اپنی کتاب مین اسطرحکی بیماری کا ہونا ۱۶۸۴ع مین تحریر کرتے ہین کہ ہندوستان مین ہوئی تھی اور اس زور شور سے تھی کہ پانچ پانچ سو آدمی ایک روز مین فوج شاہی مقیم گوا مین تلف ہوتے تھے اور پھر تواریخ میوار جلد اول صفحہ ۴۹۰ کتاب انگریزی مین اسکا مذکور ہوا ہے کہ بیس سال پیشتر سے یہ وبا اتلاف مردم کرتی تھی یعنے سمت ۱۷۱۷ (۱۶۶۱ع) مین اس عرصہ بیس سال مین سے ہمنے اسکا ذکر ہندوستان کے جنوبی حصے مین اور بنگال ہند مین اور وسطی ہند مین کیا ہے اور یہ کچھ کم تعجب خیز حال اس بیماری کا نہین ہے اور ایسا ہی موافق وقت آجکی تاریخ تک اور اندر اوقات متفقہ اس عرصہ کثیر کے کہ قریب ۱۶۶۹ع کے اسطرحکی وبا اتلاف مردم ولایت انگلستان مین کررہی تھی ہمکو شبہہ نہین ہے کہ اور بھی سپاہ اس وبا کی بیچ بیانات شاعران یا تواریخ اہل اسلام مین دریافت ہون جب ہم خیال اوپر حالات مصری مذکورۂ بالا کے کرتے ہین اور یہ کبھی ہمارے خیال مین نہ آتا اگر مری ہمارے دروازے تک نہ پہونچی ہوتی ہمارے پاس کئی بیمار قریب المرگ ہین مگر کبھی خیال اوسکے قریب سے عائد ہونیکا نہین کیا اور اسکا ذکر کرنا بلا ثبوت قرار داد گو خارج از رحم دلی انسانی ہو مگر جو راست کہا جاے تو الزام دہندہ سے ہے اس ملک خارج از فہم مین خودبینی بہت سے ہے بغیر تعیناتی سپاہ گرد ہر ایک شخص کے اس دارالریاست مین اول راجہ اور دوسرے پوراس وبا کا مبتلا ہوا تھا اس سے ہمکو ایک دلیل حاصل ہوئی کہ اوسکا اثر بغیر الحاق اور صحت کے بھی پیدا ہوتا ہے ہم اب اعادہ اسکے بیان کا نہین کرینگے (دیکھو صفحہ ۶۸) اور وہ توجہ طلب ہے کہ تحریر ایک صحیح کی ہے یعنے اوسکی نہین ہے جو مبتلا اس بلا کا ہوا ہو +

تکلیف ہوئی شب کو ہواے سرد اس زور سے چلی کہ میخ ہاے خیمہ زمین ریگ سے اوکھڑ گئین اور خیمہ ہمارے اوپر گر گیا ہم چوب خیمہ سے بچ رہے اوسکے ایک جزو کو ہمنے پردہ خیمہ مین لگا دیا جس سے خفاے دم ہمارا نہوا گرد و پیش شور و غل رنج و الم کا سنائی دیتا تھا کچھ ہنسی آتی تھی اور کچھ رنج ہوتا تھا گھوڑے چھوٹ گئے اور شتر غل مچا رہے تھے ہمکو ایک طرح کا اطمینان اس سے ہوا کہ سب اسباب ہمارا قبل از طلوع آفتاب جمع ہو گیا گو سب تر تھا اور وزن دو چند اونکا ہو گیا تھا مگر ہم روانہ واسطے مقام پوہونا کے ہوے وہان ہمنے سنا تھا کہ یہانکی بہ نسبت آرام زیادہ ملیگا یہ راستہ ہمنے اسواسطے اختیار کیا کہ یہ ہمارا اخیر سفر واسطے دیکھنے ہماری اپنی شے قائم کردہ کے ہوگا یعنے دیکھنے بازار بھیلوارا کا مقام پوہونا ہے یا کبھی مقام زرریز تھا مگر برہمنان نے بوجہ مشیرو رانا بذریعہ ایک سند مصنوعی کے حاصل کیا ہے اور اپنا بیتیہ قائم رکھا ہے مگر اپنی بدنصیبی سے اونہون نے اپنی پاک گوہری کو داغ لگایا اور ایک وزد قاتل کو کسی وجہ سے پناہ دی لہذا مستوجب ضبطی ہوے اور ہمکو امید ہے کہ کوئی اور یا مرید ہوا ست نار تھا مندری چاند بہا سے کے عادی نہو ❊

مقام بھیلوارا تاریخ ۲۶ - جولائی - وہ دن نہایت مہربان ہوا اور اوسنے دو روز تک جملہ ظروف آب سمانی بند کر رکھے اور ہمنے نزک اور شان کے ساتھ اپنے اچھے شہر بھیلوارا مین قدم رکھا اور یہ دن ایسا عمدہ موسم گرما کا تھا کہ آفتاب ابر مین سے نکلتا تھا ❊

ہمارا استقبال مثل تکلفات ہندوستان کے ہوا جملہ باشندگان ہمراہ مہاجنان کلان اور اونکے آگے عورات اپنا اپنا کاسہ یعنے ظروف آب لیے ہوے ایک میل کے فاصلے تک ہمارے استقبال کو آئے اور اوس شہر مین ہمکو لے گئے جہان چند سال کا عرصہ گذرتا ہے کہ ایک بھی گھر آباد نہ تھا ہمارا گذر بازار کلان مین سے ہوا جملہ ساکنان ذی دول ہمراہ ہمارے تھے اور اونہون نے اپنی اپنی دکان مین قیمتی ریشمی پارچہ اور دیگر اشیاے نفیسہ ہمارے دکھانے کو آویزان کیے یہ طریق نسبت اپنے مربی کے مرعی ہوتا ہی اسطرح ہمکو ہماری خیمہ گاہ تک پہونچا کر رخصت ہوے ہمنے حاضری کھائی اور وہ لوگ پھر سہ پہر کو آئے چونکہ خیمے مین دہم حصہ اونکا بھی نہین آسکتا تھا لہذا ہمنے قنات اوسکی کھلوا دین اور جو آسکا وہ ہمارے سلام کو اور مبارکباد دینے کو اندر آیا ہر لحظہ ہمکو اندیشہ تھا کہ خیمہ ہمارے اوپر گر جاویگا کیونکہ صدہا ہاتھ ہر ایک رسی پر پڑتے تھے اور اپنی اپنی طرف اوسکو کھینچتے تھے اسوجہ سے کہ اونکو شوق تھا

کہ [illegible] صاحب [illegible] ایک [illegible] ہوتا ہے یعنے وقت اوس سوال اور میلیری
یا [illegible] گفتگو در باب تدبیر فوائد شہر کے اور کمی محاصل کے اور زیادتی آزادی تجارت
ملک [illegible] کی [illegible] کہ وہ مال کا محاصل [illegible] شہر پناہ کے دیا جاوےگا
[illegible] اس [illegible] کئی وجوہ [illegible] کے باعث انکار کیا ایک وجہ خاص یہ تھی کہ اوس دیوار سے
وہ آزادی آمد و رفت جو ہمارا منشا تھا ساقط ہو جاویگی اور بلا [illegible] کوئی آمد و رفت نہین کر سکے گا
[illegible] اون [illegible] کو طلب کیا جنکے سپرد کار محافظت اس شہر کا تھا اور روبرو جلد اجتماع کے اونسے کہا
آکو [illegible] حفاظت کی بہ نسبت اونکے ہونی چاہئیے اور وہ لوگ بجاے دیوار شہر پناہ بہیو آتے تھے
[illegible] ہمارے دوست رخصت ہونیکا ارادہ بھی دلمین نہین رکھتے تھے مگر ہمنے وہ تحفجات طلب کیے
[illegible] اونکے دینے کو رکھے تھے اور عطر پان بھی طلب کیا اور یہ علامت عمدہ اس امر کی ہے کہ
اب آپ [illegible] بعد اسکے وہ لوگ سب دعا دیتے ہوے رخصت ہوے اور کہتے تھے کہ
آپ کا [illegible] دوام رہے +
مقام [illegible] شاید ایک دلیل عظیم [illegible] ہین اوس تبدیلی کی سبب جو ہمارا اثر عظیم بیچ عرصہ قلیل
[illegible] کے بروے کار لایا ہے اور اکثر لوگون کو [illegible] قیاس معلوم ہوگا کہ اندر اوس عرصہ کے
ایک منڈی [illegible] قائم ہوا اور تین ہزار گھر جنمین بارہ سو گھر تجاران اور اہل حرفہ کے آباد ہون اور
بازار کلان دوبارہ تعمیر ہو جاے اجناس ہر شہر کی وہان دستیاب ہون اور ہنڈی ہر قدر روپیہ
ہر ایک شہر ہند کے نام وہان سے ملے اور یہ سب بخوش انتظامی اور خوش اسلوبی ہون گویا کہ یہہ
زمانہ ہاے [illegible] آہستہ آہستہ بروے کار آئے ہین اور ہمکو ایک اور دلیل یقینی سواے اوسکے
جو ہمکو حاصل ہوئی [illegible] استحکام اور عدم اتلاف انتظام قیام اس ملک کے حاصل ہوئی ہے اور بہت کم
حکمت یا عزم واسطے دوبارہ اخراج اپنے انتظام اور بہبودی کے عام بدنظمی اور تکلیف سے درکار ہے
ہمکو کچھ تامل اس کہنے مین نہین ہے کہ اگر اب وہ وقت نہ آیا ہوتا جب مداخلت بیچ امور ملکی میواڑ کے
ممنوع ہوا اور [illegible] کی ایک مرتبہ پھر روان کیجاے اور انتظام درست عمل مین آوے تو یہ مقام
منڈی کلان کل [illegible] ہوجاوے گا اور دس ہزار گھر اسمین آباد ہو جاوینگے یہ مقام ایسا ہی
لائق اجتماع ہونے کے ہے مگر جب ہم یہ یقین اپنے دلمین جاگزین کرتے ہین تو ہمکو اندیشہ اس امر کا بھی

کرنا چاہیے کہ جس عدم پاسداری کے سبب تنازعات تجاران طرفین جدید محل آسایش ہمارے ہو رہے ہو سکے گئے ہین معدوم ہو کر وہ سرد مہری اور فریب داخل ہونگے ہم کسیطرح گروہ ہمول سے علیحدہ نہین ہو سکتے ❊

ہمنے الوداع بھیلوارا اور اوسکے باشندگان کو بدعا سے بہبود کیا ❊

مقام بھیلوارا تاریخ ۲۸ - گو ہمکو فرصت کم ہے اور موسم بھی پھر خراب ہونے لگا مگر ہم اس درخواست محبت آمیز باشندگان بھیلوارا کو رد نہین کر سکے کہ ایک روز اور یا دو دن ہم قیام کرین اور بہرحال ہماری حالت مزاج اور مصروفیت مقتضی اسکی نہین ہوئی کہ ہم اون مہاجنان شہر مذکور مین ایک شیر ببر کے مانند بغیر تکلیف طبیعت کے ہو جاوین اور ہماری صرف جسمانی تکلیف کا معاوضہ بخوبی اس امر سے ہو گیا کہ ہمنے کلیتہً واقفیت ہر قسم اور ہر فرقہ کے باشندہ علاقہ ریاست سے حاصل کی ❊

مقام جہازپور تاریخ ۲۹ - منزل کلان بیچ بارش باران کے طے ہوئی جنگل مین پانی بھرا تھا اور راستے سب شکستہ ہو گئے تھے اور گو ہمنے زیادہ اسباب اپنے ہمراہ نہین لیا تھا مگر جسقدر جزوی ہمارے ہمراہ تھا وہ سب نہایت خراب ہو گیا تھا بہنگی والے ظروف باورچی خانہ کا مع بہنگی گر پڑا اور اسباب ٹوٹ گیا ہمارا گذرا دیراوس زمین سے ہوا جہان سال گذشتہ ہمارا مقام ہوا تھا اور جو واقعہ وہان ہوے تھے اونکا کچھ کچھ حال دوبارہ ہمارے دل مین آیا ہم اسیطرح نزدیک لینے برلب چشمہ تھے رانا نے نقارہ بند کیا اور کئی روپیہ کی زعفران چڑہانے کا وعدہ مندر جین اور وشنو مین واسطے ہماری صحت کے کیا ہمارا قرابت دار کپتان وا صاحب بعد جدائی چند روز ہمارے پاس واسطے لینے رخصت اخیر کے آیا مگر ہمنے ڈاکٹر صاحب سے کہا کہ ہماری راے مین صاحب موصوف غلطی پر تھے اور ہم یہان پھر اون خرابیون کے اور تکالیف کے واسطے آئے جنسے ہم تھوڑا عرصہ ہوا بھاگ کر چلے گئے تھے اور جنکے بسبب اکثر ہمارے ہمراہی ما ورائے بیچارے کیری صاحب کے لاچار ہو گئے تھے ❊

مقام بوندی تاریخ ۳۰ - ایک اور منزل دراز نے ہمارا سفر اختتام کو پہونچایا اور باوجود کثرت بارش کے ہماری ملاقات کے واسطے تین میل دیوان اور رئیسان کلان آئے اور ہمنے بلالحاظ کثرت بارش باران جہانگیری کی جلد بیشتر روانہ ہوے کہ ہمارے نزدیک آنے کی اطلاع دین مگر ہمارا وفادار

دوست قدیم مہاراجہ بکرما جیت جسکی صفائی اور دیانت داری نسبت امور متعلقہ اوسکے مالامت گوئی دیکھکر ہم اوسکا بڑا لحاظ کرتے تھے وہ ہمارے برابر پہلو بہ پہلو سوار چلا اور جو جو انقلاب ہوئی تھی اونکا ذکر کرتا گیا اور جو اندیشہ نسبت رام سنگہ صغیر سن کے منجانب ارادہ ہاے غرض آمیز اون لوگون کے تھا جو بظاہر بتابعت مین حاضر تھے سب بیان کیا اور اوس جہاندیدہ سپاہی نے کہا کہ آپ ہم سب لوگ خوب جانتے ہین اور کسی شخص کے سخن پر زیادہ ترا عتبار نہ کرنا چاہئیے کاوہ یہ سب کلمے اسطرح کہتا تھا کہ بخوبی فہم مین آتے تھے کیونکہ کسی تحریص سے اوسکو ترغیب اوسکے سازش مین شریک ہونے کی نہین ہوسکتی تھی اور نہ وہ اوس اعتبار کو ضایع کرسکتا تھا جو اوسپر واسطے حفاظت اوسکے صغیرسن راجہ کے رکھا گیا تھا گو اوسکو سواے اس خطاب کے کوئی عہدہ جلیلہ یا نیکنامی کی امید نہتھی کہ اوسکا نام بکرما جیت نمک حلال مشہور تھا ٭

کچھ لحاظ اوس شان و شوکت تماشا کے نہین ہوا اور وہ گذر گیا اسکا تذکرہ تمام و کمال سابق ہو چکا ہے گو یہ ایک موقع پر ایک نہ ایک شے بیدا اوس مقام سے نظر آتی تھی جہان سے محلات خوش اسلوب نگاہ مین آتے تھے مگر چونکہ آج صبح وہ کچھ نمودار ہوسکتی اونسے پیدا تھی اور ہر ہیچ سے علامات سوگواری نمایان تھی اور اوسکی ہیئت ایسی نظر آتی تھی جیسی اونکی تھی جو اوسمین سکونت رکھتے تھے مگر چونکہ ہمکو مناسب تھا کہ جلدی یہ ظاہر کرین (اسی وجہ سے ہم نے یہ روز مین ایسے موسم خراب مین اودے پور سے بوندی پہونچے تھے) کہ دیکھو کس طرح کا خیال بہبودی اپنے رانجگان صغرسن کا گورنمنٹ انگریزی کو ہے ہم تیز قدم بجانب محلات اوسی پوشاک سفر مین سوار ہوے تاکہ ملاقات کرکے رسوم تعزیت بوجہ وفات راجہ کے ادا کرین ٭

ہمنے دیکھا کہ راجہ صغرسن اور اوسکا بھائی گوپال سنگہ ایک دربار معقول مین بیٹھا ہے اور جب ہم دیگر ملازمین کے پاس سے گذرے جو دونون جانب ستونہاے بارہ دری کے استادہ تھے تو ہمنے دیکھا کہ صورت الم کی اور امید کی اونسے پیدا تھی جب اونھون نے ہمکو سلام کیا اور گو طریق تعزیت محبت کو بوجہ غم کے ظاہر نہین ہونے دیتے مگر اس مجمع مین ہمنے استقلال طبیعت مانا جو واسطے عزاداری کے بانتظار آمد اوس شخص کے بیٹھے تھے جو واسطے تعزیت پرسی اور تسلی اور تشفی کرنے کے آتا تھا اور جس سے دلکو تقویت کی امید تھی گو ہم واقف طریق رسوم ماتم سے نہتھے جو وقت حضرت داؤد سے جو واسطے تشفی

ہاں لیسر بادشاہ اولادین کے ہنگام وفات والد بادشاہ مذکور کے گئے تھے اور جو ایک نقل ماتم داریکی تھی مگر اوسکی صورت اس موقع پر تبدیل ہوگئی تھی جب ہم شریک ماتم رئیس قوم ہارا ہوے ✚

ہمنے وہ رنج بیان کیا جو ہمکو حادثہ وفات راجہ سے ہوا تھا اور اوسمین ہمنے یہی کہا کہ جناب گورنر جنرل بہادر بھی اسکے شریک ہونگے اور یہ بھی کہا کہ یہ ایک صورت اطمینان کی ہے کہ اوسکا جانشین لیئق ہے اور اوسکے عالم صغرسن مین گورنر جنرل بہادر بجاے اوسکے والد کے بیچ ہر ایک امر بہبود کے رہینگے اور بیچ اسطرح جلد ہی سے ایفاے وعدہ امور ریاست اور دوستی کے مطابق وصیت نامہ اوسکے والد مرحوم کے ہمنے اظہار رنج اور توجہ خاص گورنمنٹ بیچ بہبودی روز افزون بوندی کے کیا اور کہا کہ شکر خدا کا ہے کہ وہ وقت اب گذر گیا جب صغرسنی اوسکے باعث تخلل بہبودی ہوتی اور اب یہ واقعہ اور بھی دوچند فکر اور توجہ ہماری گورنمنٹ کی مبذول کریگا اور ایسے ہی اور بھی کلمات زبان پر آئے جنکا اعادہ ضرور نہین راجہ صغرسن نے بطرز پسندیدہ اور گفتار حمیدہ جواب دیا اور اس کلمے پر ختم کلام کیا کہ میرے والد نے مجکو آپکی گود ڈالا ہے اور میری بہتری آپ کے اختیار مین بالیقین تصور کی ہے بعد ازان چند ہدایات دیگر رئیسان کو کرکے ہم اوس مقام پر آئے جو واسطے ہمارے قیام کے مقرر ہوا تھا اور جو زیادہ فاصلے پر محلات سے نتھا یہان ہمنے ہر شے ضروری اور آسائش کی باتین شایستہ آراستہ اور آمادہ پائی اور ہمنے ابھی اپنی پوشاک بھی تبدیل نہین کی تھی کہ خبر دی گئی کہ کھانا تیار ہے جو ہمارے واسطے راجہ نے بھیجا تھا اور اوسنے ہماری زیادہ توقیر کے باعث ایک برہمن کو اول ہی بھیجا تھا کہ آکر ہمکو خبر دے اور راستے مین پانی چھڑکا یا گیا تھا تاکہ کوئی بدی نزدیک نہ آسکے ✚

باب دہم

رسوم راج تلک — لیاقت ذاتی راو راجہ اور اوسکے بھائیونکی — تلک لگانا — تلک اول مصنف کتاب ہذا نے بحیثیت نائب گورنمنٹ انگریزی کے لگایا — رسوم — پیغام والدہ راجہ — بلونت راو گوترا والا — نہورا — وزیر — اختیارات اور مزاج ان دونون عہدہ داران کے — انتظام جو مصنف کتاب ہذا نے کیا — ملاقات اور گفتگو ساتھہ رانی کے — تحریری اور تواریخی تلاش مصنف — مالگذاری بوندی — اوسکی امید آئندہ — روانگی بجانب مقام کوٹہ — حالات فروع خرد مقام ہارا — راوتا — طریق تسکار بہروتی ✚

ماہ اگست تاریخ پنجم ــ رسوم راج تلک راو راجہ صغر سن ملتوی رکھی گئی تھی جب رانی والدہ اور راجہ نے ہمارا ارادہ بوندی مین آنے کا حال سنا تھا ــ اور جو ساون کی تیج نزدیک تھی لہذا یہ قرار پایا تھا کہ دوسرے روز اوسکے تلک لگایا جاویگا اور چونکہ ایام درمیان رسوم تعزیت اور رسوم تہنیت کے ان ریاستون مین تھوڑے ہوتے ہین لہذا یہ بدین تصور کیا جاتا ہے کہ کچھ بھی آثار غم شریک رسوم اس روز خوش کے کیا جاوے جو نزدیک قوم ہارا کے سب سے زیادہ خوش روز ہے اور جسمین تمام شہر شرکت کرتا ہے رانی والدہ نے ایک پیغام ہمارے پاس بھیجا کہ ہم بھی ہمراہ اوسکے فرزند کے شریک میلہ تیج ہوون اس دعوت کو ہمنے نہایت خوشی سے منظور کیا اور رانی والدہ نے ہم سے یہ بھی کہلا بھیجا کہ یہ ایک رسم ہمارے ہان مین ہے کہ جو نزدیک تر رشتہ دار یا کوئی راجہ قرب و جوار ہوتا ہے وہ ایسے موقع پر بارہ روز کے بعد وفات کے تعزیت دار کو فہمایش کرتا ہے کہ وہ علامات غم والم ترک کرے مطابق اسکے ہمنے ایک پوشاک رنگین اور ایک دستار اور سرپیچ مرصع تیار کراکر بھیجدیا اور کہلا بھیجا کہ راجہ کو فہمایش کرو کہ اب دستار سفید دور کرے مطابق اس فہمایش کے راجہ وہ پوشاک پہن کر دربار مین آیا اور ہمین اوسکے ہمراہ قدیم محلات بوندی قدیم مین گیا کیونکہ ایسے مقام مین اب تک یہ خوش روز کہا جاتا ہے ✣

راجہ خرد سال ہارا کا نام رام سنگہ تھا اس نام کا ایک راجہ زبردست اس خاندان مین ہو گیا ہے اوسپر نیلم اوسکار کھا گیا تھا اور راجہ سلف نے اپنی جریدہ نمک حلالی پر اپنے خون سے بیچ میدان دہولپور کے مہر کی تھی یہ راجہ اب گیارہ برس کی عمر کا ہے رنگ رو گورہ ہے اور چہرے سے آثار زندہ دلی اور ہوشیاری پیدا اور اوسکی طبیعت ایسی مستقل اور بردبار ہے کہ ایسی عمر مین صرف ممالک مشرقی مین نظر آتی ہے گویا لڑکپنا اوسکا برادر جو دوسری رانی سے ہے چند ماہ اس سے خرد ہے بہت ہوشیار اور جسم سے چالاک اور رنگ رو صاف ہے اور کچھ ایک داغ چیچک چہرے پر نمایان ہین ایک تیسرا لڑکا اور ہے چار سال کی عمر کا اور یہ کنیز منکوحہ سے پیدا ہے مگر اوسکی تربیت بھی مثل اونکے با عزاز اور تکریم ہوتی تھی مگر اب چندان لحاظ اوسکا نہ ہیگا ✣

سواری بڑے دہوم دہام سے تھی رئیس اور اوسکے ہمراہی خوب آراستہ اونکے اسباب جملہ نو تیار اس روز کے واسطے بنے تھے اور باشندگان بھی اچھی اچھی پوشاک پہنکر تھے اونکو دیکھکر نہایت خوشی حاصل ہوتی تھی ایسی خوشی بوندی مین کبھی سو برس سے نہین ہوئی تھی درحقیقت ہمکو بھی یقین نہ تھا

اور ہمارے نزدیک یہ امر ممکن بھی نتھا کہ چار سال کے عرصہ مین ایسی تبدیلی بشرہ اور تعداد باشندگان مین
بروے کار آوے بعد قیام چند منٹ کے ہم رخصت ہوے تا کہ ہمارے قیام سے کچہ تامل لوگونکو اظہار
خوشی خاطر مین جو ایسے روز نمایان ہوتی ہے نہو (دیکھو حال روز تیج کا بیج جلد اول انگریزی صفحہ ۵۰۹ کا) +
روز دوم واسطے راج تلک کے مقرر ہوا تھا کپتان وا صاحب جو بوجہ ظہور فساد ریاست مقام
اودے پور سے بماہ دسمبر گذشتہ کوٹہ بھیجے گئے تھے آچکے روز ہمارے پاس واسطے شرکت جلسہ کے
آگئے گو بوجہ ناموافقت آب وہواے کوٹہ جو اس موسم مین وہان بہت خراب ہوجاتی ہے نہایت
زبون حال مین تھے ہم بمقام راج محل جہان جملہ اولاد دیو بنگو کو راج تلک لگایا جاتا تھا گئے ہر ایک رستے مین
جدہر سے ہمارا گذر ہوتا تھا جوق جوق باشندگان جو بخوش پوشاکی جمع تھے ہمکو بخوشی خاطر سلام اور مبارکباد
دیتے تھے اور معلوم ہوتا تھا کہ جو مشقت منجانب مختار گورنمنٹ محافظ نسبت اوسکے راجہ خردسال کے
ظہور مین آتی تھی اوس سے اونکو نہایت اہتزاز دل حاصل ہوتا تھا صحن پائین او گرد محلات کے بھی جملہ
ملازمین ہارا بہ کثرت جمع تھے اور جب ہم سواری سے اوترے تو وہ باآواز بلند لفظ جے جے زبان پر لائے
اور اندر محل کے بھی جہان راجہ خردسال پوجا کرتا تھا اور اوسکے گرد پوجا کراتے تھے اجتماع بکثرت تھا
وہان ہمنے اوسکے بھائی مہاراجہ گوپال سنگہ اور بلونت سنگہ گوترا والا اور رئیس درجہ اول بوندی
اور رئیسان کیترین اور تہانا اور مسن بکرماجیت اور نیز قابل ادب رئیس ڈوگری (فرزند سری جی) عموی کلان
راجہ خردسال کو دیکھا ان لوگون نے جملہ انقلابات جو ملک مین واقع ہوے تھے دیکھے تھے لہذا وہ
قدر اغنیت حال کی خوب جانتے تھے اس مسن کی زبان سے جسکو دونون وقت بہبودی کی یاد تھی
یہ لفظ سنکر نہایت اطمینان اور خوشی خاطر حاصل ہوتی تھی کہ شکر پرمیشر کا ہے کہ وہ اپنے ملک کی پھر
آزادی اور اختیارات سرخودی دیکھنے کو زندہ رہا تھا اسطرح ہم گفتگوے دلاویز باہم کرتے رہے جبتک
پوجا وغیرہ محل مین ہوتی تھی جب محل مین پوجا ہوچکی تو ہمسے لوگون نے کہا کہ راجہ خردسال کو لاؤ
اور مسند پر جو اس موقع کے واسطے مقرر تھی بٹھاؤ اس عرصہ مین اکثر رسوم مذہبی ادا ہوئین اور پروہت
اور بلیس خاندان کو اپنا گرو منظور کرکے راجہ نے اونکی پیشانی پر تلک لگایا اس ملک سے وہ مستحق
اسکے ہوے کہ راجہ کی پیشانی پر تلک لگاوین اور اوسکو حکم دہرم شاستر سے آگہی دین جسکے مطابق وہ
آیندہ حکومت قوم ہاراکی کرے راجہ خردسال نے ان جملہ رسوم کو ساتہ عجیب درستی اور قاعدہ کی او خوداری

انجام دیا اور جب یہ جملہ رسوم ادا ہو چکین مجمع کھڑا ہوا اور اونھون نے ہمکو کہا کہ راجہ کو گدی پر لے چلو جو
ایک شامیانے کے نیچے جہان سے نظر صحن بیرونی پر اور زیادہ تر شہر پر پہونچتی تھی لگی تھی چونکہ وہ
بلند زیادہ تھی اور راجہ خود وہان پہونچ نہین سکتا تھا لہذا ہمنے اوٹھا کر اوسپر بٹھا دیا اس عرصہ مین
گرو جو کام کرتا تھا ایک رکابی لایا اوسمین صندل سودہ اور عطر رکھا تھا ہمنے اپنی میانہ انگشت تر کرکے
اوسپر پیشانی راجہ کے تلک لگایا بعد ازان اونکی کمر سے تلوار باندھی اور کلمہ مبارکباد منجانب اپنی
گورنمنٹ کے زبان پر لایا اور بآواز بلند تاکہ جملہ حضار گوش زد کرین یہ کہا کہ گورنمنٹ انگریزی کبھی اپنی
توجہ دلی جملہ امور سے جو باعث بہبودی بوندی اور خاندان راجہ خردسال کے ہونگے نا مرعی نہین رکھیگی
یہ سنکر آواز شور و غل منظوری مجمع حضار سے جو بنجوش لباسی وہان حاضر تھے بلند ہوئی اور سلامی توپ کی
آواز جو قلعہ تاراگڈھ سے سر ہوئی پہاڑون سے دوبالا ہوئی بعد ازان ہمنے جواہرات مثل سرپیچ اور
ہار مروارید اور دہکدہکی پہنائی اور اکیس کشتی شال وغیرہ پارچہ نفیسہ کی پیش کین اور ایک ہاتھی اور دو گھوڑے
نہایت عمدہ مع ساز و سامان مکلف جنمین سے ایک کا ساز نقرہ تھا اور دوسرا ملمع کا اونٹ کا بھی مخملی
زرکاری تھی وسط صحن مین زیر شامیانہ لاکر کھڑے کیے گئے یہ ایک خلعت لائق اور موافق مرتبہ
دونون فریق کے یعنے دینے والے اور لینے والے کے تھا یہ جملہ رسوم ادا کرنے کے جنکے واسطے ہمارے
دوست قدیم مہاراجہ بکرماجیت نے ہمکو ترغیب عمل مین لانے کی دی تھی اور اپنی طرف سے مبارکباد
دیکر بوجہ اسکے کہ مین اوسکے والد کا دوست اور اوسکا محافظ تھا رخصت ہوا تاکہ اور رئیس وہان آکر
اور دیگر رئیسان خاندان جمع ہوکر اوسی قسم کے مراسم ادا کرین کیونکہ تلک کرنے کے وقت وہ اوسکی
گدی نشینی کا اقبال کرکے اپنی متابعت اور نمک حلالی کا وعدہ کیا کرتے ہین ہمارے پاس گوپال سنگھ
برادر راجہ آیا جسنے بے ساختہ ہمسے کہا کہ اوسکا کوئی مربی سواے ہمارے نہین ہے اور جو رئیس بعد
اداے رسوم واپس آئے اونھون نے ہمکو مبارکباد دی اور کہا کہ جو رسوم ہمنے ادا کیے تھے وہ اونکے
حسب دلخواہ تھے اور ہر ایک رئیس نے ہمکو بحیثیت مختار حکومت اعظم نذر دی بعد ازان ہمنے مہاراجہ
اور مہاراکو سلام کیا اور ہم وہان سے رخصت ہوئے اور راو راجہ بعد ازین مع سواری موجودہ جملہ
معابد شہر اور مقام سلو مین گیا اور وہان پیشکش ادا کیے ✦

دوسرے روز ہمارے پاس پیغام رانی صاحبہ والدہ راجہ کا اس مضمون کا آیا بعد انتیس لینے دعا کہلا بھیجا

که اونکو نهایت تعجب ہے که ہمنے اب تک کوئی پیغام اونکے پاس نہین بھیجا جس سے اونکی تسلی اس رنج
و محن مین ہوتی اور جس سے وعدہ اونکی اور اونکے فرزند کی حفاظت کا کیا جاتا اور یہ که ہرچند اونکو
اس امر مین عدم اطمینان نہین ہے مگر پیغام تسلی بخش ہوتا بجواب اسکے ہمنے کہلا بھیجا که ہمنے جو غلطی کی
صرف بنظر خلاف طبع ہونے کے تھی اور ہم منتظر صرف اس اطلاع کے تھے که ہمارا پیغام بھیجنا اونکے
مرغوب طبع ہوتا اور اونکو معلوم ہے که ایسے امر مین ہمکو جسقدر دقت عائد ہے خصوصاً اس وجہ سے که
ہم اپنے ملازمت ایسی حالت مین کام نہین لیتے جب ہم خدمت دیوان وغیرہ سے دے سکتے ہین
اور چونکه ہمکو اندیشه پسند کرنے کسی ایک کا اونمین سے ہے لہذا اگر وہ یعنی رانی صاحبہ اون چار ونکو منظور
کرین تو ہم ایک معتبر یعنی اخبار نویس اونکے ہمراہ کرکے اپنا پیغام اونکے پاس بھیجین اونکا تفکر ایسمین
بے وجہ تھا کیونکه علامات بے انتظامی کو مغلوب ہو گئی تھین تک کلیتہً نابود اور معدوم نہین ہوئی تھین
اور اونکو اندیشه بلند نظری اور مفسدہ پردازی رئیس اعظم بلونت راو کوٹرا والا سے تھا جو تمام
عمر راجہ مرحوم کے ایک خار اونکے پہلو مین تھا یہ بدکردار مگر شجاع راجپوت نے عرصہ قریب بارہ
سال کا گذرتا ہے که حملہ کرکے روز روشن مین مقام تھنوا کو لے لیا تھا یہ مقام خاص قلعہ بوندی کا ہے
اور کئی مرتبہ گو اوسکے واپس لینے کا ارادہ ہوا مگر اوسنے بتقبل عظیم شکست دیکر اب تک خلاف رائے
راجہ اپنے قبضہ مین رکھا اور اعتبار اپنی فوج پر اور کمک مرہٹہ پر رکھتا تھا اور دراصل اگر ذریعہ
طلبی مین انقلاب نہوجاتا تو وہ ہرگز متابعت طلبی حاضری نہین کرتا اور نہ بغیر طلب کے وہ آسکتا تھا
اور اب بھی اوسکے آنے سے جسقدر تعجب ہوا اوسیقدر اندیشه بھی تھا بلونت سنگه کا بوندی مین آنا
اکثر رئیس کہتے تھے که مثل انقلاب زمانہ ہے کیونکه یہ سنکر اوسقدر تعجب اور اندیشه نہین ہوتا اگر
کوئی کہتا که ایک شیر جنگل سے واسطے مبارکباد دینے راجہ کے آیا ہے رانی صاحبہ اپنے دیوان
بھورا شنبھو رام سے راضی نہ تھی اور اوسکا مالک مرحوم تھا کیونکه چند روز قبل وفات راجہ کے اوسنے
اپنی ناراضامندی ظاہر کی تھی جب اوسکو حکم ہوا تھا که اپنا حساب مال پیش کرے اور منتظر اسکے که ان
اشخاص کے روبرو نگرانی رہے راو راجہ مرحوم نے گورنمنٹ انگریزی کے صاحب اجنٹ کو محافظ ریاست
اور اوسکے فرزند کا تاسن بلوغ اوسکے نامزد کیا تھا اور رانی صاحبہ والدہ راجہ نے عاجزی سے
درخواست کی که اوسکی خواہش کے مطابق عملدرامد ہو خوش نصیبی سے جہان چند آدمی ایسی بھی تھی

جنپر اعتماد کیا جاتا تھا خصوصاً مسمے گوبند رام جو وکیل حاضر باش صاحب اجنٹ تھا یہ شخص سادہ مزاج اور دیانت دار اور نیک نیت تھا گو برابر ہیورا سکے بیچ لیاقت اور فریب کے نتھا اور دیا بہا سے بھی ایسا ہی تھا جو قلعہ دار تارا گڈہ کا تھا اور وہ مثل اپنی قوم کے اطاعت مجسم ہے اور ایک چندر بھان نایک بھی تھا جو ایک کم درجہ سے مرتبہ مصاحبت اور ذی اختیاری کو پہونچا تھا اور چونکہ تیز اور ذبان پذیر اور وفادار تھا لہذا وہ بطور روک کے اوپر ہیورا کے رکھا گیا تھا تاکہ کچہ ہوشیاری ہیورا کی پیش رفت نہو اور دو خواجہ سرا سے محلات بھی اسی قسم کے تھے یہ دونون ملازم معتبر تھے اور خوب واقف جملہ امور ریاست سے تھے +

ایسا سامان میرے اختیار مین تھا اور اسقدر معتبر آدمی کافی واسطے اس چھوٹی ریاست کے تھے مطابق وصیت راجہ مرحوم کے اور درخواست رانی صاحبہ والدہ راجہ حال کے صاحب اجنٹ نے کلیتہً تنظیم اختیارات ان اہلکاران مین کی ممانعت اس امر کی فرمائی کہ آمدنی ریاست کی شامل آمدنی تجارت ذریر نہو اور حکم دیا کہ آیندہ وہ روپیہ کشن بندر یعنے خزانہ محل مین رکھا جاوے اور ایک ترکیب چک یعنے سید وغیرہ کی واسطے آمدنی اور خرچ کے مقرر کی اور چارونکو فرداً فرداً اور بالاجمال ذمہ دار حساب کتاب کا کیا مگر اوسنے بالکل تبدیلی نہین کی اور کسیکو موقوف یا نارضی نہ کیا گو اون لوگون کو ترقی دینے سے جو ریاست مین دیانت دار مشہور تھے اوسنے اور بھی استحکام اونکی نیک نیتی کو بخشا اور اونکو موقع وسیع اوسکے کام مین لانے کا دیا مگر اوسکی ترکیب عام پسند تھی بعد از اس انتظام کے بڑی فکر رانی کو واسطے جانے بلونت راو کے تھی اور چونکہ اوس سے تکرار نسبت اس فکر کے کرنا بیفائدہ تھا اوسنے یہ کہا کہ جب رسوم تلک ختم ہوجائین تو ہر ایک رئیس اپنی اپنی ریاست کو رخصت کیے جاوین اور ہم بروقت موقع دربار دوم اون لوگون کو بتا دینگے کیا اونکو کرنا چاہیے اور اونکو تفہیم کرینگے کہ رسم قدیم کو ملحوظ رکھنا پر ضرور ہے اور یہ سب بخوبترین وجہ عمل مین آیا +

گو دن راکھی کا آخر ماہ حال مین تھا مگر والدہ راجہ صغرسن نے ایک راکھی خاندانی بھٹ یعنی گرو کے ہاتہ سے ہمارے پاس بھیجی یہ علامت بھائی کی ہوتی ہے یعنے رانی صاحبہ نے ہمکو اپنا بھائی منظور کیا تو صغرسن راجہ ہمارا بھانجا یعنے پسر ہمشیرہ ہوا اس علامت محبت کے ساتہ رانی کے معرفت دیوانون کے

ایک خواہش ظاہر کی کہ ہم محل مین جاکر اوس سے ملاقات کرین اوسکو چند امور نسبت لالجی کی بہبودی کے کہنے ہین اور وہ جملہ امور دوبدو گفتگو مین خوب طے ہونگے بلاشبہہ ہمنے اپنی استرضا ظاہر کی اور بہورا اور خواجہ سرایان معتبر کو ہمراہ لیکر مین گیا اور قریب تین گھنٹہ کے گفتگو ساتھ ہماری ہمشیرہ مقبولہ کے رہی ایک پردہ درمیان تھا اوسکی گفتگو عقلمندی کی اور مدلل تھی اور اوسکی گفتگو سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ خوب واقف کارروائی حکومت سے اور ہر ایک شخص کی نیت سے تھی اور ان جملہ امور مین اوسنے گفتگو نہایت صفائی اور قطعی کی اوسنے بالتخصیص انفصام کار کو پسند کیا اور کہا بوجہ اس روک باہمی کے اور بباعث اسکے کہ ہمکو نہایت خیال جملہ امور متعلقہ حرمت و آبروے بوندی کا ہے اوسکو بالکل اطمینان ہوا اور اب اوسکی کوئی خواہش باقی نہین رہی وہ یہ بھی زبان پر لایا کہ اوسکو اعتبار ہماری دوستی کا نسبت مرحوم کے جو ہمارا نہایت لحاظ کرتا تھا ہے ہمنے اس اثنا مین اکثر امور اوسکی ہدایت کیواسطے بیان کیے اور اوسکو نصیحت کی کہ ایسی غلطی مت کرنا کہ اون صلاح کارون سے خط کتابت اور صلاح جوئی کرے جو کچھ تعلق اغراض رکھتے ہون یا حایل ہون اور سب سے مقدم یہ ہے کہ رؤسا کو جمع کرکے اور اونکی معمولی صلاح کے موافق حکومت بانفصام نہ کرنا ہمنے ظاہر کیا کہ مطلب اوسوقت مین بخوبی حاصل ہوگا جب وہ اپنی خواہش کا اظہار دوسرے پر نہین کرینگے مگر اوسوقت جب چارون دیوان موجود ہون اور صلاح دی کہ وہ اپنی راے مستحکم کے موافق کارروائی کرے اور جملہ تفکرات نسبت بہبودی اپنے فرزند کے ترک کردے اور ہمیشہ یاد رکھے کیا ہماری گورنمنٹ نے واسطے رفاہ بوندی کے کیا ہے اکثر اوقات اس گفتگو مین بہورا چلا جاتا تھا پس رانی کی زبان برابر چلتی تھی شاید عطر پان اور اوسکی اسیس یعنے دعا کی جو معرفت ایک سہیلی کے اوسنے ہمارے پاس بھیجے اوسنے ہمکو رخصت کیا اور یہ کلمہ باربار زبان پر لاتی تھی کہ مت فراموش کرو کہ لالجی اب تمھاری گود مین یعنے متبنے ہے +

مین اپنے ہمراہیان کے ساتھ واپس آیا گفتگو سے مین نہایت خوش تھا اور رانی کی لیاقت اور خیالات سے ایک لحاظ میرے دلمین نسبت اوسکے پیدا ہوا یہ رانی جیسا ہمنے سابق بیان کیا ہے قوم کی راٹھور ہے اور خاندان کشن گڈھ واقع مارواڑ سے یہ سب مین خرد منجملہ چار رانی ہاے بیوہ راو راجہ مرحوم ہے مگر رتبہ مین بڑی ہے کیونکہ وہ والدہ اور محافظ راجہ صغر سن کی ہے +

ہم بمقام بوندی مین نصف ماہ اگست تک مقیم رہے اور ایک طریق رسم اور ہدایات نیک ریاست کو دیکر
ہم وہان سے روانہ ہوے بروقت رخصت یہ نصیحت کی کہ ہم آپ کو مختار واسطے نگرانی بہبودی راجہ
تا بسن شانزدہ سالگی جو شروع سن بلوغ قوم راجپوت مین شمار کیا جاتا ہے تصور کرین اور یہ اختیار
بحیثیت اجنبی گورنمنٹ متصور نہین کرین بلکہ بر بکذرہ خواہش راجہ مرحوم اور باستر نگرانی کا پرواز تصور
فرماوین اور یہ مشتہر کیا کہ اونکو تعجب نہ کرنا چاہیے اگر ہم ہر سال اوسکے حساب بجت کا تا بسن بلوغ
راجہ کے مخاطب کیا آپ اور یہ بھی ہم نے اونکے دلنشین کیا کہ وے کے محاورہ مستعملہ مین جو وہ اوسوقت تک کام
لایا تھا جب یا یہ نسب نقشا رکھنا نامہ اس ریاست کو وہ اراضی دلائی جو مدت سے اونکے قبضے سے
باہر تھی یعنے اب پھر ہمارے چشمہ تالاب طغیانی کرینگے اور پھر ایک مرتبہ کنول کے پھول پانی کے اوپر
نظر آوینگے وہ بھی اس اصطلاح کو فراموش نہین کر گیا تھا اور اوسنے مع اپنے شریک اہلکاران کے
اقرار کیا کہ وہ کوشش بلیغ بروے کار لاویگا درمیان چند ہمارے قیام کے ہمارے پاس اکثر پیغام
راجہ صغر سن کے معرفت طلائی جریب یعنے دہاہا سے کے ساتہ القاب ماموں صاحب کے آتے تھے
اسی عرصے مین اوسنے ہمارے پاس نمونے اپنی تحریر کے دیوناگری اور فارسی کے بھیجے گو فارسی مین
صرف وہ قاعدہ یعنے الف بے لکھتا تھا اور وہ گھوڑے پر سوار ہوکر اوسکو ہمارے خیمے کے سامنے
پھیرتا تھا اور خیال اور فکر اوسکو اس امر کی تھی کہ ماموں صاحب یعنے ہم اوسکی سواری کی نسبت کیسا خیال
کرتے ہین بعدازین ہمارے پاس رانی والدہ راجہ حال آئی اور مبارکباد دی کہ لالجی نے اول مرتبہ
خوک صحرائی کا شکار کیا یہ ایک فعل یہان ایسا تھا کہ اس موقع پر جملہ قوم ہارا خیرات دیتے تھے یہ رسم
اوس رسم کو یاد دلاتی ہے جو جوانان ملک میڈین کی نسبت ہوا کرتی تھی یعنے جب تک ایسا جوان
خوک صحرائی قتل نہین کرتا تھا اوسوقت تک وہ قابل تذکرہ درمیان مجمع کے نہین ہوتا تھا ❊

جب ہم شریک ایسے جلسون کے ہوتے تھے اور اعانت امور ملکی مین دیتے تھے ہمارے
وقت فرصت مصروف بیچ حاصل کرنے اوس آگہی کے اقوال قدیمہ یا تحریرات حال سے تھے جس سے
تواریخ گذشتہ اس خاندان کی منکشف ہو اور ہم اس غرض سے مقبرہ یعنے جاے مدفن خاندان ہذا اور
دیگر مقامات مشہورہ کو جا کر دیکھتے تھے اور ہر طرف آدمی بہ تلاش تحریرات کندہ کے روانہ کرتے تھے
یہ طریق ہمارا نہایت تعجب خیز دربار بوندی کو تھا اور وہ کچھ خیال نہین کر سکتے تھے کہ ہم اسقدر توجہ

اس کام مین کیون کرتے ہین ✣

اب تک آمدنی خالصہ بوندی کی تین لاکھ روپیہ سے زائد نہین ہے اور ابھی کچھ عرصہ درکار ہے جب آمدنی خالصہ اور دیہات جاگیرداری پانچ لاکھ سے زائد پیدا ہوگی اور منجملہ علاقہ خالصہ کے اسّی ہزار روپیہ سالانہ بابت اوس علاقہ کے گورنمنٹ انگریزی کو دیا جاتا ہے جو قبضہ سندھیا مین تھا اور جو اوسنے بروے عہدنامہ سنہ ۱۸۱۸ع چھوڑ دیا تھا باوجود قلت آمدنی کے راو راجہ مرحوم ہر صیغہ اپنی حکومت کو نہایت عمدہ ہیئت پر رکھتا تھا اوسکے پاس سات سو سوار ذاتی اور پٹیت کے تھے اور مع فوج قلعداری کے اوسکے گولہ انداز اور (جلبی) بارہ اتواپ کے قریب دو ہزار سات سو پیادگان تنخواہدار یہ جملہ قریب تین یا چار ہزار آدمی تھے اور بابت مصارف محلات اور اہلکاران ریاست اور تنخواہ فوج قلعداری علاقہجات علیحدہ تھی جنکی آمدنی اسکے مصارف کو مکتفی تھی اب امنیت بلا انفصال مطلوب تھی یہ بوندی اپنی حالت درست بیچ رجواڑہ مین پیدا کرلیتی ✣

مقام رونا تاریخ ۱۹ - نومبر - تاریخ ۱۴ - ماہ اگست ہم واسطے کوٹہ کے روانہ ہوے اور ہمکو دریافت ہوا کہ فروع خرد قوم بارا وہ آسایش اور آرام نہین رکھتی تھین جو بوندی مین تھا مگر ان امور کا ذکر ہم اس مقام پر نہین کرینگے صرف اسقدر بیان کرتے ہین کہ تین ماہ گذشتہ نہایت تکلیف کی ہماری زندگی کی تھی[۵۱] منازعات باہمی اور وفات دوستان و رشتہ داران لعزّو ہیضہ اور ہم جملہ نہایت ضعیف اور ناتوان بوجہ تپ لرزہ و فکر درکان سفر سے تھے ✣

یہ مقام رونا جسپر ہمارا مقام ہے اون امور تقویت دل کی یاد دلاتا ہے اسی مقام پر ہمنے قیام بیچ فوج کشی سنہ ۱۸۰۴ع کے بیچ وسط آمد و رفت افواج دوست و دشمن مین کیا تھا[۵۲] ✣

۵۱ واسطے بیان ان واقعات کے دیکھو باب یازدہم تواریخ کوٹہ ✣

۵۲ اسی مقام سے ہمنے بیس نفر بندوقچی اپنے ہمراہی سے بمعیت دو سو نفری کارپردار کے اور دو شتربان کے واسطے منتشر کرنے ایک گروہ پنڈاراکے جو ہماری فوج سے شکست کھاکر آئے تھے بھیجے تھے مگر ہمارے گروہ خرد نے فوج کمکی سے پیش قدمی کی اور جب وہ قریب دشمن کے پہونچے اونکو دریافت ہوا کہ بجاے پانچ سو نفری کے وہان پندرہ سو نفری دشمن کی تھی مگر وہ کسیطرح بیدل نہین ہوے اور چونکہ یکایک یہ اونپر جا پہونچے اونھون نے ساٹہ گولے ایک مرتبہ قبل از طلوع آفتاب سر کیے اور اسطرح اونکو منتشر کر دیا بعد ازان ہر ایک دشمن غارتگرون کے گھوڑون پر سوار ہوکر اور ایک ایک شتر بار اپنے ہمراہ لیکر وہ

چونکہ ہم اب نزدیک خاص رستہ ہرونی سکے تھے راج رانا نے کہا کہ وہ ہمکو وہ ترکیب دکھاتا جسطرح وہان بڑا شکار ہوتا تھا وہ مقام تجویز ہوا جو ایک سلسلہ برابر اوس سلسلہ کوہ کے چلا جاتا تھا جو ہرونی کو مالوہ سے علیحدہ کرتا ہے بوقت سہ پہر جو وقت مقرر ہوا تھا ہمراہی اکثر افسران فوج ہیچ (جنہین

چوبیس گھنٹہ کے عرصہ مین واپس آتے اس روز اونھون نے ساٹھ میل راہ طے کی اور اپنی تعداد نفری سے قریب چار چند نفری دشمن کی قتل کی کوئی فعل اب تک اسقدر کاشت محتاجی دلاوری کا مع گروہ غارتگران کے وقوع مین نہین آیا تھا جیسا اس موقع پر اونسے ظہور مین آیا کیونکہ وقت صبح جب تاریکی فرو ہوئی اور اونھون نے دیکھا کہ کسقدر تھوڑی آدمی تھے جنھون نے اون کو روفرار کیا تھا کہ کالی سندہ مین چلے گئے تھے قریب چار سو نفری اونمین کی پھر آئی اور حملہ آور ہوئی مگر ہمارے سپاہی گھوڑون پر سے اوترے اور جب وہ لوگ پستول کی مار پر آئے اونھون نے ایک مرتبہ بنادیق سرکین جو کافی برچھی بردارونکے اوٹھا دینے کو تھی اس موقع پر جو شور و غل ہوا اوس سے اونکی دوستی معلوم ہوئی اور جب ڈیرے سے باہر اونکو مبارکباد دینے نکلے تو دیکھا کہ فوج کا رپرداز بھی اور درختون پر تماشہ بین بیٹھے تھے کہ ایسے تھوڑی گروہ فتحیاب کی مداخلت دیکھین جو مال لٹیا لٹیرون کا لاتے تھے مال لٹیا فروخت ہوکر زر قیمت اوسکا ہر ایک سپاہی پر منقسم ہوا اور اسقدر تھا کہ فی نفر کو چھہ یا آٹھہ مہینے کی تنخواہ برابر ملا مگر یہی صرف انعام نہین ملا بلکہ لارڈ ہسٹنگ بہادر نے جملہ افسران غیر متعہد کو اور چند نفری سپاہ کی ترقی کی اور سب کی تنخواہ زیادہ کردی ✽

اس مہم کا نتیجہ عجیب و غریب تھا وہ لوگ ملکیہ جو اب تک شامل پنڈارا کے اپنے شریر راجہ کو لوٹنے کا ارادہ کرتے تھے جملہ اسباب پنڈارا جو چھوٹ گیا تھا اور اونکو ملا لیکر قیام گاہ کارپرداز پر لائے اور چونکہ کارپرداز کبھی مال لٹیا اپنے خزانے مین جمع نہین کرتا تھا لہذا اوسنے وہ جملہ اسباب ہمارے خیمے پر بھیجدیا کہ جو مناسب ہو اوسطرح وہ صرف مین آوے مگر ہمنے بھی جو یہ خیال کیا کہ ہمارا استحقاق اوسپر نہین پہونچتا ہے تجویز کی کہ ایک پل اوس روپیہ سے بنام لارڈ ہسٹنگ صاحب تیار کیا جاوے اوسمین ہر ملک کا اسباب تھا اکثر کنٹھہ وغیرہ زیور تھے اور سکہ ہر ایک عہد کا (جیسے سلسلہ بادشاہان مغلیہ کا معلوم ہوسکتا تھا) اور پانچ یا چھہ ہزار مویشی ہر قسم کی تھی کارپرداز نے ہماری تجویز پسند کی ایک پل پندرہ محراب کا اوپر دریا کے بجانب مشرق کہ جہان دریا ایک ہزار فیٹ عریض تھا بنایا گیا اور گو اسقدر خوبصورت نہین ہے جسقدر مضبوط اور کارآمد ہے مگر وہ یادگار اوس سپاہی شجاع اور صاحب تدبیر افسر کا رہیگا جسنے ہندوستان کو پنڈارا کی دست برد سے آزاد کیا تھا اب وہ تعریف انسانی سے بہت آگے ہے کیونکہ اب وہ زندہ نہین ہے مگر مصنف کتاب ہذا کو ناز اپنے اوپر اس بات کا ہے کہ اوسنے یہ امر تجویز کیا اور اوسکا نقشہ بنایا اور اوسکی نگرانی تا اختتام عمل مین لایا جس سے نیکنامی اوسنے حاصل کی ✽

ایک ہمارا قدیم دوست میجر پرایس تھا ہم شکارگاہ کو روانہ ہوے یہ نصف راہ بلندی پر تعمیر تھی اوسکی
چھت پٹی ہوئی تھی اور دیوار بنی تھی جسپر شکاری اپنی بندوق رکھدیتے تھے یہان ہم کچھ دیر منتظر رہے
کبھی کبھی ہرن نظر پڑتے تھے آخرکار آواز شکاریان ہمارے گوش تک پہونچی اور وہ رفتہ رفتہ مبدل
بشور و غل ہوئی اور نقارے بجتے تھے اور سب طرح کی آواز مختلف آنے لگی کئی قسم کے ہرن کودتے
ہوے وحشت زدہ آتے اور چلے گئے اور اونکے بعد نیل گاے اور بارہ سنگا برنگ سرخ اور داغدار
چند صحرائی خوک بھی گذر گئے آخرکار جب شکاری نزدیک پہونچے تو ایک گروہ حیوانات کا جمین چند
سیاہ رو سے چرنج نظر آتے اور یہ کھڑے ہوگئے جب اونھون نے دیکھا کہ اونکے دونون طرف آتش
تیز ہے اس گروہ مین مگر کوئی بشر نتھا جس سے ہمکو ایک گونہ نا امیدی ہوئی مگر عجیب و غریب سگ صحرائی
چند آدمیون نے دیکھا اور بازار قتل گرم ہوا اوسکا نتیجہ اول ہمکو کم معلوم ہوا مگر بعد ازان ہمنے اپنے
خیمے پر آکر دیکھا کہ چھ شتر بار ہرن ہر قسم کے رکھے ہین ہمارے دوست میجر پرایس نے اس ترکیب کی
جو شکاریون کے مانند نہ تھی اور جو واسطے مالکان صحرا کے عمل مین لاتے تھے تعریف نہین کی اور
گو بہت بہتر ایک شخص کیواسطے ایک مرتبہ کرنے کے تھا مگر بعض خیال کرتے ہین کہ شکار خوک برچھے سے
خوب ہوتا ہے بہرحال یہ ایک خوش تماشا تھا وحشت حیوانات کی اور اونکی ناموافقت بیچ اجتماع
مجبوری کے اور شور و غل اور آواز باجہ چار ٹپالن آئیتی جنھون نے ہمراہ معمولی گروہ شکاریان کے
ہوکر ایک ایک زنجیرہ بلندی کوہ سے گھاٹی مین ہوکر دوسرے کوہ مقابل کی بلندی تک بنا دیا تھا
اوس سے وہ اثر دلمین پیدا ہوا جب کارپرداز خود وہ شور و غل سنکر جو وہ خود آپ دیکھ نہین سکتا تھا
کہ بآسانی اوسکا دفع ہونا مشکل تھا یہ شکار ایک قسم کی جنگ خرد ہے اور وہ بالکل خالی اندیشے سے
بھی نہین ہے خصوصاً ہمکا نیولونکو مگر ہمنے کوئی واقعہ نہین سنا ہمنے بوٹی دار پارچہ نیل گاے کا کھایا وہ
مثل موٹے گوشت گاو کے تھا ❊

یہ بیان ہے کہ کسی نہ کسی طرح شکار مین ریاست کا دو لاکھ روپیہ سالانہ صرف ہوتا ہے کارپرداز کے
ملازم سرکاری دوامی حسب تفصیل ہین پچیس[۲۵] نفر شکار دو سو ہنکا نیوالے پانچ سو نفری بروقت موقع ضرورت
رکھی جاتی ہے مگر اصل مصارف دعوت مین ہوتا ہے جو بعد شکار ہوتی ہے ہزارون آدمی اکر
کھاتے ہین اور انعام اون لوگون کو دیا جاتا ہے جنسے کارپرداز خوش ہوتا ہے یہ ایک طریق

اور سنے اختیار کیا تھا جس سے قوم بارا اوس سے راضی رہتی تھی وہ اس امر مین فتحیاب بھی تھا مگر تعجب یہ ہے کہ گو ایسا موقع دستیاب ہوتا تھا مگر کوئی ایسے شخص سے فراغت حاصل نہین کرتا تھا جسنے اسقدر عرصہ تک اونپر زیادتی اور ظلم کیا تھا +

اب ہم ذکر کارپرداز کا ملتوی رکھتے ہین ہمارا ارادہ ہے کہ اس عرصہ مین جب تک ہمارا و میوار سے واپس آوین ہم دورہ مالوہ بالامین کرین جہان ہم چمبل کا گزرنا بیچ جنگل متراکم پچپل کے دیکھین گے +

باب یازدہم

گذر مکندرا ۔ تماشا بالا سے گھاٹ سے بیچ پچپل کے ۔ نشانات جو بنجارہ لوگ لگاتے تھے ۔ مکانات اتیت جوگی ۔ اونکی صورت متوحش ۔ مصنف کا چیلہ ہونا ۔ سردار مقام ۔ اوسکا بیان اصل بزرگ سیندیا سے ۔ سدر کلان بڑولی ۔ خیالات نسبت اوسکے تعمیر کنندہ کے ۔ مقام بڑولی +

ہم قبل از طلوع آفتاب روانہ ہو کر بیچ گھاٹی مشہور مکندرا[1] کے گذرے اور ایک نظر اوپر رستہ میدان مالوہ سنکے ڈالی اس گھاٹی سے ہم جلدی بجانب دست راست پھرے اور دامن مین اوس سلسلہ کوہ کے گذرے جو ہروتی کو مالوہ سے علحدہ کرتا ہے یہ ایک میدان واضح ہے اور کوہ اسطرح دونون جانب سے آتے ہین کہ بیچ مین ایک گوشے کے طور پر بنجاتا ہے اور یہ گوشہ وہان ختم ہوتا ہے جہان راستہ اوپر کوہستان پچپل تک جاتا ہے +

آفتاب اوسوقت طلوع ہوا جب ہم بلندی کوہ کو طے کر چکے تھے لہذا ہمنے ایک گھنٹہ اوس برج قیام کیا جو واسطے حفاظت قبرہاے کوہ کے بنا ہے اور پچھلی گھاٹی پر نظر کی نگاہ دونون جانب قدرتی دیوار سے رکی ہوئی تھی جنکے بیچ مین اکثر مواضع آباد تھے اور نگاہ وہان تک جاتی تھی جہان تک حد نگاہ بجانب مشرق تھی ہمنے اس سطح زمین بالاے کوہ پر گذر کیا جو چڑھائی پر تھی اور جسمین جنگل بہت تھا اور جب ہم شروع نشیب پر پہونچے تو آفتاب نے اوس سد نگاہ کو دور کیا جسمین سے ہمنے ابھی گذر کیا تھا اور شعاع آفتاب جنھونے گذری تو اوسنے قلعہ بھینسرور کو روشن کیا اور قلعہ جدید وانگر موا اوس تاریکی سے جسمین مثل سفید بقعہ کے نظر آتا تھا جو اوسوقت تک تہمار مین موجود تھی +

---

[1] درا دراصل دوار تھا جسکے معنی سدراہ یا گذرگاہ یا راستہ یا دروازہ ہے اور مکند نام کرشن کا ہے مکندرا اور دوارکاناتھ ایک ہی معنی رکھتے ہین یعنے راستہ یا دروازہ کرشن کا +

ہم ایک قدرتی راستے سے اوترے پہاڑ یہان بالکل صاف تھا نہ کچہ مٹی تھی اور نہ سبزی چھوٹے ستون یا تختی سنگ بلاکندہ جو ایک انبار سنگ کے بیچ مین رکھی جاتی تھی علامات قتل گاہ اوسوقت کی تھی جب راجہ بھیل اپنا محصول مسافرون سے اپنے علاقے مین لیتا تھا مگر وہ نشان بنجارون نے واسطے راہنمائی اپنے ٹانڈا کے مقرر کررکھے تھے کیونکہ اوس جنگل مین راستہ نتھا جو ہم زیادہ نشیب مین گئے اور ہمارے چارون طرف جنگل اور پہاڑ ہوگیا برج بہنیسرور ہماری نظر سے غائب ہوگئے اور جب ہم نیچے گھاٹی کے پہونچے اول جسپر ہماری نگاہ پڑی وہ ایک مکان فقیرونکا تھا جسکو رئیس بہنیسرور نے بنوایا تھا اوسکو جہلکا کہتے ہین ہمارا گذر اس تنہا مکان کے قریب ہوا جسکی چھت پہ ایک گروہ فقرا آگ کے گرد شعاع آفتاب مین گرم ہوئے کو بیٹھے تھے اونکی صحرائی صورت موافق دیگر اشیاے گرد ونواح کے تھی اونکے جمے ہوے بال اور داڑہی یعنے ریش وبروت نے کبھی پنجہ شانہ نہین دیکھا تھا اونکے تمام جسم پر بھبوت لگی تھی اور جو ایک پارچہ اونکی کمر کے گرد بندہا ہوا تھا اوس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ ایسے ایک گروہ کے متعلق ہین جنکو انسانیت کا کچہ خیال ہے اونکی عمر بیچ پیشۂ پرستش حجر بہوج کے گذرتی تھی اور اونکی بسر چند قطعات زمین کی پیداوار سے ہوتی تھی جو رئیس بہنیسرور نے اس مقام پرستش کے مصارف کے واسطے عطا کی تھی اور یا اوس سے جو اونکے مربی یا شہر والے اور مسافر اونکو دیتے تھے رئیس اس مقام کا جو کچہ ایک زندہ دل تھا مگر صورت اوسکی بھی مثل اونکے صحرائی تھی اور جسکی عمر قریب ساٹہ برس کے ہوگی ہمارے پاس دعا دینے آیا اور حکم چاہا مگر اوسنے اول مجکو اپنا چیلا بنایا اور بھبوت کا ٹیکا میری پیشانی پر لگایا یہ بھبوت اوسنے ایک ڈاک کی پتونکو دونے مین سے نکالی تھی اور ہمنے اس امر کو بسنجیدگی منظور کیا یعنے ٹیکا لگانے دیا یہ مسن آدمی معلوم ہوا کہ ایک کتاب روان قصص گذشتہ کی ہے اور اوسکی گفتگو نہایت طول طویل ہوگئی جس سے طبیعت کو وقت ہوتی لگی مداخلت اور قطعہ کلام اوسکا بیکار تھا وہ رئیس بھی کہتا جاتا تھا اور بلغرض اسکے کہ تواریخ حکومت ایامان سلف پر گفتگو پہونچے ہمنے بمجبوری شروع گفتگو ابتداے پیدایش دنیا سے کی اور دیوتاؤنکا حال بیان کرکے جنگ ہاے سُر اور اسور اور دیوتا اور دیت جو پورانون مین ہین مذکور کیے اور افسوس سیتاجی کا جب اوسکا لنکا جانا رہا تھا اوسکا لیجانا راون کا اور حملہ حال جنگہاے متکاثرہ جو اوسکے دوبارہ لینے کے واسطے وقوع مین آئی تھین بیان ہوئین جب آخرکار نسب نامہ خاندان شروع ہوا

مگر اس عجیب شخص نے جملہ حالات اور مختلف مورثان اور بنّایان بنا سے خاندانہا سے وت وراے دکوملوت واہریا وسیسودیا زبانی بیان کردیا اس سیسودیا پر آکر وہ خاموش ہوگیا اور ایک قصہ ہمنے بیان کیا جس سے وجہ تسمیہ اس گروہ کے نام کی معلوم ہو ہم اوسکو ذیل مین تحریر کرتے ہین جو ایک نمونہ واقفیت حالات تواریخی اس گوشہ نشین کا ہے +

اس جنگل مین ایک قدیم رانا سے چتور نے ایک گوٹ یعنے دعوت شکار کی اور جو شکار اوسنے کیا تھا وہ دعوتیون کو کھلایا چونکہ خود نہایت گرسنہ تھا اوسنے شتاب زدگی سے ایک پارچہ گوشت نگل لیا اوس گوشت مین ایک قسم کی مگس لپٹی تھی وہ بھی حلق مین چلی گئی اور اوسکے سینے مین جاکر نہایت تکلیف دینے لگی طبیب طلب ہوا اوس دانا بید نے خفیہ حکم دیا کہ کسی گاوکا ایک کان کا ٹکڑا کاٹ لاؤ اوس سے صرف رانا کی جانبری ہوگی جب یہ حرام پارچہ آیا بید مذکور نے اوسکو ایک باریک پارچہ سفید مین لپیٹ کر اور ایک ڈورا اوسمین باندھکر رانا کو دیا کہ اوسکو حلق سے نیچے اوتارلے جب وہ سینے مین پہونچا تو مگس مذکور اوسپر آکر جم گئی اور اوسکے ساتھ بذریعہ ڈور کے باہر کھنچ آئی بید کو بہت کچھ انعام ملا مگر رانا کو نہایت تعجب اس معالجے سے ہوا تھا اور اوسنے اصرار کیا کہ علاج اور ادویہ بیان کرے جب اوسکو معلوم ہوا کہ ایک پارچہ گوشت حرام اوسکے لب مین یعنے دہن مین گیا تھا اوسنے عزم کیا کہ ایسا سخت پاداش اوسکا کرنا چاہیے جیسا گناہ عظیم ہے اور حکم دیا کہ سیسہ گرم کرکے پلایا جاے مطابق اس حکم کے ایک ظرف آتش پر رکھا گیا اور اوسمین آدہ سیر سیسہ پگھلایا گیا گو اوسکو کہا گیا کہ اوسکا گناہ نادانستہ ہوا ہے اور معاف ہو جاے گا مگر اوسنے نہ مانا اور کشادہ دلی سے وہ سیسہ حلق سے نیچے اوتار دیا مگر خیال کرنے کا مقام ہے کہ سیسہ مذکور مثل آب سرد اوسکی حلق سے اوتر گیا اوس روز سے نام اس فرقے کا اہریا سے سیسودیا ہوگیا وہ مسن جوگی اس قصے کو اوس یقین کے ساتھ معتبر تصور کرتا تھا جسطرح وہ اپنی موجودگی پر اعتبار رکھتا تھا ہمنے بھی اوسکو حکم دیا کہ ایسے ایسے بیانات کرتا جاوے جب تک ایکایک مندر بروہلی کا پتون مین سے جو اوسکو گھیری ہوی لیتے تھے نمودار ہوا انقلاب عظیم نظر آیا کچھ عرصہ سے ہمارا راستہ اوپر کنارہ ایک ندی خرد کے چلا جاتا تھا جسنے ایک تہ پہاڑ مین بنالی تھی اور اوسپر ہم چلتے تھے اور وہی ندی گویا ہماری راہنما اس مندر کی تھی جب ہم نزدیک اس مکان متبرک کے آئے اب بھی اوسی ندی پر چلتے تھے ہم ایک سطح مسطح پر پہونچے جسپر

درختہاے کلان کو روا درانبہ کے تھے اونپر کبھی آرہ یا تبر نہین لگا تھا ہم فوراً گھوڑے سے اوترے
اور زینے پر چڑہکر مندر کے صحن تک پہونچے اوسکی عجیب اور رنگارنگ کی کاریگری کا بیان غیر ممکن ہے
ہان البتہ قلم نقاش کچھ کام کر سکتا ہے مگر اسمین بھی محنت اور مشقت بہت ہوگی فن تعمیر معلوم ہوتا ہے
کہ یہان ختم ہوگیا اور ہمکو شاید یہ اول مرتبہ ہے کہ ہمارے دلمین یقین خوبصورتی تعمیرات ہند منقش ہوا
ستون اور چھت اور باہر کی پوشش جسمین ہر ایک پتھر مثل ایک مندر خرد کے تھا اور ایک اوپر
دوسرے کے رکھا ہوا تھا اور آخر مین ایک کلس اوسپر بنا تھا جسپر ہماری توجہ مائل ہوئی جو کندہ ہر ایک
ستون پر تھا اوسکے بیان کرنے کو ایک دفتر چاہیے اور سب مندر باوجود قدامت کے عمدہ حفاظت مین
رہا ہے یہ بباعث دو وجہ کے ہے ایک تو وہ کوہ متصلہ سے جو نہایت مضبوط سنگ ہے کندہ کیا گیا ہے
(اوسمین کندہ کرنا بھی نہایت دشوار ہے) اور دوسری نظر اسکے کہ اہل اسلام کو ایک وجہ انکی
قاعدۂ بت شکنی سے اصراف کرنے کی ملی اونھون نے کل مندر کو سنگ مرمر سی ایسا سخت پیوند دیکر
بنایا کہ جہان نہایت صدمہ موسم کا پہونچتا تھا وہان البتہ وہ کہنہ ہوگیا تھا مگر وہان بھی کنارے
اوسکے ایسے صاف اور تیز ہوگئے تھے گویا کل کے روز وہ تیار ہوے تھے ؛

مندر کلان مقام بروی شیوکا تھا جسکی علامات ہر جگہ نمودار ہین وہ ایک رقبہ قریب دوسو پچاس گز
مربع مین تعمیر ہے اوسکے گرد ایک دیوار سنگین ناتراشیدہ اور بلا مصالحہ کی بنی تھی اس دیوار کی باہر
درختہاے کلان ہین اور اکثر مندر خرد اور چشمۂ متبرک ہین اول جو چیز اس رقبے مین پہونچکر نظر پڑی
ایک منیار تھا جو زمین پر سے تعمیر کیا گیا تھا اور اوسکے گرد ایک مار کلان کندہ تھا اور اوسکے سر پر
ایک پردہ کندہ تھا دروازہ جواب ویران ہوگیا ہے نہایت عجیب ہوگا جو چیز اب باقی اندر
پڑی ہے نہایت دلچسپ ہے منجملہ انکے ایک چیز سالم تھی اوس سے خوبصورتی اور ذوق فن
ظاہر تھا اصل مورت اوسمین شیوکی ہے اور اونکی شکتی یعنے پاربتی جی کی مع اونکے ہمراہیون کے
شیوکی مورت ایک کنول کے پھول پر کھڑی ہے اور مار بطور ہار کے گرد اوسکے گلو کے پڑے ہین
اوسکے دست راست مین ڈورو ہے اور چونکہ یہ دیوتا جنگ کا ہے لہذا اسکی آواز سے وہ جنگ آورونکے
دل بڑہاتا ہے اوسکے دست چپ مین کھپر ہے یعنے کھوپری آدمی کی اسمین وہ خون مقتولان
نوش کرتا ہے باقی دو ہاتھ اوسکے شکستہ ہوگئے ہین اس سے پیدا ہے کہ اہل اسلام بھی جلسے بہ فعل

منسوب کیا گیا ہے اس فن کا لحاظ رکھتے تھے ہماچل کی دختر اپنے سوامی کے دست چپ کیطرف
ایک کھوسے پر کھڑی ہین بال سر کے حلقہ در حلقہ بنے ہوے اور گوشوارہ سیب کے زیب گوش
تھے ہر ایک عضو اونکا ایسا صاف اور مناسبت کے ساتہ بنا تھا جو خاص فن ہنود کا تھا اور وہ
طریق فنون جدید مین نہین ہے دونون کے جسم پر زیور اور آراستگی پھولون سے بنی ہے کوئی قسم
پارچہ کا نہین بنا ہے مستحکم اور مردانہ صورت بابا آدم کی (یہ ہمنے ایک راجپوت سے سنا کہ وہ مہادیو
کو کہتا تھا) مختلف نازک اور زنانہ ہیئت اوسکی شکلی سے تھا ہار اور کنول کے پھول باہم پیچیدہ
بخوش اسلوبی اونکے سر پر تھے اوپر اس مندر کے خانہ بکثرت بنے ہوے ہین اور اونمین تصاویر
رکھی ہوئی ہین نہایت عمدہ اونمین ایک صورت گراس کی ہے یعنے تصویر شیر کی جسکے سر پر شاخ
بنی ہوتی ہے اور ہر ایک خانہ کے بیچ مین حد فاصل پھول کے ہار بنے ہین نہایت نزاکت اور
خوش اسلوبی سے اونکو ترتیب اور ترکیب دیا ہے یہ جانور ایسا عمدہ بنا ہے کہ لائق فن ملک یورپ کی ہے
منجملہ دیگر تصاویر کے اکثر سر شکستہ ہین ایک تصویر ایک عزت گزین کی ہے جو ستار بجا رہا ہے اور اوسکے
اوپر کے خانے مین دو ہرن اس صورت سے بنے ہین کہ گویا وہ کھڑے تھا سنتے ہین کپتان واحناحب
ایک تصویر کے کھینچے مین مصروف ہین اور اونکی راے اتفاق ہماری راے کے ساتہ بیچ اس امر کے
کرتی ہے کہ یہ ایک نمونہ لاثانی فن تعمیر کا ہے اونکے کچھ ٹکڑے بھی پڑے ہین خصوصاً سر اکثر
تصاویر کے ہین اور وہ اگر ولایت کے کنووا پر رکھا جاوے تو کچھ بد صورت نہ معلوم ہو یہ جملہ
تصاویر ابھری ہوئی ہین جسے کہ تختی سے بالکل جدا معلوم ہوتی ہین اس ٹکڑے پر جو اٹہ فیٹ کر
تین فیٹ تھا اصل تصاویر قریب تین فیٹ کے تھین ✣

وسطی حصہ اوسکا قریب تمام و کمال کے ہے یعنے پورا ہے اور قریب بارہ فیٹ سے تین فیٹ کا ہے
یعنے بارہ طول مین اور تین عرض مین اوسپر بھی تصاویر اوسی قسم کی بنی ہین اور اکثر اونمین کی سبھکت لوگونکی
ہین جنکے پاس اونکے آلہ نوازندگی بھی بنے ہوے ہین گویا وہ تعریف اور توصیف شیو اور پاربتی کی
گاتے ہین نزدیک اندر دروازہ کے ایک مندر خرد جیر بھوج کا ہے اسکو بھی اہل اسلام نے ناقص کر دیا ہے
دو ہاتھہ شکستہ کر دیے ہین بھیل اسکو دیوی بتاتے ہین اور نہایت اندیشہ و لیں رکھتے ہین اسیوجہ سے اوسکی
پیشانی پر بہت سیندور ملا ہوا ہے ✣



مقام بردلی حصہ عمارت شکستہ کہنہ - ج ۲ - ۵۲

بجانب چپ اصل مندر سے گذر کر ایک اور مندر قریب تیس فیٹ بلند ہے وہ مندر راسٹ ماتا یعنی اٹ بہوجی دیبی کا ہی مگر اہل اسلام متعصب نے اسکے جملہ ہاتہ شکستہ کرڈالے ہین اور سر بھی جدا کر دیا ہی وہ ایک دیت مہا سور نامی کو دباتے ہوئے کھڑی ہے اور اوسکا سر کچہہ فاصلے پر رقبے مین پڑا ہے اور شیر سواری دیبی جی اب تک اوسکو پکڑے ہوے کھڑا ہے جوگنی اور اپسرا جنکا ذکر راجپوت کی اشعار جنگ مین ہوتا ہے بہی ہوئی ہین +

بجانب راست مندر ترمورتی[1] کا ہے بیچ مین چہرہ برہما کا ہے مگر خراب اور شکستہ کیا ہوا ہے اور چہرہ بشنو کا بھی اسی حالت مین ہے جو محافظ دنیا ہے مگر چہرہ شیو کا جو ناس کرنیوالا ہے صحیح اور سالم ہے تاج جو اس ترموری کے سر پر ہے صحیح اور سالم ہے اور نہایت عمدہ بنا ہوا ہے فن حکاک اس سے زیادہ نہین ہو سکتا گروہ مارہا ے سیاہ پیشانی شیو پر مثل زلف زیب دے رہے ہین یہ سب ایک گرہ مین بندھے ہوئے ہین اور اوسکے بیچ مین سر ایک مردے کا بطور زیور لگا ہوا ہے تاج پر نہایت عمدہ اور اکثر اقسام کی کاریگری کی ہوئی ہے ایک مین دو گھوڑے شانہ بشانہ چسپان اور پھر علیحدہ ہو کر ایک مردے کے سر کے ساتہ دونون شامل ہو گئے ہین ایک بازو سے شکستہ ایک گد یعنے جانور مردہ خوار کی جانب نشان دیتا ہے جو جانور اوسکو کھانے آتا ہے اور مارہا ے سیاہ ناس کرنے والے کی گردن اور ہاتہ مین لپٹے ہوے ہین اور دہان مہادیو نیم وا ہے اوسمین ایک دانت اور زبان نظر آتی ہے اور زبان اسطرح پیچ کھاتے ہوتی ہے کہ اوسکو دیکھکر خوف معلوم ہوتا ہے القصہ یہ سب عمارت عظیم ہے اور مورتین اوسمین ساڑہے چہہ چہہ فیٹ بلند ہین تصویر مہبت اوبھری ہوئی ہین یہ سب اس لائق ہے کہ اونسے خاکا لیا جاوے +

اب ہم اصل مندر کے قریب پہونچے یہ مندر اٹھاون فیٹ بلند ہے اور قدیم طرق کا بنا ہوا ہے جیسے قدیم مندر شیو کے ہوتے ہین گنبد یعنے مشہ جسمین دیوتا کی مورت ہے اور جسکے اوپر سکہر لگا ہوا ہے مربع اکیس فیٹ ہے مگر منڈپ اور جملہ تعمیر اوسکی چوالیس سے اکیس فیٹ ہے ایک نقشہ اسکا تیار کردہ مسمے گھاسی کاریگر کا (یہ شخص بمقام اودے پور روزانہ محنت مثل خیاط اور نجار اور دیگر اہل حرفہ کے کرتا ہے) خوب آگہی اسکی ہیئت کی دیگا گو اوسکی خوبصورتی اور خوش اسلوبی اوسمین سے

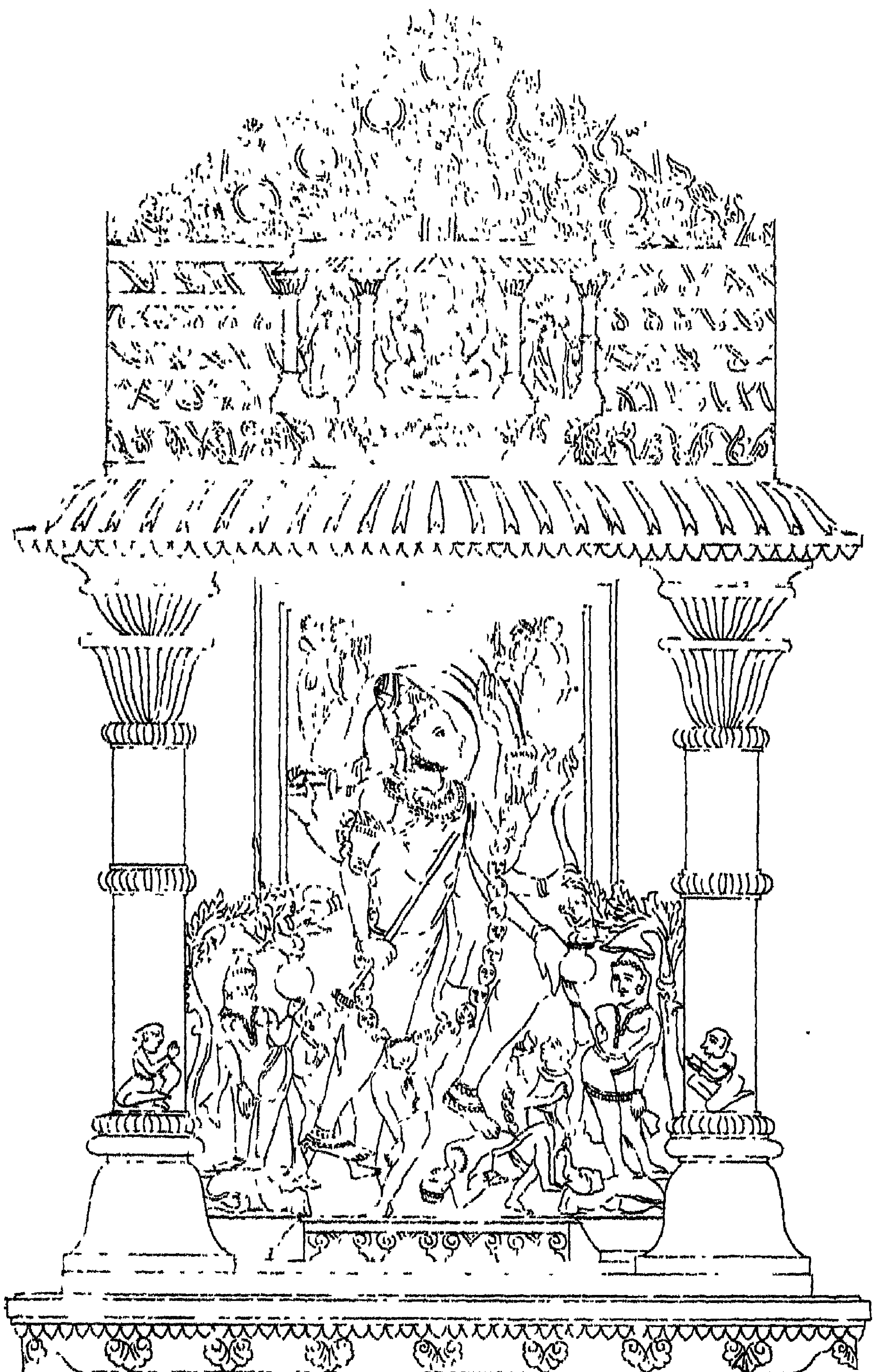
[1] ترمورتی کی صورت ایسی تہی کہ ایک سر مین تین چہرے برہما بشنو اور شیو کے تہے +

پیدا ہوگی سارے منڈپ کے اوپر اور اندر مورتین دیوتاؤنکی بنی ہوئی ہین علامات مہادیوجی کی جو سینے والا اور لینے والا جان کا ہے باہر کی جانب ایک طاق مین بطرف جنوب یہ دیوتا مسلحہ بمقابلہ دیتون کے بنا ہوا ہے مونڈمالا اوسکے گلے مین تا بزانو لٹکتی ہے اور سات ہاتھونمین اسلحہ اور حربہ ہین اونکے سر پر کلاہ گاودم سانپونکی بنی ہوئی ہے اور گرد کلاہ مذکور کے بطور حاشیہ کھوپریان لگی ہوئی ہین اور ایک کھپر ہاتہ مین ہے اور دیت مردہ گرد پڑے ہین بجانب راست ایک جوگنی خون پی رہی ہے پیالہ اوسکے لب کے برابر لگا ہوا ہے مگر اوسکے بشرے سے تشنگی پیدا ہے اور نیچے بجانب چپ ایک عورت کا چہرہ بنا ہوا ہے اوسکو مرگ یعنے کال کہتے ہین صرف پوست اور استخوان ہے ایک کھرپی اوسکے ہاتہ[1] مین ہے اوسمین بجاے شام کے ایک کھوپری لگی ہوئی ہے اس سے اوسکی صفت مرگ کی پیدا ہے +

بجانب مغرب مہادیو کی دوسری صورت بنی ہوئی ہے نہایت خوبصورت اور نازک اوسکے چہرہ سے رحم پیدا گویا یہ تصویر اوسوقت کی ہے جب وہ مسماۃ میرا کو جو پہاڑ کی دیبی تھی شادی کے واسطے ترغیب دینی گئی تھی اونکا تاج نہایت تابندہ جواہرات کا بنا ہوا ہے اور اونکا ہار سانپون کا جو اونکے گلے مین لٹکا ہوا ہے اوسمین دوسرے ناگ سے لگے ہوئے ہین اور نانڈی سوار ایکا آواز ڈمرو کی بصد شوق سن رہا ہے صرف کھپر اور گرگ اور تلوار سے جو ہمیشہ اونکے پاس رہتے ہین معلوم ہوتا ہے کہ یہ دیوتا خونی ہین +

بجانب شمال ایک مورت ہے جو کال اور اوسکے ہمراہی کی ہے دیہاتی اوسکو بھوکی ماتا کہتے ہین ضعیف اور برہنہ اوسکا ہار بھی مثل اوسکے مالک کے کھوپریونکا تھا نزدیک اوسکے دو آدمی بنے ہوئے ہین اونکی حالت نزع کی ہے یہ دونون تصاویر ایسی اچھی بنی ہین کہ اونکو دیکھکر تعجب ہوتا ہے کچھ بیان اونکا مین کرتا ہون اور یہ صحیح ہے دہان اونکے نیم وا اور کچھ کھائے ہوئے اور گو آنکھ اونکی بوجہ مرگ بند ہین مگر چہرے سے تکلیف پیدا ہے اور ایک جانور گوشت خوار اونکے جسم مردہ کے نزدیک آتا ہے اور ایک صورت قوی ہیکل اور تندرست برعکس اسکے اوسکے قدمون کے نیچے پڑی ہے +

[1] کسی اور جگہ ہمنے یہ علامت کال کے ہاتہ مین نہین دیکھی ہے یہ بجاے درانتی کے ہے جو ہلوگ اوسکے ہاتہ مین بناتے ہین اور یہ امر ہندوستان مین کسیکو معلوم نہین ہے +



مقام برولی - مندر سنگ تراشیدہ کے بیرونی گوشہ کی تصویر - ۵۵۸ ج ۲

یہ ایک بیان ضعیف اون طاقون کا ہے جو باہر کی جانب مندر کے بنے ہوے ہین جہان سے
مینار سادہ اور مستحکم اوپر کو جاتے ہین بنظر اسکے کہ یہ بیان زیادہ تر روشن ہو ہم جزوی بیان بقاعدۂ
تفسیر ذیل مین درج کرتے ہین اول اوس مندر کا جس مین مورت دیوتا کی ہے بعد ازان منڈپ کا
جسکا پرونا س کہتے ہین سومی مقام گرد مندر جسکو سبھا مندر کہتے ہین ہم شروع سبھا مندر سے
کرتے ہین گو وہ باہر خطہ بیان سے ہے ٭

مثل جملہ مندرون بال شیو کے اوسکا رخ جانب مشرق ہے اور سبھا مندر کئی فیٹ آگے مندر تک ہے
اسکے سامنے کے بیچ چار بڑے ستون ہین انکا نقشہ مسٹر کہاسی نے نہایت نادرست دیا ہے
ستون جو کور دونون جانب دروازہ منڈپ کے بنے ہوے ہین اور نیز محراب مندر کی قائم ہوتی ہے
اور درمیان ان ستونون کے اور سامنے کے ستونون کے ایک ستون بنا ہوا ہے یہ ستون قریب
اٹھارہ فیٹ بلند ہین اسکا حال بخوبی نقشے سے دریافت ہوگا (دیکھو نقشہ) اندازہ سب کا
مناسب ہے اور گو موٹاپن اونکا اوپر اور نیچے موافق اوس انداز کے نہین ہے جو یونان مین
مقرر ہے مگر خوش اسلوبی اور مناسبت باہمی کی کمی نہین ہے بلکہ نہایت شان انسے پیدا ہے
درمیان ان ستونون کے تصاویر مرد اور عورت بکثرت کندہ ہین اونمین وہ شیر شاخدار جسکو
گراس کہتے ہین گویا حد فاصل بنا ہوا ہے محراب اندرونی جو قدیم مندرونمین ہمیشہ ہوتی ہے ایسی ہے
جیسے دو دائرے متفرق قطر سے پیدا ہوکر باہم ملتے ہین اس قسم کی محراب گاتھک اور سیرسینک کاریگر
بنا کرتے ہین مگر یہ طریق اصلی قدیم مندرون ہندو کا ہے اوسکی چوٹی پر صورت گراس کی بنی ہے
اوسکے باہر کی جانب اجتماع عورتون کا ہے جنکے ہاتہ مین خنجر ہین اور اسطرح بنی ہین کہ وہ اوپر کھینچ
جاکر باہم پیوست ہو گئی ہین اور اس شکل سے کہ گویا وہ اس گراس کو مارا چاہتی ہین چھت منڈپ کی
جو نقشے مین مندر سے بالکل جدا نہین کھچی ہوئی ہے قابل بیان کے نہین ہے اوسکے مختلف اجزا
بخوبی پیمایش کرنے چاہیین تاکہ اونکا بیان کچھ کیا جاوے جملہ زیور تزئین جو بنی ہین اونمین ایسی مناسبت
ہمدیگر ہے کہ ہمنے کہین ایسی نہین دیکھی ہے نیز مورت ہاتھی کی جو بنی ہے ایسی مناسبت اعضا کے ساتھ
بنی ہے اور ایسی اچھی کندہ کی ہوئی ہے کہ اوس سے بہتر کہین نظر نہین آئی ٭

چھت دونون سبھا مندر اور منڈپ کی نہایت خوبصورت ہین چھت سبھا مندر کی ایک اجتماع

تصاویر ہے اس سے بہتر نہین ہو سکتا (دیکھو نقشہ) نقشہ ہمارے ہندوستانی نقاش مسمے گھاسی کی لیاقت سے باہر ہے وہ صرف نقل ایک اصل سے کرسکتا ہے باہر کی طرف یعنے اوپر کیطرف چھت کا ہم کچھ بیان نہین کرتے صرف اسقدر کہ فن نقاشی کا ایک عجیب واقعہ یہ ہی ایک سلسلہ تصاویر ہے کہ ایک دوسرے سے مخلوط ہے اور ایک دوسری پر نیچے سے اوپر تک سلسلہ چلا گیا ہے ✣

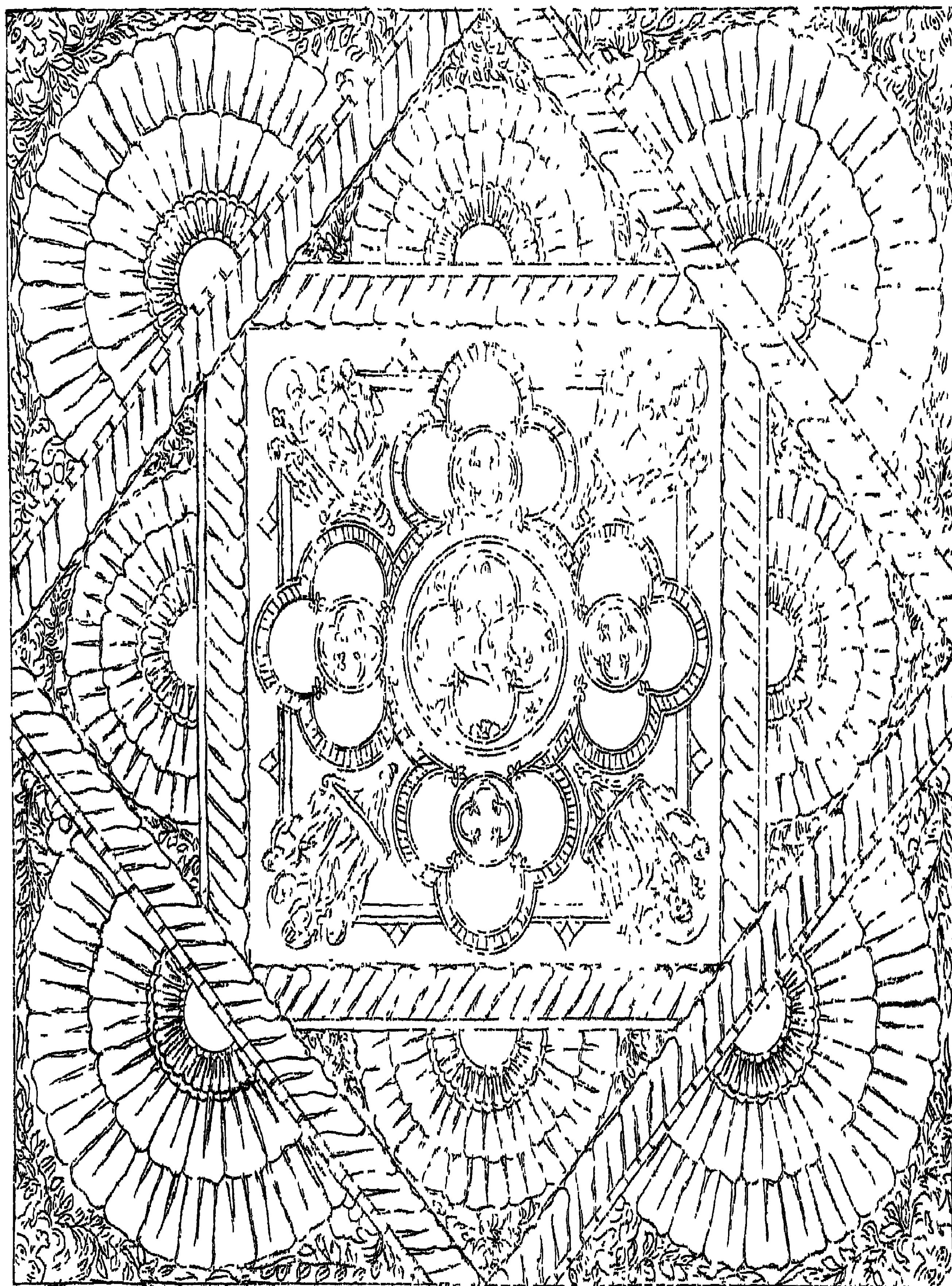
مقام متبرک پر مورت دیوتا کی ہے جسکو یہان والے روری بروبی کہتے ہین یہ تحریب بال روری کا ہے یعنی بالناتھ دیوتا یہان ایک پتھر پر جسکو روری کہتے ہین بنا ہے اور یہ پتھر آبچبل سے جسکی یہان چولی ہے رگڑ کر گول ہوگیا ہے اور اسی چولی کے قریب مندر مذکور تعمیر کیا گیا ہے اور غالباً اسی باعث سے یہان بنا ہے یہ روری کہین جمی ہوئی نہین ہے ایک غار مین اندر دہار یونی کے پڑی ہے اور ایسی موافق وزن سے رکھی گئی ہے کہ اگر ذرا بھی حرکت دیجاے تو وہ غلطان غلطان ایک عرصہ تک چلی جاے اور اس عرصہ مین وہانکے پنڈے اوسکی تعریف مین اشلوک پڑھتے ہین یعنے اوسکی استت طویل کرتے ہین مسن پنڈا وہان کا جو مدت سے بروبی کا پوجاری ہے درمیان دیگر کلمات عجائب انگیز زبان پر لایا کہ سابق وہ اپنی انگشت خنصر کی ایک ذراسی حرکت دینے مین اسکو بہت دور تک غلطان کرسکتا تھا مگر اب سارے جسم کی قوت سے وہ اوسکو اوسقدر نہین لوڑھکا سکتا ہے ✣

بعض با ایمان تجار نے یہ خیال کیا کہ مندر بال روری مین پاربتی کی مورت سے رونق دوبالا دینی چاہیے اور اوسنے ایک مورت بنوا کر وہان استھاپت کردی مگر ظاہر ہوا کہ یہ امر خلاف دیوتا کے ہوا کیونکہ اوس تاجر بیچے کے جملہ معاملات برعکس ہونے لگے اول اوسکی زوجہ نے انتقال کیا بعد ازان اوسکے فرزند نے وفات پائی بعدہ وہ خود دیوالیا ہوگیا درحقیقت وہ قابل سزایابی کے تھا کیونکہ اوسنے ہماچل کی دختر کی شبیہ بنوائی جس سے اوسکی اصل نیکی اور حسن پوشیدہ ہوگیا تھا یہ دیبی زیادہ تر مشابہت زوجہ برگوستری سے بہ نسبت دختر ہیمال سے رکھتی ہے ✣

روبرو سے مندر بروبی کے مگر قریب بیس گز کے فاصلے پر ایک اور عمارت کلان ہے جسکو سنگھار چوری[1] کہتے ہین

---

[1] چوری کے اصل معنی اس قسم کے نہین ہین مگر یہان موقع کے معنی سے مراد ہے لفظ چوری اوس مقام کو کہتے ہین جہان مردے کی استخوان یا مردہ سالم رکھا جاتا ہے اور یہان لفظ سنگھار کے ساتھ مستعمل ہوا ہے سنگھار کے معنی آرایش کے ہین ✣



مقام بردی - سقف دهلیز مناره ج ۲ - ۸۵۶ .

یہ مربع قریب چالیس فیٹ کا ہے اور ہر طرف دو بڑے ستونون پر قائم ہے اور سب طرف سے
کھلا یعنے وا ہے اور گو وہ نزاکت ان ستونون مین نہین ہے جو مندر کلان مین ہے مگر اونپر بھی
تصاویر بکثرت کندہ ہین اور چھت پر بھی تصاویر ہین وسط صحن مین ایک چبوترہ قریب بارہ فیٹ
مربع ہے اور بموجب اقوال سلف اس مقام پر شادی راجہ ہون کی ساتھ دختر ایک راجپوت کے
جسپر یہ راجہ مدت سے مفتون تھا ہوئی تھی اور اس شادی کی یادگار کے طور پر یہ تعمیر وسیع تیار
ہوئی تھی باہر کی چھت (جسکو ہنود سکر کہتے ہین ہر ایک مندر کی چوٹی کو یہ لوگ اسی لفظ سے تعبیر
کرتے ہین) ایک جزو منیار کا ہے اوسپر فن نقاشی اور حکاکی بہت صرف مین آیا ہے جسنے کہ ہر ایک
سنگ پارہ بجاے خود ایک مندر خرد ہے عمدہ کندہ تصاویر اوسپر ہین اور درجہ بدرجہ کم ہوکر سکر مین جا ملا ہے
اور ایسا موافق ایک دوسرے کے پیوست ہوا ہے کہ مقام روئیدگی گیاہ بھی اوسمین باقی نہین ہے
اور اسی وجہ سے بباعث تمادی ایام کے کچھ نقصان اوسکا نہین ہوا ہے +

وسط مین درمیان چوری اور اصل مندر کے ایک چبوترہ ہے جسپر نندیشر بنا ہوا ہے اور اس ہیئت سے
کہ وہ سر جھکاتے ہوے اپنے مالک یعنے ایشر کے روبرو کھڑا ہے مگر نہایت شکستہ اور خراب یہ سواری
دیوتا کی ہوگئی ہے دم اوسکی توڑ ڈالی ہے سر کا صرف ایک جزو باقی رہگیا ہے صرف اوسکی مونڈمالا اور گھنٹہ مالا
سے جو اوسکے گلے مین بنی ہوئی ہے معلوم ہوتا ہے کہ سواری شیو کی ہے +

گرد مندر مہادیو کے اور چھوٹے چھوٹے استھان دیوتاؤن کے بنے ہین منجملہ اونکے گنیش دیوتا
دانائی کا مقدم ہے مندر اس دوارپال مہادیو کا عین شمال کی طرف ہے بیچ مین بفاصلہ مساوی میان
چوری اور اصل مندر کے مگر یہ دانائے مجسم تھے تاتار بت شکن کے ہاتھ سے محفوظ نہین رہے ہے
اوسکا ایک دانت جسکی تعریف ایسے شوق سے مسمے چند کبیشر کرتا ہے توڑ گیا ہے اور اوسکی اعضا بھی
جدا جدا کیے گئے ہین اور وہ اپنی چوکی کی نیچے پشت پر پڑا ہے مگر مورت بھی وقت مرگ یعنے شکستگی کے
اپنے دست راست مین لڈو لیے ہوئے ہے جو اوسکو دعوت شادی مین ملا تھا +

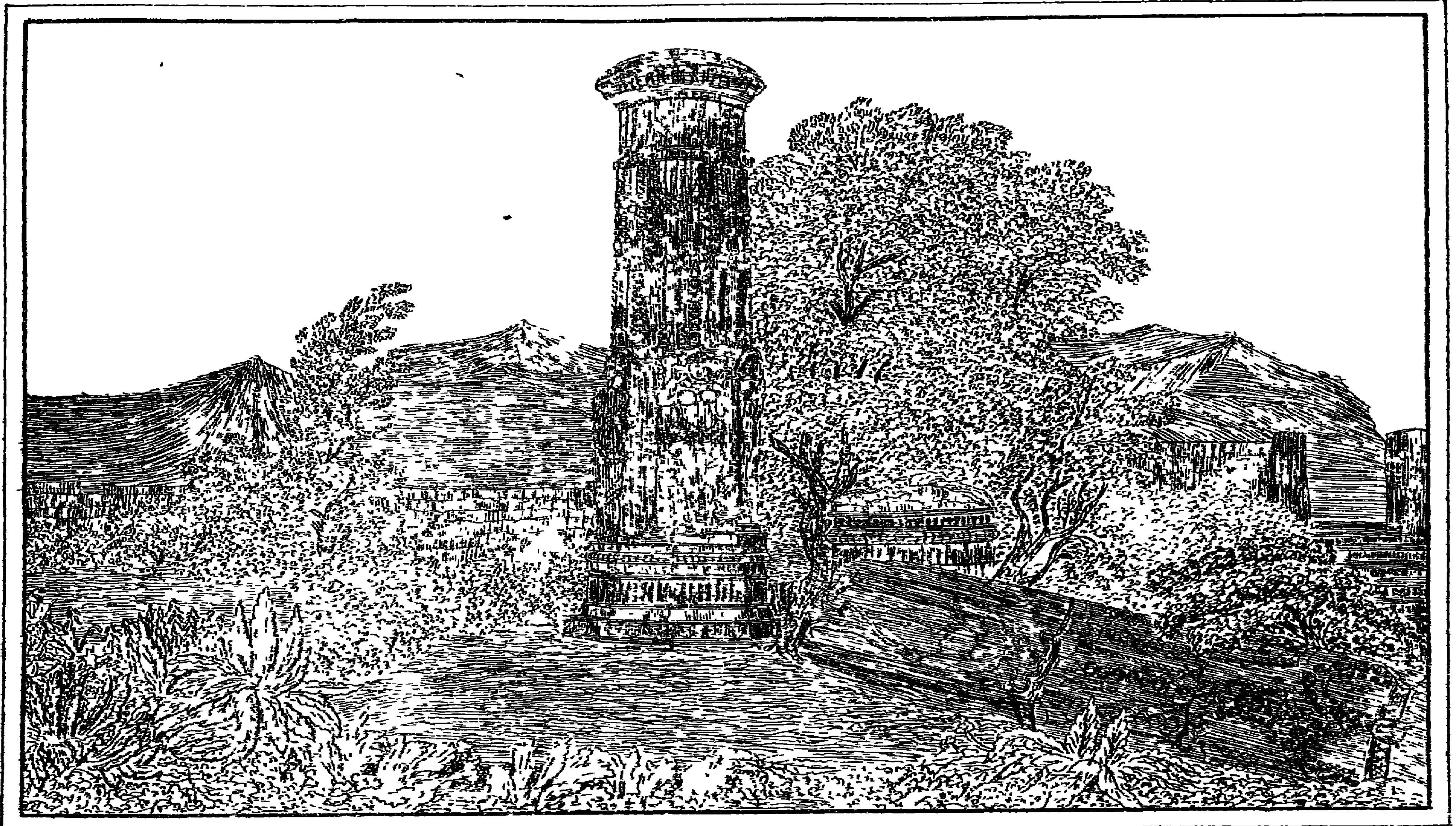
نزدیک مورت شکستہ گنیش کے اوسمقام پر جہان سے مساوات جانے پر ہے مورت نارد کی بنی ہوئی ہے
جسنے پاربتی کو نصیحت کی تھی اوسکی ہاتھ مین اب بھی بین یعنے بینا موجود ہے اوسکی آواز سے وہ
اپنی مالکنی کے فرزند کو خوش کرتا تھا مگر تار اوسمین نہین ہین مگر ایک تونبا جو تیلی سے ملکر بین بنتا ہے

شکست ہے +

بجانب دکن یعنے جنوب دو ستون ہین ایک کھڑا ہے اور دوسرا گرا ہوا ہے انسے معلوم ہوتا ہے
کہ یہ ابتدا دوسرے مندر کی ہویا غالبًا بوجہ اونکے نہایت تحفہ ہونے کے کہ ایسا اب تک کوئی نظر
نہین آیا ہے شاید اوسپر ایک شہتیر رکھکر پالنا واسطے نارین کے بنایا جاتا (دیکھو نقشہ) اونکا سطح
کو کم از کم قریب ایک ہزار سال سے ہوا اور پانی مین پڑے ہین صاف ہے اور کم خراب ہوا ہے ایسا
استحکام اس سنگ کو ہے مگر تعجب یہ ہے کہ ایسے سخت پتھر کو کندہ کیونکر کیا ہوگا اور اونکو آلات ایسے
کہان سے دستیاب ہوے جنسے اونھون نے اسکو ایسی نزاکت سے درست اور صورت بخشی ہے
یہان ایک باؤلی ہے دیوتاؤنکے اور آدمیون کے پانی لینے کو بنی ہوگی عین وسط صحن مربع مین
کندہ ہے مگر اب پر از پارہ ہاے تراشیدہ ہے +

اب ہم راجہ ہون کے صحن کو چھوڑکر مہادیو کے کنڈ کو اور دیگر عجائبات کو دیکھنے جاتے ہین اوس
دروازے سے باہر آکر جس سے ہم داخل ہوئے تھے ہمنے عبور سیادندی کا کیا اور ایک اچھے
قطعہ زمین سے گذر کر ہم اوس کنڈ پر پہونچے یہ کنڈ ساٹھ فیٹ مربع ہے پانی اوس مین لبالب
بھرا ہوا ہے اور زینہ نیچے اوترنے کو بنے ہوئے ہین اوسمین کنول طلائی اور نقرہ رنگ کے
شگفتہ ہین وسط مین اوس کنڈ کے ایک مندر خرد اوس دیوتا کا ہے جو پانی مین خوش رہتا ہے
اور ایک بند سابق بنا ہوا تھا جس سے گذر کر مندر تک جاتے تھے مگر وہ بند اب شکستہ ہوگیا ہے
لہذا کوئی اب وہان نہین جاتا جو دروازہ مشرق کیجانب ہے وہان دو ستون خوش اسلوب اور
نازک بنے ہوے ہین الغرض وہ سب سادہ اور موزون بنا ہوا ہے +

دیگر مندر ہاے خرد گرد کنڈ کے بنے ہوئے ہین منجملہ اونکے ایک مندر مین ہم گئے مگر ہمکو کچھ یہ خیال
تھا کہ ایسی سادہ تعمیر مین کوئی شے عجیب نظر آویگی مگر وہان بھی عجائبات تھین مندر سادہ تھا
بلکہ ایک دالان سادہ خالی از نقش کاری کہنا چاہیے اوسمین ایک تصویر نارائن کی اسطرح کندہ تھی
کہ وہ پانی مین تیر رہی ہے نارائن اوپر سیس ناگ کے آرام کرتے ہین اور سیس ناگ کے ہزار سر اوپر
نارائن کے سایہ کر رہے ہین اور نارائن کے قدمون کے برابر لچھمی جی بیٹھی ہین اور منتظر اسکی ہین کہ
نارائن آرام سے بیدار ہون اور اکثر گن جنکا نصف جسم انسان کا اور نصف ماہی کا تھا نارائن کو پلنگ کو



بقیہ عمارت مندر قدیم بمقام برولی قریب دریاے چمبل - ج ۲ - ۸۵۰

سوتی ہوئی تصویر بنائی ہے کہ شیش ناگ کے پیچ جسم کے موافق جسپر وہ سوتی ہین بنی ہے اور
اوسکا پیچ خصوصاً نیچے گردن کے ایسا بنا ہے کہ گویا اصلی سانپ معلوم ہوتا ہے اور جو داغ پہتر پر
جرم کے ہین وہ بھی مناسب جسم مار کے ہین اور اوسکے ہمراہی جو اپسرا اور سنکہہ اور دریائی گہوڑے
وغیرہ نیچے ہین اوس سے ہم یہ امر طے کر سکتے ہین کہ جس نزاکت سے یہ سب بنے ہین اوس سے
بہتر کبھی نہین موجود ہوئی ہین یہ سب ایک پتھر پر بنے ہوئے ہین جنکی صفائی اور جلا مثل سنگ مرمر کے
مگر اوس سے زیادہ سخت اور سنگین ہے ÷

طول اس پلنگ آبی کا یعنے شیش ناگ کی پشت کا جسپر ناراین سوتے ہین قریب آٹھ فیٹ کے ہے
اور عرض قریب دو فیٹ کے اور بلندی اوسکی قریب تین فیٹ کے ہے اور مورت تاج سر لیکر
چار فیٹ ہے ہمارا ارادہ مصمم یہ ہوا کہ نارایَن کو اونکی آرام مین تکلیف دیکر دوسرے مقام پر
اونکو لیجاوین اس امر مین کچھ پاپ نہین ہوگا کیونکہ اب جس حال شکستگی مین وہ ہے اوسمین اوسکو
قطع نظر نمونہ فن حکاکی کے صرف پیر کے برابر تصور کرتے ہین ÷

تمام گرد کنڈ کے پارہ مندرون کے ہین جو چھوٹے چھوٹے دیوتاؤن کے تھے ایک سنگ پارہ پر
جو متعلق کسی چھت کے ہوگا دو مورتین بنی ہوئی ہین ایک مرد کی اور دوسری عورت کی یہ خوبصورتی
مین بے مثل ہین سر پر مرد کے ایک خود مثل گریس یعنے یونانیون کے بنا ہوا ہے اور اوسکے
کنارے نہایت سادگی اور خوش اسلوبی کے ساتھ ترتیب ہوئے ہین القصہ چند کاریگر اگر چہ مہینے
محنت کرین تو کچھ خاکہ اس عجائبات بروبی کا بن سکتا ہے ÷

کوئی تواریخ یا اقوال قدیم موجود نہین جس سے دریافت ہو کہ کسکے نام اور کسکے واسطے یہ تعمیر ہوئی تھی
جو شجرہ انساب یا تواریخ خاندان موجود ہین وہ قابل فہم کے نہین ہین کیونکہ گو راجہ بون اس ملک مین
بڑا مشہور ہوگیا ہے مگر یہ آسان نہین کہ اوسکے تعلق کا ساتھ دیوتاؤن کے بیان صداقت بنیان
کیا جاوے اگر ہم اس اقوال بے ربط کو اوسکی ساتھ نسبت دین جو سابق درباب اوسکی حکمرانی کے بمقام
بھنیسر ور کیا گیا ہے اور خصوصاً اوسکے ساتھ جو جلد اول کتاب ہذا مین اوسوقت درج ہوا ہے جب مسمی انگت سی
حاکم قوم ہون شامل فہرست اون چوراسی ماتحت راجاؤن کے کیا گیا تھا جنہون نے تحفظ مقام ھنڈ کا بمقابلہ
اول فوج کشی اہل اسلام آٹھہ صدی مین کیا تھا تو یہ اخفائے حال مبدل باظہار احوال ہو جاتا ہے نام سون کا

اکثر اقوال قدیم مین مذکور ہے اور تحریر قدیم مونگیر کا ذکر بھی ہو چکا ہے اور نیز اوس اقبال مفید کا کہ یہ قوم منجملہ چھتیس خاندان راج راجپوتان ہے اور چونکہ یہ تواریخ قدیم ملک چیتور کے اونھون نے دراصل نام راجہ ہون کا انگت سی لکھا ہے جسکے معنی مطابق بیان اونکے مورخ دگوین کے گروہ کلان ہے تو ہم اپنے یقین کو اس امر مین باطل نہین کر سکتے کہ اوس زمانہ مین ملک ہندوستان مین قوم ہون آباد تھی مگر گو راجہ ہون نے قدر فنون کی کی ہو ہم بمشکل یہ خیال کر سکتے ہین کہ اوسنے کچھ تعلیم کاریگرون کو ادبی فکر دی ہو یا اونکو کوئی ترکیب بتائی ہو جنھون نے ایک ملک مین ایک بھی تصویر یا تار نہین بنائی جس سے تصدیق اونکے قاعدہ اور اصول فن کی ہو غالباً یہ راے ہے کہ کبھی گریس یعنے یونانی کاریگر اس ملک مین آتے تھے اور اونھون نے بموجب قاعدہ ہند کے کام بنایا تھا اس گمان کی تصدیق اور بھی ہو سکتی ہے یعنے از روے تواریخ کے معلوم ہوتا ہے کہ فوج گریس یعنے یونان بادشاہ سلیوکس نے باعانت پوار راجہ اوجین کے بھیجی تھی جسکی اولاد کتابت ساتھ بادشاہ اوگسٹس کے بھی رکھتی تھی پس جیسا ہمنے سابق مذکور کیا ہے کہ غالباً مندر کوملمیر جو بالکل مطابق کاریگری ہندوستان کے نہین بنے ہین اونھین لوگون نے بنایا تھا ہمکو دو کندہ سنگ پارہ ملے اور نام اکثر سیاحان کے جو اوپر فرش اور دیوار ہاے عمارت کی درج ہین جنکی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ سات آٹھ سو برس گذرے جب وہ یہان آئے تھے ایک اونمین سے نام فرزند علبنی کا ہے جو دہاول نگری سے آیا تھا دوسرا نام حروف جین مین درج ہے اوسکی تاریخ تیرہ کاتک سمت ۱۱۸۹ یا سنہ ۱۲۵۹ع ہے افسوس کہ یہ صرف ایک پارہ سنگ ہے اور اوسپر حروف پانچ اشلوک تعریف سدھیشر مہادیو کی جو قدیم جوگیون کا دیوتا تھا درج ہین صرف ایک حصہ نام کا باقی رہگیا ہے اور گو ہمارا قدیم گروہ جو ہمارے ساتھ ہے اسقدر دلیری نہین رکھتا کہ اوسکے معنی ہمکو بغیر اعانت اپنی کتاب دیا کرن کے جو وہ اودے پور مین چھوڑ آیا ہے بتاوے مگر اور وجوہ کافی اسکے ثبوت کی ہین کہ وہ کسی پنڈت نے جسنے روری برولی آکر درشن اس مندر مین کیا یہ تعریف دیوتا اور مقام[1] کے لکھے ہین جسقدر ہمکو فرصت ہے اوس سے زیادہ وقت اور فرصت درکار ہے جو اس سے زیادہ تحقیقات عمل مین آوے اور نہایت عمدہ امر ہوا اگر ہمکو وقت عہد اوگسٹس ہند دریافت ہو اور یہ بھی ظاہر ہے کہ ایک شخص کے عہد مین یہ تیار نہین ہوا ہوگا کیونکہ خرچ اسکا ایک سال کی آمدنی

لہ اسکا نقشہ عجائب خانہ رائل ایشی ایٹک سوسائٹی مین رکھا گیا ہے +

جنھون نے سلطنت ملک[لہ] مین کی تھی ٭
اکبر نے بھی طریق بابر کا اختیار کیا تھا اور وہ باغبانان ایران اور تاتار کو ہندوستان مین لایا اور اکثر میوجات مثل شفتالو اور بادام اور پستہ وغیرہ لگائے اور وہ بارور ہوے جہانگیر کے روزنامچہ سے ہمکو آگہی حاصل ہوئی کہ تماکو ہندوستان مین اوسکے عہد سلطنت مین آیا تھا مگر کب کاشتکاری پوست برائے پیدا کرنے افیون کے ہندوستان مین جاری ہوئی ہمکو کہین سے اطلاع نہین پہونچی یہ شئے کسی زمانہ سے

لہ بیچ جملہ فروع فنون آسایش ونزاکت وعیش زندگی کے وہ لابد گوے سبقت راجپوت سے لیگئے تھے کیونکہ راجپوت حدود توہمات مذہبی مین گرفتار تھے دربار سمرقند جس سے بادشاہان فرغانہ تعلق رکھتے تھے نہایت تابندہ اور درخشندہ بوجہ لیاقت اور نیز شان وشوکت کے دنیا مین ہوگا اور جسقدر ہدایات اور نصائح تعلیم ہوتے تھے اونمین اور ترقی بابر فتاح ہند کے اون فنون سے ہی جو صرف سیاحت اور تماشاے دنیا سے حاصل ہوتے تھے لہذا جب اوسکی عقل اوسکو تاریک ملک کا شش سے ہندوستان مین لے گئی عادت روزنامچہ لکھنے کی جو حضرت تیمور نے اپنے روزنامچہ سے اوسکو سکھا لی تھی اور جس مین ہر ایک شئے جدید اوسکو معلوم ہوتی تھی اوسنے کبھی ترک نہین کی اور ایسے انقلاب مین بھی یعنے کوہستان وسطی ہند مین اور میدان روشن ہند مین تھا اوسکا قلم کبھی بیکار نہ تھا کوئی پیدایش حیوانی یا نباتاتی جو اوسکے اپنے ملک سے مختلف تھی کبھی اوسکی کتاب روزنامچہ سے باہر نہین رہی اور وہ ایک نمونہ اور دلیل لیاقت شاہانہ اوسکی تھی جو کسی اور بادشاہ سے سرزد نہین ہوئی تھی کیونکہ کوئی کتاب کسی زمانہ مین یا کسی ملک مین ایسی بسیط اور صاف صاف نہین لکھی گئی تھی جیسی کتاب روزنامچہ بابر تھی اور نیز ایسے ملک مین جہان ہر ایک امر مین مبالغہ ہوتا ہے جو کچھ اوسنے کیا یعنے اگر کسی سے ذاتی تکرار ہوئی جسپر اوسکی زندگی اور بہبودی مبنی اور منحصر تھی یا اوسنے جنگ کی تھی جس سے اوسکو ہندوستان ملا تھا سب اوسنے درج کیا ہے جو بیان وہ انعامات کا کرتا ہے جو اوسنے اپنی مع تعمیر میر محمد جلبان کو عطا کیے تھے بالعوض اوسکی تیاری کرنے پل دریاے گنگ جب وہ صرف تین سال سے حاکم ہندوستان مین تھا اوسی سادگی سے وہ بیان اپنے خربوزہ وغیرہ اور انگور کے ہندوستان مین لانیکا کرتا ہے اوسکے دیکھنے سے ہم اپنی تعمیرات رفاہ عام پر خیالات واجبی کرین اور اونکو چندان وثوق روبروے تعمیرات بادشاہان آرزو مندہ کی تدین جو صرف اوسوقت مین پچیس سال کی عمر کا تھا اب جو اس کتاب کو ملاحظہ کرین اونسے توقع ہے کہ بدعاے خیر مترجم کو یاد کرین جو اپنی طبیعت صاف اور قوت لیاقت سے روح بابر کو اپنے ترجمہ مین لایا ٭

٭ ولیم ارسکن صاحب ساکن بلیک ہتون نے جو میرے دوست ہین مجکو آمادہ اس کام پر کیا تھا اور ایک دوسرے کام پر جسکا ارادہ مین بعد ازین رکھتا ہون یعنے ترجمہ چندکبت سمے چند شاعر کے ٭

تاریخ سوم ماہ دسمبر۔ چند روز بمقام بروٖلی واسطے تعریف کرنے فن انسان کے قیام کرکے ہم واسطے دیکھنے دیگر عجائبات قدرتی یعنے چولی ہبنور دریاے چمبل روانہ ہوے تین میل تک ہم کو راستہ کاٹ کر واسطے شتر اور اسپ کے بنانا پڑا اسکو طے کرکے آواز پانی کی ہمارے گوش زد ہونے لگی جتے کہ ہم ایک خشک کنارہ کوہی دریا پر جاکر کھڑے ہوے ہمارا خیمہ اور ہمراہی ایک مقام بلند پر قائم ہوے جس مقام سے نگاہ ایک عجیب کار قدرت پر پڑتی تھی وہ ایسا دلاور عجیب موقع تھا کہ بیان اوسکا قدرت قلم سے باہر ہے ہماری پشت پر ایک جنگل نہایت متراکم تھا اور سامنے پہاڑ کے پھسلنے والے پتھر تھے بجانب چپ دریا نہایت وسیع مثل تالاب عظیم متراکم بدرختہای کلان اور قدرے بجانب راست دریاے چڑہتی بازور وشور جو منجملہ سولہ دریاہاے متبرکہ ہند ہے اور یہان عرض اوسکا اسقدر کم ہے کہ ایک آدمی بھی اوسکے دونون کنارون پر پیر رکھکر کھڑا ہو سکتا ہے نیز سے کوئی ایسی شئے نظر نہین آتی تھی جس سے حرکت سطح آب چشمہ کو معلوم ہو مگر جب ہم نزدیک اوسکے آپ پہونچے تو وہان دیکھا کہ کسقدر عمیق تہ دریا نے وہان پہاڑ مین کاٹی ہے یہ مقام شروع پتھرون کا ہے اوسکے کنارے چلتے چلتے کئی چادر آب نظر آتی ہین اور پانی عریض ہوتا جاتا اور آواز پانی کی زیادہ شور انگیز ہوتی جاتی ہے وہان تک کہ جہان دریا چار نالہ ہاے آب مین منقسم ہو جاتا ہے اوس سے آگے جاکر ایک پہاڑ تنہا نظر آتا ہے اوسپر لہر پانی شفاف کی کچھ بلندی تک چڑہتی ہے اور آفتاب کی شعاع اوس موج مین رنگ دکھاتی ہے یہان یہ چارون نالے جو علیحدہ علیحدہ بہتے ہین ایک مقام پر گرتے ہین اور پھر یکجا ہوکر سب بہتے ہین اور پہاڑ کے کنارون مین جوش کرتے ہین اور راس پہاڑ کی نوک جابجا پانی مین نکلتی ہے اور مقابلہ کف دریا سے جو نیچے ہبنور سے پیدا ہوتا ہی کرتی ہین بمقام اجتماع آب سی آگی پھر دو فرع دریا کی ہو جاتی ہین اور گرد پہاڑ کی بہتی ہین اور اوسکو کنارہ سی علیحدہ کرتی ہین اور پھر بجانب شمال کوہ مذکور وہ دونون پھر شامل ہوکر ایک چادر آب کے طور پر نیچے گرتی ہین +



ایک درخت دونون کنارون پر رکھا ہے اوسکی رعایت سے سیاح قلہ کوہ تک پہونچ سکتا ہے جہان سطح بالکل مسطح ہے اور اوسکو چبوترہ ٹہاکر ریاست بہنیسرور بھی کہتے ہین ٹہاکر ندکو .... گرما وہان عوت کیا کرتا تھا اور فی الحقیقت اس سے بہتر کوئی مقام مناسب ایسے امر کے واسطے خیال مین نہین آتا اس مقام پر جو آواز آب جریان سے دلکو تسکین ہوتی تھی اور چشم اوپر اکثر اشیا کے جو قابل تصویر کے تھین یعنے نہایت عمدہ تھین پڑتی تھی جولکہ ہاے ابر سے اوپر قطرات آب کے جو چادر کے گرنے سے اوٹھتے تھے نمایان ہوتی تھی رئیس بہنیسرور مع اسپنے دربار خرد کے امرت پان کرتا تھا ... ہر وقت یہ خیال کرتا ہوگا کہ یہ امرت جو پانی نیچے اوسکے جریان ہے اوسمین سے متھ کے نکالا گیا ہے +

اس پانی کی چولی سے گذرکر دریا کوہ کے دامن مین بہتا ہے جسکی وسعت کم ہوتے ہوتے قریب پندرہ فیٹ کے ہو جاتی ہے مگر اس مین نہایت زور شور سے دریا بہتا ہے اور اسی طرح اوسمقام تک پہونچتا ہے جہان متصل مقام بہنیسرور کے اوسکو زمین نرم ملتی ہے اور یہان وہ اسقدر عمیق ہے کہ یہان ایک جہاز جنگی کلان ترجسکا نام مین اوف وار ہے روان ہو سکتا ہے فاصلہ اوس چشمے سے جسکا ذکر سابق ہو چکا ہے اس کوہ تک قریب ایک میل کے ہے اور اختلاف بلندی ہر ہزار فیٹ کے اندر اور اصلی جھرنا قریب ساٹھ میل بلند ہے یہ ایک امر عجیب ہے کہ ایسے دریائے دخار کی تہ تین سو میل جاکر صرف قریب تین گز عرض مین ہو بھنور پانی کے بڑے بڑے غارون مین ہین جو بتیس اور چالیس فیٹ عمیق ہین اور بعض بعض غارین باہم زمین کے نیچے راستہ اتصال کا ہے اور اوسمین روڑیان یعنے سنگ پارہ ان غارون مین غلطان غلطان پانی کے زور سے بہتی ہین منجملہ انکے ایک روڑی کی پوجا بمقام بال روڑی ہوتی ہے کئی میل تک نیچے جانب کوٹہ کے پہاڑ مین اکثر چولی پانی کی واقع ہین اور اونمین موافق اوسکے مقدار اور قوت پانی کے اسی قسم کی روڑی بھری ہین +

یہان سے دریائے چنبل درمیان کوہ کے بہتا ہے تا بمقام کوٹہ یہان قدرت لباس تحفہ مین نمایان ہے تماشا یہان کا گو صحرائی اور نشیب و فراز کا ہے مگر نہایت عظیم اور بزرگ ہے اگر مجکو ایک علاقہ میوار مین ملے تو مین مقام بہنیسرور کو پسند کرون اور وہان دعوت احباب کی درمیان تاریکی قطرات آب جو چنبل کی چادر گرنے سے اوٹھتی ہین نہایت خوشی سے کرون +

تاریخ چہارم دسمبر ـ چند روز سے تجا ایک راستے کے صاف کرنے مین مصروف ہین جو تا بمقام گنگا بہیو

صاف ہوتا ہے یہ ایک اور مقام مشہور اس جنگل مین ہے مگر بالکل غیر آباد ہے اب ہمنے راستہ ایک جنگل کا اختیار کیا تا ئہ کلان ہمسے جانب جنوب تھا اور دریا بجانب راست کم نمایان تھا بجانب چپ ہمارے ویرانہ ایک چار دیواری کا جسکا نام راناکوٹ ہے واقع تھا یہ غالباً رمنہ یا چراگاہ ہوگی بوقت طلوع آفتاب ہم ایک موضع مین پہونچے جسکا نام کھیرلی تھا یہان سے ہمارے راستے کا رخ یکایک تبدیل ہو گیا یعنے بجانب جنوب و مشرق ہوا دریا ہمسے بفاصلہ ہو گیا اور راستہ بالکل جھاڑی اور پہاڑ مین تھا آخر کار ایک نہایت باغ عظیم درختان کلان کا پیش آیا اوسکے چار طرف دیوار شکستہ تھی اس سے معلوم ہوا کہ یہی مقام ہماری تلاش کا تھا یعنے گنگا بہیو ✣

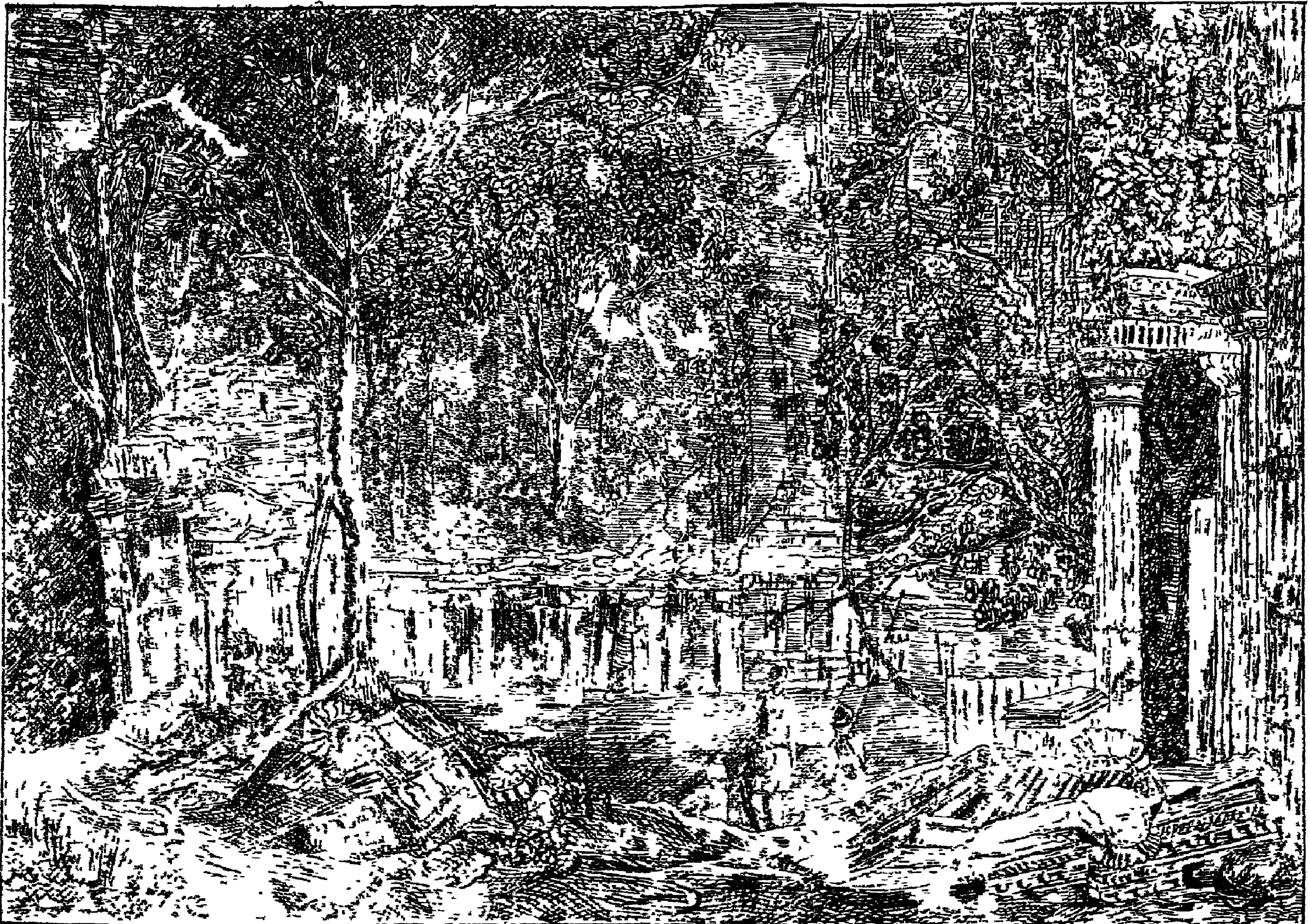
عجیب ایک تماشا ہمکو نظر آیا جب ہم دیوار شکستہ کو طے کرکے اندر گئے اور راستے مین اندر دیوار کے ہمکو پارہ ہا سے صناعی قدیم پر گذر کرنا پڑا معلوم ہوتا ہے کہ گنگا بہیو یا دائرۂ گنگا زایران یعنے جاتریون نے پسند کیا تھا جو مہادیو کے راستون کو جاتے تھے کہ وہان سے آکر یہان آرام کرین کیونکہ یہ مقام سرسبز اس گھاٹی کوہ مین ہے اور یہان چشمہ زار سے چند آبشار ہر وقت جاری رہتے تھے اور اسمقام کو سرسبز اور شاداب رکھتے تھے ✣

اصل شئے دیدنی یہان ایک مندر پیدا کنندہ کے نام کا ہے یہ مندر درمیان ترکون مندرون کے جو چھوٹے چھوٹے گرد اوسکے بنے ہین واقع ہے یہ زیادہ تر مثل چھتریون کے معلوم ہوتے ہین جو قدیم خاندان کے بنی تھین نہ مثل مندر چھوٹے دیوتاؤن کے فرق درمیان کاریگری اور صناعی مندر کلان اور مندر ہاے خرد کے جو اوسکے گرد ہین نہایت درجے کا ہے اصل مندر قدیم کو مسمار کرکے ایک اور مندر سادہ بنایا گیا ہے اور وہ خوش قطعہ بھی نہین ہے اور اوس مین کوئی چیز صنعت قدیم کی سواے سبھا مندر کے (جسکی تصویر کھیچی گئی ہے) موجود نہین ہے اوسکے ستون خط دار ہین اور ستون کے اوپر کے حصہ سے (جسکی نقش[1] لکڑی اولٹی پڑی ہین) صناعی بکثرت ظاہر ہوتی ہے روبروے مندر کے ایک ظرف مدور ہے اوسمین ہر وقت پانی بھرا رہتا ہے اور نکلکر اوسمین سے باہر بہتا رہتا ہے اسیوجہ سے نام بہیو کا جسکے معنی دائرے کے ہین اور نام چشمہ کے جسکو ایک جزو گنگا قرار دیتے ہین رکھا گیا ہے اوسکے پانی کے اوپر پھول بکثرت چڑہائے جاتے ہین خصوصاً وہ پھول کنول کے جسکو کام وہن کہتے ہین ✣

[1] اس پارۂ ستون کو اولٹی طرف سے دیکھنا چاہیے کہ اصل کوشش اور صنعت کاریگری کی دریافت ہو ✣

اصل مندر جو ہے اوس سے وہی صناعی اور لیاقت پائی جاتی ہے جو تعمیرات بروبی سے نمایان ہے اور آراستگی زیور مثل بروبی کے سب بیان ہوئے آر دھنگ مورت مہادیو اور پاربتی کی پائی اونکے ہمراہ گراس اور ناگنی وغیرہ سب بنے ہوئے تھے گویا اوسطرح اتمام کو نہین پہونچے تھے جیسے مقام بروبی مین بنے کسیقدر عرصہ اس مندر کو بنے ہوئے ہوا ہوا ہمنے ایک مقام پر فرش مین نام ایک جاتری کا دیکھا تاریخ سمت ۱۱۰۱ ۱۰۵۵ع درج ہے) وہ نئی سو برس بعد اونکے بنایا گیا ہے مگر وہ اوسکے بنے ہوئے سادگی ساخت مین ہم ایک نمونہ عجیب صناعی قدیم ہنود کا دیکھتے ہین اور اونمین بھی ہم اختلاف پاتے ہین جسکی ہم تصویر لکھتے ہین اوس سے پیدا ہے کہ اوسکے ستونون سے ایک طرحکی بلند نظری بیچ فنون کے بہ نسبت زیادہ تر لیاقت اور شوق کے بمقابلہ چھت مینار دار کے جو قدیم مندر بال ہو مین بنی ہین ہویدا ہے منجملہ ان مندر ہائے خورد کے پانچ مندر ہر ایک گوشہ مکان کے بنے ہین اور باستثنائے اونکے جو بجانب مشرق موجود ہین جملہ ویران ہو گئے ہین دروازے اون مندرون کے جنکے احاطے کھچے ہوئے ہین اندر کو بجانب مندر کلان ہین اور ہر ایک مین ایک سادہ نیچا چبوترہ ہے جسپر گن مہادیو کے بترتیب رکھے ہین ساخت ان جملہ مندرونکی ایک عرصہ کے بعد ساخت بروبی کے ہے اور کاریگری بھی بروبی کی نسبت کم ہے مگر اوس سے بہت بہتر ہے جو اب ہندو کاریگر بنا سکتے ہین غالباً وہ اوس عہد کے ہین (دس صدی کے) جسکے بعد کی کوئی صناعی ہنود کے فن کی معلوم نہین ہوتی چونکہ اب یہ مقام بالکل متروک ہے اور شیر اور خوک صحرائی صرف باشندے اسمقام گنگا بھیو کے ہین لہذا ہم ملزم بے ادبی یا جرم خلاف مذہب کے متصور نہونگے اگر ہم چند نمونہ صناعی سلف کو کسی اور مقام پر لیجا کر قائم کرین[1] زمانہ بھی ساتھ ترک خونخوار کے متفق بیچ ضائع کرنے اس نمونہ صناعی کے ہوگیا ہے جہان کہین شق پڑ گئی ہے وہان سبزہ پیدا ہوگیا ہے اسکا ایک اچھا نمونہ ایک درخت کلان کو روسے ہویدا ہے جو بانحطاط پر ہے مگر بہت کلان ہے اور منڈپ کلان پر پیدا ہوا ہے اور اوسکو اوپر سے نیچے تک پارہ پارہ اور شق کر دیا ہے اوسکی شاخ نے جملہ دیوتاؤن پر جو وہان جمع کیے ہوئے ہین سایہ کر رکھا ہے اس حال سے بھی عمر کثیر اس درخت کی ثابت ہوتی ہے کہتے ہین کہ یہ درخت ہزار برس تک رہتا ہے

[1] جنکو تعجب اس حال سے پیدا ہوا ہو وہ اسکے دیکھنے سے اطمینان کر سکتے ہین کیونکہ اکثر انکے عجائب خانہ شاہی ایشیاٹک سوسائٹی مین رکھی ہین انسے معلوم ہوتا ہے کہ فن اب زوال پر ہے اور یہی اونسے ہویدا ہوتا ہے جو بروبی کے ہین اور جو نہایت عمدہ ہین ❊



مندر گنگا بہادر در صحرای پیپل بمقام میواڑ ـ ج ۲ ـ ۱۰۲



مندر، گنگا باڑی — ج ۲ — ۸۴۴

قدیم مندر بھی ایک اور درخت کورد کی دست برد سے اسی حال کو پہونچا ہے اوسکی شاخون نے اوسکو بالکل دبا لیا ہے سنگہا سن اوسکی چھت بھی قریب گر گئی ہے اور گو سبھا مندر کچھ زمانے تک ابھی قائم رہے مگر باقی اور سب تعمیر زمانے کے ہاتھ سے مسمار ہوتی جاتی ہے +

ہمکو کہنا چاہیئے کہ اسمین دو احاطے ہین ایک اندرونی اور ایک بیرونی اور اندرونی احاطے مین درختہای عظیم متعلم ہین اور اونپر امر بیل چڑھی ہوئی ہے یہ مہادیو کے پسند بیل ہے سب مندر پر پھیلی اور لپٹی ہوئی ہے یہ درخت تو مفت خور کاشی عجب ہے اوسکا تنہ متصل بیخ نے میرے جسم کے برابر گندہ ہی ہمنے سات گرہ اوسمین دیکھین ظاہرا ہر ایک گرہ ایک سال کے نشو ونما پر دال تھی مگر اسپر بھی وہ کل درخت پر نہین چڑھی تھی قریب نصف درخت کے چڑھی تھی یہ خوشبو دار درخت کیتکی بکثرت متصل کنڈ کے پیدا ہوتی ہے اور بھمون جوق درجوق وہان جمع تھے وہی صرف گویا باشندے اوس باغ کیتکی کے تھے احاطہ بیرونی جو فاصلے پر ہے اوسمین اکثر چھتریان اور عورات کی ہین جو واسطے مغفرت اپنے شوہرون کے ستی ہوگئی ہین بعض بعض ان چھتریون پر تین تین چار چار تپلیان بنی ہوئی ہین جس سے معلوم ہو کہ اسقدر ستی انمین ہوئی ہین اس ویرانے مین ہر ایک چیز کے اولٹانے مین اور دیکھنے مین ایک مہینے کا عرصہ اور ایک کمپنی سفرمینا کی درکار ہے کہ ہر ایک جزو صناعی کو جو اولٹی پڑی ہے اوسکو اوٹھا کر دیکھا جاسے مگر اس محنت پر بھی ہمکو انعام اس خدمت کے واسطے نہین مل سکتا لہذا ہمنے حکم دیا کہ راستہ صاف کیا جاوے تاکہ ہم اس جنگل مین سے نکلین +

مقام ناولی تاریخ ۵ - دسمبر بفاصلہ بارہ میل - راستہ برابر جنگل مین ہے اور نہایت دشوار گذار بلکہ ناممکن الگذر ہے مگر باعانت تبر راستہ بنایا گیا نصف راہ پر سرحد میواڑ اور بھیا نپور اکی ہے جو ایک قدیم جاگیر میواڑ کی ہے مگر اب متعلق ہولکر کے ہے ناولی مقام بہت آرام کا ہے اوسکے مغرب کیجانب نشانات ایک قلعے کے موجود ہین +

بوقت شام ہم تاکاجی کے کنڈ کو دیکھنے گئے یعنے چشمہ تکشک ناگ بادشاہ ماران یہ مقام قریب دو میل بجانب مشرق ناولی ہے راستہ جنگل مین سے ہے اور پتھار کے اور کوئی شے قابل تلاش یا دید کے معلوم نہین ہوئی مگر جب ایک کنارہ پتھار پر پہونچے جسکے نیچے نماز قریب دو سو فیٹ عمیق تھا اوسمین درختہای کلان موجود تھے اور یہان بھی درخت کورو گرہ دار بڑے بڑے تھے نشیب کا راستہ پتھرون سے بھرا تھا

اور قریب نصف راہ نشیب طے کرکے ایک سطح ہموار ہوتا ہے اور سپر وہ مندر بنے ہوئے ہین ایک بت
مورت تکشنک کی ہے اور دوسرے مین ہنستر بید کی جو مندر مین سے متحکم پیدا ہوا تھا کہ یعنی چشمہ
اخیر غار مین قریب دو سو فیٹ مدور ہے اوسکو اتھا کہتے ہین یعنے نہایت عمیق ہے اوسکی تہ نہین
اور اگر ہم اوسکے پانی کے رنگ وغیرہ کو دیکھین تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ نہایت عمیق ہوگا اوسمین زینہ
قریب سو فیٹ کے بنے ہین اوسکے بعد ایک پتھر کا چبوترہ ہے اور وہ چبوترہ مقام دیوتا کا ہے
بجانب مغرب ایک ندی نکلتی ہے اوسکو تکھیلی یعنے سانپ کہتے ہین اور یہ ندی کئی میل پیچ در پیچ
جاکر قریب سو فیٹ نیچے سطح پہاڑ کے ہنگلاج گڈھ کے شرقی جانب کو دہوتی ہے اور آخر شش
شامل امجار ہوجاتی ہے مسمے گہاسی جو کہ ایک ہندو ہمارے ہمراہ ہے تکشنک اور ہنستر بید کی تصویر
کھینچا ہے بلندی پہاڑ سے ہم قلعہ ہنگلاج دیکھ سکتے ہین جسکی تعریف لارڈ لیک صاحب نے بیچ
جنگ مرہٹہ کے لکھی ہے اور جسپر تسلط اور قبضہ کپتان ہجسن صاحب نے بمعیت چند سپاہ توپخانہ
بنگالہ کے کرلیا تھا ؁

مقام بھانپورہ تاریخ ۶ - ماہ دسمبر فاصلہ آٹھ میل — یہ راستہ بہت خوش آیند تھا ہر قدم پہ چیزین
دیدنی نظر آتی تھین دو میل راہ جنگل کی طے کرکے ہم ایک کنارۂ پہاڑ پہ پہونچے دور تک راستہ ایک
دہار پر تھا جسکی دونون جانب غار بڑے بڑے تھے جا وسمقام پر جہان وہ دہار ختم ہوتی ہے اور جہان سے
نشیب کوہ شروع ہوتا ہے جسکو گہاٹ کہتے ہین بطور گہاٹی یعنے شعبۂ جبل نمودار ہوتی ہے اور
رفتہ رفتہ تا بمقام بھانپورہ وسیع ہوتی جاتی ہے گہاٹ پر نشان ایک قدیم قلعہ کے تھے جسکو اندور گڈہ
کہتے ہین یہ قلعہ اس علاقے مین بہت مدت پیشتر کا عہد عمارتگران قوم چندراوت میوار کے ہوگا اوسکی
چند ٹکڑون سے ہنر کاریگران مثل بروی پیدا ہے اور ہرچند تلاش کسی تحریر کندہ کی عمل مین آئی مگر کچھ
فائدہ مترتب نہوا یعنے کوئی کندہ یہان دستیاب نہین ہوا اس مقام سے دامن کوہ بجانب مغرب
مقام رامپورہ سے تا بہ لاسا گہاٹ اور تارا پورا اور جادو جہان ہم سال گذشتہ مین گئے تھے نظر آتا تھا ؁
یہ امر خوشی کا تھا کہ بعد ہفتہ ایسے مقامات ویرانہ اور قدرت نمائی کے رہنے کے جہان سابق کبھی
قدم یورپین یعنے ولایت زا کا نہین آیا تھا کشت زار سبز اور باشندگان میدان دیکھنے مین آئے ایسی
تبدیلی موقع سے ہر ایک شخص کو خوشی خاطر حاصل ہوئی ہمکو اطمینان دیکھنے سطح مسطح اور کشت زار



مجسمہ شاہ ماران بروارہ اجمیر۔ ج ۲ ـ ۹۶۹

ملک بروبی سے حاصل ہوئی اور یہ بھی باعث تسلی کا تھا کہ اوس عالم سکوت کو ترک کرکے ہم چمبل کی
چہلی اور گنگا کنڈا اور مندر تکنتاک تک جو اس دشوار گزار درگ مین واقع ہین پہونچے ✣
نزدیک بھانپورہ کے ہمنے ایک ندی کو عبور کیا جسکو ایوا کہتے ہین جو گھاٹی مین سے نکلتی ہے اسکے
نزدیک چھتری جسونت راو ہولکر کی ہے اوس مقام کے ملحق جہان اوسنے کارنمایان بیچ جنگ فوج
انگریزی جسکو اوسنے اپنے علاقے سے نکالدیا تھا کیے تھے کاریگری اسکی موافق مرہٹونکی بے تمیزی کے
تھی یہ ایک محراب دار تعمیر اوپر چھت ایک تہ خانہ کے تھی اور تراشتے ہوئے پتھر کی بنی ہے اوسکی
تعریف صرف استحکام اور مضبوطی کی ہے وہان اس بجوف رئیس کی مورت اوسکے اصلی قد کے برابر
بنی ہے مورت بیٹھی ہوئی ہے چھوٹی سی دستار سر پر اوس سے کچھ خوبصورتی یا کوئی امر لایق تعریف
ایسے شخص کے ظاہر نہین ہوتا جسنے عہدنامہ لیک صاحب کے ساتھ بمقام چبوترہ سکندر کے کیا تھا
اوسکے گرد ایک مختصر اور موزون قلعہ بنا ہوا ہے اوسمین برج بھی ہین اندر اوسکے منڈہی اور رستون
بنے ہوے ہین بطور دہرم سالا یعنے مقام خیرات زوار اور مسافر اور بالاخانہ پر چند غبارہ پڑے ہین ✣
بجانب راست اوس مقام کے جہان لاش جسونت راو کی رکھی ہے ایک اور خرد چھتری
تعمیر ہے اوسمین لاش اوسکی ہمشیرہ کی ہے جو عرصہ قلیل کے بعد جسونت راو کے فوت ہوئی تھی دروازہ
اس مکان کے اندر جانے کا جو ہے اوسکے اوپر متعدد کمرے بنے ہین اور اندر دروازہ کے ایک خوبصورت
مسی توپ رکھی ہے جسکا نام کالی ہے ایک اور مکان تھوڑے عرصے کا بجانب راست دروازہ
بنا ہوا ہے وہان پوجا واسطے مغفرت جسونت راو کے تمام دن ہوتی ہے اوسکے روبرو ایک مکان
روشنی کا بنا ہے اوسمین چوبیس چراغ ہمیشہ روشن رہتے ہین ایک مورت سفید پوشاک پہنے ہوے
اوس مکان مین کھڑی ہے اوسکے پیچھے دیوار پر تصویر جسونت راو کی بنی ہے اس ہیئت سے
کہ جس گھوڑے پر وہ ہنگام جنگ و جدل سوار ہوتا تھا اور جس گھوڑے کا نام موہوا تھا اوسپر سوار ہے
اور چوپا ایک شخص اوسپر کرتا ہے اور خدمتگاران مع ظروف نقرہ ہمراہ اور برہمن قالین پر بیٹھے ہوے
کچھ پڑھ رہے ہین ✣
ہم مالک کو دیکھکر اوسکے موہوا کو دیکھنے گئے اوسکا طویلہ نزدیک چھتری ہولکر کے ہے اوسنے
اوسکو کبھی جدال و قتال مین سواری دی تھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی مثل اپنے مالک کے فرنگیونکو

ناپسند کرتا تھا کیونکہ جب مین نے اوسکی گردنی اوتاری اور مین اوسکے نزدیک گیا اوسنے کنوتی دبائی اور غصہ کیا مگر آخرکار وہ ملائم ہوا اور مین نے ہاتھ اوسکی پیشانی پر پھیرا موہوا رنگ کا کمیت ہی مشہور میمیر اصطبل کا اور مثل اپنے مالک کے خاص باشندہ مہارہشتر اوسکے اعضا نہایت مناسب اور خوش اسلوب تھے ہرچند چودہ بالشت تھا اور تین چوڑا مگر اوسکے ہاتھون سے معلوم ہوتا تھا کیا اونچا کیا تھا اوسکا چہرہ نمونے کے موافق تھا اور اصیل کھیت کان چھوٹے اور نوکدار آنکھہ بڑی اور اوبھری ہوئی اور تھوتھنا ایسا چھوٹا تھا کہ چاے کے پیالے مین وہ پانی پی سکتا تھا وہ اب بھی خوب تیار ہے مگر مینے درخواست کی کہ اوسکی پوشش اور بستر بہتر بنوانا چاہیے اسکو اونھون نے فوراً منظور کرلیا اوسکا پسندیدہ فیل بھی مثل ہوا کی پنشن خوار تھا ایسے ایسے امور جزوی مین بھی ہم دیکھتے تھے کہ ایسے ہی خیالات اس بارہ مین تمام جا مین جاری تھے

بھانپورہ ایک شہر پانچ ہزار گھر کا ہے گرد اوسکے ایک دیوار ہے اور وہ اب تک قائم اور بحالت خوش اسلوبی ہے باشندے وہانکے ظاہرا راضی ساتھہ انتظام ملائم تانتیا جوگ کے ہین جو دیوان حال دربار ہولکر کا ہے مگر اون جملہ باشندون کو یقین واثق اس امر کا ہے کہ یہ امنیت اور آسایش صرف بوجہ حکومت نگران یعنے انگریزی کے ہے ہم نہایت راضی باشندگان ذی عزت بھانپورہ کی ملاقات سے ہین جو تجار اور مہاجن اور اہل حرفہ تھے اور وہ سب ہمراہ اپنے حاکم کے ہماری ملاقات کو آئے تھے اور اسقدر بتواضع اور تکریم پیش آئے کہ ہمارے اپنے ملک یعنے میوار کے باشندے اس سے زیادہ تر تواضع اور تکریم کے ساتھہ پیش نہین آسکتے تھے درا صل اونھون نے قدیم رشتے کو فراموش نہین کیا ہے یعنے راو بھانپورہ کا گو ایک علاقہ خود موروثی اپنے قبضے مین رکھتا ہے مگر منجملہ رئیسان کلان میوار سے تھا اور راب تک اوسکو تلک بابت آمد کو اپنے قدیم مالک کے ہاتھ سے لگایا جاتا ہے اور گو قریب سو برس گذرے کہ ہولکر حاکم عامل یہان کا ہے مگر یہانکے واسطے اور سلسلہ قوت عظیم رکھتا ہے ✤

مقام گروٹ تاریخ ۲۳ ماہ دسمبر فاصلہ تیرہ میل بجانب جنوب و مغرب و مشرق اس سے خوشی حاصل ہوتی ہے کہ اب میدان مالوہ مین قدم فرسا ہوے اور وہ فصل جاتا رہا کہ ہر قدم پر جو آواز آتی تھی کہ ٹھہر کر ہے اوس راستے کا یہ حال تھا کہ اگر اچھا تانگا ذرہ بین سے کئی اور طرف مائل ہو تو ضرور آدمیان ٹھوکر کھا کر پڑے ایک عجیب اختلاف ذاتی بیچ زمین اس مقام کے اور زمین ہروتی کے پیدا ہے بیان

گو ہمیشہ جنگ وجدل کا بازار گرم رہتا ہے تاہم میدانہائے بنجر مین ہم پاتے ہین کہ ہر ایک باشندہ اپنے مسکن جس پوش مین خوش دل ہے اور وہان گو آن پورنا کی دیار ہتی ہے مگر رعیت نہایت ناراض اور تباہ ہے یہ دیکھکر یہ سوال ہو سکتا ہے کہ اس اختلاف کا باعث کیا ہے ہمنے اسکی وجہ آئندہ بیان کی ہے ✣

گروت ایک شہر شگفتہ بارہ سو گھر کا ہے دارالریاست ایک ٹپہ کا یا ایک جزو رام پورا کا اور رام پورا سے ایک حاکم یہان کے انتظام کے واسطے بھیجا جاتا ہے اسکے گرد بھی دیوار فصیل کی ہے مگر باشندے وہان کے خیال کرتے ہین کہ اب اونکو بہتر حفاظت بہ نسبت دیوار کے حاصل ہے یہان کوئی شے قدیمی نہین ہے مگر معمولی اور اوسکا قلعہ قدیم جو قریب نصف راہ پر آجکی منزل مین واقع ہے کچھ سامان واسطے ہماری کتاب یادداشت کے سرانجام کر سکتا ہے خصوصاً ایک منقش تورن جو اب تک قائم ہے اور ٹکڑے تعمیر کے جو ہر طرف پڑے ہوئے ہین اسکی نسبت کچھ اقوال قدیم بیان نہین کرتے صرف اسقدر ہمکو دریافت ہوا کہ یہ مقام مسکن ایک راجہ کا تھا جسکا نام ساتل پاتل تھا اور یہ راجہ عہد پانڈوان مین حکمران تھا ✣

ہمکو نہایت تعجب اس امر سے ہوا کہ یہان میدان مین سنگریزے ابری ہر رنگ اور ہر صورت کے نظر آئے اور وہ ابری دار بھی تھے اور صاف بھی تھے بعضے کچھ روشن تھے اور بعض سیاہ اور اکثر آب منجمد دیکھا کہین سخت اور کہین نرم بعض مین اب تک برگ گیاہ یا بیخ گیاہ جسپر وہ منجمد ہوا تھا موجود تھے اور نظر آتے تھے مگر کہین پہاڑ نظر نہین آتا تھا جنکی پیروی کے باعث یہ انجماد آب اس میدان صاف مین متخیل کیا جاوے مگر یہ ہو کہ چمبل نے طغیانی کرکے اس سطح میدان کو غرق آب کر دیا ہو اور پانی گھاس مین رہکر کسی وجہ سے منجمد ہو گیا ہو اور یہان کوئی ندی یا نالہ بھی نہین ہے جس سے وہ صاف ہو جاتا یہان مٹی بھی ایسی نہین ہے جس سے یہ پانی جمع ہو کیونکہ اگر تھوڑی دور کندہ کیا جاوے تو تختہ سنگ نکل آتے ہین ✣

مقام غار ہلے دہومنار تاریخ ۱۰ ماہ دسمبر بجانب جنوب دس ڈگری بجانب مغرب اور فاصلہ بارہ میل یہ علاقہ ہلکو یا ڈمیوار کہلاتا ہے سطح زمین اوسی قسم کا ہے اور زرریزی بھی ویسا ہی ہے اور مثل منزل دیروزہ اس مین بھی سنگریزہ ابری بہت ہین جب ہم نزدیک اپنے محل پڑاؤ کے یعنی غار ہلے دہومنار کے پہونچے ایک پہاڑی پر ہمارا گذر ہوا اور سیر جنگل ڈہاک کا تھا اور اسی مین سے راستہ

تابکوہ جاتا تھا ہمارا خیمہ شمالی تہ پر غار کے نصب تھا اوسکے نزدیک ایک تحفہ تالاب واقع تھا یہان
عجائبات ایسے ایسے تھے کہ اشتہاے حاضری پر غالب آ گئے تھے اور جب تک ہمنے اپنی تحریک خیال
متلاشی عجائبات کو خاموش نہین کیا اوسوقت تک حاضری نہین کھائی +

یہ پہاڑ دو سے تین میل تک مدور ہے بجانب شمال وہ بطور کنارے کے ہے اور بتدریج بلند ہوتا جاتا ہے
اور بلندی قریب ایک سو پچاس فیٹ کے ہے بلندی پر سے ایک کنارہ سیدھا قریب تیس فیٹ بلند
معلوم ہوتا ہے چوٹی اوسکی جسکو مرگ کہتے ہین مسطح ہے اور اوسپر درخت بڑ لگے ہوے ہین اور
بجانب جنوب شکل اوس کوہ کی مثل نعل اسپ کے ہے اور کنارے اوسکے بجانب جنوب مائل ہین
اور اوسی قسم کی فصیل قدرتی گرد اوسکے ہے جسمین غار بکثرت ہین ہمنے ایک سو ستر غار خود شمار کیے
ہم کہہ سکتے ہین کہ یہ غار گویا دروازے مندروںکے اور مسکن قدیم باشندگان غار کے ہین اس
پہاڑ مین برادہ آہن کے خانے بنے ہوے ہین اور ایسے آمیختہ اور مخلوط ہین کہ اوسپر جلا ہو سکتی ہے
یہان نشانات ایک شہر کے بھی ہین باہر اور اندر پہاڑ کے مگر ہم یہ نہین کہہ سکتے کہ وہ ہمعصر ایک
دوسرے کے ہین اگر ہم نشانات دیوار سے قیاس کرین جو نو فیٹ عریض ہوا اور از قسم سائکلوپین
تعمیر ہوئی ہے صرف بڑے بڑے لمبے پتھر بغیر چونہ وغیرہ مصالحہ کے لگے ہوے ہین ہم یہ خیال
کر سکتے ہین کہ یہ غار ریاضت کیشان کی سکونت کے واسطے بنے تھے مگر اسکے برعکس ثبوت
بباعث کثرت اور وسعت غاران کے پیدا ہوتا ہے +

جب ہم کنارہ ٹیری کے نزدیک پہونچے تو ہم اوسکے دامن کے گرد گئے آخرکار ہم ایک شگاف کوہ پر
پہونچے جو اوپر سے نیچے تک کھلا ہوا تھا یہ ایک دروازہ راستے کا معلوم ہوا جو قریب سو گز
طویل اور چار عریض تھا اسکے بعد ایک چبوترہ یا صحن نظر آیا جو قریب سو فیٹ طول اور ستر فیٹ
عرض مین تھا اور قریب تینتیس فیٹ بلند القصہ یہ ایک مسطح وسیع پہاڑ کندہ تھا جسکے وسط مین
اسیطرح ایک پتھر پہاڑ کندہ صورت چبوترہ کی تھی یا دراصل اس راستے کے یہان زینہ بھی بجانب
شمال ومغرب کندہ ہے اوسپر سے قلعہ کوہ پر جاتے ہین جسکے بالائے چوٹی بلندی کی بلند ہے
غالبا کچھ مٹی یہان معلوم نہین ہوتی مگر ہمنے نہایت عمدہ درخت پیپل اور بڑ اور تمر ہندی کے
یہان دیکھے جنکے مانند ہمنے کبھی نہین دیکھے تھے +

نقشۂ زمین مندر معمولی ہے یعنے ایک مندر اور منڈپ اور سبھا مندر جسکو یہان بگودا کہتے ہین اور اونکی
ساخت مین سادگی اور مضبوطی نقشہ اور عمل مین ہے ستون اور اونکے سر جو خوب منقش ہین اونکا بیان
علیحدہ ہوگا اور یہان بہت مورتین ہین اور پھول بھی کٹے ہوے ہین اونسے ذوق حسین پیدا تھا
خصوصاً بیچ نقش و نگار چھت کے اگر یہ چیزین میدان کے علاقے مین ہوتین اور باقاعدہ باہم
رکھی جاتین تو عجائبات مین داخل ہوتین مگر جب یہ خیال کیا جاوے کہ یہ سب ایک جسم ہین اور
خشکی مین ہین وہ ایسی ہے کہ اوسمین کچہ کاریگری کسی کاریگر کی ظاہر نہین ہوسکتی فرش جملہ صنعت کو
عجیب تر تصور کرنا چاہیئے +
بشنو جسکو یہان چتر بھوج کی صورت سے پوجتے ہین ایک چبوترہ پر اونکی مورت ہے پوشاک اونکی
زرد رنگ کی ہے یعنے پیتمبری ہے جسکو وہ بہت پسند کرتے ہین اسیوجہ سے اونکا ایک نام
پانڈو رنگ ہے پانڈو زرد رنگ کو کہتے ہین مندر کلان کی گرد دیوتا چھوٹے چھوٹے اس سلسلہ سے
رکھے ہوے ہین اول دروازے مین جاتے ہی پولیا مین بجانب راست گنیش اونکے نزدیک
سرسوتی جنکا تخت زبان پر ہے اور بجانب چپ دو فرزند توام کالی کے یعنے بھیرو ایک تو
کال بھیرو اور دوسرا گور بھیرو اوسسے کچہ آگے جاکے ایک مندر ہے اوسمین پانچ منجملہ دس مہابدیا کے
ہین جو ہمراہ کالی کے رہتے ہین ہر ایک اپنی اپنی علامت اور سواری سے شناخت ہوسکتی ہے
مثل نرگا و انسان و فیل و گاو میش و طاوس مہابدیا سب گھاتک ہین اور اونکے منتر واسطے
دفع ہونے دشمن کے جپتے ہین اور اونکے نام اور منتر لکھکر بوقت جنگ جنگ آور اونکے بازو پر
بطور تعویذ باندہ دیتے ہین +
پشت مندر پر تین مندر اور ہین منجملہ انکے جو بیچ کا مندر ہے اوسمین مورت نارایں کی اوپر سیس ناگ
کے ہے اور لچھمی اونکے قدمونکے برابر ہے اور اونکے نزدیک دو دیت یعنی راکشس باہم لڑتے ہین
اور ایک دوسری مورت لچھمی کی بھاگتی ہوئی بنی ہے اور گردن پیچھے کو پھری ہوئی ہے گویا
وہ اندیشناک ہوکر پیچھے اون دونون دیتون کے جاتی ہے اور بھاگتی جاتی ہے نارایں کی
مورت کے گرد اور چھوٹی چھوٹی مورتین ہین جو سرگ کے گویئے ہین اور وہ نارایں کو گاکر سلاتے
ہین اور باجے بجاتے ہین مثل مرلی و بین اور میور یعنے منہ چنگ اور تال اور مردنگ اور انکی آواز پر

ایک سانپ پیدا ہوا اور بخوشی دل وجمعیت خاطر اپنا کفچہ ہلاتا ہے جنوبی مندر بھی مثل مندر کلان کے
پہاڑ مین تراشا ہوا ہے لیکن اوسمین جو مورتین ہین وہ پتھار کے سنگ کی تراشی ہوئی ہین لہذا وہ
موافق دیگر اجزا کے نہین ہین دراصل ایک مورت مہادیو سے جو دہلیز سے پیدا ہوئی ہے اور جسپر
چتر بھج بشنو کی نظر گرتی ہے ہم خیال کرسکتے ہین کہ یہ مندر دراصل پیداکنندہ کے نام کا ہے +

ہم بذریعہ زینہ جو پہاڑ مین تراشے ہوے ہین بجانب جنوب اوپر گئے وہان سے جو اوس
شق کوہ سے جو وہان بھی ہمنے میدان واقع آزرو دریاے چمبل کا خوب تماشا کیا جسکے مندسور اور
سوندوارا بھی یہان سے نظر آتے تھے اس مقام سے چند قدم پیچھے جاکر اور بجانب چپ متوجہ ہوکر
ہم ایک غار مین پہونچے جسکی چھت اوس قسم کے ستونون پر قائم تھی جنکو قوم جین کے متبرک پہاڑ کے
نام سے تعبیر کرتے ہین یہان ایک امر عجیب کا اور بیان کرنا لازم آیا یعنے یہان جسقدر مندر غیرہ ہین
اونمین ایک طرف تو علامات مذہب بودہ اور جین ہین اور دوسری جانب شیوی اور بشنوی غار کے
دروازے پر متصل اسکے بڑی بڑی مورتین اور ہین کوئی کھڑی ہے اور کوئی بیٹھی ہے اوسمے بلا آمیز ہین
شک وریب علامات مذہب بودہ اور جین کی نمایان تھین مگر اسمین بجانب جنوب ہر ایک سے شے
پانڈو کی کہلاتی ہے اور ایک مورت جھکی ہوئی دس فیٹ طول مین لنبی ہے اوسکا ہاتھ نیچے سر کے
رکھا ہوا ہے گویا وہ مورت سوتی ہے اسکو بھیم کے فرزند کی مورت کہتے ہین جو بموجب اقوال قدیم کے
صرف ایک گھنٹہ کی عمر کا تھا یہ سنکر ہمارے ہمراہی زبان پر لائے کہ یہ کسقدر طویل ہوتا اگر نو مہینے کا ہوتا
جملہ مجمع مورتون کا پانچ پانڈو کہلاتے ہین اقوال قدیم کی رو سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب وہ بنواس ہوے تھے
تو وہ اپنی جلاے وطنی مین یہان آکر رہے تھے اور جو پانچ مورتون کے سوا اور مورتین ہین وہ گویا
اونکی خدمتگار ہین +

ہم نہایت خوش ہین کہ ہمارا قدیم جین گرو ہمارے ہمراہ تھا اوسنے صحیح حال اوکا بہ نسبت اقوال مقامی کے
بیان کیا اونکا بیان یہ ہے کہ یہ مورتین جین کے بزرگ آدمیونکی ہین جنھون نے مرتبہ مردان خدا کا
پایا تھا اور جو پانچ مورتین ہین وہ مشہور تر چوبیس بزرگونکی ہین جنکو جین تیرتھ کہتے ہین یعنی رشب دیو
بزرگ اول سنت ناتھ سولھوان نیم ناتھ بائیسوان پارس ناتھ تیئیسوان[۲۳] اور مہابیر چوبیسوان بزرگ ہے
ہر ایک کا مقام متبرک یعنے تیرتھ جداگانہ ہے اور ہر ایک کی علامت بھی جدا ہے یعنے نرگاو کسیکی اور

سیاہ چیتا دوسرے کی سنگھ کیسلی اور کسیکا مار برتبع دار اور شیران علامات سے جو تختی پر یعنے چوکی مورت پر
بنی ہین صاف معلوم ہوجاتا ہے کہ کس کس بزرگ کی مورت ہے وہان ایک مورت چندر پر بھو کی بھی
بیٹھی ہوئی بنی ہے یہ بھی اپنی علامت ماہ نو یعنے ہلال سے شناخت ہوتا ہے یہ سب مورتین
دس گیارہ فیٹ کی بلند ہین وہ مورت جو جھکی ہوئی بنی ہے اوسکا حال ہمارا دوست کہتا ہے کہ
ایک بزرگ کی ہے جو شور و شغف دنیاے ناپایدار کو واسطے مرتبہ مرتاضونکے حاصل کرنے کو
ترک کرتا ہے جب یہ حال اوسکا ہوا تو اندر کا تخت زلزلے مین آیا اور اوسنے حکم دیا کہ اس بزرگ کو
چھیر سمندر کی راہ دیولوک کو لیجاوین بموجب اسکے جملہ اندر لوک کے باشندے اوسکے دیولوک مین
لیجانے کے واسطے روانہ ہوے +

نزدیک اس مندر بزرگان جین کے غار دھرمنار کا ہے جہان تک یہان سے راستہ بھی جاتا ہے
اسکو یہان کے لوگ بھیم کا بازار کہتے ہین طول اس غار کا قریب سو فیٹ کے ہے اور عرض اسّی فیٹ
اگرچہ ہر ایک چیز جو اس غار مین ہے اوس سردار پانڈو کے نام سے مشہور ہے مگر جملہ چیز موافق
طریق مذہب بودھ کے ہے بیچ کا مکان بنام سلحہ خانہ یا خزانہ بھیم مشہور ہے اوسکا راستہ ایک چوک مین سے ہے
جو قریب بیس فیٹ کے مربع ہے وہ دو ستونون پر قائم ہے اور اوسمین چار طاق بنے ہوے ہین
مگر اب وہ خالی ہین غالباً یہ طاق واسطے مورتونکے بنے ہونگے اسکے آگے سلحہ خانہ ہے یہ ایک مکان
تیس ۳۰ فیٹ طول اور پندرہ فیٹ عرض مین ہے آخر مین اسکے ایک ڈہگوپ ہے جسپر چھت قائم ہے
یہ عجیب ستون اگر ہم اونکو ستون کے نام سے تعبیر کرسکتے ہین بنام اوسکے متبرک کوہ کے مشہور ہین
یعنے سومیر چونکہ یہ پہاڑ آدناتھ یعنے بزرگ اول کے نام سے متبرک شمار کیا جاتا ہے لہذا ہم قیاس
کرسکتے ہین کہ آدناتھ کی پوجا یہان ہوتی ہوگی ایک وہرم سالا تیئیس ۲۳ فیٹ عرض اس مکان کے گرد
بنا ہوا ہے اوسکے نیچے قطار ستون مربع کی ہے جو سب پہاڑ سے تراشے ہوے ہین اور باہر کیطرف
بہت خانہ ہاے مربع تعمیر ہین جو جین کے مذہب کے سیوکونکے واسطے بنے ہین منجملہ انکے ایک خانہ
ایک ڈہگوپ کے اوپر قائم ہے اور دوسرے خانے مین پارسناتھ کی دو مورتین بنی ہین ایک جزو
بھیم کے خزانے کی چھت کا گر گیا ہے اسلیے سقف آسمانی کوہ کے شگاف مین سے نمایان ہے
اسکا باعث ایک گوریا جورکو بھی کہتے ہین جسکی مورت اوپر چوٹی برولی کے مندر کے بنی ہوئی ہے

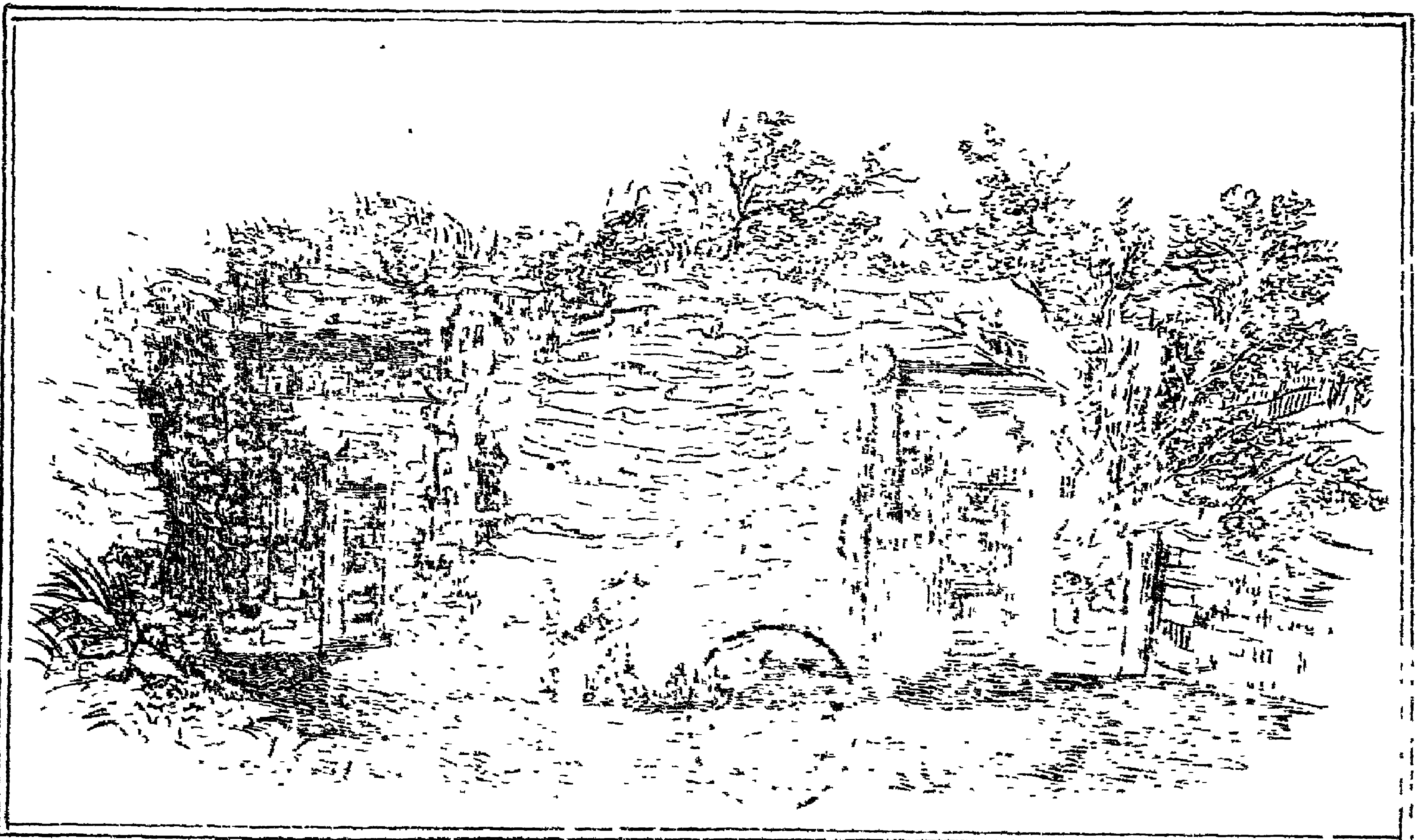
یہ دشمن پانڈو کا تھا جسنے اونکی سلطنت لے لی تھی متصل سلحہ خانہ کے مکان راج لوک یعنے رہواس کا ہے مگر اسمقام پر یہ قول قدیم غلطی پر ہے کیونکہ سوائے مسماۃ درو پدی کے جو ہمراہ پانڈوان نہو اسمین گئی تھی مسماۃ کونتی والدہ نہین گئی تھی +

اور بھی جانب راست یا جنوب و مغرب ایک اور مکان سقف و بام کا تعمیر ہے تئیں فیٹ سے چودہ فیٹ ہے اور وسط مین سولہ فیٹ بلند ہے اوسکے نیچے ایک اور مورت یعنے ستون سویہ کا بنا ہوا ہے اس غار مین ایک درخت بڑنے جڑ پکڑی ہے اور نشو و نما سقف تک کرکے غار کے مُنہ کی راہ سے باہر نکل آیا ہے اور وہان سے سیدہا اوپر کو جاکر اسقدر پھیل گیا ہے کہ کل غار کے اوپر سایہ فگن ہے (دیکھو تصویر[۱]) گرد اسکے اکثر باسد شالا یعنے مکانات جتیونکے سبنے ہوسے ہین وہ بھی مثل مورت ہائے بزرگان کھڑے ہین +

مگر یہ امکان سے باہر ہے اور اسکا ارادہ بھی کرنا محض بیکار ہے کہ بیان کافی اس شہر زیر زمین مقام دہومنار کیا جاسے اس امر سے مگر یہ روشن اور ثابت ہوتا ہے کہ ہندوستان مین غار کی پرستش کیا کرتے تھے اور اگرچہ شان و شوکت مین یہ غار موافق غارہاسے ایلورا اور کارلی یا سالت کے نہین ہین مگر بنظر قدامت یہ اونسے فائق تر ہین جو مندر تیرتہاکار یا ایشران مذہب جین کا ہے ایک نمونہ بیہودہ زمانہ بیہودہ کا ہے جس وقت مین فن تعمیر بالکل سی عالم طفولیت مین تھا مگر تاہم ایک قوت اختراعی اور اصلی ہئیت اشیا کی ایسی ہے کہ ہندوستان مین کوئی شے ایسی اسطرح کی نہین ہے ہمنے ناحق تحریرات کندہ کی تلاش کی مگر چند حروف جدا گانہ اوس قدیم طرحکے جو پڑہے نہین جاتے اور جو ہر ایک تعمیر عہد پانڈو پر نظر آتے ہین جابجا نظر پڑے کچہ جزو لقاشی کے دامن کوہ مین پڑے تھے مگر یہ ساخت اور مصالحہ مین اونسے مختلف تھے جو کوہ پر تھے القصہ مقام دہومنار نہایت لائق دیکھنے کے ہے یہ ایک عجیب مقام اس ضلع مین ہے اور عجائبات اسمین بکثرت ہین +

---

[۱] غلطی سے ہمنے نام چندولی کا جو ایک موضع متصلہ ہے بجاسے دہومنار کے درج کیا ہے +



باب سیزدہم

راستہ اوس زمین پر جس راستہ مونسون صاحب واپس آئے تھے ۔ جنگ پیپلی ۔ شجاعت امر سنگہ ہارا
رئیس کوٹلہ ۔ کارروائی جنرل مونسون صاحب کی بیچ پہاڑ کے ۔ کنوارا ۔ شگفتہ شکل ملک کی ۔
جہالرا پاٹن ۔ مندر ۔ مراعات نسبت تجارت شہر کے ۔ تدابیر شایستہ نائب کی بیچ قائم کرنے
اس بازار کے ۔ عام ملاقات باشندگان پاٹن ۔ شہر قدیم ۔ بیانات نسبت اوسکی بنیاد کے ۔
کثرت ویرانہ ہاے قدیم کی ۔ عمدہ نقاشی اور کاریگری مندر ۔ تحریرات کندہ ۔ عبور قدرتی حلہ شہر
ہروتی اور مالوہ کا کرنا ۔ چھاؤنی فوج کوٹہ ۔ چھاؤنی نپڈارا ۔ گگرون ۔ نراین پور ۔ گھاٹہ مکندرا ۔
تحریرات کندہ ۔ حالات رئیسان گھاٹہ ۔ چھاؤنی بھیم ۔ ویرانہ ۔ اسلحہ راجگان قوم ہارا ۔ واپسی بمقام
کوٹہ ۔ شکار میدان ۔ مؤلف کتاب ہذا پر حملہ آور ہونا ایک خوک صحرائی کا ۔ ویرانہ مقام اکہل گڈہ ✦

مقام پنج پہاڑ تاریخ دہم ماہ دسمبر ۔ ہم دیروز واپس بمقام گروٹ آئے اور آج صبح وہان سے
روانہ ہوکر دس میل کی منزل بجانب شمال و شمال مشرق طے کی زمین قابل یادگار ہے اس مقام
گروٹ سے مونسون صاحب کی واپسی شروع ہوئی تھی یہ ایک واقعہ ایسا مشہور تواریخ انگریزی ہند
مین ہے جیسے واپسی بادشاہ زنوفن کی مقام گریس یعنے یونان مین واپسی اول الذکر کا سپہ سالار
فوج نے کوئی یادگار نہین قائم کیا ہے گو تحریر زنوفن خود اوس بدنامی کو کم نہین کر سکتی جو اوس
واقعہ تباہی خیز کے اوپر شہرت اور نیکنامی ہماری فوج کی عائد کی ہے ہولکر بمقام پرتاپ گڈہ مین تھا
جب اوسنے خبر آمد فوج انگریزی کی سماعت کی اور فوراً روانہ مندسور ہوا اور وہان صرف گھوڑون کو
ذرا دم دیکر اوسنے عبور دریاے چمبل اورا گھاٹ سے کیا اور بلا توقف روانہ گروٹ کا ہوا جو قریب
پچاس میل کے فاصلے پر واقع تھا کیفیت مقامی سے دریافت ہوا کہ مونسون صاحب ہولکر کی آمد سے
ناواقف تھا لہذا اوس روز روانہ مقام چندواسو ہوتا تھا مگر معلوم نہین کس مطلب کے واسطے
مقام مذکور کو جاتا تھا کہ اس عرصہ مین اوسنے خبر نزدیکی دشمن کی سنی اور بلا توقف اور انتظار اونکی آمد کے
حکم دیا کہ واپس جاکر گھاٹ مکندرا پر قابض ہون اور لیوکن صاحب کو مع فوج سواران غیر آئین اور فوج کوٹہ
جسمین اکثر ہارا راجپوت تھے وہان چھوڑا تاکہ اوسکی واپسی مین تحفظ رہے فوج ہولکر مین دس ہزار سوار تھے
اونکے چار غول تھے اور ہر ایک غول جدا جدا جنگ آزمائی کرتا تھا غول ماتحت ۔ خان بنگش کے

جنوب کی جانب سے اوپر فوج لیوکن صاحب کے حملہ آور ہوا اور غول سرناتہ داد اہنا پنور کی طرف سے فوج کوٹہ پر تاخت لایا لیوکن صاحب نے مثل شجاع کے اپنا تحفظ کیا اور اونکے حملوں کو روکا بلکہ اونکو پسپا کیا اور خود اونپر حملہ آور ہوا اس جنگ وجدل مین اوسکو زخم کاری اوسی کی پالگاہ کے کسی سپاہی سے پہونچا جس شخص نے ہمکو اطلاع اس جنگ کی دی وہ بھی خود شریک جنگ بمقابلہ اوس سپاہی شجاع کی تھا اوسنے مقام جنگ بھی دکھایا اور درخت موجود جسکے نزدیک صاحب موصوف زمین پر گرے تھے ؛

فوج کوٹہ بسرکردگی رئیس کوبلاکے تھی جو قوم کا ہارا تھا اور نام اوسکا امر سنگہ تھا جسوقت اوسکو حکم افسر انگریزی کا پہونچا اوسنے تیاری مثل قدیم طریق متابعت قوم ہارا شروع کی مقام اوسنے اپنی فوج کے واسطے قریب پاؤکوس کے فاصلے پر بجانب مغرب مقام لیوکن صاحب کے پسند کیا یہ مقام اوپر کنارہ شمالی امجار کے واقع تھا اوسکی جانب کی حفاظت موضع پیپلی سے تھی یہ موضع ایک بلندی پر آباد تھا اور نشیب دریا تک تھا جسکے کنارہ پست وبلند تحفظ کرتے اگر حملہ سامنے سے ہوتا اسمقام پر امر سنگہ اپنے گھوڑے سے اوترا اور غاشیہ زمین پر بچھاکر بیٹھا اوسکے گرد ایک ہزار سپاہی موجود تھے یہان اوسنے ارادہ کیا کہ امجار کے راستے کا حفظ کرے اوسکے سپاہی زیادہ تر بیدل تھے اور اونھون نے مقابلہ دشمن کا نہایت دیق سے کیا اور دریا کو اونکی لاشون سے پر کیا اور نزدیک تھا کہ دشمن کو شکست دے کہ ایک گولی اوسکی پیشانی پر لگی اور دوسری سینے مین بجانب راست اسکے صدمے سے وہ زمین پر گر گیا مگر فوراً پھر اوٹھا اور ایک شکہ بنانے کے کو لہو پہ جھک کر کھڑا ہوا اور سپاہ کو دلیری دی کہ حملہ کرین اوسنے جو بیقراری ظاہر نہین کی اس سے سپاہ کو کچھ اندیشہ معلوم نہین ہوا مگر یہ حکم آخر اور کوشش آخر اس ہارا کی تھی تلوار بجانب دشمن اوٹھاکر وہ گر گیا اور سرد ہوگیا ساڑھے چار سو سپاہی اوسکے ساتھ مقتول یا مجروح ہوئے منجملہ مجروحین تیس پولیٹیا بھی تھا جو مرتبہ ریاست مین بعد کوبلا کے مرتبہ رکھتا تھا اور بخشی فوج کوٹہ مقید ہوا اور اوس سے بدستی دس لاکھ روپیہ کا تمسک واسطے اوسکی رہائی کے اور بطور جرمانہ واسطے اونکی جانبداری انگریزان کے لکھا گیا ؛

ایک سادہ خام چھتری اسمقام پر بنی ہے جہان یہ شجاع ہارا قتل ہوا تھا ایک چبوترہ وہان ہے جسکو جیجہار کہتے ہین اوسپر ایک سوار مع اسپ بنا ہوا ہے یہ علامت معمولی ایسے موقع پر ہوتی ہے

ہمکو نہایت غصہ نائب پر اوسکی بے پروائی سے آیا کہ اوسنے ایسے موقع پر کوئی مضبوط یادگار نہین بنوائی مگر نائب خود قوم ہمارا کا نہین ہے اور گو وہ جملہ قوم کو قتل اور مدفون کروا سکتا ہے مگر وہ ایسی تعمیر بنوا دیگا جس سے رشک موسولیس کی یادگار کو ہوگا بہرحال یہ خام چھتری بھی وہ تعظیم حاصل کرتی ہے جو بڑی بڑی تعمیر کو نصیب نہین ہوتی کیونکہ باشندگان پیپلی ہرگز قصور نام امر سنگہ مین نہین کرتے اور اوسکی زمین اور چھتری کی مرمت ہمیشہ کرتے رہتے ہین لیوکن صاحب کی ایسی بھی چھتری نہین بنی ہے اور ہمکو معلوم نہین کہ جس طریق سے اوسکا قتل ہوا ہے وہ کچہ استحقاق تعمیر یادگار رکھتا ہے یا نہین مگر اوسکی یادگار باشندگان پیپلی رکھتے ہین اور اوس درخت کو لیوکن صاحب کا جو جہار کہتے ہین +

ان شجاع آدمیونکو قتل کراکر کمانیر انگریزی نے گہاٹ مکندرا پر قبضہ پایا اور ایک متنفس بھی دشمن کا اونکی نظر مین نہین آیا یعنے کسی دشمن سے مقابلہ اونکا نہین ہوا اگر صاحب موصوف صرف پانچ کمپنی مع رسد و سامان کافی بسر کردگی کسی ایسے صاحب مثل سنکلیر یا نکول صاحب کے چھوڑ جاتے تو مکندرا رشک افزاے مقام تہرموپلی بیچ شہرت اور نام آوری کے ہوتا کیونکہ موقع اوسکا ایسا ہے کہ اوسکے گرد پھرنے مین ایک ہفتے کا عرصہ درکار ہے اور سواے پیدل کے اور کوئی نہین جا سکتا تھا مگر صاحب کمانڈر موصوف کو اعتبار اپنی سپاہ پر نتھا پس ہم یہ کہتے ہین کہ اگر ایسی بے اعتباری باہم تھی تو اونھون نے سرداری اور افسری اونکی کیون اختیار کی تھی ہنگام واپسی ہر قدم پر سپاہی خواہان جنگ تھے اور اونھون نے صاف اپنی راے جنگ اپنے افسرونکو کہی تھی اور جب اس شکی کمانڈر نے پانچ کمپنی واسطے تحفظ بناس گھاٹ کے چھوڑین اونھون نے دیکھو کیسا کام کیا تھا ہر ایک حملہ دشمن کا اونھون نے مقابلہ کیا اور دشمن کو ہٹا دیا اور اوسوقت تک لڑتے رہے جب تک سامان جنگ ذرا بھی اونکے پاس باقی رہا ہمنے اکثر اس باباب سے گذر گیا ہی ایک دفعہ ہمراہ فوج سیندھیا جب صرف تین سال صاحب موصوف کی واپسی سے گذرے تھے بیان مقابلہ شجاعانہ کا ہمسے خوب طرحسے زمان خان روہیلا نے کیا یہ ایک شجاع سپاہی ہے اور شیخی نہین کرتا ہے (یہ شخص روز نبرد ہمراہ ہمارے دشمنون کے تھا) اس شخص نے آہستہ سے ایک مقام بنایا جہان اوسنے ایک ہمارے افسر کو اخیر جنگ مین اپنی پستول کی گولی سے مارا تھا اوسنے یہ بھی بیان کیا

کہ مرہٹہ کے پیدل ہرگز حملہ نہین کرتے اور جسونت راو ملل دیوانہ کے اپنی دستارِ زمین پر دے مارتا تھا
اور اپنے سوارونمین سے شجاع لوگون کو پکارتا تھا اور آمادہ کرتا تھا ان سوارونکے ہاتہ ستے آخرکا۔
سنکلیر صاحب اور اونکے ہمراہ سپاہی قتل ہوے تھے یہ ایک نصیحت ہے جس ستے ہمکو فائدہ حاصل
کرنا چاہیے یعنے ایسے شخص کو ہرگز افسری سپاہ پر مامور نہین کرنا چاہیے جو سپاہی کو نہین سمجھتا
اور نہ اونپر اعتبار کرتا ہو اور اونکی لیاقت اور پاسداری نہ جانتا ہو +

مقام پنچ پہاڑ۔ ایک شہر شگفتہ اور آباد وان سہے اور اون چار اضلاع مین جو ہمکو باستحقاق جنگ
حاصل ہوے ہین اور جنکو ہمنے ہولکر سے لیکر نائب کے حوالے کیے ہین اول مرتبے کا سہے ان
اضلاع کے دینے سے ہمنے بار احسانمندی سے سبکدوشی حاصل کی انتی مواضع متعلق پنچ پہاڑ کے
ہین گو اونسے کبھی کم از پچاس ہزار روپیہ وصول نہین ہوتا ہے مگر وہ لائق دو چند آمدنی کے ہین
اس شہر مین دو ہزار گھر آباد ہین اور ایک بازار وسیع جسمین متمول تجار اور مہاجن آباد ہین اوسمین سے
یہ سب ہماری ملاقات کو آئے وہ سرخ پتھر مثل عقیق جسکا ذکر سابق منازل مین بھی ہوا ہے یہان بھی
زمین مین بکثرت سہے +

مقام کنوارا تاریخ ۱۱۔ ماہ دسمبر۔ بفاصلہ تیرہ میل بجانب شمال و مشرق ستے اس منزل مین ہمارا
گذرا اچھی زرریز زمین پر ہوا اوسمین شگفتہ فصل گندم و نخود پیدا تھی اور جوار بھی بہت تھی ایسے
میدانون مین جہان جنگ سہے ملک کولی ہر وقت ہوتی سہے ایسی فصل کا نظر آنا بہت کم ہوتا ہے
اور اس فصل کے سبب یہ شہر یعنے کنوارا جسکے معنی اراضی گندم کے ہین اسم بامسمے ہو گیا ہے
بیچ موضع اونلا کے جو چار میل کے فاصلے پر بجانب جنوب ہے ہمنے گذرا اور اوس شارع عام کو کیا
جو مقام اوجین سے براہ درہ ہندوستانکو جاتا ہے اس مقام سے مقام سونیل جو ایک شہر کلان ہے
تین میل بجانب دست راست ہمارے رہا +

مقام جھالراپاٹن تاریخ ۱۲۔ ماہ دسمبر۔ بفاصلہ دس میل بجانب شمال و شمال مشرق راستہ ویسی ہی
زمین زرریز پر تہا عبور دریاے چندربھاگا کا کیا جسکا چشمہ یہان سے صرف دو میل کے فاصلے پر ہے
اور منجملہ دیگر پہاڑونکے پہاڑ دور افتادہ ریاینتو ہمکو دکھایا گیا یہ وہ مقام ہے جہان بھیل لوگ سابق
پناہ گزین ہوا کرتے تھے اور جنکے چار ہزار کماندار واسطے غارت گری کے ملک مالوہ مین جایا کرتی تھی

انکو ظالم سنگہ نے بیخ و بن سے تباہ کر دیا ہے +

جھالراپاٹن آباد کردہ نائب ہے جب ہم اوسکے نزدیک پہونچے اوسکی مہربانی سے یہ عزت اور نمبر ہمارا ہوا کہ شہر کے باہر ایک میل کے فاصلے پر فوجدار یعنے جسکو کل اختیارات فوجداری حاصل تھے اور ایک کونسل یعنے جن لوگون کے مشورہ اور صلاح سے کام وہانکا ہوتا تھا اور جملہ متمول باشندگان ہماری ملاقات کو آئے اس عزت کی مشکوری ادا ہوئی کیونکہ یہی ایک شہر ہندوستان مین ہے جسمین کچھ علامت آزادی انتظام کی موجود ہے زیراکہ باشندگان کو اختیار تحریر کرنے قواعد صفائی وغیرہ متعلقہ شہر حاصل تھی اور یہ امر زیادہ تر اسوجہ سے قابل شہرت اور نیکنامی کے ہے کہ اونکے قواعد تجارت کی ملائمیت ایک نہایت سخت حاکم سے عطا ہوئی تھی جسکا ثانی سختی اور زیادتی مین کل ہندوستان مین نتھا گویہ مراعات بطوری آزادی نہ تھی مگر ایک امر صاحب تدبیری کا تھا اس امر کی اجازت اور اختیارات بطمع وصول معاوضہ کے تھی جو حاصل ہوتا تھا یا جسکی توقع حاصل ہونے کی تھی اور وصول بھی بہت ہوتا تھا طرفین سے مراسم سلام کے ادا ہوے اور ہمنے وعدہ کیا کہ شام کو خیمے پر پھر ملاقات دیر تک ہوگی اور حکم دیا کہ شہر کے انبوہ کو کم کیا جاوے تاکہ ہم شہر کے اندر سے جاوین اور ہمنے گذر شہر مین کیا سلامی فصیل شہر سے سرہوئی یہ شہر قریب مربع کے ہے اور گرد دیوار مستحکم مع بروج کے تعمیر کی گئی ہے اور اقواب اوسپر چڑھی ہین نقشہ زمین کا صاف ہے چوڑا کا بازار بنا ہے دو بازار ہاے کلان وسط مین ایک دوسرے کو اسطرح قطع کرتے ہین کہ مقام انقطاع پر زاویہ قائمہ پیدا ہوتا ہے اور سواے انکے دیگر بازار ہاے خرد بفاصلہ مساوی ایک دوسرے کے بنے ہوے ہین بازار کلان جنوب سے شمال کیطرف جاتا ہے ہمنے گذر اس بازار کلان مین کیا اور مقام انقطاع پر پہونچے یہان ایک وسیع چھت پر ایک مندر کلان حسن کا بنا ہوا ہے جسکی بلندی کم از کم نوے فیٹ کی ہوگی گنبد سنگ مرمر اور ستوندار منڈپ اور مناسبت قطعات تعمیر مذکور نے ہماری نگاہ کو کشش کی مگر چونکہ اوسکی مرمت عرصہ قلیل سے ہوئی تھی اور سفیدی کی گئی تھی ہمنے چندان توجہ اوس جانب نکی بخیال اسکے کہ مندر جدید ہوگا اور اوس سے کچھ حال تواریخی قدیم دریافت نہوگا اسمقام سے دروازہ شمالی تک دورویہ قطار مکانات کی ہے جو ایک وضع پر سب تیار ہوے تھے اور اونسے آسایش اور آرام باشندگان ظاہر ہوتا تھا اور یہ بازار جو قریب ایک میل طول مین ہے جہان ختم ہوتا ہے وہان ایک مندر نائب سنے اپنے دیوتا دوارکا ناتھہ کے نام بنوایا ہے جو مورت یہان

قائم کی گئی ہے وہ قدیم شہر مین سے کھودی گئی تھی اور نائب کے پاس بمقام کوٹہ گئی نائب سے کہا کہ جس نام سے یہ دیوتا چاہے گا اور جس مقام پر اسکی خوشی ہوگی وہی نام اور وہی مقام تجویز ہوگا یہ کہکر اونے بہت نام دیوتا کے پرچہ ہاے کاغذ پر لکھے اور ایک گرشے یعنے غار مین وہ پرچے ڈالدیے پوجاری نے جو اول پرچہ اوٹھایا اوسمین نام گوپال جی کا تھا پس ایک مندر کلان اوپر کنارے ایسے ایک تالاب کے تیار ہوا جس سے بہتر کوئی اور تالاب ہندوستان مین نتھا اور ایسی ترکیب اوسمین رکھی کہ اوسکا پانی جسوقت بند کو باندہ دین تو بلند ہوکر مندر مذکور کے گرد بہ جاے ✢

بیچ بازار شمالی کے جو بفاصلہ مساوی بازار اول الذکر کے ہے مگر ہنوز تمام وکمال تیار نہین ہوا ہے ایک خوبصورت مندر بنام سولھوین اوتار قوم جین کے بنا ہے یہ بھی ہمکو بعد ازین دریافت ہوا کہ قدیم تھا مگر اب مرمت اوسکی ہوئی تھی اور منجملہ ایک سو آٹھ مندرونکے یہ ایک مندر تھا جنکے گھنٹے قدیم شہر مین بلند آوازہ ہوا کرتے تھے اور اسیوجہ سے اسکا نام جھالرا پاٹن رکھا گیا یعنے شہر گھنٹونکا اور جو سابق لکھا گیا تھا وہ غلط ہے یعنے بنام قوم نائب اسکا نام رکھا گیا تھا یعنے شہر جھالا جو قوم نائب کی تھی اس امر کی ناواقفیت سے ہمنے کچھ توجہ اونپر نکی کہ یہ مندر اوسی وقت کے تھے جب اونکی بنیاد جدید ڈالی گئی تھی ہمنے کچھ عرصہ تک ساہ منی رام کے مکان پر جو فوجدار شہر تھا قیام کیا اور تعریف ہر ایک شے کی جو ہمنے دیکھی تھی زبان پر لاے اور یہ امید ظاہر کی کہ اوسکے انتظام کی وجہ سے بہبودی شہر دوچند ایسے ہنگام امنیت مین ہوگی بعد ازان ہم رخصت ہوے روبرو اونکے مکان کے ایک ستون سنگ پر احکام نسبت حقوق شہر کے کندہ ہین (یہ احکام جلد اول انگریزی کی صفحہ ۷۰۵ مین درج ہین) اونکی سادگی پر تبسم آتا ہے مگر حکیم اونہین سے قواعد قدیم ترقی تجارت کے پیدا کرسکتا ہے جنکے باعث آزاد شہرہاے ملک یورپ باعث عام آزادی کے ہوے تھے بعض بعض کے حقوق بہت محدود کیے گئے تھے تا اونکی نگرانی اشتباہاً ایسی تجویز ہوئی تھی اور جو ایک گروہ کو یکجا کیا گیا تھا یہ ایک دلیل کافی اونکے قیام کی اور تحفظ خلاف انفساخ کی تھی حال جنگ دوامی باعث اشتمال و یکجائی کا ہوا اور موجب اس ملایمت کا اور اب جو امنیت اور صلح جاری ہے اوسکی کارروائی بخوبی ہوگی اگر ایمان مین فرق آیا تو تباہی پاٹن کی پیش پا افتادہ ہے ✢

جب نائب نے موقع وقت کو غنیمت سمجھکر طلبی متمولان قرب وجوار کی واسطے آباد ہونے بیچ اس بازار جدید کے کی

اوسنے دانائی سے اونکی عقل کے موافق کام کرنا ایک بہتر اطمینان اپنے عہود کے ایفا کرنیکا تصور کیا اور
موافق قانون کے جسکو چارٹر کہتے ہین دیوار فصیل گرد کی تعمیر شروع ہوئی اور ایک دستہ فوج کا فی وہان
بسر کردگی ایک شخص مشہور اور قابل ادب کے تعینات کی اوسنے چاہات کندہ کرائے اور چشمۂ قدیم کے
باندہ کی مرمت کی اور جملہ معابد اقوام مختلفہ کی مرمت اور جدید معابد بصرف زر ریاست تعمیر کرائے اور
تعمیرات سکنی کی کیفیت یہ ہوئی کہ بنیان اور استحکام کی نظر سے اوسنے روپیہ نصف لاگت کی برابر لوگونکو دیا کہ نصف اپنا
صرف کر کے تعمیرات موافق تیار کرا دین مگر سب سے زیادہ مراعات اوسکی یہ تھی کہ اوسنے انتظام عدالت
اور پولیس کلیۃً باختیار رؤسا باشندگان کے چھوڑ دیا تھا اور اون لوگون نے اپنے اعتبار کی ترقی
کیواسطے یہ تجویز کی کہ روپیہ جرمانہ اور ضبطی کا بجاے اسکے کہ طمع اور باعث مداخلت بیجا ہو
دوا کیلا تانہ کے مندر کے مصارف مین خرچ ہوا کرے ؀

یہ بیان کرنا واجب ہے کہ حاکم اعلے ساہ منی رام جو فرقۂ بشنیو سے ہے اوسکے ہمراہ مسمے گمانی رام
قوم اوسوال فرقۂ مذہب جین تھا اور ہر ایک کی عدالت جداگانہ اپنے اپنے فرقہ کیواسطے تھی
اور جب کوئی امر عام پیش ہوتا تھا تو دونون شریک ہو کر بطور کونسل کے تحریر کیا کرتے تھے اور وہ
دونون باہم بخوشدلی سرانجام کار کرتے تھے اور ہر ایک نے ایک ایک پورہ یا موضع داخلی خرد
آباد کیا ہے اور اپنی اپنی اولاد کے نام سے اوسکو مشہور کیا ہے اور جو پنچایا یعنے ممبران کونسل کے حسب لیاقت
پسند کیے جاتے تھے اور حاکم اعلے بھی حسب راے باشندگان کے پسند اور نامزد ہوتے تھے یہ شہر
گھنٹونکا یعنے جھالراپاٹن کو کچھ اور حاجت کسی امر آزادی کی باقی نہین ہے اسطرح بیچ عرصۂ قلیل
بیس سال کے اوسنے ایک ایسا شہر آباد کیا ہے جسمین چھ ہزار گھر آسایش اور آرام کے تیار ہو گئے
اور باشندے بھی اوسمین کم از کم پچیس ہزار ہونگے مگر قاعدۂ موروثی جو اسقدر قوی ان ملکون مین ہے
اور جو اگرچہ باعث اکثر قبوح کا ہے مگر اوس سے اکثر کار حسن بھی رونما ہوتے ہین اور جسنے ان ریاستونکو
تباہی اور بربادی سے محفوظ رکھا ہے وہ بلاتفاوت عمائد حکومت منی رام اور گمانی رام کے سر سے اوتار کر
اونکے لڑکون کے سر پر رکھے گا باعث جسکے اگر اونمین ویسی ہی ہوشیاری اور عقل نہو جیسی اونکے
بزرگون مین تھی مہر سنگین جو علامت حکومت ہے اور نیز دیگر حقوق جھالراپاٹن بیکار ہو جاوینگے
سرکار کیطرف سے صرف حاکم شہر مین یہ رہتے ہین یعنے ایک تو کمانڈنٹ یعنے افسر فوج اور دوسرا

تحصیلدار محاصل نگران دونونکو اسقدر رشک اوسکا ہے کہ اگر وہ کچہ بھی مداخلت کرے تو اوس شخص پر جرمانہ ہوتا ہے جو محاصل معمولی اس عذر سے ادا کرے کہ وہ کچہ مداخلت کریگا +

اسطرح کا حال خلاصہ انتظام اندرونی کا ہے جسکی کیفیت ہمنے ابھی نہایت خوش بیانی سے تحریر کی ہے اور ملاقات جملہ متمول اور لئیق پاٹن کی ہوئی ہے اول ملاقات کو مہاجن آئے بعد ازان دلالان اور اور بیمہ والے مذہب بیشنو کے ان سبکی ملاقات بنام کوٹھی ہر ایک کے ہوئی بعدہ تجاران اوسوال کی ملاقات اسیطرح ہوئی ہمنے دونون فرقون کو حسب مراتب جسطرح وہ ملاقات کو آئے تھے اوسی قاعدے سے بٹھایا من بعد تجاران آئے اور چوتھیا اور ہر ایک نے اپنے اپنے گروہ کیطرف سے نذر گذرانی بعد انکے اہل حرفہ زرگر مس گر یعنے ٹھٹھیرے رنگریز جلوائی سے حتےکہ نوبت ملاقات حجام اور ڈھنڈورہ والے تک کی پہونچی +

حقوق کاشتکاری ظاہرا بمقام پاٹن کسی دستوری پر اور ماتحت حقوق تجارت کے تھے قدیم ٹیل ہندوی گو سب کے پیچھے تھے مگر اس گروہ مین کم نہ تھے رشتہ داری ضعیف نے بھی اپنے دین کو ادا کیا اور اونکے طریق حیا و شرم سے فقرہ برک کا یاد آتا ہے جو مقابلے مین دوسری ریاست قریبہ کے تحریر ہوا تھا یعنے زبونی کی زیادتی اگر دفع ہو تو نصف بدنامی اوسکی رفع ہو جاتی ہے سادہ منی راقم نے خود انتظام باہر کا کیا اور اپنے شریک کے سپرد جملہ رسوم ملاقات کی کی گروہ زرگران نے ایک کپتی بارود کی نقرہ بصورت ماہی بطور نذر پیش کی اوسکے اوپر تمام کام زنجیرہ بنا تھا اسکو ہم اپنے پاس اس غرض سے نہین رکہتے تھے کہ ساخت مین صناعی اچھی تھی مگر بطور یادگار ایسے روز خوش اور ملاقات دلکش کے رکھینگے اور جس ترتیب سے وہ آئے تھے اوسی ترتیب سے رخصت بھی ہوے اور اونکے آگے آگے روشن چوکی اور جھنڈہ اور ترئی اور نقارہ بجتا تھا +

یہ حال جھالراپاٹن کا ہے خدا کرے کہ بدبختی اوسکی دیوارونسے دور رہے اور یا مذہب اور خلاف مذہب دونون بنظر بہبود عامہ باتفاق رہین اور نہ اپنی دشمنی سے ترقی مشابہت اس بازار کو آزاد شہر ہائے یورپ سے بخشین +

جسقدر ہمکو دریافت ہوا اوس سے پیدا ہے کہ انصاف ایسا عدل کے ساتہ تقسیم ہوتا ہے جیسے اجتماع ساکنین سے یعنے سوسائٹی سے ہوتا ہے مگر کہان ایسی سوسائٹی ہے جو پابند قیود رہے

اور احکام قوانین مین تکرار نہ کرے مقام جھالراپاٹن اب ایک بازار کلان مالوہ بالا کا ہے اور تمام تجارت شہر کی وسطی جو اس بازار کی مساوات ستے تا بمقام اندور واقع تھی اب اس شہر مین ہونے لگی گو یہ بازار شارع عام پر بروقت آبادی قائم نہین ہوا تھا مگر اس قباحت کا معاوضہ ایک راستے کے تیار ہونے سے ہوگیا آمدنی محصول نمک ہی ہمین بہت آتا ہوگا کیونکہ تمام نمک نمکسار رجواڑہ مغربی اسی بازار سے ہوکر بجانب جنوب ومشرق جاتا ہے مگر یہ بازار کسی شے کی تجارت کے واسطے مشہور نہین ہے الا یہ بازار مقام قیام اشیاے تجارت کا ہے ❊

شہر جدید کا حال بہت بیان کیا اب پھر ہمکو توجہ نسبت شہر قدیم کے کرنی چاہیے جسکا نام گوکنا تیا شہر کہنہ یعنے جھالراپاٹن ہے مگر اوسکا نام چندراوتی بھی ہے اور جو ندی اوسمین جاری ہے اوسکو چندر بھاگا کہتے ہین یہان بکثرت شجرے اور حالات بزرگان دستیاب ہوتے ہین اوس سے ہم تصحیح تحریرات کی کرسکتے ہین بعض تحریرات مین پھر نام راجہ ہون کا لکھا ہے کہ وہ بانی شہر تھا اگرچہ لیور نمین کچھ صحت سے بنا اس شہر کی منسوب ساتھ دختر چندر سین کے جو راجہ مالوہ قوم کا پرمار تھا کرتے ہین ایک تحریر مین ان دونون سے علیحدہ ہی لکھا ہے اور اسکی بنا کو ایک غریب آدمی سے منسوب کیا ہے یعنے ایک شخص مسمے جبو سے جو ایک ہیمہ فروش قوم اوڑ سے تھا اسطرحپر کہ وہ ایک روز ہیمہ تراشی کرکے اپنے گھر واپس آتا تھا کہ راستے مین اوسکا تبر ایک پتھر پر گرگیا وہ پارس تھا اوس سے لگتے ہی وہ تبر آہنی طلائی ہوگیا پس اس سنگ کی مدد سے اوسنے شہر ماہ یعنے چندراوتی تعمیر کیا اور چشمہ وہاں کا اب تک اوسکے نام سے مشہور ہے یعنے جبو اوڑ کا تالاب اور کہتے ہین کہ بھیم پانڈو نے اس شہر کی بنا ڈالی تھی اوسوقت جب وہ مع اپنے برادران کے جب اونکے عہود کوروسے ہوگئے تھے اس جنگل مین گوشہ عزلت اختیار کیا تھا مگر اوسکے دشمنون نے اوسکی عبادت سے اندیشہ کرکے اوسکے رفیق کو واسطے خلل اندازی کے بھیجا اوس دوست نے جو دیت تھا شکل خوک کی پیدا کی اور جیسے ہی وہ جلدی سے اوسکے قریب سے نکل کے جنگل مین گیا کہ بھیم نے ایک تیر ایسا مارا کہ وہ زمین پہ گر گیا اور جس جگہ وہ گرا تھا اوس مقام سے چندر بھاگا نکلی ہے القصہ کوئی اسکا بانی ہو مگر ہمکو نہایت کم اشتباہ ان اقوال قدیم پر ہے کہ جبو ورما کو جو نبیرہ آدتیا راجہ مالوہ کا تھا ہیمہ تراش قائم کیا ہے کیونکہ اس راجہ کا نام صرف ایک ہی کتبہ مین درج نہین ہے جو ہمکو یہان دستیاب ہوا ہے بلکہ ہمنے اسکا نام ہر ایک شہر قدیم وسطی ہند مین

کندہ پایا ہے اور جس جزو ہند پر یعنے وسطی ہند پر اوسکے بزرگ شروع عہد بکرماجیت کی تیرہ صدی تک حکمران رہے تھے +

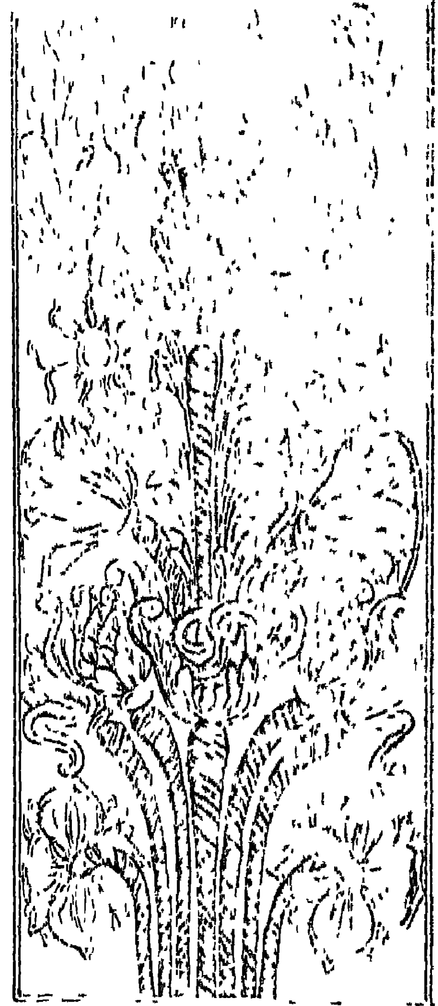
مقامات معابد کے بہت دور تک ندی کی روانی کی تماشا دیکھتے ہین جسکے کنارے پر انہدام ویرانہ ہین نیز قدیم گھاٹ کے پانی تک سیڑھے ہین اور اونپر ڈھیر دیوتاؤنکا اور دیبیونکا اور مورتونکا لگا ہوا ہے اور بعض جو ثابت رہین وہ چبوترہ گلی پر رکھی گئی ہین جسکے گرد دست ملازمین تیار گوسائین آفتاب مین پڑے ہین ہمکو جو کچھ معلوم ہوا کہ ہماری ان مورتون مین سے کچھ مورتین اودیکھ لیجانے مین قباحت اور ہرج متصور نہین پس ہمنے مورت نارائن کی سیس ناگ پر جو لیٹی ہوئی بنی تھی اور پاربتی اور ترمورتی اور چھوٹے چھوٹے دیوتاؤنکی قریب ایک گاڑی کے بار کے جو ایک درخت بڑ کے نیچے پڑی تھی اپنے ہمراہ لی ایک مورت گنیش کی وہان بہت عمدہ تھی مگر ہماری کوشش جو اوسکے لیجانے کے واسطے عمل مین آئی سب بے سود ہوئی اور جو برہمن لوگ ہمارے ہمراہ تھے اونکو موجب تضحیک اور گفتگو ہوا ورنہ ہمکو وہ گذشتہ تذکرہ بار اور یعنے خوک سے کرنا چاہیے جو ایسا بنا ہوا تھا کہ اوس سے کوئی صناع اہل یورپ کو شرمندہ ہونا چاہیے +

تو تہا سے مساری یعنے ناس اور دوبارہ پیدایش کی وہ ہین جو بیچ ایک سو آٹھ مندر چندراوتی کے بالاتفاق ظہور پذیر ہین اور گو منجملہ انکے دو یا تین نمونہ ہاے ناکمل باقی ہین مگر اونسے نمود اور نشان ایام گذشتہ کی ظاہر ہوتی ہے ہر مقام پر نشان لنگ کے نمودار ہین اور جو ایک منڈپ اب بھی سالم اور قائم ہے اوسمین ہنود کی ہکیٹ اور گروہ دورخی لوگونکی مورتین بنی ہین اور گو وہ اونسے بہت کم صنعت گری کی ہین جو مقام بروَلی مین تھین مگر جو اب بنی ہین اونسے بہت عمدہ ہین مورتین اچھی ہین گو تناسب اعضا نہین ہے اور سب رگ و ریشہ اور پٹھہ وغیرہ بنائے گئے ہین مگر گرد اور روغن سیاہ اور سینہ در بارہ سو برس کا اب تک اونپر جما ہوا ہے اور مقام تاریک اور نم ہے لہذا ہمنے اونکے لینے مین تامل کیا +

ہمسے گھاسی اب دو مندرونکے نقشہ کھینچنے مین مصروف ہے اور وعدہ کرتا ہے کہ دس روز مین وہ

سلہ اوپر ایک سل سنگ کے جو ہمکو بوندی مین دستیاب ہوئی تھی اور جسپر خاندان تکشک کا تسب نامہ کندہ تھا نام چندر سین اور جیودرما درج ہے اور گو تاریخ اونکی معلوم نہین ہوتی مگر تاریخ جیودرما کی ایک اور تحریر کندہ سے معلوم ہوتی ہے جو جلد اول ٹرانسیکشن ایشیاٹک سوسائٹی شاہی مین لکھا ہے یعنے سمت ۱۱۹۱ یا ۱۱۳۰ع اور یہ وہ وقت تھا جب قدیم خاندان راجگان ہند شکستہ ہوتے جاتے تھے اور فن اور علم بھی رو بکمی تھا +

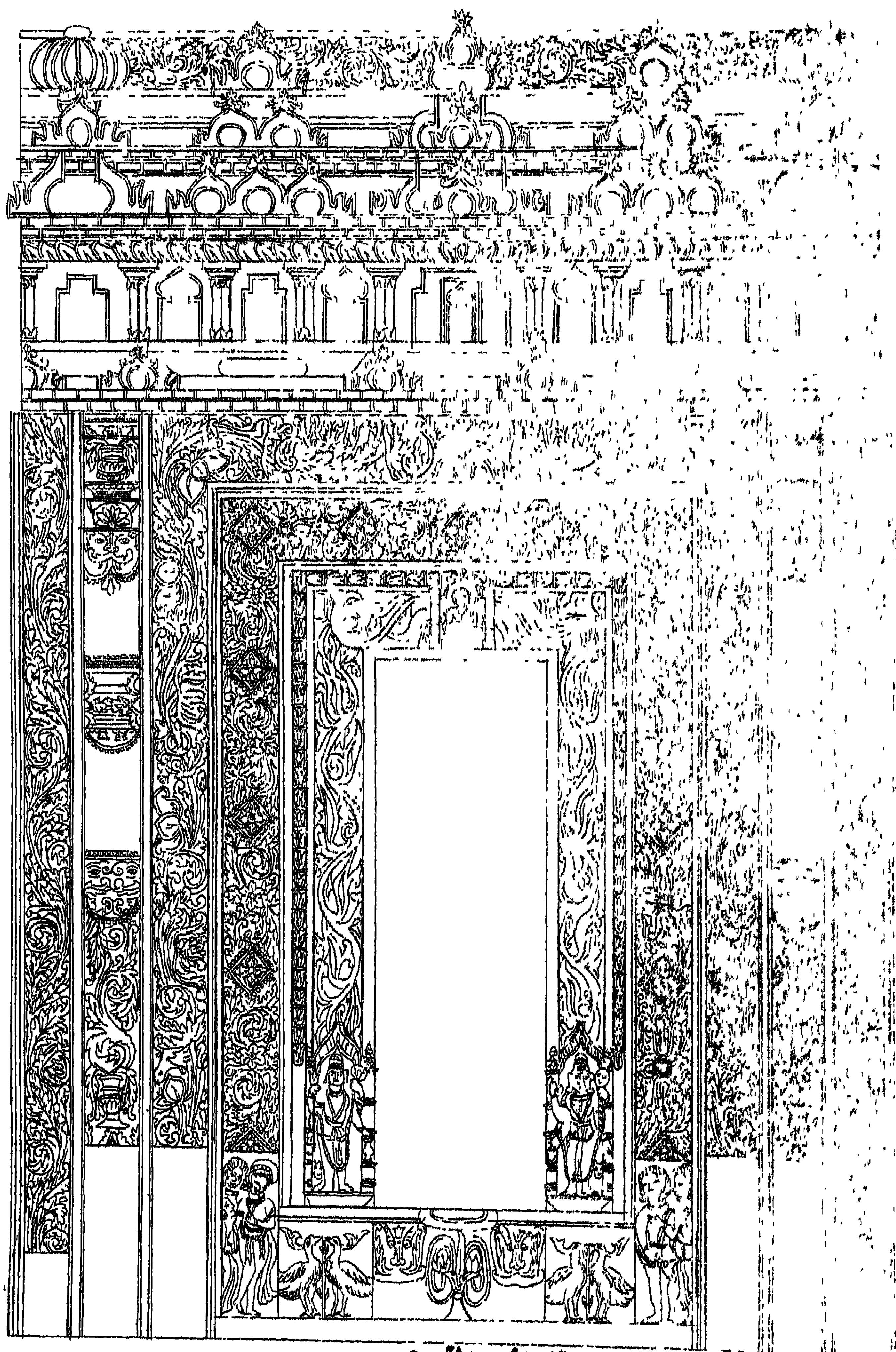




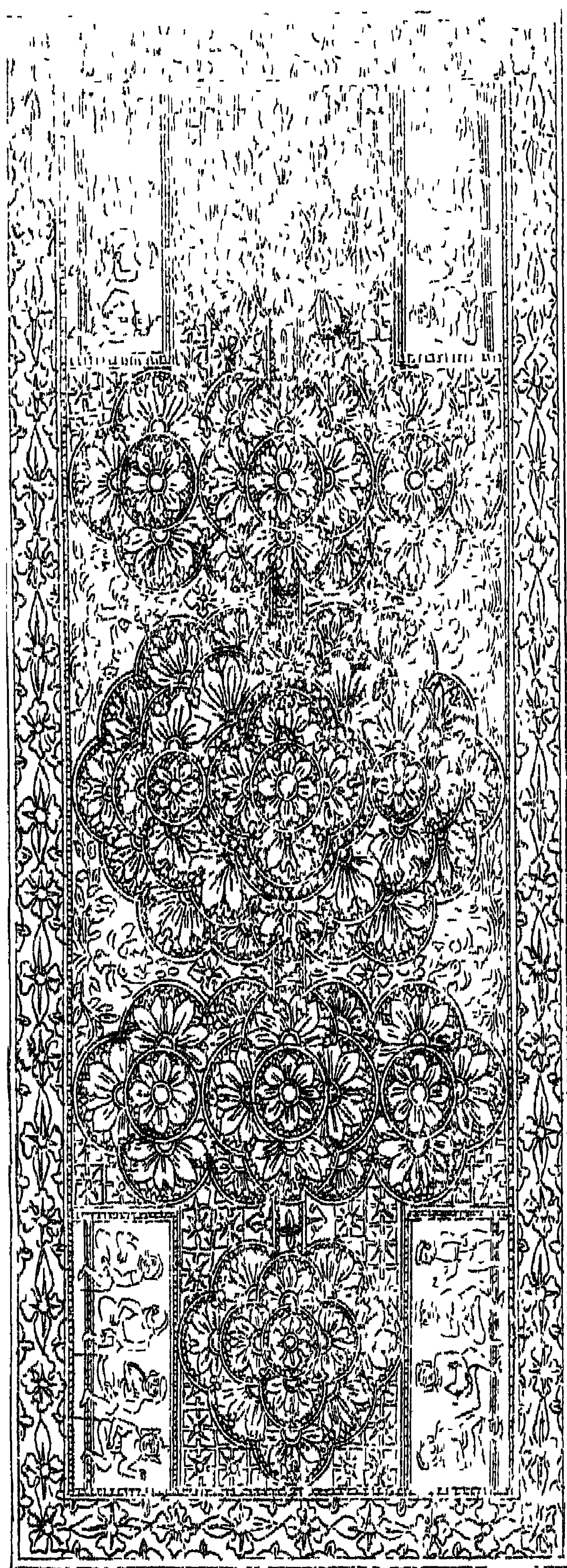




مندر مقام چندراوتی کے پتھروں پر نقش و نگار ج ۲-۹۸۶

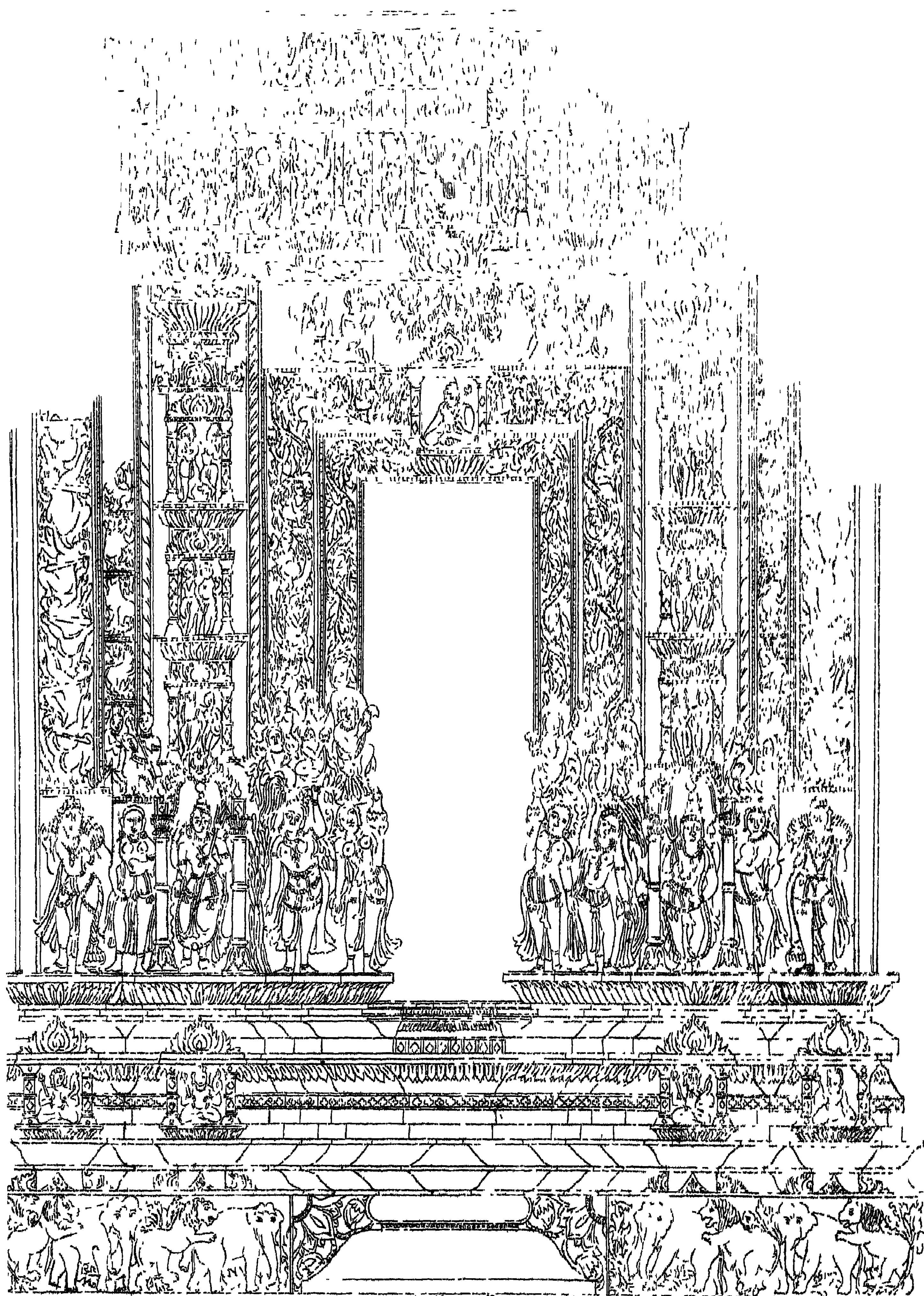


دروازه معبد مقام چندرواتی ج ۲ - ۸۸۶





کار سنگتراشی بہ نقش و نگار بمقام چیندر واقع ج ۲-۸۸۶



دروازہ مندر بمقام چندراوتی خاص مقام پرستش نج ۲-۸۹۶

سب چھت اور ستون اور دیگر زیور وغیرہ کے نقشے بناوینگا انکا بیان صرف نقشے سے ہوسکتا ہی (دیکھو تصویر)
انہین کے ایک مندر مین اب تک سنگمار چورا موجود ہے لہذا وہ جملہ ملک ایشیا مین نہایت عمدہ مقصور ہوتا ہے
گو بوجہ شان و عظمت کے نہین کیونکہ وہ صرف ایک خانہ چھوٹی مورتون کا ہے جو گرد مندر کلان کے
ہوتی ہین مگر بباعث نقشکاری کندہ کے جس سے بہتر کوئی صناع ممالک یورپ تیار نہین کرسکتا
(دیکھو تصویر) ہر ایک مین ایک مندر سادہ ہے قریب بیس فیٹ مربع اور اوسکے آگے ایک سبھا منڈپ
اور ایک دالان کلان ستونون کا آگے کی طرف واسطے پوجاری اور پوجا کرنے والونکے اور ہر ایک
ستون انہین کا دوسرے سے جدا نقشکاری کا ہے دروازہ اوسکا خصوصاً لائق تعریف کے ہے کیونکہ
اوسمین صناعی ایک خاص قسم کی ہوئی ہے اور گل و برگ جو بنے ہوے ہین وہ نہایت کامل[1] اور عمدہ ہین
نہایت افسوس کا مقام ہے کہ کوئی صناع اہل یورپ نے چھاپہ اور خاکا اس کامل نقشکاری اور
فن تعمیر کا نہین لیا ہے ورنہ اونسے خیالات جدید پیدا ہوتے اور اوس سرزمین کو جو نام بھوانی
دی گئی ہے اس الزام سے بری کرتے کہ اوس سے سواے بدصورتی کے کوئی اور امر حاصل
نہین ہوا اور ہمکو ناز اس امر پر ہے کہ وہ یعنے بھوانی ایسے الزام سے محفوظ رہ سکتی ہے ✤
جب تک ہم ہمراہ گھاسی کے اس ویرانے مین رہے ہمنے اپنے گرو اور برہمنان کو روانہ کیا
کہ جا کر تلاش تحریرات کندہ کی کرین مگر اکثر تحریرات اور ہزارون مورتین دیوتاؤنکی جو قدیم پاٹن کے
ویران شدہ معابد مین سے تھین شہر جدید مین اور اوسکی دیوار شہر پناہ کی تعمیر مین صرف ہوگئی ہین
تاہم ہماری تلاش کلیتہً بے سود نہین ہوئی ✤
سب سے قدیم کندہ سمت ۷۴۸ (سنہ ۶۹۲ع) کا ہے جسمین نام راجہ درگا گل یا سلاج قلعہ کا ہے یہ بہت
طویل ہے اور اوس خط گلزار مین لکھی ہوئی ہے جو خاص اہل بودہ اور جین کے اس ملک مین کندہ
پاے گئے ہین اوس مین حوالہ اوس قول مقامی کا جو نسبت پانڈو ارجن کے مشہور ہے کیا گیا ہے

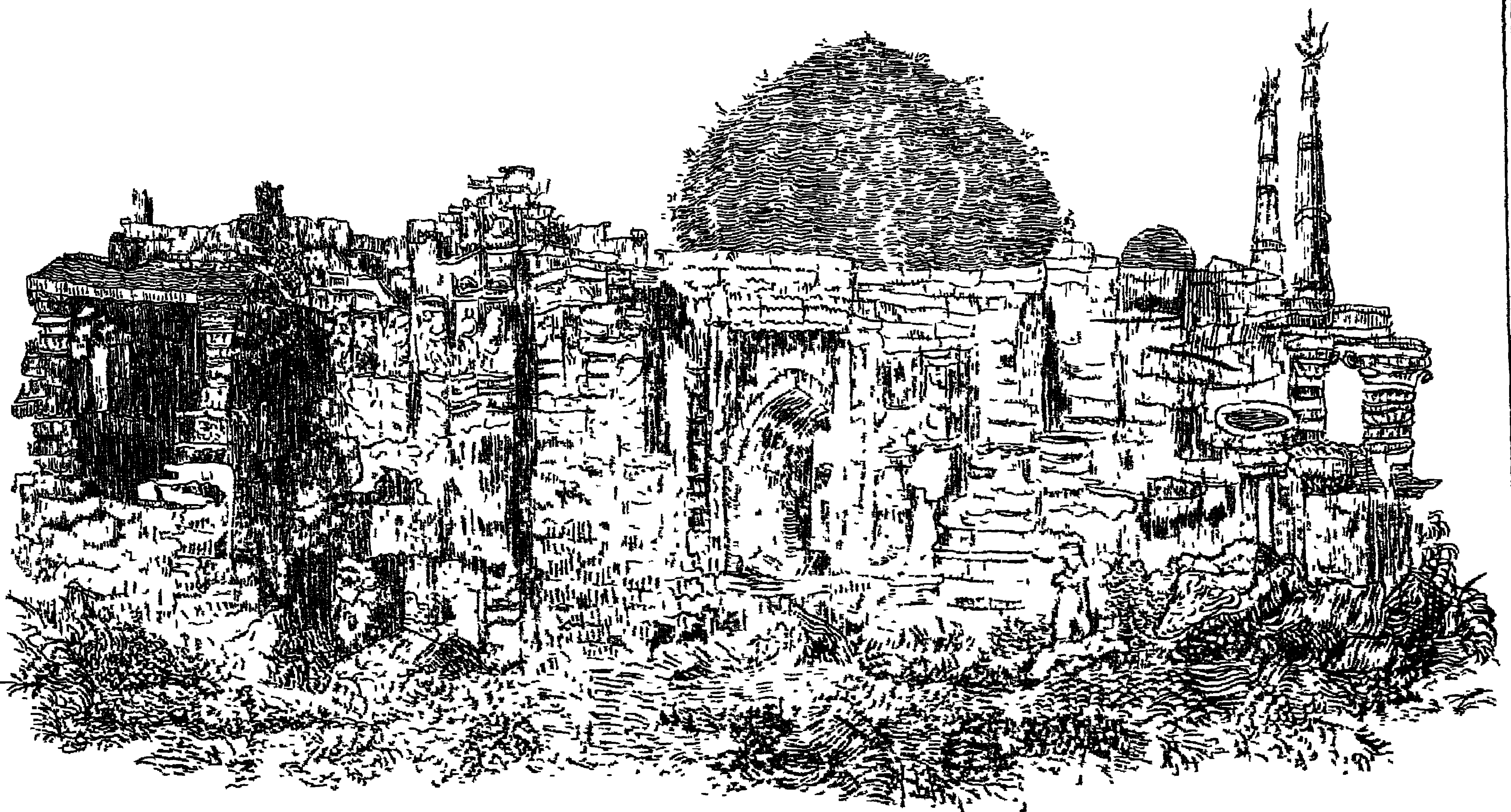
[1] اصل نقشے گھاسی کے میرے کتاب فروش مسٹر ڈرا اور کالکن کے پاس مال مین ہے اور کپتان واصاحب کے نقشجات بھی
اوسی کے پاس ہین اونسے پیدا ہوگا کہ اگر اونسے کچھ بھی فرق نقل مین ہوا تو وہ باعث خرابی اور بدنمائی اصل کا ہوگا
وہ ان نقشون سے زیادہ بڑے ہین اور ہماری خواہش یہ ہے کہ عوام اسطرح ایک صحیح خیال اون فنون کا کرینگے جو
ایک زمانے مین ہندوستان مین جاری تھے ✤

اور حال اوسکی جنگ کا دروده ویت سو جو بہیئت خوک بمقابلہ آیا ہوا تھا درج ہو اور یہ لکھا ہو کہ جس مقام پر باراہ مذکور زخمی ہوا تھا اور جس جگہ اوسکا خون گرا تھا وہانسی ایک صورت پیدا ہوئی تھی اور چونکہ وہ مقام زخمی ہونو سو یعنی کھیت سو پیدا ہوئی تھی لہذا اوسکی اولاد کو کھیتری کہتے تھے اور اوسکے خاندانمین سو کرشن بھٹ کھیتری تھا جسکا فرزند بنام تکپاک تھا اوسکی مشابہت کس سو دیجاے کسکو ثمرہ کل روی زمین کا حاصل تھا اور جسنے اپنے بہت دشمنونکو فتح کیا تھا اسکا ایک فرزند کپاک نام تھا یہ اوس دیوتا کے برابر تھا جو زمین کو اوٹھاے ہوے ہے اور دانائی مین مثل مہادیو تھا اوسکے نام سے یہ ہے دشمن غنودگی مین آجاتے تھے وہ اوتار بودہ کا معلوم ہوتا تھا اور مثل سمندر جو نابش ماہتاب یعنے چاندنی سے ترقی پکڑتا ہے ہماری عقل ودانش ترقی پذیر ہوتی ہے جب اوسکی نظر ہماری لیاقت پر گرتی ہے اوسکے شہر مین امرت بھرا تھا چیت سے چیت تک اوسکے یہان ہوم ہوتا تھا یعنے سال بھر لہذا اندر[1] بے اولاد رہا آمدنی زمین اتفاقاً ازیاد ہوئی اور اوسکی نیکی تینون دنیا پر سایہ افگن تھی جو روشنی اوسکے دشمن کے فیل سوار دانت مین تھی وہ جاتی رہی اور جو ہاتہ اوسکو مارتا تھا کہ آگے بڑہے وہ کند ہو گیا تھا کون ایسی زمین تھی کہ اوسکا حکم وہان نتھا اسطرح کا سری کپاک تھا جب وہ ملک غیر مین جاتا تھا تو اوسکے دشمنون کی زوجگان کے دلون سے خوشی دور ہو جاتی تھی اوسکے جملہ ارادے پورے ہون ✣

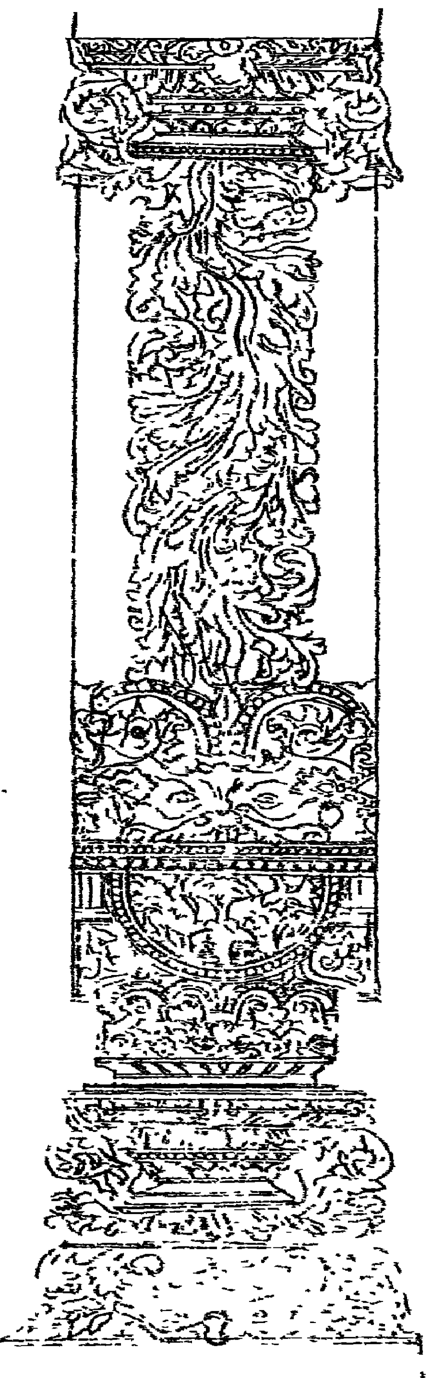
سمت ۷۴۹ (سنہ ۶۹۲ ع) جلیشٹھ سودی پورنماشی کو یہ کندہ مندر مین گیت نے جو نبیرہ بھاٹ گنیشر منڈل والہ کا اور فرزند ہرگپت کا تہار کہا یہ تحریر کندہ بعہد سری درگانگل راجہ کے ہوئی تھی اوسکو سلام پہونچے کوئی پیشانی روشن نہین جو روبرو سے دیوتاؤن کے اور گروکے اور عورت کے خم نہین ہوتی یہ کندہ مسمے اولک سنگ تراش نے کندہ کیا ✣

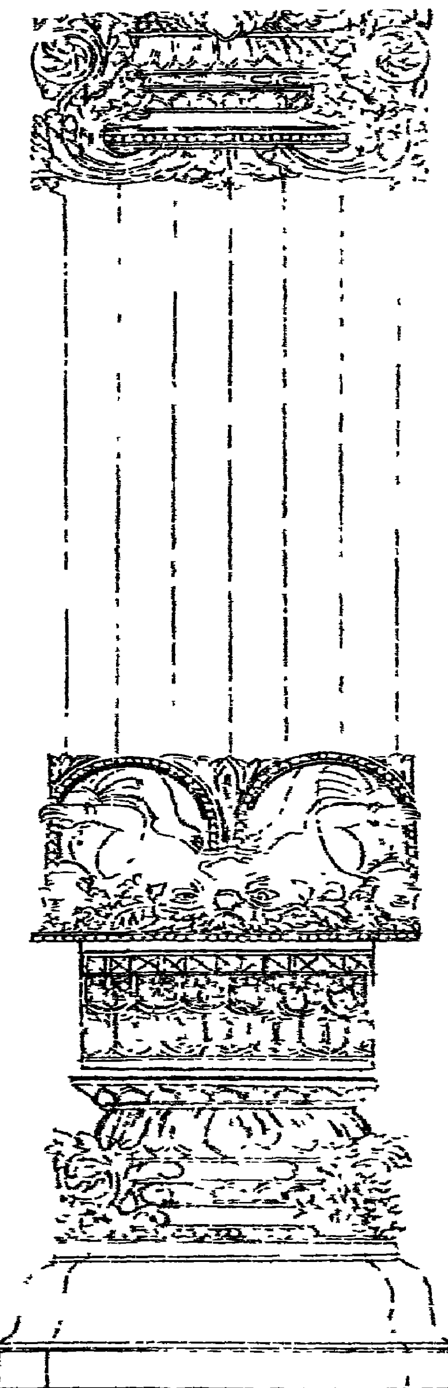
ہم کچہ خیالات نسبت اس عجیب کندہ کے لکھتے ہین ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ بیہودہ بیان پیدایش اس کھیتری کا خون باراہ یعنے خوک سے جو دیت کا قائم مقام یا خود دیت بلباس دیگر تھا ایک اور بیان قیاسی اس امر کا ہے کہ خاندان کلان ہنود مین خاندان شمالی آکر داخل ہوے تھے نام باراہ کا جو ایک نام قدیم قوم انڈوسیتھک کا ہے یہ نہایت عمدہ بات ہے کہ تواریخ جیسلمیر مین بارہا مذکور ہوا ہے

[1] اس مضمون سے ایک اور دلیل شیخی گروہ لوگونکی ہے یعنے یہ لوگ دیوتاؤنکو شریک رسوم پوجا کے کرتے تھے پس اندر یعنی اپنی اندرانی کے پاس نہین جاسکا اور بے اولاد رہا ✣



ویرانه شده پٹن سومناتھ مقام سومنبرا – ج ۲ – ۹۹۴







ستون هند مقام پنیدره ق — ج ۲ — ۲۱۲

جس ریاست نے عہد شروع تواریخ جادو بھٹی کے مقابلہ اونکے ہندوستان مین آنیکا کیا تھا اور دو قوم نام تکشک اور کیاک کے اصلی تاتار ہین نام اول الذکر کے معنی سانپ کے ہین اور اسم دویم یعنے کیاک کے آسمان اور ہر جگہ اس ملک مین شہادت اسکی موجود ہے کہ یہان ایسی قوم رہتی تھی جسکا طریق پرستش مار کا تھا اور اور جس قوم کا نام تکشک ہوگیا تھا اور اونکی تحریرات ایسے حروف مین جنکے سرے محرف ہین ہر جگہ وسطی اور مغربی ہند مین پائی جاتی ہین اگر ہم اسکو شریک اوس جملہ مضامین کے کرین جو ہمنے دربار راجہ ہون بھدراوتی والہ اور انگت سی ہن کی جسنے اوس عہد[۹۱] مین خدمتگذاری رانا ے چتور کی کی تھی جب ذکر ایک قوم کتی کا وسطی ایشیا سے ہوا ہے کیا ہے تو ہمکو خواہ مخواہ یہ نتیجہ مستخرج کرنا ہوتا ہے کہ یہ تحریر کندہ (اور سوا ے اسکے اکثر اور کندہ) ایک یادگار ستھک اور تاتار راجہ کی ہے جو مع راجہ جیت سا لپور[۹۲] والہ کے شریک اور مخلوط ہنود مین ہو گئے تھے +

دوسرا کندہ قدیم بعد کندہ مذکورہ بالا کے ایک مندر جین سے شہر جدید مین دستیاب ہوا اسکی تاریخ سوم جیٹھ سمت ۱۱۰۳ (سنہ ۱۰۴۷ع) کی ہے مگر اس مین صرف نام ایک درشن کرنے والے کا کندہ ہے جو اس مندر مین آیا تھا +

نزدیک بند آور ساگر اکثر چھتریان موتا کی ہین جنکو نسیا کہتے ہین اور جین کے گرو نکی ہین ایک مین تاریخ سوم ماگھ سمت ۱۰۶۶ (سنہ ۱۰۱۰ع) کی ہے اس روز سری منت دیو چیلا اچارج سری مان دیو اکا اس جہان سے گذر گیا تھا صندوق اچارج کا اسطرح بنا ہوا ہے جیسے کوئی درس کتب کرتا ہے اور ایک کتاب وا ایک تھولی پر روبرو اوسکے رکھی ہے گویا وہ تھولی صندوق یا میز کتاب کے رکھنے کا اور یہی ایک علامت نسیا پر جین کے چھتریون پر ہوتا ہے +

نزدیک اوسکے ایک اور نسیا ہے جسپر نام دیوندر اچارج کا لکھا ہے اور سمت ۱۱۸۰ +

اور ایک تیسرے کمار دیو کی ہے جو گرو خاندان کمار چندر اچارج کا تھا جسنے ترک جہان بروز پنجشنبہ پھول بھسر سمت ۱۲۰۹ مین کیا +

سوا ے اسکے اکثر اور چھتریان بھی تھین مگر چونکہ اونمین بھی مثل مذکورہ بالا کوئی سند تواریخی

---

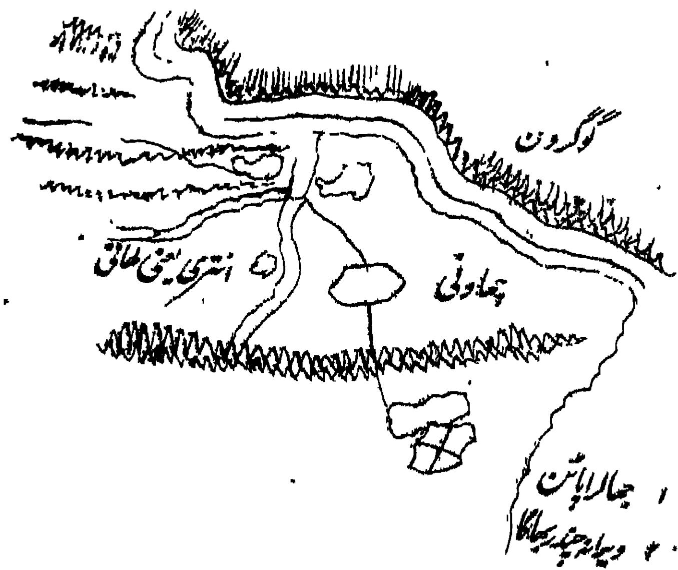
[۹۱] دیکھو جلد اول انگریزی صفحہ ۲۶۶ و ۲۷۴ +

[۹۲] دیکھو تحریر کندہ جلد اول انگریزی صفحہ ۷۹۵ +

کندہ نہ تھی اسواسطے اوسکا ذکر متروک القلم ہوا ✤

مقام نراین پور تاریخ ۱۳ ماہ دسمبر فاصلہ گیارہ میل ــ بوقت صبح روانہ ہوے اور قریب ایک کوس بجانب غرب
شمال شہر اوس سرحد قدرتی پرونی اور مالوہ پر چڑھے مقام شروع قزاقی پرگوند ور واقع ہے یہ موضع
سابق جاگیر کہانی راومین تھا یہ ایک شجاع خاندان سلف کا تھا اور نصف کوس آگے جاکر مقام نشیب انتری
کا تھا اس گھاٹی مین ہمارا راستہ شمال کی جانب تھا سامنے بجانب شمال و مغرب مقام گوگرون دوسرے
سلسلہ کوہ پر تاریکی مین نمودار تھا اور مقام نکو جو نہایت قدیم مقام ہے اور اول دار الریاست قوم
کیچی کا تھا پانچ کوس بجانب مشرق بتاتے تھے ہماری مین خواہش ہوئی کہ اس شہر کو دیکھین جو اوائل
قدیم وسطی ہند مین بہت مشہور ہے اور اوسمین اور اوسکے گرد و پیش اکثر چیزین لائق دیکھنے کے
تھین مگر وقت کم تھا لہذا ہم اپنے راستے پر چلے جسپر فوج علاء الدین غوری نے اوس وقت گذر کیا تھا
جب اوسنے محاصرہ اجلدا کا بیچ گوگرون کے کیا تھا یہ گھاٹی تین میل وسیع ہے اور زمین زرریز اور
تماشا وہان قابل تصویر کے تھا جنگل دونون طرف آواز طاؤس سے گونج رہا تھا اور تیتر بول رہے تھے
اور صحرائی مرغ بھی بلند آواز تھے اور صبح کی بانگ دے رہے تھے اور آفتاب کے واپس آنے سے
خوشی کر رہے تھے ایسے انتری یعنے گھاٹی کو نائب نے اپنی چھاونی کے واسطے پسند کیا تھا اور تیس سال
تعمیر وہ اسی گھاٹی مین بنا آخر کار اس گھاٹی نے ہیئت اور سامان شہر کا حاصل کیا تھا اوسمین کوچہ
اور بازار بنگئے تھے اور مکانات تحفہ تعمیر ہوئے تھے اور سامان دیوار شہر پناہ کا بہت جلد اور تاکید
کے ساتھ جمع ہوتا تھا مگر یہ امید نہین کہ وہ اسکی تیاری تک زندہ رہے یہ مقام اوسنے خوب پسند
کیا تھا جو اوپر کنارہ امجار کے واقع ہے اور وسط راہ درمیان قلعہ گوگرون اور جھالرا پاٹن کو تھوڑے
تھوڑے فاصلے پر بجانب مغرب نائب کی چھاونی کے پنڈارکی چھاونی واقع ہے جہان پسران کریم خان
جو رئیس اعظم اوس گروہ کا تھا رہتے تھے کیونکہ ایسے تنازعات اور فساد کے ہنگام مین نائب
سن رسیدہ اتفاق شیطان سے بھی کرلیتا اگر اوسکے ہمراہ کوئی گروہ غارتگران ہوتا ہمکو نہایت
خوشی ہوئی کہ اس چھاونی مین جو صورت دوامی کی پیدا کرتی تھی ایک عیدگاہ بنائی جاتی ہے
کیونکہ وہ شریر لوگ جو قزاقی کرتے تھے اور بیگناہ عورات کو بھی قتل کرتے تھے نماز پنجگانہ
ضرور ادا کرتے تھے ✤

ہمنے عبور دریا ہای ہشتملا وہ اور امجار کا کیا جو میدان مالوہ مین سیلان کرکے باہوکے زنجیرے سے گذرکر
آنتری گوگرون مین بہ گیا تھا اور وہان اوسکے مغرب کی طرفسے گذرکر اوسکو شہر سے جدا کردیا تھا
بعدازان خود جاکر کالی سندہ مین شریک ہوگیا تھا +



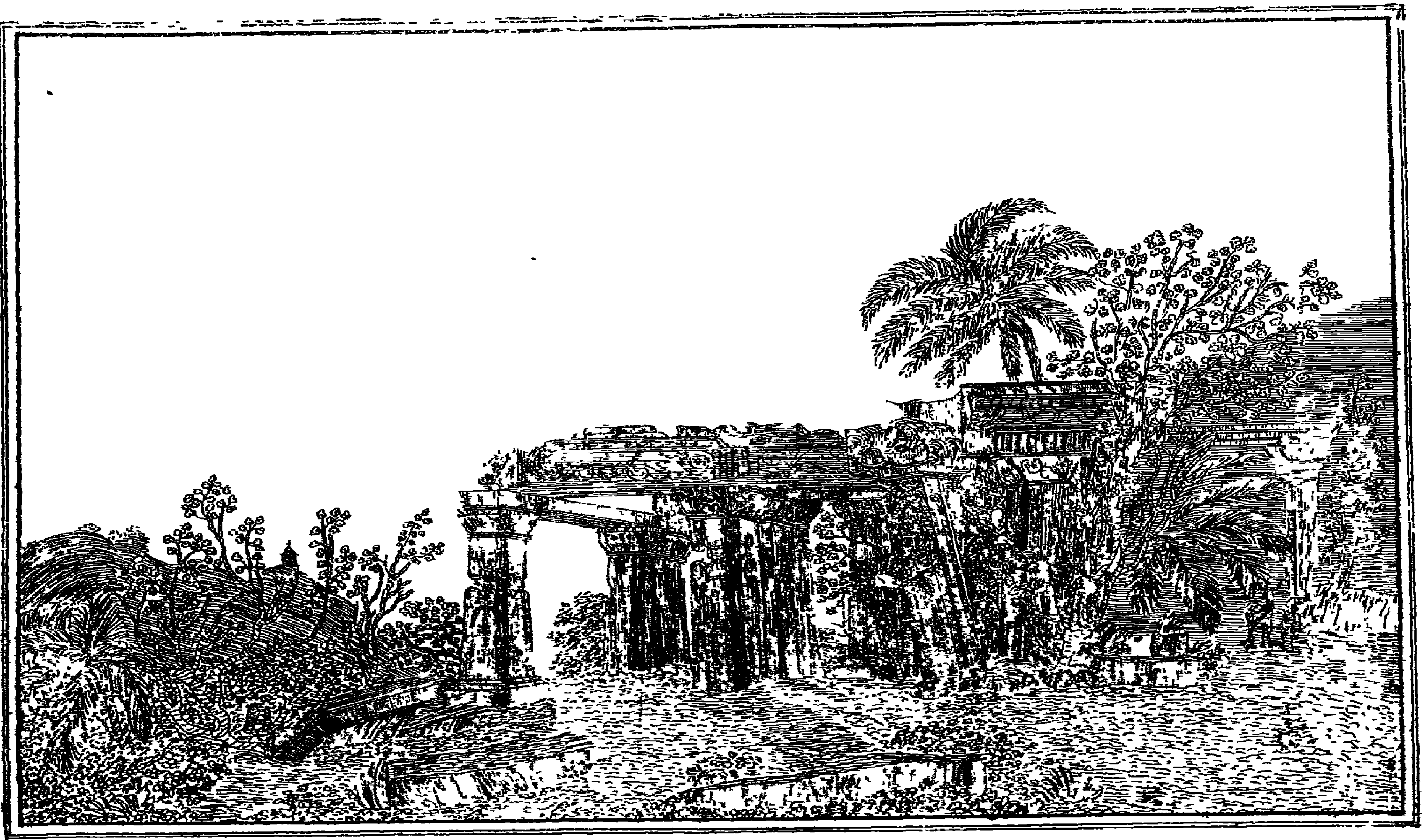
جب تک تم نزدیک گوگرون کے پہونچو اوسوقت تک شہر اور قلعہ شامل معلوم ہوتا ہے اور ایک شے
مستحکم اور عجیب نظر آتی ہے مگر جب پہاڑ کے اوپر چڑہو تو استحکام اس مقام کا نظر آتا ہے اور پہاڑ بہت
بلندی تک حرکت آب سے کٹ گیا ہے چڑہائی بلندی کوہ کی ایسی درجہ بدرجہ ہے کہ ہمکو اوس سے
کمال تعجب پیدا ہوا اور نیز جب ہمنے بجانب شمال نگاہ کی تو ہمنے دیکھا کہ کالی سندہ قلعہ اور شہر کی
شمال کی جانب ٹکراتی ہے اور وہا ںسے بجانب شمال بطور مارپیچ جاری ہوتی ہے عمق اوسکا قریب
دوسو فیٹ نیچے سطح گہاٹی کے ہے اور تین قطار و نمین جاری ہے اور ہر ایک غار اسمین مثل
ایک خندق کلان نظر آتی ہے بعدازان دریا میدان سے بے تردد ہروتی مین جاتا ہے جیسے ہم برابر
شہر کے گذرے ہماری سلامی فصیل کی توپون سے سر ہوئی اور حاکم قلعہ جو حسب الحکم راجہ باہر ہماری
ملاقات کو آیا تھا ہمکو اندر ہمراہ اپنے لے گیا اور گو باصرار حاکم مذکور اور خواہش طبع سے ہم اس مقام
مشہور کے دیکھنے کو گئے مگر ہمنے کوشش ہیچ حاصل کرنے آگہی کے اوپر اصل حال اس مقام مستحکم
نائب کے نہین کی کسی جانب سے دشمن اسکے نزدیک آتے وہ اوسکو شل نرگا وسکے شاخون سے
پکڑنے لگا اور بذریعہ ناپاک کرنے آب دریا کے ساتہ آمیزش خون گاو کو یعنے علاء الدین خونی اور جابر نے
قریب پانچسو سال گذرے اقوام کہیچی اور اچلد سے اسمقام کو لیا تھا ان اقوام کے خاندان کا بیان

بیان کرنا بے محل ہوگا علاوہ قدیم اتفاق کے گوگرون کے گرد و پیش ایسی شان و شوکت معلوم ہوتی ہے
کہ وہ لائق دیکھنے کے ہے اور تماشا شمال کیطرف سے بہتر بہ نسبت اس مقام کے تماشے کے ہوگا جہان سے
ہمنے اوسکو دیکھا *

ہمنے پہاڑ پہاڑ آخر شہر تک گذر کیا اور وہان سے دوسری آنتری یعنے گھاٹی مین اوترے اور ٹھیک مغرب
کیطرف راہ سپر ہوکر ہم اپنے مقام قیام پر بیچ نراین پور کے پہونچے یہ گھاٹی چار سو سے چھ سو گز تک
عریض ہے اور تردد اور زراعت نہایت عمدہ ہے اسکے تحفظ کے واسطے اور نیز واسطے شکار کو نائب نے بطرف
زرکثیر عمیق خندق دامن کوہ مین ہرطرف کاٹی ہین جنکے اوپر ہرن اور خوک گذر نہین کرسکتے اور جنگل
جو پہاڑ کے اوپر ہے ایسا متراکم ہے کہ حیوانات صحرائی کا بھی گذر اوسمین دشوار ہو ہمارا گذر کبھی سپاہ و نیز ہوا
جہان نائب اپنی اچھی اچھی فوج جمع کرسکتا ہے بعض انمین کی اوپر قلہ کوہ کے واقع ہین اور ان سب
پہاڑیون مین چاہات اور تالاب موجود ہین جنکو پوسکتے ہین *

مقام مکندرا تاریخ ۱۴ ماہ دسمبر فاصلہ دس میل - بوقت صبح اوپر گھاٹی کے ہم روانہ ہوئے اور وسط راہ
نراین پور اور درہ کے ہمنے ویران قلعہ گھاٹی کا دیکھا اسکا نام گھاٹی اسواسطے ہوا کہ وہ ایک قلہ کوہ پر
تعمیر کیا گیا ہے اور اوسکی زور راستہ گھاٹی پر ہے بوجہ درجہ بدرجہ چڑہائی گھاٹی کے اور بباعث نیچے ہونے
پہاڑ کے ہم چندان خیال استحکام اس گھاٹی کا نہین کرتے تھے مگر یہ خیال ہمارا رفع ہوگیا جب ہم
اوپر چڑھے اور وہان سے ہمنے دیکھا کہ ہم کئی سو فیٹ بلند پہاڑ پر جسکی جانب بالکل کٹی ہوئی ہے
کھڑے ہین اور وہان سے جملہ میدانہاے مالوہ پر نظر جاتی ہے اور ہمارے قدمون کے نیچے گھاٹی
یعنے آنتری امجار کی واقع ہے اور برابر جنگل تک چلی گئی ہے جو جنگل نائب نے ہر ایک گھاٹی کے
پہرے پر قائم رکھا ہے *

اقوال بکثرت نسبت واقعات حاکمان گھاٹی اقوام کھیچی اور ہاڑا کے مشہور ہین اور اوسے نشان مہاراج کا
جو کھیچی کے گھوڑے کا نام تھا اوسوقت کا بیان ہوتا ہے جب وہ مسلمان حملہ آور ان پر دوڑا تھا یہان
اور بھی بہت چھتریان مقتولون کی ہین اور اکثر مندر ہاے تعمیر وشنو اور پاربتی کے منجملہ انکے ایک سنگ
ہمکو ایک تحریر کندہ نظر آئی جسمین صرف نام مہاراج مذکور کا درج نہین تھا بلکہ یہ عجیب امر کہ جب ایک
مندر مین تھا بنا وشنو کی ہوئی تھی اوسوقت چار پشت موجود تھین کندہ یہ ہے *



ویرانهٔ بهیم چاوری — ج ۲ ص ۸۵۲

بیچ سمت ۱۶۵۷ ساکا ۱۵۲۲ اوس سال مین جسکو سومیہ کہتے ہین سورج دکھنائن تہا موسم سرما کا ماہ خوش اسوج (یعنے کوار) کرشن پچھہ بروز یکشنبہ چھتیس گھڑی دن مان ایسے وقت خوش مین کیسی قوم چوہان مہاراج سری راوت نرسنگھہ دیو سنے مع اپنے فرزند سری راوت مہاراج اور اوسکے فرزند سری جیندر سین اور اسکے پسر کلیان داس یہ شوالہ بنایا اونکو مبارک ہو محررہ سجے سرنام کندہ بدست گما ہو جوگی کرشن گرہ و والد مہیش

قصص بعد شجاعان سے جو اپنے ملک کے تحفظ مین قتل ہوئے ہین درگذر کرکے ہم صرف ایک کا بیان کرتے ہین یعنے گمان سنگہ اولاد ساونت ہارا ہو حال ہم لکھتے ہین وہ اوس زمانے کا ہے جب راو درجن سال راجہ کوٹہ کا تھا اور عہد فوجدار ایک راٹھور راجپوت جے سنگہ گگرنی والے کے پاس تھا بوجہ اس فوجدار کے گمان سنگہ اس گھاٹی کے تحفظ کی حرمت سے عاری ہوگیا تھا اور اوسکا علاقہ بھی ضبط ہوگیا تھا گمان سنگہ اپنے گھر واپس دربار راجہ سے آتا تھا دل اوسکا نہایت مغموم تھا کہ راستے مین وہ فوجدار مذکور سے جو اپنے ہمراہیون کے ساتھہ آتا تھا ملا شب تاریک تھی اور ایک مشعلچی آگے آگے اوسکے چلتا تھا گمان سنگہ نے مشعلچی کو زمین پر دے مارا اور سانگ آہنی سے راٹھور مذکور کو پالکی مین پیوند کردیا اور وہان سے دروازے پر آیا اور کہا کہ راو صاحب کا حکم ہے کہ جب تک وہ واپس نہ آوے اوسوقت تک کوئی اوس راہ سے گذر نہ کرے جب وہ اپنے علاقے مین پہونچا تو اپنے عیال و اطفال اور سب سامان اور اسباب لیکر جانب اودے پور روانہ ہوا اور رانا کے پاس سرن یعنے مامن پایا اور رانا نے اوسکو کچہ علاقہ واسطے اوسکے اور اوسکے ہمراہیونکی پرورش کے عطا کیا اودیپور مین گمان سنگہ اوسوقت تک رہا جب تک راجہ ایشری سنگہ جیپور والے نے محاصرہ کوٹہ کا کیا اب اوسنے رانا سے اجازت چاہی کہ وہ جاکر حفاظت کوٹہ کی کرے اودے پور سے روانہ ہوکر اوسنے تہوارے گذر گیا اور بجانب کوٹہ روانہ ہوا مگر کوٹہ چہار طرف سے محصور تھا اسنے عزم بالجزم کیا کہ یا تو کوٹہ پہونچے اور یا جان دے یہ مصمم ارادہ کرکے اوسنے حکم دیا کہ نقارے پر چوب دیجاوے اور دشمن کی فوج کے اندر سے راہ سپر ہوا راجہ جیپور نے دریافت کیا کہ کون شخص ایسا دلیر ہے جو ہمارے خیمے کے متصل نقارے پر چوب دیتا ہوا جاتا ہے جب اوسکو اطلاع ہوئی کہ راوت گھاٹی والا ہے اودے پور سے آتا ہے تو اوسنے کہا کہ ہم چاہتے ہین اوس سے ملاقات کرین کیونکہ اوسنے اپنے والد سے سنا تھا کہ اس شخص نے بلا اعانت اسلحہ کے شیر کو قتل کیا تھا یہ حکم ہارا کے پاس پہونچا اوسنے متابعت کی

اور کہا کہ وہ اسپنے ہمراہی لیکر حاضر ہوگا اوسکی بوقت ملاقات بہت تواضع و تکریم ہوئی اور وعدہ ہوا کہ جیپور مین اوسکو علاقہ کثیر دیا جاتا اگر وہ ہمراہ رہتا اور یہ بھی راجہ نے کہا کہ اوسکی قسمت اوسکو کوٹہ مین لیجاتی ہے اور وہ کوٹہ کو اسقدر عرصے مین ملے لیگا جس عرصے مین کوئی پان کھاتا ہے یہ سنکر گمان سنگہ کو جذبہ آیا اور اوسنے کہا میرا سلام لیجیے مہاراج بیس ہزار بارا کے سر کوٹہ کو ساتہ مین راجہ نے حکم دیا کہ کوئی اوس سے مورچال پر یا فوج مین مزاحم نہو جب وہ دریا پر پہونچا تو اوسنے باآواز بلند یہ کہا کہ راوت گھاٹی کا ایک کشتی چاہتا ہے وہ اپنے راجہ کے پاس جائیگا اور وہ جب گیا تو اوسنے دیکھا کہ راجہ ایک دیوار کے عقب مین بیٹھا ہوا اپنی فوج کو دلیری واسطے تحفظ ملک کے کررہا ہے اسی عرصے مین ایک خبر آئی کہ ایک مقام پر دیوار شکست ہوگئی راجہ کو اسقدر مہلت بھی اوسنے نہ دی کہ وہ تعریف اوسکے سوام دہرم کی کرتا اور سلام کرکے اپنے ہمراہی لیکر اوس مقام شکستہ پر گیا اور اپنی سانگ آہنی وہان جاکر گاڑدی اس قسم کے بار ازمانہ سابق کے تھے مگر اولاد راوت گھاٹی کی اب نہایت محتاج ہوگئی ہے زمین اونکی چھن گئی اور نہایت تنگی سے اب اونکو کھانا ملتا ہے +

ہم اس گھاٹی سے آگے بڑھے جسمین اکثر خون راجپوت گرتا تھا اور سپاہ کی زمین کو تر کرتا تھا اور بمقام درہ وارد ہوئے باہر درہ کے نائب مقیم تھا اوس مقام پر جہانسے تین ہفتے کا عرصہ گذرا کہ ہم روانہ سفر ہوئے تھے اتفاقاً ہمکو دریافت ہوا کہ اوپر گھاٹی کے تھوڑے فاصلے پر (اوس راستہ پر جہانسے ہم ابھی آئے تھے) کچھ ویرانہ قدیم بنام چوری بھیم موجود ہے اور اوسمین فن سنگ تراشی و تعمیر بہت صرف ہوا ہے بلکہ آج تک ویسی کوئی تعمیر ہمنے نہین دیکھی تھی وہ ایک جزو تعمیر مثلث کا ہے اوس تعمیر کا کچھ باقی نہین ہے کیونکہ اسباب اور ملبہ اوسکا کسی راجہ کوٹہ نے رنگ محل مین صرف کیا تھا جو اوسنے ایک بھیلنی طوائف کے واسطے تعمیر کیا تھا ستون سے نہایت اصلیت اور قدامت معلوم ہوتی ہے اور تعمیر ہندی اور مصری دونون یہان[1] شامل ہین اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ متصل چوری کے جہان پانڈو بھیم نے اپنی شادی کی تھی دو ستون ہین کہ اونسے نقشہ کسی تعمیر کا معلوم نہین ہوتا یعنی وہ ستون کسی تعمیر کے معلوم نہین ہوتے صرف ستون تنہا بنے تھے مگر تمادی ایام سے اونکے سر پر مٹی اور گھانس پیدا ہوگئی ہے ہر قدم پر جو جہار یعنی چھتری نظر آتی تھی اور چونکہ یہ درہ بلند اصل رستہ

[1] دیکھو نمونہ جو ہمکو افسوس ہے کہ اصل ستون کی نقل مطابق اصل کے نہین ہے +



ستون کهنه دره مکندره - ج ۲ - ۸۹۵

دکھن اور شمالی ہندوستان کا تھا لہذا یہ مشہور مقام ہوگا اور غالباً زمانہ سلف مین کوئی شہر اوسکی قدرتی دیوارون مین آباد ہوگا اس شہر مین جابجا ہمکو نشان قواعد مفیدہ اور سادہ راجگان بارا کے نمودار ہوے اور جب نائب نے اپنا ایک ستون بنایا جسمین اوسنے اپنی دست اندازی سے انکار کیا اوسکو اکثر قواعد ایسے ملے جنکا مراقبہ اوسکو کرنا پڑا +

یہ حال ہمنے سابق اوسکے سوانحہ عمری مین درج کیا ہے مگر ہم یہان ایک ترجمہ اوس قواعد کندہ کا کرتے ہین جو ہمنے اس ورسے مین کندہ پایا اور جو جملہ ریاست بیرونی مین مشتہر ہے +

ترجمہ — مہاراج مہاراوجی کشور سنگہ حکم دیتے ہین +

بنام

مہاجنان وتجاران وکاشتکاران ودیگر اقوام باشندۂ مکندرا

سوقت مین اطمینان رکھو اور مہاجنی وتجارت وبٹائی وقرض ودادوستد وکاشتکاری کرو اور خوش اور مرفہ الحال رہو کیونکہ جملہ ڈانڈ سرکار نے موقوف اور معاف کردیے جرم کی سزا مطابق اوسکی حیثیت کے ہوگی جملہ اہلکاران معتبر وپٹیل وپٹواری وساسری یعنے شب گرد وچوکیدار اور متصدی کو خدمت گزاری کا انعام ملیگا اور واسطے جرم کے سزایاب ہونگے منجملہ اونکے کوئی مجرم زیادہ ستانی کا یا رشوت کا تجاران وغیرہ سے نہوگا اس قاعدے کی تعمیل کی قسم اوس چیز کی ہے جو ہندو مسلمانون پاک تصور کیا جاتا ہے یہ حکم زبان مبارک راجہ کا ہے اور بحکم ناناجی ظالم سنگہ عموی مادہو سنگہ کے متی اسوج دہم روز دوشنبہ سمت ۱۸۷۷ (سنہ ۱۸۲۰ع) +

چندروز قیام کرکے ہم واپس کوٹہ کو براہ شہر پچ پہاڑ اور آنند پور کے گئے یہ دونون شہر کلان آور شگفتہ اور برکنارہ دریا ہاسے صاف واقع ہین +

مادہو سنگہ بسرداری ہمراہیان ذیشان مع چہ ضرب توپ دو میل تک ہماری ملاقات کو آیا اور ہمارے مقام قدیم تک جو باغ مین بجانب مشرق شہر واقع تھا ہمارے ہمراہ رہا جو چہ مہینے ہم بانتظار نتیجہ تجاویز جنکا ذکر اکثر مقام پر ہوچکا ہے یہان رہے ہمنے تلاش کرکے اکثر امر دلبستگی پیدا کیے تاکہ خیالات متوحش ورباب ہیضہ کے جو گرد نواح مین جاری تھا اُٹھ جاوین دورہون اس موسم مین اکثر مرغابی صحرائی غلہ لیکے کھانے کو اوترتی ہین اور ہمکو خوشی دوچند اونکے شکار کرنے اور کھانے سے حاصل ہوتی تھی گاہ گاہ ہمکو شکار سور بھی

میسر ہوتا تھا اور کبھی ہم اونکو نائب کے چیتون سے شکار کیا کرتے تھے اور سگ تازی سے تعاقب شغال
ولومڑی یعنے روباہ اور خرگوش کا کرتے تھے ایک بند خوک صحرائی کا ہمارے مقام سے پانچ میل کے فاصلے پر
واقع تھا اور ایک مکان موسم گرما کے لائق وہان (دیکھو نقشہ) ایک چشمہ آب کے وسط مین بنا ہوا تھا جانور
یہان ایسے مانوس تھے اسوجہ سے کہ اونکو آدمی دانہ کھلایا کرتے تھے کہ اونکا شکار کرنا بھی عادت شکاری سے
بعید معلوم ہوتا تھا ایک مرتبہ ہمارا ونے دریا کی سیر کا تہیہ کیا مین بوجہ بیماری شریک اونکا نہو سکا اکثر شکاری
اور ہانکنے والے دونون کنارے پر گئے اور جو شیر اور ریچھ وہان آرام کرتے تھے اونکو وہان سے ہانکا
جسوقت وہ جانور کنارے پر آتے اسیوقت کشتی سے گولی اونکو ماردیتے ایک مرتبہ ہمنے بوجہ دیکھنے
شکار کے اور نیز بباعث دیکھنے قلعہ اکھل گڑھ کے جو بفاصلہ چھ میل بجانب جنوب شہر واقع تھا تنہا ارادہ
روانگی کا کیا اس سیر مین گو اندیشہ کسی امر کا تھا مگر خوشی زیادہ حاصل ہوئی اس مقام پر دریا پہاڑون سے
بندہا ہوا ہے جو پہاڑ تین سو فیٹ بلند ہین اور درمیان ویرانہ کے یہ جانوران صحرائی پناہ گزین ہوتے تھے
چونکہ جس کنارے پر ہم تھے ادہر شکار بہت نہین تھا لہذا ہمنے ارادہ کیا کہ دوسرے کنارے پر دریا عبور
کرکے جاوین اسلیے کچھ لکڑیان وہان پڑی تھین ہمنے اونکو جمع کرکے ایک بیڑہ بنایا مگر چند قدم کنارے کے
آگے بڑہا تھا کہ ہم اوسپر ڈوبنے لگے اور بمجبوری ڈاکٹر سے علحدگی کا اندیشہ ہوا گو ہمنے بعد ازان کشتی اوسکے
لانے کو بھیجی اور کچھ عرصے مین اپنے جملہ ہمراہی اور سامان کو عبور کرادیا چونکہ نائب کے شکاری ہمارے ہمراہ تھے
جو وحوش صحرائی کے مقامات سے واقف تھے لہذا ہمنے اونکو اوپر کیطرف دریا کے روانہ کیا اور خود راستے مین
ٹیلونکے نیچے قیام کیا کیونکہ سوا سے اس راستے کے اور کوئی راستہ اونکے بھاگنے کا نتھا قریب نصف گھنٹہ کے
ہمکو یہان گذرا تھا کہ جب آواز شکاریون کی گوش زد ہوئی اور فوراً ایک ریچھ یعنے خرس سال خوردہ جسکی ریش سفید
بسبب عمر کے ہوگئی تھی آہستہ آہستہ اس راستے سے نکلا اسکو دیکھکر جو خوشی کپتان واصاحب اور ڈاکٹر صاحب کو
ہوئی اوسکو ہم روک نسکے اور وہ قبل دیکھنے اس خرس کے آجکی صبح کی بیکاری کی بہت گفتگو کررہے تھے
اور مین چاہتا تھا کہ انسے علحدہ کسی مقام محفوظ مین جاکر قیام کرون اور یہ فعل مین ختم نہین کرچکا تھا یعنے
مقام امنیت مین نہین پہونچا تھا کہ اون دونون صاحبون نے گولی چلائی مگر دونون نے خطا کی اور خرس مذکور
نہایت غصے مین میرے اوپر حملہ آور ہوا جب دس قدم کا فاصلہ رہگیا مین نے اوسپر گولی چلائی اور اوسکے
بازو کو مجروح کیا وہ زمین پر گرا اور فوراً پھر کھڑا ہوکر منہ کھولکر میری جانب حملہ آور ہوا اب ایک ہمارے

ہوا ہی نے سانگ سے اوسپر ضرب ماری اور ہمکو بچالیا سانگ اور گولی کا زخم کھاکر افغان وخیزان غار ہائے کوہ مین متواری ہوگیا بعد ہمارے واپس آنے کے ہمنے بقیہ روز ویرانہ اکھل گڈہ مین گذرانا یہان ایک ڈھیر یعنے انبار سنگ ہاے ناتراشیدہ کا اور بلا مصالحہ کے پڑا ہے غالباً یہ ایک قلعہ اصلی باشندگان بہیل کا ہوگا دونون قلعہ کوہ پر جنگل سے ہے اور اوسمین بہت شکار واسطے راجگان کوٹہ کے ہے ایک مقام مشہور گوکی شہرت اوسکی نہین ہے چند کوس کے فاصلے پر بجانب جنوب اسمقام کے واقع ہے جسکو جلیو یا دیو کہتے ہین یہان ایک چادر پانی کی ہے جو چمبل مین گرتی ہے اور چمبل کے کنارے یہان کہتے ہین چھہ سو فیٹ سے زیادہ بلند ہین ہندوستان مین بہت کم مقام زیادہ تعریف کے لائق بہ نسبت دور کے دریا مقام کوٹہ سے مقام بہنیسرور تک ہین یہان دونون مداح قدرت اور صناع نقشبند بہت اشیا سے غور طلب دیکھہ سکتے ہین ہمنے ہر طرف آدمی واسطے تلاش تحریرات کندہ کے روانہ کیے بعض کندہ ایسے حروف مین ہین کہ اونکو کوئی نہین جانتا منجملہ اونکے ایک نہایت دلچسپ کندہ ایک راجہ جت کا جو کنسوا سے آیا تھا جلد اول مین لکھا گیا ہے ✤

باب چہاردہم

دیکھنا مقام منیال کو- تفصیل حالت زبون جسکو بستی کہتے ہین - مقام بجولی - تحریرات کندہ - قدیم تواریخ بجولی - شہادت اس امر کی کہ چوہان نے تخت دہلی بادشاہان تاتار سے چھین لیا تھا - معابد مذہب جین - تحریرات کندہ - مندرہاے شیو - کثرت ویرانہ - رئیس بجولی - دختر رئیس مذکور جو ستی ہوئی تھی - مقام منیال یا دہانال - اوسکا موقع لائق تصویر - تحریرات پر تھی راج چوہان - کندہ مطابقت واقعات زمانہ بے معینہ - روانگی بمقام بگیو - مقام باڑوا - قلعہ الوبارا - شجرۂ رئیس مذکور - بددعاے ستی جسکی شادی نہین ہوئی تھی - یادداشت باراب تک مطابقت اقوال قدیمہ رکھتی ہے - مقام باڑوا سے روانہ ہوکر وارد بمقام بگیو ہوے ✤

بماہ فروری ہم پھر روانہ اودے پور ہوے اور چند روز بمقام لونڈی قیام کرکے اور وہان ہرشے کو حسب دلخواہ پاکر ہمنے راستہ تہیار کا اختیار کیا اور ارادہ مصمم واسطے دیکھنے مقام منیال کے دلمین کیا قریب نومیل بجانب شمال اسطرف مقام مذکور کے ہمنے بمقام بجولی قیام کیا یہ مقام ایک جاگیر منجملہ جاگیرہای کلان میوار کے ہے رئیس یہاںکا قوم کا پرمار اور خطاب اوسکا راو ہے یہ خاندان جو دراصل راو جگنیر متصل بیانہ کا تھا

بیچ عہد امر سنگھ کلان کے میواڑ مین آئے تھے مع اپنی بستی کے اسکو عرصہ قریب دو سو سال کا گذرا ہوگا رانا نے جوڑا وا اسو کا کی دختر سے شادی کی اوسنے پانچ لاکھ سالانہ کی جاگیر اوسکو دی ہمنے سابق (جلد اول انگریزی صفحہ ۱۰۰ مین) اس لفظ کے معنی بیان کیے ہین کہ اس سے مراد تابعداری سے گو تابعداری خفیف قسم کی ہو اور بسی جسکی اصل واسی ہے آباد ہونے والے سے مراد ہے اصل اسکی واس یعنے مقام بود و باش اور رہنا یعنے آباد ہونا ہے مگر اسمین فرق درمیان باشندۂ آزادانہ یعنے بخوشی خود اور مزدور بیگاری کے نہین ہے اور جس مقام پر رجواڑہ مین یہ لفظ کام مین آتا ہے اوس سے مراد شخص قسم دوم سے ہوتی ہو تاہم عجیب تر یہ ہے کہ اس حالت مین کچھ غلامی کی علامت پائی نہین جاتی اور اوس سے کوئی کام جبریہ نہین لیا جاتا اور نہ کوئی شخص جو ایدہ اسنے کام کسی دوسرے کو ہے وہ محصول معمولی ادا کرتا ہے اور صرف قید اسقدر ہے کہ اوسکو اسنے واس یعنے گھر مین رہنا فرض ہے اور یہی فرض خود ایک زنجیر واسی بجولی کے واسطے کافی ہے +

بجولی (روبیا والی) بیچ اوس ویرانہ کے واقع ہے جو اس اوپرمال مین بکثرت ہے جو اکثر تحریرات کندہ ہمنے یہان پائین اون مین ہمکو اسکا قدیم نام پسند کرنا لازم آیا یعنے اہچیوریا مورکر و نام اخیر ابھی کہا جاتا ہے اور نام اول صرف سنگ کندہ ہی پر ہے یہ سرحد مغربی پر از اقوال قدیمہ چوہان سے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ مطیع اجمیر کے تھے کیونکہ یہان کے کندون مین اکثر مشہور نام اوس خاندان کے تحریر ہین مثل بیسلدیو و سمسوار و پرتھی راج اور خاصکر شجاعت اور خدا پرستی ار نوراج مورکرو والے کی اور اوسکی اولاد بہرراج اور رکونت پال کے کندہ ہین یہ جملہ راجہ ہمعصر اپنے عاشق مزاج اور رشتہ دار راجہ پرتھی راج راجۂ دہلی او راجمیر کے ہین +

ایک تحریر مین کندہ جنگ ہاے خاندان چتور ہے اور وہ ایسی مخلوط طرح مذکور ہین کہ فرق کرنا درمیان گہلوٹ اور چوہان کے دشوار معلوم ہوتا ہے اوسکی ابتدا تعریف سالکمبری جنمی ماتا سو ہے جو ان پیدایش کی اور محافظ خاندان (سکم) کی اور قلعہ ہاے مستحکمہ کی (دورگ) اور کوہستان اور ویرانہ کی ہے ذکر نام ہاے چوہان (رج گوتر) کا کرکے اوسمین ذکر سرحد بابا راج ہند ہا تہنی یا بابا راجہ بند ہا چل کا ہے جو بانی مبانی خاندان راناے میوار تھے مگر جو نام اوسکے بعد مذکور ہین وہ اوسکے خاندان سے تعلق نہین رکھتے اس سے ہم یہ خیال کرتے ہین کہ چوہان اوپرمال مطیع چتور اوسوقت مین تھے چونکہ تکرار قدامت

یہان سب بے محل ہوگی لہذا ہم صرف آخر مضمون اوسکا مذکور کرتے ہین یہ ذکر کونت پال نبیرہ ارنوراج کا ہے جسنے نہیل پور کو فتح اور تباہ کیا تھا اور جسکی جنگ کی شہرت دارالریاستہ دہلی مین بالا بہاسے کے دروازہ پہ کندہ ہے اوسکے برادر کلان کا فرزند پرتھی راج تھا اسنے ایک ڈھیر طلا کا جمع کرکے خیرات کیا تھا اور بمقام مورکرو ایک مندر پارسناتھہ کا بنوایا تھا اور درجہ شاہی سمواریین جو اوسنے حاصل کیا لہذا اوسکا نام سموار مشہور ہوا اوسکی یادگار مین یہ مندر بنایا گیا تھا اور موضع ریوانا برلب ریوا اوسکے مصارف کیواسطے مقرر ہوا سمت ۱۲۲۶ (سنہ ۱۱۷۰ع) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سوال کہ آیا چوہان نے زبردستی حصہ توارسے دہلی لی تھی طے ہوجاتا ہے اور عجب تر یہ ہے کہ نہایت فاصلے کے مقامات سے ہمکو ثبوت اوس امر کا حاصل ہوتا ہے جو مشہور کبیشر چند نے بیان کیا ہے تحریر کندہ جو مقام اسی (ہانسی) اور مینار دہلی پر ہے وہ جملہ اسی عہد مین کندہ ہوئے تھے (دیکھو صفحہ ۲۵۴ کتاب انگریزی) مگر جب توجہ بجانب دروازہ بالا بہاسے کے جو قدیم دارالریاستہ قوم گہلوٹ کا ملک سارا شترمین تھا کیجاسے تو عجب حال دریافت ہوتا ہے اور اوس سے مطابقت اس امر کی ہوتی ہے کہ جب پرتھی راج نے بدلا اپنے والد سموار کے قتل کا لیا جو جنگ راجہ سارا شترا اور گجرات مین قتل ہوا تھا کونت پال نے اوس موقع کو غنیمت تصور کیا کہ اپنا حصہ شریک فتح دہلی حاصل کرے چند مذکور اطلاع دیتا ہے کہ اوسنے فتح جملہ گجرات کی بہولا بھیم سے کی تھی ٭

ہم دو امر دیگر کی اطلاع جو امر عظیم ہین دیتے ہین اول یہ کہ مورکرو قدیم بنام بجولی کا تھا اور دومی یہ کہ راجہ چوہان مذہب جین مین تھا اور بموجب قول چند کبیشر کے یہ کچہ امر خاص نتھا کیونکہ اوسکی تحریر سے یہ آگہی حاصل ہوتی ہے کہ اوسنے اپنے فرزند سارنگ دیو کو اسوجہ سے اجمیر سے خارج کردیا تھا کہ اوسنے طریق مذہب بودہ اختیار کیا تھا ٭

مقام مورکرو جو قریب نصف میل بجانب مشرق بجولی کے واقع ہے اب ویران ہے مگر اب بھی وہان نشان کوٹ یعنے قلعہ اور محلات کے جنکو نوچوکی کہتے ہین موجود ہین اور پانچ مندرون سے کم پارسناتھہ کے بتونکے جو تیئیسوان [۲۳] اوتار مذہب جین کا تھا اور یہ سب نہایت عظیم اور صناعی کے ہین مگر مقابلہ مندر ہائے بروٹی سے نہین کرسکتے درحقیقت ہر جگہہ یہ امر پیدا ہے کہ تعمیر کنندہ مین کوئی امر متعلق نقشہ یا کاریگری قبل گیارہ صدی کے قابل تعریف نتھا منجملہ ہمارے متقدیون کے ایک متقدی جو بنیا قت

نقشہ کشی کی رکھتا تھا انکے نقشہ کھینچنے مین مصروف ہے اور ہمارا جین گرو بھی و تحریرات کندہ کی
نقل کرنے مین جو پہاڑ مین کندہ ہین مشقت کر رہا ہے ایک نسبت خاندان چوہان کے ہے اور دوسرا
سانکھہ پوران مین سے متعلق اپنے مذہب جین کے ہے وہ پندرہ فیٹ طویل اور پانچ عریض ہے اور
باون سطور کے ہین اور اول کا گیارہ فیٹ چھہ انچ طویل اور تین فیٹ چھہ انچھ عریض ہے پس اوس
مسن اشرافت کو بہت کام ہے ایک ندی درمیان ویرانہ کے جاری ہے جسکو منداگنی کہتے ہین وہان
ایک کنڈ بھی نزدیک مندر پارسو کے ہے اور دو عمدہ چشمے بھی وہان ہین مگر اب ویران ہین ان جملہ
نشانات سے دریافت ہوتا ہے کہ جین فرقہ دگمبر سے تھے نسب نامہ اندر کوٹ قدیم کے ہے +

اسمین تین اور مندر شیو کے اس سے بھی زیادہ عظمت کے متصل شہر کے ہین مگر اونمین کچھ
کندہ نہین ہے گو ایک مین جو متصل کنڈ کے ہے جسکو ریواتی کہتے ہین خدا پرستی ایک رئیس گوہیل کی
جسکا نام راہل تھا اور جسنے ایک قطعہ زمین آتری مین اس مندر کے نام دی تھی اور اوسکی حدود محدود
کر دی تھین اور دیگر رئیسونکو ترغیب (یہ ترغیب بے سود نہ تھی کیونکہ اورون نے بھی اصلاح کے
عطایات کیے ہین) دینے زمین کی اپنی تحریر مین کی تھی اور یہ لکھا تھا کہ جو کوئی اوسکا تتبع کریگا
اور یہ دعا دی تھی کہ جو کوئی ریواتی مین غسل کریگا وہ عزیز مالک مکان مذکور کا ہوگا اور اوسکی اولاد ہوگی

قلعہ جدید بجولی کا بیشتہ مصالحہ ویرانہ قدیم مندر ہا سے مقام مور کروسے تعمیر ہوا ہے اور مورتین
دیوتاؤنکی اور دیتونکی مخلوط لگی ہوئی ہین یہ امر بیان عام ہے جیسا ہمنے مکرر بیان کیا ہے اس سے
بہتر کوئی اور شے مظہر اسکی نہین ہوسکتی کہ ہنود چندان بزرگی مورتونکی یا بتونکی نہین مانتے بلکہ
اونکو ایک نقل ایسی قوت یا صفت پروردگار کی تصور کرتے ہین جسکو وہ راضی کیا چاہتے ہین اور
بعد پوجا کرنے کے اور نیوید لگانے کے اوسکے خیال مین وہ مورت پھر پتھر کی پتھر ہوجاتی ہے اور
اوسکو بجائے پتھر کے بلا شبہہ یا شک کے کام مین لاتے ہین تمام گرد و پیش کئی میل تک نشان
ایام گذشتہ کے نظر آتے ہین بمقام ہردولی جو قریب چار میل بجانب جنوب واقع ہے ایک

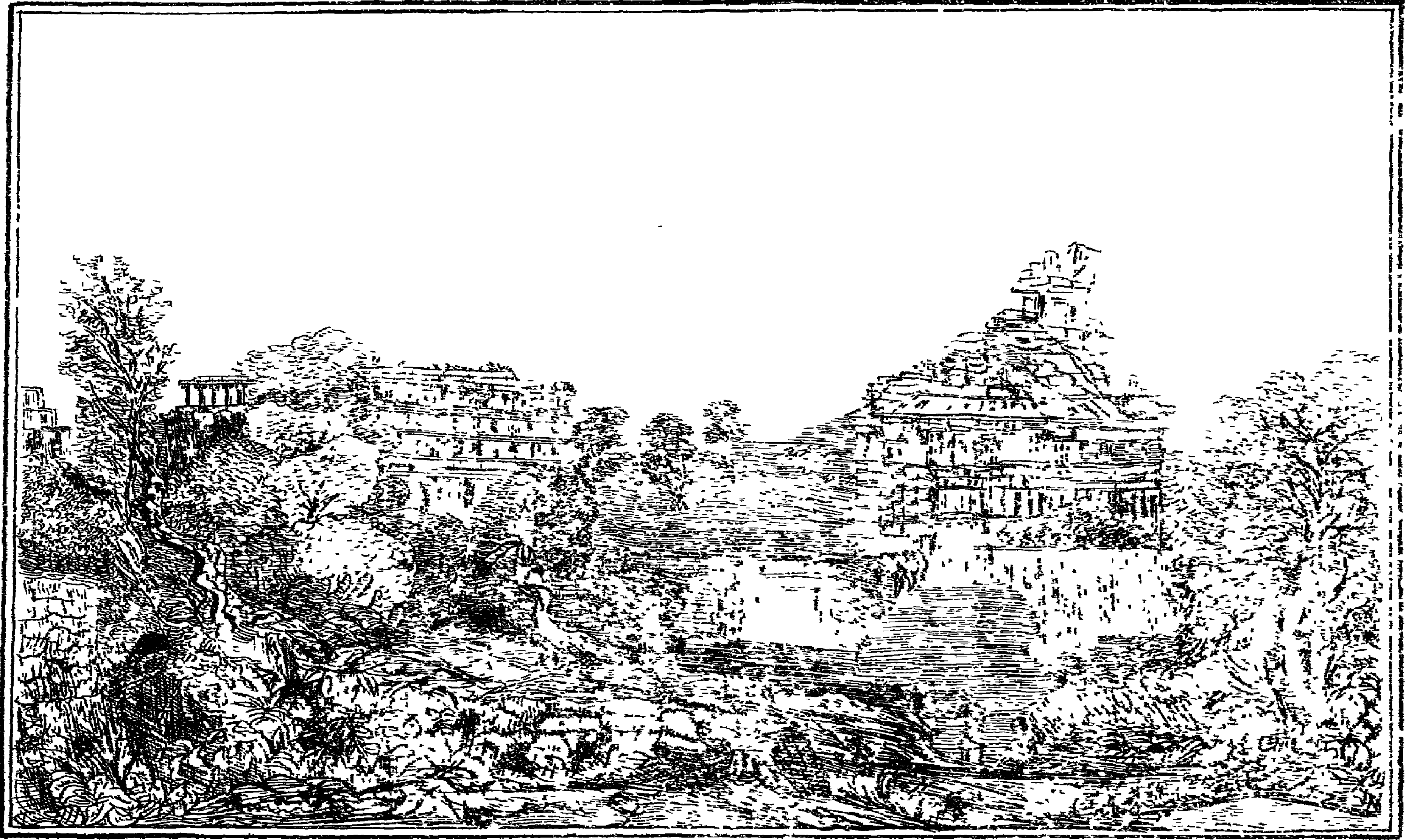
سلہ ہمکو فرصت اسقدر نتھی کہ ہم انکے مضامین سے آگہی حاصل کرین مگر انکو مع دیگر کندہ کے اون صاحبون کی خدمت مین
پیش کرتے ہین جنکو شوق اونکے دریافت کا ہو اور ہین بغیر حاضری اپنے گرو کے مثل ایک جاہل کے ہون جسمین قطعی نما یا تیوال نہو
(جیسا چند کبیشر کہتا ہے) بیج بجر (سنسکرت) آگہی کے +

تحریر کندہ ہے سمت ۹۰۰ (سنہ ۸۴۳ع) کی مگر وہ کچھ کارآمد نہیں ہے اور پھر بمقام تلسوا جو دو میل اور بھی بجانب جنوب واقع ہے چار مندر اور ایک کنڈ اور ایک توران یعنے محراب فتح ہے مگر کوئی کندہ وہان نہین ہے بمقام جیرولا قریب چھہ میل کے فاصلے پر سات مندر سے کم نہین ہین اور ایک کنڈ ہے مگر یہ سب ایک ڈھیر ویرانے کا ہے بیچ ایسا گھاٹی کے جو ایک راستہ نشیب کا قلہ کوہ سے ہے علامات ایک قدیم قلعہ اور مندر کی ہین اور چار پانچ اور مقامونکا نام سنا ہے جو سب اندر فاصلہ پانچ میل کے مقام بجولی سے واقع ہین اور اونمین ہر ایک مقام پر دو یا تین مندر ویران ہین اقوال مشہورہ سے نام ویران کنندہ کا معلوم نہین ہوتا اور چونکہ تمادی ایام سے معلوم نہین ہوتا ہم بلاشبہہ اس بدنامی کو منقسم درمیان اون بڑے بت شکنان کے یعنے علاء الدین غوری اور اورنگ زیب کے کرتے ہین بادشاہ اول الذکر کا نام بغیر لفظ خونی کے کوئی نہین لیتا اور دوسرے کو کال جمن یعنے دیت جو دشمن کرشن کا تھا کہتے ہین*

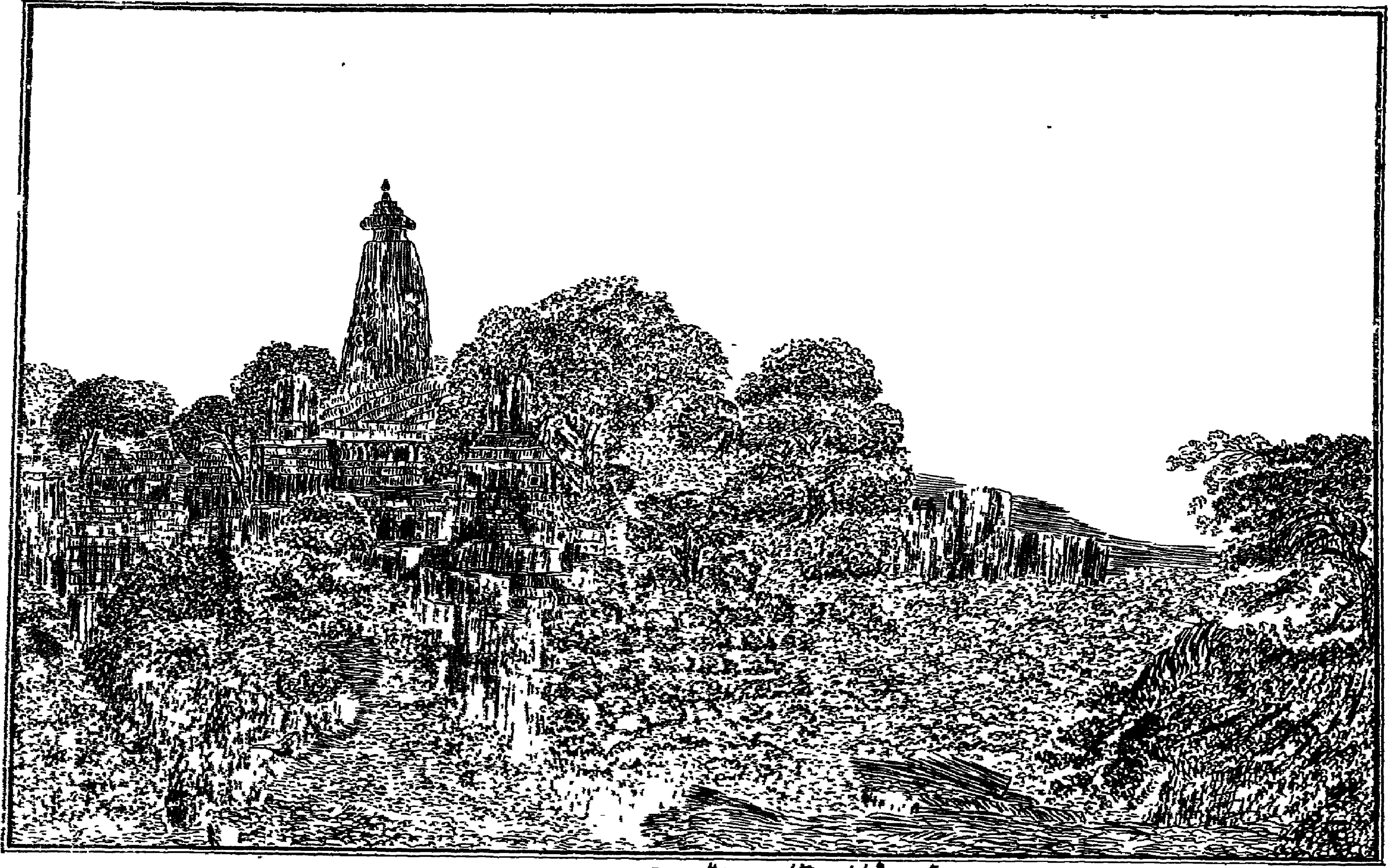
رئیس بجولی اب بہت کم ہو گیا ہے یعنے آمدنی اوسکی بہت کم ہو گئی ہے اور اوسکا علاقہ اگر تردد کیا جاوے پچاس ہزار روپیہ سالانہ پیدا کر سکتا ہے مگر وہ اوسکو آبادنہین کر سکتا اور زیادہ بیان سی وہان قائم نہین کر سکتا جب تک وہ اون افتادہ مورتون کو جو گرد اوسکے پڑی ہین زندہ نہ کرے اوسکی دختر راجہ امراسے منسوب ہوئی تھی اور یہ گو صرف سترہ سال کی عمر کی تھی جب اوسکا شوہر فوت ہو گیا مگر اوسکو جسقدر ترغیب محفوظ رہنے کی دی گئی وہ خلاف اوسکے ستی ہونے سے باز رہی (دیکھو ٹرنسیکشن رائل ایشی اٹیک سوسائٹی جلد اول صفحہ ۱۵۲) ہمنے بہت مستحکم دلائل معرفت اوسکے عموی کے جو بمقام اودیپور تھا پیش کین اور یہ بھی وعدہ کیا کہ ہم کوشش کر کر اوسکی علاقی کو ازیاد کرا وینگے ہمکو یقین ہے کہ اوسکی مفلسی زیادہ تر باعث اس ارادے کا ہوئی تھی مگر اوسنے ایک نہ مانا وہ ثابت اور قائم اپنے شوہر کے گناہ بخشانے پر رہی دو یا تین روز قیام کر کے ہم پھر روانہ بتلاش کندہاے قدیم اور خوبصورت چیزون کے ہوے اور ہمکو وہ بمقام ذیل دستیاب ہوئین یعنے —

مقام مینال تاریخ ۱۲ — فروری — یہ امر نہایت خوشی کا ہے کہ جو چیز قوت اور قدرت قلم سے زائد تھی اوسکو نپیل حیطہ نقشبندی مین لا سکتا ہے لہذا ہم اوسپر تعمیری عجائب مانال محول کر کے مختصر بیان اوسکے موقع کا کرتے ہین اس امر کا خیال کرنا مشکل ہے کہ کس وجہ سے خاندان راجگان چتور اور اجمیر کو ترغیب ایسے ایک مقام کے پسند کرنے کی واسطے جاگیر اپنے خاندان کے لوگون کے ہوئی تھی

جو موسم گرما مین بوجہ انعکاس شعاع آفتاب سنگ ہائے[۹۲] کوہ سے مثل بھٹی یعنے کوزہ آہنگران ہوجاتا ہوگا اقوال قدیم سے البتہ ظاہر ہے کہ بوجہ بلندی سکے صرف ہم خواہان ایسے مقام پر تعمیر بنوانے کے ہوے نام کا وجہ تسمیہ مقام سے یعنے مہانال سے ہے جسکے معنی غار کلان کے ہین جو مغربی جانب تیار کے تھا اوسمین غار قریب چار سو فیٹ عمیق ہے اوسمین نہایت تندی سے ایک چادر آب گرتی ہے اور گو آب وہ صرف ایک ندی خرد کے مثال ہے مگر موسم برشکال مین وہ ایک عجیب شے دیدنی ہوگی اس گھاٹی مین داخل ہونا موت کے برابر ہے تاریک مثل ابریس برگ ہائے کلان شاخہائے پیچیدہ پر رکھی ہوئی اون امربیل اوسپر چڑھی ہوئی اور سب طرح کے باشندگان جنگل کو تحفظ گرمی و سردی کا انسے حاصل تھا باشندگان جنگل سے مراد وحوش وطیور صحرائی سے ہے عین کنارہ بلندی پر جو غار کے سرے پر ہے اجتماع مندرون اور مکانون کا ہے جنکو نام پرتھی راج کہتے ہین (دیکھو تصویر) اور جو اونکے مقابلے پر دوسری طرف ہین اونکو سمرسی چتور والے سے منسوب کرتے ہین جو برادرزن راجہ دہلی اور اجمیر قوم چوہان کا تھا اور جس راجہ دہلی کی زوجہ پرتھی بائی نام کو مع اوسکے شوہر اور برادر کے چند کبیشر نے امر کر دیا ہے اسمقام پر جو کرہ کلان درمیان تھا یہ دونون نمونہ مستحکم خاندان راجپوت مع اپنے عیال و اطفال کے آکر باہم ملاقات کرتے تھے اور چند روز عیش و عشرت مین بسر کرتے تھے اور شبہہ نہین کہ یہان باہم گفتگو درباب انتظام ہندوستان کے کرتے ہونگے اگر ہم یقین کو کام مین لاوین اور ہمکو کوئی وجہ شبہہ کرنے کی بھی پائی نہین جاتی تو یہ بیان چند کبیشر کا صحیح ہے کہ اگر پرتھی راج صلاح اور مشورہ اس پولیس ہند کا اس صفت سے سمرسی دشمن اور دوست کے خیال مین تھا) اختیار کرتا تو اہل اسلام ہرگز حاکم ہند کے ہوتے مگر شجاعت مستقل اور گرمجوشی جنگ آوری پرتھی راج نے سب کو غرق کر دیا اور جب دانائی اور شجاعت اوسکو تباہی سے محفوظ نرکھہ سکی تو شجاع راجہ چتور اپنے قتل پر ایک قدم گو تھا یہ دونون اوپر کنارہ سگر کے قتل ہوے جہان شجاعان ہر قوم راجپوتانہ قتل ہوے تھے درحقیقت اونکو بقول چند کبیشر کے وہ پرلے یعنے قیامت تھی اور یہ میدان بھی اخیر واسطے آزادی قوم کے اختیار ہوا تھا ہمکو جسنے اوسکے اشعار کو دیکھا تھا اور اوس رحمدلی کو کام مین لایا تھا جو ہر ایک شخص جو حالات راجپوت ملاحظہ کرے گا فروگذاشت نہ کرے گا اس ویرانے سے بھی تخم اندوہ پیدا تھا موسم بھی یہ ایسا تھا کہ ہر ایک چیز یہانکی اس اندوہ کو قائم کرتی تھی درخت بھی جو گرد اس ویرانہ اور*



بمقام میواحرمنده بینال — ج ۲ — ۹۰۲



مندر بنیال بمقام میواڑ ـ ج ۲ ـ ۹۰۲

علامات شجاعان کے متراکم تھے بے برگ و بار[۹۰۳] ہونے کی وجہ سے اور ہیئت افسردگی اور خزانی سے
اس ماتم عام کے شریک معلوم ہوتے تھے ✣

ہمکو اکثر تحریرات کندہ مقام مہانال مین دستیاب ہوئین منجملہ اونکے ایک کا ترجمہ اب ہم یہان درج کرتے ہین کہ اوس سے بعد ازین صحت شجرہ قوم ہاڑا کی ہو سکے گی جنکے حالات اوسمین درج ہین ✣

بنام آساپورنا (یعنے ہماری امید کی پورا کرنے والی) کل دیبی (دیبی خاندان) اس قوم کی جسکی مہربانی سے خزانہ ہاے مستورہ ظاہر ہوتے ہین اور جسکی قوت دینے سے اکثر راجگان چوہان نے دنیا پر حکومت کی ہے جس خاندان کا بھنور دہن تھا جسنے میدان وغا مین اپنی خواہش فتح کو حاصل کیا تھا اوسکے خاندان کی قوم ہاڑا ہین جنمین کا مسمے کولن[۱] تھا جو مشہور اور نجیب النسل دونون خاندان کا تھا جسکی شہرت اور نیک نامی مثل ماہتاب کے روشن ہے اوس سے جیپال[۲] پیدا ہوا جسنے اپنے پہلے جنم کی نیک کرداری کا ثمرہ اس جنم مین بصورت راجہ حاصل کیا اور اوسکی رعایا دعا مانگتی تھی کہ اوسکے سواے کسی دوسرے راجہ کو نہ دیکھین اوس سے دیوراج[۳] ہوا اوسنے جو سوال کسی نے اوس سے کیا اوسکو پورا کیا اور اوسکی خواہش یہ تھی کہ انسان کو خوش رکھے وہ رقص و سرود سے بہت خوش ہوتا تھا اسکا فرزند ہرراج[۴] تھا اوسکا جسم آگ کا تھا جسنے میدان جنگ مین نام بمقابلہ راجگان روے زمین یعنے (بجھوم البشر) پیدا کیا اور مال لیا اونکے دو منزلہ مکانات سے نکال لایا اس سے رئیس بماوودا[۵] پیدا ہوسے اور یہانکی اراضی کی پیداوار سے ثمرہ اوسکو حاصل ہوتا تھا دیوراج سے ریت پال[۶] پیدا ہوا

۱؎ یہ وہی راجہ ہے جو کدرنا تہ گیا تھا (دیکھو صفحہ ۴۶۵ کتاب انگریزی) و فرزند رئیسی جو راجہ مقام اسیر سے آیا تھا اسی کا نام شاید بھنور دہن رکھا ہے یہ راجہ سمت ۱۳۵۳ (۱۲۹۷ء) مین تھا ✣

۲؎ جیپال وہی راجہ ہوگا جسکو لگیا تنگت سی تواریخ مین بگو کہتی ہین (صفحہ ۴۳۰ کتاب انگریزی) اور یہ نبیرہ نہ تھا بلکہ فرزند کولن کا تھا جسکا وہان ذکر ہے کہ اوسنے مینال یعنے مہانال کو لیا تھا ✣

۳؎ دیو فرزند بنگو کا ہے (صفحہ ۴۳۰ کتاب انگریزی) اور بانی مبانی بوندی یہی سمت ۱۳۹۸ یا ۱۳۴۲ء ✣

۴؎ ہرراج پسر کلان دیو کا حاکم بماوودا کا ہوا جو اوسکو والد نے اوسکو دیا تھا جو بعد ازین اپنے ملک مفتوحہ بوندی مین چلا گیا دیکھو صفحہ ۴۳۶ کتاب انگریزی ✣

۵؎ ہرراج کی بارہ فرزند تھے منجملہ اونکے جو پسر کلان بنام الو ہاڑا مشہور تھا وہ مالک بماوودا کا ہوا دیکھو یادداشت صفحہ ۴۳۰ کتاب انگریزی ✣

۶؎ اسمقام سے ہم راستہ نشیب کو جو سیدہا تھا ترک کرکے واپس مقام ریوا کو جاتے ہین ریت پال غالباً اولاد ایک فرزند منجملہ

جسنے سرکشونکو سرنگون اور پامال کیا مثل کپل فرزندان سگار اسکا فرزند کلسن تھا جو رئیس قوم ہوا اوسکا فرزند کو تل مثل دہرم راج کی تھا اسکا ایک برادر کوچک تھا اوسکا نام دیدا تھا کوتل کو اپنی زوجہ چل دیبی سے ایک فرزند پیدا ہوا مثل اولاد سمندر[1] کے خوبصورت تھا اور نام اوسکا مہادیو تھا وہ (فہم و فراست مین) مثل سمندر تھا اور میدان جنگ مین مثل سمیر قائم جود و عطا مین کلپ برچھہ اندرکا اوسنے گرد و غبار سم ستوران خون دشمن سے فرو کیا جو تلوار اوسکے بازو قوی مین تھی وہ چشم اعدا کو خیرہ کرتی تھی یعنے جب وہ اوپر سرامی شاہ کے اوٹھی اس راجہ نے رئیس میدپات کو رہا کرایا اور کیتہیا کو اوسکو دست و قبضہ سے اسطرح نکالدیا جسطرح چندر[2] راہو کے مُنہ سے نکلتا ہے اوسنے سلطان کی فوج کو پامال کیا جسطرح نرگاو نلے کو پامال کرتا ہے جسطرح دانون نے سمندر کو متھا تھا اوسیطرح اسنے میدان جنگ کو متھا اور رتن یعنے جواہر فتح کا فرزند بادشاہ سے چھین کر کیتہیا رئیس مردم کو دیا اوسکی شہرت حرب و دغا وسط سے تا بدامن سطح زمین مثل حجرات پاک اور صاف تھی اوسکا ایک فرزند درجن نامی تھا اوسکو اوسنے خطاب جیوراج[3] کا دیا اسکے دو بھائی سوبت سال اور کومبھہ کرن نامی تھے +

بارہ فرزندان ہرراج تھا جاگیر اوسکی منیال ماتحت بہادوا تھی +

[1] اصل کتاب مین خوبصورت مثل چندرما کے لکھا ہے جو اولاد سمندر کی ہے مذہب ہنود مین چندرما بھی پیدا شدہ مین سے ہے اور فرزند سمندر کا ہے اس سے کبیشرون کو خوب اصطلاح بہم پہونچی ہے یعنے سمندر اپنے فرزند کو دیکھکر بہت خوش ہوکر بڑہتا ہے وہ ترقی آب مراد ہے جسکو جوار بھاٹا کہتے ہین +

[2] یہ امی شاہ صرف ہیمان شاہنشاہ ہمایون ہوسکتا ہے جسنے چندیری کے واسطے بدنامی سے شہرت پائی تھی اور مہادیو راجہ بارا مہانال کا جسنے راجہ کیتھی کو رہا کرایا تھا منجملہ جاگیرداران کلان یا شاید سپہ سالار افواج میوار (میدپات) کا تھا اس حال کے دریافت کرنے سے شائقین حالات قدیمہ کو خوشی حاصل ہوگی جو ہمنے ایک عجیب قصے سے دریافت کیا ہے اور جسکی تفصیل ہم بیان بہادوا مین درج کرینگے کہ ایک مرتبہ اوسنے اپنی رہائی منسوب بہ بارا کی اور ایک اور موقع پر اوسنے اوسکی جان لی تھی اور یہ جو مذکور ہے کہ اوسنے اپنے فرزند درجن کو اپنا جانشین کیا تھا بخطاب جیوراج اور اپنی حیات مین یہ بعید از قیاس نہین کہ اوسنے اپنے عفو جرم خلاف مالک کے واسطے یہ کیا ہو کہ گدی منیال کی ترک کی ہو +

[3] اسمقام پر یہ صاف مقولہ ہے کہ مہادیو نے اپنے فرزند کو جیوراج بناکر باقی عمر اپنی اوس مندر مین بسر کی جسکو اوسنے خود تعمیر کیا تھا +

یہان بمقام مہانال مہادیو نے ایک مندر بنایا تھا جسکی منقش دیوارونمین یہ خزانہ یعنے تحریر کندہ تعبیہ تھا یعنے یہ مندر ایک نمونہ جہان کا ہے جسکی سکھر یعنے چوٹی مثل جواہر کے تابندہ ہے دل مہادیو کا متوجہ عبادت بمقام مہانال جو مثل کیلاس کے تھا ہوا اور یہان برہمن اکثر رسوم وطریق مذہبی ادا کرتے ہین جب تک فن سپاہگری قائم ہے نام آوری[1] مہادیو کی کبھی کم نہوگی اور جب تک گنگا جاری ہے اور سمیر پربت قائم یہ یادداشت مہادیو کی مہانال مین قایم اور ثابت رہے یہ دعا مہادیوجی سے مہادیو نے کی تھی اور بذریعہ دہنیشر برہمن ساکن چترکوٹ (چتوڑ) نے یہ پرسسٹ بنائی —

ارگ گون چندر اندو

ہفتم ماہ بیساکھ سودی کو مسمے بیروہول نامی سنگ تراش نے جو ماہر فن سنگ تراشی سے تھا یہ مندر تعمیر کیا ✢

تاریخ مستور جو چار الفاظ محررۂ بالا مین سے مستخرج ہوتی ہے کچھ عجیب جزو اس تحریر کا نہین ہے اور اسکو ہمنے اوسوقت دیکھا بھی نتھا جب ہم تواریخ بوندی مرتب کرتے تھے اور یہ بھی ایک دلیل قوی صحت عامہ تواریخ منظومۂ ہنود سے ہے ✢

ارگ آفتاب کو کہتے ہین اور اس سے مراد بارہ ہین اور گون تین عادات طبعی کو کہتے ہین اور چندر اور اندو مترادف ہین اس سے مراد ایک ہے اسطرح —

ارگ گون چندر اندو

۱۲ ۳ ۱ ۱

اور خزانہ مستور جسکا حوالہ اس تحریر مین ہے منقلب پڑہنا چاہیے مگر آیا میرا مترجم یا سنگ تراش ہمراہ نتھا اگر ہمکو سمت ۱۴۴۶ ایک گوشے مین دریافت نہوتے تو ہمکو ہرگز اس خزانے کی قدر معلوم نہوتی اکثر کندے بیکار ہوگئے جنکی تواریخ اسیطرح پردے مین درج ہوئی ہے اور ہم ذیل مین ایک یادداشت اون احمقونکی درج کرتے ہین جو خاص مقررہ ہین تاکہ اوس سے اعانت اوروں کو اوسکے فہم کرنے مین حاصل ہو[2] ✢

---

[1] ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ اوسنے اپنی جنگجوئی اب تک دل سے فراموش نہین کی ہے ✢

[2] اندر . . . . . (چندرما) ۱

ہمکو زیادہ تر معلومات ایک اور تحریر یا رویا ارنود یو (اُرندیو) کی دریافت ہوئی اور معلوم ہوتا ہے کہ اسکے پاس تمام اوپر مال جاگیر مین ماتحت اجمیر کے تھا اور اوسکا نام بہت مشہور کندہ بجولی مین ہے اسکا اسیقدر کہنا کافی ہے کہ اوسمین یہ درج ہے کہ یہ دروازہ مینال کا بنایا گیا تھا اسکو شہر مہیسور بھی کہتے ہین اور تاریخ اوسکی یہ ہے ✢

اند	اند	نند	اتھل
۱	۱	۹	۳

اتھل بمعنی اگن یعنے آتش بجاے تین کے ہے اس سے مراد چشم سومی مہادیو ہے جس سے پرلے ہوگا نند بجاے نو کے یعنے نو نندا اونکے قدیم تواریخی حال سے ہے اندو یعنے ماہتاب چندرما اوپر بھی بیان ہوچکا ایک سے مراد ہے پس اس سب کو اگر منقلب پڑھا جاے تو سمت ۱۱۹۳ یا ۱۱۳۶ء نکلتے ہین ✢

بیچ مندر سیری کے ہمکو ایک پارہ کندہ اور دستیاب ہوا جسمین سمت ۱۲۰۲ درج ہین اور تعریف مین سیری اور اون راج کی ہے اور نیز نام پرتھی راج کا جسنے ملیچھون کو غارت کیا تھا اور آخر مین نام سانوت سنگہ کا ہے ✢

پکھہ	(دو ہفتہ)	۲
نیتر	(تین آنکھہ شیو کی)	۳
بید	(چار کتب ہنرکہ ہنود)	۴
سور	(پانچ تیر کام کے)	۵
بسنت	(چھہ موسم دو مہینے کے فی موسم کے)	۶
جلدہی	(سات سمندر)	۷
سدہ	(آٹھہ)	۸
ندہ	(نو سیارہ)	۹
دگ	(گوشہ ہای زمین)	۱۰
رودر	(نام شیو)	۱۱
ارگ	(آفتاب)	۱۲

مقام بیگو ماہ فروری — ہمنے وقت صبح اوسی کنارہ پہار پر کوچ کیا مگر بباعث جنگل عظیم اور ہتر اکم کے
ہم میدان میدپات کو دیکھہ نہ سکے جب تک ہم اوسکی چوٹی پر نہ پہونچے جہان کبھی کسی وقت مین
قلعہ الوہارا کا بنا ہوا تھا مگر دیوار بماودا خاموش تھی اور الوہارا کے صحن مین ویرانگی موجود تھی مگر ہم
نشان اس مشہور مکان ایسے شجاع شخص کا دیکھہ سکتے تھے جسمین ایک قلعہ بیرونی تھا اور ایک اندر
یہ اندر کا قلعہ ایک سو ستر کیوبٹ طول مین اور ایک سو بارہ عرض مین تھا یہان ویرانہ تین مندر مذہب
جین کے ہین ایک شیوا اور دوسرے ہنومان اور تیسرے دہرم راج کا اور تالاب بھی تین ہین منجملہ
اونکے ایک اب تک محفوظ دست زمانہ سے رہا ہے اور مرمت اوسکی ہوتی جاتی ہے اور ایک گمرکیا
نشان بھی یہان موجود ہے جسکو اندھیری کوٹھری کہتے ہین شاید یہ وہ کوٹھری ہے جہان بیٹھکر الو نے
برادرزادہ کی جنگ جوئی جنگل مین کیا کرتا تھا یہ مقام ایسے موقع پر ہے کہ اوسکی نظر صاف میدان میوار پر
گرتی تھی اور نیز ارنو گھاٹی جو پہار سے نیچے تا بمقام بیگو جاتی تھی نیچے اوپر کنارہ پہاڑ کے اور چوٹی کے
سرے پر ہے ایک بڑی مورت جوگنی ماتا کی بنی ہے جہین کنارہ پہاڑ پرا اور وہان سے خوب تماشا قدرت کا
نظر آتا ہے یہان پہاڑ ایسے پیچدار ہین کہ اون سے ایک گوشہ نہایت عمق کا پیدا ہوتا ہے اور اطراف
اوسکے بلند ہین اور اونمین غار اور جھاڑی نیچے تک ہین میدان نیچے کا بھی براز درختہا ہتر اکم کا
اور انپر جوا مربیل چڑھی ہے گویا ایک شامیانہ ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ تک مضبوط ہے اور اگر
اوسکے چمبین و ورکیجائین تو ایسا وسیع دالان نکل آوے کہ اوسمین بیس ہزار آدمی جمع ہوسکین +

اس تماشاگاہ پر ہماری رانی گھاتی بیٹھکر نیچے تماشا کرتی ہے مگر اب نہ تو دشمن ہے جسکا مقابلہ
ہوگا اور نہ کوئی فریع بماودا جسکا تحفظ کیا جاوے ہمنے یہ تحقیق نہین سنا کہ کسی قلعہ الوہارا کو مسمار کیا گو ظاہر
یہ فعل مالک اعلے چتور کا معلوم ہوتا ہے جسکی زمین پر یہ تعمیر ہوا تھا اب وہ بیچ جاگیر بیگو کے ہے ہمنے
ابھی بیان اوسکے خاندانی حالات کا کیا ہے دوسرا جو ہمکو اس مقام پر معلوم ہوا وہ بھی بیمحل متصور نہوگا +

منجملہ چوبیس قلعجات ماتحت بماودا کے ایک قلعہ مین لالجی رشتہ دار الو رہتا ہے اوسکی ایک دختر تھی
جسکی شادی کا نارجیل اوسنے اسنے مالک علاقہ کے پاس یعنے رانا چتور کے بھیجا مگر اوسنے نامنظور کیا
اور گروخاندانی انتری مین چلا آتا تھا کہ اوسکو وارث چتور ملا جو شکار سے واپس آتا تھا اوسنے جو حال
رنج افزائی شخص مسن کا سنا اوسنے چاہا کہ اوسکے غم کو رفع کرے یعنے خود علامات شادیکو منظور کرے

اس ارادے سے اوسنے گرو مذکور کو رخصت کیا اور کہا کہ وہ جلدی اپنی منسوبہ کو لینے آویگا
مطابق اسکے اوسنے اپنے ہمراہ اچھے اچھے لئیق اور ذیشان ہمراہی لیکر اور ایک بھاٹ جو راناکے
پاس جاتا تھا ہمراہ لیکر روانہ ماروارکا ہوا بھیم سین کبیشر ایک شخص ساکن بنارس تھا اتفاقاً براہ
میوار کچھ بھوج کو جاتا تھا اوسوقت مین جب جملہ کبیشرونکو حکم اخراج میوار تھا ایسا حکم ہم دیکھتے ہین
کہ اکثر نسبت اس فرقے کے آدمیون کے اس ملک مین ہوا کرتا ہے وجہ اس جلاے وطنی کی
یہ تھی کہ ایک مورت دیوتا کی ایک تالاب مین سے جسکا پانی صاف ہوتا تھا نکلی تھی وہ ایسی خوبصورت
تھی کہ ہر ایک آنکھ اوسپر فریفتہ ہوتی تھی مگر اوسکے ہاتھ عجیب طرح سے بنے ہوے تھے یعنے ایک ہاتھ
اوپر کو تھا اور دوسرا نیچے اور تیسرا سیدہا کھڑا تھا یعنے جو اوسکو دیکھتا تھا اوسکی جانب وہ معلوم
ہوتا تھا کہ کچھ بتاتا ہے جو دیوار پر لکھا ہوا تھا اوس سے چاہ بابل کی امانت کی دل سردی زیادہ نہوتی
بہ نسبت اس مورت چتر بھوج کے چار طرح سے تعبیر دینے والے اور پنڈتین کو طلب ہوے مگر کوئی بھاٹ
یا چارن یا تینر برہمن اس مورت کے ان ہاتھونکا سبب بیان نہ کر سکا جب تک کہ آخر کار کبیشر جا
پہونچا اور اس حال کو بیان کیا اوسنے کہا کہ جو انگلی اوسکی اوپر کو ہے اوس سے مراد یہ ہے کہ اندر
ایک ہے اور جو نیچے کو ہاتھ ہے اوس سے یہ غرض ہے کہ نیچے پاتال مین ایک راجہ ہے اور تیسرا ہاتھ
جو سیدہا رانا کی طرف ہے اوس سے یہ مراد ہے کہ یہان درمیان کا (میدپاٹ) مالک تو ہے چونکہ
یہ بھوگول کے حساب سے بھی صحیح تھا لہذا اوسکی تعبیر مقبول ہوئی اور یہان تک اوسکی قدر ہوئی کہ
وہ بہت بڑی یعنے رئیس کبیشرونکا ہوگیا یہ عہد ہمیر کا تھا جسنے اوسکی گفتگو اور سفارش سے دوبارہ
اوسکی برادری کبیشرونکو طلب کرکے آباد کیا اور اس رعایت کا عوض یہ اوسنے کیا کہ اوسنے آب حیات
نیکنامی کسی دوسرے ذی روح کو نہ دیا یعنے نیکنامی دوبارہ طلب کرنے بھاٹون کی نے اوسکا نام
یادگار کردیا اور یہ بھی بھاٹ ہمراہ وارث چتور کے واسطے قبول کرنے دختر ماروار گیا تھا قلعہ راناکا
مجمع سے پر تھا آواز خوشی اور فرحت کی سب قلعہ مین بھری ہوئی تھی اور جسقدر کبیشر آئے تھے
اون سب کو انعام وغیرہ سے مالامال کیا اور بھیم سین پیشکش رئیس تہار سے انکار نہ کر سکا یعنے
ایک گھوڑا مع ساز اور پارچہ ہاے پر تکلف اور ایک کیسہ پر زر تھا (چونکہ وہ کبیشر راناکا تھا
جسنے یہ قصہ مجھسے کہا تھا اوسنے کہا کہ اگرچہ اوسکے پاس مال و اسباب لاانتہا تھا مگر عادت کی خلاف

کون کرسکتا ہے ہلوگ منگتا ہین اور کبیشر بھی ہین) پس بعد بہت تکرار کے اوسنے اجازت دی کہ
یہ پیشکش رکھا جاوے مگر اوسکے دل نے گناہ چشم پر لعنت کی اور اس جرم کے کفارہ کیواسطے
اوسنے خنجر اپنے سینے مین مارا شور و غل مچا کہ کبیشر چیتور کا مارا گیا یہ خبر اوسکے راجکمار کو اوسوقت
پہونچی جسوقت ہتیلی ہورہی تھی یعنے شوہر وزن دونون ہاتھہ پکڑے بیٹھے تھے یہ سنکر اوسنے
ہاتھہ زوجہ کا چھوڑ دیا اور بدلا چاہا اب ہارا کا وقت رنجیدہ ہونے کا تھا اور ایسے وقت مین شادیکا
قطع کرنا اوس طعنہ اور ہجر متی کو دوبالا کرتا تھا جو اوسکے والد نے انکار شادی سے کیا تھا اور یہ ایسا
امر تھا کہ قتل کبیشر بھی موجب واجبی اسکا نہین ہوسکتا تھا وارث چیتور کو فوراً باہر بجاودا کے دیگئے
مگر وہ جلدی مع افواج چیتور واپس آیا اور جنگ اوسمقام پر شروع ہوئی جہان خوشی کی دعوت عرصہ قلیل
قبل اسکے ہورہی تھی ماہ پھاگن نزدیک آیا اور شکار اہیرا ملتوی نہین رہ سکا گو دشمن چارطرف تھے
لالجی والد دختر ساتہ چیدہ دستہ فوج کے ایک خوک کے شکار کے واسطے بمقام گوری واقع میدان تم کری
کیا مگر کینیسی نے یہ سنکر اوسپر حملہ کیا چونکہ ہارا مستعد ہر قسم کے امر کے واسطے تھا یعنے جنگ مدارات
ہارا نے اس جنگ نامساوی کو قبول کیا اور والد اور عاشق دختر ہر طرف سے برچھہ ہاتہ مین لیکر گھس گئے
اور زخم کھاکر زمین پر گرے *

چتیا اندر دیوار بجاودا کے تیار ہوئین اور ہمراہی اپنے اپنے مالک کی لاش اوٹھاکر وہان لے گئے
ایک پر راجہ چیتور رکھا گیا اور دوسری پر ہارا رشتہ دار اوسکا اور جب دختر مذکور جسکی شادی بھی
تمام موافق رسوم کے نہین ہوئی تھی راجہ کی لاش لیکر ایک پر چڑھی اوسکی والدہ اوس چتا مین
سوختہ ہوگئی جسپر اوسکے والد کی لاش رکھی گئی تھی اس موقع پر یہ بددعا دی گئی تھی کہ رانا اور راؤ
ہرگز اہیرا کی شکارگاہ مین بموسم بہار یکجا نہوا کرین ورنہ قتل نتیجہ اوسکا ہوگا ہمنے حالات ہارا مین
دو واقعات جدید تحریر کیے ہین اور پورا کرنے کو چوتھے مصرع قطعہ کے اونھون کے شکست رانا
موکل کو مذکور کیا ہے (کہا کمبھو نے بیچ تواریخ کے دیکھو صفحہ انگریزی ۴۶۳) *

ہامو موکل ماریا
لالا کہتیا ران
سوجا رتن سنگھا ریا
اجمل ارسی ران

اس قطعہ کو پکڑا اولاد اٹو ہارا اپنی رنجش دلی سے کچہ تشفی اور تسلی پاتی ہوگی جو رنج اوسکو اوسکے دیکھنے ویرانہ بماوداکے اور اوسکے چوبیس قلعجات ماتحت کے جنمین سے ایک مین بھی اب ہارا کا نام بھی نہین سے ہوتا ہوگا +

وہان وہ قایم ہے مثل دل بزرگ
گو ضعیف ہو گیا ہی مگر وہ جہلا ہے سرنگون نہین ہوتا
کسیکی رسائی نہین مگر باوجریان کی
اور ہم جلیس ابر سیاہ کے ہے

یہ ویرانہ استغاثہ قوم ہارا سے کرتا ہے ہم اون چٹھیات سے ثبوت کرسکتے ہین جو ہمارے پاس بماہ اکتوبر گذشتہ آئی تھین جب بمتابعت حکم رانی گھاٹی ایک گروہ اوسکے مندر پر جمع ہوا کہ اوسکے حکم کی تعمیل کرے جو کچہ حکم اوسکا ہو +

خلاصہ اخبار مرقومہ مقام بوندی تاریخ ۱۸ - اکتوبر ۱۸۲۰ع - احکام تمام جملہ رئیسان روانہ ہوے کہ بمقام دارالریاست جمع ہوکر شریک تیوہار دسہرہ ہون جملہ رئیس اور زمیندار جمع ہوے باستثنار ٹھاکر برے جسنے جواب ذیل ارسال کیا مینے ایک پیغام سری بھوانی بماوداکا وصول کیا جسکا حکم ہے کہ قلبہ رانی زمین مین آیندہ نہ کرو اور اپنے گھوڑے اور مویشی فروخت کرکے زر قیمت سے چونسٹھ[1] گاومیش اور بتیس بز خرید کرکے قربانی ماتاجی کے واسطے بھیجدو اگر ہم یہ کرینگے تو بماوداو دوبارہ ہمارے قبضے مین آجاوےگا فوراً جب یہ خبر مشتہر ہوئی مطابق اسکے اکثر آدمی بوندی سے اور گرد نہ شریک اوسکے ہوے ٹھاکر برے نے کھانا دوسو آدمی متصل مورت ماتاجی کے تیار کرایا بجای دوسو کے پانچ سو آدمی جمع ہوے اور برکت ایسی ہوئی کہ اون سب نے خوب سیر ہوکے کھایا بلکہ کچھ باقی بھی رہگیا جس سے لوگونکو یقین ہوا کہ جو پیغام ماتاجی کا تھا وہ صحیح اور راست تھا +

بیان بالا مقام بوندی سے حاصل ہوا تھا مگر بیان ذیل میرے قدیم دوست اور وفادار برہمن بالگوبند سے ملا جو اوسوقت مقام موقع پر تھا تاریخ یکم کارتک مقام مینال چند روز گذرے کہ ایک بڑی قربانی جو گنی ماتاکو ہوئی تھی اکتیس گاومیش اور تریں بز قربانی ہوئی اور دو بکرون کے تین ہارا نے اپنی تلوارین مارین

[1] یہ تعداد (مطابق چند کبیشر کے) مقررہ وہی ہے جو مالک چونسٹھ جوگنی کی ہے +

مگر اونکا ایک بال بھی قطع نہین ہوا یہ دیکھکر جمیع حضار متعجب ہوے بعد ازین یہ بکری چھوڑ دیے گئے کہ جہان چاہین چرا کرین اور اونکو امر کہنے لگے +

اسپر کوئی حرف زبان نہوا یہ بالکو بند اور نہ جھی گیا بچی جو اوسکے ہمراہ تھا لہذا اب وقت ضائع کرنا مناسب نتھا مگر انسداد فساد پانچ سو شجاع بارا کا ضرور آیا کیونکہ یہ خیال مین تھا کہ یہ لوگ بمتابعت احکام بھوانی جمع ہوے تھے اور اونھون نے قربانی اوسکی کی جسکے مقبول ہونے کی دلیل صاف ازروے بیان بالا تھی اور ہمنے پیغام راجہ کو بھیجا کہ گروہ کو منتشر کرین اور اونھون نے ویسا ہی کیا اس سے یہ ظاہر ہے کہ کیسا آسان یہ امر ہے کہ اوپر دل سادہ شجاعان کی کسی چیز کا اثر پیدا کرین +

ہم اسمقام سے روانہ ہوے ہمارے دلمین اکثر خیالات نسبت ان دیوارون خاموش مقام کے تھے ہمنے اپنا راستہ پیچیدہ نیچے کوہ پر نشیب و فراز کے طے کیا اور ایک نگاہ رہگذری اوپر والدہ کے کی اور بعد تھوڑے راستہ بیچ دروازہ گھاٹی کے طے کرکے ایک اچھے باغ مین متصل شہر بیگو کے قیام کیا راوت مقام مذکور جو اولاد ابر سیاہ کی تھا ہماری ملاقات کو باہر آیا مگر اب تک وہ اوس خوشی سے واقف نہین ہے جو اوسکو ہونے والی ہے یعنے دوبارہ حاصل ہونا نصف سے زیادہ علاقہ کا جو ۱۷۹۱ع سے بیچ قبضہ مرہٹہ سیندہیا کے تھا +

باب پانزدہم

مقام بیگو۔ واردات عجیب مصنف کو عائد ہوئی۔ اظہار دلپسند احسانمندی راوت۔ اخراج مرہٹہ بیگو سے۔ علاقہ راوت کا ضبط ہونا۔ دوبارہ ملنا اسکا۔ چتور۔ چراغ اکبر۔ خیالات اوپر ویرانہ چتور کے۔ بیان شہر کتاب کھمان رس سے اور خیالات سے۔ گشت شہر کی۔ اصلیت تحریرات کندہ۔ فقیر مسن۔ واپس آنا اودے پور مین۔ اصنام +

مقام بیگو تاریخ ۲۶ فروری اتفاقات ایسے واقع ہوے تھے کہ نوسو ننانوے بسوہ مین پھر قلم کو ہاتھہ مین نہ لیتا اور ایک بسوہ شاید پھر قلم میری ہاتھ مین آتا یعنے دو روز گذرے کہ ہم مع جملہ سامان شان و شوکت جو مناسب وقت اور موقع تھا ہمراہ لیکر روانہ ہوے کہ جاکر رئیس کو اوسکے بزرگونکا علاقہ پھر حوالے کرین جس سے وہ زبردستی اور فریب سے زیادہ ازسی سال سے بیدخل تھا جب ہمارے آنے کا حال اور وجہ معلوم ہوئی تو پسران کالا میگھہ ہر طرف سے جمع ہوے مگر ہونہار بغیر وقوع مین آئے

نہین رہتی قدیم قلعہ بیگو کے گرد ایک وسیع اور عریض خندق تھی اوسپر ایک پل لکڑی کا بنا ہوا ہے اور شہر کو قلعہ کے شامل کرتا ہے چوبدار ہماری ہمراہی کا مع ہاتھی نشان آگے جاتا تھا اور اوسنے گذر دروازے مین سے کیا اوسکے پیچھے ہمارا ہاتھی تھا ہمنے حکم دیا کہ ہاتھی دروازے مین سے لیجاؤ مین گو مہاوت یعنے فیلبان نے عرض کی کہ ہاتھی مع ہودج اوسمین سے نہین جاویگا مگر ہمنے پھر حکم دیا کہ آگے بڑہاوے اور اگر اوس سے ہاتھی نہین جاتا تو وہ اوتر پڑے آواز جو پل کے اوپر چلنے سے پیدا ہوئی اور خندق جو دونون طرف نظر آئی انسے ہاتھی چونکا اور نہایت تیز آگے کو بھاگا اور فیلبان نے ہرچند روکا مگر وہ نہ رُکا جب ہم نزدیک دروازے کے آئے تو ہمنے دیکھا کہ دروازہ ہماری آنکھ کی برابر آتا ہے اس سے ہمکو خوف ہوا کہ اب اجل آگئی مگر ہمنے یہ کیا کہ اپنے دونون پیر ہودج مین اڑا دیے اور دونون ہاتہ دروازے مین لگائے کہ اس حرکت سے شاید ہاتھی رُکے مگر وہ نہ رُکا اور زور سے جو اندر گیا تو بباعث قوت پا ہودج ٹوٹ گیا اور ہم نیچے پل پر بے حس و حرکت گر پڑے اور ہاتھی اندر چلا گیا جو لوگ وہان موجود تھے اونھون نے محبت سے جو مجھے اوٹھایا تو مین ہوشمین آیا گو اونھون نے کچھ بھی جان میرے جسم مین باقی نہین سمجھی جب اونھون نے مجھے پالکی مین ڈال کر خیمے کی جانب روانہ کیا مین کچھ دیر کے بعد ہوشمین آیا مگر تمام جسم میرا قیمہ سا ہوگیا تھا یہ میرا جانبر ہونا عجیب تھا اور سواے حافظ حقیقی کے اور کون ایسے موقع پر بچا سکتا تھا کیونکہ بنظر بچنے گلوتراشی کی اگر مین ایک جو بھی کسی جانب سرک کر گرتا تو برچھی کی بھال جو دروازے مین لگی ہوئی تھین اون پر مین گرتا اور وہ میرے جسم مین ترازو ہوجاتین فوراً بعد میرے پہونچنے کے راوت جی مع اپنے براداران کے خیمے مین آئے اور نہایت تاسف اس واقعہ کا کرتے تھے اور بمشکل مین نے اونکو اپنے بستر سے علحدہ کیا یعنے رخصت کیا تعجب میرا اس سے زیادہ ہوا جب دو روز کے بعد پھر مین اوس کام کے سرانجام کرنے کو گیا جو اوس روز مجھے کرنا تھا مین نے دیکھا کہ وہ عمدہ دروازہ جو تعمیر کرایا ہوا کالا میگھ کا تھا مسمار کیا گیا تھا ہم اوسمین سے گذر کر محلات کی طرف گئے اور ایک وسیع بالاخانے پر پہونچے جہان سے دربار بیگو کا نظر آتا تھا راوت ہمارے پاس آیا اور اوسنے آکر کلید قلعہ ہمارے سپرد کر دین ہمنے پھر اونکو واپس دین اور نہایت افسوس کیا کہ اوسنے بلا تامل دروازہ کو مسمار کر دیا اور جو واقعہ ہوا وہ ہونہار تھا اور ہماری بیوقوفی سے وہ واقعہ وقوع مین آیا تھا

مگر اوسنے اسکو نہ مانا اور کہا کہ وہ ہرگز اوسپر نظر ترحم سے نہین دیکھ سکتے جسنے ایسے شخص کی جان لی تھی جس سنے . اونکو جان بخشی تھی علاقہ واپس شدہ پاس سیندھیا کے بابت زر لعلبندی کے رہن تھا اور راوت کے پاس کاغذ مکمل تھے جنکی رو سے اوسکو اختیار دیا گیا تھا کہ جب زر رہن ادا ہوجاے اوسوقت وہ علاقہ پاوسے جب سلطنت انصاف کی اس ملک مین قائم ہوئی اوسنے تمسک پیش کیا اور ثابت کیا کہ روپیہ دوچند اونکو وصول ہوچکا ہے اور درخواست کی کہ سرکار انگلشیہ سیندھیا سے کہین کہ معاملہ طے کردے اس معاملے مین جوابات وکد جوابات اور ردجوابات بشیار باہم گذرے آخرکار راوت جی نے تنگ ہوکر ایک صحیح انصاف اپنے اختیار سے کیا یعنے ایک روز حملہ کرکے مقام مذکور چھین لیا ہمین چند جانون کا اتلاف بھی ہوا مگر اوسنے سیندھیا کو نکالدیا جنھون نے ایک تعمیر مستحکم اوسکی آنکھون کے سامنے بنائی تھی اب بنظر طرز کارروائی مناسب آیا کہ اس حملہ آور کی سزا دیجاے مطابق اس کارروائی کے علاقہ بیگو ضبط ہوکر رانا کا جھنڈا اوسپر قائم کیا گیا ہمین نے اس حملہ کارروائی کو نہایت خندہ پیشانی سے منظور کیا اس معاملے پر نظر کرکے جو قرین انصاف تھا ہمنے ایک خوب مقدمہ اوپر سیندھیا کے قائم کیا گو اونھون نے تذکرہ کو اخذ اسناد کا کیا مگر کبھی کوئی کاغذ پیش نہین کیا ہمنے چند ماہ اور گذار کر تمسک پر دستخط کیے اور علاقہ بیگو اوسکے اصلی مالک کے سپرد کیا ہم اس امر کے کرنے سے نہایت خوش ہوے کیونکہ راوت نے اول دستخط اوس کاغذ عہدنامہ ماہ مئی ۱۸۱۸ء پر کیے جو شروع بہبودی میوار کا باعث تھا ❊

مقام بسّی تاریخ ۲۷ ماہ فروری — نہایت تکلیف اور درد مین ہمنے مجبوری سفر پالکی مین کیا اور گو ہمکو یہ خیال تھا کہ یہ سفر باعث زیادہ تر شکستگی جسم کا ہوگا مگر ہمنے دلمین کہا کہ کچھ بھی قوت واسطے سفر چتور کے باقی رہے تو بہتر ہے اور افتان وخیزان ہم وہان تک پہونچکر اوسپر ایک نظر الوداع کرین ❊

مقام چتور — ہمارا دل اوچھلنے لگا جب ہم نزدیک دارالریاست قدیم فرقہ سیسودیا کے پہونچے جہان ہر ایک پتھر کنگرہ ہاے بلند ومستحکم کا اوس شان شجاعت کو یاد دلاتا تھا جس سے مقام مذکور پر تھا اسی جانب سے افواج شاہی زیر حکم اعلا اور اکبر واسطے مطیع الاحکام کرنے اولاد رام کو حملہ آور ہوئی تھی مگر جسطرح اسکا جواب اونھون نے دیا تھا اوسکا حال رانا امرسی اور رانا پرتاپ کے حالات سے جو ابھی مذکور ہوچکے ہین واضح ہوتا ہے مگر ایک علامت آخر چتور کی آج صبح کے سفر مین

ہمنے دیکھی جیا دکا باوس میدان کو واسطے آئندہ کے کرتی ہے جہان شاہنشاہ اعظم ہند بلکہ کل ایشیا نے
ایک جھنڈہ سبز مذہبی ایستادہ کرکے اپنا خیمہ وہان نصب کیا گرد جسکے اوسکے ہمراہی شہید بیچ فتح کرنے
شہر کے ہوسے تھے یہ علامت جواب بھی قائم او ثابت ہے مثل ایک مینار کے ہے جسکو بعضے
چراغدان اور بعضے اکبر کا دیا کہتے ہین دونون کے معنی ایک ہی ہین اوسکی تعمیر مین پتھر نہایت
عمدگی سے لایا گیا ہے اور قریب ۱۲۰ فیٹ بلند ہے اور ہر ایک جانب بارہ فیٹ چوڑا ہے
مگر بلندی پر کم ہوتا جاتا ہے اور آخر کار چوٹی پر تین یا چار فیٹ ہے اوسپر ایک چراغدان کلان
رکھا جاتا تھا اوس سے معلوم ہوتا تھا کہ شاہی خیمہ وہان ہے اور جو گم کردہ راہ ہوتے تھے
وہ بھی اوسکے دیکھنے سے اپنے مقام پر فوج شاہی مین آجاتے تھے ایک زینہ اندر کی طرف
بنا ہوا تھا جسکے ذریعے سے اوپر مینار کے چڑہ سکتے تھے ہماری مین خواہش یہ تھی کہ اوس
زینے پر چڑہین جسپر قدم اکبر کا پڑا تھا مگر طاقت نے قوت نہین بخشی لہذا ہمنے اپنی راہ روی جاری کی
اور تلیٹی کوہ چتور سے گذر کیا یہان ہم اپنی پالکی سے باہر آئے اور ارادہ اوسپر چڑہنے کا کیا
اوسی قبیل بد باطن پر جس سے سابق چشم زخم پہونچا تھا اور پانچون دروازون سے ہمنے گذرنا چاہا
مگر فرق اسقدر تھا کہ اس مرتبہ اوس ہاتھی پر وہ ہودج نتھا جس سے روک ہمارے پھسل جانے مین
ہوتی تا ہم اوپر گذرنے بیچ ہر ایک دروازے کے مین خواہ مخواہ سر جھکا لیتا تھا گو وہ بلند تر
ہمارے سر سے تھا مین جلدی اپنے بیوپلے کی جانب روانہ ہوا جو اوپر کنارہ سورج کنڈ کے نصب تھا اور
چونکہ اکثر نشانات قدیم زمانے کے موجود تھے ہم تصور مین غرق ہوگئے ہم اونکو شام تک دیکھتے رہے
جب تک آخر شعاع آفتاب گرد چتور کے نازل ہوکر اوسکی غم فرسودہ ہیئت کو مثل روشنی خفیف کے جو
چہرہ غم ہیتابندہ ہوتی ہے روشن کرتی تھی ہم اس تنہا اور نشاندار مینار کو جسکی زبان حال سے یہ تراوش
پاتا ہے کہ جو کام یہان بروے کار آئے ہین اور آدمی یہان کام آئے ہین وہ لائق محو اور فراموش
کرنے کے نہین ہے بغیر ایک آہ سرد کے بجیاں اوسکی شان و شوکت گذشتہ کے نہین دیکھہ سکتے
مگر بے سود ہمنے اپنے قلم کو سیاہی مین تر کیا کہ جو ہمارے دلمین ہے وہ زبان قلم پر آوے کیونکہ
جہان کہین نگاہ کرتی تھی وہان صدہا صورتین زمانہ گذشتہ کی دلمین آتی تھین اور خیالات بحساب
خاطر مین گذرتے تھے او رجملہ لائق تحریر کرنے کے تھے اسی حالت مین کچھ عرصہ تک مین دیکھتا رہا جب تک کہ

سایۂ شب نے رفتہ رفتہ مندر اور ستون یعنے مینار اور محلات کو پردۂ تاریکی مین مستور کیا اور جب ہم نے اپنے کاغذ کو لپیٹا تو کلام اوس شاعر باکشف قوم اسرائیل میری یاد مین گذرا یعنے کسطرح وہ شہر تنہا بیٹھا ہے جو آدمیون سے بھرا ہوا تھا کیسے وہ مثل بیوہ کے ہوگیا ہے وہ جو اقوام مین بزرگ اور ملکون مین مثل رانی تھی اب وہ کس طرح مطیع دیگر ہوگئی ہے ✤

مگر ہم خوانندۂ کتاب ہذا کو خیالات سے منتظر حالات نرکھکر کچھ بیان ویرانۂ قدیم کا جو یہان سے کرتے ہین ہم شروع بیان چتور سے کرسکتے ہین جو کتاب کہمان رس مین جو اب ہمارے روبرو رکھی ہے مذکور ہوا ہے ✤

از کتاب کہمان رس — چترکوٹ جو راسی قلعجات مین بابت استحکام کے مشہور ہے جس پہاڑ پر وہ تعمیر ہوا ہے وہ سطح مسطح اسطرح زمین سے نکلا ہے جیسے تلک یعنے قشقہ اوپر پیشانی اونچی یعنے زمین کے ہے کسی دشمن کا چنگل اوسپر نہین پہونچ سکتا اور نہ جاگیردار وہانکے رئیس کے کوئی بھی خیال اندیشہ دلمین رکھتے ہین گنگا اوسکی چوٹی سے جاری ہوتی ہے اور ایسے پیچیدہ راستے اوسکے فرار جانیکے ہین کہ اگر تم وہان تک پہونچ بھی جاؤ تو امید بازپس آنیکی باقی نہین رہتی اوسکے بروج حفاظت پہاڑ پر قائم کیے گئے ہین اوسمین جو رہتے ہین وہ کبھی خواب مین بھی اندیشناک نہین ہوتے اور نہین چونک اوٹھتے اوسکے کوٹھار یعنے بیوتات غلہ مالامال اور پر ہین اور اوسکے تالاب اور حوض اور چاہات ملبب بلکہ طغیانی پر ہین رام چند رخود یہان بارہ برس رہے ہے یہان چوراسی بازار ہین اور اکثر مکتب واسطے طفلان کے اور مدرسے واسطے علم ہر قسم کے متصدی قوم بید بہت ہین اور اٹھارہ قسم کے اہل حرفہ (اسمقام پر کتاب مذکور مین نام ہر ایک درخت کا اور جھاڑی کا اور پھول کا لکھا ہے جو اندر اور گرد اس قلعہ کے ہین) سب اقوام مین گھلوٹ راجہ (دہانی) ہین فوج سوار اور پیادہ بکثرت اونکے ہمراہ ہے اور جملہ چھتیس اقوام راجپوت اوسکی خدمتگذاری مین حاضر رہتے ہین اور وہ اونمین گویا باعث زیب و زینت ہے (چھتیس کلیان کا سنگمار) ✤

کتاب کہمان رس یعنے تواریخ راوت کہمان نو صدی مین تالیف ہوئی تھی اور شاعر مؤلف نے اوسمین مبالغہ نہین کیا ہے کیونکہ جملہ محلات راجگان ہند مقابلہ چتور کا قبل اوسکے بیوہ ہونے کے نہین کرسکتے تھے مگر اب ہمکو کتاب مذکور سے قلم پھیر کر کچھ حال نثر مین لکھنا چاہیے مقام چتور ایک علحدہ پہاڑ پر جو از قسم تہیار ہے واقع ہے اور تہیار سے وہ قریب تین میل کے فاصلے پر ہے اور درمیان

ان دونون کے ایک زرریز گھاٹی واقع ہے جسمین علاقہ جات بیجے پور اور گوالیار اور بیگو کے ہین باغات بکثرت ہین مگر زمانہ دراز تظلم و تعدی سے اب ویران ہین کوہ مذکور جنوب و جنوب مغرب سے شمال و شمال مشرق کیطرف ہے اندرونی طول اوپر بلندی کے تین میل اور دو فرلانگ ہے اور زیادہ از زیادہ عرض وسطی بارہ سو گز دامن کوہ مین دور اوسکا جہان جھاڑی بکثرت ہے اور اوپر چوٹی کوہ تک چلی گئی ہے اور جسمین شیر اور ہرن اور خوک اور نیز شیر ببر پھرتے ہین کہین کہین آٹھ میل سے زیادہ ہے اور گوشہ بلندی اوسکی سلامی چڑہائی کا ۴۵ ڈگری تلہٹی یعنے ترائی بجانب مغرب ہے جسمین بعض بعض جگہ دوہرا راستہ معلوم ہوتا ہے اور اس جانب بڑی بڑی چیزین بکثرت ہین (دیکھو تصویر جلد اول کتاب انگریزی صفحہ ۳۲۰) مینار فتح اور محلات چترنگ مودی اور رانا رایمل اور مندر کلان انا مول اور سو مینار وزکا قلعہ گھاوٹ اور مکانات جیمل اور پتو کے جو چوٹی پہاڑ پر جو باہر کو نکلے ہوئے ہین تعمیر کیے گئے ہین سب ایک یادگار لائق تعریف ہین جن پر سے نظر میدان پر گر سکتی ہے طول زائد چتور کا اور سطح مسطح بالاے کوہ جو اوسکی بلندی سے علیحدہ ہے اور جو کسی مقام پر زیادہ چارسو فیٹ سے نہین ہے اور چارسو فیٹ بھی صرف بجانب شمال ہے بیچ وسط کی بجانب مشرق دروازہ سورج پال وہ تین سو سے کم ہے اور جنوب کے آخر مقام پر پہاڑ ایسا کم عریض ہے کہ وہ برابر اوس کلان ٹیلے کے ہے جسکو چتوری کہتے ہین ان دونون مین فصل صرف ایک سو پچاس گز کا ہے یہ بھی شامل چتور کے ہے مگر عقلمندی سے اوسکو علیحدہ رکھا ہے اور دیوار گرداگرد یعنے فصیل قلعہ سے بھی باہر رکھا گیا ہے یہ ایک موقع ضعیف ہے جس سے حملہ آور دشمن کو فائدہ حاصل ہوا تھا اسپر ماداجی سیندھیا نے اپنا توپخانہ قائم کیا تھا جب رانا نے کہا تھا کہ اپنے جاگیردار سرکش سولبر اکو خارج کر دین (جلد اول انگریزی صفحہ ۴۴۶) توپخانہ مرہٹہ اور نیز پیچیدہ راستہ فراز سے ظاہر ہے کہ سمت ۱۸۴۸ (سنہ ۱۷۹۲ع) مین بھی اونکو مدد لائق انجنیر ونسی ملی تھی ایسے مقام سے علاءالدین تاتار نے حملہ کیا تھا اور اوسی سے وہ لوگ چتوری کو منسوب کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اوسنے اپنی حکمت سے اسکو تیار کیا تھا اور شروع ایک فلوس فی ٹوکری مٹی سے کر کے ایک مہر فی ٹوکری تک دیا تھا اسکی تیاری مین درحقیقت بارہ برس صرف ہوئے ہونگے جو اقوال قدیمہ سے پیدا ہے کہ علا کا محاصرہ اس عرصہ تک رہا تھا گو ہمین شبہہ نہین کہ اوسنے مبالغہ اس مین زیادہ کیا ہے

اور وہان اپنی منجنیق لگائی تھی اوسیطرح جس طرح[۹۱ع] اوسنے قلعہ راین متصل رنتھمبور کو فتح کیا تھا *

دو تین روز ان ویرانون مین سیر کر کے ہمنے سب کا نقشہ کھینچنا شروع کیا اور علمی طریق سے کل رقبے کو کھینچا اور ہر ایک مندر یا جو تعمیر کچھ ہیئت رکھتی ہین یا اقوال قدیمہ سے کچھ حال اون کا معلوم ہوتا تھا اوسکو اسمین اپنے اپنے مقام پر لکھا اول خط چڑہائی کا عین شمال کیطرف ہے اور آگے دوسرے گوشے کی ایک شخص تین دروازون مین سے گذر کرتا ہے اور درمیان پچھلے دروازی کے جسکو پھوٹا دوارہ کہتے ہین اور چارم کے جو بنام ہنومان پال مشہور ہے ایک مقام متبرک مذکورہ تواریخ چتور ہے جہان اوسکے ہمیشہ زندہ محافظان جیل اور پٹو قتل ہوے تھے ایک چھوٹی چھتری یادگار اول الذکر یعنے جیل کی ہے اور ایک جو چار چھپر صورت ایک جنگ آور سوار کی مع گھوڑے اور برچھہ ہاتہ کہچی ہے اس سے سیسودیا کی یاد آتی ہے جہان نوجوان رئیس امیت کا قتل ہوا تھا متصل اسکے ایک اور چھتری ہے ایک سادہ گنبد ستون پر ایستادہ ہے اوسمین استخوان شہید راکھو دیو کی جو مثل دیوتا پوتر میوار کا متصور ہوتا تھا رکھی ہین (دیکھو صفحہ انگریزی ۲۷۸) تین اور دیوار طے کر کے ہم رام پال تک پہونچے جو سب مین بلند ہے اور ایک عمدہ اور خوش قطع درخانہ یعنے بارہ دری کا راستہ ادہر سے ہے اس بارہ دری مین راجگان چتور روزنہ کلان مین جمع ہوا کرتے تھے اور اسی بارہ دری مین عقل چتور یعنے راجہ با عقل و فرہنگ چتور نے رانا ارسی سے کیا تھا کہ اب اوسکا اقبال زوال پر ہے رام پال کے گرد پھر کر ہمنے ایک حکم محجریہ سرکش بھیم سولبر کا دیکھا یہ شخص چاہتا تھا کہ مور یعنے چتر چتور کا اپنے سر پر رکھے اسکا اظہار نہایت عمدگی سے اوسکے بزرگ چونڈ نے کئی سو برس پیشتر کیا تھا مگر یہ اوسوقت مین اوسنے لگایا تھا جب وہ نمک حلال اپنے راجہ کا تھا اور اوسنے یہ حکم اپنے مالک کے نام سے اور نیز اپنے نام سے جاری کیا تھا اوسکی رو سے بیگار شہر والون کی اور ڈانڈ موقوف کیا گیا تھا اور ایک عطیہ اراضی مسمے کو سوند سنجار کو کی گئی تھی یہ سنجار نہایت ہر دل عزیز تھا اور اوسنے اپنے خرچ سے دروازہ رام پال مین بنا کر لگایا تھا اور صورت گاو اور خوک بنی ہوئی ہے گویا شہادت صداقت اور قیام حکم مذکور کی تھی بعد اوسکے جب ہم مغرب کیطرف پھر کر بجانب جنوب روانہ ہوے تو اول مندر تلسی بھوانی کا متصل توپخانہ چوراسکے ہمکو ملا یہان تھوڑی کہنہ اتواب نشان نمارتگری چتور اب تک موجود ہین

بعدہ مکانات پروہت راجہ نظر آئے جو صاف اور آرام دہ اور مستحکم بنے ہوے تھے اور نزدیک اوسکے مکان مسانی کا تھا یعنے افسر اصطبل کا اور ملحق اوسکے اکثر اہلکاران خانگی رانا کے مکانات بنے ہوے تھے مگر تعمیر عمدہ اور لائق دید نولکھا بھنڈار ہے یہ بجاے خود ایک قلعہ خرد ہے اوسکے گرد دیوار پختہ اور بلند اور اوسپر بروج تعمیر ہین اور یہ جملہ تعمیر مصالحہ ویرانہ قدیم سے تیار ہوئی ہین اوسکے نام سے مفہوم ہوتا ہے کہ وہ مقام خزانہ کا ہوگا کیونکہ بھنڈار اسکے معنی یہی ہین مگر مشہور یہ ہے کہ مقام مذکور مسکن مسمے بن بیر کا تھا جسنے ریاست چھین لی تھی اوسکے گوشہ شمال و مشرق مین ایک مندر خرد ہے تصاویر عمدہ اوسمین بنی ہین نام اوسکا سنگھار چوری ہے یہان سے ہم محلات رانایان دیکھنے آگے بڑھے اور یہ محلات گورا نارانے مل کے بناتے ہوے مشہور ہین مگر اونکی ساخت مثل تعمیرات قدیمہ کے ہے وہ سادہ اور وسیع اور عمدہ مناسبت کی ساتھ بنا ہے صرف تکلف اوسکے بروج اور مورچال مین ہے جو جملہ[1] منقش ہین اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ فن تعمیر راجپوت بھی نہایت عمدہ قبل از مداخلت اہل اسلام تھا مکانات محراب دار اور گول یعنے بارچہ اور بیرونی سلامی دیوارین اصلیت تعمیر چتور کا نشان دیتی ہین محنت کش گھاسی نے جملہ مکانات سکنی کا مکان جیتر نگ اور ہی سے تا بہ محلات جیمل پتو ہمارے واسطے نقشہ بنایا ایک صحن گرد محلات کی ہے اور اوس صحن مین ایک مندر خرد دیوجی کا ہے اور اسی دیوتا کی برکت سے رانا سانگا نے فتوحات حاصل کی تھین یہ دیبی جو مشہور عام نہین ہے مگر کہتے ہین کہ منجملہ گیارہ خاندان یعنی مہا بیاکی ہوا اور وہ جو مشہور جنگ آور سہوج نام تھا اوسمین اوسکی برکت تھی اوسکو اوتار اوسکا کہتے تھے اوسکا والد ایک چوہان تھا اور والدہ گوجر کی قوم سے تھی اسوجہ سے ایک نیا فرقہ اونکا بنام بگراوت جاری ہوا قصہ اس دیبی کا منجملہ اون قصص توہمات مذہبی ہوگا جسکو با ادب سب سنتے ہین اور ہمارے خیال مین بالیقین اونکو جانتے ہین اوتار بگراوت جب عوض لینے قدیم تنازعات کے بمقابلہ بہارن تی جاتا تھا نزدیک چتور کے آیا اور جو رانا سانگا اوسکی بزرگی سے واقف تھا اوسکی تعظیم اور توقیر شایستہ کی اسکے عوض دیوجی نے ایک تعویذ رانا سانگا کو دیا جسکی برکت سے جب تک اوسنے تعمیل احکام اور ارشادات دیوجی کی اوسوقت تک ہمیشہ فتح اور فیروزی نصیب اوسکے رہی یہ تعویذ ایک کپڑے مین

---

[1] دیکھو تصویر جلد اول صفحہ ۲۶ کتاب انگریزی خاکا اسکا ہے

لپیٹ کر گلے مین پہن کر رکھتا تھا اور اوسمین یہ تاکید تھی کہ وہ اولٹا نہو جاسے دیوجی کو قوت مردہ کے زندہ کرنے کی تھی اور رانا مذکور کو اپنی قدرت اور طاقت دکھانیکے واسطے اوسنے اپنے ہاتھہ مین ایک پر طاؤس لیا اور جسقدر اوسوقت چتور مین مرے تھے اونکو وہ پر لگایا وہ زندہ ہوگئے یہ قوت دیوجی کی دیکھکر رانا سانگا فتوحات مین مشغول ہوا اور تا بہ بیانا فتح کرتا چلا گیا جب ایک روز پیلا کہال مین غسل کرتا تھا کہ تعویذ پھسلکر گر گیا اور فوراً ایک آواز گوش زد ہوئی کہ دشمن جانی قریب ہے ایسے ہنوز سیسودیا کے دل نسبت صداقت اس قصے کے ہین کہ دیوجی بھی جہان اور دیوتا اونکی مورتین رکھی جاتی ہین اوسمین اوسکی مورت بھی رکھتے ہین اور کبھی اونکی مقابلے ہین بھی اوس چراغ کا تیل کم ہوا جو ہر وقت روبروے ئیس بگراوت کے روشن رہتا ہے اور اوسکی مورت نیلگون گھوڑے پر سوار برچھا ہاتہ مین اب تک جاے تعظیم ہے اس نظر سے کہ ہماری طرف خیال نیک ہو ہمنے تین روپیہ اوس بزرگ کے مدفن پر بنام سانگا شجاع کے رکھے جو سانگا مخالف بابر شاہ کا تھا جو دشمن جانی اوسکا تھا جسنے پیلا کہال واقع بیانا مین تعویذ دیوجی کا ضائع کیا ✣

بعد صحن خانہ رانا راے مل کے ہم دو مندرہاے کلان پر پہونچے جو سرکرشن کے تھے منجلہ اونکے ایک تعمیر کردہ رانا کومبھو کا تھا اور دوسرا اوسکی رانی کا جو شاعرہ وقت تھی بنام میرا بائی اوسنے اپنی پشت دیو سام ناتھ کے نام کا بنوایا تھا ہمنے کسی اور مقام پر اس با اعتقاد عورت کی خوشی عبادت کا تذکرہ کیا ہے یہ اپنے دیوتا کے روبرو رقص تک کرتی تھی اور اسی مندر مین اوسنے ودیعت حیات سپرد کی تھی اسطرح کہ اوسکے دل اور قلم کا یہ جوش تھا کہ ایک روز دیوتا آپ اپنی چوکی سے اوترا اور اوس سے بغلگیر ہوا اس بغلگیری مین اوسنے اس جہان فانی کو ترک کیا یہ کلمہ دیوتا یعنے رادہا ناتہ وقت بغلگیری زبان پر لایا کہ میرا تجکو مبارک ہو اس کلمے کے ختم ہوتے ہی رشتہ حیات اوسکا ختم ہوگیا یہ بیان لائق اوس مصنفہ ٹیکا یعنے گیت گوبند کے ہے جو کہتے ہین کہ لایق جے دیوا کے بھی تھے ✣

یہ دونون مندر قدیم مندرونکے مصالحہ کہنہ سے تعمیر ہوے تھے کہتے ہین یہ جملہ مصالحہ تعمیر ایک قدیم شہر کے ویرانہ سے لایا گیا تھا جسکو نگری کہتے ہین اور جو تین کوس کے فاصلے پر بجانب شمال چتور[1] کے واقع ہے

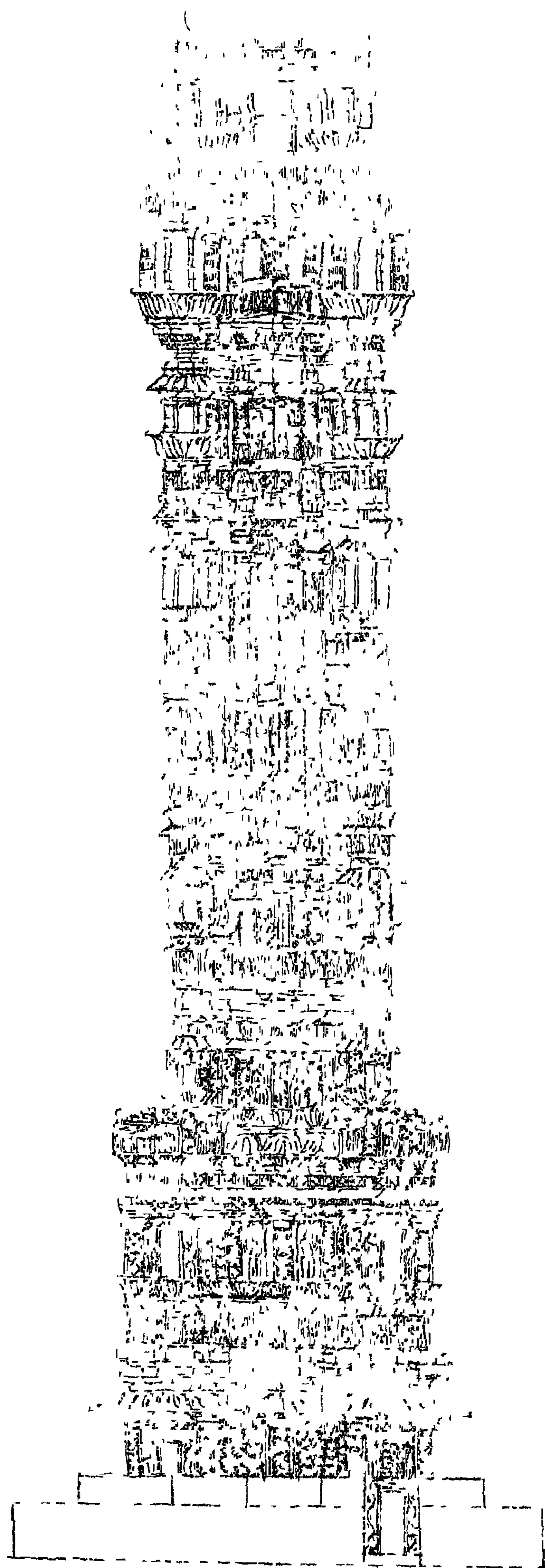
---

[1] ہماری راے مین یہ ایک سند ہے کیونکہ یہ امر پایۂ ثبوت کو پہونچے گا کہ یہ ٹکشک نگر ہے جسکی ہم مدت سے تلاش مین ہین اور جسکے باعث ہربرٹ صاحب نے یہ ظاہر کیا ہے کہ چتور ٹکسیل پورس (لوارکا) تھا ✣

متصل ان مندرون کے جو کومب شاہ نے تعمیر کرائے تھے دو تالاب کلان بڑے بڑے کنڈون کے بنے ہوئے ہین ہر ایک اون مین کا ایک سو پچیس فیٹ طول مین اور پچاس فیٹ عرض مین ہے اور پچاس فیٹ عمیق کہتے ہین کہ یہ تالاب بروقت شادی لالری میواڑ کے ساتھ اجل کھیچی گگرون والے کی کندہ کی گئی تھی اور اوسمین تیل اور گھی بھرا دیا گیا تھا جو اوس جلسے کے مجمع مین صرف مین آیا تھا ۔

اب ہم متصل کھیرت کھنبہ کے ہین وہ مینار جو رانا کومبھو نے اوسوقت تعمیر کیا تھا جب اوسکی شکست مع افواج مشتملہ مالوہ اور گجرات کے ہوئی تھی صرف ایک تعمیر تمام ہندوستان مین اسکی برابری کر سکتی ہے یعنے قطب صاحب کی مینار واقع دہلی مگر وہ مینار گو بہت بلند ہو مگر اسقدر صناعی اوسمین نہین ہے یہ مینار ایک سو بائیس فیٹ بلند ہے اور ہر ایک کھنڈ یعنے درجے کا عرض بنیاد کا پینتیس فیٹ ہے اور چوٹی پر یعنے آخر بلندی پر نیچے چھت کے ساڑھے سترہ فیٹ یہ مینار ایک وسیع سطح پر تعمیر ہوا ہے جو بیالیس فیٹ مربع ہے اسکے نو کھنڈ یا درجے ہین اور ہر درجے کے آخر مین دروازے بنے ہوئے ہین اور ہان جملہ دروازون کے آگے ایک فیٹ ستونون پر استادہ تعمیر ہے الغرض اسکا بیان کرنا غیر ممکن ہے لہذا ایک خاکا اوسکا جو گھاسی نے تیار کیا ہے اور جس سے کچھ صناعی اوسکی ظاہر ہوتی ہے کافی متصور ہوا اس مین خاصکر سنگ سرخ اور بانسی لگا ہوا ہے جو خوب جلا پذیر ہو سکتا ہے یہ ایک ڈھیر تعمیر کا معلوم ہوتا ہے اور خیال مین نہین آسکتا مگر اون لوگون کے بیان سے جو وہان قرب وجوار مین سکونت رکھتے ہین اونکا بیان ہے کہ جسقدر دیوتا ہین سب کی مورتین اسمین بنی ہوئی ہین نوین کھنڈ یعنے درجہ نہم مین جسکا ہمنے ذکر کیا ہے کہ ساڑھے سترہ فیٹ مربع ہے ستون بکثرت بنے ہوئے ہین اور اون پر ایک چھت قائم ہوئی ہے اس چھت کے نیچے مورت کنھیا کی اوس منڈل مین بنی ہے جملہ گوپیان گرد اوسکے ساز ہائے سرود ہاتھ مین لیے ہوئے رقص کرتی ہین نیچے اسکے ایک گول چوکی ہنس پر قائم ہے گرد اس کمری کے سیاہ سنگ پر جملہ نسب نامہ راناے چیتور بنا ہوا ہے مگر قوم گاتھ نے سب کو شکستہ اور خراب کر دیا ہے صرف ایک تختی ثابت ہے اور اوسپر تین شلوک جنکا مضمون ذیل مین درج ہوتا ہے کندہ ہین ٭

مضمون شلوک ۱۷۲ - زمین کو زلزلے مین ڈالکر مالکان گوجر کھنڈ اور مالوہ دونون سلطان مع افواج مواج مثل بحر زخار اوپر میدپت کے حملہ آور ہوئے کنبھ کرن نے میدان کو روشنی بخشی کہان تک



بمقام چتور جیسل کھمبا — ج ۲ — ۹۲۰

اوسکی تعریف کیجاے افواج دشمن مین گنبھہ کرن مثل شیر کے یا مثل آتش کے بیچ جنگل خشک کی کام کرتا تھا
مضمون شلوک ۱۸۳ - جب تک آفتاب زمین کو گرمی پہونچاتا ہے اوسوقت تک نیکنامی
اور نام آوری کومبھو رانا کی قائم رہے جب تک ہماگر شمالی اپنی بنیاد پر قائم ہے یا جب تک ہمانچل قائم ہے
جب تک بحر آب زمین کی گردن کا ہار رہے اوسوقت تک کومبھو کا اقبال دائم اور قائم رہے حالات
اوسکی حکومت اور شان و شوکت اور اوسکے ملک کی ہمیشہ جاری رہے سات برس پندرہ سو پر گذرے تھے
جب رانا کومبھو نے یہ زلف پیشانی چتور پر رکھی روشن مثل شعاع آفتاب ہنگام طلوع توران مثل
مالک زمین بلند ہوتا ہے +

بیچ سمت ۱۵۱۵ مندر برہما کا تعمیر ہوا تھا اور اس سال دہم ماہ ماگھہ روز پنجشنبہ پوکھہ نچھتر اور پر لاجنت
چتر کوٹ کے یہ مینار یعنے کیرت کنبہ اتمام کو پہونچا یہ کس سے مشابہ ہے کون چتور کو مائل دیکھنے
میرو کا ساتھ حقارت کے کرتا ہے پھر چترکوٹ کس سے مشابہ ہے جسکی بلندی سے چشمہ ہاے آب
دوام جاری رہتے ہین ایک پارہ الماس جسکی تابندگی دیکھنے سے آنکھہ کو روشنی اور خوشی حاصل ہوتی ہے
جسمین بکثرت مندر بھگوان کے ہین اونمین درخت ہاے خوشبو نصب ہین جنپر ہزارہا مگس جمع ہوتی ہین
اور جہان ہوا نرم ہر وقت چلتی ہے یہ لاجنب قلعہ (اچل درگ) مہا اندر نے اپنے ہاتہ سے بنایا تھا +
کسقدر اور شلوک ہونگے ضمین کا یہ ۱۸۳ وان شلوک ہے ہم صرف خیال کرسکتے ہین گو اسکی مضمون سے
معلوم ہوتا ہے کہ یہ اخیر شلوک ہوگا +

اس بلند مقام سے تماشا لائق دید نظر آتا ہے نگاہ دور تک میدان مالوہ مین گذر کرتی ہے چند سال گذرے
برق نے گنبد کو نقصان پہونچایا تھا مگر خفیف کوئی نشان نقصانی کا ظاہر نہین ہے گو چند نچیا ہیل
اوس شق مین سے پیدا ہوگئی ہین جہان اندر کا استر گرا تھا کہتے ہین کہ نوے لاکھہ روپیہ یا قریب ایک کرور
روپیہ کے اسمین صرف ہوا تھا اور منجملہ کارہاے عظیمہ رانا کومبھو ایک تعمیر اندر چتور کی ہے مندر ہاے
سری کرشن چشمہ جسکو کورم ساگر کہتے ہین مندر اور چشمہ کو کراویو مہادیو بھی اوسکے تعمیر کردہ ہین اوسنے
فصیل مستحکمہ و عظیمہ کو ملمیر کو بھی بنایا تھا جس مقام پر دارالریاست منتقل کی گئی تھی مشہور ہے کہ جواہرات
بکثرت جو راجگان گجرات کا تھا محمد بیگ نے لوٹا تھا جب اوسنے کوملمیر کو فتح کیا اور یہانسے وہ
چالیس ہزار قیدی لے گیا تھا +

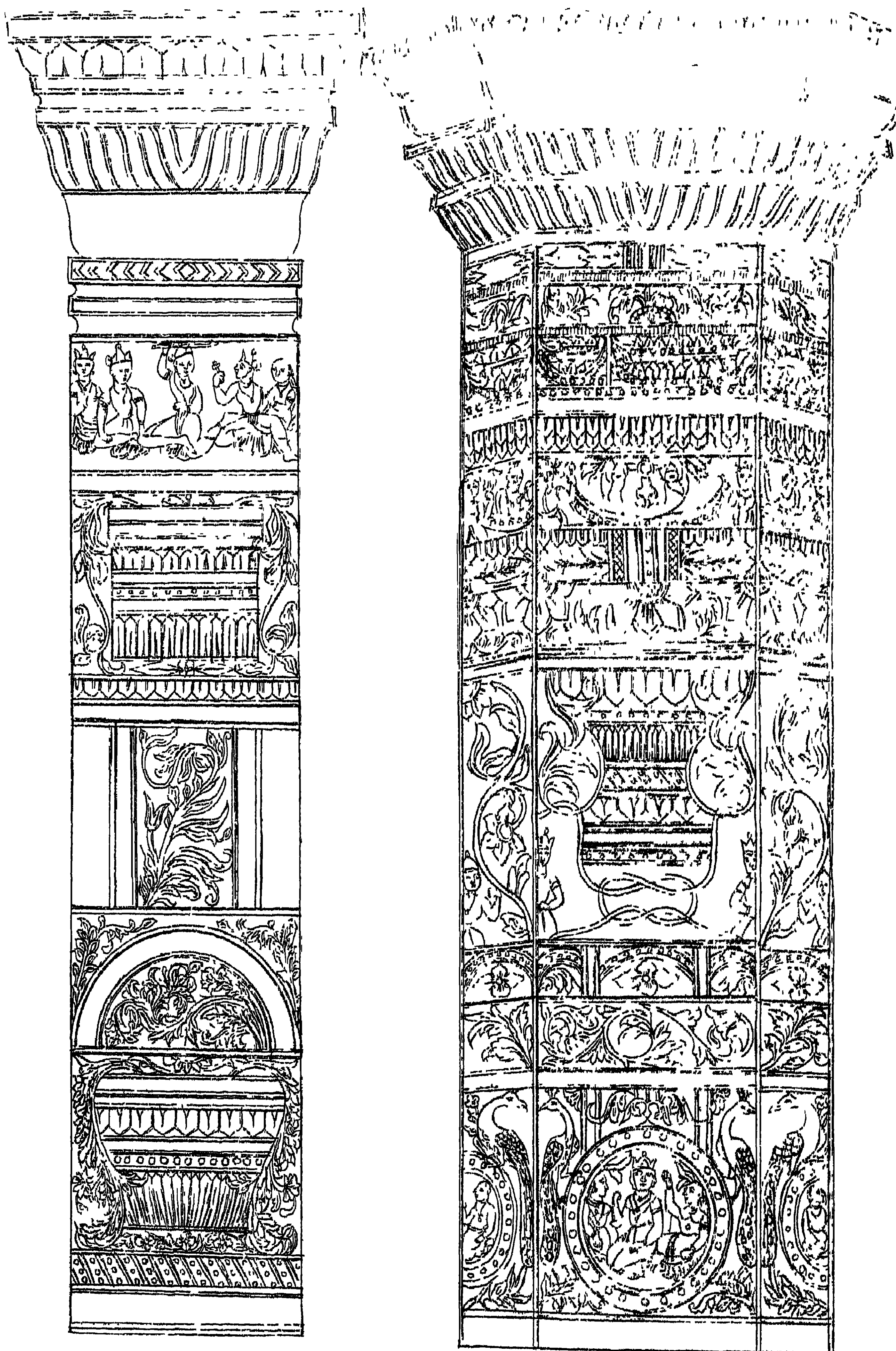
متصل اسکے مندر کلان برہما کا بھی تعمیر ہے جو کومبھو نے اپنے والد موکل کے نام بنوایا تھا جن نام سی
وہ مشہور ہے اور اوسکی تصویر جو اندر ہے اوسکی صرف پوجا ہوتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ گویا کومبھو
ایک خدا پرست تھا کیونکہ وہ صرف ایک پیدا کنندہ کی پرستش کیا کرتا تھا گو اوسکی رانی میرابائی پرستش
مرلیدہر کی کرتی تھی متصل مندر برہما کے ایک چارباغ ہے جہان استخوان شجاعان کی مسمے بابا سے
لیکر تا بہ بانی مبانی اودے پور دفن تھین اکثر اون مین کی ظاہر ہین قابل دید ہین مگر ہم مجبوری سے اسیقدر پر
جسقدر ہمنے اوپر بیان کیا ہے کفایت کرتے ہین کیونکہ ہمارے تواریخ گو نے وفات پائی +
ان مکانات ویران مین سے راستہ نشیب و فراز کا ایک مقام بلند تک جاتا ہے اندر گھاٹی کوہ کے
جہان سے ایک چشمہ ہمیشہ جاری رہتا ہے جسکو گؤمکھ کہتے ہین اور ایک درخت عظیمہ برگد کے سایہ مین سے
یہ چشمہ نکلتا ہے ایک جانب گھاٹی کے ایک تہ زمین دوز راستہ جاری ہے جسکو رانی بھینڈ رکھتے ہین
اور کہتے ہین کہ یہ راستہ ایک مکان تک تہ زمین جاتا ہے جسمین بہت کمرے بنے ہوے ہین یہ مقام
اوس عمل جوہار کا ہے جس موقع پر علاء الدین نے چتور کو لوٹا تھا اور رانیان سب سوختہ ہو کر
مرگئی تھین اور اوس روز سے دہانہ اسکا بند کرادیا گیا +
اور اوپر چڑھکے ہمنے دیگر تعمیرات دیکھین جو بنام جمل اور پتہ کے مشہور تھین اور مندر کالکا دیبی کا
دیکھا اسکو بہت قدیم مندر چتور مین کہتے ہین اور عہد موری مین بھی یہ موجود تھا جنکے بعد خاندان
گہلوٹ یہان آئے تھے مگر ایک ہی کندہ صرف یہان نظر آیا جو ذیل مین لکھا جاتا ہے +
سمت ۱۳۷۵ ماگھ سودی پنچمی سواتی نچھتر کالوا ورکیم سنگ تراشان نے مع چھتیس نفر دیگر (جنکے
نام بھی درج ہین) سورج کنڈ کو وسیع کیا جو متصل مندر کالکا دیبی کے ہے وہان سے ہمنے گذر کے جانب
چھتری چنڈا کے جو بانی خاندان چنڈاوت تھا کیا جسنے اپنا استحقاق نسبی اپنے والد کے خوش کرنیکو
ترک کیا تھا تھوڑی دور آگے جاکر محلات رانا بھیم اور پدمنی کی ہین (دیکھو تصویر جلد اول صفحہ ۲۶ کتاب انگریزی)
آگے اسکے اندر ایک احاطہ سنگی کے وہ مقام ہے جہان فتحیاب کومبھو نے راجہ مالوہ کو قید کیا تھا
اور ملحق اوسکے محلات راوان اور رئیسان رام پورہ ہین +
بجانب جنوب کچھ بیشتر جاکر ایک مقام نہایت دلچسپ ہے یعنے تالاب اور محلات چترنگ موری قدیم
پوار حاکم چتور جسکا ذکر ہمنے ابھی درج کیا ہے اندر تالاب کے منقسم اوپر مکانات محدودہ و منقش کے ہین

نہایت عمدہ مگر جو صناعی برولی ہین سہے اوسکے برابر نہین سہے گو اوسی خاندان کے حکم سے بنے ہین
چونکہ ہم اب اندر دو سو گز کے فاصلے کے جنوبی برج سے ہین لہذا ہمنے اون محلات کی طرفسے جو کبھی جاگیرداران
چتور تھے گذر کیا تفصیل یہ سہے سروہی بوندی سونت لونا وارا سے چوگان تک جہان چوگان مین
اب بھی میلہ دسہرے کا فوج جزوی قلعہ داری چتور کرتی سہے متصل اسکے ایک عمدہ تالاب اکیس فیٹ
عمیق سہے اوسکے کنارے پر منقش تعمیرات پختہ بنی ہوئی ہین اور پانی سے لبالب سہے ✤
تھوڑا اوپر قریب وسط مقام کے ایک مشہور مربع مینار ہے جسکو خوہین کھنہ کہتے ہین ساڑھے پچھتر فیٹ
بلند اور تیس فیٹ کا قطر نیچے سہے اور پندرہ فیٹ کا قطر اوپر بلندی پر اور مذہب جین کی مورتین
اوسمین بنی ہوئی ہین یہ مقام بہت قدیم سہے اور ہمکو ایک پارہ تحریر کندہ نیچے اوسکے دستیاب ہوا
جس سے ظاہر ہے کہ یہ مقام بنام آدناتہ یعنے اول اوتار منجملہ چوبیس اوتار مذہب جین کا ہے کندہ
یہ سہے سری آدناتھ اور چوبیس جین ایشور پوندریک گنیش اور سورج اور نوسیارگان تمھاری حفاظت
کرین سمت ۹۵۳ (۸۹۶ع) ماہ بیساکھ سودی پورنماشی روز پنجشنبہ ✤
ہمکو ایک اور کندہ قدیم متصل مندر کوکریشر مہادیو کے دستیاب ہوا سمت ۱۱۱۲ ماگھ سودی پنچمی
روز پنجشنبہ (۱۰۵۵ع) راجہ کوکریشر نے یہ مندر تیار اور چشمہ کندہ کرایا ✤
یہان اور بھی اکثر تحریرات جین ہین مگر انبار ویرانہ مین ہمکو کوئی کارآمد کندہ نہین ملا ایک کندہ
سنت ناتہ کے مندر مین بمضمون ذیل تھا سمت ۱۵۰۵ (۱۴۴۹ع) سری مہارانا موکل جسکے فرزند
کنبھہ کرن کے خزانچی بنام ساہ کولا اوسکا پسر بندری رتن اور زوجہ بیلن دیبی نے یہ مندر سنت ناتہ کا
تعمیر کرایا اور رئیس کھرتا گچہ کا بنام جیتراج پور اور اوسکا وارث راج سری جن چندر سورجی نے یہ تحریر لکھائی ✤
متصل سورج پال دروازہ وسطی مشرق ایک چھتری سہے جسمین استخوان سہی داس رئیس
چونداوت کے رکھے گئے ہین یہ رئیس اس دروازے پر اوسوقت مین قتل ہوا تھا جب بہادر شاہ نے
شہر لوٹا تھا ✤
بجانب شمال و مغرب ایک قلعہ مسلم سہے دیوار اور برج اوسکے ایک خاص قسم کے ہین اونسے قدامت
بعیدہ اوس تعمیر کی پیدا سہے کہتے ہین کہ یہ مقام قدیم محل قوم موریہ اور رانایان چتور کا تھا مگر اب
ہمکو اس تذکرے کو ختم کرنا چاہیے لہذا ہم اس خیال اور بیان پر ختم کرتے ہین کہ کوئی شخص ایک قدم بھی

اسمین نہین رکھہ سکتا جہان کوئی نہ کوئی چیز قدیم زمانے کی اوسکے پیر کے نیچے نہ آوے +
مینار گرے ہوے اور مورتین شکستہ اور منتشر
پھیلے ہوے مثل کشتگان فوج مغلوب

مگر قبل از ترک کرنے اسمقام کے ذکر کے جسمین نشانات زمانہ قدیم پیش نظر ہین ہمکو بیان کرنا لازم آیا
کہ اسمقام پر ہمنے ایک شخص دیکھا جسکی عمر اگر چیز کوٹ مین کچہ راستی اور صادق بیانی ہے تو
ایک سو ساٹھہ برس کی ہے یہ عجیب شخص ایک فقیر ہے جو ہمیشہ سے مندر و نمین رہتا ہے اور
مسن باشندگان شہر اسکا ذکر اسطرح پر کرتے ہین اور ایک نجار ہے جسکی عمر نوے سال کی ہوگی وہ
بیان کرتا ہے کہ اوسنے باباجی کو بوڑہا دیکھا ہے اور لڑکے اوس سے ڈرا کرتے تھے مگر ہم کو وہ
قریب ستر برس کے معلوم ہوتا ہے ہم جب اوسکی ملاقات کو گئے تو وہ ایک باشندۂ شہر کے ساتھ
چوسر کھیل رہا تھا جب ہماری ملاقات اس عجیب شخص سے ہوئی اوسنے مجھے تھوڑی دیر تاک دیکھا
اور پوچھا کیا چاہتے ہو اسقدر کہکر پھر کھیلنے مین مصروف ہوا جب بازی ختم ہوئی مین نے اس
خدا رسیدہ کو نذر دی (یہان دیوانگی اور خدا رسیدگی ایک ہی بات ہے) اوسنے لیکر جو وہان کھڑے تھے
اونمین پھینک دی اور دیرا سنے کیطرف بھاگا اور ایک دوشالہ کسی نے اوسکو دیا تھا اوسکو
جھاڑی مین کھینچتا ہوا لے گیا جب اوس سے کچہ روک معلوم ہوئی تو اوسکو بھی چھوڑکر جنگل مین
بھاگ گیا اسوجہ سے کوئی شخص اوس سے کسیطرح کی مزاحمت نہین کرتا ہے اور جب اوسکو ضرورت
کھانے پینے کی ہوتی ہے تو فوراً اوسکو مہیا کردیتے ہین مین نے ایک لحظہ کے واسطے اوس سے
کہا کہ کچہ حال زمانہ سلف کا اگر یاد ہو تو بتاؤ اوسنے کچہ ذکر ادینا بیگ اور پنجاب کا کیا (لوگ کہتے ہین
کہ وہ باشندہ پنجاب کا ہے) اور کچہ اوس عجیب خدا رسیدہ نے نہین کہا +

مقام اودے پور تاریخ ۸ - ماہ مارچ ۱۸۲۲ع - ہم ایک مرتبہ پھر اوسمقام مین وارد ہوے جو
دار الریاست منڈوپت کی ہے اور ہمکو اب یہان سے کوئی واردات کہین اور نہ لیجاویگی مگر جب ہم
اپنے وطن کی ہوا خوری کو جاوینگے اب ہمکو آرام چاہیے کیونکہ ہمارے پچھلے پندرہ سال ایک سلسلہ
ایسی محنت اور مشقت اور واقعات کا ہوا ہے جیسے اس ہمارے جزوی سفر کے حالات مین مذکور ہین
کمان کو تار رکھنا چاہیے ورنہ وہ شکست ہو جاویگی اور موقع واقعات نویسی کا اور دنیاوی خرفشہ تنا



ستون قلعۂ چتّور – ج ۲ – ۹۲۴

تلف ہو جاسے گا ہمنے چند روز بمقام میرٹا قیام کیا اور ہمارا مکان اس عرصہ مین قریب تیاری کے ہو گیا باغ بہت آراستہ درخت آڑو اور سیب اور سنگترہ اور نارنج اور لیموا ور دیگر قسم ترشا وہ جملہ شگفتہ اور اونسے تاثیر آفتاب عالمتاب نمایان شریفہ اور انار اور کیلا اور دیگر درخت ہاے فواکہ بھی نشو و نما پر آمادہ تھے منجملہ ان درختون کے اکثر درخت آگرہ اور لکھنؤ اور کانپور سے آئے تھے مگر بعض تحفہ آڑو وہ ہے جو ہمارے گوالیار کے باغ سے آئے تھے یعنے اون درختون کے نبیرہ ہین یعنے تیسرے مرتبہ پیدا ہوے ہین وہان سے ایک جگہ اور لگا کر پھر یہان لگائی گئی ہین جب ہم ۱۸۵۷ع مین گوالیار سے روانہ ہوے تھے ہم چند استخوان آڑو کے ہمراہ لائے تھے اونکو ہمنے باغ رنگ پیاری مین جہان ہمارا مقام قیام اودھ مین سے ہے لگایا تھا یہ نہایت عمدہ اور تحفہ ہین ہمنے کبھی ایسے پیشتر نہین دیکھے تھے اونکے استخوان پھر لیکر ہمنے باغ میرٹا مین لگائے تھے اون مین بھی اب ثمر پیدا ہوے مگر ایک سال کے عرصے مین دریافت ہوگا کہ یہ بھی ویسے ہی ہین جیسے مقام رارو مین یا یہان ہین سبز ترکاری بھی اسی طرح شگفتہ تھی ہمنے کبھی ہمانسی بہتر گوبھی یا پھول گوبھی یا کلہ وغیرہ نہین دیکھے تھے اور اوسکو ہمارے راجپوت دوست کہتے ہین کہ اونکے سبزے سے بہتر ہین دیوانجی نے (رانا) ٹھیکہ ترکاری کا لیا ہے جسکو وہ کہتا ہے سب ترکاریون مین اول ہے ہماری کشتی بھی اودے ساگر مین آگئی اور ہمکو امید تھی کہ کبھی روز سیر وشکار مین بخوشی گذرینگے اوسکے جزائر مین سیر کرینگے اور شکار ماہی کرینگے مگر یہ جملہ خیالات ہماری خام خیالی کے تھے کیونکہ غریب کیری مرحوم زمین مین تھا اور ڈنکن صاحب اب تک وقت سبز اور واسطے تبدیلی آب و ہوا کے کیپ آف گڈ ہوپ جاتا ہے یا برک صاحب جسکو ہم کوٹہ مین چھوڑ آئے تھے اپنا حال زبون بوجہ بیماری اور رہنمائی کے کہتا ہے اور ہم یہان تنہا صرف ایک ہیولا اوس قسم کے ہین جو ہمارا تھا یعنے صرف پوست اور استخوان ہمارے باقی رہگئے ہین اور جو جو کام ہمنے کیے ہین اور جو جو مشقت ہمنے اوسمین اوٹھائی ہے وہ سب ہمکو خواب و خیال اور تکلیف طبع معلوم ہوتے ہین اور یہ ہماری دلبستگی کا کام زیادہ کلان امور کے روبرو و درحقیقت ویسے ہی ہین جیسے ہم خیال کرتے ہین ہمارا یہان رہنا گویا موت کے منہ مین جانا ہے اور ڈاکٹر صاحب باصرار کہتے ہین کہ کیفیت بیماری کی گورنمنٹ مین لکھنی ضرور ہے اور اپنے مکان کا

انتظام کرنا کہ وقت روانگی ہرج نہوا ور ماہ مئی واسطے روانگی کے قرار پایا اس میرے عزم نے رانا کو
نہایت رنج دیا مگر وہ ہمکو تین سال کی رخصت دیتے ہین اور اونکی ہمشیرہ چاند جی بائی چاہتی ہین
کہ ہم ولایت سے شادی کرکے اپنی میم کو بھی ہمراہ لاوین تاکہ وہ اونسے محبت کرین ✣

ہم بخوشی تکلفات دربار کو فرو گذاشت کرتے مگر یہان تندرستی بھی مائل تکلفات اور قواعد راجپوت ہوتی ہے
اور رانا راجہ جوان سنگہ مع دیگر سیسودیا سواران کے ہماری پیشوائی کے واسطے باہر آئے اور رانا نے
کہا آپ گھر آئے یہ اونکا بیان دلی محبت کا تھا اور اوسنے ہمارے گرد بنظر رحمت دیکھا مگر ہمارے
ہمراہیون کو شاید نہین دیکھا کیونکہ واصاحب اور ڈاکٹر صاحب دونون اونکے بڑے دوست تھے
آخرکار جب اوسنے ہمکو جدا دیا پر سوار دیکھا تو دریافت کیا کہ باج راج کہان ہے یعنے وہ گھوڑا جو رانا نے
دیا تھا مگر باج راج مرگیا تھا اور کوٹہ مین دفن تھا اوسکی موت سنکر بے تھی ناتھہ کی زبان سے بے اختیار
یہ کلمہ نکلا ہے سبے بڑا سوچ پن بھلا منو کھہ جا یعنے نہایت افسوس کا مقام ہے وہ بہت اچھا منوکھہ
یعنے آدمی تھا نیکی صفات باج راج کی اب زبان پر آئین اور اوسوقت تک اوسکی گفتگو رہی جب تک
ہم سورج پال دروازے پر پہونچے یہان سے رانا نے ہمکو رخصت اپنے مقام پر جانے کی دی اور وہ
خود اپنی سواری لے گئے ✣

اسپ باج راج لائق اس گفتگو کے اور اس نام کے تھا وہ نہایت شکیل تھا اور سب اوسکو پیار کرتے تھے
یعنے جو اوسکو دیکھتا تھا پسند کرتا تھا اور اوسکی مرگ باعث رنج عوام ہوئی کیونکہ وہ بھی اوسیقدر
مشہور تھا جسقدر اوسکا مالک یعنے رانا تھا شور و غل تاسف جو ہمارے سپاہی اور ملازمین مین پیدا ہوا
جب اونھون نے یہ واقعہ باج راج کا سنا تعجب خیز تھا جملہ مردان اوسکی لاش کے ہمراہ تھے بعضے
گریہ وزاری کرتے تھے اور جب اوسکی لاش جو پارچہ مین لپٹی ہوئی تھی قبر مین رکھی گئی اور اوسکو
مٹی دینے لگے اوسکا سائیس قبر مین کود پڑا اور غم مین دیوانہ ہو گیا تھا ہمنے اوسکی ایال کے
چندبال تراش کر اپنے پاس بطور یادگار رکھے کیونکہ ہمنے تمامی عمر مین ایسا جانور نہین دیکھا تھا
اور چند روز مین ہمنے دیکھا کہ کچھ پتھر اوسکے گرد جمع ہو گئے ہین اور قبل از ہمارے کوٹہ سے روانہ
ہونے کے وہ پتھر جمع ہوکر ایک عمدہ چبوترہ بن گیا تھا قریب بیس فیٹ مربع اور چار فیٹ بلند اوسپر
ایک سل پتھر کی رکھی گئی اور اوس سل پر تصویر باج راج کی اوسی قد کی جس قد کا وہ تھا کندہ ہوئی

ہم اس توجہ کے مشکور ہوئے مگر نائب کوٹہ کو ایسا اصرار ہوا کہ اوسنے بیان کیا کہ وہ باج راج کی لیاقت خوب جانتا ہے اور وہ ایسی قبر اوسکی بنوا دیگا کہ اوسکے مالک کو خیال بھی ویسی قبر کا نہوگا مگر اسمین شاید ہمنے اوسکے خیال کو منقسم کرا دیا گو یہان کوئی راجہ رجواڑے کا اوسقدر مغرور اپنی گھوڑے کا نتھا جس قدر رئیس کوٹہ تھا پانڈو کے وقت سے دیو بانگو بوندی والے کے عہد تک اکثر لڑائی واسطے گھوڑونکے ہوئی ہے اور ہم قدر گھوڑے کی جو راجپوتون کو ہے اس کلام سے جو شجاع ہاڑا نے بادشاہ لودہی سے کیا تھا زیادہ ترکسی اور تقریر سے ظاہر نہین کر سکتے یعنے تین چیز تم کسی راجپوت سے طلب نہ کرنا ایک تو اوسکا گھوڑا دوسرے اوسکی منکوحہ اور تیسرے اوسکی تلوار ❊

چند روز مین ہم دار الریاست سے روانہ ہوکر جاگیر ہاڑا رانی مین جاوینگے جو ہمشیرہ راجہ کوٹہ کی ہے اور جسکا جگنو زیور ہمارے پاس بطور علامت برادر موجود ہے اونکی جملہ رسوم کو اور اون کے جملہ ترجیحات کو اور اونکے جملہ کاربارے تعظیم و توقیر اور دوستانہ کو جنکے باعث یہ ملک بیگو بیگا نہ نہین معلوم ہوتا ہی ہم اب الوداع کہنے کو ہین آیا الوداع آخری یہ ہوگا یا نہین یہ اوسی کتاب مین لکھا ہے جو دانا سے برحق نے انسان کی پیشانی مین لکھہ دیا ہے مگر جہان ہم جاوینگے اور جب تک ہم زندہ رہینگے کوئی مقام اور کسی قدر تمادی ایام یادگار گھاٹی اودے پور[1] کو کم نہین کر سکینگی

---

[1] عجب اتفاق ہے کہ جس روز ہمنے یہ سفر ختم کیا اوسی تاریخ ہمنے ایک اور کتاب ختم کی تھی جسکے باعث ہمکو صحبت اور خوشی کامل نصیب ہوئی تھی یعنے بتاریخ ۵ ماہ مارچ ۱۸۲۲ع ہمنے طے راستہ کرکے اودے پور مین ورود کیا تھا اور ۵ ماہ مارچ ۱۸۳۲ع ہم یہ آخر صفحہ اس اپنے سفر کا تحریر کرتے ہین باہ مارچ ہماری کتاب شائع ہوتی ہے اور ہم باہ مارچ پیدا ہوئے تھے اور ماہ مارچ مین روانہ واسطے ہندوستان کے ولایت سے ہوئے تھے اور ماہ مارچ مین ہمنے کنارہ ہندوستان کو یعنے جزیرۂ سیلون کو دیکھا تھا مگر اوسوقت سے آج تک کسقدر انقلابات چرخ دوار نے دکھائے وہ ہاتہ جنہنے اس کتاب مین تصاویر بنائی تھین اور جسکا نام اون تعمیرات سے جنکے نشانات زمانے کے ہاتہ سے بچ رہے تھے یادگار زمانہ رہیگا اب مرگ سے سرد ہوگیا ہے کپتان وا صاحب بعد ہماری قریب چہ مہینے کی انگلستان کو روانہ ہوئے وہ بہت بیمار اور ضعیف تھے ہم اور وہ ولایت مین ملے اور دونون باتفاق لندن مین اور بلجیم مین اور فرانس مین رہے اور گو وہان عجائبات نئے نئے دیکھنے مین آئے اور ہمیشہ گفتگو راجپوتانہ کی بیان آتی تھی کپتان صاحب پھر واپس ہندوستان کو آئے اور درجۂ اعلے انیا اونھون نے حاصل کیا اور اپنی رجمنٹ کی سرداری مین

پس کیا ذکر فراموشی کا ہے ❖

سیئنے رجمنٹ دہم سواران غیر آئین جو متھرا سے نو جاتے تھے سفر کرتا تھا جب اوس علاقے مین پہونچا جہان ہمنے باتفاق خوش گذران کی تھی تو راجہ دونی نے اونکو ملاقات کے واسطے طلب کیا (دیکھو تصویر جلد اول) کہ ملاقات کرکے دوستی قدیمہ کو نوی بخشین گو نہایت خوشی سے ہمارا برادرزادہ ملاقات کو جاتا تھا مگر بدنصیبی اوسکے ہمراہ تھی اوسکے چند افسر اوسکے ہمراہ تھے پہاڑ پر چڑہتے ہوے وہ گر گیا اور ایسی ضرب اوسکو پہونچی کہ قطع اعضا ضرور ہوا یہ تشریح اعضا ایسی پہونچی کہ بعد دو روز کے وہ ڈولی مین سوار ہوکر رکہا ہوا مگر جب مقام پر پہونچا اور اوسکے دوست نے پردہ ڈولی کا اوٹھایا تو اوسکو مردہ پایا اوسکی خاک میوار مین رہی وہان ایک قبر اوسکے ہمراہی افسرون نے اوسکے نام کی بنوادی ہے وہ اس محنت کے مشتہر ہونے تک زندہ رہا ورنہ وہ قدردانی اسکی کرتا کوئی شخص ایسا نہ تھا کہ خانگی طور پر جسکی محنت زیادہ بہ نسبت کپتان واصاحب ہوا اور جو تعریف اوسکے دوست اور کمانڈر جنرل مسٹر طامس بردن نے دو روز ہوئی کی ہوا اوس سے اوسکا طریق خدمتگذاری ظاہر ہے یعنے وہ نہایت عمدہ افسر سواران تھا اوسکا ثانی کوئی ہمراہی مین ہماری نہین رہا ہے کچہ عذرخواہی واسطے تحریر کرنے لیاقت اور وصف ایسے شخص کے درکار نہین جو ما سواے رشتہ یگانگت ہمارے ہمراہ بہ رشتۂ دوستی بیس سال تک رہا تھا فقط تاریخ ۱۰ ماہ مارچ سنہ ۳۲ع -

تتمہ جات

تتمہ نمبر ۱

حسب معمول یہ سطور حاشیہ پر دستخط خاص راجہ لکھی گئیں

چٹھی منجانب جی سنگہ امبر والہ بنام رانا سنگرام سنگہ میوار والہ در باب مقام ایدر کے

سری[1] رام جی

میرا مجرا پہونچے جب دیوان کے پاس حاضر تہا تو اونہی حکم دیا تہا کہ ایدر دروازہ اور مقام چیتن برآمدہ میوار کی ہین اور اونکا لینا پر ضرور ہی ہین اسکو دلمین رکھا اور خوش نصیبی ہو انجی سی یہ امر سرانجام پا گیا فقط

سری سیتا رام جی

جب مین دربار اودیپور مین تہا آپ نی حکم[2] دیا تہا کہ میوار میرا گھر ہی اور مقام ایدر دروازہ میوار کا ہے اور اوسکے حاصل کرنیکے واسطی قابو مین رہنا چاہیے اوسوقت سی مین قابو مین تہا آپکے نائب میارام نی پہر درباب اوسکی تحریر کیا ہی اور دلیت رای نے چٹھی مجکو پڑہ سنائی سنکر مین نی گفتگو اس امر مین ساتہ مہاراجہ ابہی سنگہ کے کی اور وہ آپ کی جملہ تجویزات سی موافقت کرکے پرگنہ مذکور نذر کرتے ہین اونکی تحریر اس باب مین ہمردیف اسکے پہونچتی ہے +

مہاراجہ ابہی سنگہ کی درخواست یہ ہی کہ آپ ایسا انتظام کرین کہ انند سنگہ قابض حال زندہ نہ رہے کیونکہ بغیر اوسکو مرنے کی آپ کا قبضہ لاجب[3] نہوگا اور یہ آپکے اختیار مین ہی میری خواہش بہی یہ ہی کہ آپ خود وہان جاوین اور اگر آپکے نزدیک اسکی ضرورت نہو تو دہا بہای نگو کو حکم ہو اور

---

[1] رام اور سیتا جنکا نام راجہ لکھتا ہے بڑے بزرگ کچہوا ہا خاندان کے ہین جس خاندان کا راجہ جی سنگہ رئیس ہے ہم نے القاب آداب متروک القلم کیا ہے +

[2] طرز عبارت سے صاف پیدا ہے کس بزرگی اور تعظیم کے ساتہ رانا میوار کو یہ دونون راجگان جو بعد رانا کے عظمت اور مرتبے مین علاقہ راجپوتانہ مین کلان ہین ایک سو برس گذرے لکھتے تھے +

[3] اس حکم عظیم کا بیان شجرۂ انساب راٹہوری جو صفحہ ۱۳۰ کتاب انگریزی مین درج ہے پیدا ہے اوس سی ظاہر ہوتا ہی کہ انند سنگہ جس سی ابہے سنگہ مربی کش انتزاع حاصل کیا چاہتا ہے اوسکا بہائی ہے اور بیگناہ اور بلا شرکت اوس جرم مین ہے اور جسکی اولاد گو متبنے ایدر کی ہے مگر بار وار کی وارث بعیدہ بہی ہے +

فوج معقول اوسکے زیرحکم تعینات کیجاسے اور جملہ راستہ ہاسے نفوذ مسدود کرکے اب اوسکو قتل کرین
مقدم یہ ہے کہ وہ زندہ فرار نہو جاسے اسکا خیال ضرور ہے فقط
اساڑہ بدی ستمی (۲۲ ماہ گریا) سمت ۱۷۸۸ (سنہ ۱۸۲۸ع)

خلاصہ

پرگنہ ایدر مہاراجہ ابھے سنگہ کی جاگیر مین ہے اور وہ نذر حضور کرتے ہین اگر وہ کسی اور کو دیا جاسے تو اسکا خیال رہے کہ منصب دار قبضہ نپاسے — ۸ سمت ۱۷۸۴

تتمہ نمبر۲

عہدنامہ فیمابین آنریبل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور مہاراجہ مانسنگہ بہادر راجہ جودہ پور بذریعہ کنونائب جگراج مہاراج کنور چتر سنگہ بہادر منعقدہ مسٹر چارلس تھیوفلس مٹکف صاحب منجانب آنریبل کمپنی باعتبار اختیارات عطیہ ہز ایکسیلنسی ووسٹ لوبل مارکوئس آف ہیسٹنگ کے جی گورنر جنرل اور بیاس بشن رام اور بیاس ابھے رام منجانب مہاراجہ مانسنگہ بہادر باعتبار اختیارات عطیہ مہاراجہ اور جگراج مہاراج کنور صاحب مذکور +

شرط اول — فیمابین آنریبل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور مہاراجہ مانسنگہ اور اوسکے ورثہ اور جانشینان کے دوستی دوامی اور اتفاق اور یگانگت رہے گی اور دوست اور دشمن ایک فریق کے دوست اور دشمن دوسرے فریق کے تصور کیے جاوینگے +

شرط دوم — گورنمنٹ انگریزی وعدہ کرتی ہے کہ وہ ریاست اور ملک جودہ پور کی حفاظت کریگی +

شرط سوم — مہاراجہ مانسنگہ اور اونکے ورثہ اور جانشینان باتفاق گورنمنٹ انگریزی کارروائی کرینگے اور اوسکو اپنا بزرگ تصور کرینگے اور کسی اور رئیس یا ریاست کے ساتھ واسطہ نہین رکھینگے +

شرط چہارم — مہاراجہ اور اونکے ورثہ اور جانشینان کسی رئیس یا ریاست کے ساتھ بغیر منظوری اور آگہی گورنمنٹ انگریزی کے عہدوپیمان نہین کرینگے مگر اونکی مدامی دوستانہ تحریر ساتھ دوستان اور رشتہ داران کے جاری رہیگی +

شرط پنجم — مہاراجہ اور اونکے ورثہ اور جانشینان کسی پر زیادتی یا قبضہ غصباً نہین کرینگے اور اگر اتفاقاً کسی سے نزاع پیدا ہوگی تو اوسکا تصفیہ اور تجویز محول گورنمنٹ انگریزی کیجاویگی +

شرطِ ششم۔ جو خراج آجتک ریاست جودہ پور سے سیندھیا کو ملتا تھا اور جسکی فہرست جدا لگانہ منسلک اسکے ہے اسلئے دوام کے وہ روپیہ گورنمنٹ انگریزی کو دیا جاویگا اور جو عہدنامہ ریاست جودہ پور نے ساتھہ سیندھیا کے نسبت اس خراج کے کیا ہے وہ منسوخ متصور ہوویگا ٭

شرطِ ہفتم۔ جو مہاراجہ ظاہر کرتے ہین کہ علاوہ خراج جو سیندھیا کو ریاست جودہ پور سے دیا جاتا تھا اور کوئی محصول کسی اور ریاست کو نہین دیا جاتا ہے اور وعدہ کرتے ہین کہ خراج مذکور گورنمنٹ انگریزی کو دیا جاویگا لہذا اگر کوئی سیندھیا یا کوئی اور ریاست دعوی خراج کا کریگی تو گورنمنٹ انگریزی اقرار کرتی ہے کہ وہ اوسکا جواب دیگی ٭

شرطِ ہشتم۔ ریاست جودہ پور ہنگام طلب پندرہ سو سواروں سے خدمت گورنمنٹ انگریزی کریگی اور بوقت ضرورت کل فوج جودہ پور شامل فوج انگریزی ہوگی باستثنائے اوسقدر سپاہیان کے جو واسطے انتظام ملک کے ضرور رہینگے ٭

شرطِ نہم۔ مہاراجہ اور اونکے ورثا اور جانشینان حاکم کل اپنے ملک کے رہین گے اور حکومت انگریزی اس ریاست مین داخل نہوگی ٭

شرطِ دہم۔ یہ عہدنامہ دس شرائط کا جو بمقام دہلی ختم ہوکر تیار ہوا تو دستخط اور مہر مسٹر چارلس تھیوفلس مٹکاف صاحب نے اور بیاس بشن رام اور بیاس ابھے رام نے اوسپر کیے اور نقول مصدقہ ہزایکسیلنسی گورنر جنرل بہادر اور راج راجیشر مہاراجہ مانسنگہ بہادر اور جگراج مہاراج کنور چترسنگہ بہادر چھہ ہفتے کے اندر تاریخ ہذا سے باہم حوالہ کیجاویگی۔ تیار ہوا بمقام دہلی تاریخ ششم ماہ جنوری ۱۸۱۸ع

سی ٹی مٹکاف رزیڈنٹ

(دستخط و مہر) بیاس بشن رام
بیاس ابھے رام

تتمہ نمبر ۳

عہدنامہ راجہ جیسلمیر

عہدنامہ فیمابین آنریبل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور مہاراول مولراج بہادر راجہ جیسلمیر منعقدہ منجانب آنریبل کمپنی معرفت مسٹر چارلس تھیوفلس مٹکاف صاحب باعتبار اختیارات عطیہ ہزایکسیلنسی موسٹ نوبل

مارکوئس آف ہیسٹنگ کے جی گورنر جنرل وغیرہ اور منجانب مہاراجہ دہراج مہاراول مولراج بہادر بمعرفت
مصر موتی رام اور ٹھاکر دولت سنگہ مطابق اختیارات کل عطیہ مہاراول +

شرط اول — فیمابین آنریبل انگریزی کمپنی اور مہاراول مولراج بہادر راجہ جیسلمیر اور اونکے ورثہ اور
جانشینان کے دوستی دوامی اور اتفاق اور یگانگت جاری رہیگی +

شرط دوم — اولاد مہاراول مولراج کی گدی نشین ریاست جیسلمیر کی ہوگی +

شرط سوم — درحالیکہ کوئی فوج کشی سخت واسطے غارت کرنے ریاست جیسلمیر کے پیش آوے یا
کوئی اور امر مخاطرہ ریاست وقوع مین آوے تو گورنمنٹ انگریزی کوشش بلیغ عمل مین لاکر محافظت
ریاست مذکور کی کریگی بشرطیکہ وجہ تنازع منجانب راجہ جیسلمیر نہوگا +

شرط چہارم — مہاراول اور اونکے ورثہ اور جانشینان ہمیشہ باتفاق گورنمنٹ انگریزی خدمتگزاری
کرینگے اور اوسکی بزرگی کا اعتراف کرینگے +

شرط پنجم — یہ عہدنامہ پانچ شرائط کا طے ہوکر اور سبر مہر اور دستخط مسٹر چارلس تھیوفلس مٹکیف صاحب
اور مصر موتی رام اور ٹھاکر دولت سنگہ کے ہوے نقل مصدقہ اسکی بدستخط ہزایکسیلنسی موسٹ نوبل
گورنر جنرل اور مہاراجہ دہراج مہاراول مولراج بہادر بیچ عرصہ چہ ہفتہ کے تاریخ ہذا سے باہم حوالہ کیجائیگی +

المرقوم مقام دہلی ۱۲ ماہ دسمبر ۱۸۱۸ع

مہر سی ٹی مٹکف دستخط مصر موتی رام

مہر ٹھاکر دولت سنگہ

دستخط سی ٹی ایم

تتمہ نمبر ۳۴

عہدنامہ فیمابین آنریبل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور مہاراجہ سوائی جگت سنگہ بہادر راجہ جیپور منعقدہ
مسٹر چارلس تھیوفلس مٹکف صاحب منجانب آنریبل کمپنی باعتبار اختیارات عطیہ ہزایکسیلنسی موسٹ نوبل
مارکوئیس ہیسٹنگ کے جی گورنر جنرل بہادر وغیرہ اور ٹھاکر بیری سال ناتاوت منجانب راج راجیندر
سری مہاراجہ دہراج سوائی جگت سنگہ بہادر مطابق اختیارات عطیہ راجہ صاحب +

شرط اول — دوستی دوامی اور اتفاق اور یگانگت فیمابین آنریبل کمپنی اور مہاراجہ جگت سنگہ

اور اونکے ورثہ اور جانشینان کے رہینگی اور دوست اور دشمن ایک فریق کے دوست اور دشمن فریق ثانی کے بھی گردانے جاوینگے ❖

شرط دوم — گورنمنٹ انگریزی وعدہ کرتی ہے کہ وہ حفاظت علاقہ جیپور کی کریگی اور اوس ریاست کے دشمن کو خارج کردیگی ❖

شرط سوم — مہاراجہ سوائی جگت سنگھ اور اونکے ورثہ اور جانشینان باتفاق گورنمنٹ انگریزی کارروائی کرینگے اور اوسکی بزرگی کا اعتراف کرینگے اور کسی اور رئیس یا ریاست سے واسطہ نہین رکھینگے ❖

شرط چہارم — مہاراجہ اور اونکے ورثہ اور جانشینان کسی رئیس یا ریاست سے صلح اور عہد بغیر منظوری اور آگاہی گورنمنٹ انگریزی کے نہین کرینگے مگر کتابت دوستانہ معمولی ساتھ دوستان اور رشتہ داران جاری رہے گی ❖

شرط پنجم — مہاراجہ اور اونکے ورثہ اور جانشینان دست اندازی کسی پر نہین کرینگے اور اگر اتفاقاً کوئی تنازع کسی سے پیدا ہو تو وہ رجوع بانصاف اور تجویز گورنمنٹ انگریزی کیا جاویگا ❖

شرط ششم — خراج واسطے دوام کے ریاست جیپور سے گورنمنٹ انگریزی کو ملا کرے گا بذریعہ خزانہ دہلی مطابق تفصیل ذیل کے ❖

سال اول تاریخ ہذا سے بنظر غارت گری جو اس ریاست جیپور کی سالہا سال سے ہوتی چلی آتی ہے خراج معاف ہوگا ❖

سال دوم	چار لاکھ روپیہ رائج الوقت دہلی
سال سوم	پانچ لاکھ
سال چہارم	چھ لاکھ
سال پنجم	سات لاکھ
سال ششم	آٹھ لاکھ

بعد ازان آٹھ لاکھ روپیہ رائج الوقت دہلی سالانہ اوسوقت تک ادا ہوگا جب تک آمدنی ریاست کی چالیس لاکھ سے زائد نہوگی ❖

اور جب راجہ کی آمدنی چالیس لاکھ سے زائد ہو جاویگی تو پانچ آنہ ازا دی کے سواے آٹھہ لاکھ روپیہ مذکورہٗ بالا ادا ہوا کرینگے ✢

شرط ہفتم — ریاست جیپور حسب لیاقت بدرخواست گورنمنٹ انگریزی فوج دیا کریگی ✢

شرط ہشتم — مہاراجہ اور اونکے ورثہ اور جانشینان اپنے ملک کے اور ریاستہان کے حاکم کل رہینگے جیسے قدیم الایام سے رہے ہین اور انتظام دیوانی و فوجداری وغیرہ انگریزی اس ملک مین جاری نہوگا

شرط نہم — بشرطیکہ مہاراجہ محبت ولی نسبت گورنمنٹ انگریزی کے ظاہر کرینگے اونکی بہبود اور فائدے پر نظر اور توجہ رہیگی ✢

شرط دہم — یہ عہدنامہ دس شرائط کا جو طے ہوا اور اوسپر دستخط اور مہر مسٹر چارلس تھیوفلس مٹکیف صاحب اور ٹھاکر راول بیری سال ناناوت کے ہوے اوسکی نقل مصدقہ ہزایکسیلنسی موسٹ نوبل گورنر جنرل اور راج راجیندر سری مہاراج دہراج سوائی جگت سنگہ بہادر کے ایک مہینے کے عرصے مین تاریخ ہذا سے باہم حوالے کیجاوینگی — المرقوم مقام دہلی تاریخ ۲ — ماہ اپریل سنہ ۱۸۱۸ء ✢

دستخط و مہر سی ٹی میٹکف رزیڈنٹ

مہر ٹھاکر راول بیری سال ناناوت

تتمہ نمبر ۵

یہ کاغذ بہت طول طویل تھا لہذا اس مقام پر فروگذاشت کیا گیا ✢

تتمہ نمبر ۶

عہدنامہ فیمابین آنریبل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی ایک فریق اور مہاراو امید سنگہ بہادر راجہ کوٹہ اور اونکے ورثہ اور جانشینان معرفت راج رانا ظالم سنگہ بہادر منصرم ریاست مذکور فریق ثانی منعقدہ منجانب آنریبل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی معرفت مسٹر چارلس تھیوفلس مٹکف صاحب باعتبار اختیارات کل عطیہ ہزایکسیلنسی موسٹ نوبل مارکوس آف ہیسٹنگس کے جی گورنر جنرل بہادر اور منجانب مہاراو امید سنگہ بہادر معرفت مہاراجہ شیودین سنگہ ساہ جیون رام اور لالہ پھول چند باعتبار اختیارات کل عطیہ مہاراو مذکور اور راو سنگکے منصرم راج رانا مذکورۂ بالا ✢

شرط اول — دوستی دوامی اور اتفاق اور یگانگت فیمابین گورنمنٹ انگریزی ایک فریق اور مہاراو امید سنگہ بہادر

اور اونکے ورثہ اور جانشینان فریق ثانی جاری رہیگی ✤

شرط دوم — دوست اور دشمن ہر ایک فریق معاہدہ یکسان متصور ہونگے ✤

شرط سوم — گورنمنٹ انگریزی منظور کرتی ہے کہ وہ ریاست اور ملک کوٹہ کو اپنے حیطہ میں لیگی ✤

شرط چہارم — مہاراو اور اونکے ورثہ اور جانشینان ہمیشہ باتفاق گورنمنٹ انگریزی کام کرینگے اور اوسکی بزرگی سے اعتراف کرینگے اور بعد ازین کچھ واسطہ ساتھ رئیس یا ریاست کے نرکھینگے جنکے ساتھ اتفاق اور مصالحت کوٹہ کی اب تک تھی ✤

شرط پنجم — مہاراو اور اونکے ورثہ اور جانشینان کسی رئیس یا ریاست سے عہد وغیرہ بغیر منظوری گورنمنٹ انگریزی نہین کرینگے مگر اونکی معمولی دوستانہ کتابت دوست اور رشتہ داران کے ساتھ جاری رہیگی ✤

شرط ششم — مہاراو اور اونکے ورثہ اور جانشینان دست اندازی کسی پر نہین کرینگے اور اگر اتفاقاً کوئی تنازع کسی سے پیدا ہو جو بوجہ مہاراو کے یا دوسرے شخص کے پیدا ہوا ہو تصفیہ ایسے تنازعات کا حوالہ ثالثی گورنمنٹ انگریزی کیا جاوے گا ✤

شرط ہفتم — جو خراج اب تک ریاست کوٹہ سے رئیسان مرہٹہ کو ملتا تھا مثل پیشوا سیندھیا ہولکر اور پوار کے وہ بمقام دہلی واسطے ہمیشہ کے گورنمنٹ انگریزی کو دیا جاوے گا مطابق فہرست علیحدہ منسلکہ ✤

شرط ہشتم — کوئی اور ریاست استحقاق خراج ثانی کا ریاست کوٹہ سے نہین رکھے گی اور اگر کوئی ریاست اس قسم کا دعوی پیش کریگی تو گورنمنٹ انگریزی وعدہ کرتی ہے کہ وہ اوسکا جواب اوسکو دیگی ✤

شرط نہم — افواج ریاست کوٹہ مطابق اپنی لیاقت کے بدرخواست گورنمنٹ انگریزی دیجاویگی ✤

شرط دہم — مہاراو اور اونکے ورثہ اور جانشینان حاکم کل اپنے ملک کے رہینگے اور انتظام دیوانی اور فوجداری گورنمنٹ انگریزی اس ریاست مین داخل نہوگا ✤

شرط یازدہم — یہ عہدنامہ گیارہ شرائط کا بمقام دہلی ختم ہوا اور اوپر دستخط اور مہر مسٹر چارلس تھیوفلس مٹکیف صاحب ایک فریق اور مہاراجہ شیودان سنگھ ساہ جیون رام اور لالہ بھول چند فریق ثانی کے ہوے اور نقل مصدقہ اوسکی بدستخط ہز ایکسیلنسی موسٹ نوبل گورنر جنرل بہادر اور مہارانا امید سنگھ بہادر اور اونکے منصرم راج رانا ظالم سنگھ ایک مہینے کے عرصے مین تاریخ ہذا سے باہم حوالہ کیجاوینگی — المرقوم بمقام دہلی تاریخ ۲۶ ماہ دسمبر ۱۸۱۷ع

دستخط سی ٹی مٹکف رزیڈنٹ ✤

تتمہ نمبر ۲

عہدنامہ فیما بین آنریبل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور مہاراو راجہ بشن سنگہ بہادر راجہ بوندی منعقدہ کپتان جیمس ٹاڈ صاحب منجانب آنریبل کمپنی باعتبار اختیارات کل عطیہ ہزایکسیلنسی موسٹ نوبل مارکوئس آف ہیسٹینگ کے جی گورنر جنرل بہادر اور بہورا تولارام منجانب راجہ باعتبار اختیارات کل عطیہ راجہ مذکور +

شرط اول — دم ودوامی اور اتفاق اور یگانگت فیما بین گورنمنٹ انگریزی ایک فریق اور راجہ بوندی اور اونکے ورثہ اجانشینیان فریق ثانی جاری رہے گی +

شرط دوم — گورنمنٹ انگریزی علاقہ راجہ بوندی کے تحفظ کا ذمہ لیتی ہے +

شرط سوم — راجہ بوندی بزرگی گورنمنٹ انگریزی منظور کرکے واسطے ہمیشہ کے باتفاق اونکے کام کرینگے وہ دست اندازی کسی پر نہین کرینگے اور وہ کسیکے ساتھ عہد وپیمان بلامرضی گورنمنٹ انگریزی کو نہین کرینگے اگر اتفاقاً کوئی تنازع کسیسے ہوا ہو وہ رجوع بہ ثالثی اور تجویز گورنمنٹ انگریزی کیا جاویگا راجہ حاکم کل اپنے ملک کا رہےگا ور انتظام انگریزی اوسمین داخل نہوگا +

شرط چہارم — گورنمنٹ انگریزی بخوشی خود وہ خراج راجہ اور اوسکی اولاد کو معاف کرتی ہے جو راجہ مہاراجہ ہولکر کو دیتا تھا اور جو مہاراجہ ہولکر نے گورنمنٹ انگریزی کے حوالے کردیا تھا اور گورنمنٹ انگریزی بحق ریاست بوندی وہ زمین بھی عطا کرتی ہے جو اب تک مہاراجہ ہولکر کے قبضے مین اندر حدود علاقہ مذکور کے تھی مطابق فہرست منسلکہ (نمبر ۱) +

شرط پنجم — راجہ بوندی بذریعہ اس تحریر کے وعدہ کرتے ہین کہ وہ گورنمنٹ کو وہ خراج اور محاصل ادا کرینگے جو وہ اب تک مہاراجہ سیندہیا کو مطابق فہرست (نمبر ۲) ادا کرتے تھے +

شرط ششم — راجہ بوندی بدرخواست گورنمنٹ انگریزی فوج حسب لیاقت اپنے دینگے +

شرط ہفتم — عہدنامہ حال ہفت شرائط کا بمقام بوندی طے ہوا اور اوسپر دستخط اور مہر کپتان جیمس ٹاڈ صاحب اور بہورا تولارام کے ہوئے اور نقل مصدقہ اوسکی دستخط ہزایکسیلنسی موسٹ نوبل گورنر جنرل اور مہاراو راجہ بوندی ایک مہینے کے عرصے مین تاریخ ہذا سے باہم حوالہ کیجاویگی +

المرقوم مقام بوندی تاریخ دہم ماہ فروری ۱۸۱۸ع مطابق چہارم ماہ ربیع الثانی ۱۲۳۳ ہجری اور پنجم ماہ ماگھ سدی سمت ۱۸۷۴ بکرماجیتی فقط

غلط نامہ ناور راجستان جلد دوم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	ہندی	کیفیت	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	ہندی	کیفیت	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	ہندی	کیفیت
۳	۲۱	اسیر	اسیر		قومی از شتیبان	۱۰											
۳	۱	سرپائی	پارٹی														
"	۲۰	سرپائی	بارڈوتی														
"		سرا	پایا														
۵	۳	پائی	جیتی			۱۵											
"	۵	کرتینال	کرن		نام عدد عنت سورج پرکاش	"											
"	"	کرسی	کھیبی		ییتے شاعر منہوی	"											
"	"	اکہیات	کہیات	रतनाथ	بیتے تواریخ	"											
"	۷	اسوا	اسوا			۱۲											
"		کاشرونی	کرہتی		اقتب اشعراں	"											
"			مندیک		نقلاب ابیکالت	"											
"	۱۲	[illegible]	مرستسل	[illegible]		"											
"	"	[illegible]	مرستنال			"											
۶	۳	پاسی	ننی			"											
"	"	[illegible]	[illegible]		شہر قدیم مارواڑ	۶											
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	نسخہ ہندی	کیفیت
۲۳	۳	سدولیوت	سدولیا		علاقجات کوٹہ پیاوت
〃	〃	دیوہ براہ	دیوسیا		
〃	۴	منشتا لو	منشتلا		
〃	۵	منشہ بوت	منشہ لوت		
〃	〃	سرونیدہ			علاقہ مندلوت
〃	۵	چیتا			[illegible]
〃	〃	تناوت			
〃	〃	ترتیھرجی			علاقجات چاوت
〃	〃	شروہ			
〃	〃	ویسنگرسہ			
〃	۹	بلاوت	بالاوت		علاقہ بلاوت
〃	〃	دیہونارا			
〃	۱۲	چوتلا			〃 روپاوت
〃	۱۳	تانتھوت	تانتاوت		
۲۴	۹	[illegible]	پیپاڑ		
〃	۱۱	[illegible]	کونگا	बांसा	
〃	〃	ساکا	سانکا		
〃	۱۱	بل	بل		
〃	۱۲	بالدیو	مالدیو		
〃	۱۳	سیسوالو	سیرنہ		
〃	۱۶	بوکرن	پوکرن		
۲۵	۲	ونکھر			
۲۶	۳	سیوجی	سیاجی		
〃	〃	جودہا	چونڈا		
〃	۸	ساتیل / یاساتیل	ساتل		
〃	〃	ساتلمیر	ساتلمیر		
〃	〃	بوکرن	پوکرن		
〃	۱۵	بیسگاوت	بیسگاوت		
〃	〃	نونی			
〃	۱۶	بیکانت	بیکاوت		
〃	۱۷	بے ہلدرا			
〃	۱۸	دہیتوارا			
〃	۱۹	کرسی	کرم سی		
〃	۲۰	کیون سی	[illegible]		
〃	۲۰	شیوویا	سیسودیا		
〃	۲۲	کوہ سیو	کونبھا		
〃	۳	سمتسی	ساوت سی		علاقہ [illegible]
〃	〃	[illegible]	ساوت سوت	कुंभा	
〃	〃	دوارہ			
〃	۴	جیدا	بیداوت		
〃	〃	بیدا دلی	بیداوتی		

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	نسخہ ہندی	کیفیت
۹۹	۴	ستروجی	سساجی		
〃	〃	[illegible]	[illegible]		
〃	۱۱	[illegible]	[illegible]		
〃	۱۱	[illegible]	پیپا		
۱۰۰	۶	بیاوو	باکسو		
〃	۷	گنگا	کانگا		
〃	〃	اودہو	اودا		
〃	۸	بیاچ	بیلاج		
〃	〃	جیتیاں	جھیاں		
〃	〃	براتیا			
〃	〃	میوار	مارواڑ		
〃	〃	سانکا	سانگا		
〃	۹	ساکاوت	سانگاوت		
〃	۱۰	پوتر	پتہر		
〃	〃	سرونی	ہاروتی		
۱۰۱	۳	گانگا	گانگا		
〃	۵	کمرکوٹ			
〃	۲	باتی	جیتی		
〃	۲۱	بنیکموہو	بیکم بیپو		
۱۰۲	۱	چاپسہ	چانسو		
〃	۲	دیبوا	دیوڑ		
〃	۳	دیوان	سیران		
〃	۸	معول	جیول		
〃	۹	پیپر	پیپاڑ		
〃	〃	فعودہی	پھلودی		
〃	۱۰	بیکانیروت			
〃	〃	بیٹیل	بیٹیل		
〃	۱۴	کہانا	کرسبیجی		
〃	〃	ہلوہ	بدنور		جاگیر بھاریلوت
〃	〃	لاونو			
〃	۱۵	سیوانو	سیوانا		واقع بونی
〃	〃	بربیر	باڑمیر		جاگیر کرسوت
〃	〃	باوی			
〃	۱۳	فلودا	پھلودی		
〃	〃	ودرانا	نویدوانا		
〃	۱۴	جاتسو	چانسو		
〃	〃	تورین			
〃	〃	دلیوا			علاقہ [illegible]
〃	۱۷	خاور			سیوت
〃	〃	بنیاپور			
〃	〃	ٹوہک	ٹونک		

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	نسخہ ہندی	کیفیت
۱۳۲	۱۳	سسودیا	اودیا		نام سلطنت [illegible]
〃	۱۰	[illegible]	[illegible]		
〃	۱۷	[illegible]	بیرایر		
〃	۱	[illegible]	سیتا		
〃	۲	میواڑ	مارواڑ		
〃	۳	[illegible]	بیانت		
〃	〃	بالدیو	مالدیو		
〃	۱۰	نانی	بانی		
〃	۱۲	گروابا	گرواما		
〃	۲۲	شتاہ کو	ستاہ نے		
〃	۲۳	گکزا	گندرا		
۲۴	۱۹	سنوجی	سیاجی		
۲۴	۲۱	میش کرن	[illegible]		
〃	۲	ستریال	[illegible]		
〃	〃	[illegible]	[illegible]		
〃	۱۳	سمت ۱۴۱۵	سمت ۱۴۱۵		
〃	۲۱	چپہلے	پہلے		
〃	۱۸	میانا	میانا		
〃	۱۹	جیاک	جیالا		
〃	۲۲	دیوا	دیوڑا		
۳۰	۱	اندر	اندر		
〃	۳	سیوجی	سیوجی		
〃	۵	دوادرمی	دوادرمی		
〃	۱۸	بسان گرہ	بیانگن		
۳۰	۱۲	بیکیا	بیکیا		
〃	〃	سیرتیا	سیرتا		
۳۴	۳	سیرو سوی	سیرو سوی		
〃	۱۳	کنندل	کاندیل		
〃	۱۲	چپا	چانپا	चांपा	
〃	۱۳	کمبا	کونبا	कुंपा	
〃	〃	اودنسو	اودا		
〃	۱۵	چپاوت	چانپاوت		
〃	〃	کمپاوت	کونپاوت		
〃	۲۰	باشٹ	بانٹا	बांसा	
۳۸	۱۱	سیوجی	سیاجی		
〃	۱۲	بارسیر	باڑمیر		
〃	〃	کوٹرا	کوٹرا		نام جاگیردار
〃	〃	[illegible]			〃
〃	۱۸	[illegible]	[illegible]		
〃	۲۰	ادوگو	دوگو		
〃	۲۱	دروپر	دروجر		
〃	〃	ناگو	[illegible]		نام سردار [illegible]
۴۱	۶	سنوجی	سیاجی		

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	نمبر	کیفیت
[illegible]	۱۰	[illegible]	[illegible]		
[illegible]	۳	[illegible]	[illegible]		یعنی بیانہ
[illegible]	۹	[illegible]	[illegible]		
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
[illegible]	۱۶	پیسانڑہ	پیساگھن		
۱۲۰	۱۹	ابانیتہ	[illegible]		[illegible]
"	"	ابانا ز			نام [illegible]
"	"	بے سہیرا			
"	۱۴۳	دیوبانوری			نام [illegible]
"	[illegible]	بہندرا			نام مقام
۴۴	۲۳	کپیاوت	کونپاوت		
"	۹	چپاوت	پاپیاوت		
"	"	سوا	آہوا		
"	"	اسوپ	آسوپ		
"	"	پیسانگڑہ	پیساگھن		
"	۲۱	نیر	شیر		
"	[illegible]	ششکر	سنگر		
۴۵	۲	[illegible]			[illegible]
"	۴	جبت	جیت		
"	۴	بالاتی			
"	"	کیہوا	کہروا		
"	۵	ششمل	سسمل		
"	۷	پاجیدولا	بالن جیدولا		
"	۸	بیانگڑہ	بیساگھن		
۴۶	۴	دتہمنا	دل تہمت		
"	۱۳	دلیسوت			یعنی جلاوطن
"	۱۴	لوک	مرگ		یعنی موت
"	۲۱	سرطان	ستران		
"	۲۲	ہبتک	ایک		
۴۷	۱۸	سوادی چیہان			نام قوم [illegible]
"	"	ارانبرہ			[illegible]
۴۹	۷	منداور	مندور		
"	۱۳	سیبل	سسل		
"	۱۵	سمبت [illegible]	سمبت [illegible]		
"	۱۱	چپلی	[illegible]		
۵۰	۱	سہرا	[illegible]		
"	۲	الف	[illegible]		
"	"	دلی [illegible]	[illegible]		
"	۲۲	سکرم	کوریم		یعنی کچھوا
۵۱	۱۵	مرا	مرزا		
۵۲	۱	ہندوچا	[illegible]		
"	۳	مارہ	[illegible]		
۵۳	۶	ارعوان	ارغون		

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	نمبر اصلاحات	کیفیت
۴	[illegible]	[illegible]	ماپاوت		
"	۳	[illegible]	اسماوت		
۵	۱	[illegible]	[illegible]		
"	۱۲	باسلہ	[illegible]		نام پرگنہ مارواڑ
۵	۲۱	سبرا	[illegible]		
۶۲	۱	[illegible]	کرمچی		
"	۱۴	[illegible]	[illegible]		
"	۱۷	[illegible]	۱۶۳۵		
"	[illegible]	[illegible]	۱۶۲۷		
"	۶	[illegible]	اور		
"	۱	[illegible]	[illegible]		
۷۱	۱۶	[illegible]	شیرخان		
"	۲۰	سوساسہ	سونگسہ		
۷۲	۱	[illegible]			نام مقام واقع مارواڑ
"	۲	جیتوری	جیتاران		"
"	"	سیروابور			"
"	۳	[illegible]	سیواند		
"	۳	[illegible]			
"	"	[illegible]	پاتہ		
"	"	[illegible]	[illegible]		
"	۱۵	[illegible]	کرومکی		
"	۲۰	سچرہ	سچھور		
۷۶	۴	اسودہ			نام پیر [illegible] راٹھور شہسوار یعنی [illegible] (زنانہ)
"	۹	رایہ لنگ	راج لوک		
۷۹	۱۳	دلہودراو			نام [illegible]
۸۰	۳	[illegible]	شجاعت		
"	"	[illegible]	جان دین		
۸۱	۳	[illegible]	باسی دینار		واقع مارواڑ
"	۴	انجمی	انکو		
"	۱۵	سیوویا	سیسودیا		
"	۲۰	تبیرخان	تہور خان		
۸۲	۳	[illegible]	[illegible]		
"	۴	مقام	بمقام		
"	"	گورہ			نام مقام واقع مارواڑ
"	۵	کوسیو	کوسونے		
"	۹	سیودیا	سیسودیا		
"	۱۰	دیپارسی	دوپارسی		
۸۳	۱۶	تبیرخان	تہورخان		
"	۹	دیبی	دیسے		
۸۴	"	بسلکر	مہترپار		
"	۱۸	سونگاسہ	سونگ		
"	۲۰	سمبت ۱۶۴۳	سمبت ۱۶۴۳		
"	"	سمبت ۱۶۹۰	سمبت ۱۶۴۶		
۸۴	۲۰	تبیرخان	تہورخان		

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	نمبر اصلاحات	کیفیت
"	۲-۱	سوجا	[illegible]		
[illegible]	۲	[illegible]	[illegible]		نام چارن
"	"	[illegible]	[illegible]		
"	۱	[illegible]	[illegible]		
"	۱۱	[illegible]	[illegible]		
۷۷	۹	سونمنگ	سونگ		
"	۸	[illegible]	چاپاوت		
"	۱۰	[illegible]	سونگرا		
"	۱۳	جیمن	چیمن		نام محال میواڑ
۷۸	۹	[illegible]	[illegible]		
"	۹	[illegible]			
"	۱۰	[illegible]	چانپاوت		
"	"	[illegible]			
"	۱۱	لیبودان			نام راٹھور سردار
"	۱۱	[illegible]	سونگ		
"	۲۱	الوبہ			نام مقام واقع مارواڑ
۷۹	۳-۱	[illegible]	سونگ		
"	۱۸	بابا	بابا		
"	۲۱	ششکر	سنکر		
"	۳۳	اربری			عہدہ دار بادشاہی (شاید احدی)
۸۰	۲-۱	سونگ	سونگ		
"	۲	اورنکا	اورنگا		مخفف اورنگ زیب
"	۱۱	لوورنارے			نام پیر خورد در درگاہ [illegible]
"	"	اودنگ سنگ			نام
"	۱۴	بورشدل	سرباندل		
"	۱۶	جیتبرن	جیتاران		
"	۱۶	جیری			نام مقام مارواڑ
۹۱	۱	جیتبرن	جیتاران		
"	۹	یدل	یدن		نام مقام واقع مارواڑ
۹۲	۱	باگری	بگڑی		"
"	۳	اوسترہ			"
"	۳	جنجانی			"
"	۵	یول	یون		
"	۱۱	سیوبنچا			
"	۱۹	سیوانو	سیوانہ		نام ضلع گرد و نواح سیوانہ
"	"	حلمر	حلمر		
"	"	سہلوترا	بالوترا		
"	"	سح مدرا	[illegible]		
"	۶	بہدرجوان	[illegible]		
"	۱۹	سنتاری			نام پرگنہ واقع مارواڑ
"	۳۳	قودم آسانی			
"	۲۳	تہورا	گوڑوا		
"	"	[illegible]	[illegible]		یہ فقرہ زائد معلوم ہوتا ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	تصحیح ہندی	کیفیت
۸۴	۱	سیپال			واقع مارواڑ
〃	[illegible]	بیشیر کراث			
〃	〃	شیونما سی	ستونما سی		
〃	۳	بیل	بیٹ		
〃	۶	دسوبارا			نام مقام واقع مارواڑ
〃	۱۲	ریوا	آمیوا		
〃	۱۵	پوینشل	پوٹاندل		
〃	〃	ہرا	بارا		
۸۴	۲	دوروبارا			نام مقام
〃	۴	منظیم	معظم		
〃	۵	باسی بلارہ			نام مقام
۸۵	۷	جیت	جیت		
〃	〃	یالی	جتیی		
〃	۱۱	سیوا	امیوا		
〃	۱۴	جروندا	سبرونڈا		
〃	〃	بلارا			نام موضع مارواڑ
〃	۱۴	لوویرو			نام جاگیر سوشتی واقع مارواڑ
〃	۱۵	کبوتر	کونگ سر		نام جاگیر گرمستو
〃	۱۶	کالو			〃 زرد ماندیل
〃	〃	پاسپوراو			سردار قوم رانڈل
۸۶	۲	تال پورا	نالپورہ		
〃	〃	مندلی	مانڈل		
〃	۷	لیتا	لیتا ہے		
〃	۹	رشیوا بہ			نام مقام واقع مارواڑ
〃	〃	ہرمات	ہرناشہ		
〃	۱۱	سیجا بیگ	شجاع بیگ		
〃	۱۲	شالاع	شجاع		
۸۷	۲	اجید رنگ	اجی درگ		یعنی قلعہ اجمیر
〃	۷	سگنورا	گھاٹی زراو		
〃	۱۰	جونداوت	جوندلاوت		
〃	۱۴	سگورا	سگرو		یعنی مرشد
〃	〃	سکیتی	تکھا	सुरखा	یعنی سرخمہ
〃	۱۶	رکتیالا	رکھوتل		
〃	۱۸	حایک			نام مقام مارواڑ
۸۸	۷	جودھا بے	جودھانی		یعنی قوم راجپوت جودھ
〃	۸	سوریجی			نام پرگنہ 〃
〃	〃	تہراد	تہراد	[illegible]	
〃	۱۴	ایک لنکا	اکلنگ		
〃	۱۷	بادگاد			
〃	۲۲	کرنیلا	کرنی دان		نام کبیشر مارواڑ
۸۹	۳	سیرتیا	میرتا		
〃	۴	کونسل سنگھ	کشن سنگھ		
〃	۱۰	دروبارا			نام پرگنہ واقع مارواڑ
〃	۲۳	سعودی چیا	بدی چھپی		
〃	〃	رنداوت			نام قصبہ مشہور
۹۰	۳	جورانے	جودھانی		
〃	۵	معظم	اعظم		
〃	〃	جنوب	شمال		

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	تصحیح ہندی	کیفیت
۹۰	۵	شمال	جنوب		
〃	۱۲	پاسی بہارہ			
〃	۱۶	بہوریا	سہدوریا		
〃	〃	بیپیر	پیپاڑ		
۹۱	۶	جیوتری	جیوتشری		
〃	۹	شتغو	شیو		
〃	۱۰	گنبدا			یعنی پا انداز
〃	۱۳	[illegible]	آسکرن		
〃	۱۶	گوپاجی			
۹۲	۲	[illegible]	[illegible]		
〃	۹	اورنگ زیب	بہادرشاہ		
〃	۱۲	لاونو			نام مقام مارواڑ
〃	۱۳	سوامیہ			نام موضع
〃	〃	وہدوانا	ویدوانہ		
〃	۱۸	فیصت	رخصت		
۹۳	۳	ہیپاکنڈ	بھیشم کنڈ	भीमकुंड	
〃	۱۱	کریسر	گرو		
〃	۲۲	یاتی	جتیی		
۹۴	۱۸	سرننگہ	سوناک		
〃	۲۲	پیرسپے	پیسپے		
۹۵	۷	درونارا			واقع کنارہ لونی یا کیر رنگادا س
〃	۲۲	بدہ	بدہ		
۹۶	۱۵	سسیوالا			نام مقام واقع کوہستان سبانی
〃	۱۶	آمیر	آمیتر		
۹۷	۱۲	ادیکہ	رویک		
۹۸	۳	سسوانو	سیوانہ		
〃	〃	سورای	صحرا سے		
〃	〃	براوردو			سیوا چرکا نب مغرب لونی ہے
〃	۷	گنکا	گانگا		
〃	۱۳	احل	اچل		
۹۹	۴	بہر	پہر		
〃	۱۱	کیمی			نام مقام گجرات شاید کھمبایت
〃	۱۲	بنداری	بھنڈاری		
〃	۱۶	جیالا	جھالا		
〃	〃	بلواد	بلود		
〃	〃	خامر	چامر		نام سردار
〃	〃	بوانگر	نوانگر		نوانگر واقع گجرات
۱۰۰	۴	مروت	مارورث		
〃	۹	ہریراو	باڑاراو		
〃	۱۳	بسکت سنگہ	ویسکت سنگہ		
〃	〃	کلیجی پور	کیبلچی پور		
〃	۱۶	سرسیا	سیرٹیا		
۱۰۱	۱۱	اسیر	آسیر		

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	تصحیح ہندی	کیفیت
۱۰۱	۲۲	نیکوشاہ	نیکوشاہ		[illegible]
۱۰۲	۲	〃	〃		
〃	〃	خاندان	خاندان [illegible]		
〃	۱۴	ہبری	بارا		
〃	۱۴	شیجاوت	شیخاوت		
〃	۱۴	ہری راو	باڑا راو		یعنی زمین لونڈھی
۱۰۳	۲۲	سلج ادیکہ	راج رویکہ		
〃	〃	آکیبات	کیبات		
۱۰۴	۱	لتی			نام قوم راجپوت ساکن مارواڑ
〃	۱	دھوندیل	دہاندیل		〃
〃	۳	بین			نام مقام قریب دیوالی
〃	۷	تاروکا	نروکا		
〃	۱۰	کشیپ	کشپ		نام [illegible]
〃	۱۵	قبل	قتل		
〃	۱۸	گوکاوت	گوگاوت		
〃	۲۰	گوکا	گوگا		
۱۰۶	۹	روکس			نام مقام جہاں [illegible]
〃	۲۰	بسل	جسیل		
〃	۶	سرجنگ			نام [illegible] سنگہ
〃	۲۲	توار	تنور	तंवर	
۱۰۷	۱	جاودرا	جاوڑا		
〃	۴	آکبر	آکبر		
〃	۱۶	تبرانی	پیشانی		یعنی سانی تالاب
۱۰۸	۳	سنوود	صعود		
〃	۱۳	اسراولی	اراولی		
۱۰۹	۱۰	سپرانگان	سپاہگیان		
۱۱۰	۵	اشتغاثہ [illegible]			
〃	۱۳	تولا			نام چشمہ واقع اودیپور
〃	۱۵	یاتی	جتیی		
〃	۱۸-۱۹	گنگالے			نام جاگیر کرنوت واقع کنارہ شمالی لونی
۱۱۱	۲	راہپر	رہبر		
〃	〃	عرض	غرض		
〃	〃	او	اور		
〃	۱۰	باروی			
〃	۱۴	کوشکر	پشکر		
〃	۱۶	کمبیر	سنگھیر	[illegible]	
۱۱۲	۹	چوری	چنور		
〃	۱۲	چپلن	چارن		
۱۱۳	۲۲	اورکا	درگ		یعنی قلعہ
۱۱۴	۳	لاآیس			
〃	〃	بالا			نام قوم مارواڑی
〃	〃	بوریا			
〃	〃	سوجا	سوڈھا		نام قوم راجپوت [illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	بخط ہندی	کیفیت
۱۱۴	۲۳	صورت	سورت		
۱۱۵	۹	سرکاجتنی			
〃	۱۰	منڈلا			نام قوم سلطنت گجرات
〃	〃	مورسا			〃
〃	〃	نجیبیل	بیربل		〃
〃	〃	بالا			〃
〃	۱۱	سونترتیت			
〃	۲۰	نگرایتان	نگرٹھٹھ		
〃	〃	جنوبہ	شمال		
۱۱۷	۵	کہیر	کہیڑ		
〃	۱۰	موائل	پرواتل	बड़वा	
۱۱۰	۵	نگرهن	گاکرون	नल	
〃	۴	مروا	سوچ		
〃	۶	تخت	نجیت		
〃	۷	سید جوت	سیدراجوت		
〃	۸	سیرانو	سیرانہ		
〃	〃	جیالور	جالور		
〃	۱۲	رتوارو			موضع علاقہ سروہی
〃	۱۳	یوسالیو			〃
〃	۱۵	جیارولا	جیاوڑا		
۱۱۹	۵	پیشن اصافی			یعنے خراج خفیہ
〃	۶	بالعن لپور	پالن پور		
〃	۱۵	رہیوا	آہیوا		
〃	〃	چیپا	چانپا		
〃	۱۸	رودوات	اوداوت		
〃	〃	کہانوا			نام جاگیر قصبہ جودہا
۱۲۰	۳	تخت سنگہ	نجیت سنگہ		
〃	۷	ساروار			واقع بارہ ... اسپات
〃	〃	سارشہر	سوراشٹر		
〃	۸	اورکس			
〃	۹	اوشاوارنگ			
〃	۱۳	اومرا	اومرا		نام راجپوت
〃	۱۴	ساموہر	سلومر		
〃	۱۲	سہوجنگ			اشتباہ ...
۱۲۱	۱۴	باکر	بہاکر		نام ضلع واقع گجرات
〃	〃	جالوکی سال			〃 یا قوم 〃
〃	۱۳	جہل جہو	جہنجہنو		
〃	〃	ملوہ	پھوہ		
〃	۱۷	گوروپات	گوروہن		
〃	〃	تکنان			نام سردار چانپاوت مقتول جنگ سرپانہ
〃	۲۰	دہونڈل	ونادیل		
〃	〃	تیان لوگ	بہان لوگ		یعنے بہشت
۱۲۲	۱۹	نگر ... ریا			نام موقع جنگ ابہی سنگہ وراجہ جی سنگہ سوائی
۱۲۳	۸	کوبشری	کیشری		یعنے شاعری
〃	۱۱	نگر سرجو	نگر خودسر		
〃	۱۹	بست	بسبب		

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	بخط ہندی	کیفیت
۱۲۳	۱۹	سنوجی	سیاجی		
۱۲۴	۵	سپورپاشاہ			نام سرداران منجملہ امرایان جی سنگہ سوائی ومقابلہ ابہی سنگہ راٹہور
〃	〃	جات	جاٹ		
۱۲۵	۱۱	راٹہور	کچہواہہ		
〃	〃	کھنسانی	کھمبانی		نام فرقہ رئیس الکہ
〃	۱۳	کشنہ بلونکو			
〃	۲۲	سنگبار	سنگسار		
۱۲۷	۳	زین پوری			یعنے گروہ قوی
〃	۱۰	ابہی سنگہ	جی سنگہ		
〃	۱۲	مقام	پیام		
〃	۲۳	رنگ سولو	ایک سوار		یعنے کتاب ایکسیر فونگن
۱۲۸	۶	سوگتی	شگفتی		راجہ جی سنگہ
۳۸	۱۲	کمیبا	کشیلی		
۱۲۹	۳	تو ...	ان کو خبک		
〃	۸	امیر رئیس	امیر رئیس		یعنے رئیس امیر
〃	۱۳	حرکات لبیانہ	حرکات ...		
〃	۲۳	وسیع			
۱۳۰	۲	باک	پاک		
〃	۸	نگری	نگیڑہی		
۱۳۰	۱۰	بیہیا	ابہیا		یعنے ابہی سنگہ
〃	۲۰	ستی	سیی		
۱۳۱	۳	مارہ			
〃	۱۸	موہنیا			نام موضع جاگیر کنیشر
〃	〃	بارورہیا	مارو		نام رئیس جیہ سپاہی سنگہ
〃	〃	مشیوجی	سیاجی		ہمراہ دیا تھا ۔
۱۳۲	۶	رہیوا	آہیوا		
〃	۱۱	لوناپسی			نام مقام واقع میدان میرتا
〃	۱۳	ناگری	نگری		نام جاگیر چانپاوت
〃	۱۵	ناگیوار			خطاب رئیس چاندراوت
〃	۱۶	جسکوت			نام مقام
〃	〃	" "			
۱۳۳	۱۸	وکھتی	وکھنی		
〃	۱۹	سبوجی	سیاجی		
〃	۲۱	ماواجی	ماوداجی		
〃	〃	چتیل	پتیل		
۱۳۴	۲۲	سنوجی	سیاجی		
۱۳۵	۹	وشنو سنگہ			نام دیسی ہندو رجپوت دہلی
〃	۱۳	جودہ اور ...			یہ دو دوہا ہے
〃	〃	ووکوت تجایب			جو کرن نے
〃	〃	ارتہاپ			راجہ جی سنگہ
〃	〃	گڈریا مارا			امیر والد اور
〃	〃	دکیرا			ابہی سنگہ ماروار والیہ
〃	〃	کاپنچ مدار			کی ہجو میں لکہا ہے ۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	بخط ہندی	کیفیت
۱۳۶	۱۸	کوریا	کورم		
۱۳۷	۱۴	تباوت			
〃	۲۱	ماہدی مال ...			یعنے کاغذ حکم مراد محمد نامہ رام سنگہ راٹہور کیسیہ سے ہے
۱۳۸	۳	بامصرت	بالمغرت		
〃	۲۳	تپوت			نام جاگیر ماروار یا نام شاخ راٹہور
۱۳۹	۳	〃			
〃	۱۹	فیل سنگہ	کنول سنگہ		نام رئیس سناوت
〃	۲۰	اوت اور			
		آوت			
۱۴۰	۲	اوسکے	اوس		
〃	۶ و ۷	ان دونو سطر			
〃	۹	بابا والہ بیل			
〃	۱۱	سہت ادرنگ			
۱۴۱	۳	طاوس			نام مقام واقع ... جہان جی آیا کو ستاوہ ہے
〃	۱۳	قطہ نظر	قطع نظر		
〃	۱۶	فلودی	پہلودی		
۱۴۲	۵	مہو	مہوتا		
〃	۷	سخت	تخت		
〃	۱۶	گوخسرو	گوخرد		
۱۴۳	۹	رہیوا	آہیوا		
۱۴۴	۹	کوتاہی	کوٹہ ہے		
〃	۱۰	راسے	دہاسے		یعنے دایہ
〃	۱۱	دہابہیاسے	دہابہائی		یعنے برادر رضاعی
〃	۲۲	چھتنے	چھتے کہ		
۱۴۵	۳	زیادہ	آبادہ		
〃	۸	رہیوا	آہیوا		
〃	۱۹	قطعہ	قطع		
۱۴۶	۹ / ۱۲	رہیوا	اہیوا		
〃	۱۴	چندریش			علاقہ نیماج
〃	〃	نیماچ	نیماج		
〃	〃	ردس	رس		نام جاگیرادوات
〃	۱۶	خوش شریا	خون سرہا بہایا		
〃	〃	شونے	مہونے		
〃	۱۸	اوسکے	اوس نے		
〃	〃	کہاگیا	کہاگیا		
〃	۲۱	سبالا	سبیل		نام رئیس پوکرن
۱۴۷	۸	بسر	بسر		
〃	۲۱	مین مین	مین میں		
۱۴۸	۱	پسند	سنند		
〃	۵	نومرک			
〃	۱۵	کوپرن	پوکرن		

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	بخط ہندی	کیفیت
۱۴۰	۲۱	بلوارا	تلواڑا		
۱۴۹	۱	سوقی	سوتی		
〃	۵	سہو	بہی		
〃	۲۰	پلوتن	پاپاٹن		
۱۵۰	۱۳	لطیفت	نعمت		
〃	۱۵	بیہودی			
〃	۲۰	سنگوی	سنگی		
〃	۲۱	سپیار	پیپار		
۱۵۱	۸	چاپیڑا	چھاپوا		
〃	۱۸-۱۹	پاسبانی	پاسبان		عورت شاہزادہ نازا
〃	۱۸	دمسنہ	دیاسی		
۱۵۲	۱	ہالکی			نام مقام
〃	۲۱	سکا	سکو		
〃	۱۱	سیوالو	سیواڑہ		
〃	۱۸	اکتیس	اکتالیس		
〃	۲۳	ربہوا	آہوا		
۱۵۳	۱	بیچ	بیاج		
〃	۲	بدیا	بدبیاوان		یعنی صاحب علم
〃	〃	فریب	قریب		
〃	۳	چپاسنی	چوپاسنی		نام مقام قریب جودہ پور
〃	۸	کہتر	کہتیری		
〃	۹	اسیر	آسیر		
〃	۱۰	حب	حب		
۱۵۴	۳	بہلدرا			نام مقام
〃	۱۷	سنتا	سیاجی		
〃	۱۸	یاتی	جتی		
۱۵۵	۱	کلیہ			
〃	〃	تقتولان			
〃	۱۱	ربہوا	آہوا		
〃	۱۸	سیوجی	سیاجی		
۱۵۶	۲	گشورا	گہانی راو		
〃	۲۰	بیچ	بیاج		
۱۵۷	۱	اوسوقت	اور بوقت		
〃	۸	حسالی	خیالی		
〃	۱۰	چپاسنی	چوپاسنی		جودہ پور سے ۵ میل
〃	۱۸	دبیوندرا	دیپوندرنا		یعنی ملک چھپور
〃	۲۰	اسم	اس		
۱۵۸	۴	بری	بنری		نام بادشاہ فرانس
〃	۱۶	ورا	نیورا		
〃	۲۰	اوپاسکہ	اوپاشک		
۱۵۹	۱۰	کبیر	کہیشر		یعنی سپاہ مجموعی
〃	۱۲/۱۵	جنگ	جگت		
〃	۱۷	خالا	بہن		
〃	۱۸	خالازاد	ہمشیرہ زاد		
〃	۲۰	ہونی تاجلبہ	ہونی مجلہ		
۱۶۰	۳	رانی کی			
〃	۱۶	بیستا بوترا	چنبا دیت		نام فرقہ مشہور

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	بخط ہندی	کیفیت
۱۶۰	۱۷	کوجامن	کوجامنہ		
〃	〃	ربہوا	آہوا		
〃	۱۹	بیچ	بیاج		
〃	۲۳	بریتا	بریتاسر		
۱۶۱	۲	اوسیرا	اوشیارا		پیر واقع جودہ پور
〃	۴	پپیر	پیپاڑ		
〃	۱۸	سنگوی	سنگی		
〃	۱۱	بہوا	ہوئے		
〃	〃	کی	کرے		
۱۶۲	۹	سیپدی	سیندہی		
〃	۱۳	باشتہار	باستشناہی		
〃	〃	فلودی	پہلودی		
۱۶۳	۲	پپیر	پیپاڑ		
〃	〃	بہلاڑا	بہیلاڑا		نام علاقہ یا بلواڑ
〃	۵	اسیر	آسیر		
〃	۲۰	پیاپو	پیپلو		
〃	۲۱	اسرود	الیسرده		نام مقام قریب ٹونک الیسرده
۱۶۴	۸	نامرد	نامرد		
۱۶۵	۳	سنگوی	سنگی		
〃	〃	پشت	لشت		
〃	۱۹	نوا	ناتوان		چشمہ نمک
۱۶۶	۴	اگہی جنید	اکہی جنید		
〃	۱۰	بیچ	بیاج		
〃	۱۲/۱۳	قرار	فرار		
〃	۱۵/۱۶	جے پور	جودہ پور		
۱۶۷	۲	سونڈسیاڑ	سونڈاڑو		نام موضع قریب ناگور امیل
〃	۳	ترکین	تارکین		
〃	۱۴	سیان	یہان		
〃	۲۳	مقام بر			واقع ناگور
۱۶۸	۳	مونڈسیاڑ	مونڈواڑا		یہ دونوں گاؤں
〃	۴	کچھلواڑہ	کوچل واڑہ		راجہ مان سنگہ نے میرخان کو جاگیر دیے تھے
〃	۱۲	باپری			نام موضع جنگ بیکانیر و راجہ مان
〃	۱۵	فلودی	پہلودی		
〃	۱۳/۱۹	نوح	ناتوان		چشمہ نمک
۱۶۹	۱۶	جان	خان		
۱۷۰	۴	اسکے	اسکے کہ		
〃	۱۹	بندکرده			
		صاحب بالا			
۱۷۳	۷	کہانا	کہاتا		
〃	۱۴	گنشوار	گہانی راو		
〃	۱۸	ربہوا	آہوا		
۱۷۵	۱۶/۱۷	دوانڈل	دوانڈیل		
〃	۱۶	بیل	نیول		

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	بخط ہندی	کیفیت
۱۷۵	۲۰	سونجی	سول جی		۱
۱۷۶	۱۷	بیچ	بیاج		
〃	۲۲	ربہوا	آہوا		
۱۷۷	۵	بیچ	بیاج		
۱۷۸	۳	〃	〃		
〃	۱۰	کے	سے		
۱۸۱	۱۸	ربہوا	آہوا		
۱۸۲	۷	چیرن	چارن		
〃	۸	بہلوترا	بالوترا		
〃	۹	کیواری			
〃	۱۰	کیاسوانی			محاسل
		یعنی ترنی			
〃		تواتی	وانی		یعنی تحصیل دار
〃	۷	وہیدالو	ڈیڈوانہ		
۱۸۳	۲	بہلوترا	بالوترا		
〃	۷	تھلودا	پہلودی		
〃	۸	گوگادیوکا	گوگادیوکا		
〃	〃	تسل	تھل		
〃	۸	پرسیرا	باڑمیر		
〃	〃	کھوترا	کوٹڑا		
〃	〃	جوتن			نام پرگنہ واقع مارواڑ
〃	۱۶	ہین	مین		
۱۸۴	۲۲-۲۳	بہاوترا	بالوترا		
〃	۱/۲	سارو سرو			نام مقام واقع مارواڑ
〃	۱۸	بیکل			قسمے از زمرہ اقسام ارضی مارواڑ
〃	۲۳	کیوکسر	کیکسر		نام پرگنہ مارواڑ
۱۸۵	۲	کیاگیہون	کانٹاکیہون		قسمے از گندم (شاید کاٹھا)
〃	۸	تیرجیال			
〃	۲۱	سوکراشہ	کمراشہ		
〃	۲۲	و	وہ		
۱۸۶	۱۲	بیٹیاوارا	بہیلوارا		
〃	〃	اسیر	آسیر		
〃	۱۶	قوم کشتر	قوم کہتری		
۱۸۷	۱۳	سونی باد			نام پرگنہ مارواڑ
〃	〃	تمین محل			نام پرگنہ مارواڑ (شاید پہیل ڈال)
۱۸۸	۱۳-۱	چیرن	چارن		
〃	۱۱	بروٹیا	باروٹیا		
〃	۱۵	بیروتی	باروتی		
۱۸۹	۱۶	چیتا			
〃	۱۸	بہلوترا	بالوترا		
۱۹۱	۲	کنش کری			
〃	۱۰	رہے	بہی		
〃	۱۶	بیروتی	باروتی		

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	نجط ہندی	کیفیت
195	5	کوہلیا			نام محال جودھپور
"	9	بہلوترا	بالوترا		
"	10	فلودا	پھلودی		
"	13	دہانی	دانی		تحصیلدار
196	1	نوواہ	نانوا	नावा	
"	12	نخل	نگل		
"	22	فلودا	پھلودی		
"	"	نووا	نانوا		
197	3	سنگوری	سانگی		
198	10	نیمج	نیماج		
"	13	گنگیرا	گمانی ادا		
"	14	کیمپو			جاگیر
"	"	پاکیم سر	اکشاسر		کرسوت
"	16	کھیچڑلا	بیچڑلا		جاگیر بیٹھی
"	18	کوجان	کوجاسر		
"	19	کمارگی دیا			جاگیر قوم جودھا
"	21	کماوا			" اوداوت
"	22	ابوہ			جاگیر بیٹھی
199	2	بگھوری			جاگیر کونیاوت
"	4	مفتری			" میرتیا
"	5	مروت			" اوداوت
"	6	رواٹ			" کونپاوت
"	7	چاہبر			" جودھا
"	9	کاٹوناکالاف			" چانپاوت
"	10	ہرسولا			
"	11	دگوود			
"	12	کاٹوناخورد			
"	15	کنٹورا	کوٹڑا		
200	3و4و5	جیت	جیٹ		علاقہ جات شروع تاریخ بیکانیر
		جیت			
"	10	کنندل	کاندل		
"	"	نورن کرن	نون کرن		
"	14	پونیا			
201	5	بیداوتی			
"	10	کنندل	کاندل		
"	"	شیہوجی	سیاجی		
"	13	قوم ہجوا	قوم سوبل		
"	18	جنگلو			جہاں پہلی سانکلا آباد تھے
201	21	کورمدیسر			علاقہ بیکانیر
202	9	تابل	قابل		
203	9و10	اسیاع			
"	13	حلیہ	حلہ		
"	20	پونیا			
"	2	گوڈوارا	گوداوارا		مقامات قیام باشندگان
"	21	شیروال			قبل از عملداری
"	22	ساماں			راٹھوران بلک
"	"	جوہیا			بیکانیر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	نجط ہندی	کیفیت
203	23	الف د			
204	1	جیب	جیٹ		
"	4	کماریتیا		یہ سب علاقہ جات و گاؤں کے ... بیکانیر کی ... [illegible]	علاقہ بیکانیر
"	"	موبلا			
"	7	بہاوران			
"	"	سیدمونہ			
"	8	داوریوہ			
"	"	سانگو			
"	9	بورکوہ			
"	10	کوہی بائے			
"	11	نکبانو			
"	"	مہاجن			
"	"	بیپ سر			
"	12	راوت سر	راوتسر		
"	"	بیرم سر	بریدہ سر		
"	"	داندوسر			
"		کنڈائی			
"	13	کیچہ ہوگ			
"	"	بوجاوڑس			
"	"	سوامی			
"	"	بادنو			
"	14	سرسیلا			
"	15	پورنرسر	پورن سر		
"	"	گومیسر کالا	[illegible]		
"	"	شیخ	شیخسر		
"	16	گریسی سر	گریسی سر		
"		غیرسیاہی			
"		رنگی سر			
"		کالو			
"	19	مال قلعہ			
"	"	راجاسر	راج سر		
"	"	ستاسر			
"	20	چیترگڈہ	چھترگڈہ		
"		رنڈی سر			
"		بیٹ نوکہ			
"	21	چابر			
"	"	سانوندرا			
"	23	چارواس			
		بیداسر			
		لاونو			
	11	جت	جیٹ		
206	3	زوینا			نام قصبہ
"	22	یہ شہرکام	اس شہرکا		
"	"	یوناویا			نام قدیم کرنے مانا
					کلدیسی قوم جیٹ
"	23	جاکنی	جوکنی		
207	3	بایتیرا	بایوتی		
"	10	ہرونی	باروتی		
"	14	میرانتایش	نیرانتاپسر		

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	نجط ہندی	کیفیت
208	12/14	سرواپال			نام مقام زمانہ قدیم جہاں بیکانیر ...
"	18	پرہین	پرہنین		
"	19	15، 1 15	15 16 15		
209	2-9	کنندل	کاندل		نام جاگیر علاقہ بیکانیر
"	14	مہاجن			
"	19	ہیشپال	آسپال		
"	"	تاربوٹ			نام ضلع "
"	"	گرنشیا	گرکیا		
210	8	حیب	جیٹ		
211	6	پاتنین	پاٹنین		
"	6	ہاکرا			نام دریا بیکانیر
"	10	بیکیر	بیکر		
"	22	مین	(دس)		
213	16	ہردتی	ہاروتی		
"	22	کشتوری	کیبری		
214	1	اوونا	اوڈونی		
"	8	کیلا			نام علاقہ جات مفتوحہ راجہ بیکانیر از راج جیسلمیر
"	"	زنیر			
"	"	ستاسر			
"		بنی پور			
"		موتانی			
"	23	جیلیتی	جیسلای		
215	5	دیگر	دیگر		
"	13	نوہر			نام قلعہ علاقہ بیکانیر
"	14	بورکرکو			نام علاقہ "
216	2-3-4	نیروار	شرور		نام قصبہ ...
"	18	بیگیسو			
217	3	چیبانی			قلعہ متصل بہادرپور
"	9	شبوارہ			علاقہ بہادرپور
"	18	نہین	مین		
218	8	جاروہ			جاگیرات بیکانیر
"	9	بھیسر			
"	11	جنگلو			
"	11	بٹ نوک			
"	23	چیترموٹو			پسر دیوان راجہ سورت سنگھ جو سردار فوج بیکانیر لشکرکشی بہادر ...
219	2	کتاسر			نام جاگیرات بیکانیر
"	"	کیلی			
"	16	راتیا			نام مقام
220	5	کنڈیلی			نام " جاگیر
221	18	لادنو			"
222	8	شنل اولاد			
"	19	جیوسرا	جیوپڑ		نام قوم
"	21	لپ بیٹی			
223	16	رتیا			نام مندھو سیہارت علاقہ بیکانیر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	بخط ہندی	کیفیت
۲۳۳	۳۰	راجپ	رانگھڑ		
۲۳۳	۱۹	ولسن موکمہ	ولیس فوک		نام علاقہ
〃	۲۰	ستشال			〃
۲۳۵	۸	بین سایبی	تین سیبی		
〃	۲۳،۹	جیرن	چارن		
۲۳۶	۵	چودری			نام اقوام
〃	〃	تقاوری			
〃	۲۲	ستنی	شنشی		یعنی نشیلی اشیا
۲۳۷	۴	الگب	انگشتر		
〃	۱۲	قطعو نظر	قطع نظر		
۲۳۸	۲۰	سہورت			نام اشیا علاقہ بیکانیر
〃	〃	پیرو			
〃	〃	پیرارو			
〃	〃	لسیولی			
۲۳۹	۴	کمرال سیری			
〃	〃	کہیرا	کھیجرا		
〃	۳	جیالو	جال		
〃	۵	روہیرا			نام درخت
۲۳۰	۹	ولس لوکمہ	ولیس لوک		نام علاقہ بیکانیر
۲۳۱	۱۳	لسیپا			نام مقام حدود ستلج
〃	۱۶	کولاتہ			نام مقام علاقہ بیکانیر
۲۳۲	۷	ایک	اس		
〃	۱۰	ہروتی	باروتی		
〃	۱۲	پانتی	پانی		
۲۳۳	۹	کتولاستھ			بیان سلسلہ ہوتا ہے
〃	۱۸	سیتی			یعنی محصول قلبہ
۲۳۴	۱۳	جایداد	جاندار		
۲۳۵	۱۳	پیستی			محصول قلبہ
〃	۱۴	کے	نے		
۲۳۶	۹	دہتوری			محصول جو ہر سال ہیت لیا جاتا
〃	۱۰	استیاگانی			نام قوم
〃	〃	بنی وال			ضلع گوکمتی [illegible]
۲۳۷	۱۱۵	چیرا			
۲۳۸	۲۰	جیانو			
〃	۲۱	باسئے			
〃	۲۳	سادو			
۲۳۹	۵	ساہو مروہ			[illegible] علاقہ بیکانیر
〃	۶	بیرسر			
〃	۷	تیاندیہ			
〃	۸	کستر			
〃	۹	کوٹ چہوں			
〃	۱۰	نیمیاجی			
〃	۱۱	سیدسوکسر			
〃	۱۲	کرمی پورا			
〃	۱۳	بیہاسر			
〃	۱۸	بیہاوسیر			
〃	۲۲	رافیسر			

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	بخط ہندی	کیفیت
۲۴۴	۳	بنی روتی			نام فرقہ
〃	۸	مارلوتہ	تارنوت		
〃	۱۳	کرہیڑیار	کراڑیوان		نام جاگیردار بیان سرکار بیکانیر
〃	۲۳	نکوشیر سنگہ	نکسیر سنگہ		〃 〃 رانیسر
۲۴۵	۳	دنگیرا			
〃	۱۱	بنیچم ادیک			
〃	۱۲	کرپالا			
〃	۱۳	سوریرا			
〃	۱۴	رنیسر			نام دیہات جاگیرداری بیکانیر
〃	۱۵	نوکہو			
〃	۱۸	ہدیلا			
〃	۲۰	سارونڈا			
〃	۲۱	کودسو			
〃	۲۲	شنیا			
۲۴۱	۶	دیوارا	دیوسیھو		
〃	〃	بینین و دیچن سنگہ	پیشن و جیت سنگہ		
〃	۹	بٹیین	پلیشن		
〃	۱۴	توم جبت	قوم جبت		
〃	۱۵	رادیج			نام راجہ [illegible]
۲۴۲	۴	فتح	فتحہ		
〃	۱۲	کی	نے		
۲۴۴	۷	سجاوت	سجان		
〃	۸	رنیا			مسکن [illegible] رئیس سابق [illegible]
۲۴۵	۳	اوج	اچیہ	उच	
〃	〃	سک	ریگ		
〃	۵	سووا	سوڈیلو		
〃	۱۳	سپرا	نیہواٹ		
۲۴۶	۱	راجبر	رانگھڑ		
〃	〃	صحرائے			قوم جنگلی علاقہ بیکانیر
〃	〃	سنگونیا			〃
〃	〃	سودا	سوڈیا		
〃	۱۱	رانی بنیا			نام قصبات و دیہات واقع راج بیکانیر
〃	〃	کالی بنگ			
〃	۱۳	ماروت	مروٹ		
〃	〃	گکلوارا			
〃	〃	بنی			
〃	〃	ماتک کہر			
〃	〃	سہامی			
〃	〃	گوری والا			
〃	۱۳	کلدپراتی			
〃	۱۹	لوروواسی			
〃	۲۱	شدہ رائے	سلدلاج		
〃	〃	اودیاوت	اُدیاوت		

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	بخط ہندی	کیفیت
۲۴۶	۲۱	وبنارا	دنارہ		
		شروع تواریخ جیسلمیر			
۲۴۷	۹،۷	ناب	نابہہ		
〃	۹	کمپرا			نام
〃	۸	ہیرا			
〃	۱۳	توار	تنور	तंवर	
〃	۱۵	جنبہ			نام [illegible] جیسلمیر
۲۴۸	۱۳	〃	〃		〃
〃	۳	سوریرا			〃
〃	۶	بہورسا			نام قوم [illegible] سابق
〃	〃	جیت	جبٹ		
〃	۶	مستطیرت			
〃	۹	تہانگولی	تہانوٹ		نام شہر
〃	۹	قوم پڑہ	براہ		
〃	〃	ریتہالی	سرتشل		
〃	۱۶	آپ	اب		
〃	۲۳	کنتذ	کنوٹ		
۲۴۹	۲۰	کاب			قوم وحشی [illegible] سوراشٹر
〃	۱۲	میہو	منو		[illegible]
〃	۱۳	پاشرک			
〃	〃	ہوورس			
〃	〃	ڈرادر			
〃	〃	کیموچ			
〃	〃	ساک	ٹک		
〃	〃	پادراس			
〃	〃	سلاوا	بلیٹو		
〃	〃	چنیا			
〃	〃	سرات			
〃	〃	وراد			
〃	۱۳	کہوسا	کہس		
〃	۱۵	ناس نورد	تبتس	नहूश	نام [illegible] حیات
〃	۲۲	ساداسٹر	سوراشٹر		
۲۵۰	۱۱	قوم کاب	〃		نام قوم وحشی [illegible]
۲۵۱	۱۶،۲۳	میتھو	مثو		
〃	۶	رنون	رنلوت		
〃	۹	ہیرا	بیہٹر	बेहड़	
〃	۱۲	ساکادیپ			نام موسوم اعلیٰ ساکنان ساکادیپ
〃	۱۶	بیپا			
〃	۱۶	ساکس ور			خطاب 〃 〃
〃	〃	جایت			نام پسران [illegible] ساکادیپ [illegible] اگنی پوران
〃	۱۳	منی جیپ			
〃	〃	اوتر			
〃	〃	وبیک			
〃	〃	وردم			

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	ضبط ہندی	کیفیت
[illegible]	۱۵	[illegible]			
〃	〃	[illegible]			نام عام کاکان سیاکا بموجب اگنی پوران
〃	〃	[illegible]			
〃	〃	[illegible]			
〃	〃	[illegible]			
〃	〃	[illegible]			
		[illegible]			[illegible]
〃	۲۲	[illegible]			
〃	۲۲	[illegible]	[illegible]		
۲۵۴	۲	انوت	تانوت		مقامات علاقہ جیسلمیر
〃	〃	دراول	دیراول		
〃	〃	نوورروا	لودروا		
[illegible]	۲	جاپاسیونی	جامبوتی		نام ... سیکہ ... جی
〃	۷	ساسیا	ساسیب		نام ...
〃	۱۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
		[illegible]	[illegible]		
		[illegible]	[illegible]	[illegible]	
	[illegible]	[illegible]			نام پسر ... جی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۲۵۴	۱۴-۱۵	بیسلا	بیسلہ		
۲۵۵	۲	ونانک	[illegible]		
〃	۳	بستانی	بستنل		
〃	۱۱	رعیہ			
〃	۲۰	کاسین			نام راجہ جیسلمیر / نام ناک
〃	〃	[illegible]	[illegible]		
〃	۲۱	[illegible]	[illegible]		بیٹے یزدان
〃	۲۶	نباز	حجاج		نام حاکم خراسان در عہد عبدالملک خلیفہ شام
〃	۱۴	شتہ	شت		
〃	۱۴	مغیرا	مغیرہ		
〃	〃	موبیل	مہلب		نام والد مغیرہ
۲۵۶	۱۳	[illegible]			تاریخ ... تواریخ جیسلمیر
〃	〃	بالکرنی			
۲۵۹	۱۵	سندیو	سوہدیو		
〃	۱۹	ساکہا	ساکا		
۲۶۰	۲	بلند			
〃	〃	ریالو			
〃	۹	[illegible]			
〃	〃	لیکیہ			
〃	〃	[illegible]			
〃	〃	نیاب			
〃	۲۰	نوار	تونوہ		
۲۶۱	۱	منیہ			
〃	۳	کولعبر			
〃	〃	جنج			
〃	〃	[illegible]			
〃	〃	[illegible]			

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	ضبط ہندی	کیفیت
۲۶۱	۴	ریچہ			نام پسران راجہ جیسلمیر
〃	۵	نگریو			
〃	〃	جکیتو			نام پسر سہوبتی
〃	۱۶	ھدو	ہدو		نام اصلی چنگیز خان
〃	۲۳	تمغن	تموچین		
۲۶۲	۲	سموہ			نام پسر جیج
[illegible]	۳	سسوراو			نام پسر منہہو
〃	۱۰	[illegible]			نام پسر منگل راو
〃	〃	[illegible]			
〃	۲۳	ساورک	سارن		
۲۶۴	۱	سیعل			نام پسران منگل راو
〃	〃	کیعولا			
〃	۲۴	تاک	ٹانک	टांक	
۲۶۵	۶	پیرا	پیڑہ		
〃	۶	سعودا	سنوڈیا		
〃	〃	سوور			
〃	〃	راجپوت			
〃	۷	لوورروا	لودروا		نام مقام علاقہ جیسلمیر
〃	۱۰	[illegible]			
〃	۱۱	[illegible]			نام ... راو
〃	۲۰	لودموا			نام پسر سوالراج بن مغظم راو
〃	〃	چورتیہ			
〃	۲۱	کولرو			نام پسر منوولد ناجیپال
〃	〃	کہنکر	گھنگار	खंगार	خطاب راجگان گرنار
۲۶۶	۴	الاسی	انسی	[illegible]	
〃	〃	سایشترا	سوراشٹر		
〃	۱۲-۱۳	کہنگار	گھنگار	खंगार	
〃	۱۶	سہرس	مہرس		نام راجہ سندھ
〃	۲۲	بیکہر	بیکر		
〃	〃	مانسورا	منصور		نام گروہ مذہبی جسکو عمر نے سندھ میں قائم کیا تھا
۲۶۷	۹	ٹہری	ٹہری		
〃	۱۱	مارونتھالی	مرو ستھل		
〃	۱۴	سرسر	سرسیر		
۲۶۸	۹	سندسانا			نام خاندان ...
〃	۴	سانا			نام شورش اسکے خاندان مذکور واقع سندھ
〃	۱۱	[illegible]			
〃	۱۵	اب	آب		
۲۶۹	۳	سہرا	سیٹھر		
〃	۱۰	لانگا	لنگاہ		نام قوم ساکن سندھ ...
[illegible]	[illegible]	[illegible]			

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	ضبط ہندی	کیفیت
۲۶۹	۱۳	قبل	قتل		
〃	〃	تقریب	تعقیب		
〃	۱۵	بوتایان			نام مقام
۲۷۰	۳	کھی			〃
〃	〃	راول موتہ			نام راجہ جیسلمیر
〃	۴	بجیرا			〃
〃	۵	پاپنیشی			
〃	۶	[illegible]			نام ...
〃	۷	علاقہ کہر			
〃	۹	سعودا	سوڈھا		
۲۷۱	۱۲	اوپی رائے			
〃	〃	جینسر			نام پسران کیہر راجہ قوم بھاٹی
〃	〃	کافرتیہ			
〃	〃	تھایم			
〃	۱۱	وودی			نام قوم
〃	۱۳	سورتا			
〃	〃	سیسی			نام پسران اوپی رائے
〃	〃	حالکو			
〃	۱۴	سرالہ			نام قوم
〃	۱۶	کوتراجاج	براہ گوتراجار		
۲۷۲	۱	[illegible]			نام قوم سکنہ سندھ
〃	۹	بوتا			〃
〃	۱۰	تکمیر			
〃	〃	جی تنگ			نام پسران تنو
〃	〃	الن			
〃	〃	راکیچو			
〃	〃	منافہ			نام پسر تکمیر
〃	۱۱	دسولا			نام پسرگان تکمیر
〃	〃	دکاو			
〃	۱۳	[illegible]	[illegible]		
〃	〃	وانگس	ڈوانگس		
〃	۱۵	بیتہ	بہٹ		نام دریا واقع پنجاب
〃	۱۹	بیہیرا	بہیرا		
〃	۱۹	تاتی لنگیر	ماتی لنگر		نام شخصے از قوم لنگا
〃	〃	دریای ...	دریائے ...		
〃	〃	کورک کوتی			غار واقع بکیرم متصل دریائے سندھ
۲۷۳	۱	بکورسوتر			نام فرقہ از قوم مہاجن
〃	۲	جی تنگ			نام پسر تنو
〃	۴	سادوتی			
〃	〃	[illegible]			نام پسران الن
〃	〃	[illegible]	[illegible]	रेवाडी	[illegible]
〃	۱۰	[illegible]			[illegible]
〃	۱۳	لانگا	لنگاہ		[illegible]
۲۷۴	۸	والد	والدہ		
〃	۱۴	[illegible]	مسترد		
〃	۱۶	[illegible]	[illegible]		
〃	〃	[illegible]	[illegible]		[illegible]

[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	خط ہندی	کیفیت
۲۷۶	۱۹	الاک الک	الگھہ الگھہ		
۲۷۷	۲۳	رای ہیرا	رای سہرا		
۲۷۸	۴	سیوا	سیوری		
〃	۹	رای سعرا	رای سہرا		
〃	۱۶	لوورا			نام قوم راجپوت
〃	〃	پیوروا			نام دارالریاست
[illegible]	[illegible]	[illegible]			قوم مذکور
[illegible]	۲۳	رنگری	دہانگری		
[illegible]	[illegible]	[illegible]			[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]			[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]			[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]			[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	پانسہ	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]			
〃	۳	دوساج			
〃	〃	سنگسہ			
〃	〃	پالی راو			نام پسران ہیرا
〃	۹	زکھو			
〃	〃	مان لیاو			
〃	۱۰	سجاایکر			نام پسر سنگ
〃	〃	بلا			نام پسر شاہ الیہ
〃	۱۳	پالی راو			[illegible]
〃	〃	پانسیو			نام پسر پالی راو
〃	〃	مانڈت			
〃	۷	تولس			نام پسر [illegible]
〃	۱۵	دیبی جبال			نام مقام
〃	۱۸	۱۱۵۵	۱۰۵۵		
〃	۲۱	سہیرا	بہیٹر		
۲۸۴	۲	کرتاتھ			نام مقام متصل ناگور
〃	〃	جبدہ			نام سردار [illegible]
〃	۵	کھیر			نام علاقہ تیار واڑ
〃	۶	دلیوداری	دلیوادباری	[illegible]	
〃	۷	دوساج			نام راجہ جیسلمیر
〃	۹	سووا	سوڑہا		
〃	۱۳	والہ	گجرات والہ		
۲۸۵	۳	دہوال	دہول	धवल	
〃	〃	اویاوٹ	اودیاوٹ		
〃	۸	راہبر			نام پسر بیجی راج
〃	۹	نشتسی			نام پسر راہبر
〃	〃	ٹیکسی			
〃	۲۰	چورا	چاوڑا		
〃	۲۱	تووار	تونور	तंवर	
۲۸۶	۱۳	بنکوہ	بھکر		

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	خط ہندی	کیفیت
۲۸۵	۲۱	بہایت	بہرت		
۲۸۶	۵	سوول			نام شخصی از نسل بامہو
〃	۶	پتیا راجپوت			نام قوم راجپوت
					سکنہ قدیم شدہ
〃	〃	کہادال			نام علاقہ لودروا
〃	۵	کہدال			
۲۸۸	۲	لاکہریت			نام جانشین جایچدیو
〃	۳	رانگ دیو			نام راجہ جیسلمیر
۲۸۹	۱۲	[illegible]			نام پسران بالنا بن جیل
〃	۱۰	لانگا	[illegible]		
〃	〃	لالا	[illegible]		نام قوم
[illegible]	[illegible]	[illegible]			[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]			[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]			نام راجہ بہاٹی
[illegible]	[illegible]	[illegible]			[illegible]
۲۹۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]		[illegible]
〃	〃	[illegible]			[illegible]
〃	۹	راٹا	[illegible]		
〃	〃	بہوتر	بالوترا		
〃	۱۰	چادو	جہاڈو		نام راجہ [illegible]
〃	〃	کہدو	[illegible]		
〃	۱۱	کوٹ	کوٹ		یعنی قوم
〃	〃	کل	کل		یعنی خاندان
〃	۲۲	وبت			نام علاقہ امرکوٹ
〃	۱۳ ۱۴	امراو سوہرا	[illegible]		نام قوم راجپوت
					سالن ستدہ
〃	۲۱	چورا			نام شہر متصل راجپوت
					قدیم امرکوٹ
〃	〃	ارمسی	[illegible]		
〃	〃	ہن	[illegible]		
۲۹۲	۲	سونگراوار	سونگیرا راو		یعنی سردار قوم سونگیرا
〃	۸	لاکسی			نام پسر چیت سی
					[illegible]
〃	〃	رینگ دیو			نام پسر لاکسی
〃	〃	سانتہ رنگ			نام راجہ قوم کہرل
〃	〃	کہرل			قدیم قوم راجپوت
〃	۹	تھوری			
〃	۱۶	بارہ			نام علاقہ جیسلمیر
〃	۱۸	جنگھن			نام پسر راول
					دیوراج
〃	۱۸	کمبوہین			نام راجہ سمود
〃	۲۰	بیکر	بہکر		
۲۹۳	۱۸	کہدال			نام علاقہ پاکستان
					علاقہ مذکور
〃	〃	بہرمیر			
〃	〃	دیات			

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	خط ہندی	کیفیت
۲۹۳	۲۱	کہجرا	کہیجڑا		
〃	۲۳	اعلے	علا		یعنی علاؤالدین خلجی
۲۹۵	۱۰	جوہار	جوہر		
۲۹۶	۱۱	مہوو			علاقہ تیار واڑ
〃	۱۵	قوم بہید			
〃	۱۸	بیم لادی	جلادیی		
〃	۱۹	راونیگ			نام راجہ جیسلمیر
〃	۲۰	ایبی	ابی		[illegible]
〃	۱۳	واہیا	دہنیا		
〃	〃	[illegible]			
〃	۲۲	لانگا	لنگاہ		
〃	〃	[illegible]			[illegible]
〃	〃	[illegible]			[illegible]
〃	〃	[illegible]			
〃	۳	[illegible]			
[illegible]	[illegible]	[illegible]			
〃	[illegible]	[illegible]	لنگاہ		[illegible]
〃	۱۱	مل شاہ			[illegible]
〃	۱۸	شاہ بیو			
〃	〃	[illegible]			
۲۹۸	[illegible]	لنبہ			[illegible]
۲۹۹	۱۹	ناکلاییت			[illegible]
〃	〃	سالہبی			[illegible]
۳۰۰	۳	ناہر	ناہر		[illegible]
〃	۱۴	ٹھگاروت	ٹھاکرون		
〃	۱۴	[illegible]			[illegible]
۳۰۱	۳	لیدگل	پوگل		
〃	〃	اروت	مہروٹ		علاقہ پوگل
〃	۵	واسیا	دہنیا		
〃	۶	اگرہ			نام قلعہ [illegible]
〃	〃	ناگرور			
〃	۸	تنقانگا	لنگاہ		
〃	۹	قوم چابل			
〃	۱۱	ماچا دوالا			نام خاندان
〃	۲۲	ساسیا	سامت	सामन्त	نام پسر ارشنجی
۳۰۲	۱۳ ۱۴	〃	〃		
〃	۱۴	سیاباہ	سامب		
〃	۱۸	سنوسنا			
〃	〃	پاسوہرا			
〃	۲۰	تہے	بہی		
۳۰۳	۳	جلہ	جلہ		
〃	۴	بریجنگ			نام راشور قابض سانلمیر
۳۰۴	۱۳	جودو	جدہ		
〃	۱۹	قوم جودو			

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	ہندی	کیفیت
۳۰۵	۷	رٹھو			نام پسر چہارم چاچک دیو
〃	〃	سوراج دیپی	سورج دیبی		
۳۰۸	۸	ٹیکادوار			یعنی نوچ کشتی
〃	۱۴/۱۵	بہبیر	باڑبیر		
〃	۱۴	فلودی	پہلودی		
۳۰۹	۳-۴	قلعہ دیواس			علاقہ جیسلمیر
〃	۱۶	فلودی	پہلودی		
〃	۲۲	کلائیہسی			نام پسر بالدیو ولد لونکرن راجہ جیسلمیر
۳۰۹	۵	اسیر	اسیر		
〃	۹	کمباوت	کمبناوت		
〃	۱۴	کوتورا	کوڑا		
〃	۱۱	ٹیکادوار			نام یعنی نوچ کشتی
۳۱۰	۹، ۱۱	کنڈوٹ	کانڈبوت		
〃	۶	شہد چہو			واقع سرحد بیکانیر
〃	۱۶	کوتور	کوڑا		
〃	۲۳	برسیر	باڑبیر		
〃	۰	فلودی	پہلودی		
۳۱۲	۵	کودرالیت			از نسل بہاٹی
〃	۱۰	مہیجا			نام قوم راجپوت راٹھور
〃	۱۹	سودہرم	سوم دہرم		یعنی نکھالی
۳۱۳	۱	بارو			جاگیر علاقہ جیسلمیر
〃	۱۰	کوتورا	کوڑا		
۳۱۶	۹	بارو	بارو		نام جاگیرات جیسلمیر
〃	〃	ڈانگری			
〃	۲	کنیرو	کانیڑا		علاقہ بالوترا
〃	۰	بھلوترا	بالوترا		
〃	۲۱	بجوراپیے	دہجوراہی		نام مقام سرحد بیکانیر جیسلمیر
۳۱۸	۱۲	دوری بکیر	دوڑی بیکانیر		
۳۱۹	۱	کوتورا	کوڑا		
〃	۲	فلودی	پہلودی		
۳۲۸	۴	پوہر			قومی از بہاٹی
〃	〃	تیز ملوت	تیج ملوت		
〃	۱۱	بارہ	بارو		نام علاقہ
۳۲۸	۵	〃	〃		〃
〃	〃	نوکیا	نوک		
۳۲۹	۱۲	تمرد	تکرو		سلسلہ کوہ واقع جیسلمیر
〃	۱۴	کنولاسیر	کنولسر		
〃	۱۵	دہنی	والی		یعنی دار و مدار سائر
〃	۱۹	دول			
〃	۲۰	سکیانی			
۳۳۰	۱۱	پشیت	پشیت	[illegible]	یعنی جاگیر واقع [illegible]
〃	۱۳	سیرسرو			
〃	۱۴	سیجنا			
〃	۱۵	کنکوری			
〃	۱۶	کاپا			
〃	۱۷	کولیارو			

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	ہندی	کیفیت
۳۳۲	۱۸	ستوہ			[illegible]
〃	۹	جیجیانی			
〃	۲۱	بہاپ			
〃	۲۲	بلانا			
۳۳۳	۲	سنتیاسو			
〃	۴	جان			
〃	۵	لوہارکی			
〃	۶	نوانگلا			
〃	۷	داتھی			
〃	۸	بجوراہے	وبجوراہی		
〃	۹	مشاتی			
۳۳۴	۱	لوار			نام موضع واقع سرحد مارواڑ و جیسلمیر
〃	〃	روئی	روہی	रूही	یعنی تہل
〃	۵	نگرو	نگرہ		سلسلہ کوہ
〃	۸	چوہٹن			
〃	۱۲	فلودی	پہلودی	फलोदी	
〃	۱۴	گریالا			نام مقام جیسلمیر
〃	۱۹	اوجیہ			یعنی مکانات کو رنگتی ہیں
〃	۲۳	بہورت	بہرٹ	भुरट	
۳۳۴	۶	کنوادسر	کنودسر		
〃	۱۷	بیج	بیج		
۳۳۵	۲	بیکیر	بیکنیر	भकर	
〃	〃	اوح	اوچ	उच्च	
۳۳۶	۱۰	سکامنڈی			جانب جنوب علاج جیسلمیر مین آتا ہے واقع سوراشٹر و لیس دیالی تہانا
۳۴۰	۱۰	پالی تہا			
〃	۱۲	سارشتر	سوراشٹر		
۳۴۱	۲	دول			
〃	〃	مثیر			
〃	۸	منیو	منو		
〃	۱۲	پوکرن بہرن	پوکرنا بہرن		
۳۴۲	۵	سوانچی			نام علاقجات مارواڑ
〃	〃	محولا			
〃	〃	مورسین			
〃	〃	مین مل			
〃	〃	بہالوتر	بالوترا		
〃	۶	تروریج تل			
〃	〃	بالنباناتہ	بے ناتہ		نام مقامات ریگستان [illegible]
〃	〃	کہنرسر			
〃	〃	جوناموڑ			
〃	〃	کوسا			
〃	۷	مارستھالی	مرستھل		
۳۴۳	۱۲	〃	〃		
〃	۱۴	ستھالی	ستھل		

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	ہندی	کیفیت
۳۴۴	۱۸	کاورتہل			واقع ریگستان مارواڑ سندہ
۳۴۵	۱-۲	اراولی	اربلی		
〃	۱۸	قلعہ	قلع		
〃	۲۱/۲۲	کہرالو			نام علاقجات واقع ریگستان مارواڑ
〃	〃	پارکر	پارکر		
〃	۲۱، ۲۲، ۲۳	چوتن			
〃	۱۹/۲۱	لودروا	لودروا		
۳۴۶	۶	اراولی	اربلی		
〃	۹	کنکوت	کانوڑ		دہلی سے ۵۰ میل
〃	۸-۱۱	کنود			
〃	۱۷	سنکلنا	سنکمانہ		نام علاقہ مارواڑ واقع سندہ
۳۴۷	۱۸	سیوانچی			
۳۴۸	۱	ویراباہ			
〃	〃	ظالم	حاکم		
〃	۳	سودرا	سودھر		
〃	۱۷	راجبر	رانگہڑ		قوم ساکن صحرای سندھ
〃	〃	منگونیا			
〃	〃	تہیاپادا			نام علاقہ صحرائی
〃	۱۸	جہانون			
۳۴۹	۹/۱۰	ناہ یاباوا	بہا		یعنی چشمہ و صحرا در زبان سندھ
〃	۱۲	یاوراج			
〃	۱۳	پاررارتروی			
		پادہی			یعنی تالاب وغیرہ
〃	۱۵	وی پادہی			یعنی تالاب آب باران
〃	۱۷	دہی			پانی جمع رہتا ہے
۳۵۰	۱۳	بلہر			نام ضلع
〃	۲۳	وسنا	بسنا		
〃	〃	واسی	باسی		
〃	〃	ناواس	پاباس		
۳۵۱	۳	بیکیر	بیکنیر		
〃	۵	فریرا			نام دریاے مارواڑ
〃	〃	سیگنرا	سینگڑا		
〃	۱۰	رائج سوئی			نام حصہ شرقی دریائے لونی
〃	۱۱	پارکہا			〃 مغربی 〃 〃
〃	۱۲	ملک چیلانی			واقع مارواڑ
〃	۱۵	بیمین			نام چشمہ جو لونی سے پیدا ہوا ہے
〃	۱۳/۱۴	اراہیا			
۳۵۲	۱۴	سوکری	سوگری		نام دریاے مارواڑ
۳۵۳	۳	سروئی	[illegible]		
〃	۶	تالہا			
〃	۳	طوفی	بکلانی		فرقہ از قوم چوہان
〃	۱۹	شیوجی	شیاجی		
〃	۹-۱۴	ناتی ناتہ	علی ناتہ		نام دیوتا واقع جالور و منڈور
〃	۱۳	دلوتیامالی	〃		
〃	۱۴/۱۵	جالندہر	جالندر		نام شہر
〃	۱۳	جہالندر	جلندرناتہ		

[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	نجط ہندی	کیفیت
354	8	جوناچرتن			واقع مارواڑ
354	1	چتیل داتو			سکن قوم منگوڑا
"	3	سواکی			"
"	"	بنیل			"
"	-	سوکرین	سکریت		"
"	12	جبان	جال		"
"	15	سوانو	سیوانہ		
"	16	پل	پول		"
"	"	بالپیل			نام مردواخ جالور
350	5	یانی	جتی		"
"	16	سوگری	سوگری		
"	22	سیوالو	سیوانہ		
"	24	پچولا			علاقہ جالور
352	24	بیرنپال			علاقہ مارواڑ
"	10	نگریارکا			نام شہر
"	15	پالی	پالی	पाली	واقع گوڈوار
"	16	سوتی			واقع لونی
"	17	سیوانجی			"
353	3	سہاگوتا	پالوترا		
"	[illegible]	مانکناتھ	سے ناتھ		
"	7	درونرا			
"	"	اسکے	اسیلے		
"	"	سوطم شیو			
"	[illegible]	اندروانی	اندروانی		
"	"	پرکار	پٹکار		
"	22	پپول سوند	پیپلسوند		
[illegible]	[illegible]	[illegible]			

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	نجط ہندی	کیفیت
362	2	اوررحم	اوپررحم		
"	6	تہراو	تہراو		
"	9	تپیں			
"	"	اوپرسوم	اوپرسوم		
"	"	کاتھل	کاتھل		
"	9	سوما	سوڑیا		
"	"	سومرتا	سومرتا		
"	11	ویراباہ			
363	3	بنسیل دیو	بیسلدیو		
364	7	سوی			
"	"	باہ			
"	"	دسری دہر			
"	"	بیوتی کانک			
"	9	چتیلدداتو			
"	14	کونیاری			
365	1	ویراباہ			
"	4	باپا راج			
"	19	لوہ	کوہ		
366	17	چتیل	چتیل		
367	11	پہار	پہار		
"	21	قوم تپیل	قوم تپیل		
368	1	ریاتی	ریاتی		
"	2	وہاٹ			
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	نجط بندی	کیفیت
373	11	سورا	سوڑیا		
"	4	کیمہ	کاکڑ		نام علاقہ الریاست
"	13	یاتہ	ویاتہ		جیونیاران مخاطب
"	22	پورا	پنجاب		
381	4	سہرسی	مہرسی		
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	بخط ہندی	کیفیت
۲۷۹	۲۱	بناگہہ			یہ اقوام صحرائی سندھ و مارواڑ میں بیسیار بیکانیر میں آباد ہیں
〃	〃	سیاک			
〃	〃	پوٹیا			
۲۸۰	〃	ترت	جٹ		
〃	〃	اوڈرا	اومر		
〃	〃	سوڈرا	سومر		
〃	〃	سوریا سوبہ			
〃	〃	لوریا			
〃	〃	بیالوکا			
〃	〃	سمیجا			
〃	〃	راخبر			
〃	〃	سنگوٹیا			ایضاً شاید
〃	〃	باگریا			یہ مسلمان ہیں
〃	〃	واہیا	دہیا		
〃	۳	کسونی			
〃	〃	جاکھریا			
〃	〃	وندر			
〃	〃	بردوی			
〃	۳	بادری			
〃	〃	تاوری			
〃	〃	چہرنیدی			
〃	۲۲	کہیسیا			ایضاً
〃	〃	سدانی			
〃	〃	درانا			
〃	۱۴	لاڑکانی	لاڑخانی		
۳۸۱	۱۸	سمیجا			شاخ قوم سوڈا
۳۸۲	۹	دہبوت			نام قوم راجپوت ساکن صحرائے سندھ
〃	〃	یادیاتی			
〃	۱۳	سبتی	ساہتیہ		
〃	〃	کعبتی			قسمی از قبیلہ ... سندھ
۳۸۳	۱۰	بہاٹیا			قومی از جاجنان
[illegible]	[illegible]	[illegible]			[illegible]
〃	۲	دہیرو			قبائل ...
〃	〃	ہشی			〃 〃 〃
۳۸۴	〃	رباری	ریباری		
〃	۱۸	جاکھر			شاخ قوم جٹ
〃	〃	سیلیع			〃
〃	〃	لوپٹیا			〃
〃	۲۱	ٹہرا			نام قوم سکنہ سندھ
〃	۲۳	بہجور	بجود		یعنے باجوڑ
۳۸۵	۲۰	جیابی			نام مقام
〃	〃	سیوباہ			〃
۳۸۶	۸	راجبر	راٹگہر		نام قوم راٹگہر
〃	۸	کمیالا			مقام قیام قوم راٹگہر
〃	〃	جیرہلا			〃
〃	۱۰	لوہبری	لاہبری		یعنے سندھ خورد
〃	۱۴	سکھانی			در آئین اکبری ذکر شدہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	بخط ہندی	کیفیت
۳۸۸	۸	موسوہیہ			نام قوم صحرائی واقع سندھ
〃	〃	یاسور			
〃	۸	تاوری			〃
〃	〃	تیوریری			
〃	۹	یاوری	باوڑی		〃
〃	〃	گہنگار	کہنگا		〃
〃	۱۱	جہنوت			نام مقام
〃	〃	اوک	لوک		〃
〃	۱۳	بیسروی			نام قومی از ریخ
〃	۱۵	کیسروی			نام قوم سکنہ صحرائے سندھ
〃	〃	جانگریا			〃
〃	〃	اوندریا			〃
〃	〃	کگریا			〃
۳۸۸	۳	سونیالا			نام مقام جنگ
					واقع خان و ...
					قندہار
〃	۱۵	کرپالا			نام موضع علاقہ بیکانیر
۳۸۹	۱۴	قلعہ کنجہر			واقع بہاولپور
〃	۵	گوریجا			
۳۹۰	۲	سوبارا			نام مقام علاقہ ...
۳۹۱	〃	رب	اب		
۳۹۱	۹	روز	روجہ		
〃	۱۶	جانگ			یعنے ...
〃	۲۶	بیشی بوہ			نام مقام
۳۹۴	۳	سنگری	سانگری		
〃	〃	جبال	جال		
〃	۶	بہوک	بہوک	फोग	
۳۹۵	۱۶	کرسا	کسا		
۳۹۶	۱۹	بہیریا	بہیرا		یعنی ...
۳۹۶	۲	اتوبا			جہاں ...
[illegible]	[illegible]	[illegible]			[illegible]
〃	۱۱	بجرالالی	بہرانی		
〃	۱۴				
۳۹۸	۱	راجہ	راکنجر		نام قوم
۴۰۱	۲۱	سیسری	مسیری		
۴۰۲	۳	ستجب	ستجب		
〃	۲۰	تھل	پہل		
۴۰۳	۲۳	وراہ	درہ		
۴۰۴	۶	جہال	جال		
۴۰۶	۲۳	سیرہ			
۴۰۷	۱۲	رتانی	دانی		یعنے محصول
					یعنے بالا
〃	۱۸	کبر	کگر		
۴۰۸	۱۵	جبکہر			نام سلسلہ ...
					کوہ واقع ...
					سرحد علاقہ ...

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	بخط ہندی	کیفیت
۴۰۸	۱۶	شکہیر	بہکر		نام شہر واقع سندھ
〃	۱۹	سیکہر	سکہر		نام 〃
۴۰۹	۱۷	لاوا			نام درخت 〃
۴۱۱	۷	کتوتری			نام شہر جیسلمیر آتش کوہ بجانب شمال
〃	۲۲	پوکرن	پوکرنا		
۴۱۳	۵	بلوترا	بالوترا		
〃	۱۴	کوتورو	کرڑہ		واقع مارواڑ ... ۳۰ کوس
۴۱۲	۱۳	بیجبرنی			قصبہ از ... جیسلمیر
〃	۲۰	سوتہ			نام قوم سکنہ ...
〃	۲۳	اگر			یعنے ...
۴۱۴	۱	کوتورو	کوٹیلو		
〃	۱۷	سانتہ	سندہ		
۴۱۹	۱۰-۱۳	اسیر	آسیر		
〃	۹	دہولارای	دولہ رائے		
〃	۹	سیدل رائے			
〃	۱۱	مقدیو			
〃	〃	کونتش	کنتل	कुन्तल	
〃	۱۳	ملامی	ملیسی	मलेसी	
〃	۱۵	کوشہری	کوٹہری	कोठड़ी	
۴۲۰	۸	سیاروتی	باڑوتی		
〃	۱۵	تاتوقات	باوقات		
۴۲۱	۳	سوان	سوں		
〃	۵		اقوال قدیم سے پایا جاتا ہے کہ درمیان		
〃	۱۱	دہبولا	گھوبولا		
〃	۱۵	دہبولارای	دولہ رائے		
۴۲۲	۱۳-۱۴	اسیر	آسیر		
〃	۶	سوادرنگہ	سودرنگ		
〃	۶-۲۱	دہولارای	دولہ رائے		
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
[illegible]	[illegible]	[illegible]	دولہ رائے		
〃	۱۱	اورنگہم	اکوم		
〃	۱۴	اسیرہ			نام ...
〃	۱۵-۱۷	پاچ	پانچی	भाची	
〃	۱۹	بیلوقی	[illegible]		
〃	〃	جانگیا	جنگا	जुवा	یعنے مباٹ
〃	۱۹	توار	توفور	तंवर	
۴۲۳	۲	جاسبوی	جھوانے		نام دیہی ...
〃	۵	دبہولا	دہولا		
〃	۵	سبیل رائے			
〃	۶	بہتبو			نام ...
〃	۷	ٹہوا			〃
〃	〃	گنگوکہاتی			واقع ...
〃	۸	ہبولت			نام ...
〃	۱۰	ہبلمار			نام مقام
〃	۱۴	ادبہا	بھکوی		

[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	بخط ہندی	کیفیت
٣٣٣	٣٠	جنیلا ابتیا	جنیا	[illegible]	
〃	٢٢	امبیر	آمیبر		
〃	٢٣	کھسا تارکی			یعنے ابنیبو زبان جنیا
〃	〃	پاچ	باجی		
٣٣٥	٣-٢	ناتن	نان	[illegible]	نام شہر جنیا
〃	〃	بوردہ	بوڑرہ		
〃	〃	بہتتر	بانشہ		یعنے حصہ
〃	١١	پوچین	پوچکیرنی		
〃	١٤-١٣	لودیت			نام شہر کوت ایاد
〃	١٣	اوپسرا			یعنے اصیل قوم جنیا
〃	٢٣	سیرا	مبیر		
〃	〃	سترنج	سرات	[illegible]	
٣٣٦	۵	جانگا	جنگا		یعنے بیاٹ
〃	〃	دہلوی	ڈہولی		
〃	〃	اپسرا			
〃	[illegible]	پوچین	پچکونی	[illegible]	
〃	٢١	کھری			[illegible]
〃	〃	پیپلیا	پیپلیا		
〃	〃	پوہو			
〃	〃	سکھرا			
٣٣٧	[illegible]	پوچین	بچکونی		
〃	۵	بالمن	پالن		
〃	٢١	اقوام	اقوال		
〃	٢٢	اجمیبر	امبیر		
〃	٢٣	سمہار	سنگھار	[illegible]	
٣٣٨	[illegible]	روپتیرامی	[illegible]		نام مقام
〃	۵	[illegible]	[illegible]		
〃	۶	کھوشی	کھوشی		یعنی سرکار
〃	١٩	کھوٹین			یعنے ملک کابل
〃	١٩	وجاہری			
٣٣٩	[illegible]	پیشکرت	اسکرت		
〃	[illegible]	امیبر	آمیبر		
〃	١٦	نصب	نسب		
〃	١٩	دیلی	دیبلی		
٣٤٠	١	کھوٹین			
٣٤١	١٩	پچوراہی	چوڑہائی		
٣٤٢	٢	〃	〃		
〃	٢	اوسی	اوسی		
〃	[illegible]	صنح	تبح		
〃	٣	ویوتی			
〃	۵	چین			
٣٤٣	۵	شام	تمام		
〃	[illegible]	ستھیر	ستیرامین		
〃	١٩	کھیرن	کھین		

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	بخط ہندی	کیفیت
٣٣٤	١٣	لیچھ	پیچ		
٣٣٤	٩	نورستیتکی			
〃	〃	نورستیانگی			
〃	١٣	گریسنولگرن	ایکسو لوگن		
٣٣٩	٣	امیبر	امبیر		
〃	٦	شیوبرن پوت	شیوبریم لوبا		
〃	〃	ناروکا	نردکا	[illegible]	
〃	〃	جبلے	جلاکر		
〃	〃	مادہلی			نام جاگیر علاقہ جے پور
〃	٩	تنجر	تمر		
〃	٢٢	جنبے	بیبے		
〃	〃	سالوپرا	سلوبر		
〃	〃	اس	آمیبر		
٣٤٠	٢٠	لال			
٣٤١	[illegible]	گون	سگن		
〃	[illegible]	اوگون	اوگن		
〃	١٨	پوچین	پیچونی		
٣٤٢	١	ویوتی			
〃	٦	چانسو	چاقسو		مسکن قوم بڑگوجر
〃	〃	بنتنا			
〃	〃				واقع وہ ہوا پار بجانب شمال مغرب
〃	٤	بی	تبی		
〃	٥	سالوپرا	سلوبر		
٣٤٣	٣	سورا	موڑ		نام پرلہ بسوچ
〃	[illegible]	ویوتی			
٣٤٦	٢	عجد	عہد		
〃	٤	اعہدہ	اردو		
〃	٩	کمانی	کمانی		
〃	٢٢	راجلوتی	راجاوتی		
٣٤٧	٢	جاچیرپہ	جاچاریت		
〃	١٠	شاید	شاشان		
〃	١٢	جنگ			
٣٤٨	٣	ماچیرا	ماجیری		
〃	١٢	جانوتگی	جانوتگی		
٣٤٩	١١	بایان	باغان		
〃	١٨	[illegible]	[illegible]		
٣٥٠	[illegible]	ماچیرا	ماچیری		
〃	[illegible]	کمانا	کماتا		
٣٥١	١	ناروکا	نروکا		
٣٥٢	٣	بورا	بوہرہ		
〃	٨	پیتراتی	پیشراتی		
٣٥٣	[illegible]	بورا	بھبرہ		نام علاقہ بڑگوجر
٣٥٤	١٥	جلد	جلہ		
٣٥٥	٢	راول	پرولہ		
٣٥٦	٨	روگری	روزنگاری		
〃	[illegible]	لوسیو	پلانیا		

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	بخط ہندی	کیفیت
٣٦١	١٣	جبلے	جبلاتی		
٣٦٢	١٠	سجت	تحت		
٣٦٣	١٠	جبلے	جبلاتی		
〃	١٩	کماگریت	کمانگلاسے		
٣٦٣	٢٢	انمرنزی	انگریزی		
〃	〃	کماگریت	کمانگلاسے		
٣٦٥	٥	جبلے	جبلاسے		
〃	٩	نرو	رسوا		
〃	٨	دیسروا	الیسروہ		
٣٦٦	٣	سرور	نرور		
٣٦٧	٥	ارتظاہر	توظاہر		
〃	٦	تورنگیر		[illegible]	
〃	١٤	بتی			
〃	١٩	کلاسی کا			
〃	٢١	سارنکر	سوار شکر		
〃	٢٢	کاکیم			نام راجہ کا نام مفرد وہمی نے لکھا ہے
〃	〃	کاکیرا			
٣٧٠	٣	پوت	پوتا		
〃	[illegible]	شیخ	شیخا		نام سورث قوم شیخاوت
〃	١٠	اجرور			نام مقام جہانسی مقبوضہ شیخ پرنالی جیسل ہے
〃	١٣	کنندہ	کندہ		
〃	٢٢	سوت	سوٹ		
٣٧	٩	شیخ	شیخا		نام مسکن قوم شیخاوت
٣٧٣	[illegible]	〃	〃		
〃	٤	عام	حامی		
〃	١٨	لاتہی			نام ویبہ واقع شیخاواٹی
〃	١٥	جبارتی			〃
٣٧٣	٣	لاتہی			〃
٣٧٤	[illegible]				
〃	[illegible]	نربیان	نربان		
〃	[illegible]	کمنشیلا	کمندیلا		
〃	٣٠	نرساوتین	نرسالوتین		
٣٧٥	٥	رفاقی	ارتقائی		
〃	〃	پوت	پوتا		
〃	١١	اپانی	پیانتی		واقع شیخاواٹی
〃	١٨	سوہو	سیو	[illegible]	تھاکر سیوانی
٣٧٧	٣	سنخاوت	سیخاوت		
〃	٤	پرلا	پرتالا		
٣٧٨	٤	جالوی	جالوی		واقع شیخاواٹی وبہہ جاگیر راے سلہاوت
〃	٢٢	ہماسے	ہمراہی		
٣٨١	٣	ساسے	شاہی		

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	تلفظ ہندی	کیفیت
۳۰۰	۲۲	دریابیاگ	دریابہاگی		
۳۰۱	۲۲-۲	کاسلی			جاگیر واقع شیخاوات
〃	۱۶	اونلی نانا			گل و بیسی شیخاوت
〃	۱۷	اسودا			جاگیر شیخاوت
۳۰۳	[illegible]	کاسلی			〃 〃
〃	۱۶	کھیروتی			〃 〃
〃	۱۹	شیخ	شیخا		
〃	۲۸	کو	گرو		
۳۰۴	۷	شیخ	شیخا		
〃	۱۵	تھنفرت	مقرت	[illegible]	
۳۰۴	۱۳	رنولی	رانولی		واقع شیخاوائی
〃	〃	پیپرولی			〃
〃	۲۲	سرائی	سدسانی		فرقہ از قوم شیخاوت
۳۰۵	۹	سوہی			نام مقام شیخاوائی
۳۰۶	۱۵	چیرانا			〃 〃
۳۰۷	۱۲	کجرولی			〃 〃
〃	۱۶	دودیا			〃 〃
۳۰۸	۹-۱۲	باسی	بہاسی	बिसाई	〃 〃
〃	۱۲	بیسوکانگ			کھنڈیلا سے کوس
۳۰۹	۲۰	سکرائی			کھنڈیلہ سے ۱۰ میل
〃	۲۱	کہانے	کہتے	[illegible]	
۳۱۰	۸	ترپل			نام رئیس سیکر
〃	۱۶	بلارا			واقع شیخاوائی
〃	۲۲	دریابیانی	دریابہانی		
〃	۲۳	باسوتیا	باسوتیا		
〃	۲۴	بلدیا	بلدیاکو		
۳۱۲	۱۵	سموت	ساسوت		
〃	〃	تانتاوت	تانتاوت		
〃	۱۹	[illegible]	[illegible]		
۳۱۳	[illegible]	سموت	[illegible]		
〃	۱۸	باجگی	خانگی		
۳۱۴	۵	[illegible]			علاقہ نول گڑھ
〃	۱۳	شیخ	شیخا		
۳۱۵	۸	کوتی			واقع شیخاوائی کا نام
〃	〃	گوالا			
۳۱۶	۱	[illegible]	بوہرہ		
〃	۲۳	[illegible]	دہنس		
〃	۲۱	خانگروت	کہانگاروت		
〃	۴	چوند			جاگیر واقع شیخاواٹی
۵۰۰	۱۲	داود	داود		
〃	۱۶	سوجاوس			〃 〃
〃	۲۲	سکیھلی	[illegible]		
۵۰۱	۱۳	تواسوتی	توفراوتی	[illegible]	
〃	〃	توار	تونور		
〃	۱۸	باسوتیا	بابھوتیا		
〃	۲۲	سوجاوس			نام جاگیر سنگھ باسوتیا در شیخاواٹی
۵۰۲	۸	مکھر	مکھیر		
〃	۲۳	شیخ	شیخا		

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	تلفظ ہندی	کیفیت
۵۰۲	۱۵	جیاوت	جاناوت		
〃	〃	کیرٹری	کھنیڑی	खेतड़ी	
〃	۲۰	کہاتو	کہنشو		نام قصبہ متصل کھنڈیلا
۵۰۳	۲	شیخ	شیخا		
۵۰۴	۱۶	بورا	بوہرہ		
〃	۱۶	عدہ	عمدہ		
〃	۲۰	دیبوتی	دوتی	दूनी	
〃	۲۳	تاروکا	نروکا		
۵۰۵	۳	شیخ	شیخا		
〃	۱۴	جنسے	جیسے		
〃	〃	بورا	بوہرا		
〃	۲۲	دیبوتی	دوتی	दूनी	
〃	۱۵	خانگروت	کہانگاروت	सांगारोत	
۵۰۶	۲۰	حلہ	جلہ		
۵۰۷	۱	سیسوہ			موضع واقع شیخاوائی
〃	۲	بورا	بوہرہ		
〃	۱۹	سے	ہی		
۵۱۰	۱۱	کیٹری	کھنٹری		
〃	۲۰	شیخ	شیخا		
〃	۲۲	بلارا			نام موضع شیخاوائی
۵۱۱	〃	[illegible]			〃
〃	〃	بتھولی			〃
۵۱۲	۱۰	چکرام	جگرام		
۵۱۳	۱۶	توار	تونور	तंवर	
۵۱۶	۵	نینسر			علاقہ نول گڑھ شیخاوائی
〃	[illegible]	تایین			〃
۵۱۷	۲	شادی	[illegible]		
〃	۱۸	شہرسوت			علاقہ [illegible] متصل [illegible]
۵۱۹	۱۳	ماروکا	[illegible]		
〃	۱۴	بجون	بجوت		
〃	۱۶	ہرا	ہوڑا		
۵۲۱	۱۳	ناروکا	نروکا		
۵۲۲	۱	نکالیوری			
〃	۳	بسیمتی			علاقجات الور واقع جھنجھنو
〃	۲۳	انگوود پانگو	کانوڈ		
〃	۱۴	داپوری	دلوپری		
〃	۲۳	خانگیوت	کہانگاروت		
۵۲۹	۱۶	ہروتی	ناروقی		
〃	۱۹	ہرا	ہاڑا		
〃	۲۳	برواتا	برواڑہ		
〃	〃	کمیرتی	کھیتری		جاگیر بانچاوت
〃	〃	سوار	سوائے		
〃	〃	الیسترید	الیسٹرہ		
〃	۳	انترقید	انتردہ		

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	تلفظ ہندی	کیفیت
۵۲۲	۹	اپس	دیس		
〃	〃	ناگ	ناگا		
〃	۱۳	کہر	کہیٹر		
〃	۲۰	نیار			دیہہ جاگیر [illegible]
〃	〃	بہگزو	بگزو		
〃	۲۱	لوٹوارا			جاگیر کلیانوت
۵۲۴	۳	خانگاز	کہنگار		
〃	۱۷	خانگروت	کہانگاروت		
〃	〃	تہوڑری	ٹوڈری	तोड़ड़ी	
〃	۵	سیما			جاگیر سجاںوت
〃	〃	سلی شنکہ			نام سردار 〃
〃	۶	دیبوتی	دوتی	दूनी	
〃	۸	مہار			جاگیر کھوسباوت علاقہ سے پور
〃	۹-۱۷	بسات پوت	بیرم پوتا		
〃	〃	ششدر			جاگیر شیو برم پوتا
〃	۱۰	یوت	پوتا		
〃	〃	باتھو	باتھو		نام جاگیر بن پوتا
〃	۱۲	کوٹ	سالموت		
〃	۱۸	گورو			فرج خود شیو برم پوتا
۵۲۶	۱۱	خانکروت	کہانگاوت		
〃	۱۷	برشدیوت	برم پوتا		
〃	۱۸	یوت	پوتا	पोता	
〃	۲۰	تاروکا	نروکا	बांकावत	
۵۲۷	۲	نباںکاروت	بانکاوت		
〃	۳	برن لوت	پورنملوت		
〃	۱۸	تہولی			میان گڈھ سے پانچ کوس علاقہ رسی [illegible]
۵۲۸	۱	برات	بیراٹ	विराट	
〃	۲	توار	تونور	तंवर	
〃	۳	کنڈار	کھنڈار	खंडार	
〃	۴	اوٹ گیر	اوٹ گر	[illegible]	واقع کنار چمبل
〃	۹-۵	ابیر	آمیر		
〃	۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۵۲۹	۳-۱۱	باروائی	باروتی		
〃	۳	ناکاوتی	ہیناکاوتی		
〃	〃	کونکان	کونگٹ		
〃	۶	مہرا			نام شہر گوپال گڑھ
〃	〃	بیسل دیو	بیسلدیو		
〃	۹	رائسی	رتن سی		
۵۳۰	۱۱-۱۷	بیبا	ہی ہو		نام خاندان
〃	۱۸	سوئنگی	سبولنکی		
۵۳۱	۱	موتی	ہنی	मनि	
〃	〃	روسی	رشتی		
〃	۱۵	پولیو	پولیہ		
〃	۱۷	بروی	بیرویا		[illegible]
۵۳۲	۳	کیوشخ تاتا	کیسو نویخ تانا	[illegible]	نام کلدی سولنکی
〃	۴	ساتھراتا			نام [illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	نجات ہندی	کیفیت
۵۴۳	۹	تادمیونی سالکیا	کرتھمی		
〃	〃	وابا گوتر	بچھد گوتر		
〃	〃	جنعو			گوتر اپنا چھید ہان
〃	〃	ملتبنگ سی			
〃	۱۰	برکونسان			
〃	〃	بائن بوتر			
〃	۱۳	سیبل			نام راجہ جانتھر سنگھ مہا مہارتنت سیس اپنا مقدم ...
〃	۱۳	ست بنی			نام راجہ چیبان بالی سنگاوتی
〃	〃	سکاوتی	مینکاوتی		
〃	۱۵	کرنکان	کرکن		
〃	۱۹	جدا	غدا		
۵۴۴	۱۶	کوتکان	کوکن		
۵۴۴	۵	کرسیبور			نام شسر
〃	۹	چکروتی	چکربتی	चक्रवर्ती	
۵۴۵	۱	پرستی بہابہ			
〃	۹	تانک	ناتک		
〃	۹	لوت	لوٹ	लोठ	
〃	۱۲	تمبلی	بیبنکی		
〃	۲۱	لوت لوتر	لوٹ لوٹر	लोठपिच	
۳۴۹	۱۷	شیمالی	شمائی		
〃	۱۰	الستبالی ببر			اعدا ورتی مشکل اعواق کسے
〃	۳۱	تانی سرس			
۵۳۰	۱	نربیان	نربیان		
〃	〃	[illegible]	[illegible]		
〃	〃	[illegible]	[illegible]	भदोरया	
〃	〃	[illegible]	[illegible]		
〃	۱۷	ساتا	سانک		
〃	۱۷	بابکنشا			نام مقام
〃	۲۰	انگادوسی	اونگادوی		
〃	〃	دلالی	دلشی		
〃	۲	چھوائی	چھان		
۵۳۸	۳	[illegible]	[illegible]		
〃	۷	اساوی	ابجی		
〃	۸	اسعادی	اربیعدو		
۵۳۹	۱۱	کنتدہ	کنند		
〃	۱۲	واجا			نام چیلہ گوکا پتھری
〃	۱۷	مہرا			نام اوا السیت
〃	〃	کیگاکا بیک			گرگا واقع کنارہ ... بلکہ قوم
〃	۱۸	پن	پوران		
۵۴۰	۶	شیلی	بیچلی		
〃	۶	سرواله	سروالہ		
〃	۸	کسیبہ			
۵۴۳	۲	اگر یوال	کیجل وال		
〃	〃	جیت	جیت		
〃	〃	[illegible]	[illegible]		

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	نجات ہندی	کیفیت
۵۴۳	۵	سوبس	سیور		
〃	۲۰	توار	تولور	नंबर	
〃	۲۳	منو	سیمسر	मेव	
۵۴۴	۳	بادون چنبا	بادون لوکر		
〃	۱۳-۱۴	سیراس	سیر		اس علامت ... بقاعدہ انگریزی غلط ہے
〃	۵	گول مال	گول وال		
〃	〃	جیٹ	جیت		
〃	۲۱-۲	نربیان	نربان		
〃	۲۲	ودر	تودر		
〃	۲۳	دلرما			قومی انرراجپوت
〃	۱۴	سعودا	سوڈھا		
〃	۱۵	تکسٹ			
〃	۱۹	تہودا	تودہ		
〃	۲۳	دریوتنادہ			نام قدیم قلعہ میا
۵۴۴	۲	سیکس	تنشک		
〃	۴	وریات ست			
۵۴۵	۱۰	راجوپاسی	رتن سی		نام ایسپر ...
۵۴۸	۱۹	سانگر نگیشر			
۵۴۸	۵	سیرسی	سمرسی		
〃	〃	بیسلدیو	بیسلدیو ...		
〃	۱۳	تورا	تولور	नंबर	
۵۴۹	۱	چہام	جبرچام		
〃	۲	آوبا ورث	آریاورت		
〃	۸	کالنیک	کالک		
〃	〃	جبنیر	جیب نیر		
〃	۱۸	سی	اسی		
〃	۲۰	سانبا	سانگا		
〃	۲۰	بیرنشد	بیرنربند		
〃	۲۱	اکس	انگل		
۵۵۰		... بادا بک	...		نام ...
۵۵۱	۲	سیاشر	سونا شیر		
〃	۸	نماکر			قوم مرہٹہ
〃	〃	بہاالکیہ	بہالکیہ		〃
〃	〃	باتکر			〃
〃	〃	توار	تونور	नंबर	
〃	۱۳	فتوح بیا			نام کتاب تصنیف ...
۵۵۲	۹	بہاکر			نام ... الی اسیر
〃	۱۴-۱	سسی	رتن سی		
۵۵۲	۱۱	بیرورزادہ	فیروزشزادہ		
۵۵۳	۹	باتکر	باتکر	बांगू	
〃	۱۴-۱۶	بادرا	بیا مدا		
〃	۱۴	شندل	ماتکل		
〃	〃	یسعلی	جیسلی		
〃	〃	بیتکیمس	بیتکوٹ		
〃	〃	[illegible]	[illegible]		

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	نجات ہندی	کیفیت
۵۵۴	۲۲-۲	الو	تالو		
〃	۱۳	گر	نگر		
〃	۱۹	تبہار	تیہار		
۵۵۴	۱۱	۱۰ نرل	تیوناتل		تربیت بوندی جسکا ... گنیش گہاٹی ... نام بانی شہر بوندی کا ... تعصبہ واقع بوندی بنبنی گہاٹی
〃	۱۸	باندو	آبیدا		
〃	۲۱-۱۵	رلاون	ربلاون		
〃	۲۳	تل	نال		
۵۵۵	۱۱	باندونل	تیوانال		
〃	۲۰	کوسیا	کورٹیا		
〃	۲۱	تہودا	لوڑا		
〃	۲۳	رلاون	ربلاون		
۵۵۶	۱	باندو	سیاندا		نام راجہ بوندی
〃	〃	بیجوراب	بیروسال		
〃	۵	امیرا	اشیرہ		
〃	۲۲	بالاوتی	بالروتی		
۵۵۸	۳	تہودا	لوڑا		
〃	۵	کیبقدر			
〃	۱۹	اودرشونا			نام موضع بوندی سے کوس
〃	۹-۱۰	سیرسی	سمرسی		
〃	۲۰	تواد	لونور		
〃	۲۲	الو	تالو		
۵۵۸	۵	سیرسی	سمرسی		
〃	۹	تہودا	لوڑہ		
〃	〃	شنین	مین		
۵۵۹	۱۴-۱۳	تہودا	لوڑہ		
۵۶۰	〃	تہوشو			نام سیسودیا وادا
〃	〃	تستعا			نام شخص ...
〃	۱۰	الو	تالو		
〃	۱۹	اسیبر	آسیبر		
〃	〃	سیسودیا	سیسودیا		
۵۶۱	۴	نیبرو			نام موضع قریب بوندی
〃	۹-۱۰	سیسودی	سیسودیا		
۵۶۲	۴	کاونت	سابوت		
〃	۵	[illegible]	[illegible]		بیجے سنگھ
〃	۷	سیب	[illegible]		
〃	۸	فیال	بیتال		
〃	۸	[illegible]	تیریہ		
〃	〃	[illegible]	تورسیلیا		
〃	۲۲-۱	جیبد و	جیبد		
۵۶۳	۱۳	بیبرو	بیبرکال		
〃	۱۴-۱۳	باتمد	بہاتمد		
〃	〃	سسند و	سانگد		
〃	۵	اکر	انکی		
〃	〃	چاندا	چندا		
〃	۱۳	[illegible]	[illegible]		
〃	۲۴	[illegible]	[illegible]		

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	نجاہندی	کیفیت
۵۶۲	۲۳	سیوجی	سیواجی		
۵۶۳	۹ تا ۱۰	باندو	بھانڈ		
"	۹	کوگھری	کنڈھیری		یعنی گھنگنی
"	۱۳	ماتوندا	ماٹوندا		
"	۱۴	نربودہ	نربد		
۵۶۴	۸-۱	باندو	بھانڈا		
"	"	بیں	بیٹی		
"	۱۵	باندو	مانڈو		
۵۶۵	"	بخشش	بخشش کر		
"	"	سان	بشان		
"	۱۲	کیتیو			نام رانی راؤ نارائن داس دختر رانا راجمل
۵۶۶	۲۱	ایہرا	ابیٹرہ		
"	۲۳	الو	بالو		
۵۶۸	۳	ایرا	ابیٹرہ		
"	۱۴	جودہ	جیدہ		
۵۶۹	۳-۲	نبودہ	نربد		
"	۲	باندو	بھانڈا		
"	۴	ھوانرپودہ	براودزرادہ		
"	۱۴	۱۵۸۹	۱۵۹۰		
"	"	۱۵۴۳	۱۵۴۲		
"	۱۵	تاکریا	ٹھیکریا	टोकरा	نام موضع دیگر بسیر زبید
"	"	ہرودتی	ہنڈولی	हिंडोली	" " پورا "
"	۱۷	سوگابت روز			
"	"	دہاربرشت			دو رباد صفت
"	۱۰	[illegible]	[illegible]		کو ارجن ناڑا
"	"	[illegible]			
۵۷۰	۹	کالیرگ	گلبرگہ		
"	"	داسونی	داسونی		
"	"	ایہرا	[illegible]		
[illegible]	۱۶	[illegible]	[illegible]		
۵۷۱	۲	[illegible]	[illegible]		
"	"	زبانسے	[illegible]		
۵۷۲	۳	[illegible]	[illegible]		
"	۹	کوٹھیاپہاڑ	کوٹھیاپہاڑ		یعنی جہان کوٹھیا پہاڑ
"	۳	پول	پول		
"	۲۲	کوٹاریہ	کوٹھاریا		
۵۷۴	۱۲	پولیٹیا	پلاتیا		جاگیر علاقہ کوٹہ
۵۷۵	۱۴	سیوار	مارسیار		
"	۲۴	بھاگی	[illegible]		
۵۷۶	۱۹	۱۶۳۰	۱۶۸۱		
"	"	۱۶۴۴	۱۶۴۵		
"	۲۰	ہیروتی	باڑوتی		
"	[illegible]	کوٹو	کوٹھ		
"	[illegible]	جہیپری	دھیپری		جاگیرنشود اسی داؤد بالاموسیپور واقع کنار چنبل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	نجاہندی	کیفیت
۵۶۷	۱۰	نشان وتبوکت	نشان وبکشت		
"	۱۱	بلدیا			نام خاندان برہمن جسکے زوجہ سے راوگوپی ناتھ آلودہ تھا
۵۶۸	۹	غلوڈا			نام قصبہ آباد کردہ بیری سال بلون والہ
"	"	پیسیلوڈہ	ناپیپلیا		
"	۱۴-۱۱	انشتریبہ	انشترودہ		
"	۱۴-۱۱	تعالوہ			عرض جاور
"	۱۲	نظام سنگہ	نظام سنگھ گر		
"	۹	کالیرگ	گلبرگہ		
"	۹	وہیونی	دیاسونی		واقع مکن قلعہ
۵۷۲	۲۳	کنسونی	کماتونی		
۵۷۳	۱	گوترروا			علاقہ اندرگڑھ
"	"	دربارہ	دوبارہ		
"	۱۶-۱۵	اندادوسنگہ	اندرودوسنگہ		
۵۷۴	۱۴-۱۲	اندوساد	اندرودساد		
"	۹	بلوان	بلون		
۵۷۵	۱	منصر	منقر		یعنی جائے قرار
۵۷۶	۹	بیچواناپچوانا			
"	۱۰	گوزاہ			مقام قیام حریق شغل شیرانا
"	۱۸	کرسکے	کرسے		
"	۲۱	اور	روز		
۵۷۹	۶	سروار	سواڑ		
"	"	بہبودار	ببورر		نام جاگیر دار جبوری جو بمقابلہ بہر سنگہ
					قتل ہوا
	۱۹	پیپل			نام مقابل جہان ابھے سنگہ تباہ
					کونسا ہوا
۵۸[illegible]	۲	[illegible]			
	۱۴-۱۲	ہیروتی	باڑوتی		
	۱۶	کیتونی	کیتھونی		
۵۹[illegible]	۱	لودہ لورٹی			نام مقام علاقہ بونڈی جسکے مینا
	۹-۷	پیکوری			یہ جہاں ابھے سنگہ کا مقابلہ
					کیا تھا
		ہونرا			نام جاگیر علاقہ بونڈی
۵۹۲	۶	سوائی			نام گھاٹی قریب اندرگڑھ
	[illegible]	کرینہ			نام جاگیر علاقہ بونڈی کی پرگنہ
۵۹۲	۶	یعنے	یشے		وہ اندرگڑھ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	نجاہندی	کیفیت
۵۹۳	۶	بونڈی کی	بونڈی		
۵۹۵	۴	بہاگرہ	بگرو		
"	۶	کرنا	کرن		
"	"	موتا	موٹا		
۵۹۶	۳	مین	میّن		
"	۱۲	ایک	ہرایک		
"	۱۳	لیا	بہتا		
"	۱۵	بہی	تہی		
۵۹۷	۴	کوٹھری	کوٹڑی	कोटड़ी	
"	"	ہیرروتی	باڑروتی		
"	۱۱	سبوارہ	سبشواڑہ		
"	۱۶	پلوت	بلوت	बलवत	
۵۹۹	۹	کوتی	موتی		
"	۱۲	ہےستھا	بجاسن		
۶۰۱	۲۱	سولیج			
۶۰۲	۳	الیشی	یشی		
"	۹	داس	والیس		
"	۹	قوم کابا			ساکن علاقہ دوارکا
"	۱۷	اہرا	ابیٹرا		
"	۱۸	بلتیا	بلیھٹا		نام موضع متعلق ٹھکانہ راجپوت سنگہ ناڑا
۶۰۳	۱۱-۱	"			
"	۴	امرا	ابیٹرا		
"	۵	سکہہ	سکہ		
"	"	تاورک	تارک		یعنی شیرشکارگاہ
"	۲۱	جانگی	جانگی	सांभी	
۶۰۵	۳	بلنیا			نام موضع
"	۱۰	دابہاتے	دابہاتی		
۶۰۹	"	کیتنونی	لکاتونی	सानोली	
۶۱۰	۹-۳	رسال			یعنی سردفتر منشی گری بونڈی
"	۱۲	بہران			یعنی ترغ خانہ خواجہ
۶۱۱	۳	[illegible]	[illegible]		
"	[illegible]	[illegible]	ارکاٹ		
"	۴	[illegible]	[illegible]		
"	۱۳	سوارو	سوارے		نام مقام سکونت قدیم کوٹہ
۶۱۲	۲	اکیل گڑھ			کوٹہ سے پانچ کوس
"	۴	گگرون	گاگرون		
"	"	گکوتی			قریب گاگرون
"	۷-۵	سنگرول	مانگرول		
"	۱۸	پولیشو	پلائیتہ		
"	۲۰	زنہارگہ			بادشاہ خزانچی امام کونیا والا کو دیا تھا
۶۱۳	۱	کینیکے	کینونے		
"	۲	اسنا			نام محلات علاقہ دیوی سنگہ
۶۱۴	۴	ارکٹ	ارکاٹ		
"	۶	اشنا			نام جاگیر علاقہ محلات

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	نسخہ ہندی	کیفیت
٦١٥	٢١	حیات	خلاف		
٦١٦	٣	کنگروں	کاکروں		
〃	٥	سرگڈھ	تشیرگڈھ		
〃	〃	بارا	باران		
〃	٦	منگریل	ناگرول		
〃	٦	برود	بیرود		
〃	١٣	تہالی			نام شہر علاقہ بینگڈھ یاپتی گڈھ
〃	١٥	تنگا			قصبے از خراج
٦١٧	٢١-١	شیخ خان	تیغ خان		
〃	٨	جا ہتا	جا تتا		
〃	١٣	کوروتی	کورواتی		
٦١٨	٢٣	ودرجیت	درجن		
٦١٩	١٣	کوروسی	کورواتی		
٦٢٠	٨	کالاییت			نام علاقہ ... معہ ایک جسلمیر
〃	١٣	نایچ			نام گاؤں ... جاگیر علاقہ ...
٦٢٢	٢١-١٩	انتا			
〃	٢٤	بیلیہ	بانگا		نام ... بوندی و کوٹہ
٦٢٣	٢٢	اوتیرا			علاقہ مارواڑ
〃	٢٣	تکمیری	لاکیری		
٦٢٤	٨	تبوارو	بشواڑہ		
٦٢٥	〃	داگو			جاگیر ... مقتول جنگ ...
〃	〃	برمل			
〃	〃	اورتا وکرتی			
〃	[illegible]	تبوارو	بست واڑہ		
〃	١٦	[illegible]	[illegible]		
٦٢٦	[illegible]	[illegible]			نام قلعہ علاقہ کوٹہ
〃	[illegible]	[illegible]			
〃	١٧	[illegible]			جاگیر کوٹہ
〃	٨	تیکہ دوار	تیکہ وار		
٦٢٧	٩	تبوارو	بست واڑہ		
〃	١٦	سارسیشر	سوسیشر		
٦٢٨	١٣	بابالال	نانالال		
〃	٢٣	تبوارو	بیت واڑہ		
٦٢٩	١٣	[illegible]	[illegible]		
٦٣٠	٣	[illegible]	[illegible]		
٦٣١	١٨-١٧	نکالیبی			نام قصبہ علاقہ ... نام قصبہ
〃	١٣	سوکیت			
〃	٢٠	تبوارو	بشواڑہ		
٦٣٢	[illegible]	[illegible]	ٹیکہ		
〃	١٨	سالیے			
٦٣٣	١٦-١٣	اکرام			نام دیہان کوٹہ ... سنگھ
٦٣٤	٩-٨	سوسین			نام جاگیر ...
〃	٢١	[illegible]	تبیرکی		
٦٣٥	٥	اشیک	آشتری	[illegible]	نام جاگیر علاقہ کوٹہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	نسخہ ہندی	کیفیت
٦٣٩	٢	ایک	ایک دن		
〃	〃	راوگا	زاوگان		
〃	١١	باوقات	باوقات		
٦٤٠	٥	ہورا	بوہیرہ		
٦٤١	٦	[illegible]			نام علاقہ کوٹہ
٦٤٣	١٩	ویلنہ	ویشیانہ		
٦٤٥	١٣	اصلاح	اشلاح		
٦٤٦	١	لیس	فرنس		
〃	١٢-١٣، ١٩-٢٠، ٢٣	سورا	لوہیرہ		
〃	[illegible]	〃	〃		
٦٤٩	٥	جیب	قیب		
〃	١٩	پوناپو	اوناپو		
٦٥٠	٩، ١١-١٢	لاٹھا	لاتا		
٦٥١	١٠-٧	〃	〃		
٦٥٢	٥	[illegible]			یعنے تحصیلداران محاصل
〃	٨	تبیا برار	تونیا برار		
٦٥٤	٢٣	بتیا	بتونا		
٦٥٥	٢٣	منا	منیا ناسا		سوئی ندی کو کہتے ہیں
٦٥٨	١٦-٢٢	لتمو			نام محصول غلہ ...
٦٥٩	١١-٣	〃			
٦٦٢	١٦	آبراسلہ	آبراستہ		
٦٦٠	٢	دیک	رزرک	[illegible]	
〃	〃	سیاوا	سراوا		
〃	١٠	اسیگڈھ	شیرگڈھ		
٦٦٩	٩	[illegible]	کروند	[illegible]	
٦٦٣	٢٣	سوروی			نام قلعہ
٦٦٤	٢١	روتا			نام مقام ... عالم سنگھ ...
٦٨٥	١٩	بابا	باران		
٦٩٠	〃	گکروں	کاکروں		
٦٩٢	١٨	یہ	یہ		
٦٩٣	١	جہابا	جہالا		
٦٩٩	١٠	یہ	یہ		
٦٩٣	٩	جالیرا	جہالبرا		
٦٩٣	١٠	〃	〃		
٦٩٥	١٣-١٢	سپالو			نام موضع جہان ...
〃	٢١	جپالال			
٦٩٦	١٩	〃	〃		
〃	٢٠	مندر	مبشادر		یعنے ...خانہ
٦٩٧	١٣	کالی	کالی		
٦٩٨	٣	〃			
٦٩٩	٣	اعلی	اعلیٰ		

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	نسخہ ہندی	کیفیت
٧٠٣	٥	زنگڈھ			قلعہ علاقہ ...
〃	٦	تبوا	بتیون		
〃	٧	بارا	باران		
〃	٢٠	منگریل	ناگرول		
٧٠٦	٣	انتیا			کوٹے سے تیس کوس
〃	[illegible]	تبوارو	بست واڑہ		
〃	١٨	منگریل	ناگرول		
〃	١٩	امیر	آمیر		
٧١٣	[illegible]	جیت			نام پہلوان ...
〃	١٩	اگیارہ	اگہاڑہ		
〃	٢١	جیت			〃
٧١٥	٣	جیت			〃
٧١٦	[illegible]	کہیروا	کہیرووا		علاقہ میواڑ
〃	٣	مندیکیشر	مندیکیشر		سندر
〃	〃	بہا تگی			نام مقام میواڑ
〃	[illegible]	بتیا			〃
〃	٦	روندیا			〃
٧١٩	[illegible]	کہیروا	گہرودہ		اودے پور سے ... ایک ...
〃	〃	کوروتوس			قریب ...
〃	١٠	ڈلیوک	ڈیوک		... کوس
〃	〃	بیرس	شرع		نام ندی
〃	〃	دوردلی			بر کنارہ دریا
〃	١١	مندیکیشر	مندیکیشر		نام مندر شیوجی کنارہ ...
〃	١٥	بہارتی ...			
〃	١٦	کنوری	سکانوڑ		
〃	٢١	کیسنا			
٧١٩	١٣	بیت	آمیٹہ		
〃	〃	کوٹاہیر	کوراوڑ		
〃	١٣	سولیبل	سلوسر		
〃	١٣	وریا	ویشا		نام وزیر میواڑ
〃	١٨	گوری			نام ... علاقہ
٧٢٠	١١	آکیا	آکیا		نام مقام علاقہ ...
٧٢١	٢٢	ایک سیزانو	ایک سرانو		یعنے سیر فی من
〃	٢٣	بیتی	بلاتی		
٧٢٢	[illegible]	سنگھو	سرانو		
〃	[illegible]	کنوبیشا			
٧٢٣	١٣	کرکر			
〃	١٣	[illegible]			

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	تخط بندی	کیفیت
۴۴۳	۱۸	اپنتیا			نام قصبہ [illegible]
۴۴۵	۳-۱۴	سینیلہ			نام جناب [illegible]
۴۴۶	[illegible]	-			
"	۱۸	ناستبر	[illegible]		نام موضع
"	۲۲	سبا تھیرا			علاقہ [illegible]
"	"	سسیرا			یعنے میارہ
۴۴۸	۷-۹	سسدی	ساوڑی		
"	"	سلیرا			نام مقام [illegible]
					ویل
۴۴۸	"	سسدی	ساوڑی		
۴۴۹	"	[illegible]			[illegible]
"	۶	الوبڑال			علاقہ [illegible]
"	۲۲	سدیرا	سدوبر		[illegible]
۴۵۰	۲	اتجے	آپکے		
"	۲۲	نیبارا			
۴۵۱	[illegible]	کھٹ			
"	۱۶	اربا			
۴۵۲	۹	کرتیت			
"	[illegible]	خطل			
"	۲۱	سسدی	ساوڑی		
۴۵۳	[illegible]	تیباما			
"	۳	سیانسی	باسی		
۴۵۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
"	[illegible]	سیلیانی کی نیاک	[illegible]	[illegible]	
۴۵۶	[illegible]	کھاریہ			
۴۵۷	۱	حبد	جسد		
"	[illegible]	کماریہ			
"	۲۲	کمرہ			
۴۵۸	۲-۸	سیعل			
"	۲	سیلہ	بٹ		

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	تخط بندی	کیفیت
۵۰۳	۱۲	بچن مانی لو	بچیات		
"	۱۴،۲۴	نکرد			
"	۱۰	تپید سیج	تپترتیج		
"	"	چہرو	جبورد		
۵۰۴	۲	سسدی	ساوڑی		
"	"	سیم سیر			
"	۳-۲۲	نبل			
۵۰۵	۲	-			
"	۱۲	بتیروامی			
"	۲۲	الیسند			
۵۰۶	۲	سسدی	ساوڑی		
"	۹	بلیعو			
۵۰۸	۱۸	[illegible]			
"	۲۲	نیکوسیب			
۵۰۹	"	مرلا	منڈلان		
"	۲-۱۴	نیمبیرا	نیماتیبرا		
"	۲	لسیاوان	لساوان		
"	۳	سبی	سلاوت		
۵۱۰	۲	چترو رو			
"	۳	بہی	تہی		
"	۱۴-۱۸	افسر			
۵۱۱	۱۲	گروا ر	گرواڑ		
"	۲۲	نیمبیار	نیماتیبرہ		
۵۱۲	۲۱	پلورد	پالورد		
"	۱۲	بپلیچہ	-		
"	"	سیستھ دی	سیسو دیا		
"	۲	بتیتیرن	بتیرن		
۵۱۳	۱	بہا	بہار		
"	۱۱	ہرکاکمال	ہرکاکمال		
۵۱۴	۱۴	نیبورا	نیپورہ		
"	۱۲	نیمبیار	نیماتیبرہ		
۵۱۵	۲۲	نیکوسیب	نیکوسیب		
"	۱۸	پکجوڑا	[illegible]		
"	۲۱	سنڈیبا	سنڈیبیا		
"	۱۲	سسدنی	ساوڑی		
"	۱۳	سولیبر	سلیبر		
"	۱۲	ارلولی	اربلی		
۵۱۸	"	[illegible]	منڈلان		
"	۱۶	باتری	باثرہ		
"	"	قیوتا	نیوتہ		
"	"	[illegible]	سہودی		

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	تخط بندی	کیفیت
۵۵۱	۱۹	چکھولیا			قوم جاٹ ملاقہ نشانبگر
۵۵۲	۳	مالاکی گراگس			
"	۱۳،۱۷	مرلا	منڈلان		
"	۱۶	کگوش	گوشتہ		
۵۵۳	۳	ماں	ماں		
"	۲۳	مرلا	منڈلان		
۵۵۴	۶	سیج	سنجیہ		
۵۵۵	۳،۱۳،۲۱	نیمبیرا	نیماتیبرہ		
"	۱۶،۱۷	لیسراوان	لساوان		
۵۵۶	۱۲،۱۹،۲۲	نیمبیرا	نیماتیبرہ		
۵۵۷	۹	اسیر	آسیر		
"	۱۱	نیمبیرا	نیماتیبرہ		
"	۱۶	سیرحیاب			یعنی مرض جنگ آمد
"	۲۰	کہاتتل	کانتتل		نام مقام
"	۲۲	کیشہ			نیماتیبرہ سے ڈیل
۵۵۸	۱۳	ابیرس	شریج		نام دریا علاقہ [illegible]
۵۵۹	۳				
"	۶	سیلیانگی کی نیاک	سیلیانگی کی نیاک	सहेलियाँ की बाड़ी	قریب ادو ی پور
"	۱۹	او برال			نام ضلع بہار واقع میواڑ
۵۶۰	۱۱	وہرجاب			یعنے رسم کو تی بیشے
"					ریت کا نام واقع
"					سکیندر سے
"	۲۰	کنیترو			
۵۶۳	۳	اونیل	اونیل	उनेल	نام شہر واقع کنارہ چنبل
۵۶۸	۳،۸،۱۹	دموده	ڈوده		یعنے خوشقہ
۵۶۶	۲۲	کانتتل	کانتتل	कांथल	نام ملک [illegible]
"	"	دیلولا	دیولیا		
"	"	مبھی	ماہی		نام دریا واقع ریاست ڈیولیا پرتاب گڈہ
۵۶۹	۹	اتواغورد			نام علاقہ میواڑ
"	"	الو	االو		
"	"	بہاوادا	بہاوادا		
"	"	واگہیو			نام مقام
"	۱۴	کسیرو			
"	۱۸	پرچی تاپ	پرچی تاپ		نام جاگہ [illegible]
"	۳۰،۱۲	بگیچو	بگیچون		ڈیل رتن گڈہ سو
"	۱۸	اتواخورد			
۵۷۷	[illegible]	بیگیو	بیگون		
"	[illegible]	سندراوانی	[illegible]	सन्दवाई	نام [illegible]
"	۱۶	بشدل	بانڈل		
"	[illegible]	[illegible]	[illegible]		[illegible]
"	۲۳	ارادود			
"	۱۶	[illegible]			
"	۱۲	بسیہر			

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	شجرہ بندی	کیفیت
۴۸۶	۳	الو	بالو		
〃	۸-۵	بجیاسی	بجیاسنی		
۴۸۸	۱۱	دیوارگڈھ			قریب تن گڈھ
〃	〃	سنگیاوت	سنگیاوت		
〃	〃	بیگو	بیگون		
〃	۱۳	پاپاکھیڑا پیپلی			واقع شہا تعلقہ بیگون
〃	۱۵-۱۰	آلو	بالو		
۴۸۹	[illegible]	الو	بالو		
〃	۵	بروہی	بروہی		
〃	۱۰	جوہار	جوہر		
۴۸۹	۱۰-۵	الو	بالو		
〃	۲۳	بجیاسنی	بجیاسن		
۴۹۰	[illegible]	الو	بالو		
〃	۱۶-۱۵	بجیاسنی	بجیاسن		
〃	۲۰	براوتی	باڑوتی		
〃	۲۳	دونگرسو	ڈونگرسو		
〃	۲۳	نیپال			علاقہ سیواڑ
〃	〃	دوپہال			
۴۹۱	۹	رانی بور	رانی بور		
〃	[illegible]	دونگرسیواڑ			
〃	۱۶	بانسی	بانسی		نام خاندان ازرقہ سکتاوت
〃	۱۷	نجول			امراء سیواڑ
۴۹۲	۱۹	بھوو			نام مقام واقع
〃	۲۰	[illegible]			
〃	۲۱	ناسیر	شاہیرا		نام مقام علاقہ بہیسرور
[illegible]	[illegible]	[illegible]			
[illegible]	[illegible]	کوہ گڈھ			نام موضع جاگیر پنہوار
[illegible]	[illegible]	بیجپال	بیجپال		
[illegible]	[illegible]	[illegible]			
[illegible]	۹	بوہرہ			علاقہ سیواڑ
〃	۱۳	بلوی	بلار		
〃	[illegible]	کھوترا			قریب بہیسرور
〃	۱۵	بہیرگڈھ			نام کوہ
〃	[illegible]	جنایا			
〃	[illegible]	دونیل	اونیل		
〃	۲۳	کھکسال			

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	شجرہ بندی	کیفیت
۴۸۶	۱	تیساتلاو			درعلاقہ جہیسہ
〃	۱	کونڈال	کنڈال		نام قدیم علاقہ بہیسرور
〃	۲	بیجیل			علاقہ ڈونگر متصل ایضاً
〃	۳	بیجیت			نام جاگیر سکتاوت درعلاقہ گوٹھ
〃	۴	سکیت			〃 〃 〃
〃	۱۰	کوچی			
〃	۱۶	چانڈمل ناتھاب سراو چند ریبان ست جوایک ناحی شخص قوم دودیا سے تھا			
〃	۲۲-۱۸	ہمود			نام مقام واقع ماروار
۴۸۸	۴	سولمبرا	سلومبر		
〃	۱۷	رائی آنا			نام گھاٹ چنبل واقع بہیسرور
〃	۱۹	نیبیرو			قریب بہیسرور
۴۸۹	۱۱-۱۰	پیرامار	پرمار		
〃	۱۳-۱۱	بیگو	بیگون		یعنی سیاہ کالی زرد
〃	۱۵	کنیر	کنشیر		
۴۹۰	۲	بیگو	بیگون		علاقہ جاگیر سکتاوت
〃	۵	جیتانا	اشانا		
〃	۸	پرامار	پرمار		
〃	[illegible]	سولمبرا	سلومبر		
〃	۲۳	بگور	باگور		
۴۹۱	۸	ارسی	نانتجی		
۴۹۲	۱۴-۱۲	باورا	باوری		نام قوم رشتایہ باوری
۴۹۳	۱۳	بیگور	باگور		
〃	۱۵	منقد	منقف		
۴۹۴	[illegible]	پرامار	پرمار		
〃	۱۳	[illegible]	[illegible]		
〃	۱۸	جس جیا			عبارت سنسکرت
〃	〃	جاہوبہوتی			جوہیر ناتھ کی
〃	۱۰	شیا			اثر میں [illegible]
〃	[illegible]	[illegible]			
۴۹۵	۲۲-۱۸	[illegible]			بہیسرور
〃	۱۳	چنتی	چرنتی		ایضاً چنبل
۴۹۶	[illegible]	گرار	کھراڑ		نام جاگیر ورعلاقہ بہیسرور
〃	۳۰	الو	بالو		
۴۹۶	۷-۶	کری لاپ			بہیسرور
〃	۱۱	کرار	کھراڑ		ایضاً چنبل
〃	۱۳-۱۲	سونترا			کوہ سنگا رہ چنبل
〃	۱۰-۷	پرامار	پرمار		نام قوم علاقہ [illegible]
〃	۱۸	پردی			

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	شجرہ بندی	کیفیت
۴۹۷	۱۸	تینار	تیجا		کتبہ سونترا
۴۹۸	۴	کنوریہ			
〃	۱۰-۹	پیرانا	پیپاڑ		
〃	۷	دمیر	ڈیلر		
〃	۱۳	بھولی	بھولیان		
〃	۱۹	نیندشا	نانتہ		
۵۰۰	۱	غالی			
〃	۵	کتیری			یا کتیرا قریب نانتہ
〃	۱۲-۳	نندتا	نانتا		
〃	۶	تامیر			نانتہ سے دو میل
〃	۸	سیال			
〃	۹	تھلو			
۵۰۱	۳	شوریساگر	سورساگر		
۵۰۲	۱۳	سنگروی	کاکروی		
۵۰۴	۲۲	کتیری			نام شہر قریب بہاگوڑہ قبضہ گلاب سنگھ جالا
۵۰۵	۱	نندتا	نانتہ		واقع نانتہ
〃	۲۳	بادری			
〃	۴-۳	کنیرا			مابین کوٹہ و نانتہ
۵۰۷	[illegible]	تمیر			نانتہ سے دو میل
〃	۱	نندتا	نا-		
〃	۶-۵	جنوری	ستمبر		
۵۰۸	۲۳	کرکوار	کرور		مراد ولیکی سنگھ در والد [illegible]
۵۰۹	۸	تانوہ			نام صاحب بوندی [illegible] جاگیر بوندی
〃	۲۲	باندہ نال	بیدانال		نام گھاٹی متصل بوندی
〃	۹	سیرابی	آرام		نام کوہ واقع بہیسرور
〃	[illegible]	[illegible]			سربیهی [illegible] نام اصلی [illegible]
〃	۸	[illegible]			
〃	۱۰	باتی	ماتی		
〃	۸	تانوہ			نام جاگیر علاقہ بوندی
〃	۲۲	کہنے			〃 〃 جہان کے
〃	[illegible]	[illegible]			علاقہ [illegible]
۵۱۱	۱۵	تانوہ			〃 〃
〃	۱۳	گرار	کراڑ		
۵۱۲	۲	[illegible]			نام کوہ واقع جہاز پور
〃	۳	بستی	بستی		
〃	۱۳	کانبورا	کھیورا		نام تعلقہ [illegible] واقع گڑھ
〃	[illegible]	منیل گڈھ	منڈل گڈھ		
〃	[illegible]	کرار	کھراڑ		
〃	۵	نواہتو			نام مقام [illegible]
〃	۹	بھونیا	بھومیا		

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	خط ہندی	کیفیت
۸۱۳	۹	بجنیہ			
〃	۱۰	بسیالایا			
〃	〃	اکولا			نام مقام ہای بابت مانڈل گڈہ وبھیلواڑہ
〃	〃	سیورو			
〃	۱۱	پیورڈہ			
〃	〃	مرولی			
〃	۱۲	جیسورہ			
〃	۱۲	سوکوار			علاقہ اودیپور
〃	۱۳	کریپا	کریڈیا		
〃	〃	سیولی			〃 〃
〃	۱۳	نیراگرا	نامیرگڈہ		
〃	〃	توسس			نام کوہ وموضع قریب اودیپور
〃	〃	سیرتا			
۸۱۴	۱۴	منڈیل	مانڈل		〃
〃	۱۹	کرار	کھراڑ		
۸۱۵	۳	کرارونگی	کھراڑونگی		〃
〃	۱۲	کرار	کھراڑ		
۸۱۶	۶-۹-۱۱	منڈیل	مانڈل		〃
〃	۲۱	کرار	کھراڑ		〃
۸۱۷	۳-۹	منڈیل	مانڈل		〃
〃	۱۵-۱۶	وینٹو			کھورا سو قریب ہے
۸۱۸	۱۰-۶	منڈیل	مانڈل		〃
۸۱۹	۴	〃	〃		
〃	۳-۰	بالنوت			نام قوم بانی مانڈل گڈہ
〃	۱-۰-۲	شہودا	ٹوڈا		〃
〃	۹	نکمت	آکمت		〃
〃	۲۰	منڈیل	مانڈل		〃
〃	۲۱	شہودا	گوڈا		〃
۸۲۰	[illegible]	منڈیلہ	مانڈل		
〃	۱۳	بالنوت			نام قوم از نسل سنولنکھی
〃	۲۳	گدھبر سونتی			
〃		کنوریو			〃
〃	۲۳	بھیل اکن شہچہ			واقع میواڑ
۸۲۱	۵	شہودا	ٹوڈا		〃
〃	۹	تہودی	ٹوڈی		علاقہ جہازپور
〃	〃	مرچباکشرا			علاقہ چتوڑ سنگھ
〃	〃	تبوارو			قوم سونکھی
〃	۱۲	کہاریل	کماریل		〃
〃	۱۴	پسگنن	پیسگھن		〃
〃	۲۳	کناوت			فرقہ از خاندان کہلوت
۸۲۲	۳	سہوم سہر	سہوم سرار		
〃	〃	بررکر			نام محصول جو علاقہ مانڈل گڈہ مقرر ہے
〃	〃	ترسولا			〃 یعنی یک سالہ یا سہ سالہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	خط ہندی	کیفیت
۸۲۲	۱	المدرہ			نام موضع علاقہ مانڈل
〃	〃	شنیتسرو			〃 〃 〃
〃	۶	جیوسنجرالو			〃 〃 〃
〃	۱۰	لواسما	لوازمہ		
〃	۱۱	کہرلکہ			نام محصول جو علاقہ مانڈل گڈہ میں تلیبدار کا دیا جاتا ہے
۸۲۳	۲۰	کیوبنجا			واقع کشتری جو راجہ بشاہ پورہ کو دیا گیا تھا
〃	۳	بجیت			نام مقام مانڈل سے ۸ میل
〃	۱۲-۱۶	بسابلاس			جاگیر راناوت سردار بشاہ پورہ کا
〃	۱۳	امباہ			بسابلاس سے ۷ میل
۸۳۱	۱۳	اکولا			امباسے ۷ میل
〃	۱۶	چیپاکا اکولا			
۸۳۲	۲۲	سلوسبر	سلومبر		
۸۳۳	۲۳	قوم باورا	قوم باوری		(باوری)
۸۳۶	۸	بکرول			شہر قدیم نزد ہمیر گڈہ سے
۸۳۸	۱۲	سیانو			ہمیر گڈہ سے ۶ میل
۸۳۹	۱۲	اوجھانو			
〃	〃	انلی			نام مواضعات قریب ہمیر گڈہ و مانڈل
〃	〃	شریعہ			
〃	۱۳	کورلا			
۸۴۰	۱۰-۱۵	کوہ برکیہ			قریب مانڈل و ہمیر گڈہ
۸۴۱	۸	بابامنگروالہ			
〃	۹	رادرو			نام جاگیر علاقہ مانڈل
۸۴۲	۱۳-۱۴	رسمی			نام مقام ہمیر گڈہ سے ۱۳ میل
〃	۱۳-۱۴	مروی			〃
۸۴۳	۲۲	سیونا			〃
〃	۲۳	بشن گڈہ	کشن گڈہ		〃
۸۴۴	۳-۴-۹-۱۱	رسمی			〃
۸۴۵	۵	ابہنیر	آبہانیر		
〃	۱۸	جیسھو			رسمی سے ۱۳ میل
۸۴۸	۲۳	گلونڈ			نام موضع بر کنار بناس
〃	۲۳	دریبہ			〃 جہاں کان سیسہ ہے
۸۲۷	۲	ستوار			جیسھو سے ۱۲ میل
〃	〃	لونی رودہ			مابین جیسھو و ستوار
〃	۶	کوینٹ گریدہ			مقام جنگ راول سمرسی و بہلول ابراہیم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	خط ہندی	کیفیت
۸۲۸	۲-۴	کریرہ			رسمی سے سات میل
〃	۵	ستوار			
〃	۱۳-۱	ناولی			نام موضع کریرہ سے ۷ میل
〃	۱۹	توس			قریب گھاٹی دیبر
〃	〃	سیرتا			〃
〃	۲۴	نامرگنڈا	نامرگرا		شکارگاہ
۸۲۹	۶	ہریت	ہاریت		
〃	۸	نامرگنڈا	نامرگرا		
〃	۱۱	میرتا			
〃	۱۴	توسس			
〃	〃	دبہولی	ڈبہولی		
〃	۲۰	پوبہونا			نام مقام قریب بھیلواڑا
۸۳۰	۱۲	ہیروتی	ہاڑوتی		
〃	۱۹	سیرتا			قریب اودیپور
〃	〃	ناوی			۲۵ کوس میرٹھ سے یعنے جانب دہلی
۸۳۱	۱۶	وسوالو			
〃	۲۱	قدیم	قدم		
۸۳۲	۳	پوناپا پوہونا			نام مقام
۸۳۳	۶-۸	〃			
۸۳۶	۱۹	گوترا	گوٹرا		
〃	۲۰	سہورا	بوہرہ		
۸۳۸	۱۳	کہا	کیا		
۸۳۹	۶	تنگو	بانگا		
〃	۱۴	کیرن	کاپرن		
〃	〃	تہانا			
〃	〃	دوگرہی	دوگاری		
〃	۲۱	ملک	تلک		
۸۴۰	۲۲-۲۳	سسلو	ستنور	[illegible]	
۸۴۱	۱۰	گونترا	گوٹہرا	गोवड़ा	
〃	۱۲	سنیہوا	نیٹوا		
〃	۱۶	سہورا	بوہرا		
〃	۲۳	چیدان	ویان		
۸۴۲	۲-۳-۵	سہورا	بوہرا		
〃	۱۱	شبدر	سہنڈار		
〃	۲۳	رانی کے	رانی مانے		
۸۴۳	۲-۶	سہورا	بوہرہ		
〃	۸	لایا	لاثی		
۸۴۴	۶	سہورا	بوہرہ		
۸۴۵	۱۱-۱۶	روتا			نام مقام مابین لوندی اور سکوٹر
۸۴۸	۱-۵	پیپل			نام جنگل واقع علاقہ کوٹہ بکنارہ چنبل
〃	۹	ہروتی			نام مقام در علاقہ بھینسروڑ واقع تا بچنبل
۸۴۹	۷	جہلکا			نام مکان نقارخانہ قریب بکنارہ در علاقہ بھینسروڑ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	بخط ہندی	کیفیت
۸۵۱	۱	کورو			نام درخت واقع
					ور بردلی
〃	۱۳	بردلی			واقع کنارہ چنبل
〃	۲۱	ڈدروی	ڈومرو		قصبے از سانحنگاہ
					چوہماو بوجی سے
					نہ میں تباہ ہوا
۸۵۲	۱۱	عزت	عزلت		
۸۵۳	۱۳	ناسس	ناہس		
۸۵۳	۱۳	باندی	باندیا		
〃	۱۴	کرب	کنہرگ		
۸۵۶	۸، ۹/۱۵	روری			قصبے از سنگ
					جیپور یونا کی سورت
					یہاں سے
〃	۹	داریونی			
۸۵۷	۶	چولی	چوڑی		
〃	۶-۷	سکر	سکھر		
〃	۱۷	ستبے	بہی		
〃	۲۳	بہت	بین		
۸۵۹	۶	کیکرتو	کپھیرو		
〃	۱۰	عینیکہ	سنتاکہ		
۸۶۰	۱۱	بینیر	پتھر		
۸۶۱	۳	وکوبن			نام سوبہ قوم بھیل
〃	۱۴	دہاہل	دہول		
۸۶۲	۱۴	چیستی	چیرستی		
〃	۱۴	حیبہ	جو		
〃	۱۶	گنگا بلیو			یعنی دایرہ گنگا
〃	۱۸	امت سل	امرسیل		
〃	〃	تاولی			
〃	۲۰	گروت			
۸۶۳	۸	چیرستی	چیرستی		
۸۶۴	۲۳	گنگا بہیو			نام مقام قریب
					بہنسرو ...
۸۶۵	۷-۹	〃			یعنی دایرہ گنگا
〃	۲۲	بہیو			〃 〃
۸۶۶	۸	بال بہو			نام دیوتا
〃	۱۵	گنگا بہیو			
〃	۱۸	کورو			نام درخت
۸۶۷	۱	〃			
〃	۲	چورا	چوڑی	चोरी	
〃	۱۴-۱۸/۲۱	تاولی			بردلی سے
					۱۲ میل قریب
					یہاں پورا -
۸۶۸	۳	انتا	انتاہ		
〃	۲۰	جادو	جادو		
۸۶۹	۲۴	اریوا			نام ندی جو قریب
					بہانیورہ ہے -
۸۷۰	۱۶-۲۲	سوپیورہ	متھورہ		نام اسپ ہلکر
۸۸۰	۲-۷	〃	〃		
〃	۲۰	گروہتو			بہانیورہ سے ۳ میل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	بخط ہندی	کیفیت
۸۷۱	۴	گروٹ			جانب جنوب
					و مشرق -
〃	۸	سولی			قلعہ قدیم مابین
					بہان پور و
					گروٹ
۸۷۳	۱۸	طوال	طول		
۸۷۴	۱۶	نعواس	نیمواس		
۸۷۵	۲۳	گوریاچو			دشمن باند و شاستر
					مراد چہ درین
					سے ہے
۸۷۶	۱	ربواس	رنواس		
〃	۱۴	بانکاسو	بانقاشی		
۸۷۷	۳	کنارا			
〃	۶	گنگرون	گاگرون		
〃	۷	چھاونی بہیم	چونسہ کی بھیم		
〃	۸	آکسل گڑہ			
〃	۹-۱۱	گروٹ			
〃	۱۶	احوسا			نام گھاٹ چنبل
۸۷۸	۱۶	پوتیا	پاباتیہ		نام جاگیر علاقہ گروٹ
۸۸۰	۱۸	سوجنل			موضع کنارہ اراسی
					سات میل قریب
					بہالرا پاٹن -
〃	۲۳	ریلیتو			نام کوہ ... سکن
					بہیلان قریب +
۸۸۳	۲	چارسر			یعنی قانون
〃	۱۴	چرنتیا	چرنتیا		یعنی ممبر
۸۸۳	۱۰	سندلوتی			
۸۸۸	۳-۱۵	اودور	اڈو		نام قوم غیر مزدور
〃	۲۲	جیوریا	جیسوریا		
〃	〃	آدتیا	آدیہ دت		نام مالوہ ...
					قوم بیبار ...
۸۸۹	۱۵	ہکیشہ			فقط زبان ...
۸۸۹	۲	چورا	چوڑی		
〃	۱۷	درانگاکل			نام راجہ درگیتہ
					سہالرا پاٹن
					درگ تھن
۸۹۰	۱	دردرہ ...			نام ...
〃	۴	ہکیاک			نام راجہ 〃 〃
〃	۱۲	کیاک			〃 〃 〃
〃	۱۵	درگاکل			〃 〃 〃
۸۹۲	۲	کیاک			نام راجہ وغیرہ
					یعنی آسمان سے
〃	۱۳-۱۴	نسیا	نسیاں		
۸۹۰	۳	گوندر			نام موضع ...
					... گیراد گرائی
〃	۲-۱۱	گوگرون	گاگرون		
〃	۱۰	اچلدا	اچلدا		
۸۹۱	۱۰	آدہ			[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	بخط ہندی	کیفیت
۸۹۱	۱	باموکی بجیر			بہانسی دریا
					گروہ بالائی ...
〃	۲-۳	کوگرون	گاگرون		
〃	۳	کاسنی سندہ	کالی سندہ		
۸۹۳	۸	چپ سنگہ			قوم راٹھور ...
		تلاپی والہ			راجیہ درجن سال
					کوٹہ والہ
					بہندی
۸۹۴	۱۵-۱۶	پچیرا	چوڑی		
۸۹۵	〃	اکسل گڑہ			کوٹہ سے جنوب
					۶ میل -
۸۹۶	۳				
〃	۱۳/۱۴-۱۵	مینامینا بل			قریب جہاج کی گڑہ ...
〃	۱۴-۱۵	بجوری	بچولیان		
〃	۱۶-۱۸	بیکیو	بیگون		
〃	۱۷	الو	بالو		
۸۹۸	۲	اسوکا	اسوک		
〃	۱۱	دیہیاوالی		[	یہ تینوں نام بجولی
〃	۲۲	اچیبور			یا بجولیان کے ہیں
〃	۱۵	سورکرہ		]	
〃	۱۵	سمسلو	سوشیر		
〃	۱۴	بیج گوتر	بیچہ گوتر		
۸۹۹	۱۰-۱۳	سورکرہ			نام اہل بجولیان
〃	۱۱-۱۳	سمسوار	سومیشر		
〃	۷	توار	تنور		
〃	۱-۱۳	سارسطر	سواشٹر		
۹۰۰	۷	بارسہ			اس نام کا ایک
					شعبہ بجولیان
					میں ہے
〃	۱۲-۱۳	ریوآلی			نام کنڈ واقع
					در بیجولی
〃	۲۰	درولی			بجولیان سے
					چار میل جنوب کو
۹۰۱	۱	علسوا			〃 ۴ میل
〃	۳	جیبولا			〃 ۷ میل
۹۰۲	۷	اریسی			لفظ صحیح بیان معلوم
					ہوتا ہے -
۹۰۳	۱۳	منیسی	رتن سی		
〃	۱۹/۲۰	بیکو	بانگا		
〃	۲۲	الو	بالو		
۹۰۴	۱۷	کیشو	کیستو		
۹۰۵	۶	پیسٹ	پستی		یعنی کتبہ
〃	۲۳	اندر	اندو		یعنی چاند
۹۰۶	۳	سمیسو	سومیشر		
〃	۵	اند	اندو		
〃	〃	اند	اندو		
〃	۶/۷	اتھل	انل		
〃	۱۳	کہ	مکیش		
〃	۲۰	دک	دک		
۹۰۷	۹-۱۱/۱۸	تکو	بیگون		گوشہ ہای زمین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	تلفظ ہندی	کیفیت
۹۰۰	۲	سیپہ یاٹ	سیسپایٹ		
	۱۴	۱'	[illegible]		
〃	۱۰	شیو			نام گھاٹی قریب بیاوداو مقام بنائیاں —
〃	۱۸	کسی	اکیشی		
〃	۱۹	اساتی	کوباتی		
〃	۲۰	سپتہ	تھا		
۹۰۸	۱۴	پیروانی	پیروامی		
۹۰۹	۳	بتیباں	رتنکیوہ		
〃	〃	بھوربناتی	بھوریاتا		
〃	۱۰	نوامی			نام میدان قریب بیاوداو
〃	۱۱	کھیشی	ایست سی		
۹۱۰	۱	الو	مالو		
۹۱۱	۳	تیکھ			
〃	۹-۱۴ ۱۷-۱۹	بیکھہ	بگیوشو		
۹۱۲	۱-۲۱	〃	〃		
۹۱۳	۲۲	انھونی	انھون		
۹۱۵	۸	اونی			بیضے زمین
〃	۱۰	ونڈی	بنیہی		
۹۱۶	۸	موروتی	معنی		
〃	۹	تیتھو	فنا		
〃	۱۳	پال	پول		
〃	۱۹	سولمبلر	سلومبر		
۹۱۸	۶-۱۳	پال	پھول		
〃	۱۳-۱۵	پیتھو	فنا		

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	تلفظ ہندی	کیفیت
۹۱۶	۹	ابہت	آسیبٹ		
〃	۱۳	ساکھودی			نام تیپرابل سیوانہ
〃	〃	پوتر	تیتر		
〃	۱۸	سولمبرا	سلومبر		
〃	〃	کیا	کہا		
〃	۱۹	چونڈ	چونڈلیو		
〃	۲۳	توپخانہ چوا			واقع چیتوڑ
۹۱۸	۲	مسانی			افسر مطبل جسکا مکان چیتوڑ میں ہے —
〃	۷	سنگا جورا	سیگارچونری		نام مکان بیشش محلات چیتوڑ —
〃	۱۳	پیتھو	فنا		
۹۱۹	۱۳-۱۴	میرا بائی	میران بائی		
۹۲۰	۳	اجل	اجل		
〃	〃	کنگرون	کنگاروں		
〃	۵	کمیرت کمبہ	کیرت کھمبہ		
〃	۱۸	اوس منڈال	راس منڈل		
〃	۲۳	سیہیت	سیپایٹ		
۹۲۱	۹	کمیرت کمبہ	کیرت کھمبہ		
〃	۲۰	کوکرایو			نام سماولیوجی واقع چیتوڑ —
۹۲۲	۳	بیار باغ	چار باغ	चारबाग	بیضے باغ سماوہ راجہ را —
〃	۵	غلام حتی	غلام حق		
〃	۹	رانی ہیندر	رانی ہینڈار		نام مکان جہاں بہ وقت حملہ علاء الدین جوہر ہوا و شاید رانی ہینڈار

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	تلفظ ہندی	کیفیت
۹۲۲	۱۱	جیورا	جیوہر		
〃	۱۳	پیتھو	فنا		
〃	۱۸	هیندا	جیونڈا		
〃	〃	جیندارت	جیونڈاوت		
۹۲۳	۶	مخور حسین			نام جنیا رقت جمیش واقع چیتوڑ سنہ ۹۵۳ —
〃	۱۰	یوندریک	پنڈریک		
〃	۱۶	شیدارنی	سہنڈاری		
〃	۱۹	پال	پھول		
۹۲۵	۸	رنگ پیاری			نام باغ دراوہ دیوی مسکن شاہ صاحب
۹۲۶	۱۲	پال	پول		
۹۲۷	۱۰	بیکھو	تکھو		
۹۲۸	۸	سرکا	شہرکا		
۹۲۹	۲۳	کشن	بکشن		
۹۳۰	۵	ایدر	ایدر		
۹۳۲	۱۷	کاتا دت	ناتھاوت		
۹۳۳	۹	کاکاوت	ناتھاوت		
〃	۱۳	〃	〃		
〃	۲۱	شیوراتی	شیواتی		
〃	۲۳-۲۴	سہورا	بوہرہ		

تمام شد